123

تفسیر موضح القرآن

مکتبہ نعمانیہ
اندرون فرید گیٹ شاہی بازار بہاولپور
ہمارے ہاں ہر قسم کی تفاسیر۔ احادیث۔ فقہ۔ سیرت۔ تاریخ۔ ادب۔ معانی
فلسفہ۔ صرف و نحو کی تمام کتابیں دستیاب ہیں

از

حضرت مولانا شاہ عبد القادر محدث دہلوی

شیخ غلام علی اینڈ سنز، پرنٹرز، پبلشرز، بک سیلرز
کشمیری بازار، لاہور • بندر روڈ، کراچی

كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ

تفسیر بے نظیر مقبول خواص و عام مطبوع علمائے کرام بزبان اردو
مصنفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی

ابوبکرؓ عمرؓ

تفسیر موضح القرآن

عثمانؓ علیؓ

مطبوعہ
علمی پرنٹنگ پریس ہسپتال روڈ لاہور باہتمام شیخ نیاز احمد پرنٹر
بفرمائش مالکان مطبع

شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

شیخ غلام علی تاجر کتب و پبلشر نے اپنے علمی پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام شیخ نیاز احمد پرنٹر چھپوا کر کشمیری بازار لاہور سے شائع کیا ۴۴

ملنے کا پتہ:- شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران کتب - فیض حسینی بلڈنگ - بندر روڈ کراچی ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٰہی شکر تیرے انعاموں کا اور احسانوں کا کس زبان سے کریں جو زبان ہی کو تو نے بولنے والی بنایا اپنا نام لینے کو اور دل کو روشنی دی اپنا کلام پڑھنے کو اور اُمت میں پیدا کیا ہم کو اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جو سب نبیوں سے بزرگ اور بہتر ہے اور بہت مہربانی کرنے والا ہے اپنی امت پر اور بخشانے والا اور چھڑانے والا ہے عذاب سے اپنی امت کو قیامت کے دن اور امیدوار ہے جو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے طفیل دونوں جہاں کی نعمت پاوے الٰہی اپنے نبی امت کے پالنے والے کو اپنے فضل و کرم سے درجے بہت بلند دے ایسے جو کسی اپنے بندے کو نہ دئے ہوں اور اپنی مہربانی اسپر ہمیشہ زیادہ کر دونوں جہان میں اور انکی آل پاک پر اور اسکے یاروں خاصوں پر اور اسکی امت کے عالموں پر جو آگے چلنے والے ہیں دین کی راہ میں اور اپنے دوستوں پر اور غریبوں عاجزوں پر ان سب پر مہر کر اے پروردگار تمام خلقت کے اٰمین یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ

اب سنو اس کام کی بات کو جو سب مسلمانوں کو مقرر چاہیے کہ اپنے رب کو پہچانیں اور اسکی صفتیں جانیں اور اسکے حکم معلوم کریں اور تحقیق کریں کہ خدا تعالیٰ کونسی باتوں سے خوش ہوتا ہے اور کونسے کاموں سے غصہ ہوتا ہے جو ان باتوں کا جاننا ضرور ہے اور اسکی خوشی کے کام کرنے بندگی ہے اور جو بندگی نہ کرے سو بندہ نہیں ہے اور بندگی اسی کہتے ہیں کہ جو صاحب کہے اس کام کو بے تکرار کرے اور اس کام کی بھلائی برائی میں عقل نہ دوڑائے کسواسطے کہ کہا ماننا ہی بھلائی ہے اور حجت لانا حکم میں کم بختی ہے آدمی نرا انجان پیدا ہوتا ہے پھر سب چیز سکھانے سے سیکھتا ہے اور بتانے سے جانتا ہے اسیطرح خدائے تعالیٰ کے کلام میں ہے کسی کے کلام میں نہیں بتانیوالے بہتیرا بتائیں جیسا خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں آپ بتایا ہے ویسا کوئی نہیں بتا سکتا اور جیسا اثر اور راہ پانا خدا تعالیٰ کے کلام میں ہے کسی کے کلام میں نہیں پر کلام پاک خدا تعالیٰ کا عربی زبان میں ہے ہندوستانیوں کو اسکا پڑھنا بہت مشکل ہے اسواسطے اس بندے عاجز **عبدالقادر** کے خیال میں آیا کہ جسطرح ہمارے بابا صاحب بہت بڑے حضرت شیخ ولی اللہ **عبدالرحیم** صاحب کے بیٹے سب حدیثیں جاننے والے ہندوستان کے رہنے والے نے فارسی زبان میں قرآن کے معنے آسان کرکے لکھے ہیں اسیطرح عاجز نے ہندی زبان میں قرآن شریف کے معنی لکھے الحمد للہ کہ یہ آرزو بارہ سو پانچ ہجری میں حاصل ہوئی اب کئی باتیں معلوم کیا چاہیے پہلی یہ کہ اس جگہ معنی ہر لفظ کے جدا جدا ضرور نہیں کسواسطے کہ محاورہ ہندی زبان کا اور عربی زبان کا ہرگز موافق نہیں اگر جسطرح قرآن شریف میں ہے اسی طرح جدا جدا لفظوں کے معنی لکھے تو ہرگز کسی کی سمجھ میں نہ آویں اسواسطے آیت لکھکر معنی لکھے ہیں اور دوسری یہ کہ جو ہندی معنی آسان ہیں ہر ایک ہی پڑھے جاتے ہیں پر اسے بھی استادی سند چاہیے کہ معنی قرآن شریف کے بغیر سند کے اعتبار نہیں رکھتے اور تیسری ملانا اگلی اور پچھلی آیتوں کے معنوں کو اور بات کا کاٹ جانا بغیر استاد کے معلوم نہیں ہوتا کہ قرآن شریف عرب کی زبان میں ہے وہاں کے لوگوں کو اپنی اپنی زبان کا محاورہ معلوم ہے استاد کے محتاج نہیں اور بہت بڑے معانی اور خوبیاں قرآن شریف کی جو بڑے عالم اور اللہ صاحب کے لوگ سمجھتے ہیں اسمیں نہیں لکھیں یہ ہندی زبان میں کم سمجھنے والوں کے واسطے آسان کرکے بیان کئے ہیں پر تب بھی بغیر استاد نہ سمجھا جاویگا اور کتنی چیزیں ہندی زبان میں لکھتے ہیں جو فارسی میں نہیں ہیں اس سبب سے فارسی خواں اول اٹکتا ہی جب ایک جز سمجھ کر پڑھے تو واقف ہو جاوے اور اس کتاب کا نام **موضح قرآن** ہے یہی اسکی صفت ہے اور یہی اسکی تاریخ ہے الٰہی تو صاحب اور مالک ہے میرا اور سب کا تیرا ہی فضل ہے مجھپر اور سب پر اور تو ہی قبول کر اپنے کرم سے اے بخشنے والے مہربان اے بڑے بادشاہوں کے بادشاہ یا ذا الجلال و الاکرام

فضائل بسم اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] التفسیر کا مطالعہ [illegible] بالعون [illegible]

تَفۡسِیۡرُ مُوۡضِحُ الۡقُرۡاٰنُ مَنۡزِلُ اَوَّلُ

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

پناہ پکڑتا ہوں اور حمایت ڈھونڈتا ہوں خدا تعالیٰ کی بہکانے اور پھسلانے شیطان کے سے جو شیطان رحمت سے خدائے تعالیٰ کی نکالا ہوا ہے اور دور کیا ہوا ہے خدائے تعالیٰ کے نزدیک سے

سورۃ الفاتحۃ مکیۃ | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | و مدنیۃ وھی سبع اٰیۃ

شروع اس کتاب کا اللہ صاحب کے نام سے ہے جو اللہ صاحب بہت مہربانی کرنے والا ہے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ سب تعریفیں اور بڑائیاں خاصی سے خاصی اور ستھری سے ستھری اوّل سے آخر تک ملک میں جو ہوئی ہیں اور ہونگی تمام خدا تعالیٰ ہی کو لائق ہیں جو پیدا کرنے والا اور پالنے والا سب طرح کی ساری خلقت کا ہے جو اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ بہت مہربان اور نہایت مہربانی کرنے والا ہے مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝ بادشاہ ہے مختار انصاف کے دن کا اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۝ تیری ہی بندگی کرتے ہیں ہم دل اور جان سے سب کو چھوڑ کر اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ہم سب سے منھ موڑ کر اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝ چلا ہمکو اور بتا اور سمجھا ہمکو سیدھی راہ ہر بات اور ہر کام میں جس راہ سے تو خوش ہو صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۝ راہ اُن لوگوں کی سمجھا ہمکو جن پر فضل اور رحم کیا ہے تو نے اُن پر غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ۝ نہ اُن لوگوں کی راہ بتا جن پر غصے ہوا تو اور نہ بہلے ہوئے گمراہوں کی راہ دکھا ہمکو آمین الٰہی ایسا ہی ہو جو اچھے لوگوں کی راہ چلنے کی توفیق ملے ہمکو اور برے لوگوں کی راہ نہ چلیں ہم **فائدہ** جن پر تو نے فضل کیا ان سے چار فرقے مراد ہیں نبیینؑ و صدیقینؓ و شہداءؓ و صالحینؒ اور جن پر غصہ ہوا ان سے یہود اور گمراہوں سے نصاریٰ مراد ہیں یہ سورہ خدائے تعالیٰ نے بندوں کی زبان سے بھیجا اور سکھایا اپنے بندوں کو جو اس طرح کہا کریں

فضائل سورہ فاتحہ [illegible]

۲۸۶ آیاتھا
۶۱۲۱ کلماتھا
۴۰ رکوعھا
۲۶۷۹۳ حروفھا
۱ جزء [illegible] عند المتقدمین ۱۲

سورۃ البقرۃ مدنیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | مِائَتان وثمانُون وسِتُّ آیَۃ

الٓمّٓ ۔ یہ حرف جُدا جُدا بھید ہے قرآن شریف کا اللہ صاحب اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ہر کوئی اس بھید سے واقف نہیں ہے پر بعضے عالموں نے کہا ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے یعنی میں خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہوں کہ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ یہ کتاب یعنی قرآن جسکا توریت اور انجیل میں بھیجنے کا وعدہ کیا تھا یہ وہی ہے کچھ شک اور شبہہ اسمیں نہیں ہے اور یہ کتاب هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ راہ بتادے اور سمجھاوے ہے پرہیزگاروں کو جو بُرے کام کرنے سے ڈرتے ہیں سو پرہیزگار وہ لوگ ہیں جو ایمان لاتے ہیں یعنی یقین لاتے ہیں بغیر دیکھے ان باتوں پر کہ خدایتعالیٰ کا کوئی شریک نہیں کسی کام میں اور قیامت کا دن مقرر آوے گا اور پیغمبر بیشک اسکے بھیجے ہوئے ہیں اور قائم رکھتے ہیں نماز کو یعنی ہمیشہ وقت پر ادا کرتے ہیں اور جو ہمنے روزی دی ہے اُن کو اُسمیں سے کچھ بانٹ دیتے ہیں محتاجوں کو وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۗ اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اُسپر جو تیری طرف بھیجا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی قرآن پر یقین لاتے ہیں اور اُسپر جو تجھ سے پہلے بھیجا ہے یعنی توریت اور انجیل پر بھی یقین لائے ہیں اور قیامت کے دنکو بھی سچ جانتے ہیں یہی لوگ یقین لانیوالے ہیں اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۤ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ وہ لوگ جنکا بیان کیا وہی سیدھی راہ پر ہیں اپنے پروردگار کے فضل سے اور اُسکی توفیق سے اور وہی لوگ چھٹکارا پانیوالے ہیں عذاب سے اور مطلب کو پہونچنے والے ہیں یہ آیت مومنوں کے حق میں تھی اب آگے کی آیت کافروں کے حق میں فرمایا ہی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے یعنی جنھوں نے خدا اور رسول کو نہ مانا اور قیامت کے دن کو سچ نہ جانا انکو برابر ہے جو تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈراوے اُن کو یا نہ ڈراوے انکو وہ یقین نہیں لانے کے کسواسطے کہ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۡ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔ مُہر کردی ہے خدائے تعالیٰ نے اُن کے دلوں پر جو حق بات نہیں سمجھتے اور ان کے کانوں پر مہر ہے جو سچی بات نہیں سنتے اور اُن کی آنکھوں پر پردہ ہے جو راہ حق نہیں دیکھتے اور واسطے اُن لوگوں کے بڑا عذاب ہے اب کافروں کے ذکر کے پیچھے منافقوں کے حق میں تیرہ آیتیں اُتری ہیں ع ۱

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۔ اور بعضے لوگوں سے وہ ہیں جو کہتے ہیں زبان سے کہ ہم ایمان لائے ہیں خدایتعالیٰ پر یعنی خدایتعالیٰ کو ایک اور بغیر شریک جانتے ہیں اور قیامت کے دن کو سچ جانتے ہیں اور وہ دراصل دل سے ایمان نہیں لائے بلکہ وہ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۔ دغابازی اور فریب کرتے ہیں خدایتعالیٰ سے اور اُن لوگوں سے فریب کرتے ہیں جو ایمان لائے ہیں اور دراصل وہ کسیکو دغا نہیں دیتے مگر اپنے آپ کو اور نہیں سمجھتے کہ ہم آپ دغا اپنے تئیں دیتے ہیں فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۔ انکے دلوں میں بیماری ہے پھر زیادہ کی خدایتعالیٰ نے بیماری انکے دلوں میں یعنی جوں جوں قرآن شریف اترتا ہے توں توں حسد انکے دل میں زیادہ ہوتا ہے اور اُن کیواسطے عذاب دکھ دینے والا تیار ہے یہ عذاب اس سبب سے ہوگا جو مسلمانوں کو جھوٹا کہتے ہیں آپسمیں اور مسلمانوں کے روبرو کہتے تھے کہ ہم تم جیسے مسلمان ہیں وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۔ اور جب کہتے تھے مسلمان منافقوں کو کہ خرابی اور ہنگامہ مت اُٹھاؤ ملک میں گناہوں سے اور مکروں سے تو کہتے کہ ہم تو اچھے کام کرتے ہیں کہ تمہارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور خیرات کرتے ہیں اب خدایتعالیٰ فرماتا ہے اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۔ جانو اے مسلمانو کہ مقرر منافق ہی خرابی کرنیوالے ہیں اور نہیں سمجھتے اپنے تئیں خرابی کرنیوالے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَاۗءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاۗءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۔ جب کہتے ہیں منافقوں کو کہ ایمان لاؤ صدق دل سے جیسے کہ ایمان لائے ہیں اور مسلمان تو کہیں آپسمیں کیا ہم ایمان لاویں اُسطرح جیسے کہ ایمان لائے ہیں احمق بیوقوف اب خدایتعالیٰ فرماتا ہی کہ جانو اے مسلمانو کہ وہی بیوقوف احمق ہیں اور نہیں جانتے اپنے تئیں احمق اور منافق وہ لوگ ہیں وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۔

سورہ بقرہ [illegible] حدیث ابوہریرہ [illegible] بھاگ جاتا ہے [illegible] اخرجہ [illegible] سہل بن سعد [illegible] اس [illegible] پڑھی جاتی ہے [illegible] دوسری حدیث [illegible] کہ تین دن تک [illegible] خواہ رات کو پڑھے یا دن کو [illegible] رواہ ابن حبان [illegible] ابوامامہ باہلی کا لفظ ہے [illegible] اخذھا برکۃ و ترکھا حسرۃ ولا یستطیعھا البطلۃ رواہ مسلم [illegible] اور بطلہ سے جادوگر مراد ہیں [illegible] جس گھر میں [illegible] اعطیت [illegible] سورۃ البقرۃ من الذکر الاول [illegible] الحاکم فی المستدرک

اور جب ملیں وہ مسلمانوں سے تو کہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں جیسے کہ تم لائے ہو اور جب اکیلے جاویں اپنے شیطانوں شریروں کے پاس یعنی جب اپنے یاروں سے ملیں تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں دین میں ہم تو مقرر ہنسی اور مزاح کرتے ہیں اُنسے جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ غلط سمجھے ہیں بلکہ اَللّٰہُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ○ خدا ہنسی کا بدلہ اور سزا دینے والا ہے اُن کو اور ڈھیل چھوڑتا ہے اُن کو تکبری اور گمراہی میں حیران بہکے ہوئے یعنی جب تک اُن کے عذاب کا وقت آوے تب تک ڈھیل ہے جو اپنے غرور میں خراب رہیں أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ○ وہ لوگ جن کا بیان کیا وہی ہیں جنہوں نے گمراہی مول لی راہ حق کے بدلے۔ یعنی ایمان دے کر کفر مول لیا سو فائدہ نہ کیا اُنکی سوداگری نے اُن کو اور نہ وہ لوگ راہ پانے والے ہیں عذاب سے چھوٹنے کی مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ ○ مثل منافقوں کی اُس شخص کی سی ہے جو بدلی کی اندھیری رات کو جنگل میں آگ سلگاوے راستہ دیکھنے کو پھر جب کہ وہ آگ اُجالا کرے آس پاس اُسکا تو لے جاوے خدائے تعالیٰ اُنکی روشنی کو اور چھوڑ دے اُن کو اندھیرے میں بدلی کی رات میں جو نہ دیکھیں آس پاس اپنا یعنی کچھ نظر نہ آوے اُنکو۔ وہ منافق صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ○ بہرے ہیں جو سچ بات نہیں سُنتے گونگے ہیں جو سچ بات نہیں کہتے اندھے ہیں جو سچ نہیں سوجھتا اُنہیں پھر یہ ان باتوں سے نہیں پھرنے کے یعنی اپنی خو نفاق کی نہیں چھوڑنے کے منافقوں کی مثل ہے جو اندھیری رات میں گمراہی کی مسلمانوں کے ڈر سے کہ قتل نہ کر ڈالیں کلمہ شہادت کی آگ سے روشنی کی جو قتل سے بچے مرنے کے بعد اُنکے کلمے کی روشنی جاتی رہتی ہے اندھیرے میں خراب رہیں گے اور پچھتا دیں گے اور عذاب میں پڑیں گے اب دوسری مثل منافقوں کی فرماتا ہے أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۚ وَاللّٰهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ○ یا مثل اُن کی ایسی ہے کہ جیسے زور کا مینھ پڑتا ہو آسمان سے اُس میں اندھیری ہو اور گرجنا ہو اور بجلی ہو سننے والے انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں بجلی کی کڑک کے وقت موت کے ڈر سے اور خدائے تعالیٰ گھیرنے والا ہے کافروں کو یعنی اُنکے کام سب جانتا ہے اُس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے سب کا بدلہ دیوے گا۔ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُم مَّشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ نزدیک ہے کہ بجلی کی چمک لے جاوے اُنکی آنکھوں کی روشنی جسوقت کہ چمکتی ہے بجلی اُنکے واسطے تو چلتے ہیں کئی قدم اُس کی روشنی میں اور جب اندھیرا ہوتا ہے اُنپر بجلی کے جاتے رہنے سے تو کھڑے ہو رہتے ہیں حیران اور اگر چاہے خدائے تعالیٰ البتہ لے جاوے اُنکے کان گرج کی آواز سے اور آنکھیں اُن کی لیجاوے بجلی کی چمک سے تو بہرے اور اندھے ہو جاتے بیشک خدائے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے ان آیتوں میں منافقوں کی مثل اُن لوگوں کی مثال بیان کی ہے، جو اندھیری رات کو جنگل میں مینھ اور بجلی اور گرج گھیر لے اور وہ لوگ گرج کی آواز سے انگلیاں کانوں میں دیویں اور اندھیرے میں راہ نظر نہ آوے بجلی چمکے تو کئی قدم راہ چلیں پھر جب جاتی رہے بجلی تو حیران ہو کر کھڑے رہیں یہ مثال مینھ سے دین اسلام کو دی ہے۔ جیسے کہ مینھ سے کھیت ہرے اور تازے ہوتے ہیں ایسے دین اسلام سے جان تازہ اور خوش ہوتی ہے۔ اور ہمیشہ کی زندگی پاتی ہے۔ جان ایمان سے اور اندھیری رات اور بدلی کی مثال محنت اور دکھ دین میں کی ہے۔ جیسے اپنے عزیزوں کافروں سے لڑنا خدائے تعالیٰ کی راہ میں اور گرج کی مثال مارا جانا لڑائی میں اور تدر خرچ کرنا اور بجلی سے مثال لوٹ کا مال ہاتھ آنا اور فتح ہونی مسلمانوں کی منافق جو ظاہر میں مسلمان ہوتے تھے تو جب حکم ہوتا کہ کافروں کو قتل اور جلا وطن کرو تو ڈر کر کانوں میں انگلیاں دیتے جو قرآن شریف کو نہ سُنیں اور جب فتح ہوتی اور لوٹ کا مال ہاتھ آتا تو دین کی تعریف کرتے کہ اسلام خوب ہے اور جب کافروں سے لڑنے جاتے تو ٹھہر رہتے اور چاہتے کہ لڑنے جائیں تب دین کو عیب اور طعن کرتے **حاصل** یعنی منافق کبھی دین سے خوش ہو کبھی ناخوش ہوتے تھے۔ **فائدہ** سورۃ کے اول سے یہاں تک تین طرح کے لوگوں کا احوال فرمایا اوّل مومنوں کا پھر کافروں کا جن کے دلوں پر مہر ہے کہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے تیسرے منافقوں کا احوال جو ظاہر میں مسلمان ہیں اور دل ان کا ایکطرف نہیں يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○ اے لوگو بندگی کرو اُس پروردگار کی جس نے پیدا کیا تم کو اور جو تم سے پہلے تھے اُن کو بھی اُسی نے پیدا کیا۔ اُسی کا حکم بجا لاؤ تو شاید کہ پرہیزگاری کرو ○ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ

رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اس خدائے تعالیٰ کی بندگی کرو جس نے اپنی حکمت سے بنائی تمہارے واسطے چھت اونچی اور اتارا
تمہارے واسطے آسمان سے پانی مینہ کا جس سے بے نہایت فائدے ہیں پھر باہر نکالے اس پانی سے سب طرح کے میوے تمہارے کھانے کو پھر مت بناؤ اور
مقرر کرو خدائے تعالیٰ کے واسطے شریک اور برابر کے اور تم جانتے ہو کہ اس جیسا کوئی نہیں ہے وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا
بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ اور اگر تم شک میں ہو اس چیز میں جو ہم نے بھیجا ہے اپنے بندے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یعنی اگر تمہیں یقین نہیں قرآن شریف کلام خدائے تعالیٰ کا ہے اور کہتے ہو کہ آدمی کا بنایا ہوا ہے تو تم بھی بنا لاؤ ایک سورۃ ایسی جیسا کہ
قرآن ہے اور بلاؤ اپنے لوگوں کو موجود ہیں قابل اور شاعر اس وقت میں سوا خدا تعالیٰ کے سب سے مدد چاہو اس کے مانند بنانے میں اگر تم سچے ہو اپنی بات میں
جو کہتے ہو کہ قرآن شریف خدائے تعالیٰ نے نہیں بھیجا فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ ○ اُعِدَّتْ
لِلْكٰفِرِیْنَ ○ پھر اگر نہ بنا سکو قرآن کے مانند اور ہرگز نہ بنا سکو گے اس جیسا تو پھر ڈرو اور اپنے تئیں بچاؤ دوزخ کی اس آگ سے جو سب آگوں سے تیز ہے
اسکا ایندھن کافر اور پتھر ہیں اس آگ سے بچو اور قرآن شریف پر ایمان لاؤ اور وہ آگ تیار کی گئی ہے کافروں کے واسطے جو قرآن شریف اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھوٹا کہتے ہیں وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا
مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ وَّهُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○ اور
خوشخبری دے اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کئے ہیں انہوں نے کہ ان کے واسطے باغ ہیں آخرت میں سب طرح
کے میووں سے بھرے ہوئے کہ نیچے ان کے نہریں جاری ہیں جب کھانے کو دیویں ان باغوں کے میووں سے تو کہیں کہ یہ وہ میوے ہیں جو کھلا ہم کو
اس سے پہلے دنیا میں اور دیا جاوے گا میوہ اس صورت دنیا میں کھاتے تھے پر مزہ ایک میوے میں سب طرح کا ہوگا. اور بہشتیوں کے
واسطے بہشت میں عورتیں ہوں گی حوریں ستھری پاکیزہ اور وہ لوگ بہشت میں ہمیشہ رہیں گے ان نعمتوں کی خوشخبری دے اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ
یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ بے شک خدائے تعالیٰ نہیں شرماتا اور کسی کا ملاحظہ نہیں اسکو کہ بیان کرے مثل کوئی مچھر کی جو ذرا سا ہے
یا اس سے بڑے کی جو مکھی یا مکڑی ہو جسکی مثل چاہے کہے مختار ہے **فائدہ** کہتے ہیں کہ یہودی جو قرآن میں مکھی اور مکڑی کا ذکر اور مثل سنتے تو منکر
ہوتے کہتے ہیں کہ ایسی باتیں خدا کے کلام میں نہیں ہوتیں اسواسطے یہ دو آیتیں اتری ہے فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ
پھر وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہ مثل سچ ان کے پروردگار کے پاس سے اتری ہے وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا
مَثَلًا ۘ اور وہ لوگ جو کافر ہیں سو کہتے ہیں کہ کیا مطلب چاہا خدا تعالیٰ نے اس مثل کہنے سے اور یہ نہیں جانتے کافر یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ
وَمَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ۙ○ کہ گمراہ کرتا ہے خدا تعالیٰ اس مثل سے بہتیرے کافروں اور منافقوں کو جو حیران شک میں ہیں اور راہ پر لاتا ہے اپنے
فضل سے بہتوں کو جو سچ جانتے ہیں کہ یہ مثل خدائے تعالیٰ نے بھیجی ہے اور گمراہ نہیں کرتا خدائے تعالیٰ اس مثل سے مگر بدکاروں کو جو حکم نہیں مانتے
ان ہی کو گمراہ کرتا ہے الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ ۪ وَیَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ جو لوگ کہ توڑتے ہیں قول خدائے تعالیٰ کا مضبوط کیے کے پیچھے اور یہ قول توریت میں بنی اسرائیل سے کیا تھا کہ آخری زمانے
کے پیغمبروں پر ایمان لانا سو وہ قول انہوں نے توڑا اور کاٹتے ہیں اس چیز کو جسے فرمایا خدائے تعالیٰ نے جوڑنے کو اور خرابی کرتے ہیں شہر میں وہی لوگ
ہیں نقصان پائے ہوئے یعنی اپنا ہی کچھ کھوتے ہیں ان باتوں سے خدا اور رسول کو کیا پروا ہے. كَیْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاكُمْ ۚ
ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ کیوں کافر ہوئے جاتے ہو تم خدائے تعالیٰ سے اس پر کہ مردہ تھے تم پہلے پس جلایا تم کو جو پیدا کیا دنیا
میں پھر مارے گا خدائے تعالیٰ تم کو جب وقت مرنے کا آویگا پھر بعد مرنے کے قیامت کو پھر جلا دیگا تم کو حساب لینے کے واسطے پھر تم خدائے تعالیٰ کی طرف جاؤگے
سب بے اختیار اپنے کاموں کا بدلہ پانے کو هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ
وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○ وہ ہے خدا تعالیٰ جس نے اپنی قدرت سے پیدا کیں تمہارے واسطے وہ چیزیں جو زمین میں ہیں حیوان اور درخت اور دریا اور
پہاڑ اور ان میں سے جو فائدے پیدا ہوتے ہیں سب تمہارے واسطے ہیں پھر سب پیدا کر کے قصد کیا آسمان کی طرف پھر درست کیے سات

وقف لازم

ع

آسمان اور خدائے تعالیٰ سب چیز سے خبردار ہے اور جانتا ہے ہر ایک کو کہ کیوں اور کسو اسطے پیدا کیا ہے وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ اور یاد کر اے محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) یعنی لوگوں کے آگے بیان کر کہ جب کہا پروردگار تیرے نے فرشتوں کو کہ مقرر میں بنانے والا ہوں اور پیدا کرنیوالا ہوں زمین میں ایک نائب تب قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ اور کہا فرشتوں نے کہ اے پروردگار پیدا کرے گا تو زمین میں اس شخص کو جو خرابی کرے اور گناہ کرے گا زمین میں اور لہو ڈالے گا یعنی اولاد اسکی ناحق خون کرینگے آپس میں ایک کو ایک مار ڈالیں گے ناحق ہم ستھرائی اور پاکیزگی سے تیری تعریف کرتے ہیں اور یاد کرتے ہیں ہم تیری پاک ذات کو ہمیشہ ہمیشہ تیرے حکم مانتے ہیں تب قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ کہا خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو کہ میں خوب جانتا ہوں اس کے پیدا کرنے میں جو حکمتیں ہیں وہ تو تم نہیں جانتے حضرت آدمؑ کے پیدا ہونے کا احوال کئی جگہ آویگا پھر جب خدائے تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا تو پھر وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ اور اور سکھایا اور تبلادئے خدا تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو نام سب کے جو کچھ کہ پیدا کیا تھا پھر سامنے کیا ان سب کو فرشتوں کے پھر خدائے تعالیٰ نے فرمایا فرشتوں کو کہ بتاؤ ان کے نام اگر تم سچے ہو تب قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ○ کہا فرشتوں نے کہ اے پروردگار پاک ہے تو سب نقصانوں سے نہیں ہے سمجھ بوجھ ہم کو مگر اتنی ہے جتنی تو نے سکھائی ہمکو بیشک تو ہی ہے جاننے والا مضبوط کام کرنیوالا تب قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○ کہا خدا تعالیٰ نے کہ اے آدم خبر دے تو فرشتوں کو ان کے ناموں کی یعنی سب کے نام بتادے پھر جب حضرت آدم نے خبر دی اور فرشتوں کو ان کے نام بتادئے تو کہا خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو کہ میں نہ کہتا تھا تم کو کہ میں مقرر خوب جانتا ہوں چھپی ہوئیں آسمان کی اور زمین کی سب اور جانتا ہوں میں وہ بھی جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو اپنے دل میں خیال سب مجھے معلوم ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ○ اور یاد کر اے محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کہ جب کہا ہم نے فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدم (علیہ السلام) کو پھر سجدہ کیا فرشتوں نے پر ابلیس نے نہ کیا اور حکم نہ مانا اور تکبری کی حضرت آدم سے اور تھا کافروں کی قوم سے یعنی جن کی اولاد سے تھا یہ قصہ سورہ اعراف میں مفصل آوے گا وَقُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ اور کہا ہم نے کہ اے آدم رہا کر تو اور تیری جورو یعنی بی بی حوا بہشت میں اور کھاؤ تم دونوں میوے بہشت کے جہاں سے چاہو اور جونسا میوہ چاہو یعنی ساری بہشت میں مختار ہو اور پاس مت جائیو اس ایک درخت کے وہ درخت گیہوں کا مشہور ہے یعنی یہ ایک میوہ نہ کھاؤ اور سوائے اسکے جو چاہو کھاؤ اور اگر اس منع کئے ہوئے کو کھاؤ گے تو پھر ہوگے بے انصاف **قصہ** کہتے ہیں کہ حضرت آدم اور حوا بہشت میں رہنے لگے اور شیطان کو اس کی عزت کی جگہ سے نکال دیا مور اور سانپ دونوں بہشت کے شیطان ان دونوں سے ملکر بہشت میں گیا اور بی بی حوا کو ایسا پھسلایا اور بہکایا کہ انہوں نے گیہوں آپ بھی کھایا اور حضرت آدم علیہ السلام کو بھی کھلایا فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِیْهِ ۪ پھر پھسلادیا اور کنپادیا ابلیس نے ان دونوں کو بہشت سے پھر نکالا ان دونوں کو وہاں سے جہاں نعمت اور عیش میں تھے وہ دونوں وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ ○ اور کہا ہم نے آدمؑ اور حوا کو اور شیطان اور مور اور سانپ کو کہ نیچے جاؤ یہاں سے یعنی بہشت سے نکلو ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے آپس میں تم اور واسطے تمہارے زمین میں ہے جگہ ٹھہرنے کی اور فائدہ اور مدعا حاصل کرنا تمہیں وہیں ہے ایک وقت تک جو وہ وقت موت کا ہے. فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ○ پھر سیکھ لیں آدم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے کئی باتیں یعنی خدائے تعالیٰ نے حضرت آدم کے جی میں ڈال دیا کہ اس طرح توبہ کریں کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا تمام آیت پھر توبہ قبول کی خدائے تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بے شک خدائے تعالیٰ ہی ہے توبہ کی توفیق دینے والا اور توبہ قبول کرنے والا مہربان قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِیْعًا ۚ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ کہا ہم نے نیچے جاؤ یہاں سے تم سب زمین پر

پھر جو کوئی تم پاس میری طرف سے آوے راہ پاتا یعنی راہ نجات کی بتلانے والا پھر جو کوئی تابعداری کرے گا میری راہ کی پھر اُن تابعداری کرنیوالوں کو نصف نہ کچھ ڈر ہے اُنکو اور نہ وہ غمگین ہوں گے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ اور جو کافر ہوئے اور جھوٹ جانا ہماری قدرت کی نشانیوں کو سو وہی لوگ ہیں دوزخ میں جانے والے کہ وہ لوگ دوزخ میں رہیں گے يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ○ اے بنی اسرائیل یاد کرو میری اُن نعمتوں کو جو انعام کیں اور بخشیں ہیں نے تمپر یعنی تمہارے اگلے باپ دادا پر جنکی تم اولاد ہو اور قول پورا کرو تم میرا جو مجھ سے کیا تھا تو پورا کروں ہیں قول تمہارا جو تم سے کیا ہے اور مجھ سے ڈرو **قصہ** حضرت یعقوب کا نام اسرائیل تھا اُنکے بارہ بیٹے تھے اُنکو بنی اسرائیل کہتے ہیں سو یہ بارہ فرقے تھے اور احسان اور انعام یہ کیا تھا کہ یہ ساری قوم بنی اسرائیل کی فرعون کی اور اُسکی قوم کی خدمت گار اور محتاج تابعدار تھی خدائے تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی قوم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا پھر اُن کے سبب فرعون کو لشکر سمیت دریا میں ڈبو دیا اور بنی اسرائیل کو وہاں کا مالک اور حاکم کیا پھر توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیجی اس میں یہ اقرار کیا تھا کہ اگر تم توریت کے حکم پر قائم رہو گے اور جس پیغمبر کو بھیجوں میں اُسپر ایمان لا کر اُس کے رفیق ہو گے تو ملک شام کا بھی تمہارے قبضے میں رہے گا تب اس قول کو بنی اسرائیل نے قبول کیا تھا پر بعد اُس اقرار پر نہ رہے پھر وہ گمراہ ہوئے یعنی بدنیت ہوئے رشوت لیتے اور مسئلہ غلط بتاتے اور خوشامد کے واسطے حق بات چھپاتے اور اپنی ریاست چاہتے پیغمبر کی اطاعت نہ کرتے اور کئی پیغمبروں کو مار ڈالا اور توریت کی آیتوں میں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت تھی اُن آیتوں کو اُٹھا گیا سو خدائے تعالیٰ بنی اسرائیل کو فرماتا ہے کہ اُن احسانوں کو یاد کرو اور قول و قرار پر قائم رہو وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ○ اور ایمان لاؤ اُسپر جو اُتارا ہے میں نے یعنی قرآن کو سچ جانو کہ یہ قرآن سچا رکھتا ہے اُسکو جو تمہارے ساتھ ہے یعنی توریت کے موافق ہیں بہت حکم اُس کے اور مت ہو تم پہلے نہ ماننے والے قرآن کے اور نہ بیچو میری آیتوں کو تھوڑے مول کے بدلے یعنی دنیا کی دولت اور عزت جو کئی دن کی ہے اُس کے واسطے توریت کی آیتیں بگاڑ کر دین مت کھوؤ اور مجھی سے ڈرو وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اور مت ملاؤ سچی بات کو جو توریت میں صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لکھی ہے ساتھ جھوٹ کے جو تم نے آپ بنائی ہے اور تم جانتے ہو کہ محمد رسول اللہ برحق ہے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ○ اور قائم رکھو نماز کو اور دو مال زکوٰۃ کا اور جھکو نماز میں جھکنے والوں کے ساتھ یعنی جماعت سے نماز پڑھا کرو اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ اے کیا تم فرماتے ہو لوگوں کو کہ اچھے کام کرو اور بھولتے ہو اپنے آپ کو مدینے کے یہودی کہتے تھے کہ یہ دین اسلام اچھا ہے اور آپ مسلمان نہ ہوتے تھے اُنکو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسپر کہ تم پڑھتے ہو توریت میں کہ اس دین کو قبول کرنے کا حکم ہے اے پھر کیوں نہیں سوچ کرتے اور کیوں نہیں سمجھتے وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَي الْخٰشِعِيْنَ ۝ اور مدد چاہو خدائے تعالیٰ سے ساتھ صبر اور تحمل کرنے میں مصیبتوں پر اور نماز روزے میں مضبوط رہکر خدائے تعالیٰ سے التجا کرو تو سب کام آسان ہوں اور البتہ صبر اور نماز حضور دل سے بڑی اور بھاری ہے مگر اُنپر آسان ہے جو عاجزی کرتے ہیں اور ڈرتے ہیں سو عاجزی کرنے والے الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا ربع رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ وہ لوگ ہیں جنکو خیال اور دھیان ہے اسبات کا کہ اُنہیں ملنا ہے اور روبرو ہونا ہے اپنے پروردگار سے اور یقین ہے اُنہیں وہ خدائے تعالیٰ کیطرف انہیں پھر جانا ہے حساب دینے کو اور اپنے کاموں کا بدلہ پانے کو يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ○ یاد کرو اے بنی اسرائیل وہ احسان میرے جو کئے تمپر اور وہ یاد کرو جو بزرگی اور بڑائی دی تم کو یعنی تمہارے اگلے بڑوں کو عزت دی اوپر خلقت کے جو اُس وقت تھی وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـــًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ اور ڈرو اُسدن کے عذاب سے جسدن کچھ کام نہ آویگا کوئی کسی کے ذرا بھی اور قبول کیا نہ جاویگا بخشوانا کسیکا کافر کے حق میں یعنی اگر کوئی کافر کسی کافر کو بخشوا دے تو قبول نہ ہو گا اور نہ لیا جاوے گا کسی کافر کے عذاب کے بدلے کچھ یعنی اگر کافر چاہے کہ کچھ دیکر عذاب سے چھوٹے تو یہ بھی نہ ہو گا اور نہ کافر اسدن مدد دیئے جاویں گے یعنی اُسدن کوئی اُن کی ہمراہی اور حمایت نہ کرے گا اور نہ کر سکے گا

بنی اسرائیل کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں ہمپر عذاب نہ ہوگا ہمارے باپ دادا جو پیغمبر ہیں ہمیں بخشوائیں گے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ گمان تمہارا غلط ہے **قصہ** کہتے ہیں کہ فرعون نے خواب دیکھا تھا نجومیوں نے اس خواب کی یہ تعبیر دی کہ اس برس بنی اسرائیل کی قوم میں سے ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ اس کے سبب تیرا دین اور تیری بادشاہت خراب ہوگی فرعون نے حکم کیا کہ بنی اسرائیل کی قوم سے اس برس جو بیٹا پیدا ہو اُسے مار ڈالو اور جو بیٹی پیدا ہو اُسے کام خدمت کو رہنے دو۔ اس سبب سے ہزاروں بیٹے قتل کئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ نے اسی برس پیدا کیا اور سلامت رکھا جیسا کہ فرماتا ہے وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ○ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اُسوقت کو جو چھڑایا ہم نے تمکو یعنی تمہارے اگلے باپ دادا کو فرعون کے لوگوں سے جو کرتے تھے تم پہ بڑا عذاب جو وہ لوگ مار ڈالتے تھے تمہارے بیٹوں کو اور جیتا چھوڑتے تھے تمہاری بیٹیوں کو یعنی مردوں کو مار ڈالتے تھے اور عورتوں کو نہ مارتے تھے اور اس کام میں آزمائش تھی تمہارے پروردگار کی بڑی آزمائش جو فرعون نے ایسی تدبیر کی پر تقدیر سے کچھ پیش نہ گئی وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ○ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اس احسان کو جو پھاڑا دریا کو تمہارے بچانے کے واسطے جبکہ تمہارے اگلے باپ دادا فرعون کے ڈر سے بھاگے تھے آگے دریا اور پیچھے فرعون کا لشکر تھا پھر بچایا تم کو فرعون کے لشکر سے جو بنی اسرائیل سب دریا سے سلامت نکلے اور ڈبو دیا ہم نے فرعون کے لوگوں کو فرعون سمیت اور تم دیکھتے تھے دریا کے کنارے پر کھڑے ہوئے کہ دریا مِلگیا اور فرعون سارے لشکر سمیت ڈوبا یہ قصہ مفصل اور سورۃ میں آویگا وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اُس بات کو جو وعدہ دیا ہم نے موسیٰ کو چالیس رات دن کا توریت دینے کو پھر تم نے یعنی تمہارے اگلے باپ دادا نے پکڑا بچھڑے کو خدا یعنی بچھڑے کو جو سامری نے بنایا تھا اُسے سجدہ کیا خدا جان کر پیچھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہ وہ توریت لینے کو کوہ طور پر گئے تھے اور تم بے انصاف ہو جو بچھڑے کو خدا جان کر اُسکی بندگی کرنے لگے یہ قصہ سورۂ اعراف میں مفصل آویگا ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ پھر بخشا ہم نے اور معاف کیا تم سے وہ گناہ بعد اس توبہ کے جسکا اب آگے بیان آتا ہے کہ شاید تم شکر بجالاؤ خدا تعالیٰ کے احسانوں کا وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ اور یاد کرو کہ جب دی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توریت اور جدا کرنیوالی حق کو ناحق سے حکم اسواسطے کہ شاید تم سیدھی راہ پاؤ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِىِٕكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىِٕكُمْ ۭ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اسوقت کو کہ جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو یعنی ان لوگوں کو جنہوں نے بچھڑے کو سجدہ کیا تھا کہ اے قوم میری مقرر تم نے ستم کیا اپنے اوپر اس سبب بچھڑا پوجنے کے پھر اب توبہ کرو اور اس کام سے پھرو عجز کرو خدا تعالیٰ کے آگے جو پروردگار تمہارا ہے پھر مار ڈالو اپنے تئیں کہ یہی مارا جانا توبہ ہے بچھڑے کے پوجنے والوں کی سو یہی مارا جانا بہتر ہے تمہارے واسطے خدائے تعالیٰ کے نزدیک جو تمہارا رب ہے جب یہ حکم اُنہوں نے سنا تو قبول کیا پھر سب بچھڑے کے پوجنے والے جنگل میں سر جھکا کر دو زانو بیٹھے اور حضرت ہارون بھائی حضرت موسیٰ علیہما السلام کے کئی ہزار آدمیوں سے تلواریں کھینچکر گئے اور قتل کرنا اُن کو شروع کیا دوپہر دن تک ستر ہزار آدمی کو قتل کیا پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اب جو تم نے حکم مانا اور اپنے تئیں قتل کیا تو فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ پھر توبہ قبول کی تمہاری اور مہربان ہوا تم پر پروردگار تمہارا بے شک کہ وہی توبہ قبول کرنے والا ہے مہربان توبہ کرنے والوں پر وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ○ اور یاد کرو اُس وقت کو جو کہا تم نے یعنی ستر آدمی چنے ہوئے بنی اسرائیل میں سے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور کی طرف گئے تھے تو خدائے تعالیٰ کی باتیں سنیں پھر جب سنیں تو کہا اُن ہی ستر آدمی نے کہ موسیٰ ہم سچ نہ مانیں گے اسبات کو کہ یہ جو پردے میں سنی سو آواز خدا تعالیٰ ہی کی تھی جب تک کہ نہ دیکھیں ہم خدائے تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے صریحاً سامنے بے حجاب اس بے ادبی کے سبب پکڑا تمکو یعنی اُن ہی ستر آدمیوں کو جو تمہاری قوم سے چنے ہوئے گئے تھے۔ آگ نے پکڑا جو آسمان سے آئی سخت آواز سے اور تم یعنی تمہارے وہی ستر آدمی دیکھتے تھے اُس آگ کو پھر سب مر گئے حضرت موسیٰ نے حیران ہو کر جناب الٰہی میں عرض کی کہ یا الٰہی اب میں بنی اسرائیل میں جا کر کیا کہوں کہ وہ ستر آدمی کیا ہوئے خدا تعالے نے ان موئے ہوؤں کو اپنی قدرت سے پھر جلایا جیسا کہ فرماتا ہے ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ پھر اُٹھایا اور جلایا ہم نے تمہارے اُن ہی ستر آدمیوں کو جو تمہارے بزرگ تھے بعد اس کے کہ وہ مر گئے تھے صاعقہ سے اسواسطے جلایا کہ شاید تم شکر کرو اور احسان مانو ایسی نعمتوں کا یہ سب احوال مفصل سورۂ اعراف میں آویگا

اب آگے اشارہ ہے تیہ کے قصے کا تیہ نام ایک جنگل کا ہے جو چالیس برس بنی اسرائیل اس جنگل سے نہ نکل سکے خدا تعالیٰ کی مرضی سے وہاں گرفتار ہوئے اپنی تقصیر کے سبب یہ قصہ سورہ مائدہ میں مفصل آویگا وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ اور یاد کرو اس نعمت کو جبکہ سایہ کیا ہمنے تم پر بدلی کا کہ دھوپ کی گرمی سے دکھ پاتے تھے تم۔ اور اتارا تم پر یعنی تمہارے اگلے بزرگوں پر منّ یعنی ترنجبین اور سلویٰ ایک جانور کا نام ہے کہ وہ تیتر کے برابر ہے اور فرمایا ہمنے کہ کھاؤ منّ اور سلویٰ کہ پاکیزہ اور ستھری چیز سے روزی کی ہمنے تمہاری جو غیب سے اتارا اسے کھاؤ اور دوسرے دن کے واسطے مت رکھو پھر انہوں نے نہ مانا دوسرے دن کے واسطے رکھنے لگے خدا تعالیٰ پر بھروسہ نہ کیا اور نافرمانی کی جب اُسے رکھا تو وہ بدبو ہوا اس نافرمانی سے کچھ ہمارا نقصان نہ کیا۔ بلکہ اپنے اوپر ستم کیا جو منّ وسلویٰ رکھا تھا تو وہ سڑا اور بدبو ہوا اور خدا تعالیٰ ناخوش ہوا۔ کہتے ہیں کہ جب اُس جنگل میں بنی اسرائیل کے خیمے پھٹ گئے تو ابر کا سایہ ہوا اور جب اناج ہو چکا تو رات کو گرد لشکر کے ترنجبین کے ڈھیر ہو رہتے اُس سے اور سلویٰ کے جانور بیشمار لشکر کے گرد شام کو آ بیٹھتے لشکر کے لوگ انہیں پکڑ کے کھاتے کہ گوشت اُن کا بہت مزے کا تھا برسوں اسی طرح گذرے وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۚ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ○ اور یاد کرو اس وقت کو کہ جب کہا ہم نے کہ داخل ہو اس شہر میں پھر کھاؤ میوے اور نعمتیں اور داخل ہو اُس شہر کے دروازے میں سے سجدہ کرتے ہوئے شکر کا اور کہتے جاؤ حطۃ یعنی گناہ بخشدے جب تم یہ سب حکم بجا لاؤ گے تو پھر ہم بخشدیں گے تقصیریں تمہاری اور ثواب زیادہ دیں گے ہم تمہارے نیک کاموں کا اچھے کام کرنے والوں کو فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۤءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○ع پھر بدل ڈالا بے انصاف لوگوں نے بات کو سوائے اُس بات کے جو اُنہوں کو کہی تھی یعنی اُنہیں حکم ہوا تھا کہ حطۃ کہو انہوں نے اس بات کو ٹھٹھے میں ڈال کر کہنے لگے حنطۃ یعنی گیہوں پھر جب اُنہوں نے یہ نافرمانی کی تو بھیجا ہم نے اُن لوگوں پر جنہوں نے بے انصافی کی حطۃ کے بدلے حنطۃ کہا۔ عذاب اتارا آسمان سے بسبب اس گناہ کے کہ حکم کی حد سے باہر نکل گئے تھے ان پر وبا پڑی کہ ایک پہر میں ستر ہزار آدمی مر گئے وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○ اور یاد کرو اُس نعمت کو کہ جب مانگا موسیٰ علیہ السلام نے پانی اپنی قوم بنی اسرائیل کے واسطے جو وہ منّ وسلویٰ کھا کر پیاسی ہوئی تھی پھر کہا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کہ مار اپنے عصا کو پتھر پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب پتھر پر مارا عصا کو خدا تعالیٰ کی قدرت سے بہنے لگے اُس پتھر سے بارہ چشمے جو بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے سو پہچان لی ہر قبیلے نے اپنے پانی پینے کی جگہ پھر فرمایا خدا تعالیٰ نے کہ کھاؤ من وسلویٰ اور پیو یہ پانی جو روزی دی خدا تعالیٰ نے اور مت حد سے نکلو شہروں میں خرابی کرتے ہوئے اور دھوم مچاتے ہوئے وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّاۗىِٕهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۭ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اُسوقت کو جب کہا تم نے یعنی تمہارے اگلے بزرگوں نے کہ اے موسیٰ علیہ السلام ہم صبر نہیں کرتے ایک طرح کے کھانے پر جو من وسلویٰ ہے پھر دعا مانگ ہمارے واسطے اپنے پروردگار سے جو اپنی قدرت سے نکالے ہمارے واسطے اُن چیزوں سے جو اُگتی ہیں زمین سے جیسے ترکاری اور کھیرا ککڑی اور لہسن اور پیاز اور مسور جو اور گیہوں زمین میں سے پیدا ہوتی ہیں ایسی چیزیں ہمارا جی چاہتا ہے اور آسمان کے کھانے سے جو اترتا ہے منّ وسلویٰ اُس سے اکتائے ہم تب قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ۭ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ۭ کہا کہ اے کیا بدلتے ہو تم نالائق چیز ہے ساتھ اُس کے جو وہ بہتر ہے۔ یعنی من وسلویٰ جو بہتر اور ستھرا اور پاکیزہ ہے لہسن اور پیاز سے بدلتے ہو پھر اگر یہی جی چاہتا ہے تمہارا تو اترو کسی شہر میں کہ وہاں تمہارے واسطے ہے وہ جو تم مانگتے ہو آرزو سے پھر دیں وہ چیزیں خدا تعالیٰ نے اُن کو وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۤ وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۭ اور ڈالی اُن پر خواری اور محتاجی اُن کی ناشکری سے اور پھر پھرے ساتھ غصے خدا تعالیٰ کے یعنی غصے کے لائق ہوئے۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ؏ یہ خواری اور محتاجی اس سبب سے ہوئی تھی کہ نہ مانتے تھے حکم خدائیتعالیٰ کا یعنی توریت کی آیتوں کو نہ مانتے تھے اور مار ڈالتے تھے پیغمبروں کو ناحق یہ اس سبب سے تھا کہ نافرمانی کرتے تھے خدائیتعالیٰ کی اور تھے وہ حکم کی حد سے باہر نکلے ہوئے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِئِيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں یعنی مسلمان اور یہودی اور نصاریٰ اور صابیئن جو کوئی ایمان لایا اُن میں سے خدائیتعالیٰ پر جو اُسے لاشریک جانے اور سچ مانے قیامت کے دن کو اور اچھے کام کرتے پھر واسطے اُن لوگوں کے ہے بدلہ اُن کے کاموں کا خدائیتعالیٰ کے پاس اور نہ خوف ہے اُن لوگوں کو اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

صابیئن ایک فرقہ ہے جو ہر ایک دین سے اچھا سمجھ کر اُنہوں نے اختیار کر لیا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مانتے ہیں اور فرشتوں کو بھی پوجتے ہیں اور زبور پڑھتے ہیں اور کعبہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں انکو صابیئن کہتے ہیں، بنی اسرائیل کہتے تھے کہ ہم پیغمبر زادے ہیں سب لوگوں سے بہتر ہیں سو خدائےتعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی ایمان لادے وہی بہتر ہے کسی فرقے پر موقوف نہیں وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اس وقت کو جو لیا ہم نے تم سے یعنی تمہارے اگلے بزرگوں سے قول کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور توریت کا حکم مانیں گے اور اُٹھایا تمہارے سر پہ پہاڑ کہتے ہیں کہ جب توریت اتری تو بنی اسرائیل شرارت سے کہنے لگے کہ توریت کے حکم مشکل اور بھاری ہیں ہم سے نہیں ہو سکتے تب خدا تعالیٰ نے ایک پہاڑ کو حکم کیا کہ اُن سب کے سر پہ آن کر اُترنے لگا اور سامنے اُن کے آگ پیدا ہوئی جب انہوں نے بھاگنے کا ٹھکانا نہ دیکھا اور ناچار ہوئے تب خدائے عزوجل نے فرمایا کہ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ پکڑو جو دیا ہم نے تم کو اُسے مضبوط کر کے قبول کرو یعنی توریت کا حکم کوشش کر کے اختیار کرو اور یاد کرو اسکو جو توریت میں لکھا ہے اور اسپر عمل کرو تو شاید کہ تم ڈرو خدائے تعالیٰ سے اور بچو بُرے کاموں سے ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ پھر تم پھر گئے خدائیتعالیٰ کے حکم سے بعد قبول کئے کے پھر اگر نہ ہوتا فضل خدائے تعالیٰ کا تم پر اور مہربانی خدا تعالیٰ کی تو البتہ ہوتے تم نقصان پائے ہوؤں سے اور خراب ہوتے وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ○ اور البتہ تم نے خوب جانا ہے اے بنی اسرائیل اُن لوگوں کو جو حضرت داؤد نبی کے وقت حکم کی حد سے نکل گئے تھے تمہاری قوم میں سے ہفتے کے دن میں یعنی حکم یوں تھا کہ ہفتہ کے دن شکار مچھلی کا نہ کرو پھر وہ لوگ فریب اور فند کر کے ہفتے کے دن شکار مچھلیوں کا کرنے لگے اور حکم کی مخالفت کی پھر اُس نافرمانی کے سبب فرمایا ہم نے کہ ہو جاؤ تم بندر خراب اور رسوا یہ قصہ سورۂ اعراف میں آوے گا۔ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ پھر کیا ہم نے اُس عذاب کو جو وہ لوگ بندر ہو کر مر گئے خوف اور ڈر بنایا اگلے اور پچھلے لوگوں کے واسطے یعنی جب لوگ جو ہفتے کے روز فریب سے مچھلی کا شکار کرتے تھے بندر کی صورت میں بن کر مر گئے جنہوں نے یہ عذاب اُن پر دیکھا تو ڈرے خدائے تعالیٰ سے اور لوگ جو پیچھے پیدا ہوں گے یہ احوال سُن کر خوف کھاویں گے اور یہ احوال عذاب کا نصیحت سے ہے ڈرنے والوں کے واسطے اب آگے قصہ عامیل کا ہے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ اور یاد کرو اس وقت کو کہ جب بنی اسرائیل میں ایک شخص عامیل نام مارا گیا اور قاتل اُس کا معلوم نہ ہوتا تھا بنی اسرائیل چاہتے تھے کہ قاتل معلوم ہو تب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہ مقرر خدائے تعالیٰ فرماتا ہے تم کو کہ تم ذبح کرو گائے کو اور ایک ٹکڑا اس گائے کا اس مُردے پر مارو تو وہ جی اُٹھے اور آپ اپنا قاتل بتا دے۔ تب قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ کہا بنی اسرائیل نے کہ اے موسیٰ علیہ السلام کیا تو ہمیں ٹھٹھے میں پکڑتا ہے کہ کہیں مُردہ بھی جیتا ہے گائے کا ٹکڑا مارنے سے یہ تو کبھی ہم نے سُنا بھی نہیں پھر قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ پناہ مانگتا ہوں خدائے تعالیٰ سے وہ کہ ہوں میں احمقوں سے یعنی ٹھٹھا کرنا احمقوں کا کام ہے اور میں خدائے تعالیٰ کے حکم سے کہتا ہوں تب قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۭ کہا قوم نے کہ اگر تو خدائے تعالیٰ کے حکم سے کہتا ہے تو پکار اپنے پروردگار

کو ہمارے واسطے تو بیان کرے خدا تعالیٰ ہمارے واسطے کہ وہ گائے کتنی ہے عمر اس کی پھر قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ○ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی نکمی ہے اور بہت نوجوان ہے بڑھاپے اور جوانی کے درمیان ہے۔ پھر کرو تم کام جو تمہیں فرمایا ہے یعنی اس گائے کو ذبح کرو۔ تب قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ کہا بنی اسرائیل نے کہ اے موسیٰ علیہ السلام پھر پکار ہمارے واسطے اپنے پروردگار کو تو بیان کرے ہمارے واسطے کہ کیا ہے رنگ اس کا تب پھر قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ○ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ تحقیق فرماتا ہے خدائے تعالیٰ کہ مقرر وہ گائے زرد ہے خوب گہری ہے زردی اس کے رنگ کی خوش کرتی ہے اپنے دیکھنے والوں کو رنگ کی خوبی سے قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّاۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ○ کہا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہ پھر پکار ہمارے واسطے پروردگار اپنے کو تو بیان کرے اور کھول کر کہے ہمارے واسطے کہ وہ گائے کس طرح کے کام میں ہے کہ مقرر اس گائے میں شبہ پڑا ہے ہمکو جو ایسی گائے کہ جو نہ بہت بوڑھی ہوں اور نہ بہت جوان ہوں اور رنگ زرد ہو بہت ہیں اور مقرر اگر خدائے تعالیٰ نے چاہا تو ہم راہ پانے والے ہوں گے اُس گائے کی طرف تب پھر قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ مقرر فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ تحقیق وہ گائے نہ محنت کرنیوالی نہ سدھائی ہے جو ہل چلاتی ہو زمین میں اور نہ پانی دیتی ہے کھیت کو سلامت اور درست ہے سارا بدن اُسکا کچھ نقصان نہیں اُس میں نہ داغ ہے کسی اور رنگ کا اسکے بدن میں سوائے زردی کے کہ وہ ایک رنگ زرد ہے تب قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ○ کہا بنی اسرائیل نے ع کہ اے موسیٰ علیہ السلام یہ صفت جو اس گائے کی بیان کی تو نے تو اب لایا تو ٹھیک بات جو صاف کھلی ہے **قصہ** سو وہ گائے ایک شخص کی تھی کہ وہ اپنی ماں کی خدمت اور تابعداری بہت کرتا تھا اور نیکبخت تھا اُس شخص سے وہ گائے مول لی اتنے مال کو جتنا اُس گائے کی کھال میں سونا بھر کر آوے پھر اُس گائے کو لیکر ذبح کیا اور ایسی نہ لگتے تھے جو یہ کام کریں یعنی بنی اسرائیل نہ چاہتے تھے یعنی اُسکے وارث کہ اُس گائے کو اتنے مال کے بدلے مول لے کر ذبح کریں اب یہ آگے اُس قصے کا سرا ہے۔ جو فرماتا ہے خدائے تعالیٰ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل کہ جب مار ڈالا تھا تم نے ایک شخص کو یعنی تمہارے اگلے بزرگوں نے عامیل کو مار ڈالا تھا پھر ایک دوسرے پر تہمت کرنے لگے اور خدا تعالیٰ ظاہر کرنے والا ہے اُس چیز کو جو تم چھپاتے ہو۔ پھر جب وہ گائے ذبح کی تب فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ پھر کہا ہم نے کہ مارو اس موئے ہوئے ایک پارچہ اس گائے کے بدن کا جب کوئی ٹکڑا اس گائے کے بدن کا اُسے مارا تو وہ جی اُٹھا اور لہو زخم سے بہنے لگا اور اُس نے اپنے قاتل کا نام بتا دیا جو قتل کرنیوالے اُسی کے دو بھتیجے تھے اُنہوں نے مال کے واسطے جنگل میں لے جا کر چچا کو مار ڈالا تھا پھر وہ اُن کا نام بتا کر گر پڑا اور مر گیا سو پھر اسی طرح جلاویگا خدا تعالیٰ قیامت کے دن مردوں کو اور دکھاتا ہے خدا تعالیٰ تمکو اپنی قدرت کی نشانیاں شاید کہ تم غور کرو اور سمجھو کہ خدائے تعالیٰ مردوں کو جلا سکتا ہے ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ پھر سخت ہو گئے دل تمہارے اے یہودیو بعد جی اُٹھنے عامیل کے یعنی ایسی نشانی قدرت کی دیکھ کر دل تمہارے نرم نہ ہوئے پھر وہ دل تمہارے جیسے پتھر ہیں بلکہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں کس واسطے کہ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ اور مقرر بعضے پتھروں میں سے نہریں بہ نکلتی ہیں اور بعضے پتھر جو پھٹ جاتے ہیں اور اُن سے نکلتا ہے پانی اور بعضے پتھر ہیں کہ وہ گر پڑتے ہیں خدا کے ڈر سے اور نہیں خدا تعالیٰ بے خبر اُن چیزوں سے جو تم کرتے ہو اے یہودیو اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ اے کیا مسلمانو اب تم توقع رکھتے ہو وہ کہ سچ مانیں یہودی تمہارے اسلام کی بات کو اور تھی ایک قوم یہودیوں سے حضرت موسیٰ کے وقت جو سنتے تھے اپنے کانوں باتیں خدا تعالیٰ کی کوہ طور کے پاس پھر سنکر اُس بات کو بدل ڈالتے تھے سمجھ کر جان بوجھ کر یعنی حکم خدا تعالیٰ کا سنکر جب قوم میں آتے تو کہا یہ حکم تو ہم نے

سنا ہے اور یہ سمجھے یہ کہکر کہتے کہ اب تمہارا جی چاہے کرو جی چاہے نہ کرو اور مت ڈرو اور وہ جانتے تھے کہ یہ بات جھوٹ ہم اپنے جی سے بناکر کہتے ہیں ف بعضے یہودی غریب مسلمانوں سے کہتے کہ ہم بھی تم جیسے مسلمان ہیں اور خوشامد کی راہ سے آخری زمانے کے پیغمبر کی تعریف جو توریت میں لکھی تھی بیان کرتے پھر جب اپنے لوگوں میں جاتے تو وہ اُن کو طعن کرتے جیسے کہ خدا تعالی فرماتا ہے وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ اور جب بعضے یہودی مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لائے ہیں جیسے تم ایمان لائے ہو اور جب خلوت کرتے ہیں یعنی اُن کی مجلسوں میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا تو بعضا دولتمند بعضے غریب کو کہتا ہے کہ اے کیا تم باتیں کرتے ہو اور خبر دیتے ہو مسلمانوں کو وہ جو کھولا ہے احوال خدا تعالی نے تم پر آخری زمانے کے پیغمبر کا اسواسطے کہ مسلمان جھگڑیں اور دلیل پکڑیں تم پر اس تمہاری خبر دی ہوئی سے تمہارے پروردگار کے آگے جو کہیں سچ جانکر بھی ایمان نہ لائے کیا تم نہیں جانتے اس بات کو کہ خبر سنکر تم پر غالب ہو جاویں گے جو تم بھید اپنا دشمن کو دیتے ہو سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ وہ احمق اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ کیا اتنا بھی نہیں جانتے یہودی وہ کہ خدا تعالی جانتا ہے وہ جو چھپائے رکھتے ہیں دشمنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اُن کے یاروں کی اپنے دلوں میں اور وہ جو ظاہر کرتے ہیں زبانوں سے وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِىَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ○ اور ایک قوم ہے یہودیوں میں جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے وہ اور نہیں خبر اُنہیں کہ توریت میں کیا لکھا ہے مگر اپنی آرزو میں سمجھ رکھی ہیں یعنی اپنے عالموں سے جو جھوٹی باتیں اُنہوں کی بنائی ہوئی سن رکھی ہیں جیسے بہشت میں سوائے یہودیوں کے اور کوئی نہیں جانیکا اور باپ دادا اُنکے جو پیغمبر ہیں وہ سب گناہ بخشوالیں گے اور نہیں ہیں وہ لوگ اسبات کے کہنے میں مگر گمان رکھنے والے یعنی یہ باتیں اپنے گمان سے کہتے ہیں کچھ دلیل نہیں اُن پاس فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا پھر غم اور خرابی اور عذاب ہے اُن لوگوں کو جو لکھتے ہیں کتاب اپنے ہاتھوں سے پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا تعالی کی طرف سے ہے یعنی عالم یہودیوں کے آپ لکھ کر جاہل لوگوں سے کہتے تھے کہ توریت میں لکھا ہوا ہے یوں خدا تعالی کے پاس سے آیا ہے یہ اسواسطے کرتے تھے کہ نیویں اس لکھے ہوئے کے سبب مول تھوڑا سا یعنی توریت میں صفت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یوں لکھی تھی کہ آخری زمانہ کا پیغمبر خوبصورت. گندم رنگ سیاہ آنکھیں میانہ قد پیچواں بال پیدا ہوگا اُنہوں نے اس صفت کو پھیر کر یوں لکھا ہے اپنے ہاتھ سے کہ آخری زمانہ کا پیغمبر لنبا قد نیلی ایک آنکھ والا بہت گورا لمبے بال ہوگا. سو یہ صفت دجال کی ہے یہ بات دنیا کے عیش کے واسطے کی سو عیش دنیا کا بہت تھوڑا ہے آخرت کے عیش کے مقابلہ میں فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ○ پھر بڑا عذاب اور خواری ہے اُنکو جنہوں نے لکھا ہے اپنے ہاتھ سے صفت پھیر کر اور بڑا عذاب اور خواری ہے اُنکو اپنے کاموں کے سبب جو آپ کرتے ہیں وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ اور کہتے ہیں یہودی کہ ہمکو ہرگز آگ نہ لگے گی مگر کئی دن گنتی کے کہ وہ سات ہیں ہر دن ہزار برس کا یا چالیس دن ویسے ہی جتنی مدت اُنہوں نے بچھڑے کو پوجا تھا سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تو کہ اُنکے جواب میں کہ کیا تم نے قول لیا ہے خدا تعالی کے پاس سے اتنی مدت کے عذاب کا جو اس سے زیادہ نہ ہوگا. اگر یہ سچ ہے تو قول سے پھرنیکا نہیں خدا تعالی یا تم کہتے ہو آپ ہی اپنی خوشی سے خدا تعالی پر وہ جو نہیں جانتے تم یوں نہیں ہے جو یہودی کہتے ہیں کہ کئی دن سے زیادہ دوزخ میں نہ رہیں گے ہم یہ جھوٹ ہے بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـــَٔتُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ بلکہ جس نے برا کام کیا یعنی شرک کیا پھر گھیر لیا اُسکو اُس کے گناہ نے یعنی اُسی گناہ میں مرا اور توبہ نہ کی پھر وہی لوگ دوزخ کے رہنے والے ہیں سو وہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ اور وہ لوگ جو ایمان لائے خدا تعالی پر جو اُسے بے شریک جانا اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو رسول اللہ کا برحق جانا اور اچھے کام کئے یعنی فرمانبرداری پیغمبر کی بجالائے اور وہ لوگ بہشت کے رہنے والے ہیں. سو وہ لوگ بہشت میں ہمیشہ رہیں گے. وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ اور یاد کرو اے یہودیو کہ جب قول لیا ہمنے توریت میں یعقوب نبی کی اولاد سے

النصف

ع ۹

ان باتوں کا کہ نہ پوجو اور بندگی نہ کرو سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کی اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور اپنے کنبے سے نیکی کرو اور یتیموں سے اور محتاجوں سے بھلائی کرو اور کہو سب لوگوں سے اچھی بات اور قائم رکھو نماز کو اور دو مال زکوٰۃ کا محتاجوں کو، یہ قول لئے تھے بنی اسرائیل سے پھر تم پھر گئے اُن قولوں سے جو تمہارے اگلے بزرگوں کے تھے مگر تھوڑے سے رہے تم میں سے قول پر جو حکم پر توریت کے رہے اور تم اے یہودیو منہ پھیرتے ہو توریت کے حکم سے جو توریت میں حکم ہے کہ آخری زمانے کے پیغمبر کی تابعداری کرو سو تم نہیں کرتے وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ۝ اور یاد کرو اس بات کو کہ جب قول لیا ہمنے توریت میں تمہارے اگلے بزرگوں سے کہ نہ ڈالو تم خون اپنی قوم کا یعنی آپس میں نہ لڑو اور نہ نکالو اپنے لوگوں کو اپنے گھروں سے یعنی اپنی قوم کو جلاوطن نہ کرو پھر تم اے یہودیو اقرار کرتے ہو اور گواہی دیتے ہو کہ یہ قول کیا ہے اور گواہ اور شاہد ہو کہ تمہارے اگلے بزرگوں نے یہ قول کیا ہے ثُمَّ أَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط پھر تم وہ قوم ہو جو قول توڑ کر لڑتے ہو اور قتل کرتے ہو اپنی قوم کو ایک کا ایک خون کرتے ہو اور نکال دیتے ہو ایک قوم کو اُن کے شہر سے پشتی اور حمایت کرکے ان کمزوروں پر گنہگاری اور ظلم سے۔ مدینے میں دو فرقے یہودیوں کے تھے ایک **بنی قریظہ** اور دوسرے **بنی نضیر** یہ دونوں آپس میں لڑا کرتے تھے اور مشرکوں کے بھی دو فرقے تھے ایک **اوس** اور دوسرے **خزرج** یہ بھی دونوں آپس میں دشمن تھے۔ بنی قریظہ اوس سے موافق ہوئے اور بنی نضیر نے خزرج سے دوستی کی تھی۔ پھر یہ ایک ایک کی حمایت کرکے لڑا کرتے تھے جو کوئی غالب ہوتا تو کمزوروں کو جلاوطن کرکے اُن کے گھر ڈھا کر ویران کر دیتے اور اگر کوئی قید میں پکڑا آتا تو سب ملکر زرخرچ کرتے اور چھڑانے کو تیار ہوتے۔ جیسے کہ فرماتا ہے پروردگار وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارٰى تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ۚ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ج اور اگر قید میں پڑے تم میں سے تو مال دیکر چھڑاتے ہو اور حرام ہے تم پر نکال دینا اُن کا وطن سے اپنے پھر کیا تم مانتے ہو بعضا حکم توریت کا جو قیدی کو چھڑانا ہے بندی سے اور نہیں مانتے تم بعض حکم توریت کا جو قتل اور جلاوطن کرتے ہو اپنی قوم کو فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّونَ إِلٰى أَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ پھر کچھ جزا نہیں ہے اُسکی جو کوئی کرے ایسا کام تم میں سے مگر رسوائی اور خواری دنیا کی زندگی میں اور قیامت کے دن پھیرا جاویگا انکا ہوا طرف بڑے سخت عذاب کے دوزخ میں اور نہیں ہے خدا تعالیٰ بے خبر ذرا بھی اُن کاموں سے جو تم کرتے ہو أُولٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ز فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝ وہ لوگ وہی ہیں جو خریدتے ہیں دنیا میں زندگانی کو یعنی دنیا کے عیش کو خریدتے ہیں آخرت کے بدلے پھر ہلکا اور کم نہ ہوگا اُنپر سے عذاب دوزخ کا اور نہ یہ لوگ مدد دیئے جاوینگے یعنی کوئی اُنکی سفارش یا حمایت نکر سکے گا۔ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ ز وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَأَيَّدْنٰهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ط اور بیشک دی ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توریت اور بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بہت پیغمبر بھیجے ہم نے آگے پیچھے جیسے حضرت یوشعؑ اور داؤدؑ اور سلیمانؑ اور زکریاؑ اور یحییٰؑ اور دیئے ہم نے عیسیٰ علیہ السلام مریم کے بیٹے کو معجزے کھلے ہوئے صریح جیسے مردے جلانا اور غیب کی خبر بتانا اور قوت دی ہمنے عیسیٰ علیہ السلام کو ساتھ روح پاک کے جو حضرت جبرئیل ہر وقت انکے ساتھ رہتے تھے یا اسم اعظم روح پاک تھا جس سے مُردوں کو جلاتے تھے أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوٰى أَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ج فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ۝ اے پھر جب آیا تم پاس کوئی پیغمبر ہماری طرف سے اور لایا وہ چیز جسکو تمہارا جی نہ چاہتا تھا تکبری کی تم نے اور اس پیغمبر کا کہا نہ مانا پھر جھوٹا کہا ایک گروہ کو پیغمبروں کے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھوٹا کہا اور ایک گروہ کو پیغمبروں کے قتل کیا جیسے زکریا اور یحییٰ علیہما السلام کو مار ڈالا ناحق۔ وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ ط بَلْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَا يُؤْمِنُونَ ۝ اور کہتے ہیں یہودی ہمارے دل غلاف میں ہیں کچھ بات سمجھتے نہیں سوائے اپنے دین کے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں بلکہ لعنت کی ہے خدا تعالیٰ نے اُن کے کفر کے سبب پھر تھوڑے سے ایمان لائے ہیں وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتٰبٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا ج فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَ

اللّٰہِ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ۝ جسوقت کہ آئی یہودیوں کے پاس کتاب یعنی قرآن خدا تعالیٰ کے پاس سے سچا کرنیوالی اور موافق اُسکے جو اُنکے پاس ہے یعنی توریت کو سچا ماننے والے اور تھے یہودی پہلے قرآن کے اترنے سے جو فتح مانگتے تھے دین کے دشمنوں پر طفیل قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یعنی جب یہودی کافروں سے عاجز ہوتے تو دعا مانگتے کہ اے پروردگار آخری زمانے کے پیغمبر کے طفیل ہمیں فتح دے ان پر پھر جب آیا یہودیوں کے پاس جسکو پہچانتے تھے نشانیوں سے یعنی توریت میں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت اور نشانیاں لکھی تھیں سب درست پائیں تو کافر ہوئے اور نہ مانا پھر لعنت خدا تعالیٰ کی ہے کافروں پر جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لاویں یہودیوں کو گمان تھا کہ آخری زمانے کا پیغمبر بنی اسرائیل میں سے پیدا ہوگا جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسمٰعیل میں سے پیدا ہوئے تو یہودیوں کو بُرا لگا۔ اسواسطے جان بوجھکر کافر ہوئے اور نہ مانا بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَھُمْ اَنْ یَّکْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ بَغْیًا اَنْ یُّنَزِّلَ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ ؕ وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝ بُری ہے وہ چیز جس کے بدلے بیچا اُنھوں نے اپنے آپ کو ساتھ اُس چیز کے سو وہ چیز یہ ہے کہ کافر ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ بھیجا ہے قرآن خدا تعالیٰ نے یعنی قرآن سے منکر ہوئے بسبب اُس حسد اور ضد کے جو بھیجا خدا تعالیٰ نے قرآن اپنے فضل سے جسپر چاہا اپنے بندوں سے جس کو لائق اُسکے بنایا تھا۔ سو پھرے یہودی ساتھ غصے خدا تعالیٰ کے اوپر غصے کے یعنی یہودی غصہ پر غصے کے لائق ہوئے اور دوسرے یہ غصہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں مانتے اور کافروں کیواسطے عذاب ہے دکھ دینے والا سخت خراب اور رسوا کرنیوالا اہانت وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَیَکْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَھُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَھُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِیَآءَ اللّٰہِ مِنْ قَبْلُ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ اور جب کہیں یہودیوں کو ایمان لاؤ اسپر جو بھیجا ہے خدا تعالیٰ نے انجیل اور قرآن تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اُسپر جو اُترا ہے ہمپر یعنی توریت کو مانتے ہیں اور نہیں مانتے جو سوائے توریت کے ہے اور اسپر کہ وہ یعنی انجیل اور قرآن سچ اور درست ہے خدا تعالیٰ کے پاس سے اور سچا رکھنے والے ہیں توریت کے جو اُن کے پاس کتاب ہے اُسکے موافق ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تم جو کہتے ہو کہ ہم توریت پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر کیوں تمنے مار ڈالا خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نبیوں کو پہلے اس سے اگر تم ایمان رکھتے ہو توریت پر وَلَقَدْ جَآءَکُمْ مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ اور البتہ آیا تم پاس موسیٰ علیہ السلام ساتھ نشانیوں روشن کے یعنی معجزے اور پیغام خدا تعالیٰ کے لے کر آیا پھر تم نے اے یہودیو پکڑا بچھڑے کو خدا کی جگہ پیچھے موسیٰ علیہ السلام کے کہ وہ کوہ طور پر گئے تھے اور تم ظالم ہو کہ تم نے بچھڑے کو خدا بنایا تھا وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّۃٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ اور یاد کرو اے یہودیو کہ جب لیا ہم نے تم سے قول تمہارا اور اٹھایا تمہارے سر پر ایک پہاڑ کو اور کہا ہمنے کہ پکڑو تم جو ہم نے دیا ہے تمکو یعنی توریت کو مضبوط زور سے پکڑو اور سنو حکم توریت کے یعنی مانو اور وہی کام کرو جو توریت میں لکھا ہے تب قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِکُفْرِھِمْ ؕ کہا یہودیوں نے زبان سے کہ سنا ہمنے اور دلمیں کہا کہ ہمنے نہ مانا اور پلایا یہودیوں نے یعنی داخل کیا اپنے دلوں میں محبت کو بچھڑے کی بسبب کفر کے اور نہ ماننے کے قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُکُمْ بِهٖٓ اِیْمَانُکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو کہ بری باتیں سکھاتا ہے تمکو ایمان تمہارا اگر تم ہو مسلمان یعنی اگر یہی تمہارا ایمان ہے جو سکھاتا ہے کہ قرآن کو اور پیغمبر کو نہ مانو تو یہ بات بُری ہے قُلْ اِنْ کَانَتْ لَکُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ عِنْدَ اللّٰہِ خَالِصَۃً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو کہ اگر ہے تمہارے واسطے آخرت کا گھر یعنی بہشت نری تمہارے ہی واسطے ہے خدا تعالیٰ کے ہاں سوائے اور آدمیوں کے جو کہتے ہو کہ سوائے ہمارے کوئی بہشت میں نہیں جائیگا ہم ہی جاوینگے تو بھلا پھر آرزو کرو مر جانے کی اگر سچے ہو تم تو جلد بہشت میں جاؤ سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝ اور ہرگز آرزو نہ کریں گے یہودی موت کی کبھی بسبب اسکے جو آگے بھیجا ہے اُنکے ہاتھوں نے یعنی اُنہوں نے ایسے بُرے کام کئے ہیں اس سبب سے موت سے ڈرتے ہیں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے ظالموں کو کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں وَلَتَجِدَنَّھُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰی حَیٰوۃٍ ۚ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا ۚ یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَۃٍ ۚ وَمَا ھُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ یُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ۝ ع اور مقرر پاویگا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو سب لوگوں سے زیادہ

حرص کرنے والا زندگی پر اور ان لوگوں سے بھی جو شریک کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے ساتھ انکو بھی حریص پاویگا کہ چاہتا ہے ہر ایک انہوں میں سے کہ ہووے عمر ہزار برس کی یعنی یہودی اور مشرک چاہتے ہیں کہ ہماری ہزار ہزار برس کی عمر ہووے اور نہ چھوٹنا پاوینگے عذاب سے اگر عمر پاویں بڑی جو ہزار برس بھی جیویں تب بھی عذاب میں گرفتار ہونگے اور خدا تعالیٰ دیکھتا ہے اُن کاموں کو جو یہ لوگ کرتے ہیں **شان نزول** بعضے کہتے تھے کہ جبرئیل فرشتہ قرآن کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس لاتا ہے اور جبرئیل ہمارا دشمن ہے اور ہمارے اگلے بزرگوں کو اس سے بہت دکھ اور مصیبت پہنچی ہے اگر جبرئیل علیہ السلام کے بدلے اور کوئی فرشتہ خدا تعالیٰ کا پیغام لاوے تو ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاویں سو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ فرشتے بغیر حکم خدائے تعالیٰ کے کچھ کام نہیں کرتے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کو قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَإِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ کہہ کہ جو کوئی ہووے دشمن جبرئیل کا پھر وہ جبرئیل لایا ہے آسمان سے قرآن کو تیرے دل پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائے تعالیٰ کے حکم سے اُسپر کہ سچا بتانیوالا ہے قرآن اُس چیز کو جو اس کے آگے ہے یعنی توریت اور انجیل اور قرآن راہ دکھانیوالا ہے سیدھی اور خوشخبری دینے والا ہے ایمان لانیوالوں کو نعمتوں کی مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ جو کوئی کہ ہووے دشمن خدا تعالیٰ کا اور اُسکے فرشتوں کا اور اُس کے پیغمبروں کا اور جبرئیل اور میکائیل کا کہ یہ فرشتے اور فرشتوں سے مقرب ہیں خدا تعالیٰ کے جو اُن کا دشمن ہو وہ کافر ہے پھر بے شک خدا تعالیٰ دشمن ہے کافروں کا وَلَقَدْ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ إِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝ اور مقرر اُتاریں ہمنے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیتیں روشن یعنی قرآن اور معجزے اور منکر نہ ہوگا کوئی اُن آدمیوں سے مگر بدکار جو حکم سے باہر ہوئے یعنی ان آیتوں سب مانیں گے اور بدکار نہیں ماننے کے أَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اے کیا کہ جو وقت کہ یہودی اقرار کریں ایک قول کا یعنی بات مقرر کریں تو انمیں سے ایک قوم توڑ ڈالیں اس قول کو کہ بہت یہودی ایمان نہیں لاتے توریت پر اور خلاف اُسکے کام کرتے ہیں وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور جو وقت کہ آیا یہودیوں کے پاس بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کے پاس سے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچ ماننے والا اُس چیز کو جو اُنکے پاس ہے توریت تو ڈال دیا ایک قوم نے کتاب والوں سے یعنی یہودیوں کے عالموں نے ڈال دیا خدا تعالیٰ کی کتاب کو اپنی پیٹھ کے پیچھے جان بوجھ کر اسطرح گویا کہ وہ نہیں جانتے کہ یہ کلام خدا تعالیٰ کا ہے وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۚ اور پیچھے لگے ہیں یہ لوگ اُس علم کے جو پڑھتے تھے دیو جادو کو سلیمان نبی کی بادشاہت کے وقت اور سلیمانؑ نبی کفر کی بات نہ کرتے تھے یعنی جادو نہ کرتے تھے پر لیکن دیو اُس وقت کافر ہوئے تھے جو سکھاتے تھے لوگوں کو جادو **قصہ** یہ احوال یوں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت میں دیووں نے بہت طرح کے جادو کے عمل اور تماشے جمع کر کے ایک کتاب بنائی تھی اور جاہل احمق لوگوں میں اُسے مشہور کیا تھا جب حضرت سلیمانؑ کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے وہ کتاب منگا کر اور صندوق میں بند کر کے زمین میں دفن کر دی جب حضرت سلیمانؑ کا وصال ہوا پیچھے اُنکے دیووں نے اُس صندوق کو نکال کر لوگوں سے کہا کہ حضرت سلیمانؑ اسی کتاب کے عمل سے بادشاہت کرتے تھے اس سبب سے یہودی حضرت سلیمانؑ کو کہتے تھے کہ یہ جادو اُنسے ہے سو خدائے تعالیٰ نے فرمایا سلیمان نبی جادو نہ کرتے تھے وَمَآ أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هٰرُوْتَ وَمٰرُوْتَ ۚ اور اُس علم کے پیچھے لگے ہیں یہودی جو اُترا ہے دو فرشتوں پر بابل کے شہر میں اُن فرشتوں کا نام ہاروت ہے اور ماروت ہے **قصہ** اُن کا یوں ہے کہ ہاروت اور ماروت گنہگار آدمیوں کو طعن کرتے تھے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ آدمی گرفتار ہیں نفس اور شہوت میں اگر وہ نفس تمکو لگ جاوے تو تم اُن سے بھی بدتر کام کرو انہوں نے کہا کہ ہمسے ہرگز گناہ نہ ہوگا خدا تعالیٰ نے نفس اور شہوت جیسا کہ آدمیوں کو ہے ویسا ہی اُن کو لگا دیا اور حاکم کر کے زمین پر بھیجا کہ لوگوں کو راہ خدا تعالیٰ کی بتا دیں پھر وہ دو فرشتے دن کو خلقت سے معاملہ رکھتے اور عبادت کرتے اور رات کو آسمان پر جا رہتے خدا تعالیٰ نے اُن دونوں فرشتوں پر جادو اُتارا تھا واسطے کہ اسوقت جادوگر پیغمبری کا دعوی کرتے تھے تو یہ فرشتے اُس زمانے کے عقلمندوں کو سکھاویں پھر وہ عقلمند جادو کے بھید جان کر اُن دعوے کرنیوالوں کو جھوٹا کریں مباحثہ کر کے پھر ہاروت ماروت بعد کتنی مدت کے ایک عورت پر کہ اُس کا نام زہرہ تھا عاشق ہوئے اور شراب پیکے ایک خون ناحق کیا اور بت کو سجدہ کیا ان گناہوں کے سبب آسمان پر

جانے سے موقوف ہوئے بابل کے کوئیں میں لٹکے ہیں وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَۃٌ فَلَا تَکْفُرْ ط اور نہیں سکھاتے وہ دو
فرشتے بعد قید ہونے کے جادو کسی کو جبتک کہ پہلے سکھانے سے نہیں کہدیتے سیکھنے والوں کو کہ ہم مقرر آزمائش خلقت کی ہیں پھر تم کافر مت ہو جادو
سیکھ کر یعنی جو کوئی جادو سیکھے گا اُسے اس جہان میں سوائے عذاب کے کچھ بھلائی نہیں فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْھُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِہٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِہٖ ط وَمَا
ھُمْ بِضَآرِّیْنَ بِہٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ ۝ پھر سیکھتے ہیں یہ ان دو فرشتوں سے وہ جادو جو جدائی ڈالتے ہیں مرد میں اور اُس کی عورت میں اور نہیں
ہیں جادوگر نقصان کرنیوالے جادو سے کسی کا مگر حکم خدائیتعالیٰ کے سے یعنی تقدیر میں ہوتا ہے تو جادو بھی اثر کرتا ہے وَیَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ ط
وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىہُ مَا لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ خَلَاقٍ ط وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِہٖٓ اَنْفُسَھُمْ ط لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝ اور سیکھتے ہیں جادوگر وہ چیز جو نقصان
کرے اُنکا اور فائدہ نہ کرے اُنہیں یعنی جادو سیکھنے میں ہر طرح نقصان ہی ہے فائدہ کچھ نہیں اور مقرر خوب جانتے ہیں جنہوں نے خرید جادو
کو کہ کچھ نہیں اُس کو حصہ نیکی کا اُس جہان میں یعنی جس نے جادو سیکھا اُس نے اپنی عاقبت خراب کی اور بُری چیز ہے جادو جس کے بدلے بیچا
اُنہوں نے اپنے آپ کو اگر وہ ہوتے جاننے والے اسبات کے تو جانتے کہ بہت برا ہے جادو وَلَوْ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَۃٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ
خَیْرٌ ط لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝ اور اگر یہودی ایمان لاتے قرآن پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور پرہیز کرتے گناہوں سے تو البتہ بدلہ پاتے خدائیتعالیٰ ع ۱۲
کے پاس اچھا یعنی رشوت سے جو لیتے ہیں تعریف چھپا کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اگر جانتے وہ اس بات کو یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ط وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت کہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
بات کرنے کے وقت رَاعِنَا یعنی متوجہ ہو ہماری طرف اور رعایت کر ہم پر مسلمان کوئی جو بات حضرت کی نہ سمجھتا تو کہتا کہ رَاعِنَا یعنی مہربانی کر اور
پھر سمجھا ہمیں اُسبات کو اور یہ لفظ یہودیوں کی زبان میں بُری بات تھی یا گالی تھی مسلمانوں کو دیکھ کر یہودی بھی معنی بد اپنے دل میں رکھ کر
حضرت کو کہتے رَاعِنَا اسواسطے مسلمانوں کو حکم ہوا کہ رَاعِنَا نہ کہو اور کہو کہ اُنْظُرْنَا یعنی دیکھ ہماری طرف اور مہربانی کر معنی ان دونوں لفظوں
کے ایک ہیں اور سنو بات کو دل لگا کر کہ پھر دوبارہ نہ پوچھنا پڑے اور کافروں کے واسطے جو لفظ برا سمجھ کر عداوت سے کہتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو ان کے واسطے عذاب ہے دکھ دینے والا جو کبھی کم نہ ہوگا۔ مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِکِیْنَ اَنْ
یُّنَزَّلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ ط وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ نہیں چاہتے وہ لوگ جو کافر ہیں کتاب
والوں سے یعنی یہودی اور نہ مشرک مکے کے رہنے والے چاہتے ہیں وہ کہ اُترے تم پر اے مسلمانو کچھ بھلائی تمہارے پروردگار کی طرف سے
یعنی قرآن نہ اُترے یہودی چاہتے تھے کہ پیغمبر آخری زمانے کا بنی اسرائیل میں پیدا ہووے اور مشرک مکے کے آرزو رکھتے تھے کہ کوئی دولتمند
ہماری قوم سے پیغمبر ہو اس سبب سے یہ دونو دشمن تھے اور خدائیتعالیٰ خاص اپنا کرتا ہے اپنی مہربانی سے جسے چاہتا ہے اور خدائیتعالیٰ صاحب
بڑے فضل اور بزرگی کا ہے **شان نزول** یہودی طعن کر کے مسلمانوں سے کہتے تھے کہ تمہارے قرآن میں بعضی آیت موقوف ہوتی ہے اگر خدائیتعالیٰ
کی طرف سے ہے تو اس میں کیا عیب ہوتا ہے جو موقوف کرتے ہیں سو خدائیتعالیٰ نے اُسکے جواب میں یہ آیت بھیجی مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِھَا نَاْتِ
بِخَیْرٍ مِّنْھَآ اَوْ مِثْلِھَا ط اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ جو موقوف کرتے ہیں ہم کوئی آیت قرآن کی موافق مصلحت وقت کے یا بھلا
دیتے ہیں اُس آیت کو دلوں سے تو لاتے ہیں ہم یعنی بھیجدیتے ہیں ہم اُس سے اچھی جیسے کہ لڑائی میں اوّل حکم تھا کہ دس کافروں سے ایک مسلمان لڑے
پھر حکم ہوا کہ دو کافروں سے ایک مسلمان لڑے یہ آسانی ہوئی مسلمانوں پر برابر اُس کے آیت بھیجتے ہیں جیسے کہ پہلے حکم تھا کہ بیت المقدس کی طرف
سجدہ کرو پھر مکے کی طرف نماز کا حکم ہوا۔ اے کیا نہیں جانتا تو اس بات کو کہ خدائیتعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے جو چاہتا ہے سو حکم
کرتا ہے اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۝ اے کیا تجھے معلوم نہیں کہ خدائے
تعالیٰ ہی کیواسطے ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور نہیں ہے واسطے تمہارے سوائے خدائیتعالیٰ کے کوئی دوست جو تمہیں فائدہ پہنچاوے
اور نہ کوئی تمہاری مدد کرنے والا ہے جو تمہارے نقصان کو تمسے دور کرے اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَکُمْ کَمَا سُئِلَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ط وَمَنْ
یَّتَبَدَّلِ الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝ کیا تم چاہتے ہو اے مسلمانو کہ سوال کرو اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیسے کہ سوال کئے

تھے موسیٰ نبی علیہ السلام سے انکی شہر پر امّت نے پہلے اس سے اور جو کوئی بدل ڈالے کفر پیچھے مسلمان ہوئے پھر البتہ وہ گم ہوا سیدھی راہ سے یعنی جو کوئی
یہودیوں کے بہکانے سے اپنے نبی پر شبہ لاویگا پھر شبہے کا لانا ہی داخل ہونا ہے کفر میں وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ
كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ چاہتے ہیں بہت لوگ کتاب والوں سے یعنی بہت سے یہودیوں کو آرزو ہے کہ کسی طرح
تمکو دین سے پھیر کر مسلمان ہوئے کہ پیچھے تمکو کافر کر دیں اپنے جی کے حسد سے بعد اسکے کہ کھل چکا ہے اُن پر حق یعنی یہودیوں کو یقین ہو چکا ہے کہ تمہارا
دین اور قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب حق اور درست ہے پر حسد سے چاہتے ہیں کہ دین اسلام سے پھیر دیں فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ
يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ پھر درگذر کرو اے مسلمانو اور خیال نہ کرو اُنکی باتوں پر جب تک بھیجے خدا ایتعالی اپنا حکم بیشک خدا
تعالی سب چیز پر قدرت رکھتا ہے سو آخر کو حکم آیا کہ یہودیوں کو مدینے کے گرد سے نکال دو وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم
مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ اور قائم رکھو نماز کو کہ وقت پر ہمیشہ پڑھا کرو اور دو مال زکوٰۃ کا اور وہ جو آگے بھیجوگے اپنے واسطے
نیکی اور مال خیرات کرکے پاؤگے تم وہ اس جہان میں خدائے تعالی کے پاس تے بیشک خدا ایتعالی جو کچھ تم کرتے ہو سب دیکھتا ہے وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ
الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ اور کہتے ہیں یہودی اور نصاریٰ کہ ہرگز
کوئی اندر نہ جاویگا بہشت کے مگر وہ جو ہوگا یہودی یا نصرانی یعنی یہودی کہتے تھے کہ ہمارے سوا کوئی بہشت میں نہ جاویگا اور نصرانی کہتے تھے کہ
ہمارے بغیر بہشت میں کوئی نہ جاویگا سو خدا ایتعالی فرماتا ہے یہ باتیں اُنکی آرزو ہے اپنی خوشی سے کہتے ہیں تو کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں
اور نصرانیوں کو کہ لاؤ کوئی دلیل اسبات پر اگر تم سچے ہو تو کیونکر تمنے جانا کہ تمہارے سوا کوئی بہشت میں نہ جاویگا کس سند سے کہتے ہو یہودی یا نصرانی
جھوٹے ہیں بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ ہاں بلکہ جس نے تابعداری ۳ ع ۹ ۱۳
کی اور منہ رکھا اپنا خدا تعالی کا حکم بجالائے پر اور وہ نیک کام کرنیوالا ہے پھر اُسکو بدلہ ہے اُسکے نیک کاموں کا اُسکے پروردگار کے پاس سے اور نہ کچھ
ڈر ہے اُن لوگوں پر اور نہ وہ غمگین ہونگے کسی چیز کے سبب وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ
عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ ۗ اور کہتے ہیں یہودی کہ نہیں ہیں نصرانی کچھ راہ پر دین اور کہتے ہیں نصرانی کہ نہیں ہیں یہودی کچھ دین کی راہ پر
اُسپر کہ یہ سب پڑھتے ہیں کتاب توریت اور انجیل یہودیوں نے توریت پڑھکر جانا کہ نصرانی حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا سمجھکر کافر ہوئے اور نصرانیوں نے انجیل
میں پڑھا کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر نہ جان کر کافر ہوئے كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ اسی طرح کہا اُن لوگوں نے جو نہ جانتے تھے اور کوئی کتاب خدائے تعالی کی نہ پڑھے ہوئے تھے جیسے مشرک
عرب کے جس طرح کے یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں یعنی ہر ایک فرقہ دوسرے فرقے کو بے راہ جانتا ہے دین میں پھر خدا ایتعالی حکم کریگا اُن لوگوں میں قیامت کے
دن اُس چیز میں جو یہ ہر ایک اس میں جھگڑتے ہیں وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ۚ أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ
أَن يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ۝ اور کون بڑا ظالم ہے اُس شخص سے جو منع کرے خدا ایتعالی کی مسجدوں سے کہ وہاں نہ جاویں اسواسطے کہ یاد کریں مسجدوں
میں نام خدا ایتعالی کا اور بندگی کریں مسجدوں میں اور تلاش کرے وہ شخص مسجدوں کے ویران کرنے کی وہی لوگ ہیں کہ نہیں ہے اُنکو مقدور
کہ مسجد کے اندر آویں مگر ڈرتے ہوئے لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ اُن ہی لوگوں کیواسطے ہے دنیا میں خواری
اور رسوائی اور اُن ہی کیواسطے ہے اُس جہان میں عذاب بڑا **شان نزول** کہتے ہیں کہ کئی شخص مسافر ایک رات کو اندھیرے میں چلتے تھے
بدلی کے سبب قبلہ نہ معلوم ہوا تو ہر ایک نے اپنی اٹکل سے جنگل میں لکیر محراب کی زمین پر بنا کر نماز پڑھی صبح جو دیکھا تو کسی کی محراب قبلے کی
طرف نہ تھی پھر جب مدینے میں پہنچے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رخصت مانگی کہ اُس نماز کو پھر کر قضا پڑھیں تب یہ آیت اتری وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ
وَالْمَغْرِبُ ۚ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ اور خدا ایتعالی ہی کی ہے جگہ نکلنے سورج کی اور جگہ ڈوبنے سورج کی یعنی جہاں سے
سورج نکلتا ہے اور جہاں ڈوبتا ہے یہ سب طرفیں خدائے تعالی ہی کی ہیں پھر جدھر کو منہ لاؤ بندگی کہ تمکو پھر اُس جگہ خدا ایتعالی متوجہ ہے اور دیکھتا ہے
اپنے بندے کو بیشک خدا ایتعالی بے نہایت بخشش کرنیوالا ہے سب کچھ جاننے والا ہے تمہارے دلکی نیتوں کا وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحَانَهُ ۖ

بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ○ اور کہتے ہیں یہودی اور نصرانی کہ اختیار کیا خدا نے فرزند یہود حضرت عزیر کو اور نصاریٰ حضرت
عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے پاک ہے خدا تعالیٰ ایسی باتوں سے اور سب عیبوں سے بلکہ اسی کا مال ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں وہ سب کا مالک اور خداوند
ہے اور سب اُسی کے تابعدار اور فرمانبردار ہیں اور خدا تعالیٰ ہی بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○ نیا پیدا
کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جب حکم کرتا ہے کسی کام کو تو پھر اتنا ہی ہوتا ہے جو کہتا ہے اُس کام کو کہ ہو وہ ہو جاتا ہے اُسی وقت وَقَالَ
الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يُّوْقِنُوْنَ ○ اور کہا اُن لوگوں نے جو نہیں جانتے پڑھنا یعنی جاہل کہتے ہیں کہ کیوں نہیں بات کرتا ہے ہم سے خدا تعالیٰ یا آوے ہم میں سے کسی پاس کوئی
آیت جیسے قرآن کی آیتیں اُترتی ہیں سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ بھی ویسی بات کہتے ہیں جیسا کہ کہا تھا اُن لوگوں نے جو اُن سے پہلے حضرت موسیٰ اور
حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے وقت ان لوگوں کے دل بھی اُن ہی لوگوں کے سے ہیں کفر میں اور دشمنی میں سو مقرر بیان کر دیں ہم نے نشانیاں کہ یہ پیغمبر
برحق ہے واسطے ان لوگوں کے جو یقین لاتے ہیں اور سچ جانتے ہیں قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ
وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ○ بیشک ہم نے تجھ کو بھیجا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچی بات لیکر یعنی قرآن سمیت بھیجا تجھے خوشخبری دینے والا
مومنوں کو اور ڈرانے والا کافروں کو اور نہ پوچھا جاویگا تو دوزخ کے رہنے والوں کے احوال سے یعنی تجھ سے نہ پوچھیں گے کہ اُن کو مسلمان کیوں نہ کیا
وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ اور ہرگز راضی نہ ہوں گے تم سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہودی اور نصرانی جب تک کہ تابعداری کرے تو اُن کے دین کی یعنی جب دین اُن کا قبول کریگا تو تب تجھ سے خوش ہوں گے کہہ اُن کو کہ جب تم اپنے دین
کی تعریف کرتے ہو جانو کہ مقرر جو راہ خدا تعالیٰ دکھلائے وہی راہ اصل سیدھی ہے وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ
مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○ اور اگر تابعداری کرے تو اُن کے جی کی خوشی کی یعنی جو وہ کہیں سو کرے بعد اُس کے جو آیا ہے تیرے پاس علم
اور سمجھ یعنی قرآن تو پھر کوئی نہیں تجھ کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے چھڑانے والا دوست اور نہ کوئی مدد کرنے والا یہ اشارہ ہے۔ اُمت کو یعنے جو
کوئی مسلمان ہوکر قرآن سمجھ کر دین سے پھرے گا تو اُسے کوئی عذاب سے چھڑا نہ سکے گا۔ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ
يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ وہ لوگ جنکو دی ہم نے کتاب توریت سو وہ لوگ پڑھتے ہیں اس کتاب کو ع ۱۴
جیسے کہ حق پڑھنے کا ہے یعنی اُس کتاب کا حکم مان کر ویسے ہی کام کرتے ہیں وہ لوگ ایمان لائے تھے جیسے عبداللہ بن سلام اور اُس کے دوست يٰبَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ اے بنی اسرائیل یاد کرو اُن نعمتوں کو اور احسانوں کو جو انعام
کئے میں نے تم پر یعنی تمہارے اگلے بڑوں پر اور وہ یاد کرو کہ بڑائی دی تمہارے اُن ہی بزرگوں کو اُس وقت کے سب آدمیوں پر وَاتَّقُوْا يَوْمًا
لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ اور ڈرو اُس دن کے عذاب سے کہ اُس دن بدل
سے کوئی شخص کسی کے کام نہ آویگا فدا بھی اور نہ قبول ہوگا بدلہ گناہوں کا کسی سے یعنی کسی کے گناہ کے بدلے کچھ لے کر معاف نہ ہوگا۔ عذاب اور
اور نہ فائدہ کرے گا کسی کو بخشوانا بخشوانے والے کا اور نہ کافر اُس دن مدد دیئے جائیں گے یعنی کوئی اُن کی مدد نہ کر سکے گا وَاِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ
بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ اور یاد کر یعنی مذکور کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب آزمایا ابراہیم نبی علیہ السلام کو اُسکے پروردگار نے کئی باتوں سے جیسے حج کے
مناسک اور سنتیں جو اب تک مشہور ہیں جیسے حجامت میں کئی چیزیں ہیں اور ختنہ اور مسواک یعنی خدا تعالیٰ نے حکم کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہ
یہ کام کر پھر انہوں نے سب پورے کئے اور بجا لائے تب قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ فرمایا خدا تعالیٰ نے تو جو حکم بجا لایا تو ہم نے امام کیا تجھ کو
واسطے سب لوگوں کے پیشوا دین میں جو سب نبی تیرے متابعت میں چلیں گے۔ یہ انعام خدا تعالیٰ کا سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ○ کہا اور میری اولاد میں سے بھی امام کر جیسا مجھے امام کیا تب کہا پروردگار نے کہ نہیں پہنچتا
میرا قول ظالموں کو یعنی جو ظالم ہوگا تیری اولاد سے اُسے میری نعمت یا امامت نہ پہنچے گی **فائدہ** بنی اسرائیل مغرور تھے اور کہتے تھے۔ کہ ہم

ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ نبوت اور بزرگی تیری اولاد میں دی سو حضرت ابراہیم کا دین سب مانتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور سمجھاتا ہے انہیں کہ وعدہ خدا تعالیٰ کا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو ہے جو نیک راہ چلتے ہیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے ایک مدت تک حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں پیغمبری اور بزرگی رہی اب حضرت اسمٰعیل کی اولاد کو پہنچی اور اُنکی دُعا دونوں بیٹوں کے حق میں ہے وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب مقرر کیا ہم نے کعبے کے گھر کو جمع ہونیکی جگہ ثواب کی لوگوں کے واسطے جو ہر سال حج کرنے آتے ہیں اور کیا اُس گھر کو جگہ امن کی کہ کوئی کسی پر وہاں ہرگز ظلم و زیادتی نہ کرے اور پکڑو اے مسلمانوں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو جائے نماز مقام ابراہیم کا ایک جگہ ہے مکے میں اُس جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں کا نشان ہے وہاں جاکر نماز پڑھتے ہیں وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ اور قول کیا یعنی حکم کیا ہم نے طرف ابراہیم کے اور اس کے بیٹے اسماعیل کو کہ وہ پاک کریں میرے گھر کو یعنی کعبے میں کوئی بُرا کام نہ کرے اور ناپاک اُسے طواف نہ کرے تو ستھرا ہے واسطے طواف کرنیوالوں کے اور اعتکاف کرنے والوں کے اور رکوع سجود کرنے والوں کے یعنی نماز پڑھنے والوں کے واسطے پاک کریں کعبے کے گھر کو کہ اُسے خدا تعالےٰ نے اپنا گھر کہا ہے وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب کہا یعنی دعا مانگی ابراہیم علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے بنا اس کو شہر امن کا بے ڈر اور روزی دے اس شہر کے رہنے والوں کو میوے جو کہ یہاں کے رہنے والے یقین لاویں خدا تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر یعنی مومنوں کو میووں سے روزی دے پھر قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ کہا خدا تعالیٰ نے اور جو کوئی کافر ہووے اسکو بھی نفع ہے تھوڑا سا یعنی دنیا میں پھر اس کافر کو عاجز اور ناچار کر رکھیں گے دوزخکی آگ میں عذاب کے اُسے اور بہت بری جگہ ہے دوزخ اُنکی جا رہنے کی وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب اٹھانے لگے بنیاد کعبے کی دیواروں کی ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام تب دعا مانگی اور کہا کہ اے پروردگار ہمارے قبول کر ہم سے اس کام کو بیشک تو ہی ہے سننے والا سب کی دعا تو ہی ہے جاننے والا سب کے احوال کا اور دل کی نیتوں کا اور دعا مانگی اُنہوں نے رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ اے پروردگار ہمارے کر تو ہمکو حکم بردار اپنا اور ہماری اولاد کو کر ایک قوم فرمانبردار اپنے کا یعنی حضرت ابراہیم اور اُنکے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے یہ دعا مانگی کہ اے پروردگار ہمکو اور ہماری اولاد کو توفیق دے کہ ہمیشہ تیرے حکم بردار رہیں اور دکھا یعنی سکھا ہمکو دستور حج کے جس جس مکان میں جو جو کچھ کام کرتے ہیں وہ بتا ہمکو اور معاف کر ہمکو ہماری خطائیں بیشک تو ہی ہے توبہ قبول کرنیوالا اور دعا مانگی یہ کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اے پروردگار ہمارے اُٹھا یعنی پیدا کر ہماری اولاد میں سے ایک پیغمبر اُن ہی میں کا جو پڑھے اُن پر تیرے کلام کی آیتیں اور سکھاوے اُن کو کتاب کا پڑھنا اور عقل و دانائی کی باتیں بتاوے اور پاک کرے اُن لوگوں کو گناہوں سے بیشک تو ہی ہے بہت زبردست مضبوط کام کرنیوالا خدا تعالیٰ نے اُنکی دُعا قبول کی وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور کون ہے جو پھرے ابراہیم علیہ السلام کے مذہب سے مگر وہ کوئی جو احمق ہووے جی اس کا اور بیشک ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو چن لیا ہے اور خاص کیا اپنی درگاہ کا دنیا میں اور مقرر ابراہیم علیہ السلام آخرت میں نیک بختوں سے ہے اور اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ یاد کر جب کہا ابراہیم علیہ السلام کو اُس کے پروردگار نے کہ حکم برداری کو کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ میں حکم بردار ہوں تمام عالم کے پروردگار کا وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اور وہی وصیت کی ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اور اُس کے پوتے یعقوب علیہ السلام نے بھی وصیت کی کہ اے بیٹو مقرر خدا تعالیٰ نے چنکر دیا تمکو دین سب دینوں سے اچھا پھر نہ مریو تم مگر مسلمانی پر یعنی ایکدم دین کو نہ چھوڑیو مرتے وقت تک اسی دین پر مرجائیو اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا

تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ ط کیا تم موجود تھے اُسوقت جبکہ پہنچی یعقوب علیہ السلام کو موت یعنی تمکو خبر ہے. کہ یعقوب علیہ السلام نے مرنے کے وقت جب
کہا اپنے بیٹوں کو کہ تم کیا پوجوگے اور کس کی بندگی کروگے میرے پیچھے قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ
لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ کہا بیٹوں نے کہ ہم پوجیں گے اور بندگی کرینگے تیرے خدا تعالیٰ کی اور تیرے باپ دادا کے پروردگار کی جو دادا تیرے ابراہیمؑ اور تایا تیرے اسمٰعیلؑ
اور باپ تیرے اسحٰقؑ علیہم السلام ہیں وہی ایک خدائے تعالیٰ ہے اور ہم اُسی پروردگار کے حکم بردار تابعدار ہیں اور بندگی کرنے والے ہیں تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ یہ ایک جماعت تھی یعنی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیل اور
حضرت اسحٰقؑ اور حضرت یعقوب علیہم السلام اور انکی اولاد سو وہ گذر گئے انکے واسطے ہے بدلہ اُن کاموں کا جو اُنہوں نے کئے اور تمہارے واسطے
ہے بدلہ اُن کاموں کا جو تم نے کئے اور کرتے ہو اور نہ پوچھے جاؤ گے تم یعنی تم سے نہ پوچھیں گے اُن کے کاموں سے **فائدہ** یہودیوں کو یقین یوں
تھا کہ ماں باپ کے گناہوں میں اولاد گرفتار ہوگی اور اُنکے ثواب میں بھی اولاد شریک ہوگی سو یہ غلط ہے اپنا ہی کیا اپنے آگے آویگا بھلا یا برا. وَقَالُوْا
كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۚ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ اور کہتے ہیں یہودی مسلمانوں کو کہ یہودی ہو جاؤ اور
نصرانی کہتے ہیں کہ نصرانی ہو تو راہ پاؤ تم سیدھی دین کی تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہیں مانتے تمہارا کہنا بلکہ تابعداری کرتے ہیں ہم ابراہیمؑ
کے مذہب کی کہ وہ سب بُرے دین اور مذہبوں سے علیحدہ ہے اور نہ تھا ابراہیم علیہ السلام شرک لانیوالوں سے اور قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا
وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِىَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ کہو تم اے مسلمانو کہ ہم ایمان لائے خدا تعالیٰ پر اور اُسپر ایمان لائے جو اترا ہمپر قرآن اور اسپر ایمان لائے
ہم جو اترا ابراہیم پر اور اُسکے بیٹوں اسمٰعیل اور اسحٰق پر اور اُسکے پوتے یعقوب علیہم السلام پر اور جو اُنکی اولاد پر اترا اور ایمان لائے ہم اسپر جو اُترا
موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام پر اور جو ملا ہے اور پیغمبروں کو انکے پروردگار کیطرف سے سب پر ایمان لائے ہم کہ تفاوت اور جدائی نہیں کرتے ہم سب پیغمبروں سے
ایک میں بھی اور ہم اُسی پروردگار کے حکم بردار ہیں فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِىْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ پھر اگر ایمان لاویں یہودی اور نصرانی جسطرح تم ایمان لائے ہو اُن سب پیغمبروں پر اور اُنکی کتابوں پر پھر البتہ سیدھی راہ پائی
اُنہوں نے بھی اور اگر پھر جاویں دین اسلام سے اور نہ مانیں تو پھر مقرر ہیں وہ عداوت اور دشمنی میں پھر کفایت کریگا تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُنکی بدی سے خدا تعالیٰ یعنی وہ کچھ برا نہ کرسکیں گے دشمنی سے اور خدا تعالیٰ سننے والا ہے سب کی باتوں کا اور جاننے والا ہے سب کے احوال کا اور نیتوں
کا **فائدہ** ان آیتوں سے یہودی پھر گئے اور دین اسلام قبول نہ کیا اور نصرانیوں کو بھی یہ برا لگا اور اپنی بڑائی اور شیخی کر کے کہا کہ ہمارے ہاں ایک رنگ ہے
جو مسلمانوں کے پاس نہیں ہے نصرانیوں نے ایک رنگ زرد بنا کر دستور مقرر کر رکھا تھا کہ جب اُنکے بچہ پیدا ہوتا یا کوئی ان کے دین میں آتا تو اس رنگ
میں اُسے غوطہ دیکر کہتے کہ خاصہ پاکیزہ نصرانی ہوا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو کہو تم کہ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ
عٰبِدُوْنَ ○ رنگ خدا تعالیٰ کا قبول کیا ہے ہم نے جو دین حق اور درست ہے اور کونسا رنگ بہتر ہے خدا تعالیٰ کے رنگ سے جو سب سے بہتر دین ہے اور
پاک ہوتا ہے اُس دین میں آکر سب طرح کی ناپاکی سے اور ہم خدا تعالیٰ ہی کی بندگی کرتے ہیں اور قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا
وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ○ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو کہ کیا تم جھگڑتے ہو ہم سے خدا تعالیٰ کے دین میں اور وہ ہے پروردگار
ہمارا اور پروردگار تمہارا اور ہمکو ہے بدلہ ہمارے کاموں کا جیسا کہ ہم کریں اور تمہارے واسطے ہے بدلہ تمہارے کاموں کا جیسا کہ تم کرو اور ہم تو نرے
خدا تعالیٰ ہی کو مانتے ہیں اور اُسی پر یقین لائے ہیں اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ
نَصٰرٰى ۚ کیا تم کہتے ہو اپنے گمان سے کہ حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام اور انکی اولاد یہودی تھے یا نصرانی کہتے ہیں کہ
وہ سب نصرانی تھے قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۚ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۚ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا تم خوب جانتے ہو اُن پیغمبروں کا دین یا خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے جس نے اُس کو پیدا کیا کہ اُن کا دین کیا تھا.
اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے جو چھپاوے وہ گواہی جو اُس کے پاس تحقیق ہو چکی ہو خدائے تعالیٰ کیطرف سے اور

ف تایا باپ کے بڑے بھائی کو کہتے ہیں

خدا تعالیٰ نہیں ہے بے خبر اُن کاموں سے جو تم کرتے ہو۔ یہود اور نصاریٰ کو توریت اور انجیل سے تحقیق معلوم تھا جو نشانیاں ان کتابوں میں لکھی تھیں سب پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں پہچانیں یہ سب جان کر گواہی نہ دی کہ یہی آخری زمانے کا پیغمبر ہے بلکہ اس بات کو پھیر دیا تو یہی بڑے ظالم ہیں تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ع ۱۶ ۱۶ وہ پیغمبر جن کا ذکر ہوا وہ ایک قوم تھی جو گذر گئی انکے واسطے ہے بدلہ اُن کاموں کا جو اُنہوں نے کئے اور تمہارے واسطے ہے بدلہ اُن کاموں کا جو تم نے کئے اور کرتے ہو اور نہ پوچھے جاؤ گے تم یعنی تم سے نہ پوچھیں گے اُن کے کاموں سے جبتک حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکے میں تھے تو کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے پھر حضرت جب مدینے میں تشریف لائے تب حکم الٰہی سے بیت المقدس کیطرف نماز پڑھنے لگے تو یہودی اسبات سے خوش ہو کر کہنے لگے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمارے دین کو نہیں مانتا لیکن ہمارے قبلے کی طرف نماز تو پڑھتا ہے اور بعضے یہودی کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قبلے سے واقف نہ تھے۔ ہمیں دیکھکر بیت المقدس کیطرف نماز پڑھنے لگے ایسی باتوں سے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ملول تھے اور چاہتے تھے کہ حکم آوے کہ کعبہ کیطرف نماز پڑھو جبکہ حکم آیا تب یہودی اور منافق طعن کرنے لگے خدا تعالیٰ اُنکے حال سے خبر دیتا ہے

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ۭ

الجزء ۲

اب کہیں گے احمق بے وقوف لوگ کہ کس چیز نے پھیر دیا مسلمانوں کو اُنکے قبلہ سے جسکی طرف نماز پڑھا کرتے تھے یعنی یہ جو بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے اب نہیں کیا ہوا کہ اُدھر سے منہ پھیر کر کعبے کیطرف کیا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تو قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ کہہ خدائے تعالیٰ ہی کی ہیں طرفین مشرق اور مغرب کی راہ دکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف یعنی جسے چاہتا ہے اُسے فرماتا ہے کہ اسطرف چلو سب طرف اُسی کی ہے سب طرف کا وہی مالک ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ اور جیسا کہ تمہارا قبلہ بہتر مقرر کیا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا تھا ایسا ہی کیا تمکو ایک قوم معتدل یعنی راست اور درست تو ہو تم گواہ منکروں پر قیامت کیدن اور ہووے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تم پر گواہی دینے والا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰي عَقِبَيْهِ ۭ اور نہ کیا ہمنے مقرر وہ قبلہ جسکی طرف تو نماز پڑھتا ہے مگر اسواسطے کہ تو جانے کہ کون تابعداری پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کرتا ہے نماز پڑھنے میں اور کون پھر جاتا ہے اُلٹے پاؤں یعنی آزمائیں کہ کون تابعداری میں قائم رہتا ہے اور کون دین سے پھر جاتا ہے وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَي الَّذِيْنَ ھَدَى اللّٰهُ ۭ اور یہ قبلہ کا پھرنا البتہ بھاری ہے مگر اُن پر کہ جنکو راہ دکھائی خدا تعالیٰ نے یعنی بیت المقدس کیطرف سے پھر کر کعبے کیطرف نماز پڑھنا بڑی اور بھاری بات ہے پر مسلمانوں کو جو خدا تعالیٰ نے ہدایت دی ہے آسان ہے **فائدہ** یہودی اسمیں شبہ اٹھاتے تھے کہ اگر یہ قبلہ اصلی ہے تو اتنی مدت کی نماز جو بیت المقدس کیطرف پڑھی تھی ضائع ہوئی اور جو لوگ پہلے مر گئے وہ بے راہ ہوئے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور نہیں ہے خدا تعالیٰ کہ ضائع کرے یقین لانا تمہارا اے مسلمانو جو تم بیت المقدس کیطرف نماز پڑھتے تھے بیشک خدا تعالیٰ لوگوں پر البتہ مہربان ہے مہر کرنیوالا **فائدہ** یہودی جو کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمارے قبلہ کیطرف نماز پڑھتا ہے اس سبب سے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ملول تھے اور چاہتے تھے کہ کعبے کی طرف نماز پڑھنے کا حکم آوے سو آسمان کی طرف منہ کر کے راہ دیکھتے تھے کہ شاید فرشتہ حکم لاوے کہ کعبے کیطرف نماز پڑھو اتنے میں یہ آیت اُتری قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاۗءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىھَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ بیشک ہم دیکھتے ہیں پھرنا تیرے منہ کا جو پھرتا ہے آسمان کیطرف پھر البتہ پھیرا ہم نے اس طرف قبلہ تیرا جدھر کو تیری خواہش اور تمنا تھی اب پھیر منہ اپنا نماز کے وقت مسجد حرام کی طرف جو کعبہ ہے وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَكُمْ شَطْرَهٗ ۭ اور جس جگہ ہو تم مسافری میں دریا کی یا خشکی کی اے مسلمانو تو منہ پھیرو اپنا نماز کے وقت اُسکی طرف مکے میں جو کعبہ ہے اُسے مسجد حرام کہتے ہیں اسواسطے کہ بڑی حرمت کا ہے اور کئی باتیں منع ہیں جیسے آدمی کو مارنا جانور کو ستانا اور گری چیز کا اُٹھانا زمین سے منع ہے حضرت پیغمبر صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے نماز ظہر کی دو رکعت پڑھی تھی کہ یہ آیت اتری اور حکم ہوا کہ کعبے کیطرف منہ کر کے نماز پڑھو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی وقت نماز کے اندر کعبے کیطرف پھر گئے اور دو رکعتیں باقی کعبے کی طرف پڑھیں یاروں سمیت جو پیچھے ساتھ جماعت کے پڑھتے تھے اس کو مسجد ذو قبلتین کہتے ہیں یعنی دو قبلے والی وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور بیشک وہ لوگ جنکو کتاب دی ہے البتہ جانتے ہیں اس بات کو کہ پھرنا کعبے کیطرف درست ہے اُن کے پروردگار کی طرف سے یعنی یہودی جانتے تھے جو توریت میں پڑھا تھا۔ کہ آخری زمانے کا پیغمبر اول بیت المقدس کی طرف نماز ادا کرے گا۔ اور آخر کو کعبے کی طرف نماز پڑھے گا۔ یہ جانکر حسد سے انکار کرتے ہیں اور نہیں ہے خدا تعالیٰ بے خبر اُن کاموں سے جو یہودی کرتے ہیں یعنی انکار پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ اور اگر لاوے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود اور انصاریٰ کے واسطے سب نشانیاں اور معجزے اور دلیلیں اس بات پر کہ کعبے کیطرف نماز پڑھنا درست اور واجبی ہے نہ تابعداری کریں گے وہ تیرے قبلے کی اور تو نہ مانے گا اُن کے قبلہ کو اور نہیں مانتے بعض اُن میں سے بعضے کے قبلہ کو یعنی نہ یہودی نصرانیوں کے قبلے کو مانتے ہیں اور نہ نصرانی یہودیوں کے قبلے کو مانتے ہیں وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور اگر تو تابعداری کرے اُنکے جی کی خوشی کی یعنی اُن کے قبلے کی طرف نماز پڑھے تو بعد اسکے جو آیا تیرے پاس علم اور خبر کہ قبلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا برحق ہے پھر مقرر تو بے انصافوں سے ہووے اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جن کو کتاب دی ہم نے یعنی یہود اور نصاریٰ پہچانتے ہیں اس بات کو جیسا کہ پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو اور ایک قوم اُن میں سے چھپاتی ہے حق بات کو اور وہ آپ جانتے ہیں کہ ہم چھپاتے ہیں اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ حق اور درست ہے یہ بات تیرے پروردگار کی طرف سے پھر مت ہو اے مسلمانو شک لانے والوں میں سے کہ بیت المقدس سے کعبے کیطرف نماز کیوں پڑھنے لگے وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور ہر ایک قوم کا قبلہ ہے ایکطرف سو اس قوم نے اُسطرف منہ کیا ہے پھر تم اے مسلمانو آگے بڑھ جاؤ سب سے نیک کاموں میں جس جگہ اور جس قبلے کیطرف ہوگے اور رہوگے اے لوگو لاویگا تم سب کو خدا تعالیٰ اکٹھا کرکے جہاں ہوگے بیشک خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے اور سب کچھ کر سکتا ہے وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور جس مکان سے باہر نکلے مسافری کیواسطے سو پھیر منہ اپنے کو نماز کے وقت مسجد حرام کی طرف جو کعبہ ہے اور کعبے کی طرف نماز پڑھنا تحقیق اور درست ہے تیرے پروردگار کیطرف سے اور نہیں بے خبر خدا تعالیٰ اُن کاموں سے جو تم کرتے ہو وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۚ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۚ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ۙ اور جس جگہ سے باہر نکلے مسافری کے واسطے پھیر منہ اپنے کو نماز کے وقت طرف مسجد حرام کے جو کعبہ ہے اور جس مکان میں ہو تم رہنے والے اے مسلمانو تو پھیرو اپنے منہ کو کعبے کی طرف تو نہ رہے لوگوں کو تم پر جھگڑنے کی بات مگر وہ لوگ جو بے انصاف ہیں اُن میں سے اُن کو کہنے دو اور اُنکے کہنے سے مت ڈرو اور ڈرو مجھ سے اور میرا حکم بجالاؤ تو تمام کروں میں اپنی نعمت اور مہر تم پر شاید کہ تم راہ پاؤ دین کی سیدھی كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ جیسا کہ بھیجا ہم نے تم میں اے مسلمانو قریش کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری قوم کا تو پڑھے تمہارے آگے آیتیں ہماری قرآن کی اور پاک کرتا ہے تم کو شرک سے اور گناہوں سے بچاتا ہے اور سکھاتا ہے تم کو قرآن کا پڑھنا اور عقل کے کام جس سے حلال اور حرام کو پہچانو اور سکھاتا ہے تمکو وہ چیز جو نہ جانتے تھے تم بغیر بتائے اور سکھلائے یعنی نماز اور روزہ اور حلال اور حرام کا پہچاننا فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ پھر تم یاد کرو میری جو بندگی کرنا نہ بھولو تو یاد کروں میں تم کو بخشنے کے وقت اور احسان مانو میری نعمتوں کا اور ناشکری نہ کرو

وقف لازم

وقف منزل

لا ج -

وقف النبی علیہ السلام

معانقہ عند المتاخرین ۱۲

ع ۱۷

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مدد ڈھونڈو ساتھ صبر کے بندگی میں کوشش اور محنت کر جیسے اور نماز پڑھنے سے یعنی خدا تعالیٰ کی بندگی میں جو محنت ہوتی ہے اُسپر صبر کرنے سے مدد چاہو بے شک خدا تعالیٰ ساتھ صبر کرنے والوں کے ہے جو اُنہیں امان اور پناہ میں رکھتا ہے سب بلیات سے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○ اور مت کہو اسکو جو مارا گیا ہے خدا تعالیٰ کی راہ میں کافروں سے لڑکر جو اُس لڑائی میں دُنیا کی یا اپنی کچھ غرض نہ تھی۔ اُن کو کہ مرے ہیں یعنے اُن کو مُردہ نہ کہو کہ موئے نہیں بلکہ جیتے ہیں اس جہان میں پر تمکو خبر نہیں اور نہیں جانتے تم کہ اُنکی زندگی کسطرح کی ہے تمہاری سمجھ میں نہیں آتی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ اور البتہ ہم آزماتے ہیں تمکو ساتھ تھوڑی سی چیز کے سو وہ خوف ہے دین کے دشمنوں سے لڑنیکا اور بھوک ہے کال میں اور مفلسی کیوقت اور نقصان مال کا خُدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے یا لوٹ میں جانے کیوقت اور نقصان جانوں کا ہے جیسے لڑائی میں مارے جانا اور بڑھاپے میں سستی اور بیماری اور نقصان میووں کا آفت ارضی وسماوی سے یا بچوں کا مرجانا ہے جو وہ میوے ہیں دل کے باغ میں ایسی باتوں میں آزماتا ہے تو معلوم ہو کہ کون شخص ایسی مصیبتوں میں خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہے اور صبر کرتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ اور خوشخبری دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اُن صبر کرنیوالوں کو کہ اُن کو جب مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم خدائے تعالےٰ کے ہیں یعنے اُس کے بندے تابعدار ہیں اور ہم اُسی کیطرف پھر جانیوالے ہیں آخر اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○ وہی لوگ ہیں ایسے جو اُن پر مہر ہے اُن کے پروردگار کی طرف سے اور نعمت ہے اور وہی لوگ راہ پائے ہوئے ہیں کہ خدا تعالیٰ اُن سے خوش ہے۔

فائدہ صفا اور مروہ دو پہاڑ ہیں مکے کے شہر میں ہمیشہ سے دستور تھا کہ حج کرتے تو اُن پہاڑیوں کا بھی طواف مقرر کرتے اور پھرتے اُن دونوں کے بیچ لیکن کفر کے وقت بہت غلط نئی باتیں مقرر کی تھیں اور جاہل لوگوں نے اُن پہاڑوں پر بُت رکھے تھے جب مسلمان ہوئے لوگ تو سمجھے کہ شاید ان پہاڑوں کا طواف بھی رسم کفر کی ہے اسواسطے یہ آیت اتری کہ بت وہاں سے دور کردو اور اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ○ بیشک جو صفا اور مروہ دو پہاڑ ہیں مکے میں سو طواف اُن دونوں پہاڑوں کا یہ بھی نشانیوں سے خدا تعالیٰ کی ہے پھر جو کوئی حج کرے اللہ کے گھر کا یا زیارت کرے تو پھر کچھ گناہ نہیں وہ کہ طواف کرے اُن دو پہاڑوں کا اور اُنکے بیچ میں پھرے بلکہ ثواب ہے اور جو کوئی اپنی خوشی سے نیک کام کرے تو خدا تعالیٰ قدردان ہے سب کچھ جاننے والا بدلہ دیوے گا نیک کاموں کا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ○ بیشک وہ لوگ یعنی عالم یہودیوں کے حسد اور دشمنی سے چھپاتے ہیں اُس چیز کو جو ہم نے نیچے بھیجا ہے نشانیوں روشن سے اور راہ دکھانا توریت میں یعنی نشانیاں آخر زمانے کے پیغمبر کی سو وہ چھپاتے ہیں بعد اُسکے جو ہم نے بیان کیں وہ نشانیاں لوگوں کے واسطے کتاب توریت میں وہی لوگ جو چھپاتے ہیں صفت آخری زمانے کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُنکو اپنی رحمت سے نکالتا ہے خدا تعالیٰ اور لعنت کرتے ہیں اُن پر لعنت کرنے والے یعنے فرشتے اور سب لوگ اور اُنہیں لعنت کرتے ہیں اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰۗىِٕكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ گروہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور پھرے شرک سے اور ایمان لائے اور سنوارے کام اپنے اور بیان کی صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جیسے کہ توریت میں لکھی ہے پھر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اُن پر پھر آئیں رحمت کرنے کو یعنی اُن پر رحمت کی اور ہم ہیں توبہ قبول کرنے والے مہربان کہ جلد عذاب نہیں کرتے بندوں پر اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے وہی لوگ ہیں جو اُن پر لعنت ہے خدائے تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگونکی لعنت ہے اُنپر خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ○ ہمیشہ رہیں گے وہ اسی لعنت میں

یعنی خدا تعالیٰ کے غصے میں رہیں گے ہمیشہ جو وہ دوزخ ہے ہلکا نہ ہوگا۔ انپر سے عذاب دوزخ کا اور نہ ان کو ڈھیل دیجاوے گی عذاب میں وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اور خدا تعالیٰ تم سب کا ایک خدا ہے جو نہیں ہے کوئی لائق بندگی اور پوجنے کے مگر وہی ایک ہے بخشنے والے نہایت مہربان فائدہ مکے کے کافر کہتے تھے کہ ہم تین سو ساٹھ خدا رکھتے ہیں ان سے ایک شہر کا بندوبست خوب نہیں ہو سکتا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہتا ہے کہ میرا ایک خدائے تعالیٰ ہے جو سارے عالم کا کام بناتا ہے۔ سو کوئی دلیل لاوے اپنی بات پر تب ہم سچ جانیں سو خدا تعالیٰ نے اس آیت میں نشانیاں اپنی قدرت کی بیان کیں کہ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں کے جو کیسا بعد اونچا اور بڑا ایسے نہایت اور بے سہارے تھام رکھا ہے۔ اور زمین کے پیدا کرنے میں جو کیسی کشادہ اور مضبوط پانی پر پھیلائی ہے اور بدلنے میں رات اور دن کے جو آگے پیچھے اور گھٹتے بڑھتے اپنے اپنے موسم میں آتے ہیں اور اس کشتی کے چلنے میں جو دریا میں بہتی جاتی ہے ساتھ اس چیز کے جو فائدہ پہونچاوے لوگوں کو سوداگری سے یہ سب نشانیاں ہیں خدائے تعالیٰ کی قدرت کی وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اور اس میں نشانی ہے جو اتارا ہے خدائے تعالیٰ نے آسمان سے پانی مینھ کا پھر جلایا اس پانی سے زمین کو جو سب طرح کی سبزی پیدا ہوئی بعد مرنے اسکے جو خشک اور بے رونق ہو رہی تھی۔ اور بکھیر اور پھیلایا زمین میں ہر طرح کے جانوروں سے اور پھیرا اور بدلا ہواؤں کو جو کوئی ہوا مینھ لاتی ہے اور کوئی لے جاتی ہے۔ اور کبھی گرم اور کبھی سرد چلتی ہے اور پیدا کرنے میں بدلی کے جو تابعدار خدا تعالیٰ کے حکم کی ہے آسمان اور زمین کے بیچ میں البتہ یہ سب چیزیں نشانیاں ہیں خدائے تعالیٰ کی قدرت کی عقلمندوں کے واسطے جو سمجھتے ہیں وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ اور آدمیوں سے کوئی شخص ہے جو پکڑتا ہے سوا خدائے تعالیٰ کے شریک برابر کے یعنی وہ کہتا ہے کہ وہ خدائے تعالیٰ کے برابر یہ بھی ہیں اور محبت رکھتا ہے انکی جیسے محبت خدائے تعالیٰ کی یعنی برابر کا درجہ سمجھتا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں سو بڑی محبت رکھتے ہیں خدائے تعالیٰ کی اور کاش دیکھیں ظالم یعنی مشرک جسوقت کہ عذاب دیکھیں گے وہ کہ تمام قدرت اور قوت اور زبردستی خدائے تعالیٰ ہی کو ہے اور جانیں گے اسوقت کہ خدائے تعالیٰ بہت بڑا عذاب کرنیوالا ہے اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۝ اسوقت جبکہ بیزاری کرینگے وہ لوگ جو تابعداری کرتے تھے یعنی بت پرست بتوں سے بیزار ہوں گے اور بیزار ہوں گے بت بت پرستوں سے قیامت کیدن اور وہ سب دیکھیں گے عذاب کو اور کٹ جاویگا ان میں سے آپس کا علاقہ دوستی کا یعنی بتوں کے پوجنے والے اور بت آپس میں دشمن ہو جاوینگے عذاب دیکھکر وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ۭ اور کہیں گے وہ لوگ جو تابعداری کرتے تھے یعنی مشرک کہیں گے کہ کیا اچھا ہوتا جو ہمیں پھر جانا ہوتا دنیا میں تو پھر بیزاری کرتے ہم بتوں سے جیسے کہ بیزاری کی انہوں نے اب ہم سے كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۝ اسی طرح دکھاویگا خدائے تعالیٰ مشرکوں کو کام انکے افسوس دلانے والے ان کے یعنی مشرک اپنی سمجھ میں جو اچھے کام کرتے ہیں جیسے حج اور عمرہ ضیافت مسافر کی اور خیرات یہ سب نیک کام قیامت کو مقبول نہ ہوں گے تو افسوس کریں گے اور جو کچھ گناہ کئے ہوں گے ان سب کا بدلہ عذاب ملے گا اور نہ وہ سب باہر نکلیں گے آگ سے دوزخ کی یعنی ہمیشہ آگ میں رہینگے فائدہ مکے کے مشرکوں نے کئی باتیں شیطان کے بہکانے سے اور اپنے جی کی خوشی سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین میں مقرر کر رکھی تھیں اول تو یہ کہ خدا کے شریک ٹھہرا کر انہیں بھی پوجنے لگے اور ان کی نیاز کے طور پر جانور ذبح کرتے تھے اور کئی چیزیں حلال جانوروں میں حرام جانتے تھے اور بعضے جانور جو بتوں کی نیاز چڑھاتے انہیں حرام جانتے تھے اور سؤر کو حلال سمجھتے تھے۔ تب یہ آیت اتری کہ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ڮ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ اے آدمیو کھاؤ وہ چیزیں جو زمین میں پیدا ہوتی ہیں حلال پاکیزہ اور ستھری اور تابعداری مت کرو شیطان کے بہکانے

اور پھسلانے کی جو وہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال بتاتا ہے سو مقرر شیطان تمہارا دشمن ہے صریح جو تم سب کے باپ کو یعنی حضرت آدم کو بہشت سے نکلا بہکا کر اور پھسلا کر اِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ سو اس کے نہیں کہ شیطان حکم کرتا ہے تمکو یعنی سکھاتا ہے تم کو بُرے کام اور بے حیائی اور یہ سکھاتا ہے کہ کہو تم خدائے تعالیٰ پر بات جس کی تمہیں خبر نہیں یعنی جھوٹ اپنے جی سے جوڑ کر کہو کہ خدا نے یوں کہا ہے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ○ اور جب کہیں مشرکوں کو کہ تابعداری کرو تم اس چیز کی جو حکم اتارا ہے خدائے تعالیٰ نے حرام اور حلال چیزوں میں تو کہیں کہ ہم نہیں مانتے بلکہ تابعداری کریں گے ہم اُس کی جو پایا اس کام پر اپنے باپ دادا کو اور یہ نہیں سمجھتے کہ بھلا اگر انکے باپ دادا بیوقوف محض نہ سمجھتے ہوں کچھ اور نہ راہ سیدھی جانتے ہوں تب بھی اپنے باپ دادا کی راہ نہ چھوڑیں وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ○ اور مثال کافروں کی ایسی ہے جیسے مثال اُس شخص کی جو چلاوے اور پکارے ایک حیوان کو جو نہ سنے گا وہ مگر پکارنا اور آواز نری جو کچھ بات اور مدعا سمجھے کافر بھی اسی طرح یعنی اصل نہیں سمجھتے گویا کہ بہرے ہیں جو حق بات نہیں سنتے گونگے ہیں جو حق بات نہیں کہتے اندھے ہیں جو راہ سیدھی اسلام کی نہیں دیکھتے پھر کچھ وہ نہیں سمجھتے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو کھاؤ ستھری پاکیزہ چیزوں سے جو روزی دی ہم نے تم کو اور احسان مانو خدائے تعالیٰ ہی کا اگر ہو تم ساتھ اعتقاد دل کے اُسی کی بندگی کرنے والے اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ سو اس کے نہیں یعنے مقرر حرام کیا تم پر اے مسلمانو مُردار جانور جو آپ مر جائیں بغیر ذبح کئے اور لہو جو ذبح کرنے کے وقت بہتا ہے وہ بھی حرام ہے اور گوشت سؤر کا اور وہ جانور حرام ہے تم پر جو آواز اُٹھاویں یعنی کہیں اس کو ذبح کرنے کے وقت نام سوا خدائے تعالیٰ کے اور کسی کا پھر جو کوئی عاجز اور ناچار ہووے اور بے قرار اور بے اختیار ہو بھوک سے ایسا کہ مرنے لگے نہ حکم سے باہر گیا ہوا اور نہ زیادتی کرنے والا ہو پھر ایسے پر نہیں گناہ اگر کھاوے ناچاری سے اُن حرام چیزوں سے بے شک خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے جو بے اختیاری کے حال میں پروانگی دی حرام کھانے کی مہربان ہے جو ویسے کو معاف کیا یعنی اتنی چیزیں حرام ہیں پر وہ بھی جب بھوک سے مرنے لگے تو معاف ہیں. لیکن تب کہ بے حکمی نہ کرے. یعنی بے قراری کی حالت نہ پہنچی ہو اور کھانے لگے یا بہت پیٹ بھر کے کھاوے تو گناہ ہے اُتنا ہی کھاوے جس سے مرے نہیں اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ بے شک وہ لوگ جو چھپاتے ہیں اُس چیز کو جو اُتاری خدائے تعالیٰ نے کتاب جو اس میں حکم اور حلال اور حرام کا ہے یا صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُس میں لکھی ہے اور یہود چھپاتے ہیں اور خریدتے ہیں اُس چھپانے بے مول تھوڑا سا تو وہ قوم نری آگ کھاتی ہے اپنے پیٹوں میں اور بات نہ کرے گا خدا تعالیٰ اُن سے قیامت کے دن اور نہ اُن کو خدائے تعالیٰ پاک کریگا یعنی اُن کے گناہ دوزخ میں جلنے سے نہ چھڑاویں گے اور اُن پر عذاب ہوگا دکھ دینے والا جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ○ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ○ سو وہی لوگ ہیں جنہوں نے مول لی گمراہی یعنی کفر خریدا ایمان کے بدلے اور ہمیشہ کا عذاب ربع ع۲۱ خریدا بخشش اور مہر کے بدلے پھر کیا صبر کرتے ہیں وہ لوگ آگ پر یعنی اپنی خوشی سے آگ اختیار کرتے ہیں یہ اس سبب سے ہے جو خدائے تعالیٰ نے اُتاری کتاب سچی اور درست اور جنہوں نے اختلاف کیا یعنی اُس کے حکم بگاڑے وہ البتہ خلاف اور دشمنی میں ہیں دور دراز کی یعنی بڑی دشمنی میں پڑے ہیں جب یہ آیت یہود اور نصاریٰ نے سنی تو کہنے لگے کہ ہم روزہ نماز کے خلاف میں نہیں ہیں بلکہ ہم نماز پڑھتے ہیں جو یہ بہت بھلائی ہے تب یہ آیت اُتری کہ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ یہی بڑی نیکی نہیں ہے وہ کہ پھیرو اپنے منہ کو طرف مشرق کے جو سورج نکلتا ہے یا مغرب کی طرف

منہ پھیرو اپنے جہاں سورج ڈوبتا ہے اور لیکن بھلائی اور نیکی یہ ہے کہ جو کوئی ایمان لاوے خدائے تعالیٰ پر وحدہٗ لاشریک جان کر اور قیامت کے دن کو سچ جانے اور فرشتوں سے دشمنی نہ رکھے اور سب کتابوں کو اور پیغمبروں کو برحق جانے تب مومن خالص ہووے۔ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ اور دیوے مال خدا یتعالیٰ کی محبت پر سوا زکوٰۃ کے کنبے کے غریبوں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور راہ کے مسافروں کو جن کے پاس خرچ راہ کا نہ ہووے اور مانگنے والوں کو دیوے جو محتاج ہوں اور قیدیوں کو چھڑانے کو بندی سے مال دیوے اور قائم رکھے نماز کو یعنی ہمیشہ وقت پر پڑھا کرے اور دیا کرے مال زکوٰۃ کا مقرر کیا ہوا وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عٰھَدُوْا وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ اور پورا کرنے والے اپنے اقرار کو جب قول کریں کسی سے اور صبر کرنے والے یعنے ٹھہرنے والے بیچ وقت سختی فقر و فاقہ کے اور دکھ بیماری کے وقت اور وقت لڑائی کے کافروں سے جو ایسے لوگ ہیں وہی سچے ہیں دین میں یا قول و قرار میں وہی لوگ ہیں پرہیزگار بچنے والے سب برائیوں سے **فائدہ** حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے یہ دستور تھا کہ اشراف عمدہ قبیلہ کا غلام یا عورت ماری جائے تو ذلیل قوم سے غلام کے بدلے صاحب کو اور عورت کے بدلے مرد کو مار ڈالتے تھے جب اسلام ظاہر ہوا تب یہ حکم آیا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لکھا گیا تم پر یعنی حکم ہوا اور فرض ہوا تم پر بدلہ برابر کا مقتولوں میں کہ صاحب کے بدلے صاحب کو قتل کرو اور غلام کے بدلے غلام کو اور عورت کے بدلے عورت کو مار ڈالو فَمَنْ عُفِیَ لَہٗ مِنْ اَخِیْہِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَیْہِ بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَۃٌ پھر جو کوئی بخشا جائے اور معاف ہو کسی قتل کرنے والے کو اسکے بھائی کی طرف سے کچھ تھوڑا سا تو پھر چاہیئے قتل کرنیوالے کو تابعداری کرنی اچھی طرح سے اور خوشی سے اور ادا کرنا اور پہونچانا چاہیئے خون بہا طرف وارث مارے گئے کے ساتھ نیکی کے اور جلدی بغیر ڈھیل اور ...... حجت کے یہ معاف کرنا آسانی ہے تمہارے پروردگار کی طرف سے اور مہربانی ہے اور بخشش ہے فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ پھر جو کوئی زیادتی کرے حکم سے گذر جائے بعد فیصل ہونے کے یعنی وارث مقتول کا بخش کر اور خون بہا لیکر پھر قاتل کے مار ڈالنے کا ارادہ کرے یا قاتل خون بہا دے کر اور کسی وارث مقتول کے مار ڈالنے کا قصد کرے تو پھر واسطے اُس کے ہے عذاب دکھ دینے والا وَلَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یّٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ اور واسطے تمہارے اے مسلمانو بیچ قصاص کرنے کے زندگانی ہے اے عقلمندو یعنی جب مقتول کے بدلے مارنے والے کو مار ڈالوگے تو سب لوگ اپنے مارے جانے کے ڈر سے کسی کو ناحق نہ مار ڈالیں گے یہ قصاص اسواسطے مقرر کیا ہے کہ شاید تم پرہیز کرو اور ڈرو ناحق مار ڈالنے سے کُتِبَ عَلَیْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَیْرَا الْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ ○ لکھا گیا تم پر یعنی حکم ہوا اور فرض ہوا تم پر کہ جب حاضر ہو تم میں سے کسی کو موت یعنی جب کوئی مرنے لگے اگر وہ چھوڑے مال تو وصیت کرنا چاہیئے اسے واسطے ماں باپ کے اور کنبے والوں کے واسطے ساتھ انصاف کے یعنی سب کا حصہ مرنے کے وقت آپ کہہ مرے انصاف سے یہ حکم ماننا ضرور ہے پرہیزگاروں پر جو حق داروں کو اپنے مال سے نا امید نہ کریں اس آیت کا حکم موقوف ہوا اُس آیت سے جو سورۂ نساء میں آئی ہے۔ اُس میں سب کا حصہ خدا یتعالیٰ نے آپ فرمایا انصاف سے وصیت کرنا اچھا ہے پر فرض نہیں اور وہ سوا کنبے کے غیر کو تہائی مال سے زیادہ دینے کی وصیت نہ کرے فَمَنْۢ بَدَّلَہٗ بَعْدَ مَا سَمِعَہٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُہٗ عَلَی الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَہٗ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○ پھر جو کوئی بدلے یعنی بدل ڈالے وصیت کے حکم کو بعد اُس کے جو سن چکا ہے وصیت کرنے والے سے پھر اس بدلنے کا گناہ اُن ہی پر ہے۔ جنہوں نے بدلا مردہ اُسپر نہیں گناہ جو وصیت کر مرا بیشک خدا یتعالیٰ سنتا ہے باتیں سب کی جانتا ہے نیتیں سب کی یعنی مرنے والا کہہ مرا پر دینے والوں پر ہے گناہ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَیْنَھُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ ۲۲ ع ۲ پھر جس نے جانا اور ڈرا یعنی معلوم کیا وصیت کرنے والے سے طرفداری یا گناہ یعنی ایک شخص ناتے دار کو چھوڑ کر اور غیر شخص کو مال دلوانے لگا مرتے وقت

یا زیادہ تہائی مال سے دلواوے غیر شخص کو جو حقدار نہ ہو جو صلح کروائے حقداروں میں اور وصیت کرنے میں تو پھر کچھ گناہ نہیں اُس صلح کروانے والے پر یعنی اسطرح کی وصیت کے بدلنے میں گناہ نہیں بے شک خدا تعالیٰ بخشنے والا ہے وصیت کرنیوالے کو جو پھر سمجھ کر اپنے پہلے کئے سے پھرے مہربان ہے خدا تعالیٰ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لکھا گیا تمپر یعنی حکم ہوا اور فرض ہوا تم پر روزے رکھنا جیسے کہ فرض ہوا تھا اُن لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے اسواسطے کہ شاید تم پرہیز کرنے والے ہو گناہوں سے سو تم روزے رکھو کئی دن گنتی کے سو وہ مہینہ رمضان کا ہے فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو ایسا جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا مسافری میں ہو پھر گنتی دنوں کی چاہیئے جتنے دن روزے کھاوے اُتنے دن روزے رکھے سوا رمضان کے اور مہینے میں اور حکم ہے اوپر اُنکے جو طاقت رکھتے ہیں۔ چاہیں تو روزہ رکھیں اور چاہیں تو روزہ کا بدلہ دیویں ہر ایک روزے کٹنے کے بدلے ایک فقیر کا کھلانا پھر جو کوئی اپنی خوشی سے کرے نیکی جو زیادہ دیوے روزے کے بدلے سے یعنی ایک روزے کے بدلے دو چار فقیروں کو کھلا دے پھر وہ بہت اچھا ہے اُسی کے واسطے اور اگر روزے رکھو تو تمہیں اچھا ہے بدلہ دینے سے اگر ہو تم جانتے روزے کے ثواب اور بزرگی کو فائدہ پہلے یہ حکم تھا کہ بیمار اور مسافر روزے قضا کر کے پھر رکھیں اور جنکو طاقت ہے یعنی صاحب جمعیت ہوں وہ بھی چاہیں تو قضا کر کے پھر روزے رکھ لیں تو بالفعل ایک روزے کے بدلے ایک فقیر کو کھلا دیوے پر تو بھی روزہ ہی رکھنا بہتر ہے پھر اس حکم کے بعد اور ایک آیت اُتری جو اُسمیں حکم آیا کہ بیمار اور مسافر کے سوا کوئی روزہ قضا نہ کرے سو وہ روزے رکھنے کو شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ مہینہ رمضان کا ہے جو اُس مہینے میں اُترا ہے قرآن جو راہ دکھانے والا اسلام کی ہے لوگوں کے واسطے اور کھلی نشانیاں ہیں راہ پانے کی اور جدا کرتا ہے سچ اور جھوٹ کا یعنی کفر اور اسلام کو جدا جدا کرتا ہے قرآن شریف رمضان میں اُترا ہے تو چاہیئے کہ اس مہینے میں بہت قرآن کو پڑھے یا سُنے اسی واسطے تراویح کا پڑھنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مقرر کیا اور آپ کئی روز جماعت سے پڑھکر چھوڑ دی اس واسطے کہ فرض نہ ہو جاوے فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ پھر جو کوئی حاضر ہووے اور پاوے تم میں سے اے مسلمانو رمضان کے مہینے کو تو مقرر روزے رکھے وہ سارا مہینہ اور کوئی بیمار ہو یا مسافر ہو تو وہ نہ رکھے روزہ پھر روزے رکھے وہ گن کر سوا رمضان کے اور مہینے میں اتنے دنوں جتنے کھائے روزے اُسنے اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسافر اور بیمار کے سوا کسیکو رمضان کا روزہ کھانا اور پھر قضا رکھنا درست نہیں یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ چاہتا ہے خدا تعالیٰ تمپر اے مسلمانو آسانی اور نہیں چاہتا تمپر سختی اور مشکل اور چاہتا ہے خدا تعالیٰ کہ پوری کرو تم گنتی روزے رمضان کی اور بہت بزرگی اور بڑائی سے یاد کرو خدائے تعالیٰ کو یعنی تکبیر کہو عید کی صبح کو اُسپر کہ راہ دکھائی تم کو خدائے تعالیٰ نے اور شاید کہ تم شکر کرو اور احسان مانو خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کا فائدہ یعنی اصحاب نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ سے کیونکر دعا مانگیں نزدیک ہے جو آہستہ مانگیں اُس سے یا دور ہے جو پکار کر اُسے یاد کریں تب یہ آیت اُتری وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ پوچھتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے بندے مجکو یعنی میرا مکان پوچھتے ہیں تو پاس ہوں ہر بندے کے علم سے یعنی ہر ایک بندے کے احوال کی مجھے خبر ہے سب قبول کرتا ہوں میں یعنی سُنتا ہوں میں پکارنا پکارنے والے کا جو وقت کہ وہ پکارے مجکو چاہیئے کہ بندے میرے قبول کرنا مجھی سے چاہیں اور یقین لاویں مجھی پر شاید کہ راہ پر آویں فائدہ جب روزے فرض ہوئے تو مسلمان سارے مہینے رمضان کے شام کو ایک بار کھا کر پھر دوبارہ نہ کھاتے اور عورتوں سے نہ ملتے جیسے اگلی اُمت کا دستور تھا پر بعضے لوگوں سے یہ نہ ہو سکا تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر عرض کی تب یہ آیت اُتری اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ ۝ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ حلال کئے

ہیں مسلمانو تم کو رات کے روزے جب بے حجاب ہو کر اپنی عورتوں سے صحبت کرو جو عورتیں تمہاری پوشاک ہیں اور تم اُن کی پوشاک ہو یعنے جسطرح بدن سے کپڑے لگے اور ملے ہوئے ہوتے ہیں اُسی طرح عورتوں سے مرد آپس میں ملتے ہیں عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ ۚ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْھُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ جانا خدائے تعالیٰ نے وہ کہ تم چوری کرو گے اپنے جیوں میں سو پھیرا مہر سے خدائے تعالیٰ نے تم پر راہ کو اور بخشا تمہیں اے مسلمانو چوری تمہاری کو پھر ملو آپ اپنی عورتوں سے رمضان میں راتوں کو اور ڈھونڈو وہ جو لکھدیا ہے خدائے تعالیٰ نے تمہارے واسطے یعنی حاصل عورتوں کے ملنے سے اولاد چاہو وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ ۚ اور کھاؤ اور پیو ساری رات رمضان میں جبتک کہ ظاہر ہووے اور نظر آوے تم کو دھاری سفیدی کی آسمان میں سیاہ دھاری صبح کی روشنی کے نکلنے تک کھاؤ پیو یعنی جبتک صبح صادق کی اوّل روشنی نظر نہ آوے تب تک کھاؤ پیو پھر اُسوقت سے تمام کرو تم روزہ رات تک وَلَا تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَقْرَبُوْھَا ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ ۝ اور نہ صحبت کرو عورتوں سے جب کہ تم اعتکاف کرنے والے ہو مسجدوں میں یعنے اعتکاف کے حال میں عورتوں سے صحبت منع ہے یہ حکم جو ہووے سب حدیں ہیں خدائے تعالیٰ کی پھر نزدیک نہ جاؤ تم اِن چیزوں کے جو منع ہوئی ہے اسی طرح کی بیان کرتا ہے خدائے تعالیٰ آیتیں اپنی شاید مسلمان پرہیز کریں اور بچتے رہیں منع کی ہوئی چیزوں سے وَلَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِھَآ اِلَی الْحُکَّامِ لِتَاْکُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ع ۲۳ اور مت کھاؤ تم مال ایک دوسرے کا ناحق جیسے کہ چوری یا خیانت یا دغابازی یا رشوت یا زبردستی یا جوآ یا فریب سے مت کھاؤ مال لوگوں کا اور نہ پہونچاؤ ساتھ اُس مال کے یعنی حاکموں تک نہ پہونچاؤ قضایا مال کا جو اُن کے پردے میں کھاؤ تھوڑا سا لوگوں کے مال سے یا حاکموں کو رشوت کا مال نہ پہنچاؤ بمدد رفیق کر کے کسی کا مال نہ کھاؤ ناحق ساتھ ظلم کے یا جھوٹی قسم کے یا جھوٹی گواہی دے کر مال کھاؤ اور تم جانتے ہو کہ ناحق پر ہو تم

فائدہ لوگوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یہ احوال اول جو چاند باریک ہوتا ہے پھر ہر روز زیادہ ہوتے ہوتے گردہ ہوتا ہے. پھر گھٹتا جاتا ہے اس کا کیا سبب ہے حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ یَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ الْاَھِلَّۃِ ؕ قُلْ ھِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ پوچھتے ہیں لوگ تجھ سے اے محمد صلی اللہ وآلہ وسلم احوال نئے چاند کا جو پہلی تاریخ نکلا کرتا ہے تو کہہ یہ چاند کا نکلنا وقت ٹھیرے ہوئے ہیں واسطے لوگوں کے جو معاملہ کرتے ہیں وعدوں پر اور شمار ہے مہینوں کا عورت پیٹ والیوں کے واسطے اور دودھ پلانے کا بچوں کو وقت برس اور مہینوں پر مقرر ہے اور روزے اور حج مہینے پر اور سال پر ٹھہرا ہوا ہے جو چاند سے معلوم ہوتا ہے جو بارہ مہینے کا ایک برس مقرر کیا ہے ....

فائدہ اکثر عرب کے لوگوں میں دستور تھا کہ جب حج کی نیت کر کے گھر سے نکلتے تھے پھر جو کچھ کام گھر میں ضروری ہوتا تو دروازے سے نہ آتے چھت پر سے یا دیوار پر سے آتے اور اس بات کو نیکی جانتے سو خدائے تعالیٰ نے یہ رسم موقوف کی اس آیت کو بھیجکر کہ وَلَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُھُوْرِھَا وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی ۚ وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِھَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اور نیکی نہیں ہے وہ کہ آؤ تم گھروں میں اُن کی چھتوں پر سے اور لیکن نیکی یہ ہے کہ جو کوئی ڈرے خدائے تعالیٰ سے اور اُس کا حکم بجالائے اور آؤ گھروں میں دروازوں سے گھروں کے اور ڈرو خدائے تعالیٰ سے شاید کہ تم چھٹکارا پانے والے ہو اور اپنی مراد کو پہونچو وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ اور لڑو خدائے تعالیٰ کی راہ میں اُن لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی مت کرو یعنی لڑائی تم اپنے سے شروع نہ کرو جب وہ لڑنے لگیں تب تم بھی لڑو اور جو کوئی تم کو مارے اُسی کو تم بھی مارو زیادتی نہ کرو جو اُس کے بچوں کو اور عورتوں کو بھی مارو بے شک خدائے تعالیٰ دوست نہیں رکھتا ہے زیادتی کرنے والوں کو اس آیت کا حکم موقوف ہوا اگلی آیت سے

فائدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے مکے کا شہر امن کا تھا کوئی اپنے دشمن کو بھی پاتا تو کچھ نہ کہتا اور حج کے اول اور آخر کے مہینے یعنے ذی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم یہ تین مہینے اور چوتھا رجب کا بھی مہینہ وقت زیارت کا تھا یہ چاروں مہینے امان کے تھے جو سارے ملک میں عرب کی راہیں جاری تھیں اور لڑائی موقوف تھی سو ذی القعدہ کے مہینے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے یاروں سمیت مدینہ سے مکے کی زیارت کو

تشریف لائے تھے جب مکے کے نزدیک پہونچے اور مشرکوں کو خبر ہوئی سب نے جمع ہو کر آنے نہ دیا تھا اور لڑنے کو تیار ہوئے تھے پھر آخر کو صلح ہوئی کہ اس برس بغیر زیارت کے پھر جاویں اور دوسرے برس آکر زیارت کریں خاطر جمع سے جو سب مکے کے رہنے والے تین روز میں مکے کو خالی کریں، اور آپ مکے سے باہر جاویں یہ قصہ مفصل اِنَّا فَتَحْنَا میں لکھا ہے پھر دوسرے برس جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موافق وعدے کے ذیقعدہ کے مہینے میں قصد مکے کی زیارت کا کیا تو بعضے اصحاب کے خیال میں گذرا کہ شاید مکے کے قریش وعدہ خلافی کر کے لڑنے کو تیار ہوں تو پھر کیا کیجئے تب حکم الٰہی آیا کہ اگر وہ اس مہینے حرام میں لڑیں تو تم بھی لڑو وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ج اور قتل کرو اُن کو جو تم سے لڑتے تھے جہاں پاؤں اُنکو اور نکال دو اُن کو جس جگہ سے تمہیں نکالا ہے اُنہوں نے اور دین سے پھرنا اور پھرانا دین سے لوگوں کو بہت بُرا ہے اور بڑا گناہ ہے مار ڈالنے سے حرام مہینے میں وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ج فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ط كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور نہ لڑو کافروں سے نزدیک مسجد حرام کے یعنے مکے میں نہ لڑو جب تک کہ کافر آپ سے لڑیں تم سے اُس میں پھر اگر وہ لڑیں اول تو پھر تم شوق سے اُنہیں قتل کرو اور نہ ڈرو جو انہوں نے حرمت مکے کی آپ نہ رکھی ایسا ہی ہے بدلہ کافروں کا فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ پھر اگر وہ باز آویں شرک سے تو بیشک خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے مہربان وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ط فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور لڑو مشرکوں سے جبتک کہ باقی نہ رہے ہنگامہ شرک کا اور رہے بندگی کرنا اور حکم خدائے تعالیٰ ہی کا پھر اگر باز آویں مشرک لڑائی سے تو پھر نہیں ہے زیادتی مگر ظالموں پر ہے حکم قتل کا جو فتنہ سے باز نہ رہیں اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ط فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ مہینہ حرام کا یعنی ذیقعدہ اس برس کا جو عمرہ قضا کے واسطے جاتے ہو بدلہ ہے ساتھ اس مہینے حرام کے کہ اسی مہینے اگلے برس مکے میں تم کو جانے نہ دیا تھا یعنی اگر مکے کے قریش ابکی بار لڑیں تو تم لڑو اور ملاحظہ مہینے حرام کا نہ کرو اس واسطے کہ اُنہوں نے اس مہینے کی حرمت نہ کی تھی یہ اُس کا بدلہ ہے پھر جو کوئی زیادتی کرے تم پر پھر تم زیادتی کرو اُس پر جیسے کہ زیادتی کی اُس نے تم پر اور ڈرو خدائے تعالیٰ سے اور جانو وہ کہ خدائے تعالیٰ ساتھ ہے پرہیزگاروں کے وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ج وَاَحْسِنُوْا ج اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور خرچ کرو اور بانٹ دو اے دولتمندو مال اپنے سے خدائے تعالیٰ کی راہ میں اور مت ڈالو ہاتھوں اپنے کو طرف ہلاکت کے اور نیکی کرو بیشک خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہے نیکی کرنیوالوں کو وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ط فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ج وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ط اور پورا کرو حج اور عمرے کو یعنی مناسک حج کے اور جو ہیں اسکی اور فرض اور سنت جو اُن میں ہیں سب بجالاؤ واسطے خدائے تعالیٰ کے پھر اگر روکے جاؤ بسبب بیماری کے یا دشمن کے ڈر سے یا بسبب نہ ہونے خرچ راہ اور سواری کے تو پھر تم پر ہے جو کچھ کہ میسر ہو قربانی سے بھجوا دو منیٰ کے بیچ کہ وہاں قربانی کریں اور حجامت نہ کرو تم اپنے سروں کی جبتک پہونچ نہ چکے قربانی تمہاری اپنے مکان میں جو قربانی کی جگہ مقرر ہے جب قربانی وہاں ہو چکے تب سر کی حجامت کرو فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ج فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ج پھر جو کوئی کہ ہووے تم میں سے بیمار وقت احرام کے یا ہو اُسے دُکھ سر کا جیسے درد سر یا سر میں زخم ہو یا جوئیں بہت ہوں اُس کے سر کے بالوں میں تو پھر ناچار حجامت کرے اپنے سر کی پھر بدلہ دیوے جو تین روزے رکھے یا چھ محتاجوں کو کھلاوے یا قربانی کرے ایک دنبہ پھر جب خاطر جمع ہو تمہاری سب طرح سے پھر جو کوئی فائدہ لیوے عمرے سے اور حج کا یعنی عمرے اور حج کا احرام ساتھ باندھے اور دونوں ایک ہی بار ادا کرے پھر اُس پر ہے جو کچھ میسر ہو اُسے قربانی سے یعنی بکرا دنبہ یا شرکت میں اونٹ یا گائے قربانی کرے فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ط تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ط ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ پھر جو کوئی نہ پاوے قربانی یعنی قربانی کا مقدور نہ ہو تو پھر روزے رکھے تین حج کے دنوں میں اور سات روزے اور رکھے جب پھرے اپنے وطن کو یہ دس روزے پورے ہوئے

مع
عند المتقدمین

ع ۲۴
۸

یہ حکم اُسکو ہے جو نہ ہو کنبا اور گھر والے اُس کے نزدیک مکے کے رہنے والے یعنی جس کا گھر مکے میں ہو اُسپر یہ حکم نہیں اور ڈرو خدا تعالیٰ سے اُس کا حکم مانو اور جانو وہ کہ خدائے تعالیٰ کا سخت عذاب ہے اُسپر جو اس کا حکم نہ مانے **طریق** حج کا یوں ہے کہ اول احرام باندھے پھر عرفہ کے دن عرفات میں جا کر حاضر ہو پھر وہاں سے چلے تو رات مشعر الحرام میں رہے پھر عید کی صبح کو منا میں پہنچکر کنکر پھینکے اور حجامت سر کی کر کے احرام سے نکلے پھر مکے میں جا کر طواف کعبہ کا کرے پھر صفا و مروہ کے بیچ میں جا کر طواف رخصت کا کرے اور وطن کو جاوے اور **طریق** عمرے کا یوں ہے کہ اول احرام باندھے جس مہینے اور جس دن چاہے مختار ہے اور طواف کعبے کا کرے اور صفا و مروہ کے بیچ میں دوڑے پھر حجامت کر کے احرام سے نکلے اور حج اور عمرے میں قربانی ضروری نہیں مگر کسی سبب سے یہاں خدا تعالیٰ تین سبب فرماتا ہے ایک یہ کہ احرام باندھکر روکا گیا مرض سے یا دشمن کے ڈر سے تو کسی شخص کے ہاتھ قربانی بھیجوا دے جب مکہ میں قربانی ذبح ہو چکے تب احرام سے نکلے پھر حجامت کرے دوسرا سبب یہ کہ درد یا بیماری سر کے بالوں سے ناچار ہو کر احرام کے بیچ میں حجامت کرے تو اسکا بدلہ قربانی بھیجوا دے یا تین روزے رکھے یا چھ محتاجوں کو کھلا دے۔ تیسرا سبب یہ کہ حج اور عمرہ جدا جدا نہ کرے ایک ہی سفر میں دونوں ادا کرے تو قربانی ضرور ہے یا قربانی پیدا نہ ہو تو دس روزے رکھے تین روزے حج کے دنوں میں اور سات دن پیچھے رکھے اور قربانی کم سے کم ایک بکری ایک آدمی کو یا ایک گائے یا اونٹ سات آدمی کی شرکت میں درست ہے اور قربانی حج اور عمرہ اکٹھا کرنے میں مکے کے رہنے والوں پر نہیں ہے اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ مہینے حج کے معلوم اور مشہور ہیں جو شوال اور ذیقعد کے مہینے سے شروع ہے احرام باندھنا پھر جسنے مقرر کر لیا اپنے اوپر ان مہینوں میں حج کو تو پھر نہ چاہیے اسے بے حجاب ہونا اپنی عورتوں سے اور نہ کسی طرح کا کوئی گناہ کرے اور نہ جھگڑا کرے آپس میں حج کے دنوں میں اور جو کچھ کرتے ہو نیک کاموں سے سب جانتا ہے خدائے تعالیٰ اُس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے اور راہ خرچ اپنا لے لیا کرو اپنے ساتھ کہ یہ بہت اچھا ہے۔ راہ خرچ پرہیزگاری کرنا کہ کسی سے خرچ مانگنا اور اسے فکر میں ڈالنا بعضے لوگ اپنے گھر سے جان بوجھکر خرچ راہ اپنے ساتھ نہ لیتے تھے اور وہاں جا کر ہر ایک سے مانگتے سو خدا تعالیٰ نے منع فرمایا کہ لوگوں کو حیران کرنے سے خرچ راہ اپنے ساتھ لانا بہتر ہے اور فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ ڈرو مجھ سے اے عقلمندو **طریق** احرام کا یوں ہے احرام باندھنے کا وقت غرہ شوال سے ذی الحجہ کی چاند رات تک ہے اس سے پہلے نہ چاہیئے جو احرام باندھے اور احرام نیت ہے حج کی یا عمرہ کرنے کی یا دونوں کی اکٹھی پھر زبان سے لبیک ساری کہے پھر احرام میں داخل ہو تو پرہیز کرے مرد عورت کی باہم صحبت سے اور سب گناہ سے اور بدزبانی سے۔ فحش بولنے سے آپس میں جھگڑنے سے پرہیز کرے بدن کے بال نہ منڈاوے ناخن نہ کاٹے خوشبو نہ ملے شکار نہ مارے سر اور بدن اپنا ننگا رکھے۔ سوا ایک کپڑے بغیر سیے کے مرد سر ننگا رکھے اور عورت سر اور بدن اپنا ڈھانپے پر منہ کھلا رکھے لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّاۗلِّيْنَ ۝ کچھ گناہ نہیں تمپر اس بات میں کہ تلاش کرو حج کے سفر میں روزی کی اپنی فضل پروردگار کے سے یعنی حج کے سفر میں اگر سوداگری بھی کرو تو گناہ نہیں مباح ہے پھر جب پھرو طواف کرنے کو عرفات سے تو پھر یاد کرو خدائے تعالیٰ کو نزدیک مشعر الحرام کے مشعر الحرام ایک مکان کا نام ہے وہ مکان عرفات اور منا کے بیچ ہے اور یاد کرو خدائے تعالیٰ کو ان مکانوں میں جیسا کہ دکھائے تم کو اور سکھائے حج کے مناسک اور تھے تم اس سکھلانے سے پہلے ہر طرح سے بھولے ہوئے راہ اسلام کی ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پھر طواف کرنے چلو جس جگہ سے سب لوگ چلتے ہیں اور بخشوا لو اپنے تئیں خدائے تعالیٰ سے بیشک خدا تعالیٰ بخشنے والا ہے مہربان **فائدہ** یہ بھی کفر کی غلطی تھی کہ مکے کے رہنے والے عرفات تک نہ جاتے کہ عرفات حرم سے باہر ہے حرم کی حد پر ٹھہرے رہتے سو فرمایا کہ جہاں سے سب لوگ چلیں طواف تم بھی چلو اور اگلی تقصیر پر نادم ہو فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَاۗءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۭ پھر جب کر چکو تم مناسک اپنے حج کے یعنی حج کے کام جو مقرر ہیں اُس میں سب کر چکو تو پھر یاد کرو خدائے تعالیٰ کو جیسے کہ یاد کرتے ہو تم اپنے باپ دادا کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے دستور تھا کہ حج کر کے تین دن تک خوشی کرتے اور اپنے باپ دادا کی بڑائیاں کرتے سو خدا تعالیٰ نے اس بات کو منع کیا

اور فرمایا خدایتعالی کو یاد کرو جو بہت زیادہ بہتر ہے باپ دادا کی بڑائی سے خدایتعالی کو بزرگی سے یاد کرنا فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا
فِی الدُّنْیَا وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ○ پھر کوئی شخص ہے آدمیوں میں سے جو وہ کہتا ہے کہ اے پروردگار ہمارے دے ہم کو دنیا میں مال اور
عزت دنیا کی اور نہیں ہے اسکو اگلے جہان میں کچھ حصہ نعمت سے وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ ○ اور لوگوں سے کوئی شخص ہے جو کہتا ہے کہ اے پروردگار ہمارے دے ہمکو اس جہان میں نیکوئی یعنی توفیق بندگی کی دے دنیا میں اور
اُس جہان میں دے نیکی یعنی گناہ بخش دے آخرت میں اور پناہ دے ہمکو عذاب آگ سے اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ النصف
وہ لوگ جو دین اور دنیا کی نیکیاں مانگتے ہیں اُن لوگوں کے واسطے ہے حصہ پورا اُن چیزوں سے جو کام کیے ہیں اُنہوں نے دُنیا میں اور خدائے
تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے جو ایک دم میں حساب سب سے لیوے گا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ
فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰی ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ اور یاد کرو خدائے تعالیٰ کو بیچ
دنوں گنتی کے جو وہ تین دن ہیں عید قربانی کے بعد یعنی تکبیر کہو پھر جو کوئی جلدی کرے جانے کی دو دن میں یعنی تین دن نہ رہے تو پھر کچھ نہیں گناہ
اُس پر اور جو کوئی ڈھیل کرے جانے میں یعنی تین دن تک منا میں رہے تو بھی کچھ گناہ نہیں اسپر جو کوئی پرہیز کرے حج کر کے عمرے کے
تمام کرنے تک پرہیزگاری میں رہے اور ڈرو خدائے تعالیٰ سے ہر کام میں ہر وقت اور جانو وہ کہ مقرر تم سب کو خدائے تعالیٰ ہی کی طرف اُٹھ کے
قبروں سے جمع ہونا ہے حساب دینے کو اب مذکور حج کا تمام ہوا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَیُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰی مَا فِیْ
قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ اور لوگوں سے وہ ایک شخص ہے جو خوش آتی ہے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی بات دُنیا
کی زندگانی کے کاموں میں اور وہ گواہ کرتا ہے خدایتعالی کو اپنی بات پر یعنی ظاہر کرتا ہے قسم کھا کر کہ میں سچا ہوں اور وہ دراصل بڑا ہی لڑاکا
دشمن ہے سو وہ شخص ایک منافق تھا اُس کا نام اخنس تھا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور قسم خدائے تعالیٰ کی کھا کر اپنی محبت
اور ایمان ظاہر کیا اور جب پھر آیا مدینے سے تو ایک کھیت کو جاتے تھے راہ میں جلا دیا اور مسلمانوں کے کتنے جانوروں کی کونچیں کاٹ گیا
جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَیُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ اور جب پھرا
تیرے پاس سے تو پھرا ملک میں خرابی کرتا ہوا شہروں میں اور ویران کرے کھیتی کو اور مارے جانوروں کو اور خدائے تعالیٰ دوست نہیں رکھتا
خرابی کرنے والوں کو وَاِذَا قِیْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ اور جب کہیں اُس منافق کو ڈرو
خدایتعالی سے تو پکڑ لاوے اُس کو غرور کفر کا گناہ پر یعنی کہا نہ مانے اور ضد چڑھے اُسپر پھر کفایت کرے اُسے آگ دوزخ کی اور بہت بُری ہے
آگ دوزخ کی بچھونا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ○ اور لوگوں سے ایک شخص
وہ ہے جو بیچتا ہے اپنی جان کو جو ڈھونڈتا ہے خوشی خدائے تعالیٰ کی اور اپنی جان کو عزیز نہیں رکھتا اور خدائے تعالیٰ بہت مہربان ہے اپنے
بندوں پر جو اُس کی خوشی میں جان حاضر کرتے ہیں یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم داخل ہو اسلام میں پورے ایکبارگی جو اُس میں خلل باقی نہ رکھو کسیطرح کا اور تم تابعداری
نہ کرو شیطان کے قدموں کی یعنی اُس کے بہکانے پر نہ چلو جو بیشک شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے صریح فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَیِّنٰتُ
فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ○ پھر اگر تم کانپ جاؤ بعد اس کے جو آئے تمہارے پاس حکم شرعیت کے کھلے ہوئے صاف ہیں تو پھر جان رکھو اور
یقین سمجھو کہ خدائے تعالیٰ بڑا زبردست ہے مضبوط کام کرنے والا هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
وَقُضِیَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ○ کیا راہ دیکھتے ہیں یعنی انتظار نہیں کرتے یہ لوگ مگر ایسے کی راہ دیکھتے ہیں جو آوے خدایتعالی ع ۲۵
یعنی عذاب خدایتعالی کا بیچ سائبان بدلی کے اور فرشتے عذاب لیکر آویں جیسے اگلی اُمت پر آیا تھا عذاب اور فیصل کیا جاوے کام یعنی ہر ایک
کو سزا ملے اُس کے کاموں کے لائق اور خدائے تعالیٰ کی ہی طرف پھرتا ہے سب کاموں کا یعنی نیک اور بد کام سب کے اور حکم اُن کے سزا
اور بدلے کا خدا تعالیٰ ہی کی حضور سے ہوگا آخر کو سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ كَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍ ؕ وَمَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا

وقف لازم

جَآءَتۡهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ○ پوچھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسرائیل سے کہ کتنی دیں ہم نے بنی اسرائیل کی کتاب میں آیتیں کھلی ہوئی روشن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں پھر جو کوئی بدلے خدا تعالیٰ کی نعمت کو بعد اس کے جو آچکی ہو وہ نعمت اسے پھر بیشک خدا تعالیٰ بہت بڑا عذاب کرنے والا ہے آیتوں کے بدلنے والوں پر جو دنیا میں مارا جاوے اور لوٹا جاوے مسلمانوں کے ہاتھ سے یا جزیہ دلیوے اور رسوا ہووے اور قیامت کو دوزخ میں رہے گا ہمیشہ زُيِّنَ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا وَيَسۡخَرُوۡنَ مِنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا م اور خوب بنایا ہے کافروں کے واسطے جینا دنیا کا اور کافر اشراف دولتمند ہنستے ہیں مسلمان غریب محتاجوں پر جب دیکھتے ہیں محتاج اصحابوں کو جیسے حضرت بلال رضہ اور عمار ایسے لوگوں کو دیکھ کر ہنستے اور کہتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھو جو کہتا ہے ان گداؤں محتاجوں سے کام جہان کا بناتا ہوں اور عرب کے سرداروں کی شیخی اور بڑائی موقوف کرتا ہوں اگر کام اس کا سچ ہوتا تو سردار اور اشراف عرب کے اس کے رفیق ہوتے نہ کہ یہ آپ گدا محتاج سو حق تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا فَوۡقَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ○ اور وہ لوگ جو پرہیزگاری کرتے ہیں شرک سے اور گناہوں سے بچے رہتے ہیں وہ بلند اور اونچے ہونگے قیامت کے دن کافر دولتمندوں سے بھی اور خدا تعالیٰ روزی دیتا ہے جسکو چاہتا ہے بیشمار بخشتا ہے كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً قف فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيۡنَ وَمُنۡذِرِيۡنَ وَاَنۡزَلَ مَعَهُمُ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَ النَّاسِ فِيۡمَا اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ ؕ تھے لوگ سب قوم ایک دین مذہب پر یعنی حضرت آدم اور اولاد انکی اول سب ایک دین پر تھے بعد اسکے دین میں اختلاف کیا تب پھر اٹھائے یعنی پیدا کئے اور بھیجا خدا تعالیٰ نے خوشخبری دینے والے بندگی کرنیوالے کو ثواب سے اور ڈرانے والے گناہ کرنے والوں کو عذاب سے اور بھیجا ساتھ ان پیغمبروں کے کتاب کو جو حکم شریعت کا بیان کرے کہ اس طور سے بندگی کرو سو وہ کتابیں سچ اور درست ہیں بھیجی ہوئی کہ حکم کریں لوگوں میں وہ پیغمبر بیچ اس چیز کے جو وہ جھگڑتے ہیں وَمَا اخۡتَلَفَ فِيۡهِ اِلَّا الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡهُ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَيِّنٰتُ بَغۡيًاۢ بَيۡنَهُمۡ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَا اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ مِنَ الۡحَـقِّ بِاِذۡنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ○ اور جھگڑا نہیں ڈالا دین میں مگر کتاب والوں نے یعنی یہود اور نصاریٰ ہی نے جھگڑا ڈالا ہے بعد اس کے جو آئے انکے پاس معجزے اور آیتیں کھلی ہوئی سو جھگڑا ان کا کچھ بے سمجھی سے نہیں ہے بلکہ خوب سمجھتے ہیں پر ضد ہے ان میں جو اس ضد سے جھگڑتے ہیں پھر راہ دکھائی خدا تعالیٰ نے دین کی ان لوگوں کو جو ایمان لائے اس چیز میں جس میں وہ جھگڑتے تھے سو وہ سیدھی اور درست راہ دکھائی مومنوں کو خدا تعالیٰ نے اپنے حکم سے اور خدا تعالیٰ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے طرف سیدھی راہ دین اسلام کی **فائدہ** خدا تعالیٰ نے کتنے نبی اور کتابیں بھیجیں پر اسواسطے نہیں کہ ہر امت کو الگ راہ بتادی بلکہ سب پیغمبروں کی امت کو ایک ہی راہ فرمائی جب وہ امت اس راہ سے بہکی تو اور پیغمبر آیا اور جب اس کتاب سے بہکی تو اور کتاب بھیجی خدا تعالیٰ نے اسے ایک راہ کے قایم کرنے کو اس کی مثال ہے جیسے کہ تندرستی ایک ہے اور بیماریاں بیشمار جب ایک مرض پیدا ہوا ایک دوا اور پرہیز اسکے موافق فرمایا جب دوسرا مرض پیدا ہوا دوسری دوا اور پرہیز اس کے موافق فرمایا اب آخر کی کتاب میں ایسی راہ فرمائی ہے جو سب مرض سے بچاوے اور سبکے بدلے یہی کفایت ہوئی سو وہ آخر کی کتاب یہ قرآن شریف ہے اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَـنَّةَ وَلَمَّا يَاۡتِكُمۡ مَّثَلُ الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِكُمۡ ؕ مَسَّتۡهُمُ الۡبَاۡسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلۡزِلُوۡا حَتّٰى يَقُوۡلَ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ مَتٰى نَصۡرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ ○ کیا تم سمجھتے ہو اے مسلمانو وہ کہ داخل ہوگے بہشت میں اور نہیں آیا تمہارے پاس احوال ان لوگوں کا جو گذر گئے پہلے تم سے اگلے پیغمبر اور ان کی امت مومن پہنچی انپر سختیاں اور نامرادیاں اور مصیبتیں جو کانپ گئی نہایت محنت اٹھانے سے یہاں تک کہ کہا انکو پیغمبر نے اور مسلمان جو ایمان لائے تھے ان پیغمبروں کیساتھ یہ کہا عاجز ہو کر کہ کب آویگی مدد خدائے تعالیٰ کی پھر خدائے تعالیٰ نے اس پیغمبر کو اپنی رحمت سے خبر دی کہ جانو وہ مدد خدائے تعالیٰ کی نزدیک ہے خاطر جمع رکھو يَسۡـئَلُوۡنَكَ مَاذَا يُنۡفِقُوۡنَ ؕ قُلۡ مَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ فَلِلۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ ؕ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ○ پوچھتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا چیز مال سے بانٹیں لوگوں کو خرچ کریں سو تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے جواب میں کہ وہ جو بانٹتے ہو اور خرچ کرتے ہو تم مال سے فائدہ کے پھر واسطے مال باپ کے ضرور ہے خرچ کرنا اور نزدیکی کنبے داروں کو واسطے بانٹنا چاہیئے مال اور ان کے واسطے خرچ کیا چاہیئے جنکی چھوٹی عمر میں باپ مرگیا ہو اور محتاجوں کو دو اور راہ کے مسافروں کو دو جنکی راہ کا خرچ نہ ہو اور جو کچھ کرتے ہو تم نیک کاموں سے پھر خدائے تعالیٰ بیشک جانتا ہے ان کاموں کو سب کا ملک سے خبردار ہے سب کا بدلہ دیویگا كُتِبَ عَلَيۡکُمُ الۡقِتَالُ وَهُوَ كُرۡهٌ لَّـكُمۡ ۚ وَعَسٰۤى اَنۡ تَكۡرَهُوۡا شَيۡـئًا وَّهُوَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ ۚ وَعَسٰۤى اَنۡ تُحِبُّوۡا شَيۡـئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّـكُمۡ

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ لکھا گیا تمپر یعنی فرض ہوا اور حکم ہوا تمپر لڑائی دین کے دشمنوں سے اور وہ لڑائی بری لگتی ہے تمکو اور تمہارا جی نہیں چاہتا اسواسطے کہ اسمیں خرچ مال کا اور ڈر جان کا ہے اور شاید وہ کہ جسکو تمہارا جی نہ چاہے اور وہ دراصل بہتر ہے تمہارے حق میں جو دنیا میں لوٹ اور عزت غلبے کی ہے اور آخرت میں درجہ شہادت کا اور شاید وہ کہ جس چیز کو تمہارا دل چاہتا ہے اور وہ بری ہے تمہارے واسطے اور خدا تعالی جانتا ہے جسمیں بھلائی ہے تمہاری حق میں اور تم اسے نہیں جانتے يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ پوچھتے ہیں مسلمان تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مہینے حرام کے سے کہ اسمیں لڑائی لڑنی کیونکر ہے نقل حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک فوج بھیجی تھی کافروں پر انہوں نے کافروں کو مارا اور لوٹ لائے پر مسلمانوں نے جانا کہ وہ دن جمادی الاخری کا ہے اور وہ غرہ رجب کا تھا کافروں نے اسبات پر طعنہ دیکر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حرام مہینے کو بھی حلال کیا اور اپنے لوگوں کو رخصت دی کہ حرام مہینوں میں بھی لڑائی لڑیں اور لوٹیں اور مسلمانوں نے آنکر پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم سے شبہے میں یہ کام ہوئے اس کا کیا حکم ہے تب یہ آیت اتری کہ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ لڑنا حرام مہینوں میں بڑا گناہ ہے اور پھیر رکھنا لوگوں کو خدا تعالی کی راہ سے یعنی اسلام لانے کو منع کرنا اور آپ نہ ماننا دین اسلام اور روکنا مسجد حرام سے یعنی مکے کی زیارت سے منع کرنا اور نکال دینا مکے کے رہنے والوں کو اس سے بڑا گناہ ہے۔ نزدیک خدا تعالی کے حرام مہینے میں لڑنے کے گناہ سے اور شریک بنانا ساتھ خدا تعالی کے اور لوگوں کو مسلمان نہ ہونے دینا بہت بڑا گناہ ہے حرام مہینے کی لڑائی سے وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ اور ہمیشہ ایسے میں لگ رہے ہیں یہ مشرک جو لڑیں تم سے اے مسلمانو یہاں تک لڑیں جو پھیریں تمکو تمہارے دین اسلام سے اگر مقدور پائیں تو ہرگز کمی نہ کریں وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور جو کوئی پھرے تم میں سے اپنے دین اسلام اور پھر مر جاوے او کافر ہی ہو جاوے مرنے کے وقت تک پھر ایسے لوگ جو کافر ہی مریں تو ضائع اور اکارت جاویں نیک کام انکے دنیا میں سے اپنے دین اور آخرت میں اور وہ لوگ رہنے والے ہیں دوزخ کی آگ میں سو وہ اس آگ میں ہمیشہ رہیں گے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے خدا اور رسول اللہ پر اور سب حکم مانے اور لوگ جو نکلے اپنے وطن سے اور لڑے کافروں سے خدائے تعالی کی راہ میں جو اس لڑائی میں کچھ غرض اپنی نہ تھی وہ لوگ امیدوار ہیں خدا تعالی کی رحمت سے اور خدائے تعالی بخشنے والا مہربان ہے اپنے بندوں پر يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ پوچھتے ہیں مسلمان تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حکم شراب اور جوئے کا کہ شراب اسوقت حلال تھی خدائے تعالی نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو شراب کے حق میں اور جوے کے کھیلنے میں گناہ ہے بہت اور نفع بھی ہے لوگوں کو اور گناہ ان دونوں کاموں کا بہت بڑا ہے شراب کے پینے میں اور جوا کھیلنے میں یہ دونوں کام مت کرو وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ اور پوچھتے ہیں مسلمان تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ کیا خرچ کریں اللہ واسطے لوگوں کو اپنے مال سے تو کہ کہ جو کچھ کہ زیادہ ہو تمہیں اپنے گھر کے خرچ سے اور بچ رہے اسی طرح بیان کرتا ہے خدا تعالی تمہارے واسطے حکم کہ شاید تم دھیان اور فکر کرو دنیا اور آخرت کے کاموں میں جو دنیا کے کاموں کا آخر فنا ہے اور آخرت کے کاموں کا بدلہ ہمیشہ کی نعمت رہنے والی ہے وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اور پوچھتے ہیں مسلمان تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یتیموں کے احوال سے تو کہہ بنانا انکے کام کا بہتر ہے یعنی ان کے مال امانتداری اور انکی پرورش اچھی طرح ضرور کیا چاہیے اور ان کا خرچ ملا لو تم اپنے ساتھ وہ بھائی ہیں تمہارے دین میں اور خدا تعالی جانتا ہے خرابی کرنیوالوں کو جو یتیموں کا مال خراب کرتے ہیں کام بنانیوالوں سے پہچانتا ہے خدا تعالی یعنی جو کوئی انکا مال خراب کرتے ہیں اور جو کوئی احتیاط سے رکھتا ہے اور جتنا انہیں ضروری چاہیے ان کے خرچ میں لگاتا ہے سب خدا تعالی بڑا زبردست ہے مضبوط کام بنانیوالا نقل کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مرثد صحابی کو جو بڑے بہادر تھے مکے میں بھیجا اس واسطے کہ غریب مسلمانوں کو کافروں سے چھپا کر مدینے میں لے آئیں۔ اور مرثدؓ کو پہلے

مسلمان ہونے سے مکے میں ایک عورت سے دوستی تھی یہ مکے میں پہنچے تو اُس عورت نے چاہا کہ صحبت کرے مرثدؓ نے کہا کہ اب مسلمان ہوا ہیں زنا نہیں کرتا اُس عورت نے کہا اگر یوں نہیں تو نکاح کر لے مرثدؓ نے کہا کہ یہ بھی بغیر رخصت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہو سکتا مرثدؓ نے مدینے میں آنکر یہ احوال ظاہر کیا حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تک ایمان نہ لاوے مشرک سے نکاح درست نہیں **دیگر** اُن ہی دنوں عبداللہ رواحہ کے بیٹے اصحابی نے اپنی لونڈی کو سبب نافرمانی کے طمانچہ مارا وہ فریادی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے عبداللہ کو دلا سے پوچھا اُسنے کہا کہ وہ لونڈی نماز پڑھتی ہے اور روزے رکھتی ہے اور خدا تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک جانتی ہے اور رسول اللہ کو سچا سمجھتی ہے پر بعضے وقت بات نہیں مانتی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر وہ مسلمان ہے اُس سے نیکی کر عبداللہؓ نے اُسے آزاد کر کے اُسی سے نکاح کیا لوگ لگے طعنہ دینے کہ دیکھو عبداللہؓ نے لونڈی سے نکاح کیا اور وہ فلانی عورت مشرک دولتمند اور خوبصورت اشراف اُسے ہاتھ لگتی تھی تب آیت اُتری وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۚ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ اور نکاح مت کرو مشرک عورتوں سے جبتک ایمان نہ لاویں اور لونڈیاں مسلمان بہتر ہیں مشرک بی بی سے اگرچہ وہ شرک کرنیوالی بیبیاں پسند آویں تمکو سبب مال اور حسن اور شرافت کے وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۚ اور نکاح میں نہ دو مسلمان عورتوں کو مشرک مردوں کے جبتک ایمان نہ لاویں وہ مرد مشرک اور غلام مسلمان بہتر ہیں شرک کرنیوالے صاحبوں سے اگرچہ وہ شرک کرنیوالے پسند آویں تم کو سبب دولت اور صورت کے اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○ وہ لوگ مشرک مرد اور عورت بلاتے ہیں دوزخ کی آگ کی طرف اور خدا تعالیٰ بلاتا ہے بہشت اور بخشش کیطرف اپنے حکم سے اور بیان کرتا ہے اپنے حکم لوگوں کو کہ شاید نصیحت مانیں لوگ اور خبردار ہوویں **فائدہ** پہلے مسلمان اور کافر میں نسبت ناتا جاری تھا اور اس آیت سے ٹھیرا اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا انکا نکاح ٹوٹ گیا شرک یہ اللہ کی صفت کسی اور میں جانے مثلاً کسی کو سمجھے کہ اس کو یہ بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے کہ ہمارا بھلا یا برا کرنا اُس کے اختیار میں ہے اور یہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے مثلاً کسی چیز کو سجدہ کرے اور اُس سے حاجت مانگے اُس کو مختار جان کر باقی یہود اور نصاریٰ کی عورت سے نکاح درست ہے اُنکو مشرک نہیں فرمایا وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ○ اور پوچھتے ہیں مسلمان تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم حیض کا تو کہہ کہ وہ گندگی اور ناپاکی ہے پھر چھوڑ دو اور دور رکھو عورتوں کو حیض کے دنوں میں اپنی صحبت سے یعنی اُن سے حیض کے وقت صحبت نہ کرو جب تک وہ پاک ہوویں اور ستھرائی کر لیں تب پھر جاؤ اُن کے پاس اور صحبت کرو جہاں سے حکم دیا خدائے تعالیٰ نے یعنی جس راہ بچہ پیدا ہوتا ہے اُس راہ صحبت کرو بیشک خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور پسند کرتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک لوگوں کو اور ستھروں کو نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ عورتیں تمہاری کھیتی ہے پھر آؤ اپنی کھیتی کرنے میں یعنی وہ کام کرو جس سے اولاد پیدا ہوتی ہے جدھر سے اور جسطرح سے چاہو تم یعنی روبرو سے یا کروٹ سے یا پیٹھ کی طرف سے مختار ہو اور آگے کا دھیان رکھو یعنی اولاد کی نیت رکھو اور ڈرو خدائے تعالیٰ سے اور یقین جانو وہ کہ تم کو اُس کے پاس جانا ہے ایکدن روبرو ہونا ہے اور خوشخبری دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان لانیوالوں کو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے عورتوں کو کھیتی اور کھیتی اُسے کہتے ہیں جس جگہ بیج کو بوئے تو اُگے یعنی اس راہ سے صحبت کرو جہاں سے اولاد پیدا ہووے۔ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ اور مت کرو خدائے تعالیٰ کے نام کو ہتھکنڈا اپنی قسمیں کھانیکا یعنی نہ کرو خدائے تعالیٰ کے نام کو منع کرنیوالا اس بات کا کہ نیکی کرو لوگوں سے اور پرہیزگاری کرو درمیان لوگوں کے اور خدائے تعالیٰ سب کچھ سنتا ہے اور سب کا احوال جانتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کی قسم اچھے کام چھوڑنے پر کھائی جیسے ماں باپ سے نہ بولوں یا اس فقیر کو خیرات نہ دوں اور اگر ایسی قسم کھا جاوے تو توڑے اور کفارہ دے لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ○ نہیں پکڑتا تمکو خدا تعالیٰ بیہودہ اور نکمی قسموں تمہاری کے ولیکن پکڑتا ہے تمکو خدا تعالیٰ ساتھ اُس کام کے جو کرتے ہیں تمہارے دل اور خدا تعالیٰ بخشنے والا تحمل کرنے والا ہے بیہودہ قسم وہ ہے جو منہ سے نکل جاوے اور دل کو خبر نہ ہووے اُس قسم کا کفارہ نہیں ہے

اور اگر جان کر قسم کھاوے پھر توڑے تو اسکا کفارہ لازم ہے اور کفارہ کا بیان آگے آویگا۔ لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ
فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ واسطے ان لوگوں کے جو قسم کھاتے ہیں اپنی جوروؤں سے تو انکو دیکھنا چاہیئے چار مہینے پھر اگر مل جاویں تو پھر بیشک خدا تعالیٰ
بخشنے والا مہربان ہے کہ قسم کھا کر توڑے اور کفارہ قسم کا دیوے کہ معاف کرے خدا تعالیٰ یعنی کوئی اگر اپنی عورت سے قسم کھاوے کہ میں تجھ سے نہ ملونگا
پھر اگر چار مہینے کے اندر عورت سے ملے تو قسم کا کفارہ دیوے اور جو چار مہینے گذر جاویں تو طلاق ہو جاوے وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝
اور اگر قصد کریں طلاق دینے کا پھر خدا تعالیٰ سننے والا ہے قسم کھانے والے کی بات کو جاننے والا ہے قسم کھانیوالیکے قصد کو **فائدہ** یعنی جس نے قسم
کھائی کہ اپنی عورت کے پاس نہ جاوے سو چار مہینے میں جاوے اور قسم کی کفارت دے نہیں تو طلاق ٹھہرا وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ
وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط اور طلاق پائی ہوئی عورتیں راہ دیکھیں آپ ہی
حیض تلک اور ان عورتوں پر حلال اور روا نہیں جو چھپا رکھیں اسکو جیسے پیدا کیا ہے خدائے تعالیٰ نے انکے پیٹوں میں بچے اگر ہیں وہ عورتیں جو یقین سے
ایمان لائی ہیں خدا تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر یعنی وقت طلاق کے اگر پیٹ سے ہوئی عورت تو کہدے کہ میرے پیٹ میں بچہ ہے چھپاوے نہیں
وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ط وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ ط وَاللّٰهُ
عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ اور خاوند ان طلاق پائی ہوئی عورتوں کے بہتر اور لائق زیادہ ہیں واسطے پھیر لینے اپنی جوروؤں کے ان دنوں میں یعنے اگر طلاق دے ع ۲۸ ۱۲
تو پھر چاہیئے کہ مل جاویں چار مہینے کے اندر اگر چاہیں صلح کر لیویں اور عورتوں کا بھی حق ہے جیسا کہ حق ہے مردوں کا ان پر ساتھ اچھی گذران کے
اور موافقت کے اور مردوں کو عورتوں پر زیادتی ہے جو مہر اور ہر روز کا سب خرچ عورتوں کا ان کے ذمہ ہے اور طلاق دینا اور پھر ملا لینا عورتوں کو مردوں کے
اختیار میں ہے اور خدا تعالیٰ زبردست اور مضبوط کام کرنیوالا ہے اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ ط طلاق دو
بار تک ہے جسمیں رجعت ہو اسلام سے پہلے اگر دس بار طلاق دیتے تو پھر تب بھی رجعت تھی یعنی پھر لا جاتے تھے خاوند جوروؤں سے اور بعضے شخص
عورتوں کے ستانے کو طلاق دیتے اور جب عدت پہنچتی تو مل جاتے پھر کئی دن پیچھے پھر طلاق دیتے اسواسطے حکم آیا کہ طلاق جسمیں رجعت ہے دو ہی بار تلک ہے پھر
دو طلاق کے بعد روا ہے پھر لے لینا جورو کو اپنے پاس موافق دستور کے یا چھوڑ دینا ہے پہلی طرح سے پھر بعد عدت کے رجعت باقی نہیں رہتی اگر دونوں راضی ہوں تو
دوبارہ نکاح کر لیں اور اگر تیسری بار طلاق دیوے تو پھر نکاح بھی درست نہیں ہے جبتک اور خاوند اس سے نکاح کر کے صحبت نہ کر لیوے وَلَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ
تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْــًٔا اِلَّآ اَنْ یَّخَافَآ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ط اور حلال نہیں ہے تمکو اے مردو وہ کہ پھیر لو جو کچھ کہ تم دیا ہوا اپنی عورتوں کو یعنی عورت کو
اگر خاوند کچھ دیوے تو اس سے پھیر لینا منع ہے مگر تب کہ ڈریں دونوں خاوند اور عورت کہ قائم اور مضبوط نہ رکھ سکیں گے حکم خدا تعالیٰ کا فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ط
فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ط تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ج وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ پھر اگر ڈرو تم اے مسلمانو کہ
وہ مرد اور عورت قائم اور درست نہ رکھ سکیں گے حکم خدا تعالیٰ کے یعنی انکی گذران موافقت سے آپسمیں نہ ہوگی اور مرد عورت ایک دوسرے سے بیزار ہیں تو پھر گناہ نہیں ان
دونوں پر یہ کہ عورت کچھ اپنے بدلے دیکر اپنے تئیں اس مرد کے نکاح میں سے چھڑا لیوے اسے خلع کہتے ہیں یہ حکم طلاق کا اور رجعت اور خلع کا سب حدیں باندھی ہوئی خدا
تعالیٰ کی ہیں پھر اے مسلمانو حدوں سے آگے نہ بڑھو اور جو کوئی بڑھ جاویگا ان حدوں سے پھر وہی لوگ ظالم ہیں گنہگار فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰی
تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ ط فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَآ اَنْ یَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ط وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ یُبَیِّنُهَا لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝
پھر اگر طلاق دیوے تیسری بار اپنی عورت کو پھر وہ عورت کو حلال نہیں اس مرد کو بعد تین طلاق کے جبتک کہ وہ عورت نکاح میں آوے اور خاوند دوسرے کے اور وہ خاوند
دوسرا صحبت کر کے اپنی خوشی سے طلاق دیوے پھر کچھ گناہ نہیں اول کے خاوند پر نہ اس عورت پر جو پھر ملیں نیا نکاح کر کے بعد عدت دوسرے خاوند کے اگر جانیں
کہ دونوں یہ مرد و عورت قائم رکھیں گے حکم خدا تعالیٰ کے یعنی آپس میں حق ایک دوسرے کا ادا کریں گے اور یہ حدیں باندھی ہوئی ہیں خدا تعالیٰ کی جو بیان
کرتا ہے ان حدوں کو واسطے اس قوم کے جو جانتے ہیں کہ یہ حکم خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں **فائدہ** یعنی تیسری طلاق کے بعد پھر مل نہیں سکتی اگرچہ
دونوں راضی بھی ہوں تب بھی نکاح درست نہیں جب تک کہ عدت کے بعد اور کسی غیر مرد سے نکاح کر کے صحبت کے بعد وہ مرد اپنی خوشی سے طلاق دیوے
پھر عدت بیٹھکر عورت پہلے خاوند سے نکاح کرے تب درست ہے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ

وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ اور جب طلاق دی تم نے عورتوں کو اور پہنچیں اپنی عدت کی مدت کو تو پھر ملالو
اپنے ساتھ انکو موافق دستور کے موافقت سے چھوڑ دو انکو بھلی طرح رضامندی سے اور بند مت کرو عورتوں کو دکھ پہنچانے کے واسطے کہ زیادتی کرو ان پر
یعنی یہ نکرو کہ عورت کو طلاق دو پھر جب نزدیک عدت کے پہنچیں تو پھر ملالو اپنے ساتھ پھر کئی دن پیچھے پھر طلاق دو پھر اسی طرح ملو پھر طلاق دو ستانے کو
اور دکھ پہونچانے کو ملو تو اچھے سلوک سے رہو یا چھوڑ دو تو خوشی سے اچھی طرح چھوڑ دو جو وہ عورت مختار ہے اپنے نفس کی اور جو کوئی کرے گا اسطرح عورت
کے ستانے کو پھر اسنے مقرر ظلم کیا اپنے اوپر آپ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ؗ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ ۲۹ ع ۱۳ الثلثہ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ع اور مت ٹھیراو خدا تعالی کی آیتوں کو جو حکم آئے ہیں ہنسی اور مزاح نہ سمجھو انکو یعنی حکم بجالانے میں سستی اور
ڈھیل نہ کرو اے مسلمانو اور یاد کرو تم نعمتیں خدائے تعالی کی جو انعام کیں تمپر اور اسے یاد کرو جو اتارا ہے قرآن شریف تمپر اور حکم شریعت کی نصیحت کرتا ہے تمکو خدائے
تعالی الحکم قرآن کے اور ڈرو خدا تعالی سے حکم نہ ماننے میں اور جانو وہ کہ خدائے تعالی سب چیز کی خبر رکھتا ہے کچھ بات اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے وَاِذَا
طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ اور جب طلاق دی تم نے اپنی عورتوں کو
پھر منع نہ کرو ان طلاق دی ہوئی عورتوں کو جو نکاح کرلیں پھر اپنے انہی خاوندوں سے جبکہ راضی ہوویں وہ دونوں آپس میں موافق دستور کے یہ حکم ہے عورت کے
وارثوں کو کہ اگر خاوند ایک بار یا دو بار طلاق دیکر عدت کے اندر رجوع کرے یعنی چاہے کہ اپنی عورت سے ملے تو عورت کو منع نکرو یا عدت تمام ہوجاوے اور دونوں
عورت مرد راضی ہوں نکاح کرنے کو تو چاہیئے کہ وارث منع نہ کریں اور نیا نکاح کردو اس اگلے خاوند سے ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ
ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ یہ حکم نصیحت دیئے جاتے ہیں اس شخص کو جو ہے تم میں کہ ایمان لایا ہے خدائے تعالی پر
اور قیامت کے دن پر اس نصیحت میں تمکو ستھرائی ہے اور بہت پاکیزگی ہے تمہارے حق میں جو رجعت کرنے میں دوسرا خاوند نہ دیکھے اور نکاح کرنے میں اندیشہ
حرام کا عورت نہ کرے اور خدا تعالی جانتا ہے کہ جیسی مرد کو عورت کی خواہش ہے اس سے زیادہ عورت کو مرد کی خواہش ہے اور تم نہیں جانتے انکے دلوں
کی بات کو اور خیال کرو وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ؕ اور بچے والی عورتیں دودھ پلاویں اپنے بچوں کو دو برس پورے جو کوئی کہ چاہے پورا کرے دودھ پلانا بچے کو اور بچے کے باپ پر ہے یا باپ کے
گننے پر ہے روٹی اور کپڑا ان عورتوں دودھ پلانیوالیوں کا ساتھ خوشی اور انصاف کے موافق دستور کے اگر مرد نے عورت کو طلاق دی اور بچہ دودھ پیتا ہے
یا طلاق کے بعد کئی دن پیچھے پیدا ہوا تو دودھ پلاوے دو برس تک وہی ماں جننے والی اپنے بچے کو اور اس عورت کا خرچ کھانے پینے کا اس بچے کا
باپ دیوے اور اگر باپ مرگیا تو اس کے وارث اور کنبا بچے کے باپ کا دیوے اچھی طرح موافق دستور کے لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ
بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ تکلیف نہیں دیا جاتا ہے کوئی شخص مگر اتنی ہی جتنی اسے طاقت ہے اور گنجائش رکھتا ہے
نہ دکھ پہنچاوے ماں اپنے بچے دودھ پیتے کو اور نہ باپ دکھ پہنچاوے اس بچے کو اور وارثوں پر بھی یہی لازم ہے کہ دکھ نہ پہنچاویں کسی پر **فائدہ** یعنی
بچے کی ماں نہ کہے کہ میں دودھ نہیں پلاتی، اور بچے کو اس کے باپ کے سپرد کرے تو دونوں کو دکھ ہو یا باپ بچے کا اس کی ماں سے زور
سے بچہ لیوے تو ماں کو اور بچے کو دکھ پہنچے یا بچے کی ماں دودھ پلاوے تو اس کے روٹی کپڑے کی خبر اچھی طرح نہ لیوے اور اگر باپ بچے کا
مرگیا ہو تو اس کے وارثوں پر بھی یہی لازم ہے کہ دکھ نہ پہونچاویں فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ پھر اگر چاہیں
ماں باپ اس بچے کے دودھ چھٹالیویں دو برس کے اندر ہی آپس میں راضی ہوکر دونوں اور مشورت کرکے پھر نہیں گناہ ان دونوں پر بسبب رضامندی
دونوں کے وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اور اگر چاہو تم اے مردو کہ دودھ پلواو اپنے بچوں کو اور کسی دودھ پلانی والی سے سوا اس کی ماں کے تو بھی پھر کچھ
گناہ نہیں تمپر کہ دے چکو تم اس بچے کی ماں کو جو وہ دینے کا ارادہ کر رکھا ہے تم نے خوشی سے موافق دستور کے اور ڈرو خدائے تعالی سے
اور یقین جانو کہ سب دیکھتا ہے خدا تعالی جو کچھ کہ تم کرتے ہو یعنی اگر چاہے باپ کی دائی سے بچہ پلوالے اور اس کی ماں کو دو برس تک بند رکھے تو یہ بھی روا
ہے پر اسکے بدلے کچھ بچے کی ماں کا حق نہ کاٹ رکھے وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ

أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ○ اور وہ لوگ جو مر جاویں تم میں سے اور چھوڑ جاویں جوروؤں کو تو چاہیئے کہ وہ رانڈیں راہ دیکھیں اپنے آپ چار مہینے اور دس دن تک جو شائد کہ پیٹ میں رانڈوں کے بچہ ہو پھر جب پہونچ چکیں وہ رانڈیں اپنی عدت کو تب پھر کچھ گناہ نہیں تم پر اے وارثو اس بات میں جو کریں وہ رانڈیں اپنے وہ خاوند کریں انکا جی چاہے تو اچھی طرح موافق دستور کے خدائے تعالیٰ وہ جو کچھ تم کرتے ہو سب کاموں سے تمہارے خبردار ہے کچھ اس سے چھپا ہوا نہیں ہے وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا ۚ اور کچھ گناہ نہیں تم پر اسمیں کہ جو اشارے سے خبر کردو پیغام نکاح کا ان عورتوں کو جنکو طلاق دی ہے اُنکے خاوندوں نے یا چھپا رکھو اپنے جی میں اس نیت کو خدا تعالیٰ جانتا ہے وہ کہ تم البتہ مذکور کروگے اُن عورتوں کا لیکن وعدہ مت کر رکھو اُن سے چھپا ہوا مگر یہ کہ کہو اُن سے اچھی طرح موافق دستور کے یعنی اگر کوئی شخص اپنی عورت کو طلاق دے اور ابھی عدت اُسکی تمام نہ ہوئی ہووے اور کوئی اور شخص چاہے کہ اس سے نکاح کرے تو اشارے سے سُنا دیوے اُس عورت کو تجھے ہر کوئی عزیز رکھے گا۔ یا یوں کہے کہ میرا بھی جی چاہتا ہے کہ نکاح کروں یا اپنے جی میں رکھے کہ جب عدت سے نکلے تو میں اس سے نکاح کروں تو کچھ گناہ نہیں پر صاف نہ کہے وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ○ اور نہ ارادہ کرو نکاح کا طلاق پائی ہوئی عورتوں سے جبتک وہ عدت سے نہ نکل چکیں اور جانو کہ خدائے تعالےٰ جانتا ہے جو کچھ کہ تمہارے دلوں میں ہے پھر ڈرو خدائے تعالیٰ سے اور وہ جانو کہ خدا تعالیٰ بخشنے والا ہے ڈرنے والوں کو تحمل کرنے والا ہے جو جلد عذاب نہیں کرتا گناہگاروں کو لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ○ نہیں گناہ تم پر اگر طلاق دو تم عورتوں کو اُس وقت جو ابھی ہاتھ بھی نہ لگایا ہو اُنکو یا اس سے پہلے طلاق دو جو مقرر کیا ہو کچھ مہر اُنکا اور کچھ خرچ دو اُنکو جو مقدور والے پر اُسکے موافق ہے اور غریب تنگی والے پر لازم ہے اُسکے لائق یعنی ہر ایک اپنے موافق مقدور کے دیوے خوشی سے اچھی طرح یہ لازم اور ضرور ہے نیک کام کرنے والوں پر **فائدہ** اگر نکاح کیوقت مہر کا مذکور نہ آیا ہو تب بھی نکاح درست ہے پھر اگر نکاح کر کے عورت کو ہاتھ نہ لگایا ہو اور طلاق دیوے تو مہر کچھ دینا لازم نہیں لیکن کچھ دیا چاہیئے البتہ اتنا کہ ایک جوڑا ہی پہننے کو دیوے اپنے مقدور کے موافق یا ایکسا ہی کپڑا جیسے دوپٹہ ہی دیوے وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○ اور اگر طلاق دو اپنی نکاحیوں کو پہلے ہاتھ لگانے سے اور مقرر ٹھہر چکا ہو اُن کا مہر پھر لازم ہوا تم پر اے طلاق دینے والو آدھا مہر اُس مقرر کئے ہوئے کا مگر وہ آدھا مہر بھی بخشدیں عورتیں اپنا مہر مرد کو یا مرد بخشدے سارا ہی مہر عورت کو جس کے اختیار میں ہے نکاح اور طلاق اور اگر تم اے مردو چھوڑدو سارا مہر یعنی سب مہر جو مقرر کیا ہے دو عورتوں کو نزدیک ہے اور پرہیزگاری سے اور نہ بھلا دو بزرگی آپس میں کی بیشک خدا تعالیٰ جو کام کہ تم کرتے ہو دیکھتا ہے سب **فائدہ** اگر نکاح کے وقت مہر مقرر ہو چکا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے تو آدھا مہر دینا لازم ہے پر اگر عورت وہ آدھا مہر بھی بخشدے اور نہ لیوے یا مرد سارا ہی مہر دیوے تو بہتر ہے جو خدائے تعالیٰ بڑائی دے مرد کو اور مختار کیا نکاح اور طلاق کا اپنی بڑائی رکھے تو پورا ہی مہر دیوے اس مسئلہ کی چار قسم ہو سکتی ہیں یہاں دو طرح کا بیان ہے ایک یہ کہ مہر نہ ٹھہرایا تھا۔ اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی اور دوسرے یہ کہ مہر ٹھہر چکا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی اور دو باقی رہیں ایک یہ کہ مہر ٹھہر چکا تھا اور ہاتھ لگا کر طلاق دی اسمیں پورا مہر دیا چاہیئے یہ سورۂ نساء میں مذکور ہے اور دوسرے یہ کہ مہر نہ ٹھہرا تھا اور ہاتھ لگا کر طلاق دی اسمیں مہر مثل پورا دیوے مہر مثل وہ کہ جو اس کی قوم میں رواج ہو مہر کا اور ہاتھ لگانے سے اشارہ ہے خلوت میں صحبت سے حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ○ خبردار ہو نمازوں پر یعنی وقت پر حضور دل سے پڑھا کرو اور بیچ کی نماز پر خبردار ہو اور کھڑے رہو خدا تعالیٰ کے آگے ادب سے حکم بردار ہو کر **فائدہ** بیچ کی نماز مشہور عصر کی ہے جو دن اور رات کی نمازوں کے بیچ میں ہے اسکا تقید زیادہ فرمایا ہے اور طلاق کے حکموں میں نماز کا فرمایا جو دنیا کے معاملے میں غرق ہو کر بندگی کرنا نہ بھولو اسواسطے عصر کی نماز کا تقید ہے جو اس وقت دنیا کا شغل زیادہ ہوتا ہے اور وہ فرمایا کہ کھڑے رہو نماز میں ادب سے یعنی ایسی حرکت نماز میں نہ کرو کہ جس میں معلوم ہو کہ نماز نہیں پڑھتے ان باتوں سے نماز

ٹوٹتی ہے جیسے کھانا پینا کسی سے بات کرنا ہنسنا کسی کیطرف منہ پھیر کر دیکھنا فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ج فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ
مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○ پھر اگر ڈرو تم لڑائی کے وقت دشمن سے یا جنگل میں کسی حیوان موذی سے تو پیادے پڑھ لو نماز چلتے ہی چلتے اگر کھڑے
نہ رہ سکو تو یا سوار ہی پڑھو نماز لڑائی میں اشارت سے جسطرح پڑھ سکو منہ قبلے کی طرف ہو اور اگر ناچاری کو منہ قبلے کی کیطرف نہ ہو تب بھی نماز درست ہے
پھر جب بےڈر ہو تم اور امن کا وقت ہووے تب یاد کرو خدا یتعالیٰ کو یعنی شکر بجالاؤ خدا یتعالیٰ کا جسطرح کہ سکھایا تم کو آداب اور شرطیں شکر کی وہ جو تم نہ جانتے
تھے اُسکو وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا
فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ اور وہ لوگ جو مر جاویں تم میں سے اور چھوڑیں اپنی عورتیں تو وصیّت کر دیں اپنی عورتوں کے
واسطے خرچ دینا روٹی کپڑے کا ایک برس تک کا بغیر نکالے گھر سے پھر اگر وہ عورت آپ سے نکل جاوے گھر میں سے تو پھر کچھ گناہ نہیں تم پر اے وارثو اُسکے
خاوند مرے ہوئے کی اُس کام میں جو کچھ کریں وہ رانڈیں اپنے حق میں موافق دستور شرع کے یعنی چاہیں خاوند کر لیں یا اچھی پوشاک اور زیور پہنیں تو مختار ہیں
اور خدا یتعالیٰ بڑا زبردست ہے مضبوط کام کرنیوالا **فائدہ** یہ حکم اول تھا جب سے حصہ عورتوں کا مقرر ہوا اور عدت چار مہینے دس دن کی ٹھہری تب سے حکم
اس آیت کا موقوف ہوا ۔ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ ۢبِالْمَعْرُوْفِ ط حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ○ اور واسطے طلاق دی ہوئی عورتوں کے یعنی جن عورتوں کو طلاق دی اور اُن کا
مہر مقرر نہ تھا اُنکے واسطے جوڑا ہے مقرر دینا یعنی کچھ خرچ دیا چاہیئے اچھی طرح خوشی سے موافق دستور کے لازم ہے پرہیزگاروں پر جوڑا دینا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ
اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ع اسی طرح بیان کرتا ہے خدا یتعالیٰ تمہارے واسطے آیتیں اپنی قرآن کی شاید کہ عقل اور فکر کرو اُن آیتوں کے معانی میں **فائدہ** ۳۱ ع ۱۵
یہاں حکم نکاح اور طلاق کا تمام ہو چکا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ص فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا قف ثُمَّ
اَحْيَاهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ○ کیا نہ دیکھا تو نے اے دیکھنے والے اور تعجب سے نگاہ نہ کی طرف اُن لوگوں
کے جو نکلے تھے اپنے گھروں سے اور اپنے شہر سے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے نکل بھاگے تھے پھر کہا اُن کو خدا یتعالیٰ نے کہ مر جاؤ جب وہ مر گئے پھر
بعد مدت کے دوبارہ جلایا اُنکو خدا یتعالیٰ نے بے شک خدا یتعالیٰ صاحب ہے بزرگی کا اور مہربانی کا لوگوں پر لیکن بہت لوگ شکر اُس کی نعمتوں اور
مہربانیوں کا نہیں کرتے **فائدہ** ایک مدت ایک شہر میں وبا پڑی تھی اس شہر کے سارے رہنے والے کئی ہزار آدمی وہاں سے بھاگے موت کے ڈر سے
ایک جنگل میں اُترے خدائے تعالیٰ نے فرشتے کو حکم کیا اُس نے آنکر کہا کہ تم سب مر جاؤ وہ چالیس ہزار یا ستر ہزار آدمی سب مر گئے اس جنگل کے پاس گاؤں
تھے وہاں کے لوگ آئے جو اُنہیں زمین میں دفن کریں نہ کر سکے بہتات سے آخر کو گرد اُن کے دیوار کھینچ دی پھر بہت برسوں کے بعد وہ دیوار بھی گر گئی
اور ان سے سوا ہڈیوں کے کچھ باقی نہ رہا جب حضرت خرقیل نبی جو تیسرے خلیفہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تھے اور اُن کا گذر اُس جنگل میں ہوا اور
اُن کی ہڈیاں دیکھیں حضرت خرقیل نے دعا مانگی کہ پروردگار انکو جو غضب سے تو نے مارا اب اپنی رحمت سے انکو جلا دے خدائے تعالیٰ نے حضرت خرقیل
نبی کی دعا قبول کی اُنہیں پھر جلایا جو توبہ کریں یہ احوال یہاں اسواسطے مذکور فرمایا کہ کافروں سے لڑنے میں جی نہ چھپاویں اور جانیں لوگ کہ موت
سے کسیطرح چھٹکارا نہیں ہے وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ اور لڑو کافروں سے خدائے تعالیٰ کی راہ میں واسطے دین کے اور
جانو وہ کہ خدا یتعالیٰ سنتا ہے بہانہ کرنیوالوں کی باتیں جو لڑائی سے جی چھپاتے ہیں جانتا ہے اُنکے دلوں کے منصوبوں کو مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ط وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ص وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ کون شخص ہے ایسا جو قرض دیوے خدا یتعالیٰ کو قرض اچھا جو اُس میں
جلدی نہ کرے اور احسان نہ رکھے پھر خدا یتعالیٰ دُگنا کر دے اُسکے واسطے درجے یعنی برابر کئی دیوے بہت اور خدا تعالیٰ ہی تنگی کر دیتا ہے اور کشایش
کر دیتا ہے سب اُسی کے اختیار میں ہے اور خدا یتعالیٰ کیطرف اُلٹے پھر جاؤ گے ۔ قرض حسنہ اُسے کہتے ہیں جو قرض دیکر پھر مانگے نہیں جبتک وہ
آپ سے نہ دیوے اور احسان نہ رکھے قرض دیکر اور خدمت نہ چاہے اور اُسے حقیر نہ سمجھے **فائدہ** خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے قرض دو یعنی میری راہ میں
خرچ کرو جہاد میں یا محتاجوں کو دو اور تنگی کا اندیشہ نکرو جو کشایش اور تنگی خدائے تعالیٰ کے اختیار میں ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط کیا نہ دیکھا تو نے طرف اُس جماعت کے جو وہ سردار تھے بنی اسرائیل وقف ۱۱ لازم
میں یعنی اُنکا احوال معلوم نہ کیا جو وہ سردار پیچھے وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تھے جسوقت کہا اُس قوم کے سرداروں نے اُسوقت کے پیغمبر کو جو حضرت شموئیل تھے

یہ کہا کہ اٹھا کھڑا کر ہمارے واسطے ایک بادشاہ کہ لڑیں ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں دین کیواسطے بعد وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مدت تک بنی اسرائیل کا کام بنا رہا جب انکی نیت بگڑی تب ان پر ایک غنیم کافر بادشاہ جالوت نام غالب آیا ایسا کہ ان کو شہر سے نکالا اور لوٹا اور انمیں سے بہت بندی پکڑ لے گیا بنی اسرائیل وہاں سے بھاگ کر بیت المقدس میں جمع ہوئے اسوقت حضرت شموئیل پیغمبر تھے سرداروں نے بنی اسرائیل کے حضرت شموئیل سے کہا کہ ہم میں سے ایک عقلمند کو بادشاہ حاکم مقرر کر جو ہم اس کی مدد اور تدبیر سے ان کافروں کیساتھ لڑیں قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا ۖ کہا حضرت شموئیل نے سرداروں سے کہ ہو سکتا ہے یہ بھی تمسے کہ اگر ہو حکم تمکو لڑائی کا تو تم اسوقت نہ لڑو دین کے دشمنوں سے بنی اسرائیل کے سرداروں نے کہا کہ کیا ہوا ہمکو جو نہ لڑیں ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں اور انہی نے تو نکال دیا ہمکو شہر اور گھروں سے ہمارے اور بچوں کے پاس سے جدا کیا یعنی بندی پکڑ لے گیا ہے ہماری قوم سے اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۝ پھر جسوقت حکم ہوا انپر لڑنے کا کافروں سے تو پھر گئے حکم برداری سے مگر تھوڑے سے ان میں سے حکم کے تابع رہے اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے ظالموں کو جو حکم نہیں مانتے **فائدہ** حضرت شموئیل نبی نے انسے تکرار کی وہ جواب دیتے رہے اور اقرار حکم برداری کا کرتے رہے آخر کو خدائے تعالیٰ کی جناب میں دعا مانگی کہ فرشتے انپر مقرر کرے حق سبحانہ تعالیٰ نے ایک عصا اور ایک باسن میں تیل حضرت شموئیل کو بھیجا اور فرمایا کہ جو کوئی تیرے گھر میں آوے اور اس کے آنیسے اس تیل کو جوش آوے اور یہ عصا اسکے قد کے برابر ہووے وہی شخص اس قوم کی بادشاہی کے لائق ہے حضرت شموئیل نے یہ خبر سبکو سنا دی سردار بنی اسرائیل کے انکے گھر میں آنے لگے کسی کے آنیسے وہ تیل جوش میں نہ آیا تو ایک دن ایک سقا یا کچھ اور کسب کرتا تھا اس کا نام شاؤل تھا اور قد اسکا لمبا تھا اس سبب سے اسکو طالوت کہتے تھے وہ آیا اس کے آنے سے تیل نے جوش کھایا اور عصا اسکے قد کے برابر ہوا وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِنَ الْمَالِ ۚ اور کہا انکے نبی شموئیل نے کہ بیشک خدائے تعالیٰ نے اٹھا کھڑا کیا تمہارے واسطے طالوت کو بادشاہ حاکم تب کہا بنی اسرائیل کے سرداروں نے کیونکر ہو سکے اسے بادشاہت ہمپر اور ہم بہت لائق ہیں بادشاہت کے اس کی نسبت کہ اس سے ہم اشراف ہیں اور مالدار ہیں اور اسے دیا نہیں بہت مال اور کشایش دولت دنیا جو بادشاہت کا اسباب اور سامان کر سکتا تب قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ کہا حضرت شموئیل ؑ نے کہ بیشک خدائے تعالیٰ نے پسند کیا اسکو تمپر اور زیادہ دی اسے کشایش عقل میں اور سمجھ میں لڑائی کی اور سرداری کی اور بدن میں زیادتی دی جو خوبصورت اور ڈیل میں بھاری اور لنبا قد ہے اور خدا تعالیٰ ہی مالک ملک کا دیتا ہے ملک اپنا جسے چاہتا ہے اور جسکو لائق جانتا ہے اور خدا تعالیٰ کا بڑا افضل ہے سب کچھ جاننے والا ہے ہر ایک کا قدر اور حوصلہ اور ہمت اور بہادری **فائدہ** جب بنی اسرائیل نے یہ سنا اور پھر کہا حضرت شموئیل سے کہ ہمیں کوئی اور بھی دلیل اسکی بادشاہت پر دکھاؤ کہ ہمیں یقین آوے اور ہمارا دل رجوع ہووے اسکی تابعداری کو حضرت شموئیل نے جناب الٰہی میں رجوع کی خدائے تعالیٰ نے اور نشانی طالوت کی بادشاہت پر فرمائی کہ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ ع اور کہا بنی اسرائیل کو انکے پیغمبر شموئیل ؑ نے کہ نشانی طالوت کی بادشاہت پر اور یہ ہے کہ جو آوے تمہارے پاس صندوق جو اسمیں تسلی خاطر ہے تمہارے پروردگار کی طرف سے اور بچی ہوئی چیزیں ہیں ان میں سے جو چھوڑ گئے تھے حضرت موسیٰ اور ہارون کی اولاد اٹھا لاوینگے اس صندوق کو فرشتے اسمیں نشانی ہے البتہ تمہارے واسطے اگر تم ہو یقین لانیوالے شموئیل نبی کی بات پر اور طالوت کی بادشاہت پر **فائدہ** بنی اسرائیل میں ایک صندوق ہمیشہ سے چلا آتا تھا اس میں تبرکات تھے بعضے کہتے ہیں کہ اسمیں تصویریں تھیں سب پیغمبروں کی جو ہو چکے تھے اور عصا اور نعلین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور کوئی پارچہ لوح زمرد کا جسپر توریت لکھی ہوئی اتری تھی اس صندوق کو لڑائی میں آگے لے چلتے تھے اس کی برکت سے خدا تعالیٰ بنی اسرائیل کی فتح کر دیتا تھا جب بنی اسرائیل بدنیت ہووے وہ صندوق انسے چھن گیا اسی سبب انپر مصیبت پڑی اور وہ کافر جو اس صندوق کو لے گئے تو جہاں رکھا وہیں آفت پڑی اور وہ مکان ویران ہوا اسیطرح پانچ شہر ویران ہوئے جب یہاں طالوت بادشاہ ہونے لگا ان دنوں کافروں نے ناچار ہو کر دو بیلوں پر لاد کر ہانک دیا بعضے کہتے ہیں کہ اس صندوق کو گندگی میں دفن کر دیا تھا ہر طرح آخر کو فرشتوں نے اس صندوق کو اٹھا کر طالوت کے دروازے پر رکھا بنی اسرائیل یہ نشانی دیکھکر طالوت کی بادشاہت پر یقین لائے

اور سب اُسکے حکم کے تابعدار ہوئے پھر طالوت نے فوج لیکر جالوت سے لڑنیکا ارادہ کر کے کوچ کیا اور وہ موسم نہایت گرمی کا تھا فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ پھر جبوقت باہر نکلا طالوت شہر ایلیا سے موافق کہنے حضرت اشموئیل کے اُس لشکر کو لیکر اور کہا طالوت نے اپنے لشکر کو بیشک آزماتا ہے ۔ خدائے تعالیٰ تمہیں اِسس گرم موسم پیاس کی شدت میں ایک نہر کے پانی سے جواب آگے آتی ہے پھر جو کوئی اُس نہر کا پانی پیوے گا تو پس نہیں ہے وہ مجھ سے یعنی اوپر دین ہمارے کے اور جس نے اُسکا پانی نہ چکھا پس وہ مجھ سے ہے مگر ایک چلو اپنے ہاتھ سے پیوے **فائدہ** کہتے ہیں کہ طالوت کے ساتھ چلنے کو سب ہی ہوس سے تیار ہوئے طالوت نے کہا کہ جو کوئی جوان زور آور ہو سو چلے ایسے ایسے بھی اسی ہزار آدمی نکلے پھر طالوت نے چاہا کہ اُنہیں آزماوے ایک منزل میں پانی نہ ملا دوسری منزل میں ایک نہر آگے آئی تو طالوت نے تقید کیا کہ جو کوئی ایک چلو سے زیادہ پانی پیوے وہ میرے ساتھ نہ چلے اور گرمی کی شدت سے نہایت پیاس لگی جب اُس ندی پر پہونچے فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۭ پھر پیا پانی اُس نہر کا بہتوں نے ایک چلو سے زیادہ مگر تھوڑوں نے ان میں سے ایک ہی چلو پیا تین سو تیرہ آدمی تھے پھر جبکہ پار ہوئے اس ندی سے طالوت اور لوگ جو طالوت کے کہنے کہنے سے ایک چلو سے زیادہ پانی نہ پیا تھا طالوت کیساتھ پار گئے اور کہا اُن لوگوں نے جنہوں نے پانی بہت پیا تھا کہ ہمیں طاقت نہیں آج جالوت اور اُسکے لشکر سے لڑنے کی **فائدہ** جنہوں نے ایک چلو سے زیادہ نہ پیا تھا اُنکی پیاس بجھی اور جنہوں نے زیادہ پیا تھا اُنہیں زیادہ پیاس لگی اور اُسی ندی کے کنارے پر رہے اور بعضے کہتے ہیں کہ چار ہزار آدمی کو طالوت کے ساتھ ندی کے پار گئے جب اُنہوں نے جالوت کے لشکر کو دیکھا جو دو لاکھ سوار تیار لڑنیوالے تھے اُنکو دیکھکر ڈرے اور کہا ہمیں تو اُن سے لڑنے کی طاقت نہیں مگر وہی تین سو تیرہ آدمی اُنہیں سے جدا ہوئے اور قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ کہا ان لوگوں نے جن کو یقین تھا کہ مقرر وہ ملیں گے یعنی روبرو ہونگے خدائے تعالیٰ کے آخر کو یہ کہا کہ بہت بار ہوا ہے کہ تھوڑی سی قوم مومن غالب ہوئے ہیں بہت سی قوم پر کافروں کے حکم خدائے تعالیٰ کے سے اور خدائے تعالیٰ ساتھ ہے مدد کرنے کو صبر کرنیوالوں کے جو لڑائی کے وقت ٹھیرے دشمن کے سامنے **فائدہ** طالوت نے اُن ہی تھوڑے سے آدمیوں کو لیکر جالوت کے لشکر کے سامنے صف باندھی وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور جب ظاہر اور سامنے ہوئے یہ تین سو تیرہ مومن صف باندھ کر واسطے لڑنے جالوت کے اور اسکے لشکر کے تب کہا ان مومنوں نے کہ اے پروردگار ہمارے ڈال ہم پر استقامت اور ثابت اور استوار رکھ ہمارے پاؤں کو لڑائی میں اور مدد کر ہماری کافروں کی قوم پر فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۣ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَاۗءُ ۭ پھر شکست دی مومنوں نے جالوت کے لشکر کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے اور مارا داؤد نبی علیہ السلام نے جالوت اور داؤد نبی کو خدائے تعالیٰ نے بادشاہت اور حکمت عقلمندی تدبیر سلطنت کی اور سکھایا حضرت داؤد کو خدائے تعالیٰ نے جو کچھ چاہا وہ علم جو پیغمبروں کے کام آوے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور اگر دفع نہ کرواوے خدائے تعالیٰ لوگوں کو ایک کو ایک سے تو البتہ خراب ہو جاتا ملک لیکن خدائے تعالیٰ صاحب ہے فضل اور رحمت کا خلقت پر **فائدہ** اُن تین سو تیرہ آدمیوں میں حضرت داؤد کا باپ اور اُنکے چھ بھائی اور ساتویں آپ بھی تھے اور حضرت داؤد کو راہ میں پتھر ملے اور بولے کہ ہمیں اپنے پاس اُٹھا رکھ جالوت کو ہم ماریں گے ۔ اُنہوں نے اُٹھا لیے جب طالوت نے جالوت کے سامنے صف کھینچی اور کہا کہ جو کوئی جالوت کو مارے اُسے میں اپنی بیٹی اور آدھی بادشاہت دوں اور جالوت بڑا زور آور تھا وہ آپ اپنے لشکر سے باہر نکلا اور کہا میں اکیلا تم سب کو کافی ہوں میرے سامنے آتے جاؤ حضرت اشموئیل نے حضرت داؤد کے باپ کو بلایا الہام الٰہی سے اور پوچھا کہ تیرے بیٹے کہاں ہیں بلا کر مجھے دکھلا اُنہوں نے چھ بیٹے جو قد آور تھے دکھائے اور حضرت داؤد کو جو اُنکا قد چھوٹا تھا اور بکریاں چراتے تھے اُن کو نہ دکھایا حضرت اشموئیل نے حضرت داؤد کو بلا کر پوچھا کہ تو جالوت کو ماریگا اُنہوں نے کہا کہ ہاں ماروں گا پھر جالوت کے سامنے گئے اور اُن ہی تین پتھروں کو گوپھن میں رکھکر مارا جالوت کا ماتھا ہی کھلا تھا ۔ اور سارا بدن لوہے میں غرق تھا وہ تینوں پتھر اُسکے ماتھے میں لگے اور پار نکل گئے گھوڑے سے گرا اور لشکر اُس کا بھاگا مسلمانوں کی فتح ہوئی پھر طالوت نے حضرت داؤد سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا اور آدھی بادشاہت دی پھر آخر کو ساری بادشاہت حضرت داؤد کو پہونچی تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ یہ قصہ خبریں گذریں ہوئی اور معجزے پیغمبروں کے نشانیاں ہیں خدائے تعالیٰ کی پڑھتے ہیں

ہم تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق اور سچی خبریں اور بیشک تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر پیغمبر بھیجے ہوؤں سے ہے یعنی جیسے آگے پیغمبر آئے تھے ویسا ہی تو بھی ہے

الجزء ۳ وقف لازم

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ

مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ یہ پیغمبر جن کا مذکور ہوا انمیں بڑائی دی ہمنے بعضے پر کوئی انمیں سے ہی جو اس سے بات کی خدائے تعالیٰ نے جیسے حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام اور بلند کیا انمیں سے بعضوں کا درجہ جیسا بعضا نبی ایک قوم کا بعضا ایک گاؤں کا بعضا ایک شہر کا بعض تمام خلقت کیواسطے بھیجا خدائے تعالیٰ نے جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قوت دی ہم نے عیسیٰ بیٹے مریم کو ساتھ روح پاک کے یعنی حضرت جبرئیل کو بھیجا انکی مدد کو وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۧ اور اگر چاہتا خدائے تعالیٰ تو نہ لڑتے وہ لوگ جو پیدا ہوئے تھے پیچھے ان پیغمبروں کے بعد اسکے جو آئیں انکو نشانیاں روشن اور حکم صاف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے پر لیکن انہوں نے اختلاف کیا پھر ان امتوں سے کوئی ایمان لایا جو ثابت رہا اور ان میں سے کوئی منکر ہوا اپنے دین سے اور اگر چاہتا خدائے تعالیٰ تو نہ لڑتے یہ لوگ لیکن خدا یتعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے مختار ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو بانٹو اور خرچ کرو اس چیز سے جو روزی دی ہے ہمنے تمکو پہلے آنیسے اسدن کے جو نہ بکے اسدن کے ڈر سے نیکی جو کوئی مول لیوے اور عذاب سے چھوٹے اور نہ کوئی دوست کام آوے اسدن جو کسی طرح عذاب سے چھٹاوے نہ سفارش ہوگی اسدن کسی کی اور جو کافر ہیں وہی ظالم گنہگار ہیں بڑے یعنی نیک کام کرنے کا وقت ابھی ہے آخرت میں نہیں بکے گی نیکی نہ کوئی آشنا کام آویگا نہ کوئی بخشوا کر چھڑ اسکے گا جبتک پکڑنے والا ہی نہ چھوڑیگا اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَىُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ خدا یتعالیٰ ہی اس لائق ہے۔ جو اس کی بندگی کیجئے نہیں ہے کوئی بندگی کیا گیا مگر وہی جو اسی کی بندگی کیا کیجئے۔ وہ جیتا ہے ہمیشہ سے اور سدا جیتا رہے گا۔ سب کا تھامنے والا نہیں پکڑتی اسے اونگھ اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور زمین میں کون ہے ایسا جو بخشوا دے کسی کو قیامت کے دن اسکے پاس جا کر مگر اسکی رخصت اور اجازت سے يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ ۝ جانتا ہے جو کچھ کہ آگے سے ہے خلقت کے اور جو کچھ کہ پیچھے ہے اسکے یعنی جو کچھ کہ گذر چکا ہے اس خلقت سے پہلے اور جو کچھ کہ پیچھے آویگا اسکے سب اسے معلوم ہے اور یہ آسمان زمین کے رہنے والے نہیں گھیر سکتے اور نہیں پہونچ سکتے کسی چیز میں اسکے علم کو مگر وہ جو چاہے کہ کچھ علم دیوے کسی بندے کو اور کشادہ اور گنجائش ہے اس کی کرسی میں آسمان اور زمین کو اور تھکتا نہیں ہے اور کچھ دو بھر نہیں اسے تھامنا آسمان اور

ع ۳۲

عہ فضائل آیۃ الکرسی [illegible]

[illegible]

[illegible]

زمین کا اور وہی ہے زیادہ سمجھوں سے اور بڑا ہے فہموں سے سب کے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ زور نہیں ہے دین میں یعنی کسی کو زور سے مسلمان کرنا ضرور نہیں جو جزیہ قبول کرے تو مقرر آشکارا ہو چکی تھی راہ سیدھی گمراہی سے پھر جو کوئی نہ مانے گمراہ کرنے والوں کو جو ہیں وہ سوائے خدا تعالیٰ کے یعنی اُن سے منکر اور بیزار ہوں اور ایمان لاوے خدا تعالیٰ پر اُس نے مقرر چنگل مارا اور پکڑا دست آویز مضبوط کو جو ٹوٹنے والی نہیں وہ دست آویز اور خدا تعالیٰ سنتا ہے سب کی باتیں جانتا ہے سب کے دلوں کے خیال **فائدہ** جہاد یہ نہیں کہ زور سے اپنی بات قبول کروانی ہے بلکہ جس کام کو سب نیک کہتے ہیں اور کرتے نہیں وہی کام زور سے کراوے اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ خدائے تعالیٰ ہے دوست ان لوگوں کا جو ایمان لائے اُس پر باہر لاتا ہے خدا تعالیٰ ایمان لانے والوں کو اندھیری سے کفر اور گمراہی کی طرف روشنائی ایمان کے اور سیدھی راہ پانے کے اور وہ لوگ جو نہیں مانتے حکم خدا تعالیٰ کا اور چھپاتے ہیں حق کو اُن کے دوست شیطان ہیں طاغوت وہ ہے جسے پوجیں سوائے خدا تعالیٰ کے سو وہ طاغوت نکالتے ہیں کافروں کو اجالے میں سے ایمان کیطرف کفر اور گمراہی کی تاریکی کے وہ قوم کافر اور طاغوت جو کافروں کے دوست ہیں یہی سب دوزخ کے رہنے والے ہیں وہ لوگ دوزخ ہی میں رہیں گے ہمیشہ ع ٣٤ ٢

نصف الثلث اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَاۗجَّ اِبْرٰھٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۭ کیا نہ دیکھا تونے ہم سے اُس شخص کیطرف جو جھگڑنے لگا تھا ابراہیم پیغمبر علیہ السلام سے اُسکے رب کی صفتوں میں اس سبب سے جو دیا اُس جھگڑنے والے کو خدا تعالیٰ نے ملک دنیا کا اور بادشاہت یاد کر کہ جب کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُس جھگڑنے والے سے کہ میرا پروردگار وہ ہے کہ جلاتا ہے اور مارتا ہے خلقت کو اُسنے کہا کہ ہم بھی مارتے ہیں اور جلاتے ہیں **فائدہ** نمرود بادشاہ اپنے تئیں سجدہ کرواتا تھا اور کہتا تھا کہ میں خدا ہوں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے اور نمرود کے سامنے آئے تو سجدہ نہ کیا نمرود نے کہا کہ تو نے سجدہ کیوں نہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنے رب کے سوا اور کسی کو سجدہ نہیں کرتا اُسنے کہا کہ تیرا رب کون ہے اُنہوں نے کہا کہ میرا رب وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے نمرود نے دو قیدی بلا کر جو لائق مار ڈالنے کے تھا اُسے چھوڑ دیا اور جو بیگناہ تھا اُسے مار ڈالا اور کہا کہ دیکھا میں ہوں رب جسے چاہتا ہوں مارتا ہوں جسے چاہتا ہوں نہیں مارتا ہوں تب قَالَ اِبْرٰھٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ کہا ابراہیم نے کہ بیشک خدا تعالیٰ میرا لاتا ہے سورج کو ہر فجر کو مشرق سے پھر اگر تو دعویٰ خدائی کا کرتا ہے لا سورج کو فجر کے وقت مغرب سے تب جانیں کہ تو سچا ہے پھر یہ بات سنکر حیران رہ گیا وہ کافر نمرود اور عقل جاتی رہی اسکی اور خدائے تعالیٰ سیدھی راہ نہیں دکھاتا بے انصاف لوگوں کو اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰي قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰي عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ ھٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ۭ یا مانند اُس شخص کے جو گذرا اوپر ایک گاؤں کے اور وہ گاؤں گرا ہوا پڑا تھا اپنی چھتوں پر یعنی پہلے چھتیں گریں چھتوں پر دیواریں گریں اُس شخص نے گاؤں ڈھے ہوئے ویران کو دیکھکر تعجب سے کہا کہ کیونکر اور کسطرح جلادے خدا تعالیٰ اس گاؤں کے لوگوں کو انکی موت کے بعد پھر مار ڈالا خدا تعالیٰ نے اُس شخص کو پھر جلایا اُسی کو سو برس پیچھے سو برس تک مواہوا رہا **فائدہ** وہ شخص حضرت عزیر علیہ السلام تھے اور توریت اُنکو ساری یاد تھی بخت نصر بادشاہ بیت المقدس کو ویران کرکے اور ڈھا کر بہت لوگوں کو بنی اسرائیل میں سے قید کرکے لے گیا تھا۔ اُن قیدیوں میں حضرت عزیر بھی تھے جب یہ قید سے چھوٹ آئے اکیلے بیت المقدس کی راہ میں ایک شہر دیکھا ویران لیکن وہاں کچھ درخت تھے میوہ دار انہوں نے انجیر اور انگور توڑ کر کھائے اور کچھ انجیر باندھ رکھے اور کچھ انگور کا شیرہ نکالکر ڈولچی میں رکھلیا اور سواری کے گدھے کو ایک درخت سے باندھا اور آپ ایک دیوار سے لگ کر چھاؤں میں بیٹھے اور اُنکی عمارت گری ہوئی دیکھکر اپنے جی میں کہا کہ یہاں کے رہنے والے سب مر گئے کیونکر خدا تعالیٰ انہیں جلادے اور پھر یہ شہر آباد ہوئے اسی خیال میں اُنہیں نیند سی آئی ایسی جو روح اُنکی قبض ہوئی اور مر گئے اور وہ گدھا بھی مر گیا سو برس تک اسی حال میں رہے کسی آدمی کا اُنکی طرف گذر نہوا اور کسی نے اُنکو نہ دیکھا اس سو برس میں بخت نصر بھی مر گیا اور کوئی بادشاہ اور پیدا ہوا اُس نے بیت المقدس کو پھر آباد کیا اور اُس شہر کو بھی خوب آباد کیا اور سب عمارت درست ہوئی پھر سو برس کے بعد خدا تعالیٰ نے حضرت عزیر کو جلایا ویسا ہی جیسے مرے تھے اور حکم خدائے تعالیٰ کے سے ایک فرشتہ اُنکے پاس آیا اور جو زندہ ہوئے تو گویا سوتے سے جاگے آنکھیں

ملنے لگے تو قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ کہا فرشتے نے حضرت عزیر کو کہ کتنی دیر یہاں رہا تو حضرت عزیر نے کہا کہ رہا میں یہاں ایکدن یا کچھ کم دن سے جب یہ مرے تھے تو اُسوقت دن چڑھتا ہوا تھا اور جب یہ زندہ ہوئے بھی شام نہوئی تھی یہ سمجھے کہ اگر کل میں یہاں آیا تو ایکدن ہوا اور اگر آج ہی آیا تھا تو دن سے بھی کم رہا جو ابھی شام نہیں ہوئی پھر قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ کہا فرشتے نے کہ جو تو سمجھا ہے سو نہیں ہے بلکہ رہا تو یہاں سو برس اور اتنی مدت ہوا ہوا حضرت عزیرؑ نے اپنے بدن کو دیکھا تو کچھ فرق نہ پایا جیسا تھا ویسا ہی دیکھا تعجب ہوا انکو تب فرشتے نے کہا کہ پھر دیکھ اپنے کھانے کی چیز کو جو وہ انجیر رکھی ہے اور اپنے پینے کی چیز کو دیکھ جو شیرہ انگور کا رکھا ہے وہ بگڑا نہیں اور بے مزہ بدبودار نہیں ہوا وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ اور دیکھ طرف اپنے گدھے کے جو سوا ہڈیوں کے اس کا گوشت پوست کچھ نہ رہا سب گل خاک ہوا اور آواز آئی غیب سے کہ بنایا تجکو ہمنے نشانی اپنی قدرت کی لوگوں کیواسطے جو سو برس پیچھے تجھے زندہ کیا اور دیکھ طرف ہڈیونکے اسی گدھے کی جو کس طرح انکو جھڑ جھڑا کر اٹھاتے ہیں ہم پھر پہناتے ہیں ہم اُن ہڈیوں کو گوشت حضرت عزیر علیہ السلام اُس گدھے کی ہڈیوں کو دیکھتے تھے جو انکے روبرو وہ سب ہڈیاں سمٹیں موافق ترکیب بدن کے اور انپر گوشت بنا اور چمڑا سب درست ہوا خدا تعالیٰ کی قدرت سے پھر اسمیں جان آئی ایک بارگی وہ گدھا جھڑ جھڑا کر اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنی بولی بولا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ پھر جب یہ ظاہر ہوا حضرت عزیر پر تو کہا کہ میں جانتا ہوں وہ کہ خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے یعنی میں جو جانتا تھا کہ مردے کو جلانا خدا تعالیٰ کو آسان ہے سو اب اپنی آنکھ سے دیکھا پھر حضرت عزیر یہاں سے اُٹھ کر بیت المقدس میں گئے کسی نے انکو نہ پہچانا اس سبب سے کہ یہ تو جوان رہے اور ان کے آگے کے بچے بوڑھے ہو گئے تھے جب توریت حفظ انہوں نے سنائی تب لوگوں کو یقین آیا جو بخت نصر ساری کتابیں بنی اسرائیل کی جمع کر کے جلا گیا تھا وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ اور یاد کر جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے اے پروردگار میرے دکھا مجھے کہ اپنی قدرت سے کیونکر جلاتا ہے تو مردے کو فرمایا خدا ے تعالیٰ نے کہ کیا تجھے یقین نہیں ہے کہ میں مردے کو جلاتا ہوں کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ ہاں مجھے تو یقین ہے پر اس واسطے یہ چاہا میں نے کہ تسکین ہو میرے دل کو صریحًا دیکھ کر تب قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ ع ۲۵ ۱ فرمایا خدا ے تعالیٰ نے کہ اگر صریحًا دیکھا چاہتا ہے تو پکڑ چار جانور اُڑنے والوں سے پھر اُن چاروں کو اپنے پاس رکھکر ملا جو خوب پہچان رہے پھر رکھدے ہر ایک پہاڑ پر اُن جانوروں کے بدنوں سے ایک ایک ٹکڑا پھر بلا اُن جانوروں کو نام لیکر تو دوڑتے آویں وہ جانور تیرے پاس اور جان تو وہ کہ خدا ے تعالیٰ بڑا زبردست کام کرنیوالا ہے **فائدہ** حضرت ابراہیم علیہ السلام چار جانور لائے ایک مور ایک مرغ ایک کبوتر ایک کوا ان چاروں کو اپنے ساتھ ہلایا کہ پہچان رہے پھر چاروں کو ذبح کر کے چاروں کا سر جدا کیا اور سب کے بدن ٹکڑے ٹکڑے کئے بعضے کہتے ہیں کہ سب کو ملا کر کوٹا پھر سے جو چاروں کا گوشت اور ہڈیاں اور پر سب خوب ملے تب چار غلولے بنا کر چار پہاڑ پر یا بہت غلولے بنا کر بہت پہاڑوں پر رکھا اور سر چاروں کو اپنے ہاتھ میں لے کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پکارا کہ اے مور اے مرغ اے کبوتر اے کوے آؤ اپنے سروں کے پاس حکم خدا تعالیٰ کے سے پھر ہر ایک کا گوشت اور ہڈی اور پر سب غلولوں کے جدا ہو کر علیحدہ علیحدہ ہر ایک جانور کا بدن جیسے کہ تھا ویسے ہی بنکر اپنے پاؤں سے زمین پر دوڑتے ہوئے حضرت ابراہیم کی طرف آئے اور اپنے اپنے سر سے لگ گئے اور انکے سامنے ہو کر اڑ گئے پہلے پاؤں چلنے میں یہ حکمت تھی کہ معلوم کریں جو کسیطرح کا نقصان نہیں ہے اُنکے بدنوں میں **فائدہ** یہ تین قصے فرمائے اسواسطے کہ خدا ے تعالیٰ آپ ہدایت کرتا ہے جسے چاہتا ہے اگر شبہہ پڑے تو ساتھ ہی جواب بھیجے اب آگے پھر جہاد کا مذکور ہے اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنیکا ہے مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ مثل ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اور بانٹتے ہیں مال اپنا خدا تعالیٰ کی راہ میں ایسی مثال ہے کہ جیسے ایک دانہ اچھی زمین میں اگاوے سو سو دانے ہوویں گویا کہ ایک دانے کیساتھ سو دانے ہوویں اور خدا ے تعالیٰ بڑھاتا ہے جسکے واسطے چاہے ان سات سو سے سات ہزار کر دے چاہے تو اس سے بھی زیادہ بڑھاوے اور خدا تعالیٰ بہت بے نہایت بخشش کرنے والا ہے سب کچھ جاننے والا اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وہ لوگ جو بانٹتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں پھر بعد خرچ کرنے کے —

نہ احسان رکھتے ہیں زبان سے اور ستاتے ہیں طعن سے یا خدمت لینے سے اُن ہی کو ہے بدلہ اُنکے خرچ کرنیکا ثواب اُنکے پروردگار کے پاس سے اور نہ ڈر ہے اُنکو ثواب کم ہونیکا اور نہ وہ غمگین ہونگے نقصان ثواب کے سے قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝ بات اچھی ملائمت سے کہنی اور درگذر کرنا مانگنے والے کی سخت بات سے بہتر ہے اس دینے سے جو اُسکے پیچھے دُکھ دینا ہو اور خدائے تعالیٰ بے پرواہ ہے اُنکی خیرات کرنے سے جو خیرات کرکے دُکھ دیویں تحمل کرنیوالا ہے خدا تعالیٰ جو دکھ دینے والوں کو جلدی عذاب نہیں کرتا **فائدہ** یعنی مانگنے والے کو نرمی سے جواب دینا اور اسکی بدخوئی پر درگذر کرنا بہتر ہے اُس خیرات سے جو بار بار اُسے شرمادے یا احسان رکھے یا طعنہ دیوے بلکہ چاہیئے کہ یہ سمجھے کہ میں نے تو اللہ کو دیا ہے اُسے کیا پرواہ ہے میں اپنا بھلا کرتا ہوں يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خراب مت کرو اور مت کھو اپنی خیرات کو جو کرتے ہو تم احسان رکھنے سے اور ستانے سے مانند اس شخص کے جو خرچ کرتا ہے اپنے مال لوگوں کے دکھانے کو اور در اصل نہیں یقین لاتا خدائے تعالیٰ پر اور قیامت کے دنکو سچ نہیں جانتا **فائدہ** یعنی خیرات دیکر محتاج کو پھر ستانے سے اور اُسپر احسان رکھنے سے خیرات ثواب جاتا رہتا ہے یا اس نیت سے لوگوں کے سامنے خیرات کرے جو لوگ سخی جانیں اس طرح کی بھی خیرات کا ثواب کچھ نہیں اسکی مثال ایسی ہے کہ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ جیسے صاف پتھر پر مٹی پڑی ہو اُس پتھر پر برسا مینہ زور کا پھر دھو ڈالا مینہ نے اُس مٹی کو اور چھوڑا پتھر صاف خالی کچھ ہاتھ نہیں لگتا ایسے لوگوں کو ثواب اس چیز سے جو وہ نیک کام ظاہر میں کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ راہ سیدھی نہیں دکھاتا کافروں کی قوم کو **فائدہ** مثال اس خیرات کی جو خدائے تعالیٰ کی راہ میں محتاجوں کو دیوے ویسی ہے جو اوپر کہا کہ جیسے ایک دانہ بوے تو اس میں سات بال پیدا ہوں اور ہر بال میں سو سو دانے یعنی اتنا ثواب ملے اور اب یہ فرمایا کہ نیت شرط ہے اور اگر نیت لوگوں کے دکھانے کی ہو تو اسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے پتھر پر ذری سی مٹی آتی ہو اور اس میں دانہ ہووے جب اُسپر مینہ پڑا تو وہ مٹی بہہ جاوے خالی پتھر صاف رہے اور کچھ نہ اگا اس سے سب محنت بیفائدہ ہوئی اور بیج بھی خراب ہوا وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اور مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنا مال اور دیتے ہیں محتاجوں کو اور اُس خیرات کرنے سے چاہتے ہیں خوشی خدائے تعالیٰ کی اور ثابت کرتے ہیں اپنے دل کو ثواب پانے میں یعنی یقین ہے کہ خیرات کا ثواب مقرر ملیگا اُنکی مثال ایسی ہے کہ ایک باغ بلندی پر ہو اُسپر پڑا مینہ بڑی بوند کا پھر لایا وہ باغ میوہ اپنا دونا اُس مینہ سے اگر بڑی بوند کا مینہ نہ پہونچا اس باغ کو تو پھر پہونچا باریک بوند کا مینہ اور خدائے تعالیٰ جو کچھ کہ تم کرتے ہو سب دیکھتا ہے **فائدہ** بڑی بوند کے مینہ سے اشارہ ہے بہت خیرات سے اور ننھی بوند کے مینہ سے مراد ہے تھوڑی خیرات کرنے سے اگر نیت درست ہے تو بہت خیرات کا بہت ثواب ہے اور تھوڑی خیرات کا تھوڑا ثواب کسی طرح نقصان نہیں پر نیت درست چاہیئے کہ اس خیرات میں سوا خدا تعالیٰ کی خوشی کے اپنی غرض کسی طرح کی نہ ہو اور اگر نیت میں خلل ہو تو کچھ فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہے اب آگے دوسری مثال فرماتا ہے خدا تعالیٰ اُن کی جو لوگوں کے دکھانیکے واسطے خیرات کرتے ہیں اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاۗءُ ښ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ع کیا چاہتا ہے کوئی تم میں سے یا بھاتا ہے اور پسند آتا ہے کسی کو تم میں سے وہ کہ ہووے اسکے لئے ایک باغ جسمیں درخت ہوں کھجوروں کے اور انگوروں کے اور درختوں کے نیچے بہتی ہوویں نہریں سو مالک کے واسطے اُس باغ میں سب طرح کا میوہ اور پہونچے اُس باغ کے مالک کو بڑھاپا اور اُس کی اولاد ہووے غریب مفلس پھر اس باغ پر آوے آندھی ایسی کہ جسمیں آگ ہو جیسے نہایت گرمی میں لو چلتی ہے اور درختوں کو جلا دیتی ہے. پھر جلا وہ باغ اُس گرم سے اور مالک باغ کا حیران رہے بڑھاپے کے وقت ایسی طرح بیان کرکے سمجھاتا ہے خدا تعالیٰ آیتیں بھیجکر اُس واسطے کے شائد تم غور کرو. اور سمجھو **فائدہ** یہ مثال اُنکی جو لوگوں کو دکھانے کو خیرات کرتے ہیں یا خیرات کرکے احسان رکھتے ہیں. محتاج پر تو یہ مثال ہے اُن کی ایسی جیسے ایک شخص نے جوانی کے وقت باغ تیار کیا جو بڑھاپے میں اُس سے میوہ کھاوے پھر جب بوڑھا ہوا اور وقت میوہ کھانیکا آیا تب وہ باغ جل گیا یعنی خیرات مثل باغ کے ہے جو خیرات کے باغ کا میوہ آخرت میں کام آوے جب نیت بری تھی اُس بدنیتی سے جلا پھر میوہ اُس کا ثواب کیونکر پاوے

ع ۳۶

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَکُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِیهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِیهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیدٌ ○ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو بانٹو جو اپنے ہاتھوں سے کسب کرکے یا سوداگری سے پیدا کرتے ہو اور اس چیز سے بھی خیرات کرو جو باہر نکالتے ہیں ہم زمین سے یعنی باغ کے میووں سے اور کھیتی کے غلے سے محتاجوں کو دو اور قصد مت کرو گندی اور خراب چیزوں سے خیرات کرنے کا یعنی یہ ارادہ نہ کرو کہ بڑی نکمی چیز کو خیرات میں دو اور آپ تم اُسے نہ لوگے اگر کوئی دیوے تمہیں ویسی مگر آنکھ جھکا کر ناچاری سے لو کہ جی نہ چاہے تمہارا اُس کے لینے کو ویسی خیرات نہ کرو اور جانو وہ کہ خدائے تعالیٰ بے پرواہ ہے تمہاری خیرات کرنے سے اور تعریف کیا گیا ہے سب خوبیوں میں **فائدہ** خیرات قبول ہونیکی یہ شرط ہے جو مال حلال کمائی کا ہووے حرام کا مال اور شبہہ کا نہو اور اچھی سے اچھی ستھری چیز خدائے تعالیٰ کی راہ میں دیوے نہ کہ بُری چیز خیرات میں لگادے ایسی کہ اگر کوئی اُسے ویسی دیوے تو جی نہ چاہے لینے کو مگر ناچاری سے خدائے تعالیٰ بے پرواہ ہے اگر بہتر سے بہتر چیز محبت سے دلکی دیوے تو پسند کرتا ہے اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَأْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللّٰهُ یَعِدُکُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلًا وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ ○ شیطان یا نفس جو مانند شیطان کے ہے وعدہ دیتا ہے تمکو یعنی دل میں خلل ڈالتا ہے مفلس ہوجانیکے کہ اگر مال خیرات کردیوے تو آپ محتاج ہوجاوے اور کہتا ہے وہی شیطان تمکو کہ بیحیائی کے کام کرو جیسے کہ بخل کرو اور کچھ خیرات نہ کرو اور خدائے تعالیٰ وعدہ دیتا ہے تمکو اپنی بخشش اور فضل کا یعنی تمہارا گناہ بخشے گا اپنے فضل سے اور خدائے تعالیٰ بڑی کشائش کرنیوالا ہے اُن کی جو اُس راہ میں محبت سے خیرات کرتے ہیں جاننے والا ہے خدائے تعالیٰ سب کام تمہارے اور تمہارا اُس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے کسی کے ظاہر باطن کا احوال **فائدہ** اگر دل میں خیال آوے جو مال خیرات کردوں تو آپ مفلس ہوجاؤں تو خیال شیطان کا ہے اور جو خیال آوے کہ خیرات کرنے سے گناہ بخشے جاوینگے تو ایسا جانئے کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے یُؤْتِی الْحِکْمَةَ مَنْ یَشَاءُ وَمَنْ یُؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ أُوتِیَ خَیْرًا کَثِیرًا وَمَا یَذَّکَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ○ دیتا ہے خدائے تعالیٰ دانائی اور سمجھ خیرات کرنیکی جسے چاہتا ہے جو کس نیت سے اور کس مال سے اور کسطرح محتاج کو دیا چاہیے اور جس شخص کو دی یہ سمجھ پھر تحقیق دیگئی اُسے نیکی بے نہایت اور یہ نصیحت نہ مانتے گا مگر عقلمند یعنی عقلمند کے سوا نصیحت کوئی نہ مانیگا وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِینَ مِنْ أَنْصَارٍ ○ اور جو کچھ بانٹتے ہیں تم خیرات کرنے میں تھوڑا یا بہت بھلی نیت سے یا بُری نیت سے چھپا کر دیا دکھا کر لوگوں کو یا مانتے ہو تم کوئی منت کسی طرح کی پھر بے شک خدائے تعالیٰ جانتا ہے اُنکو اور نہیں ہے واسطے ظالموں کے کوئی مددگار **فائدہ** جب کوئی منت مانے تو اُسکا پورا کرنا واجب ہوا پھر اگر منت مان کر ادا نہ کرے تو گنہگار ہے کہ چاہیئے نذر سوا خدائے تعالیٰ کے کسی کی نہ کرے مگر یہ کہے کہ خدائے تعالیٰ کے واسطے فلانے شخص کو دوں گا تو مضائقہ نہیں إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِیَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَکُمْ وَیُکَفِّرُ عَنْکُمْ مِنْ سَیِّئَاتِکُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِیرٌ ○ اگر ظاہر دو خیرات لوگوں کے روبرو تو کیا اچھی بات ہے اور اگر چھپاؤ خیرات کا دینا اور دو محتاجوں کو تو یہ بہتر ہے تمکو اُتارتا ہے اور دور کرتا تم سے تمہارے گناہ اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو اُس سے کچھ چھپا ہوا نہیں **فائدہ** اگر نیت لوگوں کے دکھانے کو نہ ہو تو خیرات لوگوں کے روبرو بھی اچھی ہے اسواسطے کہ اوروں کو بھی خیرات کرنے کو جی چاہے اور چھپا کر خیرات کرنا بھی خوب ہے جو لینے والا نہ شرماوے لَیْسَ عَلَیْکَ هُدَاهُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِی مَنْ یَشَاءُ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَیْرٍ فَلِأَنْفُسِکُمْ وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَیْرٍ یُوَفَّ إِلَیْکُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ○ نہیں ہے تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ پر لانا اُن لوگوں کا یعنی تیرا ذمہ نہیں ہے پر خدائے تعالیٰ راہ پر لاتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ جو خرچ کرتے ہیں مال محتاجوں کے دینے میں پھر واسطے اپنے کرتے ہو جو اُس کا ثواب تم ہی کو ہوگا۔ اور نہیں خیرات کرتے مگر واسطے خوشی خدائے تعالیٰ کے اور جو خرچ کروگے اپنے مال میں سے سو پورا ملیگا تم کو اُس کا ثواب اور تم پر ظلم نہ ہوگا۔ کچھ ثواب کم نہ ملے گا۔ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِینَ أُحْصِرُوا فِی سَبِیلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیعُونَ ضَرْبًا فِی الْأَرْضِ یَحْسَبُهُمُ

روایت [illegible]

[illegible]

[illegible]

الجاھل اغنیآء من التعفف خیرات دنیا اور مال دنیا واسطے ان فقیروں کے ہے جو پھنس رہے ہیں راہ میں خداتعالی کی جو چل پھر نہیں سکتے ملک میں روزی کی تلاش کو یا سوداگری کو سمجھتے ہیں اُن کو انجان لوگ محفوظ انکے نہ مانگنے کے سبب ایسے کتنے اصحاب تھے حضرت کے جو انہیں اصحاب صفہ کہتے تھے وہ لوگ اپنا گھر اور وطن چھوڑ کر علم دین کا سیکھتے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ان ہی کے نزدیک رہتے تھے اور کبھی کسی سے نہ مانگتے تھے۔ اس سبب لوگ انہیں صاحب جمعیت سمجھتے تھے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعرفھم بسیمٰھم ج لا یسئلون الناس الحافا وما تنفقوا من خیر فان اللہ بہ علیم ع پہچانتا ہے تو انکے چہرے سے جو رنگ زرد ہے اور دبلے ہو رہے ہیں مانگتے نہیں ہیں لوگوں سے منت کرکے اور وہ جو خرچ کرتے ہو اور دیتے ہو ایسے لوگوں کو پھر بیشک خدائے تعالیٰ اُس خرچ کو جانتا ہے ایسوں کا دینا بڑا ثواب ہے اور جو کسی سے نہ مانگیں اور رات دن بندگی میں مشغول رہیں یا قرآن شریف یاد کریں یا علم دین کا پڑھیں اور اسی واسطے اپنا وطن چھوڑ کر مسافری اختیار کریں الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سرا وعلانیۃ فلھم اجرھم عند ربھم ولاخوف علیھم ولا یحزنون ۝ وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں اور خیرات دیتے ہیں مال اپنا خدائے تعالیٰ کی راہ میں رات کو اور دن کو چھپا کر اور ظاہر میں پھر اُن کے واسطے ہے بدلہ انکے کاموں کا انکے پروردگار کے پاس نہ ڈر ہے اُن لوگوں کو کسی طرح کا اور نہ وہ لوگ غمگین ہونگے **فائدہ** خیرات کا بیان تمام ہوا اب آگے بیاج کو حرام فرمایا جبکہ خیرات کا تقید ہے تو قرض دینا سہج ہے پھر ان میں بیاج کیوں لیجیے الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطن من المس ذلک بانھم قالوا انما البیع مثل الربوا واحل اللہ البیع وحرم الربوا وہ لوگ جو کھاتے ہیں سود نہ اٹھیں گے قیامت کو مگر جیسے اٹھتا ہے وہ شخص کہ بیہوش کر دے اُسے دیو لگ کر یعنی جیسے دیوانہ اٹھتا ہے ویسے اٹھیں گے بیاج کھانیوالے قبروں سے یہ حال انکا اس سبب سے ہے کہ ان لوگوں نے کہا کہ سوداگری بھی تو ایسی ہی ہے جیسے بیاج اور خدائے تعالیٰ نے تو حلال کیا ہے سوداگری کو اور حرام کیا ہے سود کو فمن جآءہ موعظۃ من ربہ فانتھی فلہ ما سلف وامرہ الی اللہ ط ومن عاد فاولئک اصحب النار ھم فیھا خلدون ۝ پھر جس شخص کے پاس آوے نصیحت اُسکے پروردگار کے پاس سے بیاج نہ کھا جو برا ہے تمہارے حق میں پھر اُس نے مانا اور باز آیا بیاج کھانے سے پھر اُس کے واسطے ہے جو ہو چکا اور لے چکا سود اُس کا کام خدائے تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور جو کوئی پھر لیوے سود نصیحت پانے کے بعد پھر وہی لوگ دوزخ کے رہنے والے ہیں وہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے **فائدہ** جس نے منع سے پہلے بیاج لیا تھا وہ پھیر دے خدائے تعالیٰ چاہیگا تو بخشے گا اور بعد منع کئے جانیکے جو کوئی لیوے گا سو وہ دوزخی ہے اور خدائے تعالیٰ کے حکم کے سامنے عقل کی دلیل لانیوالوں کی سزا دوزخ ہے یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقت ط واللہ لا یحب کل کفار اثیم ۝ گھٹاتا ہے خدائے تعالیٰ بیاج کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو یعنی کتنا ہی مال ہو بیاج کے لینے سے اسمیں برکت نہیں ہوتی اور خیرات اگر تھوڑی دیوے تو بھی ثواب زیادہ ملتا ہے اور خدائے تعالیٰ دوست نہیں رکھتا سب ناشکرے گنہگاروں کو **فائدہ** چاہیئے کہ مالدار محتاجوں کو دیویں نذر خدائے تعالیٰ کی یہ نہو سکے تو قرض دیں بیاج تو نہ لیں۔ اور اگر بیاج اُن سے چاہیں تو ناشکر ہیں پھر خدائے تعالیٰ اُن سے بیزار ہے ان الذین امنوا وعملوا الصلحت واقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ لھم اجرھم عند ربھم ولاخوف علیھم ولا ھم یحزنون ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور مال زکوٰۃ کا دیتے ہیں واسطے ان لوگوں کے ہے بدلہ انکا انکے پروردگار کے پاس سے اور نہ ڈر ہے ان لوگوں کو کسی طرح کا اور نہ وہ لوگ غمگین ہونگے کم ملنے سے ثواب کے یعنی ثواب انہیں کم نہ ملیگا جو غمگین ہوویں یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربوا ان کنتم مؤمنین ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ڈرو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور چھوڑ دو جو رہ گیا ہے باقی سود لوگوں پر اگر ہو تم جو یقین لائے ہو خدائے تعالیٰ کے حکم پر **فائدہ** یعنی منع کئے جانیکے پہلے بیاج لیچکے سو لیچکے بعد منع کئے جو چڑھا اُسے مت مانگو اگر ایمان لاتے ہو تو فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ وان تبتم فلکم رءوس اموالکم ج لا تظلمون ولا تظلمون ۝ پھر اگر نہیں کرتے تم کام موافق حکم کے یعنی جب بیاج لینا منع ہوا تب سے جو بیاج چڑھا ہے اُسے اگر نہ چھوڑو گے تو خبردار ہو جاؤ اور تیار ہو واسطے خدائے تعالیٰ کی لڑائی کے اور اسکے رسول کے پھر اگر توبہ کرو سود لینے سے جو پھر آگے کو سود نہ لو تو پھر واسطے تمہارے ہے اصل مال تمہارا نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ کوئی تم پر ظلم کرے **فائدہ** یعنی پہلے سود جو لے چکے ہو اسکو اگر تمہارے اصل مال میں سے کاٹ لیویں تو تم پر ظلم ہے اور منع کئے کے بعد کا چڑھا ہوا جو تم مانگو تو تمہارا ظلم ہے وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ وان تصدقوا خیر لکم ان کنتم تعلمون ۝ اور اگر ایک شخص تنگی والا مفلس ہو تو پھر اسے فرصت دیا چاہیئے جبتک اُسے آسانی

ع ۳ الربع

اور کشایش ہو تب تک اُس سے نہ مانگو سختی سے اور اُسے اگر وہ قرض جو اُسپر ہے خیرات کر دو یعنی بخش دو مفلس کو تو بہتر ہے تمہارے واسطے اگر ہو تم سمجھنے والے کہ حکم خدائے تعالیٰ کا بہتر ہے ماننا سب چیز سے وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ع اور ڈرو اس دن کے عذاب سے کہ جس دن پھر کر جاؤ گے طرف خدا تعالیٰ کے اپنے کاموں کا حساب دینے کو پھر پورا دیا جاوے گا ہر ایک شخص کو بدلہ اُس کے کاموں کا جو اُس نے کئے ہیں دنیا میں بھلے یا بُرے اور اُن لوگوں پر ظلم نہ ہوگا یعنی بدکام کرنے والوں پہ عذاب ہوگا بسبب اُن کے کاموں کے ہوگا ظلم نہ ہوگا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَـيْـــًٔـا ۭ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جبکہ معاملہ کرو تم آپس میں قرض کا وعدے پر ایک وقت مقرر تلک کے جو برسوں کا یا مہینوں کا ہو پھر لکھو اُسکو کاغذ پر جو اُس میں نام ہووے دونوں معاملہ والوں کا اور معاملہ اور وعدہ کھول کر صاف لکھو پھر چاہیے کہ لکھدیوے تم میں سے کوئی لکھنے والا انصاف سے جو اُس سے کچھ کم زیادہ نہ کرے اصل حال میں اور چاہیے کہ کنارہ نہ کرے اور الگ نہ ہووے لکھنے والا اس بات سے جو لکھدیوے وہ کاغذ جیسا کہ سکھایا اُسکو خدائے تعالیٰ نے یعنی اُسطرح لکھے جسطرح حکم شرع کا ہے اور چاہیے کہ لکھے اپنے ہاتھ سے یا بتاوے اپنی زبان سے وہ شخص جسپر دینا ہے قرض اور ڈرے خدا تعالیٰ کے عذاب سے جو اُسکا پروردگار ہے اور کچھ ذرا کم نہ کرے لکھنے میں اور نہ لکھانے میں ہرگز جو پیچھے قضیہ نہ ہو فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۭ پھر اگر ہووے وہ جسکو دینا ہے بے عقل بھولا یا سست ضعیف ہے یعنی بچہ ہے یا بہت بوڑھا ہے جو بات کی سمجھ نہیں رہی یا آپ بتا نہیں سکتا معاملے کو بے سمجھی سے تو بتاوے یا لکھے اُس کا مالک اور وارث جس کے اختیار میں ہے وہ بتاوے معاملہ انصاف سے جو کم زیادہ نہ کرے اصل حال میں وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاۗءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۭ اور گواہ کرو تم اس معاملے پر دو شاہد اپنے مردوں میں سے جو مسلمان اور عقلمند اور ہوشیار ہوویں پھر اگر نہ پاؤ دو مرد تو ایک مرد اور دو عورتوں کو شاہد مقرر کرو اُن لوگوں سے جو اچھے ہوں اور پسند کریں لوگ یہ اسواسطے کہ اگر بھول جاوے ایک عورت تو یاد دلاوے اُس کو دوسری وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَاۗءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۭ وَلَا تَسْــَٔـمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ۭ اور چاہیے کہ کنارہ نہ کرے اور الگ نہ ہووے گواہی دینے والا جس وقت کہ بلاویں اُسکو گواہی دینے کو اور کاہلی اور سستی نہ کرو اور ملول نہ ہو اُس کے لکھنے میں خواہ معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا اُسکے وعدے تک دینے والے کی زبانی واجبی لکھدو ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا یہ لکھنا تمہارا کاغذ معاملے کا خوب اور بہتر ہے نزدیک خدا تعالیٰ کے اور درست ہے واسطے گواہی دینے کے اور نزدیک ہے اُسبات کے جو شبہہ نہ پڑے تمکو اور دھوکا نہ کھاؤ تم معاملے میں اور نہ بھولو جو کسی کا حق ضائع نہ ہووے اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ۭ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۠ وَلَا يُضَاۗرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ڛ مگر وہ کہ ہووے مقابلہ سوداگری کا رو برو پھیر بدل کا جنس کی عوض جنس یا نقد سودا کرو آپس میں تم معاملے کو اور شاہد کرو اُسوقت جبکہ سودا کرو اور چاہیے کہ نقصان نہ کرے لکھنے والا اور نہ گواہی دینے والا وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اور اگر کرو تم ایسا کام جو منع کیا تمکو تو یہ کام منع کیا ہوا کرنا گناہ ہے تمہارا اور ڈرو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور خدائے تعالیٰ تمکو سکھاتا ہے اور خدا تعالیٰ سب چیز سے واقف ہے اس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰي سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِھٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ۭ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ۭ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۭ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ اور اگر ہو تم مسافری میں اور نہ پاؤ تم اسجگہ کوئی لکھنے والا جو لکھدیوے کاغذ تو گرو ہاتھ میں رکھنے چاہیئے کچھ عوض قرض کے پھر اگر اعتبار کرے ایک دوسرے کا تم میں سے پھر چاہیئے کہ پورا کرے یعنی قرض ادا کرے جسپر اعتبار کیا اور چاہیئے کہ ڈرے خدا تعالیٰ سے جو پروردگار اُس کا ہے کہ اُس امانت میں چوری نہ کرے اور نہ چھپاؤ گواہی کو کہ چھپانا گواہی کا بڑا گناہ ہے اور جو کوئی چھپاوے گواہی کو پھر وہ مقرر گنہگار ہے دل اُس کا اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ خدا تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اگر ظاہر کرو گے اپنے جی کی بات یا چھپا رکھو اپنے دل میں اُسکو حساب لیوے گا تم سے اُن باتوں کا خدائے تعالیٰ پھر بخشے گا.

خدائے تعالیٰ جسکو چاہیگا اور عذاب کریگا جسے چاہے گا اور خدا ایتعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے سب کے دلوں کے احوال سے واقف ہے **فائدہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو خیال دل میں گذرتے ہیں اُن کا بھی حساب ہوگا یہ سن کر اصحاب نے کہا یارسول اللہ یہ بڑی مشکل ہوئی جو اپنے دل پر ہمارا اختیار نہیں ہے اُس میں جو برُے خیال آتے ہیں ہم مجبور ہیں جب اُن کا حساب لیا جائے گا تو بڑی خرابی ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم بنی اسرائیل کی طرح مت کہو کہ ہم نہیں مانتے یہ حکم بلکہ یوں کہو کہ قبول کیا ہم نے اور مدد چاہو خدائے تعالیٰ سے پھر اصحاب نے کہا کہ مانا ہم نے اور یقین لائے اس پر یہ بات پسند آئی خدائے تعالیٰ کو اور یہ آیت بھیجی خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل سے آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۚ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ایمان لایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر جو اُترا ہے اس پر اس کے پروردگار کے پاس سے اور مسلمان بھی ایمان لائے اسپر سب ایمان لائے خدائے تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور خدا ایتعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتابوں پر اور سب گذرے ہوئے پیغمبروں پر یعنی فرشتے پیدا کئے ہوئے فرمانبردار ہیں خدا ایتعالیٰ کے اور سب پیغمبر اور جتنی کتابیں اتری ہیں پیغمبروں پر سب برحق ہیں اور سچ ہیں اور جدا نہیں کرتے ہم کسی کو اس کے پیغمبروں میں سے یعنی یہود اور نصاریٰ کی طرح نہیں کہ کسی پیغمبر کو مانا اور کسی پیغمبر کو نہ مانا وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ اور کہتے ہیں یہ مسلمان کہ سنا ہمنے حکم خدائے تعالیٰ کا اور فرمانبرداری کی ہم نے اسکے حکم کی تیری بخشش چاہتے ہیں ہم اے پروردگار ہمارے اور تیری ہی طرف رجوع ہے سب کی لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۚ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ نہیں ڈالتا محنت میں اور تکلیف نہیں دیتا خدائے تعالیٰ کسی شخص کو مگر اتنا ہی جو اس سے ہو سکے اس شخص کے واسطے ہے جو کچھ کہ اس نے کیا ہے نیک کاموں سے اور اس پر ہے جو کچھ کہ اس نے کام کئے ہیں برے یعنی جو ہر کسی نے برُے یا بھلے کام کئے ہیں اپنے واسطے کئے ہیں ویسا ہی بدلہ اُسے ملیگا اے پروردگار ہمارے مت پکڑ ہم کو عذاب میں اگر بھولیں ہم یا چوکیں ہم یعنی اگر انجانی سے کچھ گناہ ہو جاوے ہم سے تو معاف کر دے اے پروردگار ہمارے نہ رکھ ہمپر بوجھ بھاری جیسا کہ رکھا تھا بوجھ بھاری ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے تھے رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۚ وَاغْفِرْ لَنَا ۚ وَارْحَمْنَا ۚ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ع ۴ اے پروردگار ہمارے اور نہ اٹھوا ہمسے اس کو جس کے اٹھانے کی ہم کو طاقت نہیں اور بخشدے اور درگذر ہم سے اور مہر کر ہم پر تو ہی ہے صاحب ہمارا پھر مدد کر ہماری کافروں کی قوم پر کہ ہم اُن پر فتح پاویں **فائدہ** یہ دعا خدائے تعالیٰ کو پسند آئی اور قبول کی آرزو مومنوں کی جو حکم ہمپر بھاری نہیں ہے اور دل میں جو گناہ کا خیال آوے جب تک ہاتھ پاؤں اور زبان سے ظاہر نہو تب تک اسکے واسطے پکڑا نہ جاویگا اور بھول اور چوک بھی خدائے تعالیٰ معاف کریگا اپنے فضل سے

سورۃ آل عمران مدنیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وھی مائتا آیۃ

الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ خدائے تعالیٰ ہی ایسا ہے کہ اسی کی بندگی کیجئے نہیں ہے کوئی خدائے تعالیٰ مگر وہی خدا ایتعالیٰ جو سزاوار ہے کہ اسی کی عبادت کیجئے وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۝ اتاری خدائے تعالیٰ نے تجھ پر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب سچی یعنی یہ قرآن شریف تجھے بھیجا ہے درست اور یہ قرآن موافق اور سچ ماننے والا ہے اُن کتابوں کو جو پہلے اس سے آئی تھیں اور اُوتارا توریت اور انجیل کو پہلے اس قرآن سے وہ کتابیں راہ دکھاتی تھیں بنی اسرائیل کو اور اُتارا انصاف جو جدا کرے سچ کو جھوٹ سے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ بیشک وہ لوگ جو نہیں مانتے خدائے تعالیٰ کی آیتوں کو ان کے واسطے سخت عذاب ہے خدائے تعالیٰ

عہ فضائل [illegible] آیات آخر سورہ بقرہ [illegible] رواہ الترمذی [illegible] حسن غریب [illegible] ابو مسعود [illegible] اصحاب الصحاح [illegible]

[illegible] شیطان [illegible] العالم [illegible]

[illegible] رواہ البخاری [illegible]

بڑا زبردست بدلہ لینے والا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۝ ھُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ بیشک خدائے تعالیٰ پر نہیں چھپی ہے کوئی چیز زمین میں کی اور نہ آسمانوں کی وہی خدائیتعالیٰ ہے جو تمہاری صورت بناتا ہے اے لوگوں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں جیسے چاہتا ہے بدصورت خواہ خوبصورت گورا کالا رنگ اندھا بوچا گھنا یا ہوا نیک بخت بدبخت بناتا ہے جیسا چاہتا ہے نہیں ہے کوئی خدا جسکی بندگی کیجئے مگر وہی ہے غالب حکمت والا ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ ھُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِہٰتٌ ؕ وہ خدائے تعالیٰ ہے جسنے اتارا تجھ پر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو جو قرآن کی بعضی آیتیں مضبوط ہیں جو مفصل ہے بیان اور معنے ان کے سو وہ آیتیں اصل قرآن کی ہیں اور سوا اُن کے اور آیتیں کئی طرف ملتی ہیں معنوں میں کہ ان آیتوں کے معنی سمجھنے مشکل ہیں ہر ایک کے سمجھنے میں نہیں آتے محکمات وہ آیتیں ہیں جن کے معنی صاف کھلے ہوئے ہیں کچھ خلش نہیں اُنکے معنوں میں اور آیات متشابہات وہ ہیں جن کے معنی صاف نہیں اور سمجھنے میں ہر ایک کے نہیں آتے کئی طرف نہیں ملتے ہیں فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَۃِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِہٖ ج وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ م پھر وہ لوگ جن کے دل میں کجی ہے سیدھی راہ سے پھرے ہوتے ہیں پیروی کرتے ہیں اور لگ جاتے ہیں اس چیز میں جو لفظ شبہے کا ہوتا ہے قرآن شریف سے تلاش کرتے ہیں اور ڈھونڈتے ہیں ہنگامہ اور خرابی اور تلاش کرتے ہیں وہ لوگ اس کے بند بٹھانے کو ان آیتوں کا بند بٹھانا کوئی نہیں جانتا مگر خدائے تعالیٰ ہی جانتا ہے جس نے وہ آیتیں بھیجی ہیں وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ اور جو مضبوط ہیں علم میں دین کے وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لاتے ان آیتوں پر جو یہ آیتیں محکمات اور متشابہات سب ہمارے پروردگار کی طرف سے اُتری ہیں اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقلمند لوگ **فائدہ** اس صورت میں نصاریٰ کو سمجھانا منظور ہے جو وہ بی بی مریم کو خدا کی عورت اور حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے اس سبب سے کہ خدائے تعالیٰ کی مہربانی کی باتیں اُن کے حق میں ایسی سنتے تھے جو مرتبہ بندگی سے زیادہ مرتبہ رکھتی ہیں اسواسطے خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر کتاب میں خدائیتعالیٰ نے کچھ باتیں رکھی ہیں کہ جن کے معنی صاف معلوم نہیں دیتے جو گمراہ لوگ ہیں ان آیتوں کے معنے اپنی عقل سے بناتے ہیں اور جو مضبوط ہیں علم میں دین کے وہ لوگ ان آیتوں کے معنی موافق اصل کتاب کے آیتوں کے ملاکر سمجھتے ہیں پھر اگر موافق ان کے سمجھ پاویں تو سمجھیں اور نہ سمجھ پاویں تو اس کے معنی خدائے تعالیٰ ہی پر چھوڑیں اور کہیں کہ خدائے تعالیٰ ہی اُن کے معنی خوب اور بہتر جانتا ہے جس نے بھیجی ہیں اور کچھ اپنی عقل سے غیر موافق محکمات کے معنی متشابہات کے نہ کہے جو کہ بڑا گناہ ہے اور وہی لوگ جو مضبوط ہیں علم میں دین کے وہ کہتے ہیں کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً ج اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ۝ اے پروردگار ہمارے مت پھیر ہمارے دلوں کو دین کے چلن سے بعد اس کے کہ راہ سیدھی اسلام کی تو نے دکھائی ہے ہم کو اور بخش دے ہم کو اپنی خاص مہربانی سے جو وہ توفیق ہے دین پر مضبوط رہنے کی بیشک تو ہی ہے بخشش کرنے والا سب طرح کی نعمت کا اور یہ کہتے ہیں رَبَّنَآ اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝ ع اے پروردگار ہمارے بیشک تو ہی جمع کرنے والا ہے سب لوگوں کا بعد مرنے کے حساب لینے کو ایک دن جس دن کے آنے میں کچھ شبہہ نہیں بیشک خدائے تعالیٰ بدلتا ہی نہیں اپنے وعدے کئے ہوتے کو یعنی قیامت کے دن سب سے حساب لینے کا وعدہ کیا ہے اور قیامت کا ہونا یقینی ہے اس میں خلاف نہیں اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا ؕ وَاُولٰٓئِکَ ھُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے اور نہیں مانتے حکم خدائے تعالیٰ کا نہ بچاوے گا اور نہ دور کرے گا ان سے مال اُن کا اور نہ اولاد اُن کی خدائے تعالیٰ کے عذاب سے کچھ ذرا بھی یعنی اگر چاہیں کافر کہ مال دے کر کچھ ذرا بھی عذاب کم ہو قیامت کے دن یا بیٹے حمایت کرکے عذاب کم کروادیں سو ہرگز نہ ہوگا اور وہ کافر ایندھن ہیں دوزخ کی آگ کے جس سے آگ زیادہ بھڑکے کَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ط کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ج فَاَخَذَھُمُ اللّٰہُ بِذُنُوْبِھِمْ ط وَاللّٰہُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ جیسی خصلت اور عادت فرعون کی قوم کی اور ان لوگوں کی جو پہلے فرعون سے تھے جو جھوٹا جانا ہماری آیتوں کو کہ پیغمبر معجزے دکھاتے تھے مگر پکڑا خدا تعالیٰ نے بسبب اُنکے گناہوں کے جو وہ نہ مانتے تھے اور جھوٹا کہتے تھے اور خدائیتعالیٰ سخت عذاب کرنے والا ہے کافروں پر اُحد کی لڑائی میں مسلمانوں کو شکست ہوئی تھی تو کافر خوش ہوتے تھے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰی جَھَنَّمَ ط وَبِئْسَ الْمِھَادُ ۝ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کو جو کافر ہوئے اور خوشی کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو شکست ہوئی

صلی اللہ علیہ وسلم
وقف النبی
وقف لازم

ع

جنگ اُحد میں۔ اُحد نام پہاڑ کا ہے ان کو کہہ اب تم مغلوب ہو گے دنیا میں اور ہارو گے مسلمانوں سے اور جمع ہو کر ہانکے جاؤ گے قیامت کو دوزخ کی
طرف اور بری جگہ ہے دوزخ کافروں کے رہنے کی قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ
مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ تحقیق کہ تھی تمہارے واسطے نشانی ٹھیک پیغمبر ہونے پر
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں فوجوں کے روبرو ہونے میں بدر کے دن بدر نام کنوئیں کا ہے لڑائی کے وقت ایک فوج تو لڑتی تھی صرف
خداتعالیٰ کی راہ میں سو یہ اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین سو تیرہ مومن تھے اور دوسری فوج کافروں کی جو لشکر تھا ابوجہل کا جس میں نو سو اور
پچاس مرد لڑنے والے تھے دیکھتے تھے مسلمان کافروں کو دوچند اپنی آنکھوں سے صریحاً اگرچہ دراصل تین حصے تھے کافر مسلمانوں سے اور خداتعالیٰ قوت
اور زور دیتا ہے اپنی مدد کا جسے چاہتا ہے بیشک اس بات میں کہ تین حصے فوج دو حصے نظر آوے صریحاً اور بیشک اسمیں عبرت اور خبردار ہونا ہے واسطے
دیکھنے والوں کے جو عقل کی آنکھ سے غور کے دھیان سے دیکھتے ہیں **فائدہ** بدر کی لڑائی میں جسکا احوال سورہ انفال میں ہے کافر نو سو اور پچاس تھے اور
مومن تین سو تیرہ تھے یعنی کافر بہت تھے پر مسلمانوں کے سامنے سے دوگنے نظر آتے تھے اس میں حکمت آلٰہی یہ تھی جو بہت دیکھکر ڈریں نہیں پھر خداتعالیٰ نے
مسلمانوں کو فتح دی اس بات سے چاہیے کہ کافر ڈریں زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ سنوارا اور بنایا ہے جاہل لوگوں کیواسطے
پسندیدہ چیزوں کی دوستی اور محبت کو جیسے عورتیں اور بیٹے اور خزانے جمع کئے ہوتے سونے اور روپے کے اور گھوڑے بنے ہوتے طیار ساز سے
اور اونٹ و خچر اور کھیتی اور یہ سب چیزیں جاہلوں کی آنکھوں میں پیاری لگتی ہیں جو عیش سے گذارتے ہیں دنیا کی زندگی میں اور خدائے تعالےٰ جو
وحدہٗ لاشریک ہے اسی کے پاس ہے اچھی جگہ رہنے کی مرنے کے بعد قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے لوگو میں بتاؤں
تمہیں اچھا کچھ ان چیزوں سے جن کا اوپر بیان کیا واسطے پرہیزگاروں کے یعنی سونے اور روپے سے اور گھوڑوں مویشی اور کھیتی سے اور جورو بچوں سے
بہتر چیز جو خداتعالیٰ کے نزدیک ہے اسے بتاؤں میں انکے واسطے جو شرک سے بچتے رہیں سو وہ اچھی چیز باغ ہیں کہ بہتی ہیں نہریں نیچے ان کے ہمیشہ رہیں
گے سو ان باغوں میں پرہیزگاروں کے واسطے عورتیں ہیں پاکیزہ اور ستھری اور رضامندی ہے خداتعالیٰ کی وہاں اُن پرہیزگاروں کیواسطے اور خداتعالیٰ
دیکھنے والا ہے اپنے بندوں کے احوال کا اور نیتوں کا سو وہ پرہیزگار جن کے واسطے یہ باغ ہیں اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے بیشک ایمان اور یقین لاتے ہم اور مانا ہم نے جو کچھ فرمایا تو نے پھر بخشدے
ہم سے ہمارے گناہ اور ایمان دے اور بچا ہم کو عذاب سے آگ جو دوزخ میں ہے اور وہی پرہیزگار اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ
وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝ صبر کرنے والے ہیں خدائے تعالیٰ کی بندگی کرنے میں اور مصیبت میں اور سچ بولنے والے ہیں اور حکم بجالاتے ہیں
خدائے تعالیٰ کا اور خیرات کرنیوالے ہیں اور بانٹنے والے ہیں خدائے تعالیٰ کی راہ میں اور بخشواتے ہیں اپنے گناہ پچھلی رات کو وقت دعا قبول ہونے
کا ہے شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ گواہی دی خدائے تعالےٰ
نے یہ کہ کوئی نہیں ہے خدا ایسا ہے جو اس کی بندگی کیجئے مگر اسی خدائے تعالیٰ کی بندگی کیجئے اور سب فرشتوں نے بھی یہی گواہی دی اور سب علم والوں نے
بھی یہی گواہی دی کہ وہی حاکم اور انصاف والا ہے نہیں کوئی خدا سوا اسی خدائے تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے جو وہ بڑا زبردست ہے مضبوط کام کرنیوالا
اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۟ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ
يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ بیشک دین بہت اچھا یہی مسلمان ہونا ہے خدائے تعالیٰ کے پاس جس طرح کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اسلام کی راہ بتاتے ہیں اور مخالفت نہ کرتے تھے یہود اور نصاریٰ جو کتاب والے ہیں دین اسلام میں اور نہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پیغمبر ہونے میں مگر مخالفت کے بعد اس کے کہ جب ان کے پاس آئی خبر یعنی قرآن جب اترا تب انہوں نے مخالفت کی ضد اور حسد سے آپس میں
جو کوئی نہ مانے خدائے تعالیٰ کی آیتوں کو جو قرآن شریف ہے پھر خدائے تعالیٰ جلدی حساب لینے والا ہے نہ ماننے والوں سے **فائدہ** اول یہود اور

النصف

نصاری توریت اور انجیل سے معلوم کرکے کہتے کہ آخری زمانے کا پیغمبر پیدا ہوگا اس کی کتاب اور دین اسلام اس کا برحق اور سچ ہوگا جو کوئی ہماری اولاد سے اس
وقت ہووے وہ قبول کرے اور ان کا گمان یہ تھا کہ ہماری قوم بنی اسرائیل میں سے آخری زمانے کا پیغمبر ہوگا پھر جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بنی اسماعیل میں سے پیدا ہوئے تو انہیں حسد آیا کہ اگر ہم اُن کی متابعت کریں تو ہماری یہ عزت اور حرمت جاتی رہے گی اس سبب سے انہوں نے وہ آیتیں
توریت اور انجیل کی جن میں صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھیں چھپائیں اور بدل ڈالیں اور مخالفت کی آپس میں حسد سے فَاِنْ حَآجُّوْكَ
فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ
ربع الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ پھر اگر یہ کافر جھگڑیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پھر کہہ تو کہ میں نے تابع کیا اور سونپ دیا اپنے آپ کو خدا تعالیٰ
کے حکم پر اور جو کوئی میرے ساتھ ہے اس نے بھی سونپ دیا اپنے کو اور کہہ یہود اور نصاریٰ کو جو کتاب والے ہیں اور عرب کے کافروں کو کہ کہ یہ بغیر پڑھے
ہوتے ہیں کہ جن پر کوئی کتاب اور پیغمبر نہیں اترا ان سب کو کہہ کہ تم بھی تابع ہوتے ہو اور اسلام لاتے ہو اور حکم خدائے تعالےٰ کا مانتے ہو پھر اگر مانا اور اسلام
لائے اور حکم برداری کی تو تحقیق سیدھی راہ پائی خدائے تعالےٰ کی خوشنودی کی اور اپنی نجات کی راہ پائی اور اگر منہ پھیرا اسلام لانے سے تو سوا
اس کے نہیں کہ تجھ پر اے **محمد** صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہونچانا ہے پیغام کا اور کچھ تیرا ذمہ نہیں اور خدائے تعالیٰ دیکھتا ہے اپنے بندوں کو کہ
کون قبول کرتا ہے اسلام اور کون انکار کرتا ہے اس سے اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ
الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوتے خدائے تعالیٰ کی آیتوں سے اور قتل کرتے
ہیں پیغمبروں کو ناحق اور قتل کرتے ہیں ان لوگوں کو جو کہتے ہیں انصاف کی سچ بات لوگوں میں سے سوا پیغمبروں کے پھر خبر دے ان کافروں
کو جنہوں نے پیغمبروں کو اور مومنوں کو قتل کیا سخت تکلیف سے **فائدہ** کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل نے ایک دن اتوار کے چڑھتے وقت پینتالیس
پیغمبروں کو قتل کیا پھر ایک سو بارہ دادرزاہد کو جو انھیں بدکاموں سے منع کرتے تھے اسی دن اترتے وقت مار ڈالا اور سمجھتے تھے کہ ہم
نے ان کو واجبی قتل کیا اس سبب سے انھیں عذاب دکھ دینے والے کی خبر ملی یہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ وہی لوگ ہیں کہ اُن کی محنت خراب اور ضائع ہوئی دنیا میں اور دین میں اور نہیں ہے کوئی
ان لوگوں کا یار مدد کرنے والا قیامت کے دن اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ
يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ کیا نہیں دیکھا تو نے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کی طرف جن کو ملا ہے کچھ حصہ کتاب
توریت سے یعنی کچھ توریت کی خبر رکھتے ہیں جو بلاتے ہیں اُن کو توریت کی طرف کہ حکم کرے توریت ان میں پھر وہ پھرے جاتے ہیں بعضے ان میں سے اور
وہ ہٹے جاتے ہیں منہ پھیر کر تغافل کرکے **فائدہ** کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودیوں کو کہا کہ تم ایمان لاؤ انہوں نے
جواب دیا کہ ہم اپنے عالموں کو لاکر دین کی بحث کرینگے حضرت نے فرمایا کہ اچھا پر وہ آیتیں توریت میں کی لاؤ جس میں میری تعریف لکھی ہے انہوں
نے نہ مانا اور وہ آیتیں حاضر نہ کیں ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ اور یہ نہ ماننا
یہودیوں کا اس سبب سے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم کو آگ نہ پہونچے گی مگر چند گنتی کے دن اور بہکے یہ اپنے دین میں اس چیز پر جو بہتان بنایا ہے اُنہوں نے آپ
فائدہ یہودی قضیہ میں اپنی کتاب توریت پر عمل نہیں کرتے اور گناہوں پر دلیر ہیں اس سبب سے جو اُن کے اگلے اپنے جی سے جھوٹ بناکر توریت میں
لکھ گئے ہیں یہ کہ اگر کوئی یہودی بہت گنہگار ہوگا تو اسے سات دن سے زیادہ عذاب نہ ہوگا جو پیغمبر حضرت یعقوب اور ان کے باپ اور دادا جلد ہمارے
عذاب سے چھڑا لینگے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ پھر کیا
ہوگا حال ان کا جب ہم اکٹھے کریں گے ان کو ایک حساب لینے کو جو اس دن کے آنے میں کچھ شک نہیں اور پاتے کا پورا بدلہ ہر ایک شخص اس کام کا
جو اس نے کئے ہیں دنیا میں اور ظلم نہ دیکھیں گے یعنی نیک کام کرنے والوں کو ثواب کچھ کم نہ ملے گا اور بدکام کرنے والوں کو عذاب زیادہ نہ ہوگا ان
کے کاموں سے جو کچھ ہوگا قیامت کے دن سب واجبی ہوگا قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ
تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے خدا تعالیٰ

پروردگار ساری خلق کے مالک بادشاہت کے توہی دیوے اور بخشے بادشاہت جسکو چاہے اور چھین لیوے بادشاہت جس سے چاہے اور عزت دیوے جسے چاہے تو اور خوار کرے جسے چاہے تو تیرے ہاتھ ہے سب خوبی بیشک توہی سب پر قدرت رکھتا ہے جو چاہے سو کر سکتا ہے تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ توہی لے آوے رات کو دن میں گرمیوں کے وقت اور توہی لے آتا ہے دن کو بیچ رات کے جاڑوں میں یعنی گرمیوں میں رات کو دن میں داخل کرتا ہے جو رات چھوٹی ہوتی ہے اور دن بڑا ہو جاتا ہے پھر جاڑوں میں دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے جو دن چھوٹا ہوتا ہے اور راتیں بڑی اور باہر نکالتا ہے تو زندے کو مُردے میں سے جیسے کہ نطفۂ مردہ میں سے حیوان اور انسان زندہ پیدا کرتا ہے یا بیج مردہ سے گھاس اور سبزہ زندہ پیدا کرتا ہے یا جاہل اور کافر جو مثال مردے کے ہیں اُن سے باہر نکالتا ہے اولیا اور مومن اور باہر نکالتا ہے مُردے جیتوں میں سے جیسے حیوان اور آدمیوں سے نطفہ اور پرندوں سے انڈا یا نیک بختوں سے بدبخت پیدا کرتا ہے جیسے حضرت نوح علیہ السلام سے اُنکے بیٹے کنعان کو کافر پیدا کیا اور توہی روزی دیوے جسے چاہے تو بے حساب ان گنت **فائدہ** یہودی سمجھتے تھے کہ ہم جیسے اول بزرگ تھے ویسے ہی ہمیشہ رہینگے خدا تعالیٰ کی بے نیازی سے بے خبر تھے کہ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے جسے چاہے ذلت دے بھلوں سے بُرے اور بُروں سے نیک پیدا کرے کافروں سے پیغمبر اور اولیا پیدا کرے اور پیغمبروں اور اولیاؤں کی اولاد کافر کرے مالک و مختار ہے جسکو چاہے دولت اور بادشاہی بخشے جس سے چاہے چھین لیوے اور ذلیل کرے لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ط وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ط وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ کہ نہ پکڑیں مسلمان کافروں کو دوست اور رفیق اپنا مسلمانوں کو چھوڑ کر یعنی مسلمانوں سے ہی دوستی کریں کافروں سے ہرگز اخلاص نہ کریں اور جو مسلمان کافر سے دوستی کرے پھر نہیں ہے خدا تعالیٰ کے دین سے وہ شخص کچھ بھی یعنی اُس میں دینداری کچھ نہیں مگر یہ کہ ڈرتے رہو تم اے مسلمانو کافروں کے دُکھ دینے سے بے نہایت ڈرنا اور خدا تعالیٰ ڈراتا ہے تمکو اپنے عذاب سے جو نافرمانی کرو اور خدائے تعالیٰ ہی کی طرف پھر جانا ہے تم سب کو قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ط وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کو کہ اگر چھپا رکھو گے تم اُس چیز کو جو تمہارے دلوں میں ہے دوستی کافروں کی یا اُسے ظاہر کرو تم جانتا ہے اُسے خدا تعالیٰ اور جانتا ہے خدا تعالیٰ وہ جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اُسے سب چیزوں کی خبر ہے اور خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ج وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ج تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا ط وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ط وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۝ جسدن کہ پاوے گا ہر شخص جو کچھ کہ کی ہے اُس نے نیکی روبرو آویگی اُس کے اور جو کچھ کیا ہے بُرا کام سو چاہے گا وہ بُرا کام کرنے والا کہ ہووے درمیان اُس کے اور اُسکے بُرے کام کے جدائی بہت بڑی دور کی اور ڈراتا ہے خدا تعالیٰ تمکو اپنے عذاب سے اے بُرے کام کرنیوالو اور خدا تعالیٰ بہت مہربان ہے بندوں پر یہود اور نصاریٰ کہتے تھے کہ ہم بہت بڑے دوست ہیں خدا تعالیٰ کے خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود اور نصاریٰ کو کہ اگر ہو تم جو دوست رکھتے ہو خدائے تعالیٰ کو تو پھر تابعداری کرو تم میری کہ چاہے تمکو خدائے تعالیٰ اور بخشے تمکو تمہارے گناہ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے **فائدہ** اگر کوئی کسی کو چاہے تو اس طرح چاہے کہ جسطرح اُس کی خوشی ہو تو وہ بھی اُسے چاہے نہ یہ کہ جسطرح اپنا جی چاہے اور خدا تعالیٰ اگر بندوں کو چاہے تو اُنکے گناہ بخشے اور مہربان ہو اور اس سے زیادہ خیال عبث ہے قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حکم بجا لاؤ خدائے تعالیٰ کا اور اُس کے بھیجے ہوئے کا پھر اگر نہ مانیں اور تیرے کہنے سے پھر جاویں تو پھر بے شک خدا تعالیٰ دوست نہیں رکھتا کافروں کو **فائدہ** یعنی بندے کی محبت یہی ہے کہ شوق ملے اللہ کے کام پر اور حکم پر دوڑے اب خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کے حق میں محبت کے اور پسند کے لفظ فرمائے ہیں سو محبت کے لفظ وہی ہیں جو سن چکے اور پسند کے لفظ اپنے نزدیک کے لوگوں کے حق میں فرمائے ہیں خدائے تعالیٰ نے سو ایسے لفظوں پر شبہہ نہ کھایا چاہیے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ بیشک خدا تعالیٰ

مع ع

نے پسند کیا حضرت آدم علیہ السلام کو اور حضرت نوحؑ کو اور حضرت ابراہیمؑ اور انکی اولاد کو اور عمران کی اولاد کو ان سب پر سلام خداے تعالی کا جو اُنہیں پسند کیا سارے جہاں کی خلقت سے **فائدہ** عمران نام ہے حضرت موسی علیہ السلام کے باپ کا اور حضرت مریم علیہا السلام کے بھی باپ کا نام عمران ہے لیکن یہاں حضرت مریم ہی کے باپ کا مذکور ہے ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور اسی طرح پسند کی اولاد بعضے بعضوں کے سے اور خداے تعالی سنتا ہے سب کی باتیں سچی اور جھوٹی سب جانتا ہے سب کی نیتیں اور دلوں کے خیال اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ یاد کر یعنی بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصاریٰ کے سامنے کہ جب کہا عورت عمران کی نے کہ وہ ماں تھی حضرت مریم کی کہ اے پروردگار میرے مقرر میں نے نذر کیا تیرے جو کچھ کہ ہے میرے پیٹ میں بچہ آزاد کیا اُسے تیرے نام پر جو وہ ساری عمر تیری بندگی اور تیرے گھر بیت المقدس کی خدمت کیا کرے اور دنیا کا کام کچھ نہ کرے پھر تو اے پروردگار قبول کر یہ نذر مجھسے بیشک تو ہی ہے سننے والا سب کی باتوں کا ظاہر اور باطن جاننے والا ہے سب کے احوال کا اور نیتوں کا **فائدہ** اُس اُمت میں یہ بھی دستور تھا کہ بعضے لوگ اپنے بیٹوں کو اپنی خوشی سے دنیا کے کاروبار سے آزاد کر کے خداے تعالی کی نیاز کرتے تھے عمران کی عورت نے جو انکا نام بی بی حنہ تھا وہ حمل سے تھیں سو بچے کے ہونیسے پہلے ہی یہ نذر کی فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ۝ پھر جب بی بی حنہ عمران کی عورت نے جنا حضرت مریمؑ کو تو کہا بی بی حنہ نے کہ اے پروردگار میرے میں نے تو جنی بیٹی. اب خداے تعالی فرماتا ہے کہ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۭ اور خداے تعالے خوب جانتا ہے اُس چیز کو جو کچھ کہ جنی پھر اب یہ بی بی حنہ کہتی ہیں کہ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّىْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّىْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ اور نہووے بیٹا جیسے کہ بیٹی ہوتی ہے یعنی بیٹا مسجد کی خدمت کو بہتر ہے بیٹی سے کیا خدمت ہوگی مسجد کی اور میں نے اسکا نام رکھا مریمؑ اور تیری پناہ میں دیتی ہوں اُسکو اور اسکی اولاد کو شیطان مردود کے فریب سے **فائدہ** جب حضرت مریمؑ پیدا ہوئیں تب اُنکی والدہ غمگین ہوئیں اور جانا کہ میری نذر یہ پوری نہ ہوئی کس واسطے کہ بیٹی کو نذر کرنا دستور نہ تھا اور معنی مریم کے اُنکی بولی میں لونڈی خداے تعالے کے ہیں فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۝ پھر قبول کیا حضرت مریم کی ماں کی نذر کو اُس کے پروردگار نے اچھی طرح کا قبول کرنا اور اُگایا یعنی بڑھایا حضرت مریم کو اچھی طرح کا بڑھانا **فائدہ** حضرت مریم کی والدہ بی بی حنہ نے خواب دیکھا کہ کوئی بزرگ کہتا ہے کہ اگرچہ یہ لڑکی ہے پر خداے تعالے نے اسکی قبول کیا نذر میں اسے مسجد میں لیجا پھر فجر کو بی بی حنہ اُٹھیں تو حضرت مریمؑ کو بیت المقدس میں لیگئیں مسجد کے بزرگوں نے اول تو کہا کہ بیٹی کا رکھنا دستور نہیں پھر جب اُنکا خواب سنا تب قبول کیا اور حضرت زکریا جو حضرت مریم کے خالو لگتے تھے وہی پالنے لگے اور حضرت مریم کی خالہ نے جو حضرت زکریا کی بی بی تھیں اپنے پاس رکھا جب حضرت مریم کو کچھ ہوش آیا اُن کے واسطے مسجد میں ایک الگ حجرہ حضرت نے بنایا دِن کو اُس حجرے میں عبادت کرتیں اور رات کو حضرت زکریاؑ اپنے ساتھ گھر لیجاتے حضرت مریم سے نو برس کی عمر میں یہ کرامات ظاہر ہونے لگے کہ بغیر موسم کے میوے خداے تعالی کیطرف سے آیا کرتے وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۭ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ اور سپرد کیا حضرت مریمؑ کو حضرت زکریاؑ کے ہر وقت جو آتے حضرت مریمؑ کے پاس حضرت زکریاؑ انکے حجرے میں تو پاتے حضرت مریم کے پاس کھانے کی چیزیں میووں میں سے بغیر بہار کے تب قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ کہا حضرت زکریاؑ نے اے مریمؑ کہاں سے آیا یہ میوہ بے بہار کا تیرے پاس کہا حضرت مریمؑ نے کہ میوہ خداے تعالی کے پاس سے آتا ہے بیشک خداے تعالے ہی روزی دیتا ہے جسے چاہتا ہے ان گنت بے حساب **فائدہ** حضرت زکریا کو ساری عمر اولاد نہیں ہوئی تھی اور نا اُمید تھے فرزند کے پیدا ہونے سے جب بغیر بہار کا میوہ دیکھا تو امیدوار ہوئے کہ شاید مجھے بھی زندگانی کا پھل ملے تب خداے تعالی سے اولاد مانگی هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۝ اسوقت اسی محراب میں دعا مانگی زکریا پیغمبر علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے جو کہا کہ اے پروردگار میرے بخش مجھکو اپنے پاس سے اولاد ستھری پاکیزہ گناہوں سے بیشک تو اپنے کرم سے سننے والا ہے دعا کا فَنَادَتْهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَهُوَ قَاۗىِٕمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ پھر آواز دی حضرت زکریا کو فرشتوں نے خدا تعالی کے حکم سے اور حضرت زکریا بھی کھڑے نماز پڑھتے تھے محراب کے اندر یہ آواز دی فرشتے نے کہ بیشک خداے تعالی خوشخبری دیتا ہے تجھے اے زکریاؑ بیٹا ہونیکی جو اُس کا نام یحییٰ

رکھا ہے اور وہ یحییٰ سچا کہے گا حضرت عیسیٰ کو جو حکم خدا تعالیٰ کا ہے اور وہ سردار ہوگا اور عورت سے اور سب گناہوں سے بچا رہیگا اور وہ نبی ہوگا نیک بختوں
سے **فائدہ** یعنی حضرت یحییٰ پیدا ہو کر کہے گا کہ حضرت عیسیٰ سچے پیغمبر ہیں اور خدا تعالیٰ نے انہیں خطاب دیا ہے اپنا علم یعنی صرف حکم سے پیدا
ہوئے بغیر باپ کے جب حضرت ذکریا پیغمبر کو یہ خوشخبری دی تو قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِىَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِىْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ
مَا يَشَآءُ ○ کہا حضرت زکریا پیغمبر نے کہ اے پروردگار میرے کہاں سے ہوگا مجھکو بیٹا اور بیشک کہ مجھپر آپہنچا ہے بڑھاپا اور عورت میری بانجھ ہے کہا فرشتوں
نے کہ اسی طرح خدا تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے **فائدہ** حضرت زکریاؑ نے پوچھا کہ اے پروردگار مجھے جوان پھر کرے گا یا ایسے بڑھاپے میں فرزند مجھے
دلوے گا حکم ہوا کہ اسی بڑھاپے میں اور خدائے تعالیٰ ایسے ہی کام کرتا ہے جو عقل میں نہ آویں قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّىْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ
اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِىِّ وَالْاِبْكَارِ ○ کہا حضرت زکریا پیغمبر نے کہ اے پروردگار میرے ظاہر کر میرے واسطے کوئی نشانی جو معلوم ع ۴ ۱۲
ہووے کہ میری عورت حمل سے ہے کہا فرشتے نے کہ نشانی تیرے واسطے وہ ہے کہ تو بات نہ کر سکے گا تین دن تک مگر اشارے سے ہاتھ کے یا آنکھ
کے یا اپنا مطلب لکھکر دکھاویگا اور یاد کر اپنے پروردگار کو بہت اور تسبیح کہہ شام اور صبح کو احوال حضرت زکریا کا سورہ مریم میں آویگا **فائدہ** جب حضرت
یحییٰ اپنی ماں کے پیٹ میں اُترے تو حضرت زکریاؑ کی زبان منہ میں پھول گئی ایسی جو تین دن تک بات نہ کر سکے اُسوقت عمر حضرت زکریا کی ایک سو برس
کی تھی اور انکی بی بی کی دو کم سو برس کی عمر تھی اور اُن ہی دنوں میں حضرت عیسیٰ حضرت مریم کے پیٹ میں پیدا ہوئے تھے اسی طرح وَاِذْ قَالَتِ
الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ○ اور جب کہا فرشتوں نے کہ اے مریم بیشک خدا تعالیٰ نے
قبول کیا اور چن لیا تجھکو اور پاکیزہ بنایا تجھکو سب طرح کی آلودگی اور شرک سے اور پسند کیا تجھکو سارے عالم کی عورتوں پر جو کسی عورت کے بغیر خاوند لڑکا
پیدا نہیں ہوتا سو تجھے ہوگا اور کہا فرشتے نے کہ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ○ اے مریم فرمانبرداری کر اپنے پروردگار کی
اور سجدہ کر اُسکو اور رکوع کر ساتھ رکوع کرنے والوں کے یعنی نماز جماعت سے پڑھ بیت المقدس کے عالموں کے ساتھ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ
نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ○ یہ باتیں حضرت زکریاؑ اور یحییٰ اور
حضرت مریم علیہم السلام کی جو بیان کیں جو خبریں غیب کی ہیں سو یہ خبریں ہمنے بھیجی ہیں تیرے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ تھا تو سوا اسے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکے پاس جسوقت کہ ڈالے انہوں نے اپنے قلم پانی میں جو کون اُن میں سے ذمہ پالنے کا بی بی مریم کے لیوے اور تو اے محمد نہ
تھا انکے پاس کہ جب وہ بیت المقدس کے سردار آپس میں جھگڑتے تھے جو ہر ایک کہتا تھا کہ میں پالوں بی بی مریم کو **فائدہ** بیت المقدس کے بزرگوں
نے جب حضرت مریم کی والدہ کا خواب سنا تو سب لگے چاہنے کہ ہم پالیں بی بی مریم کو آخر کو یہ بات ٹھہری جو ہر ایک نے اپنا قلم جس سے توریت لکھتے
تھے بہتے پانی میں ڈالا تو سب کے قلم پانی کے بہاؤ پر بہنے لگے اور حضرت زکریاؑ کا قلم اُلٹا بہا تب اُن ہی پر حضرت مریم کا پالنا مقرر ٹھہرا اِذْ قَالَتِ
الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ○ جب
کہا فرشتوں نے کہ مریم بیشک خدا تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے تجھے ایک اپنے حکم کی یعنی تجھے ایک بیٹا ہونیکی خوشخبری دیتا ہے جو نام اسکا مسیح عیسیٰ مریمؑ کا بیٹا مرتبہ
والا خوبصورت دنیا میں اور آخرت میں ہے اور نزدیکوں میں ہوگا خدا تعالیٰ کے **فائدہ** حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونیکی خبر اگلے نبیوں نے دی تھی کہ مسیح
پیغمبر پیدا ہوگا جس سے بنی اسرائیل کا عروج ہوگا مسیح جس کے ہاتھ لگانے سے سب بیماریاں جاتی رہیں کہ ہمیشہ ملکوں میں سیر کرتا رہے۔ لیکن ایک
جگہ مقرر ہو کر نہ رہے سو حضرت عیسیٰ مسیح پیدا ہوئے اور یہودی انہیں نہیں مانتے جب یہودیوں میں دجال پیدا ہوگا وہ اپنے تئیں کہے گا کہ میں
مسیح ہوں اُسکو یہودی مسیح سمجھیں گے اور فرشتے نے کہا حضرت مریم کو کہ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ اور وہ باتیں کریگا لوگوں سے
جبکہ تیری گود میں ہوگا پالنے میں جھولنے کے لائق یعنی چھوٹا ہوگا اور باتیں کرے گا اُسوقت کہ جب ہوگا ادھیڑ یعنی جبکہ سفیدی آنی شروع ہوگی نیک بختوں
سے ہوگا **فائدہ** یعنی یہ معجزہ اُس کا ہوگا کہ کئی دن کا پیدا ہوا باتیں کریگا اور جب بڑا ہوگا تو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی راہ بتاویگا پھر حضرت مریم نے فرشتے سے
یہ باتیں سنکر قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○
کہا کہ اے پروردگار میرے کہاں سے ہوگا مجھکو بیٹا اور مجھے تو ہاتھ نہیں لگایا کسی آدمی نے اور بغیر خاوند کے کبھی کسی عورت کو بچہ نہیں ہوا کہا فرشتے نے

اسی طرح پیدا ہوگا جیسے کہ تم ہو خدا تعالیٰ پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے جس وقت کہ چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے ایک کام کو تو یہی کہتا ہے اُس کام کو کہ ہو جا تیار وہ بنکر تیار ہو جاتا ہے یعنی ایک آن میں اُسکے حکم سے سب کچھ ہوتا ہے کچھ اسباب کا محتاج نہیں ہے خدا تعالیٰ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اور سکھاویگا اُسیکو خدا تعالیٰ کتاب اُتری ہے حضرت شیث اور حضرت ابراہیم علیہما السلام پر اور حلال حرام کا علم سکھاویگا اور توریت اور انجیل سکھاویگا۔ اور کریگا خدائے تعالیٰ اُسے پیغمبر برحق اپنی طرف سے بھیجا ہوا بنی اسرائیل کیطرف سو آنکر کہیگا وہ کہ بیشک آیا میں تمہارے پاس نشانی لیکر تمہارے پروردگار سے یعنی معجزے لیکر آیا ہوں۔ مجھے پیغمبر برحق جانو اور معجزے یہ ہیں کہ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ مقرر بنا دیتا ہوں میں تمکو مٹی سے جانور کی شکل پھر اسمیں پھونک ماروں تو پھر ہو جاوے وہ مٹی کا بنا ہوا اُڑتا جانور خدا تعالیٰ کے حکم سے **فائدہ** سو کر دکھایا کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چمگادڑ کی شکل کا مٹی کا جانور بنا کر جو پھونکتے اُسکے منہ میں تو وہ اُڑ جاتا وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ اور تندرست خاصہ کرتا ہوں میں اُسے جو ماں کے پیٹ کا اندھا پیدا ہوا اور کوڑھی کو بھی اچھا تندرست کرتا ہوں اور جلاتا ہوں میں مردے کو خدا تعالیٰ کے حکم سے **فائدہ** کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو مُردے جلائے تھے اُن میں سے ایک حضرت سام بیٹے حضرت نوح علیہ السلام کے بھی تھے جو ان کی وفات کو چار ہزار برس گذرے تھے وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ اور بتا دیتا ہوں تمہیں وہ چیز جو تم اپنے گھر کھا کر آؤ اور وہ بھی بتاؤں میں جو کچھ کہ گھر میں چھوڑ کر آؤ ان معجزوں میں البتہ نشانی پوری ہے تمہارے واسطے اوپر سچ بولنے میرے کے اگر ہو تم یقین لانیوالے اور مجھے سچا پیغمبر جاننے والے **فائدہ** حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو توریت اور سب کتابیں اگلے پیغمبروں کی بغیر پڑھے آتی تھیں اور یہ سب معجزے دکھاتے تھے وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِىْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اور سچا بتاتا ہوں میں اُسکو جو مجھ سے پہلے تھی توریت یعنی توریت پر اقرار کرتا ہوں کہ سچ اُتری ہے خدا تعالیٰ کے پاس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور حلال کروں میں تمہارے واسطے بعضی وہ چیز جو حرام تھی تم پر اور آیا ہوں میں تمہارے پاس نشانی لے کر تمہارے پروردگار سے پھر ڈرو تم خدا تعالیٰ سے میری مخالفت کرنے میں اور تابعداری کرو تم میری **فائدہ** یہودیوں پر چربی گائے اور بکری کی حرام تھی اور بعضے جانور بھی اور شکار مچھلی کا دن ہفتے کے تھا اور کئی چیزیں مشکل تھیں سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حلال اور آسان کیا اور باقی سب حکم توریت کا رہا اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ بیشک خدا تعالیٰ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہے پھر اُسکی بندگی کرو یہی راہ سیدھی ہے خدا تعالیٰ کی خوشی کی اور تمہارے چھٹکارے کی فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِىْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ پھر جب معلوم کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں سے بات کفر کی یعنی یہودیوں نے ملکر قصد کیا کہ حضرت عیسیٰ کو شہید کریں تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام شام سے بھاگ کر مصر میں آئے اور دریا کے کنارے پر دیکھا کہ دھوبی کپڑے دھوتے ہیں اُنہیں کہا کہ تم کیا دھوتے ہو میں تمہیں جان کو دھونا اور پاک کرنا بتاؤں وہ ایمان لائے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُنہیں کہا کہ کون ہے ایسا جو میری مدد کرے خدائے تعالیٰ کی راہ میں کہا حواریوں نے یعنی اُن ہی دھوبیوں نے کہا کہ ہم مدد کرنیوالے ہیں خدائے تعالیٰ کے دین کی اور تو عیسیٰ گواہ رہ کہ ہم نے حکم مانا خدا تعالیٰ کا **فائدہ** حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ یار کا خطاب حواری تھا حواری دراصل دھوبی کو کہتے ہیں اُنسے پہلے دو شخص جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور تابعداری کی وہ دھوبی تھے اس سبب سے ان کا خطاب حواری ٹھہرا **فائدہ** اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دراصل رسول تھے بنی اسرائیل کے واسطے جب اُنہوں نے معلوم کیا کہ بنی اسرائیل میرا دین قبول نہیں کرتے تب چاہا کہ کسی اور دین کو رواج دویں خدا تعالیٰ نے اُنکے دین کو حواریوں کے سبب سے غیروں کو پہنچایا۔ اب تک بنی اسرائیل اُنکے دین میں کم ہیں حواریوں نے اپنے ایمان پر حضرت عیسیٰ کو گواہ کرکے یہ دعا مانگی کہ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ اے پروردگار ہمارے ہم ایمان لائے اس چیز پر جو تو نے اُتاری یعنی انجیل کو برحق جانا ہمنے اور تابعداری کی ہمنے تیرے بھیجے ہوئے کی جو عیسیٰ علیہ السلام کو برحق پیغمبر جانا پھر لکھ تو اے پروردگار ہمکو گواہی دینے والوں میں یعنی جنہوں نے تیری واحدانیت پر گواہی دی ان میں شامل کر ہمکو وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ اور مکر کیا

ع ۵ ۱۳

یہودیوں نے اور خدا تعالی نے سزا دی اُنکے مکر کی اور خدا تعالی بہت اچھا مکر کی سزا دینے والا ہے **فائدہ** یہودیوں نے جمع ہو کر بڑی تلاش سے حضرت عیسی علیہ السلام کو ڈھونڈھ لا کر ایک مکان میں بند کیا یار حضرت عیسی کے سب بھاگ گئے اور یہودیوں نے ساری رات اُس مکان کی چوکی دی صبح ایک شخص کو اس حجرے میں بھیجا تو پکڑ لاوے خدا تعالی نے حضرت عیسی کو اُس رات آسمان پر اُٹھا لیا تھا وہ شخص جو اندر گیا تھا دیکھا تو کوئی نہیں جب ڈھونڈھ کر نکلا تو خبر دیوے کہ یہاں حضرت عیسی نہیں خدا تعالی نے حضرت عیسی کی شکل اسپر ڈالدی جب ہی وہ نکلا باہر لوگ جو راہ دیکھتے تھے اُس کی صورت دیکھتے ہی چمٹ گئے وہ بہتیرا کہتا رہا کہ میں وہ ہوں جو پکڑنے گیا تھا کسی نے نہ سُنا اور اُسے سولی پر چڑھا دیا اور مارے پتھروں کے ہلاک کیا یہ دی اللہ تعالی نے انکو مکر کی سزا اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ جب کہا خدا تعالی نے کہ اے عیسی میں بھر لوں گا تجھکو دنیا میں سے اور اٹھا لوں گا تجھکو اپنی طرف اور پاک کروں گا تجھکو یعنی بے ڈر کروں گا تجھکو ان لوگوں سے جو کافر ہیں تیرے دین سے اور تجھپر یقین نہیں لاتے اور کروں گا اُن لوگوں کو جو تیری تابعداری کرتے ہیں اوپر اور غالب اُن لوگوں سے جو کافر ہیں قیامت کے دن تک پھر میری طرف پھر آنا ہے تم سبکو پھر حکم کروں گا میں تم میں جن باتیں میں تم جھگڑتے تھے **فائدہ** عیسی علیہ السلام کے تابعداروں جو نصاری تھے اب مسلمان ہیں یہودیوں پر غالب ہوئے اور ہمیشہ یہودی انکے ہاتھ سے ذلیل اور خوار رہینگے فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ پھر وہ لوگ جو کافر ہوئے پھر اُن کو عذاب کرونگا میں سخت دنیا میں قتل اور بندی کا اور آخرت میں بھی عذاب سخت دوزخ کا جو ہمیشہ اُسی عذاب میں رہیں گے اور نہ ہوگا انکے واسطے کوئی یاروں سے اور نہ مدد کرنے والوں سے وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اُنہوں نے پھر اُنکو پورا دیویگا خدا تعالی حق اُنکا اور خدا تعالی دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور نا انصافوں کو ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ یہ احوال پیغمبر گذرے ہوؤں کا ہم پڑھ سناتے ہیں تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آیتوں سے اور مذکور سچا اور محکم مضبوط یعنی قرآن شریف جو دلالت کرے اور معجزہ ہے تیرے رسول ہونے پر **فائدہ** کہتے ہیں کہ جب نصاری نے یہ بیان حضرت عیسی علیہ السلام کا سنا تو برا مانا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت عیسی کو کیوں گالی دیتا ہے اور اُنہیں بندہ کہتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا معاذ اللہ کہ عبد اللہ کہنا حضرت عیسی کو گالی ہووے وہ بندہ خدا تعالی کا بھیجا ہوا ہے اور خاص ہے اور پسند کیا ہوا ہے اور نیک بخت پاکیزہ بی بی سے پیدا ہوا ہے نصاری کو نہایت غصہ آیا اور کہا کہ اگر وہ خدا کا بیٹا نہیں تو بتاؤ کہ اُس کا باپ کون ہے اور کوئی بھی دنیا میں بغیر باپ کے پیدا ہوتا ہے خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ بیشک مثال حضرت عیسی کے پیدا ہونے کی خدا تعالی کے نزدیک جیسی مثال حضرت آدمؑ کی ہے جو پیدا کیا خدا تعالی نے حضرت آدم کو بغیر ماں باپ کے مٹی سے پھر کہا اسکو ہو پس وہ ہو گیا **فائدہ** یعنی حضرت آدم کو جو بغیر ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اُسے خدا کا بیٹا نہیں کہتے پھر جو شخص کہ پیدا ہوا ماں سے بغیر باپ کے اُسے کیوں کہ بیٹا خدا کا کہتے ہیں اور خدائے تعالی قدرت رکھتا ہے جو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا اگر ایک کو بغیر باپ کے فقط ماں ہی سے پیدا کیا تو کیا تعجب ہے اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ پھر خبر حضرت عیسے کے پیدا ہونیکی اسی طرح جو بیان کی سچ ہے تیرے پروردگار کیطرف سے پھر مت رہ تو شک لانیوالوں سے یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کے پیدا ہونے میں بغیر باپ پیدا ہوئے کچھ شبہ نہیں فَمَنْ حَاۗجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پھر جو کوئی جھگڑے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عیسی علیہ السلام کے پیدا ہونے کے مقدمے میں بعد اُس کے جو آ چکی تجھ پاس خبر انکی سچی پیدا ہونیکی تو فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۗءَنَا وَاَبْنَاۗءَكُمْ وَنِسَاۗءَنَا وَنِسَاۗءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَي الْكٰذِبِيْنَ ۝ پھر کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُن جھگڑنے والوں کو کہ آؤ تم بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو پھر اُن سب کو بلا کر پھر عاجزی کریں ہم پھر کریں ہم سب ملکر لعنت خدا تعالی کی جھوٹوں پر **فائدہ** جب یہ آیت خدا تعالی نے بھیجی تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُن ہی نصاری کے عالموں کو بلا کر فرمایا کہ جتنا میں تمہیں سمجھاتا ہوں اور دلیلیں مضبوط سناتا ہوں تم زیادہ جھگڑتے ہو اور دشمن ہوتے ہو اب آؤ جو ہم تم اسطرح قسم کریں اور جھوٹوں پر لعنت کریں خدا تعالی کی تو سچا اور جھوٹا سب پر معلوم ہو نصاری کے عالموں نے یہ بات قبول کی

اور راضی ہووے اور ایک دن ایک مکان مقرر کیا اور دوسرے دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت امام حسینؓ کو گود میں لیا اور حضرت امام حسنؓ کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہ زہراؓ کو اپنے پیچھے اور حضرت مرتضی علیؓ کو انکے پیچھے لے کر چلے اور فرمایا ان سب کو کہ جب میں دعا مانگوں تم چاروں آمین کہیو انہوں نے قبول کیا اور اُدھر جو نصاریٰ کے بڑے بڑے عالم آئے اور انکو دیکھا اور پکارا اپنی قوم کو کہ اے یارو ان کے مقابلے سے ڈرو جو ہم یہ کئی صورتیں دیکھتے ہیں کہ اگر یہ خدا تعالیٰ سے دعا کریں تو پہاڑ زمین سے اکھڑ کر اُڑ جاوے اگر تم ان سے مقابلہ کروگے تو ایک نصرانی زمین پر نہ رہے گا آخر کو صلح اسبات پر ٹھہری جو ہر برس میں دو بار دو ہزار دینار اور تیس زرہ دیا کریں گے جزیہ بات لکھکر صلح ٹھہری اور نصاریٰ نے جزیہ دینا قبول کیا اور مقابلہ نہ کیا اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ بیشک یہ احوال جو بیان کیا البتہ خبر سچی ہے اور نہیں ہے کوئی خدا جسکی بندگی کیجے مگر خدا تعالیٰ اور بیشک خدا تعالیٰ وہی ہے زبردست مضبوط کام کرنیوالا فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝ ع پھر اگر پھر جاویں نصرانی قسم کھانے سے پھر خدا تعالیٰ جانتا ہے بدکاروں کو خرابی کرنے والوں کو قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہودیوں اور نصرانیوں کو کہ آؤ ایک سچی اور سیدھی بات کیطرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں سو وہ سچی بات یہ کہ نہ بندگی کریں ہم سب ملکر سوائے خدائے تعالیٰ کے کسی کی اور شریک نہ کریں ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو اور نہ پکڑیں بعضے ہم میں سے بعضے کو خدا کرکے سوائے اسی خدا تعالیٰ کے جو وحدہٗ لاشریک ہے پھر اگر پھر جاویں یہود و نصاریٰ اسبات سے تو پھر کہہ گواہ رہو تم اے یہود اور نصاریٰ کہ ہم حکم کے تابعدار ہیں اور فرمانبردار ہیں يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اے یہود اور نصرانیوں کیوں جھگڑتے ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین میں اور توریت و انجیل تو اتری ہے انکے بعد اے پھر کیا تمکو عقل نہیں جو سمجھو اسبات کو فائدہ یہودی کہتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام ہمارے دین پر یہودی تھے اور نصرانی کہتے تھے کہ ہمارے دین پر تھے اسبات پر جھگڑے تھے سو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اول یہ تو سمجھو کہ ابراہیم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے ہزار برس اور عیسیٰ علیہ السلام سے دو ہزار برس پہلے تھے پھر پچھلوں کے دین پر کیونکر ہوتے اتنی بھی عقل نہیں تمکو هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ سن لو جو تم وہ لوگ ہو کہ جھگڑنے لگے اسبات میں جس بات کی تمہیں خبر تھی یعنی توریت اور انجیل میں تحریف آخری زمانے کے پیغمبر کی تم نے پڑھکر بدل ڈالی اور جان بوجھکر جھگڑنے لگے پھر کیوں جھگڑتے ہو اسبات میں جسکی تمہیں خبر نہیں یعنی احوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ بیان نہیں کیا کہ یہودی تھے یا نصرانی تھے اور تم نہیں جانتے کہ وہ کون سے دین پر تھے مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ نہ تھا ابراہیم علیہ السلام یہودی اور نہ نصرانی تھا لیکن تھا ابراہیم علیہ السلام پاک خدائے تعالیٰ کو ایک جاننے والا سب جھوٹے دین مذہبوں سے پھرا ہوا حکم بردار خدا تعالیٰ کا اور نہ تھا ابراہیم علیہ السلام شرک کرنیوالا اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَھٰذَا النَّبِىُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ بیشک لوگوں میں زیادہ مناسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دین میں اسی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور ان لوگوں کو ہے جو ایمان لائے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دین پر اور خدا تعالیٰ والی اور دوست ہے مسلمانوں کا فائدہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو یہودی یا نصرانی اگر اس معنی سے کہتے ہو کہ وہ توریت پر یا انجیل پر عمل کرتا تھا تو یہ صریحاً بے عقلی ہے تمہاری جو توریت اور انجیل بعد انکے اتری ہے اور اگر اس معنوں سے کہتے ہو کہ اُسوقت بھی اچھے دینداروں کا نام یہودی یا نصرانی تھا تو یہ بات بھی غلط ہے کسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے تئیں حنیف اور مسلم کہا ہے حنیف اُسے کہتے ہیں کہ جو کوئی سب باطل راہوں کو چھوڑ کر ایک راہ حق کی پکڑے اور مسلم حکم بردار کو کہتے ہیں اور اگر اس معنوں میں سے کہتے ہو کہ سب دینوں میں یہود کے دین کو یا نصاریٰ کے دین کو زیادہ نسبت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین سے سو خدا تعالیٰ نے بتایا کہ زیادہ نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین سے اسوقت کی امت کو بھی یا پچھلی امتوں میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت کو زیادہ نسبت ہے پھر اور فرمایا کہ اپنی راہ کے حق ہونے پر کسی کے دین سے موافقت کی دلیل جب پکڑے جو اپنے اوپر وحی نہ آئی ہو سو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اب وحی اور پیغام خدا تعالیٰ کا آتا ہے اور خدا تعالیٰ والی ہے مسلمانوں کا جو کہ اُس کے حکم پر چلتے ہیں وَدَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ آرزو کرتے ہیں بعضے یہودی جو کسی طرح راہ دین کی بھلا دیویں تمکو

مسلمانوں اور نہیں گمراہ کرتے مگر اپنے آپ کو اور نہیں سمجھتے کہ اس راہ بھلانے کا وبال ہم ہی پر پڑیگا یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ
اے یہودیو اور نصرانیو کیوں نہیں مانتے اور منکر ہوتے ہو خدایتعالی کی آیتوں سے اور تم گواہی دیتے ہو کہ توریت اور انجیل برحق ہے اور تعریف آخری زمانے
کے پیغمبر کی اُن دونوں میں آیا ہے اُس سے کیوں پھرتے ہو **فائدہ** یعنی تم اقرار کرتے ہو کہ توریت اور انجیل کلام خدائے تعالے کا ہے پھر اس میں جو آئیں تعریف
میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہیں اُنسے کیونکر منکر ہوتے ہو یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ رع ۷ ۱۵
اے کتاب والو کسواسطے ملاتے ہو تم سچ کو جھوٹ سے یعنی آپ بناکر توریت میں لکھتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ حکم خدا کا ہے اور کیوں چھپاتے ہو سچی بات کو
جو تعریف لکھی ہے آخری زمانے کے پیغمبر کی اُسے ظاہر نہیں کرتے اور تم جانتے ہو کہ وہ سچ ہے **فائدہ** یہودیوں نے بعضے حکم توریت کے موقوف
ہی کرڈالے تھے اور بعضی آیتوں کے معنی پھیر بدل ڈالے تھے غرض کیواسطے اور بعضی آیتیں چھپا رکھی تھیں ہر کسیکو خبر نہ کرتے تھے جیسے کہ تعریف آخری
زمانے کے پیغمبر کی وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝
اور کہا ایک قوم نے یہودیوں سے مصلحت کرکے اپنے لوگوں کو ایمان لاؤ اُس چیز پر جو اترا ہے مسلمانوں پر یعنی قرآن شریف پر ایمان لاؤ چڑھتے دن اور منکر
ہو جاؤ اترتے دن شاید کہ مسلمان اس تدبیر سے پھر جاویں اپنے دین اسلام سے **فائدہ** بارہ ۱۲ شخص خیبر کے یہودیوں نے آپسمیں مصلحت کی کہ صبح کو تو ظاہر ایمان
لاؤ قرآن پر اور شام کو پھر جاؤ دین اسلام سے اور کہو مسلمانوں سے کہ ہمنے توریت میں غور کرکے جو دیکھا تو نشانیاں آخری زمانے کی پیغمبر کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم میں نہیں ہیں اس سبب سے دین اسلام سے پھر گئے شاید اس فریب سے مسلمان بھی اندیشہ میں پڑیں اور کہیں کہ توریت خدایتعالے کے پاس سے اتری
ہے یہ لوگ انصاف سے سچ کہتے ہیں جو اپنا دین چھوڑکر ہمارے دین میں آئے تھے کچھ ایسی ہی غلطی دیکھی جو پھر گئے یہ بات سمجھ کر مسلمان اسلام سے
پھر کر ہمارے دین میں آکر یہودی ہو دیں سو خدایتعالی نے اُنکے مکر کی خبر دی اور اُن کا فند بن نہ آیا پھر جب دیکھا اُنہوں نے کہ یہ فریب نہ چلا تب
مدینہ کے یہودیوں کو نصیحت کی کہ وَلَا تُؤْمِنُوْۤا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ اور نہ مانیو اور سچ نہ جانیو مگر اسی کو جو
چلے تمہارے دین پر یعنی سوائے دین یہود کے اور کسی دین کو نہ مانیو اب خدایتعالی فرماتا ہے اپنے حبیب کو کہ تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو
کہ مقرر ہدایت اور دین اچھا وہی ہے جو دین خدایتعالی کا اور ہدایت ہے اسکی طرف سے پھر یہ بات اب یہودی اپنی قوم کو کہتے ہیں کہ سوائے یہودی دین کے
کسی دین والے پر یقین نہ لاؤ اور نہ مانو اَنْ یُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ
یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ یہ کہ دیا ہے کسی شخص کو جیسا کچھ تمکو ملا ہے علم اور بزرگی یعنی جیسا تمکو دین اور علم اور بزرگی خدایتعالی سے
ملی ہے ایسی کسی کو نہیں ملی اور یہ بھی نہ مانو کہ یہ مقابلہ کریں اور جھگڑیں تم سے مسلمان تمہارے پروردگار کے آگے اب خدایتعالی فرماتا ہے کہ تو کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو بیشک بزرگی اور سرداری خدایتعالی کے ہاتھ ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور خدائے تعالے نہایت بخشش کرنے والا ہے
یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ خاص کرتا ہے خدایتعالی اپنی مہربانی سے جسے چاہتا ہے اور خدائے تعالے
صاحب ہے بہت بڑی بزرگی کا **فائدہ** یہودی بہتیری تدبیر اور فریب کرتے تھے جو کسی طرح کوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین میں نہ آوے اور جو کوئی
اس دین میں آیا ہے سو پھر جاوے سو خدا تعالیٰ نے اُنکے مکر اور تدبیر کی خبر دی اپنے حبیب کو اور فرمایا کہ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو
کہ تم جو حسد کرتے ہو اسبات کا کہ آگے جو نبوت اور بزرگی بنی اسرائیل میں تھی اب اور فرقے میں کیوں گئی یا دین کی مددگاری میں ہمارے
مقابل اور کوئی کیونکر ہووے سو یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جسکو چاہا دیا کسی کا حق نہیں وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّهٖۤ اِلَیْكَ
وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِیْنَارٍ لَّا یُؤَدِّهٖۤ اِلَیْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَیْهِ قَآئِمًا اور کتاب والوں سے کوئی شخص ایسا ہے کہ اگر تو اُس پاس امانت رکھے ڈھیر
اشرفیوں کا تو ادا کرے تجکو اور بعض اُن میں سے وہ ہے کہ اگر اُس پاس رکھے تو امانت ایک اشرفی کو پھر وہ ادا نہ کرے تجکو مگر جبتک کہ تو رہے اُس کے
سر پر کھڑا تقاضا کرنے کو یعنی جب بہت سخت تقاضا کرے تب دیوے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَلَیْنَا فِی الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ یہ بدنیتی یہودیوں کی اس سبب سے جو کہا اُنہوں نے اپنی قوم میں کہ نہیں ہے ہمپر جاہلوں کے حق لینے میں کچھ گناہ اور یہ بات جھوٹ کہتے ہیں خدایتعالی
پر اور آپ جانتے ہیں کہ کسی کا مال ناحق لینا اور امانت کسی کی دھری ہوئی نہ دینی حرام ہے **فائدہ** یہودی کہتے ہیں کہ یہ توریت میں لکھا ہے

کہ احمقوں کا اور بغیر پڑھے ہوؤں کا اور اپنے دین سے غیر دین والوں کا مال جس طرح ہاتھ لگے لے لیجئے حلال ہے اور آپ جانتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے۔ اب
خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بات جو تمنے سمجھی ہے اور کہتے ہو کہ جاہلوں کا مال بھی حلال ہے سو یہ نہیں بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَّقِيْنَ ۝ بلکہ پوچھتا ہے تم سے بغیر پڑھے ہوؤں کا مال لینے کا سبب اور یہ حکم یہ ہے کہ جو کوئی پورا کرے اپنا اقرار جو خداتعالےٰ نے لیا ہے اُس سے جو
توریت میں امانت کے ادا کرنے ہیں اور پرہیزگاری حرام کا مال لینے میں پھر بیشک خداتعالیٰ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو **فائدہ** یہ خداتعالیٰ
نے مسلمانوں کو سنادیا کہ جن لوگوں کی نیت یہ ہے کہ پرایا مال ناحق کھانے کو یہ مسئلہ بنالیا کہ ہمکو غیر دین والوں کا مال کھانا اور خیانت کرنی امانت میں
روا ہے ایسوں کی بات دین کے مقدمے میں کیا سند ہے ہمارے یہاں بھی کافر حربی کا مال زور سے لینا روا ہے پر امانت میں خیانت روا نہیں اِنَّ
الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ بیشک وہ لوگ جو بیچتے ہیں اور بدل کرتے ہیں خداتعالیٰ کے قول کو جو لیا تھا خداتعالیٰ نے توریت میں
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کیجیو اور ایمان لائیو اور اپنی قسموں کو بیچتے ہیں جو کھاتے تھے جھوٹی کہ جس پیغمبر کی صفت توریت میں ہے وہ یہ نہیں
یہ قسم اور وہ قول بدل کرتے ہیں تھوڑے سے مول کو ان لوگوں کو نہیں حصہ آخرت میں نیکی کا اور نہ بات کریگا اُن سے خداتعالیٰ اور نہ دیکھیگا اُنکی طرف خداتعالیٰ
قیامت کے دن مہر کی نظر سے اور نہ پاک کریگا اُنکو گناہوں سے اور واسطے اُن لوگوں کے ہے عذاب دکھ دینوالا وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ
بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اور بتحقیق یہودیوں سے ایک قوم ہے جو پھراتی ہے اور ملاتی ہے اپنی زبانوں کو کتاب کے پڑھنے میں اپنی بنائی ہوئی اسواسطے کہ تم سمجھو
کہ یہ توریت پڑھتے ہیں اور دراصل توریت میں سے نہیں ہے انکے اگلے بزرگوں کا بنایا ہوا ہے اور وہ کہتے ہیں جھوٹھ بہتان خداتعالیٰ پر اور جانتے ہیں آپ
کہ یہ ہم جھوٹ کہتے ہیں **فائدہ** یہودیوں نے اپنے مطلب کی باتیں آپ بناکر توریت میں لگادی تھیں بغیر پڑھوں کے دغا دینے کو اور کہتے تھے کہ یہ
خداتعالیٰ کیطرف سے توریت میں یوں لکھا ہے **فائدہ** اور بہتان یہودیوں کا دوسرا یہ ہے جو کہتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں خدا
ہوں میری بندگی کرو سو اسکے جواب میں خداتعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ
كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝ ہرگز کسی آدمی سے نہو یعنے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نہو اسپر کہ دیوے اُسے خداتعالیٰ کتاب انجیل اور احکام اُسکے سکھاوے اور سمجھ دے اسکو اور پیغمبری دیوے پھر وہ کہے لوگوں کو کہ
کہ تم میرے بندے ہو سوائے خداتعالیٰ کے اور لیکن یوں کہے کہ سچے اور مضبوط اور پکے ہو دینداری میں سبب اُسکے جو تھے تم کہ سکھاتے تھے کتاب اُتری
ہوئی خداتعالیٰ کے پاس کی اور ساتھ اُسکے جو تھے تم کہ آپ پڑھتے تھے اسے وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۭ
اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اور نہ یہ کہے تمکو کہ ٹھہراؤ فرشتوں کو اور پیغمبروں کو خدا یعنی کوئی پیغمبر نہ کہیگا کہ فرشتوں کو اور پیغمبروں کو خدا جانو ع ۹ ۱۶
یا مجھے خدا سمجھو اے کیا پیغمبر تمکو کہیگا کفر کی بات کہ تم کافر ہو جاؤ بعد اسکے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاۗءَكُمْ
رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ اور جب لیا خداتعالیٰ نے اقرار نبیوں کا کہ جو کچھ دیا تمکو کتاب اور علم تو البتہ ایمان لاؤ تم اُس بھیجے
ہوئے پیغمبر پر اور اسکی مدد کرو تم **فائدہ** یعنی خداتعالیٰ نے سب پیغمبروں سے اور اُنکی اُمتوں سے اقرار لیا کہ تم سب ایمان لاؤ اور مدد کرو اسکی اگر تمہارے وقت
میں آوے اور نہیں تو اپنی قوم کو تعریف سنا کر کے نصیحت کرو کہ جب وہ آخری زمانے کا پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہو اور سچا اگلی کتابوں کو مانے
اُسپر ایمان لاؤ اور اسکی مدد کرو قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۭ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۭ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ فرمایا
خداتعالیٰ نے اُن سب پیغمبروں کو اور انکی اُمتوں کو کہ اے اقرار کیا تمنے اور مضبوط پکڑا اس قول پر ذمہ جو پورا کرو کہا اُن سبنے کہ اقرار کیا ہم نے اور قبول کیا ہم نے
پھر فرمایا خداتعالیٰ نے کہ گواہ رہو تم اس اقرار پر ایک دوسرے کے اور ہم بھی تمہارے ساتھ گواہ ہیں فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ۝ پھر جو کوئی پھر جاوے اس اقرار کئے کے بعد پھر وہی لوگ ہیں خداتعالیٰ کا حکم نہ ماننے والے اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ
مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ اے کیا قول توڑنے والے سوائے دین خداتعالیٰ کے اور کوئی دین ڈھونڈھتے ہیں

اور اسی کے حکم میں ہے کہ کوئی آسمانوں میں اور زمین میں ہے خوشی سے یا ناچاری سے تابعداری میں اور اُسکی طرف پھر جاویں گے قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہمنے تو مانا اور ایمان لائے ہم خدا تعالیٰ پر اور اس چیز پر ایمان لائے ہم کہ جو کچھ اترا ہمپر اور جو کچھ کہ اترا حضرت ابراہیم پیغمبر پر اور حضرت اسمٰعیل پر اور حضرت اسحٰق پر اور حضرت یعقوب پر اور اسکی اولاد پر جو اترا اور جو کچھ دیا حضرت موسیٰ پیغمبر کو اور حضرت عیسیٰ پیغمبر کو اور جو کچھ ملا اور پیغمبروں کو انکے پروردگار کیطرف سے سب پر ایمان لائے ہم جو نہیں تفاوت کرتے ہم اُن پیغمبروں میں سے ایک کو بھی اور ہم خدا تعالیٰ کے حکم بردار ہیں وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ اور جو کوئی چاہے سوائے دین اسلام کے جو یہ حکم برداری خدا تعالیٰ کی ہے اُسکے سوائے اور کوئی دین چاہے تو پھر ہرگز قبول نہوگا۔ اور وہ آخرت میں خراب ہے كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ کیونکہ راہ دکھاوے اُس قوم کو جو کافر ہوگئے ایمان لاکر اور گواہی دیکر کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہے خدا تعالیٰ کا اور آئیاں اُن پاس نشانیاں روشن یعنی قرآن شریف اور خدا تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کی قوم کو **فائدہ** کئی لوگ مسلمان ہوکر مرتد ہوگئے تھے اُنکے حق میں یہ آیت اتری تھی اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ○ وہ لوگ جو ایمان لاکر پھر کافر ہوگئے اُن کی سزا یہ کہ اُنپر لعنت خدا تعالیٰ کی اور فرشتوں اور سب آدمیوں کی ہے ہمیشہ وہ پڑے ہی رہیں گے اُسی لعنت کے عذاب میں جو نہ ہلکا ہوگا اُن سے عذاب کبھی اور نہ وہ ڈھیل دیے جاویں گے عذاب میں اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی بعد کافر ہونے کے اور نیک کام کیے پھر بیشک خدا تعالیٰ بخشنے والا ہے گناہ توبہ کرنے والوں کا مہربان ہے نیک کام کرنے والوں پر اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الضَّاۗلُّوْنَ ○ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے ایمان لائیکے بعد پھر زیادہ ہوا کفر اُنکا یعنی کفر پر مضبوط رہے اور پھر جلد توبہ نہ کی تو ہرگز پھر توبہ قبول نہ ہوگی اُن کی اور وہی لوگ گمراہ ہیں یعنی اُن کو توفیق توبہ کی نہ ملے گی ہرگز جو قبول ہووے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور مر گئے اور مرتے وقت تک کافر رہے اور کافر ہی موئے تو پھر ہرگز قبول نہوگا ایک سے بھی اُن میں سے بھری ہوئی ساری زمین سونے کی اگرچہ بدلہ دیویں نہ کچھ مال یعنی جو شخص کہ کافر ہووے وہ قیامت کے دن اگر ساری زمین اشرفیوں سے بھر کر دیویں اپنے گناہوں کے بدلے جو عذاب سے چھوٹیں ہرگز قبول نہوگا اور اس قوم پر عذاب بے نہایت ہوگا اُن ہی لوگوں کے واسطے ہے عذاب دکھ دینے والا قیامت کو اور نہوگا کوئی اُن کا مدد کرنے والا

ع ۹

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ڛ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ○

الجزء ۴

ہرگز نہ پاؤگے نیکی کو یعنی کمال خوشی خدا تعالیٰ کی نہ پاؤگے جبتک کہ خرچ نہ کروگے خدا تعالیٰ کی راہ میں اُس چیز سے جسے بہت چاہتے ہو اور جو چیز کہ تم خرچ کرتے ہو اور دیتے ہو تھوڑا یا بہت پھر بیشک وہ خدا تعالیٰ کو معلوم ہے **فائدہ** یعنی جو چیز کہ بہت پیاری ہو اُس کا خرچ کرنا خدا تعالیٰ کے واسطے بڑا درجہ رکھتا ہے اور ثواب ہر چیز کے خیرات کرنے میں ہے كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَاۗءِيْلُ عَلٰي نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ سب طرح کی کھانے کی چیزیں حلال تھیں حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد پر مگر وہ جو حرام کیا تھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر آپ پہلے توریت کے اترنے سے پھر اگر نہ مانیں اس بات کو یہود تو کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو کہ پھر لاؤ توریت کو اور پڑھو اُسے اگر تم سچے ہو تو **فائدہ** یہودی کہتے ہیں مسلمانوں کو کہ تم جو کہتے ہو کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہیں اور جو چیزیں کہ اُن کے گھرانے میں حرام تھیں سو تم کھاتے ہو جیسے اونٹ کا گوشت اور دودھ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جتنی چیزیں اب مسلمان کھاتے ہیں یہ سب چیزیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت حلال تھیں جب توریت اتری تو بنی اسرائیل پر سبب اُن کے گناہ کے کئی چیزیں اُن ہی پر توریت میں حرام ہوئیں مگر ایک اونٹ کا گوشت توریت سے پہلے جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے قسم کھائی تھی کہ اونٹ کا

گوشت نہ کھاؤں گا انکی تابعداری کرنے کے طفیل انکی اولاد نے بھی اونٹ کا گوشت چھوڑا تھا اور سبب قسم کا یہ تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو مرض ہوا تھا انہوں نے نذر کی کہ اگر میں اس مرض سے تندرست ہوں تو جو کھانے پینے کی چیزیں بہت بھاتی ہیں اُنہیں چھوڑ دوں گا۔ جب تندرست ہوئے تو انہیں گوشت اونٹ کا اور شیر یعنی دودھ بہت بھاتا سو اسکے کھانے سے قسم کھائی تھی سو خدا تعالی نے فرمایا کہ اب جو مسلمانوں پر حلال ہے یہ سب حضرت ابراہیم کے وقت بھی حلال تھا فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ پھر جو کوئی جوڑے اپنے دل سے خدا تعالی پر جھوٹ بعد اسکے جو ظاہر ہوا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی خوشی سے اپنے اوپر آپ حرام کی تھیں کئی چیزیں نہ خدا تعالی نے حرام کی تھیں پھر وہ لوگ دل سے جھوٹ جوڑنے والے ہیں بے انصاف ظالم قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچ فرمایا خدا تعالی نے اب تابع ہو جاؤ تم سب ابراہیم علیہ السلام کے دین کے جو حضرت ابراہیم مضبوط تھے دین اسلام پر سب دینوں کو چھوڑ کر اور نہ تھا ابراہیم علیہ السلام شرک کرنیوالوں سے اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ بیشک پہلے گھر جو بنا زمین پر لوگوں کی زیارت کے واسطے تو یہی ہے مکے میں جو بنا بہت برکت والا اور راہ نیک جہان کے لوگوں کے واسطے فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا اوس گھر میں نشانیاں ہیں اور ظاہر کھلی ہوئی ایک اُن نشانیوں میں سے جگہ کھڑے رہنے ابراہیم علیہ السلام کی ہے سو وہ ایک پتھر ہے جو نشان حضرت ابراہیم کے پاؤں کا اسمیں ہے اور جو کوئی اس گھر کے اندر آوے بے ڈر ہے قتل سے اور لوٹ لینے سے اگرچہ گنہگار بھی ہو تب بھی اُسے ڈر نہیں جبتک وہاں رہے

فائدہ یہودی کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کنبہ ہمیشہ سے شام میں رہا اور بیت المقدس ان کا قبلہ تھا اور تمہارا وطن مکہ ہے اور کعبے کو قبلہ کیا تمنے تم کیونکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وارث ہوئے سو خدا تعالی نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ سے اول عبادت کرنے کی جگہ اور زیارت کرنے کا مکان خدائے تعالی کے نام کا یہی کعبہ بنا ہے اور بزرگیوں کی نشانیاں اور کرامتیں اسکی ہمیشہ دیکھتے رہے ہیں اور در اصل مکان حضرت ابراہیم کا یہی ہے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○ اور خدائے تعالے کے واسطے لوگوں پر لازم ہے حج کرنا اس گھر کا جو کوئی کہ قدرت رکھتا ہو اُس گھر کی طرف راہ چلنے کی یعنی راہ خرچ اور سواری کا مقدور ہو یا طاقت پاؤں چلنے کی ہو جسے اُس پر فرض ہے وہاں کا جانا اور جو کوئی نہ مانے اس بات کو تو پھر خدا تعالی بے پرواہ ہے سارے عالم کی خلقت سے بلکہ مکے کی زیارت کرنے میں اُن ہی لوگوں کو فائدہ ہے جو خدا تعالی رحم کرے اُن پر قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ○ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے یہودیو کیوں منکر ہوتے ہو اور کیوں نہیں مانتے خدا تعالی کی آیتوں کو اور خدا تعالی گواہ ہے اور واقف ہے تمہارے کاموں پر جو کچھ کہ تم کرتے ہو اور قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اے یہودیو کس واسطے روکتے ہو لوگوں کو خدا تعالی کی راہ سے جو دین اسلام ہے وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں جو ڈھونڈتے ہو اس میں عیب اور کجی یعنی ایمان لانے والے کو کہتے ہو کہ یہ شخص جسے تم پیغمبر سمجھتے ہو سو یہ وہ نہیں ہے جسکی خبر توریت میں ہے اسپر کہ تم جانتے ہو کہ یہ رسول اللہ برحق ہے اور نہیں خدا تعالی بیخبر ان کاموں سے جو تم کرتے ہو اب خدا تعالی فرماتا ہے مسلمانوں کو کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ○ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم کہا مانو گے ایک قوم کا یہودیوں میں سے تو تمہیں پھر کر دیں گے ایمان لائے پیچھے کافر یعنی اگر تم یہودیوں کی باتیں مانو گے تو تم کافر ہو جاؤ گے چاہیئے کہ کافروں کی بات ہی نہ سنے نہ انکی صحبت میں بیٹھے

فائدہ شاس نام ایک یہودی کا تھا وہ نہایت مسلمانوں سے اور دین اسلام سے حسد اور دشمنی رکھتا تھا اور چاہتا تھا کہ کسیطرح مسلمانوں میں فساد پیدا ہو مدینہ میں دو قوم تھیں پہلے اسلام کے آنے سے ان دونوں قوم میں دشمنی تھی اور ہمیشہ لڑائیاں ہوتیں اور مارے جاتے تھے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور اسلام نے رواج پایا ان دونوں قوم میں اخلاص پیدا ہوا اور دشمنی قدیم جاتی رہی ایک روز مجلس میں دونوں قوم کے لوگ موجود تھے شاس یہودی نے ایک شخص کو سکھا دیا ایک بڑی لڑائی کا احوال جو ان دونوں قوم میں ہوئی تھی بیان کرے جب وہ بیان سنا تو دونوں قوم کے لوگوں کو غصہ آیا اور جھگڑنے لگے آپسمیں ہوتے ہوتے تلوار پر نوبت پہنچی یہ خبر حضرت محمدؐ کو پہنچی حضرتؐ آپ تشریف لائے اور دونوں قوم کے درمیان کھڑے ہو کر یہ کئی آیتیں خدائے تعالی کی بھیجی ہوئی پڑھیں کہ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ وَمَنْ

ع ١٠ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور کس طرح کافر ہوتے ہو اسپر کہ تم پر پڑھی جاتی ہیں آیتیں قرآن شریف کی جو خدائیتعالی کے پاس سے آئی ہیں اور تم میں بھیجا ہوا خدائے تعالی کا موجود ہے اور جسنے مضبوط پکڑا دین خدائے تعالی کا پھر بیشک وہ پہونچا طرف سیدھی راہ کے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم ڈرو خدائیتعالی سے ایسا جیسا اُس سے ڈرا چاہیے اور نہ مرو تم مگر اسوقت کہ مسلمان ہو تم یعنی مسلمان ہی رہو ایسا نہ ہو جو پھر کفر کی بات کرو اور اسی حال میں مرجاؤ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ اور مضبوط پکڑو دین اسلام کو جو یہ رسی ہے خدائیتعالی سے نزدیک ہونیکی رسی یکدم تم سب ملکر اور جدا جدا مت ہو آپس میں اور یاد کرو خدائیتعالی کی نعمت کو جو تمپر ہے اور یاد کرو اس وقت کو جو تم تھے آپسمیں دشمن پھر الفت دی خدائے تعالے نے پیغمبر کے سبب تمہارے دلوں میں پھر ہوگئے تم خدائیتعالی کی مہربانی اور فضل سے بھائی تم آپسمیں وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ اور تھے تم اوپر کنارے ایک گڈھے آگ سے بھرے ہوئے کے یعنی اگر اسی حال میں مرتے تو دوزخ میں جا پڑتے پھر چھڑایا تمکو خدائیتعالی نے اس آگ سے اسیطرح جو بیان کرتا ہے خدائیتعالی تمہارے واسطے آیتیں اپنے قرآن کی شاید کہ تم راہ پاؤ سیدھی اپنی نجات کی **فائدہ** جب یہ آیتیں اُن دونوں قوم نے سنیں توبہ کی اور ہتھیار ڈالدئے اور آنسو بھر لائے اور آپسمیں بغلگیر ہوئے اور جانا کہ اگر یہودی کا کہا مانتے تو پھر کافر ہوجاتے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اور البتہ چاہیئے کہ رہے تم میں سے اے مسلمانوں ایک جماعت جو بلاویں لوگوں کو نیک کاموں کی طرف اور حکم کریں جو لوگ اچھے کام کریں اور منع کریں بُرے کاموں سے اور وہی جو کہیں اچھے کاموں کو اور منع برائی سے کریں وہی چھٹکارا پائے ہوئے ہیں **فائدہ** مسلمانوں پر فرض ہے کہ دینداری کا تقید کریں لوگوں پر تو خلاف دین کے کوئی کچھ کام نہ کرے یہی کام مقصود آتا ہے اور یہ بات کہ کوئی کسیکا احوال نہ پوچھے ہر کوئی چاہے سو کرے کہ موسیٰ بدین خود و عیسیٰ بدین خود یہ راہ اسلام کی نہیں وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اور مت ہو تم اے مسلمانو مانند ان لوگوں کے جو آپسمیں سے پھوٹ گئے دین میں اور اختلاف کیا اپنے مذہب میں بعد اسکے جو آچکا تھا ان پاس حکم صاف انکی کتاب اور وہی لوگ جنھوں نے دین میں پھوٹ کی اُن ہی کیواسطے ہے عذاب بڑا دوزخ کا قیامت کو **فائدہ** یہودیوں نے حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد پانچ سو برس بعد اختلاف کیا دین میں جو کئی فرقے ہوگئے اور نصرانیوں نے حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے کے تین سو برس کے بعد اختلاف کیا تھا جو کئی مذہب ہوگئے يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُھُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ جسدن سفید ہونگے بعضے منہ اور سیاہ ہونگے بعضے منہ پھر وہ لوگ جن کے منہ سیاہ ہونگے انکو کہینگے قیامت کے دن کہ اے کیا تم کافر ہوگئے ایمان لاکر یعنی مسلمان ہوکر پھر کافر ہوگئے تو پھر چکھو عذاب دوزخ کا سبب اُسکے جو تم ایمان لاکر کافر ہوگئے وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُھُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور وہ جو سفید ہوئے منہ انکے سو وہ لوگ خدائے تعالے کی رحمت میں ہیں یعنی بہشت میں ہوں گے یہ لوگ اُسی بہشت میں ہمیشہ رہینگے تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْھَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ یہ حکم ہیں خدائے تعالی کے جو ہم سناتے ہیں تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سچے حکم اور تحقیق خدائیتعالے ظلم کرنا نہیں چاہتا خلقت پر ع ١١ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ اور خدائے تعالی ہی کا مال ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ کہ ہے زمین میں اور خدائیتعالی ہی کیطرف پھیرے جاتے ہیں سب کام كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ ہو تم اے مسلمانو بہتر سب امتوں سے جو پیدا ہوئی ہیں اس سبب جو لوگوں میں حکم کرتے ہو تم اچھے کاموں کا جو کریں لوگ اور منع کرتے ہو بُرے کام کرنے سے اور ایمان لاتے ہو صدق دل سے خدائیتعالی پر وَلَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اور اگر ایمان لاویں کتاب والے یعنی یہود اور نصاریٰ اگر اسلام قبول کریں تو البتہ بہتر تھا انکے حق میں ان میں سے بعضے ایمان لائے ہوئے ہیں اور بہت لوگ کتاب والوں سے بے حکم ہیں یعنی حکم نہیں مانتے خدائیتعالی کا لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ کچھ نہ بگاڑ سکیں گے کتاب والے تمہارا اے مسلمانو مگر ستانا زبان سے اگر تم سے لڑیں تو پیٹھ دیویں تمہارے سامنے سے

[illegible]

یعنی بھاگ جاویں گے پھر بعد بھاگ جانے کے مدد نہ ملیگی اُنکو یعنی کوئی رفیق انکی مدد نہ کریگا ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاءُو بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۚ ماری گئی ہے یعنی مقرر ہوئی ہے یہودیوں پر ذلت جسجگہ پاؤ اُن کو ذلیل مگر ساتھ دست آویز خدا ئیتعالی کے سے جو جزیہ دینا ہے اور دست آویز مسلمانوں کے سے جو بعد جزیہ کے عہد ہے اور پھر پھرے یہودی ساتھ غضب خدائے تعالےٰ کے یعنی لائق غصہ اور عذاب کے ہوئے اور مارے گئے یعنی مقرر ہوئی اُن پر محتاجی و مفلسی ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ یہ محتاجی اور خواری اور غصہ خدائے تعالی کا اُن پر ہونا اس سبب سے ہے جو نہیں مانتے وہ خدائے تعالی کی آیتوں کو جو قرآن شریف ہے اور قتل کرتے ہے پیغمبروں کو ناحق یہ اس سبب سے ہے جو نافرمانی کی انہوں نے خدا ئیتعالے کی اور حد سے باہر نکل گئے حکم سے لَيْسُوا سَوَاءً ۗ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ ۝ نہیں ہیں سب برابر یہودیوں میں ایک قوم انہیں سے قائم ہیں سیدھی راہ پر اسلام کی جو پڑھتے ہیں آیتیں خدا ئیتعالی کے کلام کی راتوں کے وقت اور وہ سجدہ کرتے ہیں یعنی نماز اور قرآن پڑھتے ہیں اور وہی لوگ یہودیوں میں سے يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ ۖ وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ ایمان لاتے ہیں خدا ئیتعالی پر اور قیامت کے دن پر اور فرماتے ہیں لوگوں کو اچھی بات اور منع کرتے ہیں بُرے کاموں سے اور دوڑتے ہیں نیک کاموں کے کرنے کو اور وہی لوگ نیکبخت ہیں **فائدہ** یہودیوں میں سے کئی شخص توریت کے عالم اپنے دین پر درست اور ثابت تھے سو وہ اسلام میں آئے تھے ان میں سردار عبد اللہ بن سلام تھے حق تعالے ہر جگہ کتاب والوں کی مذمت میں اُن کو جدا نکال لیتا ہے اوپر کی آیتوں میں انہوں کا مذکور تھا۔ اور حق تعالی فرماتا ہے اُن ہی کے حق میں وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَن يُكْفَرُوهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ۝ اور جو کچھ کرینگے وہ لوگ نیک کاموں سے پھر ہرگز قبول نہوگا انکا نیک کام اور خدائے تعالی جانتا ہے پرہیزگاروں کے احوال کو إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ بیشک وہ لوگ یہودیوں میں جو کافر ہوئے اور برحق نہ مانا قرآن کو اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہرگز نہ بچاوے گا اُنسے مال اُنکا اور نہ اولاد انکی خدا ئیتعالی کے عذاب سے کچھ ذرا بھی یعنی کچھ کام نہ آوے گا مال اور نہ اولاد انکی جسوقت خدا ئیتعالی اُنپر عذاب کریگا اور وہی لوگ رہنے والے ہیں آگ میں دوزخ کی سو وہ آگ میں ہمیشہ رہینگے مَثَلُ مَا يُنفِقُونَ فِي هَٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ مثال انکی جو خرچ کرتے ہیں بیچ زندگی میں دنیا کی مانند اس باد کے ہے اسمیں نہایت سردی ہے جو لپٹی ہے جو بوتے تھے کھیت میں اُس قوم کی جنہوں نے ظلم کیا اپنے اوپر آپ پھر ہلاک اور نابود کیا اُس باد سرد نے کھیت کو اور ستم نہ کیا خدائے تعالی نے اُنپر اور لیکن وہ اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں آپ **فائدہ** جو مال سوائے مرضی خدائے تعالےٰ کے خرچ کرتے ہیں اُسکا ثواب کچھ نہیں بلکہ گناہ ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم مت پکڑو دوستی ولی سوائے اپنوں کے یعنی اے مسلمانو تم سوائے مسلمانوں کے غیر دین والوں سے دلی دوستی مت کرو جو وہ لوگ کمی نہیں کرتے تمہارے حق میں خرابی کرنے میں اور چاہتے ہیں وہ کہ تم محنت اور مصیبت میں ہو ظاہر ہوتی ہے دشمنی انکے مونھوں سے یعنی انکی باتوں سے صریحا دشمنی نکلتی ہے اور وہ جو چھپائی ہوئی رکھتے ہیں اپنے دلوں میں دشمنی اور حسد تم سے سو وہ بہت زیادہ ہے انکی باتوں سے مقرر بیان کیں ہمنے تمہارے واسطے اے مسلمانو نشانیاں اُن کی دشمنی کی اگر سمجھنے والے ہو تم اے عقلمندو **فائدہ** مسلمانو کو چاہیئے کہ کافروں اور منافقوں سے دوستی نہ کریں وہ ہر طرح دشمن ہیں هَا أَنتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۚ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ سُن لو اور سمجھ لو تم کہ تم لوگ اُن کو چاہتے ہو اور محبت رکھتے ہو اُنسے اور وہ تمکو نہیں چاہتے اور تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم مانتے ہو سب کتابوں کو اور وہ جب ملتے ہیں تمسے تو کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہیں اور جب آپس میں خلوت کرتے ہیں تو کاٹ کاٹ کھاتے ہیں تمپر اپنی انگلیاں غصے سے اور دشمنی سے تو کہہ اے محمد صلی اللہ وآلہ وسلم انکو کہ مرو تم اپنی دشمنی اور غصے میں بیشک خدا ئیتعالی جانتا ہے لوگوں کی باتوں کو اور بھیدوں کو إِن تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا ۖ وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝

ف۱ سوائے دست آویز یعنی یہود دنیا میں کہیں اپنی حکومت سے نہیں رہتے بغیر دست آویز اللہ کے کہ یعنی اسمیں توریت کی عمل لاتے ہیں اسکے طفیل سے پڑے ہیں اور بغیر دست آویز لوگوں کے کہ یعنی کسی کی معیت میں اسکی پناہ میں پڑے ہیں ۱۲

ع ۱۲

اور اگر پہونچے تمکو نیکی یعنی فتح اور لوٹ کا مال کافروں کا تو ملول ہوویں اور برا لگے انکو اور اگر پہونچے تمکو برائی یعنی شکست تو خوش ہوویں وہ اس سے یہ کمال دشمنی کی نشانی ہے اور اگر تم اے مسلمانو صبر کرو اور ٹھہرے رہو انکے دکھ دینے پر اور بچتے رہو انکے فریب سے تو کچھ نہ بگڑیگا تمہارا انکی دشمنی سے بیشک خدائے تعالیٰ کے گھیرے میں ہیں سب انکے کام **فائدہ** اکثر منافق یہودیوں میں ملتے تھے اسواسطے انکے ساتھ انکا بھی ذکر کیا اب آگے جنگ احد کا بیان ہے سو فرماتا ہے خدائیتعالیٰ کو یاد کرو کہ وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ اور جب فجر کے وقت نکلا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر سے درست اور مقرر کرتا تھا مسلمانوں کے واسطے کھڑے رہنے کی جگہ لڑنے کیواسطے اور خدائے تعالیٰ سنتا ہے باتیں تمہاری اور جانتا ہے خدائیتعالیٰ نیتیں تمہاری اور یاد کرو کہ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ جب قصد کیا دو فرقوں نے تم میں سے اے مسلمانو کہ نامردی کرکے پھر جاویں لڑائی میں سے اور خدائیتعالیٰ مددگار تھا ان دونوں فرقوں کا اور خدائے تعالیٰ ہی پر چاہیے بھروسا کریں مسلمان **فائدہ** جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مدینے میں آئے تو اسکے دوسرے برس بدر کی لڑائی ہوئی مکے کے کافروں سے خدائیتعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی جو ستر کافر مارے گئے اور ستر کافر قیدی آئے پھر اس لڑائی کے دوسرے برس کافر مکے کے تین ہزار سوار اور پیادے جمع ہوکر مدینے پر چڑھ آئے جسمیں سات سو زرہ پوش اور دو سو گھوڑوں کے سوار اور باقی اونٹوں کے سوار اور پیادے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر سنکر مشورہ لڑائی کا کیا اکثر لوگوں نے کہا کہ ہم شہر کے اندر لڑینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی مرضی یہی تھی پر بعضے لوگ کہنے لگے کہ یہ ہماری غیرت قبول نہیں کرتی ہم میدان میں نکل کر لڑینگے آخر کو یہی صلاح ٹھہری جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہزار آدمی مہاجر اور انصار ساتھ لیکر شہر سے باہر نکلے عبداللہ بن ابی منافق مدینے کا رہنے والا بھی ساتھ لڑنے کو نکلا تھا راہ میں سے ناخوش ہوکر تین سو آدمی سے پھر گیا اور کہا کہ تم نے ہمارا کہنا نہ مانا ہم تمہارا ساتھ نہیں دیتے اور اسکے بہکانیسے دو فرقے انصاریوں سے پھر چلے تھے آخر کو انکے سرداروں نے عام لوگوں کو سمجھایا اور لشکر میں پھیر لائے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سات سو مرد لیکر کوہ احد کو پشت پر دیکر دشمنوں کے مقابل ہوئے ایک درہ اسی پہاڑ میں تھا عبداللہ بن جبیر کو پچاس مرد تیر انداز ساتھ دیکر اس درہ پر مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر مسلمانوں کی فتح یا شکست ہو تم اس درہ سے ہرگز کسی حال میں اور طرف کو نہ جائیو پھر آپ نے دشمن کے سامنے صف درست کی اب خدائیتعالیٰ فرماتا ہے کہ احد کی لڑائی سے پہلے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ اور مقرر تمہاری مدد کرچکا ہے خدائیتعالیٰ بدر کی لڑائی میں اور اسپر کہ تم بے مقدور تھے اور کمزور اور تمہیں کافر خاطر میں نہ لاتے تھے پھر ڈرو خدائیتعالیٰ سے جسنے تمہیں فتح دی بدر کی لڑائی میں شاید کہ تم شکر بجا لاؤ خدائیتعالیٰ کے احسان کا اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت کو کہ إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ ۝ جب کہنے لگا تو مسلمانوں کو کہ کیا تمکو کفایت نہیں ہے وہ کہ تمہاری مدد کرے پروردگار تمہارا تین ہزار فرشتے آسمان سے اترنے والوں سے بَلَىٰ ۚ إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ۝ ہاں البتہ اگر تم ٹھہرے رہو لڑائی میں دشمن کے سامنے اور پرہیزگاری کرو یعنی حکم خلاف پیغمبر کچھ نکرو اور آویں تمپر دشمن جلدی سے الربع
بغیر ڈھیل الٰہی مدد کرے تمہاری پروردگار تمہارا ساتھ پانچہزار فرشتوں نشاندار گھوڑے والوں کے یعنی پانچہزار فرشتے گھوڑوں پر سوار تمہاری مدد کو آویں لگے۔ جن گھوڑوں میں نشان ہوگا وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ ۗ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝ اور وہ تو خدائیتعالیٰ نے تمہارے دل کی خوشی کی خاطر اسواسطے کہ آرام پاویں دل تمہارے اس سے اور تمہاری مدد خدائے تعالیٰ ہی کے پاس ہے جو زبردست مضبوط کام کرنے والا ہے اور تمہاری مدد اسواسطے کی خدائیتعالیٰ نے لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ ۝ کہ کاٹ ڈالے تھوڑے ان لوگوں سے جو کافر ہیں یا ان کو خوار اور ذلیل کرے تو پھر جاویں لڑائی سے ناامید وار نامراد **فائدہ** ان کئی آیتوں میں جسکی لڑائی کا احوال تھا اور جو احد کی ہوئی کا مذکور تھا کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درے کی محافظت کیواسطے عبداللہ بن جبیر کو پچاس تیرانداز ساتھ دیکر مقرر کرکے تعلیم کیا کہ ہرگز اس جگہ سے نہ سرکیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صف درست کرکے مقابل ہوئے اور لڑائی شروع ہوئی اور شکست ہوئی مکے کے کافروں کی اور بھاگے اور مدینے کے لوگ انکا خیمہ اور لشکر لوٹنے لگے اور وہ لوگ جو درے پر تھے انہوں نے دیکھا کہ سب لوگ مال لوٹتے ہیں اور ہم رہے جاتے ہیں اور مسلمانوں کی فتح ہو چکی ہے اس درے کو چھوڑ کر لوٹنے کو دوڑے حضرت جبیر بہتیرا منع کرتے رہے کسی نے نہ مانا کئی آدمی رہے اور باقی سب چلے گئے مکے کے کافروں نے جو دیکھا کہ درہ خالی ہے

اُدھر آپڑے حضرت جبیر کو کئی آدمیوں سمیت شہید کیا اور مسلمانوں کو پیچھے سے آنکر مارا فتح کے بعد شکست ہوگئی اور امیر المومنین سید الشہدا حضرت حمزہ جو چچا تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید ہوئے اور کتنے اصحاب بھی شہید ہوئے اور باقی بھاگے اور کافروں نے گھیر لیا یہاں تک دندان مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شہید ہؤا اور زخم سے بہت لہو گیا اور ضعف سے ایک گڑھے میں گرے اسوقت کئی اصحاب نے بڑی بہادری کی اور کافروں کو ہٹایا خصوصاً حضرت مرتضیٰ علی اور صدیق اکبر اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جانبازی کی اسدن پھر بعد ایک ساعت کے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہشیار ہوئے تو لوگ جو حاضر تھے اُنکو جمع کرکے لڑائی قائم کی تب کافر پھر کر چلے گئے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہیدوں کو اور حضرت حمزہ اپنے عمو کا احوال دیکھا اور بہت غمگین ہوئے اور چاہا کہ کافروں کے حق میں بددعا کریں یا یہ خیال آیا کہ جنھوں نے ایسا ظلم کیا ہے اُنکا کیا حال ہوگا تب یہ آیت اُتری کہ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ نہیں ہے تجھے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کام سے کچھ یعنی تیرا اختیار نہیں اسمیں یا اُنکو توبہ دیوے خداے تعالیٰ اپنے فضل سے یا عذاب کرے اُن پر جو وہ ناحق پر ہیں **فائدہ** حق تعالیٰ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم فرماتا ہے کہ بندے کا کچھ اختیار نہیں خداے تعالیٰ جو چاہے سو کرے اگرچہ قریش تمہارے دشمن ہیں اور ظلم کرتے ہیں خداے تعالیٰ چاہے تو اُنکو ہدایت کرے جو ایمان نصیب ہو اور چاہے تو عذاب کرے اپنی طرف سے اُنھیں بددعا نہ کرو وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۵ ۱۳ ع ۹/۲ اور خداے تعالیٰ ہی کا مال ہے جو کچھ کہ آسمانوں میں اور زمین میں ہے بخش دیوے گناہ جسکے چاہے اور عذاب کرے جسکو چاہے اور خداے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اپنے بندوں پر يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ص وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۵ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ بیاج دونے پر دونا اور ڈرو خداے تعالیٰ سے شاید کہ تم چھٹکارا پانے والے ہو عذاب سے وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۵ اور ڈرو اس آگ سے جو تیار کر رکھی ہے کافروں کے واسطے وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۵ اور حکم بجالاؤ خداے تعالیٰ کا اور فرمانبرداری کرو رسول اللہ کی شاید کہ تم پر رحمت ہووے خداے تعالیٰ کی وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۵ اور دوڑو اُس کام کرنے میں جسکے سبب بخشش ہو تمہارے پروردگار کی اور بہشت ملے جسکی چوڑائی آسمانوں کے اور زمین کے برابر ہے سو تیار کر رکھی ہے واسطے پرہیزگاروں کے الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۵ وہ پرہیزگار جو خرچ کرتے ہیں خداے تعالیٰ کی راہ میں خوشی اور سختی کے حال میں یعنی سب حال میں خیرات کرتے ہیں اور کھانیوالے ہیں غصے کے اور بخشنے والے ہیں گناہ آدمیوں سے اور خداے تعالیٰ دوست رکھتا ہے نیک کام کرنیوالوں کو وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وقف وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وقف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۵ اور وہ لوگ کہ جب کریں کچھ گناہ بھلا ہو یا بُرا کام کریں اپنے حق میں تو یاد کریں خداے تعالیٰ کو اور گناہ بخشوا دیں اپنے اور کون ہے بخشنے والا سواے خداے تعالیٰ کے اور اڑے نہیں بُرے کاموں پر جو آپ کرتے تھے اور وہ جانتے ہیں کہ گناہ کے نہ چھوڑنے میں بڑا عذاب ہوگا اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۵ ان ہی لوگوں کے واسطے ہے بدلہ بخشنا اُنکے گناہوں کا اُنکے پروردگار سے اور باغ ملیں گے انکو جنکی بیٹھکوں کے تلے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے وہ لوگ اُن باغوں میں اور واہ وا کیا خوب ہے مزدوری اچھے کام کرنیوالوں کی قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۵ مقرر ہو چکے ہیں تمسے پہلے چلن طرح طرح کی خلقت میں یعنی بہت اُمتیں گذری ہیں جو انہوں نے اپنی اپنی خوشی کا دین اختیار کیا اور پیغمبروں کو دکھ دیا اس سبب سے وہ ہلاک ہوئے عذاب الٰہی سے پھر سیر کرو ملکوں میں تو دیکھو جو کیسا ہوا جھٹلانیوالوں کا حال جیسی قوم عاد اور ثمود اور قوم لوط کی جو اُنکے شہروں کا کیا حال ہے **فائدہ** ہمیشہ سے کافر نبیوں کا مقابلہ کرتے رہے ہیں ہر ملک کی خبر تحقیق کرو تو جانو کہ اُسوقت کے نبیوں پر تکلیفیں گذریں پھر آخر کو جھٹلانے والے ہی خراب ہوئے ہیں احد کی لڑائی میں بھی ستر مسلمان سمیت حضرت حمزہ کے جو چچا حضرت صلی اللہ علیہ

ف
شاید سود کا ذکر بیچ
اسواسطے فرمایا کہ
اوپر مذکور ہوا جہاد
میں نامردی کا اور
سود کھانے سے
نامردی آتی ہے
دو سبب سے ایک یہ
کہ مال حرام کھانے
سے توفیق اطاعت
کم ہوتی ہے اور بڑی
طاعت جہاد ہے
دوسرے یہ سود لینا
کمال بخل ہے [illegible]
کہ اپنا مال جتنا دیا تھا
لے لیا تب بھی سب کسی
کے کام نکالا یہ بھی نفع
نہ چھوڑے اسکا جدا
بدلہ چاہے تو جب کہ
مال پر اتنا بخل ہو وہ
جان کب دیا چاہے ۱۲ منہ
رحمۃ اللہ تعالیٰ

وآلہ وسلم کے تھے شہید ہوئے جو اوپر ذکر ہو چکا اسواسطے خدا یتعالیٰ مسلمانونکی تسلی اور تقویت فرماتا ہے هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ یہ مذکور واسطے لوگوں کے بیان کیا ہے اور ہدایت ہے اور نصیحت ہے واسطے پرہیزگاروں کے وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور مت ہو تم سست اور غمگین اے مسلمانو کامل اور تم ہی غالب ہو گے آخر کو اگر ہو تم جو ایمان لائے ہو خدائے تعالیٰ کے وعدے پر جو فرمایا ہے۔ کہ آخر کو پیغمبر اور انکے رفیق غالب ہوئے ہیں اور اب بھی ہونگے اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ اگر پہونچا تمکو زخم یعنی اُحد کی لڑائی میں تمھاری شکست ہوئی اور شہید ہوئے تمھارے یار تو مقرر پہونچا ہے کافروں کی قوم کو بھی زخم تمھارا بدر کی لڑائی میں جو تمہاری فتح ہوئی تھی اور یہ دن بدلتے لاتے ہیں ہم لوگوں میں کبھی غم کبھی شادی اور یہ بدلنا دنوں کا اسواسطے ہے وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور تو جانے خدا یتعالیٰ اُن لوگوں کا صبر اور یقین جو ایمان لائے اور اسواسطے کہ پکڑے تم میں سے گواہ ایک کو دوسرے پر جو کون کافروں سے لڑکر شہید ہوا اور کون بھاگا اور خدا یتعالیٰ دوست نہیں رکھتا ظلم کرنیوالوں کو وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور اسواسطے کہ خاص کرے اور جانچے اور ایسا کرے خدا یتعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور گھٹاوے اور مٹاوے کافروں کو **فائدہ** فتح اور شکست بدلتی ہوئی ہے اور مسلمانوں کو شہادت کا درجہ دینا تھا اور مومن اور منافق کو پرکھنا منظور تھا اور مسلمانوں کو تربیت کرنا تھا کہ پیغمبر کی نافرمانی میں یہ خرابی ہے اسواسطے شکست ہوئی نہیں تو در اصل خدا یتعالیٰ کافروں سے بیزار ہے اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ کیا تم اے مسلمانو سمجھتے تھے اپنے دلوں میں کہ داخل ہو جاوینگے بہشت میں اور ابھی جانا نہیں خدا یتعالےٰ نے یعنی آزمایا نہیں ان لوگوں کو جو لڑنے والے ہیں خدا یتعالیٰ کی راہ میں تم سے اور معلوم کرے ثابت رہنے والوں کو حکم پر پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یعنی بغیر محنت اور مشقت کے آرام کو پہونچنا نہیں ہوتا وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۪ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ ع ۱۴ ع ۵ اور مقرر تم آرزو کرتے تھے موت کی پہلے اُسکے ملنے سے جو اسباب اُسکا لڑائی ہے یعنی شہادت چاہتے تھے تم پہلے لڑائی سے پھر مقرر دیکھا تمنے لڑائی کو اُسپر کہ تم سامنے سے دیکھتے تھے یاروں کو جو مارے جاتے تھے دیکھکر بھاگ گئے **فائدہ** جب اُحد کی لڑائی میں شکست ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زخمی ہو کر ایک گڑھے میں گرے اور لوگوں میں جھوٹ مشہور ہوا کہ شہید ہوئے تب لوگ اکثر بھاگے تھے جو اوپر یہ ذکر ہو چکا ہے پھر بھاگنے والوں پر طعن آیا انہوں نے عذر کیا کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہونیکی خبر سنکر بھاگے تھے تب خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝ اور نہیں ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا مقرر گذر چکے ہیں پہلے انسے بہت پیغمبر خبر کیا پھر اگر مر یا مارا جاوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تم پھر جاؤ گے دین اسلام سے اُلٹے اپنے پاؤں پر یا بھاگ جاؤ گے لڑائی سے دین کے دشمنوں کی اور جو کوئی پھر جاوے گا اُلٹے پاؤں تو پھر ہرگز نہ بگاڑیگا خدائے تعالیٰ کا کچھ ذرا بھی اور جلد بدلہ دیویگا خدا یتعالیٰ شکر کرنیوالوں کو **فائدہ** حکم ہے خدا یتعالےٰ کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ رہے یا نہ رہے یہ دین خدائے تعالے کا ہے اسپر قائم رہو اور اشارت نکلتی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد بعضے لوگ دین سے پھر جاوینگے اور جو قائم رہیں گے اُن کو بڑا ثواب ہے پھر ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت لوگ دین سے پھر گئے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اُنکو پھر مسلمان کیا اور بعضونکو قتل کیا وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ۝ اور کوئی جی مر نہیں سکتا بغیر حکم خدا یتعالیٰ کے جو لکھا ہوا ہے وعدہ وقت کا اور جو کوئی چاہے بدلہ دنیا کا دیویں گے ہم اسکو دنیا ہی میں اور جو کوئی چاہے بدلہ آخرت کا دیوینگے ہم اسکو اُسی میں سے اور جلد بدلہ دیوینگے ہم شکر کرنیوالوں کو جو احسان مانینگے وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ جو خدا یتعالیٰ کی راہ میں لڑے کافروں سے جو ساتھ اُن کے ہو کر لڑے بہت طالب خدائے تعالیٰ کے پھر سستی اور کاہلی نہ کی انہوں نے جو کچھ ان کو پہونچی محنت اور دکھ خدائے تعالیٰ کی راہ میں سست نہیں ہوئے اور عاجزی نہ کی دشمنوں کے سامنے اور خدائے تعالیٰ چاہتا ہے اور دوست رکھتا ہے صبر کرنے والوں کو جو مصیبت

اور محنت کے وقت اور دشمنوں سے لڑنے کے وقت ٹھہرے رہتے ہیں ثابت وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا
وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ ۝ اور نہیں ہے کچھ بات انکی جو خدائے تعالی کے طالب ہیں مگر وہ کہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار
ہمارے بخشدے ہمکو گناہ ہمارے اور معاف کر جو ہمسے زیادتی ہوئی ہو اور مضبوط رکھ قدم ہمارے دشمنوں کے سامنے لڑائی کیوقت اور مدد کر ہماری کافروں کی قوم پر
ع ١٥ ٤ فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ پھر دیا انکو خدائیتعالی نے بدلہ دنیا میں جو فتح پاویں کافروں پر اور
کیا خوب ہے بدلہ آخرت کا انکے واسطے جو بہشت اور اسکی نعمتیں ہیں اور خدائیتعالی چاہتا ہے اور دوست رکھتا ہے نیک کام کرنیوالوں کو يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ
اٰمَنُوۤا اِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خٰسِرِينَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم کہا مانوگے کافروں کا تو تمکو
پھیر دینگے الٹے پاؤں تمہارے پھر اسوقت جاؤگے نقصان میں خراب **فائدہ** جب احد کی لڑائی شکست ہوئی اور مشہور ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
شہید ہوئے تب مسلمان بھاگے اور منافقوں نے کہا مسلمانوں کو کہ اب تو مکے کے لوگ غالب ہوئے اور فتح ہوئی انکی ضرور ناچار تم اپنے دین قدیم میں آؤ سو خدائیتعالی
فرماتا ہے کہ دشمنوں کا فریب مت کھاؤ اور انکی بات نہ سنو بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِينَ ۝ بلکہ خدائیتعالی والی ہے تمہارا تم گھبراؤ اور
ڈرو نہیں اور خدائے تعالی بہت مدد کرنیوالا ہے سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَاۤ اَشْرَكُوا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ
وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۗ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِينَ ۝ جلد ڈالیں گے ہم دلوں میں ان لوگوں کے جو کافر ہیں ڈر کو سبب اسکے جو شریک کرتے تھے خدائے
تعالی کے ساتھ اس چیز کو جسکی نہیں اتاری خدائیتعالی نے سند اور دلیل شریک ہونے کی اور جگہ انکے رہنے کی آگ ہے دوزخ کی اور بری جگہ ظالموں کے
واسطے مقرر کی ہوئی وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ
مِّنْ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّونَ ۗ اور مقرر سچا کر چکا تمسے خدائیتعالی وعدہ اپنا جب تم کاٹتے تھے کافروں کو خدائے تعالی کے حکم سے جبتک
کہ نامردی کی تمنے اور جھگڑا ڈالا کام میں اور بے حکمی کی اپنے سردار عبد اللہ بن جبیر کی جو اس ڈیرے پر سے مال لوٹنے کو دوڑتے تھے بعد اسکے جو
دیکھا تمنے فتح اور لوٹنا مال کا جو آرزو تھی تمہاری یعنی فتح اور لوٹ کا مال جو تم چاہتے تھے اسے دیکھا تھا مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيدُ
الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝ تم میں سے کوئی چاہتا تھا مال لوٹ کا اور کسی فتح
پانے کی اور تم میں سے کوئی چاہتا تھا ثواب آخرت کا شہید ہونیسے پھر تمکو پھیر دیا خدائے تعالی نے کافروں کے قتل کرنیسے جو بعد فتح کے شکست ہوئی
اسواسطے کہ آزماوے خدائیتعالی تمکو اور مقرر تمکو بخشا اور معاف کیا اور خدائے تعالی افضل رکھتا ہے ایمان لانے والوں پر **فائدہ** پہلے غلبہ مسلمانوں کا
ہوا کافر بھاگے اور مسلمان انہیں قتل کرتے تھے اور فتح کی نشانیاں نظر آتی تھیں کسیکو خوشی مال لوٹنے کی اور کسی کو اسلام کے غلبہ کی پھر جب
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی تب مقدمہ الٹ گیا ایک نافرمانی یہ کہ اسکو چھوڑ کر لوٹ پر دوڑے دوسرے یہ کہ جب کافر
بھاگنے لگے مسلمان انکو مارتے ہوئے جاتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکار کر فرمایا کہ انکے پیچھے پڑے نہ جاؤ میرے پاس آؤ ان کو
جو ادھر لوٹ کا مال نظر آیا پیچھے نہ پھرے اس سے شکست ہوئی جیسا کہ فرماتا ہے خدائے تعالی اِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّالرَّسُولُ
يَدْعُوكُمْ فِيۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ جب تم
چڑھے جاتے تھے بھاگنے والوں کے پیچھے سو نہ پھرتا اور پیچھے پھر کر نہ دیکھتے تھے کسیکو اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پکارتا تھا تمکو تمہارے پیچھے سے
پھر پہونچا تمکو غم عوض غم کے سو تم غم نہ کھایا کرو جو کچھ چیز جاتی رہے یعنی مال لوٹ کا اور اس سے غم نہ کھاؤ جو کچھ سامنے سے آئے مصیبت اور خدائے
تعالی خبر رکھتا ہے ان کاموں کی جو تم کرتے ہو **فائدہ** یعنی تمسے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل تنگ ہوا تھا اسکے بدلے تمپر تنگی آئی تو آگے کو خبردار ہو
کہ حکم پر چلئے کچھ ہاتھ سے مال جاوے یا کچھ بلا سامنے آئے نافرمانی نہ کیجئے ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَاۤئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَ
طَاۤئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۗ يَقُولُونَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۗ پھر اتارا خدائیتعالی نے تمپر
پیچھے غم کے امن کو جو وہ اونگھ تھی جو ڈھانک لیا اس اونگھ نے بعضوں کو تم میں سے اور بعضوں کو ڈالا فکر میں انکے نفس نے جو گمان کرتے تھے خدائیتعالی
پر گمان ناحق کا احمقوں کا سا یہ کہتے تھے کہ کچھ بھی ہمارے ہاتھ کام ہے یعنی کچھ ہمارا اختیار نہ رہا خدائے تعالی فرماتا ہے قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ

يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو کہ سب کام فتح اور شکست خدائے تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ یہ گمان کرنیوالے چھپاتے ہیں اپنے دلوں میں جو نہیں ظاہر کرتے تیرے آگے سو کہتے ہیں آپسمیں خلوت کے وقت کہ اگر ہوتا کچھ کام ہمارے ہاتھ تو مارے نہ جاتے ہم یہاں اس لڑائی میں یعنی اگر یہ دین حق ہوتا تو قتل نہ ہوتا اس جگہ گویا ناحق مارے گئے قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

النصف کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو اگر ہوتے تم اپنے گھروں میں تب بھی البتہ باہر آتے تم میں سے وہ لوگ جن پر لکھا تھا مارا جانا اپنے مارے جانے کی جگہ آتے گھر سے نکلکر اور البتہ آزماتا ہے خدائیتعالیٰ اسکو جو تمہارے دلوں میں ہے اندیشہ اور اسواسطے کہ خالص کرے اور جانچے اور پاک کرے اُسے جو تمہارے دلوں میں ہے اور خدائیتعالے جانتا ہے دلوں کا احوال اور بھید سب کا **فائدہ** اُحد کی لڑائی میں کتنے شہید ہوئے اور کتنے بھاگے اور باقی میدان میں رہے اُنپر اونگھ آئی پھر جب اونگھ سے جاگے تو خوف اور وحشت سب جاتی رہی اتنے میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہوشیار ہوئے تو جو لوگ میدان میں حاضر تھے سب حضرتؐ کے پاس جمع ہوئے اور پھر لڑائی قائم کی اور سُست ایمان والے اور منافق کہنے لگے کہ کچھ بھی ہمارے ہاتھ رہا یعنی مشورت نہ مانی تو اتنے لوگ مارے گئے سو خدائے تعالےٰ نے فرمایا کہ اس شکست میں یہ حکمت تھی کہ مومن اور منافق معلوم ہو جاویں

14 ع 7 اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ بیشک وہ لوگ جو پھر گئے تم میں سے لڑائی کے وقت یعنی بھاگ گئے اسدن جو مقابل و رو برو تھیں دو فوجیں ایک کافروں کی اور دوسری مسلمانوں کی احد کی لڑائی میں سو انکو کنپادیا شیطان نے اُنکے گناہ کی شامت کے سبب جو نافرمانی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انھوں نے کی تھی اور تحقیق بخشا خدائے تعالےٰ نے انسے وہ گناہ اُن کا بیشک خدائیتعالیٰ بخشنے والا ہے تحمل کرنیوالا ہے **فائدہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ احد کی لڑائی میں سے بھاگے تھے اُن پر گناہ نہ رہا تقصیر اُنکی معاف کی خدائے تعالےٰ نے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت ہو مانند ان لوگوں کے جو کافر ہو گئے یعنی منافق ہیں اور کہا انہوں نے جو مسلمان تھے اسوقت کہ جب سفر کو نکلے ملک میں یا وہ کافروں سے لڑتے تھے اور شہید ہوئے یہ کہا اپنے بھائیوں کو جو مسلمان تھے کہ اگر ہوتے وہ ہمارے پاس تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے **فائدہ** سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو تم برخلاف کرو ان کے کہنے کا اس بات میں لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ تاکہ ڈالے خدائے تعالیٰ اس گمان کو افسوس اُنکے دلوں میں اور غم اور خدائے تعالےٰ ہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور خدائے تعالیٰ تمہارے کام دیکھتا ہے سب جو تم کرتے ہو یعنی اے مسلمانو تم اُن کے برخلاف کرو تو انھیں اپنے گمان کا افسوس ہوئے جو خدائے تعالیٰ فتح دیویگا وَلَىِٕنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ اور اگر تم مارے گئے خدائے تعالیٰ کی راہ میں کافروں سے لڑکر یا مرے نیک کام میں تو البتہ بخشش ہے خدائے تعالیٰ کی اور مہربانی خدائیتعالیٰ کی بہتر ہے اس چیز سے جو کافر جمع کرتے ہیں دنیا کا مال اور غرور وَلَىِٕنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ اور اگر تم مر گئے نیک کام میں یا مارے گئے کافروں سے لڑکر تو البتہ خدائے تعالیٰ ہی کے آگے جاکر اکٹھے ہو گے تم سب **فائدہ** نیک کام پر نکلے اور مر گئے یا مارے گئے تو نکلنے پر افسوس نہ کرے اس طرح کہ اگر نہ جاتا تو نہ مرتا اسمیں تقدیر پر انکار آتا ہے اور آخرت کا فائدہ نہ دیکھنا اور دنیا میں جینے کو عزیز رکھنا کافروں کی عادت ہے فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ پھر خدائیتعالیٰ کی بخشش سے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نرم دل ہوا اُن کو جو بھاگے اُحد کی لڑائی میں اور اگر تو ہوتا سخت گو غصہ کرنے والا سخت دل جو انکو دلاسا اور مہربانی نہ کرتا تو بکھر جاتے تیرے گرد سے یعنی تیرے پاس سے ملول ہو کر چلے جاتے پھر تو اب بخش ان کو اور معاف کر اور گناہ بخشوا ان کے اور مشورت کر انسے لڑائی کے کام میں پھر جب بعد مشورت کے قصد کرے تو اس کام کے کرنیکا تو بھروسا کر خدائیتعالیٰ ہی پر بیشک خدائیتعالیٰ دوست رکھتا ہے توکل کرنیوالوں کو جو لوگ کہ خدائیتعالیٰ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ

بَعْدِہٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ اگر خدا یتعالیٰ تمہاری مدد کرے اور فتح دیوے تمکو کافروں پر تو پھر کوئی تمپر غالب نہو گا اور اگر خدا یتعالیٰ چھوڑ دیوے تمکو اور مدد نہ کرے تمہاری تو پھر کون ہے وہ جو مدد کرے تمہاری بعد چھوڑ دینے خدا یتعالیٰ کے پھر چاہیئے کہ خدا یتعالیٰ ہی پر بھروسہ کریں ایمان لانیوالے ۝ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور نہیں ہے لائق نبی کے وہ کہ کچھ چیز چھپا رکھے غنیمت میں سے اور جو کوئی کچھ چھپا رکھے لوٹ کے مال سے تو لا دیگا اپنے ساتھ اس چھپائی ہوئی چیز کو قیامت کے دن سب کے روبرو جو سبب رسوائی کا ہوئے پھر تمام پاوے اسدن ہر ایک شخص بدلہ اس کام کا جو اسنے کیا ہے دنیا میں بھلا یا برا اور ان لوگوں پر ظلم نہ ہوگا جیسا انہوں نے کیا ہے ویسا ہی بدلہ ملیگا **فائدہ** کہتے ہیں جب بدر کی لڑائی فتح ہوئی اور غنیمت اس لڑائی کی آئی تھی تو اس مال سے ایک کملی سرخ گم ہوئی تھی بعضے کمبختوں نے کہا حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے واسطے رکھی ہے تب یہ آیت اتری کہ پیغمبروں کا یہ کام نہیں بلکہ جو کوئی ایسا کام کرے پہلے بانٹنے اور حصہ کرنیسے کچھ غنیمت کے مال سے لیوے چھپا کر تو قیامت کے دن سب میں رسوا ہوگا کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسی پرانی حصہ کرنیسے پہلے لی تھی بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا حضرت نے فرمایا کہ رکھ اسے تو قیامت کے دن اپنے ساتھ لے آویگا تو اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ کیا جو شخص کہ تابعداری کرے خدا یتعالیٰ کی خوشی کی مانند اسکے ہے جو آوے ساتھ غصے خدا یتعالیٰ کے اپنے گناہ کے سبب اور جگہ اس گنہگار کی دوزخ ہے اور بری جگہ ہے دوزخ انکے جا رہنے کی اور پیغمبر اور مومن جو انسے خیانت ہرگز نہووے ۝ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ ان لوگوں کے یعنی پیغمبروں کے درجے بلند ہیں خدا یتعالیٰ کے پاس اور خدا یتعالیٰ دیکھتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو **فائدہ** یعنی نبی اور عام لوگ برابر نہیں ہیں کسی پیغمبر سے طمع کا کام نہیں ہوتا لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ بیشک خدا یتعالیٰ نے احسان کیا ایمان والے لوگوں پر جبکہ پیدا کیا پیغمبر ان میں ان ہی کی قوم میں سے سو پڑھتا ہے انکے آگے آیتیں قرآن شریف کی اور پاک کرتا ہے انکو شرک کی ناپاکی سے اور سکھاتا ہے انکو قرآن اور سمجھ کی اور کام کی باتیں اور یہ لوگ تو پہلے پیغمبر صلعم کے پیدا ہونیسے البتہ گمراہی میں تھے صریح جو بتونکو پوجتے تھے حق اور ناحق میں تفاوت نہ جانتے تھے ۝ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ کیا جب پہونچی تمکو ایک مصیبت شکست یا مارے جانیکی اوپر کہ مقرر پہنچا چکے ہو تم اسکے دو برابر سو کہتے ہو کہ یہ مصیبت کہاں سے آئی جو ہم مسلمان ہیں اور پیغمبر ہم میں موجود ہے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یہ مصیبت تمہاری ہی طرف سے تمکو پہنچی ہے بیشک خدا یتعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے **فائدہ** یعنی تم بدر کی لڑائی میں ستر کافرونکو قتل کر چکے اور ستر کو قید کر لائے تھے اور احد کی لڑائی میں تمہارے ستر آدمی شہید ہوئے تو بددل کیوں ہوتے ہو سو یہ بھی تمہارا ہی قصور ہے جو بیحکمی کی کہ اس درے پر سے لوٹنے کو دوڑے تھے یا بدر کے قیدیوں کو قتل نہ کیا مال لیکر چھوڑا ۝ وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚ اور جو کچھ کہ پہونچی تمکو مصیبت اسدن جو دو لشکر مقابل ہوئے کافروں اور مومنوں کے خدا یتعالیٰ کے سے اور اسواسطے کہ معلوم کرے مومنوں کا ثابت رہنا اور معلوم کرے منافقوں کی دشمنی کو ۝ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ اور کہا منافقوں کو آؤ لڑو خدائے تعالیٰ کی راہ میں مشرکوں سے ہمارے رفیق ہو کر یا دفع کرو انکی شرارت کو جو وہ مدینے کے لوگوں کو لوٹنے آئے ہیں تب دیا یہ جواب منافقوں نے کہ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ کہا کہ اگر ہم جانیں اور واقف ہوں لڑائی سے تو البتہ تمہارے ساتھ رہیں اس بات میں تین معنے نکلتے ہیں ایک یہ کہ جب لڑائی کا وقت ہوگا تو تمہارے رفیق ہونگے ابھی لڑائی کہاں ہے دوسرے معنی یہ کہ ہمیں معلوم نہیں کہ لڑائی ہوگی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم قریش سے ملجاویگا تیسرے معنی یہ کہ ہم لڑائی نہیں جانتے یہ طعن ہے یعنی ہماری مصلحت اول نہ مانی تمنے تمھیں وقوف نہیں اور ہم خوب لڑائی کی باتیں جانتے ہیں تمہارے ساتھ نہیں رہتے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ منافق کفر کے اسدن بہت پاس ہیں جو طرف ایمان کے یعنی کافروں سے نزدیک ہیں جو انکے رفیق ہوویں مسلمانوں کی رفاقت سے اور یہ منافق يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۝ کہتے ہیں اپنے موہنوں سے جو نہیں ہے انکے دلوں میں یعنی ظاہر میں کہتے تھے کہ لڑائی نہو گی اور دلمیں سمجھ رہے تھے کہ لڑائی ہوگی خدا یتعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ کہ یہ چھپاتے ہیں دشمنی اور فریب جو انکے دلوں میں ہے ۝ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ

اَلْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وہ لوگ ہیں منافق جو کہتے ہیں اپنے بھائیوں کو یعنی منافقوں کو کہتے ہیں اور آپ بیٹھ رہے ہیں اپنے گھروں میں
یہ کہتے ہیں کہ اگر ہماری بات مانتے جو مارے گئے ہیں احد کی لڑائی میں تو مارے نہ جاتے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ان منافقوں کو کہ اب دور کریو تم اور ہٹا دیجیو
اپنے اوپر سے موت کو اگر تم سچے ہو اس بات میں یعنی تم جو کہتے ہو کہ ہماری بات نہ ماننے سے مارے گئے تو تم اپنے تئیں موت سے بچا رکھیو جو بغیر اجل کوئی مرتا نہیں
اور جب اجل آتی ہے تو کسی جگہ نہیں بچ سکتا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ اور نہ بوجھو اور نہ سمجھو اُن لوگوں کو جو مارے گئے ہیں خدا
تعالیٰ کی راہ میں مرے یعنی مردے نہیں ہیں بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ بلکہ جیتے ہیں وہ خدائے
تعالیٰ کے پاس روزی پاتے ہیں خوشی کرتے ہیں اُس چیز سے جو دیا ہے انکو خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل سے وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ
يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور خوش وقت ہوتے ہیں اُنکی طرف سے جو لوگ ابھی نہیں ملے ساتھ اُنکے پہونچنے اُنکے
سے جو امیدوار ہیں کہ جا پہونچیں گے انمیں اسواسطے کہ نہ ڈر ہے انپر اور نہ وہ غمگین يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا ۱۷ ۴ ۸
يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ خوشوقت ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کی نعمت سے اور بخشش سے اور اس بات سے خوش ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ضایع نہیں کرتا مزدوری
ایمان لانے والوں کی **فائدہ** شہیدوں کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہوتی ہے جو اس زندگی میں کھاتے پیتے ہیں خوش رہتے ہیں جو اور مردوں کو
نہیں میسر نہیں ہوتی مگر قیامت کے بعد خوشی کا کھانا پینا ملیگا **فائدہ** جب جنگ احد تمام ہوئی اور قریش مکے کی طرف پھرے ابوسفیان جو سردار
مکے کے کافروں کا تھا پچتایا پھر کر کہ ہمنے اتنے مسلمان ہلاک کئے پر انکا کام پورا نہ کیا جو پھر قضیہ باقی نہ رہتا اب پھر چلئے اور ان سبکو قتل
کیجئے ایک کو نہ چھوڑیئے اُن میں سے ایک نے کہا کہ اب پھر چلنا صلاح نہیں کسواسطے کہ مسلمان بہت قتل ہوئے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سب
مسلمان جھنجھلا رہے ہیں ایسا نہ ہو کہ باقی جو مدینے میں ہیں جمع ہو کر آویں اور تم پر غالب ہوں تمہاری اب فتح ہوئی ہے پھر شکست ہو جاوے تو خوب نہیں ابوسفیان
نے اسکی بات مانی اور مکے کو گیا پر ابوسفیان نے پھرنے کی مصلحت کی خبر مدینے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجی اور یہ ہفتہ کے دن ساتویں تاریخ شوال
کی مدینے میں آئے تھے اُسی دن سہ پہر کو حکم ہوا کہ فجر ہی سب وہی لوگ جو لڑائی میں حاضر تھے شہر سے باہر پھر نکلے اصحاب اسپر کہ سُست اور زخمی تھے حکم
بجالائے اور اپنے زخموں کو باندھکر بغیر مرہم لگائے کمال دلیری اور بہادری سے باہر نکلکر حمراء الاسد میں خیمہ کیا حق تعالیٰ نے اُنکے حق میں آیت بھیجی کہ اَلَّذِيْنَ
اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وہ لوگ جنہوں نے حکم مانا خدا تعالیٰ کا اور محمد صلے
اللہ علیہ آلہ وسلم کا بعد اسکے جو پہونچ چکے تھے زخم اُنکو لڑائی میں جو نیک ہوئے اور پرہیزگار ہیں اُنکے واسطے ثواب بڑا ہے **فائدہ** جب مسلمانوں
کے پھر نکلنے کی خبر ابوسفیان کو پہونچی تو خوف آیا اور لڑائی سے ڈر کر مکے کی طرف کوچ کیا پھر وہاں جا کر یہ چاہا کہ اپنے دبدبہ اور بڑائی کی خبر مدینے
میں بھیجکر مسلمانوں کو ڈراوے ایک شخص مکے سے مدینے کیطرف جاتا تھا اُسے کچھ دیکر کہا یہ خبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچا کر لشکر قریش کا بے نہایت
جمع ہوا ہے اور تمسے لڑنے کی تیاری ہے ایسی کہ تمہیں انکے مقابلہ کی طاقت نہیں مسلمانوں نے یہ خبر سنکر کہا حسبنا اللہ جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ وہ حکم ماننے والے
جنکو کہا لوگوں نے مکے سے آن کر کہ بیشک مکے کے لوگوں نے جمع کیا ہے سامان اور متفق ہوئے ہیں تمہارے لڑنے کو پھر تم انکے آنے سے جو تمہیں
اُن سے لڑنے کی طاقت نہیں یہ خبر سنکر پھر زیادہ ہوا ایمان ان لوگوں کا اور کہا کہ بس ہے ہمیں خدا تعالیٰ اور کیا خوب کارساز ہے خدائے تعالیٰ
فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝ پھر چلے آئے مسلمان مقام حمرة الاسد کافروں
کی راہ دیکھکر خدائے تعالیٰ احسان اور فضل سے سوداگری کا نفع لیکر جو کچھ برائی نہ پہونچی انکو سلامت پھرے بغیر لڑائی کے اور پیروی کی خدائے تعالیٰ
کی خوشی کی اور حکم مانا پیغمبر صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا اور خدائے تعالیٰ صاحب ہے بڑے فضل کا اور احسان کرنے والا اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ
اَوْلِيَآءَهٗ ۝ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی مقرر یہ خبر شیطان ہی سے ہے جو ڈراتا ہے اپنے دوستوں سے یعنی وہ خبر جو آتی ہے
کہ قریش جمع ہو کر تمسے لڑنے آتے ہیں وہ خبر شیطان کی تھی سو تم اے مسلمانو مت ڈرو اُنسے اور ڈرو مجھسے اگر ہو تم ایمان لانے والے وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ
يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ

فکرمند نہ کریں وہ لوگ یعنی تو غمگین مت ہو اُن لوگوں سے جو تلاش کرتے ہیں مددگاری کافروں کی بیشک وہ لوگ کچھ بگاڑ نہ سکیں گے خدایتعالی کا
یعنی مومنوں کا جو خدائے تعالیٰ کے کام میں مصروف ہیں چاہتا ہے خدایتعالی جو انکو فائدہ نہ پہونچے آخرت میں نیکی سے اور اُنکے واسطے بڑا عذاب
ہے ہمیشہ دوزخ میں رہینگے سو وہ لوگ منافق ہیں جو اُنکی صفت یہ ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْئًا ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ
اَلِیْمٌ ۝ وہ لوگ جنھوں نے خریدا کفر ایمان کے بدلے سو ہرگز نہ بگاڑ سکیں گے خدایتعالی کا اور واسطے اُن لوگوں کے عذاب ہے دکھ دینے والا آگ کا
دوزخ میں ۔ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِھِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ لِیَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ۝ اور نہ
سمجھیں کافر وہ کہ جو ہمنے ڈھیل دی اُنکو کچھ اسمیں بھلائی ہے واسطے ہمنے فرصت دی ہے انکو کہ زیادہ کریں گناہ اور انکے واسطے عذاب ہے خوار کرنے والا
مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَآ اَنْتُمْ عَلَیْہِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ ۭ نہیں ہے کہ خدایتعالی جو چھوڑدے مسلمانوں کو اس چیز پر جسپر
تم ہو اے منافقو جبتک کہ جدا کرے خدایتعالی ناپاک سے پاک کو یعنی منافقوں کو خالص مسلمانوں سے جدا اور ظاہر کرے ۔ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ
وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَکُمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ اور نہیں ہے ایسا خدایتعالی کہ تمکو
خبردار کرے غیب کی بات پر اور لیکن خدائے تعالیٰ چن لیتا ہے اپنے پیغمبروں میں سے جسکو چاہتا ہے پھر تم یقین لاؤ خدائے تعالیٰ پر اور اسکے پیغمبروں پر اور
اگر یقین درست لاؤ اور شرک اور نفاق سے بچتے رہو اور ڈرتے رہو تو پھر تمہارے واسطے ثواب بہت بڑا ہے ۔ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ
اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ ۭ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ ۭ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۭ اور نہ سمجھیں وہ لوگ جو بخیلی کرتے ہیں ساتھ اُس
چیز کے جو دیا ہے اُنکو خدایتعالی نے اپنے فضل سے مال دنیا کا یعنی جو دولتمند کہ مال جمع کر رکھتے ہیں تو یہ نہ سمجھیں کہ مال کا خرچ نہ کرنا بہتر ہے انکے واسطے
بلکہ بُرا ہے انکے واسطے جو طوق ہوکر پڑیگا اُنکے گلے میں قیامت کے دن وہ مال جو بخیلی کرتے تھے اس سے ۔ وَلِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰہُ بِمَا
ع ۱۸ ۹ ۹ تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ۧ اور خدائے تعالیٰ ہی وارث ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور خدائے تعالیٰ واقف ہے اُن کاموں سے جو کچھ کہ تم کرتے ہو فائدہ جو کوئی
مالدار زکوٰۃ اور خیرات نہ دیوے تو اُسکا وہ مال سب قیامت کے دن اژدہا بنکر اُسی کے گلے میں طوق ہوگا اور اسکے منہ کو پکڑیگا اور خدائے تعالیٰ ہی
وارث ہے آخر کو سب کے مال کا یعنی تم سب چھوڑ کر مرجاؤ گے اور جو خیرات کروگے تو تمہارے ساتھ رہیگا ثواب اسکا فائدہ جب آیت اقرضوا اللہ قرضًا
حسنًا نازل ہوئی تو یہودیوں نے کہا کہ خدا محتاج ہے جو ہمسے قرض مانگتا ہے تب یہ آیت اتری لَقَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ
وقف لازم وَّنَحْنُ اَغْنِیَاۗءُ ۘ سَنَکْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَھُمُ الْاَنْۢبِیَاۗءَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝ بیشک سُنی بات خدائے تعالیٰ نے ان لوگوں
کی جنھوں نے کہا کہ خدائے تعالیٰ فقیر ہے اور ہم دولتمند ہیں سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم لکھیں گے اُن کی وہ بات جو کہی انہوں نے اور مار ڈالا انہوں نے
پیغمبروں کو ناحق اور ہم کہیں گے انکو قیامت کے دن کہ چکھو اب تم عذاب جلتی آگ کا ذٰلِکَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْکُمْ وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ۚ
یہ عذاب اسکا بدلہ ہے جو آگے بھیجا ہے تمنے ہاتھوں اپنے اور خدائے تعالیٰ نہیں عذاب کرتا بندوں پر لیکن گنہگار اپنے کئے کا بدلہ پاوینگے
اور سُنا خدایتعالی نے اَلَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ عَهِدَ اِلَیْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْکُلُہُ النَّارُ ۭ ان لوگوں کی بات کو جو کہا انہوں
نے کہ بیشک خدایتعالی نے قول کر بھیجا ہماری طرف یعنی حکم کیا ہمکو وہ کہ یقین نہ لاویں ہم کسی رسول پر جبتک لاوے ہمارے پاس ایک نیاز جسے کھاوے آگ فائدہ بنی
اسرائیل پر قربانی کا کھانا حرام تھا اور یہ دستور تھا کہ جب کوئی قربانی کرتا تو اُس قربانی کو میدان میں رکھ دیتا اور اس وقت کے نبی اور علما اور سردار سب
جمع ہوکر قربانی سے دور کھڑے ہوکر عاجزی اور مناجات جناب الٰہی میں کرتے جبتک کہ وہ قربانی قبول ہوتی اور قبول ہونیکی نشانی یہ تھی کہ یکایک
آسمان سے آگ آتی اور اس قربانی سے لپٹ کر سب جلا دیتی سو یہودیوں کہتے تھے کہ توریت میں لکھا ہے کہ جس نبی کا یہ معجزہ ہو اسپر ایمان لائیو خدایتعالی اُنکو
الزام دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَدْ جَاۗءَکُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِیْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالَّذِیْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْھُمْ اِنْ کُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ ۝ کہ یہودیوں پر بیشتر آئے پیغمبر کئی مجھ سے پہلے نشانیاں اور معجزے لیکر اور ساتھ اس معجزے کے بھی آئے جو تم کہتے ہو پھر کیوں اُنکو تمنے مار
ڈالا اگر تم سچے ہو یعنی حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما السلام کا تو یہ بھی معجزہ تھا کہ قربانی کو آگ کھا جاتی تھی پھر انکو کیوں قتل کیا تمنے اگر سچ کہتے ہو تو یہ بہانے
تمہارے سب جھوٹے ہیں اور سب پیغمبروں کو ایک ہی معجزہ کیا ضرور ہے ہر ایک نبی کو جدا جدا معجزے ہیں فَاِنْ کَذَّبُوْکَ فَقَدْ کُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِکَ

جَآءُوْ بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْکِتٰبِ الْمُنِیْرِ۝ پھر اگر اے محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم جھٹلاویں تجھکو تو ملول نہو پھر مقرر جھٹلا چکے اور پیغمبروں کو پہلے تجھ سے جو وہ آئے تھے ساتھ معجزوں کے اور ورقوں نصیحت کے اور کتابوں روشن کے جسمیں حلال اور حرام مفصل بیان کیا ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۝ ہر ایک شخص چکھنے والا ہے موت کے مزے کا اور البتہ بدلا دیا جاویگا کاموں کا تم سب کو قیامت کے دن پھر جسکو ہٹا دیا آگ سے اور داخل کیا بہشت میں مقرر اپنے مقصود سے ملا اور نہیں زندگانی دنیا کی مگر جنس دغابازی کی اور دھوکے کی لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ ۟ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۝ اور البتہ آزمائے جاؤگے تم مال سے اور جان سے اور البتہ سنوگے تم اُن لوگوں سے جنکو کتاب ملی تم سے پہلے اور مشرکوں سے سنوگے باتیں بُری اور طعنے بہت اور اگر صبر کروگے اُس آزمائش اور اُن کی باتوں پر اور پرہیزگاری کروگے تو پھر یہ کام مضبوطی ہے دین کی **فائدہ** جب مسلمان مکے میں اپنے گھر اور کنبہ چھوڑ کر مدینے میں آئے تھے مکے کے کافر انکے مال اور زمین اور باغ کو ظلم سے چھین لیتے تھے اور جو کوئی مسلمان ہاتھ لگتا تو عذاب سے مار ڈالتے تھے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اگر ان مصیبتوں پر صبر کروگے تو تمہارے حق میں اچھا ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَہٗ ۫ فَنَبَذُوْہُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ۝ اور جب کہ لیا خدا تعالے نے قول اُن لوگوں سے جنکو کتاب دی یعنے یہود اور نصاریٰ کو توریت اور انجیل میں حکم کیا کہ البتہ ظاہر اور بیان کرو صفت محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی جو آخری زمانے کا پیغمبر ہے اور مت چھپائیو تعریف کی سو انہوں نے پھینک دیا اپنی پیٹھ کے پیچھے اپنے اقرار کو اور خرید کیا اُسکے بدلے تھوڑا سا مول پھر کیا بُرا ہے وہ جو خرید کرتے ہیں لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَۃٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۝ مت بوجھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کو جو خوش ہوتے ہیں اپنے کاموں پر اور تعریف لوگوں سے چاہتے ہیں اپنے نہ کئے پر مت سمجھ انکو چھٹکارا پائے ہوئے ہیں عذاب سے اور انکے واسطے عذاب دکھ دینے والا ہے **فائدہ** علما یہود کے مسئلے غلط بنا کر رشوتیں لیکر کھاتے تھے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف چھپاتے تھے اور خوش ہوتے تھے کہ ہمکو پکڑ نہیں سکتا کوئی اور چاہتے تھے کہ لوگ ہماری تعریف کریں کہ خوب دیندار اور عالم ہیں بڑے وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۝ اور خدا تعالی ہی کو ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور خدائے تعالی سب چیز پر قدرت رکھتا ہے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ۝ مقرر آسمانوں اور زمین کے بنانے میں اور بدلنے میں رات اور دن کے البتہ نشانیاں ہیں قدرت کی واسطے عقلمندوں کے سو عقلمند وہ لوگ ہیں الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۝ جو لوگ یاد کرتے ہیں خدائے تعالے کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے کروٹ سے اور فکر کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے میں اور عجز سے کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے نہیں پیدا کیا تو نے یہ سب کچھ عبث اور ناحق تو پاک ہے سب عیبوں سے اور نقصانوں سے پھر بچا ہمکو آگ کے عذاب سے اور کہتے ہیں رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ۝ اے پروردگار ہمارے بیشک تو جسکو داخل کرے آگ میں پھر مقرر اُس کو رسوا کیا تو نے اور نہیں کوئی گنہگاروں کا مددگار اور کہتے ہیں رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۝ اے پروردگار ہمارے مقرر ہمنے سنا کہ ایک پکارنے والا یعنی محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم پکارتا ہے طرف ایمان لانے کے وہ کہ ایمان لاؤ اپنے پروردگار پر پھر ایمان لائے ہم اے پروردگار ہمارے پھر بخشدے ہمکو گناہ ہمارے اور اُتار ہمسے برائیاں ہماری اور موت دے ہمکو ساتھ نیکبخت لوگوں کے اور کہتے ہیں رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؕ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۝ اے پروردگار ہمارے دے ہمکو وہ جو وعدہ کیا تو نے ہمارے واسطے اپنے پیغمبروں کیساتھ اور مت رسوا کر ہمکو قیامت کے دن بیشک تو نہیں خلاف کرتا وعدے کو فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی ۚ بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ پھر قبول کی اُنکی دُعا انکے پروردگار نے وہ کہ میں ضائع نہ کرونگا محنت کسی محنت کرنیوالے کی تم میں سے مرد یا عورت کوئی کرے کچھ نیک کام تم آپسمیں ایک ہو یعنی ثواب میں تفاوت نہیں مرد اور عورت

فائدہ نسلامی نبی سے بجز سے مانگتا کیا اسود برات وہ کہتا ہے یعنی توحید اسکی نشانیاں سارے عالم میں نمودار ہیں

کے عمل ہیں فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ پھر وہ لوگ جو ایمان لائے وطن سے نکلے اور نکالے گئے ہیں گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور لڑے کافروں سے صرف دین کیواسطے اور مارے گئے البتہ اُتار دونگا میں اُنسے برائیاں اُنکی اور داخل کرونگا میں انکو باغوں میں جنکے نیچے بہتی ہیں ندیاں بدلہ ہے یہ خدا تعالی کے پاس سے اور خدا تعالی کے پاس بہت اچھا بدلہ ہے لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ قف ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ نہ بہکاوے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنا جانا اور پھرنا اُن لوگوں کا جو کافر ہیں شہروں میں سوداگری کو یہ فائدہ تھوڑا سا دنیا کا جو جاتا رہیگا پھر ٹھکانا انکا دوزخ ہے اور بُری جگہ ہے دوزخ رہنے کو لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ لیکن یہ لوگ جو ڈرتے رہے اپنے پروردگار کے عذاب سے انکے واسطے باغ ہیں جو بہتی ہیں انکے نیچے نہریں ہمیشہ رہینگے ان باغوں میں مہمانی ہے خدا تعالی کے پاس سے اور بہت اچھا ہے نیک بختوں کیواسطے وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ اور البتہ کتابیوں سے کوئی شخص جو ایمان لاتا ہے خدا تعالی پر اسپر جو تپر اترا ہے اے مسلمانو یعنی قرآن اور انپر اترا ہے یعنی توریت و انجیل وہ شخص جیسے عبداللہ بن سلام اور یار اسکے یا نجاشی اور تابعدار اُس کے اس پر ایمان لاتے ہیں اور ڈرتے ہوتے رہتے ہیں خدا تعالی کے آگے خرید نہیں کرتے خدائے تعالی کی آیتوں کے ساتھ تھوڑا سا مول وہ جو انکے واسطے ہے بدلہ اُنکے کاموں کا اُنکے پروردگار کے پاس بیشک خدائے تعالی جلد حساب لینے والا ہے سب سے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو صبر کرو کافروں کے دکھ دینے پر اور ثابت رہو میدان میں کافروں کے سامنے لڑنے کے وقت اور تیار اور درست کافروں سے لڑائی کے واسطے خدا تعالی کی راہ میں اور ڈرتے رہو خدائے تعالی سے شاید کہ تم چھٹکارا پانیوالے ہو عذاب سے اور پہونچنے والے ہو اپنی مراد کو

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِیَّةٌ وَّهِیَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | مِائَةٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَةً

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا اے لوگو ڈرتے رہو اپنے پروردگار سے جسنے پیدا کیا تمکو ایک شخص سے یعنی حضرت آدم سے اور پیدا کیا پہلے اسی ایک شخص سے اسکا جوڑا یعنی بی بی حوا انکی بائیں پسلی سے پیدا کیا اور پھیلائے ان دونوں سے بہت مرد اور عورت کو یعنی بے نہایت خلقت پیدا کی اور ڈرتے رہو اُس خدائے تعالی سے جسکی نام سے قسمیں دیتے ہو اور واسطہ دیتے ہو اور اپنے ناتے داروں کا حق ادا کرو مہربانی سے بیشک خدائے تعالی تم پر نگہبان ہے یعنی تمہارے کاموں سے اور باتوں سے واقف ہے وَاٰتُوا الْیَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا اور دو تم یتیموں کو مال اُنکا اور بدل نہ لو ناپاک مال پاک کے عوض اور مت کھاؤ مال یتیموں کا اپنے مال میں ملا کر بیشک یتیموں کا مال کھانا بہت بڑا گناہ ہے **فائدہ** جس لڑکے کا باپ مرجائے اسکے وارثوں کو تقید ہے کہ اسکے مال کو احتیاط سے جدا اپنے مال سے رکھیں اور جب لڑکا ہوش سنبھالے سب مال اُس کے ورثہ کو اُسے حوالہ کردیں وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ اور اگر ڈرو کہ انصاف نہ کرسکوگے یتیم لڑکیوں کے مال میں تو پھر نکاح کرو جو خوش آویں لڑکیاں دو دو تین تین چار چار جوروئیں کرلو فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا تو پھر اگر ڈرو کہ برابر نہ ادا کرسکوگے حق جورؤوں کا تو ایک ہی نکاح کرو یا لونڈی جو اپنا مال ہے یہ بات یعنی ایک نکاح یا لونڈی کو حرم کرنا نزدیک ہے اسکے جو نہ پھروگے انصاف سے اور ظلم نہ کروگے حق تلفی سے وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا اور دو تم عورتوں کو مہر انکا جیسے نکاح کیا ہے خوشی سے مہر دو پھر اگر عورتیں اپنی خوشی سے تمکو اپنے مہر میں سے کچھ چھوڑ دیویں پھر کھاؤ تم اُسے مزے سے وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا اور مت دے بے عقلوں کو مال جو

[illegible]

بنایا خدا تعالیٰ نے اس مال کو سبب تمہاری گذران کا اور کھلاؤ پہناؤ یتیموں کو اُس مال سے اور کہو اُن سے باتیں اچھی اور ملائم **فائدہ** یعنی لڑکوں بے سمجھوں کو اُن کا مال نہ دو جب تک کہ اُنھیں بھلے بُرے کا ہوش نہ آوے تب تک اُنھیں کھلاؤ پہناؤ اور تسلی دو دلاسے سے کہ یہ مال تمہارا ہے تم ہی کو دیوینگے ہم خیر خواہی کرتے ہیں تمہارے وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ج فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ج وَلَا تَاْكُلُوْهَا اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ط وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ج وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ط فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ اور آزماؤ یتیموں کو جبتک کہ پہونچیں وہ نکاح کی عمر کو یعنی جوانی تک پھر اگر دیکھو انمیں عقلمندی اور سمجھ پھر انکے حوالے کرو مال انکا اور مت کھاؤ مال یتیموں کا زیادہ خرچ اور فضولی کرکے اور گھبرا کے جو یتیم بڑے نہو جاویں اور انکا مال لے لیویں یعنی مال یتیمونکا بے نہایت خرچ کرے اس ڈر سے کہ بڑے ہو جاوینگے تو اپنا مال ہم سے لے لیوینگے اور جو کوئی یتیم کے پالنے والوں سے اپنی جمعیت رکھتا ہو تو چاہیئے کہ بچتا رہے یتیم کے مال سے اور جو کوئی محتاج ہو تو پھر کھاوے یتیم کے مال میں سے موافق دستور کے جتنا ضرور ہو پھر جب حوالے کرو یتیموں کو مال انکا تب گواہ کرلو اس مال دینے کے وقت اور خدا تعالیٰ بس ہے حساب سمجھنے والا **فائدہ** یعنی یتیم کا مال اپنے خرچ میں نہ لاؤ اور اگر یتیم کا رکھنے والا محتاج ہو اسکی خدمت کے موافق درماہہ لیوے جب کوئی مرے اور اسکا بیٹا یا بیٹی اور مال ہے تو پنچوں کے روبرو یتیم کا مال لکھ کر امانتدار کو سونپ دیویں جب یتیم جوان ہشیار ہو اس لکھے موافق اسکا مال اسکو حوالے کر دیں اور جو کچھ خرچ ہوا ہو وہ اسکو سمجھا دیویں اور دیتے وقت شاہدوں کو دکھا کر دیوے امانتدار لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ مردوں کو بھی حصہ ہے یعنی بیٹوں کو اگرچہ بچے ہوں یا جوان اس مال سے جو ماں باپ چھوڑ مریں اور ناتے داروں کو بھی حصہ ہے اور عورتوں کو بھی یعنی بیٹیوں کو بھی حصہ ہے اگر بے سمجھ ہوں یا ہشیار ہوں اُس مال سے جو ماں باپ چھوڑ مریں اور ناتے داروں کو بھی حصہ ہے اس مال سے تھوڑا ہو یا بہت ہو حصہ مقرر کیا ہوا ہے **فائدہ** حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے رسم تھی کہ بیٹیوں کو مال ورثہ نہ ملتا تھا اب بیٹیوں کو بھی میراث مقرر ہوئی وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ اور جب حاضر ہوں اور موجود ہوں ناتے دار ورثہ کا مال بانٹنے کے وقت جنکو میراث نہیں پہونچتی اور یتیم اور محتاج اسوقت پاس روبرو ہوں تو پھر دو انکو کچھ اس مال سے اور کہو انسے بات ملائم اچھی طرح **فائدہ** جسوقت میراث بانٹیں اور برادری کے لوگ ہوں جسکو حصہ نہیں پہونچتا اور ناتے دار ہے یا محتاج ہے تو انھیں کچھ کھلا کر رخصت کرو اور بات کرو نرم زبان سے سخت نہ بولو ان سے وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ اور چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ اس بات سے کہ اگر چھوڑ جاویں پیچھے اپنی اولاد عاجز کو تو خطرہ کھاویں انپر یعنی اپنی اولاد پر دھیان کریں کہ ہمارے پیچھے ایسا ہی حال انکا ہوگا پھر چاہیے کہ ڈریں خدائے تعالیٰ سے اور کہیں بات محتاج اور یتیموں سے سیدھی اور اچھی تو انکا دل نہ ٹوٹے اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝ بیشک وہ لوگ جو کھاتے ہیں مال یتیموں کا حق سوا اسکے نہیں جو وہ کھاتے ہیں اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور جلدی سے وہ لوگ گھسیں گے آگ میں دوزخ کی يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ حکم کرتا ہے خدا تعالیٰ تمکو تمہاری اولاد کے کام میں جو میراث بانٹنے کا اندازہ بتاتا ہے کہ مرد کو حصہ ہے برابر دو عورت کے پھر اگر سب عورتیں ہی ہوویں دو سے اوپر یعنی زیادہ دو سے ہوویں پھر انکو حصہ دو تہائیاں ہیں اس مال سے جو چھوڑ مرا اور اگر ایک ہی بیٹی ہے تو پھر اُسے آدھا حصہ ہے مرنے کے سارے مال سے وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ج فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ اور میت کے ماں اور باپ ایک کو ان دو میں سے چھٹا حصہ ہے اس مال سے جو چھوڑ مرا اگر میت کی اولاد ہوئے تو اگر میت کی اولاد نہیں اور وارث ماں اور باپ ہی ہیں اسکے تو پھر اسکی ماں کو ہے تہائی حصہ اُس مال سے جو چھوڑ مرا پھر اگر میت کے کئی بھائی ہیں تو اسکی ماں کو چھٹا حصہ ہے مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَا اَوْ دَيْنٍ بعد وصیت کے جو دلوا مرا کسی کو یا قرض دینے کے بعد جو بچے اُسکا چھٹا حصہ اُسکو پہونچے اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ تمہارے باپ تمہارے بیٹے تمکو معلوم نہیں جو کون اُن میں جلد پہونچے تمہارے کام میں اور کون فائدہ پہونچاوے تم کو شتاب دنیا میں یا دین میں

حصہ ہے مقرر ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیشک خدا تعالیٰ خبردار ہے اور واقف ہے مضبوط کام کرنیوالا **فائدہ** اس آیت میں دو میراث فرمائیں اولاد کی اور ماں باپ کی اور اگر اولاد میں کئی بیٹے اور بیٹیاں ہیں تو مرد کو دوہرا حصہ اور عورت کو اکہرا اور اگر ایک بیٹی ہو تو آدھا مال اور اگر زیادہ ہوں تو دو تہائی برابر بانٹ لیویں اور اگر میت کی اولاد اور بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوویں تو ماں کو چھٹا حصہ اور اگر بھائی بہن اور اولاد نہیں تو تہائی ماں کا حصہ اور میت کا مال اول اس کے کفن اور دفن پر خرچ کیجے پھر اسکا قرض ادا کیجے پھر جو وصیت کر مرا ہو ایک تہائی تک وہ دیجے بعد اس کے جو بچے اس میں وارثوں کو حصے ہیں یا دماغ حصوں میں عقل کو دخل نہیں حکم خدا تعالیٰ کا ہے جو وہ سب سے بہت دانا ہے وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ اور تم کو اے مردو حصہ آدھا ہے اس مال سے جو چھوڑ مریں تمہاری عورتیں اگر ان کو اولاد نہو تو پھر اگر ان کو اولاد ہو تم سے یا اور خاوند سے پھر تمہارا چوتھائی حصہ اس مال سے جو چھوڑ مریں بعد وصیت کے جو دلوا مریں یا قرض ادا کئے کے بعد وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ اور عورتوں کا حصہ چوتھائی ہے جو تم چھوڑ مرو اے مردو اگر تمہاری اولاد نہ رہے پیچھے پھر اگر تمہاری اولاد ہے پیچھے اس عورت سے یا کسی اور عورت سے تو جوروؤں کا حصہ آٹھواں ہے اس مال سے جو چھوڑ مرو تم پر بعد وصیت کے جو دلوا مرو تم یا قرض ادا کئے جانیکے بعد **فائدہ** عورت کے مال سے مرد کو میراث آدھا مال پہونچتا ہے اگر اولاد نہ ہو عورت کی اسی طرح مرد کے مال سے عورت کو چوتھائی حصہ پہونچتا ہے اگر مرد کو اولاد نہ ہو اور اگر مرد اولاد چھوڑ مرے کسی عورت سے تب عورت کو آٹھواں حصہ پہونچتا ہے خاوند کے مال سے پر بعد وصیت کے جو دلوا مرا ہے یا قرض ادا کئے جانیکے بعد جو بچے نقد جنس حویلی باغ گھوڑا کسی طرح کا مال ہو اور مہر عورت کا میراث نہیں قرض میں داخل ہے وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ اور اگر ہووے وہ مرد جسکی میراث کا مال لیتے ہیں بن ماں باپ اور بن بیٹا بیٹی کا یا عورت ہو ایسی یعنی مرد یا عورت مرے ایسا جو اسکے ماں باپ اور بیٹا بیٹی کوئی نہو اور ہو اسکا ایک بھائی یا ایک بہن پھر ہر ایک کو اسکے بھائی بہن سے چھٹا حصہ پہونچے اسکے مال سے فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ پھر اگر زیادہ ہوویں اسکو ایک بھائی سے یا ایک بہن سے پھر وہ سب شریک ہیں ایک تہائی بعد وصیت کے جو دلوا مرے یا قرض ادا کئے جانے کے بعد جبکہ مرنیوالے نے نقصان نہ کیا ہو اور ورثہ داروں کا یہ بیان کردیا خدا تعالیٰ نے اور خدا تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے تحمل کرنیوالا **فائدہ** یہاں میراث بھائی بہن کی فرمائی سو باپ اور بیٹے کے ہوتے کچھ میراث بھائی بہن کو نہیں پہنچتی اگر باپ اور بیٹا نہ ہو تب بھائی بہن کو میراث پہنچا کرتی ہے اگر سگے ایک ماں باپ سے ہوں تو اگر سوتیلے بھائی بہن ہوں تو تیسرے حصے میں سب شریک ہیں اسمیں مرد عورت برابر ہیں حصے میں تفاوت نہیں بعد وصیت کے اور قرض دئے جانیکے بعد ہے اور فرمایا کہ وصیت اور دین اول ہے جب وارثوں کا نقصان نہ کیا ہو نقصان کی دو طرح ہیں ایک یہ کہ مرنے والا اپنے مال کی تہائی سے زیادہ کسیکو دلوا مرا تہائی تک جائز ہے زیادہ روا نہیں دوسرے یہ کہ جسکو میراث کا حصہ پہنچیگا اسکو اپنی طرف سے عنایت کر کے کچھ زیادہ میراث سے دلوا مرا وہ بھی درست نہیں اگر سب وارث راضی ہوں تو یہ دونوں وصیتیں قبول رکھیں نہیں تو نہ رکھیں یہ پانچ میراثیں جو فرمائیں یہ حصہ داروں کی ہیں اور سوا انکے اور طرح کے وارث ہیں جنکو عصبہ کہتے ہیں انکو حصہ مقرر نہیں پر اگر عصبہ ہو اور حصہ دار نہ ہو تو سب مال عصبہ لیوے اور جو دونوں ہوں تو حصہ داروں سے جو بچے وہ عصبہ لیوے اور جو کچھ نہ بچے تو نہ لیوے اول عصبہ وہ ہے جو مرد ہو اور عورت نہ ہو اور عورت واسطہ دار نہو اس کے چار درجے ہیں اول درجے میں بیٹا پھر پوتا اور دوسرے درجے میں باپ اور دادا اور تیسرے درجے میں بھائی اور بھتیجا اور چوتھے درجے میں چچا اور چچا کا بیٹا یا پوتا اگر کئی شخص ہوں تو جو مرنے والے سے نزدیک کا ناتا رکھتا ہو وہ مقدم ہے جیسے پوتے سے بیٹا بھتیجے سے بھائی نزدیک ہے پھر سوتیلے سے سگے نزدیک ہے، باقی اولاد میں اور بھائیوں کے مرد کے ساتھ عورت بھی عصبہ ہوتی ہے اوروں میں نہیں **فائدہ** اگر دونوں قسم کے وارث نہوں تو تیسری قسم ذوی الارحام ہیں یعنی ایسے ناتے دار جنکو واسطہ عورت کا ہے اور حصہ دار نہیں جیسے نواسا اور نانا اور بھانجا اور ماموں اور خالہ اور پھوپھی اور انکی اولاد انکا حساب بھی عصبہ کا سا ہے تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يُّطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یہ حدیں باندھی ہوئی خدا تعالیٰ کی اور جو کوئی حکم مانے خدا تعالیٰ اور اسکے بھیجے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا داخل کریگا اسے خدا تعالیٰ بہشتوں میں

جنکے تلے بہتی ہیں ندیاں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں اور یہ بہشت میں ہمیشہ رہنا وہی ہے بڑی آرزو سے ملنا اور مقصود پانا ۝ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ اور جو کوئی نافرمانی کرے خدایتعالی کی اور پیغمبر کی اور بڑھ جاوے خدایتعالی کی حدوں سے داخل کریگا اُسے خدایتعالی دوزخ کی آگ میں اور اُسکے واسطے ہے عذاب خوار کرنیوالا ۝ وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۝ اور وہ عورتیں جو بدکاری کریں تمہاری نکاحیوں سے تو پھر تم شاہد لاؤ اُنکی بدکاری پر چار مرد گواہ اپنی قوم سے یعنی مسلمان دیندار عاقل بالغ ہوویں چاروں پھر جب چاروں مرد گواہی دیویں تو پھر اُن عورتوں کو بند کر رکھو گھروں میں جبتک کہ مارے انکو موت یعنی ملک الموت یا پیدا کرے اور بتاوے اور مقرر کرے خدائے تعالی اُنکے واسطے راہ جو قید سے خلاصی پاویں **فائدہ** یہ حکم زنا کا ہے جو فرمایا کہ چار مرد مسلمان نیکبخت شاہد چاہئیں اور یہاں حد زنا کی نہیں فرمائی وعدہ رکھا سو وہ حد زنا کی سورہ نور میں فرمائی ہے ۝ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ اور وہ دو شخص جو آویں تم میں سے یعنی مسلمان مرد اور عورت بُرا کام کریں تو ستاؤ تم اُن دونوں کو پھر اگر وہ دونوں توبہ کریں بدکاری سے اور نیک کریں اپنا کام تو پھر ستانا موقوف کرو اُنکا بیشک خدایتعالی مہربانی کرنیوالا ہے توبہ کرنے والوں پر ۝ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰۗىِٕكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ سوا اسکے نہیں کوئی مقرر توبہ قبول کرنا خدائے تعالی پر ہے لیکن واسطے اُن لوگوں کے جو بُرا کام کرتے ہیں انجانی سے پھر جلد توبہ کرتے ہیں پھر ان لوگوں شتاب کرنیوالوں کی توبہ قبول کرتا ہے خدایتعالی اور ہے خدائے تعالی سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنیوالا ۝ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓي اِذَا حَضَرَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَھُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْتَدْنَا لَھُمْ عَذَابًا اَلِـيْمًا ۝ اور توبہ قبول نہیں اُن لوگوں کی جو کئے جاتے ہیں بُرے کام جبتک سامنے آوے انمیں سے کسی کو موت یعنی مرتے وقت تک بُرے کام نہ چھوڑے اور کہے مرنے کیوقت کہ میں توبہ کرتا ہوں اب تو یہ قبول نہیں اور انکی توبہ قبول نہیں جو مرتے ہیں کافر وہ لوگ ایسے جو تیار رکھا ہے انکے واسطے عذاب دکھ دینے والا دوزخ کا **فائدہ** یعنی جب موت کا یقین ہو جاوے اور امید زندگی کی نہ رہے اسوقت کا توبہ کرنا اور ایمان قبول نہیں اور اس سے پہلے قبول ہے **فائدہ** کہتے ہیں کہ پہلے اسلام یوں دستور تھا کہ جب کوئی مرتا تو اسکی عورت کو سوتیلا بیٹا ورثے میں داخل کر لیتا یا بھائی مرنے والے کا یا اور کوئی وارث اُسکی عورت کے سر پر چادر ڈال کر اپنے قبضے میں لیتا پھر چاہتا تو نکاح کر کے رکھتا یا بغیر نکاح اپنے گھر میں رکھتا یا اور کسی مرد سے نکاح کرا کر آدھا مہر اسکا لیتا یا اُسے قید کر رکھتا ساری عمر اور اسکے مال کا وارث ہوتا مگر وہ رانڈ عورت اگر پہلے چادر ڈالنے سے اپنے کنبے میں جا بیٹھتی تو مرنے والے کے وارثوں کا اُسپر دعوی نہ ہوتا پھر جب اسلام شروع ہوا تو اول یہی رسم تھی جبتک کہ ایک انصاری مرا اور اس کی عورت کو اسکے سوتیلے بیٹے نے اپنے حصے میں لیکر ستانا شروع کیا اسواسطے کہ اُسکا مال جو خاوند کے ورثے سے پہنچا ہے وہ اُسے دلوادے اُس رانڈ عورت نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنا حال ظاہر کیا حضرت نے فرمایا کہ جا گھر میں صبر کر کے بیٹھ جبتک کہ حکم الہی آوے اور کئی عورتیں مدینے میں جو ایسی ہی مصیبت میں گرفتار تھیں انھوں نے بھی فریاد کی تب خدایتعالی نے یہ آیت بھیجی ۝ يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَاۗءَ كَرْهًا ۭ وَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْھُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِھْتُمُوْھُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَـيْـــًٔـا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تمکو حلال اور روا نہیں وہ کہ میراث میں لے لو عورتوں کو زور سے اور نہ اُنکو بند کرو اسواسطے کہ لیلو اُنسے اُس چیز سے جو دیا ہے تمنے انکا مہر مگر وہ کہ کریں بیحیائی صریح اور گذران کرو عورتوں سے اچھی طرح سلوک سے پھر اگر وہ بری لگیں تمکو پھر شاید کوئی خو اور عادت اُنکی تمکو خوش آوے اور کرے خدایتعالی اُسمیں بہت خوبی یعنی اگر کوئی بات بُری لگی تو البتہ کوئی بات بھلی بھی ہوگی **فائدہ** اگر کوئی شخص مرے اسکی عورت اپنے نکاح کی مختار ہے مرنے والے کے بھائیوں کو روا نہیں جو زور اور زبردستی سے اپنے نکاح میں لیویں یا اسے قید کر رکھیں اسواسطے کہ ناچار ہو کر کچھ خاوند کے ورثے سے جو اُسے ہاتھ آیا پھیر دیوے مگر جو بدچلن چلے تو روکنا چاہئے ۝ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىھُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَـيْـــًٔـا ۭ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ اور اگر بدلہ چاہو تم ایک عورت کے عوض دوسری عورت کو یعنی چاہو کہ ایک جورو کو چھوڑ کر دوسری کرو اور پہلی عورت کو دے چکے ہو بہت مال اُسکے

ع۱۲

مہر ہیں تو اس سے پھر نہ لو اُس دیے ہوئے مال سے کچھ بھی کیا لیا چاہتے ہو اُس مال کو ناحق اور گناہ سے صریح وَكَيْفَ تَأْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ اور کس طرح سے اور کیونکر لے سکتے ہو اُس مال کو اور پہونچ چکا تم میں سے کوئی کسی عورت کیطرف یعنی جورو خاوند مل چکے اور صحبت کر چکے سارا مہر دینا واجب ہو چکا اور لے چکے تم سے مرد و نکاح کیوقت قول مضبوط **فائدہ** جبتک مرد نے نکاح کر کے صحبت نہیں کی تو آدھا مہر دینا آتا ہے اگر طلاق دیوے اور اگر صحبت کر چکا تو سارا مہر مرد پر دینا لازم ہوا بغیر عورت کے بخشے نہیں چھٹتا اور قول مضبوط یہ کہ حکم شرع کے سے عورت مرد کے قبضے میں آچکی اور نہیں تو مرد اس کا مالک نہ تھا اسلام سے پہلے احمق لوگ باپ کی نکاحی سے نکاح کر لیتے تھے سو خدا تعالیٰ نے اس کام سے منع فرمایا کہ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝ اور اپنے نکاح میں نہ لاؤ تم اُن عورتوں کو جن عورتوں کو اپنے نکاح میں لائے تھے تمہارے باپ مگر وہ جو آگے ہو چکا پہلے اسلام سے وہ معاف کیا مقرر یہ کام بے حیائی بڑی ہے اور غضب کا کام ہے اور بہت بُرا چلن ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ حرام ہوئیں اے مسلمانو تمپر مائیں تمہاری اسمیں نانی اور دادی داخل ہیں وَبَنٰتُكُمْ اور حرام ہوئیں بیٹیاں تمہاری تم پر اسمیں داخل ہیں نواسی اور پوتی وَاَخَوٰتُكُمْ اور حرام ہوئیں تم پر بہنیں تمہاری خواہ باپ کیطرف سے خواہ ماں کیطرف سے سگی ہوں یا سوتیلی وَعَمّٰتُكُمْ اور حرام ہوئیں تم پر پھوپھیاں تمہاری یعنی باپ اور دادا کی بہن سگی اور سوتیلی وَخٰلٰتُكُمْ اور حرام ہوئیں تم پر خالائیں تمہاری یعنی ماں اور نانی کی بہن وَبَنٰتُ الْاَخِ اور حرام ہوئیں تم پر بیٹیاں بھائی کی یعنی بھائی کی بیٹی اور نواسی اور پوتی حرام ہوئیں وَبَنٰتُ الْاُخْتِ اور حرام ہوئیں تم پر بیٹیاں تمہاری بہن کی یعنی بہن کی بیٹی اور نواسی اور پوتی حرام ہوئیں وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْۤ اَرْضَعْنَكُمْ اور حرام ہوئیں تم پر وہ مائیں تمہاری جنھوں نے تمکو دودھ پلایا یعنی جس عورت کا دودھ پیا بچپن میں اُسکا حکم بھی ماں ہی کا سا ہے جتنے اُسکے ناتے حرام ہیں اتنے ہی اس کے بھی ناتے حرام ہیں وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ اور حرام ہیں تم پر دودھ کی بہنیں تمہاری یعنی جس سے دودھ شریک ہے اسکا حکم بہن کا ہے وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ اور حرام ہوئیں تم پر مائیں تمہاری نکاحیوں کی یعنی جورو کی ماں اور نانی دادی خالہ پھوپھی سگی حرام ہیں سب وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ؗ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؗ اور حرام ہیں تم پر وہ بیٹیاں جن کو گودیوں میں پالا تمنے اور وہ جنی ہوئی ہیں تمہاری جوروؤں کی جن سے تمنے صحبت کی ہے اور اگر تم نے ان نکاحیوں سے صحبت نہیں کی تو انکی جنی ہوئی بیٹی سے نکاح درست ہے گناہ نہیں تم پر وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ اور حرام ہیں تم پر نکاحیاں تمہارے اُن بیٹوں کی جو تمہاری پشت سے ہیں یعنی سگے بیٹے کی جورو حرام ہے اور لے پالک منہ بولے کی عورت بعد طلاق یا رانڈ ہونیکے نکاح مباح ہے وہ کسیطرح بیٹا نہیں ہے اور حرام ہیں تم پر وہ کہ اکٹھے کرو دو بہنوں سے نکاح مگر وہ جو آگے ہو چکا اسلام سے پہلے وہ معاف ہوا بیشک خدا تعالیٰ بخشنے والا مہربان حکم ماننے والوں پر

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ

اور حرام ہیں تم پر عورتیں خاوند والی مگر وہ جنکو مالک ہو جاویں ہاتھ تمہارے یعنی دار الحرب کی بندی کی عورتیں اگر خاوند والی ہوں تو بھی حرام نہیں پر جب کہ دار الحرب سے باہر نکلیں اور انکے خاوند ساتھ نہ آویں تب مباح ہیں اور اگر انکے خاوند بھی مسلمان ہو ملیں تو اپنی جورو ہیں یہی حکم ہوا ہے خدا تعالیٰ کا تم پر اے مسلمانو اس طرح سے نکاح کے کام میں جو بیان ہوا وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ اور حلال ہیں تمکو سب عورتیں سوا اُن عورتوں کے جو بیان ہو چکیں اور حلال اسطرح ہوئیں کہ چاہو اور طلب کرو یعنی نکاح میں لاؤ مہر مقرر کر کے تم اپنے مال سے قید میں لانے کو نہ مستی نکالنے کو **فائدہ** جو عورتیں اوپر حرام فرمائیں اُنکے سوا سب حلال ہیں لیکن کئی شرطوں سے اول یہ کہ طلب کرو یعنی زبان سے ایجاب قبول درمیان میں آوے دوسرے یہ کہ مال دینا قبول کرو یعنی مہر تیسرے یہ کہ قید میں لانیکی طرح ہو مستی نکالنے کی غرض نہو یعنی ہمیشہ کو وہ عورت اس مرد کی ہو جاوے مدت کی قید نہو بغیر مہر کے چھوڑے نہ چھوٹے اس آیت سے متعہ حرام ہوا چوتھے یہ کہ گواہ کر لو کم سے کم دو مرد یا ایک مرد دو عورت شاہد ایجاب قبول کے وقت حاضر ہوں فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ پھر جسکام میں لائے تم اور فائدہ پایا تمنے اُن عورتوں نکاحیوں سے تو دیدو تم حق مہر انکا جو مقرر کیا ہے اور گناہ نہیں تم پر اس کام میں جو ٹھہرالو تم آپسمیں دونوں خوشی سے یعنی عورت اپنی خوشی سے کچھ مہر میں سے بخشدے یا مرد اپنی رضا سے مہر کے بدلے کچھ زیادہ دیوے تو مختار ہیں بیشک خدا تعالیٰ

سب کچھ جانتے والا ہے مضبوط کام کرنے والا **فائدہ** اگر عورت سے نکاح کرکے صحبت کی تو مہر سب دینا آتا ہے کسی طرح عورت کے بخشے بغیر نہیں چھوٹتا اور
اور اگر صحبت نہیں کی اور چھوڑ دے تو آدھا مہر دینا آتا ہے وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۭ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ اور جو کوئی مقدور نہ پاوے تم میں سے جو نکاح میں لاوے بیبیاں مسلمان
پھر کر لیوے انہیں سے جو ہاتھ کا مال ہے تمہاری لونڈیوں سے مسلمان کو اور خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے تمہارے ایمان کو آپس میں ایک دوسرے کے جو تم
سب ایک ہو اسلام میں **فائدہ** اگر کوئی مفلس کسی بی بی سے نکاح کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو اور بغیر عورت کے نہ رہ سکے اور حرام سے ڈرے
تو کسی کی مسلمان لونڈی کی تلاش کرے فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ
اَخْدَانٍ ۚ پھر نکاح کر لو لونڈیوں سے انکے مالکوں کی رخصت اور رضامندی سے اور دو تم لونڈیوں کا مہر نکاح کرکے موافق دستور کے خوشی سے قید
میں آنیوالیاں ہوویں نہ مستی نکالنے والیاں اور نہ چھپے یاری کرنے والیاں ہوویں **فائدہ** چھپی یاری سے منع فرمایا اور جس شخص نے نکاح میں ایک
بی بی ہو تو اسکو کسی کی لونڈی سے نکاح حلال نہیں فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۭ پھر
جبکہ وہ لونڈیاں نکاح کرکے قید میں آچکیں تو پھر اگر آویں برا کام کرنے کو یعنی بدکاری کریں تو پھر ان لونڈیوں پر آدھا عذاب ہے بیبیوں کے **فائدہ** اگر آزاد مرد
یا عورت نکاح کرکے مزہ لے چکے پھر زنا کرے تو سنگسار ہووے اور بغیر نکاح کئے زنا کرے تو سو کوڑے ہیں مارے اور لونڈی غلام کو نکاح کئے پر
بھی پچاس کوڑے ہیں زیادہ نہیں ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ یہ حکم لونڈی سے نکاح کرنیکا
واسطے ہے جو ڈرے محنت اور مشقت میں پڑنے سے اور اگر صبر کرو یعنی نکاح لونڈیوں سے نہ کرو تو بہت اچھا ہے تمہارے واسطے اور خدا تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے
صبر کرنے والوں پر يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ چاہتا ہے خدا تعالیٰ جو
بیان کرے تمہارے واسطے حکم حلال اور حرام کا اور راہ دکھلاوے تمکو ان لوگوں کی جو تم سے پہلے تھے جیسے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام
اور خاص امت ان کی اور معاف کرے تم کو اور ہلکا کرے احکام تم پر اور بخشنے اور خدا تعالیٰ جانے والا ہے مضبوط کام کرنیوالا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ
عَلَيْكُمْ ۣ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝ اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے وہ کہ توبہ بخشے تم پر اور چاہتے ہیں وہ
لوگ جو تابعداری کرتے ہیں اپنے جی کی خوشی کی کہ تم مڑ جاؤ سیدھی راہ اسلام کی سے مڑ جانا بہت دور کا یعنی بری صحبت میں بدکار لوگ شرع کی
بات سے دل کو پھیر کر برے کام پر دوڑاتے ہیں يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝ چاہتا ہے خدا تعالیٰ وہ کہ ہلکا کرے تم
سے حکم نکاح اور حلال حرام کو بیان کرے اور پیدا ہوا ہے آدمی کمزور بے قوت یعنی شریعت میں کسی چیز کی تنگی نہیں جو کوئی حلال چھوڑ کر حرام پر دوڑے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ
رَحِيْمًا ۝ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ مال ایک دوسرے کا آپس میں ناحق جھوٹ بول کے یا دغابازی سے یا چوری سے مگر وہ کہ سوداگری کرو تم رضامندی
سے آپس کی اور مت خون کرو آپس میں یعنی ایک کو مار نہ ڈالو اپنے جی کی خوشی کیواسطے بیشک خدا تعالیٰ تم پر مہربانی کرنے والا ہے وَمَنْ يَّفْعَلْ
ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ اور جو کوئی کرے کام یعنی کسی کا مال ناحق کھاوے یا قتل کرے
کسی کو بے حجت ستم سے اور ظلم سے تو ہم اسکو ڈال دینگے آگ میں دوزخ کی اور یہ آگ میں ڈالنا خدا تعالیٰ پر آسان ہے **فائدہ** یعنی مغرور نہ ہو اس
بات پر کہ ہم مسلمان ہیں دوزخ میں نہیں جانے کے خدا تعالیٰ مالک مختار ہے یہ آسان ہے اس کے آگے جسے چاہے بخشے جسے چاہے عذاب کرے
اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝ اگر بچتے رہو گے مسلمانو اور پرہیز کرو
ان بڑے گناہوں سے جو منع ہوئے ہیں تمکو چھوڑ دینگے ہم اور معاف کر دینگے چھوٹے گناہ تمہارے اور داخل کرینگے ہم تمکو بڑی عزت کے مکان میں
جو وہ بہشت ہے **فائدہ** کبیرہ گناہ یعنی بڑا گناہ وہ ہے جسپر صاف وعدہ دوزخ کا ہے قرآن میں یا غصہ خدا تعالیٰ کا ہے اسپر یا حد مقرر فرمائی ہے اسپر اور چھوٹا گناہ
وہ ہے جس سے منع فرمایا اور کچھ زیادہ نہ کہا **فائدہ** عورتوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ ہر جگہ خدا تعالیٰ مردوں پر حکم
فرماتا ہے عورتوں کا ذکر نہیں کرتا اور میراث میں مرد کا دوہرا حصہ ٹھہرایا ہے خدا تعالیٰ نے انکے جواب میں یہ آیت بھیجی وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ

اللّٰہُ بِہٖ بَعۡضَکُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِیۡبٌ مِّمَّا اکۡتَسَبُوۡا ؕ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِیۡبٌ مِّمَّا اکۡتَسَبۡنَ ؕ وَ سۡئَلُوا اللّٰہَ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا ۝ اور آرزو اور ہوس مت کرو جس چیز میں بڑائی دی خدا تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر یعنی مردوں کو عورتوں پر مردوں کا حصہ مقرر ہے ثواب کا جیسے کچھ وہ کام کرتے ہیں اور عورتوں کا حصہ مقرر ہے ثواب کا جیسے کچھ یہ کام کرتی ہیں اور مانگو خدا تعالیٰ سے فضل اور مہر اسکی بیشک خدائے تعالیٰ سب چیز سے خبردار ہے اور واقف ہے کچھ اس سے چھپا ہوا نہیں وَ لِکُلٍّ جَعَلۡنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَکَ الۡوَالِدٰنِ وَ الۡاَقۡرَبُوۡنَ ؕ وَ الَّذِیۡنَ عَقَدَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ فَاٰتُوۡہُمۡ نَصِیۡبَہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدًا ۝ اور ہر ایک کیواسطے اے مسلمانو تم میں سے مقرر کرتے ہیں وارث اس مال کے جو چھوڑ کر مریں ماں باپ اور کنبے والے اور وہ لوگ جنسے قول قسم باندھا ہے تمنے دو تم انکو حصہ انکا بیشک خدائے تعالیٰ سب چیز پر گواہ اور تمہارے سب قول اور قسم سے واقف ہے **فائدہ** بعضے لوگ ایسے مسلمان تھے جو آپ مسلمان ہوئے تھے اور سب کنبہ انکا کافر تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو دو مسلمانوں کو آپس میں بھائی کر دیا تھا وہی ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے پھر جب انکے کنبے کے لوگ بھی مسلمان ہوئے تب یہ آیت اتری کہ میراث کنبے اور ناتے داروں ہی کو ملتی ہے اور منہ بولے قول کے بھائیوں سے زندگی ہی میں سلوک ہے یا مرتے ہی وقت کچھ وصیت کر مرے اور بعد مرنے کے ورثے میں کچھ حصہ نہیں **فائدہ** ایک صحابیہ نے اپنے خاوند کی نافرمانی بہت کی آخر کو مرد نے ایک طمانچہ مارا عورت نے اپنے باپ سے فریاد کی عورت کے باپ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آن کر احوال ظاہر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند سے بدلا لیوے اتنے میں یہ آیت اتری کہ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوۡنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعۡضَہُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ وَّ بِمَاۤ اَنۡفَقُوۡا مِنۡ اَمۡوَالِہِمۡ ؕ مرد حاکم ہیں عورتوں پر اسواسطے کہ بڑائی دی خدا تعالیٰ نے ایک کو ایک پر یعنی مرد کو عورت پر اور اسواسطے کہ خرچ کرتے ہیں مرد عورتوں پر اپنا مال مہر کے دین میں اور ہمیشہ کی خوراک اور پوشاک میں فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلۡغَیۡبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ ؕ وَ الّٰتِیۡ تَخَافُوۡنَ نُشُوۡزَہُنَّ فَعِظُوۡہُنَّ وَ اہۡجُرُوۡہُنَّ فِی الۡمَضَاجِعِ وَ اضۡرِبُوۡہُنَّ ۚ پس نیکبخت عورتیں حکم ماننے والی نگہبانی کرنیوالی خاوند کے مال کی پیٹھ پیچھے ساتھ اسکے جو نگہبانی کی خدا تعالیٰ نے اور وہ عورتیں جنکی بدخوئی کا اندیشہ ہو تمکو پھر سمجھاؤ انکو جو بدخوئی چھوڑیں جو نہ مانیں تو پھر جدا ہو انکے ساتھ سونے سے لیکن اسی گھر میں جو پھر بھی نہ مانیں تو مارو انکو پر نہ ایسا جو نشان رہے یا ہڈی ٹوٹے فَاِنۡ اَطَعۡنَکُمۡ فَلَا تَبۡغُوۡا عَلَیۡہِنَّ سَبِیۡلًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیۡرًا ۝ پھر اگر عورتیں تمہاری فرمانبرداری کریں اور کہا مانیں تو مت تلاش کرو ان پر بری راہ ستانے کی بیشک خدا تعالیٰ ہے سب سے بلند بزرگوار تم سب اس سے ڈرتے رہو وَ اِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَیۡنِہِمَا فَابۡعَثُوۡا حَکَمًا مِّنۡ اَہۡلِہٖ وَ حَکَمًا مِّنۡ اَہۡلِہَا ۚ اِنۡ یُّرِیۡدَاۤ اِصۡلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰہُ بَیۡنَہُمَا ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا خَبِیۡرًا ۝ اور اگر ڈرو تم اے مسلمانو اور معلوم کرو کہ عورت خاوند آپس میں برخلاف اور ضد رکھتے ہیں تو پھر کھڑا کرو ایک منصف مرد کے لوگوں سے اور ایک منصف عورت کیطرف والوں سے جو چاہیں یہ دونوں منصف کہ صلح کرا دیں عورت خاوند میں تو موافقت کریگا خدائے تعالیٰ ان دونوں عورت خاوند میں بیشک خدائے تعالیٰ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے سب چیز سے وَ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ لَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَّ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّ بِذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ الۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡجَارِ الۡجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَ ابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ وَ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا ۝ اور بندگی کرو خدائے تعالیٰ کی اور شریک کرو اسکے ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ سے نیکی کرو اور اپنے نزدیک کنبے والوں سے نیکی کرو اور یتیموں اور فقیروں سے نیکی کرو اور ہمسایوں نزدیکوں سے اور ہمسایہ غیر سے اور پاس کے بیٹھنے والے دوست سے نیکی کرو اور راہ مسافر سے نیکی کرو اور لونڈی غلام سے جو تمہارے تابعدار ہیں انسے نیکی کرو بیشک خدائے تعالیٰ بیزار ہے اور دوست نہیں رکھتا اسکو جو ہووے خود پسند اترانے والا اپنی بڑائی اور شیخی کرنیوالا اَلَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ وَ یَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ وَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اٰتٰہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ وَ اَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ۝ وہ لوگ جو خدائے تعالیٰ کی راہ میں نہیں دیتے محتاجوں کو اور منع کرتے ہیں لوگوں کو کہ خیرات نہ دو اور چھپاتے ہیں لوگوں سے اپنا مال جو خدا تعالیٰ نے دیا ہے انکو اپنے فضل سے اور تیار کر رکھا ہے ہم نے کافروں کیواسطے عذاب خوار کرنیوالا رسوا کرنیوالا وَ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ لَا بِالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ وَ مَنۡ یَّکُنِ الشَّیۡطٰنُ لَہٗ قَرِیۡنًا فَسَآءَ قَرِیۡنًا ۝ اور وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں مال اپنا لوگوں کے دکھلانے کو اور ایمان نہیں لاتے خدائے تعالیٰ پر اور نہ قیامت کے دن پر یعنی خدائے تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک نہیں جانتے اور قیامت کے آنیکو یقین نہیں جانتے اور جس شخص کا شیطان ہووے رفیق یار پاس بیٹھنے والا پھر بہت برا ہے وہ رفیق **فائدہ** یعنی

جیسے بخیلی کرنا اور خدایتعالیٰ کی راہ میں نہ دینا برا ہے ویسا ہی لوگوں کے دکھانے کو دینا برا ہے اور خیرات کرنا ان لوگوں کا اچھا ہے جنکا ذکر اوپر ہوا
اور نیت بھی کرے خیرات کرنیمیں کہ آخرت میں اسکا بدلہ ملیگا اور دنیا میں کسیطرح کا عوض نہ چاہے وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا
مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۝ اور کس چیز کا نقصان ہوتا اُن کافروں پر اگر ایمان لاتے خدایتعالیٰ پر اُسے وحدہ لاشریک جانتے اور یقین
مانتے قیامت کے آنے کو اور دیتے محتاجوں کو اُس مال میں سے جو دیا ہے انکو خدایتعالیٰ نے اور ہے خدایتعالیٰ انکے کاموں اور باتوں سے واقف کچھ چھپا ہوا نہیں
اس سے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ بیشک خدایتعالیٰ نہیں کھوتا
اور ضائع نہیں کرتا کسی کا حق ذرہ بھر بھی کہ حق تلف کرنا ظلم ہے اور اگر ہووے نیکی کسی کی تو دونا کر دیتا ہے ثواب اُسکا اور دیتا ہے اپنے پاس سے
زیادہ اُس کو ثواب اپنے فضل سے بڑی بخشش اور ثواب فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ شَهِيْدًا ۝ پھر کیا حال ہوگا
کافروں اور ظالموں کا جبکہ لاوینگے ہم اور بلاوینگے ہر قوم اور ہر امت سے ایک شاہد اُن کا احوال کہنے والا اور لاوینگے ہم تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُس وقت اس قوم پر جو تیری امت ہے گواہی دینے والا اور اُسکا احوال کہنے والا **فائدہ** قیامت کے دن ہر وقت کی امت کے پیغمبر کو بلوا کر اس امت کا
احوال پوچھیں گے جو کون ایمان لایا اور کون ایمان نہ لایا يَوْمَىِٕذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ۭ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۝ ۳ رکوع ۲
اُس دن آرزو کرینگے کافر اور حکم نہ ماننے والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ برابر ہو جاویں زمین کے اور نہ چھپا سکیں گے خدا تعالیٰ کے آگے کچھ بات سب ذرہ ذرہ
کا حساب ہوگا **فائدہ** یعنی منکر قیامت کے دن چاہیں گے کہ ہم خاک ہو جاویں تو کیا اچھا ہو یعنی کہ ہم اب پیدا نہ ہوتے مٹی میں مل کر نیست و نابود ہو جاتے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ اے وہ لوگو جو
ایمان لائے ہو نزدیک نہو تم نماز کے اسوقت کہ تم نشے میں ہو مست جبتک کہ جانو تم جو کچھ کہو تم یعنی ہوش آوے تمکو اپنی بات سمجھنے کا یعنی نشہ
میں جو منہ سے نکلا اور خبر نہو جو کہا کیا تو کیا جانے جو نماز میں کیا پڑھا جب ہوش آوے تب نماز پڑھو اور نماز کے نزدیک نہو جبکہ تمکو غسل کی حاجت ہو مگر
راہ چلنے کے وقت مسافری میں جبتک کہ تم غسل کرو **فائدہ** یہ حکم جبتک تھا کہ شراب کا پینا حرام نہ ہوا تھا کہ نشے میں نماز نہ پڑھو اور اب یہ حکم ہے کہ اگر بہت
نیند سے یا بیماری سے ایسا حال ہو جو اپنے منہ سے بات نکلنے کی خبر نہو جو کیا کہا اسوقت کی نماز درست نہیں جب ہوش آوے تو پھر قضا پڑھے غسل کی
حاجت ہو تو بغیر نہائے نماز درست نہیں لیکن وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا
مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ اور اگر ہو تم بیمار یا مسافری میں راہ چلتے یا آیا
کوئی تم میں سے جاضرور پھر کر یا پیشاب کر کے یا عورت کے بدن سے بدن لگا ہو پھر ایسی حالتوں میں نہ پاؤ پانی کو تو پھر قصد کرو پاک زمین کا یا ستھری خاک کا پھر وہ خاک
ملو منہ اپنوں کو اور اپنے ہاتھوں کو بیشک خدایتعالیٰ معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے **فائدہ** اس آیت میں تیمم کا ذکر ہے فرمایا کہ تیمم اس وقت روا ہے کہ جب
پانی کا عذر ہو اور طہارت ضرور ہو سو طہارت دو قسم کی فرمائی ہے ایک یہ کہ جاضرور یا پیشاب کر کے آیا وضو کی حاجت ہے دوسرے یہ کہ عورت سے ملا
اور غسل کی حاجت ہے اور عذر پانی کا تین طرح سے فرمایا ایک تو یہ کہ مسافر ہے اور پانی موجود نہیں دوسرے یہ کہ پانی تھوڑا ہے پینے کو رکھا ہے اور دور
تک پانی نہیں وضو کرے تو پیاس سے ہلاک ہو تیسرے یہ کہ پانی ہے لیکن بیماری کے سبب خطرہ ہے کہ اگر پانی لگے تو مرض زیادہ ہو ان تین حال میں تیمم کرے اس
طرح کہ زمین پاک پر دونوں ہاتھ مار کر اپنے منہ پر پھیرے اچھی طرح پھر دونوں ہاتھ زمین پر مار کر اپنے ہاتھوں کہنیوں تک ملے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ
اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَاۗىِٕكُمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ڒ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا
کیا نہ دیکھا تو نے اُنکی طرف جنکو ملا ہے کچھ حصہ کتاب کا توریت یا انجیل وہ خرید کرتے ہیں گمراہی کو اور چاہتے ہیں کہ تم بھی اے مسلمانو بہکو راہ سیدھی
اسلام کی سے اور خدایتعالیٰ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو اور بس ہے خدایتعالیٰ دوست حمایتی اور بس ہے خدایتعالیٰ مددگار تمہارے دشمنوں پر **فائدہ**
یہود اور نصاریٰ کو کتاب سے یہ حصہ ملا کہ صفت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سو وہ یہ گمراہی خریدتے ہیں کہ دنیا کی عزت اور رشوت کے
واسطے چھپاتے ہیں اور منکر ہوتے ہیں جان کر حسد سے اور چاہتے ہیں کہ مسلمان بھی دین سے پھر کر گمراہ ہو جاویں مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ
عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ۭ بعضے لوگ یہودیوں میں سے پھیرتے ہیں باتونکو اسکے

ٹھکانے سے اور کہتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ سنی ہم نے بات تمہاری اور نہ مانی ہم نے اور سن تو نہ سنایا جائیو اور راعنا کہتے موڑ کر اپنی زبان کو اور عیب کرتے ہیں دین اسلام میں **فائدہ** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو یہودیوں سے بات کرتے تو جواب میں کہتے کہ سُنا ہم نے یعنی قبول کیا ہم نے لیکن آہستہ کہتے کہ نہ مانا ہم نے یعنی کان سے سنا دل سے نہ سنا اور یہودی کہتے کہ سن تو نہ سنایا جائیو ظاہر میں یہ لفظ دعا ہے یعنی کہ تو ہمیشہ غالب رہیو کوئی تجھ کو بری بات نہ سنا سکے اور دل میں نیت یہ رکھتے کہ تو بہرا ہو جائیو اور راعنا کہتے یعنی مہر سے ہمکو دیکھ اور زبان کو پھیر کر راعینا کہتے یعنی تو چرواہا ہے ہمارا اور عیب کرتے دین میں کہ جس دین کا پیغمبر چرواہا ہووے وہ کیا دین ہے اور جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اور کتنے ہی پیغمبروں نے چرواہی کی اور دوسرا یہ عیب کرتے تھے کہ اگر یہ شخص پیغمبر ہوتا تو ہمارا فریب معلوم کرتا سو خدائے تعالیٰ نے انھیں جواب دیا وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا۝ اور اگر وہ یعنی یہود کہتے کہ سُنا ہم نے اور حکم مانا ہم نے اور قبول کیا اور سن ہماری بات اور دیکھ مہر سے ہماری طرف البتہ یہ بات بہتر تھی ان کے حق میں اور درست اور سیدھی تھی لیکن لعنت کی انکو خدائے تعالیٰ نے انکے کفر کے سبب سے سو وہ ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے سے یعنی کوئی شخص ایمان لائے ہیں اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۝ اے وہ لوگو جو دیے گئے ہو تم کتاب یعنی توریت ایمان لاؤ اور سچ جانو اسے جو اتارا ہے ہم نے یعنی قرآن پر ایمان لاؤ جو سچا بتاتا ہے اسکو جو تمہارے پاس ہے یعنی توریت کے موافق ہیں حکم اس قرآن کے اصل دین میں ایمان لاؤ پہلے اس سے کہ جو مٹا ڈالیں ہم اُن صورتوں کو پھر الٹ دیں ہم اُن صورتوں کو پیٹھ کی طرف یا لعنت کریں ہم یعنی نکال دیں اپنی رحمت سے اُن صورتوں کو جیسے کہ نکال دیا اور لعنت کیا رحمت سے ہفتے کے دن والوں کو اور حکم خدائے تعالیٰ کا مقرر ہونے والا ہے **فائدہ** یعنی ایمان لاؤ پہلے عذاب کے آنے سے جو صورت انسان کی بدل کر حیوان کی شکل بن جائے جیسے یہودیوں میں اصحاب سبت کی صورتیں بندر اور سُوّر کی بن گئی تھیں قصہ اصحاب سبت کا سورہ اعراف میں آویگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا۝ بیشک خدائے تعالیٰ نہیں بخشتا وہ کہ اسکا شریک پکڑے کسی چیز کو اور بخشیگا اسکے سوا جو گناہ ہو جسکو چاہے بخشنے اور جسنے ٹھیرایا شریک کسی چیز کو خدائے تعالیٰ کے ساتھ مقرر باندھا بڑا جھوٹ **فائدہ** یہودی جو بچھڑے کو پوجتے تھے اور حضرت عزیر کو ابن اللہ کہتے انھوں نے جب اس آیت کو سُنا کہ شرک بڑا گناہ ہے ایسا کہ ہرگز نہ بخشا جائیگا کہنے لگے کہ ہم شرک نہیں کرتے بلکہ ہم خاص بندے ہیں خدائے تعالیٰ کے اور پیغمبر زادے ہیں اور پیغمبری ہماری ارث ہے خدائے تعالیٰ کو یہ شیخی پسند نہ آئی آیت بھیجی کہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا۝ کیا نہ دیکھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کو جو پاکیزہ کہتے ہیں اپنے آپ کو بلکہ خدائے تعالیٰ پاکیزہ اور ستھرا کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور ظلم نہ ہوگا اُن شیخی کرنے والوں پر ایک تاگے برابر بھی یعنے وہ اپنی شیخی کرنے کے عذاب میں آپ گرفتار رہے تنہا ہوں گے انپر عذاب ناحق ہوگا اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا۝ دیکھ جو کیسا باندھتے ہیں خدائے تعالیٰ پر جھوٹ اور بس ہے جھوٹ باندھنے کا گناہ صریح ع ۷ ۴ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا۝ کیا نہ دیکھا تو نے اُن لوگوں کی طرف جنکو ملا ہے کچھ حصہ کتاب تورات سے یعنی یہودیوں کو دیکھا جو وہ یقین لاتے ہیں بت مانتے ہیں بتوں کو اور شیطان کو اور کہتے ہیں یہودی مکے کے کافروں کو کہ یہ مکے کے کافر زیادہ راہ پائے ہوئے ہیں مسلمانوں سے اور یہ بات اس حسد کہی جو پیغمبری اور سرداری دین کی ہمارے سوا اور کسی قوم میں کیوں ہووے سو خدائے تعالیٰ نے ان پر لعنت کی کہ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا۝ وہی لوگ ہیں جنکو دور کیا خدائے تعالیٰ نے اپنی رحمت سے یعنی لعنت کی اُنپر اور جسکو لعنت کرے خدائے تعالیٰ پھر نہ پاوے تو اسکا کوئی مددگار جو عذاب سے چھڑا دے **فائدہ** یہودی اپنے خیال میں جانتے تھے کہ سرداری دین کی اور پیغمبری ہماری ارث ہے اور ہم ہی کو لائق ہے اس سبب سے عرب کے رہنے والے پیغمبر کی متابعت سے غیرت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آخر کو حکومت ہم ہی کو پہونچ رہے گی سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا۝ کیا کچھ انکو حصہ ہے سلطنت میں یعنی انکو کچھ حصہ نہیں اور کبھی حاکم ہوویں تو نہ دیویں لوگوں کو ایک تل برابر بھی یعنی ایسے بخیل ہیں جو بادشاہت میں فقیر کو تل برابر بھی نہ دیویں اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰي مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝ یا حسد کرتے ہیں لوگوں سے اسواسطے کہ دیا ہے انکو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے پھر مقرر دی ہمنے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو کتاب یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو توریت اور انجیل دی اور علم شریعتوں کا دیا انکو اور دی ہمنے انکو بڑی بادشاہت فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝ پھر ان میں سے کوئی ایمان لایا اسپر کوئی ان میں سے ہٹ رہا اس سے اور بس ہے دوزخ کی بھڑکتی آگ کافروں کے عذاب کو **فائدہ** یعنی ہمیشہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے میں بزرگی دی ہے خدا تعالیٰ نے اور اب بھی اسی کے گھرانے میں ہے جو کوئی قبول نہ کرے اُسے اسکے واسطے دوزخ کی بھڑکتی آگ تیار ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَيْرَھَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ بیشک اُن لوگوں کو جو منکر ہوئے اور نہ مانا ہماری آیتوں کو جلد ڈالینگے ہم انکو آگ میں دوزخ الربع
کی پھر جبتک پک جاوے یا جل جاوے کھال اُنکے بدن کی تو ہم انکو بدل کرینگے اور کھال پہلی جلی ہوئی کے سوا اسواسطے کہ چکھیں عذاب کو مقرر خدا تعالیٰ زبردست ہے مضبوط کام کرنیوالا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَھُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُھُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں البتہ داخل کرینگے ہم انکو باغوں میں جنکے نیچے بہتی ہیں نہریں ہمیشہ رہینگے اُن باغوں میں کبھی نہ نکلیں گے وہاں سے اُن مومنوں کیواسطے ان باغوں میں عورتیں ہیں پاکیزہ ستھری اور داخل کرینگے ہم انکو گہری چھاؤں میں جو سورج کی گرمی ہرگز وہاں نہ پہونچے گی اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَھْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝ بیشک خدا تعالیٰ فرماتا ہے تمکو اے مسلمانو کہ پہونچادو امانتیں امانت والوں کو یعنی جسکی جو چیز امانت ہے اسی کو دو اسمیں خیانت نکرو اور جب تم حکم کرو کسی جھگڑے قضیے میں تو حکم کرو انصاف سے کسی کی طرفداری نکرو خدا تعالیٰ اچھی بات کی نصیحت کرتا ہے تمکو اسے تو تم بیشک خدا تعالیٰ سننے والا ہے سب کھلی اور چھپی بات کا اور دیکھنے والا ہے سب ظاہر اور پوشیدہ چیز کا اور کام کا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو حکم مانو اور تابعداری کرو خدا تعالیٰ کی اور تابعداری کرو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور تابعداری ع ۸
کرو اپنے وقت کے حاکم کی جو تم میں سے ہو اگر جھگڑو کسی بات میں دین کی تو اس جھگڑے کو رجوع کرو خدا تعالیٰ کی طرف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف یعنی کلام اللہ اور حکم رسول اللہ کیطرف اگر ہو تم ایمان لانے والے خدا تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر یہ بات بہت اچھی اور بہت بہتر ہے آخر کو **فائدہ** حاکم وقت بادشاہ یا صوبہ دار بادشاہ کی طرف سے یا قاضی جو کسی کام پر مقرر ہو بادشاہ یا حاکم کی طرف سے اُن کے حکم کا ماننا بھی ضرور ہے جبتک کہ وہ خلاف حکم خدا تعالیٰ کے اور رسول اللہ کے حکم نہ کریں اور اگر صریح خلاف خدا تعالیٰ اور رسول کے حکم کرے تو نہ مانے اگر دو مسلمان آپس میں جھگڑتے ہوں ایک نے کہا کہ چلو شرع میں رجوع کریں دوسرا کہنے لگا میں شرع نہیں سمجھتا یا کہے کہ شرع سے مجھے کام نہیں لیکن تو مقرر کافر ہوا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّھُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ کیا نہ دیکھا تو نے ان لوگوں کیطرف جو دعوی کرتے تھے کہ ایمان لائے ہیں وہ اس چیز پر جو اُترا ہے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی قرآن اور جو اترا ہے پہلے تجھ سے اور پیغمبروں پر جیسے توریت اور انجیل یعنی جو لوگ کہ زبان سے کہتے ہیں کہ ہم قرآن پر اور سب کتابوں پر اور پیغمبروں پر ایمان لائے اس کہنے پر وہ چاہتے ہیں کہ قضیہ لیجاویں شیطان کی طرف اور مقرر ہو چکا ہے حکم قرآن میں انکو کہ اس شیطان کو نہ مانیں اور چاہتا ہے وہ شیطان کہ گمراہ کرے انکو اور بہکا کر دور ڈالے سیدھی راہ اسلام کی سے **فائدہ** ایک یہودی اور ایک منافق جو ظاہر میں مسلمان تھا ایک معاملہ میں جھگڑنے لگے یہودی نے کہا چل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور منافق نے کہا کہ چل کعب بن اشرف

شان نزول [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۴ صورت حال عرض کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمار رضی اللہ تعالی عنہ کی امان برقرار رکھی اور منع کر دیا کہ حاکم کے سوا اور کوئی کسی کو امان نہ دے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ فرمانبرداری کرو حاکموں کی

کے پاس جو یہودیوں کا سردار تھا آخر کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودی کا حق ثابت کیا منافق جو جھوٹا تھا باہر نکل کر کہنے لگا کہ چلو حضرت عمرؓ کے پاس کہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہنے سے مدینے میں جھگڑا فیصل کرتے تھے منافق یہ سمجھکر حضرت عمرؓ کے پاس قضیہ لایا کہ مجھے مسلمان جان کر میری طرفداری کرینگے جب حضرت عمرؓ نے یہ جھگڑا سُنا اور یہودی نے کہہ دیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا چکے ہیں اور وہ مجھے سچا کر چکے ہیں حضرت عمرؓ نے یہ بات تحقیق کر کے اس منافق کی گردن ماری اور کہا کہ جو کوئی ایسے قاضی کے فیصلے کو نہ مانے اسکی سزا یہی ہے اسکے وارث عمر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور جا کر خون کا دعویٰ کیا اور قسمیں کھانے لگے کہ ہم اسواسطے گئے تھے کہ صلح کرا دینگے انھوں نے قتل کیا تب یہ آیتیں اتریں اور حضرت عمرؓ کا لقب فاروق فرمایا وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ اور جب اُن منافقوں کو کہے جھگڑے کے وقت کہ آؤ خدائے تعالیٰ کے حکم کی طرف جو اُسنے اتارا ہے اور اُسکے بھیجے ہوئے کی طرف یعنی جو قرآن میں حکم ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فرماتے ہیں اسے مانو تو دیکھے تو اسوقت منافقوں کو جو اڑ رہتے ہیں اور بند ہو رہتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الگ کر انکا جی نہیں چاہتا جو مانیں بات فَكَیْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِیْقًا ۝ پھر کیا ہو اور کیا کریں جب انکو پہونچی مصیبت اُس اٹک بننے کی جو کرتے ہیں اپنے ہاتھوں پھر آویں مصیبت کیوقت تیرے پاس قسمیں کھاتے اللہ کی کہ ہم نہ چاہتے تھے سوا بھلائی کے اور موافقت کے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِیْغًا ۝ وہ لوگ منافق ہیں کہ خدایتعالیٰ جانتا ہے جو انکے دلوں میں ہے بدی نفاق کی پھر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکی بات سے تغافل کر اور نصیحت کر انکو اور کہہ اُنسے انکے حق میں بات بڑی اور انکے فائدے کی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝ اور نہ بھیجا ہمنے کوئی رسول اپنے بندوں کی طرف مگر اسیواسطے کہ اسکا حکم مانیں خدایتعالیٰ کے فرمانے سے اور اگر وہ لوگ جسوقت کہ بُرا کیا تھا اپنا آپ انہوں نے اسوقت آتے تیرے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر بخشواتے خدایتعالیٰ سے اور بخشواتا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو تو البتہ خدائے تعالیٰ کو پاتے توبہ قبول کرنے والا مہربان گناہ معاف کرنے والا فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ پھر نہیں ہے نہ اصل ان کا ایمان قسم ہے تیرے پروردگار کی کہ ایمان انکا نہوگا مضبوط جبتک کہ تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منصف نہ جانیں گے اس قضیے میں جو قضیہ اٹھے انکو آپس میں اور تو حکم کرے تو پھر نہ پاویں اپنے جی میں شک اور خفگی تیرے انصاف کرنے میں اور قبول رکھیں اور مانیں تیرے حکم کو جی کی خوشی سے تب اصل مومن ہوویں وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَیْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِیَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِیْلٌ مِّنْهُمْ ۝ اور اگر حکم کرتے اُن لوگوں پر وہ کہ قتل کرو اپنے تئیں آپ یا نکل جاؤ اپنا وطن اور گھر چھوڑ کر تو نہ کرتے یہ فرمانبرداری مگر تھوڑے انمیں سے حکم بجالاتے وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا یُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِیْتًا ۝ اور اگر یہ لوگ جو ظاہر میں ایمان لائے جو کچھ کہ اُنکو نصیحت ہوتی ہے تو انکے حق میں البتہ اچھا ہوتا اور زیادہ ثابت ہوتے دین وایمان میں **فائدہ** یعنی جانوں کا مالک خدائے تعالیٰ ہے اسکے حکم سے جان تک دریغ نہ کیا چاہئے اگر خدایتعالیٰ ویسا حکم کرتا تو یہ منافق کب بجا لاسکتے اور یہ حکم نصیحت کی ہے اگر بجا لاویں تو انکے حق میں بہت بھلا ہے جو نفاق سے نکلیں خالص مسلمان ہو جاویں یہ سمجھتے نہیں وَّاِذًا لَّاٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ وَّلَهَدَیْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۝ اور جب کہ یہ منافق نصیحت مانتے تو البتہ دیتے ہم انکو اپنے پاس سے بڑا ثواب اور مقرر راہ دکھاتے ہم انکو سیدھی بہشت میں پہونچنے کی وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا ۝ اور جو کوئی حکم مانے خدایتعالیٰ کا اور اُسکے بھیجے ہوئے کا پھر وہ لوگ ساتھ انکے ہیں جنپر نعمت دی ہے خدائے تعالیٰ نے پیغمبروں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور نیکوں سے اور کیا اچھے لوگ ہیں یہ رفیق بہت اچھی ہے انکی صحبت **فائدہ** پیغمبر وہ ہیں جنپر فرشتہ پیغام لاتا ہے خدائے تعالیٰ کے پاس سے اور صدیق وہ ہیں کہ جو پیغام خدائے تعالیٰ کیطرف سے پیغمبروں کو آئے وہ اُنکے جی میں آپ ہی وہ بات اچھی لگے اور شہید وہ ہیں جنکو پیغمبر کے حکم پر ایسا صدق آیا کہ اس حکم پر جان نثار کرتے ہیں اور نیکبخت وہ ہیں جنکا مزاج نیکی ہی پر پیدا ہوا ہے اور سوا اُنکے اور لوگ جو ان سے محبت رکھتے ہیں اور انکی تابعداری و فرمانبرداری کرتے ہیں

ہیں وہ بھی اُن ہی کے شمار میں آوینگے ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ؏ یہ بزرگی اور فضل خدایتعالیٰ کیطرف سے ہے اور کفایت کرتا ہے خدایتعالیٰ سب کچھ جاننے والا **فائدہ** اب یہاں سے آگے مذکور لڑائی کا ہے کافروں سے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ؏ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو پکڑو اپنے ہتھیار اور خبردار ہو پھر باہر نکلو دشمنوں سے لڑنے کو جدا جدا جتھے ہر طرف یا جاؤ سب اکٹھے کافروں سے لڑنیکو وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ؏ اور البتہ تم میں سے ایسا کوئی جو دیر لگاتا ہے اور ڈھیل کرتا ہے باہر نکلنے میں لڑنے کو پھر اگر پہنچے تمکو اے مسلمانو مصیبت شکست کی تو کہے وہ ڈھیل کرنیوالا کہ مقرر خدایتعالیٰ نے فضل کیا مجھپر جو میں نتھا انکے ساتھ لڑائی میں حاضر وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ؏ اور اگر پہونچے تم کو اے مسلمانو نیکی اور فضل خدائے تعالیٰ کی طرف سے جیسے فتح اور مال لوٹ کا ہاتھ لگے تمہارے تو البتہ کہنے لگے وہ ڈھیل کرنیوالا گویا کہ نہ تھی تم میں اور اس میں کچھ دوستی جو اپنے تئیں انجان کرکے کہے کہ کیا اچھا ہوتا جو میں بھی ہوتا انکے ساتھ تو پاتا بڑی مراد جو لوٹ کا مال ہاتھ آتا میرے **فائدہ** ایسا شخص منافق ہے جو خدایتعالیٰ کا حکم نہیں سمجھتا بلکہ نفع دنیا کا ڈھونڈتا ہے اگر لوگونکو اُس کام میں کچھ دکھ پہنچے تو الگ رہنے پر خوش ہوتا ہے اور اگر مسلمانوں کو نفع پہونچے تو افسوس کھاتا ہے اور دشمنوں کی طرح حسد کرتا ہے فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ؏ پھر چاہیے کہ لڑیں خدایتعالیٰ کی راہ میں وہ لوگ جو بیچتے ہیں دنیا کی زندگانی کو واسطے آخرت کے اور جو کوئی خدائے تعالیٰ کی راہ میں پھر مارا جائے یا فتح کرے دونوں طرح البتہ ہم دیوینگے اسکو بڑا ثواب آخرت میں جو بیان میں نہ آسکے وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ؏ اور کیا ہے تمکو کہ نہ لڑو خدایتعالیٰ کی راہ میں اور واسطے اُن بیچاروں کے جو گرفتار ہیں بیچ کافروں کے ہاتھ میں مرد اور عورتیں اور لڑکے جو کہتے ہیں یعنی دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے نکال ہمکو اس شہر مکہ سے جو ظالم ہیں یہاں کے رہنے والے اور بنا ہمارے واسطے پاس اپنے سے کوئی حمایتی اور بنا ہمارے واسطے اپنے پاس سے کوئی مددگار جو حمایت کرے ہماری **فائدہ** بہت لوگ مسلمان غریب مکے میں ایسے تھے جو مدینے میں نہ آسکتے تھے اور ناتے دار نزدیک انکے کافر ستاتے تھے جو پھر کافر ہوجاویں سو خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ دو سبب سے تمکو کافروں سے لڑنا ضرور ہے ایک تو یہ کہ دین برحق خدایتعالیٰ کا بلند ہووے اور دوسرے وہ کہ مظلوم مسلمان جو مکے میں کافروں کے بس میں گرفتار ہیں وہ اُن بلا سے چھوٹیں اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَاۗءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ؏ جو لوگ ایمان لائے ہیں سو لڑتے ہیں کافروں سے خدایتعالیٰ کی راہ میں اور جو لوگ کہ کافر ہیں سو لڑتے ہیں مسلمانوں سے شریروں اور مفسدوں کی راہ میں سو لڑو تم اے مسلمانو شیطان کے دوستوں اور حمایتیوں سے مقرر مکر و فریب شیطان کا سست ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ کیا نہ دیکھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کی طرف جنکو حکم ہوا تھا کہ اپنے ہاتھ تھام رکھو لڑائی سے اور قائم رکھو نماز کو یعنی وقت پر پڑھا کرو اور دیتے رہو مال زکوٰۃ کا محتاجوں کو **فائدہ** مکے میں کافر مسلمانوں کو بہت ستاتے تھے اور ظلم کرتے تھے مسلمان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنا حال ظاہر کرتے اور رخصت مانگتے کہ اگر فرماؤ تو ہم بھی انسے بدلا ظلم کا لیویں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ صبر کرو ابھی مجھے حکم الٰہی لڑائی کا نہیں ہے فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؏ پھر جب مدینے میں آنکر حکم ہوا مسلمانوں کو کافروں سے لڑنیکو تب ایک جماعت مسلمانوں سے ایسی ڈرنے لگی کافروں کی لڑائی سے جیسے کہ ڈرا چاہیے خدایتعالیٰ سے بلکہ زیادہ اس سے بھی ڈرنے لگی اور کہنے لگی کہ اے پروردگار ہمارے کس واسطے حکم کیا ہمپر لڑائی کا کیوں نہ چھوڑا ہمیں امن سے موت تک نزدیک سے قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ؏ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فائدہ اور مزہ دنیا کا تھوڑا سا ہے اور آخرت بہت اچھی ہے اُسکے واسطے جو پرہیز کرے شرک سے اور بڑے گناہوں سے اور یقین جانئے کہ ہماری محنت اور کوشش کا ثواب ضائع نہ ہوگا ایک تاگے برابر بھی اور کہو ان کو یہ بھی سمجھاؤ کہ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۭ جس جگہ تم ہو کسی شہر میں آپکڑیگی تمکو موت اگرچہ ہو تم مضبوط قلعوں یا برجوں میں

یعنی کیسے ہی مضبوط مکان میں اور امن کی جگہ میں رہو موت تمھیں کسی طرح نہ چھوڑیگی وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ج وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ط اور اگر پہنچے ان لوگوں کو کچھ بھلائی جیسے فتح یا لوٹ کا مال تو کہیں یہ خدا تعالیٰ کیطرف سے ہے اور اگر پہونچے ان لوگوں کو بُرائی جیسے شکست یا زخم یا نقصان تو کہیں یہ بات تیری طرف سے ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی تیری تدبیر اگر درست ہوتی تو یہ بدی نہ پہنچتی بے تدبیری سے تیری یہ بدی پہونچی ہمکو قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝ تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سب نیکی اور بدی اور فتح اور شکست خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر کیا حال ہے ان لوگوں کا جو عقل کے پاس نہیں کہ سمجھیں بات **فائدہ** یہ ذکر منافقوں کا ہے کہ اگر تدبیر لڑائی کی درست آئی اور فتح ہوئی اور لوٹ کا مال ہاتھ آیا تو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے ہے یعنی اتفاقاً بات بن آئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدبیر کے قائل نہوتے اور اگر بگڑ جاتی تو الزام رکھتے تدبیر پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی وہ تدبیر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدائے تعالیٰ کا الہام ہے غلط نہیں اور بگڑی کو بگڑا نہ سمجھو یہ خدائے تعالیٰ تمکو سدھاتا ہے اور آزماتا ہے تمہاری تقصیر پر اس طرح کہ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ز وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ط وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ جو پہونچے تجکو اے بندے کسی طرح کی بھلائی تو سمجھ کہ یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہے اور جو کچھ پہونچے تجکو کسی طرح کی برائی سے تو جان اپنے نفس کیطرف سے ہے اور بھیجا ہمنے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کیواسطے پیغام پہونچانیکو اور خدا تعالیٰ کفایت کرتا ہے گواہ تیری پیغمبری پر **فائدہ** بندے کو چاہئے کہ نیکی خدا تعالیٰ کے فضل سے سمجھے اور سختی تکلیف کی اپنی تقصیر سے جانے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الزام نہ رکھے اور سب طرح کی تقصیروں سے خدا تعالیٰ واقف ہے اور وہی اسکا بدلہ دیتا ہے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝ جسنے حکم مانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مانا خدا تعالیٰ کا اور جو کوئی پھرا حکم ماننے سے پھر نہیں بھیجا ہے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں پر نگہبان جو ان کو گناہ نہ کرنے دیوے تو تیرا کام پیغام پہونچانا ہی ہے جو کوئی حکم مانیگا اسکا بھلا ہے اور جو نہ مانے اسے عذاب ہوگا اور بعضے لوگ یعنی منافق ایسے ہیں وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ز فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ط وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ج اور کہتے ہیں روبرو تیرے کہ قبول کیا حکم تیرا پھر جب باہر گئے تیرے پاس سے تو آپس میں رات کو کہتے ہیں بعضے ان میں سے سوا اس بات کے جو تیرے پاس کہی تھی اور خدا تعالیٰ لکھتا ہے جو وہ تدبیر کرتے ہیں رات کو فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تغافل کر انسے اور بھروسا کر خدائے تعالیٰ پر سب اپنے کام اسے سونپ دے اور بس ہے خدائے تعالیٰ کام بنانے والا اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ط وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝ کیا فکر نہیں کرتے غور سے قرآن کے معنوں میں اور اگر یہ ہوتا اور کا بتایا ہوا سوا خدائے تعالیٰ کے تو البتہ پاتے اسمیں تفاوت بہت سے خواہ معنوں خواہ لفظوں میں وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ط اور جب آتا ہے کوئی کام یا کوئی خبر امن کی جیسے قصد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صلح کیواسطے یا خبر فتح لشکر اسلام کی یا خبر ڈر کی جیسے کہیں جمع ہونا دشمنوں کا یا کام بگڑ جانا کسی فوج مسلمان کا تو ایسی خبریں مشہور کر دیتے ہیں بغیر تحقیق کے وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ط اور اگر پہونچا دیتے اس خبر کو طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طرف اپنے حاکم سردار کے تو البتہ تحقیق کرتے اس خبر کو وہ لوگ جو تحقیق کرنیوالے ہیں ان میں سے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اور اگر نہوتا فضل اور رحمت خدائے تعالیٰ کی تم پر اے مسلمانو اور بخشش اسکی نہوتی جو پیغمبر اسکا بھیجا ہوا تمہارے بیچ میں ہے تو البتہ تم تابعداری کرتے شیطان کی مگر تھوڑے بچ رہتے شیطان کی تابعداری سے **فائدہ** یعنی اگر کہیں سے کچھ خبر آوے تو چاہیے کہ اول پہونچا وے سردار حاکم کو اور اسکے نائبوں کو جب وہ اس خبر کو تحقیق کر لیویں اور اسپر تدبیر کام کی مقرر کر چکیں تب آپ اسپر عمل کرو **فائدہ** یعنی بات جو اپنی عقل سے دریافت ہو لوگوں سے مشہور نہ کیجئے جب تک

[illegible]

تحقیق نہو بہت باتیں مشہور ہوتی ہیں جو وہ در اصل نرا جھوٹ ہوتا ہے فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۚ لَا تُکَلَّفُ اِلَّا نَفْسَکَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ عَسَی اللّٰہُ
اَنْ یَّکُفَّ بَاْسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؕ وَاللّٰہُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْکِیْلًا ۝ پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی کر خدایتعالی کی راہ میں کافروں سے
تو ذمہ دار نہیں مگر اپنی جان سے اور تاکید کر مسلمانوں کو جو لڑیں مشرکوں سے تو شاید جو خدایتعالی بچا رکھے مسلمانوں کو لڑائی سے کافروں کی اور خدایتعالی سخت زیادہ
لڑائی کرنیوالا ہے اور بہت سخت عذاب سزا دینے والا ہے **فائدہ** یعنی اگر کافروں کی لڑائی سے یہ سست مسلمان ڈرتے ہیں تو خدایتعالی سے لڑ سکیں گے
یعنی اگر حکم خدایتعالی کا نہ مانیں گے تو ان پر غصہ خدایتعالی کا ہوگا تو پھر خدایتعالی کے غصے سے کافروں سے لڑنا اور مارنا اور مارا جانا آسان ہے
مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَۃً حَسَنَۃً یَّکُنْ لَّہٗ نَصِیْبٌ مِّنْھَا ۚ وَمَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَۃً سَیِّئَۃً یَّکُنْ لَّہٗ کِفْلٌ مِّنْھَا ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا ۝
جو کوئی سفارش کرے سفارش کرنی نیک کسی کے حق میں تو ہوویگا شفاعت کرنے والے کو حصہ اسکی نیکی میں سے اور جو کوئی سفارش کرے سفارش
کرنی بری کسی کے حق میں تو ہوویگا اسے بھی حصہ اس بدی میں سے اور ہے خدایتعالی سب چیز پر قدرت رکھنے والا اور سب چیز کا حصہ
بانٹنے والا **فائدہ** اگر کوئی محتاج کو دولتمند سے کچھ دلواوے تو اس خیرات کے ثواب میں دلوانے والا بھی شریک ہے اور کوئی کافر بدکار حرامزادے
شریر کو چھڑاوے پھر وہ بدی کرے تو یہ چھڑانیوالا بھی اس فساد میں شریک ہے وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَآ اَوْ رُدُّوْھَا ؕ اِنَّ اللّٰہَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا ۝ اور جب تمکو کوئی دعا دیوے تو تم بھی اسے دعا دو اس سے یا وہی الٹ کر کہو بیشک خدایتعالی سب چیز کا حساب کرنے النصف
والا ہے **فائدہ** یعنی اگر کوئی کہے السلام علیکم تو واجب ہے اسکا جواب دینا اگر برابر چاہے تو وعلیکم السلام کہے اور جو ثواب زیادہ چاہے تو
ورحمۃ اللہ بھی کہے اور اگر اسنے یوں کہا تو آپ کہے وبرکاتہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؕ لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا رَیْبَ فِیْہِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ
مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا ۝ خدایتعالی ہے بیشک جو نہیں اسکے سوا کوئی خدائے تعالی ہونیکے لائق کہ اسکی بندگی کیجیے مگر وہی ایک خدایتعالی وحدہ لا ع ۱۱ ۸
شریک ہے البتہ مقرر اکٹھا کریگا تم سب کو قیامت کے دن میں اٹھا کر کچھ شک اور شبہ نہیں اسمیں ہرگز اور کون شخص زیادہ سچا ہے اللہ سے بات میں
اور وعدہ کرنے میں یعنی یہ وعدہ قیامت کے آنیکا اور سب باتیں جو خدایتعالی نے فرمائی ہیں سب سچ ہیں **فائدہ** کہتے ہیں کہ ایک قوم مکہ سے نکلکر مدینے کو آنے
لگی راستے میں پچتا کر پھر گئی اور مدینے میں اپنے اسلام لانے کی خبر بھجوا دی پھر مدینے میں مسلمانوں کو اس خبر سے تردد پیدا ہوا بعضوں نے کہا کہ وہ مسلمان
ہوئے اور بعضوں نے انکا اسلام لانا جھوٹ جانا اور کہا کہ اگر وہ اسلام لا کر آتے تھے تو پھر راہ میں سے کیوں پھر گئے اس مقدمے میں خدائے تعالی نے یہ آیت
بھیجی کہ فَمَا لَکُمْ فِی الْمُنٰفِقِیْنَ فِئَتَیْنِ وَاللّٰہُ اَرْکَسَھُمْ بِمَا کَسَبُوْا ؕ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَھْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰہُ ؕ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ سَبِیْلًا ۝
پھر کیا ہوا تمھیں اے مسلمانو جو منافقوں کیواسطے دو فرقے ہوئے اور خدایتعالی نے انکو الٹ دیا انکے کاموں پر جو کیے انھوں نے کیا چاہتے ہو
تم اے مسلمانو جو دین اسلام کی راہ پر لاؤ انکو جنکو گمراہ کرے خدائے تعالی اور جسکو گمراہ کرے خدایتعالی پھر نہ پاوے تو اسکے واسطے کوئی راہ سیدھی
فائدہ یہاں منافق ان لوگوں کو فرمایا خدایتعالی نے جو ظاہر میں بھی ایمان لائے تھے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت ظاہر
کرتے اور ملاپ رکھتے تھے اس سے غرض وہ تھی کہ اگر انکی فوج ہماری قوم پر جاوے تو لوٹ سے اور مارے جانے سے بچ رہیں جب مسلمانوں
نے یہ معلوم کیا کہ انکا اخلاص اس غرض سے ہے دل کی محبت سے نہیں تو بعضے مسلمان کہنے لگے کہ انسے ملنا ترک کیجیے جو ایک طرف ہو جاویں اور بعضوں
نے کہا ان سے ملے جلیے شاید ایمان لاویں سو خدایتعالی نے فرمایا کہ ہدایت اور گمراہی خدائے تعالی کے اختیار میں ہے تمھیں اس کی فکر کیا ہے
بلکہ وَدُّوْا لَوْ تَکْفُرُوْنَ کَمَا کَفَرُوْا فَتَکُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْھُمْ اَوْلِیَآءَ حَتّٰی یُھَاجِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ چاہتے ہیں وہ کہ تم بھی کافر ہو
جاؤ جیسے وہ کافر ہیں تو پھر تم سب برابر ہو جاؤ گمراہی میں پھر مت پکڑو تم اے مسلمانو کسی کو ان میں دوست اور کسی کافر سے اخلاص کرو جبتک وہ اپنا
وطن چھوڑ کر نہ آوے خدایتعالی کی راہ میں فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْھُمْ وَاقْتُلُوْھُمْ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْھُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْھُمْ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۝
پھر اگر نہ مانیں یعنی ایمان نہ لاویں اور وطن نہ چھوڑیں تو پکڑو انھیں قید کرو اور قتل کرو ان کو جہاں پاؤ ان کو اور نہ ٹھہراؤ انمیں سے
کسی کو دوستدار رفیق اور مددگار اپنا اِلَّا الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ اِلٰی قَوْمٍۢ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَھُمْ مِّیْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْکُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُھُمْ اَنْ یُّقَاتِلُوْکُمْ
اَوْ یُقَاتِلُوْا قَوْمَھُمْ ؕ مگر وہ لوگ جو مل رہے ہیں ایک قوم جو اس قوم میں اور تم میں عہد ہے یا آئے ہیں تمہارے پاس تنگ ہو گئے ہیں دل انکے تمہاری لڑائی

سے یا اپنی قوم کی لڑائی سے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ
سَبِيْلًا ۝ اور اگر چاہتا خدا تعالی تو البتہ زور دیتا انکو تم پر اے مسلمانو پھر تمسے لڑتے وہ پھر کنارہ پکڑیں تمسے جو پھر نہ لڑیں تمسے اور ڈالیں تمہاری طرف صلح
اور امان مانگیں تم سے پھر نہیں دی خدا تعالی نے تمکو انپر راہ قتل کرنے کی اور لوٹ لینے کی **فائدہ** یعنی اس ظاہر کے ملنے سے ان کو لڑائی میں نہ بچاؤ مگر دو
طرح سے ایک تو یہ کہ جن لوگوں سے تمہاری صلح ہے انسے انکو عہد ہے اور قسم ہے تو وہ بھی صلح میں داخل ہیں اور دوسری طرح یہ کہ جو لوگ لڑائی سے
تھک کر تمسے آپ صلح کریں اس بات پر کہ نہ اپنی قوم کی طرف ہو کر تمسے لڑیں اور نہ تمہارے ساتھ ہو کر اپنی قوم سے لڑیں پھر عہد پر قائم رہیں تو
یہ خدائے تعالی کا احسان جانو کہ تمہاری لڑائی سے بند ہوئے سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ۭ كُلَّمَا رُدُّوْٓا
اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ اب تم دیکھوگے کہ ایک قوم آئے مدینے میں مسلمان ہونے کو جو چاہتے ہیں کہ امن میں ہیں تمسے پھر جب قوم میں جاویں تو کافر ہوں
اسواسطے کہ امن میں رہیں اپنی قوم سے **فائدہ** جسوقت بلاویں انکو طرف فساد کے تو پھر جاویں اس ہنگامے میں فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ
ع ۱۲ ۹ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۭ وَاُولٰۗىِٕكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ پھر اگر تمہاری لڑائی سے کنارہ
نہ کریں اور صلح اختیار نہ کریں اور اپنے ہاتھ نہ تھامیں تمہاری لڑائی سے تو پھر انکو پکڑو اور مار ڈالو جہاں پاؤ اور وہ لوگ جو دی ہمنے تمکو انپر سند اور
دلیل صریح **فائدہ** یعنی جو لوگ تمسے قول کر جاویں یہ کہ تمسے نہ لڑیں اپنی قوم کے ہمراہ ہو کر اور نہ اپنی قوم سے لڑیں تمہارے رفیق ہو کر پھر جب اپنی قوم کا غلبہ
دیکھتے ہیں انکے رفیق ہو جاتے ہیں تو تم بھی انکے قتل کرنے میں قصور نہ کرو تمہارے ہاتھ سند لگی ہے یہ کہ وہ اپنے قول پر قائم نہ رہے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ
اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ اور نہ چاہیے مسلمان کو کہ مار ڈالے
مسلمان کو مگر چوک کر انجانی سے اور جو کوئی مسلمان کو مار ڈالے انجانی سے پھر لازم ہوا اسپر آزاد کرنا ایک بردہ مسلمان اور خون بہا پہونچانا اسکے
وارثوں کو مگر وہ کہ وارث اسکے خون بہا خیرات کر دیں یعنی بخشدیں تو خیر فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ پھر اگر وہ
مارا جا چکا تھا ایک قوم سے جو وہ قوم تمہاری دشمن ہے یعنی کافر ہیں اور آپ وہ مقتول مسلمان تھا تو لازم ہے مارنے والے پر آزاد کرنا ایک بردہ مسلمان اور خون بہا
اسکے وارثوں کو نہ دے کہ مسلمان اور کافر میں وراثت نہیں وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ
مُّؤْمِنَةٍ ۚ اور اگر مارا جا چکا تھا ایک قوم سے جو اس قوم میں اور تم میں عہد اور قول ہے مار ڈالنے والے پر خون بہا پہونچانا اسکے وارثوں کی طرف اور
آزاد کرنا ایک بردہ مسلمان فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ پھر جو کوئی نہ پاوے یعنی اسے
مقدور نہووے جو بردہ مسلمان خریدے اور آزاد کرے تو وہ دو مہینے لگاتار روزے رکھے یعنی دو مہینے میں ایک روزہ بھی نہ ٹوٹے یہ حکم خدا تعالی کا ہے یا
بخشوانا ہے خدا تعالی سے اپنی خطا کا اور خدائے تعالی ہے سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنیوالا **فائدہ** انجانی اور چوک کئی طرح سے ہے یہاں
وہ مذکور ہے جو مسلمان کافروں میں ہو اور اسنے نہ سمجھا کہ وہ مسلمان ہے اور قابو میں آیا تو اسے مار ڈالا اس طرح خطا کی پھر مار ڈالنے والے پر دو چیز
لازم ہیں ایک تو آزاد کرنا مسلمان بردہ اور اگر مقدور نہو تو دو مہینے لگاتار روزے رکھنے اس خطا کا کفارہ ہے خدا تعالی کی جناب میں
دوسرے خون بہا دینا اسکے وارثوں کو جو انکا حق ہے اور اگر مقتول کے وارث خیرات کر کے چھوڑ دیویں تو مختار ہیں سو اگر اسکے وارث مسلمان
ہیں یا کافر ہیں لیکن صلح رکھتے ہیں تو ادا کرنا واجب ہے اور اگر کافر ہیں اور دشمن ہیں تو واجب نہیں خون بہا مذہب حنفی میں مسلمان کے دس ہزار
سات سو چالیس ۷۴۰ روپے تخمیناً اور دینے لازم ہیں قاتل کی برادری کیلئے کہ وہ لوگ تین برس میں کئی بار کر کے ادا کریں وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗؤُهٗ
جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝ اور جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو قصد کر کے اور جان بوجھ کے تو پھر سزا
کو دوزخ ہے ہمیشہ پڑا رہیگا وہ اسی میں اور غضب خدائے تعالی کا ہوا اسپر اور دور ہوا وہ رحمت سے خدا تعالی کی اور تیار ہوا اسکے واسطے عذاب بڑا
فائدہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مسلمان کو اگر مسلمان جان بوجھ کر مار ڈالے وہ مقرر دوزخی ہوا اسکی توبہ قبول نہیں لیکن علماء کہتے ہیں کہ
سزا تو اس کی یہی ہے جو ابن عباس سے روایت ہے آگے خدائے تعالی مالک ہے پر اگر وہ اسکے بدلے مارا جاوے تو سب کے قول میں وہ پاک
ہوا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو

جبکہ مسافری کرو تم خدا تعالیٰ کی راہ میں یعنی کافروں سے لڑنے کو پھر خوب تحقیق کرو اور مت کہو اُس شخص کو جو بھیجے تمہاری طرف سلام علیک کہ تو مسلمان نہیں ہے یعنی جو کوئی سلام علیک کہے اسے مسلمان کہ یہ لفظ اول نشانی ہے اسلام کی تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیْرَۃٌ کَذٰلِکَ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَتَبَیَّنُوْا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝ چاہتے ہو تم مال دنیا کی زندگانی کا یعنی لوٹنے کی تلاش ہے تمہیں پھر خدا تعالیٰ کے پاس ہیں بہت غنیمتیں ایسے ہی تھے تم پہلے پھر خدا تعالیٰ نے تم پر فضل کیا جو تم مضبوط ہوئے دین میں پھر تحقیق اور دریافت کرو بے شک خدا تعالیٰ تمہارے کاموں سے جو کرتے ہو خبردار ہے کچھ اس سے تمہارے دلوں کا بھید چھپا نہیں **فائدہ** حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فوج کو ایک قوم پر بھیجا اس قوم میں ایک مسلمان تھا جو اپنا مال و اسباب اور مواشی ان میں سے نکالکر علیحدہ کھڑا ہو رہا اور مسلمانوں کو دیکھکر سلام علیک کہا ان مسلمانوں نے سمجھا کہ اس وقت غرض کے سبب اپنے تئیں مسلمان جتاتا ہے اسکو مار ڈالا اور سب مال اور مواشی اسکے لوٹ لئے تب یہ آیت اتری اور حکم ہوا کہ تم بھی پہلے اسلام سے ایسے ہی تھے جو دنیا کی غرض سے ناحق خون کرتے تھے پر اب مسلمان ہو کر ایسا کام نہ کیا چاہئے یا پہلے ایسے ہی تھے یعنی تم بھی کافروں کے شہر میں رہتے تھے کچھ حکومت نہ کرتے تھے لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ برابر نہیں بیٹھ رہنے والے مسلمان تندرست اور خدا تعالیٰ کی راہ میں لڑنے والے کافروں سے اپنی جان اور مال سے یعنی لنگڑے لنجے اندھے اور بیماروں اور لڑکے کو نہ نکلیں اپنے گھروں سے اور وہ لوگ جو کافروں سے خدا کی راہ میں لڑیں اور اپنا مال بھی خرچیں اور مارے بھی جاویں وہ دونوں برابر نہیں فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجٰهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَۃً بڑائی دی ہے خدا تعالیٰ نے کافروں سے لڑنے والوں کو جو ساتھ مال اپنے اور جان اپنی کے دریغ نہیں کرتے اُنپر جو بیٹھ رہے ہیں گھروں میں اپنے درجے میں یعنی کافروں سے لڑنے میں خدا کیواسطے اپنی جان اور مال نثار کرتے ہیں اُنکے بڑے درجے ہیں اُنسے جو بیٹھ رہتے ہیں گھروں میں وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی وَفَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ اور سب کو جو لڑنے جاتے ہیں اور بیٹھ رہتے ہیں اُن سب مومنوں کو وعدہ دیا خدا تعالیٰ نے نیک اور اچھا جو بہشت ہے اور بڑائی دی خدا تعالیٰ نے لڑنیوالوں کو اوپر بیٹھنے والوں کے بڑا ثواب جو سمجھ میں آوے دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَۃً وَّرَحْمَۃً وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ درجے ہیں بلند خدا تعالیٰ ع ۱۳ ۱۰ کے فضل سے اور بخشش ہے اور مہربانی ہے اور رہے خدا تعالیٰ بخشنے والا مہربان **فائدہ** بدن کے نقصان والے یعنی اپاہج لوگوں پر جہاد کا حکم معاف ہے اور سوا ان کے سب مسلمانوں میں سے لڑنے والوں کا بڑا درجہ ہے بیٹھ رہنے والوں پر اگرچہ لڑائی میں نہ جانیوالے بھی بہشت میں جاوینگے اس سے معلوم ہوا کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں یعنی بعضے مسلمان جہاد کرتے رہیں تو جہاد نہ کرنیوالے معاف ہیں اور جو سب موقوف کریں تو سب گنہگار ہیں **شان نزول** کہتے ہیں کہ کئی شخص چھپے ہوئے مسلمان مکے میں تھے اور ظاہر میں کافروں کے ساتھ ہو کر لڑنے آتے اور مارے بھی جاتے تھے انکے حق میں یہ آیت اتری کہ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْۤ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ کُنْتُمْ قَالُوْا کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْۤا اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا فَاُولٰٓئِکَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۝ بیشک وہ لوگ جنکی جان نکال لیتے ہیں فرشتے اس حال میں جو اپنا برا کر رہے ہیں کہتے ہیں ان سے فرشتے کہ تم کس بات میں تھے دین کے کام سے جو کون سے فرقے میں تھے مومنوں یا مشرکوں سے کہا انہوں نے نے فرشتوں کو کہ ہم ناچار تھے اس ملک میں کافروں کے کہا پھر فرشتوں نے انکو کہ کیا نہ تھی زمین خدا تعالیٰ کی کشادہ جو نکل جاتے تم وطن چھوڑ کر اُسمیں جیسے اور لوگ نکل کر حبش اور مدینے میں گئے پھر وہ لوگ جنہوں نے وطن نہ چھوڑا خدا کی راہ میں انکا ٹھکانا دوزخ ہے اور بہت بری جگہ ہے دوزخ پھر جا رہنے کو اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَۃً وَّلَا یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا ۝ مگر وہ لوگ جو در اصل ناچار ہیں مرد اور عورتیں اور لڑکے جو کہ نہیں سکتے تلاش وطن سے نکلنے کی اور نہیں پہچانتے راہ کسی شہر کی فَاُولٰٓئِکَ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَکَانَ اللّٰہُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ پھر وہ لوگ ناچار امیدوار ہیں جو شاید کہ خدا تعالیٰ معاف کرے اور بخشے اُنسے اور ہے خدا تعالیٰ معاف کرنیوالا بخشنے والا **فائدہ** یہ آیت ان کے حق میں ہے جو کافروں کے شہر میں دل سے مسلمان ہیں اور اُنکے ظلم سے ظاہر نہیں ہو سکتے پھر اگر اپنی روزی آپ پیدا کر سکتے ہیں اور سفر کی تدبیر سے واقف ہیں تو انکا عذر قبول نہیں چاہئے اور شہر میں جا رہیں ملک خدا تعالیٰ کا کشادہ ہے اگر وہاں سے نہ نکلیں اور اسی طرح مریں تو انپر عذاب ہوگا اور اگر ناچار ہیں اور پرائے بس میں ہیں تو انھیں امید ہے جو خدا تعالیٰ بخش دے اس سے معلوم ہوا کہ جس ملک میں مسلمان کھلا نہ رہ سکے وہاں سے نکلنا فرض ہے

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ اور جو کوئی نکلے وطن چھوڑ کر خدایتعالیٰ کی راہ میں پاوے ملک میں وہ مکان بہت
آرام کا اور ملے روزی کشادہ اُسے وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ع ۱۴
اور جو کوئی نکلے اپنے گھر سے وطن چھوڑ کر طرف خدایتعالیٰ کے اور رسول اُسکے کے پھر آ پکڑے اُسے موت راہ میں پھر مقرر ثابت ہو چکا اُسکا ثواب خدایتعالیٰ پر
اور ہے خدائے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہجرت کرنیوالوں پر **فائدہ** یعنی کافروں کا ملک چھوڑنے میں روزی کا ڈر نہ کرے جو بہت جگہ روزی مل رہتی ہے
کشائش سے اور یہ بھی خطرہ نہ کرے کہ شاید راہ میں مارا جائے سو اسمیں بھی ثواب پورا ہے اور موت وقت مقرر سے پہلے نہیں آتی وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۞ اور جب سفر کرو تم ملک
میں تو تم پر گناہ نہیں جو کچھ کم کرو نماز میں سے اگر تم ڈرتے ہو اس سے کہ ستاویں تمکو یا مار ڈالیں وہ لوگ جو کافر ہیں سو مقرر کافر ہی تمہارے دشمن ہیں
صریحًا **فائدہ** سفر جو تین منزل کا ہو اُسمیں سے چار رکعت فرض میں سے دو ہی رکعت پڑہنی چاہیئے اور کافروں کے ستانے کا ڈر اسوقت تھا جب
یہ حکم ہوا اور دو رکعت چار میں سے معاف ہوئیں پھر آپ ہمیشہ سفر میں چار رکعت فرض نہ پڑھے یہ خدایتعالیٰ کی بخشش سے بے پروائی ہوتی ہے
اور سنت کا تقید سفر میں نہیں وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ قف اور جب کہ تو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہووے ان مسلمانوں میں وقت خوف دشمنوں کے تو پھر کھڑا کرے تو اُنکو نماز میں تو چاہیے اُن مسلمانوں کی دو جماعتیں کر
جو ایک جماعت اُنکی کھڑی ہو تیرے ساتھ نماز پڑھنے کو اور چاہیے لے لیویں اپنے ساتھ اپنے ہتھیارونکو نماز میں اور دوسری جماعت دشمن کے مقابل
رہے فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ پھر جب سجدہ کر چلیں
نماز پڑھنے والے تیرے ساتھ کے پھر چاہیئے کہ ہٹ جاویں تیرے پاس سے مقابل دشمن کے ہوویں پھر آئے جماعت دوسری جسنے نماز نہ پڑھی تھی پھر
پڑھیں وہ نماز تیرے ساتھ اور اپنے ساتھ لے لیویں اپنا بچاؤ جیسے سپر زرہ خود اور ہتھیار جیسے تلوار تیر کمان نیزہ اپنے پاس رکھیں نماز میں کسواسطے
کہ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ چاہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں کہ کسی طرح تم اے مسلمانو
بیخبر ہو اپنے ہتھیاروں سے اور اپنے اسباب سے تو حملہ کریں تم پر یکبارگی سب جمع ہو کر اور لوٹ لیجاویں وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ
اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَنْ تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۞ اور گناہ نہیں تم پر اے مسلمانو اگر تمکو تکلیف ہو مینہ سے
یا تمکو بیماری سے طاقت نہو ہتھیار اُٹھانیکی وہ کہ اتار رکھو ہتھیار اپنے جیسے تلوار تیر کمان نیزہ اور ساتھ لے لو اپنا بچاؤ جیسے سپر زرہ خود بیشک خدایتعالیٰ
نے تیار کر رکھا ہے کافروں کیواسطے عذاب خوار اور رسوا کرنیوالا **فائدہ** اس طرح سے خوف کیوقت نماز فرمائی ہے جو مقابلہ ہو دشمن کی فوج کا تو اپنی فوج کے
دو حصے ہو جاویں ہر جماعت آدھی نماز میں امام کے ساتھ ہو اور آدھی جدا پڑھے ایسے وقت نماز میں آمد و رفت معاف ہے اور تلوار تیر کمان زرہ سپر ساتھ
رکھنا بھی معاف ہے اور اسقدر بھی فرصت نہو تو جماعت موقوف کر کے ایک ایک پڑھ لیویں پیادے خواہ سوار اشارات سے اگر یہ بھی میسر نہو تو قضا کریں
فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۞
پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو پھر یاد کرو خدایتعالیٰ کو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور لیٹے ہوئے کروٹ سے پھر جب خاطر جمع ہو اور ڈر جاوے تو پھر نماز پڑھو
درست موافق قاعدے شرطوں کے بیشک جو نماز ہے اوپر مومنوں کے فرض کی ہوئی وقتوں پر **فائدہ** یعنی خوف کیوقت اگر نماز میں کوتاہی ہوئی ہو
بعد نماز کے ہر طرح سے خدایتعالیٰ کو یاد کرے ہر حال میں ہر وقت یہ نماز ہی میں قید ہے وقت پر ہی پڑھا چاہیئے اور یاد خدایتعالیٰ کی ہر صورت میں درست
ہے وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۞ اور سستی اور کاہلی نہ کرو ع ۱۵
پیچھا کرنے میں کافروں کے اگر تم ہو دکھ پاتے ہوئے اُنکی لڑائی سے اور زخمی پھر وہ بھی مقرر زخمی اور دکھ پائے ہوئے ہیں جیسے کہ تم تھکے اور دکھ پائے ہوئے ہو اور تم
امید رکھتے ہو خدایتعالیٰ سے جو وہ امید نہیں رکھتے کافر اور خدایتعالیٰ ہے سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنیوالا **فائدہ** کہتے ہیں کہ ایک سست مسلمان نے رات کو
دوسرے مسلمان کے گھر کو تل دیکر چوری کی ایک چمڑے کے تھیلے میں آٹا تھا اسمیں زرہ تھی وہ سب چرا لیگیا اتفاقًا اس تھیلے میں سوراخ تھا راہ میں آٹا گرتا
گیا اسکے گھر تک اسکا ایک یہودی آشنا تھا اُسکے گھر لیجا کر زرہ اور تھیلا امانت رکھا وہاں بھی راہ میں آٹا گرتا گیا صبح کو مالک نے زرہ کے آٹے کے کھوج پر اس چور

کے گھر جاکر زرہ مانگی اور تلاشی لی اُس نے قسم کھائی کہ میں واقف نہیں مالک زرہ نے آٹے کے کھوج پر یہودی کے گھر جاکر اُسے پکڑا یہودی نے کہا کہ فلاں شخص کل رات
زرہ اور تھیلا امانت رکھ گیا ہے اور ہمسایوں نے گواہی دی مالک زرہ کا یہ قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں پیش ہوا چور کی قوم نے آپس میں غیرت سے
مقرر کیا کہ اسپر چوری ثابت نہو یہودی سے جھگڑنے لگے اور اُسی کو چور ٹھہرایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی خاطر مبارک میں گذرا کہ مسلمان جھوٹی قسم نہ
کھاتا ہوگا یہودی ہی سے خطا ہوئی ہوگی اور چاہا کہ یہودی پر غصہ فرماویں اسی مقدمہ میں یہ کئی آیتیں اتریں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پہونچی کہ
جو یہ مسلمان قسم کھاتا ہے یہی چور ہے یہودی اسبات میں سچا ہے إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن لِّلْخَائِنِينَ خَصِيمًا ۝
بیشک ہمنے اُتاری تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب یعنی قرآن سچ اسواسطے کہ تو حکم کرے لوگوں میں جو سمجھاوے تجکو خدا تعالی اور مت ہو دغابازوں کے
واسطے جھگڑنے والا وَّاسْتَغْفِرِ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ اور بخشوا خدایتعالی سے اُن بدنیتوں کو جو یہودی پر تہمت رکھتے تھے بیشک خدائے تعالے
بخشنے والا مہربان ہے توبہ کرنے والوں پر وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ۝ اور مت جھگڑ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف ہو کر جو اپنے جی میں دغا رکھتے ہیں بیشک خدایتعالی دوست نہیں رکھتا اُسکو جو کوئی ہووے دغاباز خیانت کرنے والا بدکار
يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ۝ چھپاتے ہیں لوگوں سے
اپنا عیب شرم سے اور نہیں چھپاتے ہیں یعنی نہیں شرماتے خدایتعالی سے اور خدایتعالی ہر دم اُنکے ساتھ ہے اُس سے چھپا نہیں رہتا جب کہ رات کو مشورت مقرر
کرتے ہیں اُسبات کی جس سے راضی نہیں خدایتعالی جو جھوٹی قسم کھا کر یہودی کو چوری لگاویں اور ہے خدایتعالی اس چیز کو جو یہ لوگ کرتے ہیں گھیرنے والا
هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَن يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَم مَّن يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ۝ تم اے چور کی قوم جو جاہلیت کی غیرت سے
جھگڑتے ہو چور کیطرف سے تو چوری اُسے نہ لگے زندگانی میں دنیا کی پھر کون ہے جو جھگڑے گا خدای تعالی سے قیامت کے دن جو چوری کے عیب سے پاک
ہو یا کون ہے اُنپر نگہبان کہ اُن پر عذاب نہو آخرت میں وَمَن يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ اور جو کوئی کرے برائی
جو اس سے کسیکو دکھ پہنچے یا کرے ستم اپنے اوپر پھر بخشواوے خدایتعالی سے اُن گناہوں کو تو پاوے خدایتعالی کو بخشنے والا مہربان وَمَن يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا
يَكْسِبُهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ اور جو کوئی کرے گناہ اور چاہے کہ کسی پر تہمت دھرے پھر وہ مقرر کام کرتا ہے اپنے حق میں یعنی وہ برائی اسی پر پھر
آتی ہے اور ہے خدایتعالی سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنیوالا **فائدہ** یعنی لوگ ایسے کی حمایت نکریں اور بیگناہ پر تہمت نہ دھریں کسواسطے کہ خدایتعالی جانتا ہے
اور یہی فرماتا ہے کہ ایک کا گناہ دوسرے پر نہیں روا وَمَن يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ۝ اور جو کوئی کرے ع ۱۶ ۳ ۱۴
تقصیر انجانی سے یا کرے گناہ جانکر پھر لگاوے وہ گناہ بے تقصیر کو پھر ایسے کام کرنے والوں نے مقرر اٹھایا گناہ اور بہتان صریحاً یعنی دو گناہ اس کے ذمے ہوتے
وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ أَن يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ ۖ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِن شَيْءٍ ۚ اور اگر نہوتا فضل خدائی تعالی
کا اور بخشش اس کی تو البتہ قصد کیا ہی تھا ایک قوم نے اُن میں سے جو بہکاویں تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصاف کے حکم سے اور نہ بہکاویں مگر وہ
اپنے تئیں آپ اور تیرا کچھ نہ بگاڑ سکتے جو خدایتعالی کی پناہ میں ہے وَأَنزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ
عَظِيمًا ۝ اور اتاری ہے خدایتعالی نے تجھ پر کتاب یعنی قرآن اور سمجھ کی بات اور سکھائی ہے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ بات جو تو نہ جانتا تھا آپ سے اور الثلثة
ہے خدایتعالی کا فضل تجھ پر بہت بڑا لَّا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۚ نہیں ہے اچھے اُن کے مشورے
جو کرتے ہیں .... مگر جو کوئی کہ خیرات کرنے کو یا نیک بات جیسے کسی کا حق ادا کرنا یا صلح کرادینی لوگوں میں اور جھگڑا مٹانا وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ
مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ اور جو کوئی کرے ایسے کام خدایتعالی کی خوشی کیواسطے تو پھر جلد دیوینگے ہم اسکو بڑا ثواب **فائدہ** مناق لوگ حضرت سے
کان میں باتیں کرتے تاکہ لوگوں میں اپنا اعتبار ٹھہراویں اور مجلس میں بیٹھکر آپس میں کان میں باتیں کرتے کسی کا عیب کسی کا گلہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ
ان کی مشورت اکثر بے خیر ہے صاف بات کو حاجت نہیں چھپانے کی مگر کچھ اسمیں دغا ملی ہے اور چھپاوے تو خیرات کو تاکہ لینے والا شرمندہ نہو یا مسئلہ
دین کی غلطی بتانے کو تا نادان خجل نہوں یا لڑائیوں میں صلح کرا دینے کو کہ غصہ والا جوش میں صلح نہیں مانتا اول آپسمیں ٹھیرائے پھر اسکو سنائے وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ ع ۱۷ ۴ ۱۴
مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝ اور جو کوئی مخالفت کرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی پیچھے اسکے جو کھل چکی اُسپر سیدھی راہ یعنی جب اُسے تحقیق ہو چکی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی راہ درست ہے اور حکم سچ ہے بعد اس تحقیق کے مخالفت
کرے اور چلے سوا مسلمانوں کے راہ اور چلن مسلمانوں کا چھوڑ دے تو چھوڑیں ہم اسکو اسی طرف جو راہ پکڑی اُسے اور ڈالیں ہم اسے دوزخ میں اور بری جگہ ہے
دوزخ جانے کو اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝ تحقیق ہے کہ
خدا تعالیٰ نہیں بخشتا وہ کہ شریک ٹھہراوے خدا تعالیٰ کا اور بخشتا ہے جو سوا شرک کے ہے جسے چاہتا ہے اور جو کوئی شریک ٹھہراوے خدا تعالیٰ کا سو
مقرر بھولا راہ بھولنا دور دراز کا وہ شریک کرنے والا اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝ نہیں پکارتے سوا خدا تعالیٰ
کے مگر عورتوں کو اور نہیں پکارتے مگر شیطان تکبر کرنے والے حکم نہ ماننے والے کو یعنی سوا خدا تعالیٰ کے مشرک شیطانوں کو اور کئی عورتوں کو پوجتے ہیں۔
نام بتوں کا عورتوں کا سا جیسے لات اور عزّیٰ اور اسی طرح لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ لعنت کی شیطان پر خدا وقف لازم
تعالیٰ نے یعنی نکال دیا شیطان کو اپنی رحمت سے اور کہا شیطان نے البتہ لونگا مال تیرے بندوں سے حصہ ٹھہرایا ہوا **فائدہ** یعنی تیرے بندے اپنے مال میں
میرا حصہ ٹھہرا رکھیں گے جیسے دستور ہے نکالتے ہیں بتوں کی نیاز کرتے تھے یا حصہ مقرر یہ کہ ہزاروں کو بہکا کر ایمان انکا کھو کر اپنے ساتھ دوزخ میں لیجاونگا
جیسے کہ شیطان کہتا ہے وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ اور البتہ گمراہ کرونگا میں تیرے
بندوں کو اور آرزو میں ڈالوں گا اور امید میں دونگا انکو اور سکھاؤنگا میں اُنکو جو چیریں کان حیوانوں کے اور سکھاؤنگا میں پھر وہ بدلینگے صورتیں بنائی
ہوئی خدا تعالیٰ کی وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝ اور جو کوئی پکڑے شیطان کو دوست خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر
پھر مقرر اُسنے نقصان کیا نقصان کرنا صریح **فائدہ** کافروں کا دستور تھا جو گائے یا بکری کا بچہ بت کے نام کا کرکے اسکے کان چیر دیتے یا نشانی اسکے کان
میں ڈالدیتے اور صورت بدلنا یہ کہ جیسے خواجہ کرنا اور بدن کو گود کر منہ پر تل بنانا اور نیلا داغ دینا یا بچوں کے سروں پر چوٹیاں رکھنی بت کے نام کی مسلمانوں کو
ان کاموں سے بچنا ضرور ہے اپنے بزرگوں سے یہ معاملہ نکرے کافر بھی جنسے کرتے تھے بزرگ ہی جان کر کرتے تھے يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝
وعدہ دیتا ہے انکو شیطان جھوٹا اور آرزو میں ڈالتا ہے اُنکو اور جو وعدہ دیتا ہے شیطان انکو سو نرا فریب ہے اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا
مَحِيْصًا ۝ وہ لوگ جو تابع شیطان کے ہیں انکا ٹھکانا دوزخ ہے اور نہ پاوینگے وہاں سے بھاگ جانیکی جگہ جو نکل جاویں دوزخ سے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے
اور کام اچھے کئے اُنکو داخل کرینگے ہم باغوں میں جنکے نیچے بہتی ہیں نہریں ہمیشہ رہینگے وہ اُن باغوں میں کبھی نہ نکلینگے وہ وہاں سے وعدہ ہے خدا تعالیٰ کا سچا اور
کون ہے بہت سچا خدا تعالیٰ سے بات میں اور وعدے میں **فائدہ** یہودی اور نصرانی اور مسلمان بعضے آپس میں بحث کرتے تھے اور ہر ایک کہتا تھا کہ ہم ہی بہشت
میں جاوینگے تب یہ آیت اُتری کہ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَاۤ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝
نہ تمہاری آرزو پر اے مسلمانو نہ کتاب والوں کی آرزو پر وعدہ ثواب کا ہے جو کوئی بُرا کام کریگا اس کام کی سزا پاویگا اور نہ پاویگا خدا تعالیٰ کے سوا کوئی حمایتی اور
کوئی مددگار جو چھڑاوے عذاب سے **فائدہ** کتاب والوں کو یعنی یہودیوں اور نصرانیوں کو یہ گمان تھا کہ ہم ہی خاص بندے ہیں کہ گناہوں میں پکڑے نہیں
جانے کے ہمارے پیغمبر حمایت کرکے ہمیں عذاب سے چھڑا لیویں گے اور احمق مسلمان بھی اپنے دلمیں یہی سمجھتے تھے سو خدائے تعالیٰ نے
فرمایا کہ جو کوئی بُرا کام کریگا ویسی سزا پاویگا کسی کی حمایت کام نہ آویگی خدا تعالیٰ کے عذاب کیوقت خدا تعالیٰ اپنے فضل سے چھوڑ دے تو ہی
چھوٹے دنیا کی مصیبت اور بیماری میں آدمی دھیان کرلیوے وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝ اور جو کوئی کام کرے اچھے مرد ہو یا عورت ہو پر چاہیئے کہ ایمان رکھتا ہو پھر وہ لوگ داخل ہونگے بہشت میں اور انکا حق ضائع نہوگا تل بھر
بھی وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ اور کون ہے بہت اچھا دین میں اُس شخص سے جسنے منہ رکھا اپنا خدا تعالیٰ
کے حکم پر اور وہ نیک کام کرتا ہے دل لگا کر اور پیروی کرتا ہے حضرت ابراہیم کے دین پر سوا ابراہیم علیہ السلام سب دینوں کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی رضا
میں چلا وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝ اور پکڑا خدا تعالیٰ نے ابراہیم السلام کو دوست اپنا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝ اور خدا تعالیٰ ہی کا ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور ہے خدا تعالیٰ سب چیز کا گھیرنے والا یعنے سب چیز پر

قدرت رکھتا ہے وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِیْهِنَّ ۙ وَمَا یُتْلٰی عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ فِیْ یَتٰمَی النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْیَتٰمٰی بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِیْمًا ۝ اور رخصت مانگتے ہیں مسلمان تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیچ حق نکاح کرنے عورتوں کے تو کہہ اُنکے جواب میں کہ خدائیتعالیٰ رخصت دیتا ہے تمکو عورتوں کے نکاح کے حق میں اور وہ جو پڑھ سناتے تمکو قرآن شریف میں سے بیچ حق یتیم عورتوں کے وہ یتیم عورتیں جو نہیں دیتے تم انکو حق انکا جو مقرر کیا ہوا ہے اور چاہتے ہو انکو نکاح میں لاؤ اپنے اور بے بس غریب لڑکوں کے حق میں جو ان کا ورثہ نہیں دیتے تم اور وہ کہ قائم رہو واسطے یتیموں کے کام پر انصاف سے اور وہ جو کرتے ہو اور کروگے یتیموں اور بچوں کے حق میں سو خدائے تعالیٰ کو سب ذرہ ذرہ معلوم ہے **فائدہ** اس سورۃ کے اول میں تقید فرماتا ہے یتیموں کے حق میں کہ جس لڑکی کا والی ہو مگر چچا کا بیٹا اگر جانے کہ میں اسکا حق ادا نکرسکونگا تو آپ اس سے نکاح نہ کرے کسی اور سے اُسکا نکاح کر دیوے جو ہوسکا آپ چاہتی رہے تو مسلمانوں نے ایسی عورتوں سے نکاح کرنا موقوف کیا تھا۔ پھر دیکھا کہ بعضی جگہ لڑکی کے حق میں بہتر ہے کہ اپنا والی ہے اپنے نکاح میں لاوے جو وہ اسکی جی سے خاطرداری کریگا غیر نہ کریگا تب مسلمانوں نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے رخصت مانگی تب یہ آیت اُتری اور رخصت ملی اور فرمایا کہ وہ جو قرآن شریف میں اول منع سُنا تم نے سو اسواسطے ہے جو انکا حق پورا ادا نہ کرسکو اور یتیم کے حق ادا کرنیکی تاکید ہے پھر اگر بھلائی کیا چاہو ان سے تو رخصت ہے نکاح کرو ان سے وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ اَنْ یُّصْلِحَا بَیْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَیْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ اور اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند کی لڑائی اور غصے سے یا روٹھ جانے اور بیزار ہونے سے پھر کچھ گناہ نہیں ان دونوں پر کہ وہ آپس میں صلح کرلیویں کسیطرح اور صلح بہت اچھی ہے اور سامنے دلوں کے حاضر اور موجود ہے بخیلی اور حرص **فائدہ** اگر عورت مرد کا دل اپنے سے پھرا دیکھے تو اُسے خوش کرنیکو کچھ اپنے حق میں سے چھوڑ دیوے تو روا ہے اور حرص آدمی کی ہر وقت پاس ہے مال کی کفایت سے البتہ خوش ہوتا ہے کچھ [illegible] سے بخش کر خوش کیسے وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝ اور نیکی کرو اور پرہیزگاری کرو لڑنے اور بدسلوکی کرنیسے آپس میں تو پھر خدائیتعالیٰ جانتا ہے مقرر ان چیزوں کو جو تم کرتے ہو کوئی کام اس سے چھپا ہوا نہیں وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا كُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ اور ہرگز نہ کرسکوگے تم وہ کہ برابر حق ادا کرو عورتوں کا روزمرہ کے خرچ میں اور صحبت کرنے میں اور اگرچہ اسکا شوق بھی کرو پس مت جھک جاؤ تم جھک جانا کہ پھر ڈال رکھو ایک عورت کو درمیان میں لٹکتے گرفتار جو نہ نکاح میں ہو نہ طلاق دی ہوئی اور اگر سنوارتے رہو اور پرہیزگاری کرتے رہو ستانے سے یا عورت کو آزردہ رکھنے سے تو خدائیتعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے **فائدہ** یعنے اگر کئی نکاحیوں میں ایک کو زیادہ جی چاہے تو لازم ہے کہ تا مقدور حق ادا کرنے میں قصور نہ کرے بعد اسکے خدائیتعالیٰ بخشنے والا ہے اور درمیان لٹکتی گرفتار یہ کو نہ آپ اسکو آرام سے رکھے نہ چھوڑ دیوے جو اور کسی سے نکاح کرلیوے وَاِنْ یَّتَفَرَّقَا یُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِیْمًا ۝ اور اگر دونوں جدا ہو جاویں تو خدائے تعالیٰ ہر ایک کو محفوظ کریگا اپنی کشائش سے اور بخشائش سے اور ہے خدائیتعالیٰ کشائش اور فراخی بخشنے والا مضبوط کام کرنیوالا وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِیَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اور خدائیتعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ کہ ہے زمین میں اور مقرر فرمایا ہے ہمنے ان لوگوں کو جنکو کتاب دی ہے تمسے پہلے اور تمکو بھی فرمایا ہے وہ کہ ڈرتے رہو خدائیتعالیٰ سے اور نافرمانی نکرو اسکی وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِیًّا حَمِیْدًا ۝ اور اگر نہ مانوگے حکم خدائیتعالیٰ کا تو پھر مقرر خدائے تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ کہ ہے زمین میں اور ہے خدائیتعالیٰ بے پروا سب خوبیوں سے تعریف کیا ہوا وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ۝ اور خدائیتعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں اور بس ہے خدائیتعالیٰ کام بنانیوالا اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ اَیُّهَا النَّاسُ وَیَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی ذٰلِكَ قَدِیْرًا ۝ اگر چاہے خدائیتعالیٰ لے جاوے تمکو دنیا سے یعنی فنا کرے اوروں کو لے آوے یعنی پیدا کرے اور خلقت تمہاری عوض جو فرمانبرداری کریں اور ہے خدائیتعالیٰ اس کام پر قدرت رکھنے والا مَنْ كَانَ یُرِیْدُ ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۝ جو کوئی چاہے ثواب دنیا کا پھر خدائے تعالیٰ کے پاس ہے ثواب دنیا کا اور آخرت کا اور ہے خدائیتعالیٰ جو دیکھتا ہے سبکے کام کی باتیں یعنی اگر سب مسلمان ملکر شرع پر قائم رہیں تو خدائے تعالیٰ دنیا بھی دیوے ۱۹ ع ۱۶

اور آخرت بھی دیوے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُھَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰہُ
اَوْلٰی بِھِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْھَوٰٓی اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝ اے وہ لوگو جو لائے ہو قائم رہو مضبوط درست
انصاف پر گواہی دینے میں خدائے تعالیٰ کے واسطے اور اگرچہ ہو تمہارے ہی اوپر حق کسی کا یا تمہارے ماں باپ پر یا کسی نزدیکی کنبے والے پر اگر ہووے
صاحب مال یا محتاج ہو پھر خدائے تعالیٰ انکا خیرخواہ ہے تمسے زیادہ پھر تابعداری نہ کرو تم دل کی آرزو اور خواہش کی اس بات میں چاہیے سب کو برابر سمجھو
گواہی کے وقت اور اگر تم زبان پھیروگے سچی گواہی دینے سے یا منھ پھیر جاؤگے گواہی کے وقت تو پھر بیشک خدائے تعالیٰ واقف ہے اُن سب کاموں
سے جو تم کرتے ہو کچھ اس سے چھپا ہوا نہیں ہے **فائدہ** یعنی گواہی دینے میں دولتمندوں کی خاطر نہ کرو اور محتاج پر ترس نہ کھاؤ اور ناتے نزدیک پر دھیان
نہ کرو حق بات ہو سو کہو اور اگر پیچ کہو پر زبان داب کر جو سننے والا شبھے میں پڑے یا تمام قصہ نہ کہو کچھ رکھ جاؤ تب بھی گناہ میں داخل ہو یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلٰلًا بَعِیْدًا ۝ اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو ایمان لاؤ یقین دل سے خدایتعالیٰ پر اور اُسکے بھیجے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اس کتاب پر ایمان لاؤ
جو اتاری ہے خدائے تعالیٰ نے اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اس کتاب پر جو اُتری ہے قرآن شریف سے پہلے اور جو کوئی نہ مانے گا اور یقین نہ لاوے گا
خدائے تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اسکی اتاری ہوئی کتابوں پر اور اسکے بھیجے ہوئے پیغمبروں پر اور آخر کے دن پر جو قیامت ہے پھر تحقیق وہ شخص
یقین نہ لانے والا بھولا سیدھی راہ بھولا دور دراز کا **فائدہ** ایمان لانے والے فرمایا ہے ان کو جو ظاہر میں مسلمان ہوئے ان کو تقید ہے کہ جبتک دل سے
یقین نہ لاویں ان سب چیزوں کا تو خدائے تعالیٰ کے نزدیک وہ مسلمان ہی نہیں اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا
کُفْرًا لَّمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ سَبِیْلًا ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے تیسری بار پھر زیادہ کیا کفر کو
ان لوگوں کو خدایتعالیٰ بخشنے والا نہیں اور نہ انکو دیویگا راہ نجات کی جو عذاب سے چھوٹیں **فائدہ** یعنی اگر ظاہر میں مسلمان ہوئے اور دل سے بھٹکے رہے اور
آخر کو بے یقین مرے کافر کے برابر ہیں انکو بخشش نہیں اور ظاہر کی مسلمانی وہاں کچھ کام نہ آویگی بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ عَذَابًا اَلِیْمَا ۝ خوشی سنادے اے
محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم منافقوں کو وہ کہ انکے واسطے ہے عذاب دکھ دینے والا جو کبھی اس سے خلاصی نہ پاوینگے الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ
الْمُؤْمِنِیْنَ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّۃَ فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا ۝ وہ لوگ جو پکڑتے ہیں کافروں کو دوست مسلمانوں کو چھوڑ کر ..... کیا ڈھونڈتے ہیں ان کے پاس بیٹھنے
سے عزت سو عزت خدائے تعالیٰ کے واسطے ہے ساری جو کوئی خدائے تعالیٰ کا حکم بجالاوے گا اسکو عزت ملیگی وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْکُمْ فِی الْکِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ
اٰیٰتِ اللّٰہِ یُکْفَرُ بِھَا وَیُسْتَھْزَاُ بِھَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَھُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖٓ اِنَّکُمْ اِذًا مِّثْلُھُمْ اِنَّ اللّٰہَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْکٰفِرِیْنَ فِیْ
جَھَنَّمَ جَمِیْعًا ۝ اور تحقیق خدائے تعالیٰ نے بھیجا تمپر حکم قرآن شریف میں اے مسلمانو وہ کہ جب سنو تم آیت خدائے تعالیٰ کی اور حکم قرآن شریف میں مشرک انکار
لاوے اس آیت پر اور ہنسی مزاخ کرے ... اسپر تو مت بیٹھو اُن سے ملکر جب تک کہ دریافت کریں اور شروع کریں اور کوئی بات سوا ہنسی اور مزاح
اور انکار کے نہیں تو تم بھی اسوقت ان کے برابر ہو بیشک خدایتعالیٰ اکٹھا کرے گا منافقوں اور کافروں کو دوزخ میں سبکو باہم قیامت کو **فائدہ** جو شخص
کہ ایک مجلس میں اپنے دین پر طعنہ اور عیب سنے اور پھر ان ہی میں بیٹھا سنا کرے اگرچہ آپ نہ کہے وہی منافق ہے الَّذِیْنَ یَتَرَبَّصُوْنَ بِکُمْ فَاِنْ
کَانَ لَکُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰہِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ وَاِنْ کَانَ لِلْکٰفِرِیْنَ نَصِیْبٌ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَیْکُمْ وَنَمْنَعْکُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ وہ لوگ جو
لگ رہے ہیں تاک میں تمہاری اور راہ دیکھتے ہیں کہ پھر اگر فتح ہو تمہاری خدایتعالیٰ کے فضل سے تو کہیں کیا ہم نہ تھے ساتھ ہمیں بھی حصہ لوٹ کا دو اور اگر ہووے
کافروں کا حصہ لڑائی میں یعنی وہ غالب آویں تو کہیں وہ کافروں کو کیا نہ ہمنے مقام رکھا تھا تمپر سے مسلمانوں کو اور غالب ہونے دیا مسلمانوں کو تم پر اور
ہمنے بچادیا تمکو مسلمانوں سے ہمارا حصہ لاؤ لوٹ میں سے فَاللّٰہُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکٰفِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا ۝ پھر ع ۱۷
خدائے تعالیٰ حکم کرے گا تم میں قیامت کے دن اور ہرگز نہ دیویگا خدایتعالیٰ کافروں کو اوپر مسلمانوں کے راہ غلبے کی کسی طرح سے **فائدہ** ہر شخص جو ایسا
ہو کہ کافروں اور مسلمانوں دونوں سے اپنی غرض کی دوستی رکھے وہی منافق ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا
اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ البتہ مقرر منافق فریب کرتے ہیں خدائے تعالیٰ سے یعنی خدایتعالیٰ کے دوستوں سے

دغابازی کرتے ہیں اور خدائے تعالیٰ انکو اس فریب کی جزا دیوے گا جسوقت کہ کھڑے ہوتے ہیں نماز پڑھنے کو تو اُٹھتے ہیں سستی اور کاہلی سے لوگوں کو دکھانے کو اور نہیں یاد کرتے خدائے تعالیٰ کو مگر تھوڑا سا سو بھی لوگوں کے سامنے مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝ حیران اور فکر مند ہیں بیچ کفر اور اسلام کے نہ کافروں کی طرف ہیں اور نہ مسلمانوں میں ہیں اور جسکو گمراہ کرے خدائے تعالیٰ پھر تو نہ پاوے اس کے واسطے کہیں کوئی راہ نجات کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو مت پکڑو کافروں کو دوست سوا مسلمانوں کے کیا چاہتے ہو کافروں کے دوست ہو کر وہ کہ بناؤ تم واسطے خدائے تعالیٰ کے اوپر اپنے عذاب ہونے کے الزام اور دلیل صریح یعنی خدایتعالیٰ اس دلیل سے تمپر عذاب کرے جو دوست ہو تم کافروں کے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ بیشک منافق سب سے نیچے کی تہ میں رہیں گے آگ کی اور نہ پاوے گا تو انکے واسطے کوئی مددگار جو نکالے وہاں سے یا عذاب کم کرائے اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ مگر وہ لوگ جنھوں نے توبہ کی نفاق سے اور بنایا اپنے آپ کو خالص مسلمان اور چنگل مضبوط مارا ساتھ دین خدایتعالیٰ کے اور ستھرا اور پاکیزہ کیا اپنے دین کو خدائے تعالیٰ کے واسطے پھر وہ لوگ نرے مسلمان ہیں ساتھ ایمان لانے والوں کے دین دنیا میں اور جلد دیویگا خدایتعالیٰ مومنوں کو بڑا ثواب آخرت میں سو اُن توبہ کرنے والوں کو بھی اور مومنوں کے ساتھ بڑا ثواب ملیگا مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝ کیا کرے گا خدایتعالیٰ تم کو عذاب کرکے اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ اور ہے خدائے تعالیٰ شکر کا ثواب دینے والا سب کچھ جاننے والا

الحزب ٦

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝

خدایتعالیٰ کو خوش نہیں آتا کسیکی بری بات کو پکار کر کہنا اور کسی کا عیب ظاہر کرنا مگر وہ شخص جسپر کسی نے ظلم کیا ہو سو اپنا حال ظاہر کرے اور ہے خدایتعالیٰ سب کی بات سننے والا سب کا حال جاننے والا **فائدہ** اگر کسی میں عیب دنیا کا یا دین کا معلوم کرے تو مشہور نہ کرے کسواسطے کہ خدایتعالیٰ واقف ہے سب چیز سے ہر کسی کو موافق اسکے جزا دیویگا اسیکو غیبت کہتے ہیں پر مظلوم کو رخصت ہے جو ظلم بیان کرے ایسے ہی کئی طرح کی غیبت روا ہے یہ حکم یہاں شاید اسپر فرمایا کہ منافق کا نام نکرے جیسے حضرت نے مشہور نہیں کیا اسمیں اسکا دل زیادہ بگڑتا ہے مبہم نصیحت کرے منافق آپ سمجھ لیگا اسمیں شاید ہدایت پاوے اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝ اگر تم کھلی بھلائی کرو کسی طرح کی یا چھپا کر کرو اسے یا معاف کرو اور بخشدو برائی کسی کی پھر بیشک خدایتعالیٰ بخشنے والا ہے اور زبردست ہے **فائدہ** اس آیت میں مظلوم کو رغبت دیتی ہے صبر کرنے میں اور بخشدینے میں کہ خدایتعالیٰ جو زبردست مقدور والا ہے عذاب کرنے پر سو گناہ بخشتا ہے تم بھی لوگوں کی تقصیریں بخشدو اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وہ لوگ جو کافر ہیں اور منکر ہوتے ہیں خدایتعالیٰ سے اور اسکے پیغمبروں سے اور چاہتے ہیں کہ جدائی ڈالیں اور تفاوت کریں بیچ خدایتعالیٰ کے اور اسکے پیغمبروں کے اور کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم اور مانا ہمنے بعضے پیغمبر کو اور نہ مانا ہمنے بعضے کو اور چاہتے ہیں کہ ایک اور نئی پکڑیں اسکے بیچ میں راہ یعنی ایک نیا مذہب نکالیں کفر اور اسلام کے بیچ میں سو بغیر شریعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدایتعالیٰ کی راہ پانی مشکل ہے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وہ لوگ جو کفر اور اسلام کے بیچ میں راہ نکالا چاہتے ہیں وہی اصل کافر ہیں اور تیار کیا ہے ہمنے کافروں کیواسطے عذاب خوار کرنیوالا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَكَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے خدایتعالیٰ پر اور اسکے پیغمبروں پر اور تفاوت نہیں کرتے کسی ایک پیغمبر میں بھی انیں سے سب پیغمبروں پر ایمان لائے وہ قوم اصل مومن ہیں جلد دیوے گا خدایتعالیٰ انکو ثواب انکا اور ہے خدایتعالیٰ بخشنے والا مہربان اپنے بندوں پر **فائدہ** یہاں سے آگے ذکر یہودیوں کا ہے جو کئی سردار یہودیوں کے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تم سچے پیغمبر ہو تو ایک کتاب آسمان سے لاؤ جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت لائے تھے تب یہ آیت اتری يَسْــَٔـلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ مانگتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودی وہ کہ اتار لاوے تو انپر ایک کتاب آسمان سے ایک بارگی تمام

ع

توریت کے سو تحقیق مانگ چکے ہیں موسیٰ علیہ السلام سے بڑی چیز اس سوال سے جو پھر کہا یہودیوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہ دکھلا ہمکو خدا تعالیٰ کو آشکارا پھر پکڑا ان کہنے والوں کو بجلی نے سبب انکے ظلم کے جو انہوں نے ایسا سوال کیا **فائدہ** اس بجلی سے سب مر گئے پھر خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی دعا سے انہیں زندہ کیا ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ پھر پکڑا بچھڑے کو خدا کر کے پیچھے اس کے جو آچکی تھیں انکے پاس نشانیاں خدا تعالیٰ کی طرف سے یعنی معجزے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دیکھ چکے تھے پھر بخشا ہمنے اور معاف کیا سبب توبہ کے اور دیا ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو غلبہ صریح جو اس بچھڑے کو مار ڈالا خاک کیا وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ اور اٹھایا ہمنے انپر پہاڑ واسطے قول لینے کے انسے اور کہا ہمنے انکو داخل ہو دروازے میں شہر کے سجدہ کرتے ہوئے اور کہا ہمنے ان کو کہ زیادتی نہ کرو اور حکم سے باہر نہ جاؤ ہفتے کے دن میں اور لیا ہمنے انسے قول مضبوط **فائدہ** حکم تھا یہودیوں کو جو ہفتے کے دن شکار مچھلی کا نہ کریں سو اتفاق ایسا ہوتا جو سب دنوں سے زیادہ ہفتے ہی کے دن مچھلیاں دریا میں بہت نظر آتیں یہودیوں نے دریا کے پاس حوض بنائے جو ہفتے کے دن دریا سے مچھلیاں حوضوں میں آتیں تو بند کر رکھتے پھر دوسرے دن شکار کرتے یہ کام فریب کا ہے اور حکم سے باہر جانا ہفتے کے دن کا فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ پھر انکے قول توڑنے کے اور کافر ہونے کے سبب جو خدا تعالیٰ کی آیتوں سے منکر ہوئے تھے اور نبیوں کے ناحق قتل کرنیکے سبب اور انکی باتوں کے سبب جو کہا انہوں نے کہ ہمارا دل غلاف میں ہے تیری بات نہیں سمجھتے بلکہ مہر ہے خدا تعالیٰ کی انکے دلوں پر انکے کافر ہونے کے سبب سو ایمان نہیں لائے مگر تھوڑے سے لوگ یعنی کسی شخص یہودیوں سے ایمان لائے وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ اور انکے کافر ہونیکے سبب اور انکی بات کے سبب جو حضرت مریم پر بڑا طوفان بولے وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ج اور انکے کہنے کے سبب جو کہا کہ ہمنے مار ڈالا عیسیٰ مریم کے بیٹے کو وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ اور نہیں مار ڈالا عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے اور نہ سولی پر چڑھایا انھوں نے انکو لیکن وہی صورت بن گئی تھی انکے سردار کے آگے وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ج اور بیشک وہ لوگ جو کئی باتیں نکالی ہیں اس احوال میں شک میں پڑے ہیں کچھ انھیں اسکی اصل کی خبر نہیں مگر اٹکل پر چلتے ہیں وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ اور نہیں مار ڈالا یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ بلکہ اٹھا لیا عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف اور ہے خدائے تعالیٰ زبردست مضبوط کام کرنے والا **فائدہ** یہودی کہتے تھے کہ ہمنے عیسیٰ علیہ السلام کو مار ڈالا سو وہ جھوٹے ہیں ہرگز نہیں انہیں مار ڈالا خدائے تعالیٰ نے ایک صورت یہودیوں کو بنا دی اسی صورت کو انھوں نے سولی پر چڑھا دیا اور نصاریٰ بھی اول سے یہی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کو نہیں مار ڈالا وہ زندہ ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مارا تھا پر تین روز میں زندہ ہو کر بدن سے آسمان پر گئے اور بعضے کہتے ہیں کہ بدن کو مارا اور روح انکی خدا تعالیٰ کے پاس گئی ہر طرح یہ بات ٹھیک اور ثابت نہیں ہوتی سو خدائے تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ انکی صورت کو مارا اور انکے پکڑنے کے وقت نصاریٰ بھی سرک گئے تھے اور یہودی بھی نہ پہونچے تھے اس آن کی خبر نہ یہودیوں کو اور نہ نصاریٰ کو وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ اور جتنے فرقے ہیں کتاب والوں کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاویںگے انکی موت سے پہلے اور قیامت کے دن ہوگا انکا بتانے والا **فائدہ** یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں جو تھے آسمان پر جب یہودیوں میں دجال پیدا ہوگا تب جہان میں آ کر اسے ماریں گے اور یہود و نصاریٰ سب انپر ایمان لاوینگے کہ مرے نہ تھے زندہ تھے فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۝ پھر بسبب گناہوں یہودیوں کے حرام کیں ہمنے انپر کتنی چیزیں جو حلال تھیں انپر اور سبب اسکے جو اٹکتے تھے خدا تعالیٰ کی راہ سے بہت **فائدہ** یعنی اوپر اول ان کے گناہ و شرارتوں کی تفصیل کرکے یہاں فرمایا کہ نہایت گناہ پر دلیر تھے اس واسطے انپر شریعت سخت کی تو سرکشی کی وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ اور انکے بیاج لینے کے سبب اسپر کہ انکو بیاج لینے سے منع ہو چکا تھا اور سبب مال کھانے لوگوں کے جو ناحق کھاتے تھے لوگوں کا مال اور تیار کر رکھا ہے کافروں کے واسطے عذاب دکھ دینے والا لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ع ٢٢

اور مضبوط ہیں علم میں بنی اسرائیل کی قوم سے اور صاحب ایمان ہیں سو یقین لاتے ہیں قرآن پر جو تجھپر اترا ہے ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور توریت و انجیل پر یقین لاتے ہیں جو تجھسے پہلے اتری ہیں کتابیں اور ایمان لائے نمازوں کے قایم رکھنے والے اور دینے والے زکوۃ کے اور ایمان لانیوالے خدا ے تعالے پر اور آخرت کے دن پر سو ان لوگوں کو جلد دینگے ہم بڑا ثواب اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ کَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنْ بَعْدِہٖ ج وَ اَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ عِیْسٰی وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْنُسَ وَ ھٰرُوْنَ وَ سُلَیْمٰنَ ج وَ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝ بیشک ہمنے وحی بھیجی تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جیسے کہ وحی بھیجی ہمنے نوحؑ نبی کیطرف اور طرف اور نبیوں کے جیسے حضرت ہود اور صالح اور شعیب علیہم السلام کیطرف حضرت نوحؑ کے بعد اور وحی بھیجی ہمنے طرف ابراہیمؑ کے اور اسمٰعیلؑ کے اور اسحاقؑ کے اور یعقوبؑ کے اور یعقوبؑ کی اولاد کے اور طرف عیسیٰؑ کے اور ایوبؑ کے اور یونسؑ کے اور ہارونؑ کے اور سلیمانؑ کے اور دی ہمنے داؤدؑ کو کتاب زبور وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰھُمْ عَلَیْکَ مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْھُمْ عَلَیْکَ ط وَ کَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا ۝ اور کتنے پیغمبر جو احوال سنا دیا ہمنے تجکو اس قرآن میں پہلے اس سے جو مذکور ہوا اور کتنے پیغمبر کہ انکا احوال نہیں سنایا تجھکو اور باتیں کیں خدا تعالے نے موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کرنی بغیر پیغام کے رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ط وَ کَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ۝ اور کئی پیغمبر خوشی سنانے والے ایمان لانیوالے کو اور ڈرانیوالے کافروں کو اور منافقوں کو بھیجے ہمنے تاکہ نہ رہے لوگوں کو خدا تعالی پر جگہ الزام کی بعد پیغمبروں کے بھیجنے کے اور خدا ے تعالی زبردست ہے مضبوط کام کرنیوالا فائدہ یعنی لوگوں کو قیامت کے دن اس بات کے کہنے کی جگہ نہ رہے کہ ہمکو تیری مرضی اور غیر مرضی معلوم نہ تھی اگر جانتے ہم کہ اس راہ اور اس دین میں تیری خوشی ہے تو ہم وہی کرتے سو اسواسطے پیغمبروں کو معجزے دیکر بھیجا تاکہ راہ سیدھی جسمیں خدا تعالی کی خوشی ہے اور بندوں کی نجات ہے وہ راہ بتاویں فائدہ قریش کے سرداروں نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا۔

ہم نے علمائے یہود سے پوچھا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو دعوی پیغمبری کا کرتا ہے کچھ تمہاری کتاب میں بھی لکھا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم اُسے نہیں پہچانتے اور ذکر اُسکا توریت میں نہیں لاتے ہیں وہ علمائے یہود بھی آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُنہیں قسم دیکر پوچھا کہ سچ کہو وہ منکر ہو گئے اور کہا کہ ہم کچھ نشانی نہیں پاتے تیرے پیغمبر ہونے پر تب یہ آیت اُتری کہ یہ گواہی نہیں دیتے لٰکِنِ اللّٰہُ یَشْھَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَیْکَ اَنْزَلَہٗ بِعِلْمِہٖ ج وَ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَشْھَدُوْنَ ط وَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا ۝ لیکن خدا تعالی گواہی دیتا ہے اسپر کہ بھیجا تجھے قرآن جو دلیل ہے بڑی تیری پیغمبری پر سو بھیجا قرآن کو ساتھ علم اپنے کے اور فرشتے گواہ ہیں تیری پیغمبری پر اور بس ہے خدا تعالی گواہ فائدہ یعنی ہر پیغمبر کو وحی آتی رہی ہے کچھ نئی بات نہیں پر اس قرآن میں خدا تعالی نے اپنا علم اتارا اور خدا تعالے اس حق کو ظاہر کر دیویگا جیسکہ یہ ظاہر ہوا کہ جسقدر ہدایت لوگوں کو اس پیغمبر سے ہوئی اور کسی سے اتنی نہیں ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِیْدًا ۝ بیشک وہ لوگ جنہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سچ نہ جانا اور پھر رہے خدا تعالی کی راہ سے تحقیق وہ دور رہے سیدھی راہ سے گمراہی میں اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ ظَلَمُوْا لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ وَ لَا لِیَھْدِیَھُمْ طَرِیْقًا ۝ بیشک وہ جو کافر ہوئے اور ستم کیا جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو رسول اللہ نہ جانا نہیں خدا تعالی کہ بخشے انکو اور نہ انکو راہ دکھاوے گا نجات کی جو عذاب سے بچیں اِلَّا طَرِیْقَ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ط وَ کَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا ۝ مگر راہ دوزخ کی انکو دکھاویگا ہمیشہ پڑے رہینگے دوزخ میں اور ہے یہ بات خدا تعالی پر بہت آسان یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ ط وَ اِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط وَ کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۝ اے لوگو بیشک آیا تمہارے پاس بھیجا ہوا خدا تعالی کا ٹھیک اور سچی بات لیکر تمہارے پروردگار کے پاس سے پھر یقین لاؤ اُسپر جو بہت اچھا ہے تمکو اور اگر نہ مانوگے تو پھر بیشک خدا تعالی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور ہے خدا ے تعالے جاننے والا تمہارے سب احوال کا اور مضبوط کام کرنے والا ہے یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ ط اے یہود اور نصاریٰ زیادتی نہ کرو اور حد سے نہ نکلو اپنے دین کی بات میں اور مت کہو خدا ے تعالی پر سوا سچی بات کے اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ کَلِمَتُہٗ ج اَلْقٰھَآ اِلٰی مَرْیَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْہُ ز بیشک مسیح جو ہے عیسیٰ بیٹا مریم کا ہے علیہا السلام بھیجا ہوا خدا تعالی کا ہے اور اُسکا کلام ہے جو ڈالدیا مریمؑ کی طرف اور عیسیٰ علیہ السلام ہے روح خدا تعالی کے یہاں کی خاص فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ قف وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَۃٌ ط پھر جانو خدا ے تعالے کو بے شریک اور بغیر زن اور فرزند اور یقین لاؤ اُسکے سب پیغمبروں پر اور مت کہو کہ تین خدا ہیں جو بہت برا ہے اِنْتَھُوْا خَیْرًا لَّکُمْ ط اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ط سُبْحٰنَہٗٓ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ وَلَدٌ

وقف لازم

باز آؤ اور چھوڑو سبات کو جو یہ بھلائی ہی تمہارے واسطے مقرر خدا یتعالیٰ ایک ہی معبود ہی سب کا پاک ہے سب عیبوں سے اور نہیں ہی لائق اُسکے جو اُسکے اولاد ہو یا عورت ہو اُسکے لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ؏ اُسی کا مال ہی جو کچھ کہ ہی آسمانوں میں اور جو کچھ کہ ہی زمین میں اور بس ہے خدائے تعالیٰ کام بنانے والا فائدہ یہ خطاب نصرانیوں کی طرف ہی جو وہ کہتے ہیں کہ خدا تین ہیں ایک خدا دوسرے عیسیٰ تیسرے مریم یعنی ان تینوں کو وہ خدا کہتے ہیں سو خدا یتعالیٰ فرماتا ہی کہ اس بات سے باز آؤ اور توبہ کرو اور لازم ہی کہ دین کی بات میں مبالغہ نہ کرے اگر کسی شخص سے اعتقاد ہو اُسکی تعریف میں حد سے بڑھے جتنی بات تحقیق ہو اُس سے زیادہ نہ کہے اور لائق خدا یتعالیٰ کے جو اُس سے بیٹا صلبی پیدا ہو تم اپنا سا قیاس خدائے تعالیٰ پر نہ کرو لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰۗىِٕكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ہرگز عیب اور عار نہیں رکھتا مسیح علیہ السلام وہ کہ ہووے بندہ خدا یتعالیٰ کا اور نہ فرشتے نزدیکی عیب رکھتے ہیں اسکی بندگی سے اور جو کوئی عیب اور غیرت رکھے اسکی بندگی سے اور تکبر کرے سو خدا یتعالیٰ جمع کریگا اُن سب کو اپنے پاس قیامت کیدن اور بدلہ لیویگا ہر ایک سے تکبر اور غرور کا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وہ لوگ جو ایمان لائے اور کیے انہوں نے نیک کام پھر پورا دیویگا خدا یتعالیٰ انکو بدلہ انکے کاموں کا اور زیادہ دیویگا ثواب انکو اپنے فضل سے وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا لیکن وہ لوگ جو غیرت اور ننگ رکھتے ہیں اور تکبر کرتے ہیں خدا یتعالیٰ کی فرمانبرداری سے پھر عذاب کریگا خدا یتعالیٰ اُنپر عذاب بڑا دکھ دینے والا وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا اور نہ پاوینگے اپنے واسطے سوائے خدا یتعالیٰ کے کوئی حمایتی اور نہ کوئی مددکر نیوالا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا اے لوگو مقرر آئی تمہارے پاس حجت اور دلیل اور سند تمہارے پروردگار کے پاس سے اور اتاری ہمنے روشنی یعنی قرآن شریف تمکو بھیجا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا پھر وہ لوگ جو ایمان لائے خدا یتعالیٰ پر اور پکڑا رسانہ قرآن کے یعنی اسپر عمل کیا پھر انکو داخل کریگا خدا یتعالیٰ اپنی رحمت اور فضل میں اور راہ دکھلاویگا انکو اپنی طرف سیدھی يَسْتَفْتُوْنَكَ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۭ حکم چاہتے اور پوچھتے ہیں مومن تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلالہ کی میراث کا کلالہ اُسی کہتے ہیں کہ جسکے بیٹا اور باپ نہو جو اصل وارث بھی ہیں سو تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو کہ خدا یتعالیٰ فرماتا ہی اور حکم کرتا ہی تمکو بیچ میراث کلالہ کے اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ اگر ایک مرد مر گیا اور اُسے بیٹا نہیں اور اُسکی ایک بہن ہی تو اُس بہن کو پہونچے آدھا مال جو چھوڑ مرا وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۭ اور وہ بھائی وارث ہی اُس بہن کا اگر نہ ہے اُس بہن کو بیٹا فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۭ پھر اگر اُس مرد کو دو بہنیں ہیں تو ان دونوں کو پہونچے دو تہائی جو کچھ کہ وہ چھوڑ مرا وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ اور اگر ہو ویں ورثہ لینے والے اسکے کئی مرد اور عورتیں پھر مرد کا مال دینا چاہیئے مرد کو حصہ مانند دو عورت کے يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ؏ بیان کرتا ہی خدا یتعالیٰ حکم میراث کا تمہارے واسطے تو گمراہ نہو تم اور خدا یتعالیٰ سب چیزوں سے واقف ہے اور سب کچھ جانتا ہی فائدہ کلالہ کے معنی ہار اور ضعیف یہاں فرمایا اُسکو جس کے وارثوں میں باپ اور بیٹا نہیں ہی کہ اصل وارث وہی تھے تو اُس وقت سگے بھائی بہن کو بیٹا بیٹی کا حکم ہی اور اگر سگے نہوں تو یہی حکم سوتیلوں کا ہی ایک بہن ہو تو آدھا اور دو بہنیں ہوں تو دو تہائی اُس مال سے جو چھوڑ مرا اگر بھائی بھی ہوں اور بہنیں بھی ہوں تو مرد کو حصہ دوہرا اور عورت کو اکہرا اور جو نرے بھائی ہوں تو انکو فرمایا کہ وہ بہن کے مال کے وارث ہیں یعنی حصہ معین نہیں وہ عصبہ ہیں اگر بیٹی ہو اور بہن ہو تو حصہ بیٹی کو اور بہن عصبہ ہے یعنی حصہ داروں سے بچے سو عصبہ لیوے

سورۃ المائدۃ مدنیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی مائۃ وعشرون اٰیۃ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ڛ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم وفا کرو تم ساتھ عہدوں کے کہ آپس میں کرتے ہو مانند عہد نکاح کرنے کے اور شرکت کرنے کے اور سوا اسکے اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ حلال کیے گئے ہیں واسطے تمہارے چوپائے کہ بستہ زبان ہیں جیسے اونٹ اور گائے اور بکری اور دنبہ یا حلال کیے گئے ہیں بچے پیٹوں چارپایوں کے مگر جو چیز کہ پڑھی جاویگی اوپر تمہارے وہ حرام ہوگی غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ سوا حلال جاننے والے شکار کے جس حال میں کہ احرام باندھتے ہو تم حج کا یا عمرے کا یعنی تمام جانور اوپر تمہارے حلال ہیں مگر جو جانور وحشی کہ شکار کرو تم حالت احرام میں وہ حرام ہیں اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ

تحقیق خدا تعالیٰ حکم کرتا ہے حلال و حرام میں جو چیز کہ چاہتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم نہ حلال جانو تم نشانیوں اللہ کی کو وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ اور نہ حلال کرو تم مہینے حرام کے اور نہ حلال جانو تم پٹا گلے میں پہنائے جانوروں کو کہ قربانی کے جانوروں کو پہناتے ہیں فائدہ روایت ہے کہ حطم کندی جہالت اور بیباکی و نادانی میں مشہور عرب کا تھا آنحضرت کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ کس چیز کے بلاتا ہے تو آدمیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ساتھ اسکے کہ خدا کو ایک جانیں اور مجھکو پیغمبر سچا جانیں اور نماز ادا کریں اور زکوٰۃ مال کی دیویں حطم کندی نے کہا کہ خوب بات کہی تمنے لیکن میرے امراء اور سردار ہیں کہ بغیر مشورت انکے کچھ کام نہیں کرتا ہیں انسے پوچھوں جو وہ پسند کرینگے میں تیرا قول قبول کروں ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے اسکے آنیسے خبر دی تھی کہ آج ایک شخص آویگا کہ شیطان کی زبان سے باتیں کریگا کافر آویگا اور جھوٹا اور دغاباز ہو کر جائیگا پھر حطم کندی باہر آیا اونٹ صدقے کے اور جو کچھ پایا مواشی سے سب لیگیا جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ عمرے کو ہوئے حطم کندی کو مسلمانوں نے دیکھا کہ گلے میں ان ہی اونٹوں کے پٹے ڈالکر قربانی کعبہ کو لیچلا تھا اصحاب نے چاہا کہ اونٹوں کو چھین لیویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسنے پٹے گلوں میں ڈالے ہیں چھین لینا لائق نہیں ہے یہ آیت نازل ہوئی وَلَآ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ اور نہ حلال جانو تم لوٹنا قصد کرنیوالوں گھر باحرمت کا کہ کعبہ ہے ڈھونڈتے ہیں وہ قصد کرنیوالے گھر باحرمت کے فضل اور زیادتی کو پروردگار اپنے سے اور رضامندی ڈھونڈتے ہیں اسکی مراد حج ہے وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ اور جس وقت احرام سے باہر آؤ تم پھر شکار کرو تم وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ اور نہ اٹھاوے تمکو دشمنی ایک گروہ کی کہ کفار قریش ہے اوپر اسکے کہ بند کیا انہوں نے تمکو طواف کرنے کعبہ کے سے بیچ صلح حدیبیہ کے یہ کہ زیادتی اور ظلم کرو تم وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ اور مدد کرو تم اوپر نیکی کے اور پرہیزگاری کے اور نہ مدد کرو تم اوپر گناہ کے اور ظلم کے اور ڈرو تم اللہ سے تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے بے فرمانوں کو فائدہ حلال سمجھو یعنی ہاتھ نہ ڈالو اللہ کے نام کی چیزوں پر یعنی کافر بھی اگر نیاز کعبہ لادیں تو لوٹ مت لو اور ماہ حرام میں انکو نہ مارو اور لٹکن والیاں بھی وہی قربانی کے جانور ہیں کہ کو لیجاتے ہیں نشان کرکے اور فرمایا کہ کافروں نے تمکو روکا تھا مسجد سے تم زیادتی نکرو یعنی انکو نہ روکو باقی آگے سے منع کردو کہ کافر نہ آوے تو یہ روا ہے اس سے معلوم ہوا کہ کافر جس کام میں اللہ کی تعظیم کرے اسلام کی فضیحت نکرے مگر جو بت کی تعظیم کرے تو البتہ اہانت کرے حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ حرام کیا گیا ہے اوپر تمہارے مردہ جانور کہ ذبح نہ کیا ہو اور لہو اور گوشت سور کا وَمَآ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ اور حرام ہے جو جانور کہ آواز کی گئی ہے وقت ذبح کرنے اسکے واسطے سوا خدا کے کہ اور بتوں کے ذبح کرتے ہیں وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّیَةُ وَالنَّطِیْحَةُ اور حرام کی گئی ہے بکری گلا گھونٹی گئی اور لکڑیوں سے ماری گئی اور اوپر سے گری ہوئی یا کنویں میں گری ہوئی کہ مرجاوے اور سینگ ماری گئی وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ اور حرام ہے جو جانور کہ کھایا ہے پھاڑنے والے جانور نے مگر جو چیز کہ ذبح کی تمنے وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ اور حرام ہے جو چیز کہ ذبح کی گئی اوپر بتوں کے اور حرام ہے یہ کہ قسمت لو تم ساتھ تیروں کے فائدہ عرب کا دستور تھا کہ تین تیر بنائے تھے اوپر ایک تیر کے لکھا تھا کہ حکم کیا مجھکو رب میرے نے اور اوپر دوسرے کے لکھا تھا کہ منع کیا مجھکو رب میرے نے اور تیسرا خالی تھا ایک تھیلے میں مجاور کے پاس رہتے تھے جو کسی کو مطلب ہوتا ایک تیر نکالتا مجاور ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْیَوْمَ یَىِٕسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِیْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ یہ فال لینا تمہارا تیروں سے بدکاری ہے آج کے دن کہ جمعہ اور عرفہ عید قربانی کا ہے نا امید ہوئے کافر دین تمہارے سے کہ ہمارے دین میں آوینگے پس ڈرو تم کافروں سے اور ڈرو تم مجھے اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ آج کے دن پورا کیا میں نے واسطے تمہارے دین تمہارے کو کہ منسوخ نہ ہوگا اور تمام کیا میں نے اوپر تمہارے نعمت اپنی کو اور پسند کیا میں نے واسطے تمہارے اسلام کو از روے دین کے کہ پاکیزہ تر تمام دینوں کا ہے فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ پس جو کوئی بیقرار ہووے بھوک سے اور حرام چیزوں سے کھاوے جس حال میں کہ خواہش کرنیوالا نہووے واسطے گناہ کے پھر تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے فائدہ روایت ہے کہ عدی بیٹا حاتم طائی کا اور زید بن خیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ ہم ایسے مکان میں ہیں کہ وہاں کتے شکار کرتے ہیں بعضوں کو ہم انسے پالتے ہیں اور بعضوں کو ذبح کرتے ہیں اور بعضے کو کتے ضائع کرتے ہیں حلال ہے یا مردار ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِیْنَ پوچھتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا چیز حلال کی گئی ہے واسطے انکے کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حلال کی گئی ہیں واسطے تمہارے پاک چیزیں کہ وہ خدا کے نام سے ذبح کی گئی ہوں۔ اور حلال

وقف لازم

الربع

ہے واسطے تمہارے وہ چیز کہ سکھایا ہے تمنے شکاری جانوروں سے جس حال میں کہ تم سدھانے والے ہو تم تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ
عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ سکھاتے ہو تم اُنکو اُس چیز سے کہ سکھایا ہے تمکو اللہ تعالیٰ نے پس کھاؤ تم اُس چیز سے کہ بند کیا شکاری جانوروں نے
اوپر تمہارے اور یاد کرو نام اللہ کا اوپر اُسکے وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۰ اور ڈرو تم اللہ سے حرام کھانے میں تحقیق اللہ شتاب حساب
کرنیوالا ہے حلال اور حرام سے پوچھیگا فائدہ مواشی کا حکم فرما دیا پھر لوگوں نے اور چیز کو پوچھا تو فرمایا کہ ستھری چیزیں تمکو حلال ہیں سو حضرت نے جو
چیزیں منع فرمائیں معلوم ہوا کہ وہ ستھری نہیں جیسے پھاڑنیوالا جانور چوپائے یا پرندے مثلاً شیر یا چیتا یا باز یا چیل اور اسی میں داخل ہوئے مردار خوار
سارے کوا وغیرہ اور جیسے گدھا اور خچر اور جیسے کیڑے زمین کے مثلاً چوہا وغیرہ اور پہلے حرام فرمایا جسکو پھاڑنے والے نے کھایا اب اس میں سے شکاری
سدھے جانور کا مارا ہوا حلال کیا جب اُسنے آدمی کی خو سیکھی تو گویا آدمی نے ذبح کیا لیکن سدھانا شرط ہے سدھا وہ کہ پکڑ کر رکھ چھوڑے آپ نہ کھاوے اور
اللہ کا نام لینا شرط ہے دوڑانے کیوقت کہ اسکے بغیر ذبح درست نہیں مگر بھولے تو معاف ہے اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ط وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
حِلٌّ لَّكُمْ ص وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ز آج کے دن سے حلال کئے گئے واسطے تمہارے پاک جانور کہ ساتھ نام اللہ کے ذبح کیا ہو اُن کو اور ذبح کیا گیا
اُن لوگوں کا کہ دیئے گئے ہیں کتاب حلال ہے واسطے تمہارے اور ذبح کیا گیا تمہارا حلال ہے واسطے اُنکے وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اور حلال ہیں اوپر تمہارے عورتیں پاکدامن ایمان لانے والیوں سے اور حلال ہیں عورتیں پاکدامن ان لوگوں سے کہ
دیئے گئے ہیں کتاب آگے تم سے اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ط جسوقت دو تم اُنکو مہر اُنکے جس حال
میں کہ بچنے والے ہو تم زنا سے نہ ظاہر زنا کرنیوالے اور نہ پکڑنے والے دوستوں کو پوشیدہ کہ یارانہ پکڑو تم وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ز وَ
هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ع اور جو کوئی کفر کرتا ہے ساتھ ایمان لانے کے حلال و حرام کے پس تحقیق ناچیز اور باطل ہوئے عمل اسکے اور وہ بیچ آخرت کے ٹوٹے والوں ع ۵
سے ہوگا فائدہ فرمایا کہ آج تمکو ستھری چیزیں حلال ہوئیں یعنی حضرت ابراہیم کیوقت یہ سب حلال تھیں جب توریت نازل ہوئی تو یہود کی سزا میں اکثر چیزیں
منع ہوئیں اور انجیل میں حلال و حرام بیان نہ تھا اب قرآن میں ہے دین ابراہیم کے موافق سب حلال ہوئیں اور فرمایا کہ کتاب والوں کا کھانا حلال ہے یعنی اُنکا
ذبح اوپر جو ذبح کی شرط فرمائی کہ اللہ کا نام ذکر ہو اور غیر کی تعظیم نہ ہو سو یہاں شرط فرما دی کہ ذبح کرنیوالا مسلمان ہو یا اہل کتاب یعنی یہود یا نصارے
اور کسی دین و مذہب والے کا ذبح نہیں حلال اگرچہ نام اللہ کا لے اُسکا لینا معتبر نہیں اور فرما دیا کہ اسی طرح مسلمان کو عورت نکاح کرنی اُنکی حلال ہے
اوروں کی نہیں سو جن شرطوں سے آپس میں نکاح درست ہے اسیطرح انکا درست ہے پھر فرمایا کہ اہل کتاب کو اور کفار سے دو حکم میں مخصوص کیا ہے فقط
دنیا میں ہے اور آخرت میں ہر کافر خراب ہے اگر عمل نیک بھی کرے تو قبول نہیں يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے
ہو تم جسوقت کہ ارادہ کرو تم طرف کھڑے ہونے نماز کے فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ
پس دھوؤ تم منہوں اپنے کو اور ہاتھوں اپنے کو کہنیوں تک اور مسح کرو تم سروں اپنے کو اور دھوؤ تم پاؤں اپنے کو ٹخنوں تک وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ط
اور اگر ہو تم ناپاک یعنی غسل کی حاجت رکھتے ہو پس غسل کرو تم وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا
مَآءً اور اگر ہو تم بیمار یا اوپر سفر کے یا آئے کوئی تم میں سے پاخانہ سے یا چھیڑا ہو تمنے عورتوں کو یعنی مجامعت کی ہو پس نہ پاؤ تم پانی کو فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا
فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ط پس قصد کرو تم خاک پاک کو کہ جنس زمین کی سے ہو نہ کہ جلائے سے خاک ہو جاوے پس ملو تم ساتھ منہوں
اپنے کے اُس خاک سے مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ نہیں چاہتا ہے اللہ کہ گردانے اوپر تمہارے تنگی سے ولیکن چاہتا
ہے کہ پاک کرے تمکو وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۰ اور چاہتا ہے کہ تمام کرے نعمت اپنی کو اوپر تمہارے شاید کہ شکر کرو تم نعمتوں کا وَاذْكُرُوْا
نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ اور یاد کرو تم نعمت اللہ کی کو اوپر اپنی یعنی اسلام و شریعت اور یاد کرو تم قول اللہ کے کو کہ محکم کیا ہے تمکو
ساتھ اُس قول کے وہ قول الست کا ہے اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ز وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ جسوقت کہا تم نے کہ سنا ہم نے اور
فرمانبرداری کی ہمنے اور ڈرو تم اللہ سے تحقیق اللہ جاننے والا ہے ساتھ صاحب سینوں کے یعنی خطرے اور وسواس دل کے فائدہ اللہ تعالیٰ اہل کتاب کو یاد
دلایا کرتا ہے کہ میری عہد پر قائم رہو اسی طرح ہمکو تقید فرمایا کہ عہد یاد رکھو وہ عہد یہ ہے کہ جب لوگ مسلمان ہوتے تو حضرت سے بیعت کرتے

یعنی ہاتھ پکڑ کر قول دیئے بہت چیزیں جیسے پانچ نمازیں اور روزہ رمضان اور زکوٰۃ اور حج اور خیر خواہی ہر مسلمان کی اور بہت چیزیں چھوٹنے پر جیسے خون اور زنا
اور چوری اور تہمت لگانی بیگناہ کو اور سردار سے مخالفت کرنی اسی عہد پر فرمایا کہ قایم رہو یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ز
اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم ہو جاؤ تم دین قایم کرنے والے حق کے واسطے اللہ کی شاہدی دینے والے ساتھ عدل کے وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا
تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ز اور نہ اٹھاوے تمکو دشمنی ایک گروہ کی اوپر اسکے کہ عدل نہ کرو تم اور عہد شکنی کرو عدل کرو تم عدل نزدیک زیادہ ہے
واسطے پرہیزگاری کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور ڈرو تم اللہ سے تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم فائدہ اکثر
کافروں نے مسلمانوں سے بڑی دشمنی کی تھی پیچھے مسلمان ہوئے تو فرمایا کہ اُنسے وہ دشمنی نہ نکالو اور ہر جگہ یہی حکم ہے حق بات میں دوست اور دشمن برابر ہو وَعَدَ اللّٰهُ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ وعدہ کیا ہے اللہ نے اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں اور عمل کئے ہیں نیکیوں کے واسطے
اُنکے بخشش ہے اور ثواب ہے بڑا وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۝ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور جھٹلایا آیتوں ہماری کو وہ گروہ
صاحب دوزخ کے ہیں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو
تم یاد کرو نعمت اللہ کی کہ اوپر اپنے جس وقت کہ قصد کیا ایک گروہ نے یہ کہ کھولیں طرف تمہاری ہاتھوں اپنے کو واسطے قتل اور ہلاک کے فَكَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ پس بند کیا اللہ نے ہاتھوں اُنکے کو تمسے اور ڈرو تم اللہ سے اور اوپر اللہ ہی کے پس چاہیئے بھروسہ ۲ ع ۲
کریں ایمان لانے والے وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ج وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا ط اور البتہ تحقیق لیا اللہ نے قول بیٹوں یعقوب کے
سے کہ موافقت موسیٰ کی کریں اور اُٹھایا ہمنے اُنمیں سے بارہ سرداروں کو وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ ط لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ
بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ اور کہا اللہ نے کہ تحقیق میں ساتھ تمہارے ہوں البتہ اگر قایم کروگے تم نماز کو اور دوگے تم زکوٰۃ کو اور ایمان لاؤگے تم ساتھ پیغمبروں میرے کے
اور قوت دوگے تم پیغمبروں کو اور تعظیم اُنکی کروگے وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج اور
قرض دوگے تم اللہ کو قرض نیک کہ مال خرچ کروگے تم اُسکی راہ میں البتہ دور کرونگا میں تمسے گناہ تمہارے اور البتہ داخل کرونگا میں تم کو بہشتوں میں کہ جاری
ہیں نیچے انکے سے نہریں فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝ پس جو کوئی کفر کریگا پیچھے اسکے تم میں سے پس تحقیق گم کیا اُس نے
سیدھی راہ کو فائدہ یہ بیان فرمایا بنی اسرائیل سے عہد لینے کا حضرت موسیٰ کی آخر عمر میں یہ اقرار لیتے ہیں یہ سورۃ حضرت کی آخر عمر میں نازل ہوئی شاید ہمکو
سنایا اسی واسطے کہ ہم کو بھی یہی تقید ہے ایک عہد اس امت سے تھا کہ رسول جو بعد پیدا ہوں اُنکی مدد کرو اُسکے بدل ہمسے یہ ہے کہ خلفا کی اطاعت کرو یہ مذکور
بارہ سرداروں کا بیان فرمایا سے اشارہ ہے کہ حضرت نے بتایا ہے کہ میری امت میں بارہ خلیفہ ہونگے قوم قریش سے اور فرمایا ہے جو خرابی ہوئی پہلی امت
میں سو ہوگی تم میں ہو جیسے وہ خراب ہوئے پیغمبروں کی مخالفت سے یہ اُمت خراب ہوئی خلیفہ پر خروج کر کے فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا
قُلُوْبَهُمْ قٰسِیَةً ج پس بسبب توڑنے بنی اسرائیل کے قول اپنے کو لعنت کی ہمنے اُنکو اور گردانا ہمنے دلوں انکے کو سخت یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ
وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ج پھیرتے ہیں باتوں توریت کی کو مکانوں اُنکے سے جیسے تعریف محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی) اور بھول گئے
فائدے کو جس چیز سے کہ نصیحت دی گئی تھی وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ اور ہمیشہ ہوگا تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ خبردار ہوگا اوپر خیانت کے یہودیوں سے مگر تھوڑے اُن میں سے کہ خیانت نہیں کرتے جیسے عبداللہ بن سلام فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ط اِنَّ اللّٰهَ
یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ پس معاف کر اُن سے اگر توبہ کریں اور ایمان لاویں اور درگذر کر تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالوں کو وَمِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا
اِنَّا نَصٰرٰۤى اَخَذْنَا مِیْثَاقَهُمْ اور اُن لوگوں سے کہ کہا تحقیق ہم نصاریٰ ہیں لیا ہمنے عہد اُنکا جیسے یہودیوں سے لیا تھا فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا
بِهٖ ص فَاَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ط پس بھول گئے حصے اور فائدہ کو اُس چیز سے کہ نصیحت دی گئی تھی انجیل میں کہ تابعداری احمد
کی کیجیو پس اُٹھائی ہمنے درمیان اُنکے دشمنی اور بغض دن قیامت تک کہ نصاریٰ تین فرقے ہوگئے ہر ایک دشمن بعضے کا یا دشمنی اٹھائی درمیان یہود اور نصاریٰ کے
وَسَوْفَ یُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ۝ اور قریب ہے کہ خبر دیگا اُنکو اللہ ساتھ بدلے اُس چیز کے کہ کاریگریاں کرتے تھے فائدہ اس سے معلوم ہوا
کہ جب اللہ کے کلام سے اثر پکڑنا اور حکم شرع پر محبت سے قایم رہنا چھوٹ جائے اور فقط مذہب کا جھگڑا اور جمعیت رہ جاوے تو راہ سے بہکے یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ

جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۵ اے موسائیو اور عیسائیو تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر ہمارا کہ بیان کرتا ہے بہت اُس چیز سے کہ چھپاتے تھے تم کتاب جیسے تعریف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور معاف کرتا ہے بہت چیزوں سے کہ چھپاتے ہو تم قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ تحقیق آئی تم کو اللہ تعالیٰ کیطرف سے ایک روشنی کہ کفر کی تاریکی کو دور کرتی ہے اور اپنی کتاب ظاہر کرنیوالی احکام شریعت کو روشنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور کتاب قرآن ہے راہ دکھاتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اُس روشنی کے یا کتاب کے اُس کسی کو کہ پیروی کی رضامندی اللہ تعالیٰ کی راہیں سلامتی کی عذاب سے یا راہیں بہشت کی دکھاتا ہے وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۵ اور باہر نکالتا ہے اُن کو تاریکیوں کفر اور جہل کی سے طرف روشنی ایمان اور یقین کیساتھ حکم اپنے کے اور راہ دکھاتا ہے اُن کو طرف راہ سیدھی کے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ط البتہ تحقیق کفر کیا جن لوگوں نے کہ کہا تحقیق اللہ وہی مسیح بیٹا مریم کا ہے قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ط کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کون مالک ہے اللہ سے کسی چیز کو اور کون منع کرے اس سے کہ اگر چاہے ہلاک کرے مسیح بیٹے مریم کو اور ہلاک کرے ماں اُسکی کو اور ہلاک کرے جو کوئی بیچ زمین کے ہے سب کو وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۙ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۵ اور واسطے اللہ ہی کے ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور جو چیز کہ درمیان اُن دونوں کے ہے پیدا کرتا ہے جو چیز کہ چاہتا ہے اور اللہ اوپر سب چیز کے قادر ہے **فائدہ** اللہ تعالیٰ کسی جگہ نبیوں کے حق میں ایسی بات فرماتے ہیں تا اُن کی اُمت اُن کو بندگی کی حد سے زیادہ نہ چڑھاویں ولا نبی اس لائق کاہے کو ہے وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ط اور کہا یہود نے اور نصاریٰ نے کہ ہم بیٹے اللہ کے ہیں اور دوست اُسکے ہیں ہم قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ط بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ط کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پس عذاب کیوں کرتا ہے تمکو ساتھ گناہوں تمہارے کے دنیا میں قتل اور بندی سے اور آخرت میں دوزخ سے پس تم نہ بیٹے ہو نہ دوست ہو اُسکی بلکہ تم آدمی ہو اُس کسی کے کہ پیدا کیا ہے اللہ نے اور بدلہ نیکی بدی کا پاؤ گے تم يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ز وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۵ بخشتا ہے جس کسی کو چاہتا ہے یعنی مومنوں کو اور عذاب کرتا ہے جس کسی کو کہ چاہتا ہے یعنی کافروں کو اور واسطے اللہ ہی کے ہے بادشاہت آسمانوں اور زمین کی اور جو چیز کہ درمیان اُن دونوں کے ہے اور طرف اُسی کے رجوع اور بازگشت ہے يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اے صاحب کتاب کے تحقیق آیا تمہارے کو پیغمبر ہمارا کہ بیان کرتا ہے واسطے تمہارے راہ سیدھی اوپر سستی کے پیغمبروں سے اور منقطع ہونے وحی کے سے اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ز فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ط تاکہ یہ نہ کہو تم کہ نہیں آیا ہمکو کوئی بشارت دینے والا سے اور نہ ڈرانے والا سے پس تحقیق آیا تم کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بشارت دینے اور ڈرانے والا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۵ ع ۳ اور اللہ اوپر تمام چیزوں کے قادر ہے **فائدہ** حضرت عیسیٰ کے بعد کوئی رسول نہ آیا تھا سو فرمایا کہ تم افسوس کرتے کہ ہم رسولوں کیوقت میں نہ ہوئے کہ تربیت اُنکی پاتے اب بعد مدت تمکو رسول کی صحبت میسر ہوئی غنیمت جانو اور اللہ قادر ہے اگر تم نہ قبول کرو گے اور خلق کھڑی کریگا تم سے بہتر جیسے حضرت موسیٰ کیساتھ جہاد کرنا قبول نہ کیا اُنکی قوم نے اللہ نے اُنکو محروم کر دیا اوروں کے ہاتھ ملک شام کو فتح کروا دیا وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ق اور یاد کر جسوقت کہا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے قوم اپنی کے کہ بنی اسرائیل تھی کہ اے قوم میری یاد کرو تم نعمت اللہ کی کو کہ اوپر تمہارے ہے جسوقت پیدا کیا بیچ تمہارے پیغمبروں کو اور گردانا تم کو بادشاہ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۵ اور دیا تمکو وہ معجزہ کہ نہ دیا تھا کسی کو عالم کے لوگوں سے اور وہ من وسلویٰ تھا اور سایہ ابر کا اور دریا کا پھٹ جانا يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ اے قوم میری اندر آؤ تم زمین پاک میں کہ اریحا اور ایلیا ہے وہ زمین کہ لکھی ہے اللہ نے لوح محفوظ میں واسطے تمہارے وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۵ اور نہ پھر جاؤ تم اوپر پیٹھوں اپنی کے پس پھرو گے تم نقصان کرنیوالے دنیا اور آخرت کے **فائدہ** حضرت ابراہیم اپنے باپ کا وطن چھوڑ نکلے اللہ کی راہ میں اور ملک شام میں آکر ٹھہرے اور مدت تک اُنکو اولاد نہ ہوئی تب اللہ تعالےٰ نے اُنکو بشارت فرمائی کہ تیری اولاد بہت پھیلاؤں گا اور زمین شام اُنکو دونگا اور نبوت و دین اور کتاب اور سلطنت انمیں رکھونگا پھر حضرت موسیٰ کیوقت

وعدہ پورا کیا بنی اسرائیل کو فرعون کی بیگار سے خلاص کیا اور اُسکو غرق کیا اور اُنکو فرمایا کہ تم جہاد کرو عمالقہ سے ملک شام چھین لو پھر ہمیشہ وہ ملک شام تمہارا
ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارہ شخص بارہ قبیلے بنی اسرائیل پر سردار کیے تھے انکو بھیجا کہ اُس ملک کی خبر لاویں وہ خبر لائے تو ملک شام کی خوبیاں
بہت بیان کیں اور وہاں مسلط تھے عمالقہ اُنکی قوت و زور بھی بیان کیا حضرت موسیٰ نے اُن کو کہا کہ تم قوم کے پاس خوبی ملک بیان کرو اور قوت دشمن
مت کہو اُن میں دو شخص اس حکم پر رہے اور دس نہ رہے قوم نے سنا نام تو نامردی کرنے لگے اور چاہا کہ پھر الٹے مصر میں جاویں اس تقصیر سے چالیس برس
فتح شام کو دیر لگی اسقدر مدت تک جنگلوں میں پھرتے رہے جب اُس قرن کے لوگ مر چکے مگر وہ دو شخص کہ وہی حضرت موسیٰ کے بعد خلیفہ ہوئے اُنکے
ہاتھ سے فتح ہوئی قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ۖ کہا قوم نے کہ اے موسیٰ تحقیق بیچ اُس زمین کے گروہ زبردست ہیں وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا
حَتّٰی یَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۔ اور تحقیق ہم ہرگز نہ داخل ہونگے اُس زمین میں جب تک باہر نکلیں وہ اُس سے پس تحقیق ہم
داخل ہونیوالے ہیں قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ ۚ کہا دو مردوں نے اُن میں سے کہ ڈرتے تھے
نعمت دی تھی اللہ نے اوپر اُن دونوں کے کہ داخل ہو تم اوپر اُن کے دروازے سے ناگاہ وہ دو مرد یوشع اور کالب تھے فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ
وَعَلَی اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۔ پس جسوقت کہ داخل ہوگے تم اُس دروازے سے پس تحقیق تم غالب ہونیوالے ہو اور اوپر اللہ ہی کے
پس بھروسہ کرو تم اگر ہو تم ایمان لانیوالے قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا النصف
قٰعِدُوْنَ ۔ کہا قوم نے کہ اے موسیٰ تحقیق ہم ہرگز نہ داخل ہونگے اُس شہر کو ہمیشہ جبتک کہ وہ ہوں گے بیچ اُسکے پس جا تو اور پروردگار تیرا جا کے
پس لڑائی کرو تم دونوں ہم اسی جگہ بیٹھنے والے ہیں قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۔
کہا موسیٰ علیہ السلام نے اے پروردگار میرے تحقیق میں نہیں مالک ہوں مگر ذات اپنی کا اور بھائی اپنے کا پس جدائی کر تو درمیان ہمارے اور درمیان قوم باہر
نکلنے والی کے حکم سے قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ۚ یَتِیْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۔ کہا اللہ نے کہ تحقیق ع ۴
وہ زمین حرام کیگئی ہے اوپر اُنکے کہ نہ داخل ہونگے اور نہ مالک ہونگے چالیس برس تک حیران پھریں گے بیچ زمین کے پس نہ غمگین ہو تم اوپر قوم بدکاروں کے ف اہل
کتاب کو یہ قصہ سنایا اسپر کہ اگر تم رفاقت نہ کرو گے پیغمبر کی تو یہ نعمت اوروں کے نصیب ہے گی آگے اسی پر قصہ سنایا ہابیل قابیل کا حسد مت کرو حسد والا مردود
ہے وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا اور پڑھ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر آدمیوں کے خبر دو بیٹوں آدم کی ساتھ وقف لازم
سچ کے قابیل اور ہابیل تھے جسوقت قربانی کی دونوں نے قربانی کرنا فائدہ حضرت آدم کو حکم تھا کہ قابیل کی بہن کا ہابیل سے نکاح کریں اور ہابیل کی بہن
کا قابیل سے قابیل کی بہن کہ اقلیما تھی خوبصورت تھی اور ہابیل کی بہن کہ لیوذا تھی بدصورت تھی قابیل نے قبول نہ کی حضرت آدم نے کہا کہ قربانی کرو تم دونوں
جسکی قربانی قبول ہو جاوے وہی قابیل کی بہن کو لیوے ہابیل نے ایک دُنبہ موٹا قربانی کیا اور پہاڑ پر رکھا اور قابیل نے بالیں گیہوں کی ناکارہ اُسی مکان
میں رکھیں فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۔ پس قبول کی گئی قربانی ایک کی دونوں میں سے اور نہ قبول کی گئی دوسرے سے آگ سفید
آسمان سے آئی اور قربانی ہابیل کی کھا گئی اور قابیل کی قبول نہ ہوئی غصہ ہوا اور قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۚ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۔ کہا قابیل نے النصف
ہابیل کو قسم ہے خدا کی البتہ قتل کرونگا میں تجھکو کہا ہابیل نے نہیں قبول کرتا ہے اللہ مگر پرہیزگاروں سے لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ
یَّدِیَ اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ قسم ہے اللہ کی البتہ اگر کھولیگا تو طرف میری ہاتھ اپنے کو تا قتل کرے تو مجھکو نہیں ہوں میں کھولنے
والا ہاتھ اپنے کو طرف تیرے تا قتل کروں میں تجھکو تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ سے کہ پروردگار عالم کا ہے اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓءَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ
اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ۚ تحقیق میں چاہتا ہوں کہ پھرے تو ساتھ گناہ قتل میری کے اور ساتھ گناہ اپنے کے دونوں کا گناہ تجھی کو ہو پس
ہو جاوے تو صاحبوں دوزخ کے سے اور یہی ہے بدلہ ظلم کرنیوالوں کا فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۔ پس
خواہش دلائی قابیل کو نفس اُسکے نے قتل کرنے بھائی اپنے کے حیران تھا کہ کیونکر قتل کرے شیطان نے ایک جانور کو لیا اور سر اُس کا اوپر ایک پتھر کے
رکھا اور ایک پتھر اوپر سے مارا قابیل نے اندیشہ کیا اور ہابیل کو سوتے پایا اور سر اُسکا پتھر سے کچلا پس قتل کیا اُسکو پس ہو گیا زیاں کاروں سے فائدہ
روایت میں ہے کہ آدھا عذاب دوزخ کا قابیل کو ہوگا اور آدھا تمام کافروں کو فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ لِیُرِیَهٗ كَیْفَ یُوَارِیْ سَوْءَةَ

اَخِیۡہِ ؕ پس بھیجا اللہ نے ایک کوّے کو کہ کھودتا تھا چونچ سے اور پنجوں سے زمین کو تا یہ کہ دکھاوے قابیل کو کہ کیونکر پوشیدہ کرے لاش بھائی اپنے کی ٥
فائدہ روایت میں ہے کہ ایک کوّے نے گڑھا کھودا اور دوسرے کوّے نے مردے کو بیچ اُسکے رکھا اور اوپر سے خاک ڈالی کر پوشیدہ ہو قَالَ یٰوَیۡلَتٰۤی اَعَجَزۡتُ
اَنۡ اَکُوۡنَ مِثۡلَ ہٰذَا الۡغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوۡءَۃَ اَخِیۡ ۚ کہا قابیل نے کہ اے افسوس ہے اوپر میرے آیا عاجز ہو گیا میں اس سے کہ ہوں میں مانند اس کوّے کے
پس چھپاؤں میں لاش بھائی اپنے کی فَاَصۡبَحَ مِنَ النّٰدِمِیۡنَ ۚۛ پس ہو گیا قابیل پچھتانے والوں سے فائدہ کہتے ہیں کہ ایک برس لیے پھرا اسواسطے
کہ ماں باپ بیزار ہو گئے اور تمام بدن سیاہ ہو گیا اور اوپر سے آواز آئی کہ ہمیشہ ڈرتا رہ پھر ہر کسی سے ڈرتا تھا کہ ناگاہ قتل نہ کرے اور آخر اندھے
بیٹے کے ہاتھ سے مارا گیا مِنۡ اَجۡلِ ذٰلِکَ ۚۛ کَتَبۡنَا عَلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَنَّہٗ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَیۡرِ نَفۡسٍ بسبب اس قتل کے لکھا اور فرض کیا ہم نے اوپر بیٹوں مع
یعقوب کے جو کوئی مارے کسی کو بغیر اسکے کہ اسنے کسی کو مارا ہو اور اُسکے قصاص لازم ہوا ہو اَوۡ فَسَادٍ فِی الۡاَرۡضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیۡعًا ؕ یا قتل
کرے کوئی کسی کو بغیر فساد کے بیچ زمین کے یعنی راہزنی کرے یا مرتد ہو جاوے یا زنا کرے بعد نکاح کے پس گویا کہ قتل کیا اُسنے تمام آدمیوں کو وَمَنۡ اَحۡیَاہَا
فَکَاَنَّمَاۤ اَحۡیَا النَّاسَ جَمِیۡعًا ؕ اور جو کوئی زندہ کرے کسی کو پس گویا کہ زندہ کیا تمام آدمیوں کو یعنی قصاص معاف کرے وَلَقَدۡ جَآءَتۡہُمۡ رُسُلُنَا
بِالۡبَیِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنۡہُمۡ بَعۡدَ ذٰلِکَ فِی الۡاَرۡضِ لَمُسۡرِفُوۡنَ ٥ اور البتہ تحقیق آئے اُنکے پاس رسول ہمارے ساتھ معجزوں روشن کے پس
تحقیق بہت اُنمیں سے پیچھے پہونچنے رسولوں کے بیچ زمین کے البتہ فساد کرنیوالے فائدہ روایت ہے کہ سال ششم ہجرت سے کچھ لوگ عرینہ سے حضرت
محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہوئے اور مدینے میں وہی آب و ہوا مدینے کی موافق نہ آئی بیمار ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم نے اُنکو درمیان اونٹوں کے پندرہ اونٹ آنحضرت کے خاص تھے بھیجا تا دودھ اور بول اونٹوں کا پیویں جب تندرست ہوئے تو اونٹوں کو ہانک
لے گئے یسار غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھے گیا۔ اور لڑائی کی۔ یسار کو اُنھوں نے پکڑا اور ہاتھ اور پاؤں اُسکے کاٹ کر کانٹے آنکھوں میں اور زبان
میں اُسکی چبھوئے یہانتک کہ شہید ہوا آنحضرتؐ نے سنکر ابن جابرؓ کو بیس سواروں سے بھیجا سب کو پکڑ کر ہاتھ پیچھے گردن کے باندھ کر نزدیک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لائے یہ آیت نازل ہوئی اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیۡنَ یُحَارِبُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ وَیَسۡعَوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ فَسَادًا اسواسطے نہیں کہ
بدلہ ان لوگوں کا کہ لڑائی کرتے ہیں اللہ سے اور اُسکے پیغمبر سے اور دوڑتے ہیں بیچ زمین کے واسطے فساد کرنے کے یعنی واسطے قتل اور راہزنی کے اَنۡ یُّقَتَّلُوۡۤا اَوۡ یُصَلَّبُوۡۤا
اَوۡ تُقَطَّعَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَاَرۡجُلُہُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ اَوۡ یُنۡفَوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ ؕ یہ کہ قتل کیے جاویں اگر مارا ہی اور مال لیگئے ہیں یا سولی چڑھائے جاویں یا کاٹے
جاویں ہاتھ اُنکے اور پاؤں انکے خلاف سے یعنی داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں اگر مال لیگئے ہیں اور مارا نہیں کسی کو یا شہر بدر کیے جاویں زمین سے اگر مارا
نہیں اور مال بھی نہیں لیگئے امام اعظمؒ کے نزدیک شہر بدر کرنے کے بدلے قید کرنا ہے تا کہ کسی اور شہر کو ضرر نہ پہونچے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
نے فرمایا کہ ہاتھ اور پاؤں اُنکے کاٹیں اور سلائیاں آنکھوں میں کریں اور سولی چڑھاویں ذٰلِکَ لَہُمۡ خِزۡیٌ فِی الدُّنۡیَا وَلَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ
یہ حدیں کہ فرمائیں واسطے اُنکے رسوائی اور خواری ہے دنیا میں اور واسطے اُنکے آخرت میں عذاب ہے بڑا فائدہ اول فرمایا کہ خون کرنا گناہ ہے مگر بدلے میں
یا فساد کی سزا میں اب اُسکا بیان کیا کہ جو کوئی لڑائی کرے اللہ اور رسول سے یعنی حاکم سے مخالف ہو کر ملک کو غارت کرے وہ ہاتھ لگے تو سولی پر چڑھا کر مارے
یا قتل کرے یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹے یا قید میں ڈال رکھے جیسی خطا ویسی سزا اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَیۡہِمۡ ۚ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ
غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ٥ مگر جن لوگوں نے کہ توبہ کی آگے اس سے کہ قادر ہو تم اوپر اُن کے پس جانو تم کہ تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے فائدہ اگر ایک ربع ۵ ع ۹
شخص سر راہ لوٹتا تھا اب اُسنے موقوف کیا اور اسباب اُس کام کا دور کیا تو اُسپر حد نہیں آتی یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابۡتَغُوۡۤا اِلَیۡہِ الۡوَسِیۡلَۃَ
اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے اور ڈھونڈو تم طرف اسکے وسیلے کو یعنی امر اور نہی اُسکی بجا لاؤ یا عمل کو دکھلانے اور سنوانے سے پاک کرو
یا حقیقت محمدی کو معلوم کرو وَجَاہِدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِہٖ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ٥ اور جہاد کرو تم بیچ راہ اللہ کی کے دشمنوں ظاہر اور باطنی کے سے شاید کہ تم عذاب
سے چھوٹو فائدہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت میں جو نیکی کرو وہ قبول ہے اور بغیر اُسکی عقل سے کرو سو قبول نہیں اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَوۡ
اَنَّ لَہُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا وَّمِثۡلَہٗ مَعَہٗ لِیَفۡتَدُوۡا بِہٖ مِنۡ عَذَابِ یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ مَا تُقُبِّلَ مِنۡہُمۡ ۚ وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ٥ تحقیق جن لوگوں نے
کفر کیا اگر تحقیق واسطے اُنکے ہوئے جو چیز کہ ہے بیچ زمین کے تمام مال و متاع اُسکی اور مانند اُسکو ساتھ اُسکے ہو تو قصد اور جنس چاہا کہ بدلہ دیویں ساتھ اُس کے

عذاب دن قیامت کے سو قبول نہ کیا جاوے گا اُنسے اور واسطے اُنکے عذاب ہو دکھ دینے والا یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنْهَا
وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۔ چاہیں گے کافر یہ کہ باہر نکلیں آگ دوزخ کی سے اور حالانکہ نہیں ہیں ہمیشہ وہ باہر نکلنے والے آگ سے اور واسطے اُنکے ہو عذاب ہے
ہونیوالا کہ ہرگز تمام نہوگا وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا اور چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنیوالی عورت پس کاٹ ڈالو ہاتھوں اُنکے کو
فائدہ علما کو اختلاف ہو کہ کتنے مال پر ہاتھ کاٹنا ہو امام شافعیؒ کے نزدیک چوتھائی دینار کی اور امام اعظمؒ کے نزدیک دس درم اور امام مالک کے نزدیک
تین درم محافظت کو توڑ کر لے جاوے جیسے صندوق یا گھر جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۔ جزا دیتا ہو اُن کو الٹا جزا دینا ساتھ
اُس چیز کے کہ کسب کیا ہو دونوں نے عذاب کرنا ہو اللہ کی طرف سے اور اللہ غالب با حکمت ہو فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ
عَلَیْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ پس جو کوئی کہ توبہ کرے پیچھے ظلم کرنے اپنے کے اور اصلاح کرے یعنی دشمن کو راضی کرے پس تحقیق اللہ توبہ قبول
کرتا ہو اوپر اسکے تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہو اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَاۗءُ وَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَاۗءُ ۭ
وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ آیا نہ جانا تو نے اے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالی واسطے اسی کے ہو بادشاہی آسمانوں کی اور زمین
کی عذاب کرتا ہو جسکو چاہتا ہو اور بخشتا ہو خاص جس کسی کو کہ چاہتا ہو اور اللہ اوپر سب چیز کے قادر ہو یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ
فِی الْكُفْرِ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ اے پیغمبر مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم غمگین نہ کرے تجھکو عمل اُن لوگوں کا کہ دوڑتے
ہیں بیچ کفر کے اُن لوگوں سے کہ کہا ایمان لائے ہم ساتھ منھوں اپنے کے اور نہیں ایمان لائے دل اُنکے وَمِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ
سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ ۙ لَمْ یَاْتُوْكَ ۭ اور بعضے اُن لوگوں سے کہ یہودی ہو گئے سنوانے والے ہیں بات تیری کو واسطے جھوٹ جوڑنے کے اوپر تیرے
یہود مدینے کے آنحضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس میں سے باہر آکر جھوٹ کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ کہا ہو سنوانے والے ہیں واسطے
گروہ دوسرے کے کہ نہیں آئے وہ تیری مجلس میں مراد یہود خیبر کے ہیں اور یہود مدینے کے جاسوس اُنکے تھے دمدم خبریں بھیجتے تھے خیبر کو شان نزول سبب اُس
آیت کا یہ ہو کہ ایک مرد اور عورت نے اشرافوں خیبر کے سے زنا کیا تھا اور حالانکہ دونو نکاح کرنیوالے تھے اور حد اُنکی توریت میں سنگسار کرنا ہو مدینے میں آئے اور
حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا کہ تمہارے نزدیک کیا حد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ سنگسار کرنا ہے اُنھوں نے
نکار کیا کہ توریت میں یوں نہیں ہو بلکہ چالیس کوڑے مارنا اور منہ کالا کر کے گدھے پر پھرانا ہو جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خبر
دی کہ جھوٹ کہتے ہیں اور ابن صوریا کہ عالم توریت کا ہو جانتا ہو کہ توریت میں سنگسار کرنا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ابن صوریا کو بلایا اور قسم دی
کہ توریت میں حد زانی نکاح کرنیوالے کی سنگسار ہو یا نہیں ابن صوریا نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں اگر جھوٹ کہوں میں تو توریت مجھکو جلا دیوے توریت میں
سنگسار کرنا ہو لیکن ہمارے عالموں نے واسطے لحاظ شرافت کے چھپایا ہو پس آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں کو مسجد کے دروازے
کے پاس سنگسار کریں یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ یَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِیْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ
پھیرتے ہیں کلموں توریت کے بعد مقرر کرنے اُنکے یعنی آیت سنگسار کرنیکی کہتے ہیں جبر کے اگر دیے جاؤ تم اس حکم کو کہ کوڑے مارنا اور گدھے
پر پھیرنا ہے پس لو تم اس حکم کو اور قبول کرو تم اگر نہ دیے جاؤ تم اس حکم کو اور سنگساری کرنا فرمائے جاؤ تم پس ڈرو تم قبول کرنے اُسکے سے
وَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ۭ اور جس کسی کو کہ چاہتا ہو اللہ گمراہی اور رسوائی اور ہلاکی اسکی پس ہرگز مالک نہ ہوگا تو
اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم واسطے دور کرنے عذاب اُسکے کے سے کسی چیز کو اُولٰۗىِٕكَ الَّذِیْنَ لَمْ یُرِدِ اللّٰهُ اَنْ یُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا
خِزْیٌ ښ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۔ وہ گروہ وہ لوگ ہیں کہ نہیں چاہا اللہ تعالی نے روز ازل میں یہ کہ پاک کرے پلیدی کفر کی سے دل اُنکے
واسطے اُنکے دنیا میں رسوائی ہو کہ جزیہ دیویں اور مسلمانوں سے ڈریں اور واسطے اُنکے آخرت میں عذاب ہے کہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے فائدہ یہود
میں کئی قصے ہوئے کہ اپنے قضایا حضرت کے پاس لاتے فیصلے کو وہ سردار یہود آپ نہ آتے بیچ والوں کے ہاتھ بھیجتے اور کہہ دیتے کہ ہمارے معمول کے
موافق حکم کریں تو قبول رکھو نہیں تو نہ رکھو غرض یہ تھی کہ حکم توریت کے خلاف معمول باندھے تھے کہ ایک نبی اگر اس کے موافق حکم کر دے تو ہمکو اللہ کے
یہاں سند ہو جاوے اور جانتے تھے کہ انکو توریت کی خبر نہیں جو ہمارا معمول سنیں گے سو حکم کرینگے اللہ تعالے نے حضرت کو خبردار کیا موافق توریت ہی کے

ع ۶ سماعون من الثقلین ۱۲

حکم فرمایا اور توریت میں سے ثابت کرکے اُنکو قائل کیا اور ایک قصہ رجم کا تھا کہ وہ منکر ہوگئے تھے پھر توریت سے قائل کیا اور ایک قصاص کا تھا کہ وہ اشراف
اور کم ذات کا فرق کرتے تھے۔ اور توریت میں فرق نہیں رکھا سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ سنوانے والے ہیں واسطے جھوٹ باندھنے کے کھانے والے
ہیں حرام کے یعنی رشوت کے حکم کرنے میں فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ یَّضُرُّوْكَ شَیْـًٔا ؕ پس اگر آویں تیرے
پاس قضیہ چکوانے کو پس قضیہ چکا تو درمیان اُنکے یا روگردانی کر تو اُن سے اور قضیہ اُنکا نہ چکا اور اگر روگردانی کرے تو اُن سے پس ہرگز زیان نہ کریں گے
تجھکو کسی چیز سے وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝ اور اگر حکم کرے تو پس حکم کر تو درمیان اُن کے ساتھ عدل کے
تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے عدل کرنیوالوں کو حکم میں فائدہ حضرتؐ کے دل میں تردد تھا کہ اُنکے مقدمے میں نہ بولوں تو ناخوش ہوں اور اگر اپنے دین پر
فیصل کروں تو ناقبول رکھیں اور اگر اُنکا معمول جاری رکھوں تو عند اللہ غلط ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اختیار ہے یا تغافل کرو تو اُنکی ناخوشی کا خطرہ نہیں یا
حکم کرو تو اپنے دین کے موافق کرو پھر حضرت نے وہی حکم فرمایا اُنکو قائل کرکر وَكَیْفَ یُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِیْهَا حُكْمُ اللّٰهِ اور کیونکر حکم کرینگے
تجھکو اور حالانکہ نزدیک اُنکے توریت ہے اُسمیں حکم اللہ کا ہے سنگسار کرنے کا ثُمَّ یَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ۝ع　۶ ع ۲
پس روگردانی کرتے ہیں پیچھے حکم کرنے تیرے کے سے اور نہیں ہیں یہ گروہ ایمان لانیوالے اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِیْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ یَحْكُمُ بِهَا النَّبِیُّوْنَ
الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِیْنَ هَادُوْا تحقیق ہمنے نیچے اُتارا ہے آسمان سے توریت کو کہ اُسمیں راہ دکھانا ہے اور روشنی ہے حکم کرتے تھے ساتھ توریت کے
پیغمبر بنی اسرائیل کے کہ فرمانبردار ہوگئے تھے حکم خدا کیواسطے اُن لوگوں کے کہ یہودی ہوگئے تھے وَالرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ
كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَیْهِ شُهَدَآءَ ۚ اور حکم کرتے تھے علماے ربانی اور زاہد اُنکے ساتھ اُس چیز کے کہ طلب نگہبانی کی تھی کتاب اللہ کی سے
کہ تغیر اور تبدیل نکریں اور تھے اوپر توریت کے شاہدی دینیوالے فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ پس نہ ڈرو تم آدمیوں
سے جاری کرنے احکام حق میں اور ڈرو تم مجھسے سُستی کرنے میں اور نہ خریدو تم ساتھ آیتوں کے مول تھوڑے کو کہ مال دنیا ہی کا ہے یعنی حکم پر رشوت نہ لو
وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ اور جو کوئی کہ حکم نہیں کرتے ہیں ساتھ اُس چیز کے کہ نیچے اُتاری ہے اللہ نے پس وہ گروہ وہی
اصل کافر ہیں وَكَتَبْنَا عَلَیْهِمْ فِیْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ اور فرض کیا اور لکھا
ہمنے اوپر بنی اسرائیل کے توریت میں کہ تحقیق مارنا ایک آدمی کا بدلے ایک آدمی کے اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے
اور دانت بدلے دانت کے وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ اور زخموں کا بدلہ برابر پس جو کوئی کہ تصدق کرے ساتھ بدلے کے اور
معاف کرے پس معاف کرنا دور کرنیوالا ہے واسطے گناہوں اُسکے کے کہ خدا بخشنے والے کے گناہ معاف کرتا ہے وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىِٕكَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اور جو کوئی نہیں حکم کرتا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ نیچے اُتاری ہے اللہ نے پس وہ گروہ وہی اصل ظالم ہیں وَقَفَّیْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ
بِعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ اور لائے ہم اوپر پیچھے پیغمبروں کے عیسیٰ بیٹے مریم کو درحالیکہ سچ کرنے والا
تھا اُس چیز کو کہ آگے اُس سے تھی توریت سے وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ فِیْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً
لِّلْمُتَّقِیْنَ ؕ اور دی ہمنے عیسیٰ کو کتاب انجیل اُسمیں راہ دکھانا تھا اور روشنی تھی اور انجیل موافق تھی واسطے اُس چیز کے کہ آگے اُسکے تھی توریت سے
اور راہ دکھانیوالی تھی اور نصیحت تھی واسطے پرہیزگاروں کے وَلْیَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِیْلِ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىِٕكَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اور چاہیئے کہ حکم کریں علما انجیل کے ساتھ اُس چیز کے کہ اُسمیں ہے اور جو کوئی کہ حکم نہیں کرتا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ نیچے اُتاری ہے
اللہ نے پس وہ گروہ وہی دین سے باہر نکلنے والے ہیں وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَیْمِنًا عَلَیْهِ اور نیچے
اُتارا ہمنے طرف تیری اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو ساتھ سچ کے موافق ہونیوالا واسطے اُس چیز کے کہ آگے اُس سے ہے جنس کتاب کی سے
اور نگہبان ہے قرآن شریف اوپر اگلی کتابوں کے فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ پس حکم کر
تو درمیان یہود اور نصاریٰ کے سنگسار کرنیسے اور قصاص لینے سے ساتھ اُس چیز کے کہ نیچے اُتاری اللہ نے اور نا بعداری نکر تو خواہشوں اُنکی
کی اس چیز سے کہ آئی تیرے پاس سچ سے لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً واسطے ہر گروہ کے تم میں سے

مقرر کی ہمنے شریعت اور راہ روشن اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا تم سب کو ایک گروہ اور یکرنگی وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ط اور لیکن تاکہ آزماوے تم کو اللہ بیچ اُس چیز کے کہ دی ہے تمکو شریعتوں سے پس شتابی کرو تم نیکیوں کو اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۙ طرف اللہ ہی کے ہے جانا رجوع تمھاری سب کی پس خبر دیگا تمکو وقت جزا کے ساتھ اُس چیز کے کہ تم اُسمیں اختلاف کرتے تھے دین اور شریعت سے وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ط اور یہ کہ حکم کرو درمیان اُنکے ساتھ اُس چیز کے کہ بھیجے اُتاری ہے اللہ نے اور نہ تابعداری کرو خواہشوں اُنکی کی اور ڈر اُن سے اس بات سے کہ فتنے میں ڈالیں تجھ کو بعضے اُس چیز سے کہ نازل کی ہے اللہ نے طرف تیرے اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعضے علما یہود کے نے آپسمیں تدبیر کی اور مکر کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاویں اور اُسکو بے راہ کریں اور فریب دیویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد تو جانتا ہے کہ ہم اشراف اور دانا قوم کے ہیں جو ہم تیری متابعت کرینگے تمام چھوٹے اور بڑے یہودیوں کے متابعت تیری کرینگے درمیان ہمارے اور قوم ہماری کے مال اور خون میں جھگڑے ہیں اگر موافق مرضی ہماری کے حکم کرے تو پیغمبری تیری کو مانیں گے ہم حق تعالیٰ نے اس آیت میں پیغمبر کو منع کیا کہ اُن کی مرضی کے موافق حکم نہ کر تو فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ط پس اگر روگردانی کریں حکم تیرے سے پس جان لے تو کہ تحقیق چاہتا ہے اللہ یہ کہ پہونچا دے اُنکو عذاب ساتھ بعضے گناہوں اُنکے کے دنیا میں اور باقی آخرت میں ہوگا وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۞ اور تحقیق بہت آدمیوں میں سے البتہ باہر نکلنے والے ہیں دین سے اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ط وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۞ آیا پس حکم جاہلیت کے کہ ڈھونڈھتے ہیں اور حکم توریت کے سے راضی نہیں ہوتے اور کون ہے نیک زیادہ اللہ سے از روئے حکم کیواسطے گروہ یقین کرنے والوں کے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ م اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم نہ پکڑو تم یہود اور نصاریٰ کو دوست اپنے **فائدہ** روایت میں آیا ہے کہ عبادہؓ بن صامت کو کہ صحابی ہے ساتھ عبداللہ بن ابی کے کہ منافق ہے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں جھگڑا پڑا عبادہؓ نے کہا کہ مجھکو یہودیوں سے دوستی تھی کہ سختی اور حادثوں میں مدد اُن سے لیتا تھا میں آج کے دن سے ساتھ دوستی خدا اور رسول کے اُنسے بیزاری کی میں نے کہ خدا اور رسول صلعم مجھکو کفایت ہیں عبداللہ نے کہا کہ میں حادثوں زمانے کے سے ڈرتا ہوں دوستی یہودیوں کی سے مجھکو چارہ نہیں ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ دوستی یہود اور نصاریٰ کی نہ کرو تم بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ط وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۞ بعضے اُنکے دوست ہیں بعضوں کیواسطے موافقت اُنکی کے مخالف تمھاری میں اور جو کوئی کہ دوستی کریگا اُن کی تم میں سے پس تحقیق وہ اُن سے ہے مسلمانوں سے نہیں ہے تحقیق اللہ سیدھی راہ نہیں دکھاتا ہے گروہ ظلم کرنیوالوں کو کہ دوستی دشمنوں اُسکے سے کرتے ہیں فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ط پس دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کو کہ دلوں اُنکے میں بیماری نفاق کی ہے یعنے عبداللہ بن سلول اور یاروں اُسکے کو کہ دوڑتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں دوستی یہودیوں کی میں کہتے ہیں کہ ڈرتے ہیں ہم اس سے کہ پہونچ جاوے ہم کو گردش زمانے کی اور اسلام عاجز ہو جاوے اور کافر غالب ہو جاویں خدا نے اندیشے اُن کے کو باطل کیا اور فرمایا کہ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ پس قریب ہے اللہ تعالیٰ کہ لاوے فتح پیغمبر کی اور یا لاوے اللہ تعالیٰ کوئی حکم نزدیک اپنے سے کہ قتل یہودیوں کا حکم کرے فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ط پس ہو جاویں منافق اوپر اُس چیز کے کہ چھپایا تھا بیچ ذاتوں اپنی کے دوستی یہودیوں کی سے اور شک حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری سے پچتانے والے **فائدہ** یعنی منافق کافروں سے دوستی لگائے جاتے ہیں کہ ہمپر گردش نہ آجاوے یعنی مسلمان مغلوب ہو جاویں تو اُن کی دوستی ہمارے کام آوے سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب قریب ہے کہ کافر ہلاک ہوں یعنی مسلمانوں کو اُنپر فتح ہو یا کچھ اور حکم آوے یعنی کافر پاک کر ویران ہوں آخر یہود کو حکم فرمایا جلا وطن کرنیکا وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لا اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ط اور کہیں مسلمان آپس میں کہ آیا یہ گروہ وہ کوئی ہیں کہ قسمیں کھاتے تھے ساتھ اللہ کے کوشش قسموں اپنی کے تحقیق وہ البتہ ساتھ تمھارے ہیں آج پردہ اُن کا پھٹ گیا اور معلوم ہوا کہ جھوٹے تھے حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۞ ناچیز اور باطل ہو گئے عمل اُن کے پس ہو گئے زیان کرنیوالے کہ دنیا میں رسوا ہوئے اور آخرت کا ثواب گیا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ لا اے

[illegible] نصف ان = ع ۷

وقف لازم

وقف منزل

اَرْبَاع

الثلثہ

وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم جو کوئی کافر ہو جاویگا تم میں سے دین اپنے سے اور مرتد ہو جاویگا پس قریب ہے کہ لاویگا اللہ ایک گروہ کو کہ دوست رکھیگا اُنکو اور وہ
دوست رکھیں گے اُسکو بعد وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام عرب کافر اور مرتد ہو گئے مگر مکے اور مدینے والے تو حق تعالیٰ نے خبر دی کہ جو
کوئی کافر ہو جاویگا دین حق کا بے مددگار نہ رہیگا أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ ۔ تواضع کرنیوالے اور مہربان اوپر مسلمانوں کے سخت دل اور
بے مہر اوپر کافروں کے مراد حضرت ابوبکر صدیق ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ يُجَاهِدُونَ اور یار اُن کے مہاجرین اور انصار سے کہ جہاد کیا تھا اوپر مرتدوں کے
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۔ کہ جہاد کریں گے اور کافروں سے لڑیں گے اللہ کی راہ میں اور نہ ڈریں گے ملامت کسی ملامت کرنے
والے کی سے ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ط وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۔ صفتیں کہ مذکور ہوئیں فضل خدا کا ہو دیتا ہے اس فضل کو جس کسی کو کہ چاہتا
ہے اور اللہ کشادہ کرنیوالا دانا ہے إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ۔
نہیں ہو دوست تمھارا مگر اللہ تعالیٰ اور پیغمبر اُسکا اور جو کوئی کہ ایمان لائے ہیں وہ ایمان لانیوالے کہ قائم کرتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو جس حال میں
کہ رکوع کرنیوالے ہیں اور یہ آیت حضرت مرتضیٰ علیؑ کی شان میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بار حجرۂ مبارک سے مسجد میں آئے بعضوں
کو دیکھا کہ رکوع میں ہیں اور بعضوں کو سجدے میں دیکھا اور بعضوں کو کھڑے دیکھا آنحضرت نے ایک سائل کو دیکھا اور فرمایا کہ کسی نے کچھ دیا
تجھکو سائل نے انگوٹھی سونے کی یا روپے کی آنحضرت کو دکھائی اور اشارہ کیا حضرت مرتضیٰ علی کیطرف کہ اس رکوع کرنیوالے نے رکوع میں دی
ہے وَمَن يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ ۔ع اور جو کوئی کہ دوست رکھتا ہے اللہ کو اور پیغمبر اُسکے کو اور ایمان ع ۱۲
لانے والوں کو کہ مہاجرین اور انصار ہیں پس تحقیق لشکر اللہ کا وہی غالب ہونیوالے ہیں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا
وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ ج اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم نہ پکڑو تم اُن لوگوں کو کہ پکڑا ہے دین تمھارے کو ٹھٹھا اور
کھیل اُن لوگوں سے کہ دیے گئے ہیں کتاب کو آگے تم سے اور کافروں کو دوست اپنا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۔ اور ڈرو تم اللہ سے اگر ہو تم ایمان لانے
والے اور خدا کے دشمنوں سے دوستی نہ کرو وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ط اور جسوقت پکارتے ہو تم آدمیوں کو طرف
نماز کے یعنی اذان کہتے ہو پکڑتے ہیں کافر اسکو ٹھٹھا اور کھیل فائدہ مدینے میں ایک نصاری تھا کہ جب اذان ہوتی کہتا کہ جل جاوے جھوٹ کہنے والا ایک
دن غلام اُسکا آگ گھر میں لایا نصاری ساتھ اہل و عیال اپنے کے سوتا تھا آگ لگی تمام جماعت جو گھر میں تھی جل گئی ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ۔ یہ
ٹھٹھا کرنا اُنکا بسبب اسی کے ہے کہ تحقیق وہ گروہ بے عقل ہیں قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنقِمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ مِن
قَبْلُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ اے یہود اور نصاری نہیں بدلہ لیتے ہو تم ہمسے مگر اسواسطے کہ ایمان لائے ہیں ہم ساتھ اللہ کے اور جو چیز کہ نازل
کی گئی ہے آگے ہم سے توریت اور انجیل اور اگلی کتابیں ہیں وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ ۔ اور تحقیق بہت تمھارے مددگار ہیں دین سے باہر نکلنے والے
قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِندَ اللَّهِ ط مَن لَّعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ آیا خبر دوں
میں تمکو ساتھ بدتر کے اس سے از روئے جزا کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے وہ کوئی کہ ہے کہ لعنت کی ہے اللہ نے اُسکو اور غضب کیا ہے اوپر اُس کے
وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ ط أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ ۔ اور کر دیا اللہ نے بعضوں کو اُن میں
سے لنگور اور سور اور بندگی کی جنھوں نے گائے کے بچے کی یا بندگی کی بتوں کی یا شیطان کی بندگی وہ گروہ بدتر ہیں از روئے مکان کے کہ دوزخ ہے
اور گمراہ زیادہ ہیں سیدھی راہ سے وَإِذَا جَاءُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَقَد دَّخَلُوا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ ط اور جسوقت آتے ہیں منافق یہودیوں کے
تمھارے پاس کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور حالانکہ اندر آتے ہیں ساتھ کفر کے اور وہ تحقیق باہر نکلتے ہیں ساتھ کفر کے وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ۔
اور اللہ جلشانہ دانا تر ہے ساتھ اُس چیز کے کہ چھپاتے ہیں کفر اور نفاق اور دشمنی مسلمانوں کی سے وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ط لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۔ اور دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہتوں کو اُن میں سے کہ جلدی کرتے ہیں گناہ میں اور
ظلم میں اور کھانے اُنکے حرام میں کہ رشوت ہے یا سود البتہ بُری چیز ہے کہ عمل کرتے ہیں لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَن قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ
وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ط لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۔ کیوں نہ منع کیا اُن کو علمائے ربانیوں نے اور زاہدوں نے کہنے اُنکے گناہ کے لفظ سے اور کھانے

اُنکے حرام سو البتہ بُری چیز ہو کہ کرتے ہیں وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ یَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ط اور کہا یہودیوں نے کہ ہاتھ اللہ جلشانہ کا بند کیا گیا ہے مراد بخیلی ہے
فائدہ روایت میں ہے آگے ہجرت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سو یہودیوں مدینے کے کو مال اور کشادگی رزق کی بہت تھی جب
آنحضرت مدینے میں آئے یہودیوں نے انکار اور دشمنی شروع کی حق تعالیٰ نے برکت مال کی اور رزق کی اُنسے دور کی محتاج اور تنگ رزق ہو کر یہ
بات بیہودہ کہی کہ ہمکو روزی نہیں دیتا ہو ہاتھ اُسکا بند ہو اور مفلس ہو اور حق تعالیٰ نے فرمایا غُلَّتْ اَیْدِیْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بَلْ یَدٰهُ وقف لاز
مَبْسُوْطَتٰنِ یُنْفِقُ کَیْفَ یَشَآءُ ط بند کئے گئے ہاتھ ان ہی کے اور لعنت کیگئی اور رحمت آلٰہی سو دور ہوئے ساتھ اسچیز کے کہ کہی اُنہوں نے بلکہ دونوں ہاتھ اللہ
جلشانہ کے کھلے ہیں خرچ کرتا ہو جسطرح چاہتا ہو اور روزی دیتا ہو جسکو چاہتا ہو وَلَیَزِیْدَنَّ کَثِیْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْیَانًا
وَّكُفْرًا ط اور البتہ زیادہ کرتی ہو بہتوں کو یہودیوں میں سے جو چیز کہ نازل کیجاتی ہو طرف تیرے اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پروردگار
تیرے سے کہ قرآن ہے سرکشی اور کفر کو وَاَلْقَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ط اور ڈالا ہمنے درمیان یہودیوں کے دشمنی اور بغض کو
دن قیامت تک كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ہر بار کہ روشن کیا یہودیوں نے آگ دشمنی پیغمبر کی کو واسطے لڑائی کے بجھادیا اس آگ کو اللہ تعہ
نے کہ آپسمیں دشمن ہوگئے وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا ط وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ○ اور دوڑتے ہیں زمین میں واسطے خرابی اور فتنہ انگیزی کے
اور اللہ جلشانہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا ہو فتنہ انگیزوں کو فائدہ یہ یہود میں بولنا رواج تھا کہ اللہ کا ہاتھ بند ہوا یعنی ہمپر روزی تنگ ہوئی یہ کفر کا
لفظ ہو فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ کبھی بند نہیں دونو ہاتھ کھلے ہیں قہر کا اور مہر کا تمپر اب قہر کا ہاتھ کھلا مہر کا اُنپر اور فرمایا کہ اللہ نے انمیں اتفاق نہیں کہا جب آگ
سلگاتے ہیں لڑائی کو یعنی فتنہ انگیزی کرتے ہیں کہ آپسمیں سبکو ملا کر مسلمانوں سے لڑیں وہ اللہ بجھا دیتا ہو آپسمیں پھوٹ جاتے ہیں وَلَوْ اَنَّ
اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ○ اور اگر تحقیق یہودی اور نصارے ایمان لاتے
ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور پرہیزگاری کرتے گناہوں سو البتہ دور کرتے ہم اُنسے گناہ اور البتہ داخل کرتے ہم اُنکو بہشتوں نعمتوں کی میں
وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ اور اگر تحقیق یہودی اور
نصاریٰ قائم رکھتے احکام توریت اور انجیل کے اور جو چیز کہ نازل کیگئی ہے طرف انکے پروردگار انکے سو البتہ روزی کھاتے اوپر سر اپنے کے سو اور
نیچے پاؤں اپنے کے سو یعنی اوپر سے مینہ برستا اور نیچے سے زمین اگاتی روزی کشادہ ہو جاتی مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ط وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا ع
یَعْمَلُوْنَ ع بعضے انمیں سو گروہ ہو میانہ روی کرنیوالے اور راستی کرنیوالے کہ اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان لائے ہیں اور بہت ان میں سے
بری ہے جو چیز کہ کرتے ہیں یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ط اے پیغمبر
پہنچادے تو جو حکم کہ نیچے اتارا گیا ہے طرف تیرے پروردگار تیرے سو جیسے حکم سنگساری کا اور بدلے کا خون کے اور حکم جہاد کا اور سوائے اس کے اور
اگر نہ کیا تو نے تمام پہونچانا پس نہ پہونچایا تو نے احکاموں اللہ کے کو اسواسطے کہ بعضے حکموں کو نہ پہونچانا ضائع کرتا ہے تمام پہونچانے کو وَاللّٰهُ
یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ○ اور اللہ بچاویگا تجکو آدمیوں سو کہ کوئی قتل نہ کرسکیگا تجکو تحقیق اللہ عز وجل نہیں راہ دکھاتا
ہو گروہ کافروں کے کو کہ تیرے اوپر غالب ہو سکیں فائدہ انسؓ سو روایت ہو کہ رات کو آنحضرت کی نگہبانی اصحاب کرتے تھے جب یہ آیت نازل
ہوئی آنحضرت نے سر مبارک بودار چمڑے کے خیمے سو باہر نکالا اور فرمایا کہ اے آدمیو اٹھ جاؤ تم اللہ تعالیٰ نے میری نگہبانی کرلی قُلْ یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ
لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ط کہہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ اے
صاحبو کتاب کے نہیں ہو تم اوپر کسی چیز کے دین اور ایمان سو جبتک کہ قائم کرو تم احکام توریت اور انجیل کے اور جو چیز کہ نازل کیگئی ہو پروردگار تمہارے
کیطرف سو اور وہ ایمان لانا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ آلہ واصحابہ وسلم کے ہو اور قرآن کے وَلَیَزِیْدَنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ
طُغْیَانًا وَّكُفْرًا ج اور البتہ زیادہ کرتی ہو بہتوں کو یہودیوں سو اور نصاریٰ سو جو چیز کہ نازل کیگئی ہو طرف تیری پروردگار سے سرکشی اور کفر کو
فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ○ پس غمگین نہو تو اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوپر سرکشی گروہ کافروں کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰی مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا تحقیق جو کوئی کہ ایمان لائے ہیں زبان سے اور جو کوئی کہ یہودی

ہیں اور ستارہ پرست ہیں اور نصاریٰ ہیں جو کوئی ان سب سے ایمان لایا ساتھ اللہ کے دل سے اور ایمان لایا ساتھ دن قیامت کے اور عمل کیا نیک فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ پس ڈر نہیں ہے اوپر اُنکے عذاب سے اور نہ وہ غمگین ہونگے فوت ہونے ثواب سے لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ط ہر آئینہ تحقیق لیا تھا ہمنے قول محکم بیٹوں یعقوب کے سے کہ توحید کریں اور ایمان اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاویں اور بھیجا ہمنے طرف اُنکے بہت پیغمبروں کو کہ اول اُنکے موسیٰ علیہ السلام تھے اور آخر اُنکے عیسیٰ علیہ السلام تھے كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ o ہر بار کہ آیا اُنکو پیغمبر صلعم ساتھ اُس چیز کے کہ نہ چاہتی تھیں ذاتیں انکی تکلیفوں شریعت کی سے ایک گروہ پیغمبروں کے کو جھٹلایا انہوں نے جیسے حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ اور حضرت محمد علیہم السلام اور ایک گروہ کو قتل کرتے تھے وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ط اور جانا بنی اسرائیل نے کہ نہوگا فتنہ اور بلا ساتھ قتل کرنے پیغمبروں کے پس اندھے ہوگئے دیکھنے حق کے سے اور بہرے ہوگئے سننے حق کے سے بعد موسیٰ علیہ السلام کے پھر توبہ ظاہر کی اللہ نے اوپر انکے عیسیٰ کے بھیجنے سے پس دوسری بار اندھے ہوگئے اور بہرے ہوگئے بہت اُنمیں سے وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ o اور اللہ دیکھنے والا ہی ساتھ اس چیز کے کہ عمل کرتے تھے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ط وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ط اور البتہ تحقیق کفر کیا جن لوگوں نے کہ کہا تحقیق اللہ وہی مسیح بیٹا مریم کا ہی اور کہا عیسیٰ نے کہ اے بنی اسرائیل بندگی کرو تم اللہ کی کہ پروردگار میرا اور تمہارا ہی میں بھی بندہ ہوں اور تم بھی بندے ہو اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ o تحقیق شان یہ ہی کہ جو کوئی شرک کرتا ہی ساتھ اللہ تعالیٰ کے پس تحقیق حرام کیا ہی اللہ نے اوپر اُسکے بہشت کو اور مکان اُسکا دوزخ ہی اور نہیں ہی واسطے ظالموں کے کوئی یاری کرنیوالوں سے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ م البتہ تحقیق کفر کیا جن لوگوں نے کہ کہا تحقیق اللہ تیسرا ہی تینوں کا **مرقوشیہ** ایک فرقہ ہے نصاریٰ سے کہ اعتقاد کرتے ہیں کہ خدائی مشترک ہی درمیان اللہ کے اور عیسیٰ کے اور مریم کے اور اللہ ان تینوں میں سے ایک ہے وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ o اور حالانکہ نہیں ہی کوئی خدا مگر اللہ تعالیٰ ایک اور اگر باز نہ آوینگے جس چیز سے کہ کہتے ہیں البتہ پہونچیگا کافروں کو انمیں سے عذاب دکھ دینے والا **فائدہ** نصاریٰ میں دو قول ہیں بعضے کہتے ہیں اللہ ہی تھا جو صورت مسیح میں آیا اور بعضے کہتے ہیں تین حصے ہوگیا اللہ رہا ایک روح القدس ایک مسیح یہ دونوں صریح کفر ہیں کاملوں کے حق میں یہی کہیے جو آگے فرمایا اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ o آیا پس رجوع نہیں کرتے ہیں یعنی خدا کہنے سے طرف اللہ کے اور استغفار نہیں کرتے ہیں اللہ سے اور حالانکہ اللہ بخشنے والا ہی توبہ کرنے والوں کو اور مہربان ہی اوپر استغفار کرنیوالوں کے مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط نہیں ہی مسیح بیٹا مریم کا خدا مگر پیغمبر ہی تحقیق گذر گئے آگے اس سے بہت پیغمبر وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ط كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ط اور ماں عیسیٰ علیہ السلام کی بہت سچ بولنے والی اور سچ ماننے والی تھی دونوں ماں بیٹے کھاتے تھے کھانے کو اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ o نگاہ کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ کیونکہ بیان کرتے ہیں ہم واسطے انکے نشانیاں یعنی دلیلیں توحید کی پس نظر کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ کہاں پھیرے جاتے ہیں توحید سے **فائدہ** یعنے اس سے زیادہ کیا نشانی کہ جو شخص کھانا کھاوے اُسے سب حاجت بشری لگے اللہ کی ذات پاک اس لائق کب ہی قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ط وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ کہہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نصاریٰ کو کہ آیا بندگی کرتے ہو تم سوائے اللہ کے سے اس چیز کی کہ مالک نہیں ہے واسطے تمہارے نقصان کو اور نہ فائدے کو مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور اللہ وہی سننے والا جاننے والا ہی قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ اے اہل کتاب نہ زیادتی کرو تم بیچ دین اپنے کے سوائے حق کے یہودی عیسیٰ علیہ السلام کی مذمت کرتے تھے اور نصاریٰ نہایت بزرگی کرتے تھے اور نہ پیروی کرو تم خواہشوں ایسی قوم کی کہ تحقیق گمراہ ہوگئے آگے اس سے یعنی باپ دادوں اپنے کی پیروی نکرو وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ اور گمراہ کیا بہتوں کو اور گمراہ ہوگئے سیدھی راہ سے لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ط لعنت کئے گئے جو کہ کافر ہوئے تھے بنی اسرائیل میں سے اوپر زبان داود کے اور ع ۱۰ ۱۱

عیسیٰ بیٹے مریم کے ایلیہ والوں کو داؤد علیہ السلام نے لعنت کی تھی اور مائدہ والونکو عیسیٰؑ نے ذٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۔ یہ لعنت انکو بسبب
نافرمانی کرنے اُنکے کے تھی اور تھی کہ حد سے گزر رہتے تھے كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۔ تھے کہ منع نکرتے تھے بعضے انکے بعضوں کو
بُرے عمل سے کہ کرتے تھے اسکو البتہ بری چیز تھی جو کرتے تھے تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ۔ دیکھیگا تو اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتونکو انمیں سے کہ دوستی کرتے ہیں کافروں سے البتہ بری ہے جو
چیز کہ آگے بھیجی ہے واسطے اپنے ذاتوں انکی نے یہ کہ غصہ ہوا اللہ اوپر انکے اور بیچ عذاب کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا
أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ۔ اور اگر ہوتے یہودی کہ ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اپنے کے کہ موسیٰؑ
ہے اور ایمان لانے ساتھ اس چیز کے کہ نازل کیگئی ہے طرف اُسکے نہ پکڑتے کافروں کو دوست اپنے ولیکن بہت انمیں سے باہر نکلنے والے ہیں دین سے
لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۖ اور البتہ پاویگا تو اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
سخت ترین آدمیوں کا از روے دشمنی کیواسطے مسلمانوں کے یہودیوں کو اور مشرکوں کو وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا
نَصَارَىٰ ۚ البتہ پاویگا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک تر آدمیوں کا از روے دوستی کیواسطے مسلمانوں کے اُن لوگوں کو کہ کہا تحقیق ہم نصاریٰ
ہیں اسواسطے کہ نصاریٰ نرم دل ہیں اور یہودی سخت دل ہیں ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۔ وہ دوستی
نصاریٰ کیساتھ اس سبب کی ہے کہ بعضے انمیں سے عالم اور زاہد بندگی کرنیوالے ہیں اور تحقیق وہ سرکشی نہیں کرتے قبول کرنے حق کے سے فائدہ علما
نے کہا ہے کہ مراد نصاریٰ سے نجاشی بادشاہ حبش کا اور یار اُسکے ہیں کہ قرآن جعفر طیارؓ سے سنا اور نرم دل ہوکر مسلمان ہو گئے۔ اور بعضے علما نے کہا ہے
کہ جعفر طیارؓ جسوقت حبش سے پھرے نجاشی نے ستر علما بادشاہت اپنی کے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے سورۂ یٰسٓ انکے آگے پڑھی بہت روئے اور اسلام قبول کیا اور آپسمیں کہا کہ قرآن مشابہت تمام رکھتا ہے انجیل سے

مِنَ الْحَقِّ

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا

اور جسوقت سنتے ہیں یہ علما نجاشی کے جعفر طیارؓ سے یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس چیز کو کہ نیچے اتاری گئی ہے طرف پیغمبر کے دیکھے تو آنکھوں انکی کو
کہ بہتی ہیں آنسوؤں سے اس چیز سے کہ پہچانا ہے انہوں نے حق سے يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۔ کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے
ایمان لائے ہم پس لکھ تو ہمکو شاہدی دینوالوں کے اوپر قرآن کے اور اوپر پیغمبری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **فائدہ** روایت میں آیا ہے کہ حبشہ
کے لوگوں نے نجاشی کو اور ایمان لانیوالوں کو طعن کیا کہ بغیر دیکھے ایمان لائے تم انہوں نے کہا جواب میں کہ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ
وَنَطْمَعُ أَن يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ۔ اور کیا ہے ہمکو کہ ایمان نہ لاویں ہم ساتھ اللہ تعالیٰ اور ساتھ اس چیز کے کہ آئی ہمکو حق سے
یعنی قرآن اور پیغمبر اور لالچ رکھتے ہیں ہم یہ کہ داخل کرے ہمکو پروردگار ہمارا بہشت میں ساتھ نیکوں کے کہ امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے فَأَثَابَهُمُ
اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ۔ پس تحقیق جزا دی انکو اللہ تعالیٰ نے ساتھ کہنے انکے کے
بہشتیں کہ جاری ہیں نیچے درختوں انکے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے ہیں بہشتوں میں اور یہی ہے بدلہ نیکی کرنیوالوں کا وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ع ۶
اور جو کوئی کہ کافر ہوئے اور جھوٹ جانا آیتوں ہماری کو وہ گروہ صاحب دوزخ کے ہیں **شان نزول** تفسیروں میں آیا ہے کہ ایک دن آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے خبر قیامت کی اور ہول اس دن کا بیان فرمایا دس آدمی اصحابوں سے جیسے ابوبکر صدیقؓ اور مرتضیٰؓ علی اور ابن مسعودؓ وغیرہم عثمان بن
مظعون کے گھر میں جمع ہوئے اور اتفاق کیا کہ باقی عمر ونکو اور رات کو نماز ادا کرینگے اور فرش پر نہ سوئیں گے اور گھی اور گوشت نہ کھاوینگے اور عورتوں
کے پاس نجاوینگے اور ترک دنیا کرکے کملی پہنکر جہان گردی کرینگے اور اوپر ان باتوں کے قسمیں کھائیں یہ خبر آنحضرتؐ کو پہنچی فرمایا کہ میں حکم نہیں کیا گیا ساتھ
اُن چیزوں کے کہ تمنے فکر کیا ہے تحقیق نفس تمہارے کا حق ہے اوپر تمہارے پس روزہ بھی رکھو تم اور افطار بھی کرو تم اور رات کو نماز بھی ادا کرو تم اور خواب بھی
کرو تم کہ میں خواب بھی کرتا ہوں اور نماز ادا کرتا ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور گوشت اور گھی بھی کھاتا ہوں اور عورتوں کے

پاس بھی جاتا ہوں جو کوئی روگردانی کریگا سنت میری سے پس وہ امت میری سے نہیں ہے یہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۰ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم حرام نکرو تم اوپر اپنے پاکیزہ اور لذیذ چیزونکو کہ حلال کی ہیں واسطے تمہارے اور زیادتی نکرو تم حلال کے حرام کرنیمیں تحقیق اللہ دوست نہیں رکھتا ہے زیادتی کرنیوالوں کو وَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا ص وَّاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ ۰ اور کھاؤ تم اس چیز سے کہ روزی دی ہے تمکو اللہ عز وجل نے حلال پاکیزہ اور ڈرو تم اس اللہ تعالےٰ سے کہ تم ساتھ اسکے ایمان لانیوالے ہو بعد نازل ہونے اس آیت کے قسم کھانے والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے پوچھا کہ اب کیا کریں ہم یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ۰ نہیں پکڑتا ہے تمکو اللہ تعالےٰ ساتھ لغو کے بیچ قسموں تمہاری کے ولیکن پکڑتا ہے اللہ تعالیٰ تمکو ساتھ اس چیز کے کہ باندھا تمنے قسموں کو کہ زبان سے کہا اور دلمیں قصد کیا قسم لغو امام شافعیؒ کے نزدیک وہ ہے کہ بغیر قصد دل کے زبان سے کہے کہ واللہ اور امام اعظمؒ کے نزدیک وہ ہے کہ گمان کرکے قسم کھاوے کہ یوں ہے اور اسطرح نہووے ایسی قسموں کا مواخذہ نہیں ہے اور جو قسم قصد دل سے کھاوے بدلہ اسکا آگے فرمایا ہے فَکَفَّارَتُہٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسٰکِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَھْلِیْکُمْ پس بدلہ توڑنے قسم کا کھانا دینا دس غریبوں کا ہے میانہ اس کھانیسے کہ کھلاتے ہو تم گھر کے لوگوں اپنے کو یعنی نہ اعلیٰ ہو اور نہ ادنیٰ ہو اور وہ دو سیر گیہوں اور یا چار سیر جو ہر غریب کو ہیں اَوْ کِسْوَتُھُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ ط یا کپڑا پہنا دینا دس غریبوں کو نزدیک امام اعظمؒ کے ایسا کپڑا ہے کہ اسمیں نماز ادا کر سکے جیسے کرتا اور ازار یا چادر اور ازار اگر عورت کو دیوے اوڑھنی بھی زیادہ کرے یا بدلہ قسم کا آزاد کرنا ایک غلام کا امام شافعیؒ کے نزدیک غلام مسلمان ہووے اور امام اعظمؒ کے نزدیک سلامت بے عیب ہووے مسلمان ہو یا کافر ہو فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ ط پس جو کوئی نہ پاوے ان تین چیزوں سے پس اوپر اسکے روزے رکھنے ہیں تین دن کے پے در پے امام شافعیؒ کے نزدیک پے در پے کی شرط نہیں ہے ذٰلِکَ کَفَّارَۃُ اَیْمَانِکُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ط وَاحْفَظُوْٓا اَیْمَانَکُمْ ط یہ جو مذکور ہوا بدلہ قسموں تمہاری کا ہے جسوقت قسم کھاکر توڑو تم اور نگاہ رکھو تم قسموں اپنی کو توڑنے سے یا ان کو نگاہ رکھو کہ قسم نہ کھاؤ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۰ اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے آیتوں اپنی کو شائد کہ شکر کرو تم اوپر نعمت سکھانے قرآن کے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم سوائے اسکے نہیں ہے کہ شراب اور تمام نشے کی چیزیں اور جوا یعنی گوٹیں اور پانسے اور بت قائم کئے گئے دیواریں اور تیر فال دیکھنے کے یہ تمام چیزیں پلیدی ہیں آرائش اور وسواس شیطان کے سے فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۰ پس پرہیز اور کنارہ کرو تم ان پلیدیوں سے کہ شاید تم چھوٹو ان پلیدیوں سے اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ سوائے اسکے نہیں ہے کہ چاہتا ہے شیطان یہ کہ ڈالے درمیان تمہارے دشمنی و بغض کو بیچ شراب کے اور کھیلنے جوئے کے وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ ج فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ ۰ اور چاہتا ہے شیطان کہ بند کرے تمکو ذکر اللہ جل شانہ تعالےٰ کے سے اور نماز سے پس آیا ہو تم باز آنیوالے **فائدہ** شراب جس چیز کا پانی سڑ جائے کہ نشہ لانے لگے وہ تھوڑا اور بہت حرام ہے اور نجس ہے باقی جو چیز نشہ لاوے اور سڑی نہو وہ نجس نہیں لیکن حرام ہے اور جوا شرط بدنا کسی چیز پر جسمیں جیت اور ہار ہو وہ محض حرام ہے اور ایک طرف کی شرط حرام نہیں باقی جو کھیل کہ انمیں شرط بدنی رواج ہے اگر بغیر شرط کھیلے تو جوا نہوا لیکن یہ کہ شیطان اس بہانیسے روکتا ہے اللہ کی یاد سے اور نماز سے سو منع ہوا وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ج اور فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی چھوڑنے شراب کے میں اور ڈرو تم مخالفت اللہ اور پیغمبر کی سے فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۰ پس اگر روگردانی کی تمنے امر اور نہی خدا کی سے پس جان لو تم کہ تحقیق نہیں ہے اوپر پیغمبر ہمارے کے مگر پہنچا دینا حکم کا ظاہر **فائدہ** روایت میں آیا ہے کہ جسوقت حرام ہونے شراب کے آیت آئی بعضے اصحاب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم بھائی ہمارے کہ شراب پیتے تھے زندہ ہیں اور بعضے مر گئے ہیں حال انکا کیا ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ نہیں ہے اوپر ان لوگوں کے کہ ایمان لائے اور عمل کیے نیکیوں کے گناہ بیچ جس چیز کے کہ کھائے آگے حرام ہونے شراب کے سے جسوقت کہ پرہیز کیا شرک سے اور ایمان لائے اور عمل کیا نیکیوں کا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۰ پس پرہیز کیا حرام سے اور ایمان لائے پھر پرہیز کیا بری چیزوں سے اور نیکی کی اور اللہ دوست رکھتا ہے

نیکی کرنے والوں کو فائدہ روایت ہے کہ سال حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے قصد عمرے کا کیا تھا جانور شکاری غلبہ کر کر درمیان لشکر مسلمانوں کے اور اسباب تلے کے آتے تھے اور مسلمانوں نے احرام عمرے کا باندھا تھا شکار نہ کر سکتے تھے یہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَیَبْلُوَنَّکُمُ اللّٰہُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّیْدِ تَنَالُہٗٓ اَیْدِیْکُمْ وَرِمَاحُکُمْ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم البتہ آزماتا ہے تمکو اللہ عز و جل ساتھ کسی چیز کے شکار سے کہ پہنچے ہیں اس شکار کو ہاتھ تمہارے جیسے چھوٹا شکار اور پہنچے ہیں اسکو نیزے تمہارے مانند بڑے شکار کے یہ آزمانا اسواسطے ہے کہ لِیَعْلَمَ اللّٰہُ مَنْ یَّخَافُہٗ بِالْغَیْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔ تا جانے اللہ عز و جل اس کسیکو کہ ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ سے بغیر دیکھے پس جو کوئی کہ زیادتی کریگا پیچھے اس آزمانیکے پس واسطے اسکے عذاب ہے دکھ دینوالا فائدہ نیزے کا نام لیا اسمیں سب ہتھیار داخل ہوئے پھر یہ جو دو طرح ذکر کیا ہاتھ سے اور ہتھیار سے اسواسطے کہ احرام میں دونوں طرح شکار کو مارنا یکساں ہے دور سے ہتھیار مارا یا ہاتھ سے صحیح و سلامت پکڑ لیا پھر ذبح کیا اور طریق ذبح میں ان دونوں کا فرق ہے دور سے مارا تو جہاں زخم لگ کر مر گیا حلال ہوا اور سلامت پکڑ لیا تو مواشی کیطرح ذبح کرنا چاہیے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اے ایمان لانیوالو نہ قتل کرو شکار کو جس حال میں کہ احرام حج کا یا عمرہ کا باندھنے والے ہو تم امام اعظمؒ کے نزدیک جانور بھاگنے والا ہو خلق سے اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک جانور جنگلی ہو کہ گوشت اسکا حلال ہو اور تمام مذہبوں میں کتا کٹکھنا اور بھیڑیا اور مردار خوار اور کوا سانپ اور بچھو شکار میں داخل نہیں ہیں انکا مارنا محرم کو چاہیے وَمَنْ قَتَلَہٗ مِنْکُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ اور جو کوئی قتل کرے شکار کو تم میں سے حالت احرام کی میں جانکر کہ میں محرم ہوں اور شکار مجھ پر حرام ہے پس اوپر اسکے واجب ہے بدلہ مانند اس چیز سے کہ قتل کیا ہے چار پایوں سے مانند اونٹ اور گائے اور بکری کے یَحْکُمُ بِہٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ ھَدْیًا بٰلِغَ الْکَعْبَۃِ کہ حکم کریں ساتھ اس جانور کے دو مرد عدل کرنیوالے دانا میں سے کہ کونسا جانور مانند اسکے ہوتا ہے درحالیکہ وہ جانور بدلے کا قربانی ہو پہونچنے والے کعبے کے کہ کعبے میں لیجا کر ذبح کریں اور تصدق مسکینوں کو کریں اَوْ کَفَّارَۃٌ طَعَامُ مَسٰکِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِکَ صِیَامًا یا اوپر اسکے واجب ہے بدلہ اس قتل شکار کا کھانا دینا فقیروں کا یا برابر اس کھانیکے روزے رکھنے ہیں لِّیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِہٖ ۭ عَفَا اللّٰہُ عَمَّا سَلَفَ ۭ تا یہ کہ چکھے احرام میں شکار کرنیوالا عذاب کام اپنے کا لازم ہونے بدلے کے سے معاف کیا اللہ نے اس چیز سے کہ گذری جاہلیت میں فائدہ محرم نے جو قتل شکار کا کیا مانند اسکے ایک جانور قربانی کرے امام شافعیؒ کے نزدیک مانند ہونا پیدائش میں اور صورت میں ہے جیسے اگر شتر مرغ شکار کیا ہے اونٹ کی قربانی کرے اور گورخر کے بدلے گائے اور ہرن کے بدلے بکری اور امام اعظمؒ کے نزدیک قیمت شکار کا جانور قربانی کرے وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰہُ مِنْہُ ۭ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۔ اور جو کوئی پھر کریگا ایسا کام پس بدلہ لیگا اس سے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ غالب صاحب بدلے کا ہے فائدہ مسئلہ یوں ہے کہ اگر احرام میں شکار پکڑے تو فرض ہے کہ چھوڑ دے اور اگر مارے تو اسقدر قیمت کا ایک جانور لیکر مواشی میں سے بکری یا گائے یا اونٹ وہ کعبے تک پہونچا کر ذبح کرے اور آپ نہ کھائے یا اس قیمت کا اناج لیکر محتاجوں کو کھلاوے ہر محتاج کو دو سیر گیہوں یا جتنے محتاجوں کو پہونچتا اسقدر روزے رکھے اور قیمت ٹھہراویں دو مسلمان معتبر اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُہٗ مَتَاعًا لَّکُمْ وَلِلسَّیَّارَۃِ ۚ حلال کیا گیا ہے واسطے تمہارے شکار دریا کا اور طعام دریا کا اور مچھلیاں ہیں واسطے فائدہ مندی تمہاری کے اور فائدہ مندی مسافر کے کہ مچھلیاں خشک توشہ کرتا ہے وَحُرِّمَ عَلَیْکُمْ صَیْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا اور حرام کیا گیا ہے اوپر تمہارے شکار جنگل کا جبتک کہ احرام باندھے ہو تم وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْٓ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ۔ اور ڈرو تم اللہ عز و جل سے کہ طرف اسی کے جمع کیے جاؤ گے تم فائدہ احرام میں دریا کا شکار یعنی مچھلی حلال ہے اور دریا کا کھانا یعنی جو مچھلی پانی سے جدا ہو کر مر گئی اُسنے نہیں پکڑی وہ بھی حلال ہے فرمایا کہ یہ تمہارے فائدے کو رخصت دی پھر کوئی نہ سمجھے کہ حج کے طفیل سے حلال ہے فرمایا اور سب مسافروں کے فائدے کو مچھلی اگرچہ تالاب میں ہو وہ بھی شکار دریا ہے یہ حکم شکار کا معلوم ہوا احرام کے اندر اور احرام میں قصد ہے مکے کا اس شہر کے گرد و پیش میں ہمیشہ شکار مارنا حرام ہے بلکہ شکار کو ڈرانا اور بھگانا بھی جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَۃَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ مقرر کیا ہے اور بنایا ہے اللہ نے کعبے کو گھر با حرمت واسطے قائم کرنے کام آدمیوں کے دین میں وَالشَّھْرَ الْحَرَامَ وَالْھَدْیَ وَالْقَلَاۗئِدَ ۭ ذٰلِکَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اور مقرر کیا ہے مہینوں حرام کے کو قوام واسطے آدمیوں کے اور قربانی کو پٹہ گلے میں جانوروں کے تا یہ کہ جانو تم کہ تحقیق اللہ جانتا ہے جو چیز کہ .. بیچ

آسمانوں کے ہو اور جو چیز کہ بیچ زمینونکے ہو اور اللہ ساتھ تمام چیزونکے جاننے والا ہی فائدہ عرب کا ملک بے حاکم تھا ہمیشہ اسمیں جنگ اور فتنہ رہتا مگر
بزرگی کعبہ اُسپر ثابت تھی ماہ حرام میں امن ہوتا اسمیں ہر کوئی سفر کرتا اپنا مطلب حاصل کر لاتا اور قربانی کیساتھ قافلہ گزر جاتا اسطرح گذران چلتی
تھی اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ جان لو تم کہ تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی بے فرمانوں کو اور تحقیق اللہ بخشنے والا
مہربان ہی پرہیزگاروں کا مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝ نہیں ہی اوپر پیغمبر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے مگر پہونچا دینا اور اللہ جانتا ہی جو چیز کہ ظاہر کرتے ہو تم اور جو چیز کہ چھپاتے ہو تم ایمان اور کفر سو قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ
كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ برابر نہیں ہی پلید اور پاک اور اگرچہ تعجب میں لاوے تجکو بہت ہونا پلیدی کا فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ع پس ڈرو تم اللہ سو اے صاحبو عقلوں کے شائد کہ عذاب سو چھوٹو تم فائدہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سو نقل ہی کہ ایک قوم ۳ع۲
جاہلوں کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سو سوال کرتے تھی ٹھٹھا کرنیکو ایک نے پوچھا کہ باپ میرا کون ہے دوسرے نے پوچھا کہ اونٹ میرا
گم ہوا ہی کہاں ہی یہ آیت آگے نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَاۗءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ اے ایمان لانے والو
نہ پوچھو تم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان چیزوں سو کہ اگر ظاہر کی جاویں واسطے تمہارے غمگین کرے تمکو وَاِنْ تَسْـَٔـلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ
تُبْدَ لَكُمْ ۭ اور اگر پوچھوگے تم ان چیزوں سو جسوقت کہ نازل کیا جاتا ہی قرآن ظاہر کی جاوینگی واسطے تمہارے عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
حَلِيْمٌ ۝ معاف کیا اللہ تعالے نے ان چیزوں سو یعنی چھوڑ دیا ان چیزوں کو اور مذکور نہ کیا اور تکلیف ان چیزوں کی بندوں کو نہ دی تھی تم بھی
چھوڑ دو مذکور نہ کرو اور اللہ تعالے بخشنے والا برداشت کرنے والا ہی قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۝
تحقیق پوچھا تھا ان چیزوں سو ایک گروہ نے آگے تمسے مانند ثمود کے کہ اونٹنی طلب کی تھی اور مانند قوم عیسیٰ کے کہ خوانچہ آسمان سے طلب کیا تھا
پس ہو گئے ساتھ اُسکے اور شامت اس کی کے کافر یعنی معجزہ دیکھا اور ایمان نہ لائے وہی سبب عذاب انکے کا ہوا فائدہ یعنے آپ سے:
پوچھو کہ یہ چیز روا ہی یا نہیں یہ کام کریں یا نکریں بلکہ جو فرمایا اُسپر عمل کرو جو نفرمایا اسکو معاف جانو اسمیں دین آسان رہی اور جو ہر بات کا جواب
آوے تو دین تنگ ہو جاوے پھر عمل نکر سکو جیسے اگلے نکر سکے پھر کفر کی رسمیں بتائیں کہ پوچھنے کی حاجت نہیں جو اللہ تعالی نے نفرمایا وہ بے اصل ہے
اور اسیطرح بے فائدہ باتیں پوچھنی کسی نے پوچھا میرا باپ کون تھا یا میری عورت گھر میں کسطرح ہی اگر پیغمبر جوابدیے تو شاید برا جواب آوے اور
پشیمان ہو مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَاۗىِٕبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ مقرر نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے کسی اونٹ کان پھاڑے ہوئے سو حرام
اور نہ کسی اونٹنی چرنے والی آزاد سے اور نہ کسی بکری سے کہ بھائی اپنے سو ملی ہوئی اور نہ اونٹ حمایت کرنے والا پیٹھ اپنی کا فائدہ روایت ہیں آیا
ہی کہ عمرو بن یحیی نے سات قبیلوں عرب کو کہ ایک ان قبیلوں کا قریش تھا دین جاہلیت کیطرف بلایا اور اسماعیلؑ کے دین سو پھیر کر ساتھ بت پرستی
کے خواہش دلائی کہ جسوقت اونٹنی پانچ پیٹ جنتی پانچواں اگر نر ہوتا کان اسکا چیرتے اور سواری اور بوجھ لادنا اور بال کترنا منع کرتے اور کوئی
گھانس کھا جاوے یا پانی پی جاوے منع نکرتے تھی اور اسکو بحیرہ کہتے تھی اور اگر کوئی بیمار ہوتا یا مسافر ہوتا واسطے شفا اسکی کے اور آتے
مسافر کے کہتے کہ یہ اونٹنی آزاد چرنے والی ہے جیسے بحیرہ تھا اور اسکو سائبہ کہتے تھی اور جو بکری کہ سات پیٹ جنتی ساتویں اگر مادہ ہوتی کہتے
کہ یہ ہماری ہی اور اگر نر ہوتا کہتے کہ بتوں ہمارے کا ہی اسکو ذبح کرتے اور اگر نر اور مادہ دونوں ہوتے نر کو ذبح کرتے اور مادہ کو نکرتے اور کہتے یہ مل
گئی طرف بھائی اپنے کے اور اسکو وصیلہ کہتے اور جو اونٹ کہ دس اونٹنیوں کو حمل دار کرتا کہتے کہ حمایت کی اُسنے پیٹھ اپنی کو اور سواری اوپر اسکے نکرتے
اور کسی پانی اور گھانس سو منع نکرتے اسکو حام کہتے تھی اور زمانہ عمرو بن یحیی کے سو تا زمانہ آنحضرت صلعم یہ ساتوں قبائل اوپر اپنی روش کے تھے
اور کہتے تھے کہ ہمکو خداے تعالی نے اس دین کا حکم کیا ہی حق تعالے نے اوپر رد انکے یہ آیت نازل کی وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَي اللّٰهِ
الْكَذِبَ ۭ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ ولیکن جو لوگ کہ کافر تھی جوڑتے تھی اوپر اللہ عز وجل کے جھوٹ کو مانند عمرو بن یحیی کے اور بہت ان کے
نجانتے تھی حلال و حرام کو وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ اور جسوقت
کہا جاتا ہی انکو کہ آؤ تم طرف اس چیز کے کہ نازل کی ہی اللہ تعالیٰ نے حکم حلال اور حرام کے سو اور آؤ تم طرف پیغمبر کے کہتے ہیں کفایت ہے ہمکو جو چیز کہ پایا ہے

ہمنے اوپر اسکے باپ دادون اپنے کو اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝ آیا تابعداری باپ دادا اونکی کرینگے کافر اور اگرچہ تھے باپ
دادا اونکے کہ نہ جانتے تھے کسی چیز کو اور جاہل تھے اور راہ سیدھی نہ پاتے تھے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ
اے ایمان لانیوالو لازم پکڑو تم اصلاح کرنی ذاتوں اپنی کو نقصان نکریگا تمکو جو کوئی کہ گمراہ ہوا جسوقت ہدایت پائی تمنے فائدہ مسلمان کافروں کا غم
کھاتے تھے کہ ایمان کیوں نہیں لاتے ہیں یہ آیت نازل ہوئی کہ تم اپنی ذاتوں کو نگاہ رکھو گمراہی کافرونکی تمکو ضرر نکریگی اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ طرف اللہ ہی کے ہے بازگشت تمہاری سبکی پس خبر دیگا تم کو ساتھ اس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ
بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم بعضے احکاموں سے شاہدی ہے
درمیان تمہارے جسوقت حاضر ہووے تمکو ایک سے موت شاہد ہوویں وقت وصیت کے دو آدمی صاحب عدل کے تم میں سے یعنی ناتے داروں سے فائدہ
روایت میں ہے کہ تمیم داری اور عدی کہ انصاری تھے دونوں نے قصد سوداگری کا طرف شام کے کیا اور ایک غلام عمرو بن عاص کا بدیل نام ساتھ انکے
تھا جسوقت ولایت شام کی میں پہونچے بدیل بیمار ہوا اور جو اسباب کہ نقد اور جنس سے تھا سبکو ایک کاغذ پر لکھا اور درمیان اسباب کے رکھ دیا
بیماری اسکی سخت ہوئی تمیم داری کو اور عدی کو وصیت کی کہ اسباب میرا اقربا میرے کو پہونچاؤ ان دونوں نے پیچھے مرنے اسکے کے اسباب اسکا کھولا اور
ایک باسن چاندی کا کہ اوپر اسکے سونیکے نقش تھے باہر نکال لیا اور باقی اسباب مدینے میں گھر اسکے پہونچایا وارثوں اسکے نے جو کھولا اور کاغذ کو پڑھا دیکھا
کہ باسن چاندی کا نہیں ہے تمیم اور عدی سے پوچھا ان دونوں نے انکار کیا پس قضیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہ وسلم کے پاس آیا یہ آیت نازل ہوئی
اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ یا دو آدمی شاہد ہوں سوا تمہارے سے کہ نہ مطیع اسلام
ہیں اگر تم چلو بیچ زمین کے پس پہونچے تمکو مصیبت موت کی تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا
وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ بند کرو تم ان دونوں شاہدوں کو پیچھے نماز عصر کی کے پس قسم کھاویں دونوں خدا کی اگر شک کرو تم بیچ انکے کہ نہیں خریدتے ہیں
ہم ساتھ اس قسم کے مول تھوڑے کو کہ مال دنیا کا ہے یعنی واسطے طمع مال مردے کے جھوٹی قسم نہیں کھاتے ہم اگرچہ شاہدی دیا گیا ناتے دار ہمارا ہووے
وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝ نہیں چھپاتے ہیں ہم شاہدی اللہ کی کو تحقیق ہم اگر چھپاویں شاہدی کو اسوقت البتہ ہوویں ہم
گنہگاروں سے فائدہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے تمیم اور عدی کو بعد نماز عصر کے منبر کے پاس قسم دلائی ان دونوں نے قسم کھائی کہ
ہمنے بدیل کا مال نہیں لیا اور یہ قسم سچ کھاتے ہیں ہم آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انسے ہاتھ اٹھاویں پیچھے اس باسن کو ان دونوں کے ہاتھ میں پایا وارثوں بدیل
کے نے بہت قضیہ کیا ان دونوں نے کہا کہ ہمنے یہ باسن بدیل سے خریدا ہے پھر قضیہ آنحضرت کے پاس آیا اور آیت نازل ہوئی کہ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ
اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا پس اگر خبر پائی جاوے اوپر اسکے کہ تحقیق وہ دونوں گواہ لائق ہوئے ہیں گناہ کو بسبب خیانت کے پس دو شاہد
دوسرے کھڑے ہوویں مقام ان دونوں کے مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَاۤ ۖ
اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ان لوگوں سے کہ لائق ہے اوپر انکے دو شاہد لائق تر اور بہتر یعنی وارثوں میت کے سے پس قسم کھاویں ساتھ اللہ کے کہ البتہ شاہدی
ہم دونوں کی لائق زیادہ اور سچ ہے شاہدی دو پہلوں کی سے اور ظلم نہیں کیا ہمنے تحقیق ہم اگر ظلم کریں ہوویں ہم اسوقت البتہ ظلم کرنیوالوں سے فائدہ
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ عمرو عاص اور مطلب بن ابی وداعہ کھڑے ہوویں اور قسم کھاویں بعد نماز عصر کے کہ یہ باسن حق بدیل
کا ہے اور ان دونوں نے چوری کی ہے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے وہ باسن بدیل کے وارثوں کو دیا ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ
یہ حکم نزدیک زیادہ ہے ساتھ اسکے کہ لاویں شاہدی کو اوپر صورت اس شاہدی کے کہ وہ سچ ہے اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ اور
نزدیک ہے ساتھ اسکے کہ ڈریں اس سے کہ رد کی جاویں قسمیں اوپر مدعیوں کے بعد قسموں انکی کے کہ کھائیں انھوں نے اور مدعی قسم کھاوے اور
یہ ساتھ ظہور چوری کے اور جھوٹی قسم کے رسوا ہوویں وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ع اور ڈرو تم اللہ
تعالی سے جھوٹی قسموں میں اور سنو حکم خدا کا اور اللہ سیدھی راہ نہیں دکھاتا ہے گروہ بدکاروں کو چور اور جھوٹی شاہدی دینے والے ہیں يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ
الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ یاد کرو اسدن کو کہ جمع کریگا اللہ عزوجل تمام پیغمبروں کو پس کہیگا

اللہ۔ انکو کہ کیا چیز قبول کیے گئے تم یعنی امت نے تمکو کیا قبول کیا کہینگے پیغمبر کہ کچھ علم نہیں ہے ہمکو مقابلہ علم تیرے کے تحقیق تو ہی ہے بہت جاننے والا بات چھپی ہوئی چیزوں کا تو جانتا ہے کہ ہمکو کیا قبول کیا امت نے **فائدہ** یہ اللہ صاحب پوچھیگا کافروں کے سنانے کو کہ مینے تمکو جنکی طرف بھیجا تھا انہوں نے قبول کیا یا نہ کیا اور پیغمبر حوالہ رکھینگے اللہ کے علم پر کہ ہمکو دل کی خبر نہیں ظاہر کی ہے یہ انکو سنایا جو مغرور ہیں پیغمبروں کی شفاعت پر تا معلوم کریں کہ اللہ کے آگے کوئی کسی کے دل پر گواہی نہیں دیتا اور کوئی کسی کی شفاعت نہیں کرتا۔ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْكَ وَعَلٰی وَالِدَتِكَ ۘ وقف لازم یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جسوقت کہا اللہ نے کہ اے عیسی بیٹے مریم کے یاد کر تو نعمت میری کو کہ اوپر تیرے ہے اور اوپر ماں تیری کے ہے اِذْ اَیَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ جسوقت قوت دی مینے تجکو ساتھ جبرئیل کے یا ساتھ انجیل کے باتیں کیں تو نے آدمیوں سے بیچ گود کے کہ وہ معجزہ اور بیچ عمر بال سیاہ و سفید ہونیکے یعنی کلام تیرا لڑکاپن میں اور کہولیت میں برابر ہے اس آیت سے دلیل پکڑتے ہیں علما اوپر نیچے اترنے علیہ السلام کے آگے قیامت سے وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ۚ اور یاد کر اے عیسی علیہ السلام جسوقت سکھایا مینے تجکو خط لکھنا اور سمجھنا چیزوں کا اور معنی اور حقیقتیں توریت اور انجیل کی وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْهَا فَتَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِیْ اور یاد کر اے عیسی علیہ السلام جسوقت کہ بناتا تھا تو کیچڑ سے مانند صورت جانوروں کے یعنی چمگادڑ کی ساتھ حکم میرے کے پس پھونک مارتا تھا تو بیچ اسکے پس ہو جاتا تھا اڑنے والا ساتھ حکم میرے کے یعنی جانور زندہ ہو جاتا تھا وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ اور چنگا کرتا تھا تو اندھے مادرزاد کو اور کوڑھی کو ساتھ حکم میرے کے وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰی بِاِذْنِیْ ۚ اور یاد کر جسوقت باہر نکالتا تھا تو مردوں کو قبروں سے ساتھ حکم میرے کے وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ اور یاد کر جسوقت بند کیا مینے بنی اسرائیل کو تجھسے کہ قصد قتل تیرے کا کرتے تھے جسوقت آیا تو انکے پاس ساتھ معجزوں کے پس کہا کافروں نے انمیں سے کہ نہیں ہے چنگا کرنا اندھے کا اور کوڑھی کا اور زندہ کرنا مردوں کا مگر جادو ظاہر کہ اوپر کسی کے چھپا نہیں ہے وَاِذْ اَوْحَیْتُ اِلَی الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ ۚ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۝ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جسوقت حکم کیا مینے زبان عیسی کی سے طرف حواریوں کے کہ یا عیسی علیہ السلام کے تھے یہ کہ ایمان لاؤ تم ساتھ میرے اور ساتھ پیغمبر میرے کے کہ عیسی ہے کہا حواریوں نے کہ ایمان لائے ہم اور شاہد رہ تو اے عیسی ساتھ اسکے کہ تحقیق ہم مسلمان ہیں اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت کہا یاروں عیسی کے نے کہ اے عیسی بیٹے مریم کے آیا طاقت رکھتا ہے پروردگار تیرا اور دعا تیری قبول کرتا ہے ساتھ اسکے کہ نیچے اتارے اوپر ہمارے خوانچہ کھانیکا آسمان سے قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ قَالُوْا نُرِیْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا کہا عیسی علیہ السلام نے کہ ڈرو تم اللہ تعالی سے اور ایسے سوال نکرو اگر ہو تم ایمان لانیوالے ساتھ قدرت اللہ تعالی کے اور پیغمبری میری کے کہا حواریوں نے ہم قدرت میں شک نہیں کرتے ہیں لیکن چاہتے ہیں ہم کہ کھاویں ہم کھانا اس خوانچے سے اور آرام اور یقین پکڑیں دل ہمارے وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ اور جانیں ہم کہ تحقیق سچ کہا تھا تو نے کہ جو کچھ اللہ تعالی سے مانگو تم دیتا ہے اور ہو دیں ہم اوپر خوانچے کے شاہدی دینے والوں سے **فائدہ** ابن عباس سے نقل ہے کہ حضرت عیسی نے کہا کہ تیس دن روزے رکھو تم اسوقت جو خدا سے چاہو تم مانگو حواریوں نے تیس روزے رکھے اور کہا اے عیسی جسکا کام ہم کرتے تھے کھانا انکو دیتا تھا ہمکو اب ہمنے کام خدا کا کیا ہے واسطے ہماری کھانے کو خدا سے مانگ تو حضرت عیسی نے لباس پشمینے کا پہنا اور دعا کی جیسے حق تعالی نے فرمایا ہے قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ کہا عیسی بیٹے مریم کے نے کہ یا اللہ عز وجل اے پروردگار ہمارے نیچے اتار تو اوپر ہمارے خوانچہ کھانیکا آسمان سے کہ ہووے وہ خوانچہ واسطے ہمارے عید یعنی خوشی واسطے اگلے لوگوں ہمارے کے اور واسطے آخر کے لوگوں کے اور نشانی ہووے کمال قدرت کیطرف تیری سے اور روزی دے تو ہمکو اور تو بہترین روزی دینے والوں کا ہے قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝ کہا اللہ تعالی نے کہ تحقیق میں نیچے اتارنے الربع ۲۵ ع ۵ والا ہوں خوانچہ کا اوپر تمہارے پس جو کوئی کفر کریگا پیچھے اتارنے خوانچے کے تم میں سے پس تحقیق میں عذاب کرونگا اسکو ایسا عذاب کہ نہ عذاب کیا

ہوگا مینے وہ عذاب کسی کو عالم کے لوگوں سے **فائدہ** روایت میں آیا ہے کہ دو بادل اوپر تلے اور بیچ میں خوانچہ اوپر اسکے خوان پوش سرخ آسمان سے نیچے آیا اور وہ حواریوں کے آگے گرا حضرت عیسیٰ علیہ السلام روئے اور کہا کہ یا اللہ مجھکو شکر کرنیوالوں سے کر اور کہا کہ یا اللہ اس خوانچے کو رحمت کر اور عذاب نکر پھر وضو کیا اور نماز پڑھی اور روئے اور کہا بسم اللہ خیر الرازقین خوان پوش اٹھایا اوپر خوانچے کے مچھلی بھنی ہوئی بے خار اور بے پوست تھی اور گھی ٹپکتا تھا سر کیطرف سے سلونی اور دم کیطرف سے سرکہ اور آس پاس خوانچے کے طرح طرح کی سبزی سوائے گندنے کے اور پانچ گردے روٹیوں کے اوپر ایک کے زیتون تھا اور اوپر دوسرے کے شہد اور اوپر تیسرے کے گھی اور اوپر چوتھے کے پنیر اور اوپر پانچویں کے گوشت خشک شمعون نے کہا کہ یا روح اللہ یہ کھانا دنیا کا ہے یا آخرت کا ہے حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ دونوں کا نہیں ہے بلکہ حق تعالیٰ نے قدرت سے پیدا کیا ہے کھاؤ جو کچھ مانگا تھا تمنے اور شکر کرو تا نعمت زیادہ ہووے حواریوں نے کہا کہ یا روح اللہ اگر بیچ اسکے اور نشانی دکھاوے تو یقین زیادہ کریں ہم حضرت عیسیٰؑ نے مچھلی بھنی ہوئی کو کہا کہ زندہ ہو جا اسیوقت زندہ ہو گئی اور ہلنے لگی پھر حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ اوپر حالت پہلی کے ہو جا پھر ویسی ہی بھنی ہوئی ہو گئی حواری ڈر گئے اور اُس خوانچے سے نہ کھایا حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ فقیر اور بیمار کھاویں ایک ہزار تین سو ۱۳۰۰ آدمیوں نے اس خوانچے سے کھایا اور کچھ کم نہ ہوا اور جس فقیر نے کھایا وہ دولتمند ہو گیا اور جس بیمار نے کھایا تندرست ہو گیا پھر خوانچہ اوپر آسمان کے چلا گیا دوسرے دن پھر دن چڑھے پھر نیچے آیا دولتمندوں نے اور فقیروں نے سب نے کھایا چالیس ۴۰ دن کے بعد غائب ہوا پس حق تعالیٰ نے حکم کیا عیسیٰ کو کہ خوانچہ میرا فقیروں کو دے تو اور دولتمندوں کو نہ دے دولتمندوں نے بیقرار ہو کر خوانچے میں شک کیا اور کہا کہ جادو سے ہے یہ تین سو تیس ۳۳۰ آدمی مسخ ہو کر سور بن گئے تین دن کے بعد مر گئے وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اور یاد کر اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جسوقت کہیگا اللہ دن قیامت کے کہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے آیا تو نے کہا تھا آدمیوں کو پکڑو تم مجھکو اور ماں میری کو دو خدا سوائے اللہ تعالیٰ کے قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ کہیگا عیسیٰ علیہ السلام کہ پاکی کرتا ہوں میں تجھکو نہیں لائق ہے مجھکو کہ کہوں میں جو چیز کہ نہیں لائق ہے میری اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ اگر ہا ہے کہ کہا تھا مینے اسکو پس تحقیق جانا ہوگا اسکو تو نے جانتا ہے تو جو چیز کہ بیچ ذات میری کے ہے اور نہیں جانتا میں جو چیز کہ بیچ ذات تیری کے ہے تحقیق تو جاننے والا چھپی ہوئی چیزوں کا ہے مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ نہیں کہا مینے انکو مگر جو چیز کہ حکم کیا تو نے مجھکو ساتھ اسکے یہ کہ بندگی کرو تم اللہ کی کہ پروردگار میرا ہے اور پروردگار تمہارا ہے وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اور تھا میں اوپر قول اور فعل انکے کے شاہد جبتک میں بیچ انکے تھا پس جسوقت کہ قبض کیا تو نے مجھکو اور آسمان پر لیگیا تھا تو ہی نگہبان اوپر انکے اور تو اوپر سب چیز کے حاضر اور موجود ہے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اگر عذاب کرے تو انکو اوپر کفر کے پس تحقیق وہ بندے تیرے ہیں اور اگر بخشے تو انکو جو ایمان لاویں پس تحقیق تو ہی غالب محکم کار ہے قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ کہا اللہ تعالیٰ نے یعنی کہیگا کہ یہ دن ہے فائدہ کریگا سچ بولنے والوں کو سچ بولنا انکا واسطے انکے باغ بہشت کے ہیں کہ جاری ہیں نیچے انکے سے نہریں رہنے والے ہیں بیچ ان باغوں کے ہمیشہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ راضی ہوا اللہ تعالیٰ انسے اور راضی اور خوش ہوئے وہ اللہ تعالیٰ سے یہ خوش ہونا یا بہشت میں آنا مطلب پانا بڑی ہے لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ واسطے اللہ تعالیٰ ہی کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمینوں کی اور جو چیز کہ بیچ چودہ طبق کے ہے اور خدائے تعالیٰ اوپر سب چیز کے قادر ہے ۱۶ ع ۵ ۶

سورۃ الانعام مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مائۃ وخمس وستون آیۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝ تمام تعریفیں ازل سے ابد تک ثابت اور خاص واسطے اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں وہ ذات پاک کہ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمینوں کو اور پیدا کیا اندھیروں اور اجالوں کو یعنی وجود

ان نشانیوں کے جو کوئی کہ کافر ہوے ہیں ساتھ پروردگار اپنے کے برابر کرتے ہیں بتوں کو بندگی میں **فائدہ** اس آیت میں رد مجوسیوں کا ہی کہ کہتے ہیں پیدا کرنیوالا روشنی کا اللہ تعالیٰ ہی اور پیدا کرنیوالا اندھیروں کا شیطان ہی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ دونوں اُسنے پیدا کیے ہیں مراد اندھیرے اور اجالے سے رات اور دن ہی یا جہالت اور علم ہی یا گناہ اور بندگی ہی یا دوزخ اور بہشت ہی انوار میں آیا ہی کہ مراد گمراہی اور ہدایت ہی هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ ثُمَّ قَضَى أَجَلًا وَأَجَلٌ مُسَمًّى عِنْدَهُ ثُمَّ أَنْتُمْ تَمْتَرُونَ ۔ وہ اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہی کہ پیدا کیا تمکو کیچڑ سے پس حکم کیا مدت کو کہ جو تمام ہو موت آوے اور ایک مدت ہی مقرر کی گئی نزدیک اللہ تعالیٰ کے پس تم شک لاتے ہو قیامت کے ہونے میں **فائدہ** پہلی مدت سے مراد عمر زندگی دنیا کی ہی اور دوسری مدت سے قبر سے حشر تک جسکے اوپر اللہ مہربان ہوتا ہی مدت عمر زندگی دنیا کی بڑھا دیتا ہی اور قبر کی مدت کو کم کرتا ہی اور جسکے اوپر غصہ ہوتا ہی مدت عمر دنیا کی کم کرتا ہی اور مدت قبر سے حشر تک زیادہ کرتا ہی وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ ۔ اور وہ اللہ تعالیٰ بیچ آسمانوں کے اور بیچ زمینوں کے ہی جانتا ہی پوشیدگی تمہاری کو اور ظاہر تمہاری کو اور جانتا ہی جو چیز کہ کسب کرتے ہو تم نیکی و بدی سے وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيٰتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۔ اور نہیں آتی ہی کافروں کو کوئی نشانی نشانیوں پروردگار انکے سے جیسے چادر کا پھٹ جانا مگر کہ ہوتے ہیں اس نشانی سے منہ پھیرنیوالے فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ ط فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنْبٰٓؤُا مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۔ پس تحقیق جھٹلایا کافروں نے قرآن کو جسوقت کہ آیا اُنکے پاس پس نزدیک ہے کہ آوین گی انکو خبریں اس چیز کی کہ تھے ساتھ اس چیز کے ٹھٹھا کرنیوالے یعنی عذاب اتریگا اور فتح اسلام کی ہوگی أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ مَكَّنّٰهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَكُمْ آیا نہیں دیکھا کافروں نے کہ کتنے ہلاک کئے ہیں ہمنے آگے اُنسے سو برس کی مدت کے زمانوں سے کہ مکان دیا تھا ہمنے انکو بیچ زمین کے جو مرتبہ کہ نہیں مکان دیا ہمنے تمکو یعنی عمر دراز اور قوت اور مال وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهٰرَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ اور بھیجا تھا ہمنے آسمان سے اوپر انکے روزی کا مینہ اور گردانا تھا ہمنے نہروں کو کہ جاری تھیں نیچے محلوں انکے سے یعنی آرام اور نعمت میں تھے فَأَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۔ پس ہلاک کیا ہمنے انکو بسبب گناہوں انکے کے اور کچھ فائدہ نکیا قوت اور نعمت نے اور پیدا کیا ہمنے پیچھے انکے سے گروہ دوسرے وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۔ اخبار میں آیا ہی کہ نضر بن حارث اور نوفل بن خویلد اور ابن امیہ آنحضرتؐ کے پاس آئے اور کہا کہ ہم اوپر تیرے ایمان نہ لاوینگے جبتک کہ چار فرشتے نامہ لکھا ہوا آسمان سے لاویں اور شاہدی دیویں کہ یہ نامہ خدا کیطرف سے لائے ہیں ہمکو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر برحق ہیں یہ آیت نازل ہوئی یعنی اور اگر نازل کریں ہم اوپر تیرے اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نامہ کو بیچ کاغذ کے پس البتہ چھیڑیں اسکو ساتھ ہاتھوں اپنے کے البتہ کہیں جن لوگوں نے کہ کفر کیا ہی نہیں ہی کہ یہ مگر جادو ظاہر کہ اوپر کسی کے چھپا نہیں ہی وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ط وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ ۔ اور کہا کافروں نے کہ کیوں نہیں نیچے اُتارا جاتا ہی اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ایک فرشتہ گواہ اوپر پیغمبری اسکی کے اور اگر نیچے اتاریں ہم فرشتے کو البتہ حکم کیا جاوے ہلاکی خلق کا پس انتظار نہ دیے جاویں **شان نزول** مشرکوں نے کہا تھا کہ پیغمبر فرشتہ کیوں نہیں آتا ہے حق تعالےٰ نے فرمایا وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبِسُونَ ۔ اور اگر گردانتے ہم پیغمبر کو فرشتہ البتہ گردانتے ہم اسکو صورت آدمی کہ آدمی فرشتے کو نہیں دیکھ سکتے ہیں اور البتہ شبہ ڈالتے ہم اوپر انکے جس چیز کا شبہ کہ اب کرتے ہیں یعنی جیسے اب پیغمبری آدمی کی کے قائل نہیں ہیں اسوقت بھی طعنہ کرتے کہ یہ آدمی ہی مانند تمہاری پھر البتہ پیغمبر کو تسلی دیتا ہی آگے کی آیت میں کہ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ع اور البتہ تحقیق ٹھٹھا کئے گئے تھے بہت پیغمبر آگے تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پس پیچھے اُتری اور گھیر لیا ساتھ ان لوگوں کے کہ ٹھٹھا کیا تھا انمیں سے جزا اُس چیز کی نے کہ ٹھٹھا کرتے تھے قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۔ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر عذاب منکروں سے انکار کرتے ہو تم سیر کرو بیچ زمین کے کہ یمن اور شام ہے نگاہ کرو تم نصیحت پکڑنے سے کہ کیونکر ہوا ہے آخر کار جھٹلانے والے پیغمبروں کے کا قُلْ لِمَنْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ قُلْ لِلّٰهِ كَتَبَ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ط کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور پوچھ کافروں سے کہ واسطے کسکے ہی جو چیز کہ بیچ آسمانوں کے اور زمینوں کے ہی کافر جواب دیں

بارہوین تو کہ واسطے اللہ تعالیٰ ہی کے ہو لازم کیا ہو اللہ تعالیٰ نے اوپر ذات اپنی کے رحمت کو قبول کرنے توبہ کے اور معاف کرنے گناہ کے سے البتہ جمع کریگا تمکو قبروں میں دن قیامت تک کہ نہیں ہو کچھ شک بیچ آنے اسکے کے اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۔ جن لوگوں نے کہ زیانکاری کی ذاتوں اپنی کو کہ عقل اور روح کو ضائع کیا ہو پس وہ ایمان نہ لاوینگے وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ اور واسطے اللہ ہی کے ہو جو چیز کہ آرام پکڑتی ہو بیچ رات کے اور دن کے یعنی رات اور دن زمان اور مکان سب واسطے اسی کے ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہو سبب نزول اس آیت کا یہ تھا کہ کفار قریش نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو کہا کہ ہمکو معلوم ہوا کہ تجکو غریبی اور فقیری اوپر اس کام کے لائی ہو کہ کرتا ہو تو واسطے تیری ہم اشراف قبائل سے آگاہی کر کہ مال جمع کر دیویں کہ اوروں سے زیادہ توانگر ہو جاوے تو بشرطیکہ اس دعویٰ سے باز آوے تو حق تعالیٰ نے فرمایا جو چیز کہ رات اور دن اوپر اسکے شامل ہیں تمام خدا کی ہو اگر چاہے اپنے پیغمبر کو ایسی دولت دیوے کہ غنی تر خلق کا ہو جاوے قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ ؕ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کافروں کو کہ آیا سوائے اللہ کے پکڑوں میں دوست کسی کو کہ پیدا کرنیوالا آسمانوں کا اور زمین کا ہو اور وہی کھلاتا ہو کھانا خلق کو اور روزی دیتا ہے اور نہیں کھلایا جاتا ہو یعنی اسکو کوئی روزی نہیں دیتا وہی سب کو روزی دیتا ہو اور سب اُسکے محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہے قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۔ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ تحقیق میں حکم کیا گیا ہوں یہ کہ ہو جاؤں میں پہلا جو کوئی کہ مسلمان ہوا اور حکم ہو مجکو کہ نہ ہو تو شرک کرنیوالوں سے قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۔ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ تحقیق میں ڈرتا ہوں اگر بے فرمانی کروں میں پروردگار اپنے کی عذاب دن بڑے کے سے کہ قیامت کا دن ہو مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ۔ جو کوئی کہ پھیرا گیا عذاب اس سے دن قیامت کے پس تحقیق مہربانی کی اللہ تعالیٰ نے اسکو اور یہ مہربانی اور بخشش خدا کی مطلب یابی ظاہر ہو وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ اور اگر پہونچاوے اللہ تجکو بیماری اور فقر پس نہیں ہو کوئی دور کرنیوالا اس بیماری اور فقر کا کہ اللہ اور اگر پہونچاوے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم اللہ تندرستی اور نعمت پس اللہ اوپر سب چیز کے قادر ہے وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ۔ اور اللہ تعالیٰ غالب قہر کرنیوالا ہے اوپر بندوں اپنے کے اور اللہ محکم کار خبردار ہو فائدہ نقل ہو کہ جاہلوں قریش کے نے کہا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ہم کسی کو نہیں دیکھتے کہ تجکو سچا جانے اور ایمان لاوے اور عالموں یہود کے سے پوچھا ہمنے کہ صفت اس مرد کی کتاب میں دیکھی ہو ہمنے سب نے انکار کیا اب کوئی ایسا ہمکو دکھا کہ اوپر پیغمبری تیری کے گواہی دیوے تجکے کی آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ کونسی چیز بہت بڑی ہو از روے گواہی کے یعنے بڑا گواہ کون ہو کہہ تو کہ اللہ تعالیٰ ہو بڑا گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وحی کیا گیا ہو طرف میری یہ قرآن تا یہ کہ ڈراؤں تم کو ساتھ اسکے اور ڈراؤں میں جس کسی کو کہ پہونچے قرآن آدمیوں سے اور جنوں سے معلوم ہوا کہ جسکو قرآن پہونچا گویا اُسنے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو دیکھا اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۔ آیا تم ہو کہ گواہی دیتے ہو کہ تحقیق ساتھ اللہ کے بہت خدا ہیں دوسرے کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ نہیں گواہی دیونگا میں اسکی کہہ کہ سوائے اسکی نہیں ہو کہ وہ اللہ ایک ہو اور تحقیق میں بیزار ہوں جس چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم بتوں کو اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۔ جسکو دی ہو ہمنے کتاب یعنی توریت پہچانتے ہیں وہ پیغمبر کو جیسے کہ پہچانتے ہیں بیٹوں اپنے کو جن لوگوں نے کہ زیان کیا ذاتوں اپنی کو پس وہ ایمان نہ لاوینگے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ اور کون ظالم زیادہ اس کسی سے کہ جوڑا اوپر اللہ کے جھوٹ کو کہ فرشتے بیٹیاں اللہ تعالیٰ کی ہیں اور بت شفاعت کرینگے یا جھٹلایا آیتوں اسکی کو تحقیق نہیں فلاح پاتے ہیں ظلم کرنیوالے وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْٓا اَیْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۔ اور یاد کر اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم جس دن جمع کرینگے ہم ان سبکو پس کہینگے ہم اُن لوگوں کو کہ شرک کیا تھا کہاں ہیں شریک تمہارے کہ گمان کرتے تھے تمکو شفاعت کرینگے

ع ۲ وقف لازم

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝ پس نہو گی عذر خواہی انکی مگر یہ کہ کہینگے قسم ہی اللہ تعالی کی پروردگار ہمارا ہی نتھے ہم شرک کرنیوالے مشرک روز قیامت مرتبہ توحید کرنیوالوں کا دیکھکر جھوٹی قسمیں کھاوینگے کہ ہم شرک نکرتے تھی حق تعالے اوپر منھوں کے مہر کریگا اور ہاتھ پاؤں بولینگے اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ نگاہ کر اے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ کیونکر جھوٹ بولیں گے اوپر ذاتوں اپنی کے کہ ہم شرک نکرتے تھے اور گم ہو جاویگی اُنسے جو چیز کہ جھوٹ جوڑتے تھے **فائدہ** نقل ہے کہ ابوسفیان اور ولید اور شیبہ اور عتبہ اور ابی بن خلف اور نضر بن حارث کعبے میں جمع ہو کر آنحضرت سے قرآن سنتے تھے نضر بن حارث کو کسی نے پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کہتا ہی اُسنے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ کیا کہتا ہی ہونٹھ ہلاتا ہی اور کہانیاں اگلوں کی پڑھتا ہی یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ اور بعضے انمیں سے وہ کوئی کہ کان رکھتے ہیں طرف تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ قرآن پڑھتا ہی تو اور کر دانا ہی ہمنے اوپر دلوں انکے کے پردوں کو کہ نہ سمجھیں قرآن کو اور بیچ کانوں انکے کے ٹھیٹیاں رکھی ہیں ہمنے کہ حق کو نہ سنیں وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اور اگر دیکھیں کافر تمام معجزوں کو ایمان نہ لاویں ساتھ انکے یہانتک کہ آتے ہیں تیرے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھگڑتے ہیں تجھے کہتے ہیں کفر کرنیوالے کہ نہیں ہی یہ قرآن پاک مگر کہانیاں جھوٹی پہلے لوگوں کی وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْــٔـَوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور کافر منع کرتے ہیں آدمیوں کو ایمان لاتے قرآن شریف کے سے اور آپ بھی دور ہوتے ہیں ایمان لانے اُسکے سے اور نہیں ہلاک کرتے ہیں اس کام سے مگر ذاتوں اپنی کو اور خبر نہیں رکھتے **فائدہ** بعضے علماء نے کہا ہی کہ یہ آیت ابوطالب کے حق میں ہی یعنی باز رکھتے ہیں آدمیوں کو ایذا دینے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سے اور حمایت کرتے ہیں اسکی اور آپ دور ہوتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان نہیں لاتے اوپر اسکے وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَي النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور اگر دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت کھڑے کئے جاوینگے کافر اوپر آگ دوزخ کے تعجب کرے تو پس کہینگے کہ اے کاشکے پھیرے جاویں دنیا میں اور ابکی نہ جھٹلاویں ہم آیتوں پروردگار اپنے کی کو اور ہو جاویں ہم ایمان لانیوالوں سے بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ بلکہ ظاہر ہو جاویگی واسطے انکے جو چیز کہ چھپاتے تھے دنیا میں آئے اس سے کفر کو اور گناہوں کو وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اور اگر پھیرے جاویں دنیا میں البتہ پھر رجوع کریں طرف اُس چیز کے کہ منع کئے گئے تھے اس سے کہ شرک اور گناہ ہی اور تحقیق کافر البتہ جھوٹ بولنے والے ہیں کافروں نے جو یہ آیتیں قیامت کے احوال میں سُنیں قیامت کے منکر ہو گئے **فائدہ** یعنی دوزخ کے کنارے پر پہونچکر حکم ہوگا کہ ٹھہراؤ تو کافروں کو توقع پڑیگی شاید ہمکو پھر دُنیا میں بھیجیں تو ابکی بار کفر نہ کریں ایمان لاویں سو اللہ تعالی فرماتا ہی اسواسطے انکو نہیں ٹھہرایا بلکہ اس تدبیر سے اُنکے منہ سے اقرار کروایا کہ ہمنے کفر کیا تھا حالانکہ پہلے منکر ہوئی تھی کہ ہم شریک نکرتے تھے اور پھر بھیجنا اُنکو عبث ہی وَقَالُوْٓا اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ اور کہا کہ نہیں ہی زندگی مگر زندگی ہماری دنیا کی اور نہیں ہیں ہم اٹھائے گئے قبروں سے وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ ۲ ع ۹ اور اگر دیکھے تو اے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حال کافروں کا جس وقت کھڑے کئے جاوینگے اوپر حکم پروردگار اپنے کے واسطے عرض کرنے کے کہیگا اللہ تعالے کہ آیا نہیں ہی یہ زندہ ہونا سچ اور درست کہینگے کافر کہ ہاں سچ ہی قسم ہے پروردگار ہمارے کی کہیگا اللہ عز وجل کہ پس چکھو تم عذاب کو بسبب اس چیز کے کہ کفر کرتے تھے تم قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا تحقیق زیاں کار ہوئے جو کوئی کہ جھٹلایا دیدار اللہ کے کو دیکھنے یا ثواب اور عذاب کے کو بعد موت کے تا جبتک کہ آویگی انکو قیامت یکایک کہیں گے کہ اے حسرت اور پشیمانی ہماری اوپر اس چیز کے کہ کوتاہی کی ہمنے بیچ زندگی دنیا کے اور بندگی نہ کی ہمو وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝ اور کافر اٹھاوینگے بوجھوں گناہوں اپنے کے کو اوپر پیٹھوں اپنی کے خبردار ہو جاؤ برا بوجھ ہے جو اٹھاوینگے وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اور نہیں ہی زندگی دنیا کی کہ کافر اوپر اسکے مغرور ہیں مگر کھیل لڑکوں کا اور مشغلہ دیوانوں کا اور البتہ نعمتیں آخرت کی بہتر ہیں واسطے اُن لوگوں کے پرہیز کرتے ہیں

لذتوں دنیا کی سو آیا لیس عقل میں نہیں لاتے ہو نم قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِىْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ تحقیق ہم جانتے ہیں کہ البتہ غمگین کرتا ہی تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو کچھ کہ کہتے ہیں کافر پس تحقیق کافر نہیں جھٹلاتے ہیں تجھکو و لیکن ظلم کرنیوالے ساتھ آیتوں اللہ تعالیٰ کی کے انکار کرتے ہیں **فائدہ** روایت ہو کہ اخنس بن شریق نے ابوجہل سے ملاقات کی اور پوچھا کہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے حق میں تو کیا کہتا ہو کہ دعوی پیغمبری میں جھوٹا ہو یا سچا ہو ابوجہل نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم راست گو ہو اور جو کچھ کہ ہمکو بھیجا جاتا ہو آسمانی ہو نہ شیطانی لیکن پیغمبری اُسکی کا اقرار نہیں کرتے ہم کو قباحتیں ہیں اور بعضی روایت میں ہے کہ ابوجہل نے روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کہا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمنے ہرگز جھوٹ تجھسے نہیں سُنا ہی لیکن پیغمبری تیری کو انکار کرتے ہیں ہم یہ آیت نازل ہوئی حق تعالیٰ نے پیغمبر کو تسلی دی اور فرمایا کہ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰىٓ اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا اور البتہ تحقیق جھٹلائے گئے تھے بہت پیغمبر آگے تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس صبر کیا تھا پیغمبروں نے اوپر اُس چیز کے کہ جھٹلائے گئے تھے اور ایذا دیے گئے تھے جبتک کی انکو یاری اور فتح ہماری وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ۰ اور نہیں ہو کوئی بدل کرنیوالا واسطے کلموں اللہ کے اور البتہ تحقیق آئیں تجھکو خبریں پیغمبروں کے سو کہ کیونکر صبر کیا تھا اوپر ایذا اُمت کے اور آخر غالب ہوئے وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِىَ نَفَقًا فِى الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِى السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ اور اگر بھاری اور مشکل ہووے اوپر تیرے اے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منہ پھیرنا کافروں کا قبول کرنے دین حق کے سو پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ ڈھونڈھے تو کوئی سوراخ بیچ زمین کے کہ وہاں گھسے تو یا سیڑھی بیچ آسمان کے پیدا کرے تو کہ اوپر اُسکے چڑھے تو پس لاوے تو انکو ایک نشانی کہ ایمان لاویں کافر اُسکو دیکھکر پس کر تو وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۰ اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ البتہ جمع کرتا سب کو اوپر سیدھی راہ کے کہ توحید اور ایمان ہو پس نہو تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نادانوں سے اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۰ سوا اسکے کہ نہیں ہو کہ قبول کرتے ہیں بلانے تیرے کو جو کوئی کہ سنتے ہیں یعنی زندہ ہیں اور کافر مُردے ہیں اور مُردوں کو اُٹھاویگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پس طرف اسی کے پھیرے جاوینگے واسطے جزا کے **فائدہ** یعنی سب سے توقع نہ رکھو کہ مانیں جنکے دلمیں اللہ نے کان نہیں دیے وہ سنتے نہیں تو کسطرح مانیں مگر یہ کافر کہ مثال مُردوں کے ہیں قیامت میں دیکھکر یقین کرینگے۔ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۰ اور کہا کفار قریش نے کہ کیوں نہیں اتاری جاتی ہو اوپر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کوئی نشانی پروردگار اُسکے سے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ کہ اللہ تعالے قادر ہو اوپر اسکے کہ نازل کرے کوئی نشانی فرمایشوں تمہاری سے و لیکن بہت اُنکے نہیں جانتے ہیں کہ نشانی کا اُترنا سبب عذاب اور ہلاک کا ہے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ اور نہیں ہو کوئی چلنے والا بیچ زمین کے اور نہ کوئی پرندہ کہ اُڑتا ہی ساتھ دونوں بازوؤں اپنے کے مگر گروہ ہیں مانند تمہارے بیچ پیدائش کے اور مرنے جینے کے یا بیچ یاد الٰہی کے **فائدہ** روایت میں ہو کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کئی روز آنحضرت صلعم کے پاس نہ آئے تھے جو وقت آئے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سبب نہ آنے کا پوچھا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ تمہارے گھر میں کتا تھا اسواسطے ہم نہ آئے تھے جس مکان میں کتا اور تصویر ہوتی ہی ہم نہیں آتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا کہ کتوں کو قتل کریں یہ آیت نازل ہوئی کتوں کی سفارش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے حکم کیا کہ کالے کتے چارچشم کو اور کٹکھنے کو قتل کریں اوروں کو نہ کریں مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۰ نہیں کوتاہی کی ہمنے بیچ لوح محفوظ کے کسی چیز سے بلکہ تمام چیزیں لکھی ہیں پس تمام گروہ آدمیوں اور جانوروں کے طرف پروردگار اپنے کے جمع کیے جاوینگے تا کہ انصاف ایک دوسرے کا ہووے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِى الظُّلُمٰتِ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۰ اور جنھوں نے جھٹلایا آیتوں ہماری کو بہرے ہیں سُننے آیتوں کے سے اور گونگے ہیں کہنے کلمہ توحید کے سے بیچ اندھیروں کفر اور ضلالت کے جس کسی کو چاہتا ہو اللہ گمراہ کرتا ہو اُسکو اور جسکو چاہتا ہو ثابت رکھتا ہو اُسکو اوپر راہ سیدھی کے **فائدہ** یعنی اللہ کی قدرت کی نشانیاں سب جگہ ہیں ہیں ہر قسم کے جانوروں کا کارخانہ ایک قاعدے پر باندھا ہو انسان کا بھی ایک قاعدہ رکھا ہو وہ پیغمبر کی زبان سے اُنکو سکھاتا ہی اگر [illegible]

وقف بعض

بہی نشانی بس ہی پیغمبروں کے قول پر لیکن بہرا اور گونگا اندھیری میں پڑا کیا دیکھے اور کیا سمجھے اور یہ جو فرمایا چھوڑی نہیں ہمنے لکھنے میں کوئی چیز یعنی لوح محفوظ میں قُلْ اَرَاَیْتَكُمْ اِنْ اَتٰكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خبر دو تم اگر آوے تمکو عذاب دنیا میں جیسے اگلے کافروں کو آیا تھا یا آوے تمکو قیامت اور ہول اسکا آیا سوائے اللہ تعالی کے دعا مانگو گے تم اگر ہو تم سچ بولنے والے کہ بت خدا ہیں بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝ بلکہ خاص اللہ ہی کو ع ۴ دعا مانگو گے تم پس دور کرتا ہی اللہ تعالی تمسے جو چیز کہ دعا مانگتے ہو تم طرف اسکے اگر چاہتا ہی اور بھول جاتے ہو تم اس چیز کو کہ شرک کرتے تھے تم وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ اور البتہ تحقیق بھیجا تھا ہمنے پیغمبروں کو طرف امتوں انکی کے آگے تجھسے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم امتوں نے جھٹلایا پس پکڑا ہمنے امتوں کو ساتھ سختی اور تنگی اور بیماری اور فقر اور بلاؤں کے تا شاید رونا اور عاجزی کریں اور توبہ کریں شرک سے فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ پس کیوں نہیں جسوقت کہ آیا انکو عذاب ہمارا رونا اور عاجزی کی کہ بلا دور ہوتی لیکن سخت ہو گئے دل انکے زاری کرنیسے اور آرایش دی تھی واسطے انکے شیطان نے اس چیز کو کہ عمل کرتے تھے فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ جسوقت کہ بھول گئے کافر اس چیز کو کہ نصیحت دی گئی تھی ساتھ اسکے کھولے ہمنے اوپر انکے دروازے سب چیز کی نعمتوں سے جبتک کہ خوش ہو گئے ساتھ اس چیز کے کہ دیے گئے تھے نعمتوں سے اور دل اسمیں لگایا اور ہمکو بھول گئے پس پکڑا ہمنے انکو ناگاہ پس اسوقت وہ نا امید ہونے والے ہو گئے **فائدہ** یعنی گنہگار کو اللہ تعالی تھوڑا سا پکڑتا ہی اگر وہ گڑگڑایا اور توبہ کی تو بچ گیا اور اگر اتنی پکڑ نہ مانی تو پھر بھلوا دیا اسکو اور خوبی کے دروازے کھولے جب خوب گناہ میں غرق ہوا تو بیخبر پکڑا گیا یہ ارشاد ہی کہ آدمی کو گناہ پر تنبیہ پہونچے تو شتاب توبہ کرے یہ راہ نہ دیکھے کہ اس سے زیادہ پہونچے تو یقین کروں فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پس کاٹی گئیں جڑیں اس گروہ کی کہ ظلم کیا تھا اور ہلاک ہوئے اور تمام تعریفیں واسطے اللہ تعالی ہی کے ہیں کہ پالنے والا عالم کے لوگوں کا ہی اوپر ہلاک کرنے ظالموں کے قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا خبر دو تم اگر پکڑی اللہ عز وجل کانوں تمھاری کو اور بہرا کرے تمکو اور پکڑے آنکھوں تمھاری کو اور اندھا کرے تمکو اور مہر کری اوپر دلوں تمھاری کو مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝ کونسا خدا عز وجل ہی سوائے اللہ تعالی کے کہ کمال قدرت سے لاوے کان اور آنکھ کو کہ چھین لی تھیں نگاہ کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیکھ کر کیونکر پھیرتے ہیں ہم آیتوں کو پس کافر روگردانی کرتے ہیں قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خبر دو تم مجھکو کہ اگر آوے تمکو عذاب اللہ تعالی کا ناگہاں یا ظاہر عذاب آوے کہ پہلے نشانی آوے اسکی آیا ہلاک کئے جاوینگے یعنی نہ کئے جاوینگے ہلاک مگر وہی ظلم کرنیوالا ہلاک کیا جاویگا وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور نہیں بھیجتے ہیں ہم پیغمبروں کو مگر خوشخبری دینے والے مومنوں کو ساتھ بہشت کے اور ڈرانے والے کافروں کو دوزخ سے پس جو کوئی کہ ایمان لایا اور سنوارا احوال اپنا تقوی اور طاعت سے پس کچھ ڈر نہیں ہی اوپر ان کے عذاب سے اور نہ وہ غمگین ہونگے فوت ہونے ثواب سے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ اور جن لوگوں نے کہ جھٹلایا آیتوں ہماری کو پہونچیگا انکو عذاب بسبب اس چیز کے کہ باہر نکلنے والے تھے دین سے قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّىْ مَلَكٌ ۔ پس کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہیں کہتا ہوں میں تمکو کہ نزدیک میری خزانے اللہ تعالی کے ہیں اور نہیں جانتا میں غیب کو اور نہیں کہتا ہوں میں تمکو کہ تحقیق میں فرشتہ ہوں اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ع نہیں متابعت ع ۵ کرتا ہوں میں مگر اس چیز کی کہ وحی کیجاتی ہی طرف میری کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا برابر ہی اندھا اور دیکھنے والا یعنی جاہل اور عالم آیا پس فکر نہیں کرتے ہو تم وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ اور ڈرا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ساتھ قرآن کے ان لوگوں کو کہ ڈرتے ہیں اس سے کہ حشر کئے جاوینگے طرف پروردگار اپنے کے واسطے جزائے اعمال کے

نہیں ہی واسطے انکے سوائے اللہ تعالیٰ کے سو کوئی دوست اور کارساز اور نہ شفاعت کرنیوالا شاید کہ وہ پرہیز کریں گناہ سو فائدہ روایت میں
آیا ہی کہ سردار اور اشراف قریش کے آنحضرت کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیشہ تمھاری مجلس میں فقیر اور غلام ہوتے ہیں مانند بلال اور ابن مسعودؓ اور
مقداد اور عمار کے اگر غلاموں اور فقیروں کو مجلس اپنی سو دور کرو ہم ساتھ تمھارے نشست برخاست کریں اور باتیں دین کی اور قرآن شریف کی کرتم
کہو ہم سنیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنی طرف سے مومنوں کو دور نہیں کرسکتا ہوں سرداروں نے کہا کہ بس ہمیں ساتھ
اُنکے بیٹھنا عیب اور عار ہی اگر وقت حاضر ہونے ہمارے کے اُنکو جواب دو تا چلیں جاویں ہم فرمانبرداری تمھاری کریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ یا رسول اللہ صلعم اسی طرح کیجئے دیکھیں سردار عرب کے پھر کیا کرتے ہیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواہش سرداروں کی قبول کی
اور فرمایا کہ دوات قلم لاویں اور حضرت علی کو حکم کیا قولنامہ لکھو آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ
الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ اور دور نکر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس اپنی سو اُن آدمیوں کو کہ دعا کرتے ہیں
پروردگار اپنے کو صبح اور شام چاہتے ہیں دعا سو ذات اسکی کو نہیں ہی اوپر تیرے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حساب عملوں اُنکے سو کچھ چیز وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ
عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور نہیں ہی حساب عمل تیرے سو اوپر انکے کچھ چیز بس دور کرے تو اُنکو مجلس اپنی سے
یعنی اُنکو دور نکر اگر دور کریگا تو پس ہو جاویگا تو ظالموں سو جب یہ آیت نازل ہوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ کاغذ پھینک دیا اور سرداروں
کو کہا کہ تم آؤ میں فقیروں کو دور نکرونگا اپنی مجلس سو وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ
بِالشّٰكِرِيْنَ ۝ اور اسیطرح آزمایا ہمنے اور فتنے میں ڈالا بعضے اُنکے کو ساتھ بعضونکے یعنی فقیروں کو دین اور ایمان نصیب کیا اور سرداروں قریش
کے کو نصیب نہ کیا تا یہ کہیں سردار کہ آیا یہ گروہ ہے کہ نعمت ایمان کی دی ہی اللہ تعالیٰ نے اوپر اُنکے درمیان ہمارے سو کہ ہمکو یہ نعمت نہ دی آیا نہیں ہی
اللہ تعالیٰ بہت جانتے والا شکر کرنیوالوں کو وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اور
جس وقت آویں تیرے پاس جو کوئی کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ آیتوں ہماری کے پس کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو کہ سلامتی ہی اوپر تمھارے
لکھا ہی اور لازم کیا ہی پروردگار تمھارے نے اوپر ذات اپنی کے رحمت کو **فائدہ** مراد وہی فقیر ہیں کہ جنکو حکم ہوا تھا کہ مجلس اپنی سے دور نہ کر
یعنی غریب مسلمانوں کا دل بڑھا اور خوشی سنا اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًاۢ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق جو کوئی
کہ عمل کریگا تم میں سے برائی کو ساتھ نادانی کے یعنی عذاب اُس گناہ کا نہ جانے گا پس توبہ کریگا پیچھے اُس سے اور اصلاح کریگا احوال اپنے کو پس تحقیق اللہ
تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہی وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ع اور اسیطرح جدا جدا بیان کرتے ہیں ہم آیتوں کو اور　ع ۵ ۱۴
اسواسطے کہ ظاہر ہو جاوے راہ گناہگاروں کی کہ توبہ کیے سو گناہ معاف ہوتے ہیں **فائدہ** نقل ہی کہ قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
اوپر دین باپ داؤوں کے بلایا تھا آگے کی آیت نازل ہوئی قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ
اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں اس سے کہ بندگی کروں
میں اُن بتوں کی کہ پوجتے ہو تم سوائے اللہ تعالیٰ کے سو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ میں پیروی نکرونگا خواہشوں تمھاری کی تحقیق گمراہ ہو جاؤں
میں اُسوقت کہ متابعت کروں میں تمھاری اور نہ ہوں میں راہ پانے والوں سو قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ
اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تحقیق میں اوپر حجت روشن کے ہوں پروردگار اپنے
سے کہ قرآن ہی اور جھٹلایا تمنے اُسکو نہیں ہی نزدیک میری جو عذاب کہ جلدی کرتے ہو تم ساتھ اُسکے نہیں ہی حکم مگر واسطے اللہ کے اللہ تعالیٰ کو کہنا ہے
خبروں سچ کو اور اللہ تعالیٰ بہتر ہیں بیان کرنیوالوں کا ہی **فائدہ** نضر بن حارث نے اور سرداروں قریش کے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کہا کہ تو ہمکو عذاب سو ڈراتا ہے جلدی منگوا تو عذاب کو تو یہ آیت نازل ہوئی قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَ
اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر تحقیق نزدیک میری ہوتا وہ عذاب کہ جلدی مانگتے ہو تم اسکو البتہ قضیہ چکایا جاتا درمیان
میری اور درمیان تمھارے اور اللہ داناتر ہی ساتھ ظالموں کے کہ لائق عذاب کے کون ہی اور کسوقت آویگا عذاب وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط اور نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہیں کنجیاں غیب کی خلق سے پوشیدہ ہیں نہیں جانتا ہے اُن کنجیوں کو مگر اللہ اور جانتا ہے جو چیز کہ بیچ جنگل کے ہے روئیدگیوں سے اور حیوانوں سے اور جانتا ہے جو چیز کہ بیچ دریاؤں کے ہے جواہروں سے اور جانوروں سے وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا اور نہیں گرتا ہے کوئی پتا ... درخت سے مگر جانتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ کہ کتنے پتے گرے اور کتنے باقی رہے درخت پر اور پتا گرا ہے کروٹوں ہیں زمین تک پہونچے گا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ه اور نہیں پڑتا ہے کوئی دانہ بیچ اندھیروں کے یعنی نیچے زمین کے اور نہ کوئی گیلی چیز اور نہ کوئی سوکھی چیز ہے مراد انسان اور جن ہیں یا عالم روح اور عالم بدن مگر بیچ لوح محفوظ کے لکھی ہے وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ج اور اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہے کہ روح قبض کرتا ہے تمہاری یعنی سلاتا ہے تمکو بیچ رات کے اور جانتا ہے جو چیز کہ کسب کرتے ہو تم بیچ دن کے پس اُٹھاتا ہے تمکو بیچ دن کے تا یہ کہ تمام کیجاوے مدت نام رکھی گئی یعنی موت پہونچے ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ع پس طرف اُسی کے ہے بازگشت تمہاری پس خبر دیگا تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم ع ۱۵ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ط حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ه اور اللہ تعالیٰ غالب قہر کرنیوالا ہے اوپر بندوں اپنے کے اور بھیجتا ہے اوپر تمہارے نگہبان فرشتوں کو کہ اعمال آدمیوں کے لکھتے ہیں جبتک کہ جسوقت آتی ہے ایک تمہارے کو موت روح قبض کرتے ہیں اُسکی فرشتے ہمارے یعنی عزرائیل اور فرشتے قبض کرنیوالے روح کے کوتاہی نہیں کرتے ہیں روح کھینچنے میں یا دیر نہیں کرتے ہیں وقت اجل کے سے **فائدہ** حدیث شریف میں آیا ہے کہ روح قبض کرنیوالے فرشتے مددگار عزرائیل کے چودہ ہوتے ہیں سات فرشتے عذاب کے اور سات فرشتے رحمت کے عزرائیل روح نکالکر جو مومن ہے رحمت کے فرشتوں کو دیتا ہے اور جو کافر ہے عذاب کے فرشتوں کو دیتا ہے ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ط اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ه پس پھیرے جاتے ہیں آدمی بعد موت کے طرف اللہ تعالیٰ کے خدا اُن کا برحق ہے خبردار ہو کر با نوتم کہ واسطے اُسی کے ہے حکم روز قیامت کے اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے **فائدہ** روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مقدار دودھ دوہنے ایک بکری کے حساب تمام آدمیوں کا اور جنوں کا کریگا باوجود بہت ہونے جنوں اور آدمیوں کے اور باوجود کثرت اعمال اُن کے اور یہ دلیل ہے اوپر کمال قدرت کے قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ج لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ه کہہ تو اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کہ کون نجات دیتا ہے تمکو سختیوں جنگل اور دریا کی سے دعا کرتے ہو تم اُسکو از روے ظاہر اور پوشیدہ کے قسم ہے اللہ کی البتہ اگر نجات دیگا ہمکو ان سختیوں سے ہر آئینہ ہو وینگے ہم شکر کرنے والوں سے قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ه کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اللہ نجات دیتا ہے تمکو سختیوں جنگل اور دریا کی سے اور نجات دیتا ہے تمام دکھوں اور غم سے پھر تم شرک کرتے ہو کہ وہ اس سے ہوا یا کسی کی مدد سے ہوا یا رجوع کرتے ہو تم طرف شرک کے کہ عبادت بتوں کی ہے قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اللہ قادر ہے اوپر اسکے کہ بھیجے اوپر تمہارے عذاب کو اوپر تمہارے سے مانند طوفان نوح کے اور پتھر برسنا اوپر قوم لوط کے یا بھیجے عذاب کو نیچے پاؤں تمہارے کے مانند فرعون اور قارون کے **فائدہ** بعضوں نے کہا ہے کہ عذاب اوپر کا حاکم ظالم ہیں اور عذاب نیچے کا غلام لونڈی خدمتگار رہیں بدمعاش یا بڑوں سے اور چھوٹوں سے مراد ہے اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ط اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ه یا ملا دیوے اللہ تمکو گروہ گروہ اور ہر گروہ مخالف دوسرے کے ہووے اور مخالفت سبب قتال کا ہووے اور چکھاوے اللہ بعضے تمہارے کو دکھ اور سختی بعضے کی یعنی قتل دیکھ تو اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کیونکر پھیرتے ہیں ہم آیتوں کو تا کہ آدمی سمجھیں **فائدہ** حدیث میں واقع ہوا ہے کہ حق تعالیٰ نے آٹھ امتوں کو عذاب آسمانی سے ہلاک کیا ہے جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود وغیرہ کی جب سے آنحضرت صلعم پیدا ہوئے کہ رحمت تھی آسمان کا عذاب موقوف ہوا اور اس اُمت مرحومہ کا عذاب یہ مقرر کیا کہ ایک گروہ کو اوپر دوسرے کے تعینات اور غالب کرے کہ اونکو قتل کر کر مال اور اسباب اُنکا لوٹا کریں اور عورتیں اور لڑکے قیدی کریں اور یہ تعینات کرنا چار قسم ہے یا گروہ مسلمانوں کے کو اوپر مسلمانوں کے یا کافروں کو اوپر یا کافروں کے یا کافروں کو اوپر مسلمانوں کے یا مسلمانوں کو اوپر کافروں کے وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ط قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ه لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ز وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ه اور جھٹلایا اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم خدا کو یا قرآن پاک کو قوم تیری نے

کہ قریش ہیں اور حالانکہ خدا یا قرآن شریف برحق ہی اور سچ ہی اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ نہیں ہوں میں اوپر تمھارے نگہبان اور سزاولی کہ تمام کام
تمھارے کروں میں یا تمکو جھٹلانیسے منع کروں میں یا اوپر تمھارے عذاب لاؤں میں واسطے ہر چیز کے ایک قرارگاہ ہی یعنی واسطے ہر عمل کے جزا ہے اور
قریب ہی کہ جانو گے تم وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ ط اور جسوقت دیکھے تو اے محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم اُن آدمیوں کو کہ گفتگو اور طعنہ زنی کرتے ہیں بیچ آیتوں ہماری کے پس مُنہ پھیر لے تو اُنسے اور پاس اُنکے نہ بیٹھ جبتک کہ گفتگو
کریں بیچ اور بات کے سوائے قرآن شریف سے وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۔ اور اگر بھلاوے شیطان
منہ پھیرنا طعنہ کرنیوالوں سے پس نہ بیٹھ تو پیچھے یاد کرنے خدا کے ساتھ گروہ ظلم کرنے والونکے **شانِ نزول** سبب نزول اس آیت کا یہ تھا کہ جسوقت
مسلمان کافروں کیساتھ بیٹھتے تھے کافر اُسیوقت طعنہ زنی اور ٹھٹھا قرآن کا شروع کرتے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جسوقت کافر انکو ٹھٹھا کرتے قرآن سے دیکھو تم فی
الحال اُٹھ جایا کرو تم مسلمانوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ہمکو طواف کعبے کا اور بیٹھنا مسجد حرام کا ضرور ہی اور کافر بھی مسجد
میں ہمیشہ ہوتے ہیں اور ٹھٹھا قرآن شریف کا اور مسلمانوں کا کرتے ہیں اور ہم انکی مجلس کو چھوڑ نہیں سکتے ہیں اور ٹھٹھا کرنیسے منع نہیں کر سکتے ہیں آیا ہم
گنہگار ہوتے ہیں یا نہیں ہوتے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَمَا عَلَی الَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰی لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ۔ اور
نہیں ہی اوپر پرہیزگاروں کے ٹھٹھے سے حساب ٹھٹھا کرنیوالوں کے سے کوئی چیز یعنی پرہیز کرنیوالوں کو گناہ نہیں ہی ولیکن اوپر انکے لازم ہے نصیحت
کرنا ٹھٹھا کرنیوالوں کو شاید کہ وہ پرہیز کریں اس عمل سے اور شرماویں وَذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَذَكِّرْ
بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ ۔ اور چھوڑ دے تو اے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان لوگوں
کو کہ پکڑا ہی دین اپنے کو کھیل اور مشغولی یعنی بنیاد دین اپنی کی اوپر کھیل اور مشغولی کے رکھی ہی کہ بندگی بتونکی ہی یا دین پیغمبر کے کو کھیل اور مشغولی
پکڑی ہی یا عید اپنی کو کہ وقت بندگی کا ہی کھیل اور مشغولی میں ادا کرتے ہیں اور پھسلا دیا انکو زندگی دنیا کی نے کہ انکار قیامت کا کیا اور نصیحت
دلا تو اے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ساتھ قرآن شریف کے تا کہ نہ پھنسے اور رسوا نہووے کوئی کافر ساتھ اس چیز کے کہ کسب کیا ہی نہیں ہی واسطے
اسکے سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی کارساز اور نہ شفاعت کرنے والا وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا یُؤْخَذْ مِنْهَا ط اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ج
لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ۔ اور اگر بدلا دیگا وہ نفس ٹھٹھا یا گناہ پر بدلہ نہ لیا جاویگا اس سے وہ گروہ وہ
کونی ہیں کہ پھنسائے گئے ہیں عذاب میں ساتھ اس چیز کے کہ کسب کیا تھا برے عملوں سے واسطے انکے پینا ہی دوزخ میں پانی گرم سے اور عذاب درد
دینے والا ہی ساتھ اس چیز کے کہ کفر کرتے تھے دنیا میں قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُنَا وَلَا یَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰۤی اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ
کہہ اے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کہ آیا بندگی کریں ہم سوائے اللہ کے اس چیز کی کہ فائدہ دیوے ہمکو اور نہ ضرر کرے ہمکو اور پھیرے
جاویں ہم اوپر ایڑیوں اپنی کے یعنی مرتد ہو جاویں ہم پیچھے اسکے کہ راہ سیدھی دکھائی ہمکو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی كَالَّذِی اسْتَهْوَتْهُ الشَّیٰطِیْنُ فِی الْاَرْضِ
حَیْرَانَ ص مانند اس کسی کے کہ لیگئے اسکو شیاطین بیچ زمین کے دور راہ سیدھی سے جس حال میں کہ حیران ہونیوالا ہی لَهٗۤ اَصْحٰبٌ یَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَی
الْهُدَی ائْتِنَا ط واسطے اس گمراہ کے یار ہیں کہ شفقت سے اسکو بلاتے ہیں طرف راہ سیدھی کے کہ آ تو طرف ہماری اور شیطان اسکو طرف
اپنی کھینچتے ہیں وہ فکرمند ہی کہ کسطرف کو جاوے اگر شیطانوں کیطرف جاوے بلا کی میں پڑے اور اگر یاروں کیطرف آوے نجات پاوے **فائدہ** حق تعالیٰ
نے مثال فرمائی ہی کہ جو کوئی مرتد ہو جاتا ہی مانند اسکے ہی کہ ٹھگ اسکو درمیان قافلے کے سے بیچ جنگل خطرناک کے لیگئے اور رفیق اس کے مومن ہیں
سیدھی راہ کیطرف بلاتے ہیں اور شیطان اسکو طرف گمراہی کے کھینچتے ہیں اگر یاروں کیطرف آوے نجات پاوے اگر شیطانوں کیطرف رہے کافر ہو کر مرے
قُلْ اِنَّ هُدَی اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰی ط وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لا کہہ اے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ تحقیق راہ اللہ تعالیٰ کی وہی سیدھی
راہ ہی یعنی اسلام اور حکم کیے گئے ہیں ہم تا فرمانبرداری کریں ہم واسطے پروردگار عالموں کے وَاَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ط وَهُوَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ
تُحْشَرُوْنَ ۔ اور حکم کئے گئے ہیں ہم یہ کہ قایم کرو تم نماز کو اور ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے نماز چھوڑنے میں اور اللہ تعالےٰ وہ ذات پاک ہے کہ طرف
سی کے جمع کئے جاؤ گے تم قیامت کے دن وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ط وَیَوْمَ یَقُوْلُ كُنْ فَیَكُوْنُ ط اور اللہ وہ ذات

ع ۱۱

پاک ہی کہ پیدا کیا ہی آسمانوں کو اور زمین کو واسطے ظاہر کرنے حق کے اور یاد کرو جسدن کہے گا اللہ تعالیٰ قیامت کو کہ ہو جا پس ہو جاویگی قَوْلُهُ الْحَقُّ ۚ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ بات اللہ تعالیٰ کی سچ ہے اور واسطے اسی کے بادشاہی جسدن پھونکا جاویگا بیچ صور کے جاننے والا غیب کا اور عالم ظاہر کا اور اللہ تعالیٰ باحکمت خبردار ہی **فائدہ** اوپر جو فرمایا کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ کافروں سے کہیں کہ ہم دیوانے کیطرح بہکتے نہیں اسپر آگے قصہ فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کہ جب اپنے نزدیک معبود برحق پالیا پھر قوم کے بہکائے نہ بہکے وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور یاد کر اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم واسطے مکے والوں کے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا جسوقت کہا ابراہیم علیہ السلام نے واسطے باپ اپنے کے کہ نام اُسکا آزر تھا آیا پکڑتا ہی تو بتوں کو خدا اپنا تحقیق میں دیکھتا ہوں تجکو اور قوم تیری کو بیچ گمراہی ظاہر کے وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ اور جسطرح دکھائی ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو گمراہی قوم اسکی کی اسیطرح دکھاتے تھے ہم ابراہیم علیہ السلام کو عجائبات آسمانوں کے اور زمینوں کے اور تا یہ کہ ہووے ابراہیم علیہ السلام یقین کرنیوالوں سے عجائبات آسمانوں کے چاند اور سورج اور ستارے ہیں اور عجائبات زمینوں کے درخت اور پہاڑ ہیں

فائدہ روایت میں ہی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوپر پتھر بلند کے کھڑا کیا اور آسمان اور زمین کو کنگورے عرش کے سے تحت الثریٰ تک کھولدیا ابراہیم علیہ السلام نے قدرت کاملہ کو دیکھا اور یقین کیا **معالم التنزیل** میں آیا ہی کہ نمرود بیٹا کنعان کا بادشاہ تمام روئے زمین کا تھا بابل میں بیٹھا تھا ایک رات خواب دیکھا کہ ایک ستارہ اس شہر سے نکلا ہی کہ روشنی جمال اسکے سے نور چاند اور سورج کا نیست اور نابود ہو گیا ہی نہایت ڈر سے چونکا اور تعبیر پوچھی حکیموں سے اور تعبیر دینے والوں نے کہا کہ بیچ اسی برس کے بابل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ ہلاکت تیری اور بادشاہت تیری کی اوپر ہاتھ اسکے کے ہوگی اور ابتک وہ لڑکا پشت پدر کے سے بیچ شکم ماں کے نہیں آیا ہی نمرود نے حکم کیا کہ درمیان شوہر اور زن کے جدائی کریں اور سزاول تعینات کی آزر نے کہ محرموں اور مقربوں نمرود کے سے تھا ایک رات ساتھ عورت اپنی کے پوشیدہ موکلوں سے صحبت کی اور وہ حاملہ ہو گئی صبح کو نجومیوں نے نمرود سے کہا کہ آج کی رات وہ لڑکا بیچ شکم ماں کے پہونچا ہی نمرود غصہ ہوا اور فرمایا کہ اوپر ہر حاملہ کے موکل تعینات کریں کہ اگر لڑکا پیدا ہو قتل کریں ابراہیم علیہ السلام کی ماں کا حمل ظاہر نہ تھا کسی نے متوجہ ہونا نہ کیا جبتک کہ وقت جننے کا پہونچا ماں ابراہیم علیہ السلام کی ڈر گئی کہ اگر بیٹا جنوں میں قتل کرینگے بہانے سے شہر کے باہر گئی اور ایک غار میں پہاڑ کے ابراہیم علیہ السلام کو جن کر اور کپڑے میں لپیٹ کر اسی جگہ رکھا اور دروازہ غار کا پتھر سے بند کیا آزر سے کہا کہ ڈر موکلوں کے سے جنگل میں گئی تھی اور لڑکا جنا تھا اسیوقت مرگیا زمین میں دفن کیا میں نے آزر نے یقین کیا دوسرے دن ماں ابراہیم علیہ السلام کی غار میں آئی دیکھا ابراہیم علیہ السلام دو انگلیاں اپنی چوستا ہی ایک میں سے دودھ اور ایک میں شہد باہر نکلتا ہی خوش دل ہو کر شہر کو آئی آخر قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو لپستان عنایت الٰہی سے دودھ پیا تھا ایک دن میں ایسا بڑھتے تھے کہ اور لڑکے ایک مہینے میں اور ایک مہینے میں بڑھتے تھے مانند ایک برس کے جسوقت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ پندرہ مہینے کے ہوئے جوان پندرہ برس کے مقابل ہوئے جب ابراہیم علیہ السلام بڑے ہوئے ماں ابراہیمؑ کی نے آزر سے کہا بیٹا تیرا کہ میں نے اسدن خبر موت کی جھوٹ دی تھی اب غار میں جوان خوبصورت ہوا ہی پس آزر غار میں آیا اور اپنے بیٹے کو دیکھکر خوشحال ہوا اور ماں ابراہیم علیہ السلام کی کہا کہ اس لڑکے کو غار سے باہر لاؤ تو ملازمت نمرود کی کرے ماں ابراہیم کی غار سے باہر لائی مغرب کیوقت نیچے غار کے ریوڑ بکریوں کے اور گھوڑوں کے اور اونٹوں کے ابراہیم علیہ السلام نے دیکھے اور ماں سے کہا یہ کیا ہیں ماں نے خبر دی ابراہیمؑ نے کہا کہ البتہ کوئی پیدا کرنیوالا اور روزی دینے والا ان کا ہے پھر ماں سے پوچھا کہ پروردگار میرا کون ہی ماں نے کہا میں ہوں پروردگار تیرا ابراہیمؑ نے کہا کہ پروردگار تیرا کون ہی ماں نے کہا کہ باپ تیرا ابراہیمؑ نے کہا کہ پروردگار اسکا کون ہی ماں نے کہا نمرود ہے ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ پروردگار نمرود کا کون ہی ماں نے ڈانٹا کہ ایسی باتیں نہ کہہ کہ خطرہ ہے اور اس زمانے میں بعضے ستارے کو پوجتے تھے اور بعضے سورج کو اور بعضے بتوں کو اور ایک جماعت پرستش نمرود کی کرتی تھی ابراہیم خلیل اللہ ماں کے ساتھ شہر کو روانہ ہوئے فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ پس جسوقت کہ اندھیری ہوئی اوپر ابراہیمؑ کے رات دیکھا ابراہیم علیہ السلام نے ایک ستارے کو کہ زہرہ تھا یا مشتری تھا کنارے مغرب کیطرف کو پوجنے والوں نے سجدہ کیا اس ستارے کو ابراہیمؑ نے کہا کہ یہ ستارہ پروردگار

مثلثة
رباع

میرا ہی یعنی قوم میری خدا اس ستارے کو کہتی ہے فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ۝ پس جسوقت ڈوب گیا ستارہ کہا ابراہیم خلیل اللہ نے کہ دوست نہ رکھونگا میں ڈوبنے والوں کو یعنی خدا نہ کہونگا کہ خدا تعالیٰ تغیر اور تبدل سے پاک ہے تھوڑی راہ اور چلے ابراہیم چودھویں رات تھی فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ج فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ۝ پس جسوقت دیکھا ابراہیمؑ نے چاند کو چمکنے والا اور پوجنے والوں نے سجدہ کیا ابراہیمؑ نے کہا کہ آیا یہی ہے پروردگار میرا تمھارے گمان میں پس جسوقت کہ ڈوب گیا چاند کہا ابراہیم علیہ السلام نے قسم ہے البتہ اگر راہ سیدھی نہ دکھاوے مجکو پروردگار میرا مقرر ہو جاؤں میں قوم گمراہوں سے وہاں سے بھی ابراہیمؑ آگے چلے تا نزدیک شہر کے پہونچے آفتاب طلوع کرتا تھا فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَكْبَرُ ج فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ پس جسوقت دیکھا ابراہیمؑ نے سورج کو چمکتا اور پوجنے والوں نے سجدہ کیا کہا ابراہیمؑ نے کہ یہ پروردگار میرا ہے یہ بہت بڑا ہے روشنی اور جسم میں جسوقت غروب ہو گیا آفتاب کہا ابراہیمؑ خلیل اللہ نے کہ ای قوم میری تحقیق میں بیزار ہوں اس چیز سے کہ شرک کرتے ہو تم اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ تحقیق مینے متوجہ کیا منہ اپنے کو واسطے اس ذات پاک کے کہ پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو رغبت کرنیوالا ہوں میں طرف دین حق کے اور نہیں ہوں میں شرک کرنیوالوں سے فائدہ تفسیر میں آیا ہے کہ جب ابراہیم خلیل اللہ شہر میں آئے ماں نمرود کے روبرو لائی اور وہ ایک مرد بدشکل تھا ابراہیمؑ نے دیکھا کہ اوپر تخت کے بیٹھا ہے اور غلام اور لونڈیاں خوبصورت آس پاس تخت کے صف باندھے ہوے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے ماں سے پوچھا کہ یہ کون ہے کہ جسکے دیکھنے کو لائی ہے تو مجھکو ماں نے کہا کہ یہ خدا سب کا ہے ابراہیمؑ نے کہا کہ یہ آس پاس تخت کے کون ہیں ماں نے کہا کہ یہ بندے اسکے ہیں ابراہیم خلیل اللہ بے اختیار ہو کر ہنسے اور کہا کہ ای ماں یہ کیسا خدا ہے کہ بندوں کو خوبصورت پیدا کیا ہے اور آپ بدصورت ہے چاہیے کہ خدا خوبصورت ہووے بندوں سے وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ط قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ط اور جھگڑا کیا ابراہیمؑ سے قوم اسکی نے بیچ توحید کے کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ آیا جھگڑتے ہو تم مجھ سے بیچ ایک ہونے اللہ کے اور حالانکہ تحقیق سیدھی راہ دکھائی ہے مجکو اللہ تعالیٰ نے طرف توحید کے قوم نے ڈرایا ابراہیمؑ کو کہ تو ہماری خداؤں سے ٹھٹھا کرتا ہے کچھ بلا تجھکو پہونچا دیوینگے ابراہیمؑ نے کہا وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْــًٔا ط وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ط اور نہیں ڈرتا ہوں میں اس چیز سے کہ شرک کرتے ہو تم ساتھ اسکے یعنی تمھارے بتوں سے نہیں ڈرتا ہوں میں مگر جو چیز کہ چاہے پروردگار میرا بلا کو کہ بسبب بتوں کے پہونچے مجکو کچھ سما لیا رب میری نے ہر چیز کو علم میں اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ آیا پس نصیحت نہیں پکڑتے ہو تم اور فرق درمیان عاجز کے اور قادر کے نہیں جانتے ہو تم وَكَیْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا ط اور کیونکر ڈروں میں اس چیز سے کہ شرک کیا ہے تمنے اور نہیں ڈرتے ہو تم کہ تحقیق تمنے شرک کیا ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس چیز کو کہ نہیں نیچے اُتاری اللہ تعالیٰ نے ساتھ اسکے اوپر تمھارے کوئی حجت اور دلیل کہ اسکو شریک کرو فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ج اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ پس کونسا دونوں فرقوں کا کہ مومن اور مشرک ہیں لائق زیادہ ہیں ساتھ امن کے عذاب سے جواب دو تم مجھکو اگر ہو تم کہ جانتے ہو کہ قادر سے ڈرا چاہیے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ جو کوئی کہ ایمان لائے ہیں اور نہیں ملایا ہے ایمان اپنے کو ساتھ شرک کے وہ گروہ واسطے انکے امن ہے عذاب ہمیشگی سے اور وہی گروہ راہ سیدھی پانیوالے ہیں وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ ط نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ط اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ۝ اور یہ دلیل پکڑنا ابراہیم علیہ السلام کا ستارے ڈوبنے والوں سے اوپر توحید کے حجت ہماری تھی کہ دی تھی ہمنے وہ حجت ابراہیمؑ کو اوپر قوم اسکی کے بلند کرتے ہیں ہم درجے جس کسی کے کہ چاہتے ہیں ہم علم اور حکمت میں تحقیق پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم محکم کار جاننے والا ہے وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ط كُلًّا هَدَیْنَا ج وَنُوْحًا هَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ اور بخشا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو بیٹا اسحاقؑ اور پوتا یعقوبؑ ہر ایک کو دونوں سے راہ سیدھی دکھائی ہمنے اور نوحؑ کو سیدھی راہ دکھائی ہمنے آگے ابراہیمؑ سے وَمِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ط اور اولاد نوحؑ کی سے ہدایت کی ہمنے داؤدؑ کو اور بیٹے اسکے سلیمانؑ کو اور ایوبؑ کو اور یوسفؑ کو اور موسیٰ علیہ السلام اور ہارونؑ کو وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اور اسیطرح ہم جزا دیتے ہیں نیکی کرنیوالوں کو وَزَكَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ ط كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور راہ دکھائی ہمنے زکریاؑ اور یحییٰؑ کو اور عیسیٰؑ اور الیاسؑ کو تمام یہ پیغمبر نیکوں سے تھے وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ

وقف لازم
ع ۱۳
۶
۱۵

وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ اور راہ دکھائی ہمنے اسمعیل علیہ السلام کو اور الیسع کو اور یونس کو اور لوط کو اور تمام پیغمبروں کو بزرگی دی تھی
ہمنے اوپر عالم کے لوگوں سے وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور راہ دکھائی ہمنے بعضوں کو باپ
دادوں پیغمبروں کے سے اور اولاد انکی سے اور بھائیوں انکے سے اور پسند کیا ہمنے انکو اور راہ دکھائی ہمنے انکو طرف راہ سیدھی کے ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ
مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وہ دین پیغمبروں کا راہ اللہ تعالیٰ کی ہے راہ دکھاتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اس دین کے جس
کسی کو چاہتا ہے بندوں اپنے سے اور اگر شرک کرتے وہ پیغمبر باوجود اس فضیلت اور کمال کے البتہ ناچیز ہوجاتی انسے جو چیز کہ عمل کرتے تھے نیکیوں سے
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ وہ گروہ پیغمبروں کا وہ کوئی ہیں کہ دی تھی ہمنے انکو کتاب اور علم قضیہ فیصل کرنیکا اور پیغمبری
فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝ پس اگر کفر کیا ساتھ کتاب اور نبوت کے گروہ قریش کے نے پس تحقیق مقرر
موکل کیا ہمنے ساتھ ایمان لانے ان چیزوں کے ایک گروہ کو کہ نہ ہونگے ساتھ ان چیزوں کے کفر کرنیوالے اور وہ گروہ انصار ہیں مدینے کے رہنے والے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۗ وہ گروہ پیغمبروں کا وہ کوئی ہیں کہ سیدھی راہ دکھائی ہے اللہ تعالیٰ نے انکو پس ساتھ راہ انکی کے پیروی کر تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مراد توحید اور اخلاق نیک ہیں قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہیں مانگتا ہوں ع ۱۰ ٦
میں تمسے اوپر پیغام پہونچانے خدا کے مزدوری کو کہ کسی پیغمبر نے نہیں مانگی ہے نہیں قرآن مگر نصیحت واسطے عالم کے لوگوں کے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ
قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اور نہ تعظیم کی یہودیوں نے اللہ کی حق تعظیم اسکی کا جو وقت کہا کہ نہیں نیچے اتاری اللہ نے اوپر کسی آدمی کے کچھ چیز
فائدہ روایت ہے کہ مالک بن صیف کہ سردار علماء یہودیوں کا تھا موٹا بدن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم نے فرمایا کہ قسم دیتا ہوں میں تجکو ساتھ اس خدا کے کہ توریت اوپر موسیٰ کے نازل کی ہے سچ کہہ کہ توریت میں دیکھا ہے تو نے کہ اللہ دشمن رکھتا ہے موٹے
علم والے کو مالک نے کہا کہ یہ خبر توریت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ موٹا تن پرور خود پرست تو ہی ہے مالک غصہ ہوا اور کہا خدائے
تعالیٰ نے کوئی کتاب کسی آدمی کے اوپر نہیں اتاری ہے قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ
تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ کہہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کسنے نیچے اتاری ہے وہ کتاب کہ لایا تھا اسکو موسیٰ علیہ السلام اور وہ
روایت ہے روشنی تھی اور وہ راہ دکھاتی تھی واسطے آدمیوں کے گردانتے تھے تم اسکو طومار اور ورق ظاہر کرتے ہو تم احکام اسکے کو اور چھپاتے ہو تم
بہت احکاموں اسکے کو مانند تعریف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آیت سنگسار کرنے زانی محصن کے وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ۭ
قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ اور سکھائے گئے تم اے مسلمانو جو چیز کہ نہ جانتے تھے تم اور نہ باپ دادے تمہارے کہہ اے محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ نے نیچے اتاری تھی توریت پس چھوڑدے تو انکو کہ بیچ باطل کے کھیلیں وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ اور یہ قرآن کتاب ہے بابرکت بہت فائدے کی سچ کرنیوالی ہے اس کتاب کو کہ آگے اس سے تھی یعنی توریت اور تاکہ
کہ ڈراوے تو اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے والوں کو اور جو شہر کہ آس پاس مکے کے ہیں وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى
صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اور جو کوئی کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ آخرت کے ایمان لاتے ہیں ساتھ قرآن کے یا پیغمبر کے اور وہ اوپر نمازوں اپنی کے نگہبانی
کرنیوالے ہیں اسواسطے کہ نشان ایمان کا اور ستون دین کا نماز ہے **فائدہ** روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود بن عنسی نے دعویٰ پیغمبری کا کیا تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب جھوٹ دعوی انکے کے غمگین ہوئے آیت آگے کی نازل ہوئی کہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ
قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ اور کون بڑا ظالم ہے اس کسی سے کہ جوڑا اوپر اللہ تعالیٰ کے جھوٹ کو کہ میں پیغمبر ہوں یا کہا کہ وحی کی جاتی ہے
طرف میری اور حالانکہ وحی نہیں کیگئی طرف اسکے کوئی چیز وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ اور کون بڑا ظالم ہے اس کسی سے کہ کہا قریب ہے
کہ نازل کروں میں مانند اس چیز کے کہ نازل کی ہے اللہ تعالیٰ نے اور یہ بات عبد اللہ بن سعد نے کہی تھی کہ کاتب وحی کا تھا سو وقت کہ یہ آیت نازل ہوئی
کہ ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین یعنی البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے آدمی کو خلاصہ کیچڑ کے سے بعد اسکے خون بستہ ہوا اور مضغہ گوشت ہوا اور روی
تعجب کے اوپر زبان اسکی کے جاری ہوا کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لکھ آگے یہ آیت ہے عبد اللہ نے

شک کیا اور مرتد کہا کہ اگر محمد سچا ہے پس میری طرف بھی وحی کیجاتی ہی جیسے اوپر اُسکے کیجاتی ہی اور اگر جھوٹا ہی مینے بھی کہا جو کچھ وہ کہتا ہی وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ
الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِکَةُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْهِمْ ج اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ج اور اگر دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جسوقت کافر
ہوتے ہیں بیچ سختیوں اور ڈبکیوں موت کے اور فرشتے عذاب کے کھولنے والے ہوتے ہیں ہاتھوں اپنے کو واسطے قبض کرنے روح کے اور گرز آگ کے
مارتے ہیں کہ باہر نکالو تم روحوں اپنی کو بدنوں سے اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَکُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ
تَسْتَکْبِرُوْنَ ۝ آج کے دن کہ وقت مرنے تمھاری کا ہی بدلہ دیئے جاؤ گے تم عذاب خوار اور رسوا کرنیوالا بسبب اُس چیز کے کہ کہتے تھے تم اوپر اللہ تعالیٰ
کے سوائے سچ کے یعنی جھوٹ اور تھے تم آیتوں اُسکی سے تکبری اور سرکشی کرنیوالے وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی کَمَا خَلَقْنٰکُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَکْتُمْ مَّا
خَوَّلْنٰکُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِکُمْ ج اور البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس اکیلے کہ نہ مال ہی نہ اولاد نہ لشکر نہ خادم نہ یار نہ مددگار جیسے پیدا کیا تھا ہمنے تمکو پہلی بار
ماں کے پیٹ سے ننگے سر ننگے پاؤں اور چھوڑ آئے تم جو نعمت اور بخشش کہ دی تھی ہمنے تمکو پیچھے پیٹھوں اپنی کے نہ آگے بھیجی اور نہ ساتھ لائے تم وَمَا نَرٰی
مَعَکُمْ شُفَعَآءَکُمُ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِیْکُمْ شُرَکٰٓؤُا ط لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَیْنَکُمْ وَضَلَّ عَنْکُمْ مَّا کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ع اور نہیں دیکھتے ہیں ہم ساتھ ۱۱ ع ۱۷
تمھارے شفیعوں تمھاری کو ایسے شفیع کہ گمان کرتے تھے تم کہ تحقیق وہ بیچ پرورش تمھاری کے شریک خدا کے ہیں تحقیق کٹ گیا ملاپ درمیان تمھارے
اور گم ہوئی تمسے وہ چیز کہ گمان کرتے تھے تم اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی ط یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ط ذٰلِکُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰی
تُؤْفَکُوْنَ ۝ تحقیق اللہ تعالیٰ چیرنے والا دانے اور گٹھلی کا ہی باہر نکالتا ہی زندے کو مردے سے اور باہر نکالنے والا مردے کا ہی زندہ سے یہ زندہ کرنیوالا
اور مارنیوالا تمھارا اللہ تعالیٰ ہی پس کہاں پھیرے جاتے ہو تم اس سے فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ج وَجَعَلَ الَّیْلَ سَکَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ط ذٰلِکَ
تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ چیرنے والا صبح کا ہی اندھیری رات کے سے اور بنایا رات کو قرار اور آرام گاہ خلق کا اور بنایا سورج اور چاند کو حساب
سے مہینوں کا اور برسوں کا یہ کام اندازہ کرنا غالب جاننے والے کا ہی وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط قَدْ فَصَّلْنَا
الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ اور اللہ تعالیٰ جلشانہ کی ذات پاک ہی کہ بنایا واسطے تمھارے ستاروں کو تا یہ کہ راہ پاؤ تم ساتھ اُنکے بیچ اندھیروں جنگل کے
اور دریا کے تحقیق جدا جدا بیان کیا ہمنے نشانیوں کو واسطے اس گروہ کے کہ جانتے ہیں وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ
مُسْتَوْدَعٌ ط اور اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہی کہ پیدا کیا تمکو ایک ذات سے کہ آدم ہی پس تمھاری قرارگاہ ہی اور جائے امانت مستقر رحم ہی اور مستودع صلب
پدر یا مستقر قبر ہی اور مستودع دنیا ہی قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّفْقَهُوْنَ ۝ تحقیق تفصیل وار بیان کیا ہمنے نشانیوں قدرت کی کو واسطے اس
گروہ کے کہ سمجھتے ہیں وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ج فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ کُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاکِبًا ج اور
اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہی کہ نیچے اُتارا ہی آسمان سے پانی کو پس نکالی ہمنے اُس پانی سے روئیدگی ہر چیز کی پس باہر نکالا ہمنے اُس سے سبز کھیتی کو کہ باہر
نکالتے ہیں ہم اُس کھیتی سے دانے اوپر تلے ہونیوالے یعنی بالی جو کی اور گیہوں کی اور سوائے اُسکے وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ وَّجَنّٰتٍ
مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ط اور باہر نکالا ہمنے درخت کھجور کے سے کونپل اور کلی اُسکی سے خوشے نزدیک ہونے
والے زمین سے اور باہر نکالے ہمنے باغ انگوروں سے اور باہر نکالا زیتون کو اور انار کو مانند ہونیوالے آپس میں بیچ رنگ کے اور نہ مانند ہونے
والے بیچ مزے کے اُنْظُرُوْٓا اِلٰی ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَیَنْعِهٖ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکُمْ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ نگاہ کرو تم طرف میوہ ہر درخت کے جسوقت
میوہ دار ہوتا ہی کیا چھوٹا اور بے مزہ میوہ ہوتا ہی اور نگاہ کرو جسوقت پکتا ہی میوہ اُسکا کیا خوش شکل اور مزادار ہوتا ہی تحقیق بیچ ان چیزوں کے
تم کو البتہ نشانیاں قدرت کی ہیں واسطے اس گروہ کے کہ ایمان لاتے ہیں وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَکَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِیْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَیْرِ
عِلْمٍ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَصِفُوْنَ ع اور مقرر کیا کافروں اور مجوسیوں نے واسطے اللہ تعالیٰ کے شریک جنوں کو اور حالانکہ پیدا کیا ہے اللہ ۱۲ ع ۱۸
تعالیٰ نے جنوں کو اور چیرا اور ظاہر کیا واسطے اللہ تعالیٰ کے بیٹوں اور بیٹیوں کو جہالت سے اور پاک ہی اللہ تعالیٰ اور بلند ہی اللہ تعالیٰ جس چیز سے
کہ صفت کرتے ہیں فائدہ مجوسیوں نے کہا تھا کہ شیطان شریک خدائے تعالیٰ کا ہی نیکی کو خدا پیدا کرتا ہے اور اُس کو یزدان کہتے تھے اور
بدی کو شیطان پیدا کرتا ہی اور اسکو اہرمن کہتے تھے بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اَنّٰی یَکُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَکُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ط وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ ج

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ عجائب پیدا کرنیوالا آسمانوں کا اور زمین کا کیونکر اور کہاں سے ہووے اسکو بیٹا اور حالانکہ نہیں ہے واسطے اُس کے جورو اور پیدا کیا ہے سب چیز کو اور وہ ساتھ سب چیز کے جاننے والا ہے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ج وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ یہ تمھارا اللہ تعالیٰ پالنے والا تمھارا ہے نہیں ہے کوئی خدا سوائے اُسکے پیدا کرنیوالا ہر چیز کا پس بندگی کرو تم اسکی اور وہ اوپر سب چیز کے نگہبان ہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ج وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ نہیں پاتی ہیں اُسکو آنکھیں اور وہ پاتا ہے آنکھوں والوں کو اور اللہ تعالیٰ باریک بین خبردار ہے **فائدہ** یعنی آنکھ میں یہ قوت نہیں کہ اُسکو دیکھ لے مگر جو وہ آپ کو دکھاوے اسواسطے کہ لطیف ہے قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ط وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ تحقیق آئیں تمکو بینائیاں یعنی نشانیاں روشن پروردگار تمھارے سے پس جسنے دیکھا پس فائدہ واسطے ذات اُسکی کے ہے اور جو کوئی اندھا ہوا پس ضرر اوپر اُسکے ہے اور نہیں ہوں میں اوپر تمھارے نگہبان کہ تمسے نیک عمل کراؤں میں وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ اور اسیطرح پھیرتے ہیں ہم آیتوں کو اور تاکہ یہ کہیں مکے والے کہ سبق لیا ہے اور سیکھا ہے تونے کسی اور سے اور تاکہ بیان کریں ہم قرآن پاک کو واسطے اُس گروہ کے کہ جانتے ہیں کہ یہ کلام خدا کے ہیں آدمی کے نہیں ہیں **فائدہ** قریش گمان کرتے تھے کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم دو غلاموں سے سیکھتے ہیں کہ نام انکا جبیر اور یسار تھا روم کی بندی سے پکڑ آئے تھے اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ پیروی کر تو اے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم اُس چیز کی کہ وحی کیجاتی ہے طرف تیرے پروردگار تیرے سے نہیں ہے کوئی خدا بتعالیٰ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور منہ پھیر لے تو شرک کرنے والوں سے اور ان کی بات نہ سُن تو وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ط وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ج وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ اور اگر چاہتا اللہ توحید اُنکی نہ شریک کرتے کسی کو اور نہیں مقرر کیا ہمنے تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم اوپر کافروں کے نگہبان اور نہیں ہے تو اوپر اُنکے مختار وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا ۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ط اور نہ گالی دو تم اُن بتوں کو کہ پوجتے ہیں کافر سوائے اللہ تعالیٰ کے سو پس گالی دینگے کافر اللہ کو نادانی سے **شان نزول** سبب نزول اس آیت کا یہ تھا کہ جسوقت نازل ہوئی کہ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ یعنی تحقیق تم اے کافرو اور جو چیز کہ بندگی کرتے ہو تم سوائے اللہ تعالیٰ کے ایندھن دوزخ کا ہے قریش نے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زبان اپنی بند کر لے تو گالی دینے بتوں ہمارے کے سے اور نہیں تو ہم تیرے خدا کی ہجو کرینگے اور بعضی روایت میں ہے کہ مسلمان بتوں کو کافروں کے روبرو گالی دیتے تھے حقتعالیٰ نے فرمایا کہ جو گالی دینے کے لائق ہے اُسکو بھی گالی نہ دو تم تا یہ کہ جو گالی کے لائق نہیں ہے اُسکو گالی نہ دیویں كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اسی طرح آرایش دی ہے ہمنے واسطے ہر اُمت کے عمل اُنکے کو پس طرف پروردگار اُنکے کے ہے بازگشت اُنکی پس خبر دیگا اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے تھے **فائدہ** روایت ہے کہ سردار قریش کے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تو خبر دیتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام عصا اوپر پتھر کے مارتا تھا بارہ چشمے پانی کے جاری ہوتے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام مُردوں کو زندہ کرتا تھا اس طرح کی کوئی نشانی تو لا دے جب ایمان لاویں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نشانی چاہتے ہو تم سرداروں نے کہا کہ دعا کر تو پہاڑ صفا کا سونے کا ہو جاوے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اگر یہ معجزہ دکھاؤں میں تمکو سچ مانو گے تم مجھکو سرداروں نے قول و قرار کیا اور سخت قسمیں کھائیں کہ اگر یہ معجزہ دکھاوے تو تابعداری تیری کریں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چاہا کہ دعا کریں ناگاہ جبرئیل ع نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم تیری دعا سے پہاڑ صفا سونے کا کر دیویں پس اگر کافر ایمان نہ لاویں یا جادو کہیں عذاب جڑ اکھاڑنے کا اوپر اُنکے نازل ہوگا اگر چاہے تو یہ معجزہ ظاہر کریں ہم لیکن عذاب پیچھے ہے اور اگر چاہے تو دعا نکر کافر توبہ کریں فرمائشوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دوسری بات اختیار کی آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ط قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اور قسمیں کھائیں سرداروں قریش کے نے ساتھ اللہ کے سخت تر قسموں اپنی کے کہ البتہ اگر آوے اُنکو کوئی نشانی البتہ مقرر ایمان لاوینگے ہم ساتھ اُسکے کہہ اے محمد صلی اللہ و آلہ وسلم کہ نہیں ہیں نشانیاں مگر نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور کیا چیز خبر دیتی ہے تمکو ای مسلمانوں کہ تحقیق وہ نشانی جسوقت کہ آوے نہ ایمان لاوینگے کافر وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا

ع ١٣ 19 بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ اور پھیرتے ہیں ہم دلوں اُنکے کو ایمان سے اور آنکھوں انکی کو دیکھنے حق کے سے پس آخر ایمان نہ لاوینگے جیسے کہ ایمان
نہ لائے تھے ساتھ قرآن کے یا چاند پھٹنے کے اول بار اور چھوڑتے ہیں کافروں کو بیچ سرکشی اُنکی کے کہ حیران ہوویں **فائدہ** یعنی جنکو اللہ ہدایت دیتا ہے اول
ہی حق سُنکر انصاف سے قبول کرتے ہیں اور جسنے پہلے ہی ضد کی اگر نشانی بھی دیکھے تو کچھ حیلہ بنالے فرعون اُن نشانیوں پر ایمان نہ لایا

الجزء **وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰۗىِٕكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا**

اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۝ اور اگر تحقیق نازل کرتے ہم طرف کافروں کے فرشتوں کو اور باتیں کرتے اُن سے مُردے اور جمع کرتے
ہم اوپر اُنکے تمام چیزوں کو کہ دنیا میں ہیں گروہ گروہ تا شاہدی دیویں اوپر ایک ہونے اللہ کے اور رسالت پیغمبری کے نہ تھے کافر کہ ایمان لاویں مگر
یہ کہ چاہے اللہ تعالیٰ و لیکن بہت کافروں کے جہالت کرتے ہیں وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ
زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ اور جیسے کہ تیرے دشمن ہیں ای محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسیطرح مقرر کیا تھا ہمنے واسطے ہر پیغمبر کے دشمن شیطان
آدمیوں کے اور جنّوں کے کہ وسواس دلاتے تھے بعضے اُنکے طرف بعضوں کے جھوٹ باتیں بنائی ہوئیں واسطے پھسلانیکے وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ
وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝ اور اگر چاہتا پروردگار تیرا ایمان کافروں کا نکرتے کافر دشمنی پیغمبروں کی پس چھوڑ دے تو ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم کافروں کو اور جو
چیز کہ جھوٹ جوڑتے ہیں وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝ اور تا یہ کہ کان رکھیں
طرف اُسکے دل اُن لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے ہیں ساتھ آخرت کے اور تا یہ کہ پسند کریں اُس جھوٹ کو اور تا یہ کہ کسب کریں جو چیز وہ کسب کرنیوالے
ہیں گناہوں سے **فائدہ** یہ کئی آیتیں اُسپر اُتریں کہ کافر کہنے لگے مسلمان اپنا مارا کھاتے ہیں اور اللہ کا مارا نہیں کھاتے فرمایا کہ ایسے فریب کی باتیں طمع کی
شیطان سکھاتے ہیں انسانوں کو شبہہ ڈالنے کو عقل کا حکم نہیں حکم اللہ تعالیٰ کا ہے آگے کھول کر سمجھا دیا کہ مارنیوالا سب کا اللہ تعالیٰ ہے ولیکن اُسکے نام کو برکت
ہے جو اسکے نام پر ذبح ہوا سو حلال ہے جو بغیر اسکے مرگیا سو مُردار اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ آیا پس سوائے اللہ
کے ڈھونڈھوں میں قضیہ چکانے والا درمیان اپنے اور تمھارے اور حالانکہ اُسی نے نازل کیا ہے طرف تمہاری کتاب کو بیان کیا گیا ہے اُس میں حق اور
باطل اور جنکو دی ہے ہمنے کتاب توریت اور انجیل یعنی علما یہود کے جانتے ہیں کہ تحقیق قرآن نازل کیا گیا ہے پروردگار تیرے کی طرف سے ساتھ سچ کے
پس نہو تو خشک کرنیوالوں سے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ اور تمام ہوئی حجت
پروردگار تیرے کی توحید اور نبوت میں از روے سچ کے اور عدل کے اور نہیں ہے کوئی بدل کرنیوالا واسطے احکاموں اُسکے کے اور وہ سننے
والا جاننے والا ہے وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ اور اگر
فرمانبرداری کریگا تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہت اُن لوگوں کی کہ بیچ زمین مکے کے ہیں یعنی قریش گمراہ کر دیوینگے تجھکو راہ اللہ کی سے نہیں پیروی کرتے
ہیں قریش مگر گمان کی کہ باپ دادے ہمارے برحق تھے اور نہیں ہیں قریش مگر جھوٹ بولتے ہیں کہ شریک خدا کا ہے اور بعضے جانور خدا نے حرام کیے
ہیں اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ تحقیق پروردگار وہی دانا تر ہے اُس کسی کو کہ گمراہ ہوتا ہے
راہ اُسکی سے اور وہی دانا تر ہے ساتھ راہ پانیوالوں کے فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ پس کھاؤ تم اے مسلمانو اُس
جانور سے کہ ذکر کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اُسکے وقت ذبح کے اگر تم ہو ساتھ آیتوں اللہ کی کے ایمان لانیوالے وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اور کیا ہے تمکو کہ نہیں کھاتے ہو تم اُس جانور سے کہ ذکر کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اُسکے وقت ذبح کے
اور تحقیق بیان کی اللہ تعالیٰ نے واسطے تمھارے جو چیز کہ حرام کی ہے اوپر تمھارے اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَاۗىِٕهِمْ بِغَيْرِ
عِلْمٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ۝ مگر جو چیز کہ بیقرار کیے جاؤ تم طرف اُسکے حرام چیزوں سے وہ حلال ہو جاتی ہے اور تحقیق بہت آدمی گمراہ کرتے
ہیں خلق کو ساتھ آرزوؤں اپنی کے نادانی سے تحقیق پروردگار تیرا ای محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم وہی دانا تر ہے ساتھ حد سے گزرنیوالوں کے

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ٥ اور چھوڑ دو تم اے آدمیو ظاہر گناہ کا اور باطن گناہ کا تحقیق جو کوئی کہ کسب کرتے ہیں گناہ ظاہر اور باطن کا قریب ہے کہ جزا دیے جاوینگے ساتھ اُس چیز کے کہ کسب کرتے ہیں **فائدہ** بعضوں نے کہا ہی کہ گناہ ظاہر کا نکاح حرام عورتوں کا ہی اور گناہ باطن کا زنا ہی یا گناہ ظاہر کا جو ہاتھ پاؤں سے ہووے اور گناہ باطن کا جو دل سے ہووے یعنی خطرہ برا آوے یا گناہ ظاہر کا طلب نعمت دنیا کی اور گناہ باطن کا طلب نعمت آخرت کی اسواسطے کہ دونوں سبب مشغولی کے ہیں یا گناہ ظاہر کا جو خلق دیکھے اور گناہ باطن کا جو خلق نہ دیکھے یا گناہ ظاہر کا قول اور فعل بُرے ہیں اور گناہ باطن کا عقائد فاسد یا گناہ ظاہر اور باطن کا شکر نعمت ظاہر اور باطن کا نہ کرنا جیسے فرمایا ہی واسبغ علیکم نعمہ ظاہرۃ وباطنۃ یعنی تمام کی اللہ تعالی نے اوپر تمہارے نعمت ظاہر کی اور باطن کی وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ط وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ج وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ٥ اور نہ کھاؤ تم اُس چیز سے کہ نہیں ذکر کیا گیا ہی نام اللہ کا اوپر اُسکے وقت ذبح کے اور تحقیق وہ حرام ہی اور تحقیق شیاطین البتہ وسوسہ ڈالتے ہیں طرف دوستوں اپنے کے کہ کافر ہیں تا یہ کہ جھگڑیں تمسے کہ جو اللہ تعالی مارے حرام ہو اور جو تم مارو حلال ہو اور اگر فرمانبرداری کرو گے تم کافروں کی تحقیق تم البتہ مشرک ہو جاؤ گے **فائدہ** تفسیر میں آیا ہی کہ مشرکوں نے کہا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جو بکری کہ مرجاتی ہی مارنیوالا اُسکا کون ہی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے پیدا کیا تھا مشرکوں نے کہا کہ تعجب ہے کہ جس بکری کو اصحاب تیرے ماریں یا شکاری کتے ماریں حلال اور پاک ہووے اور جس بکری کو خدا مارے وہ حرام اور ناپاک ہووے مسلمانوں کے دل میں وسواس ہوا یہ آیت نازل ہوئی اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ آیا جو کوئی کہ تھا مردہ کفر اور جہالت اور گمراہی سے پس زندہ کیا ہمنے اُسکو اسلام سے اور گردانا ہمنے واسطے اُسکے نور ایمان کا کہ چلتا ہی ساتھ نور کے بیچ آدمیوں کے كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ط كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٥ مانند اُس کسی کے ہی کہ صفت اُسکی یہ ہو کہ بیچ اندھیری کے ہو نہیں ہی باہر آنیوالا اُنسے اسی طرح آرایش دی گئی ہے واسطے کافروں کے جو چیز کہ عمل کرتے ہیں **شان نزول** یہ آیت امیر حمزہؓ اور ابو جہل کے حق میں نازل ہوئی ہی کہ ابو جہل نے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ایک دن بہت ایذا دی اور بے ادبی نہایت کی اور گوبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر ڈالا اور امیر حمزہؓ اُسدن شکار کو گئے تھے جسوقت آئے شکار گاہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیحرمتی ابو جہل کی سے شکایت کی امیر حمزہؓ غصہ ہو کر ابو جہل کے پاس گئے اور کمان اوپر سر اُسکے کے زور سے ماری کہ کمان ٹوٹ گئی اور کلمہ شہادت کا پڑھا اور بتوں کو بُرا کہا اور مسلمان ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیت حضرت عمرؓ خطاب اور ابو جہل کے حق میں ہی کہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ایذا میں شریک تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ دونوں میں سے ایک کو ایمان نصیب کر حضرت عمرؓ کے حق میں قبول ہوئی اور صاحب نور کے ہوئے اور ابو جہل تاریکیوں کفر کی قید میں رہا وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ط وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ٥ اور جسطرح مکے کے سردار گنہگار ہیں اسیطرح مقرر کیا تھا ہمنے بیچ ہر شہر کے بڑوں کو گنہگار اُس شہر کے تا یہ کہ مکر کریں بیچ اس شہر کے پیغمبروں سے اور مکر نکرتے تھے مگر ساتھ ذاتوں اپنی کے کہ وبال مکر کا اوپر اُن ہی کے تھا اور خبر نہ رکھتے تھے کہ اوپر ہمارے ہوگا عذاب اُسکا **فائدہ** ابو جہل نے کہا تھا کہ ہمکو سب طرح کی شرافت ہی اب درمیان ہمارے پیغمبر پیدا ہوا ہی کہ اُسکی وحی آسمان سے آتی ہی ہم راضی ہونگے جبتک اوپر ہمارے بھی آسمان سے وحی آوے جیسے اوپر اُسکے آتی ہی اور ولید بن مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر پیغمبری برحق ہی میں محمدؐ سے لائق زیادہ ہوں کہ عمر میں بھی بڑا ہوں اور مال بھی بہت ہے یہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ط اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ط اور جسوقت آتی ہے کوئی آیت قرآن سے یا معجزہ آتا ہی کفار قریش کو کہتے ہیں ہرگز ایمان نہ لاوینگے ہم جبتک کہ دیے جاویں ہم مانند اُس معجزہ کے کہ دیے گئے ہیں پیغمبر اللہ تعالی کے اللہ دانا تر ہی جس مکان میں کہ رکھتا ہی پیغام اپنوں کو کہ عمر اور مال کے اوپر موقوف نہیں ہی پیغمبری سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ٥ قریب ہے کہ پہونچے گی اُن لوگوں کو کہ کفر کیا ہے خواری اور رسوائی نزدیک اللہ کے سے ہے اور عذاب سخت بھیجے گا بسبب اس چیز کے مکر کرتے تھے پیغمبر سے اور مسلمانوں سے فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ج وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ط پس جو کوئی کہ چاہتا ہی اللہ تعالی یہ کہ راہ سیدھی دکھاوے اسکو کھولتا ہے

ع

دل اسکو واسطے قبول اسلام کے اور جسکو چاہتا ہی اللہ تعالی گمراہ کری اُسکو راہ سیدھی سو کر دیتا ہی یعنی دل اُسکے کو تنگ بے نہایت تنگ قبول اسلام سے گویا کہ چڑھتا ہو وہ بیچ آسمان کے بھاگنے کو قبول کرنے حق کے سے كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ جیسے تنگ کرتا ہو دل کافروں کا اسی طرح تعینات کرتا ہی پلیدی کو یعنی عذاب اور لعنت کو اوپر اُنکے کہ ایمان نہیں لاتے ہیں **فائدہ** اور فرمایا تھا کہ کافر قسمیں کھاتے ہیں کہ ایک آیت دیکھیں تو البتہ یقین لاویں اور آپ نے فرمایا تھا کہ ہم نہ دینگے ایمان تو کیونکر لاوینگے بیچ مُردے حلال کرنے کے لئے حیلے نقل کئے اب اس بات کا جواب فرمایا تھا کہ جسکی عقل اسطرف چلے کہ اپنی بات نہ چھوڑے جو دلیل دیکھے کچھ حیلہ بنالے وہ نشان ہی گمراہی کا اور جسکی عقل چلے انصاف پر اور حکم برداری پر وہ نشان ہدایت ہے ان لوگوں میں نشانیاں ہیں گمراہی کی انکو کوئی آیت اثر نہ کریگی وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۝ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝ اور یہ اسلام راہ پروردگار تیرے کی ہی اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سیدھی تحقیق بیان کیا ہمنے آیتوں قرآن شریف کی کو واسطے اس گروہ کے کہ نصیحت پکڑتے ہیں **فائدہ** یعنی حکم برداری میں عقل کو دخل نہ دینا سیدھی راہ ہے لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ واسطے نصیحت پکڑنے والوں کے گھر سلامتی کا ہی یعنی بہشت ذخیرہ نزدیک پروردگار اُنکے کے اور اللہ تعالی یاری کرنیوالا اور کارساز اور مددگار اُنکا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے تھے سچ ماننے پیغمبروں کے سو وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اور یاد کر اے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم جس دن جمع کریگا اللہ تعالی جنوں اور آدمیوں کو تمام اور کہینگے کہ اے گروہ جنوں کے بہتوں کو لیا تمنے آدمیوں سے یعنی گمراہ کیا اور کہینگے دوست شیطانوں کے آدمیوں میں سے کہ اے پروردگار ہمارے فائدہ مندی کی بعضے ہمارے نے ساتھ بعضے کے فائدہ مندی آدمیوں کی جنوں سے یہ ہے کہ طرف آرزوؤں نفس کے راہ دکھائی آدمیوں کو اور فائدہ مندی جنوں کی آدمیوں سے یہ ہی کہ تابعدار جنوں کے ہوگئے آدمی وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ اور کہینگے کہ پہونچے ہم وقت اپنے کو کہ وقت مقرر کیا تھا تونے واسطے ہمارے اب ہمارا کیا حال ہو کہے گا اللہ تعالی کہ آگ دوزخ کی جاے لیٹنے تمہارے کی ہی اور مکان تمہارے ہمیشہ رہنے والے ہو بیچ اُسکے مگر جبتک چاہے اللہ تعالی کہ آگ میں نہ رہو اور ٹھنڈ کی دوزخ میں جاؤ تم تحقیق پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باحکمت جاننے والا ہے **فائدہ** دنیا میں انسان بُت پوجتے ہیں وہ فی الحقیقت جن ہیں اس خیال پر کہ وہ ہماری حاجت دینگے اُن کو نیاز بین چڑھاتے ہیں جب آخرت میں وہ جن اور انسان برابر پکڑے جاوینگے تب یوں عذر کرینگے کہ ہمنے پوجا نہیں لیکن آپس کی کارروائی کرتے تھے یہ جو فرمایا کہ آگ میں رہا کریں مگر جو چاہی اللہ تعالی اسواسطے کہ اگر عذاب دوزخ دائم ہے تو اُسی کے چاہنے سے ہے وہ چاہے تو موقوف کرے لیکن ایک چیز چاہ چکا وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًاۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ع اور اسی طرح تعینات کرتے ہیں ہم بعضے ظالموں کو اوپر بعضوں کے دنیا میں ساتھ اس چیز کے کہ کسب کرتے ہیں گناہوں سے يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ اے گروہ جنوں کے اور آدمیوں کے آیا نہیں آئے تھے تمکو پیغمبر تم میں سے کہ پڑھتے تھے اوپر تمہارے آیتیں میری اور ڈراتے تھے تمکو دیکھنے آج کے دن تمہاری سے یہ جو دن ہی قیامت کا قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ کہینگے جواب میں کہ شاہدی دی ہمنے اوپر ذاتوں اپنی کے یعنی اقرار کیا ہمنے کفر کا اور بھسلا دیا ان کو زندگی دنیا کی نے اور شاہدی دیوینگے اوپر ذاتوں اپنی کے کہ تحقیق وہ تھے کفر کرنیوالے ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰي بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝ یہ بھیجنا پیغمبروں کا اسواسطے ہی کہ نہیں ہی پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہلاک کرنیوالا شہروں کا ساتھ ظلم کے اور حالانکہ رہنے والے اُس شہر کے بیخبر ہو ویں کہ پیغمبر اُن کے پاس نہ آیا ہو وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور واسطے ہر عمل کرنے والے کے مراتب ہیں ثواب اور عذاب سے جس چیز سے کہ عمل کیا ہے اور نہیں ہے پروردگار تیرا اے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیخبر جس چیز سے کہ عمل کرتے ہیں آدمی وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاۗءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۝ۭ اور پروردگار تیرا ای محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم بے پرواہ ہی بندگی بندوں کی سی صاحب رحمت کا اگر چاہی دور کری تمکو اور خلیفہ اور جانشین تمھارا

کرے پیچھے تمھاری جس چیز کو چاہے پیدائش اپنی سو جیسے کہ پیدا کیا تمکو اولاد قوم دوسری کی سو اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ تحقیق جو چیز کہ وعدہ کیے جاتے ہو تم قیامت اور حساب سو البتہ آنیوالی ہے بیشک اور نہیں ہو تم عاجز کرنیوالے اللہ تعالےٰ کے کہ قیامت نہ کرنے دو تم اسکو قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ج فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ لا مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ط اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے میری قوم کہ قریش ہو عمل کرو تم اوپر حالت اپنی کے کہ حالت کفر ہے اور ایذا دینی میری کے ہے تحقیق میں بھی عمل کرنیوالا ہوں پس قریب ہے کہ جانو گے تم اُس کسی کو کہ ہوگی واسطے اُسکے نکوئی آخرت کی تحقیق چھٹکارا نہ پاویں گے کافر عذاب سے **شان نزول** روایت ہے کہ مشرک عرب کے بیچ میں کھیتی کے ایک لکیر کھینچتے اور آدھی کھیتی واسطے اللہ تعالیٰ کے اور آدھی واسطے بتوں کے مقرر کرتے تھے اور اسی طرح چارپایوں کو قسمت کرتے بعضے واسطے خدا کے اور بعضے واسطے بتوں کے ٹھہراتے جو حصہ کہ خدا کا ہوتا مہمانوں کو اور فقیروں کو دیتے اور جو حصہ کہ بتوں کا ہوتا مجاوروں اور خادموں کو دیتے اور اگر حصہ خدا کا بہتر ہوتا بدل کرتے ساتھ حصے بتوں کے اور اگر حصہ بتوں کا بہتر ہوتا اوپر حال اپنے کے رکھتے اور کہتے کہ خدا تو نگر ہے بہتر نہ ہوا اور اگر حصہ بتوں کا حصے خدا کے میں مل جاتا تمام بتوں کا کر دیتے اور کہتے کہ یہ محتاج ہیں حق تعالیٰ نے اس حال سے خبر دی آگے کی آیت میں کہ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ج اور مقرر کیا مشرکوں نے واسطے اللہ تعالےٰ کے اُس چیز سے کہ پیدا کیا ہے اللہ نے کھیتی سے اور چارپایوں سے حصہ پس کہا کہ یہ حصہ واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے ساتھ جھوٹ گمان اپنے کے اور یہ حصہ واسطے بتوں ہمارے کے ہے فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ج وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ط سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ پس جو حصہ کہ واسطے بتوں انکے کے ہوتا نہ پہونچتا طرف اللہ تعالیٰ کے اور جو حصہ کہ ہوتا واسطے اللہ کے پس وہ پہونچتا ہے طرف بتوں اُن کے کے یعنی بہتر واسطے بتوں کے ہوتا بری چیز ہے کہ حکم کرتے ہیں **فائدہ** اب جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی نیاز دینی یہ کہ اُسکی راہ میں جنکو دلواوے اُنکو دینا اسکا فائدہ اسکو نہیں پہونچتا اُسکی حکم برداری ہے اور چیز سے فقیر کو فائدہ اور ثواب سے فائدہ دینے والے کا پھر جو کسی بزرگ کے واسطے کچھ دی اگر اسی وضع پر دی تو شرک ہے جسپر اللہ تعالیٰ نے الزام دیا مگر اُس بزرگ کو اپنی جگہ ٹھہراوے کہ اسکی طرف سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنکو کہا اُن کو دے تو حکم برداری اللہ تعالیٰ کی اور وہ چیز فقیر کو اور ثواب اُس شخص کے بدلے اُس بزرگ کو ملے یا اُس فقیر کی جگہ ٹھہرادے کہ چیز اسکی کردے پھر اُسکی چیز لوگوں کے کام آئی تو اُسکو ثواب ہوا یہ صورت مشکوک ہے پہلی صورت بیشک ہے وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ اور اسی طرح آرائش دی ہے واسطے بتوں کے مشرکوں سے قتل کرنے اولاد اُنکی کے شریکوں اُنکے نے لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ج وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝ تا یہ کہ ہلاک کریں اُنکو اور اسواسطے کو پوشیدہ کریں اوپر انکے دین اُن کے اور اگر چاہتا اللہ نکرتے مشرک قتل اولاد کو پس چھوڑ دے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو اور اُس چیز کو کہ جھوٹ بولتے ہیں وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لا لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ اور کہا مشرکوں نے کہ یہ حصہ بتوں کا چارپائے اور کھیتی حرام ہے کہ کھاوے اُسکو مگر جو کوئی کہ چاہیں ہم یعنی خادم بتخانہ کے ساتھ گمان اپنے کے وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ط سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ اور کہا مشرکوں نے یہ کہ چارپائے ہیں کہ حرام کی گئی ہے پیٹھیں اُنکی واسطے بوجھ کے اور سواری کے اور چارپائے ہیں قربانی بتوں کی کہ نہیں ذکر کرتے ہیں نام اللہ تعالےٰ کا اوپر ذبح کرنے اُنکے کے واسطے جھوٹ جوڑنے کے اوپر اللہ تعالیٰ کے جلدی بدلہ دیگا اللہ تعالیٰ اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ جھوٹ جوڑتے ہیں وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ج اور کہا مشرکوں نے کہ جو چیز بیچ پیٹوں ان چارپایوں کے ہے یعنی بچے خالص اور حلال ہے واسطے مردوں ہمارے کے اور حرام کیا گیا ہے اوپر عورتوں ہماری کے اگر جیتا نکلے وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ط سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ط اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ اور اگر بچہ پیٹ کا ہوتا مردہ پس وہ بیچ اُسکے شریک ہوتے مرد اور عورت دونوں کھاتے قریب ہے کہ بدلہ دیگا اللہ انکو صفت کرنے اُنکے کا تحقیق اللہ باحکمت جاننے والا ہے **فائدہ** ایک یہ مسئلہ بھی بنایا تھا کہ جانور ذبح کیا اُسکے پیٹ میں سے بچہ نکلا اگر زندہ نکلے تو مرد کھاویں اور عورتیں نہ کھاویں اور مُردہ نکلے تو سب کھاویں بے سند مسئلہ بنانا سخت گناہ ہے اسپر انکو الزام دیا ہمارے دین میں مرد اور عورت کا کچھ فرق نہیں اگر زندہ نکلے تو ذبح کر کر حلال ہے بغیر ذبح مردار اور اگر مُردہ نکلے اور معلوم ہو کہ جان پڑی تھی تو امام اعظم کے

ع ۱۲ الربع

نزدیک حلال نہیں قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۭ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ع تحقیق زیانکاری کی اُن لوگوں نے کہ قتل کیا اولاد اپنی کو بے عقلی اور بے علمی سے بعضے عرب بیٹیوں کو قتل کرتے تھے کہ بڑی ہونگی تو جہیز دینا پڑیگا اور حرام کیا اُس چیز کو کہ رزق دیا ہے انکو اللہ تعالیٰ نے حلال جانوروں سے واسطے جھوٹ جوڑنے کے اوپر اللہ تعالیٰ کے تحقیق گمراہ ہوئے اور نہ تھے راہ پانے والے وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ اور اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہے کہ پیدا کیا باغوں انگوروں کے کو چھتا کیے گئے اور غیر چھتا کیے گئے زمین دوز اور بعضوں نے کہا ہے کہ معروشات وہ ہے کہ آدمیوں نے ہاتھ سے بویا اور غیر معروشات وہ ہے کہ پہاڑوں میں اور جنگلوں میں اگا ہو وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اور پیدا کیا درخت کھجور کو اور کھیتی کو کہ جدا جدا ہیں میوے اُسکے اور پیدا کیا زیتون کو اور انار کو کہ مانند ایک دوسرے کے ہیں پتے اُسکے اور مانند نہیں ہے مزہ میوے اُسکے کا کوئی میٹھا ہے کوئی کھٹا ہے کوئی میانہ ہے كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۙ کھاؤ تم میوے ہر ایک کے سے کچا بھی اور پکا بھی جسوقت میوہ پیدا کرے اور دو تم حق میوے کا اور کھیتی کا دن کاٹنے اسکے کے یعنی صدقہ نہ زکوٰۃ اسواسطے کہ زکوٰۃ مدینے میں فرض ہوئی ہے اور یہ آیت مکے میں اُتری ہے ثابت بن قیس صحابی تھا کہ پانسو درخت کھجور کے تھے جھاڑ سب کے کاٹے اور تصدیق کیے آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تُسْرِفُوْا یعنی زیادتی نکرو اور حد سے نہ گزرو صدقہ دینے میں تحقیق اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا حد سے گزرنے والوں کو وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے چارپایوں سے بوجھ اٹھانیوالے مانند اونٹ اور گائے کے اور پیدا کیا لائق ذبح کرنیکے مانند بکری اور دُنبے کے کھاؤ تم جس چیز سے کہ رزق دیا ہے تمکو اللہ تعالیٰ نے اور پیروی نکرو تم قدموں شیطان کی کہ حلال کو حرام کرو اور حرام کو حلال تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ظاہر ہے ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے چارپایوں سے آٹھ فردوں کو کہ چار جوڑی ہیں بھیڑ سے دو کو پیدا کیا نر اور مادہ اور بکری سے پیدا کیا دو کو نر اور مادہ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آیا دونروں کو حرام کیا ہے اللہ نے یا دو مادہ کو حرام کیا اُس چیز کو شامل ہیں اوپر اُسکے بچہ دان دو مادؤنکے یعنی بھیڑ اور بکری کے نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۙ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۭ خبر دو تم مجکو ساتھ علم کے اگر ہو تم سچ بولنے والے اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اونٹ سے دو فردوں کو کہ نر اور مادہ ہے اور پیدا کیا گائے سے دو فردوں کو کہ نر اور مادہ ہے قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ کہہ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا دو نر حرام کیے ہیں اللہ تعالیٰ نے یا دو مادائیں حرام کی تھیں یا حرام کیا تھا جو چیز کہ شامل ہیں اوپر اُسکے بچہ دان دو مادؤں کے یعنی اونٹنی کی اور گائے کی اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاۗءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِھٰذَا ۚ آیا تھے تم حاضر اور موجود جسوقت کہ وصیت کی تھی اللہ تعالیٰ نے تمکو ساتھ اس حرام کرنے کے **شان نزول** سبب نزول اس آیت کا یہ تھا کہ عوف بن مالک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حلال کیا تو نے جو کچھ کہ حرام کیا تھا باپ دادوں ہمارے نے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے باپ داوؤں کے حرام کیے سے حرام نہیں ہوتا اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے چارپایوں کو واسطے کھانے کے اور نفع کے پیدا کیا ہے پس تم بعضے جانوروں کو بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حام ٹھہرا کر حرام کرتے ہو اور یہ حرام کرنا تمہارا بسبب نر کے ہے یا مادہ کے ہے یا پیٹ کے بچے کے ہے عوف خاموش ہوا کہ اگر کہتا ہوں کہ حرام کرنا بسبب نر کے ہے پس تمام نر چاہیئے حرام ہوویں اور اگر کہتا ہوں کہ بسبب مادہ کے ہے پس تمام مادائیں حرام ہوئیں اور اگر بسبب بچے کے ہے پس چاہیئے کہ تمام بچے حرام ہوویں آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اے مالک بات کیوں نہیں کرتا ہے تو عوف نے کہا کہ تو بات کہہ میں سنونگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت اسکے روبرو پڑھی فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۧ کون بڑا ظالم ہے اُس کسی سے کہ جوڑا اوپر اللہ تعالیٰ کے جھوٹ ع ۱۷

فائدہ نواب صدیق حسن خاں صاحب مرحوم نے ترجمان قرآن شریف میں کہا ہے کہ جمہور اہل علم نے کہا ہے کہ یہ آیت مکی ہے اور زکوٰۃ مدینے میں سنہ ۲ دوم ہجری میں فرض ہوئی ہے شعبی نے کہا مال میں حق ہے سوا زکوٰۃ کے صحابہ سوا زکوٰۃ کے بھی کچھ دیا کرتے تھے واحدی رازی اسی پر راضی ہیں ابو العالیہ نے کہا دن حصاد کے کچھ ذرا دیتے تھے پھر بہت سا دینے لگے اسپر اللہ نے اسراف سے روکا ابن جریج نے کہا یہ آیت حق میں ثابت ابن قیس بن شماس کے اتری ہے انہوں نے اپنی کھجور کاٹی تھی کہا آج کے دن جو کوئی آوے گا اوسکو کھلاؤں گا اتنا کھلایا کہ شام تک ایک کھجور بھی نہ بچی اوس پر یہ آیت آئی لا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین ۱۲

حرام اور حلال میں تا یہ کہ گمراہ کرے آدمیوں کو ساتھ نادانی کے تحقیق اللہ سیدھی راہ نہیں دکھاتا ہے گروہ ظلم کرنیوالوں کو مراد عمرو بن یحییٰ ہے کہ بنیاد اس قاعدے کی رکھی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مینے اسکو دوزخ میں دیکھا ہے کہ دوزخ والے بدبو آنتوں اسکی سے دکھ میں تھے مشرکوں نے جسوقت یہ آیت سُنی کہا کہ تمام چارپائے حلال ہو گئے پس حرام کونسا ہے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ نہیں پاتا ہوں میں بیچ اس چیز کے کہ وحی کیجاتی ہے طرف میری حرام کیا گیا اوپر کھانیوالے کے کہ کھاتا ہے اسکو مگر یہ کہ ہووے وہ چیز مردار یا خون بہتا ہوا یا گوشت خوک کا پس تحقیق گوشت خوک کا پلید ہے نجس اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ یا ذبح کیا گیا ہو از روے فسق کے کہ آواز کیگئی ہو وقت ذبح اسکے کے واسطے سوائے اللہ تعالیٰ کے یعنی واسطے بتوں کے ذبح کیا گیا ہووے پس جو کوئی بیقرار ہووے طرف کھانے ان چیزوں کے نہ ظلم کرنیوالا ہو اور نہ حد سے گزرنیوالا ہو کھانے میں حرام کے پس تحقیق پروردگار تیرا بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے وَعَلَی الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِیْ ظُفُرٍ ۚ اور اوپر ان لوگوں کے کہ یہودی ہوئے تھے حرام کیا تھا ہمنے ہر جانور صاحب ناخون کا مانند اونٹ کے یا شتر مرغ کے وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَایَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ اور گائے سے اور بکری سے حرام کیا ہمنے اوپر انکے چربیاں دونوں کی مگر جو چربی کہ اٹھاتی تھیں پیٹھیں ان دونوں کی یا جو چربی کہ لگی ہوئی آنتوں سے یا جو چربی کہ ملی ہوتی ساتھ ہڈیوں کے وہ حلال تھیں ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِبَغْیِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ یہ حرام کرنا ان چیزوں کا بدلا دیا تھا ہمنے انکو ساتھ ظلم انکے کے اور تحقیق ہم البتہ سچ بولنے والے ہیں تمام چیزوں میں فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا یُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ۝ پس اگر جھٹلاویں تجھکو کافر اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان چیزوں میں پس کہہ کہ پروردگار تمھارا صاحب رحمت کشادہ کا ہے جلدی نہیں پکڑتا ہے تمکو عذاب میں باوجود جھٹلانے تمھارے کے اور پھیرا نہ جاویگا عذاب اسکا گروہ گنہگاروں کے سے سَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ ؕ شتاب ہے کہ کہینگے وہ کوئی کہ شرک کیا ہے اگر چاہتا اللہ تو شرک نکرتے ہم اور نہ باپ دادے ہمارے اور نہ حرام کرتے ہم کسی چیز سے یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارا شرک اور حرام کرنا چاہا ہے یہ بات جھوٹے سے کہتے تھے كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰی ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۝ اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے کہ آگے انسے تھے جبتک کہ چکھا عذاب ہمارا کہہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ آیا ہے نزدیک تمھارے کچھ علم سے پس باہر لاؤ تم اسکو تم واسطے ہمارے نہیں پیروی کرتے ہو تم مگر گمان کی اور اور نہیں ہو تم مگر جھوٹ بولتے ہو تم **فائدہ** کافروں کا شبہہ ہے کہ اگر ہمارے کام اللہ تعالیٰ کو پسند نہوتے تو ہمکو کرنے نہ دیتا اسکا جواب فرمایا اگلوں کو گناہ پر کیوں پکڑا معلوم ہوا کہ وہ بھی ایک مدت سے ناپسند کام کرتے تھے اور اللہ نہ پکڑتا تھا آخر پکڑا قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اگر تمھارے پاس حجت نہیں ہے پس واسطے اللہ کے ہے حجت پہونچنے والی نہایت صحت کو پس اگر چاہتا اللہ البتہ ہدایت کرتا تم سب کو قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِیْنَ یَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ لاؤ تم شاہدوں اپنے کو ایسے شاہد کہ شاہدی دیویں کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے ان چیزوں کو پس اگر شاہدی دیویں جھوٹی کہ خدا نے حرام کیا ہے پس تو نہ شاہدی دے ساتھ انکے وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ۝ اور پیروی نکر تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آرزوؤں ان لوگوں کی کہ جھٹلایا انہوں نے آیتوں ہماری کو اور پیروی نکر تو انکی کہ ایمان نہیں لاتے ہیں ساتھ آیتوں ہماری کے اور وہ ساتھ پروردگار اپنے کے برابر کرتے ہیں بتوں کو بندگی میں قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَیْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْـًٔا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ۚ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ آؤ تم پڑھوں میں جو چیز کہ حرام کی ہے پروردگار تمھارے نے اوپر تمھارے اور وہ دس چیزیں ہیں اول یہ ہے کہ شریک نکرو تم ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اور دوسری نیکی کرو تم ساتھ ماں باپ کے نیکی کرنا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِیَّاهُمْ ۚ اور قتل نہ کرو تم اولاد اپنی کو سبب محتاجگی فقیری کے سے ہم روزی دیتے ہیں تمکو اور انکو وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ اور نزدیک نہ جاؤ تم بیحیائیوں کے جو بیحیائی کہ ظاہر ہے اُس سے اور جو بیحیائی کہ پوشیدہ ہے مراد بیحیائیوں سے زنا ہے اور اسباب اسکی **فائدہ** شرار عرب کے پوشیدہ آدمیوں سے زنا کرتے تھے اور اوباش اور بیباک ظاہر زنا کرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ نزدیک نہ جاؤ تم دونوں قسم زنا کے بعضوں نے کہا ہے کہ بیحیائی ظاہر کی شراب ہے

اور باطن کی زنا ہو یا بیحیائی ظاہر کی جو ہاتھ پانوں سے ہو اور باطن کی جو نیت سے ہو وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ؁ اور قتل نکرو تم اُس ذات کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے قتل اُسکا مگر ساتھ سچ کے کہ قصاص ہووے یا مرتد ہووے یا زانی محصن ہو ان تینوں
کا قتل سچ ہے اور درست ہے یہ چار تھے اور ایک امر وصیت کی ہے تمکو اللہ نے اور حکم کیا ہے ساتھ نگاہ رکھنے اسکے کے شاید کہ تم عقل میں لاؤ اور جانو کہ سیدھی
راہ یہ ہے وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ج وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ اور نزدیک نہ جاؤ تم مال یتیم کے مگر
ساتھ اُس خصلت کے کہ وہ نیک تر ہے یعنی ضائع ہونے سے نگاہ رکھو اور سوداگری سے زیادہ کرو اور آپ بھی نہ کھاؤ اور کسی اور کو نہ دو جب تک کہ پہونچے
یتیم وقت اپنی کو یعنی بالغ ہووے اور پورا کرو تم پیمان کو اور ترازو کو ساتھ عدل اور برابر ہونے کے پیچھے نزول ہونے اس آیت کے اصحابوں نے کہا
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم قادر نہیں ہیں کہ تولنے ترازو کے میں دو پلڑے برابر ہوویں کہ ایک بال برابر جھکے نہیں آگے کی آیت نازل ہوئی کہ
لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ج وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ج وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا نہیں تکلیف دیتے ہیں ہم کسی آدمی کو مگر موافق طاقت
اُسکی کے یعنی اگر تولنے اور ناپنے میں بے قصد تقصیر ہو جاوے۔ اور عزیمت اس کے عدل کی ہو۔ معاف کرینگے ہم اور جسوقت بات کہو تم حکومت میں یا
گواہی میں پس سچ کہو تم اگرچہ گواہی دیا گیا صاحب ناتے کا ہووے رعایت ناتے کی نکرو اور ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے وفا کرو ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ؁ یہ تین امر اور ایک نئی وصیت کی اللہ تعالیٰ نے تمکو ساتھ اسکے شاید کہ تم نصیحت پکڑو وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ج
وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ط ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ؁ اور تحقیق یہ راہ میری ہے سیدھی بہشت کو پس پیروی کرو تم اُسکی
اور پیروی نکرو تم اور راہوں کی پس جدا کرینگی وہ راہیں تمکو راہ اللہ تعالیٰ سے یہ احکام تمکو وصیت کی ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ اسکے شاید کہ تم پرہیزگاری کرو
گمراہی سے عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے واسطے ہمارے ایک لکیر سیدھی کھینچی اور فرمایا۔ یہ لکیر راہ اللہ تعالیٰ کی ہے
اور دائیں اور بائیں اسکے لکیریں کھینچیں اور فرمایا کہ یہ راہیں کہ ہیں اوپر ہر راہ کے شیطان مؤکل ہے کہ بلاتا ہے اپنی طرف ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ پس دی ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو توریت واسطے تمام کرنے نعمت کے اوپر اُس کسی کے کہ نیک کرے عمل کو
وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ؁ اور واسطے بیان کرنے چیز کے دین سے اور ہدایت اور بخشش ع ۱۹
تھی شاید کہ بنی اسرائیل ساتھ ملاقات پروردگار اپنے کے ایمان لاویں وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ؁ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ
اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ص وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ؁ اور یہ قرآن کتاب ہے کہ نیچے بھیجا ہے ہم نے اُسکو بابرکت پس پیروی
کرو تم اُسکی اور ڈرو تم مخالفت اُسکی سے شاید کہ تم رحم کیے جاؤ تاکہ یہ نہ کہو تم کہ سوائے اسکے نہیں ہے کہ نیچے بھیجی گئی تھی کتاب اوپر دو گروہوں کے آگے ہم سے
کہ یہود اور نصاریٰ تھے اور تحقیق تھے ہم پڑھنے اُنکے سے البتہ بیخبر کہ ہماری زبان عربی ہے اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى
مِنْهُمْ ج فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ج یا نہ کہو تم کہ اگر تحقیق اُتاری جاتی اوپر ہمارے کتاب البتہ ہوتے ہم بہت راہ
پانیوالے اُنسے پس تحقیق آئیں تمکو حجتیں روشن پروردگار تمہاری کی طرف سے اور ہدایت اور بخشش آئی فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ط سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ؁ پس کون بڑا ظالم ہے اُس کسی
کہ جھٹلایا آیتوں اللہ تعالیٰ کی کو اور روگردانی کی اُنسے قریب ہے کہ بدلہ دینگے ہم انکو کہ روگردانی کرتے ہیں آیتوں ہماری سے بڑا عذاب بسبب اس چیز کے کہ روگردانی کرتے تھے
هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ط نہیں انتظار کرتے ہیں کافر بعد جھٹلانے قرآن اور پیغمبر کے مگر یہ کہ آویں انکو فرشتے
واسطے قبض ارواح کے یا فرشتے عذاب کے آویں یا آوے حکم پروردگار تیرے کا اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وہ نشانیاں قیامت کی ہیں دجال کا نکلنا
اور دابۃ الارض کا اور عیسیٰ کا نیچے اُترنا اور ظہور امام مہدی کا اور یاجوج ماجوج کا یا آوے بعضی نشانیوں پروردگار تیرے کی کہ وہ طلوع آفتاب
ہے مغرب کی طرف سے يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ط
جسدن آویگی بعضی نشانیاں پروردگار تیرے کی کہ طلوع آفتاب ہے مغرب سے فائدہ نکرے گا کسی آدمی کو ایمان اُسکا کہ ایمان نہ لایا تھا آگے اس سے یا
کسب نہ کیا تھا بیچ ایمان اپنے کے نیکی **فائدہ** حدیث میں آیا ہے کہ جس رات کو صبح کو آفتاب مغرب سے طلوع کریگا وہ رات لمبی ہوگی اور درازی اُس کی

تہجد اور وظیفہ پڑھنے والے معلوم کرینگے کہ جسوقت وظیفہ سے فارغ ہونگے اور انتظار صبح کا کرینگے صبح نہ نکلیگی پھر وظیفہ شروع کرینگے جب تمام ہوگا اور نشان صبح کا ظاہر نہوگا جانینگے کہ کچھ اسرار الٰہی ظاہر ہوگا رونا اور توبہ اور استغفار کرینگے جب تک کہ صبح مغرب کیطرف سے ظاہر ہوگی اور آفتاب مغرب کی طرف سے نکلیگا بے روشنی تمام خلق دیکھیگی ایمان بیقراری کا ہوجاویگا اور قبول نہوگا اور دروازے توبہ کے بند ہونگے اور یہ حال جب ہوگا ایک سو بیس برس قیامت کے رہینگے قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۔ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کہ انتظار کرو تم ان نشانیوں کا تحقیق ہم بھی انتظار کرنیوالے ہیں کہ برا حال کس کا ہوگا ہمارا یا تمہارا اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ تحقیق جن لوگوں نے کہ پراگندہ کیا دین اپنے کو اور ہوگئے گروہ گروہ نہیں ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انسے بیچ کسی چیز کے یعنی تو ان سے بیزار ہے سوائے اسکے نہیں ہے کہ حکم ان کا طرف اللہ تعالیٰ کے ہے پس خبر دیگا اللہ تعالیٰ انکو ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے تھے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۔ جو کوئی لاتا ہے ایک نیکی پس واسطے اُسکے دس نیکیاں ہیں اور جو کوئی لاتا ہے ایک بدی پس نہیں بدلہ دیا جاویگا مگر مانند اسکے اور وہ ظلم نہ کیے جاوینگے قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۔ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تحقیق ہدایت کی ہے مجھکو پروردگار میرے نے طرف راہ سیدھی کے دین قایم ہے ملت ابراہیم علیہ السلام کی در حالیکہ رغبت کرنیوالا تھا ابراہیم تمام دینوں سے طرف دین حق کے اور نہ تھا ابراہیم شرک کرنیوالوں سے قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ کہہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کہ تحقیق نماز میری اور قربانی میری اور حج میرا اور جینا اور مرنا میرا واسطے اللہ کے ہے کہ پروردگار جہان والوں کا ہے لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ نہیں ہے کوئی شریک واسطے اُسکے اور ساتھ اسی بات کے حکم کیا گیا ہوں میں اور میں پہلا مسلمانوں کا ہوں اسواسطے کہ اسلام پیغمبر کا سب سے اول ہے قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ کہہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ آیا سوائے اللہ تعالیٰ کے ڈھونڈھوں میں کسی اور خدا کو اور حالانکہ وہی پروردگار سب چیز کا ہے اور نہیں کسب کرتا ہے کوئی آدمی گناہوں کا مگر اوپر اُسی کے ہے عذاب اُس کا اور نہ اُٹھاویگا کوئی اُٹھانے والا بوجھ دوسری کا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۔ پس طرف پروردگار تمہارے کے رجوع کرنا تمہارا ہے پس خبر دیگا تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ بیچ اُسکے اختلاف کرتے تھے تم مقدمہ دین کے سے وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ اور اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہے کہ مقرر کیا ہے تمکو خلیفے زمین کے اور بلند کیا ہے بعضے تمہارے کو اوپر بعضوں کے از روے درجوں کے یعنی بعضوں کو بزرگ اور تونگر کیا ہے تا یہ کہ آزماوے اللہ تعالیٰ تمکو بیچ اُس چیز کے کہ دی ہے تمکو مال اور جاہ سے تحقیق پروردگار تیرا اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم جلد عذاب کرنے والا ہے ناشکروں کو اور بے صبروں کو اور تحقیق وہی اللہ بخشنے والا ہے مہربان شکر اور صبر کرنے والوں کو ع ۲۰ ۷

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّیَّةٌ   بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   وَهِیَ مِائَتَانِ وَسِتُّ اٰیَاتٍ

الٓمّٓصٓ ۚ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَیْكَ فَلَا یَكُنْ فِیْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ یہ حروف نام قرآن کا ہے یا نام اس سورہ کا ہے یا یہ حرف اشارت ہے طرف اسم الٰہی کے الف سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اور لام سے لطیف اور میم سے ملک اور صاد سے صبور یا معنی یہ ہیں کہ میں اللہ ہوں دانا تر کہ جدا کرتا ہوں حق کو باطل سے یہ قرآن کتاب ہے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کہ بھیجی گئی ہے طرف تیرے پس چاہیئے کہ نہووے بیچ دل تیرے کے تنگی پہونچانے اُسکو سے لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۔ اسواسطے کہ ڈراوے تو ساتھ قرآن شریف کے اور نصیحت ہے واسطے ایمان لانے والوں کے اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۔ پیروی کرو تم اُس چیز کی کہ نیچے اُتاری گئی ہے طرف تمہاری پروردگار تمہارے سے اور پیروی نکرو تم سوائے قرآن شریف کے دوستوں کو کہ بت ہیں تھوڑی نصیحت پکڑتے ہو تم وَكَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَیَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۔ اور بہت شہروں سے ہیں کہ ہلاک کیا ہمنے انکو پس آیا اُس شہر والوں کو عذاب ہمارا رات کو مانند قوم

لوط کے یا دن کو آیا عذاب کہ وہ دوپہر کو سونے والے تھے مانند قوم حضرت شعیب علیہ السلام کے فما کان دعوٰیھم اذ جاءھم باسنا الا ان قالوا انا کنا ظلمین ۰ پس نہ تھا ۔ ما کرنا انکا جس وقت کہ آیا انکو عذاب ہمارا مگر یہ کہ کہا کہ تحقیق ہم ہی تھے ظلم کرنیوالے اوپر جانوں اپنی کے کہ پیغمبروں کو جھٹلایا تھا ہمنے اقرار کرینگے ساتھ گناہ کے پڑے ورحالانکہ اقرار سبب خلاصی کا نہوگا عذاب سے فلنسئلن الذین ارسل الیھم ولنسئلن المرسلین ۰ پس البتہ پوچھیں گے ہم روز قیامت کے اُن لوگوں کو کہ بھیجے گئے تھے پیغمبر طرف اُنکے کہ قبول کیا تمنے انکو اور البتہ پوچھینگے ہم پیغمبروں کو کہ کیا فرمانبرداری کئے گئے تم فلنقصن علیھم بعلم وما کنا غائبین ۰ پس البتہ بیان کرینگے ہم اوپر پیغمبروں کے اور اُمتوں کے ساتھ علم کے اور نہ تھے ہم غائب ہونے والے بیخبر احوال خلق کے سے والوزن یومئذ الحق فمن ثقلت موازینہ فاولٓئک ھم المفلحون ۰ اور تولنا عملوں کا روز قیامت کے بیچ ہے یعنی تولنا صحیفوں اعمال کا **ابن عباسؓ** نے کہا ہے کہ درازی ڈنڈی ترازو کی پچاس ہزار برس کی راہ کی ہے اور دو پلڑے ہیں ایک نور کا ہے اور ایک تاریکی کا ہے نور کے پلڑے میں نیکیاں دھری جاوینگی اور تاریکی کے پلڑے میں بدیاں پس جو کوئی کہ بھاری ہوگا پلڑا نیکیوں اُسکی کا اور بھاری ہونے کا نشان یہ ہے کہ اوپر کو جاویگا پس وہ گروہ وہی نجات پانیوالے ہیں ومن خفت موازینہ فاولٓئک الذین خسروا انفسھم بما کانوا بایٰتنا یظلمون ۰ اور جو کوئی کہ ہلکی ہونگی نیکیاں اُسکی اور نشان ہلکا ہونے کا یہ ہے کہ نیچے کو آویگا پلڑا کہ دوزخ نیچے ہیں اور بہشتیں اوپر ہیں پس وہ گروہ وہ کوئی ہیں کہ زیاں کیا انہوں نے ذاتوں اپنی کو ساتھ اُس چیز کے کہ ساتھ آیتوں ہماری کے ظلم کرتے تھے یعنی جھٹلاتے تھے **فائدہ** ہر شخص کے عمل لکھے جاتے ہیں موافق وزن کے وہی کام ہے کہ صدق سے اور محبت سے موافق حکم کیا اور برمحل کیا تو اُسکا وزن بڑھ گیا اور دکھاوے کو یا رسم کو کیا یا موافق حکم نہ کیا یا ٹھکانے پر نہ کیا تو وزن گھٹ گیا آخرت میں وہ کاغذ تولینگے جسکے نیک کام بھاری ہوئے تو برے کام بخشے گئے اور ہلکے ہوئے تو تو پکڑا گیا ولقد مکنٰکم فی الارض وجعلنا لکم فیھا معایش قلیلا ما تشکرون ۰ اور البتہ تحقیق مکان دیا ہمنے تمکو اے آدمیوں بیچ زمین کے اور مقرر کیا ہمنے واسطے تمہارے بیچ زمین کے سبب زندگی کا کہ کسب ہے اور سوداگری ہے تھوڑا شکر کرتے ہو تم نعمتوں کا ولقد خلقنٰکم ثم صورنٰکم ثم قلنا للملٓئکۃ اسجدوا لاٰدم فسجدوا الا ابلیس لم یکن من السٰجدین ۰ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے تمکو نطفے سو پس صورتیں بنائیں ہمنے تمہاری پس حکم کیا ہمنے فرشتوں کہ سجدہ تعظیم کا کرو تم آدم کو پس سجدہ کیا تمام فرشتوں نے مگر شیطان نے کہ نہ تھا سجدہ کرنیوالوں سے قال ما منعک الا تسجد اذ امرتک قال انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین ۰ کہا اللہ تعالیٰ نے شیطان سے کہ کس چیز نے منع کیا تجھکو کہ سجدہ نکرے تو آدم کو حکم کیا میں نے تجھکو کہ سجدہ کر کہا شیطان نے کہ میں بہتر ہوں آدم سے پیدا کیا ہے تونے مجھکو آگ سے کہ جوہر لطیف علوی نورانی ہے اور پیدا کیا ہے تونے آدم کو کیچڑ سیاہ سے کہ کثیف تاریک ہے **فائدہ** شیطان نے مغالطہ کھایا کہ قیاس کیا بہتری آگ کا خاک سے اسواسطے کہ آگ خیانت کرنیوالی ہے کہ جو چیز ڈالیں نیست و نابود کر دیتی ہے اور خاک امانت دار ہے اور آگ متکبر ہے اور خاک متواضع ہے پس خاک نقش پذیر ہے اور آگ نقش سوز ہے قال فاھبط منھا فما یکون لک ان تتکبر فیھا فاخرج انک من الصٰغرین ۰ کہا اللہ تعالیٰ نے شیطان کو کہ پس نیچے اُتر تو آسمان سے یا بہشت سے یا درجہ بلند سے پس لائق نہیں ہے تجھکو یہ کہ سرکشی کرے تو بیچ بہشت کے پس باہر نکل تو تحقیق تو ذلیل خوار ہونیوالوں سے ہے قال انظرنی الی یوم یبعثون ۰ قال انک من المنظرین کہا شیطان نے کہ فرصت دے تو مجھ کو یا جس دن کہ اُٹھائے جاویں قبروں سے اور نفخ صور ہووے جبتک موت نہ دے تو مجھکو کہا اللہ تعالیٰ نے کہ تحقیق تو فرصت دیے گیوں سے ہے بیچ لوح محفوظ کے یعنی تو ارادہ گمراہ کرنے آدمیوں کا رکھتا ہے پس جبتک آدمی جیتے رہینگے تو بھی جیتا رہیگا قال فبما اغویتنی لاقعدن لھم صراطک المستقیم ۰ کہا شیطان نے کہ پس قسم ہے بہکانے تیرے کی مجھکو البتہ بیٹھوں گا میں واسطے بہکانے آدمیوں کے راہ تیری میں کہ سیدھی ہے یعنی اسلام سے انکو باز رکھونگا ثم لاٰتینھم من بین ایدیھم ومن خلفھم وعن ایمانھم وعن شمآئلھم ولا تجد اکثرھم شٰکرین ۰ پس البتہ آؤنگا میں آگے آدمیوں کے سے کہ قیامت اور بہشت اور دوزخ کو بھلا دونگا اور پیچھے اُنکے سے آؤنگا کہ دنیا کو اُنکی آنکھوں میں آرایش دونگا اور دائیں انکے سے آؤنگا کہ نیکیوں سے غرور میں ڈالونگا اور بائیں اُنکے سے آؤنگا کہ برائیاں اُنکے دل میں شیریں کرونگا اور نہ پاویگا تو اے خدا بہت آدمیوں کے کو شکر کرنیوالے قال اخرج منھا مذء وما مدحورا لمن تبعک منھم لاملئن جھنم منکم اجمعین ۰ کہا اللہ تعالیٰ نے کہ باہر نکل تو بہشت

سے یا آسمان سے عیب کیا گیا رحمت سے قسم ہے اللہ جو کوئی تابعداری تیری کریگا آدمیوں میں سے قسم ہے کہ البتہ بھرینگے ہم دوزخ کو تم سب سے وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور کہا ہمنے بعد نکلنے شیطان کے سے آدم علیہ السلام کو کہ اے آدم قرار پکڑ اور ساکن ہو تو اور جورو تیری کہ حوا ہے بہشت میں پس کھاؤ تم دونوں جس مکان سے کہ چاہو تم میوے اور نعمتیں بہشت کی اور نزدیک نہ جاؤ تم اس درخت کے کہ گیہوں ہے یا انگور ہے یا لہسن ہے اگر نزدیک جاؤ گے تم پس ہو جاؤ گے تم دونوں ظلم کرنے والوں سے فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا پس وسواس دلایا آدم اور حوا کو شیطان نے تا یہ کہ ظاہر کر دے واسطے انکے جو چیز کہ چھپائی گئی تھی اُن دونوں سے ستر انکے بہشت والوں نے ستر اُنکا نہ دیکھا تھا اور آپس میں ایک دوسرے نے بھی نہ دیکھا تھا شیطان نے جانا کہ گناہ کیے سے لباس اُنکا چھنے گا پس چاہا کہ گناہ میں ڈالے کہ لباس اُنکا دور ہووے اور کھلنے ستر کے سے فرشتوں میں رُسوا ہو دیں سانپ اور مور کی مدد سے بہشت میں آیا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝ اور کہا کہ نہیں منع کیا ہے تمکو پروردگار تمہارے نے کھانے اس درخت کے سے مگر اسواسطے کہ ہو جاؤ تم فرشتے نیک صورت بے پرواہ غذا سے یا نہ ہو جاؤ تم دونوں ہمیشہ رہنے والوں سے بہشت میں کہ موت نہ آوے تمکو حضرت آدم علیہ السلام نے کھانے میں درخت کے تامل کیا شیطان نے اور تدبیر کی وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ اور قسم کھائی اور قسم دلائی دونوں کو کہ تحقیق میں واسطے تم دونوں کے البتہ خیر خواہی کرنے والوں سے ہوں اور شفقت سے کہتا ہوں میں کہ اس درخت سے کھاؤ تم کہ ہمیشہ جیو اور مرو نہیں تم آدم علیہ السلام نے جانا کہ خدا کی قسم کوئی جھوٹ نہیں کھاتا ہے فریب میں آ گئے پس نیچے گرایا دونوں کو شیطان نے ساتھ پھسلانے کے فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ پس جس وقت چکھا دونوں نے میوہ درخت منع کیے گئے کا ظاہر ہو گیا اور کھل گیا واسطے دونوں کے ستر دونوں کا کہ پوشاک بہشت کی دونوں کے بدن سے گر پڑی ستر ظاہر ہوا شرمندہ ہوئے اور شروع کیا دونوں نے چپکاتے تھے اوپر اپنے پتوں بہشت کے سے مشہور یہ ہے کہ انجیر کے پتے جوڑ کر ستر اپنا ڈھانکا دونوں نے اور چاروں طرف بھاگتے تھے شرمندگی سے وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ اور پکارا اُن دونوں کو پروردگار اُنکے نے کہ آیا منع نہ کیا تھا میں نے تم دونوں کو کھانے اس تمہارے درخت کے سے اور نہ کہا تھا مینے تم دونوں کو کہ تحقیق شیطان واسطے تم دونوں کے دشمن ظاہر ہے **فائدہ** روایت میں ہے کہ بھاگتے وقت اللہ تعالیٰ نے کہا کہ مجھسے بھاگتے ہو تم آدم نے کہا کہ بلکہ مارے شرم کے جناب تیری سے بھاگتا ہوں میں قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ کہا آدم اور حوا نے کہ اے پروردگار ہمارے ظلم کیا ہمنے ذاتوں اپنی کو اور اگر نہ بخشیگا تو ہمکو اور رحم نہ کریگا تو اوپر ہمارے البتہ ہو جاوینگے ہم زیان کاروں سے قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ کہا اللہ تعالیٰ نے آدم اور حوا اور مور اور سانپ اور شیطان کو کہ نیچے اُترو تم سب طرف زمین کے بعضا تمہارا واسطے بعضے کے دشمن ہے اور واسطے تمہارے بیچ زمین کے قرارگاہ اور فائدہ مندی ہے وقت قیامت تک قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝ کہا اللہ تعالیٰ نے کہ بیچ زمین کے جیو گے تم اور بیچ اُسی کے مرو گے تم اور اُسی سے باہر نکلو گے تم روز قیامت کے يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا اے بیٹو آدم کے تحقیق نیچے اُتارا ہے ہمنے اوپر تمہارے لباس کو کہ ڈھانپتا ہے ستر تمہارے کو اور نازل کیا ہے تجمل اور آرائش کو وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ۝ اور لباس پرہیزگاری کا وہ بہتر ہے یعنی لباس تواضع کا کہ پشمینہ ہے اور موٹا کپڑا ہے وہ بہتر ہے لباس نرم اور مکلف سے کہ تکبر کرنے والے پہنتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ لباس پرہیزگاری کا زرہ اور چلتہ ہے کہ لڑائی میں زخم نہ لگے اور یا لباس پرہیزگاری کا بندگی ہے کہ عیب آدمی کے پوشیدہ ہوتے ہیں یا پاکدامنی اور حیا اور خوف الٰہی ہے ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ یہ لباس کا نازل کرنا نشانیوں فضل اور رحمت اللہ کی سے ہے کہ آدمیوں کا ستر ڈھکے اور محتاج پتے چپکانے کے نہ ہو ویں مانند آدم علیہ السلام اور حوا کے شاید کہ آدمی نصیحت پکڑیں **فائدہ** یعنی دشمن نے جنت کے کپڑے تم سے اُتروائے پھر ہمنے تمکو دنیا میں تدبیر لباس کی سکھا دی اب وہی لباس پہنو جس میں پرہیزگاری ہو یعنی مرد لباس ریشمی نہ پہنے اور دامن دراز نہ رکھے اور جو منع ہوا ہے سو نہ کرے

اور عورت بہت باریک نہ پہنے کہ لوگوں کو بدن نظر آوے اور اپنی زینت نہ دکھاوے یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ لَا یَفۡتِنَنَّکُمُ الشَّیۡطٰنُ کَمَاۤ اَخۡرَجَ اَبَوَیۡکُمۡ مِّنَ الۡجَنَّۃِ
یَنۡزِعُ عَنۡہُمَا لِبَاسَہُمَا لِیُرِیَہُمَا سَوۡاٰتِہِمَا ؕ اے بیٹو آدم کے فتنہ میں نہ ڈالے تمکو شیطان اور مکر نکرے تمسے جیسے باہر نکلوایا تھا ماں باپ تمہارے
کو کہ آدمؑ اور حواؑ ہے بہشت سے کہ چھین لیا تھا شیطان نے دونوں سے لباس اُن دونوں کا تا یہ کہ دکھاوے اُن دونوں کو ستر اُنکا اِنَّہٗ یَرٰىکُمۡ ہُوَ وَ
قَبِیۡلُہٗ مِنۡ حَیۡثُ لَا تَرَوۡنَہُمۡ ؕ اِنَّا جَعَلۡنَا الشَّیٰطِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ لِلَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ۝ تحقیق شیطان دیکھتا ہے تمکو اور لشکر اُسکا دیکھتا ہے اُس مکان سے
کہ نہیں دیکھتے ہو تم انکو کہ اُنکے بدن لطیف ہیں اور تمہارے بدن کثیف ہیں ایسے دشمن سے ڈرتے رہو تم تحقیق ہمنے مقرر کیا ہے شیطان کو دوست
اُن لوگوں کے کہ ایمان نہیں لاتے ہیں واسطے جنسیت اور مناسبت شیطانوں کے کافروں سے وَ اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَۃً قَالُوۡا وَجَدۡنَا عَلَیۡہَاۤ اٰبَآءَنَا وَ اللّٰہُ
اَمَرَنَا بِہَا ؕ اور جسوقت کرتے ہیں کافر کسی بیحیائی کو کہتے ہیں کہ پایا ہے ہمنے اوپر اُس بیحیائی کے باپ دادوں کو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے ہم کو ساتھ
اُس بیحیائی کے قُلۡ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ ؕ اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نہیں حکم
کرتا ہے ساتھ بیحیائیوں کے اور حکم کرتا ہے ساتھ نیک عملوں کے آیا کہتے ہو تم اوپر اللہ تعالیٰ کے جو چیز کہ نہیں جانتے ہو تم قُلۡ اَمَرَ رَبِّیۡ بِالۡقِسۡطِ ۟ق
وَ اَقِیۡمُوۡا وُجُوۡہَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّ ادۡعُوۡہُ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ ۬ؕ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ حکم کیا ہے پروردگار میرے نے ساتھ
عدل کے کہ توحید ہے اور سیدھا کرو تم منھوں اپنے کو نزدیک ہر مسجد کے اور بندگی کرو تم اُس کی درحالیکہ خالص اور پاک کرنیوالے ہو تم واسطے اللہ تعالےٰ
کے دین کو کَمَا بَدَاَکُمۡ تَعُوۡدُوۡنَ ؕ فَرِیۡقًا ہَدٰی وَ فَرِیۡقًا حَقَّ عَلَیۡہِمُ الضَّلٰلَۃُ ؕ اِنَّہُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ
وَ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّہُمۡ مُّہۡتَدُوۡنَ ۝ جیسے کہ پیدا کیا ہے اللہ نے تمکو پہلی بار دوسری بار بھی پیدا کئے جاؤگے تم یا جیسے کہ پہلے پیدا کیا تمکو زمین سے
دوسری بار زمین میں جاؤگے تم بعد موت کے ایک گروہ کو راہ دکھائی ہے اللہ تعالیٰ نے اور ایک گروہ کو راہ نہیں دکھائی ہے لائق ہوئی اوپر انکے
گمراہی تحقیق پکڑا تھا انہوں نے شیطانوں کو دوست سوائے اللہ تعالیٰ کے سے اور گمان کرتے تھے کہ تحقیق وہ ہدایت پانیوالے ہیں یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ
خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ اے بیٹو آدم کے پکڑو تم آرائش اپنی کو نزدیک ہر مسجد کے **فائدہ** روایت میں ہے کہ بنی ثقیف اور بعضے
مشرک عرب کے مرد اور عورت ننگے ہو کر طواف کعبے کا کرتے تھے اور بنی عامر احرام کے دنوں میں گھی اور گوشت نہ کھاتے تھے اور اس بات کو بندگی اور
تعظیم جانتے تھے مسلمانوں نے کہا کہ ہم ساتھ اس تعظیم کے لائق تر ہیں حق تعالیٰ نے ڈرایا اور فرمایا کہ کپڑے پہنکر نزدیک مسجد کے جاؤ اور بعضوں نے کہا
ہے کہ آرائش سے مراد شانہ ریش ہے وَّ کُلُوۡا وَ اشۡرَبُوۡا وَ لَا تُسۡرِفُوۡا ۚ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ ۝ اور کھاؤ تم احرام کے دنوں میں گوشت اور رکوع
چربی اور پیو تم دودھ اور چیزیں پینے کی اور زیادتی نکرو تم اور حد سے نہ گذرو تحقیق اللہ دوست نہیں رکھتا ہے زیادتی کرنیوالوں کو زیادتی وہ ہے
کہ بے رضا مندی خدا کی میں خرچ ہووے **فائدہ** اپنی رونق یعنی لباس نماز میں فرض ہے مرد کو کمر سے تا زانو ڈھانکنا اور عورت کو سارا بدن
مگر لونڈی کو زانو سے نیچے اور بغل سے اوپر کھلنا معاف ہے اور کپڑا باریک جسمیں بدن یا بال نظر آویں معتبر نہیں اور فرمایا کہ مت اُڑاؤ یعنی منع کام میں خرچ
نکرو قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِیۡنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِہٖ وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ ؕ کہہ اے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کہ کس نے حرام
کی ہے آرائش اللہ کی کہ کپڑے ہیں پاکیزہ باہر نکالے ہیں اللہ نے قدرت اپنی سے واسطے بندوں اپنے کے کہ روئی ہے اور کتان ہے اور
صوف ہے اور ریشم ہے اور سونا اور روپا اور کسنے حرام کی ہیں پاک چیزیں رزق سے کہ گوشت اور دودھ ہے قُلۡ ہِیَ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَیٰوۃِ
الدُّنۡیَا خَالِصَۃً یَّوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ وہ نعمتیں اور آرائش واسطے اُن لوگوں کے ہیں کہ ایمان لاتے ہیں بیچ زندگی دنیا
کے کافر بھی اُنکے طفیل سے شریک ہیں اور خالص ہونیوالی ہیں نعمتیں اور آرائش مسلمانوں کو دن قیامت کے کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ۝
اسی طرح بیان کرتے ہیں ہم آیتوں کو واسطے اُس گروہ کے کہ جانتے ہیں **فائدہ** یعنی منع کام میں خرچ نکرے باقی کھانا پینا سب روا ہے جو نعمت ہے
مسلمانوں کیواسطے پیدا ہوئی دنیا میں کافر بھی شریک ہوگئے آخرت میں فقط اُن ہی کو ہے قُلۡ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الۡفَوَاحِشَ مَا ظَہَرَ مِنۡہَا وَ مَا
بَطَنَ وَ الۡاِثۡمَ وَ الۡبَغۡیَ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ وَ اَنۡ تُشۡرِکُوۡا بِاللّٰہِ مَا لَمۡ یُنَزِّلۡ بِہٖ سُلۡطٰنًا وَّ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝ کہہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کہ نہیں حرام کیا ہے پروردگار میرے نے مگر بڑے گناہوں کو جو چیز کہ ظاہر ہے اُن سے مانند کفر کے اور جو چیز کہ باطن ہے اُن سے

مانند نفاق کے اور حرام کیا ہے چھوٹے گناہوں کو اور حرام کیا ہے ظلم اور تکبری کو ساتھ ناحق کے اور حرام کیا ہے یہ کہ شریک کرو تم ساتھ اللہ تعالیٰ کے اُس
چیز کو کہ نہیں نازل کی ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ اُسکے کوئی دلیل اور حرام کیا ہے یہ کہو تم اوپر اللہ کے جو کچھ کہ نہ جانو تم جیسی حرام کرنا جانوروں کا اور کھیتی کا اور
ننگے ہو کر طواف کرنا کعبے کا وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝ اور واسطے ہر گروہ کے ایک مدت
ہے زندگی کی یا واسطے ہر گروہ کے ایک مدت ہے وعدہ عذاب کی پس جسوقت کہ آتی ہے مدت اُنکی نہ پیچھے ہوتے ہیں اُس مدت سے ایک لمحہ اور نہ آگے ہوتے
ہیں اُسکے سے ایک ساعت يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي فَمَنِ اتَّقَى وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝
اے بیٹو آدم علیہ السلام کے کہ اگر آویں تمھارے پاس پیغمبر تم میں سے کہ پڑھیں اوپر تمھارے آیتوں میری کو پس جو کوئی کہ پرہیز کریگا شرک اور جھوٹ سے اور نیک کریگا
عملوں کو پس نہیں ہے کچھ ڈر اوپر اُنکے اور نہ وہ غمگین ہونگے وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ
اور جن لوگوں نے کہ جھٹلایا آیتوں ہماری کو اور سرکشی کی ایمان لانے سے اُنکے سو وہ لوگ یار آگ دوزخ کی کے ہیں وہ بیچ اُس آگ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں فَمَنْ أَظْلَمُ
مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُمْ مِنَ الْكِتَابِ پس کون بڑا ظالم ہے اُس کسی سے کہ جوڑا اوپر اللہ تعالیٰ کے
جھوٹ کو یا جھٹلایا آیتوں اُسکی کو وہ گروہ پہونچے گا اُنکو حصہ عذاب اُنکے کا لوح محفوظ سے کہ مقدر ہوا ہے حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا أَيْنَ مَا
كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ۝ جبتک کہ جسوقت آتے ہیں اُنکو فرشتے
ہمارے کہ عزرائیل ہے اور مددگار اُسکے ہیں قبض کرتے ہیں روحوں اُنکی کو کہتے ہیں فرشتے قبض کرتے وقت کہ کہاں ہیں وہ بُت کہ دعا مانگتے تھے اور بندگی
کرتے تھے تم اُنکی سوائے اللہ تعالیٰ کے سو کہیں گے کافر کہ غائب اور گم ہوئے وہ ہمسے اور شاہدی دینگے اوپر ذاتوں اپنی کے کہ تحقیق وے تھے کفر کرنے والے قَالَ
ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ فِي النَّارِ ۖ کہے گا اللہ تعالیٰ یا فرشتے کہیں گے کہ داخل ہو جاؤ تم بیچ اُن اُمتوں
کے کہ تحقیق گذر گئی ہیں پہلے تم سے جنوں اور آدمیوں سے بیچ آگ دوزخ کے كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَهَا ۖ حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا
جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ ہر بار کہ داخل ہوگا دوزخ میں ایک گروہ لعنت کریگا ہم دینوں اپنے کو جیسے یہودی یہودی کو لعنت کرینگے
اور نصاریٰ نصاریٰ کو اور آتش پرست آتش پرست کو جبتک پہونچیں گے دوزخ میں تمام کہینگے پچھلے اُنکے واسطے اگلوں اُن کے کہ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ
أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِنَ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِنْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ اے پروردگار ہمارے اس گروہ نے گمراہ کیا تھا ہم کو
پس دے تو اُنکو عذاب دوچند آگ سے کہیگا اللہ کہ واسطے ہر ایک کے دوچند عذاب ہے ولیکن تم نہیں جانتے ہو فائدہ یعنی ایک حساب سے پہلی
اُمت کا گناہ بڑا کہ پچھلوں کو راہ ڈالی اور ایک طرح پچھلوں کا بڑا کہ پہلوں کا حال دیکھ کر سنکر عبرت نہ پکڑی وَقَالَتْ أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ فَمَا كَانَ
ع ۴ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ۝ ع اور کہیں گے پہلے اُنکے واسطے پچھلوں اُنکے کے پہلوں ہم راہ بہکانے والے ہیں
اور پچھلوں ہمراہ بہکنے والے ہیں کہینگے کہ پس نہیں ہے واسطے تمھارے اوپر ہمارے کچھ بزرگی سو کہ تمکو تخفیف عذاب کی ہووے بلکہ برابر ہیں دونوں کفر
میں اور عذاب میں کہیگا اللہ پس چکھو تم عذاب کو بسبب اُس چیز کے کہ کسب کرتے تھے تم کفر سے إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا
عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ تحقیق جن لوگوں نے کہ جھٹلایا آیتوں ہماری کو اور سرکشی اور غرور کیا ایمان لانے سے اُنکے سو نہیں کھولے جاتے
واسطے اُن کے دروازے آسمان کے یعنی واسطے دعا اُنکی کے اور نزول رحمت کے یا واسطے چڑھنے اعمالوں کے اور روح اُن کی کے دروازہ آسمان
کا نہیں کھلتا بلکہ سجین میں لیجاتے ہیں اور وہ ایک پتھر ہے نیچے ساتویں زمین کے دوزخ کے اوپر ڈھکا ہوا اور مومن کی روح کے واسطے دروازہ
کھلتا ہے اور علیین میں لیجاتے ہیں کہ اوپر ساتویں آسمان کے ہے وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ اور نہ داخل ہونگے
جھوٹے اور تکبر کرنیوالے بہشت میں جبتک کہ داخل ہووے اونٹ سوئی کے ناکے میں یہ تعلیق بالمحال ہے کہ نہ اونٹ سوئی کے ناکے میں آویگا اور نہ
کافر بہشت میں جاوینگے وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ۝ لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝ اور اسی
طرح بدلہ دیتے ہیں ہم کافروں کو واسطے اُنکے آگ دوزخ کی سے بچھونا ہوگا اوپر اُسکے بیٹھیں گے اور اوپر اُنکے سے بالاپوش ہونگے آگ یعنی اوپر اور
نیچے اُنکے آگ ہوگی اور اسیطرح بدلہ دیتے ہیں ہم ظالموں کو وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ أُولَٰئِكَ

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ه اور جو کوئی کہ ایمان لائے ہیں نہیں تکلیف دیتے ہم کسی آدمی کو مگر موافق کشادگی طاقت اُسکی کے جو ایمان لائے ہیں وہ گروہ صاحب بہشت کے ہیں وہ بیچ اُسکے ہمیشہ رہنے والے ہیں وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ج اور باہر نکال لینگے ہم جو چیز کہ بیچ دلوں بہشتیوں کے ہو کینہ اور حسد سے کہ جاری ہونگی نیچے بہشتوں کے تو نہریں واسطے ترو تازگی اور زیادتی لذت کے بہشت والے جو بہشت کو دیکھینگے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا قف وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ج اور کہیں گے کہ تمام ثنا اور تعریف واسطے اُسی اللہ تعالیٰ کے ہو کہ فضل اور کرم اپنے سے راہ دکھائی ہمکو واسطے اُس بہشت کے اور نہ تھے ہم تا کہ راہ پاویں ہم اگر نہ ہدایت کرتا ہمکو اللہ تعالیٰ اور یہ شکرانہ ہے کہ بہشتی ادا کرینگے اوپر نعمت ہدایت کے لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ط وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ه البتہ تحقیق آئے تھے پیغمبر پروردگار ہمارے کے ساتھ سچ کے کہ اُنسے سبب سے ہدایت پائی ہمنے اور پکارے جاوینگے بہشت والے کہ یہ وہ بہشت ہے کہ ورثہ دیے گئے ہو تم اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے تھے تم **فائدہ** بہشت کو ورثہ اسواسطے کہا ہو کہ بخشش بے رنج ہے یا یہ کہ کافروں سے میراث لوینگے جیسے حدیث میں آیا ہو کہ کوئی آدمی نہیں ہو کافر اور مسلمان سو مگر اُسکے دو گھر ہیں ایک دوزخ میں اور ایک بہشت میں پس قیامت کے روز مکان مومنوں کے کہ دوزخ میں ہیں کافروں کو ملیں گے اور مکان کافروں کے کہ بہشت میں ہیں مومنوں کے ورثہ میں آوینگے **فائدہ** معلوم ہوا کہ نیکوں کے دلمیں بھی آپسمیں خفگی ہوگی جنت کے قریب پہونچکر آپس میں دل صاف ہونگے تب جنت میں جاوینگے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں اور عثمان رضی اللہ عنہ اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لوگوں میں ہیں اور جنت کو ارث فرمایا یعنی آدم علیہ السلام کی میراث وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ط اور پکاریں گے بہشت والے بہشت سے دوزخ والوں کو کہ تحقیق پایا ہمنے جو وعدہ کیا تھا ہمکو پروردگار ہمارے نے سچ اور درست پس آیا پایا تمنے بھی جو وعدہ کیا تھا پروردگار تمھارے نے سچ اور درست قَالُوْا نَعَمْ ج فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ه لا الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ج وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ه م کہیں گے دوزخ والے کہ ہاں پایا ہمنے بھی جو وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے پس آواز کریگا ایک آواز کرنیوالا درمیان بہشتیوں اور دوزخیوں کے اور وہ اسرافیل ہے کہ تحقیق لعنت اللہ تعالیٰ کی ہو اوپر ظالموں کے مراد کافر ہیں ایسے کہ بند کرتے ہیں آدمیوں کو راہ اللہ تعالیٰ کی سے اور ڈھونڈتے ہیں اُس راہ کو ٹیڑھی کہ عیب کرتے ہیں اُسکو اور وہ ساتھ آخرت کے کفر کرنیوالے ہیں **فائدہ** حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں بے انصاف فرمایا ہو اکثر گناہوں پر لیکن ہر گناہ پر لعنت نہیں مگر ایسوں پر وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ج وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰهُمْ ج اور درمیان بہشتیوں اور دوزخیوں کے پردہ ہوگا یا دیوار ہوگی کہ باہر نہ نکل سکیں اور اُسی کو اعراف کہتے ہیں بعضوں نے کہا ہو کہ اعراف ایک ٹیلہ ہے مشک سفید کا اور اوپر اعراف کے مرد ہونگے کہ پہچانیں گے بہشتیوں کو اور دوزخیوں کو ساتھ نشانیوں اُنکی کے بہشتیوں کا منہ سفید ہوگا اور دوزخیوں کا منھ کالا اور وہی مکان کا نام اعراف اسواسطے ہو کہ مرد وہاں کے پہچانینگے دونوں فرقوں کا احوال اور وہ مرد یا پیغمبر ہونگے یا شہید ہونگے یا بہترین مومنوں کے یا فرشتے ہونگے اوپر صورت مردوں کے اور ہونا اُنکا اوپر اعراف کیواسطے بزرگی اور فضیلت کے ہوگا تماشا دونوں فرقوں کا دیکھکر بہشت کو جاوینگے **فائدہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہو کہ اعراف بلند مکان ہو پلصراط سے زیادہ کہ وہاں امیر حمزہ رضؓ اور ابن عباسؓ اور علی رضی اللہ عنہ اور جعفر طیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہونگے دوستوں اپنا کے کو [illegible] تازگی اور سفیدی منھ کی سے اور دشمنوں کو سیاہی منھ کی سے اور بعضوں نے کہا ہو کہ اوپر اعراف کے وہ کوئی ہونگے کہ نیکیاں اور بدیاں اُنکی برابر ہونگی یا وہ ہونگے کہ ایک دونوں ماں اور باپ سے راضی ہوگا اور ایک ناخوش ہوگا اور اسی واسطے ہونا اُنکا اس مکان میں نقصان ثواب کا ہوگا وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ه اور پکارینگے اعراف والے بہشتیوں کو مبارکبادی سے کہ سلام ہے اللہ تعالیٰ کا اوپر تمھارے کہ تم سلامتی سے بہشت میں پہونچے اور اعراف والے ابھی بہشت میں داخل نہونگے اور حالانکہ وہ لالچ رکھیں گے کہ بہشت میں آویں **فائدہ** آخری بہشت والے صاحب اعراف کے ہونگے بعضوں نے کہا ہو کہ صاحب عراف کے وہ کوئی ہونگے کہ نیکیاں اور بدیاں اُنکی برابر ہونگی نہ بہشت کو جاوینگے اور نہ دوزخ کو پس جسوقت خلق کو سجدے کا حکم ہوگا اور وہ آخری تکلیف ہوگی اعراف والے بھی سجدہ کریں گے ترازو نیکیوں اُن کی کی بھاری

وقف لازم

ع ۵ ۱۲ ثلثۃ اربع

ہو جاویگی اور بہشت میں داخل ہونگے وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ؑ اور
جسوقت پھیری جاویگی آنکھیں اعراف والوں کی طرف دوزخ والوں کے اور پھیرنے والا ایک فرشتہ ہوگا کہینگے کہ اے پروردگار ہمارے نہ گردان تو
اور نہ رکھ ہمکو ساتھ قوم ظلم کرنیوالی کے کہ دوزخ والے ہیں یعنی ہمکو دوزخ میں نہ لیجا بہشت میں لیجا وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ
بِسِيْمٰهُمْ اور پکاریں اعراف والے مردوں کو دوزخ والوں سے کہ پہچانیں گے انکو ساتھ پیشانیوں اُنکی کے کہ مُنھ کالے ہونگے اور نیلی آنکھیں اور وہ
مرد سردار کافروں کے ہونگے جیسے ولید بن مغیرہ اور ابوجہل اور عاص بن وائل اور مانند اُنکے مشرکوں سے کہ دنیا میں کہتے تھے کہ یہ ہرگز نہوگا کہ خدا
بلالؓ اور عمارؓ اور صہیبؓ کو بہشت میں لیجاوے اور ہمکو دوزخ میں اور قسمیں کھاتے تھے کہ غلاموں کو اور چرواہوں کو اوپر ہماری بزرگی نہوگی قَالُوْا
مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ کہیں گے اُنکو اعراف والے کہ تم عذاب میں ہو دور نہ کیا تم سے عذاب کو مال جمع کرنے تمہاری
نے اور جو چیز کہ سرکشی کرتے تھے تم اُسنے بھی عذاب کو دور نہ کیا پھر اشارہ کرینگے اعراف والے طرف بلالؓ اور صہیبؓ اور سلمانؓ کے اور کافروں سے کہینگے
کہ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ آیا یہ وہ گروہ ہے
کہ دنیا میں قسم کھاتے تھے تم کہ نہ پہنچاوے گا انکو اللہ تعالیٰ رحمت اپنی اور حالانکہ وہ رحمت سے بہشت میں ہیں جسوقت اعراف والے فارغ ہونگے
ان باتوں سے اللہ تعالیٰ انکو فرماویگا کہ داخل ہو جاؤ تم بہشت میں کہ نہ ڈر ہے اوپر تمہارے اور نہ غمگین ہوگے فائدہ ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ
جسوقت اعراف والے بہشت میں آوینگے دوزخیوں کو اُمید ہوگی بعد نا اُمید ہونیکے اور کہیں گے کہ یا اللہ ہمارے ناتے دار بہشت میں ہیں حکم دے
تو ہمکو کہ اُنسے بات کریں ہم حقتعالیٰ حکم دیگا کہ بہشتی دوزخیوں کو دیکھیں بہشتی دوزخیوں کو نہ پہچانیں گے کہ صورتیں اُنکی جلنے سے متغیر ہو جاویگی دوزخی
بہشتیوں کو پہچانیں گے اور نام لیکر پکارینگے اور اُنسے کھانا اور پینا بہشت کا مانگیں گے جیسے فرمایا حقتعالیٰ نے وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ
اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ اور پکارینگے دوزخ والے بہشت والوں کو یہ کہ ڈالو تم اوپر ہمارے پانی بہشت کے سے
یا اُس چیز سے دو تم ہمکو کہ رزق دیا ہے تمکو اللہ تعالیٰ نے میووں بہشت کے سے قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ
لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ کہیں گے بہشتی جواب میں دوزخیوں کے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے کھانا اور پینا بہشت کا اوپر کافروں
کے وہ کافر کہ کیا ہے دین اپنے کو مشغولی اور کھیل اسواسطے کہ کافر اپنی عید کے دن آس پاس کعبے کے آنکر تالیاں بجاتے تھے اور کھیلتے تھے اور پھسلا دیا
اُنکو زندگی دنیا کی نے اور درازی مہلت کی نے کہ خدا کو بھول گئے اور نہ جانا کہ دنیا مکار و غدار ہے فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا
وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ پس آج کے دن کہ قیامت ہے بھول جاوینگے ہم اُنکو آگ میں دوزخ کی جیسے کہ وہ بھول گئے تھے دیدار
دن اپنے کا یہ جو دن ہے اور جیسے کہ ساتھ آیتوں ہماری کے انکار کرتے تھے وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ اور البتہ تحقیق
لائے ہیں ہم اُنکے پاس کتاب کہ بیان کیا ہے ہمنے اُسکو اوپر علم کے هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ
راہ دکھانا اور رحمت ہے واسطے اُس گروہ کے کہ ایمان لاتے ہیں نہیں انتظار کرتے ہیں کافر مگر بیان کتاب کے کو کہ وعدہ عذاب اور ثواب کا اُسمیں
سچ ہے یا جھوٹ ہے يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ
جسدن کہ آویگا بیان کتاب کا اور ظاہر ہوگا نشان وعدہ وعید کا کہینگے وہ کوئی کہ بھول گئے تھے کتاب کو دنیا میں کہ تحقیق آئے تھے پیغمبر پروردگار
ہمارے کے ساتھ سچ کے اور جھٹلانا ہمارا غلط تھا پس آیا ہیں واسطے ہمارے شفاعت کرنیوالے پس شفاعت کریں ہماری آج کے دن اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ
غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ؑ یا پھیرے جاویں ہم دنیا میں پس کریں ہم سوائے اُس عمل کے کہ کرتے
تھے ہم پہلے یعنی سچ مانیں ہم تحقیق زیان کیا کافروں نے ذاتوں اپنی کو کہ عمر بُت پرستی میں کھوئی اور گم ہو جاویگی اُنسے وہ چیز کہ جھوٹ جوڑتے تھے
کہ شفاعت کرینگے اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ تحقیق پروردگار تمہارا اللہ وہ ذات پاک ہے کہ پیدا کیا ہے
آسمانوں اور زمین کو مدت چھ دن کی میں دنوں دنیا کے سے اسواسطے کہ پہلے پیدا کرنے زمین آسمان کے سے دن مقرر نہ تھا کہ طلوع آفتاب سے غروب تک ہے
اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد آخرت کے دن کہ ہر دن ہزار برس ہے اور پہلا قول صحیح ہے فائدہ مدت چھ دن کی ہیں

ع ۶ ۱۳

آسمان اور زمین کو پیدا کرنا فکر اور تامل سے باوجود قدرت کن سے پیدا کرنیکے دلیل ہے اور اختیار قادر مختار کے اور رد ہے اوپر قول حکما کے کہ حق تعالیٰ فاعل مختار نہیں ہے عالم خدا سے بے اختیار پیدا ہو گیا ہو اور ارشاد ہے اوپر رعایت تامل اور فکر کے کہ جلدی کام شیطان کا ہے ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف پس غائب ہوا اوپر پیدا کرنے عرش کے یا سیدھا ہوا اوپر عرش کے کہ حکم رانی شروع کی یہودی کہتے ہیں کہ سیدھا لیٹ گیا ماندگی سے اوپر عرش کے یہ مسئلہ متشابہات سے ہی کہ ایمان لایا چاہیے اور کھوج نہ نکالے کہ کیونکر سیدھا ہوا اوپر عرش کے يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ چھپاتا ہو اللہ تعالیٰ روشنی انکی کہ اندھیری رات کی ہے اور چھپاتا ہے اندھیری رات کی روشنی دن کی سے ڈھونڈھ لیتا ہے دن رات کو اور رات دن کو جلدی یعنی ایک کے پیچھے ایک آتا ہے اور سورج اور چاند اور ستاروں کو کہ تابعدار کیے گئے ہیں ساتھ حکم اللہ کے اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ خبردار ہو کر جانو کہ واسطے اسی کے ہے پیدا کرنا نادر اور حکم جاری یا خلق سے مراد عالم اجسام ہے امر سے مراد عالم ارواح ہے پس بابرکت اور بڑا خدا ہونے میں ہے اللہ تعالیٰ پروردگار جہان والوں کا اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ دعا مانگو تم پروردگار اپنے سے رو کر اور پوشیدہ یعنی ظاہر اور باطن رونا نشان محتاجگی کا ہے اور پوشیدہ دعا کرنا نشان اخلاص کا ہے اور خالص کرنیوالا نا امید نہیں ہوتا ہے تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا ہو بلکہ دشمن رکھتا ہے زیادتی کرنیوالوں کو دعا میں اور زیادتی دعا میں یہ ہے کہ دعائے بد کرے اُسکے حق میں کہ لائق دعائے بد کے نہووے یا دعا میں شور اور فریاد کرے یا ایسی چیز خدا سے مانگے کہ لائق اسکے نہووی جیسے مرتبہ پیغمبروں کا دعا مانگے کہ مجھکو کرے یا مجھکو آسمان کے اوپر چڑھاوے وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور فساد نہ کرو تم بیچ زمین کے کفر اور ظلم سے پیچھے اصلاح ہونے اسکی کے عدل اور ایمان سے اور دعا مانگو تم اللہ تعالیٰ سے از روئے ڈر اور امید کے یعنی ڈر قبول نہونے کے سے اور لالچ قبول ہونے کے سے تحقیق رحمت اللہ کی نزدیک ہے نیکی کرنے والوں سے کہ نیک عمل کرتے ہیں **فائدہ** سنوارے پیچھے زمین میں خرابی نہ مچاؤ یعنی اسلام میں رسوم کفر کے نہ داخل نہ کرو اور پکارو اس کو اور توقع سے یعنی اللہ تعالیٰ سے دلیر بھی مت ہو اور نا امید بھی مت ہو وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ط حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا اور اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہی کہ بھیجتا ہو باویں چار طرف کی کو خوشخبری دینے والیں آگے مینھ کے جبتک جسوقت کہ اُٹھاتی ہیں بادلوں بھاری کو پانی سے **فائدہ** علماء نے کہا ہو کہ کوئی بوند اوپر زمین کے نہیں گرتی ہے مگر چاروں باویں عمل کرتی ہیں پروا بادلوں کو زمین سے اٹھاتی ہے شمالی باو بادلوں کو جمع کرتی ہے اور جنوبی بوندیں برسانے میں لاتی ہیں ہے اور پچھوا بعد برسنے کے بادلوں کو متفرق کرتی ہے سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ط ہانکتے ہیں ہم بادلوں کو واسطے زمین مردہ کے پس نیچے اتارا ہمنے ساتھ بادل کے پانی کو اوپر زمین مُردہ پس باہر نکالا ہمنے ساتھ پانی کے ہر طرح کے میوے سے كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ جس طرح زمین مردہ کو روئیدگی سے زندہ کیا ہمنے اس طرح باہر نکالیں گے ہم مردونکو قبروں سے شاید کہ تم نصیحت پکڑو اور اوپر قیامت کے ایمان لاؤ تم اور اس ظاہر سے اس باطن کو معلوم کرو تم وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِهٖ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ط زمین پاک ریت اور پتھر سے باہر نکلتی ہے روئیدگی اس کی ساتھ حکم پروردگار اُسکے کے اور جو زمین کہ ناپاک اور کھاری اور کنکر دار ہے نہیں باہر نکلتی ہے گھاس اسکی مگر تھوڑی اور ناکارہ **فائدہ** یہ مثال ہے مومن اور کافر کے حق میں تشبیہ دی ہے دل مومن کی ساتھ زمین پاکیزہ کے اور دل کافر کی ساتھ زمین کھاری کے پس جسوقت مینھ نصیحت کا بادل کلام الٰہی کے سے اوپر دل مومن کے برسا انوار بندگی اور عبادت کے اوپر ہاتھ پاؤں کے ظاہر ہوئے اور جسوقت کافر نے سنا کلام الٰہی کو زمین دل اُسکے نے بیچ نصیحت کا قبول نہ کیا كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝ جیسے یہ مثال بیان کی ہمنے اسی طرح پھیرتے ہیں ہم آیتوں کو واسطے اُس گروہ کے کہ شکر کرتے ہیں نعمتوں کا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ط اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ البتہ تحقیق بھیجا تھا ہمنے نوح علیہ السلام کو پچاس برس کی عمر میں طرف قوم اُسکی کے کہ اولاد قابیل کی تھی پس کہا نوح علیہ السلام نے کہ اے قوم میری بندگی کرو تم اللہ ہی کی اور کسی کو شریک نکرو تم بندگی میں نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی خدا سوائے اللہ تعالیٰ کے تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے عذاب دن بڑے کے سے کہ روز طوفان ہے یا قیامت ہے قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ

لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ؕ کہا ایک گروہ اشراف نے قوم اُسکی سے کہ تحقیق ہم البتہ دیکھتے ہیں تجھکو اے نوح علیہ السلام اوپر گمراہی ظاہر کے کہ ہمکو بہت خدا اول کی عبادت سے پھیر کر ایک خدا کی عبادت کو کہتا ہے قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَۃٌ وَّلٰکِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ کہا نوح علیہ السلام نے جواب میں کہ اے میری قوم نہیں ہے ساتھ میرے گمراہی ولیکن میں رسول ہوں پروردگار جہانیوں کیطرف سے اُبَلِّغُکُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَکُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ؕ پہونچاتا ہوں میں تمکو پیغام پروردگار اپنے کا اور نصیحت کرتا ہوں میں واسطے فائدے تمہارے کے اور جانتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو چیز کہ نہیں جانتے ہو تم قوم نوح کی نے عذاب قوم جھٹلانے والوں پیغمبر کا نہ سنا تھا جس وقت نام وحی اور پیغام کا سنا تعجب کیا نوح سے کہا کہ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَکُمْ ذِکْرٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْکُمْ لِیُنْذِرَکُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ؕ آیا اور تعجب کیا تمنے یہ کہ آیا تم کو ذکر پروردگار تمھارے کے سے اوپر ایک مرد کے تم میں سے تو ڈراوے تمکو عاقبت کفر کے سے اور تا یہ کہ پرہیز کرو تم غصے اللہ تعالیٰ کے سے اور شاید ع ٦ کہ رحم کیے جاؤ تم فَکَذَّبُوْہُ فَاَنْجَیْنٰہُ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ فِی الْفُلْکِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہُمْ کَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ ؕ پس جھٹلایا قوم نے نوح کو نوح نے دعا کی بلا کی قوم کی حق تعالیٰ نے حکم کیا کہ کشتی بنا دے اور طوفان بھیجا تمام کافر غرق ہوئے پس نجات دی ہم نے نوح کو اور اُن لوگوں کو کہ ساتھ نوح کے تھے ناؤ میں غرق ہونے سے اور وہ اسی آدمی تھے چالیس مرد اور چالیس عورتیں اور غرق کیا ہمنے طوفان سے اُن لوگوں کو کہ جھٹلایا تھا آیتوں ہماری کو تحقیق قوم نوح علیہ السلام اندھے لوگ تھے وَاِلٰی عَادٍ اَخَاہُمْ ہُوْدًا ؕ اور بھیجا ہم نے طرف قوم عاد کے بھائی اُن کے ہود کو اور عاد بیٹا عوض بن ارم بن سام بن نوح کا ہے تمام قبیلے کا نام ہے اور نام حضرت ہود علیہ السلام کا عابر ہے بیٹا صالح کا وہ بیٹا ارفخشد کا وہ بیٹا سام بن نوح علیہ السلام کا اور قبیلہ عاد کا قوم بلند قد تھا اور بھاری تمام روئے زمین کے اُن سے بڑا کوئی نہ تھا بہت آدمی تھے اور بہت مال تھا عمر کو بت پرستی میں گذارتے تھے حق تعالیٰ نے ہود کو اُن کی طرف بھیجا ہود آئے اور قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ؕ کہا کہ اے قوم میری بندگی کرو تم اللہ تعالیٰ کی نہیں ہے کوئی واسطے تمھارے معبود بندگی کے لائق سوائے اللہ تعالیٰ کے آیا پس نہیں ڈرتے ہو تم عذاب اللہ تعالیٰ کے سے قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖۤ اِنَّا لَنَرٰىکَ فِیْ سَفَاہَۃٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّکَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ ؕ کہا گروہ اشراف سرداروں کے نے کہ کافر ہوئے تھے قوم ہود کی سے تحقیق البتہ ہم دیکھتے ہیں تجھکو اے ہود بیچ بے عقلی کے کہ دین قدیم کو چھوڑتا ہے تو اور دین نیا لاتا ہے تو اور تحقیق ہم البتہ گمان کرتے ہیں تجھکو جھوٹوں سے قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاہَۃٌ وَّلٰکِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ کہا ہود نے کہ اے قوم میری نہیں ہے ساتھ میرے بیعقلی اور جہالت ولیکن میں پیغمبر ہوں پروردگار جہانیوں سے اُبَلِّغُکُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنَا لَکُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ؕ پہونچاتا ہوں میں تمکو پیغام پروردگار اپنے کے اور میں واسطے تمہارے نصیحت کرنے والا امانت دار ہوں اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَکُمْ ذِکْرٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْکُمْ لِیُنْذِرَکُمْ ؕ آیا اور تعجب کیا تم نے یہ کہ آئی تم کو نصیحت پروردگار تمہارے سے اوپر زبان ایک مرد کے کہ تمہارے نسب سے ہے تا یہ کہ ڈراوے تم کو عذاب اللہ تعالیٰ کے سے وَاذْکُرُوْۤا اِذْ جَعَلَکُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَکُمْ فِی الْخَلْقِ بَصْۜطَۃً ۚ اور یاد کرو تم نعمت اللہ تعالیٰ کی جسوقت کہ مقرر کیا اور بنایا تمکو خلیفہ پیچھے ہلاک ہونے قوم نوح علیہ السلام کی سے اور زیادہ کیا تم کو بیچ پیدائش کے از روئے درازی کے **فائدہ** روایت میں ہے کہ چھوٹے آدمی کا قد قوم عاد سے ساٹھ گز کا تھا اور بڑے کا سو گز کا اور آنکھوں میں اور ناک کے نتھنوں میں جانور پرند نے بچے دئے تھے فَاذْکُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰہِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ؕ پس یاد کرو تم نعمتوں اللہ تعالیٰ کی کو شاید کہ نجات پاؤ تم عذاب سے قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰہَ وَحْدَہٗ وَنَذَرَ مَا کَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ؕ کہا قوم نے حضرت ہود علیہ السلام کو آیا آتا ہے تو ہمارے پاس تا یہ کہ حکم کرے تو ہم کو کہ بندگی کریں ہم اللہ تعالیٰ اکیلے کی اور بندگی بتوں کی چھوڑ دیں ہم یہ کہ ہرگز ہونی نہیں تو ڈراتا ہے ہم کو عذاب سے پس لا تو ہم کو وہ عذاب کہ وعدہ کرتا ہے تو ہمکو اگر ہے تو سچوں سے قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِیْ فِیْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّیْتُمُوْہَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ کہا حضرت ہود علیہ السلام نے کہ تحقیق گرا اوپر تمہارے عذاب بلند اور غصہ اللہ تعالیٰ کا آیا جھگڑتے ہو تم مجھسے بیچ مقدمہ اُن ناموں کے کہ نام رکھا ہے اُن کا تم نے اور باپ دادا تمہارے نے یعنے یہ بت ہر ایک کا نام تمنے رکھا ہے بعضے کا نام ساقیا تھا اوپر اس گمان کے کہ مینہ برسانے والے ہیں اور بعضوں کا نام حافظہ تھا کہ سفر میں

نگہبانی کرتے ہیں اور بعضے کا نام رازقہ اور سالمہ کہ رزق اور احوال انسے ہے اور یہ الفاظ نام تھے بے معنی اس واسطے کہ بت پتھر تھے یہ قدرتیں نہ رکھتے تھے حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ تم مجھ سے کیوں لڑتے ہو ان ناموں کیواسطے مَا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۚ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ نہیں نازل کی اللہ تعالیٰ نے ساتھ پوجنے بتوں کے کوئی حجت پس انتظار کرو تم عذاب اُترنے کا تحقیق میں بھی انتظار کرنے والوں سے ہوں **فائدہ** روایت ہے کہ حق تعالیٰ تین برس تک مینہ عادیوں کا بند کیا تھا تا آنکہ مبتلائے قحط ہوتے اور اس زمانے میں جو بلا نازل ہوتی توجہ طرف اس مکان کے کرتے تھے کہ اب کعبہ ہے اور وہ ایک ٹیلہ سرخ ریت کا تھا مسلمان اور کافر تمام اسی مکان میں رجوع کرتے تھے اور مطلب یاب ہوتے تھے اور خوف سے خلاصی پاتے تھے قوم عاد نے بھی قصد کیا اس مکان کا کہ دعا مانگیں جو مینہ برسے قبیل اور مرثد کہ سردار تھے ستر آدمیوں سے مکے میں آنکر معاویہ بن بکر کے گھر میں اُترے کہ حاکم مکے کا تھا بعد ضیافت کے اجازت مانگی کہ اس مکان مقررہ میں دعا کریں مرثد کہ سرداروں میں تھا اور حضرت ہودؑ پر ایمان لایا تھا کہا کہ تمہاری دعا سے مینہ نہ آوے گا مگر جسوقت فرمانبرداری کی کرو تم اور دروازے توبہ اور استغفار کے سے آؤ تم اسوقت اللہ تعالیٰ مینہ برساوے گا پس مرثد کو بند کیا اور مکان دعا کے میں نہ جانے دیا اور قبیل ساتھ قوم اپنی کے اس مکان میں گیا اور دعا مانگی کہ یا خدا عادیوں کو باراں دے جو چاہتے ہیں تین ٹکڑے بادل کے آئے قبلے کی طرف سے سفید اور سیاہ اور سرخ اور آواز دی ایک آواز دینے والے نے کہ اے قبیل ان تینوں بادلوں سے پسند کر لے تو واسطے قوم اپنی کے قبیل نے کالا بادل اختیار کیا کہ مینہ اسکا زیادہ ہوگا اور مکے سے باہر نکل کر ساتھ قوم اپنی کے شہر کو چلا جسوقت وادی مغیث میں پہونچا کہ مکان اُن کا تھا خوشخبری ابر کی دی آدمیوں کو عادی خوش ہوگئے اور تماشا ابر کا دیکھنے کو گھروں سے باہر آئے عذاب الٰہی اوپر اُن کے نازل ہوا کہ اس بادل میں تیز باد تھی اور اُسکا نام صرصر ہے سات راتیں اور آٹھ دن میں تمام قوم عاد کو ہلاک کیا اور ہودؑ ساتھ قوم کے کہ ایمان لائے تھے سلامت رہے جیسے حق تعالیٰ نے نجات مومنوں اور ہلاک کافروں کے سے خبر دی ہے فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ پس نجات دی ہمنے ہود کو اور ان لوگوں کو کہ ساتھ ہودؑ کے تھے ساتھ رحمت کے کہ ہماری طرف سے تھی اور کاٹیں ہمنے جڑیں اُن لوگوں کی کہ جھٹلایا تھا آیتوں ہماری کو اور نہ تھی قوم عاد کی ایمان لانیوالی اوپر خدا اور رسول کے وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ اور بھیجا ہمنے طرف قوم ثمود کے بھائی اُنکے صالح علیہ السلام کو ثمود بھی قبیلہ ہے عرب سے اور مکان انکا حجر تھا درمیان ولایت شام اور حجاز کے قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ کہا حضرت صالح علیہ السلام نے کہ اے قوم میری بندگی کرو تم اللہ تعالیٰ کی بغیر شرک کے نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی خدا سوائے اللہ تعالیٰ کے **فائدہ** ثمود نے نسبت کثرت عدد کے اور بے نہایت مال کے اور قوت بدن کے صالح علیہ السلام کو جھٹلایا اور کہا کہ کوئی نشانی ہمکو دکھلا تو کہ پیغمبری تیری کو مانیں ہم صالحؑ نے کہا کہ کونسی نشانی چاہتے ہو تم ثمود نے کہا کہ کل کے دن عید ہماری ہے جنگل میں ساتھ ہمارے چل تو اور بتوں کو بھی لے جاوینگے ہم تو اپنے خدا سے دعا مانگیو اور ہم اپنے خداؤں سے دعا مانگیں گے جس کی دعا قبول ہو جاوے اسکی تابعداری سب کرینگے دوسرے دن شہر سے باہر نکلے اور بتوں سے دعائیں مانگیں کچھ تاثیر قبولیت کی ظاہر نہوئی شرمندہ اور رسوا ہو کر سر نیچے ڈالے جندع بن عمرو نے کہ ایک اشرافوں قبیلہ ثمود کا تھا اشارہ ایک پتھر کی طرف کیا اکیلا جنگل میں پڑا تھا اور کہا کہ اے صالح علیہ اسلام واسطے ہمارے اس پتھر سے اونٹنی موٹی اونچے قد کی بالوں دار حاملہ باہر نکلے صالح علیہ السلام نے کہا کہ اگر حق تعالیٰ اونٹنی اس پتھر سے باہر نکالے کیا کروگے تم ثمود نے کہا کہ ایمان لاوینگے ہم اور بندگی اللہ تعالیٰ کی کرینگے ہم اور اوپر اس شرط کے قسم کھائی حضرت صالحؑ نے وضو کیا اور دو رکعتیں نماز کی پڑھیں اور خدا سے دعا کی اسی وقت پتھر ہلنے لگا اور مانند اونٹنی کے کہ جننے وقت آواز کرتی ہے پتھر نے آواز کی اور پھٹ گیا ایک اونٹنی خوبصورت سنہرے رنگ کی موافق فرمایش ثمود کے باہر نکلی اور اُسی وقت بچہ جنا اور برابر اسی کے ہوگیا تمام آدمیوں نے دیکھا جندع کو خدا نے توفیق دی ایمان لایا اور باقی اشراف ثمود کے گمراہ رہے قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ صالحؑ نے کہا کہ تحقیق آیا تم کو معجزہ روشن پروردگار تمہارے سے کہ دلیل ہے اوپر کمال قدرت اس کی کے اور پیغمبری میری کے روشنی اللہ تعالیٰ کی واسطے تمہارے نشانی ہے پس چھوڑ دو تم اسکو کہ کھاوے گھاس بیچ زمین

اللہ تعالیٰ کے اور نہ چھیڑو تم اُسکو ساتھ برائی کے اگر چھیڑو گے تم پس پکڑے گا تمکو عذاب دُکھ دینے والا **فائدہ** عذاب کے لائق ہونا ثمود کا بسبب ضرر دینے اونٹنی کے نہ تھا بلکہ بسبب قائم ہونے اوپر کفر کے بعد دیکھنے معجزے کے تھا اور اونٹنی کا مارنا نشان سرکشی کا تھا وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ج اور یاد کرو تم نعمت کو جسوقت بنایا تمکو خلیفہ پیچھے قوم عاد کے اور مکان دیا تمکو بیچ زمین حجر کے کہ بناتے ہو تم زمین نرم اسکی سے محلوں کو واسطے گرمیوں کے اور کھودتے ہو تم پہاڑوں کو واسطے گھروں جاڑوں کے فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ پس یاد کرو تم نعمتوں اللہ تعالیٰ کی کو کہ قوت کھودنے پہاڑوں کی ہے اور نہ چلو تم بیچ زمین کے فساد کرنے والے ثمود جواب صالحؑ کے سے روگردانی کر کر معترض مومنوں کے ہوئے قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ کہا ٹھٹھے سے گروہ بزرگوں اُن لوگوں نے کہ سرکشی کی تھی قوم صالحؑ کی سے واسطے اُن لوگوں کے کہ ضعیف جانا تھا خاص اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے تھے ان میں سے کہ آیا جانتے ہو تم کہ تحقیق صالحؑ بھیجا گیا ہے پروردگار اپنے سے قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ کہا ضعیف مومنوں نے کہ تحقیق ہم ساتھ جس چیز کے کہ بھیجا گیا ہے صالحؑ ساتھ اُسکے توحید اور عبادت سے ایمان لانے والے ہیں کہا جنھوں نے ساتھ اُسکے کہ تکبری کی تھی کہ تحقیق ہم ساتھ جس چیز کے کہ ایمان لائے تم ساتھ اسکے کفر کرنے والے ہیں **فائدہ** قوم ثمود کی اونٹنی سے تنگ آئی تھی اسواسطے کہ جس دن باری مواشی قوم کی ہوتی پانی کنووں کا مواشی کو کفایت نکرتا اور گرمیوں کے دنوں میں جنگل میں آتی اور چلتی پھرتی مواشی قوم کے بھاگ کر چھپ جاتے اور اس سبب سے انکو ضرر پہونچتا تھا دو عورتیں تھیں کہ ایک کا نام عنیزہ تھا اور دوسری کا نام صدوقہ تھا مواشی بہت رکھتی تھی اُن کے اوپر یہ بات مشکل ہوئی قدار بن سالف اور مصدع بن دہر کو تعینات کیا کہ اونٹنی کو پے کریں فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ پس کوچیں کاٹیں یعنی چاروں پاؤں گھٹنیوں تک کاٹے اور قتل کیا اونٹنی کو اور سرکشی کی حکم پروردگار اپنے کے سے اور کہا ٹھٹھے سے کہ اے صالحؑ لا تو تم کو جو چیز کہ وعدہ کرتا ہے تو عذاب سے اگر ہے تو پیغمبروں سے فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ پس پکڑا انکو بھونچال نے بعد چیخ مارنے جبرئیل علیہ السلام کے اونٹنی کے مارنے سے پس صبح کو ہوگئے بیچ گھروں اپنے کے اوندھے گرنے والے اور مرنے والے فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ پس منھ پھیرا صالحؑ نے اُن سے جب اونٹنی کو مارا اور کہا کہ اے قوم میری البتہ تحقیق پہونچایا میں نے تمکو پیغام پروردگار اپنے کا اور نصیحت کی میں نے تمکو ولیکن دوست نہیں رکھتے ہو تم نصیحت کرنے والوں کو وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور یاد کر اے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لوط بن ہاران کو کہ بھتیجا ابراہیم خلیل اللہ کا تھا جسوقت کہا واسطے قوم اپنی کے آیا آتے ہو تم بے حیائی کو یعنی اغلام کو نہیں پیشقدمی کی ہے تمکو ساتھ اس بیحیائی کے کسی نے عالم کے لوگوں سے **فائدہ** روایت ہے کہ جسوقت ابراہیم خلیل اللہ بابل سے متوجہ شام کے ہوئے بھتیجے اپنے کو کہ حضرت لوط تھے موتفکات والوں کی طرف بھیجا اور وہ پانچ شہر تھے سدوما سب میں بڑا شہر تھا اور دوسرا شہر عامورا تھا تیسرا شہر داوما تھا اور چوتھا شہر صابورا تھا پانچواں صعودا تھا ہر شہر میں چار چار لاکھ آدمی تھے حضرت لوط سدوما میں اترے اور خلق کو خدا کیطرف بلانا شروع کیا انتیس ۲۹ برس تک درمیان انکے رہے نیکیوں کا حکم فرمایا اور بیحیائیوں سے منع کرتے تھے وہ بڑی بیحیائی انکی اغلام تھا حق تعالیٰ نے اس امت کو آخر کار انکے سے خبر دی اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ تحقیق تم البتہ آتے ہو مردوں کو از روئے خواہش کے سوائے عورتوں کے سو کہ حلال ہیں تمکو تم اوپر راہ حق کے نہیں بلکہ تم ایک گروہ ہو حد سے گذرنے والے وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ج اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ اور نہ تھا جواب قوم لوط کا لوط کو مگر آپس میں کہا سدوما والوں نے ایک دوسرے کو باہر نکالو تم لوط کو اور بیٹیوں اسکی کو شہر اپنے سے کہ سدوما ہی تحقیق لوط اور بیٹیاں اور تابعدار اُسکے ایسے آدمی ہیں کہ بہت پاکیزگی کرتے ہیں بیحیائیوں سے اور ہمارے ساتھ شریک نہیں ہوتے میں اس عمل میں حق تعالیٰ نے یہ جواب انکا پسند نہ کیا اور عذاب آیا اوپر اُن کے کہ جبرئیل علیہ السلام چھوٹے پر کے اوپر پانچوں شہروں کو لیگئے آسمان تک اور

وہاں سے اُلٹا دے مارا اوپر سے پتھروں کا مینہ برسا فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ۝ پس نجات دی ہمنے عذاب سے لوط کو اور اہل اسکی کو اور مومنوں کو مگر جورو لوط کی کہ واملہ نام تھا باقی ماندوں سے تھی شہر میں اور کفر اپنا چھپاتی تھی حضرت لوط سے اور کافروں کو خبر دلاتی تھی اوپر انکار لوط کے کہ لوطؑ کے ساتھ نہ گئی اور درمیان قوم کے ہلاک ہوئی وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا ۭ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ ۝ اور برسایا ہمنے اوپر انکے مینہ پتھروں کا پس دیکھ تو اے دیکھنے والے کہ کیونکر ہوا آخر کار گنہگاروں کا وَاِلٰى مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ۭ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ۭ اور بھیجا تھا ہمنے طرف اولاد مدین کے کہ بیٹا ابراہیم خلیل اللہ کا تھا بھائی ان کے شعیبؑ کو کہ بیٹا تکیل کا تھا کہا حضرت شعیب نے کہ اے قوم میری بندگی کرو تم اللہ تعالیٰ کی نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی خدا سواے اللہ تعالیٰ کے قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ تحقیق آیا تمہارے پاس معجزہ روشن پروردگار تمہارے سے پس پورا کرو تم نپان کو اور ترازو کو اور نہ گھٹاؤ تم آدمیوں کو چیزیں ان کی **فائدہ** قوم شعیبؑ کی نے دو نپان اور ترازویں بناتی تھیں ایک دوسرے سے بڑی تھی بڑی سے لیتے اور چھوٹی سے دیتے تھے باوجود کفر کے چوری بھی کرتے تھے اور معجزہ حضرت شعیبؑ کا یہ تھا کہ جس وقت چاہتے کہ اونچے پہاڑ کے اوپر چڑھیں پہاڑ سر اپنا نیچے جھکاتا تھا کہ تا آسانی سے اوپر چڑھیں وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ اور فساد نکرو تم ساتھ کفر اور چوری کے بیچ زمین کے پیچھے اصلاح زمین کے پیغمبروں اور کتابوں سے یہ بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان لانیوالے **فائدہ** قوم شعیبؑ کے شہروں میں کم تولنا اور کم ناپا کرتے تھے اور جنگلوں میں قزاقی اور رہزنی کرتے تھے حضرت شعیب علیہ السلام نے منع کیا اور کہا کہ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ اور نہ بیٹھو تم بیچ ہر راہ کے کہ ڈراتے ہو تم آدمیوں کو اور بند کرتے ہو تم راہ اللہ تعالیٰ کی سے اُس کسی کو کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور ڈھونڈھتے ہو تم راہ اللہ تعالیٰ کی کو ٹیڑھا پن یعنی باطل کرتے ہو اس کو وَاذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ قَلِیْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ اور یاد کرو تم نعمت کو جس وقت تھے تم تھوڑے پس بہت کیا تم کو از روے عدد کے اور نگاہ کرو تم کہ کیونکر ہوا آخر کار فساد کرنے والوں کا کہ قوم نوح علیہ السلام کی اور عاد اور ثمود کی ہے **فائدہ** روایت ہے کہ مدین نے بیٹی حضرت لوطؑ کی نکاح کی تھی حق تعالیٰ نے اس سے اولاد بہت دی اور دولتمند کر دیا وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِیْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ یُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى یَحْكُمَ اللّٰهُ بَیْنَنَا ۚ وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ۝ اور اگرچہ ہے ایک گروہ تم میں سے کہ ایمان لایا ہے ساتھ اُس حکم کے کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ اس کے اور ایک گروہ ایمان نہیں لایا ہے اور کہا کہ قوت اور دولت ہم کو ہے ہم اوپر حق کے ہیں اور اگر مومن اوپر حق کے ہوتے تو دولت اور کشادگی معاش کی انکو ہوتی حضرت شعیب نے فرمایا کہ پس صبر کرو تم یا جبتک کہ حکم کرے اللہ تعالیٰ درمیان ہمارے اور قوم ہماری کے اور اللہ بہترین حکم کرنیوالوں کا ہے

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ

مِنْ قَرْیَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ۭ کہا گروہ اشراف نے کہ غرور کیا تھا بندگی اللہ کی سے قوم شعیبؑ کی سے البتہ باہر نکالیں گے ہم تجھکو اے شعیبؑ اور اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں ساتھ تیرے شہر اپنے سے یا البتہ پھرو گے تم بیچ دین ہمارے کے کہ کفر ہے قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ ۝ قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِیْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۭ کہا حضرت شعیبؑ نے کہ آیا زبردستی کرتے ہو تم ہمکو اور اگرچہ ہوویں ہم مکروہ جاننے والے پس اگر پھریں ہم بیچ دین تمہارے کے اور کہیں کہ شریک ہے اللہ کا تحقیق جوڑا ہمنے اوپر اللہ کے جھوٹ کو اگر پھریں ہم بیچ دین تمہارے کے بعد اسکے کہ نجات دی ہمکو اللہ تعالیٰ نے دین تمہارے سے وَمَا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِیْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ۭ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ۭ اور نہیں لائق ہے ہمکو کہ پھریں ہم بیچ دین تمہارے کے کہ کفر ہے مگر یہ کہ چاہے اللہ پروردگار ہمارا مرتد ہونے ہمارے کو کشادہ ہے پروردگار ہمارا سب چیز کو از روے علم کے عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۭ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ۝ اوپر اللہ کے توکل کیا ہمنے اے پروردگار ہمارے حکم کر تو درمیان ہمارے اور درمیان قوم ہماری کے ساتھ سچ کے اور تو بہترین حکم کرنیوالوں کا ہے وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَیْبًا

اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ اور کہا گروہ اشراف اُن لوگوں کے نے کہ کافر ہوئے تھے قوم اُسکی سے قوم دوسری کو کہ البتہ اگر تابعداری کرو گے تم شعیبؑ کی تحقیق
تم اُسوقت زیان کرنے والے ہو گے کہ دین قدیمی کو چھوڑ کر نیا دین پکڑو گے تم اسواسطے کہ نفع تمہارا کم تولنے میں اور زیادہ لینے میں ہے شعیبؑ منع کرتا
ہے تمکو اس سے فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ۚ پس پکڑا انکو بھونچال نے بوجہ چیخ مارنے جبرئیل علیہ السلام کے پس ہو گئے بیچ گھروں — مع المتقدمین
اپنے کے اوندھے گرنیوالے بدن بے روح اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۛۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ۝
جن لوگوں نے کہ جھٹلایا شعیبؑ کو ایسے ہلاک ہوئے کہ گویا ہرگز نہ رہے تھے بیچ اُن شہروں کے یا گھروں کے جن لوگوں نے کہ جھٹلایا شعیب کو وہی
تھے زیان کرنیوالے دنیا اور آخرت کے جسوقت حضرت شعیبؑ نے معلوم کیا تھا کہ عذاب آویگا آپ شہر سے باہر نکل گئے تھے فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ
يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝ۧ پس روگردانی کی اُنسے حضرت شعیب علیہ السلام نے اور کہا — ۱۱ ع ۹ ۱
حسرت سے کہ اے قوم میری البتہ تحقیق پہونچائے میں نے تمکو پیغام پروردگار اپنے کے اور نصیحت کی میں نے واسطے تمہارے پس کیونکر غم کھاؤں
میں اوپر قوم کافروں کے وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ۝ اور نہیں بھیجا ہمنے بیچ کسی
شہر کے کوئی پیغمبر کہ جھٹلایا گیا مگر پکڑا ہمنے اہل اُس شہر کے کو ساتھ سختی اور تنگی اور دکھ اور بیماری کے شاید کہ وہ رونا کریں اور نصیحت پکڑیں
جو بلا اور مصیبت سے خبردار ہوئے نعمت دی اور توانگری دی اُن کو ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ
اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ پس بدل کیا ہمنے بجائے بیماری اور سختی کے تندرستی اور سلامتی اور خوشی کو جبتک کہ زیادہ ہوئے مال اور آدمیوں میں پھر کفر
شروع کیا اور کہا کہ تحقیق پہونچی تھی باپ دادوں ہمارے کو بیماری اور خوشی یعنی قدیم سے عادت زمانے کی ہے بسبب کفر اور ایمان کے نہیں ہے
فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ پس پکڑا ہمنے ناگہان یعنی مکان امن کے سے پکڑا اور وہ خبر نہ رکھتے تھے فائدہ بندے کو دنیا میں گناہ کی
سزا پہنچتی ہے تو امید ہے کہ توبہ کرے اور جب گناہ راست آگیا تو یہ اللہ تعالی کا بھلاوا ہے پھر ڈر ہے ہلاک کا جیسے کسی نے زہر کھایا اگل دے تو امید
زندگی ہے اور اگر پچ گیا تو کام آخر ہوا وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور اگر تحقیق شہر والے ایمان
لانے اور پرہیز کرتے شرک سے البتہ کھولتے ہم اوپر انکے برکتیں آسمان سے ساتھ برسنے باراں کے اور برکتیں زمین سے وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ ولیکن جھٹلایا انھوں نے پیغمبروں کو پس پکڑا ہمنے ان کو ساتھ اس چیز کے کہ کسب کرتے تھے کفر اور گناہوں سے
اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ آیا بے ڈر ہو گئے شہر والے اس سے کہ آوے انکو عذاب ہمارا رات کو اور حالانکہ
اور سوتے ہیں یعنی عذاب ہمارا شبخوں کرے وقت غفلت کے اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ آیا اور بے ڈر
ہو گئے شہر والے یہ کہ آوے عذاب ہمارا پہر دن چڑھے اور وہ کھیلتے ہوں دنیا کے کاموں میں یعنی بعد جھٹلانے پیغمبروں کے بے ڈر نہ رہنا چاہیئے
رات کو نہ دن کو اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ۧ آیا پس امن میں ہو گئے مکر اللہ کے سے ناگاہ پکڑتا ہے جاتے — ۱۱ ع ۹ ۲
امن سے پس نہیں بے ڈر ہوتے ہیں مکر اللہ کے سے مگر وہ زیان کرنے والے دونوں جہاں کے اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ
اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ آیا اور نہیں بیان کیا اللہ نے واسطے ان لوگوں کے کہ وارث
ہوتے ہیں زمین کو پیچھے ہلاک ہونے اہل اس کی کے یہ اگر چاہیں ہم پہونچا دیں ہم انکو بدلہ گناہوں انکے کا اور مہر کریں ہم اوپر دلوں انکے کے
پس وہ نہ سنیں تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وہ شہر ہیں مانند احقاف اور حجر اور موتفکات
کے کہ قصہ کرتے ہیں ہم اوپر تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبروں انکی سے اور البتہ تحقیق آئے تھے پیغمبر انکے ساتھ معجزوں کے جیسے ہود
اور صالح اور لوط تھے فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ پس نہ تھے کہ ایمان لاویں پیچھے آنے پیغمبروں
کے بسبب اس چیز کے کہ جھٹلایا تھا آگے آنے پیغمبروں کے سے یعنی ہمیشہ تھے اوپر جھٹلانے کے اور صلاحیت قبول ایمان کی نہ رکھتے تھے اسیطرح
مہر کرتا ہے اللہ تعالی اوپر دلوں کافروں کے وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۝ اور نہ پایا ہمنے بہت امت
گذشتہ کو وفا کرنا عہد کے سے کہ روز ازل کے کیا تھا یا جو عہد کہ وقت مصیبت کے کرتے ہیں کہ اگر دور ہو گئی ایمان لاوینگے ہم اور تحقیق پایا ہم نے

بہت انکے کو قول توڑنے والے بدکار ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝
پس بھیجا ہمنے پیچھے بہت پیغمبروں کے موسیٰ کو ساتھ معجزوں اپنے کے طرف فرعون کے کہ نام اس کا قابوس تھا اور طرف اشرافوں گروہ فرعون کے
پس ظلم کیا اُنھوں نے ساتھ معجزوں کے کہ ایمان نہ لائے پس دیکھ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیونکر ہوا آخرکار فساد کرنیوالوں کا **فائدہ** حضرت
موسیٰ علیہ السلام مصر سے بھاگ کر مدین میں صحبت حضرت شعیبؑ کی میں پہونچے اور بیٹی حضرت شعیبؑ کی کہ صفورا نام تھا نکاح کی بعد اُسکے پھر قصد
مصر کے جانیکا کیا راہ میں وادی ایمن میں پیغمبر ہوئے اور عصا اور ید بیضا دو معجزے ملے حکم الٰہی ہوا کہ مصر کو جاؤ اور فرعون کو خدا کیطرف بلاؤ اور
سرکشی اور دعوای خدائی سے منع کرو حضرت موسیٰ مصر میں آئے بعد مدت کے ملاقات فرعون کی میسر ہوئی وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ
رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لا اور کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے فرعون تحقیق میں بھیجا گیا ہوں پروردگار عالموں کی طرف سے طرف تیرے حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ
لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ لائق ہوں پیغمبری کے اور اوپر اس کے کہ نہ کہوں
میں اوپر اللہ کے مگر سچ کو تحقیق آیا ہوں تمھارے پاس ساتھ حجت روشن کے پروردگار تمھارے کی طرف سے پس بھیج تو ساتھ میرے بیٹوں
یعقوبؑ کے کو زمین مقدسہ میں کہ وطن اُن کا ہے اور خدمتگاری اپنی نکرداتو اُن سے **فائدہ** روایت میں ہے کہ فرعون نے بنی اسرائیل کو غلام
لونڈی اپنا کیا تھا اور سبب اُسکا یہ تھا کہ جسوقت حضرت یعقوبؑ ساتھ اولاد اپنی کے مصر میں آئے اور جائے قرار اپنی کی اولاد انکی بہت ہوئی
حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام کی وفات ہوئی ملک ریان کہ بادشاہ مصر کا تھا مر گیا بیٹا اسکا کہ مصعب نام تھا بادشاہ مصر کا ہوا
بنی اسرائیل کو حرمت سے رکھتا تھا اور ایذا نہ دیتا تھا وہ بھی مر گیا ولید بیٹا اسکا کہ فرعون زمانہ موسیٰؑ کا تھا بادشاہ مصر کا ہوا اور دعوی خدائی کا
کیا بنی اسرائیل نے متابعت اسکی قبول نہ کی فرعون نے کہا کہ باپ تمھارا کہ یوسفؑ تھا غلام زر خرید نوکروں میرے کا تھا پس تم غلام زادے میرے ہو یہ
کہکر سب کو غلام اپنا کیا یہانتک کہ حضرت موسیٰؑ آئے اور کہا کہ بنی اسرائیل کو چھوڑ دے تو قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ کہا فرعون نے موسیٰ کو کہ اگر ہے تو کہ لایا ہے کوئی نشانی اوپر دعوی پیغمبری اپنے کے پس لا تو اس کو اگر ہے سچوں سے اور معجزہ
اپنا دکھا تو فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ پس ڈالا حضرت موسیٰ نے عصا اپنے ہاتھ سے پس ناگاہ عصا اژدہا ہو گیا ظاہر کہ کسی کو شک
نہ رہا اژدہا ہونے اس کے میں **فائدہ** روایت میں ہے کہ ایک اژدہا منہ کھولے ہوئے بارہ کوس کا لنبا زرد رنگ بالوں وار بن گیا درمیان
دو جبڑوں اُس کے کے اسّی گز کا فرق تھا اور اونچا ہوا زمین سے مقدار ایک کوس کے اور اوپر دم کے کھڑا ہو گیا نیچے کا جبڑا اوپر زمین کے رکھا
اور اوپر کا اوپر کنگورے محل فرعون کے رکھا اور متوجہ ہوا فرعون کی طرف کہ نگل جاوے اور ایک **روایت** میں ہے کہ قبہ فرعون کے کو نیچے
دو دانتوں کے لیا تھا فرعون کود کر بھاگا اور مکان ضرور کر دیا اور پیٹ چل گیا ایک دن میں چار سو بار اور حملہ کیا اژدہے نے طرف آدمیوں کے
تمام بھاگے پچیس ہزار اژدحام سے مارے گئے فرعون نے چیخ ماری اور شور کیا کہ اے موسیٰ قسم کھاتا ہوں میں کہ اوپر تیرے ایمان لاؤں گا اور
بنی اسرائیل کو چھوڑ دونگا اور قسم دیتا ہوں میں تجھکو خدا کی کہ عصا اپنے کو پکڑ لے حضرت موسیٰؑ نے گردن اژدہے کی پکڑ لی وہ پھر عصا ہو گیا
فرعون اوپر تخت کے بیٹھا اور کہا کہ کوئی دوسرا معجزہ ہے تو دکھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ہے اور ہاتھ بغل میں کیا وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا ع ۱۳
هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ اور کھینچا موسیٰؑ نے ہاتھ اپنے کو بغل سے پس ناگاہ وہ ہاتھ سفید چمکتا تھا واسطے دیکھنے والوں کے کہ روشنی اُسکی غالب
تھی روشنی آفتاب کی سے فرعون نے اشرافوں کو جمع کیا اور پوچھا قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ
اَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝ کہا گروہ اشرافوں کے نے قوم فرعون کی سے کہ تحقیق موسیٰ البتہ جادوگر دانا ہے جادو کے علم میں کہ لکڑی کو اژدہا بناتا ہے اور
ہاتھ کو چمکتا دکھاتا ہے چاہتا ہے کہ باہر نکالے تمکو زمین تمہاری سے کہ مصر ہے فرعون نے کہا کہ پس کیا حکم کرتے ہو تم مجھکو اور تدبیر کیا ہے قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَ
اَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَاۗىِٕنِ حٰشِرِيْنَ ۝ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝ کہا گروہ اشرافوں نے فرعون کو کہ ڈھیل دے تو یا قید کر تو موسیٰؑ کو اور بھائی اُسکے کو کہ
ہارون ہے اور جلدی نکر اور بھیج تو شہروں میں جمع کرنیوالوں کو کہ لاویں تیرے پاس ہر جادوگر دانا کو **فائدہ** روایت میں ہے کہ کسی زمانہ میں ایسے جادوگر
نہیں ہوئے کہ زمانہ موسیٰ کے میں تھے اور مدائن میں دو بڑے جادوگر تھے جسوقت آدمی فرعون کے انکے بلانے کو آئے اپنی ماں سے کہا

کہ ہمکو اوپر قبر باپ ہمارے کے پیچل مل لیگئی اپنے باپ کو آواز دی کہ ہم کو بادشاہ مصر کے نے بلایا ہے کہ دو آدمی اُسکے پاس بے لشکر اور بے ہتھیار آئے ہیں اور اُسکو تنگ کیا ہے اور ایک عصا رکھتے ہیں کہ جسوقت زمین پر ڈالتے ہیں اژدہا ہو جاتا ہے جو کچھ آگے آوے نگل جاتا ہے اور فرعون چاہتا ہے کہ ہمکو مقابلہ انکا کروا وے قبر والے نے جواب دیا کہ جسوقت سوویں وہ دونوں دیکھو تم کہ عصا اژدہا بنتا ہے اگر بنتا ہے تو جانو کہ جادوگر نہیں ہیں اور مقابلہ انکا نہ کرو تم اسواسطے کہ جادو جادوگر کا سوتے وقت بے اثر ہوتا ہے تمام عالم اگر چاہے مقابلہ اُن دونوں کا نکر سکے دونوں جادوگر ساتھ شاگردوں اپنے کے کہ ستر ہزار تھے ہر ایک کے مصر میں آئے وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرۡعَوۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ لَنَا لَاَجۡرًا اِنۡ كُنَّا نَحۡنُ الۡغٰلِبِيۡنَ ۝ اور آئے جادوگر فرعون کے پاس فرعون کو دیکھتے ہی کہا کہ تحقیق واسطے ہمارے البتہ مزدوری ہے اگر ہونگے ہم غالب ہونیوالے اوپر موسیٰؑ کے قَالَ نَعَمۡ وَاِنَّكُمۡ لَمِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ ۝ کہا فرعون نے کہ ہاں ہے تمکو مزدوری اگر غالب ہوگے تم اوپر موسیٰؑ کے اور تحقیق تم البتہ نزدیکوں سے ہوگے یعنے ہر وقت پاس آوگے تم جادوگروں نے مصر میں آنکر احوال موسیٰ علیہ السلام کا دیکھا کہ سوتے تھے اور عصا اژدہا بن کر نگہبانی کرتا تھا ڈر گئے اور فکرمند ہوئے اور خطرہ دل میں رکھتے تھے کہ فرعون نے حضرت موسیٰؑ کو بلایا اور مقرر ہوا کہ جادوگر مقابلہ کریں اور مجلس مقابلے کی تیار ہوئی جادوگر اپنی لکڑیاں اور رسیاں لیکر میدان میں آئے اور فرعون اوپر تخت کے تماشا دیکھنے کو بیٹھا اور آدمی تمام شہر مصر کے حاضر ہوئے ستر ہزار جادوگر ایک طرف صف باندھکر کھڑے ہوئے جادوگروں نے آداب کیا اور قَالُوۡا يٰمُوۡسٰٓى اِمَّاۤ اَنۡ تُلۡقِىَ وَاِمَّاۤ اَنۡ نَّكُوۡنَ نَحۡنُ الۡمُلۡقِيۡنَ ۝ کہا کہ اے موسیٰؑ یا یہ کہ اول ڈالے تو عصا اپنے کو اور یا یہ کہ ہم ہوویں پہلے ڈالنے والے لکڑیوں اپنی کو قَالَ اَلۡقُوۡا ۚ فَلَمَّاۤ اَلۡقَوۡا سَحَرُوۡۤا اَعۡيُنَ النَّاسِ وَاسۡتَرۡهَبُوۡهُمۡ وَجَآءُوۡ بِسِحۡرٍ عَظِيۡمٍ ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے از روئے خُلق کے کہ تم ہی ڈالو پہلے پس جسوقت ڈالا جادوگروں نے لکڑیوں اور رسیوں اپنی کو جادو کیا آنکھوں آدمیوں کی کو اور بہت ڈرایا آدمیوں کو اور لائے جادو بڑا فائدہ روایت میں ہے کہ جادوگروں نے لکڑیوں کو اندر سے خالی کیا تھا اور پارہ بھر دیا تھا اور اوپر گندھک لپیٹی تھی اور نیچے سے زمین کھود کر آگ روشن کی تھی گرمی آگ کی نے نیچے سے زور کیا اور اوپر گرمی آفتاب کی نے زور کیا تمام شکلیں ہلنے لگیں اور ایسا دکھائی دیا کہ تمام میدان سانپوں سے بھر گیا وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰٓى اَنۡ اَلۡقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلۡقَفُ مَا يَاۡفِكُوۡنَ ۝ اور وحی کی ہم نے طرف موسیٰ کے کہ ڈال دے تو عصا اپنے کو جوں ہی موسیٰؑ نے اژدہا منہ کھولے ہوئے بنگیا پس ناگاہ وہ اژدہا نگلتا تھا اُس چیز کو کہ جھوٹھ جوڑ کر خلق کو دکھاتے تھے اور وہ چالیس گونیں رسیوں کی اور لکڑیوں کی تھیں جسوقت وہ اژدہا نگل گیا اور منہ طرف تماش بینوں کے کیا تمام آدمی بھاگے اور بہت خلق اُس انبوہ میں ہلاک ہوئی حضرت موسیٰؑ نے پکڑ لیا پھر عصا ہو گیا فَوَقَعَ الۡحَـقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝ فَغُلِبُوۡا هُنَالِكَ وَانۡقَلَبُوۡا صٰغِرِيۡنَ ۝ پس ثابت ہوا سچ حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کا اور باطل ہوئی جو چیز کہ عمل کرتے تھے جادوگر پس عاجز ہو گئے اُس مکان میں کہ موسیٰ علیہ السلام غالب ہوا تھا اور پھرے اس مکان سے خوار اور ذلیل ہونیوالے ناامید اور بے مراد وَاُلۡقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيۡنَ ۝ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝ رَبِّ مُوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ ۝ اور ڈالے گئے جادوگر اوپر منھوں کے سجدہ کرنیوالے اللہ کو کہا کہ ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار عالموں کے فرعون نے کہا کہ میں رب العالمین ہوں جادوگروں نے کہا کہ رب موسیٰ اور ہارون کا قَالَ فِرۡعَوۡنُ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَـكُمۡ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكۡرٌ مَّكَرۡتُمُوۡهُ فِى الۡمَدِيۡنَةِ لِتُخۡرِجُوۡا مِنۡهَاۤ اَهۡلَهَا ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۝ کہا فرعون نے جادوگروں کو کہ آیا ایمان لائے تم ساتھ موسیٰؑ کے آگے اس سے کہ حکم دوں میں تمکو تحقیق یہ عمل مکر پوشیدہ ہے کہ بنایا ہے اسکو تمنے تدبیر سے بیچ شہر مصر کے آگے آنے وعدہ گاہ سے ساتھ موسیٰؑ کے موافقت کی ہے اور یہ حیلہ بنایا ہے اسواسطے کہ باہر نکالو تم شہر مصر سے اہل اسکے کو کہ قبطی ہیں پس قریب ہے کہ جانو گے تم سزا اس عمل کی مجملاً ڈرایا اور آگے مفصل بیان کیا کہ لَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۝ البتہ کاٹونگا میں ہاتھوں تمہارے کو اور پانوں تمہارے کو خلاف حکم کرنے سے یا داہنا ہاتھ اور بایاں پانوں کاٹونگا پیچھے البتہ اوپر سولی کے چڑھاؤنگا میں تم سب کو واسطے رسوائی کے اور نصیحت پکڑنے اوروں کے قَالُوۡۤا اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنۡقَلِبُوۡنَ ۝ کہا جادوگروں نے فرعون کو کہ ہمکو موت سے کیا ڈراتا ہے تو کہ مشتاق موت کے ہیں ہم سب جیسے پیاسا پانی کا مشتاق ہے اسواسطے کہ بعد موت کے تحقیق ہم طرف پروردگار کے پھرنیوالے ہیں وَمَا تَنۡقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنۡ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتۡنَا ؕ رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا

صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ ۵ اور نہیں دشمنی کرتا ہے تو ہم سے مگر اسواسطے کہ ایمان لائے ہیں ہم ساتھ نشانیوں قدرت پروردگار اپنے کے جسوقت آئیں وہ نشانیاں ہمارے پاس بسبب موسیٰؑ کے جادوگروں نے فرعون کیطرف سے منہ پھیرا اور خدا کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ اے پروردگار ہمارے بہا تو اوپر ہمارے اس مصیبت میں صبر کو کہ بے صبری نہ کریں ہم اور وفات دے تو ہمکو مسلمان ثابت اوپر ایمان کے ع ۱۴ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰی وَقَوْمَهٗ لِیُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَیَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ط اور کہا سرداروں نے گروہ فرعون کے سے کہ آیا چھوڑتا ہے تو موسیٰؑ کو اور قوم اسکی کو تا یہ کہ فساد کریں زمین مصر کی میں اور چھوڑے موسیٰؑ تجھکو اور خداؤں تیرے کو **فائدہ** روایت میں ہے کہ فرعون خلق کو اپنی بندگی کا حکم کرتا تھا اور آپ ستارے کو پوجتا تھا اور اپنی صورت کے بت بنوا کر قوم کو دیئے تھے کہ اسکو پوجا کرو تم کہ وہ تمکو مجھسے نزدیک کریں سرداروں نے رغبت دلائی فرعون کو اوپر قتل موسیٰؑ اور قوم اسکی کے فرعون نے جانا کہ موسیٰ کو تو قتل نکر سکونگا میں قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْیٖ نِسَآءَهُمْ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۔ کہا فرعون نے قریب ہے کہ قتل کرینگے ہم بیٹوں انکے کو جیسے آگے قتل کرتے تھے تلاش موسیٰؑ کی میں اور جیتا چھوڑینگے ہم بیٹیوں انکی کو کہ خدمت ہماری کریں اور تحقیق ہم اوپر انکے غالب ہونیوالے ہیں اور وہ مغلوب ہیں جسوقت ڈرانا فرعون کا بنی اسرائیل کو پہونچا بیقرار ہو کر طرف حضرت موسیٰؑ کے التجا کی قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ اسْتَعِیْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ط اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۵ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے واسطے قوم اپنی کے کہ مدد مانگو تم ساتھ اللہ کے اور صبر کرو تم اوپر ایذا فرعون کے تحقیق زمین واسطے اللہ کے ہے میراث اسکو جس کسی کو چاہتا ہے بندوں اپنے سے اور نیکی عاقبت کی واسطے پرہیزگاروں کے ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اشارہ کیا طرف ہلاکی فرعون کے بنی اسرائیل نہ سمجھے اور شکایت کی قَالُوْٓا اُوْذِیْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِیَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا قَالَ عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ یُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَیَسْتَخْلِفَكُمْ فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ۵ ع ۱۵ کہا بنی اسرائیل نے کہ ایذا دئے گئے ہم قبطیوں سے آگے اس سے کہ آوے تو ہمارے پاس مدین سے کہ آدھے دن بندگی اور خدمت اپنی کرواتا تھا اور آدھے دن چھوڑ دیتا تھا اور ایذا دئے گئے ہم پیچھے اس سے کہ آیا تو ہمکو تمام روز خدمت کرواتا ہے کہا موسیٰؑ نے قریب ہے اور امید ہے کہ پروردگار تمہارا ہلاک کرے دشمن تمہارے کو کہ فرعون ہے پس نظر کریگا اللہ کہ کیونکر عمل کرتے تھے تم کفر اور ایمان سے وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِیْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ ۵ اور البتہ تحقیق پکڑا تھا ہمنے آل فرعون کے کو ساتھ قحط اور خشک سالی کے اور ساتھ نقصان کرنے بعضے میووں کے شاید کہ وہ نصیحت پکڑیں اور کفر سے باز آویں فَلَمَّا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّطَّیَّرُوْا بِمُوْسٰی وَمَنْ مَّعَهٗ ط پس جس وقت کہ آئی فراخی انکو اور ارزانی کہتے کہ واسطے ہمارے ہے یہ نیکی اور ارزانی اور ہم لائق اسکے ہیں اور اگر انکو پہونچے برائی قحط اور بلا سے بد فالی اور بدشگنی لیتے ساتھ موسیٰؑ کے اور جو کوئی ساتھ اس کے تھے مومنوں سے اور کہتے کہ بلا شامت انکی سے ہے اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۵ خبردار ہو جاؤ کہ تحقیق بدفالی انکی نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے کہ اعمال برے کرتے ہیں شامت اسکی سے اللہ بلا بھیجتا ہے ولیکن بہت انکے نہیں جانتے ہیں کہ بلا شامت عملوں کی ہے **فائدہ** یعنی شومی قسمت بد ہے سو اللہ کی تقدیر سے ہے بھلائی اور برائی کا اثر ہوگا آخرت میں اسکا جواب یہ نفرمایا کہ شومی انکے کفر سے تھی کیونکہ کافر بھی دنیا میں عیش کرتے ہیں اصل حقیقت تھی سو فرمائی کہ دنیا کے احوال موقوف بر تقدیر ہیں وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰیَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ ۵ اور کہا فرعونیوں نے موسیٰ علیہ السلام کو کہ جب لاتا ہے تو ہمارے پاس کسی نشانی کو کہ تو اسکو معجزہ جانتا ہے قحط اور بیماری سے تا یہ کہ جادو کرے تو ہمکو ساتھ اسکے پس نہیں ہیں ہم واسطے تیرے ایمان لانیوالے جب قبطیوں نے نہایت انکار کیا فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ پس بھیجا ہمنے اوپر انکے طوفان پانی کا اور ٹڈیاں بھیجیں اور چچڑیاں یا جوئیں بھیجیں اور مینڈکیں اور لہو بھیجا **فائدہ** روایت میں ہے کہ سات دن تک مینہ برسا اور گھر قبطیوں کے ڈوبے عاجز ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ دعا کرو جو مینہ بند ہووے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا کو چاروں طرف پھیرا بادل جاتے رہے اور مینہ کھل گیا پھر سرکشی کی حق تعالےٰ نے ٹڈیوں کو بھیجا کہ تمام کھیتیاں اور درخت کھا گئیں پھر چچڑیاں یا جوؤں کو بھیجا کہ تمام چیزوں میں اور پانی میں بھر گئیں پھر مینڈکوں کو بھیجا کہ تمام کھانے اور پینے میں پھیل گئیں پھر لہو کو بھیجا کہ تمام دریا نیل کا اور پانی تمام کنوؤں کا اور مشکوں کا لہو ہو گیا قبطی بنی اسرائیل سے کہتے کہ تو اپنے منہ

میں کلی پانی کی لیکر میرے منھ میں ڈالدے بنی اسرائیل کا آدمی پانی منھ میں لیکر قبطی کے منھ میں ڈالتا لہو ہو جاتا جیسے مولوی روم نے فرمایا ہے سے آب نیل ست و بقبطی خون نمود ✣ قوم موسیٰ را نہ خون بود آب بود ✣ اور فرق ہر ایک عذاب میں ایک مہینے کا تھا اور سات دن تک عذاب رہتا تھا اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ قف فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ○ نشانیاں تھیں جدی جدی یعنی ایک ہفتے تک عذاب رہتا تھا اور ایک مہینے تک امن رہتا تھا پس تکبری اور غرور کیا اور تھی وہ قوم گناہ کرنیوالی وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ اور جسوقت گرتا تھا اوپر انکے عذاب عذابوں مذکور سے کہتے تھے کہ اے موسیٰ دعا کر تو واسطے ہمارے پروردگار اپنے کو ساتھ اُس چیز کے کہ قول کیا ہی نزدیک تیرے کہ دعا تیری قبول کرونگا میں اگر دور کریگا تو ہمسے عذاب کو البتہ ایمان لاوینگے ہم واسطے تیرے اور البتہ چھوڑ دینگے ہم ساتھ تیرے بنی اسرائیل کو کہ جہاں چاہے تو لیجا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ○ پس جسوقت کہ دور کیا ہمنے اُنسے عذاب کو دعا موسیٰؑ کی سے تا ایک مدت تک کہ وہ پہونچنے والے اُس مدت کے تھے ناگاہ وہ قول توڑتے تھے فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ○ پس بدلہ لیا ہمنے اُنسے پس غرق کیا ہمنے انکو دریائے قلزم میں کہ نزدیک مصر کے ہی بسبب اسکے کہ جھٹلایا تھا انہوں نے نشانیوں قدرت ہماری کو اور تھے ان نشانیوں سے بیخبر **فائدہ** یہ سب بلائیں اُتر آئیں ایک ایک ہفتے کے فرق سے اول حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کو کہہ آتے کہ اللہ تمپر یہ بلا بھیجیگا وہی بلا آتی پھر مضطر ہوتے حضرت موسیٰؑ کی خوشامد کرتے انکی دعا سے دفع ہوتی پھر منکر ہو جاتے آخر کو وبا پڑی نصف شب کہ سارے شہر میں ہر شخص کا پہلا بیٹا مر گیا وہ لگے مُردونکو غم میں حضرت موسیٰؑ اپنی قوم کو لیکر شہر سے نکل گئے پھر کئی روز بعد فرعون پیچھے لگا دریائے قلزم پر جا پکڑا وہاں یہ قوم سلامت گذر گئی اور فرعون ساری فوج سمیت غرق ہوا وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ اور میراث دی ہمنے اُس قوم کو کہ ضعیف اور ناتوان گنی جاتی تھی مشرق کی طرفیں زمین کی اور مغرب کی طرفیں زمین کی وہ زمین کہ برکت دی تھی ہمنے بیچ اس زمین کے بے نہایت میووں سے یا پیغمبروں سے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ○ اور تمام ہوا وعدہ پروردگار تیرے کا کہ نیک تر ہے اوپر بنی اسرائیل کے بسبب صبر کرنے انکے کے اور ہلاک کی اور ڈھاوی ہمنے جو چیز کہ بناتا تھا فرعون اور قوم اُسکی سلیس محلوں سے اور قلعوں سے اور جو چیز کہ چھتے بناتے تھے انگور دینکے اور عمارتوں کے وَجٰوَزْنَا بِبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ اور پار اتار دیا ہمنے دریا سے صحیح سلامت بنی اسرائیل کو پس گذرے اوپر ایک قوم کے کہ قبیلہ بنی لخم کے سے تھے ولایت رقہ میں کہ مجاوری کرتے اوپر بتوں کے کہ واسطے انکے تھے قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ کہا بنی اسرائیل نے کہ اے موسیٰ بنا تو ہمارے واسطے مورت خدا کی کہ پوجیں ہم اُسکو جیسے اُس شہر والوں کے خدا ہیں اور پوجتے ہیں قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ○ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ تحقیق تم ایک قوم ہو کہ نادانی کرتے ہو کہ غیر خدا کو بندگی روا رکھتے ہو تحقیق گروہ بت پوجنے والے ہلاک کیگئی ہے جو چیز کہ بیچ اُسکے ہیں یعنی بت اُنکے ہمارے ہاتھ سے ٹوٹینگے اور جھوٹ ہی جو چیز کہ عمل کرتے ہیں بت پرستی سے قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ آیا سوائے اللہ کے ڈھونڈھوں میں تمہارے واسطے کسی خدا کو اور حالانکہ اسی نے بزرگی دی ہے تمکو اوپر عالم کے لوگوں کے نعمت دینے سے وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِىْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ○ اور یاد کرو تم اے بنی اسرائیل جسوقت نجات دی ہمنے تمکو آل فرعون کی سے کہ چکھاتے تھے تمکو سختی عذاب کی قتل کرتے تھے بیٹوں تمہارے کو اور جیتا چھوڑتے تھے عورتوں تمہاری کو واسطے خدمت اپنی کے اور بیچ اسکے نعمت تھی یا آزمائش پروردگار تمہارے سے ع ۱۱ **فائدہ** روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ بعد ہلاک ہونے فرعون کے ایک کتاب لاؤنگا میں نزدیک حق تعالیٰ کے سے اور جو چیز چاہئے تمکو اس میں مفصل بیان ہوگا پس جسوقت دریا سے نجات پائی اور فرعون غرق ہوا بنی اسرائیل نے طلب اس کتاب کی کی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب الٰہی میں عرض کیا کہ وہ کتاب عنایت ہو حکم ہوا کہ تیس ۳۰ دن روزے رکھ پیچھے اسکے کوہ طور پر آ تو ہم باتیں کرینگے تجھسے حضرت موسیٰؑ نے تیس دن روزے رکھے اکتیسویں دن کوہ طور کو متوجہ ہوئے کراہیت جانی کہ میں حق تعالیٰ سے باتیں کرونگا

اور منہ میرے سے روزے کی بو آوے واسطے دور کرنے بو روزے کے مسواک کی فرشتوں نے کہا کہ ہم تجھ سے بو مشک کی سونگھتے تھے مسواک سے دور کی تو نے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ گنہگاری اُسکی دس روزے اور رکھ جیسے فرمایا ہے کہ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ۚ اور وعدہ کیا ہمنے موسیٰ سے تیس راتوں کا واسطے کتاب دینے کے ذیقعدہ کے مہینے سے اور تمام کیا ہمنے اُن تیسوں کو ساتھ دس کے پس تمام ہوا وقت وعدے پروردگار اُسکے کا چالیس راتیں وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے بھائی اپنے ہارون کے کہ میں کتاب لینے جاتا ہوں کوہ طور پر اور تو خلیفہ میرا ہو بیچ قوم میری کے اور اصلاح کاموں کی کر تو اور پیروی نکر تو فساد کرنے والوں کی وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ اور جسوقت کہ آیا موسیٰ واسطے مقرر وقت ہمارے کے اور بات کی اسکو پروردگار اُسکے نے بے واسطہ غیر کے **فائدہ** حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غسل کیا اور کپڑے پاکیزہ پہنے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ گرد اگرد کوہ طور کے پچیس کوس تک اندھیرا ہو جاوے جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اندھیرے میں قدم رکھا شیطان انکے کو ان سے دور کیا اور کراماً کاتبین کو بھی جدا کیا اور آسمانوں کو دکھایا کہ فرشتے ہوا میں کھڑے ہیں اور عرش عظیم کو ظاہر کیا پس حقتعالیٰ نے باتیں کیں **فائدہ** روایت میں ہے کہ چوبیس ہزار باتیں کیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ چالیس رات اور دن باتیں کیں شیطان کو اس زمین سے باہر نکال دیا تھا شیطان نے زمین میں غوطہ مارا اور درمیان دونوں قدم موسیٰ کے نکلا اور وسواس دلایا کہ یہ باتیں شیطان نے کی ہیں خدا نے نہیں کی ہیں حضرت موسیٰ نے سوال دیکھنے کا کیا اور قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ۚ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے دکھا تو مجھکو ذات اپنی کہ نظر کروں میں طرف تیرے کہا اللہ نے کہ نہ دیکھیگا تو مجھکو دنیا میں اسواسطے کہ جو کوئی دنیا میں مجھکو دیکھتا ہی مر جاتا ہے اور طاقت نہیں لاتا ہے وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ لیکن نظر کر تو طرف پہاڑ زبیر کے کہ بلند تر پہاڑوں مدین کا ہے اور قوت تحمل کی تجھ سے زیادہ رکھتا ہے پس اگر قرار پکڑے اور ثابت رہے پہاڑ وقت تجلی کے پس شتاب ہے کہ دیکھیگا تو مجھکو اور طاقت دیکھنے کی لا سکیگا فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ۚ پس جسوقت کہ روشنی کی پروردگار اُسکے نے یعنی نور اپنا یا نور عرش کا سوئی کے ناکے کے برابر ظاہر کیا واسطے پہاڑ کے کر دیا پہاڑ کو ریزہ ریزہ اور گر پڑا موسیٰ بیہوش ہوکر دہشت اسکی سے **فائدہ** روایت میں ہے ستر ہزار پردوں کے پیچھے سے سوئی کے ناکے کے برابر نور ظاہر کیا تھا اور اس ساعت میں جو دیوانہ زمین کے اوپر تھا ہوشیار ہو گیا اور جو بیمار تھا تندرست ہو گیا اور تمام زمین سرسبز ہوگئی اور پانی کھاری میٹھے ہو گئے اور بت اوپر منہ کے گر پڑے اور آگیں آتش پرستوں کی سرد ہوگئیں پہاڑ باوجود اس عظمت کے ٹکڑے ہو گیا اور چھ پہاڑ اس سے جدا ہوئے تین پہاڑ مدینے میں آن پڑے احد اور ورقان اور رضوی اور تین مکے میں آن پڑے ثور اور ثبیر اور حرا دوپہر ڈھلے جمعرات کے دن عرفے کے سے دوپہر ڈھلے جمعے تک حضرت موسیٰ علیہ السلام بیہوش پڑے رہے اور فرشتے پانوں سے ٹھوکریں مار مار جاتے تھے اور کہتے تھے کہ اے بیٹے عورت حیض والی کے تو نے لالچ کیا تھا دیکھنے رب العزت کا فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ پس جسوقت ہوش میں آیا موسیٰ نے کہا کہ پاک جانتا ہوں میں تجھکو اس سے کہ دنیا میں دیکھا جاوے تو توبہ کی میں نے طرف تیرے ایسے سوالوں سے اور میں پہلا ایمان لانیوالوں کا ہوں اوپر عظمت اور جلال تیرے کے حق تعالیٰ نے واسطے تسلی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرمایا کہ قَالَ یٰمُوْسٰۤی اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِكَلَامِیْ ۖ فَخُذْ مَاۤ اٰتَیْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ۝ کہا اللہ نے کہ اے موسیٰ تحقیق میں نے پسند کیا ہے تجھکو اوپر آدمیوں کے ساتھ پیغاموں اپنے کے اور ساتھ بات کرنے اپنے کے تجھسے پس لے تو جو چیز کہ دی میں نے تجھکو احکاموں سے اور ہو تو شکر کرنیوالوں سے اوپر اس بخشش کے وَكَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ۚ اور لکھا تھا ہمنے واسطے موسیٰ کے بیچ تختیوں کے ہر چیز سے نصیحت اور بیان کرنا واسطے ہر چیز کے کہ محتاج ہو وے دین میں اور تختے نو تھے یاقوت سرخ سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ سبز زمرد سے تھے اور درازی ہر تختے کی چھ گز کی تھی فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۚ سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ پس لے تو اے موسیٰ تختیوں کو کہ اوپر انکے توریت لکھی ہے ساتھ قصد تمام کے اور حکم کر قوم اپنی کو کہ لیویں نیکتر تختوں کا یعنی عمل کریں اوپر رخصت کے نہ اوپر عزیمت کے کہ رخصت نیک ہے اور عزیمت نیک تر ہے قریب ہے کہ

دکھاؤنگا میں تم کو اے بنی اسرائیل گھر بدکاروں کے کہ دوزخ میں ہیں یا تمکو ولایت شام کی میں لاؤنگا اور مکان اگلے بے فرمان لوگوں کے دکھلاؤنگا میں کہ تم نصیحت پکڑو اور بے فرمانی نکرو یا فرعون کے مکان مصر میں خراب اور خالی ہوئے دکھلاؤنگا سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ قریب ہے کہ پھیرونگا میں آیتوں اپنی سے دل اُن لوگوں کے کہ غرور کرتے ہیں زمین میں ناحق وَاِنْ یَّرَوْا کُلَّ اٰیَۃٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِہَا ۚ وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْہُ سَبِیْلًا ۚ وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الْغَیِّ یَتَّخِذُوْہُ سَبِیْلًا ۚ اور اگر دیکھیں یہ سرکشی کرنے والے تمام معجزوں کو ایمان نہ لاویں ساتھ اُنکے اور اگر دیکھیں راہ ہدایت کی نہ پکڑیں اُسکو راہ اور اگر دیکھیں راہ گمراہی کی پکڑیں اُسکو راہ اور پیروی اسکی کریں ذٰلِکَ بِاَنَّہُمْ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا عَنْہَا غٰفِلِیْنَ ۝ یہ پھرنا دلوں کا اس سبب سے ہے کہ جھٹلایا تھا انھوں نے آیتوں ہماری کو اور تھے آیتوں ہماری سے غافل ہونیوالے سرکشی اور دشمنی سے وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَۃِ حَبِطَتْ اَعْمَالُہُمْ ؕ ہَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ع اور جنھوں نے جھٹلایا ہے آیتوں ہماری کو کہ قرآن ہے اور جھٹلایا دیدار آخرت کے کو ناچیز اور باطل ہو گئے عمل ان کے جزا نہ دئے جاوینگے مگر جو چیز کہ عمل کرتے تھے دنیا میں ۱۲ ع ۴ ۲ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْۢ بَعْدِہٖ مِنْ حُلِیِّہِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّہٗ خُوَارٌ ؕ اور پکڑا یعنی بنایا اور اسکو خدا جانا قوم موسیٰ کی نے پیچھے جانے موسیٰ کے کوہ طور کو گہنے قبطیوں کے سے بچھڑا بدن بے روح واسطے اسکے آواز تھی بچھڑے کی فائدہ روایت میں ہے کہ جس رات بنی اسرائیل شہر مصر سے باہر نکلے تھے کہ حال انکا قوم فرعون کی نہ جانے بہانہ کیا کہ ہمارے یہاں شادی ہے اور فرعونیوں سے گہنا سونیکا اور روپے کا عاریت لیا فرعون غرق ہو گیا اور وہ گہنا بنی اسرائیل کے پاس رہ گیا جسوقت حضرت موسیٰ ؑ کوہ طور کو گئے اور ہارون ؑ کو اپنا خلیفہ کر گئے سامری ہارون ؑ کے پاس آیا اور کہا کہ یہ گہنا عاریت کا کہ بنی اسرائیل کے پاس رہ گیا ہے خرید فروخت میں اور حالانکہ تصرف کرنا انکو اسمیں حرام ہے کہ اس زمانے میں غنیمتیں حلال نہیں تھیں مومنوں کو ہارون ؑ نے کہا کہ تمام گہنا زمین میں گاڑ دیویں سامری نے کہ سنارکاری کرتا تھا زمین سے نکالکر آگ میں گلایا اور قالب میں ڈالکر گائے کا بچہ بنایا بدن بے روح اور جسوقت فرعون غرق ہوتا تھا حضرت جبرائیل علیہ السلام گھوڑے کے اوپر سوار ہو کر آئے تھے سامری نے ایک مٹھی خاک کی سم کے نیچے سے اٹھالی تھی اُسی خاک سے بچھڑے کے منہ میں ڈالی تھی حق تعالیٰ نے زندہ کر دیا اور بولنے لگا بنی اسرائیل نے جو آواز سنی سجدہ کیا اور خدا جانا بچھڑے کو اَلَمْ یَرَوْا اَنَّہٗ لَا یُکَلِّمُہُمْ وَلَا یَہْدِیْہِمْ سَبِیْلًا ۘ اِتَّخَذُوْہُ وَکَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ۝ وقف لازم آیا اور نہیں دیکھا ہے بنی اسرائیل کے کہ تحقیق بچھڑا بات نہیں کرتا ہے انسے اور امر و نہی نہیں کرتا ہے اور نہ دکھاتا ہے انکو راہ سیدھی پکڑا ہی اسرائیل نے بچھڑے کو خدا اور تھے ظلم کرنیوالے وَلَمَّا سُقِطَ فِیْٓ اَیْدِیْہِمْ وَرَاَوْا اَنَّہُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَیَغْفِرْ لَنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ اور جسوقت گرائی گئی پشیمانی بیچ ہاتھوں انکے کے یعنی بچھڑے کے پوجنے سے پشیمانی ہاتھ آئی اور دیکھا بنی اسرائیل نے کہ تحقیق گمراہ ہوئے ہم کہا ندامت سے کہ البتہ اگر رحمت نکریگا اوپر ہمارے پروردگار ہمارا اور نہ بخشیگا گناہ ہمارا البتہ ہو جاوینگے ہم زیان کاروں سے وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓی اِلٰی قَوْمِہٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ ۚ اور جسوقت کہ پھرا موسیٰ کوہ طور سے طرف قوم کے غصہ ناک اور غمگین گمراہ ہونے انکے سے کہا کہ بُری خلافت کی تمنے میری پیچھے میرے سے اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّکُمْ ۚ وَاَلْقَی الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْہِ یَجُرُّہٗٓ اِلَیْہِ ؕ آیا جلدی کی تمنے پوجنے بچھڑے کے سے حکم پروردگار اپنے کے اور میری راہ نہ دیکھی تم نے اور ڈالدیا تختوں کو کہ توریت اوپر اُنکے کھدی تھی مانند نقش نگینہ کے بعضے تختے ٹوٹ گئے چھ حصے اوپر آسمان کے اٹھ گئے اور ایک حصہ باقی رہا اور پکڑا موسیٰ ؑ نے بالوں سر بھائی اپنے کو کھینچتا تھا طرف اپنے زور سے مارے غصے کے کہ شاید ہارون نے منع کرنیمیں تقصیر کی ہوگی قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَکَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ۫ فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَآءَ کہا ہارون نے کہ اے بیٹے ماں میری کے تحقیق قوم نے ضعیف جانا مجھکو اور اکیلا پایا اور قریب تھا کہ قتل کریں مجھکو بہت منع کرنے میرے سے پس خوش نکر تو ساتھ میرے دشمنوں کو وَلَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اور نکر تو مجھکو ساتھ قوم ظلم کرنیوالی کے کہ میں نے سستی نہیں کی ہے منع کرنے میں **فائدہ** حضرت ہارون ؑ اور اُنکی اولاد حضرت موسیٰ ؑ کی امت میں امام تھے لیکن جب اُنکے جائے خلیفہ ہوئے تو امت حکم میں نہ رہی خلافت اور کی قسمت میں تھی خلیفہ وہ کہ امت کو دین اور دنیا کے بند و بست میں رکھے جسطرح پیغمبر سنوار گیا تا نصرت حق انکے ساتھ رہے اور امام وہ کہ پیغمبر کا یادگار ہو جو خدمت اور نیاز پیغمبر سے منظور ہو سنو

اُمّت اُن سے کرے تا برکت اور قبول پاویں توریت میں امام کے لوازم دیکھے تو معلوم ہو قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ
اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ کہا موسیٰ علیہ السلام نے پیچھے سننے اس بات کے کہ اے پروردگار بخش تو مجھکو اور بھائی میرے کو اور داخل کر تو ہم دونوں کو ۱۸ ع ۲ ۸
بیچ رحمت اپنی کے اور تو بہت رحم کرنیوالا رحم کرنیوالوں کا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ
الدُّنْیَا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ۝ تحقیق جن لوگوں نے کہ پکڑا اپنے بچھڑے کو خدا اپنا قریب ہے کہ پہونچیگا انکو غصہ پروردگار اُن کے سے کہ وہ
قتل کرنا ایک دوسرے کا ہے اور پہونچے گی انکو خواری بیچ زندگی دنیا کے کہ جزیہ ہے اور اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم جھوٹ جوڑنے والوں کو
وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا ۡ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ اور جن لوگوں نے کہ کیا ہے عمل بدیوں کا شرک
سے اور گناہوں سے پیچھے توبہ کی ہے بعد اسکے اور ایمان لاتے ہیں تحقیق پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے توبہ اور ایمان کے البتہ بخشنے
والا مہربان ہے وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَی الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚ وَفِیْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ ۝ اور جس
وقت تھما اور ٹھہرا موسیٰؑ سے غصہ پکڑا ہاتھ میں تختوں کو اور بیچ نوشتہ اُسکے کے رہنمائی تھی اور بخشش تھی واسطے ان لوگوں کے کہ وہ واسطے عذاب
پروردگار اپنے کے ڈرتے ہیں وَاخْتَارَ مُوْسٰی قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا لِّمِیْقَاتِنَا ۚ اور پسند کیا موسیٰ علیہ السلام نے قوم اپنی سے ستر مردوں کو واسطے
وعدہ گاہ ہمارے کے **فائدہ** روایت میں ہے کہ حقتعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو فرمایا تھا کہ ستر آدمی علما بنی اسرائیل کے سے ساتھ اپنے کوہ طور کے
اوپر لاؤ کہ بندگی بچھڑے کی سے توبہ اور عذر خواہی کریں اور ایک **روایت** میں ہے کہ بنی اسرائیل نے آپس میں کہا کہ خدا نے موسیٰ علیہ السلام
سے باتیں نہیں کی ہیں اور جو چیز کہ اوپر تختوں کے ہے کلام موسیٰ کا ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ ستر آدمیوں کو بنی اسرائیل سے اوپر
کوہ طور کے لا تو تا کلام میرے سنیں اور گواہ ہوویں حضرت موسیٰؑ ستر آدمیوں کو لے کر اوپر کوہ طور کے آتے جب نزدیک پہونچے کوہ طور سے
ایک بادل آیا کہ درمیان موسیٰؑ کے اور قوم کے حائل ہوگیا موسیٰ علیہ السلام پردے ابر کے اندر آئے اور قوم سجدے میں گری حق تعالیٰ نے
موسیٰؑ سے باتیں کیں اور امر و نہی فرمایا پس جسوقت بادل کھل گیا موسیٰؑ باہر آئے اور کہا قوم سے کہ سنے تمنے کلام پروردگار میرے کے قوم نے
کہا کہ سنے ہمنے ولیکن کلام کرنیوالا معلوم نہوا ہم ایمان جب لاویں کہ خدا کو ظاہر دیکھیں نزدیک اسی بات کے ایک بجلی گری سب کو جلا دیا
حضرت موسیٰ علیہ السلام بیقرار ہوئے فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس جسوقت کہ پکڑا انکو بجلی نے یا پکڑا انکو آواز ہیبت ناک نے کہ لرزہ اوپر
بدن کے پڑا اور بند بند جدے ہوگئے کہ تمام دہشت اسکی سے مرگئے حضرت موسیٰؑ ڈر گئے کہ بنی اسرائیل مجھ کو قتل کی تہمت کریں گے کہا
قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِیَّایَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاۗءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ کہا موسیٰ نے کہ اے پروردگار میرے
اگر چاہتا تو تو ہلاک کرتا تو اُن کو آگے آنے کوہ طور کے سے اور مجھکو بھی ہلاک کرتا انکو بندگی کرنے بچھڑے کی سے ہلاک کرتا اور مجھکو قتل کرنے قبطی
کے سے ہلاک کرتا آیا ہلاک کرتا ہے تو ہمکو بسبب اُس چیز کے کہ کی ہے بے عقلوں نے ہم میں سے نہیں ہے یہ کام مگر آزمائش تیری ہی سے بندوں
کو کہ انکو کلام اپنے سنائے کہ لالچ دیکھنے کا ہوا اور بچھڑے میں آواز پیدا کر دی کہ اُسکی طرف متوجہ ہوئے تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاۗءُ وَتَهْدِیْ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ
اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ۝ گمراہ کرتا ہے تو ساتھ آزمائش کے جس کسی کو کہ چاہتا ہے تو اور راہ دکھاتا ہے تو جس کسی کو
کہ چاہتا ہے تو ہی یار اور کارساز ہمارا ہے پس بخش تو ہمکو اور رحم کر تو ہمکو اور تو بہترین بخشنے والوں کا ہے وَاكْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً
وَّفِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَیْكَ ۭ اور لکھ تو واسطے ہمارے اور ثابت کر بیچ اس دنیا کے نیکی کو کہ بندگی ہے یا روزی حلال ہے اور بیچ آخرت کے
بخشش ہے یا بہشت اور دیدار ہے تحقیق ہمنے رجوع کی ہے طرف تیرے قَالَ عَذَابِیْٓ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَاۗءُ ۚ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ
شَیْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ کہا اللہ تعالیٰ نے کہ عذاب میرا صفت اسکی یہ ہے
کہ پہونچاتا ہوں میں اسکو جس کسی کو چاہتا ہوں اور رحمت میری کشادہ ہوگئی ہے سب چیز کو پس قریب ہے کہ لکھونگا میں رحمت کو اور ثابت کروں
گا واسطے انکے کہ پرہیز کرتے ہیں شرک سے اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو اور واسطے اُنکے کہ ساتھ آیتوں ہماری کے ایمان لاتے ہیں یہودیوں نے جانا تھا کہ
یہ رحمت ہمارے واسطے ثابت ہے حق تعالیٰ نے اُمید اُنکی قطع کی اور واسطے اس امید کے ثابت کیا اور فرمایا کہ **فائدہ** شاید حضرت

موسیٰؑ نے اپنی اُمّت کے حق میں دنیا اور آخرت کی نیکی جو مانگی مراد یہ تھی کہ سب اُمتوں پر مقدم رہیں دنیا اور آخرت میں فرمایا کہ میرا عذاب اور رحمت
کسی فرقے پر مخصوص نہیں سو عذاب تو اسی پر ہے جسکو اللہ چاہے اور رحمت سب کو شامل ہے لیکن وہ خاص لکھی ہے اُنکے نصیب میں جو
اللہ کی ساری باتیں یقین کرینگے یعنی آخری اُمت کہ سب کتابوں پر ایمان لاوینگے سو حضرت موسیٰؑ کی اُمت میں جو کوئی آخری کتاب پر یقین لائے
وہ پہونچے اس نعمت کو اور حضرت موسیٰؑ کی دعا انکو لگی اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ
وَالْاِنْجِیْلِ ز وہ لوگ کہ تابعداری کرتے ہیں رسول نبی ناخواندہ کی وہ رسول کہ پاتے ہیں اہل کتاب صفت اور نام اُسکا لکھا ہوا نزدیک اپنے بیچ
توریت اور انجیل کے توریت میں تھا کہ احمد الضحوک القتول یرکب البعیر ویلبس الشملۃ احمد بہت ہنسنے والا خوش خلق قتل کرنیوالا کافرونکو سوار ہوگا
اوپر اونٹ کے اور پہنے گا ایک چادر کہ شامل ہو تمام بدن کو اور انجیل میں تھا کہ انی ذاہب الیٰ ربی وربکم وفارقلیط جاء یعنی عیسیٰؑ نے کہا کہ تحقیق میں
جانیوالا ہوں طرف رب اپنے کے اور رب تمہارے کے اور احمد آیا یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ
الْخَبٰٓئِثَ حکم کریگا وہ پیغمبر ناخواندہ انکو ساتھ نیکی کے کہ توحید ہے اور منع کریگا انکو برائی سے کہ شرک ہے اور حلال کریگا واسطے انکے پاکیزہ چیزوں کو کہ
جاہلوں نے حرام کیا تھا اور حرام کریگا اوپر اُنکے ناپاکیوں کو مانند مردار کے اور گوشت خوک کے یا بیاج اور رشوت کو حرام کریگا وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ
وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ اور اتاریگا انسے بوجھ انکا کہ شریعت کو آسان کریگا کہ بیچ شریعت موسیٰؑ کے مشکل تھی اور اتاریگا انسے طوق
زنجیر کو کہ تھیں اوپر اُنکے فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ پس جو کوئی کہ ایمان لائے ع ۱۹ ۹
ساتھ پیغمبر ناخواندہ کے اور تعظیم کی ہے اسکو اور امداد کی ہے اسکی اوپر دشمنوں اسکے کے اور تابعداری کی ہے اُس نور کی وہ قرآن ہے وہی گروہ
نجات پانیوالے ہیں عذاب سے قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا ا لَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ
کہہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ اے آدمیوں تحقیق میں پیغمبر اللہ کا ہوں بھیجا گیا ہوں طرف تم سب کے برخلاف اور پیغمبروں کے
کہ بعضوں کیطرف بھیجے گئے تھے وہ اللہ کہ واسطے اسی کے ہے بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی نہیں ہے کوئی خدا سوائے اسکے جلاتا ہے اور مارتا ہے
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ پس ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اسکے
کے کہ نبی ناخواندہ ہے وہ نبی کہ ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور باتوں اسکی کے اور تابعداری کرو تم اس پیغمبر کی شاید کہ تم سیدھی راہ پاؤ وَمِنْ
قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ ۝ اور قوم موسیٰ کی سے ایک گروہ ہے کہ راہ دکھاتے ہیں خلق کو ساتھ حق کے کہ اُوپر انکے ہے اور ساتھ
حق کے عدل کرتے ہیں درمیان خلق کے مراد اس گروہ سے عبداللہ بن سلام اور یار اُسکے ہیں اور مشہور یہ ہے کہ بعد وفات موسیٰ علیہ السلام کے اور
بعد وفات خلیفہ انکے کے کہ یوشعؑ تھے بنی اسرائیل میں ہرج مرج ظاہر ہوا اور بیچ قتل کرنے پیغمبروں کے اور اقسام گناہوں کے مشغول ہوئے
ایک گروہ نے اُنمیں سے حق تعالیٰ سے التجا کی کہ درمیان ہمارے اور تمام قوم کے جدائی پڑے حق تعالیٰ نے ایک راہ زمین میں کھول دی وہ گروہ
اس راہ سے پیچھے ملک چین کے سے آئے اور اسی مکان میں اقامت کی اور مکان رہنے کے بنائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج
کو انسے ملاقات کی تھی اور سورے قرآن کے اوپر اُنکے پڑھے ایمان لائے اور وہ مسلمان ہیں اور قبلے کیطرف نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ مال کی دیتے
ہیں اور نماز جمعہ کی قائم کرتے ہیں یہ آیت اُنکی شان میں ہے وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا اور جدا کیا ہمنے قوم موسیٰ کی کو بارہ سبط گروہ
گروہ اور سبط پوتے اور نواسے کو کہتے ہیں مراد اولاد یعقوبؑ کی ہے یعنے ہر پوتے یعقوبؑ کے کو گروہ کر دیا ہمنے وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ
قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ اور وحی کی ہمنے طرف موسیٰ کے جسوقت کہ پانی مانگا اس سے قوم اُسکی نے یہ کہ مار تو ساتھ عصا اپنے
کے پتھر کو جسوقت بنی اسرائیل جنگل میں حیران ہوئے اور گرمی آفتاب کی سے ایذا پائی پیاس نے انکے اوپر غلبہ کیا حضرت موسیٰؑ نے پانی
مانگا حکم الٰہی ہوا کہ اے موسیٰ عصا اپنا اس پتھر کو مار کہ تجھسے جنگل میں بات کی تھی اور بولا تھا کہ اے موسیٰ مجھکو اٹھا لے کہ میں تیرے کام آؤں گا
حضرت موسیٰؑ نے اٹھا لیا اور توبڑے میں رکھتے تھے فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ پس پسیج گیا پتھر اور کھل گئے
اس سے بارہ چشمے پانی کے موافق شمار سبطوں کے تحقیق جان لیا ہر آدمیوں نے مکان پانی پینے اپنے کا وَظَلَّلْنَا عَلَیْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْهِمُ

الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ اور سائبان کیا ہمنے اوپر بنی اسرائیل کے بادل کو کہ گرمی آفتاب کی سے ایذا نہ پاویں اور بھیجا
ہمنے اوپر انکے من کو کہ مانند ترنجبین کے میٹھا تھا اور سلوی کہ مانند جانور بوٹے کے تھا سلونا کہ کھاؤ تم پاکیزہ چیزوں سے جو چیز کہ رزق دیا ہمنے تمکو
اور ذخیرہ نہ کرو تم انھوں نے ذخیرہ کیا وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ اور ظلم نہ کیا بنی اسرائیل نے ہمکو ذخیرہ کرنے میں و لیکن تھے بنی اسرائیل
کہ ذاتوں اپنی کو ظلم کرتے تھے بیفرمانی ہماری سے وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ اور یاد کر جسوقت کہا گیا
یعنے ہم نے کہا بنی اسرائیل کو کہ رہو تم اس شہر میں کہ اریحا اور ایلیا ہے اور کھاؤ تم اس شہر سے میوہ اور اناج جس مکان سے کہ چاہو تم وَقُوْلُوْا
حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور کہو تم کہ گناہ دور کر ہمسے اور داخل ہو تم دروازے شہر کو سجدہ
کرتے ہوئے یا جھکے ہوئے تواضع سے بخشیں گے ہم گناہ تمھارے قریب ہے کہ زیادہ کرینگے ہم ثواب نیکی کرنیوالوں کا فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝ع پس بدل ڈالا جن لوگوں نے ظلم کیا تھا انمیں سے ع ۱۰
قول کو سوائے اُسکے کہ کہا گیا تھا اُنکو یعنی حطہ کی بجائے حنطة فیها شعیر کہا کہ گیہوں بیچ انکے جو ہوویں پس بھیجا ہمنے اوپر تغیر کرنیوالوں قول کے عذاب
آسمان سے کہ بجلی تھی بسبب اُس چیز کے کہ ظلم کرتے تھے وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اور پوچھ لے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وقف لازم
وآلہ وسلم یہودیوں سے احوال اس شہر کا کہ تھا روبرو دریا کے اور وہ ایلیا ہے درمیان مدین اور کوہ طور کے اوپر کنارے دریا کے کہ اہل شریعت نہ تھے
اور اُوپر انکے تعظیم سنیچر کے دن کی فرض تھی کہ اس دن شکار مچھلیوں کا نہ کریں اور دنیا کے کام میں مشغول نہ ہوویں انہوں نے برخلاف حکم خدا کے
کیا اوپر زبان داؤد کے ملعون ہوئے اور لنگور بنگئے اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا
تَاْتِيْهِمْ ۚ جسوقت کہ گذرتے تھے حد حکم الٰہی کے سے بیچ دن سنیچر کے شکار مچھلی کا منع تھا جسوقت کہ آتی تھیں ان کو مچھلیاں اُن کی دن سنیچر
اُن کے کے کہ شکار اُس دن کا منع تھا آتی تھیں مچھلیاں ظاہر اوپر پانی کے سر نکالے ہوئے اور جس دن سنیچر نکرتے تھے نہ آتی تھیں مچھلیاں یعنی
سوائے سنیچر کے نہ آتی تھیں اور یہ آزمائش تھی ان کو خدا کیطرف سے کہ سنیچر کے دن بہت مچھلیاں آتیں اور سوائے سنیچر کے دن مچھلی کی صورت نصف معانقہ عند المتاخرین
کوئی نہ دیکھتا تھا كَذٰلِكَ ۛۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ اسی طرح آزماتے تھے ہم اُن کو بسبب اس چیز سے کہ دائرہ حکم الٰہی اور ایمان
سے باہر جاتے تھے **فائدہ** ایلیا والے سنیچر کے دن مچھلیاں بہت دیکھتے اور شکار کرنا مشکل ہوتا اور صبر بھی نہو سکتا حیران ہو کر حیلہ
اور تدبیریں کرتے تھے آخر کو یہ ٹھہرا کہ حوضوں کو بناویں اور دریا سے ندیاں کاٹ کر حوضوں میں لاویں سنیچر کے دن کہ مچھلیاں ظاہر
ہوتیں حوضوں میں ہانک لاتے اور راہ میں جال بچھا رکھے تھے تو مچھلیاں اُس جگہ رہجاویں دوسرے دن کہ اتوار ہوتا پکڑ لیتے یہ کئی بار
یہ عمل کیا نشان عذاب کا ظاہر نہوا دلیر ہو کر سنیچر کی تعظیم چھوڑ دی اور تین گروہ ہو گئے ایک یہ عمل کرتے تھے اور ایک منع کرتے تھے اور ایک نہ عمل
کرتے تھے اور نہ منع کرتے تھے بلکہ منع کرنیوالوں کو منع کرتے تھے کہ تم کیوں نصیحت کرتے ہو اُنکو وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۨ اللّٰهُ
مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اور جسوقت کہا ایک گروہ نے ان میں سے کہ نہ شکار کرتے اور نہ منع کرتے تھے منع کرنے والوں کو کہا کہ
کس واسطے نصیحت کرتے ہو تم اس گروہ کو کہ اللہ ہلاک کرنے والا اُن کا ہے دنیا میں بے فرمانی کرنی اور تعظیم چھوڑنی سنیچر کے سے یا اللہ عذاب
کرنیوالا اُن کا ہے عذاب سخت آخرت میں کہ آگ دوزخ کی ہے قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ کہا گروہ منع کرنے والوں کے
نے کہ نصیحت کرنا ہمارا عذر خواہی ہے طرف پروردگار تمہارے کے کہ تھے منکر واجبیت سے اور شاید کہ ڈریں وہ گناہ سے فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا
بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَـِٔيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ پس جسوقت کہ بھول گئے اُس چیز کو
کہ نصیحت دی گئی تھی ساتھ اسکے نجات دی ہمنے اُن لوگوں کو کہ منع کرتے تھے برائی سے اور پکڑا ہمنے اُن لوگوں کو کہ ظلم کیا تھا ساتھ عذاب
سخت کے بسبب اُس چیز کے کہ بدکاری کرتے تھے فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٔيْنَ ۝ پس جسوقت سرکشی کی اُنھوں
نے اس چیز سے کہ منع کئے گئے تھے اس سے کہ شکار مچھلیوں کا تھا کہا ہمنے انکو کہ ہو جاؤ تم لنگور دور ہونیوالے رحمت سے **فائدہ** روایت میں ہے کہ
منع کرنیوالے نصیحت اُنکی سے ناامید ہوئے اور ایک گھر میں رہنا موقوف کیا اور درمیان گھروں اپنے کے اور گھروں اُن کے کے دیوار کھینچی اور آمد و رفت

ان کے محلے کی چھوڑ دی ایک دن اپنے محلے سے باہر آئے اور اُنکے محلے کا کوئی باہر نہ آیا تلاش کی دیکھا کہ تمام لنگور ہو گئے اور ہر لنگور اپنے ناتے دار
کے پاس روتا ہوا گرد پھرتا تھا اور منہ اپنا اُسکے کپڑوں سے ملتا تھا تین روز جیتے رہے چوتھے روز مر گئے وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ
يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَن يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت کہ خبر دی پروردگار تیرے نے یا قسم کھائی اٹھاوے گا اور
تعینات کرے گا اوپر یہودیوں کے دن قیامت تک اُس کسی کو کہ چکھاوے گا اُن کو سخت عذاب مانند قتل کے اور شہر بدر کرنے کے اور جزیہ
مقرر کرینگے **فائدہ** روایت میں ہے کہ بخت نصر بابلی کو اوپر قتل اُنکے کے تعینات کیا تھا بعد اُسکے فارس کے بادشاہ ایذا دیتے رہے اور محصول لیتے
رہے تا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم قتل انکے کا کیا یا مسلمان ہو جاویں یا جزیہ قبول کریں
اور یہ حکم قیامت تک باقی ہے إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ تحقیق پروردگار تیرا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم البتہ جلد عذاب کرنے
والا ہے کافروں کو اور تحقیق وہی البتہ بخشنے والا ہے جو کوئی توبہ کرے مہربان ہے کہ بعد توبہ کے ساتھ گناہ کے پھر نہیں پکڑتا ہے وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي
الْأَرْضِ أُمَمًا ۖ مِّنْهُمُ الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ ۖ اور کاٹا ہمنے اور پراگندہ کیا بنی اسرائیل کو زمین میں گروہ گروہ کہ کوئی ملک نہیں ہے کہ یہودی
اس میں ہے بعضے اس میں سے نیک کرنیوالے ہیں کہ اوپر دین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قائم رہے یا مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے
کے یہودی ہیں کہ ایمان لائے تھے اور بعضے ان میں سے سوائے اسکے ہیں یعنی کافر اور فاسق ہیں وَبَلَوْنَاهُم بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝
اور آزمایا ہمنے بنی اسرائیل کو ساتھ نیکیوں کے کہ تونگری اور تندرستی ہے اور آزمایا ہمنے ساتھ برائیوں کے کہ فقر اور مصیبتیں مال اور جان کی ہیں شاید
کہ وہ رجوع کریں گناہ سے طرف بندگی کے فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا الْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا
پس وہ آئے بعد انکے سے پیچھے آنیوالے برے کہ وارث ہوتے توریت کے لیتے مال اس دنیا کا رشوت سے اور کہتے تھے کہ قریب ہے بخشا جاویگا
ہمکو بناہ اعتقاد تھا یہودیوں کا کہ دن کے گناہ ہمارے رات کو بخشے جاتے ہیں اور رات کے گناہ دن کو بخشے جاتے ہیں اور رشوت کو گناہ
نہ جانتے تھے وَإِن يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهُ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِم مِّيثَاقُ الْكِتَابِ أَن لَّا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ اور اگر آوے اُنکو مال دنیا کا
مانند اسی مال حرام کے لیتے ہیں اسکو اوپر امید بخشش کے آیا لیا نہیں گیا ہے اوپر انکے قول محکم توریت کا یہ کہ نہ کہیں اوپر اللہ کے مگر سچ کو اور وہ
جھوٹ کہتے ہیں کہ گناہ ہمارے رات دن کے بخشے جاتے ہیں وَدَرَسُوا مَا فِيهِ ۗ وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ اور پڑھا
یہودیوں نے جو کچھ توریت میں ہے اور یہ حکم اس میں نہیں دیکھا اور گھر آخرت کا بہتر ہے مال دنیا کے سے واسطے انکے کہ ڈرتے ہیں حلال جاننے حرام کے
سے اور جھوٹ جوڑنے اوپر خدا کے سے آیا پس عقل میں نہیں لاتے ہو تم کہ آخرت بہتر ہے مال دنیا کے سے وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا
الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ ۝ اور جنھوں نے کہ چنگل مارا ساتھ قرآن کے یعنی عمل کیا موجب اُسکے اور قائم رکھا نماز کو تحقیق ہم ضائع نہیں کرتے
ہیں ثواب احوال نیکی کرنیوالوں کا وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُونَ ۝ اور یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں زمانے اپنے کو جسوقت اُکھاڑ اونچا کیا ہمنے کوہ طور کو اوپر سر یہودیوں کے گویا کہ وہ سائبان ع ۲۱
ہے اور جانا یہودیوں نے کہ کوہ طور گرنے والا ہے اوپر انکے کہا ہمنے کہ لو تم جو چیز کہ دی ہے ہمنے تمکو احکام سے ساتھ کوشش تمام کے اور یاد کرو
ہمیشہ جو چیز کہ بیچ اسکے ہے امر اور نہی سے شاید کہ متقی پرہیزگار ہو جاؤ تم وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ
عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَا ۛ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت لیا یعنی باہر نکالا پروردگار تیرے نے بیٹوں
آدم سے پیٹھوں ان کی سے اولاد انکی کو اور شاہد کیا انکو اوپر ذاتوں انکی کے اور کہا کہ آیا نہیں ہوں میں پروردگار تمہارا کہا سب نے کہ ہاں
ہے پروردگار ہمارا شاہدی دی ہمنے **فائدہ** حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ نے قول الست کا اولاد آدم کی سے وادی نعمان میں لیا تھا کہ عرفات
کے نزدیک ہے بعد نکلنے آدم کے بہشت سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ آگے داخل ہونے بہشت کے سے تھا میدان میں کہ آگے دروازے
بہشت کے ہے اور چوڑائی اسکا تیس ہزار برس کی راہ کا ہے حق تعالیٰ نے پیٹھ آدم کی سے تمام اولاد کو نکالا مانند چیونٹیوں کے اور
زندگی اور عقل اور گویائی پیدا کر دی اور اپنا پروردگار ہونا ظاہر کیا سب نے قبول کیا أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا

غٰفِلِيْنَ ۙ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ ۚ تا نہ کہو تم دن قیامت کے تحقیق تھے ہم اقرار سے بے خبر ہونے والے یا نہ کہو تم کہ نہیں شرک کیا ہے مگر باپ دادوں ہمارے نے آگے ہم سے اور تھے ہم اولاد پیچھے اُن کے سے تابعدار اُن کے اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ آیا پس ہلاک کرتا ہے تو ہم کو ساتھ اُس چیز کے کہ کی بے باطن کی اوپر ہونے والے گمراہوں نے کہ باپ دادے ہمارے تھے وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ اور اسی طرح بیان کرتے ہیں ہم آیتوں قدرت کی کو اور شاید کہ آدمی رجوع کریں تقلید سے طرف تحقیق کے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ اور پڑھ تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم اوپر قوم اپنی کے خبر اس کسی کی کہ دی تھیں ہم نے اُس کو آیتیں اپنی پس باہر نکل گیا آیتوں سے پس تابع اپنا کیا اُس کو شیطان نے پس ہو گیا وہ گمراہوں سے فائدہ یہ قصہ بلعم باعور کا ہے کہ کنعانیوں اور جباروں سے تھا اور صحیفے ابراہیم علیہ السلام کے پڑھے تھے اور اسم اعظم جانتا تھا جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام متوجہ لڑائی جباروں کے ہوئے کہ اریحا والے تھے جباروں نے رجوع بلعم باعور سے مستجاب الدعوات تھا اور کہا کہ اوپر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور قوم اُسکی کے بددعا کر تو بلعم باعور نے پہلے انکار کیا اور آخر جورو کے بہکانے سے فریفتہ ہو کر رشوت قبول کی اور اوپر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور قوم اُن کے کی بددعا کی حق تعالیٰ نے اسم اعظم یاد اسکی سے بھلا دیا اور بے ایمان ہو گیا وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ اور اگر چاہتے ہم البتہ بلند کرتے درجہ بلعم باعور کا تھ آیتوں کے لیکن اُس نے رغبت کی طرف زمین کے اور پیروی کی خواہش نفس اپنے کی قبول کرنے رشوت کے سے اور کہا ماننے جورو کے سو پس صفت عجب اُسکی مانند صفت کتے کے ہے اگر حملہ کرے تو اوپر اُسکے زبان باہر نکالتا ہے یا چھوڑے تو اُسکو اور حملہ نہ کرے تو زبان باہر نکالتا ہے بلعم باعور کی مثال کتے کی فرمائی ہے کہ خسیس ہونا اور محبت مال دنیا کی چھوڑتا نہ تھا خواب میں منع کیا گیا کہ اوپر بنی اسرائیل کی دعا بد نہ کرو تو باز نہ آیا اور جس وقت حضرت موسیٰ ع کی طرف چلا بد کرنے کو جس گدھے پر سوار تھا بولا کہ اس راہ سے پھر جا نہ مانا اور باز نہ آیا ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ وہ مثل اس قوم کی ہے کہ جھٹلایا آیتوں ہماری کو اور وہ قوم مکہ والے ہیں پس پڑھ تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خبر بلعم باعور کی شاید کہ وہ فکر کریں یا قوم سے مراد یہود ہیں کہ تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی چھپاتے تھے سَآءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝ بری مثل ہے اس قوم کی کہ جھٹلایا آیتوں ہماری کو کر بعد علم کے اور اوپر ذاتوں اپنی کے ظلم کرتے تھے ہمارا زیان نہ کرتے تھے مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ جس کسی کو راہ دکھاتا ہے اللہ فضل اپنے سے پس وہی راہ پانے والا ہے اور جس کسی کو گمراہ کرتا ہے پس وہ گروہ وہی زیان کار دونوں جہان کے ہیں وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۡ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہے ہم نے واسطے دوزخ کے بہتوں کو جنوں سے اور آدمیوں سے واسطے اُن کے دل ہیں غافل کہ نہیں سمجھتے ہیں ساتھ اُنکے حقیقت کو اور واسطے اُن کے آنکھیں ہیں کہ نہیں دیکھتے ہیں ساتھ اُنکے حق کو اور واسطے اُن کے کان ہیں کہ نہیں سنتے ہیں ساتھ اُنکے قرآن کو اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ وہ گروہ کہ جوانیوں اپنی کو عیش اور لذت دنیا کی میں کھوتے ہیں مانند حیوان چارپایوں کے ہیں کہ سوائے کھانے اور سونے کے نعمت باقی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہیں بلکہ وہ گروہ گمراہ زیادہ ہیں حیوانوں سے وہی گروہ اصل غافل ہونے والے ہیں وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ اور واسطے اللہ ہی کے نام نیک تر پس دعا مانگو تم اللہ کو ساتھ اسماء حسنیٰ کے یعنی ناموں نیک کے کہ وہ نودونہ ۹۹ نام ہیں فائدہ حدیث میں ہے جو کوئی یاد کرے گا اُن کو داخل ہوگا بہشت میں سبب نزول آیت کا یہ ہے کہ ایک آدمی نماز میں یا اللہ یا رحمٰن کہتا تھا ابوجہل نے کہا کہ محمد اور اصحاب اُسکے کہتے ہیں کہ ہم ایک خدا کو یاد کرتے ہیں پس یہ آدمی دو خداؤں کو یاد کرتا ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ اسماء الٰہی بہت ہیں اور تمام نیک ہیں جونسا نام چاہو لیکر یاد کرو تم یا معنی اسماء کی صفتیں ہیں مانند عدل اور احسان اور نیکی اور رحمت اور بے مثلی کے ساتھ ان صفاتوں کے تعریف کرو تم اُسکی وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور چھوڑ دو تم اُن لوگوں کو کہ جہالت سے میل کرتے ہیں طرف کجی کے بیچ ناموں اُسکے قریب ہے کہ بدلہ دئے جاوینگے اس چیز کا کہ عمل کرتے ہیں یعنی حق تعالیٰ

سے ایسے نام رکھنے ہیں کہ شریعت میں روا نہیں ہیں جیسے عرب حق تعالیٰ کو ابو المکارم کہتے تھے کہ صاحب بخششوں کا ہے اور ابیض الوجہ کہتے تھے کہ سفید منہ والا ہے اور نصاریٰ ابو المسیح کہتے تھے کہ باپ عیسیٰ علیہ السلام کا ہے اور حکما علت اولیٰ کہتے تھے اور یاد خدا کے ناموں سے کاٹ کر بتوں کے نام رکھتے تھے مانند لات کے کہ اللہ سے نکالا ہے اور عزیٰ کو عزیز سے نکالا ہے اور مانند منات کے کہ منان سے نکالا ہے وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝ اور اُن لوگوں سے کہ پیدا کیا ہے ہم نے واسطے بہشت کے ایک گروہ ہے کہ راہ دکھاتے ہیں خلق کو ساتھ حق کے اور ساتھ حق کے عدل کرتے ہیں مراد مہاجرین اور انصار ہیں اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور جنہوں نے جھٹلایا ہے آیتوں ہماری کو کہ کافر لکھے گئے ہیں قریب ہے کہ پکڑیں گے ہم اُن کو جس مکان سے نہ جانینگے یعنی جائے امن کی سے پکڑینگے ہم جسوقت گناہ کریں گے ہم نعمت زیادہ کرینگے تا سرکشی اور گناہ زیادہ کریں اور شکر نعمت کا دل اُن کے سے بھلادیں گے کہ لائق عذاب کے ہو جاویں وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۚ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝ اور مہلت اور عمر درازی دیتا ہوں میں کافروں کو تحقیق مکر میرا مضبوط ہے **فائدہ** روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہ طور کے اوپر آنکر ہر ایک کو گروہ قریش کے سے عذاب الٰہی سے ڈراتے تھے ایک نے کہا کہ یار تمہارا دیوانہ ہے کہ تمام رات فریاد کرتا ہے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۜ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ آیا اور فکر نہیں کی ہے کافروں نے کہ نہیں ہے ساتھ صاحب انکے کے کہ محمد ہے دیوانگی کسی طرح کی نہیں ہے محمد مگر ڈرانیوالا ظاہر اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ آیا اور نہیں دیکھا ہے کافروں نے بیچ بادشاہی بڑی کے آسمانوں اور زمین کی آسمان کی چیزوں کا نام ملکوت ہے اور زمین کی چیزوں کا نام ملک ہے نہیں دیکھا ہے اس چیز کو کہ پیدا کیا ہے اللہ نے ہر چیز سے تا قدرت اُسکی ہر چیز میں پاویں وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝ اور نہیں دکھائی یہ کہ شاید تحقیق قریب ہوئی ہو مدت فنا انکی کی تو آگے فنا ہونیکے سے عمل نیک کر لیویں کہ آخرت کی نجات ہووے پس ساتھ کونسی بات کے بعد قرآن شریف کے ایمان لاتے ہیں اور قرآن کے اوپر ایمان لاتے نہیں ہیں مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ جس کسی کو گمراہ کرتا ہے اللہ کہ قرآن کے اوپر ایمان نہیں لاتا ہے پس کوئی راہ دکھانے والا نہیں ہے اسکو اور چھوڑتا ہے اللہ کافروں کو بیچ سرکشی ان کی کے کہ حیران سرگردان ہوویں **فائدہ** روایت میں ہے کہ گروہ قریش کے نے یا یہودیوں نے آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا کہ قیامت کب ہوگی آیت نازل ہوئی کہ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۘ اور پوچھتے ہیں تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش و یہودی قیامت سے کہ کونسے وقت قائم ہونا ہے اُسکا کہہ تو کہ نہیں ہے علم قیامت کا مگر نزدیک پروردگار میرے کے ظاہر نہ کریگا قیامت کو بیچ وقت اسکے کے مگر اللہ ہی ظاہر کریگا ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ بھاری ہوگئی ہے قیامت بیچ آسمانوں کے اور زمین کے یعنی علم اس کا آسمان زمین والوں کو مشکل اور بھاری ہے نہ آوے گی تمکو قیامت مگر ناگہاں يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ پوچھتے ہیں تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا کہ تو مہربان ہے اور راضی ہے پوچھنے اس کے سے اور حالانکہ تو راضی نہیں ہے پوچھنے اُسکے سے کہ تو جانتا ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کیسکو علم اسکا نہیں ہے کہہ تو اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سوائے اسکے نہیں ہے کہ علم قیامت کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے ولیکن بہت آدمی نہیں جانتے ہیں **فائدہ** روایت میں ہے کہ مکے والوں نے کہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اے محمد خدا تیرا اخبر نرخ کی تجھکو کیوں نہیں کرتا ہے کہ کسوقت سستا ہوگا تا خریدے اور دفت مہنگا ہونیکے بیچے تو کہ نفع ہووے تجھکو آگے کی آیت نازل ہوئی کہ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ ۚ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مالک نہیں ہوں میں واسطے ذات اپنی کے نفع کو یا ضرر کو مگر جو چیز کہ چاہے خدا تعالیٰ کہ تعلیم کرے مجھکو اگر ہوتا میں کہ جانتا میں غیب کو بے تعلیم خدا کے البتہ زیادہ کرتا میں مال و نفع سے اور فتح اور غنیمت سے اور نہ پہونچے مجھکو کوئی برائی کہ فقر او بیماری اور ہزیمت ہے اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ نہیں ہوں میں مگر ڈرانے والا منکروں کو اور خوشخبری دینے والا واسطے اس گروہ کے کہ ایمان لاتے ہیں اوپر میرے هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ

الیھا اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہے کہ پیدا کیا ہی تمکو ایک ذات سے کہ آدم ہے اور پیدا کیا بائیں پسلی اسکی سے جورو اسکی کو کہ حوا ہے تاکہ آرام پکڑے آدم طرف اسکے اور الفت پاوے فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ پس جسوقت کہ ڈھانکا اور خلوت کی آدم نے حوا سے حمل پکڑا حوا نے حمل ہلکا کہ نطفہ رحم میں آیا پس آمد و رفت کرتی تھی ساتھ اس حمل کے پس جسوقت بھاری ہوئی حوا کہ لڑکا پیٹ کا بڑا ہوا دعا مانگی دونوں نے پروردگار اپنے کو کہ البتہ اگر دیگا تو ہمکو بیٹا درست پیدائش ہماری صورت کا البتہ ہوونگے ہم شکر کرنیوالوں سے فائدہ روایت میں ہے کہ جسوقت حوا حاملہ ہوئی شیطان صورت پکڑ کر اوپر حوا کے ظاہر ہوا اور کہا کہ تیرے پیٹ میں کیا چیز ہے حوا نے کہا کہ میں نہیں جانتی ہوں کہ کیا ہے شیطان نے کہا کہ شاید درندہ یا چارپایہ ہووے پھر پوچھا کہ کونسی راہ سے نکلیگا حوا سے کہا کہ منہ کی راہ سے یا کان کی راہ سے یا ناک کی راہ سے شیطان نے کہا کہ تیرا پیٹ چیر کر باہر نکالیں گے حوا ڈر گئی اور حقیقت آدم سے کہی آدم بھی اندیشناک ہوئے شیطان دوسری بار اور صورت میں ظاہر ہوا اور سبب دلگیری و اندیشہ کا پوچھا آدم اور حوا نے سبب بیان کیا شیطان نے کہا کہ غم نہ کھاؤ تم اسم اعظم جانتا ہوں خدا سے دعا کرونگا کہ اس حمل کا مانند تمہارے پیدا ہوگا اور آسانیت سے باہر نکلے نگا بشرطیکہ عبد الحارث نام اسکا رکھو تم اور عبد الحارث شیطان کا نام تھا فرشتوں میں حوا نے قبول کیا فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَآ اٰتٰىهُمَا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ پس جسوقت دیا اللہ تعالیٰ نے آدم اور حوا کو بیٹا درست بدن مقرر کیا دونوں نے واسطے اللہ کے شریکوں کو بیچ اس چیز کے کہ دی ان دونوں کو کہ نام رکھا اسکا عبد الحارث کہا پس بلند اور پاک ہے اللہ جس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں اَیُشْرِكُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ آیا شریک کرتے ہیں اولاد آدم اس چیز کو کہ نہیں پیدا کرتا ہے کسی چیز کو اور حالانکہ وہ شریک پیدا کئے گئے ہیں پیدا کرنیوالے نہیں ہیں اور نہیں طاقت رکھتے ہیں شریک واسطے انکے مدد کرنیکی یا اور نہ ذاتوں اپنی کو مدد کرتے ہیں جسوقت کوئی توڑے انکو وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَتَّبِعُوْكُمْ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ اور اگر بلاؤ تم مسلمانو مشرکو انکو طرف دین اسلام کے تابعداری نہ کریں تمہاری برابر ہے اوپر تمہارے کہ بلاؤ تم انکو طرف دین حق کے یا تم خاموش ہو رہو اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ تحقیق جن بتوں کو کہ بندگی کرتے ہو تم سوائے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں تابعدار خدا کے مانند تمہارے پس دعا مانگو تم انسے پس چاہیے کہ قبول کریں وہ دعا تمہاری کو اگر ہو تم سچ بولنے والے کہ وہ خدا ہیں اور خدا چاہیے کہ دعا بندے کی قبول کرے اَلَهُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَیْدٍ یَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْیُنٌ یُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا آیا بتوں کے پاؤں ہیں مانند تمہارے کہ چلتے ہیں انسے یا ہاتھ ہیں کہ پکڑتے ہیں چیزوں کو ان سے یا آنکھیں ہیں کہ دیکھتے ہیں ان سے مانند تمہارے یا کان ہیں کہ سنتے ہیں ان سے مانند تمہارے اور تم جانتے ہو کہ انکو یہ چیزیں نہیں اور ان کو ہیں تم بہتر ہوئے انسے اور نہایت حماقت ہے کہ بہتر بدتر کی بندگی کرے اور یہ آیت ثابت کرنے جہل کافروں کی ہے کافروں نے بعد الزام حجت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا اور ڈرایا کہ تو ہمارے بتوں کو برا کہتا ہے کچھ آفت تجھکو پہنچاوینگے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِیْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ کہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بلاؤ تم شریکوں اپنے کو اور بلاؤ انکو میری دشمنی میں پس مکر کرو تم اور حیلے کرو میرے ضرر میں [illegible] تم مجھکو کہ میرے اوپر حمایت الٰہی ہے تمہارا مکر سے اندیشہ نہیں ہے مجھکو اِنَّ وَلِیِّ َۧ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ تحقیق حمایتی میرا وہ اللہ ہے کہ جسنے اتارا ہے قرآن کو اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکوں کو اور کام انکے بناتا ہے وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ اور جن بتوں کو کہ بندگی کرتے ہو تم سوائے اللہ کے نہیں طاقت رکھتے ہیں یاری کرنے تمہارے کی اور نہ ذاتوں اپنی کو یاری کرتے ہیں جو کوئی توڑے اور پامال کرے انکو وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ وَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ اور اگر بلاؤ تم اے مومنوں کافروں کو طرف دین حق کے نہ سنیں اور دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو کہ نظر کرتے ہیں ظاہر میں طرف تیرے اور باطن میں وہ نہیں دیکھتے ہیں کہ حقیقت تیری معلوم کریں اور ایمان لاویں خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ پکڑ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخشدینے کو اور آسانی کو آدمیوں کے کاموں میں اور مشکل کام نکر تو انکو پاوے تو زیادتی مال کی اغنیا سے اور حکم کر تو خلق کو ساتھ نیکی کے اور روگردانی کر تو جاہلوں سے اور ان سے جھگڑا نہ کر فائدہ یہ آیت جامع ہے نیکیوں خلق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا تھا کہ حقیقت اس آیت کی کیا ہے جبرائیل نے کہا کہ پروردگار کہتا ہے تیرا کہ پیوند کر تو اس کسی سے کہ تجھ سے جدائی

کرے اور بخشش کر تو اسکو کہ تجھکو محروم کرے اور معاف کر تو جو کوئی کہ اوپر تیرے ظلم کرے اور یہی معنی ہیں مکارم اخلاق کے وَاِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۝ اور اگر پہونچے تجھکو شیطان سے وسواس کہ یہ چیز نہ کرنے دیوے پس پناہ پکڑ تو ساتھ اللہ تعالیٰ کے تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے زبان کی باتوں کو سنتا ہے اور دل کی باتیں جانتا ہے اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّہُمۡ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیۡطٰنِ تَذَکَّرُوۡا فَاِذَا ہُمۡ مُّبۡصِرُوۡنَ ۝ تحقیق جو کوئی کہ پرہیز کرتے ہیں شرک اور گناہوں سے جسوقت پہونچتا ہے انکو وسواس شیطان سے یاد کرتے ہیں اللہ کو اور عذاب اس کے سے ڈرتے ہیں پس ناگاہ وہ دیکھنے والے ہیں نیکی کو اور وسواس شیطان کو دور کرتے ہیں وَاِخۡوَانُہُمۡ یَمُدُّوۡنَہُمۡ فِی الۡغَیِّ ثُمَّ لَا یُقۡصِرُوۡنَ اور بھائی کافروں کے کہ شیطان ہیں کھینچتے ہیں کافرونکو بیچ گمراہی کے پس کوتاہی نہیں کرتے ہیں گمراہ کرنے میں وَاِذَا لَمۡ تَاۡتِہِمۡ بِاٰیَۃٍ قَالُوۡا لَوۡلَا اجۡتَبَیۡتَہَا ؕ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ مِنۡ رَّبِّیۡ ۚ جسوقت نہیں لاتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو کوئی آیت قرآن کی یعنی آیت کے نازل ہونے میں دیر ہوتی ہے کہتے ہیں ٹھٹھے سے کہ کیوں نہیں جوڑتا ہے تو اپنے دل سے آیت کو جیسے اور آیتیں جوڑی ہیں تو نے کہہ اے محمد کہ نہیں تابعداری کرتا ہوں میں مگر اس چیز کی کہ وحی کیجاتی ہے طرف میرے پروردگار میرے سے اور میں جوڑنے والا قرآن کا نہیں ہوں ہٰذَا بَصَآئِرُ مِنۡ رَّبِّکُمۡ وَ ہُدًی وَّ رَحۡمَۃٌ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ۝ یہ قرآن بینائیاں اور حجتیں روشن ہیں کہ نازل ہوئی ہیں پروردگار تمہارے سے اور راہ دکھانا اور رحمت ہے واسطے اس گروہ کے کہ ایمان لاتے ہیں خدا اور پیغمبر کے اوپر **فائدہ** روایت میں ہے کہ ایک جوان انصاریوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتا تھا جو قرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے پیچھے سے وہ بھی پڑھتا تھا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا قُرِیَٔ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَہٗ وَاَنۡصِتُوۡا لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۝ اور جسوقت پڑھا جاوے قرآن نماز میں پس سنا کرو تم اسکو اور خاموش رہا کرو تم امام کیساتھ تلاوت نہ کیا کرو تم شاید کہ تم رحم کئے جاؤ اور بعضوں نے کہا ہے کہ خاموشی مراد خطبہ روز جمعہ کے ہے کہ خطبہ میں اغلب قرآن کی آیت ہوتی ہے وَاذۡکُرۡ رَّبَّکَ فِیۡ نَفۡسِکَ تَضَرُّعًا وَّ خِیۡفَۃً وَّ دُوۡنَ الۡجَہۡرِ مِنَ الۡقَوۡلِ بِالۡغُدُوِّ وَ الۡاٰصَالِ وَ لَا تَکُنۡ مِّنَ الۡغٰفِلِیۡنَ ۝ اور یاد کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پروردگار اپنے کو رونے سے اور ڈرنے سے رونا با امید فضل اسکے کے اور ڈرنا دہشت عدل اسکے سے اور یاد کر تو اسکو سوائے پکار کی بات سے یعنی ذکر خفی کر صبحوں اور شاموں کو مراد ہمیشگی ذکر کی ہے اور نہ ہو تو غافلوں سے **فائدہ** روایت میں ہے کہ کافرنکے سجدہ کرنے خدا کے سے تکبری اور غرور کرتے تھے فرمایا کہ اے محمد اگر کافر سجدہ کرنے میرے کے سے سرکشی کرتے ہیں اِنَّ الَّذِیۡنَ عِنۡدَ رَبِّکَ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِہٖ وَ یُسَبِّحُوۡنَہٗ وَ لَہٗ یَسۡجُدُوۡنَ ۝ تحقیق جو فرشتے نزدیکی کہ نزدیک پروردگار تیرے کے ہیں تکبری اور سرکشی نہیں کرتے ہیں بندگی اسکی سے اور تسبیح کرتے ہیں اسکی یعنی سبحان اللہ کہتے ہیں اور خاص واسطے اسی کے سجدہ کرتے ہیں **فائدہ** بعد تلاوت اس آیت کے سجدہ فرض ہوتا ہے اور سجدے تلاوت کے قرآن شریف میں چودہ ہیں دو سجدوں میں اختلاف ہے ایک آخر سورہ حج کے کہ امام شافعیؒ کے نزدیک واجب ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک نہیں ہے اور دوسرا سجدہ سورہ صٓ کا کہ امام اعظمؒ کے نزدیک واجب ہے اور باقی اماموں کے نزدیک واجب نہیں ہے اور سجدہ تلاوت کا اوپر پڑھنے والے اور سننے والے کے واجب ہے نماز ہو یا غیر نماز ہی وقت واجب ہوتا ہے اور اگر فوت ہوجاوے قضا لازم ہے اور باقی اماموں کے نزدیک سنت ہے اور بعد فوت کے قضا لازم نہیں ہے

سُوۡرَۃُ الۡاَنۡفَالِ مَدَنِیَّۃٌ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَہِیَ خَمۡسٌ وَّ سَبۡعُوۡنَ اٰیَۃً

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ ؕ قُلِ الۡاَنۡفَالُ لِلّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ ۚ پوچھتے ہیں تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال لوٹ کافروں کے سے کہہ تو کہ مال لوٹ کافروں کا واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے اور پیغمبر کے ہے جنگ بدر والوں نے لوٹ کے مال میں اختلاف کیا تھا جوان کہتے تھے کہ ہمنے لڑائی کی ہے ہمارا حق ہے اور بوڑھے کہتے تھے کہ ہم بھی لڑائی کے شریک تھے ہمارا حق ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَیۡنِکُمۡ ۪ وَ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۝ پس ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے مخالفت میں اور اصلاح کرو تم درمیان اپنے اور فرمانبرداری کرو تم اللہ تعالیٰ کی اور پیغمبر اسکے کی مال غنیمت کے بیچ جسطرح پیغمبر تقسیم کرے قبول کرو اگر ہو تم ایمان لانیوالے اوپر اللہ اور پیغمبر کے اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ وَ اِذَا تُلِیَتۡ عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُہٗ زَادَتۡہُمۡ اِیۡمَانًا وَّ عَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ۝ سوائے اسکے نہیں ہے کہ مومن وہ کوئی ہیں کہ جسوقت یاد کیا جاتا ہے

اللہ نزدیک اُنکے ڈر جاتے ہیں دل اُنکے ہیبت جلال اور عظمت اُسکی سے جسوقت پڑھی جاتی ہیں اوپر انکے آیتیں اُسکی کہ قرآن ہے زیادہ کرتی ہیں ایمان
ان کے کو اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہیں نہ اوپر دنیا کے اور اہل اسکے کے یعنی جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی آیت اوپر اُن کے
پڑھتے ہیں یقین ان کا زیادہ ہوجاتا ہے **فائدہ** ایمان ایک نور ہے کہ بقدر کشادگی سوراخ دل کے اسمیں چمکتا ہے پس جب قرآن پڑھا جاتا ہے
برکت اس کی سے سوراخ دل کا کشادہ ہوجاتا ہے اور نور ایمان کا اس میں زیادہ پڑتا ہے اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ وہ
مومن کامل ایمان والے کہ قائم رکھتے ہیں نماز کو بشرائط اور آداب اور اس چیز سے کہ روزی دی ہے ہمنے انکو خرچ کرتے ہیں اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ
حَقًّا لَھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَمَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ۝ وہ گروہ وہی مومن اصل درست ہیں واسطے انکے درجے ہیں نزدیک پروردگار انکے کے اور
بخشش گناہوں کی ہے اور روزی بزرگ ہے کہ صاف ہے کدورت کسب کے سے اور خالی ہے خوف حساب کے سے یا دائمی ہے **فائدہ**
روزی بزرگ وہ ہے کہ آدمی کو دیکھنے اور پہچاننے روزی دینے والے کے سے باز نہ رکھے **فائدہ** روایت میں ہے کہ قافلہ قریش کا ساتھ مال اور متاع
بہت کے شام سے پھرا تھا اور ابو سفیان سردار قافلہ کا تھا جبرائیل علیہ السلام آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے مسلمانوں سے کہا مسلمانوں نے دیکھا کہ مال بہت ہے اور آدمی قافلے کیساتھ تھوڑے ہیں چاہا کہ قافلے کو پکڑیں اور مال لیویں اوپر اس قصد کے مدینے
سے باہر آئے اور ابو سفیان نے ضمضم غفاری کو مکے کیطرف بھیجا کہ قریش سے مدد لاوے اور آپ مکے کیطرف آنے لگا اور ابو جہل بعد آنے ضمضم کے
بہت آدمی مکے سے لیکر قافلے کی مدد کو باہر آیا اور متوجہ بدر کا ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وادی قران میں تھے کہ جبرائیل علیہ السلام آئے
اور آپنے لشکر کفار کے سے خبر دی کہ ابو جہل لایا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو کہا کہ قافلے کو لوگے یا کافروں سے لڑائی کروگے
بعضوں نے کہا کہ ہم تیاری لڑائی کی نہیں کیے آئے ہیں قافلہ ہاتھ آتے تو بہتر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے متغیر ہوئے اور بڑے
اصحابوں نے لڑائی کو اختیار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں مکان ہر ایک کا دیکھتا ہوں کہ کونسے مکان میں قتل ہوگا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ یہاں ابو جہل قتل ہوگا اور یہاں امیہ بن خلف قتل ہوگا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا
تجھکو مکان سے بدر کے لے جاویگا کَمَآ اَخْرَجَکَ رَبُّکَ مِنْ بَیْتِکَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَکٰرِھُوْنَ ۝ باہر نکالا ہے تجھکو پروردگار تیرے نے
گھر تیرے سے کہ مدینہ ہے ساتھ سچ کے اور تحقیق ایک گروہ مومنوں کے سے البتہ کراہیت کرنیوالے ہیں بدر کے جانے کو یُجَادِلُوْنَکَ فِی الْحَقِّ بَعْدَمَا
تَبَیَّنَ کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ وَھُمْ یَنْظُرُوْنَ ۝ جھگڑا کرتے ہیں تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ اختیار کرنے حق کے کہ جہاد ہے پیچھے
ظاہر ہوجانیکے کہ جہاد واجب ہے چلتے ہیں گویا کہ ہانکے جاتے ہیں طرف موت کے اور گویا دیکھتے ہیں وہ اسباب موت کے اور جھگڑا یہ تھا کہ ہم
قافلہ لوٹنے کو مدینے سے باہر آئے ہیں اور لڑائی کا اسباب نہیں لائے ہم اور یہ بسبب کم ہونے عدد کے اور استعداد کے تھا اسواسطے کہ تمام لشکر
والے تین سو تیرہ آدمی تھے اور ستر اونٹ تھے اور دو گھوڑے اور چھ زرہیں اور آٹھ تلواریں تھیں وَاِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ اَنَّھَا لَکُمْ
وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْکَۃِ تَکُوْنُ لَکُمْ اور یاد کر جسوقت وعدہ کرتا تھا تمکو اللہ ایک دو گروہوں کا قافلہ یا لشکر کافروں کا کہ تحقیق وہ ایک
گروہ واسطے تمہارے ہے اور دوست رکھتے تھے تم کہ تحقیق سوائے صاحب ہتھیاروں کا ہووے واسطے تمہارے کہ قافلہ تھا قافلے میں چالیس سوار
تھے اور لشکر کافروں کا ساڑھے نو سو سوار تھے پس تمنے آسان تر کو چاہا وَیُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ اور چاہتا
تھا اللہ تعالیٰ کہ ثابت کرے حق کو ساتھ باتوں اپنی کے کہ وعدے فتح اور نصرت پیغمبر کے ہیں اور کاٹے جڑ اور بنیاد کافروں کی لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ
الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ تاکہ ثابت کرے اللہ تعالیٰ حق کو کہ دین اسلام ہے یا فتح پیغمبر کی ہے اور دور کرے کفر کو اور ضعیف کرے مشرکوں کو اور
اگرچہ مکروہ جانیں اسکو کافر اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُرْدِفِیْنَ ۝ یاد کر جسوقت فریاد چاہتے تھے تم
پروردگار اپنے سے کہ فتح دے ہمکو پس قبول کیا اللہ نے دعا تمہاری کو کہ تحقیق میں مدد کرنیوالا تمہارا ہوں ساتھ ہزار فرشتوں سے آگے پیچھے آنیوالے وَمَا
جَعَلَہُ اللّٰہُ اِلَّا بُشْرٰی وَلِتَطْمَئِنَّ بِہٖ قُلُوْبُکُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝ اور نہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے عدد فرشتوں کی ع ١
کو مگر خوشخبری فتح کی اور تاکہ آرام پکڑیں ساتھ اس مدد کے دل تمہارے اور نہیں ہے فتح اور نصرت مگر نزدیک اللہ تعالیٰ کے سے تحقیق اللہ غالب

باحکمت ہے إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ اور یاد کرو جسوقت وہ ڈھانکتا تھا تمکو اللہ نیند ہلکی سی کہ اونگھ ہے واسطے امن کے نزدیک اپنے سے اور نازل کرتا تھا اوپر تمہارے آسمان سے پانی کو تا یہ کہ پاک کرے تمکو ساتھ اس پانی کے فائدہ جس رات کہ صبح اسکی کو جنگ بدر ہوئی اصحابوں کو بڑا اندیشہ درپیش آیا کہ زمین انکی ریگستان تھی کہ چلنے والے کا قدم ٹھہرتا نہ تھا اور ریت میں دھنستا جاتا تھا اور پانی بھی اس رات نہ تھا حق تعالیٰ نے اوپر مسلمانوں کے نیند غالب کی اور اس نیند میں اکثر اصحابوں کو احتلام ہو گیا صبح کو شیطان نے وسواس دلایا کہ تمکو نماز صبح کی پڑھنی ہے اور بعضے جنبی ہو تم اور پانی نہیں ہے کہ غسل کرو تم اور پانوں ریت میں دھنسے جاتے ہیں اور کافر اوپر زمین سخت کے ہیں اور پانی رکھتے ہیں اور تم کہتے ہو کہ ہم دوست خدا کے ہیں اور پیغمبر درمیان ہمارے ہے اب کیا ہو گا حق تعالیٰ نے مینہ بھیجا کہ غسل بھی کریں اور زمین سخت ہو جاوے اور پیویں وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ۝ اور تا یہ کہ دور کرے اللہ تم سے پلید وسواس شیطان کا کہ کہتا تھا کہ نصرت اور جنابت جمع نہ ہونگے اور تا یہ کہ باندھے اللہ امید کو اوپر دلوں تمہارے کے اور تا یہ کہ ثابت رکھے اللہ تعالیٰ ساتھ مینہ کے قدموں کو کہ زمین ریتلی جم جاوے فائدہ روایت میں ہے کہ ایسا مینہ برسا اور نالے جاری ہوئے کہ اصحابوں نے غسل کیا اور وضو کیا اور جانوروں کو پلایا اور ریت تمام بیٹھ گئی اور قدم ٹھہرے اور کافروں کی زمین میں بڑی کیچڑ ہوئی إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا ۚ یاد کر اے محمد جسوقت وحی کرتا تھا پروردگار تیرا طرف فرشتوں کے کہ مدد کو پہونچے تھے مومنوں کو کہ تحقیق میں ساتھ تمہارے ہوں یار اور مددگار پس ثابت رکھو تم ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں اور دلدہی کرو تم ان کی بہت کر دینے لشکر انکے سے فرشتے آدمیوں کی صورت ہو کر آگے صف لشکر مسلمانوں کے پھرتے تھے اور کہتے تھے کہ بشارت ہو جو کہ تم غالب ہو گے اور خدا مددگار تمہارا ہے اور مردانے ہو جاؤ تم کہ دشمن تمہارے تھوڑے ہیں اور فتح تم کو ہے سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝ قریب ہے کہ ڈالوں گا میں بیچ دلوں کافروں کے دہشت اور ڈر کو پس مارو تم اے فرشتو کافروں کو اوپر گردنوں ان کی کے اور مارو تم ان سے ہر بند بند کی جگہ فرشتوں کو مارنا نہ آتا تھا حق تعالیٰ نے سکھایا کہ اوپر گردنوں کے اور ہر جوڑ کے مارو ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَن يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ یہ مارنا کافروں کا بسبب اسکے ہے کہ مخالفت کی انہوں نے اللہ اور پیغمبر اسکے کی اور جو کوئی مخالفت کرتا ہے اللہ اور پیغمبر اس کے کی پس تحقیق اللہ تعالیٰ سخت عذاب کرنے والا ہے دو جہان میں ذَٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ النَّارِ ۝ یہ تم کو اے کافرو دنیا میں عذاب ہے پس چکھو تم اس کو اور تحقیق واسطے کافروں کے آخرت میں عذاب آگ کا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم جسوقت ملاقات کرو تم کافروں سے انبوہ اور آپس میں ملے ہوئے واسطے لڑائی کے پس نہ پھیرو تم پیٹھوں اپنی کو اور بھاگو مت یہ حکم اول اسلام میں تھا کہ ایک مسلمان دس کافروں سے نہ بھاگے اور اب منسوخ ہوا جیسے آگے مذکور ہو گا وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ اور جو کوئی پھیرتا ہے کافروں سے لڑائی کے دن پیٹھ اپنی کو اور بھاگتا ہے مگر حرفت کرنے واسطے لڑائی کے کہ دشمن جانے کہ بھاگا ہے اور اس کو غافل کر کے بازی دیوے اور پھر آوے یا پناہ پکڑنے والا ہو طرف گروہ مسلمانوں کے کہ داہنی طرف سے بائیں طرف کو آجاوے اور جو کوئی سوائے ان دونوں صورت کے بھاگتا ہے لڑائی سے فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ پس تحقیق پھرا وہ ساتھ غصے کے اللہ کی طرف سے اور ٹھکانا اس کا دوزخ ہے اور وہ بڑی بازگشت ہے دوزخ فائدہ روایت میں ہے کہ جس وقت لڑائی گرم ہوئی اور کافروں نے ایکبارگی حملہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھونس کے چھپر میں تھے دعا شروع کی کہ اے بار خدایا جو وعدہ فتح کا کہ تو نے مجھکو کیا ہے وفا کر حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ مٹھی خاک کی اٹھا لے تو اور دشمنوں کی طرف پھینک دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مٹھی خاک کنکریوں دار کی اٹھائی اور کہا کہ برے ہو جاویں منہ کافروں کے اور انکی طرف پھینکی حق تعالیٰ نے تمام کافروں کی آنکھوں میں ڈالی کافر اپنی طرف مشغول ہوئے فرشتوں نے اور مسلمانوں نے لڑائی شروع کی ستر آدمی سرداروں عرب کے سے مارے گئے اور ستر کو قید کیا مسلمان آپس میں کہتے تھے کہ میں نے قتل کیا اور میں نے قید کیا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ پس نہیں قتل کیا ہے تم نے کافروں کو اپنے زور سے ولیکن

اللہ نے قتل کیا ہے ان کو کہ تمہاری مدد کی اور تو نے نہیں پھینکا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مٹھی خاک کی کو جس وقت پھینکا تھا تو نے تیرا پھینکنا
اس لائق نہ تھا کہ تمام کافروں کی آنکھوں میں جاتا ولیکن اللہ تعالیٰ نے پھینکا تھا کہ سب کافروں کی آنکھوں میں گئی یہ قرب فرائض کا مرتبہ ہے کہ بندہ
واسطہ ہو اور اللہ کام کرنیوالا ہو یہ مرتبہ آنحضرت کو تھا اور قرب نوافل برخلاف اس کے ہے کہ اللہ واسطہ ہو اور بندہ کام کرنیوالا ہو مانند داؤد کے کہ قتل
داود جالوت یعنی قتل کیا داؤد نے جالوت کو وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ اور تا یہ کہ آزماوے اور نعمت دیوے اللہ
مومنوں کو اپنی طرف سے نعمت اور بخشش نیک کہ فتح اور غنیمت ہے تحقیق اللہ سننے والا دعا تمہاری کا ہے اور جاننے والا نیتوں تمہاری کا ہے
ذَٰلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ ۝ یہ فتح تمکو ہے اور تحقیق اللہ سست اور باطل کرنیوالا مکر کافروں کا ہے فائدہ روایت میں ہے کہ کافروں نے مکے
سے باہر آتے وقت کعبہ کا پردہ پکڑ کر دعا مانگی تھی کہ یا خدا ہم محمد سے لڑنے کو جاتے ہیں ہم کو فتح دیجیو تو اور دونوں لشکروں سے جو کوئی حق پر ہو
اور تیرے نزدیک دوست زیادہ ہو اسکی فتح ہووے آگے کی آیت نازل ہوئی اور خطاب ہوا مکے والوں کو کہ إِن تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ۖ وَإِن
تَنتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ اگر طلب فتح کی کی تھی تم نے پس تحقیق آئی تمکو فتح اور اگر باز آؤ گے تم دشمنی پیغمبر کی سے پس وہ بہتر ہے تم کو قتل ہونے دنیا کے
اور عذاب آخرت کے سے وَإِن تَعُودُوا نَعُدْ ۖ وَلَن تُغْنِيَ عَنكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ ۝ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ اور اگر تم پھرو گے طرف لڑائی ع ۹ ۲
پیغمبر اور مسلمانوں کے پھر پھرینگے ہم طرف فتح اور نصرت انکی کے اور ہرگز دور نہ کریگا تم سے عذاب ہمارے کو گروہ اور لشکر تمہارا اگرچہ بہت ہوگا اور
تحقیق اللہ ساتھ مسلمانوں کے ہے یاری اور مدد کرنے کو يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ ۝ اے وہ کوئی
کہ ایمان لائے ہو تم فرمانبرداری کرو تم اللہ تعالیٰ کی اور پیغمبر اسکے کی اور روگردانی نہ کرو تم حکم پیغمبر کے سے اور حالانکہ تم سنتے ہو کہ میں کہتا ہوں کہ میرا
پیغمبر ہے وہ یا سنتے ہو تم نصیحتیں قرآن کی وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝ اور نہ ہو جاؤ تم مانند ان کے کہ کہا سنا ہم نے اور
حالانکہ وہ نہیں سنتے ہیں سننا قبول کرنے کا اور وہ یہودی ہیں یا منافق ہیں إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝
تحقیق بدترین حیوانوں کا نزدیک اللہ کے بہرا گونگا ہے وہ کوئی کہ نہیں عقل میں لاتے حق کو مراد اس قوم سے بنی دار ہیں کہ کوئی ایمان نہ لایا
مگر دو آدمی مصعب بن عمر اور ابن جسرملہ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ ۝ اور اگر جانتا اللہ ان میں نیکی
کو البتہ سنواتا انکو قرآن اور نصیحت اور اگر سنواتا انکو ایمان نہ لاتے البتہ پھر جاتے حق سے اور وہ گروہ روگردانی کرنیوالے ہیں حق سے اور ایک
قول ہے کہ مکے کے کافروں نے آنحضرت صلعم سے کہا کہ اے محمد قصی بن کلاب کو زندہ کر دے تو کہ مرد مبارک تھا تا اوپر سچ ہونے تیرے کے شاہدی
دیوے اور اوپر تیرے ایمان لاوے ہم بھی ایمان لاوینگے حق تعالیٰ نے کہا کہ اگر اللہ انکو کلام قصیٰ کے سنوا دے ایمان نہ لاویں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ اے وہ کوئی کہ ایمان لاتے ہو تم قبول کرو تم خاص اللہ کے حکم کو اور پیغمبر کے حکم کو جسوقت بلاوے
تمکو پیغمبر طرف اس چیز کے کہ زندہ کرتی ہے تمکو یعنی علم دین کا کہ زندگی دل کی اس سے ہوتی ہے یا عقائد صحیح اور اعمال نیک کہ حیات ابدی کہ
پہونچاتے ہیں بہشت میں یا جہاد ہے کہ سبب زندگی اور بقا کا ہے اگر نہ کریں دشمن غالب ہو کر ہلاک کرے وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ
وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ اور جانو تم کہ تحقیق اللہ جدا کرتا ہے درمیان آدمی کے اور دل اسکے سے وقت موت کے اور جانو کہ تحقیق طرف اسی
کے جمع کئے جاؤ گے واسطے جزائے اعمال کے وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ اور
ڈرو تم اس گناہ سے کہ عذاب اسکا نہ پہونچے ان لوگوں کو کہ ظلم کیا ہے تم میں سے خاص کر بلکہ عام ہووے گنہگار اور غیر گنہگار کو پہونچے یعنی گناہ ایک
آدمی کرے اور عذاب اسکا سب کو پہونچے اور جانو تم تحقیق اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے وَاذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ
تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ اور یاد کرو تم اے مسلمانوں جسوقت تھے ناتواں ناچار بیچ زمین مکہ کے آئے تھے
بحسرت سے ڈرتے تھے تم اس سے کہ اچک لے جاویں تم کو آدمی کہ کفار قریش تھے پس مکان دیا تم کو اللہ نے مدینے میں اور قوت
دی تمکو مدد انصارؓ کی سے کہ مدینے والے ہیں یا قوت دی فرشتوں سے بدر کے دن وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ اور
روزی دی تمکو پاکیزہ چیزوں سے کہ مال غنیمت کا ہے اگلی امتوں کو حلال نہ تھا اور تم کو حلال پاکیزہ کر دیا شاید شکر کرو تم بعضے اصحاب آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات سُنکر ظاہر کردیتے تھے منافق خبردار ہوکر مشرکوں کو پہونچاتے تھے آگے کی آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِکُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم خیانت نہ کرو تم اللہ تعالیٰ کو اور پیغمبر اسکے کو ظاہر کرنے بھید کے سے اور خیانت نہ کرو تم امانتوں اپنی کو اور حالانکہ تم جانتے ہو کہ خیانت بُری ہے **فائدہ** اور ایک قول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابولبابہ کو بھیجا تھا طرف قلعہ بنی قریظہ کے کہ یہود کو خبر کی تھی قلعہ کے نیچے اُترنے میں ابولبابہ سے مشورت کی اور کہا کہ محمد ہم سے کیا کریگا جو ہم نیچے اتریں گے ابولُبابہ نے انگلی سے اشارہ کیا طرف حلق کے کہ تم سب کو قتل کریگا ابولبابہ نے اسی وقت جانا کہ میں نے خیانت کی قلعے سے نیچے اُترکر مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میں آیا اور ستون مسجد کے سے اپنے تئیں باندھا جب تک کہ توبہ اس کی قبول ہوئی اور خیانت اللہ تعالیٰ کے فرضوں سے اور خیانت پیغمبر کی سنتوں سے ہے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ لا وَّاَنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ؑ اور جانو تم کہ تحقیق مال تمہارا اور اولاد تمہاری آزمایش ہے کہ دوستی اُن کی تمکو گناہ میں نہ ڈالے اور تحقیق اللہ نزدیک اسکے ع ۳ ۹ ۱۷ ہے ثواب بڑا مال اور اولاد سے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا وَّیُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم اگر پرہیزگاری کرو تم اللہ تعالیٰ اور ڈرو تم اس سے مقرر کرے اللہ واسطے تمہارے جدا کرنا حق اور باطل میں اور دور کرے تم سے گناہ تمہارے اور بخشے تمکو اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل بڑے کا ہے **فائدہ** روایت میں ہے کہ جس وقت اجازت ہجرت کی ہوئی اکثر اصحابوں نے قصد مدینے کا کیا اور سوائے ابوبکرؓ اور علیؓ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کوئی نہ تھا قریش اس حالت سے فکرمند ہوئے اور مشورت خانے میں جمع ہوئے اور شیطان شیخ نجدی بنکر مجلس میں انکی آیا قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدمے میں مشورت شروع کی ایک نے کہا کہ محمدؐ کو ایک حجرہ میں بند کرکے حجرے کا دروازہ تیغا کرنا چاہیئے اور ایک سوراخ کی راہ سے دانہ پانی دیا کرو اسکو تا آپ ہی مرجاوے شیطان نے یہ مشورت پسند نہ کی اور کہا کہ اکثر مدینے والے اسلام لاتے ہیں اور یار اس کے مدینہ میں بہت ہو گئے ہیں اور بنی ہاشم اس شہر میں بہت ہیں اتفاق کرکے تم سے لڑیں گے اور اس کو چھڑا لیوینگے دوسرے نے کہا کہ شہر بدر کیا چاہیئے جہاں چاہے چلا جاوے شیطان نے کہا کہ جس مکان میں جاوے گا آدمی اُسکے فریفتہ ہوں گے اور ایک جماعت پھسلا کر لاوے گا اور تم سے لڑیگا ابوجہل نے کہا کہ میری عقل یوں ہے کہ ایک ایک آدمی ہر قبیلہ قریش کے سے بلاویں ہم تا اتفاق کرکے اسکو قتل کریں اور خون اُسکا سب کی گردن پر ہووے اور بنی ہاشم تمام قبیلوں عرب کے سے لڑائی نہ لڑ سکیں گے آخر ناچار ہوکر خونبہا پر راضی ہوجاوینگے شیطان نے کہا کہ یہ عقل بہتر ہے ابوجہل نے ہر قبیلہ سے ایک ایک آدمی بلاکر مقرر کیا کہ آج کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کریں جبرائیل علیہ السلام نے آنکر خبر دی آنحضرتؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اوپر بچھونے اپنے کے سلایا اور آپ ابوبکر صدیق کیساتھ غار کو گئے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ ط اور یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت مکر کرتے تھے کافر قریش کے اور مشورت کرتے تھے یہ کہ باندھکر قید کریں تجھکو یا قتل کریں تجھکو یا شہر بدر کریں تجھکو مکے سے وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ ط وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ ۝ اور مکر کرتے تھے تیرے حق میں اور جزا مکر کی دیتا تھا انکو اللہ اور اللہ بہترین بدلہ دینے والا مکاروں کا ہے **فائدہ** روایت میں ہے کہ نضر بن حارث سوداگری کو ملک فارس میں گیا تھا قصہ رستم اور اسفندیار کا خرید لایا اور زبان عربی میں بناکر مکے میں آیا اور کہا کہ یہ قصہ شیریں تر ہیں ان کہانیوں سے کہ محمد پڑھتا ہے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَاِذْ قَالُوا اللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ اور جس وقت کہا نضر نے اور یاروں اس کے نے انکے آیتیں ہماری کہتے ہیں دشمنی سے کہ تحقیق سنا ہمنے اگر چاہیں ہم البتہ کہیں ہم مانند اسکے نہیں ہیں یہ مگر جھوٹی کہانیاں پہلوں کی اور نضر بن حارث نے دعا کی وَاِذْ قَالَ اللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ اور جس وقت کہا نضر نے اور یاروں اس کے نے کہ اے یا خدا یا اگر ہے یہ قرآن سچ نزدیک تیرے سے نازل کیا گیا پس برسا تو اوپر ہمارے پتھر آسمان سے جیسے اصحاب فیل کے اوپر برسائے تھے اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ ط وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ یا لا تو ہم کو عذاب دکھ دینے والا ہلاک کرنے والا اور نہیں ہے اللہ کہ عذاب کرے اُن کو اگرچہ دعا سے طلب کرتے ہیں اور حالانکہ تو اے محمد بیچ انکے ہووے اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ

عذاب کرنیوالا انکا حالانکہ وہ استغفار کرتے ہووین حضرت مرتضی علیؓ نے کہا ہے کہ زمین میں دو امان تھی عذاب الہی سے ایک اٹھ گیا اور ایک باقی ہے وجود پیغمبر صلعم اور استغفار وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ اور کیا ہے اُن کو کہ عذاب نہ کرے اُن کو اللہ تعالے اور حالانکہ وہ بند کرتے ہیں پیغمبر کو طواف مسجد حرام کے سے اور مکے سے باہر نکالتے ہیں اور نہیں ہیں کافر متولی کام مسجد کے اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں ہیں متولی مسجد حرام کے مگر پرہیز کرنیوالے شرک اور گناہ سے ولیکن بہت اُن کے نہیں جانتے ہیں کہ ہم متولی نہیں ہیں مومن متولی ہیں وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً اور نہیں ہے نماز مشرکوں کی نزدیک خانہ کعبہ کے مگر سیٹی بجانا اور تالیاں بجانا بعضے کافروں کی عادت تھی کہ مرد اور عورت ننگے ہو کر طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے جاتے تھے اور ایک قول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے غلطی ڈالنے کو یہ عمل کیا تھا فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ پس چکھو تم اے مشرکو عذاب کو کہ قتل اور قید ہونا ہے روز بدر کے اور جلنا ہے روز حشر کے بسبب اس چیز کے کہ کفر کرتے تھے تم روایت ہے کہ بعد نکلنے مکے کے سے طرف بدر کے بارہ آدمیوں کے اشرافوں قریش کے سے مقرر کیا تھا کہ ہر ایک ایکدن لشکر کو کھانا دیوے پس ہر ایک اُن میں سے ہر روز دس اونٹ ذبح کرتا تھا آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ اور تحقیق جن لوگوں نے کفر کیا ہے خرچ کرتے ہیں مالوں اپنے کو اور اونٹ خرید کر ذبح کرتے ہیں تا یہ کہ بند کریں آدمیوں کو راہ اللہ کی سے پس قریب ہے کہ تمام مال اپنا خرچ کرینگے پس ہوگا وہ خرچ کرنا اوپر انکے پچتاوا اور غم کھانا اسواسطے کہ مال جاتا رہیگا اور مطلب حاصل نہو گا پس عاجز اور مغلوب کئے جاوینگے آخر کو یہ معجزہ قرآن کا ہے کہ آگے ہونیکی خبر دی کہ کافر روز فتح کے عاجز ہونگے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور جنہوں نے کفر کیا ہے طرف دوزخ کے ہانک کر جمع کئے جاوینگے اور یہ مغلوب کرنا کافروں کا اسواسطے ہے تا کہ جدا کرے اللہ ناپاک کو کہ کافر ہے پاک سے کہ مومن ہے اور جمع کرے اور آپس میں ملاوے ناپاک کو بعضا اسکا اوپر بعضے کے پس چکاوے سبکو اور ایک کر دے پس ڈالدے اسکو دوزخ میں وہ گروہ خبیثوں کا وہی زیان کرنیوالے ہیں احوالوں اپنے کو اور مالوں اپنے کو قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ کہہ اے محمد صلعم کافروں کو کہ ابوسفیان اور یار اُسکے ہیں اگر باز آویں دشمنی اور لڑائی پیغمبر کی سے بخشی جاوے واسطے اُن کے جو چیز کہ تحقیق گذری ہے گناہوں سے اور اگر پھر آوینگے طرف دشمنی اور لڑائی پیغمبر کے پس تحقیق گزر گئی ہے راہ پہلوں کی کہ اللہ نے اُن سے لی تھی پیغمبروں کو فتح دی ہے اور کافروں کو جڑ بنیاد سے اکھاڑا ہے وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اور قتل کرو تم اے مسلمانو کافروں کو جبتک کہ باقی نہ رہے شرک اور بت پرست جیتا نہ رہے اور ہو جاوے تمام دین واسطے اللہ ہی کے پس اگر باز آویں مشرک شرک سے ایمان لاویں یا جزیہ قبول کریں پس تحقیق اللہ ساتھ جس چیز کے عمل کرتے ہیں دیکھنے والا ہے مناسب عمل کے بدلہ دیویگا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ اور اگر روگردانی کریں ایمان سے اور لڑائی سے باز نہ آویں پس جانو تم کہ تحقیق اللہ تعالے کارساز اور مددگار تمھارا ہے نیک یار ہے اللہ تعالی کہ دوستوں کو ضائع نہیں کرتا ہے اور نیک مددگار ہے کہ مسلمانوں کو غالب کرتا ہے

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اور جانو تم اے مسلمانو کہ تحقیق جو مال کافروں کا غلبہ سے لیا ہے تمنے کسی چیز سے پس تحقیق واسطے اللہ تعالے کے ہے پانچواں حصہ اُسکا اور واسطے پیغمبر کے ہے اور واسطے ناتے داروں پیغمبر کے ہے کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ہیں اور واسطے یتیموں مسلمانوں کے ہے اور واسطے محتاج مسلمانوں کے اور واسطے مسافروں کے ہے **فائدہ** علمانے کہا ہے کہ ذکر اللہ تعالے کا واسطے تعظیم اور برکت کے ہے اور مال غنیمت کے سے چار حصے سپاہیوں کے ہیں اور ایک حصہ کے پانچ حصے ہیں ایک واسطے پیغمبر کے ہے اور چار گروہ مذکور کے ہیں اور پیغمبر کا حصہ مسلمانوں کے اوپر خرچ کیا چاہیئے یا امام کو دیجئے

باچار مذکور میں ملایا چاہیے اور امام اعظم رحؒ کے نزدیک بعد وفات پیغمبر کے حصہ پیغمبرؐ کا اور ذوالقربی کا ساقط ہوگیا تمام اوپر تین گروہ کے خرچ کیا چاہیے
اور نزدیک امام مالکؒ کے امام مختار ہے جہاں چاہے خرچ کرے ضرورت کی جگہ اِنۡ كُنۡتُمۡ اٰمَنۡتُمۡ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنۡزَلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا يَوۡمَ الۡفُرۡقَانِ يَوۡمَ الۡتَقَى
الۡجَمۡعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝ اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو ساتھ اللہ کے اور ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی ہے ہمنے اوپر بندے اپنے کہ محمد صلعم ہے روز بڑ
کے کہ جدا ہونا حق اور باطل کا تھا جسدن ملاقات کی تھی دو گروہوں نے کہ مسلمان اور کافر تھے روز جمعے کے سترھویں تاریخ رمضان کے اور اللہ تعالےٰ اوپر ہر
چیز کے قادر ہے کہ تھوڑے آدمیوں کو اوپر بڑے لشکر کے غالب کرتا ہے اِذۡ اَنۡتُمۡ بِالۡعُدۡوَةِ الدُّنۡيَا وَهُمۡ بِالۡعُدۡوَةِ الۡقُصۡوٰى وَالرَّكۡبُ اَسۡفَلَ مِنۡكُمۡ ؕ یاد کرو
جسوقت تھے تم اے مسلمانو ساتھ کنارے وادی کے کہ نزدیک تھا مدینہ سے اور وہ ریگستان تھی کہ پاؤں زمین میں دھنسا جاتا تھا اور پانی بھی نہ
تھا اور دشمن تمہارے ساتھ کنارے وادی کے تھے کہ دور تھا مدینہ سے اور زمین انکی محکم تھی اور پانی بھی تھا اور سوار قافلے کے ابوسفیان اور یاراس
کے نیچے کے مکان میں تھے تم سے اوپر تین کوس کے وَلَوۡ تَوَاعَدۡتُّمۡ لَاخۡتَلَفۡتُمۡ فِى الۡمِيۡعٰدِ ۙ وَلٰكِنۡ لِّيَقۡضِىَ اللّٰهُ اَمۡرًا كَانَ مَفۡعُوۡلًا ۙ اور اگر وعدہ
کرتے تم لڑائی کا کافروں سے اور کثرت عدد اور زیادتی ہتھیاروں انکے سے خبر پاتے تم البتہ خلاف کرتے وعدہ کو خوف انکے سے کہ تم تھوڑے بے ہتھیار
تھے اور وہ بہت ہتھیار بند تھے ولیکن اللہ نے جمع کر دیا تمکو اور انکو تا یہ کہ تمام کرے اللہ کام کو کہ کیا تھا تقدیر میں اور وہ کام فتح دوستوں کی اور شکست
دشمنوں کی ہے لِّيَهۡلِكَ مَنۡ هَلَكَ عَنۡۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحۡيٰى مَنۡ حَىَّ عَنۡۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۙ تا یہ کہ ہلاک ہووے جو کوئی کہ ہلاک
ہوا حجت روشن سے اور زندہ ہووے جو کوئی کہ زندہ ہوا حجت روشن سے اور تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے **فائدہ** نقل ہے کہ جس رات کو
کہ صبح اسکے جنگ بدر ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ لشکر قریش کا نہایت ذلیل اور تھوڑا ہے تعبیر اسکی فرمائی کہ دوست
غالب ہونگے اور دشمن مغلوب ہونگے جیسے حق تعالیٰ نے خبر دی ہے اِذۡ يُرِيۡكَهُمُ اللّٰهُ فِىۡ مَنَامِكَ قَلِيۡلًا ؕ وَلَوۡ اَرٰٮكَهُمۡ كَثِيۡرًا لَّفَشِلۡتُمۡ وَلَتَنَازَعۡتُمۡ
فِى الۡاَمۡرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۝ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت دکھایا تجھکو اللہ تعالیٰ نے لشکر کافروں کا
خواب تیرے بیچ تھوڑا تا اصحاب دلیر ہو جاویں اور اگر دکھاتا تجھکو اللہ لشکر کافروں کا بہت البتہ نامرد ہو جاتے تم اور کشائش کرتے تم بیچ کام
لڑائی کے کہ لڑیں یا بھاگیں ولیکن اللہ نے سلامت رکھا تمکو نامرد ہونیسے تحقیق اللہ جاننے والا ہے ساتھ خطرے دلوں کے نامرد ہونے سے اور
دلیر ہونے سے وَاِذۡ يُرِيۡكُمُوۡهُمۡ اِذِ الۡتَقَيۡتُمۡ فِىۡۤ اَعۡيُنِكُمۡ قَلِيۡلًا وَّيُقَلِّلُكُمۡ فِىۡۤ اَعۡيُنِهِمۡ لِيَقۡضِىَ اللّٰهُ اَمۡرًا كَانَ مَفۡعُوۡلًا ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ۝ ع ۶
اور یاد کرو اے مسلمانو جسوقت دکھاتا تھا تمکو اللہ تعالیٰ لشکر کافروں کا جسوقت ملاقات کی تھی تمنے بیچ آنکھوں تمہاری کے تھوڑا اور تھوڑا
دکھایا تم کو بیچ آنکھوں ان کی کے کہ دلیر ہو کر اوپر تمہارے آویں تا کہ جاری کرے اللہ اس کام کو کہ کیا تھا تقدیر میں اور طرف اللہ ہی کے پھیرے
جاتے ہیں سب کام يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا لَقِيۡتُمۡ فِئَةً فَاثۡبُتُوۡا وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝ اے مومنو جس وقت ملاقات کرو تم
گروہ کافروں کے سے کہ قصد لڑائی کا کیا ہو تم نے پس ثابت رہو تم اور نہ پھرو تم اور یاد کرو تم کو بہت دل اور زبان سے شاید کہ تم نجات پاؤ دشمن
سے یا مراد ذکر سے تدبیر ہے وقت شمشیر مارنے کے یعنی کسی وقت ذکر خدا سے غافل نہ رہو تم وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوۡا فَتَفۡشَلُوۡا وَ
تَذۡهَبَ رِيۡحُكُمۡ وَاصۡبِرُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ۝ اور فرمانبرداری کرو تم اللہ کی اور پیغمبر اسکے کی اور خلاف نہ کرو تم آپس میں پس نامرد ہو جاؤ
تم لڑائی سے اور جاتی رہے دولت اور قوت تمہاری یا ریح سے مراد باد فتح کی ہے اور صبر کرو تم لڑائی میں تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنیوالوں کے ہے فتح
اور نصرت دینے کو وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ خَرَجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ ۝ اور نہ
ہو جاؤ تم مانند انکے کہ باہر نکلے تھے گھروں اپنے سے از روئے سرکشی اور غفلت کے اور واسطے نمائش خلق کے اور بند کرتے تھے آدمیوں کو راہ اللہ تعالےٰ
کی سے اور اللہ ساتھ جس چیز کے کہ عمل کرتے تھے گھیرنے والا ہے کہ بدلہ عمل کا دیگا مراد مکے والے ہیں کہ قافلے کی حمایت کو باہر نکلے تھے راہ میں خبر پہنچی
کہ قافلہ سلامت بدر سے گزر گیا کافروں نے چاہا کہ پھر جاویں ابوجہل نے کہا ضروری ہے بدر تک جاویں ہم اور شراب پیویں تا جوانمردی ہماری مشہور ہووے
اور آدمی ہمکو دلیر جانیں **فائدہ** روایت میں ہے کہ جس وقت قریش مکے سے باہر آئے نزدیک مکان بنی کنانہ کے پہنچے بسبب دشمنی کے درمیان انکے تھی چاہا
کہ پھر جاویں مکے کو شیطان صورت سراقہ بن مالک کی کہ سردار بنی کنانہ کا تھا بن کر ظاہر ہوا اور کہا کہ تم نیک حمایت کرتے ہو چلو میں ضامن تمہارا

ہوں کہ بنی کنانہ سے ضرر تمکو نہ پہنچے گا اور میں بھی رفیق تمہارا ہوں ایک گروہ شیطان کا ساتھ لیکر بدر تک قریش کو لایا جیسے حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَاِذْ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْیَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّیْ جَارٌ لَّكُمْ ج اور یاد کرو جس وقت آرائش دی واسطے کافروں کے شیطان نے عملوں اُنکے کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی میں اور کہا شیطان نے کہ کوئی غلبہ کرنیوالا نہیں ہے اوپر تمہارے آج کے دن آدمیوں سے بسبب آراستگی لشکر تمہارے کے اور تحقیق میں فریادرس اور پناہ دینے والا تمہارا ہوں فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰی عَقِبَیْهِ وَقَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّیْٓ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ط وَاللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ع جس وقت دیکھا دونوں لشکروں نے اور ملاقات کی آپس میں پیچھے کو پھرا شیطان اوپر ایڑیوں اپنی کے اور کہا تحقیق میں بیزار ہوں تم سے تحقیق میں دیکھتا ہوں جو چیز کہ نہیں دیکھتے ہو تم یعنی فرشتوں کو تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ سے اور اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے **فائدہ** روایت میں آیا ہے کہ شیطان روز بدر کے ہاتھ حارث بن ہشام کے پکڑ رہا تھا فرشتوں کو دیکھا اور ہاتھ حارث کا چھوڑ کر پیچھے کو بھاگا حارث نے کہا کہ اے سراقہ ایسے وقت میں چھوڑتا ہے تو ہم کو شیطان نے ہاتھ اوپر چھاتی حارث کے مارا اور کہا کہ میں بیزار ہوں تم سے بدر کے بھاگنے والے جس وقت مکے کو آئے سراقہ کو پیغام بھیجا کہ تو نے ہم کو بھگوایا سراقہ نے قسمیں کھائیں کہ مجھ کو ہرگز خبر نہیں ہے تمہارے جانے کی اور نہ تمہارے بھاگنے کی پس معلوم ہوا کہ شیطان تھا اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِیْنُهُمْ ط وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ یاد کرو جس وقت کہتے تھے منافق اور جو کوئی کہ بیچ دلوں اُنکے کے بیماری شرک کی تھی فریب دیا ہے اس گروہ کو دین اُن کے نے کہ باوجود کم اسبابی کے مقابلہ میں ایسے لشکر کے آئے ہیں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کوئی کہ توکل کرتا ہے اوپر اللہ کے پس تحقیق اللہ غالب باحکمت ہے وَلَوْ تَرٰۤی اِذْ یَتَوَفَّی الَّذِیْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ج وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝ اور اگر دیکھتا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت قبض کرتے تھے روح کافروں کی فرشتے جنگ بدر میں تعجب کرتا تو کہ مارتے تھے گرز آگ کے منہوں انکے کو اور پیٹھوں اُنکی اور کہتے تھے کہ اب چکھو تم عذاب جلنے کا ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ۝ لا یہ مارنا گرزوں کا بسبب اس عمل کے ہے کہ آگے بھیجا تھا ہاتھ تمہارے نے کہ دشمنی پیغمبر صلعم کی اور ترک ہجرت تھی اور تحقیق اللہ نہیں ہے ظلم کرنے والا واسطے بندوں کے اور عذاب کافروں کا عین عدل ہے كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ لا وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ مانند عادت لوگوں فرعون کے ساتھ موسیٰ ع کے اور مانند عادت اُن کی کہ آگے فرعونیوں سے تھی جیسے قوم عاد اور ثمود۔ عادت یہ تھی کہ کفر کیا تھا انھوں نے ساتھ آیتوں اللہ کے کہ معجزے پیغمبروں کے تھے پس پکڑا اُنکو اللہ نے ساتھ شامت گناہوں اُن کی کے تحقیق اللہ قوت والا سخت عذاب کرنیوالا ہے ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَكُ مُغَیِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰی قَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ لا وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ لا یہ عذاب الگو نکا بسبب اُسکے تھا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ تغیر اور تبدیل نہیں کرنیوالا نعمت کو کہ بخشی ہے وہ نعمت اوپر کسی قوم کے تاجبتک کہ وہی قوم تغیر اور تبدیل کریں اُس حال کو کہ بیچ ذاتوں اُنکی کے ہے طرف بدتر حال کے اور تحقیق اللہ سننے والا ہے قول بیہودہ مشرکوں کا جاننے والا ہے عقاید باطلہ اُنکے کا كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ لا وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ج وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ۝ مانند عادت تابعداروں کے اور اُن لوگوں کے کہ آگے اُن سے تھے جھٹلایا تھا نشانیوں پروردگار اپنے کو پس ہلاک کیا ہمنے اُن کو بسبب گناہوں اُنکے کے اور غرق کیا ہمنے دریائے قلزم میں آل فرعون کو اور سب گروہ ظلم کرنیوالے تھے اوپر اپنے اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ تحقیق بدترین حیوانوں کے نزدیک اللہ کے وہ لوگ ہیں کہ کفر کیا ہے پس وہ ایمان نہ لاوینگے مراد مشرک قریش کے ہیں مانند ابو جہل اور عتبہ اور شیبہ اور نضر کے اور دوسرے بدتر حیوانوں کے اَلَّذِیْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِیْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا یَتَّقُوْنَ ۝ وہ کوئی ہیں کہ عہد باندھا تھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے کہ وہ ساتھ بنی قریظہ کے ہم عہد تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنسے عہد باندھا تھا پس توڑتے ہیں عہد اپنے کو ہر بار اور وہ ڈرتے نہیں ہیں عذاب عہد توڑنے کے سے **فائدہ** روایت میں ہے کہ بنی قریظہ نے عہد باندھا تھا کہ دشمنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میں مشرکوں کی یاری نہ کریں گے اور روز بدر کے ہتھیاروں سے مدد کی مشرکوں کی پھر عہد باندھا اور خندق کی لڑائی میں ابو سفیان کے ساتھ اتفاق کیا اور

ربع

عہد توڑا فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ پس اگر پاوے تو انکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی میں پس بھگا تو
بسبب قتل انکے کے ان لوگوں کو کہ پیچھے انکے ہیں یعنی ایسا قتل کر کہ ہیبت تیری باقی کافروں کو بھگاوے شاید کہ بھاگنے والے نصیحت پکڑیں وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ
قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝ اور اگر ڈرے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی قوم سے کہ عہد کیا ہے ساتھ تیرے خیانت ع ۷
کا یعنی عہد شکنی کا پس ڈالدے تو عہد انکے کو طرف اُن کے اوپر برابر ہونیکے عہد شکنی میں تحقیق اللہ دوست نہیں رکھتا ہے عہد شکنوں کو وَلَا
يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝ اور چاہیے کہ گمان نہ کریں کافر کہ آگے ہو گئے ہیں عذاب ہمارے سے تحقیق وہ عاجز نہ کریں گے ہم کو
وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ اور تیار کرو تم اے مسلمانو واسطے لڑائی کافروں کے جہاں
تک کہ طاقت رکھو تم قوت سے اور باندھے گھوڑوں کے سے کہ ڈراؤ تم ساتھ اسکے دشمن اللہ کے کو اور دشمن اپنے کو یعنی اسباب اور ہتھیار لڑائی کے
تیار رکھو بعضوں نے کہا ہے کہ قوت سے مراد تیر اندازی ہے یا قلعے مراد ہیں وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ اور ڈراؤ ساتھ قوت
کے اور گھوڑوں کے اُن کو کہ سوا انکے کافروں ملکے سے ہیں یعنی یہود یا منافق یا مجوسی یا جن مراد ہیں کہ آواز گھوڑے کی سے جن ڈرتا ہے کہ تم نہیں
جانتے ہو انکو اور اللہ جانتا ہے انکو وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ اور جو چیز کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز
سے بیچ راہ اللہ کی کے تیاری ہتھیاروں کی میں اور دانہ اور گھاس گھوڑوں کی میں پورا ثواب دیا جاویگا طرف تمہارے اور تم ظلم نہ کئے جاؤ گے وَاِنْ
جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ اور اگر رغبت کریں مشرک واسطے صلح کے پس رغبت کر تو بھی اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم واسطے صلح کے اور توکل کر تو اے محمد اوپر اللہ کے تحقیق اللہ وہی سننے والا جاننے والا ہے وَاِنْ يُّرِيْدُوْا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ
هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور اگر ارادہ کریں کافر یہ کہ فریب دیویں تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دغا کریں تجھ سے پس
تحقیق کفایت ہے تجھکو اللہ وہ ذات پاک کہ قوت دی تجھکو ساتھ یاری اپنی کے کہ فرشتے تھے اور قوت دی ساتھ مومنوں کے وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ
لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اور الفت ڈالی درمیان دلوں انکے کے اور وہ
دو فرقے تھے اوس اور خزرج کہ ایکسو بیس برس سے درمیان انکے دشمنی تھی اور قتل وغارت ایک دوسرے کے میں مشغول تھے تیری برکت سے درمیان
انکے صلح کر دی اور اگر خرچ کرتا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے صلح کرنے انکے کے جو چیز کہ بیچ زمین کے ہے تمام مال اور متاع اس کی سے الفت
نہ کر سکتا تو درمیان دلوں ان کے کے ولیکن اللہ نے الفت کی درمیان انکے تحقیق اللہ غالب با حکمت ہے يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ
اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اے پیغمبر کفایت ہے تجھکو اللہ اور جنھوں نے پیروی کی ہے تیری مومنوں سے **فائدہ** روایت ہیں کہ انتالیس مرد ع ۸
اور چھ عورتیں ایمان لائے تھے جس وقت حضرت عمر رض مسلمان ہوئے چالیس مرد پورے ہوئے یہ آیت نازل ہوئی سبب نزول اس آیت کا اسلام حضرت
عمر رض کا تھا يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ اے پیغمبر رغبت دلا تو مسلمانوں کو
اوپر جہاد کے اگر ہوں گے تم میں سے بیس آدمی صبر کرنے والے غالب ہو جاوینگے دو سو کافروں کے اوپر یعنی ایک مسلمان دس کافروں سے
نہ بھاگے پہلے یہ حکم تھا وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ اور اگر ہوں گے تم میں سے سو آدمی
غالب ہوں گے اوپر ہزار کے کافروں سے اور غالب ہونا تمہارا بسبب اسکے ہے کہ تحقیق کافر ایسی قوم ہے کہ نہیں سمجھتی خدا کو اور قیامت
کو بعد نازل ہونے اس آیت کے مسلمان فکر مند ہوئے کہ ایک آدمی دس کافروں کے مقابلہ میں کیونکر ثابت رہیگا حق تعالی نے حکم اس آیت کا
منسوخ کیا اور فرمایا کہ اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ اب کہ یہ حکم تم کو مشکل
ہوا ہلکا کیا اللہ نے تم سے بوجھ اس حکم کا اور جانا اللہ نے کہ بیچ تمہارے ناتوانی بدن کی ہے پس اگر ہوں گے تم میں سے سو آدمی صبر کرنے والے
غالب ہوں گے اوپر دو سو کافروں کے یعنی ایک مسلمان دو کافروں سے بھاگے نہیں وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ
الصّٰبِرِيْنَ ۝ اور اگر ہوں گے تم میں سے ہزار آدمی غالب ہوں گے اوپر دو ہزار کافروں کے ساتھ حکم اور مدد اللہ کے اور اللہ ساتھ صبر کرنیوالوں کے
ہے مدد کرنے کو **فائدہ** روایت ہیں ہے کہ روز جنگ بدر کے ستر آدمی کافروں کے پکڑے آئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

ے اصحابوں سے مشورت پوچھی ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا کہ چھوٹے اور بڑے اس قوم کے ماننے والے تمہارے ہیں اگر ہر ایک موافق طاقت کے فدیہ دیوے
شاید ایک دن ہدایت پاویں اور بالفعل عدد مسلمانوں کا زیادہ ہو جاوے بہتر ہے حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ غلبہ پر تمام کافر ہیں سب کو حکم کرد
کہ گردن ماریں اور قتل کریں اور خدا نے تمکو فدیہ لینے سے بے پرواہ کیا ہے اور عبداللہ بن رواحہؓ نے کہا کہ حکم کیجیے کہ سب کو قتل کریں ہم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر صدیق کی مشورت پسند کی اور فدیہ مقرر فرمایا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗۤ اَسْرٰی حَتّٰی
یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ ؕ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا ۖۗ وَاللّٰہُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَۃَ ؕ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝ نہیں لائق ہے کسی پیغمبر کو کہ ہوویں واسطے اس کے
قیدی اور اُن سے بدلہ لیوے اور جیتا چھوڑے ان کو جبتک کہ بہت قتل کرے کافروں کو بیچ زمین کے کافر ذلیل اور خوار ہو جاویں چاہتے ہو تم مال
دنیا کا کہ فانی ہے اور اللہ چاہتا ہے تمہارے واسطے ثواب آخرت کا کہ باقی ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے لَوْلَا کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ
فِیْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ اور اگر نہ ہوتا نوشتہ اللہ کیطرف سے لوح محفوظ میں کہ آگے لکھا گیا ہے کہ بدر والوں کو عذاب کریگا یا غنیمت اوپر تمہارے
حلال ہوئی البتہ پہنچ جاتا تمکو عذاب بیچ اس چیز کے کہ لی ہے تم نے بدلے سے عذاب بڑا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عذاب بڑا نیچے
آتا سوائے عمرؓ کے اور عبداللہ بن رواحہؓ کے کوئی نہ بچتا کہ یہ دونوں کافروں کے قتل پر راضی تھے بدلہ اور فدیہ لینا نہ چاہتے تھے بعد نزول اس آیت
کے اصحابوں نے غنیمت بدر کی سے ہاتھ اٹھایا آگے کی آیت نازل ہوئی فَکُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖؗ وَّاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ع ۹
پس کھاؤ تم جس چیز سے کہ غنیمت لی ہے تم نے اور فدیہ بھی حلال ہے کھانا حلال اور پاکیزہ اور ڈرو تم اللہ سے مخالفت کرنے میں تحقیق اللہ بخشنے والا
ہے گنا [illegible] مہربان ہے کہ مال غنیمت کا تم کو حلال کیا اور تمام امتوں کے اوپر حرام تھا فائدہ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباسؓ
کو کہ قیدیوں بدر کے سے تھے تکلیف دی اور فرمایا کہ تو اپنا بدلہ اور دونوں بھتیجوں اپنے کا کہ عقیل اور نوفل ہیں اور بدلہ ہم قسم اپنے کا کہ عتبہ ہے
ادا کر عباسؓ نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روا رکھتا ہے تو کہ چچا تیرا اپنے اور بیگانوں سے فقیروں کیطرح ہاتھ پسارے اور بھیک مانگے میں یہ تمام مال
کہاں سے لاؤں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تھیلیاں سونے کی بھری ہوئیں کہ وقت باہر نکلنے مکہ کے ام الفضل کو دی تھیں تو
نے کیا ہوئیں عباسؓ نے کہا کہ یہ خبر تمکو کس نے دی ہے کہ میں نے چھپایا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے خبر دی عباسؓ نے کہا
شاہدی دیتا ہوں میں اوپر ایک ہونے خدا کے اور اوپر برحق ہونے پیغمبری تیری کے پس تینوں کا بدلہ دیا تھا اس لئے آیت نازل ہوئی یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ
قُلْ لِّمَنْ فِیْۤ اَیْدِیْکُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤی ۙ اِنْ یَّعْلَمِ اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ خَیْرًا یُّؤْتِکُمْ خَیْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ اے وہ
کوئی کہ پیغمبر ہے تو کہہ اس کسی کو کہ بیچ ہاتھوں تمہارے کے ہے قیدیوں سے یعنے عباسؓ کو کہ اگر جانے گا اللہ بیچ دلوں تمہارے کے نیکی کو کہ ایمان اور
اخلاص ہے دیگا تمکو اللہ بہتر اس چیز سے کہ لی گئی ہے تجسے کہ مال فدیہ ہے اور بخشے گا واسطے تمہارے اور اللہ بخشنے والا گناہ کا ہے مہربان
فائدہ حضرت عباسؓ نے کہا کہ دو وعدے مجھ کو خدا نے کیے تھے ایک وہ کہ بہتر جس چیز سے کہ لی گئی ہے دیگا یہ وعدہ خدا نے پورا کیا اب بیس
غلام ہیں میرے اور ہر ایک واسطے میرے بیس ہزار دینار کی سوداگری کرتا ہے اور پانی پلانا چاہ زمزم کا بھی دیا مجھکو کہ دوست تر مال عرب کا ہے
اور دوسرا وعدہ مغفرت کا ہے امیدوار ہوں کہ اسکو بھی خدا وفا کرے وَاِنْ یُّرِیْدُوْا خِیَانَتَکَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰہَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْکَنَ مِنْہُمْ ؕ وَ
اللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ اور اگر ارادہ کریں کافر خیانت تیری کا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ قول توڑیں یا ایمان سے پھر جاویں پس تحقیق خیانت
کی تھی انھوں نے اللہ سے آگے اس سے ساتھ کفر کے پس قدرت دی اللہ نے تجھ کو اوپر ان کے کہ بدر کے دن تیرے ہاتھ سے قتل اور
قیدی ہوئے اور البتہ اللہ جاننے والا با حکمت ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَہَاجَرُوْا وَجٰہَدُوْا بِاَمْوَالِہِمْ وَاَنْفُسِہِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓئِکَ بَعْضُہُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ تحقیق جو کوئی کہ ایمان لائے اور ترک وطن کیا اللہ اور پیغمبر کے واسطے اور جہاد
کیا ساتھ مالوں اور جانوں اپنی کے بیچ راہ اللہ کے کہ مہاجرین ہیں اور جنھوں نے مکان دیا مہاجرین کو اور یاری کی پیغمبر کی کہ انصاری ہیں مدینے
کے رہنے والے وہ گروہ بعضا انکا دوست ہے بعضوں کا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُہَاجِرُوْا مَا لَکُمْ مِّنْ وَّلَایَتِہِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰی یُہَاجِرُوْا ۚ اور جو کوئی ایمان
لائے ہیں اور ترک وطن نہیں کیا ہے نہیں ہے واسطے تمہارے دوستی انکی کسی چیز سے جبتک کہ ترک وطن کریں وہ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْکُمُ

النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اور اگر یاری مانگیں تمسے ہجرت نہ کرنیوالے بیچ دین کے پس واجب ہے اوپر تمہارے
یاری کرنی اُن کی مگر اوپر اُس قوم کے مشرکوں سے کہ درمیان اُنکے قول و قرار ہے یعنی عہد شکنی نہ کرو تم اللہ ساتھ جس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِى الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝ اور جو کوئی کافر ہوئے ہیں بعضے ان کے دوست ہیں بعضوں
کے اور اگر نہ کرو گے تم اسکو یعنی آپس میں دوستی اور یاری ہو جائے گا فتنہ بیچ زمین کے اور فساد بڑا کہ اگر مسلمان آپس میں دوستی اور مدد
نہ کریں گے کافر غالب ہو جاوینگے جب حقتعالیٰ نے آپسمیں دوستی اور مدد مہاجرین کی کی اور انصار کی بیان فرمائے آگے کی آیت میں جزا اُنکی
سے خبر دی کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ اور جو کوئی کہ ایمان لائے اور ترک
وطن کیا بیچ راہ اللہ کے اور جنھوں نے مکان دیا مہاجرین کو اور یاری کی پیغمبر کی وہ گروہ وہی مومن ہیں اور اصل ہیں لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝
واسطے اُنکے بخشش ہے خدا کی اور رزق دائمی ہے یعنی بہشت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ
بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اور جو کوئی کہ ایمان لائے ہیں بعد صلح حدیبیہ کے اور ترک وطن کیا ہے اور جہاد کیا ہے ۱۰ ع ۶ ۶
ساتھ تمہارے پس وہ گروہ تمسے ہیں اور صاحب ناتوں کے بعضے اُنکے بہتر ہیں میراث لینے میں بنسبت بعضوں کے بیچ لوح محفوظ کے تحقیق اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعٌ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

یہ سورۂ توبہ ہے اور سورۂ عذاب بھی نام ہے مدینہ میں اتری ہے اور اسکی ایک سو انتیس آیتیں ہیں اور بسم اللہ واسطے امان کے ہے اور اس
سورۃ میں امان نہیں ہے کافروں کو **فائدہ** روایت ہیں ہے کہ جسوقت یہ سورۃ نازل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چالیس آیتیں اول اس سورۃ
کی حضرت ابوبکرؓ کو دیں اور امیر حاجیوں کا کیا اور فرمایا کہ اوپر اہل موسم حج کے پڑھے بعد چند روز کے حضرت علیؓ کو اوپر اونٹنی عضبا کے سوار کر کے
پیچھے سے بھیجا اور فرمایا کہ آیتوں کو ابوبکرؓ سے لیکر اوپر اہل موسم کے پڑھے اصحابوںؓ نے سبب پوچھا فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے تھے
اور کہا کہ اس پیغام کو تو ادا کر یا جو کوئی تجھ سے ہووے حضرت علیؓ نے قربانی کے دن نزدیک جمرۂ عقبہ کے آیتوں کو اوپر اہل موسم کے
پڑھا کہ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ یہ بیزاری ہے خدا کی طرف سے اور پیغمبر اسکے سے طرف ان لوگوں کے
کہ عہد کیا ہے تم نے مشرکوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعضے مشرکوں عرب کے سے عہد باندھا تھا تا وقت مقرر تک سبھوں نے عہد
توڑا مگر بنی نضیر اور بنی کنانہ نے حکم ہوا کہ انکو کہہ فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ۝
پس سیر کرو تم بیچ زمین کے چار مہینے بے ڈر ہو کر مسلمانوں سے دسویں ذی الحجہ کی سے دسویں ربیع الآخر تک اور جانو تم کہ تحقیق تم نہیں ہو عاجز کرنیوالے
اللہ کے عذاب اپنے میں ہر چند کہ تمکو مہلت دی ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ رسوا کرنیوالا کافروں کا ہے دنیا میں قتل سے اور آخرت میں عذاب دوزخ
کے سے وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِىْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ؕ اور خبر کرنا ہے اللہ کی طرف
سے اور پیغمبر اُسکے سے طرف آدمیوں کے دن حج بڑے کے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ بیزار ہے مشرکوں سے اور پیغمبر اُسکا بیزار ہے **فائدہ** حج بڑے سے مراد
قربانی کا دن ہے کہ اُسدن تمام افعال حج کے ادا ہوتے ہیں فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ؕ وَ
بَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ پس اگر توبہ کی تم نے کفر سے پس وہ بہتر ہے واسطے تمہارے اور اگر روگردانی کی تمنے توبہ سے اور کفر نہ
چھوڑا پس جانو تم کہ تحقیق تم نہیں ہو عاجز کرنیوالے اللہ کے کہ اسکے عذاب سے بھاگ جاؤ تم یا لڑو تم اس سے اور خوشخبری دے تو ان لوگوں کو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کفر کیا ہے ساتھ عذاب دکھ دینے والے کے اور لفظ خوشخبری کا واسطے ٹھٹھے کے ہے اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ
لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْۤا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ مگر وہ کوئی کہ عہد کیا ہے تمنے
مشرکوں سے پس کم نہ کیا انہوں نے تمکو کسی چیز سے اور عہد نہ توڑا اور نہ پشتی کی اوپر قتال تمہارے کے کسی کو دشمنوں تمہارے سے پس پورا کرو تم طرف
ان کے عہد اُن کے کو مدت انکی تک تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو کہ عہد کو وفا کرتے ہیں توڑنے سے پرہیز کرتے ہیں جب حکم

عہد والے مشرکوں کا مقرر ہوا حکم غیر عہد والوں کا فرمایا کہ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ پس جسوقت کہ گزر جاویں اور باہر نکلیں مہینے حرام کے بیس دن ذی الحجہ کے اور تمام مہینہ محرم کا پس قتل کرو تم مشرکوں کو جس مکان میں کہ پاؤ تم حرم میں یا غیر حرم میں اور پکڑو تم انکو قیدی اور بند کرو اُنکو طواف کرنے کعبہ سے اور بیٹھو تم واسطے پکڑنے انکے کے اوپر ہر ناکے کے اور گزرگاہ کے کہ شہروں میں پھیلنے نہ پاویں فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس اگر توبہ کریں شرک سے اور ایمان لاویں اور قائم کریں نماز کو اور دیویں زکوۃ کو پس خالی کرو تم راہ اُنکی جہاں چاہیں چلے جاویں اور قتل نہ کرو اُن کو تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور اگر کوئی مشرکوں سے پناہ چاہے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس پناہ دے تو اسکو تا سنے وہ کلام اللہ کے کہ قرآن ہے پس اگر مسلمان نہ ہوجاوے پہنچا تو اسکو جائے امن اسکی یہ امن دینا اسواسطے ہے کہ تحقیق وہ گروہ جاہل ہیں نہیں جانتے ہیں خدا کو اور قرآن کو كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ کیونکر ہوگا یعنی نہوگا واسطے مشرکوں کے قول و قرار نزدیک اللہ کے اور نزدیک پیغمبر اُسکے کے بعد ظہور اسلام کے مگر جن لوگوں سے کہ قول و قرار کیا ہے تم نے اُن سے نزدیک مسجد حرام کے کہ صلح حدیبیہ تھی یعنی بنی نضیر اور بنی کنانہ پس جبتک کہ قائم رہیں اوپر عہد کے واسطے تمہارے پس قائم رہو تم واسطے اُن کے اوپر عہد کے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو کہ قول توڑنے سے پرہیز کرتے ہیں كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً کیونکر ہوگا عہد مشرکوں کا اور حالانکہ اگر غالب ہوویں اوپر تمہارے نگاہ نہ رکھیں بیچ مقدمہ تمہارے کے حق قرابت کو اور نہ وفائے عہد کو يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ راضی کرتے ہیں تم کو ساتھ منھوں اپنے کے کہ زبان سے وعدہ ایمان کا کرتے ہیں اور انکار کرتے ہیں دل اُن کے اور بہت اُن کے بدکار ہیں باہر نکلنے والے ایمان سے اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ابوسفیان نے بعضے مشرکوں کو لالچ مال دنیا کا دے کر نوکر رکھا تھا کہ مسلمانوں سے لڑائی کرو اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی خریدا انھوں نے ساتھ آیتوں اللہ کے مول تھوڑے کو پس روگردانی کی اور بند کیا آدمیوں کو راہ اللہ کی سے تحقیق وہ بری چیز تھی کہ عمل کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہودی ہیں کہ آنحضرت کا قول توڑا اور آیتیں توریت کی تھوڑے مول کو بیچیں دین اسلام کے سے منع کیا لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝ نگاہ نہیں رکھتے ہیں بیچ حق کسی مسلمان کے قرابت کو اور نہ قسم کو اور نہ قول کو اور وہ گروہ وہی ہیں حد سے گزرنے والے شرارت اور سرکشی میں فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ پس اگر توبہ کریں اور قائم رکھیں نماز کو اور دیویں زکوۃ کو پس بھائی ہیں تمہارے دین اسلام میں اور بیان کرتے ہیں ہم آیتوں کو واسطے اس گروہ کے کہ جانتے ہیں وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝ اور اگر توڑیں مشرک قسموں اپنی کو پیچھے عہد کرنے اپنے کے سے اور طعنہ کریں بیچ دین تمہارے کے اور عیب ڈھونڈیں اسلام میں پس قتل کرو تم سرداروں کافروں کے کہ تحقیق وہ گروہ نہیں ہیں قسمیں واسطے اُن کے شاید کہ وہ باز آویں اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ آیا قتل نہیں کرتے ہو تم اس قوم کو کہ توڑا ہے قسموں اپنی کو اور قصد کیا ساتھ باہر نکالنے پیغمبر کے مکے سے اور حالانکہ انھوں نے ابتدا کی ہے تمکو قول توڑنے میں پہلی بار آیا ڈرتے ہو تم ان سے پس اللہ لائق تر ہے کہ ڈرو تم اس سے اگر ہو تم ایمان لانے والے قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قتل کرو تم اُن کو عذاب کرتا ہے اللہ اُن کو ساتھ ہاتھوں تمہارے کے اور رسوا کرتا ہے ان کو اور یاری دیتا ہے تم کو اوپر اُن کے اور شفا دیتا ہے دلوں قوم ایمان لانے والوں کو وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اور دور کرتا ہے اللہ غصہ دلوں انکے کا کہ آزار دینے کافروں کے سے ہول تھے اور توبہ قبول کرتا ہے اوپر جس کسی کے کہ چاہتا ہے

کہ ابوسفیان اور عکرمہ بیٹا ابوجہل کا ہے اور اللہ جاننے والا باحکمت ہے ۔ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۚ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ آیا جانا ہے تمنے کہ چھوڑے جاؤ گے تم اوپر اسی حال کے اور نہ جانے ع ۸
گا اللہ ان لوگوں کو کہ جہاد کیا ہے تم میں سے اور نہیں پکڑا ہے سوائے اللہ کے اور سوائے پیغمبر اسکے کے اور سوائے مسلمانوں کے دوست دلی کو
اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم **فائدہ** روایت میں ہے کہ جسوقت عباس ؓ قید میں پکڑ آئے مسلمانوں نے طعنہ دیا شرک کا
اور قطع قرابت کا عباس ؓ نے کہا کہ تم برائیاں ہماری ذکر کرتے ہو اور نیکیاں ہماری یاد نہیں کرتے ہو حضرت علی ؓ نے کہا نیکیاں تمہاری
کونسی ہیں کہ یاد کریں ہم عباس ؓ نے کہا کہ ہم عمارت مسجد حرام کی کرتے ہیں اور کعبے کی تعظیم کرتے ہیں اور چاہ زمزم سے پانی پلاتے ہیں اور قیدیوں
کو چھڑاتے ہیں آگے کی آیت نازل ہوئی کہ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۚ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ
وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ نہیں لائق ہے مشرکوں کو کہ عمارت کریں مسجدوں خدا کی درحالیکہ شاہد ہوں اوپر ذاتوں اپنی کے ساتھ کفر کے کہ
سجدہ بتوں کو بھی کریں وہ گروہ ناچیز اور باطل ہوگئے عمل انکے اور بیچ آگ دوزخ کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں بسبب کفر کے اِنَّمَا يَعْمُرُ
مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ
الْمُهْتَدِيْنَ ۝ سوا اسکے نہیں ہے کہ عمارت کرتا ہے مسجدوں اللہ کی کہ جو کوئی ایمان لایا ہے ساتھ اللہ کے اور ساتھ دن قیامت کے اور قائم کیا
نماز کو اور دیا زکوۃ کو اور نہ ڈرا مگر اللہ تعالیٰ سے پس نزدیک ہے کہ وہ گروہ ہو جاویں ایمان لانیوالوں سے **فائدہ** روایت میں ہے کہ بعضے مکے والے جاہلیت میں
حاجیوں کو شہد اور ستو پلاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں یہ خدمت عباس ؓ کو تھی اور خدمت عمارت کرنے مسجد حرام
کی شیبہ بن طلحہ کو تھی ایک دن دونو ساتھ حضرت علی ؓ کے جھگڑنے لگے اور فخر کرنے لگے اور حضرت علی ؓ ساتھ اسلام کے اور جہاد کے فخر
کرتے تھے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ آیا مقرر کیا ہے تمنے پلانا حاجیوں کا اور عمارت کرنا مسجد حرام کا نصف القرآن
مانند اس کسی کے کہ ایمان لایا ہے اللہ کے اوپر اور دن قیامت کے اور جہاد کیا ہے بیچ راہ اللہ تعالیٰ کے برابر نہیں ہیں دونوں فرقے نزدیک
اللہ کے اور اللہ سیدھی راہ نہیں دکھاتا ہے قوم ظالموں کو اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ
دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ جو کوئی کہ ایمان لائے ہیں اور ترک وطن کیا ہے اور جہاد کیا ہے اللہ کی راہ میں ساتھ مالوں اور جانوں
اپنی کے بزرگ زیادہ ہیں از روئے درجہ کے نزدیک اللہ کے انسے کہ عمارت مسجد کی اور پلانا حاجیوں کا کرتے ہیں وہ گروہ وہی مطلب یاب ہیں
يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ بشارت دیتا
ہے ان کو پروردگار انکا ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے اور ساتھ رضامندی کے اور ساتھ بہشتوں کے کہ واسطے انکے بیچ بہشتوں کے نعمتیں
دائمی ہونگی ہمیشہ رہنے والے ہیں بہشتوں میں تحقیق اللہ نزدیک اسکے بڑا ثواب ہے کہ نعمتیں دنیا کی مقابل اسکے نہایت حقیر ہیں **فائدہ** روایت
میں ہے کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اجازت ہجرت کی ہوئی کہ مکے سے مدینہ کو جاویں بعضے خوشی سے مدینہ کو گئے اور بعضوں کو ماں
باپوں نے اور اقربا اور اہل و عیال نے قسمیں دیں کہ ہمکو نہ چھوڑو تو شفقت زن و فرزند کی سے ہجرت نہ کی یہ آیت نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اے وہ کوئی
کہ ایمان لائے ہو تم نہ پکڑو تم باپوں اپنے کو اور بھائیوں اپنے کو دوست اگر اختیار کریں کفر کو اوپر ایمان کے اور تم کو ترک وطن سے باز رکھیں
اور جو کوئی دوست رکھے گا ان کو تم میں سے اور ان کے عمل کو پسند کریگا پس وہ گروہ وہی ظلم کرنیوالے ہیں **فائدہ** جسوقت یہ آیت نازل
ہوئی عبرت نہ کرنیوالوں نے کہا کہ اب ہم اپنے قبیلے اور کنبے میں ہیں اور سوداگری اور معاملت میں مشغول ہیں اور وقت اپنا خوش گزرانتے ہیں اگر
ہجرت کرینگے ہم ناچار جورو لڑکوں کو اور سوداگری کو چھوڑنا پڑیگا اور ہم بےکس اور بے زر رہ جاوینگے آیت نازل ہوئی قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ
وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ٱقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ

اِلَیۡکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَجِہَادٍ فِیۡ سَبِیۡلِہٖ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوڑنے والے ہجرت کو کہ اگر ہیں ماں باپ تمہارے اور بیٹے تمہارے اور بھائی تمہارے اور عورتیں تمہاری اور مال تمہارا کہ کسب کیا ہے تم نے اسکو اور سوداگری کہ ڈرتے ہو تم بے رونقی اور بند ہو جانے اُس کے سے اور مکان کہ پسند کرتے ہو تم اُن کو دوست زیادہ ہیں طرف تمہارے اللہ سے اور پیغمبر اُس کے سے اور جہاد کرنا بیچ راہ اُس کی کے فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰی یَاۡتِیَ اللّٰہُ بِاَمۡرِہٖ ط وَاللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِیۡنَ ۝ع پس انتظار کرو تم اور راہ دیکھو عذاب کی جب تک کہ لاوے اللہ حکم اپنا واسطے عذاب تمہارے کے اور اللہ سیدھی راہ نہیں دکھاتا ہے گروہ بدکار حد سے باہر نکلنے والوں کو فائدہ اس آیت میں بڑا ڈر آتا ہے کہ اکثر آدمی دین اپنے کو زن اور فرزند اور مکانوں اور سوداگری سے دوست تر نہیں جانتے ہیں اور لذتوں دنیا کو اوپر دین کے اختیار کیا ہے۔ لَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ فِیۡ مَوَاطِنَ کَثِیۡرَۃٍ وَّیَوۡمَ حُنَیۡنٍ اِذۡ اَعۡجَبَتۡکُمۡ کَثۡرَتُکُمۡ البتہ تحقیق مدد کی تمہاری اے مسلمانو اللہ نے بیچ لڑائیوں بہت کے مانند روز بدر کے اور لڑائی بنی نضیر اور بنی قریظہ کے اور روز احزاب کے اور حدیبیہ اور خیبر کے اور یاری کی تمہاری دن حنین کے کہ جنگل ہے درمیان مکہ اور طائف کے کہ ہوازن اور ثقیف جمع ہوئے تھے جس وقت تعجب میں ڈالا تم کو بہتایت تمہاری نے فائدہ بعد فتح مکہ کے ہوازن اور ثقیف نے جمع ہو کر قصد مسلمانوں کا کیا خبر آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی سولہ ہزار آدمیوں سے متوجہ ان کے ہوئے اور وہ چار ہزار تھے۔ ایک نے اصحابوں میں سے کہا کہ آج کے دن ہم مغلوب نہ ہوں گے کہ ہمارا لشکر بہت ہے اور اُن کا تھوڑا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات پسند نہ کی اول شکست مسلمانوں کی ہوئی فَلَمۡ تُغۡنِ عَنۡکُمۡ شَیۡـًٔا وَّضَاقَتۡ عَلَیۡکُمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ ثُمَّ وَلَّیۡتُمۡ مُّدۡبِرِیۡنَ ۝ پس کثرت تمہاری نے دور نہ کیا تم سے کسی چیز کو غلبے دشمن کے سے اور تنگ ہو گئی اوپر تمہارے زمین جنگل حنین کی باوجود کشادہ ہونے زمین کے پس پھر سے تم بھاگتے ہوئے پیٹھیں موڑنے والے دشمن سے فائدہ روایت میں آیا ہے کہ تمام لشکر مسلمانوں کا بھاگ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چند آدمی رہ گئے علیؓ اور ابا بکرؓ اور ابو سفیانؓ بن حارث اور عبد اللہؓ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خچر کے اوپر سوار تھے کہ دلدل نام تھا مسلمان تمام بھاگ گئے۔ اور دشمنوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خچر کو دشمنوں کی طرف ہانکا اور حملہ کیا اور کہا کہ میں پیغمبر ہوں جھوٹ نہیں ہے اور میں بیٹا عبد المطلب کا ہوں عباسؓ لگام خچر کی پکڑے تھے اور ابو سفیان رکاب اُس کی خچر کو آگے نہ چھوڑتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان دشمنوں کے آویں اور اُس وقت کمال شجاعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی معلوم ہوتی تھی کہ ایسی لڑائی کے دن اوپر خچر کے سوار تھے کہ مقام کر و فر کا تھا اور بذات شریف خود متوجہ کفار کے ہوتے تھے عباسؓ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ چھوڑا کہ لڑائی دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباسؓ کو کہا کہ اصحابوں کو پکار تو عباسؓ کی آواز بلند تھی پکارا کہ اے بندو اللہ کے یہ رسول اللہ ہیں آواز عباسؓ کی سے اکثر آدمی پھرے اور قریب سو آدمیوں کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مٹھی خاک کی زمین سے اٹھائی اور کافروں کی طرف پھینکی اور کہا کہ بھاگ جاؤ قسم ہے رب محمد کی تمام کافروں کی آنکھوں میں اور منہ میں خاک گئی پریشان ہوئے اور شکست پڑی اور مسلمانوں کے دلوں نے آرام پکڑا۔ ثُمَّ اَنۡزَلَ اللّٰہُ سَکِیۡنَتَہٗ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ وَعَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَاَنۡزَلَ جُنُوۡدًا لَّمۡ تَرَوۡہَا ج پس پیچھے اتارا اللہ نے آرام کو اوپر پیغمبر اپنے کے اور اوپر مسلمانوں کے کہ آواز عباسؓ کی سے جمع ہوئے اور پیچھے اتارا اللہ نے لشکروں کو کہ تم نے نہ دیکھا تھا اُن کو اور وہ فرشتے تھے سفید کپڑے پہنے ہوئے اور لال پگڑیاں اور شملہ درمیان دو شانوں کے چھوڑے ہوئے اور عدد اُن کا سولہ ہزار تھا وَعَذَّبَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ؕ وَذٰلِکَ جَزَآءُ الۡکٰفِرِیۡنَ ۝ اور عذاب کیا اللہ تعالیٰ نے کافروں کو اور وہی جزا تھی کافروں کی کہ بہت قتل ہوئے اور چھ ہزار اولاد پکڑی آئی اور چوبیس ہزار اونٹ آئے اور نقد سونا اور روپا اور چالیس ہزار بکریاں آئیں ثُمَّ یَتُوۡبُ اللّٰہُ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝ پس توفیق توبہ کی دیتا ہے اللہ پیچھے اس لڑائی کے اوپر جس کسی کے کہ چاہتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے فائدہ بعضے ہوازن و ثقیف سے بعد لڑائی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور مسلمان ہوئے یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡمُشۡرِکُوۡنَ نَجَسٌ فَلَا یَقۡرَبُوا الۡمَسۡجِدَ الۡحَرَامَ بَعۡدَ عَامِہِمۡ ہٰذَا ۚ اے وہ کہ ایمان لائے ہو تم سوائے اس کے نہیں ہے کہ مشرک نجس العین ہیں اور پلید ہیں۔ ناپاکی

رکوع ۹

عقاید کی سے یا نجاستوں سے پرہیز نہیں کرتے ہیں یا غسل جنابت نہیں کرتے پس چاہیے کہ نزدیک نہ ہوویں مسجد حرام کے کعبہ ہے بعد اس اتنے برس کے کہ دسواں برس تھا ہجرت سے امام اعظم رح کے نزدیک کافر حج اور عمرہ نہ کریں اور اندر مسجدوں کے نہ آویں اور امام مالک رح کے نزدیک اندر تمام مسجدوں کے نہ آویں قیاس کرنا اوپر مسجد حرام کے امام شافعی رح کے نزدیک مسجد حرام میں نہ آویں اور مسجدوں کے اندر آویں فائدہ کنز العباد میں آیا ہے کہ کتا امام اعظم رح کے نزدیک نجس العین نہیں ہے اگر کنوئیں سے جیتا نکلے اور منہ اور مقعد اُس کی پانی کو نہ لگی ہو کنواں پاک ہے کہ لعاب کتے کا نجس ہے اور مقعد الٹی ہوئی ہے کہ باطن اُسکا ظاہر ہو گیا ہے اور باطن نجس ہے وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ اور اگر ڈرو تم محتاجگی سے پس قریب ہے کہ دولت مند کریگا اللہ فضل اپنے سے اگر چاہے گا تحقیق اللہ دانا باحکمت ہے فائدہ کفار موسم حج میں واسطے خرید و فروخت کے طعام و لباس لاتے تھے حق تعالےٰ نے فرمایا کہ کافروں کو مسجد سے منع کرو اور اگر ڈرتے ہو تم محتاجگی سے اللہ فضل اپنے سے غنی کریگا تم کو اور اللہ نے یہ وعدہ پورا کیا کہ اہل دو شہروں کے کہ بنالہ اور جرلیش تھے شہروں یمن کے سے مسلمان ہوئے اور ہر سال مکے والوں کے واسطے طعام اور لباس لاتے تھے یا تمام روئے زمین والوں کو حکم ہوا کہ اقسام نعمتوں اور تجارتوں کے مکے کو لیجایا کریں بعد ذکر کرنے قتل بت پرستوں کے قتل کرنا اہل کتاب کا فرمایا کہ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ○ قتل کرو تم اے مسلمانو اُن کو کہ ایمان نہ لاویں ساتھ اللہ کے اور نہ ساتھ دن قیامت کے ایمان لاویں اور حرام نہ کریں جس چیز کو حرام کیا ہے اللہ نے اور پیغمبر اُس کے نے شراب اور خوک سے اور قبول نہ کریں دین حق کو کہ اسلام ہے اُن لوگوں سے کہ دیے گئے ہیں کتاب کہ توریت اور انجیل ہے تا جب تک کہ دیویں جزیہ کو اپنے ہاتھ سے یا نقد دست بدست دیویں اور اُدھاری کریں اور حالانکہ وہ ذلیل ہونے والے ہوں فائدہ اور جزیہ کھڑے ہو کر دیویں اور بیٹھیں نہیں بغیر تسلیمات کئے یا اُن سے جزیہ لیوے اور اوپر گردن کے گردنی ماریں یا داڑھی سردار جزیہ دینے والے کی ہاتھ میں پکڑ کر دو طمانچے دونوں کانوں میں مارے اور جزیہ لینا یہود اور نصاریٰ اور آتش پرستوں سے ہے امام شافعی رح کے نزدیک سوائے یہود و نصاریٰ کے جزیہ نہ لیویں بلکہ قتل کریں اور امام اعظم رح کے نزدیک جزیہ تمام مشرکوں سے لیویں سوائے مشرکوں عرب کے کہ اُن کا جزیہ قتل ہے اور جزیہ دولتمند کافر سے چار دینار ہیں اور درمیانہ سے دو دینار اور فقیر سے ایک دینار وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ط اور کہا یہودیوں نے عزیر بیٹا اللہ کا ہے اور کہا نصاریٰ نے کہ عیسیٰ بیٹا اللہ کا ہے عیسیٰ کو بیٹا خدا کا اسواسطے کہا تھا کہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے یا مردوں کو زندہ کرتے تھے اور اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتے تھے اور عزیر کو بیٹا خدا کا اسواسطے کہا تھا کہ جسوقت بخت نصر بابلی نے بیت المقدس کو لوٹا اور خراب کیا اور توریت کو جلا دیا اور جسکو توریت یاد تھی قتل کیا اور باقیوں کو قیدی پکڑا عزیر بھی قیدیوں میں پکڑے گئے تھے بخت نصر ہلاک ہوا عزیر قید سے چھوٹے آتے تھے کہ شہر سایر آباد میں حق تعالےٰ نے سو برس تک موت دی بعد اُس کے جلایا کہ قصہ اسکا سورہ بقرہ میں مذکور ہے جس وقت عزیر قوم کے پاس آئے قوم نے آزمایا توریت کے لکھنے اور پڑھنے سے پانچوں اُنگلیوں کے اوپر قلمیں باندھی تھیں عزیر نے پانچوں اُنگلیوں سے تمام توریت یاد پر لکھدی قوم نے شبہ کیا کہ یہ توریت ہے یا نہیں پڑھنے والا اور پہچاننے والا توریت کا اُن میں کوئی نہ تھا ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ بخت نصر کے حادثہ میں توریت ایک باسن میں ڈال کر پہاڑ کے شگاف میں چھپائی تھی آدمی گئے اور توریت کو وہاں سے لائے اور جو کچھ عزیر نے یاد سے لکھا تھا مقابلہ کیا ایک حرف کا تفاوت نہ پایا تعجب میں ہوئے کہ بعد سو برس کے عزیر نے توریت یاد سے لکھوادی خدا کا بیٹا ہے ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ج اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○ وہ کہنا اُن کا ساتھ منہوں اُنکے کے ہے بے حقیقت اور بے اصل محض مشابہ کرتے ہیں قول اپنے کو قول اُن لوگوں کے سے کہ کفر کیا تھا آگے اُن سے کہ بنی مدلج تھے فرشتوں کو بیٹیاں اللہ کی کہتے تھے یا بعضے کافر عرب کے کہ خدا کو ابو اللات اور ابو العزیٰ کہتے تھے یعنے باپ لات کا اور باپ عزیٰ کا لعنت کیا اُنکو خدا نے کہاں پھرے جاتے ہیں راہ حق سے استفہام تعجبی ہے اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ○ پکڑا یہودیوں نے اور نصاریٰ نے

ع ۵ ۱

عالموں اور زاہدوں اپنے کو خدا اپنا کہ اُن کا کہنا مانتے ہیں حرام کرنے حلال کے میں یا اُنکو سجدہ کرتے ہیں سوائے اللہ کے اور عیسیٰ بیٹے مریمؑ کو خدا پکڑا ہے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ اور حکم نہیں کئے گئے مگر یہ کہ بندگی کریں خدا ایک کو نہیں ہے کوئی لائق خدائی کے مگر وہی ہے پاک ہے وہ جس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○ چاہتے ہیں یہودی اور نصاریٰ کہ بجھا دیویں نور اللہ کا کہ قرآن ہے ساتھ منہوں اپنے کے جھٹلانے سے اور انکار کرتا ہے اللہ اور نہیں چاہتا ہے مگر یہ کہ تمام کرے نور اپنے کو کہ اسلام کو قوت دیوے اگرچہ مکروہ جانیں کافر پھر بیان تمام کرنے نور کا فرمایا کہ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○ اللہ وہ ذات پاک ہے کہ بھیجا ہے پیغمبر اپنے کو کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ساتھ قرآن کے اور دین حق کے کہ اسلام ہے تاکہ غالب کرے دین اسلام کو اوپر تمام دینوں کے اور اُن کو منسوخ کرے اور اگرچہ مکروہ جانیں شرک کرنے والے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اے وہ کوئی ایمان لائے ہو تحقیق بہت آدمی علماء اور زاہد یہودیوں کے سے البتہ کھاتے ہیں مال آدمیوں کے رشوت سے حکم میں اور بند کرتے ہیں راہ اللہ کی سے کہ اسلام ہے وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ اور جو کوئی کہ خزانہ جمع کرتے سونے اور روپے کو بخیلی سے اور خرچ نہیں کرتے ہیں سونے اور روپے کو اللہ کی راہ میں کہ زکوٰۃ نہیں نکالتے ہیں پس خوشخبری دے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ان کو ساتھ عذاب دُکھ دینے والے کے بیان عذاب کا فرمایا کہ يَّوْمَ يُحْمٰي عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰي بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ○ جسدن گرم کیا جاویگا اوپر ہونے روپے آگ دوزخ کی میں پس داغ دیا جاوے گا اشرفیوں اور روپیوں سے ہاتھوں اُن کے کو کہ دیکھ کر تیوری چڑھاتے تھے اور داغ دیا جاویگا پہلوؤں اُن کے کو اور پیٹھوں ان کی کو کہ فقیر کو دیکھ کر پھیر لیتے تھے کہیں گے فرشتے کہ یہ وہ خزانہ تمہارا ہے کہ جمع کیا تھا تم نے واسطے منفعت ذاتوں اپنی کے اور تم زکوٰۃ نہ نکالتے تھے پس چکھو تم جو چیز کہ جمع کرتے تھے تم **فائدہ** روایت میں ہے کہ عیدین اور بندگیاں اہل کتاب کی اوپر مہینوں چاند اور سورج کے تھیں اور برس آفتاب کا تین ۳۶۵ سو پینسٹھ دن کا ہوتا ہے اور برس چاند کا تین سو چوّن دن کا ہوتا ہے پس ہر تین برس کے بعد ایک برس تیرہ مہینے کا ہوتا ہے اور حالانکہ عدد مہینوں کا بارہ ہے پس حق تعالیٰ نے اکثر اعمال اہل اسلام کے اوپر مہینوں چاند کے رکھے ہیں اور عدد مہینوں کا آگے کی آیت میں بیان فرمایا ہے کہ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۭ تحقیق گنتی مہینوں کی نزدیک اللہ کے کہ پسند ہے بارہ مہینے ہیں بیچ لوح محفوظ کے لکھے ہوئے جسدن سے کہ پیدا کیا ہے اللہ نے آسمانوں اور زمین کو بارہ مہینوں سے چار مہینے تعظیم کے ہیں تین مہینے پے درپے ہیں ذی قعدہ ذی الحجہ محرم اور ایک اکیلا ہے رجب ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ○ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَاۗفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَاۗفَّةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ○ یہ دین سیدھا ہے یعنی یہ حساب گنتی مہینوں کا درست ہے پس ظلم نہ کرو تم ان مہینوں میں ذاتوں اپنی کو گناہ کرنے سے کہ گناہ کرنا ان چار مہینوں میں جیسے گناہ کرنا کعبے میں ہے یا حالت احرام کی ہے اور قتل کرو تم مشرکوں کو تمام اُن کو مہینہ حرام کا ہو یا غیر حرام کا ہو جیسے قتل کرتے ہیں مشرک تم کو مہینوں میں اور جانو تم کہ تحقیق اللہ ساتھ پرہیزگاروں کے ہے **فائدہ** روایت میں ہے کہ طبیعت اہل جاہلیت کی ہمیشہ اوپر قتل کرنے اور لوٹنے کے خوگر تھی اور مہینوں حرام کے میں قتل نہ کرتے تھے اور تین مہینے حرام کے جو پے درپے تھے تنگ ہو کر کہتے تھے کہ تین مہینے پے درپے قتل اور لوٹ کا چھوڑنا ہم کو برداشت نہیں ہے آخر قلمش کتانی نے ایک حیلہ کیا کہ جسوقت موسم حج کا ہوتا پکارتا کہ اے گروہ عرب کے خدا نے اس سال محرم کو حلال کیا ہے اور اُس کے بدلے صفر کو حرام کیا ہے تمام آدمی سن لیتے دوسرے سال پھر پکارتا کہ خدا نے اس برس محرم کو حرام کیا ہے اور صفر کو حلال کیا ہے حرمت مہینے کی تاخیر کرتے تھے اور اوپر ہر مہینے کے ہر سال میں چار مہینے حرام کے ٹھہرا لیتے تھے اور اس ترتیب کو چھوڑ دیتے تھے اور اُس کو نسی کہتے تھے یعنی تاخیر کرنا مہینے حرام کا اوپر ہر مہینے کے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اِنَّمَا النَّسِيْۗءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔـوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ سوائے اس کے نہیں ہے کہ تاخیر کرنا حرمت ایک مہینے کی اور مہینے دوسرے کے زیادتی ہے کفر میں اسواسطے کہ جو چیز حرام کی ہے اللہ نے حلال کرنا اُسکا دوسرا کفر ہے گمراہ کئے جاتے ہیں ساتھ اس عمل کے وہ کوئی کہ

کفر کیا ہے زیادہ اوپر کفر کے حلال جانتے ہیں تاخیر کرنا مہینوں حرام کا ایک سال اور حرام جانتے ہیں تاخیر کو ایک سال کو کہ جو حرام تھا اُسی کو حرام جانتے ہیں تا یہ موافقت کریں شمار اُس چیز کو کہ حرام کی ہے اللہ نے یعنے چار مہینے حرمت کے تمام سال میں مقرر کر لیتے ہیں برخلاف فرمودہ خدا کے فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰہُ ؕ زُیِّنَ لَھُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِھِمْ ؕ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ پس حلال کر لیتے ہیں واسطے موافقت شمار اُس چیز کے کہ حرام کی ہے اللہ نے بغیر مراعات اوقات کے آرائش دی گئی ہے واسطے اُن کے یعنی شیطان نے آرائش دی ہے واسطے عملوں اُن کے کے اور اللہ سیدھی راہ نہیں دکھاتا ہے قوم کافروں کو فائدہ جاہل عرب کے ہر سال چار مہینے تعظیم کے جانتے تھے کہ خلق کو زبان سے اور ہاتھ سے ایذا نہ دیتے تھے مسلمان لائق تر ہیں اس کے کہ تمام مہینوں برس کے خلق کو ایذا نہ دیویں فائدہ روایت میں ہے کہ سال نہم ہجرت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصد لڑائی تبوک کا کیا تھا کہ روم والوں سے لڑائی تھی ہوا نہایت گرم تھی اور مدینے والے بسبب قحط سالی سے محتاج اور مفلس اور تنگ معاش تھے حکم الٰہی ہوا کہ اصحاب قصد تبوک کا کریں بعضے اصحابوں نے بسبب دوری راہ کے اور کثرت دشمنوں کے اور کم اسبابی کے اور گرمی ہوا کے سستی کی آگے کی آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَکُمْ اِذَا قِیْلَ لَکُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ ؕ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو کیا ہے تم کو جس وقت کہا جاتا ہے تم کو کہ باہر نکلو تم جہاد کرنے کو بیچ راہ اللہ کے بھاری ہو جاتے ہو تم طرف زمین کے سستی اور کاہلی سے یا میل کرتے ہو تم طرف کھیتوں اور میووں زمین کے کہ چھوڑنا پڑے گا اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَلِیْلٌ ۝ آیا راضی اور خوشی ہو گئے تم ساتھ زندگی دنیا کے ثواب آخرت کے سے یوں نہ کرو تم بس نہیں ہے پونجی اور فائدہ مندی زندگی دنیا کی بیچ مقابلہ آخرت کے مگر تھوڑی حقیر اور ذلیل اور عقلمند بڑی چیز باقی رہنے والی کو ہاتھ سے نہیں دیتا ہے واسطے تھوڑی چیز فنا ہونے والی کے اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ وَّیَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ وَلَا تَضُرُّوْہُ شَیْئًا ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اگر باہر نہ نکلو گے تم واسطے جہاد کے عذاب کریگا تم کو اللہ عذاب دکھ دینے والا کہ دشمن کو اوپر تمہارے غالب کریگا اور کسی سبب سے تم کو ہلاک کریگا اور بدل کرے گا اور قوم کو سوائے تمہارے کہ یمن والے اور فارس والے ہیں اور ضرر نہ کرو گے تم اللہ کو کسی چیز کو اور اللہ اوپر سب چیز کے قادر ہے اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اگر مدد اور یاری نہ کرو گے تم پیغمبر کی پس تحقیق یاری کی اُس کی اللہ نے جس وقت باہر نکالا تھا اُس کو کافروں نے مکے سے در حالیکہ دوسرا دو کا تھا جس وقت وہ دونوں بیچ غار کوہ ثور کے تھے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ فائدہ اور وہ غار ہے اوپر بلندی کوہ ثور کے شہر مکہ سے طرف یمن کے مکے سے بائیں طرف اور اُس وقت کوئی اس جگہ نہ چلتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم روز جمعرات کے غرۂ ربیع الاول کو مکے سے برفاقت ابوبکرؓ باہر آئے اور طرف غار کے متوجہ ہوئے رات کو وہاں رہے دوسرے دن صبح کو کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ڈھونڈھنے کو نکلے اور غار کی طرف آئے حق تعالےٰ نے اُسی رات کیکر کا درخت اوپر دروازے غار کے اُگایا اور جنگلی کبوتروں کے جوڑے کو حکم کیا کہ وہاں گھونسلا بنا کر انڈے دیویں اور مکڑی کو الہام ہوا کہ جالا اُس غار کے دروازے پر تنے کافر دروازے غار تک پہونچے حقیقت غار کی دیکھ کر پھر گئے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ آنحضرت صلعم سے کہتے تھے کہ اگر ایک کافر نیچے قدم اپنے کے نگاہ کرے ہم کو دیکھ لیوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا گمان ہے تیرا اے ابوبکرؓ ساتھ دو آدمیوں کے تیسرا اللہ ہے اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ وَاَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا جس وقت کہتا تھا پیغمبر واسطے یار اپنے کے کہ ابوبکر تھا غمگین نہ ہو تحقیق اللہ ساتھ ہمارے ہے پس نیچے اُتارا اللہ نے آرام اپنا اوپر پیغمبرؐ کے اور قوت دی اُس کو ساتھ لشکروں کے کہ تم نے نہ دیکھا تھا اُن کو حق تعالےٰ نے فرشتوں کو بھیجا تھا کہ نگہبانی غار کی کریں وَجَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی ؕ وَکَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا ؕ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝ اور کر دیا اللہ تعالےٰ نے بات اُن لوگوں کی کو کہ کفر کیا ہے نیچے زیادہ یعنی کلمہ کفر کو پست اور بے مقدار کیا ہے اور بات اللہ کی وہی بلند تر ہے اور اللہ غالب ہے با حکمت اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ باہر نکلو تم جنگ تبوک کو ہلکا ہونے والے اور بھاری ہونے والے یعنی سوار اور پیادے یا درست اور بیمار یا جوان اور بوڑھے یا فقیر اور تونگر یا ہتھیار بند اور بے ہتھیار اور جہاد کرو تم ساتھ مالوں اور جانوں اپنی کے اللہ کی راہ میں یہ تمکو بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم کہ جانتے ہو بعضے منافق جنگ تبوک کو نہ نکلے تھے اور بہلانے سے پیچھے

ع ۵ ۱۱

رہ گئے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ اگر ہوتا مال دنیا کا نزدیک اور سفر
میانہ اور آسان ہوتا البتہ تابعداری کرتے منافق تیری اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ولیکن دور ہوگئی اوپر ان کے راہ کہ مشقت سے قطع کریں اسکو وَسَيَحْلِفُوْنَ
بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ؏ اور قریب ہے کہ قسمیں کھاویں گے منافق ساتھ اللہ کے جب ع ۱۵ ۲
لڑائی سے پھروگے تم کہ اگر طاقت رکھتے ہم نکلنے کی البتہ باہر نکلتے ہم ساتھ تمہارے اور رفاقت تمہاری کرتے ہم ہلاک کرتے ہیں جھوٹی قسموں سے
ذاتوں اپنی کو اور لائق عذاب کے ہوتے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تحقیق وہ لوگ البتہ جھوٹ بولنے والے ہیں عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ
حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ معاف کرے اللہ تجھ سے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا معاف کیا کس واسطے حکم
دیا تو نے ان کو بیٹھ رہنے کا اور عذر اور حیلے ان کے قبول کئے تو نے جب تک کہ ظاہر ہوتے واسطے تیرے وہ کوئی کہ سچ بولا ہے انہوں نے
اور جانتا تو جھوٹ بولنے والے کو لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝
حکم بیٹھ رہنے کا نہ مانگیں گے تجھ سے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کوئی کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ جہاد کریں ساتھ
مالوں اور جانوں اپنی کے اور اللہ جانتا ہے پرہیزگاروں کو پیچھے رہنے سے اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ
قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ۝ سوائے اس کے نہیں ہے کہ حکم پیچھے رہنے کا مانگتے ہیں تجھ سے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کوئی کہ ایمان
نہیں لاتے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور شک میں پڑ گئے دل ان کے حقیقت اسلام کی سے پس وہ بیچ شک اپنے کے حیران ہونے والے
ہیں وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ اور اگر چاہتے منافق باہر نکلنا
جنگ تبوک کا البتہ تیار کرتے واسطے اس کے سامان اور اسباب کو ولیکن مکروہ جانا اور پسند نہ کیا اللہ نے اٹھنا انکا اس سفر میں پس باز رکھا انکو اللہ نے
اور کاہلی اور سستی ان کے دل میں ڈالدی اور کہا گیا کہ بیٹھو تم گھروں میں ساتھ بیٹھنے والوں کے کہ عورتیں اور لڑکے بیمار ہیں جس وقت لشکر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا متوجہ ہوا عبد اللہ بن ابی سردار منافقوں کا بھی ساتھ ایک جماعت منافقوں کے باہر نکلا جس وقت لشکر نے آگے کو کوچ کیا
جماعت اپنی لے کر پیچھے کو پھرا اور روگردانی کی یہ خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی فرمایا کہ اگر اس میں بہتری ہوتی ساتھ ہمارے چلتا احسان
مانو تم کہ شر اس کے سے چھوٹے تم آیت نازل ہوئی کہ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَا۟اَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ
سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ اگر باہر نکلتے منافق درمیان تمہارے زیادہ نہ کرتے تم کو مگر رسوائی اور مکر اور البتہ دوڑتے درمیان تمہارے
چغل خوری اور فساد کرتے آپس کے میں ڈھونڈتے منافق واسطے تمہارے فتنے اور فساد کو اور بیچ تمہارے جاسوس ہیں ان کے کہ خبریں تمہاری
ان کو پہونچاتے ہیں اور اللہ جاننے والا ہے ساتھ ظالموں کے کہ منافق ہیں لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَاۗءَ
الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝ تحقیق البتہ ڈھونڈھا تھا منافقوں نے فتنے کو آگے اس لڑائی سے جنگ احد کے دن کہ پریشانی تیری اور
اصحابوں کی چاہی تھی اور پھیرا تھا واسطے تیرے کاموں کو کہ مکر اور حیلے تیرے باطل کرنے میں اٹھا رکھے تھے جبتک کہ آیا حق یعنی مدد تیری اور غالب ہوا
کام اللہ کا کہ اسلام کی فتح ہوئی اور منافق کراہیت کرنے والے ہیں تیری فتح کو اور غلبہ اسلام کو فائدہ آنحضرت صلعم نے جد بن قیس منافق
کو کہا تھا آیا رغبت ہے تجھ کو کہ ہمارے ساتھ لڑائی روم کو چلے تو اور وہاں سے لونڈیاں اور بندے خوبصورت پکڑے تو جد نے کہا کہ یا رسول اللہ صلعم
تمام قوم جانتی ہے کہ میں عورتوں کے اوپر مبتلا ہوں روم کی عورتیں خوبصورت دیکھوں ہیں اور صبر مجھ کو نہ آوے اور فتنے میں پڑوں ہیں مجھکو تکلیف
چلنے کی نہ دو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تجھکو اذن دیا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ۭ اَلَا
فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ اور بعضا منافقوں سے وہ کوئی ہے کہ کہتا ہے حکم دے تو مجھکو بیٹھنے کا لڑائی سے اور فتنے میں
اور گناہ میں نہ ڈال تو مجھکو خبردار ہو فتنے میں پڑے منافق کہ لڑائی میں نہ جانا ہے اور تحقیق دوزخ البتہ گھیرنے والی ہے کافروں کی اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ
تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ۝ اگر پہونچی ہے تجھکو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نیکی کہ فتح بعضی لڑائیوں کی ہے مانند فتح روز بدر کے غمگین کرتی ہے ان کو نہایت حسد سے اور اگر پہونچی ہے تجھکو مصیبت یعنی شکست اور

سختی جیسے اُحد کے دن کہتے ہیں کہ تحقیق لی ہم نے احتیاط کام اپنے کی کہ دور اندیشی کی ہم نے کہ اس لڑائی میں نہ گئے ہم اور پھر جاتے ہیں درحالیکہ خوش ہونے والے ہیں خود پرستی سے قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ج هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ٥ کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہر گز نہ پہونچے گی ہم کو مگر جو چیز کہ لکھی ہے اللہ نے لوح محفوظ میں فتح اور شکست اور نفع اور ضرر سے وہی ہے کارساز ہمارا اور اوپر اللہ ہی کے چاہیے توکل کریں مومن کہ فائدہ توکل کا حاصل ہو نامرادوں کا ہے قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ط وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ٥ کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہیں انتظار کرتے ہو تم ساتھ ہمارے مگر ایک نیکی دو نیکیوں کی یا فتح یا شہادت اور ہم بھی انتظار کرتے ہیں ساتھ تمہارے ایک چیز دو چیزوں کی یہ کہ پہونچاوے تم کو اللہ عذاب نزدیک اپنے سے کہ چیخ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی یا دھنستا زمین کا ہو یا پہنچاوے تم کو اللہ عذاب ساتھ ہاتھوں ہمارے کے کہ قتل کریں ہم تم کو پس راہ دیکھو تم تحقیق ہم بھی ساتھ تمہارے راہ دیکھنے والے ہیں فائدہ جد بن قیس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ میرا چلنا اس لڑائی میں مشکل ہے لیکن تمہارے لشکر کی مال سے مدد کرونگا میں آگے کی آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ط اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ٥ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب میں کہ خرچ کرو تم مال کو خواہش دل کی سے یا زبردستی سے ہر گز قبول نہ کیا جاوے گا تم سے تحقیق تم ہو ایک قوم ایمان سے باہر نکلنے والی اور کافر سے قبول نہیں ہے وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ٥ اور نہیں ہے منع کیا انکو اس سے کہ قبول کئے جاویں خرچ کرنے اُن کے مگر یہ کہ تحقیق انہوں نے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور ساتھ پیغمبر اُس کے کے اور نہیں آتے ہیں نماز کو مگر کہ وہ سستی اور کاہلی کرنے والے ہیں بیماروں کی طرح اور نہیں خرچ کرتے ہیں مال کو مگر کہ وہ کراہیت کرنے والے ہیں فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ط اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ٥ پس تعجب میں نہ ڈالیں تجھ کو اے محمد صلعم مال منافقوں کے اور نہ اولاد اُن کی تعجب میں ڈالے سوائے اس کے نہیں ہے کہ چاہتا ہے اللہ تاکہ عذاب کرے ان کو ساتھ مال اور اولاد کے بیچ زندگی دنیا کے کہ محنت اور مشقت سے پیدا کریں اور نگاہ رکھیں وارثوں کے واسطے اور باہر نکلیں روحیں اُن کی بدنوں سے درحالیکہ وہ کافر ہوں اور موت اُنکی اوپر کفر کے ہو وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ط وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ اور قسمیں کھاتے ہیں ساتھ اللہ کے کہ تحقیق وہ البتہ تم سے ہیں یعنی مسلمان ہیں اور حالانکہ نہیں وہ تم سے کہ مسلمان نہیں ہیں چھپاتے ہیں کفر کو کہ تم قتل نہ کرو انکو ولیکن منافق ایک قوم ہیں کہ ڈرتے ہیں تم سے لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ٥ اگر پاویں منافق کسی جائے پناہ کو قلعے سے یا چوٹی پہاڑ کی سے یا پاویں کسی غار کو پہاڑ میں یا کسی سوراخ کو اس میں گھسیں البتہ متوجہ ہوویں طرف اُس کے تمہارے ڈر سے اور وہ سرکشی اور شتابی کرتے ہیں مانند گھوڑے سرکش کے تھمائے سے نہیں تھمتا ہے فائدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غنیمت کا مال بانٹتے تھے ابوالحواظ منافق نے کہا کہ صاحب اپنے کو دیکھتے ہو کہ حق تمہارا بکریوں کے چرواہوں کو دیتا ہے اور جانتا ہے کہ عدل کرتا ہوں میں آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ج اور بعضا منافقوں سے وہ کوئی ہے کہ عیب کرتا ہے تجھکو بیچ بانٹنے مال صدقوں کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیت ذوالخویصرہ کے حق میں آئی کہ سردار حاجیوں کا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غنیمت حنین کی بانٹتے تھے واسطے الفت دلوں کے نومسلمانوں کو زیادہ دیتے تھے تاکہ اوپر اسلام کے قائم رہیں یا سونا غیر خالص کہ حضرت علیؓ نے یمن سے بھیجا تھا آنحضرت نے تمام سونا چار آدمیوں کو دیا اشراف عرب سے نے اُن سے دلیری سے کہا کہ عدل کر اے پیغمبر خدا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عذاب سخت ہے تجھکو میں عدل نہ کرونگا اور کون کریگا حضرت علیؓ نے اس قوم کو قتل کیا ہے جنگ نہروان میں فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ٥ پس اگر دیئے گئے مال غنیمت کا موافق مرضی کے راضی اور خوش ہو گئے اور اگر نہ دیئے گئے موافق مرضی کے ناگاہ وہ غصہ کرنے والے ناخوش ہوتے ہیں وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ع اور اگر تحقیق منافق راضی ہوتے اس چیز سے کہ دی ہے اُن کو اللہ نے اور پیغمبر اُس کے نے اور کہتے ہیں کہ کفایت ہے ہم کو اللہ قریب ہے اللہ کہ دیگا ہمکو فضل اپنے سے اور پیغمبر اس کا دیگا تحقیق ہم طرف اللہ کے رغبت

ربع

کرنے والے ہیں اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِی الرِّقَابِ سوائے اس کے نہیں ہے کہ مال زکوٰۃ کا واسطے فقیروں کے ہے اور غریبوں کے امام اعظمؒ کے نزدیک فقیر وہ ہے کہ سوال نہ کرے اور مسکین وہ ہے کہ سوال کرے اور امام شافعیؒ کے نزدیک خلاف اس کے ہے اور واسطے عمل کرنے والوں کے اوپر اس کے کہ جمع کرتے ہیں مال زکوٰۃ کا اور تحصیل کرتے ہیں اور واسطے اُن کے کہ اُلفت کئے گئے دِل اُن کے کہ اسلام لائے ہیں اور نیتیں خالص نہیں ہیں اور مؤلفۃ القلوب اشراف عرب کے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو مال غنیمت حنین کے سے بہت دیا تھا مانند ابوسفیان اور عتبہ بن حصین اور اقرع بن حابس کے اور حصہ مؤلفۃ القلوب کا واسطے اُلفت کرنے والوں کے تھا اب اسلام غالب ہوا حصہ اُن کا ساقط ہو گیا اور مال زکوٰۃ کا بیچ غلاموں کے دینا چاہیئے یا غلام مول لے کر آزاد کرنا اور یا غلام مکاتب کی مدد کرنا اور غلام مکاتب وہ ہے کہ اپنے تئیں صاحب اپنے سے آزاد کروا وے کہ مال قیمت اپنی کا ادا کروں گا ہیں وَالْغٰرِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ اور مال زکوٰۃ کا بیچ قرضداروں کے ہے کہ مفلس ہو اور قرض لیا ہو اور گناہ میں خرچ نہ کیا ہو اور بیچ راہ اللہ کے کہ سپاہیوں کو دیویں تا ہتھیار اپنے درست کریں یا پل بنانا یا سرا بنانا اور مسافر کو دیا چاہیئے کہ مال اپنے سے دور پڑا ہو فرض کرنا ہے نزدیک اللہ کے سے اور اللہ جاننے والا باحکمت ہے **فائدہ** روایت میں ہے کہ اجلاس اور رفاعہ اور سماک تینوں منافق ظاہر میں ایمان لائے تھے اور دل اُن کا دشمنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے خالی نہ تھا خلوت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نالائق باتیں کہتے تھے ایک نے کہا کہ خاموش رہو اگر محمدؐ سنے گا تو تم رسوا ہو گے منافقوں نے کہا کہ محمدؐ کہاں سننے والا ہے جو چاہیں سو کہیں ہم اور اگر اس کے روبرو قسم کھاویں گے ہم کہ ہم نے نہیں کہا ہے وہ یقین کریگا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُمُ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ النَّبِیَّ وَیَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَیْرٍ لَّکُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور بعضے منافقوں سے وہ کوئی ہیں کہ آزار دیتے ہیں پیغمبر کو اور کہتے ہیں کہ وہ کان سننے والا ہے جو کچھ کہو سُن لیتا ہے کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کان سُننے والا بہتر ہے واسطے تمہارے ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور سچ مانتا ہے واسطے مومنوں کے وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ ؕ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ اور وہ پیغمبر رحمت ہے واسطے اُن کے کہ ایمان لائے ہیں تم میں سے اور تمہارے سب حال جانتا ہے اور جھوٹ اور سچ تمہارے سے واقف ہے مہربانگی سے پردہ تمہارا افاش نہیں کرتا ہے اور جو کوئی کہ آزار دیتے ہیں پیغمبر خدا کے کو زبان سے یا بات سے واسطے اُن کے عذاب ہے دُکھ دینے والا آخرت میں یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَکُمْ لِیُرْضُوْکُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ ثلث اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝ قسم کھاتے ہیں منافق ساتھ اللہ کے واسطے تمہارے اے مسلمانو تا یہ کہ راضی کریں تم کو اور حالانکہ اللہ اور رسول اس کا لائق تر ہے کہ راضی کریں اسکو اگر ہیں ایمان لانے والے اَلَمْ یَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِکَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ۝ آیا نہیں جانا ہے منافقوں نے کہ تحقیق جو کوئی مخالفت کرتا ہے اللہ کی اور پیغمبر اس کے کی پس تحقیق واسطے اُسکے آگ دوزخ کی ہے ہمیشہ رہنے والا ہے بیچ اُسکے وہی رُسوائی بڑی ہے **فائدہ** روایت میں ہے کہ منافق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ٹھٹھا کیا کرتے تھے اور بعضے منافق آرزو کرتے تھے کہ ہم کو سَو کوڑے ماریں تو بہتر ہے اس سے کہ کوئی آیت ہمارے حال میں آسمان سے آوے کہ اُس میں رُسوائی ہماری زیادہ ہے آیت نازل ہوئی کہ یَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَیْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝ ڈرتے ہیں منافق کہ نازل کی جاوے اوپر مسلمانوں کے کوئی سورۃ آسمان سے کہ خبر دیوے اُن کو ساتھ اُس چیز کے کہ بیچ دلوں منافقوں کے ہے کفر اور نفاق سے کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ٹھٹھا کرو تم تحقیق اللہ ظاہر کرنے والا ہے اُس چیز کو کہ ڈرتے ہو تم اُس سے **فائدہ** روایت میں ہے کہ تبوک کی لڑائی میں ودیعت ابن ثابت ساتھ جماعت منافقوں کے آگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلتا تھا اور آپس میں کہتے جاتے تھے کہ دیکھو اُس مرد کو یعنی محمد کو کہ چاہتا ہے کہ قلعے شام کے لیوے اور اُسکے محلوں میں مکان اپنا بناوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور نبوت کے سے یہ بات معلوم ہو گئی عمار بن یاسر کو فرمایا کہ اس قوم سے پوچھ کہ کیا کہتے تھے عمار بن یاسر نے پوچھا انکار کر گئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آن کر عذر خواہی بیان کی کہ ہم بطریق باتوں کے کہتے تھے جیسے مسلمان آپس میں باتیں کرتے جاتے ہیں آیت نازل ہوئی کہ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ

وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○ اور اگر پوچھے تو اُن سے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا کہتے تھے تم البتہ کہیں کہ سوائے اس کے نہیں ہے کہ
ہم آپسمیں ہر طرح کی باتیں کرتے تھے اور کھیلتے تھے ہم کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا ساتھ اللہ کے اور آیتوں اسکی کے اور پیغمبر اسکے کے ٹھٹھا کرتے
ہو تم اور ان چیزوں سے ٹھٹھا کرنا نہ چاہیے لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۭ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَاۗىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ع ۱۰
عذر خواہی نہ کرو تم کہ جھوٹ ہے تحقیق کفر کیا تم نے پیغمبر کو طعنہ کرنے سے بعد ایمان اپنے کے اگر معاف کریں گے ہم ایک گروہ کی تقصیر تم میں سے عذاب کریں
گے ہم گروہ دوسرے کو بسبب اس کے کہ تحقیق وہ تھے گنہگار ہمیشگی نفاق کی سے اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ وقف لازم
عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۭ مرد منافق کہ تین ۳۰۰ سو ہیں اور عورتیں منافق کہ ایک ۱۷۰ سو ستر تھیں بعضے اُن کے بعضوں سے ہیں مانند ایک دوسرے
کے نفاق میں حکم کرتے ہیں خلق کو ساتھ بدی کے کہ کفر اور جھٹلانا پیغمبر کا ہے اور منع کرتے ہیں آدمیوں کو نیکی سے کہ ایمان اور متابعت پیغمبر کی ہے
اور بند کرتے ہیں ہاتھوں اپنے کو خیرات اور صدقات سے نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ بھول گئے اللہ تعالے کو پس
بھول گیا اُن کو اللہ فضل اور رحمت اپنی سے تحقیق منافق وہی باہر نکلنے والے ہیں دائرہ ایمان کے سے وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَ
الْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ هِىَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ○ وعدہ کیا ہے اللہ نے مرد منافقوں کو اور عورتوں منافقوں
کو اور کافروں کو آگ دوزخ کا ہمیشہ رہنے والے ہیں اُس آگ میں وہ آگ کفایت ہے اُنکو عذاب میں اور لعنت کی اُن کو یعنی دور کیا اُنکو اللہ نے رحمت
سے اور واسطے اُن کے عذاب دائمی ہے كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۭ مانند اُن کے ہو تم اے منافقو کہ آگے
تم سے تھے اگلے منافق سخت تر تم سے تھے از روے قوت کے کہ بدن اُن کے قوی تھے اور زیادہ تر تھے تم سے از روے مالوں کے اور اولاد کے
فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ پس فائدہ مندی لی تھی انہوں نے ساتھ نصیبے اپنے
کے لذتوں دنیا کی سے اور مال اولاد سے پس فائدہ مندی کی تم نے ساتھ نصیبے اپنے کے جیسے فائدہ مندی کی تھی اُن لوگوں نے کہ آگے تم سے تھے ساتھ
نصیبے اپنے کے وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ۭ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ اور بیٹھے تھے وہ بیچ
باطل کے مانند اُس کے کہ بیٹھے ہو تم باطل میں وہ گروہ ناچیز ہو گئے عمل اُن کے دنیا میں کہ مال اور اولاد اُنکی کام نہ آئی اور آخرت میں کہ ثواب اس سے حاصل
نہ ہوا وہ گروہ وہی زیانکار دو جہان کے ہیں اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ڏ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۭ
آیا نہیں آئی ہے منافقوں کو کہ لذت دنیا کی سے آخرت کو چھوڑا ہے خبر اُن لوگوں کی کہ آگے اُن سے تھی قوم نوح کی کہ طوفان سے غرق ہوئی اور خبر قوم عاد
کی کہ آندھی سے ہلاک ہوئی اور قوم ثمود کی کہ بھونچال سے ہلاک ہوئی اور قوم ابراہیم کی اقسام عذابوں کے سے مبتلا ہوئی اور نمرود مچھر سے ہلاک ہوا
اور نہیں آئی خبر قوم شعیب کی اور خبر شہر اُلٹے ہوؤں کی کہ قوم لوط تھی اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ آئے تھے اُن کے پاس پیغمبر اُن کے ساتھ معجزوں روشن کے پس نہ تھا اللہ کہ ظلم کرے اُنکو ہلاک کرنے میں ولیکن تھے وہ کہ ذاتوں
اپنی کو ظلم کرتے تھے کفر اور جھٹلانے میں پیغمبروں کے میں وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ وقف لازم
الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور مرد مومن اور عورتیں مومن بعضے اُن کے دوست بعضوں کے ہیں حکم کرتے ہیں خلق کو ساتھ نیکی کے
کہ فرمانبرداری ہے اور ایمان ہے اور منع کرتے ہیں آدمیوں کو بُرائی سے کہ کفر اور سرکشی ہے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو باشرائط اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو
وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ اور فرمانبرداری کرتے ہیں اللہ کی اور پیغمبر اُس کے کی سب چیزوں میں
وہ گروہ قریب ہے کہ رحم کریگا ان کو اللہ تحقیق اللہ غالب باحکمت ہے وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ وعدہ کیا ہے مسلمان مردوں کو اور مسلمان ع ۹ ۱۱ ۱۵
عورتوں کو جنتیں میوہ دار کہ جاری ہوں گی نیچے اُن کے سے نہریں پانی کی ہمیشہ رہنے والی ہیں بہشتوں میں اور مکان پاکیزہ بیچ بہشتوں ہمیشگی کے
اور رضامندی اللہ کی طرف سے بہت بڑی ہوگی بہشتوں اور وہی مطلب یابی بڑی ہے کہ نعمتیں بہشت کی بھی مقابلے اُس کے حقیر ہونگی
فائدہ حدیث میں واقع ہوا ہے کہ حق تعالے فرماوے گا اے بہشت والو کہیں گے لبیک ربنا وسعدیک فرماوے گا کہ خوش ہوئے تم

کہیں گے کہ کیا ہے ہم کو جو خوش نہ ہوویں ہم اور حالانکہ بخشی ہے تو نے ہم کو وہ چیز کہ کسی کو نہیں دی ہے خلق سے فرماویگا کہ میں راضی ہوا تم سے ہرگز اور تمہارے غصہ نہ کروں گا معلوم ہوا کہ کوئی نعمت زیادہ خدا کی رضامندی سے نہیں ہے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ اے پیغمبر جہاد کر تو کافروں سے اور قتل کر اُن کو اور منافقوں سے جہاد کر الزام حجت سے اور ہمیشہ غصہ رہ تو اوپر اُن کے اور مکان اُنکا دوزخ ہے اور بُری بازگشت ہے وہ دوزخ **فائدہ** روایت میں ہے کہ وقت تیاری جنگ تبوک کے جلاس بن سوید اوپر گدھے کے سوار ہو کر مسجد قبا سے آنے کو آتا تھا واسطے بہکلانے آدمیوں کے اُس سفر سے کہا کہ جو چیز محمد لایا ہے اگر برحق ہے ہم اُن گدھوں سے کہ اوپر اُنکے سوار ہیں بدتر ہیں مصعب نے یہ بات سُن کر آنحضرت سے کہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلاس کو روبرو مصعب کے بلایا اور پوچھا کہ تو نے کہا تھا جلاس نے قسم کھائی کہ میں نے نہیں کہا مصعب نے مناجات کی کہ یا اللہ کوئی آیت نازل کر کہ میرا سچ معلوم ہووے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا ۚ قسم کھاتے ہیں منافق ساتھ اللہ کے نہیں کہی ہے وہ بات اور حالانکہ البتہ تحقیق کہا ہے انہوں نے کلمہ کفر کا اور کافر ہو گئے بعد اسلام اپنے کے اور قصد کیا ساتھ اُس چیز کے کہ نہ پہونچے اس کو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینے سے باہر نکالیں اور تاج بادشاہی کا اوپر سر عبداللہ بن ابی کے رکھیں کہ سردار منافقوں کا تھا وَمَا نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَكُ خَیْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِی الْاَرْضِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۝ اور دشمنی نہ کی منافقوں نے پیغمبر سے مگر اسواسطے کہ دولتمند کر دیا اُن کو اللہ نے اور پیغمبر اُس کے نے فضل و کرم اپنے سے یعنی مدینے والے محتاج اور تنگ عیش تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے برکتیں اور غنیمتیں بہت اُن کے ہاتھ آئیں کہ توانگر ہو گئے پس سبب دشمنی آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا توانگری ہوئی اور بعضوں نے کہا ہے کہ غلام جلاس کا مارا گیا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ ہزار درم اُس کو دئے توانگر ہو گیا اور دو ہزار زیادہ اور دئے پس اگر توبہ کریں گے منافق نفاق سے اور بہتر ہوگا واسطے اُن کے اور اگر روگردانی کریں گے توبہ سے عذاب اُنکو کریگا اللہ عذاب دردناک دنیا میں قتل سے اور آخرت میں جلانے سے اور نہ ہوگا واسطے اُن کے تمام روئے زمین میں کوئی کارساز اور نہ مددگار بعد نازل ہونے اس آیت کے جلاس نے توبہ کی اور مخلصوں سے ہوا **فائدہ** روایت میں ہے کہ ثعلبہ انصاری کہ زاہدوں اصحاب کا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ دعا میرے حق میں کرو کہ توانگر ہو جاؤں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت کی کہ توانگری سے باز آ تو ہرگز نہ مانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ اللہ اس کو مال دلخواہ دیوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول ہو گئی حق تعالےٰ نے اس کو بکریوں میں ایسی برکت دی کہ گرد مدینے کے واسطے ان کے مکان نہ رہا جنگل میں جا رہا اور نماز جماعت کی سے محروم ہوا جمعے کو مدینے میں آتا تھا آخر وہ بھی موقوف ہوا عامل زکوٰۃ کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے پاس بھیجا اور زکوٰۃ مانگی بسبب محبت مال کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے سرکشی کی اور کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے جزیہ مانگتا ہے زکوٰۃ نہ دی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پہونچی اصحابوں نے تعجب کیا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور بعضا منافقوں سے وہ کوئی ہے کہ عہد کیا ہے اللہ سے کہ البتہ اگر دیگا ہم کو فضل اپنے سے مال البتہ صدقہ اور زکوٰۃ دیویں گے ہم اور البتہ ہو جاویں گے ہم نیک بختوں سے فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ پس جسوقت دیا اُن کو اللہ نے مال بہت فضل اپنے سے بخیلی کی ساتھ اُس کے اور حق نہ دیا اور روگردانی کی زکوٰۃ دینے سے اور حالانکہ منافق ہمیشہ روگردانی کرنے والے ہیں فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ بِمَاۤ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ۝ پس پیچھے لایا بخل اور زکوٰۃ اور نفاق کو بیچ دلوں اُنکے کہ باقی رہیگا اس دن تک کہ ملاقات کریں گے خبر اتفاق کی سے بسبب اُس چیز کے کہ خلاف کی تھی جو چیز وعدہ کی تھی اللہ کو صدقہ دینے اور صلاحیت سے اور بسبب اُس چیز کے کہ جھوٹ بولتے تھے اَلَمْ یَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ آیا نہیں جانا ہے خلاف کرنیوالوں وعدے کے نے کہ تحقیق اللہ جانتا ہے بھید اُن کا چھپا ہوا کہ قصد اوپر ہمیشگی نفاق اور خلاف وعدے کے ہے اور جانتا ہے اللہ سرگوشی ان کی کہ زکوٰۃ نہیں ہے جزیہ ہے اور تحقیق اللہ جاننے والا ہے غیبوں کا **فائدہ** روایت میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابوں کو اوپر خرچ اور مدد کرنے

تیاری لڑائی تبوک کے رغبت دلائی تھی حضرت صدیق اکبرؓ تمام مال اور اسباب گھر کا لائے حضرت عمرؓ آدھا مال لائے حضرت عثمانؓ سو اونٹ مکمل مع اسباب لائے حضرت علیؓ تین ہزار مثقال سونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے چالیس اوقیہ سونا اور چار ہزار درم حاضر کئے اور ہر ایک مانند عباسؓ کے اور طلحہ اور سعدؓ اور عبادہؓ کے مال کثیر لائے اور تمام مال آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو جمع کیا آخر کو عاصمؓ بن عدی دو ہزار اور چار سو سیر چھوارے لایا ابو عقیلؓ انصاری کہ مفلس تھا چار سیر چھوارے لایا اور کہا کہ آج کی رات تمام شب پانی کنوئیں سے کھینچا تھا میں نے آٹھ سیر چھوارے مزدوری مجھکو ملی تھی چار سیر واسطے عیال کے رکھے میں نے اور چار سیر یہاں لایا ہوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے چھواروں کو اوپر تمام مال کے بکھیر دیویں منافقوں نے طعنہ کیا کہ عبدالرحمٰنؓ اور عاصمؓ نے مال اپنا برباد کیا اور خدا اور پیغمبر چار سیر چھواروں ابو عقیلؓ کے سے بے پرواہ ہیں لیکن چاہا اس نے کہ اپنے تئیں یاد دلاؤں آدمیوں کو آگے کی آیت نازل ہوئی کہ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وہ منافق کہ عیب کرتے ہیں خواہش دل کی سے صدقہ دینے والوں کو مومنوں سے بیچ صدقوں کے یعنی عبدالرحمٰنؓ اور عاصمؓ کو کہتے ہیں کہ مال برباد کیا اور عیب کرتے ہیں اُن کو کہ نہیں پاتے ہیں مگر مشقت اور محنت سے پیدا کیا ہوا مانند ابو عقیلؓ کے پس ٹھٹھا کرتے ہیں منافق اُن سے ٹھٹھا کرے گا اللہ اُن سے کہ جزا ٹھٹھے کی دیگا اور واسطے ان کے عذاب ہے دُکھ دینے والا فائدہ روایت میں ہے کہ عبداللہ نے کہ بیٹا عبداللہ بن ابی منافق کا کہ مخلص اور مطیع آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا باپ کی بیماری میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے باپ کے واسطے استغفار کرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی خاطر سے استغفار کیا آیت نازل ہوئی کہ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ٨ ع ١٢ استغفار کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے منافقوں کے یا استغفار نہ کر تو واسطے ان کے اگرچہ استغفار کریگا تو واسطے اُن کے ستر بار پس ہرگز نہ بخشے گا اللہ اُن کو یہ قبول نہ ہونا استغفار کا بسبب اس کے ہے کہ تحقیق منافقوں نے کفر کیا ہے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اس کے کے اور اللہ سیدھی راہ نہیں دکھاتا ہے قوم فاسقوں کو فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝ خوش ہو گئے پیچھے رہنے والے لڑائی تبوک کی سے بیٹھنے اپنے کے خلاف پیغمبر خدا کے اور کراہت کی اس سے کہ جہاد کریں ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے اللہ کی راہ میں اور کہا مسلمانوں کو کہ باہر نہ نکلو تم بیچ گرمی دھوپ کے کہہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آگ دوزخ کی سخت تر ہے از روئے گرمی کے اگر ہوں منافق کہ سمجھیں کہ دوزخ کی آگ میں جاتا ہے ہم کو فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ پس چاہئے کہ ہنسیں منافق تھوڑا اور چاہئے کہ روویں بہت بدلہ دے گا اللہ ان کو بدلہ دینا بسبب اس چیز کے کہ کسب کرتے تھے نفاق اور بدخلقی سے یعنی قیامت کے دن ہنسیں گے تھوڑا اور روویں گے بہت کہ خوشی نہ ہوگی اور غم ہوگا فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ۝ پس اگر پھیرے تجھ کو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ مدینے میں طرف ایک گروہ کے منافقوں سے پس اذن مانگیں منافق تجھ سے واسطے باہر نکلنے کے اور لڑائی میں پس کہہ تو کہ ہرگز نہ نکلو تم ساتھ میرے ہمیشہ تک اور ہرگز قتال نہ کرو تم ساتھ میرے کسی دشمن سے تحقیق تم راضی ہو گئے ساتھ بیٹھنے کے پہلی بار پس بیٹھو تم ساتھ پیچھے رہنے والوں کے مانند عورتوں کے اور لڑکوں کے فائدہ روایت میں ہے کہ سردار منافقوں کا عبداللہ بن ابی بیمار ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار پرسی کو تشریف لیگئے اُس نے عرض کی کہ پیراہن اپنے بدن مبارک کا عطا کیجیے تاکہ کفن میرا بناویں اور اوپر جنازے میرے کے نماز کیجیے اور دفن کرتے وقت حاضر ہو جئے اور دُعا مغفرت کی میرے حق میں کیجیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیراہن اپنا دیا اور اوپر جنازے کے حاضر ہوئے اور چاہا کہ نماز پڑھیں حضرت عمرؓ خطابؓ نے بہت بیقراری کی اور منع کیا اور برائیاں اس کی یاد دلائیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصد کیا کہ نماز جنازے کی پڑھیں حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور آنے کی آیت لائے کہ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اور نماز جنازے کی نہ پڑھ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر کسی منافق کے ان میں سے کہ مر جاوے ہمیشہ تک اور کھڑا
نہ ہو تو اوپر قبر اُس کی کے دعا مانگنے کو یا استغفار کرنے کو تحقیق منافق کافر ہو گئے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اس کے کے اور مر گئے جس حال میں کہ فاسق
تھے وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اور تعجب میں نہ ڈالیں تجھ کو
مال اُن کے اور اولاد اُن کی سوائے اس کے نہیں ہے کہ چاہتا ہے اللہ کہ عذاب کرے اُن کو ساتھ جمع کرنے اور نگہبانی مال کے اور باہر نکلیں روحیں ان کی
بدنوں سے جس حال میں کہ کافر ہوں یعنی موت اُنکی اوپر کفر کے ہو وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ
مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ اور جس وقت کہ نازل کی جاتی ہے کوئی سورۃ قرآن کی یہ کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور جہاد کرو تم کافروں
سے ساتھ پیغمبر اُس کے کے اذن مانگتے ہیں تجھ سے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منافق صاحب مال اور دولت کے ان میں سے اور کہتے ہیں کہ چھوڑ تو ہم کو
اور ساتھ اپنے نہ لیجا تو کہ ہوویں ہم ساتھ بیٹھنے والوں کے مانند عورتوں اور لڑکوں اور بیماروں کے رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ راضی ہو گئے ساتھ اُس کے کہ ہو جاویں ساتھ پیچھے رہنے والوں کے اور مہر کی گئی ہے اوپر دلوں اُنکے کے بسبب نفاق
کے پس وہ نہیں سمجھتے بزرگی جہاد کی لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ۝ لیکن پیغمبر نے اور جو کوئی کہ ایمان لائے ہیں ساتھ اس کے جہاد کیا ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے اور وہی گروہ واسطے اُن کے نیکیاں
دونوں جہان کی ہیں دنیا میں فتح اور مال غنیمت کا اور آخرت میں کرامت اور بہشت ہے اور وہی گروہ فتح پانیوالے مطلب یاب ہیں اَعَدَّ اللّٰهُ
لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ع تیار کئے ہیں اللہ تعالٰے نے واسطے اُن کے باغ بہشت کے کہ جاری ۱۱ ع ۱۷
ہیں نیچے اُن کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ اُن کے وہی مطلب یابی بڑی ہے وَجَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ
وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور آیا وقت متوجہ ہونے لڑائی تبوک کا عذر کہنے
والے گنواروں عرب کے سے یعنی بنی اسد اور بنی غطفان کہ ہمارے پاس مال تھوڑا ہے اور کنبہ بہت ہے اور عامر بن طفیل نے عرض کیا کہ اگر
ہم لڑائی کو جاویں بنی طے ہمارے اہل اور مواشی کو لوٹ لے جاویں عذر کرنیوالے اس واسطے آئے تاکہ اذن دیا جاوے ان کو بیٹھنے کا اور بیٹھ رہے
جنہوں نے جھوٹ بولا تھا اللہ سے اور پیغمبر اس کے سے ایمان لانے میں مردود منافق ہیں کہ عذر خواہی کو بھی نہ آئے قریب ہے کہ پہونچیگا اُن
لوگوں کو کہ کفر کیا ہے اُن میں سے عذاب دُکھ دینے والا لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاۗءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا
لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ نہیں ہے اوپر ناتوانوں اور عاجزوں کے اور نہ اوپر بیماروں کے اور نہ اوپر ان
کے کہ نہیں پاتے ہیں جو چیز کہ خرچ کریں گناہ کہ لڑائی میں نہ جاویں جس وقت نیکخواہی کریں واسطے اللہ کے اور نہ اوپر بیماروں کے اور نہ اوپر نیکی
کرنے والوں کے راہ غصہ اور ملامت کی سے اللہ بخشنے والا مہربان ہے وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ
تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ۝ اور نہ گناہ ہے اوپر اُن کے کہ جس وقت آتے ہیں تیرے پاس اے محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم تا بہ کہ سواری دے تو ان کو کہتا ہے تو کہ نہیں پاتا ہوں جو چیز کہ سوار کروں میں تم کو اوپر اُس کے پھر جاتے ہیں آگے تیرے سے اور آنکھیں اُن کی بہتی ہیں
آنسوؤں سے از روئے غم کے اس سے کہ نہیں پاتے ہیں جو چیز کہ خرچ کریں فائدہ اس قوم کا نام بکائین ہے یعنی رونے والے اور وہ سات آدمی تھے۔ کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تھے اور کہا کہ ہمارا ارادہ جہاد کا ہے اور سواری ہم کو نہیں ہے اگر سواری دیجئے تو ہم ساتھ چلیں آں حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سواری کوئی نہیں ہے روتے ہوئے آں حضرتؐ کے پاس سے باہر آئے عبد اللہ بن عمرؓ اور عباسؓ
اور حضرت عثمانؓ اُن کو سواری اور توشہ دے کر ساتھ لے گئے اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَاۗءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ
وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ سوائے اس کے نہیں ہے کہ راہ غصے اور ملامت کی اوپر اُن کے ہے کہ حکم مانگتے ہیں بیٹھ رہنے کا تجھ سے اے
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور حالانکہ وہ دولت مند ہیں اور سواریاں اور اسباب موجود ہیں راضی ہو گئے ساتھ اس کے کہ ہوویں ساتھ پیچھے رہنے
والوں کے مانند عورتوں کے اور لڑکوں کے اور مہر کی اللہ نے اوپر دلوں اُن کے کے پس وہ نہیں جانتے ہیں آخر کار اپنا

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ۭ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ الجزء ۱۱
اَخْبَارِكُمْ ۭ عذر خواہی کریں گے منافق طرف تمہارے جسوقت پھروگے تم لڑائی سے طرف اُن کے مدینے میں کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ عذر
خواہی نہ کرو تم جھوٹی ہرگز سچا نہ جانیں گے ہم تم کو تحقیق خبر دی ہے ہم کو اللہ نے خبروں اور احوالوں تمہارے کی کہ کسواسطے تم نہ گئے اور قصد تمہارا کیا تھا
وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ شتاب دیکھتا ہے اللہ عمل تمہارے اور پیغمبر اسکا
دیکھتا ہے کہ نفاق سے توبہ کرتے ہو تم یا ثابت رہتے ہو اوپر اسی کے پس پھیرے جاؤ گے تم قیامت کو طرف جاننے والے باطل اور ظاہر کے پس خبر دے گا
تم کو ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم چھپانے نفاق کے سے سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ
اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۡ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ قریب ہے کہ قسمیں کھاویں گے منافق ساتھ اللہ کی واسطے تمہارے جسوقت پھروگے تم
طرف اُن کے تا یہ کہ درگذر کرو تم اور طعنہ نہ دو تم اُن کو پس روگردانی کرو تم اُن سے اور درگذر کرو تم تحقیق وہ پلید ہیں کہ طعنہ زنی سے ہرگز پاک نہ ہوں گے اور مکان
اُنکا دوزخ ہے بدلہ دیا بسبب اس چیز کے کہ کسب کرتے تھے يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝
قسم کھاتے ہیں واسطے تمہارے تا یہ کہ راضی ہو جاؤ تم اُن سے پس اگر راضی ہو جاؤ گے تم منافقوں سے پس تحقیق اللہ راضی نہ ہوگا قوم منافقوں کی سے فائدہ
بعد رجوع کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عبداللہ بن ابی نے قسم کھائی کہ آئندہ سے کسی سفر میں پیچھے نہ رہونگا میں اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا
وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ گنوار عرب کے سخت تر ہیں از روے کفر کے اور نفاق کے اور لائق تر ہیں اس کے
کہ نہ جانیں حدیں اس چیز کی کہ نازل کی ہے اللہ نے اوپر پیغمبر اپنے کے اور اللہ جاننے والا باحکمت ہے وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ
بِكُمُ الدَّوَاۗىِٕرَ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور بعضا گنواروں عرب کے سے وہ کوئی ہے کہ پکڑتا ہے یعنی شمار کرتا ہے اُس چیز کو کہ خرچ کرتا ہے
مال سے تاوان اور ہرجان اور انتظاری کرتا ہے ساتھ تمہارے گردشوں زمانے کا کہ دورہ مسلمانوں کا پھر جاوے اور مسلمان غالب ہو جاویں اور اللہ سننے والا
جاننے والا ہے وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۭ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۭ سَيُدْخِلُهُمُ
اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور بعض گنواروں عرب کے سے وہ کوئی ہے کہ ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے دن قیامت کے مراد بنی مقرن ہیں فرقہ ع ۱۲
جہینہ سے یا عبداللہ ذی البجادین اور گروہ اُس کا اور گمان کرتے ہیں اُس چیز کو کہ خرچ کرتے ہیں جہاد میں سبب نزدیکی خدا کا اور دعاؤں پیغمبر کا کہ صدقہ کرنے ۱
والوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا دیتے تھے خیر و برکت کی خبردار ہو جاؤ تحقیق صدقے اور خرچ اُن کے سبب نزدیکی اللہ کا ہے واسطے اُن کے قریب
ہے کہ داخل کریگا ان کو اللہ بیچ رحمت اپنی کے کہ بہشت ہے مکان نزول رحمت کا تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اور آگے ہو جانے والے پہلے مہاجرین سے کہ مکے سے ہجرت کر کے مدینے
کو آئے تھے اور انصار سے کہ مدینے کے رہنے والے تھے اور جنہوں نے پیروی کی ان کی تا قیامت ساتھ ایمان اور بندگی کے خوش ہوا اللہ اُن سے اور
بندگی اُن کی قبول کی اور وہ خوش ہوئے اللہ سے کہ نعمت دوجہان کی ان کو دی وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اور تیار کیے ہیں اللہ نے واسطے اُن کے باغ بہشت کے جاری ہیں نیچے اُن کے نہریں ہمیشہ رہنے والے ہیں اُن باغوں
میں ہمیشہ تک لفظ ابدًا کا تاکید ہے اسواسطے کہ باغ میں آدمی ہمیشہ نہیں رہتا ہے سیر کی اور گھر کو چلا آیا بہشت کے باغ ایسے ہیں کہ ہمیشہ اسی باغ وقف لازم
میں رہیں گے اور باہر نہ نکلیں گے وہی مطلب یابی بڑی ہے وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ڔ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ڀ مَرَدُوْا عَلَي النِّفَاقِ ۣ مع
لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۝ اور اُن لوگوں سے کہ آس پاس تمہارے ہیں گنواروں عرب کے
سے منافق ہیں مانند بنی اسلم اور اشجع اور غفار کے کلمہ پڑھا تھا اور نماز روزہ کرتے تھے اور بعضے آدمیوں سے مدینے کے سے بھی خوگر ہوئے ہیں اوپر
نفاق کے اور پکے منافق ہیں کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود نبوت کے نہیں جانتا ہے بھید دل اُن کے کو کہ چھپا رکھتے ہیں اوپر ہیں
اُن کو قریب ہے کہ عذاب کریں گے ہم اُن کو دوبار ایک بار دنیا کی رسوائی کا اور دوسری بار قبر کا پس پھیرے جاویں گے قیامت کو طرف عذاب
بڑے کے کہ دوزخ ہے فائدہ روایت میں آیا ہے کہ دس آدمیوں نے مخلصوں اسلام کے سے بغیر عذر کے لڑائی سے پیچھے رہنا کیا تھا جسوقت آیتیں

ڈرانے کی پیچھے رہنے والوں کے حق میں نازل ہوئیں خبر پاکر سات آدمیوں نے اپنے تئیں ستونوں مسجد کے سے باندھ کر قسمیں کھائیں کہ کوئی اُن کو نہ کھولے سوائے حکم خدا کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی تبوک کی سے مدینے کو تشریف لائے اور موافق عادت کے مسجد میں آئے اور اُن کو دیکھا فرمایا کہ کون ہیں یہ صورت حال کی تمام عرض کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو بھی قسم ہے کہ ہرگز نہ کھولوں گا اُن کو سوائے حکم الٰہی کے آیت نازل ہوئی کہ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا ط عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ اور دوسری قوم منافقوں کی ہے کہ اقرار کیا پیغمبر کے روبرو ساتھ گناہ اپنے کے اور ملایا عملوں نیک کو کہ لڑائیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کی تھیں اور دوسرے عمل بُرے کہ تبوک کی لڑائی سے پیچھے رہ گئے شاید کہ خدا توبہ قبول کرے اوپر اُن کے تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے **فائدہ** بعد نزول اس آیت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُن کو کھولیں انہوں نے واسطے شکرانہ الٰہی کے تمام مال اپنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر کئے کہ یارسول اللہ ہم کو ان مالوں نے دولت خدمت شریف کی سے محروم کیا تھا خدا تعالیٰ کی راہ میں تصدق کیجئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا کہ مال لینے کا حکم مجھ کو نہیں ہے آیت نازل ہوئی کہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّیْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَیْهِمْ ط اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ط وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ لے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مالوں اُن کے سے زکوٰۃ فرض کہ پاک کرے تو اُن کو نجاست دوستی مال کی سے یا نجاست بخل کی سے اور زیادہ کرے تو اُس کو ساتھ زکوٰۃ لینے کے اور دُعا کر تو اوپر اُن کے تحقیق دعا تیری آرام دل ہے واسطے اُن کے اور اللہ سُننے والا دعاؤں کا اور جاننے والا نیتوں کا ہے اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ آیا نہیں جانتے ہیں توبہ کرنے والوں نے یا جو توبہ نہیں کرتے ہیں کہ تحقیق اللہ وہی توبہ کو قبول کرتا ہے بندوں اپنے سے اور لیتا ہے صدقے اُن کے یعنی قبول کرتا ہے اور تحقیق اللہ وہی توبہ قبول کرنے والا ہے مہربان اوپر توبہ کرنے والے کے وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَیَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اور کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ عمل کرو تم پس قریب ہے کہ دیکھتا ہے اللہ عمل تمہارے کو نیک و بد سے اور پیغمبر اُس کا اور مسلمان دیکھتے ہیں اور قریب ہے کہ پھیرے جاؤ گے تم طرف جاننے والے باطن اور ظاہر کے پس خبر دیگا تم کو ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم **فائدہ** اوپر مذکور ہوا کہ پیچھے رہنے والے دس آدمی تھے سات نے اپنے تئیں ستونوں سے باندھا اور تین شخصوں نے باندھا نہ تھا کہ کعب بن مالک اور ہلال ابن امیہ اور مرارہ بن ربیع تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آن کر اپنے گناہوں کا اقرار کیا آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اُن سے بولے نہیں اور بات نہ کرے اور صحبت میں نہ بیٹھے اُن کی شان میں آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا یُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا یَتُوْبُ عَلَیْهِمْ ط وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ اور دوسرے پیچھے رہنے والوں سے کہ ڈھیل دیئے گئے ہیں واسطے حکم اللہ کے اُن کے حق میں یا عذاب کرے اللہ اُن کو اور یا توبہ قبول کرے اوپر اُن کے اور اللہ جاننے والا باحکمت ہے **فائدہ** روایت میں ہے کہ بارہ منافقوں نے مقابل مسجد قبا کے ایک مسجد ابو عامر راہب کے کہنے سے بنائی تھی اور ابو عامر اشراف قبیلے خزرج کے سے تھا توریت اور انجیل کا علم جانتا تھا اور ہمیشہ صفت اور نعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینے والوں کے روبرو پڑھتا تھا جس وقت آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے میں آئے اور شہر والے اوپر جمال باکمال آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبتلا ہوئے اور ابو عامر کی صحبت چھوڑ دی اُس کو حسد پیدا ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انکار میں مشغول ہوا بعد جنگ بدر کے مدینے سے بھاگ کر کفار مکہ سے ملا اور حنین کی لڑائی سے بھاگ کر ہرقل بادشاہ روم کے پاس گیا کہ روم سے لشکر بنا کر مسلمانوں کی لڑائی کو آوے منافقوں کو نامہ لکھا کہ مقابلے مسجد قبا کے اپنے محلے میں ایک مسجد تیار کرو جس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی تبوک کو تشریف لے چلے مسجد بنانے والوں نے کہا کہ یارسول اللہ ہم ضعیف و ناتواں ہیں ہم نے ایک مسجد بنائی ہے اسمیں نماز پڑھئے آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب متوجہ لڑائی کے ہیں ہم پھرتے بار آویں گے جس وقت آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی سے پھرے اور قریب مدینہ کے پہونچے مسجد والوں نے پھر طلب کی حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوا اور آیت لائے کہ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِیْقًا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ط وَلَیَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ط وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اور جنہوں نے بنائی ہے مسجد واسطے ضرر دینے مسلمانوں کے اور واسطے قوت اپنے کفر کے اور

جُدائی ڈالنے درمیان مومنوں کے کہ مسجد قبا میں جمع ہوتے ہیں اور واسطے انتظاری اُس کسی کے لڑائی کی تھی اللہ سے اور پیغمبر اُس کے سے آگے بنانے مسجد کے سے کہ ابو عامر راہب ہے اور البتہ قسم کھاتے ہیں کہ نہیں ارادہ کیا ہم نے مگر نیکی کا کہ نماز اور ذکر خدا ہے اور اللہ شاہدی دیتا ہے کہ تحقیق منافق جھوٹ بولنے والے ہیں اپنی قسموں میں لَا تَقُمْ فِیْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ ؕ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ۝ نہ کھڑا ہو تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ اس کے کبھی نماز کو البتہ جو مسجد کہ بنائی گئی ہے اوپر پرہیزگاری کے پہلے دن سے لائق تر ہے کہ کھڑا ہووے تو نماز کو بیچ اس کے کہ مسجد قبا ہے اس مسجد میں ایسے مرد ہیں کہ دوست رکھتے ہیں پاکیزہ ہونے کو اور اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے پاکیزگی کرنے والوں کو فائدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول جو مدینے میں تشریف لائے محلہ قبا میں چودہ دن رہے اور بنیاد مسجد قبا کی ڈالی اور وہ اول مسجد مدینے کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی ہے اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سنیچر کے دن اس مسجد میں سوار پیادہ آتے تھے اور اسمیں نماز پڑھنا ثواب عمرے کا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد قبا والوں سے پوچھا کہ تم کیا پاکیزگی کرتے ہو کہ حق تعالےٰ نے تعریف تمہاری کی ہے جواب دیا کہ استنجے میں تین ڈھیلوں کے پیچھے پانی لیتے ہیں ہم اور جنابت سے سوتے نہیں ہیں اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ عَلٰی تَقْوٰی مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ عَلٰی شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ آیا جس کسی نے بنیاد ڈالی دین اپنے کی اوپر پرہیزگاری اور ڈرنے کے اللہ سے اور اوپر رضامندی اُس کی کے بہتر ہے یا وہ کوئی بہتر ہے کہ بنیاد رکھی دین اپنے کی اوپر کنارے دریا کے کہ نیچے سے وہ کنارا بسبب رَو پانی کے خالی ہو گیا ہے گرنے والا ہے کوئی دم کو پس گرا بنانے والا اُس مسجد کا آگ دوزخ کی میں سے اور اللہ سیدھی راہ نہیں دکھاتا ہے قوم ظالموں کو لَا یَزَالُ بُنْیَانُهُمُ الَّذِیْ بَنَوْا رِیْبَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ ع ہمیشہ ہوگی بنا اُن کی کہ بنائی ہے اُنہوں نے سبب شک اور نفاق کا مگر یہ کہ کٹ جاویں دل اُن کے کہ قتل ہو جاویں اور اللہ جاننے والا باحکمت ہے فائدہ روایت میں ہے کہ لیلۃ العقبۃ کی رات پچھتر آدمیوں نے مدینے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ یا رسول اللہ شرط کرو تم واسطے خدا کے اور واسطے اپنے جو چاہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے واسطے یہ شرط ہے کہ بندگی کرو اور شریک اسکا نہ کرو تم اور مجھکو رکھو جس چیز سے نگاہ رکھتے ہو تم جانوں اور مالوں اپنے کو اور اصحابوں نے عرض کی کہ اگر ہم قائم رہیں اوپر ان شرطوں کے جزا ہماری کیا ہے آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جزا بہشت ہوگی انصار نے کہا کہ خرید و فروخت ہماری سود مند ہوئی ہرگز نہ پھیریں گے ہم آگے کی آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ قف تحقیق اللہ تعالیٰ نے مول لیا ہے مومنوں سے جانوں ان کی کو اور مالوں ان کے کو ساتھ اس کے کہ واسطے اُن کے بہشت ہے وے لڑائی کریں کافروں سے اللہ کی راہ میں پس ماریں کافروں کو اور مارے جاویں ان کے ہاتھ سے وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ وعدہ دیا ہے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اوپر اس خریدنے کے وعدہ دینا سچ اور ثابت توریت اور انجیل اور قرآن میں اور کون بہت وفا کرنے والا وعدے اپنے کا اللہ سے ہے پس خوش ہو جاؤ تم ساتھ خرید اور فروخت اپنے کے کہ بیچا کیا ہے تم نے ساتھ اس کے اور وہ بیچنا وہی مطلب یابی بڑی ہے اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ بیچنے والے مومن توبہ کرنیوالے ہیں ہر دم بندگی کرنیوالے تعریف خدا کی کرنیوالے روزہ رکھنے والے یا سیر کرنے والے طلب علم کو رکوع کرنیوالے نماز میں سجدہ کرنے والے حکم کرنیوالے ساتھ نیکی کے اور منع کرنیوالے بُرائی سے اور نگاہ رکھنے والے واسطے حدوں اللہ کے کہ احکام ہیں اور خوشخبری دے تو اے محمد مومنوں کو فائدہ روایت میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد زیارت قبر اپنی والدہ شریفہ کے روتے ہوئے فرمایا کہ میں نے حق تعالےٰ سے اذن مانگا تھا زیارت کرنے قبر اپنی والدہ کا زیارت کا حکم ہوا اور اذن مانگا واسطے اسکے استغفار کرنے کا حکم نہ ہوا آیت نازل ہوئی کہ مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِیْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِیْ قُرْبٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ نہیں لائق ہے واسطے پیغمبر کے اور واسطے ان کے کہ ایمان لائے ہیں یہ کہ استغفار کریں واسطے مشرکوں کے اور اگرچہ ہوویں مشرک صاحب ناتے

کے بعد اُس کے کہ ظاہر ہو گیا اُنکو کہ تحقیق مشرک دوزخ والے ہیں **فائدہ** اور بعضوں نے کہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب کو
مرض موت میں وعدہ کیا تھا استغفار کرنے کا بعد نا امید ہونے ایمان اُس کے کے جسوقت ابوطالب کی وفات ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے استغفار
شروع کی اصحابوں نے دیکھا کہ آنحضرت ص ابوطالب کے واسطے استغفار کرتے ہیں ہم بھی واسطے باپ دادوں اپنے کے استغفار کریں اور حالانکہ ابراہیم خلیل
اللہ نے واسطے باپ اپنے کے استغفار کی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے چچا کے واسطے کرتے ہیں آیت نازل ہوئی کہ پیغمبر کو اور مومنوں کو روا
نہیں ہے کہ مشرکوں کیواسطے استغفار کریں وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ
تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ○ اور نہ تھی استغفار ابراہیم ؑ کی واسطے باپ اپنے کے مگر وعدے سے تھی کہ وعدہ کیا تھا ابراہیم ؑ نے استغفار کا باپ
اپنے کو یا آزر نے وعدہ کیا تھا ابراہیم کو ایمان لانے کا استغفار ابراہیم کی اسواسطے تھی پس جسوقت ظاہر ہوا ابراہیم ؑ کو کہ باپ میرا دشمن ہے واسطے اللہ
کے بیزاری کی باپ سے اور استغفار چھوڑ دی تحقیق ابراہیم بہت آہ کرنے والا تھا یعنی نرم دل برداشت کرنے والا تھا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا
بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ اور نہیں ہے اللہ کہ گمراہ کرے کسی قوم کو پیچھے اس کے کہ ہدایت کی ہے ان
کو جب تک کہ ظاہر کرے اللہ واسطے اُن کے جو چیز کہ پرہیز کریں اُس سے تحقیق اللہ ساتھ سب چیز کے اول آخر سے دانا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○ تحقیق اللہ واسطے اسی کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمینوں کی جلاتا
ہے اور مارتا ہے اور نہیں ہے واسطے تمہارے اے مسلمانو سوائے اللہ کے کوئی کارساز اور نہ مددگار لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○
البتہ تحقیق توبہ قبول کی اللہ نے اوپر پیغمبر کے کہ منافقوں کو حکم دیا تھا پیچھے رہنے کا اور توبہ کی اللہ نے اوپر مہاجرین ؓ اور انصار ؓ کے وہ لوگ کہ تابعداری
کی پیغمبر کی بیچ وقت تنگی کے پیچھے اس کے کہ قریب تھے کہ پھر جاویں دل ایک گروہ کے ان میں سے پس توبہ قبول کی اللہ تعالیٰ نے اوپر ان کے
تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ اُن کے مہربان بخشنے والا ہے **فائدہ** لشکر تبوک کا نام جیش العسرت ہے یعنی لشکر تنگی کا کہ دس آدمیوں کے پاس ایک اونٹ
تھا سواری کو اور تمام روز میں ایک چھوارہ دو آدمی کھاتے تھے اور پانی پیدا نہ تھا کہ باوجود کم ہونے اونٹوں کے اونٹ کو ذبح کرتے اور تراوت پیٹ اور
آنتوں اُس کے سے منہ اپنا تر کرتے تھے اور ہوا نہایت گرم تھی وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ اور توبہ قبول کی اللہ نے اوپر اُن تینوں کے کہ پیچھے ڈالے گئے تھے اور موقوف اوپر حکم خدا کے رہے تھے کہ آں حضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کوئی اُن سے بات نہ کرے چالیس دن کے بعد فرمایا کہ عورتوں اپنی سے دور رہیں جب تک کہ تنگ ہووے
اوپر اُن کے زمین باوجود کشادگی اپنی کے اور تنگ ہوئیں اوپر اُن کے جانیں اُن کی وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ
لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ اور یقین کیا انہوں نے کہ نہیں ہے غصے اللہ کے سے کوئی جائے پناہ کی مگر طرف اسی کے ہے پس توبہ کی اللہ نے ع ۲
اوپر اُن کے تاکہ یہ توبہ کریں تحقیق اللہ وہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے **فائدہ** پچاس دن کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اور توبہ اُنکی قبول ہوئی يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ○ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم ڈرو اللہ سے اور ہو جاؤ تم ساتھ سچ بولنے والوں کے مَا كَانَ لِاَهْلِ
الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ نہیں لائق ہے واسطے مدینے والوں کے اور
جو کوئی کہ آس پاس اُن کے ہیں بادیہ نشینوں سے یہ کہ پیچھے رہ جاویں حکم پیغمبر خدا کے سے اور نہیں لائق ہے کہ رغبت کریں ساتھ ذاتوں اپنی کے ذات پیغمبر کی سے
یعنے آپ آرام سے رہیں اور پیغمبر تکلیفیں اُٹھاویں **فائدہ** روایت میں ہے ابوحثمہ انصاری ؓ مدینے میں رہ گیا تھا بعد چند روز کے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم سفر کو گذرے اپنے گھر میں ایک دن آیا اور اُس روز نہایت گرمی دھوپ کی تھی اور دو جوروئیں رکھتا تھا ہر ایک اپنے دیوان خانے میں
بیٹھی تھی اور جھاڑو دے کر چھڑکاؤ کیا تھا اور کوزے ٹھنڈے تیار رکھے تھے اور طعام لذیذ پکایا تھا ابوحثمہ دروازے دیوان خانے کے پاس کھڑا ہوا اور
اپنی عورتوں کو دیکھا کہ یہ سامان کیا ہے کہا روا ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جنگل میں گرمی دھوپ کی سے حیران ہوویں اور ابوحثمہ سایے
میں ٹھنڈا پانی اور کھانا لذیذ کھاوے اور اپنی عورتوں کے ساتھ خوشی کرے قسم ہے اللہ کی کسی دیوان خانے میں آرام نہ پکڑونگا میں اور اُس

کھانے سے ہرگز نہ کھاؤں گا میں جبتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملوں پس کچھ اسباب لیا اور چلا منزل تبوک کو ساتھ لشکر کے ملا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وہ واجب ہونا متابعت پیغمبر کا بسبب اس کے ہے اگر پیغمبر کے ساتھ ہوتے نہ پہونچی اُن کو پیاس اور نہ دکھ اور نہ بھوک
بیچ راہ اللہ تعالیٰ کے اور نہیں روندتے ہیں اپنے پاؤں سے یا گھوڑوں کے سموں سے کتنی زمین روندی گئی گو کہ زمین کافروں کی ہے کہ غصے میں لاوے
کافروں کو اور نہیں پہونچتے ہیں دشمن کسی پہونچنے کو فتح اور شکست سے مگر لکھا جاتا ہے واسطے اُن کے ساتھ اُن کے اعمال نیک تحقیق اللہ ضائع نہیں
کرتا ہے مزدوری نیکی کرنے والوں کی وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
اور نہیں خرچ کرتے ہیں کوئی خرچ کرنا چھوٹا اور نہ بڑا اور نہیں کاٹتے ہیں کسی زمین کو چلنے میں جہاد کی طرف مگر لکھا جاتا ہے واسطے اُن کے تا یہ کہ جزا دیوے
ان کو اللہ نیک تر اُس چیز کی کہ عمل کرتے تھے فائدہ جسوقت لڑائی سے پیچھے رہنے والوں کے حق میں آیتیں ڈرانے کی نازل ہوئیں مومنوں نے قصد
کیا کہ آئندہ سے تمام لڑائی کو چلا کریں آیت نازل ہوئی کہ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا
فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝ اور نہیں ہیں مومن یعنی نہیں لائق ہے مومنوں کو کہ باہر نکلیں لڑائی کو تمام پس ع ۱۵ ۴
کیوں نہ باہر نکلا ہر فرقے سے ان میں سے ایک گروہ اور باقی شہر میں رہتے تا یہ کہ سیکھیں علم بیچ دین کے اور تا یہ کہ ڈراویں علم پڑھنے والے قوم اپنی کے
جسوقت پھریں وہ لڑائی سے طرف اُن کے شاید کہ وہ ڈریں يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو قتل کرو تم اُن کو کہ نزدیک تمہارے ہیں کافروں یہود گرد مدینے کے سے یا روم اور شام ربع
والوں سے اور چاہیے کہ پاویں کافر بیچ تمہارے غصے کو اور شجاعت کو اور جانو تم کہ تحقیق اللہ ساتھ پرہیزگاروں کے ہے وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ
مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖۤ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ جسوقت نازل کیجاتی ہے کوئی سورۃ قرآن
کی پس بعضا منافقوں سے وہ کوئی ہے کہ کہتا ہے ٹھٹھے اور انکار سے کہ کون سا تمہارا ہے کہ زیادہ کیا اُس کو اس سورۃ نے ایمان پس لیکن جو کوئی کہ ایمان لائے
ہیں پس زیادہ کیا اُن کو سورۃ نے ایمان اور خوش ہونیوالے ہیں وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا
وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اور لیکن جو کوئی کہ بیچ دلوں اُن کے کے بیماری نفاق کی ہے اور بعض اسلام کا ہے پس زیادہ کرتی ہے سورۃ اُن کو ناپاکی شک اور
نفاق کی اور مر گئے حسد سے اور وہ کافر ہیں اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝
آیا اور نہیں دیکھتے ہیں منافق کہ تحقیق وہ آزمائے جاتے ہیں اقسام بلاؤں اور بیماریوں سے بیچ ہر برس کے ایک بار یا دو بار پس توبہ نہیں کرتے ہیں
نفاق سے اور نہ وہ نصیحت پکڑتے ہیں وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ
بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ اور جسوقت نازل ہوتی ہے کوئی سورۃ قرآن کی کہ اس میں عیب منافقوں کا مذکور ہووے دیکھتا ہے بعضا اُن کا طرف بعضے کے
اشارے آنکھ کے سے ٹھٹھا کرنے کو اور آپس میں کہتے ہیں کہ آیا دیکھتا ہے تم کو کوئی مسلمانوں سے اگر مجلس سے باہر جاؤ تم جو دیکھتا ہو کوئی مسلمان تو بیٹھے
رہو اور نہیں تو اُٹھ جاؤ پس پھر جاتے ہیں مجلس پیغمبر کی سے پھیر دیا اللہ تعالیٰ نے دلوں اُن کے کو سمجھنے قرآن کے سے بسبب اسکے کہ تحقیق منافق
ایسی قوم ہے کہ نہیں سمجھتے حق کو کہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝
البتہ تحقیق آیا تم کو اے آدمیو پیغمبر ذاتوں تمہاری سے سخت ہے اوپر اس کے دکھ میں رہنا تمہارا حرص مند ہے اوپر اسلام تمہارے کے ساتھ مومنوں کے
مہربان بخشنے والا ہے فائدہ اور بعضوں نے لفظ عزیز کے اوپر وقف کیا ہے کہ صفت رسول کی ہے اور معنی علیہ ما عنتم کے یہ ہیں کہ اوپر اسکے ہے
جو چیز کہ گناہ کرو تم وہ تم کو قیامت کے دن بخشوائیگا کسی پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے دو نام اپنے نہیں دئے ہیں سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے کہ مہربان رؤف اور رحیم ہیں فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ پس اگر روگردانی کریں منافق ع ۶ ۵
مدد کرنے تیری سے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہہ تو کہ کفایت ہے مجھ کو اللہ تعالیٰ شر تمہارے سے نہیں ہے کوئی لائق خدائی کے مگر اللہ اوپر
اُسی کے توکل کیا ہے میں نے اور کام اپنا اسی کو سونپا ہے اور وہ پروردگار عرش بڑے کا ہے فائدہ اشارت ہے طرف کمال قدرت

اور نگہبانی حق تعالےٰ کی کہ عرش کو باوجود اس حکمت کے نگاہ رکھتا ہے کہ آٹھ ہزار ستون اور تین لاکھ قاعدے ہیں قاعدہ بمعنی پایہ کے ہے ایک قاعدے سے دوسرے قاعدے تک تین لاکھ برس کی راہ ہے اور تمام بھرے ہوئے ہیں فرشتوں صف باندھنے والوں سے جو ایسے عرش کو قدرت اپنی سے نگاہ رکھتا ہے مجھ کو بھی شر منافقوں سے پناہ میں رکھے گا کہ نگہبان اور مددگار بندوں کا ہے

سُوْرَةُ یُوْنُسَ مَکِّیَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَهِیَ مِائَةٌ وَّتِسْعُ اٰیَاتٍ

منزل ۳

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الٓرٰ قف۔ یہ حروف مقطعہ نام ہے سورۃ کا اور بعضے کہتے ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ میں ہوں اللہ بخشنے والا اور **بحر الحقائق** میں ہے کہ ہر حرف اشارہ ہے خدا کی طرف سے طرف پیغمبر علیہ السلام کے یعنی سوگند ہے ساتھ نعمت کے مجھکو کہ اوپر تیرے ازل سے ہے اور ساتھ لطف میرے کے جو ساتھ تیرے ہے اور ساتھ مہربانی میری کے خاص تیرے تئیں بیچ ابد کے ہے جواب قسم کا کیا ہے تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ یہ سورہ آیتیں قرآن کی رلی ہوئیں اوپر حکمت کے ہیں یا محکم ہیں کہ بیچ اُن کے شک اور اختلاف نہیں ہے یا یہ کہ کوئی اوپر بدلنے اسکے کے قادر نہ ہووے بت پرستوں قریش کے نے اظہار انکار کر کے کہا تعجب ہے کہ اللہ نے اوپر خلائق کے آدمیوں سے پیغمبر بھیجا اور وہ یتیموں ابوطالب کے سے ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط آیا ہے خاص آدمیوں کو تعجب وہ کہ ہم وحی کرتے ہیں طرف ایک مرد کے جنس اُن کی سے اور مضمون وحی ہماری کا کیسا ہے کہ ڈراتو آدمیوں کو عذابوں سے خدا کے اور خاص کیا خوشخبری کو ساتھ اہل ایمان کے اسواسطے کہ اہل کفر کو وہ صفت کہ سبب خوشخبری کی ہووے نہیں ہے اور خوشخبری دے اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں ساتھ اُس کے خاص اُن کو ہے آگے چلنے والا نیک نزدیک پروردگار اُن کے کے یعنی ایمان اور طاعت اور رکھتے ہیں قدم صدق کہ بیچ اُس کے زوال نہیں ہے یا ایمان صادق ہے یا راضی ہونا اللہ کا یا دعا فرشتوں کی بیچ حق اُن کے کے یا عمل اچھے کہ آگے سے پہونچیں یا ولد صالح کہ آگے اُن سے گذر گیا یا شفاعت کرنے والا صادق کہ مراد پیغمبر علیہ السلام ہیں اور **عَيْنُ الْمَعَانِي** میں فرمایا ہے کہ حضرت پیغمبر علیہ السلام سے معنی قدم صدق کے پوچھے فرمایا کہ ہِیَ شَفَاعَتِیْ تَوَسَّلُوْنَ بِیْ اِلٰى رَبِّكُمْ یعنے یہ شفاعت میری وسیلے دار ہوں میرے کو طرف پروردگار تمہارے کے اور مقرر ہے کہ گنہگار دل تباہ روزگار کوئی وسیلہ واسطے بخشش کے برابر شفاعت آنحضرت کے نہیں ہے قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝ کہا کافروں نے بعد آنے پیغمبر کے تحقیق کہ یہ مرد البتہ جادو کرنے والا ظاہر ہے اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ط مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ط ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ط اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ تحقیق کہ پروردگار تمہارا اللہ ہے وہ اللہ کہ ساتھ قدرت بے عجز کے اور حکمت بے قصور کے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمینوں کو کہ بزرگ تر پیدائش دنیا کی سے ہیں بیچ اندازے چھ دن کے دنوں دنیا کے سے پس غالب ہوا اوپر عرش کے کہ مخلوق اعظم ہے بناتا ہے کام دونوں جہانوں کے اوپر خواہش حکمت کے نہیں ہے کوئی شفاعت کرنے والا دن قیامت کے مگر پیچھے حکم دینے اللہ کے سے کہا اس کو حکم دیوے شفاعت کرنے کا پس اس کلام سے معلوم ہوا کہ شفاعت بتوں کی کہ بت پرست کہتے ہیں سب غلط ہے وہ اللہ کہ موصوف ساتھ صفت پیدا کرنے کے اور تدبیر کے ہے پروردگار تمہارا ہے نہ سوائے اس کے پس اسکو ساتھ یگانگی کے بندگی کرو تم آیا نصیحت نہیں پکڑتے ہو یا فکر نہیں کرتے ہو کہ لائق عبادت کے وہ ہے نہ بت تمہارے اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ط وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ط اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ط طرف اُس کے ہے بازگشت تم سب کی پس تیار ہو جواب سوال اُس کے کو وعدہ دیا تم کو اللہ نے دعدہ دینا سچا تحقیق کہ اللہ نے پیدا کیا پہلی بار خلق کو پس پیچھے مرنے کے زندہ کرے خلق کو اور مقصود پیدا کرنے سے اور پھر جلانے سے ثواب اور عذاب ہے جیسے فرمایا تو جزا دیوے اُن کو کہ ایمان لائے ہیں اور عمل اچھے کئے ہیں ساتھ عدل اپنے کے یا بدلہ کرے اُن کو ساتھ عدل اُنکے کے یعنی ساتھ رعایت اس عدل کے بیچ کاموں کے ہووے یا ساتھ ایمان اُن کے کے اسواسطے کہ ایمان عدل قوی ہے اور بمقابلے ایمان کے شرک ظلم بڑا ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے خاص اُن کو ہے پینا پانی گرم دوزخ کا سے کہ جسوقت پیویں انتڑیاں اُن کی ٹکڑے ٹکڑے

ہوویں اور ان کو ہووے عذاب دکھ دینے والا کہ تفاوت نہ پاوے بسبب اس کے کہ تھے ساتھ خدا اور رسول کے کفر کرتے هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاۗءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ اللہ وہ ذات پاک ہے کہ ساتھ قدرت کاملہ کے کیا آفتاب کو صاحب روشنی کا اور چاند کو صاحب نور کا علما اوپر اس کے ہیں کہ اگر روشنی ذاتی ہووے ضیا ہے اگر عارضی ہووے نور ہے اور انوار میں لایا ہے کہ اس آیت میں تنبیہ ہے ساتھ اس کے کہ آفتاب بالذات روشن ہے اور چاند عارضی روشنی رکھتا ہے اور تقدیر کیا ہے یعنی اندازہ کیا ہے ہر ایک اس کے کو یعنی چاند اور سورج کو منزلیں اوپر آسمان کے اور مشہور زیادہ ہے کہ اندازہ کیا آفتاب کو منزلیں اٹھائیس کہ مشہور ہیں اور چاند کو اندازہ آٹھ پہر کا کہ قطع منزل کرتا ہے تو جانو تم شمار برسوں کا اور تو جانو تم حساب وقتوں کا مہینے اور دنوں سے بیچ معاملوں اپنے کے نہیں پیدا کیا اللہ نے جو کچھ کہ مذکور ہوا مگر ساتھ راستی کے اور کہتے ہیں یا اس جگہ بمعنی لام کے ہے یعنی مگر واسطے بیان قدرت کے روشن کرتا ہوں ہیں یا بیان کرتا ہے اللہ نشانیوں قدرت اپنی کو واسطے اس گروہ کے کہ جانتے ہیں یعنی اس میں اندیشہ کرتے ہیں اور اس سے نفع لیتے ہیں اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝ تحقیق کہ بیچ آنے جانے رات کے اور دن کے پیچھے ایک دوسرے کے یا مخالفت آنکی میں روشنی اندھیری سے اور بیچ اس چیز کے کہ پیدا کی ہے اللہ نے بیچ آنے جانے رات کے اور دن کے البتہ نشانیاں ہیں اوپر موجود ہونے بنانے والے کے اور وحدانیت اس کی کے خاص اس گروہ کو کہ ڈریں عقوبت احوال کے سے اور خاتمہ کاموں کے سے یعنی حال اول و آخر کے سے اندیشہ کریں اور رسوائی حشر کی سے ڈرنے والے ہوویں اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا تحقیق وہ لوگ کہ امید نہیں رکھتے ہیں دیدار ہمارے کو یعنی منکر ہیں آخرت کو کہ جگہ دیدار کی ہے اور خوش ہوویں ساتھ زندگانی دنیا کے اور پسند کیا اس کو اور آرام پکڑا ساتھ اس کے یعنی ہمت اپنی کو اوپر لذتوں فانی کے مصروف کیا اور نعمتوں بہشت کی سے اور لذتوں ہمیشگی کی سے غافل ہوئے یا یہ کہ بیچ دنیا کے ساکن ہوئے اس طرح کہ گویا ہرگز یہاں سے رحلت نہ کریں گے اور نہ جانا کہ ہر دم اور ہر لحظہ ہاتھ اجل کا نقارہ کوچ کا بجاتا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اور وہ لوگ کہ وہ آیتوں کتاب ہماری سے یا دلیلوں صنعت ہماری سے بے خبر ہیں اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ وہ گروہ کہ یاد کیا گیا جگہ رہنے انکے کی آگ دوزخ کی ہے بسبب اس چیز کے کہ کسب کرتے تھے اس کو گناہوں سے یعنی کفر اور شرک اور نفاق سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ اور تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور کئے ہیں کام اچھے راہ دکھلا دیگا پروردگار ان کا بیچ آخرت کے ساتھ نور ایمان انکے کے ساتھ راہ بہشت کے یا بسبب ایمان کے ان کو راہ دکھا دے گا ساتھ چلنے اس راہ کے کہ پہونچانے والی حقیقت کی ہووے جاری ہیں نیچے محلوں اس کے سے نہریں پانی کی بیچ باغوں نعمت کے دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ بلانا بہشتیوں کا خاص اللہ کو بیچ بہشت کے اس وقت کہ جو کچھ آرزو ان کی ہووے مانگیں وہ ہے کہ کہیں ساتھ پاکی کے یاد کرتے ہیں ہم تیرے تئیں اے بار خدایا اور یہ ذکر واسطے لذت اٹھانے کے ہووے نہ واسطے عبادت کے اور جب یہ کلمہ کہیں جو کچھ خواہش ان کی ہووے حاضر ہووے نزدیک ان کے اور درود ان کا آپس میں بیچ بہشت کے یا درود اللہ کا یا درود فرشتوں کا اوپر ان کے سلام ہووے وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور آخر دعا ان کی وہ ہووے کہ کہیں سب تعریفیں خاص اللہ کو ہیں کہ پروردگار عالموں کا ہے اور کہتے ہیں جب مسلمان بہشت میں داخل ہوویں اور انوار عظمت کا اور بزرگی اس درگاہ کی دیکھیں زبان ساتھ تعریف اللہ کے اور تسبیح فرشتوں کے کھولیں اور فرشتے یا اللہ اوپر ان کے سلام کہیں اور ساتھ طرح طرح کی کرامات کے اور بلندی مقاموں کے خوشخبری دیویں اور البتہ لذت تسبیح اور حمد کی ان کے تئیں سب لذتوں بہشت کی سے زیادہ پسند آوے عین المعانی میں لایا ہے کہ ایک نے پردہ نشینوں حرم محترم حضرت رسالت پناہ علیہ السلام کے سے بند ایک قیدی کا ڈھیلا کیا اور وہ قیدی بھاگا حضرت رسالت پناہ نے وہ خبر پا کر اوپر اس بند کھولنے والے کے نفرت کی خدائے تعالیٰ نے آیت بھیجی وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ۭ اور اگر شتابی کرے اللہ واسطے آدمیوں کے بیچ قبول کرنے دعائے بد کے جیسے دوڑنا ان کا ہے ساتھ شتابی قبول کرنے دعا اچھی کے البتہ دور کیا جاوے طرف ان کے وقت مقرر ان کا اور ہلاک ہوویں یعنی ہم اگر دعا برائی کی ساتھ ان کے شتابی قبول

ع ۲

کریں جیسے دعا بھلائی انکی کی کرتے ہیں ہم وہ شتابی ہلاک ہو دیں حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے خدا پکڑتا ہوں میں نزدیک تیرے ایک عہد کہ خلاف نہ فرماوے تو اس عہد میں کہ تحقیق میں آدمی ہوں پس جس مومن کو کہ خفا کروں میں یا گالی دوں میں یا لعنت کروں میں یا ماروں میں اس کو بیچ حق اسکے کے دعائے خیر کر اور سبب پاکی اس کی کا کہ گناہوں سے اور وسیلہ قرب کا کہ دن قیامت کیساتھ اس کے کہ تقرب کرے بیچ درگاہ تیری کے بعضے تفسیر والوں نے کہا ہے کہ کافر ساتھ اترنے عذاب کے شتابی کرتے تھے یہ آیت آئی کہ ہم بیچ اس عذاب کے کہ وہ مانگتے ہیں شتابی نہیں کرتے ہیں فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ پس چھوڑیں ہم ان لوگوں کو کہ امید نہیں رکھتے دیدار ہمارے کی یعنی ساتھ قیامت کے ایمان نہیں لاتے بیچ بے راہی ان کی کے مہلت دیتے ہیں ہم ان کو تو بیچ گمراہی کے سرگرداں جاتے ہیں وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ اور جسوقت پہونچے ساتھ آدمی کے سختی اور دکھ مراد کافر مطلق ہیں یا ولید بن مغیرہ یا عتبہ بیٹا ربیعہ کا اور برتقدیر جب سختی اس کو پہونچے بلاوے ہم کو ساتھ اخلاص کے اسوقت کہ تکیہ کیا ہووے اوپر پہلو اپنے کے یعنی پڑا ہوا ہووے بچھونے پر اس دکھ سے یا بیٹھا ہوا یا کھڑا غرض جس حال میں ہووے دعا مانگے ہم سے فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ پس جسوقت دور کریں ہم دکھ اور سختی اس کی واسطے اخلاص اس کے کے بیچ دعا کے جاوے اوپر اسی راہ کے کہ تھا کفر سے یا پھر طرف دعا کے رجوع نہ کرے گویا کہ اس نے نہیں بلایا ہم کو واسطے دور کرنے دکھ کے کہ پہونچا اس کو اسی طرح زینت دی ہے واسطے حد سے گذرنیوالوں کے اس چیز کو کہ عمل کرتے ہیں وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ اور البتہ تحقیق کہ ہلاک کیا ہم نے اہل قرنوں کو آگے تم سے اے مکے والو اسوقت کہ ستم کیا انہوں نے ساتھ جھٹلانے پیغمبروں کے اور حالانکہ آئے تھے ساتھ ان کے پیغمبر ان کے ساتھ حجتوں روشن کے یا معجزوں ظاہر کے اور نہ تھے وہ کہ ایمان لاتے اگر ہلاک نہ ہوتے اور جیتے رہتے جیسے کہ انکو جزا دی ہم نے ساتھ ہلاک ان کے کے واسطے جھٹلانے پیغمبروں کے اسیطرح جزا دویں گے ہم گروہ مشرکوں کو مکے کے رہنے والوں سے کہ جھٹلانا پیغمبر ہمارے کا کرتے ہیں ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ پس گردانا ہم نے تم کو اے گروہ کہ محمد ساتھ تمہارے مبعوث ہیں جانشین گذرے ہوؤں کا بیچ زمین کے پیچھے قرنوں سے کہ ہلاک ہوئے تو دیکھیں ہم کہ کیونکر عمل کروگے تم بھلائی اور برائی سے تو ساتھ تمہارے موافق عملوں تمہارے کے معاملہ کریں ہم تحقیق بدلے نیکی کے نیکی اور بدلے بدی کے بدی ہے جہان آئینہ فعل ست گوئی ٭ کہ در وی ہر چہ کردی می نماید ٭ اگر کردی نکوئی نیک بینی ٭ دگر بد کردہ بد پیش آید ٭ اور بیچ حدیث کے ہے کہ بعضے کافروں قریش کے نے کہا ساتھ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک آیت لا کہ سادات عرب کو بندگی لات اور عزی کی سے باز نہ رکھے اور برائی بتوں کی اسمیں نہ ہووے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَاۤ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ اور جب پڑھی جاویں اوپر مشرکوں کے ہماری آیتیں یعنی قرآن بیچ اس حال کے کہ واضح ہے کہیں وہ لوگ کہ امید نہیں رکھتے پہونچنے سے ساتھ ہمارے یا نہیں ڈرتے وعدے ہمارے سے یعنی مشرک بعد سننے قرآن کے کہتے ہیں خاص پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ لا قرآن سوائے اس کے کہ اوپر ہمارے پڑھتا ہے تو بدل کر قرآن کو یعنی جگہ آیت عذاب کے آیت رحمت کی لکھ اور غرض ان کی وہ تھی کہ آں حضرت تابعداری خواہش انکی کی کریں اور وہ ان کو الزام کریں اللہ نے فرمایا قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ان کے نہیں لائق ہے مجھ کو کہ بدل کروں میں قرآن کو آگے دل اپنے کے سے یعنی خود بخود قدرت نہیں رکھتا میں کہ قرآن کو بدل کروں اور اسمیں کمی زیادتی سے داخل کروں میں تابعداری نہیں کرتا میں مگر اس چیز کو کہ وحی کی جاتی ہے طرف میرے حق تعالیٰ کیطرف سے بغیر کمی زیادتی کے تحقیق کہ میں ڈرتا ہوں اگر گنہگار ہوں میں پروردگار اپنے کا ساتھ بدل کرنے قرآن کے عذاب دن بڑے کے سے کہ قیامت ہے قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر چاہتا اللہ نہ پڑھتا میں جو کچھ کہ اترا ہے اوپر تمہارے اور نہ تم کو جاننے والا کرتا اللہ ساتھ قرآن کے پس اثر فضل اور رحمت اس کے کا ہے کہ مجھکو حکم کیا ساتھ پڑھنے کے اور تم کو دانا کیا ساتھ سمجھنے اس کے کے پس تحقیق کہ دیر کی میں تے درمیان تمہارے عمر بڑی کہ مراد چالیس برس ہیں آگے اترنے قرآن کے سے یعنی بیچ مدت

کے کہ پیغمبر نہ تھا میں نہ میں قرآن پڑھتا تھا اور نہ تم دانا تھے ساتھ اُس کے آیا پس کیوں نہیں دریافت کرتے تم کہ وہ کوئی کہ چالیس برس درمیان تمہارے رہا اور علم نہ پڑھا ہووے اور ساتھ کسی عالم کے صحبت نہ کی ہووے وہ کلام اوپر تمہارے پڑھتا ہے کہ صاف گو عرب کے فصاحت اس کلام کی سے حیران ہیں البتہ بیچ اس صورت کے تامل چاہئے کہ نا کہ وہ شخص کہ جاہل محض ہوئے قرآن جیسا کلام کیونکر بناوے یعنی قرآن معجزہ رسالت کا اور وسیلہ دلالت کا ہے مضمون آیت گذری ہوئی کا ہے کہ میں جھوٹ نہیں جوڑتا اوپر اللہ کے بیچ تغیر و تبدل کرنے قرآن کے اور تم جھوٹ جوڑتے ہو کہ قرآن کو کلام میرا جانتے ہو فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ پس کون ہے ظلم کرنے والا زیادہ اُس سے کہ بہتان کرے اور جھوٹ جوڑے اوپر اللہ کے جھوٹ گو یا جھٹلاوے آیتوں اُس کی کو اور ساتھ اُن آیتوں کے کافر ہووے تحقیق کہ نجات نہ پاویں گنہگار یعنی کافر وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اور پوجتے ہیں سوائے اللہ کے اُس چیز کو کہ نہ نقصان پہونچاوے اوپر اُن کے اگر عبادت اُس کی چھوڑ دیویں اور نہ فائدہ پہونچاوے ساتھ اُن کے اگر سب وقت پرستش اُس کی کریں اس واسطے کہ اللہ اُن کے پتھر ہیں اور پتھر اوپر پہونچانے نفع اور نقصان کے قدرت نہ رکھیں اور حالانکہ اللہ چاہیے کہ قدرت عذاب ثواب دینے کی رکھتا ہووے تو بندے ساتھ پانے نفع کے اور دور ہونے نقصان کے اُس کو بندگی کریں اور کہتے ہیں بندے بتوں کے کہ یہ بُت شفاعت کرنے والے ہمارے ہیں نزدیک اللہ کے یعنی دنیا کے کاموں میں شفاعت ہماری کرتے ہیں اور خدا سے درخواست کرتے ہیں تو مشکلیں ہماری آسان ہوتی ہیں اور اگر بالفرض بعد مرنے کے اُٹھنا ہووے اور قیامت بھی ہووے موافق اعتقاد مسلمانوں کے خدا سے درخواست کریں اور عذاب سے چھڑاویں قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا خبر کرتے ہو تم اللہ کو ساتھ اُس چیز کے کہ نہیں جانتا بیچ آسمانوں کے اور نہ بیچ زمین کے یعنی کہتے ہو تم کہ خدا کو شریک ہیں اور شفاعت بتوں کی ثابت کرتے ہو اور اللہ کہ جاننے والا ہے سب علم کا اس کو نہیں جانتا پس معلوم ہوا کہ شریک نہیں ہے اور شفاعت نہ ہووے گی پاک ہے اللہ تعالٰے اور بلند ہے اُس چیز سے کہ وہ شریک اس کو رکھتے ہیں وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً اور نہ تھے آدمی مگر ایک گروہ یعنی متفق اوپر دین اسلام کے بیچ زمانہ آدم علیہ السلام کے یا بعد واقع ہونے طوفان کے کہ سوائے نوح علیہ السلام کے اور اہل کشتی کے کوئی نہ تھا یا متفق تھے اوپر کفر کے بیچ زمانہ پیغمبر پیغمبر ہونے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ پس اختلاف کیا بسبب رسولوں کے یعنی بعضے ایمان لائے اور بعضے کافر رہے یا عرب اوپر دین اسمٰعیل علیہ السلام کے ایک تھے پس اختلاف کرنے والے ہوئے بسبب عمرو بیٹے لحیی کے کہ احکام جاہلیت کے اُس نے نکالے تھے اور نہ کلمہ ہے کہ آگے پکڑے ہے پروردگار تیرے سے یعنی حکم ازلی واقع ہوا ہے ساتھ تاخیر عذاب کے وگرنہ البتہ حکم کیا جاتا درمیان اُن کے بیچ اُس چیز کے کہ وہ اختلاف کرتے تھے یعنی عذاب آتا اور باطل جاننے والے ہلاک ہوتے اور سچ جاننے والے رہتے وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ اور کہتے ہیں زبون جاننے والے آیتوں کے یعنی مشرک مکے کے کیوں اُتارا نہ گیا اوپر محمد کے معجزہ پروردگار اُس کے سے اُن معجزوں سے کہ ہم طلب کرتے ہیں فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ ع پس کہہ تو اے محمد جواب میں اُن کے کہ اُترنا آیتوں کا غیب ہے اور بے شبہ سوائے اس کے نہیں ہے کہ علم غیب کا خاص اللہ تعالیٰ کو ہے۔ پس تم انتظار کرو تحقیق کہ میں بھی ساتھ تمہارے انتظار کرنے والوں سے ہوں تو دیکھوں میں کہ عذاب اوپر تمہارے آوے یا آیتیں کہ مانگتے ہو تم واقع ہوویں وَاِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْۤ اٰيَاتِنَا ؕ اور جس وقت چکھاویں ہم آدمیوں کو یعنی اہل مکے کو تندرستی پیچھے بیماری کے کہ پہونچی ہووے اوپر اُن کے یا کشائش بعد تنگی کے اور قحط کے جب دیکھے تو اُن کو ایک مکر ہے بیچ آیتوں ہماری کے یعنی طعن کریں بیچ آیتوں کے اور مکر کریں بیچ حق پیغمبر کے لائے ہیں کہ اہل مکہ سات برس بیچ بلا قحط کے گرفتار تھے جس وقت رحمت الٰہی نے اس بلا کو دور کیا ساتھ بُرائی کلام الٰہی کے اور قصد حضرت رسالت پناہی کے مشغول ہوئے حق تعالے نے فرمایا قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝ کہہ اے محمد کہ اللہ شتاب زیادہ ہے مکر سے بیچ پہونچانے جزا مکر کے ساتھ تمہارے ہے یعنی پہلے ظاہر ہونے مکر تمہارے کے ساتھ آنے عذاب کے اوپر تمہارے حکم کریگا تحقیق کہ بھیجے ہوئے ہمارے یعنی فرشتے نگہبان لکھتے ہیں جو کچھ کہ اندیشہ کرتے ہو تم مکر سے اور پیچھے اُس کے کہ تدبیر پوشیدہ تمہاری فرشتوں

ہمارے سے چھپی ہوئی نہیں ہے اور پر ہمارے کب پوشیدہ رہے گی اور مضمون اس کلام کا ثابت کرنیوالا بدلہ کا ہے هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُکُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ حَتّٰٓی اِذَا کُنْتُمْ فِی الْفُلْکِ ۚ وَجَرَیْنَ بِہِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَۃٍ وَّفَرِحُوْا بِہَا جَآءَتْہَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَہُمُ الْمَوْجُ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّہُمْ اُحِیْطَ بِہِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ۚ اللہ وہ ذات پاک ہے کہ چلاتا ہے اور قدرت راہ چلنے کی دیتا ہے تمہارے تئیں بیچ خشکی کے ساتھ چارپائے کے جیسے گھوڑا اور اونٹ تری کے ساتھ سواری خشک کے جیسے ناؤ تو جسوقت تک ہو تم بیچ کشتی کے اور کشتیاں جاتی ہیں ساتھ اُن لوگوں کے کہ بیچ اُن کے ساتھ باؤ اچھی کے کہ آہستہ چلے اور خوش ہوئے وہ ساتھ اُس باؤ کے اور ناگاہ آوے اوپر اس کشتی کے آندھی کہ دریا کو بیچ شور کے لاوے اور آویں ساتھ اُن کے امواج دریا کی ہر مکان سے یعنی چپ و راست اور آگے پیچھے کشتی کے سے اور یقین کریں وہ کہ گھیرا ہے بلاؤں نے خاص اُن کو سب طرف سے بلاویں اور دُعا کریں اللہ کو ساتھ دُور کرنے اُس بلا کے بیچ اس حال کے کہ پاک کرنیوالے ہوویں دین کو واسطے اللہ کے یعنی ڈر سے دین اپنا خالص کریں اور دانائی اصلی ظاہر ہوئے اور عارضہ نفسانی اور شیطانی دور ہووے اور کہیں لَئِنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ ہٰذِہٖ لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ ۝ اگر ہم کو نجات دیوے تو ان ہولوں سے اور بلاؤں سے البتہ ہوویں ہم شکر کرنیوالوں سے خالص نعمت نجات کو فَلَمَّآ اَنْجٰہُمْ اِذَا ہُمْ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُکُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا پس جسوقت چھڑاوے ان کو اس چیز سے کہ ڈرتے ہیں جب دیکھے تو اُن کو ستم کرتے ہیں بیچ زمین کے اور دوڑتے ہیں اوپر اُن ہی کاموں کے کہ تھے اوپر اُس کے شرک اور فساد سے تاکید ہے بغیر حق کا لفظ یعنی فساد اُن کا بغیر حق ہے اے آدمیو سوائے اس کے نہیں ہے کہ ستم تمہارا اوپر نفسوں تمہارے کے ہے یعنی وبال اس کا تمہاری طرف پھرنے والا ہے ع ہر کہ او بدی کند بے شبہہ با خود می کند ❊ فائدہ مندی زندگانی دنیا کی ہے یعنے ستم اور بیدادی تمہاری دو تین روز کی منفعت ناپائیداری ہے لذات اُس کی شتاب گذر جاوے اور عقوبت اُس کی ہمیشہ رہے ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُکُمْ فَنُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ پس طرف ہمارے بازگشت تمہاری ہے بیچ قیامت کے پس خبر کروں میں تم کو ساتھ اُس چیز کے ہو تم عمل کرتے اور مناسب اُس کے جزا دوں گا اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰہُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِہٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْکُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰٓی اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَہَا وَازَّیَّنَتْ وَظَنَّ اَہْلُہَآ اَنَّہُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْہَآ ۙ اَتٰہَآ اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْ نَہَارًا فَجَعَلْنٰہَا حَصِیْدًا کَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ سوائے اس کے نہیں کہ مثل زندگی دنیا کی بیچ شتاب جانے کے مانند پانی کے ہے یعنی مینھ کے کہ ہم نے نیچے بھیجا اُس کو آسمان سے یا ابر سے پس ملے ساتھ اُس پانی کے گھانس اُگی ہوئی زمین سے اُس چیز سے کہ کھاتے ہیں آدمی مانند اناجوں کھانے کے اور میووں کے اور اُس چیز سے کہ کھاتے ہیں چارپائے مانند گھانس کے اُسوقت تک کہ پکڑا اُس زمین نے لباس اپنا اور آراستہ ہوئی ساتھ محصولوں گوناگوں کے آدمیوں رنگارنگ کے اور یقین کیا اُس زمین والوں نے یہ کہ وہ قادر ہیں اوپر کاٹنے گھانس اور چننے میووں کے ناگاہ آیا ساتھ اُس زمین کے عذاب ہمارا یعنی حکم ہمارا ساتھ خرابی اُس کی کے پہونچا رات کو یا دن کو پس گردانا ہم نے اُس کھیتی کو مانند اُس چیز کے کہ کٹی ہوئی ہووے یا جڑ سے اُکھڑی ہوئی گویا کہ کچھ نہ تھا کل کے دن کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ۝ اسی طرح کہ بیچ اس تمثیل کے بیان کیا ہم نے جُدا کرتے ہیں ہم اور روشن کہتے ہیں ہم دلیلوں قدرت کی کو واسطے اُس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں بیچ ضرب المثل کے اور ساتھ اُس کے فائدہ اٹھاویں یہ تشبیہ بنائی ہوئی ہے حال دُنیا کو بیچ قطع ہونے نعمتوں کے اور دُور ہوتے مال کے اور ظاہر ہونے ادبار کے پیچھے زیادتی اقبال کے سے تشبیہ کرتا ہے ساتھ حال گھانس زمین کے کہ پیچھے تازگی اور نراوت کے خشک اور بے رونق ہوتی ہے مثل دنیا کے نوازش دولت کی ہے اور انتہا اُس کا گذارش اور نکبت ہے اور کہا ہے دنیا مانند پانی مینھ کے ہے درمیان اس مثال کے قول بہت ہیں اور کشف الاسرار میں لایا ہے کہ تشبیہ دُنیا کی ساتھ پانی مینھ کے اس جہت سے ہے کہ مینھ ساتھ تدبیر اور حیلے آدمی کے ابر سے بلکہ ساتھ تقدیر اللہ تعالےٰ کے منہ دکھلاوے مال دنیا کا بھی ساتھ سعی اور تلاش اور مکر آدمی کے جمع نہ ہوئے بلکہ ساتھ حکم اللہ کے ہاتھ آوے جیسے کہ کہا ہے ؎ رزق مقسوم ست وازاول مقرر کردہ اند ❊ ہیچ کس را بیش ازاں حاصل نمے گردد بجہد ❊ بہر چہ مے آید زبیش و کم بداں خورسند باش ❊ کانچہ خواہی ز آسماں حاصل نمے گردد بجہد ❊ اور دوسرے یہ کہ پانی مینھ کا جب تک کہ جاری ہووے پاکیزہ ہے اور جب ایک جگہ مدت تک رہے رنگ اور بو اور مزہ صورت اُس کی بدل جاوے فائدہ اور نفع اس سے جاتا رہے مال دُنیا کا بھی جب تک بسبب اتفاق جوانمردوں کے دست بدست رواں رہے پسندیدہ اور مقبول ہوئے اور جسوقت بیچ تنگی بخیلوں کے ہے بڑا بلکہ بدتر ہے جیسے موری

رومؒ نے مثنوی میں فرمایا ہے ؎ مال چوں آب ست وتا باشد رواں ٭ فیضہا یابند ازوے مردماں ٭ چند روزی چوں کند یک جا درنگ ٭ گندہ بے حاصل ست وتیرہ رنگ ٭ اور عشرات حمیدی میں فرمایا ہے کہ وجہ تیسری وہ ہے کہ جسوقت پانی مینہ کا ساتھ اندازے کے اور موافق حاجت کے آوے سبب آرام لوگوں کا ہووے لیکن جب اندازہ اور حد سے گذرے واسطہ خرابی عالم کا اور سرگردانی بنی آدم کا ہووے مال دنیا کا بھی جب تک موافق احتیاج کے ہاتھ آوے مقاصد دین اور دنیا کے رواں ہوویں اور فائدہ اُس کا دور اور نزدیک پہونچے لیکن جب زیادہ خزانے اور ڈھیر ہوویں سبب ترکیب گناہ کا ہووے اور دوسرے یہ کہ مینہ جو ساتھ درخت گل بوٹے کے پہونچے تراوت اور لطافت اُس کی زیادہ کرے اور جو خاربن میں پہونچے حدت اور شوکت اُس کی بڑھاوے اسی طرح مال دنیا کا اگر نیک بخت کو پہونچے نیکیاں زیادہ کرے اور اگر مفسد کے ہاتھ آوے فساد اور عناد اُس کا زیادہ پکڑے تمثیلیں اس آیت میں بہت ہیں تفسیر حسینی میں دیکھئے تفسیر میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ بندوں کو طرف دنیا کے نہیں بلاتا کہ جگہ آفت کی ہے بلکہ بلاتا ہے طرف اُس جہان کے منزل سلامتی کی ہے سب خوفوں سے کہ فرمایا وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ اور اللہ بلاتا ہے بندوں اپنے کو طرف سلامتی کے کہ بہشت ہے یعنی بلاتا ہے ساتھ عمل کے کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہووے اور بہشت کو دار السلام اسواسطے کہا کہ درود فرشتوں کا اوپر اہل بہشت کے یا درود بہشتیوں کا اوپر ایک دوسرے کے سلام ہے یا سلام نام اللہ کا ہے اور فصول میں لایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بلاتا ہے بندوں کو اُس جہان سے کہ اول اسکا بکا ہے اور اوسط اس کا عنا ہے اور آخر اس کا فنا ہے طرف اس جہان کے کہ اول اُس کا عطا ہے اور میانہ اُس کا رضا ہے اور انتہا اُسکا لقا ہے سب کو طرف بہشت کے بُلاتا ہے وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور راہ دکھاتا ہے جس کسی کو کہ چاہتا ہے طرف راہ سیدھی کے کہ انتہا اُسکا دار السلام ہووے گھر آخرت کا اور وہ اسلام ہے یا راہ سنت کی اے عزیز یہ دعوت یعنی بلانا عام ہے ساتھ رہنمائی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہدایت خاص ہے وابستہ ساتھ توفیق الٰہی کے شیخ الاسلام نے فرمایا ہے سب کو بُلاتا ہے تو کس کو اوپر مسند قبول کے بٹھلاوے ع تا یار کرا خواہد و میلش بکدام ست لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ خاص اُن لوگوں کو کہ نیکی کی انہوں نے یعنی ایمان لائے ثواب نیک اور بدلہ نیک ہے یعنی بہشت اور زیادتی بدلے سے کہ ساتھ فضل اور کرم کے عطا کرے اور کہتے ہیں نیکی کی جزا نیکی ایک ہے اور زیادہ یہ کہ ایک نیکی کے بدلے دس دیوے یا زیادہ یا حسنیٰ مغفرت ہے اور زیادہ رضامندی اللہ تعالیٰ کی مدارک میں لایا ہے کہ زیادہ محبت ہے بیچ دلوں بندوں کے یا جو کچھ دنیا میں عطا کرے اور بیچ آخرت کے حساب نہ کرے اور بعضے کہتے ہیں حسنیٰ ایک ابر ہے کہ اوپر اہل بہشت کے گذرے جو کچھ چاہیں اوپر اُنکے برسے اور محقق سارے اوپر اس کے ہیں کہ زیادہ دیدار پروردگار ہے نہ محض کرم سے بہشتیوں کو دیوے وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور نہ ڈھانکے مُنھوں بہشتیوں کے گرد اور غبار اور نہ خواری یعنی اثر خواری کا اوپر اُن کے نہ ہووے وہ گروہ نیکوں کے اہل بہشت ہیں وہ بیچ بہشت کے ہمیشہ رہنے والے ہیں نہ نعمت اُن کی زوال پاوے اور نہ دولت اُنکی برخلاف ذخیروں دنیا کے کہ بمقابلہ فنا اور زوال کے ہے وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَاۗءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور بدلہ ساتھ اُن لوگوں کے کہ کسب کیا بُرائیوں کو مانند شرک اور کفر اور نفاق کے بدلہ بُرا ہے مانند اُس بُرائی کے کہ کی ہے انہوں نے نہ زیادہ اوپر اُس کے اور نہ ڈھانکے اُسکو خواری اور رسوائی یعنی اثر خواری کا اوپر اُن کے ظاہر ہووے اور نہ ہووے خاص باُن کو عذاب اللہ کے سے کوئی نگاہ رکھنے والا یعنی کوئی عذاب اُن سے باز نہ رکھے گویا ڈھانکے گئے ہیں منہ اُن کے ٹکڑے رات کے سے بیچ اُس حال کے کہ سیاہ ہووے یعنی کالے ہوویں منہ اُن کے غم اور اندوہ سے مانند رات اندھیری کے وہ گروہ کہ کسب کرنے والے بُرائیوں کے ہیں یعنی مشرک اور منافق یار دوزخ کے ہیں وہ بیچ اُس آگ دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں یعنی ہرگز عذاب سے چھٹکارا نہ پاویں گے وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَاۗؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاۗؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝ اور ڈرو تم اُس دن سے کہ جمع کروں میں نیکوں اور بدوں کو سارے اُن کے پس کہیں ہم خاص اُن لوگوں کو کہ شریک لائے ہیں کھڑے ہو تم اوپر ٹکانوں اپنے کے تم اور شریک تمہارے کہ سوائے میرے پوجے ہیں تم نے یعنی تو دیکھو تم ساتھ تمہارے کیا کروں میں پس جدا

کریں ہم درمیان کافروں کے اور معبودوں کے اور پوچھیں ہم کافروں سے کہ کیوں عبادت کی بتوں کی تم نے کہیں کافر کہ بتوں نے ہم کو ساتھ عبادت اپنی کے فرمایا اللہ تعالیٰ بتوں کو بیچ بات کہنے کے لاوے اور کہیں شریک اُن کے یعنی بت نہ تھے تم کہ ہم کو پوجا ہووے تم نے بلکہ تم خواہش اپنی کو پوجتے تھے **ینابیع** میں لایا ہے کہ کافروں نے جھگڑا شروع کر کے کہا کہ نہ اس طرح ہے بلکہ تم نے ساتھ پوجنے اپنے کے امر کیا تھا وہ بت کہیں کہ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝ پس کفایت ہے اللہ شاہد درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے تحقیق کہ تھے ہم بندگی تمہاری سے البتہ بے خبر اور غافل کہ نہ دیکھتے تھے ہم اور نہ سنتے تھے ہم اور عقل اور شعور نہ رکھتے تھے ہم هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ بیچ اُس جگہ کے آزماوے یعنی پاوے اور چکھے ہر نفس بدلہ اُس چیز کا کہ آگے بھیجا ہے اعمالوں سے یعنی نفع اور ضرر اُس کا دیکھے اور پھیرے جاویں سب نفس طرف ثواب اور عذاب اللہ کے خداوند اُن کا اوپر حقیقت کے یا متولی اُن کے کا ساتھ راستی کے اور گم ہوئی کافروں سے وہ چیز کہ ہیں جھوٹ جوڑتے شفاعت بتوں کی سے اور حالانکہ بت اُن سے بیزاری کرتے ہیں قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہے کہ تم کو روزی دیتا ہے آسمانوں سے کہ مینہ برساتا ہے اور زمین سے کہ گھانس اُگاتا ہے یا کون ہے کہ خداوندی کرتا ہے کان کو اور آنکھوں کو یعنی کون قدرت رکھتا ہے کہ کان اور آنکھیں پیدا کرے اور آفتوں سے نگاہ رکھے اور کون ہے کہ باہر لاوے زندہ کو کہ حیوان ہے یا نبات ہے مُردے سے اور باہر لاوے مُردے کو زندہ سے اور کون ہے کہ تدبیر کرے کاموں عالموں کی عام کیا بعد خاص کرنے کے اور جب یہ سوال کرے تو کافروں سے قدرت نہ رکھیں کہ جھگڑا کریں تجھ سے پس قریب ہے کہ کہیں جواب ہیں سب باتوں کے کہ پوچھے کہیں اللہ کو ہیں اور جو اقرار حجت قوی ہے پس کہہ آیا پس نہیں ڈرتے ہو تم عذاب اللہ کے سے اور بتوں کو شریک اُس کا کرتے ہو فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ښ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ پس وہ کہ اُس کو یہ صفتیں ہوویں اللہ ہے پروردگار تمہارا کہ ثابت ہے اُلوہیت اُس کو وہ ثابت بیچ اُس کے شک کو دخل نہ ہووے پس کیا چیز ہے کہ پیچھے راستی اور بیان کے ہے مگر گمراہی پس کہاں سے پھیرے جاتے ہو تم حق سے طرف باطل کے اور توحید سے طرف شرک کے كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ جیسے کہ اُلوہیت اللہ کو سزاوار ہے لائق ہووے حکم پروردگار تیرے کا یعنی واجب ہووے عذاب اللہ کا اوپر اُن لوگوں کے کہ باہر گئے ہیں دائرہ اصلاح سے اور زیادتی کی ہے بیچ کفر اپنے کے اسواسطے کہ وہ ایمان نہیں لاتے قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا ہے شریکوں تمہارے سے یعنی وہ بت کہ ساتھ شرکت اللہ کے پوجتے ہو تم وہ کوئی کہ شروع کرے یعنی پیدا کرے خلق کو پس پھیرے اُس کو یعنی جلاوے پیچھے مرنے سے اور جو کفار کہ ابد کو اقرار کرنیولے اور پھر جینے کو منکر اور عناد سے ساتھ اُس کے اقرار نہیں کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ نے پیدا کیا خلق کو پس پھیرے گا اُس کو یعنی جلاوے گا بعد فنا کے پس کہاں سے پھیرے جاتے ہو تم راہ راست سے قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ۭ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا ہے بتوں تمہارے سے کہ شریک نام رکھا ہے تم نے وہ کوئی کہ راہ دکھلاوے ساتھ بھیجنے پیغمبروں کے اور اُتارنے کتابوں کے اور توفیق دیکھنے کی دیوے بیچ دلیلوں قدرت کے تو راہ پاویں طرف حق کے کہ دین اسلام ہے قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ۭ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا راہ دکھلاتا ہے خلق کو ساتھ بیان حق کے آیا پس جو کوئی راہ دکھلاوے طرف حق کے لائق تر ہے کہ متابعت کیا جاوے وہ کوئی کہ راہ نہ پاوے ساتھ اپنے مگر وہ کہ راہ دکھلاوے اس کو **تفسیر زاہدی** میں لایا ہے کہ بت پرست بتوں کو اوپر چارپایوں کے رکھ کر اور باندھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا برابر ہے وہ کہ تیرے تئیں راہ دکھلاوے ساتھ اُس کسی کے تو اُس کو راہ دکھلاتا ہے پس کیا ہے اور کیا ہوا ہے تم کو کس طرح حکم کرتے ہو تم کہ برابری دیتے ہو اُس کسی کو کہ تم ساتھ اُس کے محتاج ہو یا اُس کسی کو کہ وہ ساتھ تمہارے محتاج ہے وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ۭ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَـيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ اور پیروی نہیں کرتے ہیں بہت کافروں سے یعنی سردار اُن کے بیچ اعتقادوں اپنے کے مگر

گمان کو تحقیق کہ گمان بے پرواہ نہیں کرتا کسی کو علم اور اعتقاد درست سے یعنی گمان جگہ یقین کی نہ سکے ہونا اور کہا ہے گمان کافروں کا وہ تھا کہ بُت شفاعت کریں گے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ گمان اُن کا فائدہ نہ کرے اور باز نہ رکھے عذاب اللہ کے سے کسی چیز پر تحقیق کہ اللہ تعالےٰ جاننے والا ہے ساتھ اس چیز کے کہ وہ کرتے ہیں وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ اور نہیں چاہتے یہ کہ قرآن باوجود دلیلوں اور معجزوں کے وہ کہ جھوٹ جوڑا جاوے اور کوئی نہ کہہ سکیگا سوائے اللہ کے یعنی لائق نہیں ہے کہ یہ جھوٹ جوڑا ہوا ہووے ولیکن اللہ نے بھیجا اِس کو واسطے سچ کرنے اُسکے کے کہ تھے آگے اس سے کتابوں قدیم سے یعنی باوجود اعجاز کے گواہی کتابوں کی بھی ہے اور واسطے بیان اُس چیز کے کہ اوپر تمہارے لکھا ہے امر اور نہی سے نہیں کوئی شک بیچ اس کے اور نہ چاہئے شک اس واسطے کہ اُترا ہوا ہے پروردگار عالموں کے سے لیکن کافر ساتھ اُس کے ایمان نہیں لاتے اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بلکہ کہتے ہیں اس کلام کو جوڑا ہے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی طرف سے کہہ تو اے محمد اگر ایسی بات جوڑ سکے پس لاؤ تم اور جوڑو تم ایک سورۃ مانند اُس کے بلاغت اور فصاحت میں اور بلاؤ تم واسطے مدد اپنی کے بیچ لانے سورۃ کے مانند قرآن کے جس کسی کو کہ سکو تم اس سے یاری چاہو تم سوائے اللہ کے کہ تم کو مددگاری کرے اور لاؤ تم مانند قرآن کے اگر ہو تم سچ کہنے والوں سے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی طرف سے بناتا ہے بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ۭ کافر ایک سورۃ نہ لائے بلکہ جھٹلایا اُس چیز کو کہ نہ پہونچے ساتھ جاننے اُس کے کے یعنی شتابی کی بیچ جھٹلانے اُس چیز کے کہ دریافت نہ کیا اُس کو مراد وہ ہے کہ بعد سُننے قرآن کے بیش از تدبیر کرنے کیساتھ تکذیب اور انکار کے مشغول ہوئے اور نہ آگے ساتھ اُن کے معنی اور حقیقت قرآن کی اور ذہن اُن کا ساتھ بھید اور باریکیوں اُس کی کے نہ پہونچا یا جھٹلایا اُس چیز کو کہ نہ جانا بیچ قرآن کے نصیحت اور بعث سے اور جزا اور وعدے اور عذاب سے اور نہ آیا اوپر اُن کے جو کچھ عذاب سے وعدہ کیا تھا اور البتہ آویگا اور پیچھے آنے اُس عذاب کے سوائے شرمندگی کے حاصل نہ ہوگا كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ایسے ہی جھٹلایا کہ کافر زمانے تیرے کے رکھتے ہیں جھوٹ جانا پیغمبروں اپنے کو اُن لوگوں نے کہ تھے آگے اُن سے پس دیکھ تو کہ کیونکر ہوئی آخرت ستمگاروں کی اور جھوٹوں کی اور بھی مانند اُن کے عذاب کئے گئے ہوویں گے بیچ اس آیت کے تسلی آنحضرت کی اور تنبیہ اہل کفر کی داخل کی ہوئی ہے وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۞ اور اُن لوگوں سے کہ جھٹلاتے ہیں جو کوئی ایمان لاتا ہے اور سچ جانتا ہے بیچ دل کے کہ راست ہے ولیکن اُس سے دشمنی ظاہر نہیں کرتا اور اُن میں سے وہ کوئی ہے کہ ایمان نہیں لاتا ساتھ اُسکے زیادتی جہل کی سے اور پروردگار تیرا جاننے والا زیادہ ہے ساتھ تباہ کاروں کے بعضے دشمنوں نے کہ جھٹلایا اور کہا ہے معنی اس آیت کے یہ ہیں کہ بعضے قوم تیری سے ایمان لاویں ساتھ قرآن کے اور کفر سے توبہ کریں اور تھوڑے سے وہ ہوویں کہ اس سعادت سے محروم رہ کر اوپر بدبختی کفر کے مریں وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْۗـــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور اگر جھٹلاویں تجھکو یعنی اوپر کفر کے رہویں اور تو قبول کرنے اُن کے سے ناامید ہووے پس کہہ تو مجھکو ہے جزا عمل میرے کی اور خاص تم کو ہے بدلہ عمل تمہارے کا تم بیزار ہو یعنی ذمہ تمہارا نہیں ہے اُس چیز سے کہ میں کرتا ہوں یعنی تم کو عمل میرے سے مواخذہ نہ ہوگا اور میں بیزار ہوں اُس چیز سے کہ تم کرتے ہو یعنی تمہارے عمل سے مجھکو مواخذہ نہ ہوگا۔ نزدیک بعضے علماؤں کے یہ آیت اُترنے آیت سیف کی سے منسوخ ہے وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ اور اُن میں سے یعنی کفار میں سے اور زاد المسیر میں کہتا ہے یہود سے وہ لوگ ہیں کہ کان آگے رکھتے ہیں طرف تیرے جس وقت قرآن پڑھتا ہے تو اور اُمت کو احکام شرع کے سکھلاتا ہے تو ٹھٹھا کریں ساتھ اُس کے آیا پس تو سُنواتا ہے بہروں کو الف استفہام کا بمعنی نفی کے ہے یعنی نہیں سنواتا ہے تو اور قادر نہیں ہے تو اور اگرچہ ہیں کہ باوجود سننے کے نہیں سمجھتے ہیں یعنی بہرا جو دانا ہوتا ہے ساتھ عقل کے اشارے سے دریافت کرتا ہے وہ بہرے اور بے عقل ہیں کہ نہ سنتے ہیں اور نہ سمجھتے ہیں وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ اور اُن میں سے وہ کوئی ہووے کہ دیکھے طرف تیرے اور دلیلیں نبوت کی اور نشانیاں سچے ہونے تیرے کی دیکھے اور ایسا اپنے تئیں ظاہر کرے کہ کوئی نشانی اور دلیل پیغمبری کی نہیں دیکھی آیا تو راہ دکھلا سکتا ہے اندھوں کو یعنی قادر نہیں ہے تو اوپر ہدایت اُن کی کے اور

ع ۹

اگرچہ ہیں کہ باوجود عدم بصر کے نہیں دیکھتے ہیں ساتھ آنکھوں بینائی کے حاصل کلام سخن کا یہ ہے کہ دیکھتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہیں اسواسطے کہ اندھاپن اور جہالت اُن میں جمع ہوئی ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ تحقیق کہ اللہ ظلم نہیں کرتا ہے اوپر لوگوں کے ساتھ کسی چیز کے یعنی حواس اور عقل ان کی کم نہیں کرتا و لیکن آدمی ستم کرتے ہیں اوپر ذاتوں اپنی کے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ اور یاد کر اُس دن کو کہ جمع کریں ہم کافروں کو کہ ہوں اُسدن کے سے مدت دنیا کی اور قبر کی تھوڑی دکھلائی دیوے گویا دیر نہیں کی انہوں نے مگر وقت تھوڑا دن سے **تفسیر زاہدی** میں لایا ہے کہ معتزلہ بیچ نہ ہونے عذاب قبر کے اس آیت سے دلیل کرتے ہیں اور کہتے ہیں اگر کفار قبر میں عذاب پانے والے ہوتے مدت دُنیا کی اُن کو تھوڑی نہ لگتی اُس کا جواب یہ ہے کہ یہ صورت بسبب سختی ہول اور شدت احوال قیامت کے ہے کہ مدت عذاب قبر کی برابر اُس کے میں ایک ساعت دکھائی دیوے اور جب قبر سے اٹھائے جاویں يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ۭ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ پہچانیں آپس میں سب کو گویا کہ زمانہ جدائی کا تھوڑا تھا اور یہ پہلے اُٹھنے میں ہووے پیچھے اُس سے بسبب تواتر ہولوں قیامت کے وہ آشنائی اور پہچاننا منقطع ہووے اور ایک دوسرے سے بھول جاویں تحقیق کہ نقصان کیا اُن لوگوں نے کہ جھوٹ جانا خاص دیدار اللہ کے کو یعنی بعث اور جزا کے منکر ہوئے اور نہ تھے راہ پانیوالے یعنی ساتھ ایمان کے وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰي مَا يَفْعَلُوْنَ ۝ اور اگر دکھلاویں ہم تجھکو بعضی اُس چیز سے کہ وعدہ دیا ہے ہم نے کافروں کو عذاب سے اور وہ ہلاکت ایک جماعت کی اُن میں سے تھی دن بدر کے یا متوفی کریں ہم تیرے تئیں پہلے دیکھنے تیرے سے ساتھ اُس کے کہ وہ حق ہے اور واقعی ہوویگا یعنی اگر بدلہ لیویں ہم اُن سے دنیا میں اور تو نہ دیکھے پس طرف ہمارے ہے بازگشت اُن کی اور تجھکو آخرت میں دکھاویں ہم عذاب اُن کا پس اللہ پیچھے دیکھنے اس کے سے گواہ ہے اوپر اُس چیز کے کہ وہ کرتے ہیں اور لائق اُس کے جزا پاویں گے وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ رَسُوْلُھُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَھُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور خاص ہر گروہ کو اُمت گذری ہوئی سے پیغمبر بھیجا تھا کہ اُن کو طرف حق کے دعوت کرے پس جسوقت آیا پاس اُنکے پیغمبر اُن کا جھٹلایا اس کو حکم کیا گیا درمیان پیغمبر کے اور جھٹلانے والوں کیساتھ راستی کے یعنی پیغمبر نے نجات پائی اور جھٹلانے والے ہلاک ہوئے اور سب وہ یعنی پیغمبر اور جھٹلانے والے ستم دیکھے نہ جاویں یعنی ثواب پیغمبر کے سے کم نہ کریں اور عذاب جھٹلانے والوں کا زیادہ حق سے نہ فرماویں لائے ہیں کہ بعد اترنے اس آیت وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ کے کافروں مکے کے نے شتاب طلبی عذاب وعدہ کئے ہوئے کی کی یہ آیت اتری وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى ھٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اور کہتے ہیں کافر از روئے ٹھٹھے کے کہ کب ہوویگا یہ وعدہ یعنی جزا ساتھ ہمارے نہیں اُترتی اگر ہو تم سچ کہنے والے وعدے میں یہ خطاب کافروں کا طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طرف اُن مومنوں کے ہے کہ اہل کفر کو عذاب سے ڈراتے تھے قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۭ اِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مالک نہیں ہوں میں واسطے ذات اپنی کے نقصان کو اور نہ فائدے کو یعنی قدرت نہیں رکھتا ہوں میں اوپر دفع ضرر کے اور لینے نفع کے واسطے اپنے کے مگر جو کچھ چاہے اللہ پس کیونکر شتابی کروں میں واسطے تمہارے عذاب اترنے میں خاص ہر گروہ کو ایک وقت ہے واسطے ہلاک ان کے کے جسوقت آوے وقت عذاب اُن کے کا دیر نہ کریں وقت اپنے سے ایک ساعت اور سبقت نہ پکڑیں اوپر اُس کے تہدید مشرکوں کی ہے یہ کہ ساعت بساعت عذاب اللہ کا اوپر تمہارے اترے اور شامت جھٹلانے کی تم کو پہونچے اور پیچھے اُترنے عذاب کے اظہار حسرت اور شرمندگی کا فائدہ نہ کرے ع تدبیر خود امروز کن ۔ اے خواجہ کہ فردا ۔ ہر چند کہ فریاد کنی سود ندارد ۔ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا دیکھا تم نے اور جانا تم نے یعنی خبر دو مجھکو اگر آوے ساتھ تمہارے عذاب اللہ کا کہ ساتھ اترنے اُسکے کے شتابی کرتے ہو رات کو یا دن کو البتہ پشیمان ہو تم شتابی اپنی سے پس جب حال اس طرح ہے کس چیز کو شتابی کرتے ہیں عذاب سے یعنی کون سا عذاب مانگتے ہیں گنہگار یعنی کافر اور حالانکہ سب طرح کا عذاب بُرا ہے **بتیان** میں لایا ہے کہ جب یہ آیت اتری کافر کہنے لگے کہ یقین نہیں رکھتے ہم اور شتابی کرتے ہیں ہم اگر ساتھ ہمارے اترے ساتھ اُس کے ایمان لاویں ہم یہ آیت آئی کہ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ۭ اٰۗلْــٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ آیا پیچھے شتابی کے سے جسوقت واقع ہووے عذاب ایمان لاویں

ساتھ اُس کے پس کہہ ساتھ اُن کے آیا اب ایمان لاؤ تم اور تحقیق کہ تھے تم ازروئے ٹھٹھے کے ساتھ عذاب کے جلدی کرتے تھے تم ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ٥ پس کہا جاوے پیچھے اترنے عذاب کے سے خاص اُن لوگوں کو کہ ظلم کیا انہوں نے اوپر اپنے ساتھ شرک کے اور جھٹلانے کے کہ ایمان ناامیدی کا مقبول نہیں چکھو تم عذاب ہمیشگی کا کہ غم اُس کا ہمیشہ ہووے آیا جزا دیئے جاتے ہو تم یعنی جزا نہیں دیئے تم تو مگر ساتھ اُس چیز کے کہ تھے تم کہ تمام عمر کسب کرتے تھے تم اور کفر اور گناہ سے لائے ہیں کہ حیی بن اخطب یہود مدینے کے سے پہلے ہجرت حضرت پیغمبرؐ کے سے واسطے سوداگری مکے کے گیا تھا جب بیچ حرم کے پہونچا اور طنطنہ دعوت سید عالم کا سنا بیچ مجلس شریف اُنکی کے آیا اور پیچھے سُننے قرآن کے پوچھا کہ اے محمد اَجِدٌّ اَنتَ اَمْ هَازِلٌ یہ دعویٰ کہ کرتا ہے زورآوری ہے یا ہزل ہے اور یہ کلام کہ پڑھتا ہے تو راست ہے یا بازی ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ۵ اور خبر پوچھتے ہیں تجھ سے بیچ مقدمہ قرآن کے اور دعویٰ کرنے نبوت کے آیا حق اور راست ہے اور کہتا ہے ٹھٹھا کرے والے وعدے اور بعث سے یا قرآن سے پوچھتے ہیں کہ حق ہے یا نہیں جواب میں کہہ تو اے محمدؐ ہاں یہ حق پروردگار میرے کی تحقیق کہ دعویٰ میرا یا قرآن یا بعث یا عذاب وعدہ کیا گیا راست ہے اور نہیں ہو تم عاجز کرنیوالے خاص اللہ کو عذاب کرنے سے یعنی عجز ساتھ قدرت اُسکی کے راہ نہ پاوے اور تم عذاب اُس کا اپنے سے باز نہ رکھ سکوگے وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ اور اگر ہووے خاص ہر نفس کو کہ ستم کیا ہے اُس نے اوپر اپنے ساتھ کفر کے یعنی اگر ایک کافر کو ہووے جو کچھ بیچ زمین کے ہے مال اور متاع سے البتہ بدلہ دیوے ساتھ اُس کے کہ رکھتا ہے کہ تو اپنے تئیں عذاب سے بچاوے وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ اور ڈھانکے پشیمانی اپنی کو دوستداروں اور تابعوں اپنے سے کہ مبادا اُن سے سرزنش اور ملامت نہیں پاویں یا یہ کہ حیران ہوویں ہول عذاب کے سے اور اوپر بولنے کے قادر نہ ہوویں اور تاج التفاسیر میں لایا ہے کہ پاویں غم حسرت اور ندامت کو بیچ دلوں اپنے کے اور کہا ہے اسرار یعنی اظہار کے ہے اور اس کو لغات متضادہ یعنی برعکس کہتے ہیں مضمون اس کا یہ کہ مشرک اظہار پشیمانی کا کریں اعمال اپنے سے لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ٥ اسوقت کہ دیکھیں عذاب کو اور حکم کیا جاوے درمیان مومنوں اور کافروں کے یا سرداروں اور تابعوں کے یا ظالموں اور مظلوموں کے ساتھ عدل اور راستی کے اور وہ ستم نہ کئے جاویں ساتھ نقصان ثواب کے اور زیادہ کرنے عذاب کے أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ٥ جانو تم کہ تحقیق خاص اللہ کو ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے پس ساتھ ہدیہ کافر کے احتیاج نہیں رکھتا اور اوپر دینے ثواب اور عذاب کے قادر ہے جانو تم کہ وعدہ اللہ کا بیچ ثواب اور عذاب کے سچ ہے اُس میں خلاف ممکن نہیں ہے لیکن بہت ظالم اور کافر نہیں جانتے ہیں اسواسطے کہ ساتھ دنیا کے مغرور ہیں عقبیٰ سے دور ہیں هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ٥ وہ اللہ ہے کہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور طرف اُسی کے پھیرے جاویں گے ساتھ مرنے کے یا ساتھ بعث کے يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ٥ اے آدمیو تحقیق کہ آئی ساتھ تمہارے نصیحت پروردگار تمہارے کی طرف سے اور شفا اور دوا خاص اُس چیز کو کہ بیچ دلوں کے ہے بیماریوں سے جہالت کی اور راہ دکھانے والی طرف حق کے اور مہربانی اور بخشش واسطے مومنوں کے یعنی قرآن کہ اُترا ہے واسطے لوگوں کے ایک کتاب ہے جامع کہ سب چیزیں اُس میں جمع ہیں کہ نصیحتیں اُس کی ساتھ نیک عملوں کے ترغیب کرتی ہیں اور بُرا ہونے سے نفرت دیتی ہیں مشتمل اوپر حکمت عملی کے ہیں اور معنی اس کے مرضوں اور شکوں عقاید بُرے کے سے چھڑاتے ہیں ملے ہوئے ہیں اوپر حکمت نظری کے اور البتہ ایسے کلام عین ہدایت اور محض رحمت چاہیئے ہونا قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ کہہ تو کہ خوشی کرو تم ساتھ فضل اللہ کے کہ قرآن ہے اور ساتھ رحمت اس کی کے کہ دین اسلام ہے اور کہا ہے کہ فضل قرآن ہے اور رحمت وہ کہ ہم کو اہل اس کے سے کیا یا فضل قرآن ہے اور رحمت ذات پاک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یا فضل توفیق ہے اور رحمت عصمت ہے اور حقائق سلمی رحمۃ اللہ علیہ میں لایا ہے کہ فضل معرفت ہے اور رحمت توفیق دریافت اُس کے کی عین المعانی میں لایا ہے کہ فضل نعمت ظاہری ہے اور رحمت نعمت باطنی ہے یا فضل داخل ہونا بہشت کا اور رحمت نجات آتش دوزخ سے کشف الاسرار میں لایا ہے کہ از روئے اشارت کے کہتا ہے بندہ ساتھ فضل اور رحمت میری کے اعتماد کرے نہ اوپر طاعت اور خدمت کے کہ عتقاد نہیں ہے سوائے فضل میرے کے اور

ع ۱۲ [illegible]

آرام نہیں ہے سوائے رحمت میری کے ہر کسی کو پونجی ہے اور پونجی مومنوں کی فضل میرا ہے اور ہر کسی کو خزانہ ہے اور خزانہ مومنوں کا رحمت میری ہے اور بعضے اوپر اس کے ہیں کہ معنی آیت کے یہ ہیں کہ ساتھ فضل اور رحمت میری کے اتری نصیحت اور شفا فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ پس ساتھ اس کے کہ اتری چاہئے کہ خوش ہوویں واسطے اس کے کہ وہ بہتر ہے اُس سے کہ جمع کرتے ہیں مال اور دولت دنیا کی سے کہ زوال پانے والا اور فنا ہونیوالا ہے قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ کہہ تو خاص مشرکوں عرب کے کو کہ خبر دو تم مجھکو اُس چیز سے کہ بھیجی ہے اللہ نے واسطے تمہارے روزی سے یعنی حیوان چارپائے کے کہ کھانا ان کا حلال ہے پس تم نے بنایا اور نام رکھا اُسی روزی سے حرام اور حلال یعنی بعضے کو اُن میں سے بعضوں نے کہا ہے کہ اوپر ایک جماعت کے حرام ہے اور اوپر ایک جماعت کے حلال مانند بحیرہ اور سائبہ کے اور بعضوں کو کہا کہ اوپر ایک گروہ کے حرام ہے اور اوپر ایک گروہ کے حلال ما فی بطون ہذہ الانعام خالصۃ لذکورنا ومحرم علی ازواجنا معنی اس کے یہ ہیں کہ جو چیز کہ بیچ پیٹ ان چارپایوں کے ہے حلال ہے اوپر مردوں ہمارے کے اور حرام ہے اوپر جوروؤں ہماری کے یہ قول مشرکوں کا ہے قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝ جواب کہہ تو آیا اللہ نے رخصت دی ہے خاص تم کو یا اوپر اللہ کے افترا کرتے ہو تم وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ اور کیا ہے گمان ان لوگوں کا کہ باندھتے ہیں اوپر اللہ کے جھوٹ کو بیچ حلال کرنے حرام کے اور حرام کرنے حلال کے یعنی کیا گمان رکھتے ہیں کہ خدا ساتھ ان کے کیا کرے دن قیامت کے کہ دن بدلے لینے کا ہے تحقیق کہ اللہ البتہ صاحب رحمت کا ہے اوپر آدمیوں کے یعنی ساتھ اُتارنے کتاب کے اوپر اُنکے اور بھیجنے پیغمبروں کے ساتھ اُن کے ولیکن بہت اُن کے شکر نہیں کرتے اس نعمت ہماری کا وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور نہ ہووے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ کسی کام کے کاموں اپنے سے اور نہ پڑھے تو اُس چیز سے کہ بھیجا ہے اللہ نے قرآن سے اور نہ کرو تم اے آدمیو کوئی کام کاموں سے مگر وہ کہ ہیں ہم اوپر تمہارے گواہ اور نگہبان اُسوقت کہ فکر کرتے ہو تم بیچ اُس کام کے اور پوشیدہ نہیں ہوتا علم پروردگار تیرے سے برابر مورچے چھوٹے کے بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے اور نہیں ہے چھوٹا بہت اُس ذرے سے اور نہ بڑا زیادہ اُس سے مگر وہ کہ لکھا ہوا ہے بیچ کتاب روشن کے یعنی لوح محفوظ کے حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ کوئی قول اور فعل اوپر حق تعالے کے پوشیدہ نہیں ہے اور ساتھ بدلے اُس قول اور فعل کے حکم فرماویگا پس بیچ مضمون اس کلام کے وعدہ مومنوں کو ہووے ساتھ کھل ثواب کے اور وعدہ کافروں کو ہووے ساتھ کمال عذاب کے مجازات اہل ایمان کے سے خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ جانو تم کہ تحقیق دوست اللہ کے کچھ ڈر نہیں اوپر ان کے پہونچنے مکروہات کے سے اور نہیں ہیں وہ کہ غمگین ہوویں فوت ہونے مطالب اور مقاصد کے سے **عین المعانی** میں فرمایا ہے کہ دوست اللہ کے وہ گروہ ہیں کہ صورت اُن کی سبب یاد کرنے اللہ کی ہووے **بحر الحقائق** میں لایا ہے کہ دوست اللہ کے وہ لوگ ہیں کہ دشمن نفس اپنے کے ہیں اور **کشف الاسرار** میں صفت اولیاء اللہ کی اوپر اس وجہ کے کرتا ہے کہ طرح شریعت کے اور دلیل حقیقت کے ہیں کہ ظاہر ان کا ساتھ شریعت کے آراستہ ہے اور باطن ان کا ساتھ نور فقر کے روشن منہ رح اور کہا ہے اولیاء اللہ یعنی دوست خدا کے وہ جماعت ہیں کہ دوستی آپس میں واسطے اللہ کے کریں اور ان لوگوں کو خوف نہیں ہے اور غمگین نہ ہوویں ہولوں سے دن قیامت کے اور نزدیک بعضوں کے اولیاء اللہ پرہیزگار ہیں ساتھ اُس دلیل کے کہ حق تعالیٰ صفت اُن کی فرماتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ اولیاء وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ آئی ہے نزدیک اللہ کے سے اور ہیں کہ پرہیزگاری کرتے ہیں اُس چیز سے کہ حرام کی ہے اللہ نے خاص ان کو خوشخبری ہے بیچ زندگی دنیا کے یعنی بشارت کہ اوپر زبان پیغمبر کے گذری ہے اُن کے حق میں اور ساتھ قول ایک جماعت کے خواب نیک کے ہے کہ مومن دیکھے یا واسطے مومن کے دیکھیں اُس کو مبشرات کہتے ہیں یا بشارت فرشتوں کی خاص ان کو بیچ وقت جانکنی کے اور **تبیان** میں کہتا ہے کہ بشری وہ ہے کہ مومن جگہ اپنی بہشت میں دیکھے آگے مرنے سے اور **مدارک** میں لایا ہے کہ بشری محبت لوگوں کی ہے ساتھ اُن کے اور نام نیک واللہ اعلم اور خاص اُن کو خوشخبری ہے بیچ آخرت کے اور سلام فرشتوں کا ہووے اوپر ان کے سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ بشارت دُنیا

وعدہ لقا کا یعنی دیدار کا ہے اور مژدہ آخرت کا سچ ہونا اُس وعدے کا ہے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ ولی کو دو بشارتیں ہیں دنیا میں شناخت
اور عقبیٰ میں نواخت بیچ اس جہان کے مجاہدہ یعنی سعی اور اُس میں مشاہدہ یعنی دیکھنا نور کا اس جگہ صفا اور وفا اُس جگہ رضا اور لقا ہے
از نعمت ایں جہاں ثنای تولیس ست ٭ وز دولت آں جہاں لقای تولیس ست ٭ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ نہیں بدل کرتا
خاص باتوں اللہ کی کو یعنی وعدہ اُس کا جھوٹا نہیں ہے وہ بشارت کہ وعدہ کیا ساتھ اس کے وہ ہے چھٹکارا بڑا کہ فہم کسی کا نہ پاوے اور عقل کسی
عقلمند کی ساتھ کنہ اُس کے نہ پہونچے وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ اور چاہیے کہ غمگین نہ کریں تجھکو اے محمدؐ باتیں وقف لازم
کافروں کی بیچ شرک کرنے اللہ کے اور جھٹلانے نبوت کے اور مشورت اوپر قتل تیرے کے یا باتیں کہ بیچ ذلت تیری کے کہتے ہیں تحقیق کہ غلبہ سب خاص اللہ
کو ہے اور وہ تجھکو غالب کریگا اور تجھکو مدد دیویگا وہ ہے سُننے والا خاص قول اُن کے کو جو کچھ حسد سے اور ہزل سے کہتے ہیں جاننے والا ساتھ احوال اُن کے کے
بیچ قصد اور نیت کے کہ رکھتے ہیں لائق اس کے اُن کو جزا دیوے گا اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ جانو تم کہ تحقیق خاص اللہ کو ہے جو کوئی بیچ آسمانوں کے ہے فرشتوں سے
اور جو کوئی بیچ زمین کے ہے جن اور آدمیوں سے اور جو یہ بزرگتر ممکنات کے ہیں اُس سے ہوویں بیچ تابعداری اور بندگی کے پس کسی کو اُن میں سے
نہ پہونچے کہ دعویٰ خدائی کا کرے پس جسوقت صاحب عقلوں صلاحیت شرک کی بیچ ربوبیت کے نہ ہووے بیجانوں کو یعنی بتوں کو شریک خدا کا کرنا
نہایت جہالت اور گمراہی ہووے اور کس چیز کی متابعت کرتے ہیں وہ لوگ کہ دعوت کرتے ہیں اور پوجتے ہیں سوائے اللہ کے شریکوں کو یا
متابعت نہیں کرتے ہیں وہ لوگ کہ سوائے اللہ کے پوجتے ہیں اُن کو کہ شریک کہتے ہیں اوپر حقیقت کے اسواسطے کہ شرک بیچ ربوبیت کے محال ہے
بلکہ پیروی نہیں کرتے ہیں بیچ عبادت شریکوں کے مگر گمان کے تئیں یعنے ساتھ بتوں کے گمان شرکت حق کا لیے گئے ہیں اور نہیں ہے وہ مگر کہ
دروغ کہتے ہیں بیچ نسبت اُس شرکت کے اور بعد منع کرنے شرکت کے خبردار کرتا ہے اوپر کمال قدرت اور حکمت کے جیسے کہ کہتا ہے
هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ وہ ذات پاک ایسا ہے کہ ساتھ قدرت کامل
کے بنایا واسطے تمہارے رات کو سیاہ تو آرام کرو تم بیچ اُس کے اور محنت دن کی سے آرام پاؤ اور بنایا دن کو روشن تو ساتھ سرانجام کاموں اپنے کے قیام
کرو تحقیق کہ بیچ کرنے دن اور رات کے اور روشنی اور اندھیری اُن کی کے البتہ نشانیاں ہیں اوپر وحدانیت بنانے والے کے واسطے اس گروہ
کے کہ سنیں قرآن کو ساتھ کانوں ہوش کے اور بیچ اُس کے فکر اور تدبیریں کریں قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِىُّ ؕ کہتے ہیں ایک جماعت
بنی مُلیح سے کہ پکڑا ہے اللہ نے بیٹا یعنی فرشتوں کو فرزندی میں پکڑا پاک ہے اللہ تعالیٰ پکڑنے بیٹے کے سے وہ بے نیاز ہے پکڑنے بیٹے کے
سے اسواسطے کہ خواہش بیٹے کی ضعیف کرے تو ساتھ اس کے قوت پکڑے یا فقیر تو ساتھ مدد اُس کی کے روزگار کرے یا ذلیل تو ساتھ سبب
فرزندگی کے عزت پاوے اور غرض ان سب سے علامت احتیاج کی ہے پس جو کوئی کہ غنی مطلق ہووے البتہ پکڑنا بیٹے کا اُسکو سزاوار نہ ہووے
مفصل تفسیر حسینی سے دریافت کرو لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
خاص اُسکو ہے از روئے مالکیت کے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے علویات سے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے سفلیات سے نہیں ہے نزدیک تمہارے
اے مشرکو کوئی حجت اور دلیل ساتھ اس کے کہ اللہ نے بیٹا پکڑا ہے آیا کہتے ہو اوپر اللہ کے ساتھ جھوٹ کے اور افترا کے جو چیز کہ نہیں جانتے ہو تم
قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمدؐ کہ تحقیق وہ لوگ افترا کرتے ہیں اور باندھتے ہیں اوپر اللہ کے جھوٹ کو یعنی
تہمت بیٹے کی دیتے ہیں اور شریک مقرر کرتے ہیں ساتھ اُس کے چھٹکارا نہ پاویں یعنی ایک دم دوزخ سے نہ چھوٹیں اور بہشت میں نہ پہونچیں مَتَاعٌ
فِى الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ خاص اُنکو ہے فائدہ مندی تھوڑی بیچ دنیا کے یعنے تھوڑی ع
فرصت رکھتے ہیں اور سہل چھوڑ دیویں پس طرف ہمارے ہووے بازگشت اُن کی پس چکھاویں ہم اُن کو عذاب سخت ہمیشہ نہ دور ہونیوالا سبب
اس کے کہ تھے ساتھ کتاب اور پیغمبر ہمارے کے کفر کرنیوالے ہوتے تھے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِىْ اور
پڑھ تو اوپر اُن کے اے محمدؐ یعنی اوپر قوم اپنی کے اہل مکہ سے خبر نوح علیہ السلام کی یاد کر جسوقت کہا خاص قوم اپنی کو یعنی اُن لوگوں کو کہ مشرک

تھے کہ اے قوم میری اگر ہے کہ بھاری ہوا اوپر تمہارے قیام میرا ساتھ بلانے آیتوں کلام ربانی کے **روایت ہے** کہ حضرت نوح علیہ السلام نے نوسو پچاس برس تک قوم اپنی کو طرف خدا کے دعوت کی اور آزار اور ایذا انکی پر تحمل کیا جب جفا قوم کی نہایت کو پہونچی کہا اے قوم میری اگر شاق گذرتا ہے اوپر تمہارے رہنا میرا وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَاۗءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ اور نصیحت میری تم ساتھ آیتوں اللہ کے ساتھ آیتوں روشن کے اوپر وحدانیت خدا کے اور سچ نہ جان کر مجھکو آزردہ کرتے ہو پس اوپر خدا کے توکل کیا میں نے بیچ دور ہونے مکر تمہارے کے اور فتح پانے اپنے کے اوپر دشمنوں کے پس جمع کرو تم اور محکم کرو تم کام اپنے کو یعنی قصد کرو تم اوپر اس کے یا جمع کرو تم صاحبوں حکم کے کو مراد سردار قوم کے ہیں اور بلاؤ تم شریکوں اپنے کو یعنی ان کو کہ ساتھ گمان اپنے کے شریک خدا کا جانتے ہو حاصل کلام کا یہ کہ تم بھی ساتھ قصد میرے کے اتفاق کرو پس چاہئے کہ نہ ہووے کام تمہارا بیچ قصد میرے کے اوپر تمہارے پوشیدہ یعنی ساتھ ظاہر کے متوجہ میرے ہو تم پس ادا کرو تم جو کچھ چاہو تم طرف میرے یعنی کرو تم مکروں سے جو کچھ ارادہ تمہارا ہے اور مجھکو فرصت نہ دو تم تا چھٹکارا پاؤں تم مشقت مقام کے سے اور محنت کلام میرے کے سے یہ باتیں دلیل ہیں اوپر اس کے کہ نوح علیہ السلام بیچ مقام توکل کے ثابت تھے اور مضبوطی تمام ساتھ نصرت اللہ کی کے رکھتے تھے اور چاہتے تھے کہ امت انکی اوپر اس معنی کے کھوج لے جا کر قدم بیچ راہ متابعت کے رکھیں اُن کے تئیں جو خذلان ابدی نے گھیرا ہوا تھا بات اُنکی سے پھیرا اور انہوں نے فرمایا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ پس اگر منہ پھیرا تم نے اور قبول کرنے بات میری کے سے اعراض کیا تم نے پس نہیں چاہتا تھا میں تم سے اوپر ادا کرنے رسالت اپنی کے اجورہ کہ ساتھ اعراض تمہارے کے مجھ سے جاتا رہا ہو نہیں ہے اجورہ میرا اوپر ادا کرنے دعوت کے مگر اوپر اللہ کے اور وہ مجھکو اوپر اس کے ثواب دیوے گا خواہ تم ایمان لاؤ خواہ اعراض کرو اور حکم کیا گیا ہوں میں ساتھ اس کے کہ ہوں میں مسلمانوں سے خاص حکم اللہ کے کو پس خلاف حکم اس کے کا نہ کروں میں اور اجورہ رسالت اپنی کا اُس سے ڈھونڈھوں میں فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰۗىِٕفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ جھوٹ جانا قوم نے نوح علیہ السلام کو پس نجات دی ہم نے نوح کو غرق ہونے سے اور ان لوگوں کو کہ ساتھ اُس کے تھے بیچ کشتی کے اور کشتی والے ساتھ قول صحیح کے اسّی مومن تھے مرد اور عورت اور کیا ہم نے اہل کشتی کو رہنے والے پیچھے ہلاک ہونے والوں سے اور غرق کیا ہم نے بیچ طوفان کے اُن لوگوں کو کہ جھوٹا جانا آیتوں ہماری کو کہ ساتھ نوح کے تھیں یعنی معجزے اُس کے پس دیکھ تو اے دیکھنے والے ساتھ نظر عبرت کے کہ کیونکر ہوئی عاقبت ڈرائے ہوؤں کی یعنی مشرکوں کی قوم نوح کی سے بیچ اس آیت کے تسلی آنحضرت کی ہے اور ڈرانا کفار نابکار کا ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۭ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰي قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ پس اٹھایا ہم نے پیچھے نوح علیہ السلام کے پیغمبروں کو طرف قوم انکی کے یعنی ہر ایک کو ساتھ قوم انکی کے ہود کو ساتھ قوم عاد کے اور صالح کو طرف قوم ثمود کے اور ابراہیم کو طرف قوم بابل کے اور شعیب کو طرف اصحاب ایکہ اور اہل مدین کے پس آئے پیغمبر طرف امتوں اپنی کے ساتھ معجزوں روشن کے پس نہ تھیں امتیں اُن پیغمبروں کی کہ ایمان لاویں ساتھ اُن پیغمبروں کے کہ پہونچے تھے طرف اُن کے بسبب اسکے کہ جھوٹ جانا تھا یعنی ایمان نہ لائے تھے ساتھ اُس کے بعث پیغمبر کے سے یعنی جھٹلانا حق کا عادت کی تھی پہلے بعث کے سے اور بعد بعث کے بھی اوپر اُسی وتیرے کے سلوک کرتے تھے مانند اُس کے وہ مہر کہ اوپر دلوں اُمتوں گذری ہوئی کے رکھی تھی ہم نے مہر رکھتے ہیں ہم اوپر دلوں حد سے گذرنے والوں کے یعنی مکذبوں قریش کے ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ پس اٹھایا ہم نے پیچھے اُن پیغمبروں کے موسیٰ ابن عمران اور بھائی اُسکے ہارون کو طرف ولید بن مصعب کے یا قابوس کہ فرعون اُس زمانے کا تھا اور اشراف قوم اُسکی کے ساتھ آیتوں ہماری کے یعنی معجزوں روشن کے جیسے عصا اور ید بیضا پس تکبر کیا قبول کرنے اُس کے سے اور متابعت نہ کی اور تھے وہ گروہ گنہگار فَلَمَّا جَاۗءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ ھٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ پس جس وقت کہ آیا ساتھ اُن کے سخن راست اور درست نزدیک ہمارے سے یعنی موسیٰ علیہ السلام اوپر اُن کے آیا اور سخن حق اوپر اُن کے القا کیا اور معجزہ ساتھ اُن کے دکھلایا کہا انہوں نے زیادتی عناد کے سے کہ تحقیق کہ جو لایا ہے تو اور معجزہ نام کیا ہے تو نے البتہ جادو ہے ظاہر قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَكُمْ ۭ اَسِحْرٌ ھٰذَا ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝ کہا موسیٰ نے

کہنے والوں اُس قوم کے کو آیا کہتے ہو تم سخن راست اور معجزے روشن کو اسوقت کہ ساتھ تمہارے آیا کہ یہ جادو ہے یہ کہ تم کو دکھایا میں نے یعنے یہ جادو نہیں ہے اور چھٹکارا نہ پادیں اور مراد کو نہ پہونچیں جادوگر قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ کہا اشراف قوم فرعون کے نے موسیٰ علیہ السلام کو آیا ہے تو ہمارے پاس تو پھیرے تو ہم کو اُس چیز سے کہ پایا ہے ہم نے اوپر اُس چیز کے باپ دادے اپنے کو مراد عبادت فرعون کی ہے یعنی آیا ہے تو ہم کو پرستش فرعون کی سے باز رکھے تو اور ہووے خاص دونوں بھائیوں کو بادشاہت بیچ زمین مصر کے اور نہیں ہیں ہم خاص تم دونوں کو ایمان لانیوالے اور سچ جاننے والے وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝ اور کہا فرعون نے ایک جماعت کو نوکروں اپنے سے کہ لاؤ تم میرے پاس ہر جادوگر دانا بیچ فن اپنے کے تا مقابلہ کرے ساتھ موسیٰ کے پس جادوگروں کو جمع کیا جیسے سورہ اعراف میں مذکور ہوا اور ساتھ وعدوں تمام کے مضبوط کر کر وعدے کے دن بیچ میدان کے لائے فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ پس جسوقت کہ آئے جادوگر مقابلے موسیٰ علیہ السلام کے کہا خاص موسیٰ علیہ السلام نے کہ ڈالو تم وہ چیز کہ ڈالنے والے ہو تم خاص اُسکو رسیوں سے اور لکڑیوں سے فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ پس جسوقت ڈالا جادوگروں نے رسیّوں اور لکڑیوں اپنی کو اور بسبب گرمی ہوا کے حرکت میں آئیں اور آنکھوں میں آدمیوں کے سانپ دکھلائی دئے کہا موسیٰ علیہ السلام نے جو کچھ کہ لائے ہو تم وہ جادو ہے نہ جو کچھ کہ لایا ہوں میں اور لوگ فرعون کے جادو کہتے ہیں اُسکو تحقیق اللہ قریب ہے کہ تباہ کرے جادو تمہارے کو اور ناچیز کرے تحقیق کہ اللہ نیک نہیں کرتا ہے کام تباہ کاروں کے وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ اور ثابت کرے اللہ اور آگے سے لیجاوے حق کو یعنی جو کچھ کہ میں لایا ہوں ساتھ باتوں اپنی کے یعنی ساتھ حکم اور خواہش اپنی کے یا ساتھ وعدہ نصرت اور غلبہ کے کہ ساتھ میرے کیا ہے اور اگرچہ مکروہ رکھیں کافر اور دشوار آوے اوپر اُن کے یعنی اللہ تعالےٰ ساتھ وعدہ نصرت کے وفا کرے دوستوں کو اور مکروہ جاننے دشمن کے سے خطرہ نہیں رکھتا اور مثنوی میں ساتھ اس معنی کے اشارہ ہے ۔ حق تعالیٰ از غم و خشم خصام ٭ کے گذارد اولیا را در غرام ٭ مہ فشاند نور و سگ عوعو کند ٭ سگ ز نور ماہ کے مرتع کند ٭ خس فسانہ میرود بروی آب ٭ آب صافی میرود بے اضطراب ٭ مصطفےٰ مہ می شگافد نیم شب ٭ ژاژ می خاید ز کینہ بولہب ٭ آں مسیحا مردہ زندہ می کند ٭ آں جہود از خشم سبلت می کند ٭ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ پس ایمان نہ لائے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے مگر بیٹے قوم موسیٰ علیہ السلام کے سے اور وہ اسطرح ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام مدین سے بیچ مصر کے آئے بنی اسرائیل کو طرف خدا کے دعوت کی بوڑھے اور بزرگوں نے دعوت نہ قبول کی اور بعضے ساتھ اُن کے ایمان لائے باوجود ترس کے فرعون سے اور ترس گروہ اپنے کے یعنی باپ اور سرداروں قوم کے سے مراد وہ ہے کہ جماعت ایک ایمان لائے ساتھ موسیٰ کے باوجودیکہ ڈرتے تھے فرعون سے اور اپنے لوگوں سے یہ کہ عذاب کرے فرعون اُن کو یا رجوع کریں باپ اُنکے طرف فرعون کے تو پھیرے اُنکو طرف کفر کے اور تحقیق کہ فرعون تکبر کرنے والا اور طاغی تھا بیچ زمین مصر کے اور غالب اوپر اہل اسکی کے اور تحقیق کہ تھا وہ حد سے لے جانیوالا بیچ تکبر اور سرکشی کے اُس حد تک کہ دعویٰ خدائی کا کیا اور بنی اسرائیل کو بیچ بندگی کے پکڑا وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝ اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے خاص اُن مومنوں کو جس وقت آثار خوف کا دیکھا کہ اے گروہ میرے اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اللہ کے اور جانا ہے تم نے کہ پہونچانا نفع کا اور دور کرنا ضرر کا اختیار اس کے ہے پس اوپر اس کے توکل کرو اور کام اپنے ساتھ اس کے چھوڑ دو اگر ہو تم مسلمان اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اُنکو ساتھ توکل کے فرمایا فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پس کہا انہوں نے اوپر اللہ کے توکل کیا ہم نے اور اوپر لطف اُس کے کے مضبوط ہوئے ہم اور جو دعا توکل کرنے والوں کی نزدیک قبول ہونے کے ہے دعا شروع کی اور کہا اے پروردگار ہمارے نہ کر ہمکو جگہ عذاب کی واسطے گروہ ستمگاروں کے یعنی اُنکو اوپر ہمارے غالب نہ کر تو ساتھ ہاتھ اُنکے کے عذاب پانے اسلئے نہ ہووین ہم وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور نجات دے ہم کو ساتھ مہربانی کے اور بخشش اپنی کے گروہ کافروں کے سے یعنی قصد اور مکر اُن کے سے یا ملاقات اُنکی سے لائے ہیں کہ بعد ایمان لانے اُس قوم کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے اور مشغول ہونے ساتھ بندگی اللہ تعالیٰ کے فرعون نے کہا کہ مسجدیں کہ ہوں اور رستوں میں بنی ہوئی ہیں ویران

ربع

کریں اوران کوادائے نماز سے منع کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کوفرمایا کہ بیچ گھروں کے جگہ عبادت کی مقرر کریں کہ کافر اوپر عبادت اُن کی کے خبردار نہ ہوویں جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی وَاَخِیْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُیُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور وحی کی ہم نے طرف موسیٰ کے اور بھائی اسکے کے یہ کہ پکڑو تم جگہ بازگشت کی واسطے قوم اپنی کے بیچ شہر مصر کے گھر کہ رجوع کریں ساتھ اُنکے واسطے بندگی اللہ کے اور حکم کیا ہم نے کہ بناؤ تم دونوں بھائی اور قوم تمہاری گھروں اپنے کو کہ کی ہیں تم نے مسجدیں متوجہ قبلے کی یعنی کعبے کی کہ موسیٰ علیہ السلام طرف کعبے کے نماز ادا کرتے تھے اور قائم رکھو نماز کو بیچ ان مقاموں کے اور خوشخبری دے اے موسیٰ مومنوں کو ساتھ نجات دنیا کے اور درجوں عقبیٰ کے وَقَالَ مُوْسٰی رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَیْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِیْنَةً وَّاَمْوَالًا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا رَبَّنَا لِیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِكَ ۚ اور کہا موسیٰ نے بیچ دعا اپنی کے اے پروردگار ہمارے تحقیق کہ دی تو نے فرعون کو اور گروہ اس کے کو وہ چیز کہ ساتھ اُس کے آرائش کریں لباس اور زیور اور اسباب گھر کے سے بیچ زندگانی دنیا کے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ فسطاط مصر کے سے حبشہ کی زمین تک وہ پہاڑ کہ بیچ اُن کے معدن سونے اور روپے کے اور جواہرات کے تھے سب ساتھ فرعون کے تعلق رکھتے تھے اور حکم اُس کا اُن سب مکانوں میں جاری تھا ساتھ اس سبب کے کہ مال بہت قبطیوں کے تصرف میں آیا تھا اور سب مالدار ہو گئے تھے اور وہ مال سبب گمراہی اُنکی کا ہوا پس موسیٰ علیہ السلام نے بیچ دعا اپنی کے کہا اے پروردگار ہمارے فرعون اور قوم اُسکی کو زینت اور مال دیا ہے تو نے دوسری بار واسطے عاجزی کے بیچ زاری کے تکرار کی کہ اے پروردگار ہمارے اُنکو یہ جو کچھ دیا ہے تو گمراہ کریں بندوں تیرے کو راہ عبادت کی سے اور ساتھ عبادت فرعون کے بلاویں آدمیوں کو رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓی اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ۝ اے پروردگار ہمارے محو کر مال اُنکے یعنی صورت اُس مال کی محو کر اور بدل کر ساتھ اور چیز کے قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ دینار اور درہم اُنکے سب پتھر ہوئے اور نقش اسی طرح رہے اور سُدّی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مال ان کا نقد سے اور طعام سے اور درخت اور ثمر سب پتھر ہو گئے یہ بھی اُن نو معجزوں میں سے ایک معجزہ موسیٰ علیہ السلام کا تھا اور دعا کی اور سخت پکڑ اوپر دلوں اُنکے کے یعنی مُہر رکھ تو اوپر اُن کے تو سخت دل ہوویں پس ایمان نہ لاویں موسیٰ نے ساتھ وحی کے معلوم کیا تھا کہ وہ ایمان نہ لاویں گے ناچار دعا مانگی کہ دل اُن کے سخت کر تو ساتھ ایمان کے کھلنے والے نہ ہوویں اور ایمان نہ لاویں جبتک کہ دیکھیں عذاب دکھ دینے والے کو کہ غرق ہونا ہے دریائے قلزم میں قَالَ قَدْ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِیْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِیْلَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ کہا اللہ نے تحقیق قبول ہوئی دعا تم دونوں بھائیوں کی لائے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور ہارون آمین کہتے تھے اور آمین کہنے والا دعا میں شریک ہے اسواسطے کہا کہ دعا دونوں کی قبول ہوئی پس ثابت رہو تم اوپر دعوت کے اور شتابی نہ کرو تم کہ طلب کیا گیا تمہارا بیچ وقت اپنے کے ظہور میں آویگا کہتے ہیں بعد چالیس برس کے اثر دعا کا ظاہر ہوا اور پیروی نہ کرو تم بیچ شتابی کے راہ اُن لوگوں کی کہ کمال نادانی سے نہیں جانتے ہیں کہ وعدہ اللہ تعالیٰ کا پورا ہوتا ہے بیچ وقت اپنے کے اور جب وقت عذاب اُس قوم کا پہونچا وحی آئی طرف موسیٰ علیہ السلام کے کہ ساتھ قوم اپنی کے مصر سے باہر جا قبطیوں کو وقت عذاب کا آیا موسیٰ علیہ السلام ساتھ جماعت بنی اسرائیل کے متوجہ شام کے ہوئے اور اوپر کنارے دریائے قلزم کے پہونچے فرعون ساتھ لشکر کے پیچھے سے پہونچا ساتھ دعا موسیٰ علیہ السلام کے دریا پھٹ گیا اور تفصیل اس واقعہ کی سورۂ شعرا میں مذکور ہووے گی القصہ بنی اسرائیل سلامت دریا سے گذرے جیسے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْیًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اور پار اُتارا ہم نے بیٹوں یعقوب کے کو دریائے قلزم سے سلامت پس پیچھے سے اُنکے آیا فرعون اور لشکر اُسکا واسطے ستم کرنے کے اوپر بنی اسرائیل کے اور واسطے باہر لیجانے بیچ حفا ان کی کے پس جب دریا کے کنارے پر پہونچے اور گھوڑا فرعون کا اوپر ٹو مادین کے کہ جبرئیل سوار تھے بیچ دریا کے آیا لشکریوں نے بھی متابعت کی اور سب نے اپنے تئیں درمیان دریا کے ڈالا اور فرعون نہیں چاہتا تھا کہ دریا میں اُترے لیکن گھوڑا اُس کا لئے جاتا تھا جبتک کہ جسوقت پایا اُس کو غرق ہونے نے اور جانا کہ ہلاک ہوا اور کہا ایمان لایا میں ساتھ اُس کے کہ نہیں ہے کوئی معبود لائق بندگی کے مگر وہ خدا کہ ساتھ دعوت موسیٰ کے ایمان لائے ہیں بنی اسرائیل ساتھ اُس کے اور میں مسلمانوں سے ہوں مدارک میں لایا ہے کہ فرعون نے ایک معنی کو تین بار تکرار کیا نہایت حرص سے کہ اوپر قبول ہونے کے

رکھتا تھا اور بسبب فوت ہونے وقت کے مقبول نہ ہوئے کیونکہ بیچ وقت کے ایک بار کفایت تھا اور پیچھے اس سے کہ فرعون نے یہ بات کہی حق
تعالیٰ نے ساتھ جبرئیل ؑ کے جواب میں اس کے فرمایا آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ آیا ایمان لاتا ہے تو اب کہ اختیار نہ رہا اور حالانکہ تو نے
بے فرمانی کی آگے اس سے اور حکم پیغمبر میرے کا نہ سنا تو نے اور تھا تو گمراہ ہونے والوں اور گمراہ کرنے والوں سے **مدارک** میں اور **تبیان** میں
اور **تفسیروں** میں لکھا ہے کہ ایک دن جبرئیل علیہ السلام بیچ دیوان مظالم فرعون کے آئے اور فتویٰ اس صورت کا دکھلایا کہ حکم امیر کا کیا
ہے بیچ شان اس بندے کے کہ نشو و نما مال اور نعمت خواجہ اپنے کے سے پاوے اور ساتھ تربیت اس کی کے سب بندوں سے ممتاز
ہوئے اور کفران نعمت کا کرے اور دعوے خواجگی کا کرے اور حکم مالک اپنے کا نہ مانے فرعون نے کنارے پر فتویٰ کے اپنے ہاتھ سے لکھا کہ کہتا ہے
ابو العباس ولید بن مصعب کہ سزا اس بندے کی کہ اوپر مالک اپنے کے بے فرمان اور نعمت اس کی میں کافر ہووے وہ ہے کہ اس کو بیچ دریا کے
غرق کریں جبرئیل علیہ السلام نے اس خط کو لے لیا اور اس جگہ کہ فرعون بیچ گرداب فنا کے گرا اور اظہار ایمان اپنے کا کرتا تھا جبرائیل علیہ
السلام نے وہ خط اس کو دکھلایا کہ تیرے فتوے پر عمل کیا ہے فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ پس آج کے دن نجات دیتے ہیں ہم ساتھ بدن
تیرے کے پانی سے یعنی سب قوم تیری بیچ قعر دریا کے ہیں بدن تیرے کو اوپر روئے دریا کے لاویں ہم لائے ہیں کہ جب فرعون اور قوم اس
کی غرق ہوئی بنی اسرائیل کو دغدغہ ہوا کہ فرعون موا نہیں ہے اور دمبدم کشتیاں تیار کرکے لشکر کو دریا سے اتارے گا اور پیچھے سے حملے آویگا
حق تعالےٰ فرعون کو اوپر روئے دریا کے لایا ساتھ زرہ کے کہ پہنے ہوئے تھا اور لوگ اسکو پہچانتے تھے تو بنی اسرائیل نے فرعون کو مردہ
دیکھ کر تسلی پائی اور **زاد المسیر** میں لایا ہے کہ باقی ماندہ قوم فرعون کی کہ مصر میں تھی غرق ہوئے اس کے کو یقین نہ رکھتے تھے اور کہتے تھے
فرعون بیچ جزیرے کے ساتھ شکار مرغ و ماہی کے مشغول ہے اللہ تعالیٰ نے دریا کو وحی کی کہ فرعون کو اوپر کنارے کے ڈالے تو مصر والے
دیکھیں پس دریا نے اس کو اوپر زمین بلند کے ڈالا ایسا کہ سب لوگوں نے اس کو دیکھا اور اوپر ہر تقدیر کے تجھکو دریا سے نکالیں ہم
لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ تو ہووے واسطے اس کسی کے کہ پیچھے تیرے آوے نشانی تو ساتھ تیرے عبرت پکڑے اور جانے کہ بندہ دور ہے مالکیت کے
بندہ کہ اپنے تئیں گرداب میں غرق ہونے سے نہ بچاوے کیوں آواز اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى کی یعنی میں ہوں پروردگار تمہارا بلند اور بیچ کان خلق کے پہونچاوے
عاجزی کو اسیر خواب و خورست ٭ لاف قدرت ازو چہ بیجا است ٭ آنکہ در نفس خود زبون باشد ٭ صاحب اقتدار چون باشد ٭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ
عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝ اور تحقیق کہ بہت آدمیوں سے نشانیوں قدرت ہماری سے بے خبر ہیں ان کو بیچ اس کے نہ فکر ہے اور نہ اس سے ڈرے ہے ع ۹ ۱۰
وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اور تحقیق ہم نے جگہ دی بیٹوں
یعقوب کے کو بعد ہلاک ہونے فرعون کے سے اور قوم اس کی سے جائے سزاوار اور شائستہ اور وہ ولایت شام کی تھی پیچھے اس صدق کے اور رزق
دیا ہم نے ان کو یعنی بیچ یثرب کے جگہ دی اور حرملے تر اور خشک روزی دی ہم نے اوپر ان کے پاکیزہ چیزوں سے اور ساتھ قول بعضوں کے اسجگہ
مراد بنی اسرائیل سے یہود زمانہ پیغمبر کے ہیں کہ ان کو یثرب میں جگہ دی اور روزی دی حرملے تر اور خشک سے پس اختلاف نہ کیا انہوں نے
بیچ حکم دین اپنے کے یا بیچ شان محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوقت تک کہ ساتھ ان کے آیا علم توریت کا اور احکام اس کے بیچ اس کے اختلاف
کیا ساتھ تاویل کے اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ تحقیق کہ پروردگار تیرا حکم کریگا درمیان انکے دن قیامت کے
بیچ اس چیز کے کہ تھے از روئے عناد کے یا جہل کے بیچ اس چیز کے اختلاف کرتے تھے حکم توریت کے سے یا حکم پیغمبر کے سے فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ
مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْــَٔـلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ پس اگر ہے تو بیچ شک کے اس چیز سے کہ بھیجی ہے ہم نے طرف تیرے قصوں
اور احکاموں سے پس پوچھ تو ان لوگوں سے کہ پڑھتے ہیں کتاب کو آگے تجھ سے یعنی اہل کتاب سے کہ یہ اترا ہوا تحقیق ہے نزدیک ان کے اور
ثابت ہے بیچ کتاب ان کی کے خطاب طرف آنحضرت ؐ کے ہے مراد امت ہیں اور **زاد المسیر** میں لایا ہے کہ ان معنی میں ما نافیہ کے
سے تو بیچ شک کے نہیں ہے لیکن واسطے زیادتی بصیرت کے سوال کر اہل کتاب سے لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۙ
تحقیق کہ آیا ساتھ تیرے بیان راست اور درست پروردگار تیرے کی طرف سے پس نہ ہو تو شک لانیوالوں سے صحیح ترین قولوں کا وہ ہے

کہ اننداں مخاطبات کے ظاہر اخطاب طرف پیغمبر کے ہے لیکن مخاطب سوائے اُنکے اور لوگ ہیں اسواسطے کہ ذات پاک آنحضرت کی معصوم اور محفوظ ہے شک اور شبہے سے بیچ اُس چیز کے کہ نازل ہوئی ہے اور اسی قبیل سے یہ خطاب دوسرا کہ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخٰسِرِينَ اور نہ ہو تو اُن لوگوں سے کہ جھوٹ جانا اُنہوں نے خاص آیتوں اللہ کی کو کہ قرآن ہے پس ہووے تو اگر جھوٹ جاننے زیان کرنے والوں سے اِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ تحقیق کہ وہ لوگ کہ واجب ہوا ہے اوپر اُن کے قول پروردگار تیرے کا یعنی وہ قول کہ لوح محفوظ میں لکھا ہے کہ وہ ساتھ کفر کے مریں اور فرشتوں کو ساتھ اس قول کے خبر دی ہے اور کہا ہے کلمہ یہ ہے لاملان جہنم یا ہولاء فی النار ولا اُبالی اور اوپر تقدیر کے جو کلمہ اوپر اُن کے ثابت ہوا ایمان نہیں لاتے اسواسطے کہ کلمہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹا نہیں ہے وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝ اور اگرچہ آوے اوپر اُنکے ہر آیت جبتک کہ دیکھیں عذاب دکھ دینے والا کہ نامزد اُن کا ہوا ہے اور بعد اُترنے عذاب کے اُن کو ایمان نفع نہ پہونچاوے جیسے کہ قوم فرعون کو اور امتوں گذری ہوئیں کو فائدہ نہ رکھا ایمان ناامیدی کا فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ إِلٰى حِينٍ ۝ **تبیان** میں لایا ہے کہ اکثر نحوی اوپر اسکے ہیں کہ لولا اس جگہ بمعنی مانافیہ کے ہے یعنی نہ تھے رہنے والے گانوؤں کے شہر گنہگاروں سے کہ وقت اُترنے عذاب کے ایمان لائے پس فائدہ پہنچاوے اہل دیہ کو ایمان اُن کا بیچ اُسوقت کے مگر قوم یونس علیہ السلام کی کہ وہ اُسوقت ایمان لائے اٹھایا ہم نے اور لے گئے ہم اُن سے عذاب رسوائی کا بیچ زندگانی دنیا کے اور فائدہ مندی دی ہم نے انکو تا وقت پہونچنے اجل ان کی کے اور **قصہ یونس** علیہ السلام کا بطور مختصر کے اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکو اوپر اہل نینوی کے کہ زمین موصل کے سے تعلق رکھتا ہے بھیجا اُس نے مدت تک اُن لوگوں کو طرف اللہ کے دعوت کی انہوں نے انکار کیا اور اُسکو آزردہ رکھا آخر عاجز آیا اور کہا الٰہی قوم میری نے مجھکو جھٹلایا پس بھیج تو اوپر اُن کے عذاب اللہ تعالیٰ نے قبول کیا اور کہا خبر دے قوم اپنی کو کہ بعد تیس ۳۰ دن کے یا چالیس ۴۰ دن کے عذاب اوپر تمہارے اترے گا **یونس علیہ السلام** نے اُن کو خبر دی اور درمیان قوم کے سے باہر گیا اور ایک غار پہاڑ کے میں چھپا جب وقت وعدے کا نزدیک پہونچا اللہ تعالیٰ نے ساتھ مالک دوزخ کے خطاب کیا کہ برابر ایک خردل کے سموم دوزخ کی سے ساتھ اُس قوم کے بھیج مالک نے فرمان اللہ کا بجا لا کر اُس سموم کو ساتھ صورت ابر سیاہ کے یا دھوئیں کے اور چنگاری آگ کے گرد شہر نینوی کے استادہ کیا اہل شہر نے جانا کہ یونس علیہ السلام سچا تھا رجوع طرف بادشاہ اپنے کے ہوئے وہ بادشاہ بڑا عقلمند تھا اُس نے کہا یونس علیہ السلام کو بلاؤ لوگوں نے حضرت یونس علیہ السلام کو بہتیرا ڈھونڈا وہ نہ ملے بادشاہ نے فرمایا کہ اگر یونس چلے گئے تو وہ جس خدا کی طرف دعوت کرتے تھے وہ خدا باقی ہے اور وہ جاننے والا ہے اور سننے والا ہے اب اسکے سوا اور کچھ تدبیر نہیں کہ اپنی عاجزی اور گڑگڑانا اُس کی درگاہ میں ظاہر کریں بادشاہ نے ایک ٹاٹ کا کپڑا پہنا اور ننگے سر اور ننگے پاؤں بیابان کو چلا اور اسی طور سے سب رعیت جنگل میں گئی تمام مرد عورت چھوٹے بڑے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں فریاد کرنے لگے اور بچوں کو اُنکی ماؤں سے جدا کر دیا اور خالص نیت سے سب اکٹھے پکارے کہ بار خدایا جو یونس نے کہا ہم اُس کا یقین کرتے ہیں تاریخ پہلی بقر عید سے محرم کی دسویں تاریخ تک یوں ہی فریاد کرتے رہے اور ان چالیس ۴۰ دن تک اپنے عجز و بیچارگی سے تھمے نہیں اللہ تعالیٰ سے اپنی عاجزی کرتے رہے ؎ چارۂ ما ساز کہ بے چارہ ایم ۔ گر تو برانی بکہ جا آوریم ۔ بعضے کہہ رہے تھے کہ الٰہی ہم سے یونس نے کہا تھا کہ ہمارے خدا نے کہا ہے کہ بردے خریدے آزاد کرو ہم تیرے بندے ہیں اپنے کرم سے تو ہمیں عذاب سے آزاد کر بعضے عاجزی کرتے تھے کہ الٰہی ہمیں یونس نے کہا تھا کہ خدا نے فرمایا ہے عاجزوں اور تھکے ہوؤں کا ہاتھ پکڑو ہم بیچارے اور عاجز ہیں تو اپنے فضل سے ہمارا ہاتھ پکڑ کسی طرف سے یہ آواز آتی تھی کہ اے پروردگار یونس نے تیرا قول ہم سے بیان کیا تھا کہ جو تم پر ظلم زیادتی کرے تم اُس سے درگذر کرو ہم نے اپنے گناہوں سے اپنے پر ظلم کیا ہم سے معاف کر کسی جانب لوگ کہہ رہے تھے کہ خدایا یونس نے ہم سے کہا تھا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مانگنے والوں کو خالی نہ پھیرو ہم تیرے در پہ مانگنے آئے ہیں ہمیں رد نہ کر ؎ قاضی حاجات درویشاں و محتاجاں توئی ۔ پیش روا کن از کرم حاجات بسیار ہمہ ۔ غرض چالیسویں دن کہ روز جمعہ دسویں تاریخ محرم کی تھی ان کی دعا قبول ہوئی اور وہ اندھیرا ابر کا جاتا رہا رحمت الٰہی ہوگئی یونس علیہ السلام چالیسویں روز نینوی کی طرف آئے

قصۂ یونس

اور لوگوں کی خبر پوچھا چاہتے تھے جب شہر کے قریب آئے اور معلوم ہوا کہ عذاب کے بدلے اُن پر رحمت ہو گئی بہت رنج ہوا کہ تو ان کو عذاب سے ڈراتا تھا اب میں ان کے پاس جاؤں گا تو جھٹلائیں گے مجھکو سو جنگل کی طرف چلے گئے اور اُن کے دریا میں جانے اور مچھلی کے پیٹ میں قید ہونے کا سورۂ انبیا اور سورۂ صافات میں بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۱ اور جو تیرا رب چاہتا تو بیشک یقین کرتے جو دنیا میں ہیں سب اکٹھے **فائدہ** حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت چاہتے تھے کہ قوم ایمان لے آوے جب وہ ایمان نہ لاتے تھے تو آپ کو بہت رنج ہوتا تھا آپ کی تسلی کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ آیت شریف نازل کی اور ایمان لانا اپنے ارادے سے متعلق رکھا اور فرمایا اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۰ کیا زبردستی کرتا ہی لوگوں پر کہ ایمان لے آویں میرے بن چاہے **فائدہ** یہ آیت شریف منسوخ ہے قتال کی آیت سے وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۰ اور کوئی ایمان نہیں لاتا مگر اللہ تعالیٰ کے ارادے اور توفیق اور اس کے حکم سے اور خدائے تعالیٰ غضب بھیجتا ہے اُن پر جو سمجھتے نہیں اُسکی دلیلیں اور نشانیاں قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۰ کہہ دے اے محمد صلعم مشرکوں کو جو نشانیاں طلب کرتے ہیں کہ دیکھو دل کی بصیرت سے یا سر کی آنکھوں سے کیسے کیسے عجائب ہیں پیدائش کے آسمانوں میں اور کیسے کیسے عجائب ہیں قدرت کے زمینوں میں تو تم کو معلوم ہو جائے اللہ کی صنعت کا کمال اور اس کے علم وحکمت کا جلال اور نہیں ہٹاتیں اللہ تعالیٰ کے عذاب کو نشانیاں اور رسولوں کے کلام اس قوم سے جو اللہ تعالیٰ کے علم وحکمت میں ہیں کہ ایمان نہیں لانے کے فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۰ یہ مشرک راہ نہیں دیکھتے مگر دنوں کی یعنی واقعوں کی اُن لوگوں کے جو اُن سے پہلے گذرے ہیں جیسے قوم عاد و ثمود و اصحاب ایکہ واہل موتفکہ اور واقعہ سے مراد عذاب ہے کہہ دے کہ راہ دیکھ عذاب کی جو تم پر نازل ہوگا اور میں بھی تمہارے ہلاک ہونیکا منتظر ہوں ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۰ پھر نجات دی اپنے رسولوں کو جب اُنکے جھٹلانے والوں پر عذاب آیا اور ہم نے نجات دی ان لوگوں کو کہ جو ہمارے پیغمبروں پر ایمان لائے جیسے کہ نجات دی ہم نے رسولوں کو اور ان کے تابعداروں کو ہمارا وعدہ سچا اور ٹھیک ہے مشرکوں کو ہلاک کرنے کے وقت کہ نجات دی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب کو قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ښ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۰ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۰ کہہ دے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اے مکے والو اگر تم کو میرے دین میں شک ہے تو میں بیان کرتا ہوں اپنا دین تم سے کہ میں نہیں عبادت کرونگا جن کی کہ تم پرستش کرتے ہو یعنی بُت اور فرشتوں کی سوائے اللہ تعالےٰ کے لیکن میں اُس کی عبادت کرتا ہوں جو تم کو مار ڈالتا ہے **فائدہ** مار ڈالنے کا لفظ انکی تہدید اور ڈرانے کے واسطے ہے کہ مشرکوں کا مرنا اُن کے عذاب کی میعاد ہے اور مجھکو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ میں یقین لانیوالوں سے ہوں اللہ کے حکموں پر اور نبیوں کے اخبار پر اور مجھکو حکم ہے یا مجھکو وحی ہے کہ قائم رکھ اپنے عملوں کو یعنی خالص کر واسطے دین کے اور سب دینوں سے دین اسلام کیطرف رجوع ہوا ہوں اور نہ ہوں میں شرک لانیوالوں سے **فائدہ** یہ خطاب سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور لوگوں کیطرف ہے وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۰ اور نہ پکار سوا اللہ تعالیٰ کے اس شئی کو جس کا پکارنا تجھے نفع نہ دے اور نہ کچھ ضرر دے جو اُسکو نہ پکارے تو اگر تو نے ایسا کیا یعنی اس چیز کو جو نفع نہ دے اس کو پکارا تو اُسوقت تو ظالموں سے ہوگا اس لئے کہ اُسکو پکارے گا جسکو نہ پکارنا چاہیے وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَاۗدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۰ اور اگر تجھکو خدا پہونچائے کوئی بیماری یا کوئی سختی یا فقر تو کوئی اُس کا دفع کرنیوالا نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اور جو وہ چاہے تیری صحت یا راحت یا تونگری تو اس کے فضل کا کوئی روکنے والا نہیں **فائدہ** فلا راد کی جگہ جو بفضلہ کہا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل کرنیوالا ہے اپنے بندوں پر خبر کے ارادے سے باوجود بندوں کے بے مستحق ہونیکے درویش تو وہ مصلحت خویش چہ دانی :: خوش باش گرت نیست کہ بے مصلحتے نیست :: اپنا فضل پہونچاتا ہے اپنے بندوں سے اور وہی بخشنے والا ہے سو اپنے گناہوں کے سبب اُس کی بخشش سے ناامید نہ ہو اور مہربان ہے اسکی عبادت سے اُسکی رحمت کی اُمید رکھو يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

۱۰ ع ۵

قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ کہہ دے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اے لوگو بیشک تمہارے پاس آیا کلام ٹھیک ٹھیک یا پیغمبر سچا تمہارے پروردگار کے پاس سے اور تم کو کچھ عذر کی جگہ نہیں رہی سو جس نے راہ پائی ایمان اور بندگی کی سو بیشک اُس نے اپنی جان کیواسطے راہ نفع کی پائی اور جو گمراہ ہوا اُسکا وبال اُسکی جان پر ہے اور مَیں تمہارا نگہبان نہیں ہوں فائدہ اس آیت شریف کی ومیاطی کے نزدیک آیت سیف ناسخ ہے وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۧ اور پیروی کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس چیز کی جو وحی کی جاوے طرف تیرے یعنی بجا لا اور پہونچاوے اور صبر کر اوپر دعوت کے اور جو کچھ تجھکو ایذا پہونچے اُس پر صبر کر جبتک حکم کرے اللہ تعالےٰ تیری مدد کا بُت پرستوں کے قتل اور کافر کتابی کے جزیہ کا اور وہی ہے بہت اچھا حکم کرنیوالا اسواسطے کہ اُس کے حکم میں ظلم و زیادتی و طرفداری نہیں ہے یا اس لئے کہ سب بھیدوں سے واقف ہے کچھ گواہ شاہدونکی حاجت نہیں رکھتا۔

سورۂ ہود

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِائَةٌ وَّثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ حروف مقطعہ بہ نسبت اصطلاح شرعی وعرفی کے مفہوم المراد نہیں یعنی اُنکی مراد کما حقہ نہیں معلوم ہو سکتی تو ایک بھید چھپا ہوا ہے اور اسی قول کی تائید ہے کہ شعبی سے جو مقطعات کے معنی پوچھے لوگوں نے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بھید ہے اس کے درپے نہ ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ انا اللہ اری یعنی میں ہوں خدا کہ دیکھتا ہوں بندے کی بندگی اور گنہگاروں کے گناہ اور موافق اعمال کے جزا دونگا تو اس میں وعدہ اور وعید دونوں ہیں یہ کتاب ہے ایسی کہ مضبوط ہیں اُس کی نشانیاں دلیلوں اور حجتوں سے یا مضبوط ہے نظم محکم سے جیسے ایک بنا ایسی جسکو خلل اور نقصان نہیں پھر جدا کی گئی ہے سورہ سورہ اور آیہ آیہ بالتفصیل سے بیان ہے اسمیں اُسکا جسکی بندوں کو حاجت ہے ایسے کیطرف سے جو حکم کرنیوالا ہے یا حکمت بخشنے والا ہے سب چیزوں کو خوب جانتا ہے اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۙ اسواسطے کہ نہ بندگی کرو کسی کی سوائے خدائے تعالیٰ کے میں تم کو اُس کے حکم سے ڈرانیوالا ہوں کہ تم شرک کروگے تو عذاب ہوگا اور خوشی سنانے والا ہوں جو اُسکی توحید کروگے اور ایمان لاؤگے تو ثواب ہوگا وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ اور دوسرے حکم اور تفصیل آیات اسواسطے ہے کہ اپنے رب سے بخشش مانگو کہ تمہارے گناہ گذرے ہوئے بخشدے پھر توبہ کرو اُسکی درگاہ میں کہ آئندہ کو گناہ نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ تم کو بہت اچھیطرح رکھے یعنی عمر دراز بخشے کہ تم سے لوگوں کو نفع ہو یا تم کو تندرست اور امن وامان میں رکھے آخر عمر تک جو مقرر ہو گئی فائدہ محقق کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے مَتَاعًا حَسَنًا وہ یہ ہے کہ جو نعمت مل جاوے اُسمیں راضی ہو اور جو تکلیف پہونچے اُس پر صبر کرے اور امام قشیری نے کہا ہے کہ متاع حسن یہ کہ اُس کے ہاتھ سے لوگوں کے کام نکلیں اور حاجتیں روا ہوں اور تاکہ دیوے اللہ تعالیٰ ہر فضل رکھنے والے کو دین میں اُس کے فضل کا اجر اور ثواب دنیا میں بھی اور عقبیٰ میں بھی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ذو فضل وہ شخص ہے جسکی نیکیاں زیادہ ہوں بُرائیوں سے بعضے کہتے ہیں ذو فضل وہ ہے کہ جسکے نام دیوان میں فضل لکھا گیا ہے وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝ اور جو تم اے کافرو اسلام سے پھر جاؤ میرا کہنا نہ مانو تو میں ڈرتا ہوں کہ تم کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور یوم کبیر کتاب **تفسیر تیسیر** میں لکھا ہے روز جنگ بدر سے مراد ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ جو کفار پر قحط ہوا تھا کہ مرتے اور مردار کھاتے تھے اُس سے مراد ہے اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اسی کی طرف پھر کے جانا ہے اور وہی پھر لیجانے اور ثواب دینے اور عذاب کرنے پر سب چیزوں پر قدرت رکھتا ہے فائدہ لکھا ہے کہ سب مشرکوں نے جو حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عداوت رکھتے تھے دل میں اور مصلحت وقت کے سبب اُسکو چھپاتے تھے ایک دن آپسمیں ملاقات کر کے کہا کہ جو ہم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عداوت میں پیروی ڈالیویں اور اپنے تئیں کپڑوں میں چھپالیویں اور اپنے سینوں میں عداوت رکھیں تو کسی کو کیا خبر ہوگی اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ خبردار ہو جان لو یہ کافر اپنے سینوں کو دوہرا کرتے ہیں میرے حبیب کی عداوت میں یعنی خوب چھپاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نہ جانے جان رکه

جسوقت یہ کپڑے اوڑھکر اپنے بچھونے پر سوتے ہیں خدا ہی تعالیٰ جانتا ہے جو دلوں میں چھپاتے ہیں اور جو زبان سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک چھپا اور ظاہر ایک سا ہے بیشک وہ خوب جانتا ہے دلوں کی باتیں اور **بعضے** کہتے ہیں کہ ذات الصدور دل ہیں اور اللہ تعالےٰ ان کے بھید جانتا ہے ؎ ایکہ در دل نہاں کنی سرّے ۔ آنکہ دل آفریدہ می داند ۔ **فائدہ** اس آیت کی **شان نزول** میں لکھا ہے کہ یہ اخنس بن شریق کے حال میں نازل ہوئی ہے وہ ایک شخص لسان شیریں زبان تھا کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اور خوشامد کی باتیں کیا کرتا تھا اور اپنی دوستی اور محبت جتایا کرتا تھا ظاہر اسکا اچھا دکھائی دیتا تھا اور باطن اُس کا بہت بُرا تھا اللہ تعالیٰ نے اُس کے باطن کی پلیدی سے خبر دی کہ کوئی اُس کے ظاہر پر خیال کر کے اُس کے باطن سے غافل نہ رہے شیخ طریقت نے فرمایا ہے کہ منافق کی مثال سانپ کی سی ہے کہ اندر تو زہر بھرا ہے اور باہر خوبصورت ہے **شعر** صورت ظاہر ندارد اعتبار ۔ باطنی باید مبرّا از غبار ۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا الجزء ۱۲

كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ جو زمین میں چلنے والے ہیں سب کی روزی اللہ تعالیٰ ہی پر ہے اس کے فضل اور رحمت سے اور وہ جانتا ہے اُس کا ٹھکانا زندگی میں اور بعد مرنے کے اور یہ سب جاندار اور اُنکی روزی اور ٹھکانا اُن کا لکھا ہوا ہے کتاب روشن یعنی لوح محفوظ میں **فائدہ** اس آیت شریف میں جو کلمہ علی اللہ کا ہے لکھا ہے کہ علیٰ وجوب پر دلالت کرتا ہے اور شریعت میں واسطے تحقیق کے ہے یعنی بتحقیق اصل روزی کی اللہ ہی کی طرف سے ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ علی بمعنی من ہے یعنی اللہ ہی کی طرف سے روزی ہے یا بمعنی الی ہے یعنی سب کی روزی اسی کی طرف سونپی گئی ہے کہ اگر وہ چاہے فراخ کرے اور چاہے تنگی کرے اور مستقر کو لکھا ہے صاحب کشاف نے کہ وہ رہنے کی جگہ ہے زمین میں اور ہوا میں اور پانی میں اور مستودع کے معنی ہیں ماں باپ کی پشت اور شکم میں اور انڈے میں رہنے سے وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وہی ہے ایسا جس نے پیدا کیے آسمان اور زمین چھ روز میں دنیا کے دنوں سے کہ اتوار سے شروع کیے روز جمعے تک سب پیدا کر دئے اور اُن کے پیدا کرنے سے پہلے اُسکا عرش تھا اوپر پانی کے تاکہ آزمائش کرے تمہاری یعنے تم سے معاملہ آزمانیوالوں کا کرے کہ ظاہر ہو جاوے کون اچھا عمل کرتا ہے یعنی شکر کرتا ہے اس سے نعمت زیادہ ہوتی ہے یا تصدیق کرتا ہے اُس کی کہ عرش اوپر پانی کے ہے اور پانی ہوا پر ہے **فائدہ** لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدائش کے شروع میں یاقوت سبز پیدا کیا اور نظر ہیبت سے اُسے دیکھا تو وہ پانی ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے ہوا کو پیدا کیا اور پانی اُس پر رکھا اور عرش کو اُسی پانی پر جگہ دی اور اس رکھنے میں عرش کے پانی پر اور پانی کے ہوا پر اللہ کے بندے جو فکر والے ہیں اُن کو بڑی نصیحت ہے وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور اگر کہے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کو کہ بیشک تم اٹھائے جاؤگے مرنے کے پیچھے تو کہیں گے وہ جو ایمان نہیں لائے کہ نہیں یہ مگر جادو ہے ظاہر وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ع ۵ ۱ اور اگر ہم ڈھیل کریں اُنکے عذاب میں جسکا وعدہ ہم نے کیا ہے گنتی کیوقت تک تو ٹھٹھے سے کہیں کہ عذاب کیوں نہیں آتا کس نے روک رکھا ہے سو جان لو کہ جسدن عذاب اُن پر آئے گا یعنی جنگ بدر میں وہ رُکا نہیں رہنے کا اُن سے کسی طور دور نہ ہوگا اور گھیر لیگا ان کو جسکا یہ جہالت سے ٹھٹھا کرتے تھے اور اُس کی جلدی کرتے تھے **فائدہ** دمیاطی نے فرمایا ہے کہ مراد اس عذاب سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا قتل کرنا ہے ٹھٹھا کرنیوالوں کو جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالےٰ نے اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ اسکا ذکر سورہ حجر میں ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور فرمایا وحاق بہم حاق صیغہ ماضی کا ہے بجائے صیغہ مضارع کے سو اس لئے کہ اُس کے ثبوت پر دلالت کرے گویا گھیر ہی لیا ہے وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ۝ اور اگر ہم آدمی کو نعمت و رحمت دے کر اپنے پاس سے پھر لے لیویں اُس سے تو بیشک وہ نا امید ہوتا ہے بے صبری کے سبب اور ہمارے کرم پر بھروسا نہ کرنے کے سبب ناشکرا ہے اُس نعمت دی ہوئی کا وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ اور اگر ہم چکھاویں انسان کو

بہتری یعنی تندرستی اور تو انگری بعد سختی کے یعنی بیماری یا تنگدستی کے پیچھے البتہ کہتا ہے دور ہوئیں برائیاں مجھ سے یعنی مصیبت اور تکلیف یہ بھی جاتی رہی تحقیق آدمی بہت خوش اور مغرور ہوا ہے نعمت سے اور اتراتا ہے اور یہ خوش ہونا اور اترانا اُس کو غافل کرتا ہے نعمت کے شکر کرنے سے مگر جنہوں نے رنج و تکلیف میں صبر کیا اور اچھے عمل کئے یعنی اُسکا شکر بجالائے نعمت میں اور صبر کیا تکلیف میں تو اُن ہی کیواسطے ہے گناہ معاف ہونا اور بڑا ثواب کہ جسکا تھوڑے سے تھوڑا بہشت ہے **فائدہ** شیخ العالم نے فرمایا ہے کہ بہشت میں ایک ایسی نعمت ہے کہ ساری جنّت کی نعمتیں اُس کے مقابل میں کچھ بھی نہیں وہ کیا ہے وہ اللہ کا دیدار ہے **فائدہ** لکھا ہے کہ کفار عرب دشمنی کے سبب اور ٹھٹھے کی رو سے کہتے تھے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ خدا نے خزانہ کیوں نہ دیا فرشتے کیوں نہ بھیجے کہ وہ رسول ہونے کی گواہی دیتے ایسی باتوں سے آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو رنج ہوتا تھا خدائے تعالےٰ نے آپکے خوش کرنے کو کہ آپ نے پیغام ہمارا پہونچا دیا انکے قبول اور رد کرنیکا کچھ خیال نہ کرو یہ آیت شریف نازل کی فَلَعَلَّکَ تَارِکٌۢ بَعْضَ مَا یُوْحٰۤی اِلَیْکَ وَضَآئِقٌۢ بِہٖ صَدْرُکَ اَنْ یَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْہِ کَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَہٗ مَلَکٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِیْرٌ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ ؕ تو شاید کہ تو چھوڑنیوالا ہے کچھ اُس میں سے جو تجھ پر وحی ہوئی ہے یعنی بتوں کو برا کہنے کو اور تنگ ہوتا ہے اُس کے ظاہر کرنے میں اس خوف سے کہ کافر کہیں گے کیوں نہ اُترا اس پر خزانہ کہ لوگوں کو دے کر تابعدار بناتا اور کیوں نہ آیا اُس کے ساتھ فرشتہ گواہی نبوت کی دیتا سو تو تو ڈرانے ہی والا ہے تجھ پر تو ڈرا دینا ہے اُس میں کچھ تیرا قصور نہیں اُن کے رد انکار سے کیوں تنگ ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ ہر شے پر وکیل ہے یعنی گواہ ہے یا نگہبان ہے یا کارگذار اُسکا جو اُسے کام سونپے اور نگہبان اُسکا جو اپنے تئیں اسکو سونپ دے پس اُس پر توکل کر اور دشمنوں اور حاسدوں کے کہنے پر نہ جا **فائدہ** آیت شریف میں جو فلعلک آیا استفہام کا امام ماتریدی کہتے ہیں یہ استفہام بمعنی نہی ہے یعنی چھوڑ نہیں اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىہُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِہٖ مُفْتَرَیٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ بلکہ کافر کہتے ہیں آپ گڑھ لینا ہے جو کہتا ہے وحی ہوئی یعنی قرآن آپ بناتا ہے تو کہہ کہ لاؤ تم دس سورتیں تو قرآن شریف کے مانند بیان میں حسن نظم میں اپنی بنائی ہوئی یعنی تمہارے گمان میں ہے کہ قرآن شریف آپ بنا سکتے ہیں اور مجھ پر گمان کرتے ہو کہ آپ بناتا ہے تم کہ عرب کے فصیح اور خوش بیان ہو چاہیے کہ تم بھی بنا سکو ایسا کلام بلکہ تم مجھ سے زیادہ قادر ہو کہ تم قصہ اور اخبار جانتے ہو اور انشا اور اشعار سے واقف ہو شاعر ہو بڑے بڑے اور اپنی مدد کو بلا لو جس کو بلا سکتے ہو قرآن شریف کے مقابلے کو سوائے خدائے تعالےٰ کے اگر تم سچے ہو اس کہنے میں کہ قرآن آپ بناتا ہے اور جب کفار عرب اس کے جواب سے عاجز ہوئے کہ دس سورتیں بنا کر نہ لا سکے تو دوسری آیت نازل ہوئی کہ فاتوا بسورۃ من مثلہ اور یہ ایک سورۃ بھی نہ لا سکے اور انکا عجز سب پر ظاہر ہوا فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰہِ وَاَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ پھر اگر یہ نہ قبول کریں ایک سورۃ بھی فانی تو جان لو کہ جو نازل ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے علم سے ہے یعنی اللہ تعالےٰ کا وہ علم خاص جس سے بندوں کی مصلحتیں جانتا ہے اور جو اُن کے دنیا اور آخرت میں کام آتے اور جان لو کہ کوئی معبودی کے لائق نہیں ہے مگر وہی کہ جانتا ہے جس کو کوئی نہ جانے اور کر سکتا ہے جو کوئی نہ کر سکے پھر اے تم ہو اسلام پر ثابت استفہام بمعنی امر ہے یعنی ثابت ہو اسلام پر جب جان لیا کہ قرآن شریف اللہ کا کلام ہے **فائدہ** کم ضمیر جمع کی ہے تعظیم کیواسطے اور مخاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مخاطب مؤمن ہیں کہ یہ بھی آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت میں کافروں سے کہتے تھے کہ تم کلام الٰہی کو بنایا ہوا کہتے ہو تو تم بھی ایسا بنا لاؤ مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا نُوَفِّ اِلَیْھِمْ اَعْمَالَھُمْ فِیْھَا وَھُمْ فِیْھَا لَا یُبْخَسُوْنَ ۝ جو شخص اپنی پست ہمت سے دنیا کی زندگانی چاہے اور اپنے اعمال کے بدلے دنیا کی زینت چاہے **فائدہ** مراد منافق ہیں یا اہل ریا یا یہود و نصاریٰ اور یا عام لوگ کوئی ہو جو عقبیٰ کا خیال نہ رکھتا ہو ہم اُس کو پورا پورا دیں گے اُسکے اچھے اعمال کا بدلہ دنیا میں تندرستی دولت رزق کی کشائش اولاد کی کثرت اور وہ دنیا میں کم نہ دئے جاویں گے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْھَا وَبٰطِلٌ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ یہی گروہ ہے جسکو عقبیٰ میں سوا دوزخ کے کچھ نہ ہوگا اس واسطے کہ اچھے اعمال کا بدلہ دنیا میں پالیا اور بُرے ارادے اور فاسد نیتیں جو عذاب کا سبب ہیں وہ رہ گئی ہیں اور تباہ ہوا جو کچھ کیا تھا دنیا میں کیونکہ ثواب تو اخلاص سے ہوتا ہے اور اُنہوں نے خالص عمل کیے نہیں اور نیست ہو گئے جو عمل کئے تھے دکھلاوے کو اور لوگوں کے سنانے کو اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَیَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِّنْہُ وَمِنْ

قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ ۔ اے جو کوئی دلیل رکھتا ہو اپنے رب کی طرف سے اچھے راستے کی اور اسپر اور دلیل ہو عقل کی راہ سے گواہ خدا کی طرف سے کہ اس کے سچ ہونے کی گواہ ہو اور وہ قرآن ہے تو کیا برابر ہو جاویگا اُس کے جو دنیا کی زینت چاہے اور اچھے کام نہ کرے اور انجیل سے پہلی کتاب موسیٰ علیہ السلام کی کہ پیشوائے دین تھے اور بخشش کا سبب مومنوں کی وہی لوگ صاحب بیّنہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں فائدہ کہتے ہیں صاحب بینہ مومنان اہل کتاب ہیں یا جو مومن خالص ہو اور گواہ پیغمبر ہے اور بعضے کہتے ہیں صاحب بینہ پیغمبر ہے اور اُس کا تابع ہے گواہ وہ جبرئیل ہے یا جو فرشتہ کہ اسکا نگہبان ہے یا حضرت ابوبکر صدیق رض یا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مبارک کہ جو آپکو نظر انصاف سے دیکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ کے نور اور صدق کی نشانیاں آپ کے چہرۂ مبارک سے مشاہدہ کرتا تھا ؎

اے صبح سعادت تو زجبین تو ہویدا ؛ آں حسن چہ حسن ست تبارک و تعالیٰ ؛ اور بعضے کہتے ہیں کہ بینہ قرآن ہے اور لفظ تیلوہ بمعنی یقروہ ہے یعنی پڑھتا ہے اس کو اور گواہ جبرئیل علیہ السلام ہے یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک یا قرآن شریف کا نظم اور اعجاز اور تیلوہ کو اگر بمعنی یتبعہ کے رکھیں تو شاہد انجیل ہے اور **زاد المسیر** میں لکھا ہے کہ انجیل قرآن کی تابع ہے تصدیق اور بشارت میں اگرچہ پہلے نازل ہوئی ہے اور توریت بھی تصدیق اور بشارت میں اس کی تابع ہے یعنی موافق ہے قرآن کے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ اور جو قرآن پر ایمان نہ لائے چند گروہوں سے مراد اہل مکہ ہیں اور جو اُنکے گروہ میں ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی میں تو اُسکا ٹھکانا دوزخ ہے ضرور وہاں پہونچیگا فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ تو نہ شک کر انکے ٹھکانے میں کہ تحقیق یہ وعدہ سچا ہے تیرے رب کا لیکن بہت لوگ ایمان نہیں لاتے اسپر اور اسکی تصدیق نہیں کرتے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے کہ خدائے تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یعنی اُسکی وحی کی تصدیق نہ کرے یا اُسکا شریک کرے کسی کو اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ وہ گروہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والوں کے حاضر کئے جاویں گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اور گواہ کہیں گے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے تھے کہ اسکا شریک کرتے تھے اور اسکا بیٹا بتلاتے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہے ظالموں پر یعنی کافروں پر وہ روکتے ہیں اللہ کی راہ سے یعنی دین سے اور دین کو ٹیڑھا اور پھیرا ہوا بتلاتے ہیں اور عقبیٰ میں بھی کافر ہونگے فائدہ مراد گواہوں سے فرشتے نگہبان اور کراماً کاتبین یا ہر امت کے پیغمبر مراد ہیں یا ہاتھ پاؤں مراد ہیں کہ قیامت کے دن گواہی دیں گے اور ضمیر جو دو بار آئی کہ ہُم بالآخرۃ ہُم کافرون یہ اُن کے کفر کی تاکید کیواسطے ہے کہ عقبیٰ کو تصدیق نہیں کرتے اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ۝ وہ لوگ کافر خدا کو عاجز نہیں کر سکتے اپنے عذاب سے زمین میں یعنی دنیا میں اور اُنکا کوئی نہیں سوا خدا کے دوست کہ خدا کے عذاب سے اُنکو بچاوے بلکہ زیادہ ہوگا انکو عذاب دوبارہ عذاب ہوگا کہ آپ بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا نہ تھے دنیا میں کہ سن سکتے اللہ کے کلام کو کہ اُس کے سننے سے بہرے تھے اور نہ تھے دنیا میں کہ دیکھ سکتے اس کی قدرت کی نشانیاں کہ اُس کے دیکھنے سے اندھے تھے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ وہ لوگ وہ ہیں کہ اپنی جانوں کا نقصان کیا یعنی اُن کا نقصان ان ہی کو ہوا وہ کھویا گیا اُن سے جو جھوٹ باندھا تھا اُنہوں نے کہ بت شفاعت کریں گے اور ملائکہ درخواست کریں گے لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝ بیشک یہی لوگ قیامت کے دن سب سے زیادہ نقصان پانیوالے ہیں کہ انہوں نے اللہ کی عبادت کے بدلے بتوں کی پرستش خریدی اور دنیا کی فانی جنس بدلے عقبیٰ کے باقی متاع کے مول لی یہ معاملہ صاف بڑے نقصان کا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ بیشک جو لوگ اخلاص سے ایمان لائے ہیں اور اچھے عمل کئے ہیں کہ فرض ادا کئے اور نفل عبادت کی اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں آرام پایا یا اللہ تعالیٰ سے تواضع کی اور اُس کے سوا سب سے بے غرض رہے وہی جنت کے لوگ ہیں وہی بہشت میں ہمیشہ رہیں گے مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اِن دو گروہوں کا حال یعنی مومن اور بہرے کے ہے اور سمجھا کے اور سننے والے کے کیا دونوں ....

وقف لازم

ع ۲ ۵ ۳

برابر ہیں مثل میں اے کیا نصیحت نہیں پکڑتے اِن مثالوں سے اور غور نہیں کرتے فائدہ کافر کو اندھے سے تشبیہ دی اس لئے کہ وہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں نہیں دیکھتا اور بہرے سے اسواسطے کہ وہ کلام حق نہیں سنتا اور مومن کو سمجھا کے اور سننے والے سے مثال اس لئے کہ وہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں دیکھتا اور اُس کا کلام سن کر عمل کرتا ہے بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ اندھا وہ ہے جو حق کو باطل جانے اور باطل کو حق سمجھے اور بہرہ وہ ہے کہ حق کو باطل سنے اور باطل کو حق سنے اور سمجھا کا وہ ہے جو حق کو حق دیکھے اور پیروی کرے اور باطل دیکھے اور اس سے بچے اور سُننے والا وہ ہے جو حق کو حق سُنے اور اُس پر عمل کرے اور باطل کو باطل سنے اور اس سے پرہیز کرے اور حقیقت میں سمجھا کا وہ ہے جو بموجب حدیث قدسی کے کہ آیا ہے بی یبصر اُسکی بصیرت کی آنکھ روشن ہو اور سننے والا وہ ہے کہ اس کے کان بی یسمع سننے کے ہوں جو خدا سے دیکھتا ہے وہ سوا خدا کے نہیں دیکھتا اور جو خدا سے سُنتا ہے وہ سوا خدا کے نہیں سُنتا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۙ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝ بیشک ہم نے بھیجا نوح علیہ السلام کو اُسکی قوم کی طرف اُن سے اُس نے کہا کہ میں تم کو ڈرانیوالا ہوں ظاہر یا بیان کرنے والا عذاب کی باتوں کا اور نجات کے کاموں کا یا ڈرانے والا ہوں اس بات سے کہ تم نہ پرستش کرو کسی کی سوا خدا کے اس واسطے کہ جو اُس کی عبادت نہ کروگے تو میں ڈرتا ہوں کہ تم پر عذاب ہوگا دکھ دینے والے دن میں فائدہ دن کو جو دکھ دینے والا کہا مجازاً کہا کہ اُس دن عذاب ہوگا فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ۝ تو کہا اونچے اونچے آدمیوں نے جو کافر تھے نوح علیہ السلام کی قوم میں سے ہم تو دیکھتے ہیں تجھکو اپنا جیسا آدمی کوئی بات ایسی نہیں دیکھتے جس سے ہم پر تجھکو فوق ہو کہ اُس کے سبب ہم تجھکو نبی جانیں اور تیری فرمانبرداری ہم پر واجب ہو اُن کافروں نے حضرت نوح علیہ السلام کی ظاہر بشریت دیکھی اور حقیقت انسانی کو دریافت نہ کیا اُس سے غافل رہے ؎ ہمسری با انبیا بر داشتند ؛ اولیا را ہمچو خود پنداشتند ؛ گفتہ اینک ما بشر ایشاں بشر ؛ ما و ایشاں بستہ خوابیم و خور ؛ اور ہم نہیں دیکھتے تیری متابعت کرتے کسی کو مگر اُن کو جو ہمارے کمینے لوگ ہیں ظاہر رائے میں یعنی تجھ پر ایمان لے آئے بے غور اور تامل کے یا یہ معنی کہ جو تیرے تابع ہیں وہ کمینے ہیں ظاہر دیکھنے میں یعنی جو انکو دیکھے فوراً جان لیوے کہ یہ کمینے لوگ ہیں اور ہم نہیں دیکھتے تجھے اور تیرے تابعداروں کو کچھ بزرگی اپنے پر کہ جس سے ہم تیرے تابع ہوویں بلکہ ہم تو گمان کرتے ہیں تجھ کو جھوٹا یعنی تیری نبوت کے دعوے کو اور اُن کے تصدیق لانے کو اور ایمان لانے کو تجھ پر قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ۝ کہا نوح علیہ السلام نے اے میری قوم مجھے بتاؤ اگر میں حجت رکھتا ہوں ظاہر اپنے رب کی طرف سے ایسی جو میرے دعوے کی گواہی دیوے اور اللہ تعالیٰ مجھکو دے اپنے پاس سے بخشش یعنی نبوت تو تمپر چھپا رہیگا یا تم سے چھپا لیوے اُس حجت کو کہ اس کی پہچان نہ دیوے تم کو کیا میں تمپر لازم کر دونگا کہ قبول کرو اور لکھا ہے کہ یہ استفہام بمعنی نفی ہے یعنی نہیں لازم کرونگا حالانکہ تم اُس حجت سے کراہت کرتے ہو اور نہیں چاہتے فائدہ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر حضرت نوح علیہ السلام کر سکتے ہوتے تو لازم کرتے لیکن اختیار پروردگار کی مشیت میں ہے کیا جانے اسکا عدل کسکو راندے اور اس کا فضل کسکو بلا لیوے ؎ یکی را برانی کہ مخذول ماست ؛ یکی را بخوانی کہ مقبول ماست ؛ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝ اے میری قوم میں نہیں مانگتا تم سے رسالت کے پہونچانے پر کچھ مال مزدوری کا کہ تم کو دینا مشکل پڑے یا تم نہ دو تو مجھکو گراں گذرے میرا اجر تو خدائے تعالیٰ پر ہے لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام سے بڑے بڑے آدمی اور ہمیں کہتے تھے کہ تم اپنی مجلس سے کمینوں اور ادنی ادنی آدمیوں کو دور کر دو تو ہم تمہارے پاس بیٹھیں تو حضرت نوح علیہ السلام نے کہا وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور میں نہیں دور کرنیوالا اُن کا جو لوگ ایمان لائے ہیں بیشک وہ اپنے رب سے جزا پانے والے ہیں اور اس کے قرب کو پہونچنے والے ہیں اُن کو کیوں کر دور کروں لیکن میں تم کو دیکھتا ہوں نادان کہ تم انکی قدر نہیں جانتے وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اور اے میری قوم کون میری مدد کرے اور روکے اللہ تعالےٰ کے عذاب کو اگر میں اُن کو راندوں کیا تم نہیں دریافت کرتے جو کہتے ہو اُن کو اپنی مجلس سے دور کر انہوں نے کہا کہ تو تو اُن کی یہ سب صفت کرتا ہے اور یہ ظاہر میں تجھ سے ملے ہوئے ہیں اور تیرے موافق ہیں باطن میں تجھ سے مخالف ہیں حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ

اَعْیُنُکُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ اِنِّیْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ٥ اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے علم کے خزانے ہیں اور میں
غیب نہیں جانتا کہ لوگوں کے باطن کی خبر دوں اور میں نہیں کہتا کہ فرشتہ ہوں جو تم مجھ سے کہو تو ہم جیسا بشر ہے اور میں نہیں کہتا اُن کو جن لوگوں کو تم
حقارت سے دیکھتے ہو اُن کے فقیر ہونے کے سبب انہیں کمینہ بتاتے ہو خدا اُنکو بھلائی نہ دیگا اس لئے کہ خدا تعالےٰ نے جو اُن کے واسطے عقبیٰ میں آمادہ کیا
ہے اس سے بہت بہتر اور اچھا ہے جو تم کو دنیا میں دیا ہے خدا خوب جانتا ہے جو اُن کے دل میں ہے صدق اور اخلاص اور جو میں اُنکے اسلام کا حکم نہ
دوں ظاہر میں تو بیشک اُسوقت میں ظالموں میں سے ہوں کیونکہ نبیوں کو حکم ظاہر پر ہے قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَکْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا
تَعِدُنَآ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ٥ کہا انہوں نے اے نوحؑ تو نے جھگڑا اور بحث کی ہم سے اور بہت قصہ بڑھا دیا اب تو لا عذاب جس کا وعدہ کیا ہے
اگر تو سچا ہے اپنے عذاب کے وعید میں قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْکُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ٥ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ بیشک تم پر
عذاب بھیجے گا اللہ اگر چاہیگا جلدی یا دیر کرکے اور تم خدائے تعالیٰ کو عاجز کرنیوالے نہیں اُس کے عذاب بھیجنے سے یا اُس سے لڑنے سے یا
اُس سے بھاگ جانے سے وَلَا یَنْفَعُکُمْ نُصْحِیْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَکُمْ اِنْ کَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَکُمْ هُوَ رَبُّکُمْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ٥ اور میری
نصیحت تم کو کچھ نفع نہ کریگی اگر میں چاہوں کہ تم کو نصیحت کروں اگر خدا چاہیگا تم کو گمراہ کرنا اس کلام میں تقدیم و تاخیر ہے مطلب یہ ہے کہ اگر خدا تم کو
گمراہ کرنا چاہے اور میں چاہوں تمہیں نصیحت کروں تو وہ نصیحت نفع نہ کریگی وہی ہے تمہارا پیدا کرنے والا اور تمہارے سب کاموں میں تصرف کرنیوالا
اپنے ارادے کے موافق اور اسی کی طرف پھیرے جاؤگے اور اپنے عملوں کی جزا پاؤگے اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَاَنَا
ع ۴ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ٥ بلکہ نوح علیہ السلام کی قوم نے کہا کہ نوحؑ اپنی طرف سے جھوٹ بنا لیتا ہے وحی ہم نے نوحؑ سے کہا کہدے کہ جو میں نے وحی
جھوٹ بنائی ہے تو اس کا وبال مجھ پر ہے اور میں بیزار ہوں تمہارے گناہوں سے جو تم مجھ پر بہتان کرتے ہو وَاُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ
قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ٥ اور نوحؑ پر وحی کی گئی کہ تیری قوم ایمان نہ لائے گی مگر وہی جو ایمان لایا ہے پھر تو غم نکر جو وہ
تجھے جھٹلاتے ہیں اور ایذا دیتے ہیں اور جب انکی دعوت کا فائدہ جاتا رہا عذاب آنیکا وقت آگیا حکم ہوا اے نوحؑ کوشش کی کمر باندھ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ
بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ٥ اور بنا کشتی ہماری نگہبانی میں یا روبرو ملائکہ کے جو مددگار اور نگہبان تیرے ہیں
اور ہماری وحی کرنے کی جو کشتی بنانے کو وحی کی ہے اور ہم سے کچھ نہ کہو اُن لوگوں کے مقدمے میں جنہوں نے ظلم کیا ہے یعنی اُن کی نجات نہ مانگ کہ
بیشک یہ غرق کئے گئے ہیں انکے ڈوبنے کا حکم ہو چکا ہے فائدہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نوح علیہ السلام جانتے نہ تھے کہ کشتی کیونکر
بنائیں اُسکی کیا صورت ہو وحی آئی کہ ایسی صورت بنا جیسے مرغ کا سینہ ہوتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ نوح علیہ السلام کشتی کیواسطے لکڑی ڈھونڈتے
تھے حکم ہوا کہ سال کا درخت بودے بیس برس میں وہ درخت خوب ہو گیا اس مدت میں کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا جو قوم کے لڑکے تھے وہ بالغ ہو گئے اور انہوں
نے بھی اپنے باپوں کی متابعت کی حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت سے انکار کیا پھر نوح علیہ السلام کشتی بنانے میں مشغول ہوئے وَیَصْنَعُ
الْفُلْكَ اور نوح علیہ السلام کشتی بناتے تھے وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ٥
اور جب نوح علیہ السلام کی طرف جاتے تھے اُس کی قوم کے بڑے بڑے سردار ٹھٹھا کرتے تھے اس لئے کہ وہ کشتی جنگل میں بناتے تھے پانی سے دور کہتے
تھے کہ کشتی تو بناتے ہو پانی کہاں ہے اور طعنہ دیتے تھے کہ پہلے نبی بنے تھے اب بڑھئی بنے ہو نوح علیہ السلام کہتے تھے کہ جو تم ٹھٹھا کرتے ہو ہم سے
تو ہم بھی ٹھٹھا کریں گے تم سے جیسے تم کرتے ہو فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَیَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ٥ بہت جلد جان لوگے
اُسکو جس پر عذاب آویگا ایسا کہ دنیا میں رسوا کرے یعنی غرق ہو جاؤگے اور عقبیٰ میں عذاب ہوگا ہمیشہ کہ وہ جہنم میں جلنا ہے پھر نوح علیہ السلام نے کشتی
بنائی دو برس میں کہ تین سو گز لمبی تھی اور بعضوں نے کہا ہے بارہ سو گز اور چوڑی پچاس گز اور بعضوں نے لکھا ہے چھ سو گز اور اونچی تیس گز اور ایک
قول میں تینتیس ۳۳ گز ہے اور اس کے سوا اور بھی روایتیں ہیں اور اُس کے تین درجے بنائے اور روغن ملدیا اور حکم الٰہی سے سب قسم کے
جانوروں میں سے ایک ایک جوڑا جمع کیا اور پرندوں کو نیچے کے درجے میں رکھا اور درندے اور چارپائے بیچ کے درجے میں اور آدمیوں کو مع اسباب
اور کھانے پینے کے اوپر کے درجے میں جگہ دی اور سامان میں ان سب کے مشغول تھا اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا

مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ؕ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ۝ یہاں تک کہ آیا ہمارا عذاب یا حکم عذاب کا اور
تنور میں سے پانی نے جوش مارا اور وہ تنور پتھر کا تھا جسمیں اماں حوا روٹی پکاتی تھیں اور حضرت نوح علیہ السلام کو ترکہ میں پہونچا تھا اور عذاب آنے
کی یہ نشانی تھی کہ اُس تنور سے پانی جوش کرے تو جب نشانی عذاب کی ظاہر ہوئی ہم نے نوح علیہ السلام سے کہا کہ اُٹھا لے کشتی میں ہر قسم کے حیوانوں
سے جو جاندار کہ جفتی کرتے ہیں دو دو یعنی ایک نر اور ایک مادہ اور اپنے لوگوں کو جو مسلمان ہیں کشتی میں بٹھالے مگر اسکو نہ بٹھلائیے جس کے ہلاک کا ہم حکم دے چکے
مراد اس سے کنعان اور داعلہ ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا اور بیوی ہیں اور بھی جو کوئی ایمان لایا ہے اسے بھی کشتی میں بٹھالے اور نوح علیہ السلام سے
موافق نہ ہوئے اور ایمان نہ لائے مگر تھوڑے آدمی کہ ایک بیوی مسلمان اور تین بیٹے ایک حام دوسرا سام تیسرا یافث اور اُنکی بیبیاں ہر دو عورت بہتر
اور ان کے سوا کہ سب ایک کم اسی تھے اور نوح علیہ السلام سمیت اسی ہوئے نوح علیہ السلام سب کو کشتی کے پاس لائے اور ایک سرپوش جو بنایا تھا
وہ کشتی پر ڈھلنک دیا چالیس دن تک رات دن زمین سے پانی جوش کرتا رہا اور آسمان سے پانی بلا کا برستا رہا ۝ وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللّٰهِ
مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ اور کہا نوح علیہ السلام نے سوار ہو جاؤ کشتی میں کہتے ہوئے بسم اللہ مجریہا و مرسہا یعنی اللہ کا نام لو
کشتی کے چلانے کے وقت اور ٹھہرانے کے وقت اور بعضوں نے کہا ہے اللہ کے نام سے ہے کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب
چاہتے تھے کہ کشتی چلے تو بسم اللہ کہتے تھے اور جب چاہتے تھے کہ کشتی ٹھہر جاوے تب بسم اللہ کہتے تھے پس نوح علیہ السلام نے اُنکو اس طور بسم اللہ سکھائی اور کہا
بیشک میرا رب بخشنے والا ہے مہربان ہے مسلمانوں پر کہ انکو طوفان سے نجات دے ۝ وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۝ اور کشتی اُن کو لئے جاتی تھی بیچ موجوں
میں جو عظمت کے سبب مثل پہاڑ کے تھی ۝ وَنَادٰى نُوحُ ۨ ابْنَهٗ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِينَ ۝ اور آواز دی نوح علیہ السلام
نے اپنے بیٹے کنعان کو اور بعضوں نے اُسکا نام یام لکھا ہے اور وہ بیٹا اُن کا کشتی کے کنارے پر تھا اور نوح علیہ السلام اس کو مسلمان جانتے تھے
شفقت سے اُسے کہا اے بیٹے سوار ہو جا کشتی میں ہمارے ساتھ کہ بیخوف ہو جاوے اور کافروں کے ساتھ نہ ہو کہ غرق ہو جاویگا وہ لڑکا منافق تھا باپ سے
اسلام ظاہر کرتا تھا اور کافروں کے ساتھ اُن کے مذہب میں متفق تھا ۝ قَالَ سَاٰوِيْ إِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِي مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ
إِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ ۝ کہا بیٹے نے جواب میں باپ سے کہ قریب ہے کہ پناہ میں ہو جاؤں گا ایک پہاڑ کی جو
بلندی کے سبب مجکو بچالیگا پانی میں غرق ہونے سے نوح علیہ السلام نے کہا کوئی بچانے والا نہیں آج کے دن کہ روکے خدائے تعالیٰ کے عذاب کو
مگر اللہ جس پر بخشش کرے اور باپ بیٹے میں یہ بات ہو رہی تھی کہ طوفان کی سختی ہوئی اور حائل ہوگئی دونوں میں موج طوفان کی پس ہو گیا وہ غرق ہونے
والوں میں فائدہ القصہ نوح علیہ السلام کوفے سے یا ہند سے یا عین وردہ سے کہ ایک جگہ ہے جزیرے میں کشتی میں بیٹھے دسویں تاریخ رجب
کی کشتی تمام روئے زمین پر پھری اور جب طوفان کا حادثہ آخر ہوا اور کافر ڈوب چکے امر الٰہی ہوا ۝ وَقِيلَ يٰأَرْضُ ابْلَعِي مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ
الْمَآءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ۝ کہا گیا یعنی حکم الٰہی ہوا کہ اے زمین نگل لے اپنا پانی جو باہر لائی تھی اور　الربع
اے آسمان روک لے جو پانی چھوڑ رکھا ہے اور پانی جاتا رہا اور ہو گیا جسمیں کام کا حکم ہوا تھا کہ کافر ہلاک ہوئے اور مسلمانوں نے نجات پائی اور ٹھہر گئی
کشتی کوہ جودی پر موصل میں یا شام میں. عاشورے کے دن دسویں تاریخ محرم کی اور مدت طوفان کی چھ مہینے تھی اور کہا گیا پھٹکار ہو
اور ہلاک ہو کافروں کو اور جب نوح علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے ساتھ کشتی سے باہر آئے اُسدن شکرانہ کا روزہ رکھا اور عاشورے کا روزہ سنت
ہوا ۝ وَنَادٰى نُوحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحٰكِمِينَ ۝ اور پکارے نوح علیہ السلام اپنے
رب کو کہ اے میرے پیدا کرنے والے بیشک میرا بیٹا کنعان میرا اپنا ہے اور تو نے فرمایا تھا کہ تیرے اپنوں کو نجات دونگا اور وہ ہلاک ہوا اور بیشک تیرا
وعدہ سچا ہے اور تو حاکموں کا اچھا حکم کرنے والا ہے اسمیں کیا حکمت ہے فائدہ امام ماتریدی لکھتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام بیٹے کے کفر
کی خبر نہ رکھتے تھے جو خبر رکھتے تو سوال نہ کرتے اسواسطے کہ خدا نے فرمادیا تھا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا یعنی جو کافر ہیں اُن کے واسطے مجھ سے کچھ نہ
کہیو جب نوح علیہ السلام نے یہ کہا تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا قَالَ يٰنُوحُ إِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۚ إِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۫ فَلَا تَسْأَلْنِ
مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجٰهِلِينَ ۝ کہا خدا نے اے نوح تیرا بیٹا نہیں ہے اہل دین سے وہ تو صاحب اچھے عمل کا

نہیں تو مجھ سے وہ چیز نہ پوچھ جسکا تجھکو علم نہیں یعنی جس کو پوچھنے سے بھی تجانے وہ نہ پوچھ یا جس چیز کا تجھکو علم نہیں وہ نہ پوچھ یعنی بیٹے کے کفر کا بیشک میں تجھکو نصیحت کرتا ہوں اور منع کرتا ہوں اس امر سے کہ تو اُن نادانوں سے نہ ہو جو سوال ناجائز کریں قَالَ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَسْـَٔلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ کہا نوح علیہ السلام نے اے میرے پروردگار بیشک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کے بعد اس سے کہ میں تجھ سے پوچھوں وہ بات جسکا مجھکو علم نہ ہو یعنی جسکا پوچھنا روا نہ ہو اور جو تو مجھکو نہ بخشے اور مجھ پر رحم نہ کرے تو ہوں گا میں نقصان اٹھانے والوں میں سے قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَکٰتٍ عَلَیْکَ وَعَلٰٓی اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَکَ ؕ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ کہا گیا کہ اے نوح اُتر آ کشتی سے سلامتی کے ساتھ جو ہم نے تجھکو دی یا ہماری طرف سے تجھ پر سلام اور تحفہ ہے اور برکتیں اور زیادتیاں تیری نسل میں کہ تو دوسرا آدم ہووے لوگوں کے نسب میں اور ایک قول یہ ہے کہ کسی کی اہل کشتی سے اولاد نہیں رہی سوا حضرت نوح علیہ السلام کے اور انکے تین بیٹوں کے اور تمام آدمیوں کے جہاں کے نسب ان تین تک پہنچتے ہیں کہ سام کی اولاد عرب اور فرس ہے اور یافث کی نسل سے ترک ہیں اور حام کی اولاد ہند ہیں اور سلام اور برکتیں اُن کتنے گروہوں پر جو اُن میں سے تیرے ساتھ ہیں یعنی مسلمان قریب ہے کہ ہم اُن کو خوش نصیب کریں دنیا دنیا میں کہ اچھی طرح زندگانی کریں اور رزق کی فراخی ہو پھر اُن کو پہونچے ہماری طرف سے عذاب دکھ دینے والا ہو قیامت میں اُن سے مراد کافر ہیں **فائدہ** وسط میں قرطبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ سب مرد و عورت مسلمان اس سلام و برکتوں میں داخل ہیں اور سب کافر مرد و عورت قیامت تک اس خوش نصیبی دنیا کے اور آخرت کے عذاب میں داخل ہیں تِلْکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَآ اِلَیْکَ ۚ مَا کُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُکَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ یہ بیان جو ذکر ہوا غیب کی خبریں ہیں کہ ہم نے جبرئیل علیہ السلام کیواسطے سے تیری طرف وحی کیں تو نہ جانتا تھا اُن کو اور نہ تیری قوم جو قریش ہے اسوقت سے پہلے پھر صبر کر قوم کی ایذا پر اور مشقت پر رسالت کے پہونچانے میں جس طور نوح علیہ السلام نے صبر کیا بیشک اچھی عاقبت پرہیزگاروں کی ہے دنیا میں انکو دشمنوں پر فتح اور عقبےٰ میں بڑے بڑے درجے ہیں **فائدہ** پیر طریقت نے فرمایا ہے کہ صبر سے سب مشکلیں حل ہوجاتی ہیں اور صبر علاج ہے سب تکلیفوں کا صبر کا نتیجہ فتح ہے اور بے صبروں کا کام خراب ہوتا ہے وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۝ اور بھیجا ہم نے قوم عاد کیطرف اُنکے بھائی ہود کو **فائدہ** بھائی بسبب نسب کے کہا ہود علیہ السلام نے اے میری قوم اللہ کو پرستش کرو اسکی یگانگی کے ساتھ تمہارا کوئی معبود اس کے سوا نہیں ہے اور تم جو اُس کا شریک بتلاتے ہو یہ تمہارا بہتان ہے اور جھوٹ باندھا ہوا ہے یٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اے میری قوم میں تم سے نہیں مانگتا اس رسالت کی کچھ مزدوری اور بدلہ **فائدہ** سب رسول اپنی قوم سے اپنی بے غرضی اور بے طمع ہونا بیان کرتے ہیں کہ تہمت سے بچیں اور نصیحت خالص ہو کس واسطے کہ نصیحت اور دعوت جب ہی فائدہ کرتی ہے کہ اُسمیں دنیا کی طمع نہ ہو سو ہود علیہ السلام نے کہا میری مزدوری اور بدلہ اُس پر ہے جس نے محض اپنی قدرت سے مجھے پیدا کیا اے کیا تم سمجھتے نہیں اور عقل سے سچے جھوٹے کو نہیں جانتے لہذا نہیں کہ جو مال نہ ڈھونڈھے جھوٹ کیوں کہیگا **فائدہ** لکھا ہے کہ قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت قبول نہ کی اور اللہ تعالےٰ نے اُن کی شامت کے سبب تین برس مینہ نہ برسایا اور اُن کے مردوں اور عورتوں کو بانجھ کر دیا اور یہ لوگ کھیتی کیا کرتے تھے اور لوگ اُن کے دشمن بھی بہت تھے تو کھیتی کے واسطے مینھ کے محتاج ہوئے اور دشمنوں کے دفع کرنے کو اولاد کی حاجت پڑی تو ہود علیہ السلام نے فرمایا وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا وَّیَزِدْکُمْ قُوَّةً اِلٰی قُوَّتِکُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ ۝ اور اے میری قوم اپنے رب سے بخشش مانگو ایمان لاؤ پھر اور کسی کی عبادت نہ کرو اُس کے سوا اللہ تعالےٰ بھیجے تم کو آسمان سے تمہاری کھیتیوں پر مینھ برابر برسنے والا اور تمہاری قوت کے ساتھ اور قوت بڑھا دے کہ تم کو اولاد دیوے و تمہارے دشمنوں کو دفع کریں تو میری بات سنو اور نہ پھر جاؤ مجھ سے اور منہ نہ پھیرو اللہ تعالےٰ کے کلام سے کہ گناہ ہی کرتے رہو قَالُوْا یٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ کہا اے ہود تو نے ایسی حجت اور دلیل نہیں بیان کی جس سے تیرا کہنا صحیح معلوم ہووے حالانکہ حضرت ہود علیہ السلام نے انکو معجزے دکھلائے تھے اور یہ کچھ خاطر میں نہ لائے اور انکار کیا وَمَا نَحْنُ بِتَارِکِیْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِکَ وَمَا نَحْنُ لَکَ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝ کہا اور نہیں ہیں ہم ترک کرنیوالے عبادت خداؤں اپنے کی بات تیری سے کہ کہے تو ایک خدا کو بندگی کرو اور نہیں ہم واسطے تیرے ایمان لانیوالے اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىکَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا

بِسُوْٓءٍ ۭ قَالَ اِنِّیْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ نہیں کہتے ہم بیچ شان تیری کے مگر یہ کہ پہونچایا ہے ساتھ تیرے بعضے خداؤں ہمارے نے دکھ اور ایذا اور بیماری اور کہتے ہیں مراد جنون اور سودا ہے عاد کی قوم نے کہا کہ جو گالیاں دیتا ہے خداؤں ہمارے کو انھوں نے تجھکو دیوانہ کیا ہے تو باتیں کہ خارج عقل سے ہیں تجھ سے سنی جاتی ہیں کہا ہود علیہ السلام نے تحقیق میں شاہد کرتا ہوں اللہ کو اور تم بھی شاہد رہو اوپر اسبات کے کہ بیزار ہوں میں اُس چیز سے کہ تم شریک کرتے ہو مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِیْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝ سوائے اللہ کے یعنی عبادت میں اُسکی اور دن کو شریک کرتے ہو پس جمع ہو تم اوپر مکر کے یا بُرائی میری کے سب تم اور خدا تمہارے بیچ ہلاکی میری کے اتفاق کرو پس مجکو مہلت نہ دو تم اور جو کچھ چاہو بیچ قصد میرے کے کرو کہ میں خطرہ نہیں رکھتا اور ساتھ حمایت اور نگہبانی اللہ کی کے ضرر تمہارے سے اندیشہ نہیں ہے اور یہ بھی ایک معجزہ ہود علیہ السلام کا تھا کہ اکیلا روبرو جماعت بہت کے کہ جبار اور صاحب شوکت اور دولت اور پیاسے لہو کے اسکے تھے یہ سب مبالغہ کیا کہ جمع ہو اور مہلت نہ دو اور ہلاکی میری میں سعی کرو وہ باوجود شدت کے اور قہر کے اور قدرت کے ایذا دینے اُس کے سے عاجز ہوئے جیسے کہا ہے ؎ تو خدارا شو اگر جملہ عالم دریاست ٭ بخدا اگر سر موے قدمت تر گردد ٭ اور ہود علیہ السلام ساتھ کرم الٰہی کے شوق تمام رکھتا تھا کہا اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ ۭ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ۭ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ تحقیق کہ توکل کیا میں نے اوپر اللہ کے کہ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہے اور ہم اپنے ساتھ اُس کے سوپنے میں نے کوئی ملنے والا نہیں ہے یعنی جاندار نہیں ہے مگر اللہ پکڑنے والا ہے بال اُس کے اور پکڑنے بال پیشانی کے تمثیل مالکیت کی اور قدرت اور تصرف اُس کے کی ہے تحقیق کہ پروردگار میرا اوپر راہ عدل کے اور سیدھی کے ہے جو کوئی اوپر اُس کے توکل کرے اُسکو ضائع نہیں کرتا اور بحر الحقائق میں فرمایا ہے کہ صراط مستقیم وہ ہے کہ آخر طرف حق کے ہووے نہ طرف غیر اُس کے کے جیسے کہ کہا ہے وَاَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی ؎ چوں ہمہ راہ اوست از چپ و راست ٭ تو بہر رہ کہ میروی او راست ٭ چوں ازو بود ابتدائے ہمہ ٭ ہم بدو باشد انتہائے ہمہ ٭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِيْظٌ ۝ پس اگر پھرو تم مجھ سے پس تحقیق کہ میں پہنچانے والا ہوں ساتھ تمہارے وہ چیز کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ اُس کے طرف تمہارے یعنی وحی اللہ کی ساتھ تمہارے پہونچائی میں نے اور اوپر تمہارے حجت واجب کی میں نے پس جو قبول نہ کی تم نے اللہ تعالیٰ تم کو ہلاک کرے اور جانشین تمہارا کرے پروردگار میرا ایک گروہ کو سوائے تمہارے اور نقصان نہ سکوگے پہونچا اللہ کو کچھ ساتھ اعراض کے کہ مجھ سے اور انکار قبول دعوت کے سے تحقیق کہ پروردگار میرا اوپر سب چیزوں کے نگہبان ہے یعنی قول اور فعل اور حقیقت سب کی جانتا ہے اور جب کافر قوم ہود کے ساتھ ان باتوں کے نصیحت پکڑنے والے نہ ہوئے حکم الٰہی ساتھ عذاب اُنکے کے نازل ہوا وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ اُسوقت کہ آیا حکم ہمارا ساتھ عذاب اُن کے کے نجات دی ہم نے ہود کو اور اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے تھے ساتھ اُسکے اور وہ چار ہزار تھے سب کو اور ساتھ ہود کے نجات دی ہم نے ساتھ بخشش کے اپنی طرف سے یعنی نجات ساتھ فضل ہمارے کے تھی نہ ساتھ عمل اُن کے کے اور نجات دی ہم نے اُن کو عذاب سخت سے اور وہ سموم دوزخ کی تھی کہ بیچ حلق اُنکے کے گھس کر دماغ اُن کے سے باہر جاتی تھی اور اعضا اُنکے ٹکڑے ٹکڑے کرتی تھی ۝ وَتِلْكَ عَادٌ ۟ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ اور وہ عاد ہے یعنی اثر کہ بیچ شہروں احقاف کے دیکھتے ہیں نشانی قبیلے عاد کی ہے انکار کیا اور کافر ہوئے ساتھ آیتوں پروردگار اپنے کے اور گنہگار ہوئے بیچ پیغمبروں اُسکے کے گناہ ایک پیغمبر کا لازم کرنے حال گناہ سب پیغمبروں کا ہے اور پیروی کی حکم ہر سرکش لڑنے والے کی یعنی عاجز ہوئے بیچ اُس کسی کے کہ اُن کو ساتھ اللہ کے دعوت کرتا تھا اور فرمانبردار ہوئے اُس کسی کے کہ انکو ساتھ کفر اور گمراہی کے بلاتا تھا وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۝ اور پیچھے سے آئے بیچ اس دنیا کے لعنت کو کہ دور ہونا اور ہلاکت ہے اور بیچ دن قیامت کے بھی لعنت پیچھے اُن کے ہے جانو تم کہ قوم عاد کی کافر ہوئی ساتھ پروردگار اپنے کے جانو تم کہ دوری ہے خاص عاد کو یعنی رحمت سے دور ہے اور بعضوں نے کہا ہے دوری ہو جیو خاص عاد کو یعنی ہلاکت اور دعا ہلاکت کی اوپر اُنکے پیچھے ہلاک ہونے اُنکے کے دلیل ثابت ہونے عذاب کی ہے عطف بیان عاد کا ہے یعنی یہ عاد کہ ہلاک ہوئے عاد اولیٰ تھے کہ حضرت ہود علیہ السلام اوپر اُنکے اُٹھے تھے یعنی پیغمبر ہوئے تھے نہ عاد ارم کہ اُنکو عاد ثانیہ

وقف لازم

کہتے ہیں وہ ساتھ قوم ثمود کے ہلاک ہوئے وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ط هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ ط اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ۝ اور بھیجا ہم نے طرف قبیلے ثمود کے بھائی اُن کے صالح کو مراد برادری نسبی ہے کہا صالح نے اے قوم میری بندگی کرو تم اللہ کو ساتھ یگانگی کے نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی معبود سوائے اس کے اُس نے پیدا کیا تم کو زمین سے یعنی آدمؑ کو کہ باپ تمہارا ہے اور مواد نطفوں کا کہ نسل آدمی کی اُس سے پیدا ہوتی ہے خاک سے پیدا کیا اور زندگانی یعنی عمر دی تم کو بیچ زمین کے مدارک میں مذکور ہے کہ برس عمر ہر ایک کی قوم ثمود سے تین سو سے ہزار تک تھے یا تمہارے تئیں قدرت دی اوپر عمارتوں زمین کے تو حویلیاں پاکیزہ اوپر اُس کے بنائیں اور ساتھ کھودنے نہروں کے اور بونے درختوں کے مشغول ہوئے پس بخشش چاہو تم اُس سے یعنی ایمان لاؤ تم تو تم کو بخشے پس توبہ کرو تم ساتھ بندگی اُس کی کے عبادت غیر اُس کے سے تحقیق کہ پروردگار میرا نزدیک ہے امیدواروں کو ساتھ رحمت کے اجابت کرنے والا دعا کرنے والوں کا ہے ساتھ فضل اور احسان اپنے کے قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ۝ کہا قوم نے کہ اے صالح تحقیق کہ تھا تو درمیان ہمارے اُمیدوار یعنی نشانی دانائی کی اور حلیمی کی بیچ پیشانی تیری کے دیکھتے تھے ہم آگے اس سے کہ دعویٰ نبوت کا کرے تو اور چاہتے تھے ہم کہ بادشاہ تجھکو اپنا بناویں ہم یا اُمید رکھتے تھے ہم کہ ساتھ دین ہمارے کے صاحب دین کا ہووے تو اب ساتھ اس بات کے کہتا ہے تو اُمید تجھ سے توڑی ہم نے آیا ہم کو منع کرتا ہے تو اس سے کہ بندگی کریں ہم اُس چیز کی کہ تھے باپ دادے ہمارے پوجتے اور تحقیق ہم بیچ شک کے ہیں اُس چیز سے کہ بلاتا ہے تو ہم کو طرف اُس کے توحید اور چھوڑنے عبادت بتوں کی سے ایک شک تہمت میں ڈالنے والا یعنی گمان کہ جان کو بے قرار اور دل کو بے آرام اور عقل کو پریشان کرتا ہے قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَاٰتٰىنِیْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَیْتُهٗ قف فَمَا تَزِیْدُوْنَنِیْ غَیْرَ تَخْسِیْرٍ ۝ کہا صالحؑ نے اے قوم میری وہ کہ خبر دو تم مجھکو کہ اگر ہوں میں اوپر حجت روشن کے پروردگار اپنے سے اور دی ہووے میرے تئیں نزدیک اپنے سے پیغمبری پس کون ہے کہ یاری کرے اور باز رکھے عذاب اللہ کے سے اگر نافرمانی کروں میں اُس کے تئیں بیچ پہنچانے رسالت کے پس میں تمہارے تئیں طرف اللہ کے بلاتا ہوں اور تم مجھ کو طرف دین اپنے کے دعوت کرتے ہو اور ساتھ میرے جھگڑتے ہو پس تم نہیں زیادہ کرتے ہو میرے تئیں سوائے نقصان اور خسارہ کے لائے ہیں کہ قوم ثمود کی نے بعد جھگڑے اور لڑائی بہت کے معجزہ مانگا جیسے کہ سورہ **اعراف** میں مذکور ہوا اور اگر چاہے معلوم کرے کہ ساتھ دعا اس کی کے پتھر سے اونٹنی نکلی صالح علیہ السلام نے اوپر ان کے حجت پکڑی اور بیچ مقدمے اونٹنی کے وصیت شروع کی وَیٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِیْبٌ ۝ اور کہا اے قوم میری یہ اونٹنی ہے کہ اللہ نے پیدا کی ہے واسطے تمہارے جس حال میں کہ نشانی ہے اوپر قدرت اُسکی کے پس چھوڑو تم اُس کو تو کھاوے اور چرے بیچ زمین اللہ کی کے یعنی رزق اُسکا اوپر تمہارے نہیں ہے اور نفع خاص تم کو ہے اور نہ پہنچاؤ تم اُس کو بدی اور ایذا کہ اگر ساتھ بُرائی اس کی کے قصد کرو گے تم پس پکڑے تم کو عذاب نزدیک یعنے پیچھے ایذا اس کی کے عذاب کئے جاؤ اور فرصت نہ پاؤ تم عذاب سے فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِیْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ ط ذٰلِكَ وَعْدٌ غَیْرُ مَكْذُوْبٍ ۝ پس پے کیا اُس اونٹنی کو یعنی پاؤں کاٹے اور مفصل سورہ **قمر** میں مذکور ہوویگا اور پیچھے پے کرنے اونٹنی کے بچہ اُس کا اوپر پہاڑ کے چڑھا اور تین آوازیں کیں صالح علیہ السلام اُس وقت درمیان قوم کے نہ تھا جب آیا احوال اُس کو سنایا پس کہا تم جیوگے اور فائدہ پاؤ گے بیچ گھروں اپنے کے تین دن کہ چارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ ہے اور ہفتے کے دن اوپر تمہارے عذاب اُتریگا یہ وعدہ جھوٹا نہیں ہے لائے ہیں کہ چہارشنبہ کو منھ اُنکا زرد ہوا اور پنجشنبہ کو سرخ اور جمعہ کو سیاہ اور شنبہ کو عذاب اُترا فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْیِ یَوْمِىِٕذٍ ط اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ۝ پس اُسوقت کہ آیا حکم ہمارا ساتھ عذاب اُنکے کے نجات دی ہم نے صالحؑ کو اور اُن لوگوں کو کہ ساتھ اس کے تھے ایمان لانے والے ساتھ فضل اور بخشش کے نزدیک ہمارے سے نہ ساتھ عذاب اُن کے کے یعنی محض فضل سے صالح کو اور مسلمانوں کو نجات دی ہم نے اُس بلا اور آفت سے اور رسوائی اُس دن کی سے یعنے قیامت کے سے تحقیق کہ پروردگار تیرا وہ زور آور ہے یا صاحب قدرت ہے اوپر نجات مومنوں کے غالب ہے اوپر دشمنوں کے ساتھ ہلاک کرنے اُنکے کے وَاَخَذَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ لا اور پکڑا اُن لوگوں کو کہ ستم

کیا انہوں نے اوپر اپنے ساتھ کفر کے آواز بڑی سے مراد آواز جبرئیل علیہ السلام کی ہے **زاد المسیر** میں لایا ہے کہ بیچ اس تین دن کے کہ وعدہ جینے کا تھا اپنے گھروں میں بیٹھ کر قبریں تیار کیں اور عذاب کے منتظر تھے جب چوتھے دن سورج نکلا اور عذاب نہ آیا گھروں سے باہر آئے اور ایک دوسرے کو آپس میں پکارتے تھے کہ ایکا ایکی جبرئیل علیہ السلام اوپر صورت اصلی اپنی کے پاؤں اوپر زمین کے اور سر اوپر آسمان کے پر پھیلائے ہوئے مشرق سے مغرب تک پاؤں اس کے زرد اور بازو اس کے سبز اور دانت سفید اور براق یعنی چمکتے ہوئے اور پیشانی روشن اور رخسارے چمکتے ہوئے اور بال سر اس کے کے سرخ مانند مونگے کے ظاہر ہوا قوم ثمود نے اس حال کو دیکھ کر منہ طرف گھروں کے کیا اور وہ قبریں کہ تیار تھیں ان میں آئے اور جبرئیل علیہ السلام نے نعرہ کیا کہ مُوْتُوْا عَلَيْكُمْ لَعْنَتُ اللّٰهِ یعنی مرو تم اوپر تمہارے لعنت اللہ کی ہو جو سب ایکبارگی موئے اور لرزہ گھروں میں پڑا اور چھتیں اوپر ان کے گریں پس ہوئے بیچ گھروں اپنے کے مرے كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَا۟ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ؑ گویا کہ ہرگز نہ تھے بیچ ان گھروں کے **وسیط** میں لایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساتھ اس آواز کے ہلاک کیا اسکو کہ قوم ثمود کی سے تھا **مشرق** میں اور **مغرب** میں مگر ایک مرد کہ نام اس کا ابو رغال تھا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ ابو رغال کون ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ باپ ہے قبیلے ثقیف کا جانو تم کہ تحقیق قوم ثمود نے انکار کیا پروردگار اپنے کو جانو تم کہ دوری ہے رحمت سے خاص قوم ثمود کی کو وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ اور البتہ تحقیق کہ آئے بھیجے ہوئے ہمارے فرشتوں سے کہ گیارہ یا بارہ یا سات یا آٹھ تھے اور دمیاطی میں کہا ہے کہ تین فرشتے یعنی جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام اوپر صورت جوانوں خوبصورت کے آئے طرف ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ خوشخبری کے ساتھ بیٹا ہونے کے یا ہلاک ہونے قوم لوط کے **حقائق سلمی** میں مذکور ہے کہ وہ خوشخبری تھی ساتھ دوستی ہمیشگی کے صاحب **کشف الاسرار** نے فرمایا ہے کہ جو پہلے سے خلیل کو نوازا کہ کہا وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا آخر ساتھ ہمیشگی دوستی کے بشارت دی اور بھی **حقائق** میں لایا ہے کہ وہ خوشخبری تھی ساتھ ظاہر ہونے حضرت رسالت پناہؐ کے صاحب اسکی سے اور ساتھ اسکے کہ وہ خاتم پیغمبروں کا اور صاحب تاج حمد کا ہے اور ایک بشارت یہ کہ باپ کو ایسا بیٹا ہووے ؎ خوشوقت آں پدر کہ چنیں باشدش پسر ؎ شاباش آں صدف کہ چنیں پرورد گہر ؎ آبا ازو بکرم و ابنا ازو عزیز ؎ صلوا علیہ ما طلع الشمس والقمر ؎ **دمیاطی** میں لایا ہے کہ جبرئیل واسطے ہلاک قوم لوط کے آیا تھا اور اسرافیل بشارت بیٹے کی ابراہیم کو لایا تھا اور میکائیل واسطے محافظت لوط اور اہل اس کے اور نکالنے ان کے موتفکات سے **القصہ** جب نزدیک خلیل کے آئے کہا سلام کرتے ہیں ہم اوپر تیرے سلام کرنا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ۝ کہا ابراہیم نے کہ جواب میرا سلام ہے اوپر تمہارے ابراہیم علیہ السلام نے نہ جانا کہ فرشتے ہیں ان کو بیچ مہمان خانے کے بٹھلایا پس دیر نہ کی تو وہ کہ لادے گوسالہ بھنا ہوا اوپر پتھر گرم کے پس دسترخوان بچھایا اور آواز دی انہوں نے طرف طعام کے ہاتھ دراز نہ کیا فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ۝ پس اس وقت کہ دیکھا ابراہیم علیہ السلام نے ہاتھ انکے کو کہ مطلق نہیں پہونچتا ساتھ گوسالہ کے یعنی ہاتھ طرف طعام کے نہیں کرتے انکار کیا اس کے تئیں ان سے یعنی منکر جانا اور بیچ دل کے لایا ان سے ایک ڈر اسواسطے بیچ اس زمانے کے جو کوئی قصد کسی کا رکھتا تھا طعام اس کا نہ کھاتا تھا اور جب انہوں نے طعام اسکا نہ کھایا ڈرا کہ چور نہ ہوویں اور قصد میرے کو نہ آئے ہوویں جب فرشتوں نے ڈرنا اسکا دریافت کیا کہا مت ڈر تو تحقیق ہم بھیجے ہوئے ہیں طرف قوم لوط علیہ السلام کے تو ان کو عذاب کریں ہم وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝ اور جورو ابراہیم کی کہ سارہ نام ہے بیٹی ہارون کی کھڑی تھی پیچھے پردے کے اور کسی سے منہ نہیں چھپاتی تھی جوں ہی بات فرشتوں کی سنی پس ہنسی ازروئے خوشی کے اور خوشی واسطے دور ہونے خوف ابراہیم کے تھی یا واسطے ہلاک ہونے فساد والوں کے کہ مراد قوم لوط کی ہے ہنسی اس کی تعجب سے اور تعجب کرتی تھی غفلت قوم لوط کی سے باوجودیکہ نزدیک پہونچا تھا عذاب ان کا یا تعجب میں تھی بدل جانے فرشتوں کے سے اوپر صورت آدمی کے یا تعجب تھا ڈرنے ابراہیم کے سے باوجود کثرت حشمت اور آدمیوں کے تین آدمیوں سے جب سارہ ہنسی پس بشارت دی ہم نے اس کو ساتھ زبان فرشتوں کے ساتھ پیدا ہونے بیٹے کے اسحاق نام اور سوائے اسحاق کے ساتھ یعقوب کے تخصیص بشارت کی خوشی سارہ کو اس واسطے تھی عورتوں کو ساتھ ہونے بیٹے کے بہت ہوتی ہے اور دوسرے یہ کہ ابراہیم کا ہاجرہ سے بیٹا رکھتا تھا اسمٰعیل نام پس جب خوشخبری بیٹے کی سنی قَالَتْ

ع ۶

يٰوَيْلَتٰىٓ ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ کہا ہائے تعجب ہے کہ آیا بیٹا جنوں میں اور حالانکہ میں بڑھیا ہوں اور اس وقت ایک کم سو برس عمر اسکی گذری تھی اور یہ خاوند میرا جس حال میں کہ بوڑھا ہے ایک سو بیس برس کا یا ایک سو بارہ برس کا تحقیق یہ چیز کہ کہتے ہیں البتہ چیز تعجب کی ہے تعجب کرنا اسکا از راہ عادت کے تھا نہ از روئے قدرت کے قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ کہا فرشتوں نے خاص سارہ کو آیا تعجب رکھتی ہے تو کام اللہ کے سے کچھ اچنبھا نہیں ہے کہ کاریگری اور فضل اپنے سے درمیان بوڑھوں کے بیٹا دیوے بخشائش اپنی سے اور برکتوں سے یعنی زیادتی اس کی سے اوپر تمہارے اے گھر والو تحقیق کہ اللہ تعریف کیا گیا ہے ساتھ بخشش اور نعمتوں کے بزرگ ہے ساتھ ظاہر کرنے کرم کے فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَاۗءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ۝ پس اس وقت کہ گیا ابراہیم سے وہ ڈر کہ رکھتا تھا اور آئی ساتھ اس کے خوشخبری اولاد کی جھگڑا کیا ساتھ فرشتوں ہمارے کے بیچ شان قوم لوط کے لائے ہیں کہ فرشتوں کو کہا کہ تم ہلاک کرتے ہو اہل شہر کو کہ اس میں سو مومن ہوویں گے کہا انہوں نے نہیں ابراہیم نے کہا نوے ہوویں گے کہا نہیں اسی طرح ہر بار دس کم کرتا تھا دس تک پہونچا پھر پانچ تک آخر الامر ایک تک فرشتوں نے کہا کہ جس گاؤں میں ایک مومن ہووے ہلاک کرنے اس کے کا ہم کو حکم نہیں ہے ابراہیم نے فرمایا کہ لوط اور بیٹے اس کے مومن نہیں ہیں جواب دیا کہ ہم لوط کو اور اہل اس کے کو باہر لاویں گے ان میں سے اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ۝ تحقیق ابراہیم البتہ بردبار تھا کہ شتابی نہ کرتا تھا بیچ بدلہ لینے کے بدکاروں سے آہ مارنے والا اور افسوس کھانے والا اوپر آدمیوں کے رجوع کرنے والا بیچ درگاہ خدا کے ذکر ان صفتوں کا دلالت رکھتا ہے اوپر اس کے کہ جھگڑنا ابراہیم کا ساتھ فرشتوں کے رقت دل کی سے اور زیادتی رحم کی سے تھا اور امید رکھتا تھا کہ عذاب اس قوم کا توقف میں پڑے شاید کہ وہ توبہ کریں فرشتوں نے کہا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَاۗءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ۝ اے ابراہیم اعراض کر یعنی درگذر اس جدائی سے تحقیق کہ آیا ہے حکم پروردگار تیرے کا ساتھ عذاب ان کے اور تحقیق کہ آنے والا ہے ساتھ انکے عذاب نہ پھیرنے والا ساتھ جھگڑے کے اور دعا کے پس فرشتوں نے ابراہیم کو رخصت کیا اور منہ طرف موتفکات کے رکھا اور وہ چار شہر تھے بیچ ہر ایک کے لاکھ لاکھ شمشیر زن مرد تھے جسوقت نزدیک روم کے پہونچے کہ لوط بیچ اس کے ہوتا تھا جب دیکھا کہ وہ بیچ زمین کے کام کرتا تھا آگے اس کے گئے اور سلام کیا وَلَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْۗءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ۝ اور اس وقت کہ آئے بھیجے ہوئے ہمارے طرف لوط کے غمگین ہوا ساتھ ان کے اور تنگدل ہوا واسطے ان کے سے نہ کراہیت مہمانداری کی سے بلکہ بسبب اسکے کہ ان کو دیکھا خوبصورت بدی قوم کی سے اندیشہ کیا اور کہا یہ دن سخت ہے اوپر میرے لائے ہیں کہ اللہ تعالے نے فرشتوں کو کہا کہ جبتک لوط چار بار بدی قوم اپنی کی سے شاہدی نہ دیوے انکو ہلاک نہ کرو لوط نے کہ مہمانوں کو دیکھا کہا تم کو سوائے اس شہر کے جگہ نہ تھی اسرافیل نے کہا کہ کیا ہے کام ان کا لوط شرمایا اور کہا شاہدی دیتا ہوں کہ بدترین سارے عالم کے یہ گروہ ہیں جبرئیل نے ساتھ میکائیل کے اشارہ کیا کہ یہ دیکھ ایک گواہی پس لوط نے ساتھ انکے منہ طرف شہر کے رکھا جسوقت دروازے میں پہونچے پھر وہی بات دوبارہ کہی جسوقت شہر میں آئے پھر کہا اور جب گھر میں گئے پھر تکرار اسی بات کی کی اور شاہدی چار بار کی ظاہر ہوئی بعضے لوگوں نے مہمانوں لوط کو دیکھا اور خبر اوروں کو پہونچائی یا لوط کی جورو نے لوگوں کو خبر کی اور وہ لوگ خبر سنکر طرف گھر لوط کے آئے جیسے کہ کہتا ہے اللہ تعالے وَجَاۗءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ۭ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّـيِّاٰتِ ۭ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَاۗءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ۭ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝ اور آئی پاس لوط کے قوم اسکی ساتھ شتابی کے دوڑتی ہوئی طرف اس کے اور آگے اسوقت سے بھی تھے کہ کام برے کرتے تھے یعنے اغلام اور کبوتر بازی اور سیٹی بجانا اور ٹھٹھا کرنا بر سر راہ بیٹھ کر جسوقت قوم لوط کی دروازے پر آئی اور مہمانوں کو طلب کیا کہا لوط نے اے گروہ میرے یہ بیٹیاں میری ہیں انکو چاہو پاکیزہ تر ہیں خاص تم کو واسطے جورو کرنے کے بشرط ایمان لانے کے یا اسکی شریعت میں مومنہ عورت ساتھ تزویج کفار کے سکے کرنا حضرت لوط نے زیادتی رحمت کی سے بیٹیوں کو فدائے مہمانوں کا کیا اور کہا ہے مراد بیٹیوں سے عورتیں ان کی تھیں اسواسطے کہ ہر نبی باپ امت اپنی کا ہے واسطے تربیت کے کہا یعنی عورتوں کو چاہو تم کو حلال ہیں پس ڈرو تم اللہ سے ساتھ ترک کرنے برے کاموں کے اور رسوا نہ کرو تم مجھکو بیچ مہمانوں میرے کے آیا نہیں ہے تم میں سے کوئی مرد راہ پانے والا کہ تم کو نصیحت دیوے اور برے کاموں سے منع کرے قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ

بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ۝ کہا قوم نے اے لوط تحقیق کہ تو جانتا ہے کہ نہیں ہم کو بیچ بیٹیوں تیری کے کچھ حاجت اور تحقیق تو جانتا ہے جو چیز کہ چاہتے ہیں ہم یعنی بیٹوں فاحشہ سے قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ۝ کہا لوط نے جواب میں اُن کے کاش کہ میرے تئیں ہووے ساتھ دور کرنے تمہارے کے قوت یا اگر مجھکو قوت ہووے بیچ ذات میری کے البتہ دور کروں میں یا پناہ پکڑوں طرف ایک ستون سخت کے یعنی ناتا اور قبیلہ کہ ساتھ مدد انکی کے منع تم کو سکوں میں کہ نا حدیث صحیح میں وارد ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا یعنی لوطؑ نے ساتھ خدا کے پناہ پکڑی تو اللہ تعالےٰ نے مدد اسکی کی اسواسطے کہ جائے پناہ عاجزوں کی سوائے درگاہ اُس کی کے نہیں ہے ؎ آستانش کہ قبلہ گاہ ہمہ است ٭ از ہمہ آفتی پناہ ہمہ است ٭ ہر دل در حمیتش ببستہ است ٭ از غم ہر دو کون وارستہ است ٭ لائے ہیں کہ لوط علیہ السلام نہایت مضطرب اور غمگین تھے فرشتوں نے کہ اسکو ساتھ اس اضطراب کے دیکھا قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ کہا فرشتوں نے کہ اے لوط تحقیق ہم بھیجے ہوئے پروردگار تیرے کے ہیں اور واسطے عذاب انکے کے اترے ہیں ہم دل قوی رکھ کہ وہ نہیں پہونچتے ہیں ساتھ ایذا اور ضرر تیرے کے یعنی نزدیک تیرے نہیں پہونچتے ہیں تو قدم ان میں سے باہر رکھ اور ہم کو ساتھ انکے چھوڑ پس **جبرئیل** علیہ السلام اٹھا اور پر اپنا اوپر منہ اُن کے ملا سب اندھے ہوئے اور لوط کے گھر سے باہر نکل کر دوڑتے تھے اور یہ کہتے تھے دوڑو تم اے آدمیو کہ مہمان لوط علیہ السلام کے جادوگر ہیں پس جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ۭ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ۭ پس لے جا تو لوگوں اپنے کو تھوڑی ایک رات گذرنے سے اور چاہئے کہ التفات نہ کرے اور پیچھے نہ دیکھے تم میں سے ایک پس سب ناتے داروں اپنے کو لے جا مگر جورو اپنی کو کہ وہ کافرہ ہے تحقیق کہ پہونچنے والی ہے اسکو وہ چیز کہ پہونچے ساتھ اُن کے یعنی وہ بھی مانند کافروں کے ہلاک ہووے گی لوطؑ نے نہایت تنگدلی سے فرمایا کہ کب ہووے گا ہلاک ہونا اُن کا جبرئیل علیہ السلام نے کہا اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۭ تحقیق وقت عذاب انکے کا صبح ہے لوط نے فرمایا کہ ابھی صبح میں بڑی دیر ہے جبرئیل نے فرمایا اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝ آیا نہیں ہے صبح نزدیک یعنی نزدیک ہے فَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ڏ مَّنْضُوْدٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۭ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝ پس جس وقت ع ۱۵ النصف کہ آیا حکم ہمارا واسطے عذاب انکے کے جبرئیلؑ کو فرمایا ہم نے تو پروں اپنے کو نیچے شہروں اُن کے کے لایا اور اٹھایا یہاں تک کہ اہل آسمان نے بانگ مرغ کی اور آواز کتے انکے کی سنی پس حکم کیا ہم نے تو گرایا اور ہم نے ساتھ قدرت کاملہ کے گردانا اوپر ان شہروں کے نیچا ان کا یعنی اُلٹا ہم نے اور برسائے ہم نے اوپر اُن شہروں کے بعد اُلٹنے انکے کے پتھر گل سجیل سے سجیل پتھر مٹی کے کو کہا ہے اور وہ مٹی ساتھ آگ کے پکی ہوئی ہوتی ہے یا سجیل کوئی پہاڑ ہے بیچ آسمان کے یا نام آسمان دنیا کا ہے یا سجین ہے کہ نام دوزخ کا ہووے یعنی وہ پتھر یا انے انکے آسمان سے تھے یا دوزخ سے اور وہ پتھر تھے اوپر نیچے رکھے ہوئے یا پیالے نشان کئے ہوئے ساتھ خطوں سیاہ اور سفید کے **زاد المسیر** میں کہا ہے کہ مُہر کی ہوئی تھی بعضے اُن سے مانند برق سفید کے اوپر اُس کے نقطہ سیاہ اور تھوڑے سیاہ اوپر انکے نقطہ سفید یا نام اُس آدمی کا کہ اوپر اُس کے برستا تھا لکھا ہوا تھا یا تیار رہا تھا بیچ خزانے پروردگار تیرے کے واسطے عذاب انکے کے **تفسیر زاہدی** میں لایا ہے کہ پتھر بڑا اُس میں کا برابر خُم کے تھا اور چھوٹا اُس کا برابر گھڑے کے ایک قول یہ ہے کہ پتھر برسے اُس جماعت پر کہ شہر سے باہر تھی پس جس جگہ کہ اُن میں سے کوئی تھا پتھر اُس کے نام کا اوپر سر اُس کے کے آیا اور ہلاک ہوا لائے ہیں کہ اُس قوم میں سے ایک شخص خانہ کعبہ میں آیا اور چالیس دن تک وہ پتھر کہ نامزد اُس کا تھا الگ اوپر آسمان کے کھڑا رہا جسوقت وہ آدمی مکے سے باہر گیا وہ پتھر اوپر اُس کے آیا اور وہ ہلاک ہوا اور نہیں ہے وہ پتھر عذاب کا ظالموں سے دور ؎ چو عالم از ستمگر تنگ زار دید ٭ عجب بود کہ برشے سنگ بارد ٭ سگاں را سنگ در خور راست بسیار ٭ چو ظالم را بہ بینی سنگ بردار ٭ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝ اور بھیجا ہم نے طرف اولاد مدین یا رہنے والے شہر مدین کے بھائی اُن کے شعیبؑ کو کہا شعیبؑ نے اے قوم میری پوجو تم اللہ کو ساتھ یگانگی کے نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی خدا سوائے اس کے اور کم نہ کرو تم پیمانے کو بیچ ناپنے کے اور کم نہ کرو تم ترازو کو بیچ تولنے کے تحقیق میں دیکھتا ہوں تم کو ساتھ دولت کے اور نعمت کے یعنی عاجز اور محتاج نہیں ہو تم کہ خیانت کرو بلکہ دولتمند ہو رسم حق گذاری کی وہ ہے کہ لوگوں کو مال اپنے سے فائدہ بخشو تم کہ نہ حق اُن کے

سے کمی کرو اور تحقیق کہ میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے بسبب اُس خیانت کے عذاب دن گھیرنے والے کے سے وصف دن کا ساتھ گھیرنے کے کہ صفت عذاب کی ہے واسطے واقع ہونے اُسکی کے ہے یعنی اُس دن عذاب تم کو گھیرے کہ کوئی راہ نہ پاوے مراد عذاب قیامت ہے اور جب منع کیا کم کرنے پیمانے کے سے اور وزن کے سے حکم کرتا ہے ساتھ وفا کرنے اُس کی کے اور یہ نہایت مبالغہ ہے وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ٥ اور اے گروہ میرے پورا ناپو تم پیمانے سے اور پورا تولو تم وزن کو ساتھ ترازو کے ساتھ عدل اور راستی کے اور وہ قوم باوجود خیانت پیمانہ اور ترازو کے جو کچھ کہ خریدتے تھے قیمت اُس کی سے چراتے تھے اور کنارے درم اور دینار کے بھی کاٹتے تھے اس واسطے کہا کہ اور کم نہ کرو تم لوگوں کو چیزیں اُنکی یعنی جو چیز کہ خریدتے ہو قیمت اُس کی میں سے نہ چراؤ اور کنارے روپے پیسوں کے نہ کاٹو اور نہایت تباہی نہ ڈھونڈو بیچ زمین شہر اپنے کے جس حال میں کہ تباہ کار ہو تم بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ٥ اور جو کچھ خدا باقی چھوڑے واسطے تمہارے حلال سے بعد ترک کرنے حرام کے بہتر ہے تم کو اُس چیز سے کہ ساتھ خیانت کے جمع کرو تم اگر ہو تم باور رکھنے والے خاص قول اُس کے کو اور نہیں ہوں میں اوپر تمہارے نگہبان کہ تم کو برائیوں سے نگہبانی کروں یا عذاب سے نگاہ رکھوں میں بلکہ میں ایک رسول ہوں پیغام پہونچانے والا اور نصیحت کرنیوالا اوپر میرے پہونچانا ہے ؎ من آنچہ شرط بلاغ است باتو مے گویم ٭ تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال ٭ لائے ہیں کہ انبیا علیہم السلام اوپر دو قسم کے تھے بعضے وہ کہ اُن کو حکم حرب کا تھا جیسے موسیٰؑ اور داؤدؑ اور سلیمان اور بعضے وہ کہ اُن کو حکم حرب نہ تھا اور شعیب اُن میں سے تھے کہ رخصت حرب کی نہ رکھتے تھے قوم کو تمام دن نصیحت کرتے تھے اور آپ تمام رات نماز ادا کرتے تھے قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ٥ کہا قوم نے کہ اے شعیبؑ آیا نمازیں تیری فرماتی ہیں تیرے تئیں یہ کہ چھوڑیں ہم وہ چیز کہ پوجی ہے باپ دادوں ہمارے نے بتوں سے یا موقوف کریں جو کچھ کہ کرتے ہیں ہم بیچ مالوں اپنے کے جو کچھ چاہتے ہیں ہم کم کرنے پیمانے کے سے اور تولنے سے یا چرانے مول کے سے یا کاٹنے کنارے درم دینار کے سے تحقیق تو البتہ بردبار ہے راہ پانے والا ساتھ گمان اپنے کے یا بات از روے حکم کے کہتے تھے اور مراد اُن کی عکس ان صفتوں کے تھی یا بطریق استبعاد کے کہتے تھے کہ تو باوجود بردباری کے اور دانائی کے کہ وصف کیا گیا ہے تو کیوں یہ باتیں کہتا ہے قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰي مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ٥ کہا شعیبؑ نے اے گروہ میرے جو دیکھتے ہو تم کیا کہتے ہو اگر ہوں میں اوپر حجت کے نزدیک پروردگار اپنے کے سے اور روزی دی ہووے مجھکو نزدیک اپنے سے روزی نیک یعنی نبوت اور رسالت یا مال حلال بغیر خیانت کا یا دولت کمال ارزانی کی ہووے اور سعادت روحانی اور جسمانی عطا فرمائی ہووے کب روا ہے کہ میں وحی اُس کی میں خیانت کروں اور نہیں چاہتا میں کہ مخالفت کروں میں تم کو اور آؤں میں طرف اُس چیز کے کہ تم کو منع کرتا ہوں یعنی تم کو اُس چیز سے منع نہیں کرتا میں کہ آپ کرتا ہوں بلکہ جس چیز سے تم کو منع کرتا ہوں اُس سے آپ بھی باز رہتا ہوں میں نہیں چاہتا مگر اصلاح کرنا تمہارے کا جب تک کہ سکوں میں اور نہیں ہے توفیق میری بیچ اصلاح کرنے کاموں کے مگر ساتھ ہدایت اور مدد اللہ کے اوپر اُس کے توکل کرتا ہوں میں کہ قادر ہے اوپر سب چیز کے اور سوائے اُس کے عاجز ہیں اور طرف اُس کے پھرتا ہوں میں جس چیز سے کہ نیت کرتا ہوں وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ٥ اور اے گروہ میرے تم کو اوپر اس بات کے نہ رکھے دشمنی میری اور لڑائی کرنی ساتھ میرے کہ پہونچے تم کو مانند اُس کے کہ پہونچا گروہ نوح کو غم طوفان سے یا قوم ہود کو غم باد صرصر سے یا قوم صالح کو غم زلزلہ سے اور نہیں قوم لوط کی تم سے دور یعنی مکان اور زمان میں تم سے نزدیک ہیں اگر قوم گذری ہوئی سے عبرت نہیں پکڑتے اُن سے عبرت پکڑو وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ٥ اور بخشش مانگو پروردگار اپنے سے ساتھ ایمان کے پس رجوع کرو تم ساتھ عبادت اُس کی کے پرستش غیر اس کی سے تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا اوپر بخشش مانگنے والوں کے دوستدار توبہ کرنے والوں کا ہے وَدُوْدٌ بمعنی فاعل کے یعنی بندوں کو دوست رکھے اور بمعنی مفعول کے بھی ہے کہ بندے اُس کے دوست رکھیں قطب الابرار مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ **شرح اسماء اللہ** میں معنی وَدُوْدٌ کے اوپر اسطرح

کے لایق ہے کہ دوست رکھنے والا نیکی کا ساتھ تمام خلق کے اور دوست ان دنوں کا کہ طرف حق کے ہیں یعنی وہ نیکی کو دوست رکھتا ہے اور نیک اس کو دوست رکھتے ہیں اور اصل ہونا ہستی نیکوں کی شاخ دوستی اسکی کی ہے اسواسطے کہ جو نظر حقیقت سے دیکھیں اصل نیکی اور احسان کا کہ سبب محبت کا ہوتا ہے غیر اس کے کو نہیں ہے پس آپ اپنے تئیں دوست رکھتا ہے اور اس مقدمے میں نکتے کتنے بیچ سمجھنے دیتہ نہ کے ظاہر اور عیاں کئے ہیں قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۫ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ کہا قوم نے اے شعیب نہیں سمجھتے ہیں ہم بہت اس چیز سے کہ کہتا ہے تو واجب ہونے توحید کے سے وریہ بسبب قصور عقل اور فکر انکی سے تھا یا یہ بات از روے عناد کے تھی وگرنہ کیونکہ بات اس کی نہ سمجھتے اور وہ خطیب الانبیا تھا اور کہا انہوں نے اور تحقیق ہم البتہ دیکھتے ہیں تجھ کو بیچ اپنے بے قوت بیچ رد کرنے ہمارے کے اور اگر نہ قوم تیری ہوتی کہ اوپر دین ہمارے کے ہیں اور ان کو عزیز رکھتے ہیں ہم اور نہیں ہے تو اوپر ہمارے عزیز اور بزرگ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْۤ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ کہا شعیب علیہ السلام نے اے گروہ میرے آیا ناتے دار ور قوم میری عزیز زیادہ ہیں اوپر تمہارے سے اللہ دوست ہیں ...... نزدیک تمہارے اللہ سے اور پکڑا ہے تم نے امر اللہ کے کو پیچھے پیٹھ اپنی کے سے مانند ترک کئے ہوئے اور بھولے ہوئے کے یعنے حق کنبے میرے کا نگاہ رکھتے ہو اور حکم پروردگار میرے کا پیچھے پیٹھ کے ڈالتے ہو تم تحقیق کہ پروردگار میرا ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے اوپر اس طرح کے کہ کوئی خبر اس کے اوپر پوشیدہ نہیں ہے اوپر اس کے تم کو جزا دے گا وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ اور اے گروہ میرے عمل کرو تم اوپر حال اپنے کے کہ رکھتے ہو تم شرک سے تحقیق میں بھی عمل کرنے والا ہوں قریب ہے کہ جانو تم مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْۤا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ اس کسی کو کہ آوے ساتھ اس کے وہ عذاب کہ اس کو رسوا کرے یا ساتھ تمام فضیحت کے ہلاک کرے اور اس کسی کو کہ وہ جھوٹ بولنے والا ہے ساتھ گمان تمہارے کے یعنے شتابی جانو تم کہ میں سچا ہوں یا تم اور انتظار کرو تم اس بات کا کہ میں کہتا ہوں تحقیق کہ میں بھی ساتھ تمہارے انتظار کرنے والا ہوں وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ع ۸ اور اسوقت کہ آیا عذاب ہمارا نجات دی ہم نے شعیب کو اور ان کو کہ ایمان لائے تھے ساتھ اس کے فضل ہمارے سے اور پکڑا ان لوگوں کو کہ کافر تھے ساتھ اللہ کے آواز تند نے کہ جبرائیل علیہ السلام نے کہا موتوا جمیعا یعنے مرو تم سب پس ہو گئے بیچ گھروں اپنے کے مردے اوپر زمین کے پڑے ہوئے گویا کہ ہر گز رہے نہ تھے بیچ اس شہر کے یا ان گھروں کے جانو تم کہ ہلاکی ہے قوم مدین کو اور دوری رحمت میری سے جیسے کہ ہلاک اور ملعون ہوئے ثمود نسبت کی ہے مدین کو ساتھ ثمود کے اسواسطے کہ عذاب دونوں قوموں کا آواز جبرائیل کی تھی اور تیسیر میں لکھتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ کوئی دو قوم ساتھ ایک عذاب کے ہلاک نہیں ہوئیں مگر قوم شعیب اور صالح علیہما السلام کی اوپر قوم ثمود کو آواز نیچے ان کے سے تھی اور قوم شعیب کو کہ اہل مدین تھے اوپر ان کے سے آواز عذاب کی آئی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے موسیٰ کو ساتھ معجزوں کے کہ نشانیاں صحت نبوت اس کی تھیں اور ساتھ دلیلوں قاہرہ اور واضح کے وہ عصا تھا طرف فرعون کے اور گروہ اشراف قوم اس کی سے پس پیروی کی اس گروہ نے حکم فرعون کے کی بیچ کافر ہونے کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے اور تھا کام فرعون کا اوپر طریقہ ہدایت اور ثواب کے اور جب آج کے دن یعنے متابعت اس کی کی کہا، کہ حال بھی یعنے قیامت کو تابعداروں اس کے سے ہو ویں يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ پیش کری یعنے سرداری کرے فرعون قوم اپنی کی دن قیامت کے پس لا دے ان کو بیچ دوزخ کے اور بر امکان ہے کہ لادیں گئے بیچ اس کے یعنے آگ دوزخ کے وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ اور پیچھے سے لائے جاویں فرعون اور قوم اس کی بیچ سرائے لعنت کے اور دن قیامت کے بھی لعنت ان کے پیچھے ہے بری بخشش ہے کہ دیگئی ہے ساتھ ان کے یعنے لعنت دونوں جہان کی ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ یہ خبر بعضوں شہروں ہلاک کئے گئیوں سے ہے کہ اسکو اوپر تیرے ہم پڑھتے ہیں اور بعضے ان سے باقی ہیں یا آباد مانند کھیتی قائم کے اور تھوڑے ان سے گمنام ہیں یا ویران مانند کھیتی کٹی ہوئی کے اور کہا ہے قائم وہ ہے کہ نشان اس کا دیکھا جاتا ہے مانند شہر اور گھر عاد اور ثمود کے اور

حصید وہ ہے کہ آثار اس کا باقی نہیں ہے جیسے شہر قوم نوح علیہ السلام کا وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝ اور ستم نہیں کیا ہم نے رہنے والے شہر کے کو ساتھ ہلاک کرنے انکے کے لیکن ستم کیا انہوں نے اوپر ذاتوں اپنی کے ساتھ کرنے اس چیز کے کہ سبب عذاب کا ہووے پس فائدہ کیا یا عذر دور کرنے نہ رکھتے تھے ان میں سے وہ خدا کہ از روئے جہل کے دعا کرتے تھے اور پوجتے تھے سوائے اللہ کے یعنے خداؤں باطل نے نہ باز رکھا ان سے کسی چیز کو جس وقت کہ آیا حکم پروردگار تیرے کا واسطے عذاب ان کے کے اور نہ زیادہ کیا ان کو بتوں نے سوائے نقصان کرنے کے اور ہلاک ہونے کے وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝ اور مانند اس کے پکڑنا ہے پروردگار تیرے کا جس وقت پکڑے اہل شہروں کے کو اور جس حال میں کہ رہنے والے اس شہر کے ظالم ہوویں تحقیق کہ پکڑنا اللہ کا دکھ دینا سخت ہے اور اس کے پکڑنے سے کسی کو قدرت خلاص ہونے کی اور راہ چھٹکارے کی نہیں ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ تحقیق بیچ اس بات کے کہ بیان کی ہم نے قصوں سے البتہ عبرت ہے خاص اسی شخص کو کہ ڈرے عذاب آخرت کے وہ دن قیامت کا ایک دن ہے کہ جمع کئے جاویں واسطے اس دن کے لوگ یعنے سب خلق کو بیچ اس دن کے جمع کریں اور وہ دن قیامت کا ایک دن ہے کہ حاضر ہوویں بیچ اس کے رہنے والے آسمان اور زمین کے وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝ اور دیر نہیں کرتے ہم اس دن کو مگر واسطے گذرنے مدت گنی ہوئی کے یعنے جب تک وقت اس کا نہ پہنچے قائم نہ ہووے يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ جس دن کہ آوے وہ دن حاضر ہونے کا بات نہ کہے کوئی آدمی وہ بات کہ اس کو فائدہ نہ پہنچاوے مگر ساتھ حکم اللہ کے پس بعضے ان میں سے بدبخت ہوویں کہ ساتھ خواہش وعدے کی جگہ ان کی دوزخ ہووے اور بعضے نیک بخت ہوویں کہ موافق وعدے کے بہشت جگہ رہنے اس کی ہووے حقائق سلمی بن شیخ بلخی قدس اللہ سرہٗ سے نقل کرتے ہیں کہ نشانیاں نیک بختی کی پانچ ہیں نرمی دل اور بہت ہونا گریہ کا اور نفرت دنیا سے اور کوتاہ رکھنا امید کا اور حیا اور بدبختی کی نشانیاں پانچ برعکس ان کے ہیں سختی دل اور خشکی آنکھوں کی اور رغبت ساتھ دنیا کے اور زیادتی امید کی اور بے حیائی شیخ ابوسعید خراز قدس اللہ سرہٗ نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے اس سورہ میں دو کام بڑے بیان فرمائے ہیں ایک سیاست زبردستی کی کہ داغ زمانہ کفار کے سے نکالے اور دوسرے حکم ازلی نے کہ ساتھ نیک بختی اور بدبختی خلق کے بزرگی جاری ہونے کی پائی اور حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہیبت اس خبر کی سے اور دبدبہ حکم سے فرمایا کہ مضمون اس کا نظم میں ہے ؎ آں یکے را از ازل لوح سعادت بر کنارہ ویں یکے را تا ابد داغ شقاوت بر جبیں ؛ عدل او میراند آں را سوئے اصحاب الشمال ؛ فضل او مے خواند آں را سوئے اصحاب الیمیں ؛ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاۗءَ رَبُّكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ پس لیکن وہ لوگ کہ بدبخت ہوئے پس بیچ آگ دوزخ کے ہیں خاص ان کو ہے بیچ اس آگ کے آواز مانند آواز گدھے کے یعنے فریاد سخت اور نالہ وزاری زفیر سخت آواز کو کہتے ہیں جیسے آواز گدھے کی اور شہیق آواز سست ہووے اور تشبیہ کرتا ہے فریاد بدبختوں کی کو ساتھ بدترین آوازوں کے اور یہ بدبخت ساتھ نالے اور فریاد کے ہمیشہ رہیں گے بیچ آگ کے ہمیشہ جب تک کہ آسمان اور زمین برجا ہے یہ کلمہ بیچ عرف کے عبارت تابید و تخلید کہ یعنے ہمیشگی کے ہے پس ہمیشگی دوزخیوں کی ساتھ ہمیشگی آسمان اور زمین کے ہے اس واسطے کہ آیتیں دلالت کرنے والیاں اوپر ہمیشگی اہل نار کے اور قطع ہونے ہمیشگی زمین آسمان کے وارد ہیں پس اعتقاد لیا چاہئے کہ کافر بدبخت عبارت ان سے ہے ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے مگر جو کچھ کہ چاہے پروردگار تیرا ان کو عذاب آگ دوزخ سے بیچ آگ زمہریر کے معذب کرے یا عذاب اور سوا کے عذاب آگ کے اس واسطے کہ دوزخ میں عذاب طرح طرح کا ہے ایک ان میں سے یہ ہے کہ آگ سے عذاب کرے پس مراد خلود ہووے عذاب سے نہ مراد خلود دوزخ سے تحقیق کہ تیرا پروردگار کرنے والا ہے جس چیز کو کہ چاہے ہے افراغ کرنے سے وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاۗءَ رَبُّكَ ۭ عَطَاۗءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝ اور لیکن وہ لوگ کہ نیک بخت ہوئے پس وہ بیچ بہشت کے ہیں ہمیشہ اس کے جب تک کہ ہووے آسمان آخرت کا اور زمین اس کی اس واسطے کہ موافق اس آیت کے کہ یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات یعنے زمین اور آسمان بدل اس زمین آسمان کا ہووے حضرت شیخ قدس سرہ نے فتوحات میں فرمایا ہے

کہ ہمیشگی آسمان اور زمین کی حیثیت جو ہر انکی سے مراد ہے نہ صورت سے اور کہا ہے مراد اوپر اور نیچے سے ہے کہ عرب جو چیز کے اوپر ہوتی ہے اس کو
آسمان کہتے ہیں اور جو چیز کہ نیچے ہوتی ہے اسکو زمین جانتے ہیں پس جب تک کہ فوق اور تحت ہوگے بہشت میں رہیں گر جو کچھ کہ چاہے پروردگار تیرا کہ انکو
نعمت جنتوں کی سے ساتھ وعدے کے پہونچاوے زیادہ اس سے کہ مرتبہ رویت اور رضوان کا ہے اور فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین کا مددگار اس
قول کا ہے اور تھوڑا سا اس احوال سے بیچ سورہ توبہ کے بیچ تفسیر آیت اور رضوان من اللہ اکبر کے مذکور ہوا ہے بخشش دی انکو حق بخشش دینے کا دور
ہونے والی یعنی دراز ہے نہایت فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰؤُلَاءِ مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ آبَاؤُهُم مِّن قَبْلُ وَإِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ
غَيْرَ مَنقُوصٍ ۝ پس نہ رہے تو بیچ شک کے مخاطب حضرت رسالت پناہ ہیں اور مراد امت ہیں فرماتا ہے کہ بیچ شک کے نہ ہو تم اس چیز سے کہ پوجتے
ہیں یہ گروہ کافروں کے نہیں پوجتے یہ کافر بتوں کو مگر اوپر اس طرح کے کہ پوجتے تھے باپ دادے انکے آگے اس سے یعنے ساتھ باطل کے اور تحقیق ہم ع
پہونچانیوالے ہیں ساتھ ان کے حصہ ان کا عذاب سے جس حال میں کہ وہ حصہ ناقص نہ ہووے وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۚ وَلَوْلَا
كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ۝ اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسیٰ کو کتاب توریت پس اختلاف کیا گیا اس
کتاب میں یعنے قوم اُس کی نے اختلاف کیا بعضے کافر ہوئے اور بعضے ایمان لائے ساتھ اس کتاب کے مانند اختلاف قوم تیری کے بیچ قرآن کے اور اگر نہ
ایک بات ہے سبقت پکڑی ہوئی پروردگار تیرے سے ساتھ تاخیر عذاب انکے کے البتہ حکم کیا جاتا درمیان قوم موسیٰ علیہ السلام کے کہ جھوٹ جاننے والے
عذاب کے گرفتار ہوتے اور حق جاننے والے نجات پاتے اور تحقیق کہ کافر قوم تیری کے البتہ بیچ شک کے ہیں قرآن سے شک جاننے والے وَإِنَّ
كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ ۚ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ اور تحقیق کہ ہر ایک خلاف کرنیوالوں سے ان میں سے ہیں کہ البتہ تمام دیویگا پروردگار
تیرا جزا عمل اس کے کی بعضے ان کو نافیہ کہتے ہیں اور لما کو بمعنے الا کے یعنے کوئی آدمی نہیں ہے مگر کہ خدا تعالےٰ جزا عمل اس کے کی اور جس طرح کے
کہ چاہئے پہونچاوے لما کی بحث بہت ہے اگر چاہے تفسیر سے معلوم کرے تحقیق کہ اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دانا ہے ۝ بہمہ کار بندہ دانا
ہست ۞ بمکافات ہم توانا ہست ۞ فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ پس تو مستقیم رہ یعنے
ثابت رہ جیسے کہ حکم کیا گیا ہے تو اور جو کوئی کہ مستقیم رہے اور فرمایا کہ مستقیم رہیں وہ لوگ کہ پھرے ہیں کفر سے اور ایمان لائے ہیں ساتھ تیرے
استقامت یہ ہے کہ مستقیم اوپر امر و نہی کے ہووے اور امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مستقیم وہ کوئی ہے کہ راہ حق سے نہ پھرے تا اوپر
مقام وصال کے پہونچے حقائق سلمی میں جو زنجانی سے نقل کی ہے کہ اے طالب بزرگیوں کے طالب استقامت کا رہ محمد بن فضیل نے فرمایا
ہے کہ وہ چیز کہ ساتھ ہونے اس کے کے سب نیکیاں نیک ہوویں اور ساتھ نہ ہونے اسکے کے سب برائیاں بری ہوویں استقامت ہے اور شیخ الاسلام
قدس سرہ نے یہ بات سنی اور کہا کہ اس نے بہت اچھا کہا ہے دلیل اس کی فاستقم کما امرت ہے ایک بزرگ کو پوچھا کہ کونسا عمل فاضلتر ہے کہا
استقامت شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ استقامت وہ ہے کہ اسرار اپنا ماسوای اللہ سے نگاہ رکھ تو خواجہ عصمت بخاری رحمۃ اللہ
علیہ نے بیچ صفت اہل استقامت کے فرمایا ہے کسے را دانم اہل استقامت ۞ کہ باشد بر سر کوئے ملامت ۞ ز اوصاف طبیعت پاک مردہ ۞ باخلاق
ہویت جان سپردہ ۞ تمام از گرد تن دامن فشاندہ ۞ برفتہ سایہ و خورشید ماندہ ۞ اور حد سے نہ گذرو تم تحقیق اللہ تعالےٰ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا
ہے وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ۝ اور نہ خواہش کرو تم طرف ان لوگوں کے کہ
ستم کیا انہوں نے یعنے سستی نہ کرو ساتھ ان کے یا حکم برداری نہ کرو ان کی یا مدد نہ کرو تم انکو اوپر ستم لانے کے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی
ایک قلم واسطے ظالم کے تراشے یا سیاہی اسکی دوات میں ڈالے یا کاغذ اس کے ہاتھ میں دیوے تو تحقیق بیچ ظلم اسکے کے شریک ہوئے اور انہوں سے پوچھا
کہ اگر ظالم بیچ جنگل کے بیٹھا ہو اور بن پانی قریب ہلاکت کے ہووے اسکو پانی دیجئے فرمایا کہ نہیں اگر پانی اسکو نہ دیں مر جاوے فرمایا مصرع آنچناں بد
زندگانی مردہ بہ ۞ پس حق تعالےٰ نے زیادتی رحمت کی سے فرمایا کہ میل ظلم کا نہ کرو پس پہنچے تم کو آگ یعنے ساتھ تمہارے آگ دوزخ کی پہنچے اور نہیں ہے واسطے
تمہارے سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی دوستوں سے کہ عذاب تم سے باز رکھے پس تم یاری نہ دئے جاؤگے وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ
اللَّيْلِ ۚ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ ۝ قائم رکھو نماز کو بیچ دو طرف دن کے اور بیچ ساعتوں رات کے نماز طرف

چڑھنے دن کی سے ہے فجر کی ہے اور نماز طرف اترنے دن کی ظہر اور عصر ہے اور نماز ساعات رات کی سے مغرب اور عشا ہے **نقل ہے** عمرو بن غزیہ رضی اللہ عنہ چھوہارے بیچتا تھا ایک عورت خوبصورت چھوہارے خریدنے آئی تھی کہا چھوہارے اچھے گھر میں ہیں جب عورت اسکے گھر میں آئی اسکا بوسہ لیا اور اسی وقت پشیمان ہوا اور مجلس حضرت رسالت پناہ کی میں آیا اور روتا ہوا اور احوال گذرا ہوا عرض کیا آیت آئی کہ مضمون اسکا یہ ہے تحقیق کہ نیکیاں یعنی نمازیں پانچوں لیجاتی ہیں اور محو کرتی ہیں بدیوں کو کہ سوائے کبیرہ کے ہوویں حضرت رسالت پناہ نے فرمایا کہ نماز دوسری ہمارے ساتھ ادا کی تو اس نے کہا کہ کی تھی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ وہ نماز اس گناہ کی کفارہ ہے کہا لوگوں نے یا رسول اللہ خاص اسی کو ہے فرمایا کہ سب عام کو ہے اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ ایک نماز سے دوسری نماز تک جو گناہ کہ واقع ہووے وہ نماز اس کو محو کرتی ہے جو گناہوں کبیرہ سے پرہیز کریں اور بعضے اوپر اسبابت کے ہیں کہ حسنات سے مراد کہنا کلمہ تمجید کا ہے یعنے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یہ حکم اور یہ وعدہ نصیحت ہے خاص یاد کرنیوالوں کو وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ اور صبر کر تو اوپر فرمانبرداری احکام کے اور پرہیز کرنے کے پس تحقیق کہ اللہ ضایع نہیں کرتا ثواب نیکی کرنے والوں کو اشارہ ساتھ اس کے ہے کہ صبر بھی احسان سے ہے فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ پس کیوں نہ تھا اہل قرنوں سے کہ آگے تم سے تھے صاحب عقل اور فکر کے کہ از روئے جرم کے باز رکھتے تھے مفسدوں کو فساد سے بیچ زمین کے تو عذاب نہ آتا مگر تھوڑے تھے ان میں سے کہ نجات دی ہم نے ان کو اس عذاب سے اور پیروی کی ان نے کہ کافر تھے اس چیز کی کہ دولتمند ہوئے تھے بیچ اسکے یعنے متابعت ہوائے نفس کے کر کے اہتمام بیچ حاصل کرنے شہوتوں نفسانی کے مصروف کر کے ماسوائے اسکے سے منہ پھیرا اور تھے کافر وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ۝ اور نہ چاہا پروردگار تیرے نے کہ ہلاک کرے رہنے والوں شہر کے کو ساتھ شرک کے اور جس حال میں کہ رہنے والے اس گاؤں کے صلاح کرنے والے ہوویں آپس میں یعنے فقط شرک سے ہلاک نہ کرے جب تک کہ فساد اور ظلم ساتھ اس کے نہ طے اور اسی واسطے کہا الملك يبقى بالكفر ولا يبقى مع الظلم ۔ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ اور اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ کرتا لوگوں کو ایک گروہ یعنے اوپر ایک دین کے اور اوپر ایک آئین کے اور ہمیشہ ہوویں اختلاف کرنیوالے بیچ حق و باطل کے مانند یہود اور نصاریٰ اور مجوس کے گروہ کہ رحمت کرے پروردگار تیرا اور اس کو ساتھ ایمان کے راہ دکھلادے جیسے کہ حنفیہ یعنی حضرت ابراہیمؑ کے دین پر مذہب والے کہ مسلمان ہیں یا یہ کہ مختلف ہیں روزی میں کہ ایک دولتمند ہے اور ایک فقیر مگر وہ کہ خدا اس کو قناعت دیوے اور واسطے اس اختلاف کے پیدا کیا ہے اللہ نے لوگوں کو یا واسطے رحمت کے پیدا کیا ہے اللہ نے لوگوں کو یا واسطے راہ پائے ہوؤں کے اور تمام ہوئی بات پروردگار تیرے کی کہ ساتھ فرشتوں کے یہ بات کہی ہے کہ البتہ بھر دونگا میں دوزخ کو گنہگار دیووں اور آدمیوں سب اکٹھے سے وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ اور ہر چیز کو پڑھتا ہوں میں اوپر تیرے خبروں پیغمبروں کی سے اور وہ خبر کیا ہے جو کچھ ثابت کرتا ہوں میں اور قائم رکھتا ہوں میں ساتھ اس کے دل تیرا یعنے فائدہ خبروں پیغمبروں کی سے وہ ہے کہ دل تیرا آرام پاوے اور یقین تیرا زیادہ ہووے اور ادا کرنے رسالت کے ثبات کرے تو اور اوپر ایذا کافروں کے صبر کرنیوالا ہووے تو اور آیا ہے ساتھ تیرے اس سورت میں جو کچھ راست درست ہے معالم میں فرمایا ہے کہ تخصیص اس سورت کی واسطے بزرگی کے ہے ولیکن حق بیچ سب سورتوں قرآن کے ہے اور کہا نہ اشارہ ساتھ خبروں مذکور کے ہے بیچ اس سورۃ کے یعنے یہ خبریں راست ہیں اور ایک نصیحت اور یاد کرنا ہے خاص مومنوں کو وَقُلْ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ ۝ وَانْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ۝ اور کہہ تو اے محمد واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان نہیں لاتے ہیں کہ عمل کرو تم اوپر حالت اپنی کے کہ اوپر اس کے قرار پائے والے ہو تم تحقیق ہم بھی عمل کرتے ہیں اوپر اسی حال کے کہ رکھتے ہیں ہم اور انتظار کرو تم ساتھ ہمارے زمانہ پھرنے کا تحقیق ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں ساتھ تمہارے عذاب اترنے کو وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ اور خاص اللہ کو علم ہے اس چیز کا کہ غائب ہے آسمانوں اور زمینوں سے اور طرف اسکے پھیرے اور حفص یرجع

ع ۲

مجہول پڑھتا ہے یعنے پھیرے جاویں سب کام پس بندگی کر خاص اس کو کہ جگہ رجوع سب کاموں کی وہی ہے اور توکل کر اوپر اس کے اور نہیں ہے پروردگار تیرا بے خبر اس چیز سے کہ بندگی کرتے ہیں اور ثعلبی بن کعب الاحبار سے نقل کرتا ہے کہ فاتحہ توریت کی آیت پہلے سورۂ انعام کی ہے اور خاتمہ اس کا آیت اول سورۂ ہود کی ہے۔

سورۃ یوسف وھی مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مائۃ واحدیٰ عشرۃ آیۃ

روایت کرتے ہیں کہ یہودیوں نے مکے کے اشرافوں سے کہا کہ تم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھو کہ یعقوب پیغمبر علیہ السلام کی اولاد شام سے مصر میں کیونکر آئی خدا تعالے نے انکے جواب میں یہ سورت بھیجی الٓرٰ تف یہ حروف جدا جدا اسرار اور بھید قرآن شریف کے ہیں انکے معنے اور بھید خدا اور خدا کا رسول جانتا ہے لیکن عالم کہتے ہیں کہ یہ اشارہ خدا تعالے کے ناموں سے ہے جیسے کہ الف سے اللہ اور لام سے لطیف اور را سے رؤف گویا کہ قسم کھاتا ہے خدائے تعالے اس طرح کہ مجھے قسم ہے اپنے ناموں کی کہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ یہ آیتیں قرآن کی روشن ہیں یعنی اس سورۃ کی آیتیں کھلی ہوئی بیان کرتے ہیں سمجھنے والوں کو اور یہ قصہ جواب صاف ہے پوچھنے والوں کو اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا بیشک ہم نے بھیجا ہے اس قرآن کو عربی زبان میں لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ شاید کہ تم اے مکے کے لوگو جلد سمجھو جو یہ تمہاری زبان سے ہے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ ہم کہتے ہیں تجھ کو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تو بیان کرے کہ یہ بہت اچھا قصہ ہے بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ یہ سبب اس کے جو ہم نے بھیجا تیری طرف یہ قرآن میں قصہ اور تھا تو پہلے اس کے بھیجنے سے انجان یعنے جب تک ہم نے یہ قصہ قرآن میں نہ بھیجا تھا تجھے اس قصہ سے خبر نہ تھی حضرت یعقوب علیہ السلام کے دو قبیلے تھے اور دو حرمین تھیں اور وہ دو بیبیاں آپس میں سگی بہنیں تھیں اور اسوقت اس طرح کا نکاح درست تھا ایک بی بی حرمیں سے دو بیٹے تھے ایک حضرت یوسف ۱ اور دوسرا بنیامین ۲ اور دوسری بی بی کے چھ فرزند تھے ایک کا نام یہودا ۱ دوسرا روبیل ۲ تیسرا شمعون ۳ چوتھا لاوی ۴ پانچواں ریالون ۵ چھٹا یشجر ۶ اور دو حرموں کے چار بیٹے تھے ایک حرم کے بیٹوں کا نام دان اور شعبان اور دوسرے حرم کے بیٹوں کا نام جاد اور اشر تھا یہ بارہ بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے تھے اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ یاد کر یعنے معلوم کر یا ظاہر کر پوچھنے والے کے آگے کہ جسوقت کہا یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝ اے بابا بیشک میں نے خواب دیکھا جو گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھا تھا میں کہ یہ سب مجھ کو سجدہ کرتے ہیں یعقوب علیہ السلام نے جب یہ خواب بیٹے کا سنا اور تعبیر اس کی سمجھی کہ گیارہ تاروں سے اشارہ اس کے گیارہ بھائیوں سے ہے اور چاند اور سورج سے جانا اشارہ اپنے تئیں اور اپنے قبیلہ کو کہ وہ حضرتؑ کی خالہ تھیں اور ان کی ماں کا واقعہ ہو چکا تھا یعنے ایک وقت اس کو ایسا عروج ہوگا جو اس کے بھائیوں سمیت ماں باپ کی تعظیم کریں گے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس کو معلوم کر کے قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ کہا پیار سے کہ اے بیٹے میرے مت کہیو اس اپنے خواب کو اپنے بھائیوں کے آگے اور اگر کہے گا تو فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ پھر وہ بہانہ کریں گے تیرے واسطے بہانہ بہت برا شیطان کے بہکانے سے اور بیشک شیطان آدمیوں کے واسطے ظاہر دشمن ہے یعنے اس کی دشمنی کھلی ہوئی ہے جو آدم کے سبب لعین ہوا اور اتارا گیا وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ اور اسی طرح جو خواب دکھایا تجھے اور اختیار کرے گا اور برائی دیوے گا تجھ کو رب تیرا اور درجہ پادشاہی کو پہنچا دیگا تجھے وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ اور سکھلاوے گا تجھے علم خواب کی تعبیر اور تمام کرے گا اپنی نعمتوں کو تجھ پر اور تیرے بھائیوں پر یعنے سب نعمتیں دیویگا ظاہر کی نعمت بادشاہت اور دولت ہے اور باطن کی دولت نبوت اور پیغمبری ہے سو وہ دونوں خدا تعالے نے دیں حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ جیسے کہ تمام نعمتیں اوپر باپ دادا تیرے کے پہلے اس سے کہ وہ ابراہیم پر دادا تیرا اور اسحاق دادا تیرا دونوں پر سلام خدا تعالے کا اور صلوٰۃ انکو خدائے تعالے نے نعمت اپنی تمام دی اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ بیشک رب تیرا سب چیز کا جاننے والا ہے اور سب اچھے مضبوط کام کرنے والا ہے لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ بیشک بیچ

قصہ یوسفؑ کے اور اس کے بھائیوں کے قصہ میں نشانیاں قدرت اور حکمت کی ہیں واسطے پوچھنے والوں کے جسوقت حضرت یوسفؑ اپنا خواب باپ سے کہتے تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام بیٹے کو تعبیر بتاتے تھے اور تاکید کرتے تھے کہ اپنا خواب بھائیوں سے نہ کہیو یہ باتیں کوئی بھاوج حضرت یوسف علیہ السلام کی سُنتی تھی جب شام کو اُن کا خاوند گھر میں آیا اسنے اپنے خاوند سے کہا اس نے بھائیوں سے کہا بھائی یہ بات سُنکر بہت آزردہ ہوئے اور نہایت برا مانا یہاں تک کہ اس کے جانی دشمن ہوئے جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالےٰ اِذْ قَالُوْا جب کہا بھائیوں نے یوسفؑ کے آپس میں کہ لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا مقرر یوسف اور بھائی اُس کا یعنے یامین یہ دونوں بہت پیارے ہیں باپ ہمارے کو ہم سے یعنے ہم کو باپ کچھ پیار نہیں کرتا اور دونوں بھائیوں سے بہت محبت رکھتا ہے وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اور ہم بہت زور آور ہیں اور سب کام کرنے والے ہیں اور وہ دونوں چھوٹے ہیں کچھ کام ان سے ہو نہیں سکتا۔ چاہیے کہ ہم کو بہت پیار کرے جو ہم سے اُسے آرام ہے اس بات سے معلوم ہوا کہ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ بیشک باپ ہمارا سیدھی راہ سے بھولا ہے ظاہر یعنے اس بات میں سمجھ اس کی اُلٹی ہوئی ہے پھر اب کیا کیجیے سب مل کر اس کام کی مصلحت کرنے لگے ہر ایک موافق اپنے حسد کے اور دشمنی کے اور دلیل عقلی کے کہتا تھا ایک نے کہا اُقْتُلُوْا يُوْسُفَ مار ڈالو یوسفؑ کو کہتے ہیں کہ اس بات کا کہنے والا دان تھا اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا یا پھینک دو اسے کسی جنگل میں جو کوئی بھیڑیا اس کو کھا جائے تو پھر يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ خالی رہے تمہارے واسطے منہ تمہارے باپ کا یعنے جب اسے نہ دیکھیگا تم ہی کو پیار کرے گا وَتَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ اور ہو جیو اور رہیو تم پیچھے اس کام کو کر کے یعنے اس کام سے فراغت کر کے جماعت نیکبختوں کی یہ بات شیطان نے اُنکے جی میں سکھائی یعنے یہ کام تو بڑا گناہ ہے لیکن کرنا ضرور ہے اسے کر کے پیچھے اس کے نیک بخت ہو رہیو یعنے توبہ کیجیو اور پھر ایسا کام نہ کیجیو شیطان کے بہکانے سے نہ سمجھے کل کیا جانے کہ کیا ہے کل کی توبہ کی امید پر آج گناہ نہ کیجیے قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ کہا ایک نے ان کہنے والے بھائیوں سے کہ مت مار ڈالو یوسف علیہ السلام کو کہتے ہیں اسباط کا کہنے والا یہودا تھا اس نے کہا کہ جان سے مت مارو اور کسی کنوئیں میں ڈالدو جو کوئی مسافر اس کو لے جائے اگر ایسا کام کرنے والے ہو تم تو یہ اچھا ہے سبھوں نے یہ بات پسند کی اور اسی کو مقرر کر کے باپ کے پاس آئے اور کہا کہ ان دنوں میں موسم بہار کا ہے اور جنگل میں سبزہ ہے اور وقت سیر کا ہے ہر طرف پھول خود رو یہ کھلے ہوئے ہیں ہمارا جی چاہتا ہے کہ یوسف کو لیجاویں اور سیر کرالاویں کہ یہ بچہ ہے وہ ایسے تماشے سے بہت خوش ہو گا حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا میرا جی ایک دم اس کو اپنے سے جدا کرنے کو نہیں چاہتا اور اس کو تمہارے ساتھ نہیں بھیجنے کا جب یہ وہاں سے ناامید ہوئے تب حضرت یوسفؑ کو پھسلانے لگے اور مکر کی باتیں کرنے لگے اور کہا کہ جنگل میں ایسا تماشہ اور سیر ہے تو باپ سے رخصت لے کر چل ہم تجھے ایسی سیر اور تماشہ دکھائیں گے کہ تو نے کبھی نہیں دیکھا اور اس تماشے کو دیکھ کر بہت خوش ہو گا حضرت یوسف علیہ السلام یہ باتیں سن کر بے اختیار ہوئے اور جا کر باپ سے کہا اور رلبند ہوئے کہ مجھے رخصت دو جو میں بھائیوں کے ساتھ سیر کو جاؤں جو میں نے کبھی سیر جنگل کی نہیں کی حضرت یعقوبؑ فکر میں گئے قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝ کہا تب بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے اپنے باپ سے کہ کیا ہوا تم کو جو ہمارا اعتقاد اور بھروسہ نہیں کرتے اوپر یوسف کے یعنے اتنا ہم نے کہا اور اب اس قدر یوسف رخصت مانگتا ہے اور تم اس کو ہمارے ساتھ نہیں بھیجتے ہو اور ہم سے تمہاری خاطر جمع نہیں ہے اور ہم تو اس کے بھلا چاہنے والے ہیں اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ بھیج اس کو ہمارے ساتھ کل سیر کو جو وہاں کھیلیں گے اور اونٹ دوڑائیں گے اور تیر چلاویں گے اور پھریں گے اور سبزہ اور پھول دیکھیں گے اور بیشک ہم اس کی رکھوالی کریں گے قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیشک میں غم کھاتا ہوں کہ جو اسے لے جاؤ تم اس کی جدائی مجھ پر سخت ہے اور میں ڈرتا ہوں اس بات سے کہ ایسا نہ ہو جو اسے بھیڑیا کھا جاوے اور تم اس سے بے خبر رہو قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ کہا بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے کہ اے بابا قسم خدا کی اگر اسے بھیڑیا کھاوے باوجودیکہ ہم زور آور ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک دس شیر کو مارے بیشک تب ہونگے گنہگار یعنے ہم میں اتنا زور ہے اس زور پر اگر اسے بھیڑیا کھاوے تو ہم تب مقرر گنہگار ہیں پھر جب دیکھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ یوسفؑ بھی

جانے کو ان کے ساتھ تیار ہے اگر اسے نہ جانے دوں تو اس کا دل کڑھے گا اور میرا کہنا وہ اس کے بھائی نہیں مانتے ناچار ہو کر راضی ہوئے یوسف کی خاطر سے پھر حضرت یوسف علیہ السلام کو نہلایا اور کپڑے اچھے پہنائے اور زلفوں میں اور سر کے بالوں میں کنگھی کی اور وہ جبہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گلے میں تھا اس وقت کہ جب نمرود نے ان کو آگ میں ڈالا تھا وہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس تھا اسے تعویذ کر کے یوسف علیہ السلام کے بازو میں باندھ دیا اور رخصت کیا اور آپ بھی ساتھ ان کے دور تک جو کنعان کے شہر کے باہر تھا وہاں تک رخصت کرتے روتے گئے جب حضرت یوسف علیہ السلام نے باپ کو روتے دیکھا آپ بھی رونے لگے اور کہا اے بابا تم کیوں روتے ہو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ اے بیٹا تیرے اسوقت کے جانے سے بے اختیار میرا دل غم کھاتا ہے اور نہیں جانتا میں اسکا آخر کام کیا ہوگا لیکن تو مجھے نہ بھولیو میں تجھے ہرگز نہیں بھولنے کا یہ کہکر بیٹوں سے تاکید کی کہ یوسف سے خبردار رہیو اور اس کا دل آزردہ نہ کیجیو اور حضرت یعقوب علیہ السلام اس درخت کے پاس کھڑے رہے جبتک کہ بیٹے انکی نظر سے جاتے جاتے غائب ہوئے حضرت یعقوب اپنے گھر کو پھرے اور آن کر غمگین بیٹھے فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ پھر جب گئے بھائی حضرت یوسف کو لے کر باپ کے حضور سے تو کاندھے پر چڑھا لیا جبتک باپ نظر آتا تھا کاندھے پر لئے گئے جب دور پہنچے اور باپ کی نگاہ سے غائب ہوئے کاندھے سے اتار دیا اور بابا کی نصیحت بھلائی اور بدسلوکی شروع کی اور طعنے دیکر کہنے لگے اے جھوٹے خواب بنا کر کہنے والے کہاں ہیں وہ تارے اور چاند سورج جو تجھے سجدہ کرتے تھے ان کو بلا جواب ہمارے ہاتھ سے تجھے چھڑاویں ایک بھائی ادھر سے طمانچہ مارتا اور دوسرا ادھر سے لاتوں سے دھکیلتا تھا اور ایک طرف کوئی گھردی مارتا تھا اور دوسری طرف سے ایک جھڑکی دیتا تھا اسی طرح سے گھسیٹتے اور دھکے دیتے لئے جاتے تھے ہزار خرابی سے اور حضرت یوسف کہتے تھے اور روتے تھے اور منت عاجزی کرتے تھے کہ اے بھائیو میں نے تمہاری ایسی کیا تقصیر کی ہے جو تم اسقدر ظلم اور بے رحمی مجھ پر کرتے ہو اگر شاید کچھ تقصیر ہوئی ہو تو اس بوڑھے باپ اور خدا تعالے کے واسطے مجھ پر رحم کرو ایسی باتیں رو رو کے عاجزی اور منت سے کہتے تھے اور کوئی نہ سنتا تھا اور سختی اور عذاب زیادہ کرتے تھے جب حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ بھائی تو کسی طرح مجھ پر رحم نہیں کرتے تب خدا تعالے کو یاد کیا کہ اے پروردگار اب تیرے سوا کوئی مجھے پناہ نہیں دے سکتا خدا تعالے نے یہودا کے دل میں مہر ڈالی اس نے اپنے دامن کے نیچے لے کر کہا کہ بس کرو تم گھر سے قول کر کے آئے تھے کہ اسے جان سے نہیں ماریں گے اب یہ حال کیوں کرتے ہو بارے یہودا کی اتنی حمایت سے وہ ظلم تو موقوف کیا پر لے چلے اسے جنگل میں پہنچے ایک کنوئیں پر جو نو کوس کنعان شہر سے تھا وہاں جا کر وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ اور اکٹھے ہو کر مصلحت کی کہ اسے کنوئیں میں ڈالیں کہتے ہیں کہ وہ کنواں اندر سے کشادہ تھا اور منہ اس کا تنگ تھا اور ستر گز کا گہرا تھا بلکہ زیادہ تھا اس سے حضرت یوسف کو اس کنوئیں کے کنارے پر لائے اور دونوں ہاتھ باندھے اور ایک رسی کمر میں ان کی باندھ کر کنوئیں میں لٹکایا حضرت یوسف کے گلے میں جو کرتا تھا وہ کنوئیں کے پتھر سے اٹکا بھائیوں نے وہ کرتا بھی اتار لیا جبکہ آدھے کنوئیں میں پہنچے رسی کاٹ دی خدا تعالے نے حضرت جبرائیل کو حکم کیا کہ خبردار میرے بندے کو ذرا بھی چوٹ نہ لگے حضرت جبرائیل علیہ السلام سدرۃ المنتہیٰ سے جو انکے رہنے کی جگہ ہے وہاں سے دوڑے یا اڑے پلک مارنے میں حضرت یوسف کو راہ ہی میں لیا اور ایک پتھر پر جو اس کنوئیں میں پانی سے اونچا نکل رہا تھا اس پر سہج میں آرام سے بٹھا دیا اور وہ پیراہن حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جو بازو میں تعویذ کی طرح بندھا ہوا تھا اسے کھول کے پہنایا اور بہشت سے کھانا اور پانی لا کر کھلایا پلایا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اللہ تعالے فرماتا ہے کہلا بھیجا ہم نے جبرائیل علیہ السلام کے ہاتھ یا جی میں یوسف علیہ السلام کے خبر دی تو غم نہ کھا کہ تجھے ہم اس کنوئیں سے نکالکر بڑے درجے کو پہنچا دیں گے جو مقرر تو خبر دیوے گا بھائیوں کو اس کام کی جو انہوں نے تجھ سے کیا ہے اور تجھے یہ دکھ دیا ہے اور تجھ کو نہ پہچانیں گے اسوقت بہ سبب تیری حکومت اور دولت اور مرتبے کے اس پیغام اور تسلی خدائے تعالیٰ کی سے حضرت یوسف علیہ السلام کی خاطر جمع ہوئی اور آرام سے بیٹھے اور یہاں جب بھائی حضرت یوسف کو کنوئیں میں ڈال چکے پھر اپنے گھر جانے کا ارادہ کیا کہ ایک دنبے کو حلال کر کے وہ کرتا جو حضرت یوسف کو کنوئیں میں ڈالتے وقت اتار لیا تھا اس کو اس کے لہو سے خوب تر کیا وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ۝ اور آئے گھر میں باپ کے پاس شام کو روتے ہوئے اور کرتے چیخیں مارتے ہوئے جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کی آواز رونے کی سنی گھبرا کے گھر سے باہر آن کے پوچھا کیا ہوا تم کو اور یوسف کہاں ہے

قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ کہا بیٹوں نے اے بابا بیشک ہم گئے تھے جنگل میں دوڑتے تھے کہ کون آگے نکل جاوے اور پہلے تیر کون لادے اور یوسف کو چھوڑا اور بٹھایا تھا جنس اور کپڑوں کے پاس پھر اسے بھیڑیے نے کھایا اور تو اے بابا سچ نہیں جاننے کا اگرچہ ہم سچے ہیں سب بات میں لیکن تو بدگمان ہم سے ہے اور ہم اپنے سچ پر شاہد رکھتے ہیں یہ کرتا اس کا لہو بھرا وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ط اور آئے کرتا لے کر یوسف کا مکر سے لہو میں بھرا ہوا یعنے وہ جو ذبح کے لہو سے حضرت یوسفؑ کا کرتہ بھر لائے تھے وہ اپنے سچ پر شاہد لائے جب حضرت یعقوبؑ نے وہ کرتا دیکھا تا کہ شاید سچ ہوگا لیکن جب کرتے کو اچھی طرح دیکھا تو کہیں ذرا پھٹا نہ تھا کہا کہ وہ عجب بھیڑیا تھا جس نے یوسف کو کھایا اور اس نے کرتے کو کہیں سے پھٹنے نہ دیا یہ صریح جھوٹ ہے قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ط فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ کہا یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں سے اسے بھیڑیے نے نہیں کھایا بلکہ بنایا تمہارے واسطے تمہارے جی نے یہ کام یعنے تم نے اس بات کو اپنے جی سے بنایا ہے یوسفؑ کے مارنے کے واسطے پھر میرا کام صبر ہے اور صبر اچھا ہے اور صبر کے معنے یہ ہیں کہ جب کوئی مصیبت پہنچے چپ رہے اور کسی سے اس بات کا گلہ اور شکوہ نہ کرے مگر دل میں خدا تعالے سے عاجزی کرے خدا تعالے اس کو صبر کا بدلہ دیتا ہے وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ اور خدا تعالے ہے جو اس سے مدد چاہتا ہوں میں اوپر اس بات کے جو تم بیان کرتے ہو کہ یوسفؑ کو بھیڑیے نے کھایا یا یہ بات تو نرا جھوٹ ہے پر میں نے صبر کیا خدا تعالے مجھ کو اس کا یعنے صبر کا بدلہ دے گا کہتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام تین دن اس کنوئیں میں رہے چوتھے دن خبر کو وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ط آیا قافلہ یعنے اترا ایک قافلہ اس کوئیں کے نزدیک جو وہ قافلہ مدین شہر سے مصر کے شہر کو جاتا تھا وہاں آن کر قیام کیا قافلے کے لوگوں نے بھیجا ایک آدمی کو پانی لانے کے واسطے جو اس کا نام مالک تھا یہ مالک اس کنوئیں پر پانی بھرنے کو آیا اور ڈول اس کنوئیں میں ڈالا حضرت یوسف علیہ السلام خدا تعالے کے حکم سے اس ڈول میں آ بیٹھے جب مالک ڈول لگا کھینچنے ڈول بھاری تھا اس سے کھینچا نہ گیا مالک حیران ہوا کہ آج کیا ہے جو یہ ڈول ہمیشہ کا میرا ہے مجھ سے اب کھینچا نہیں جاتا جھک کر دیکھا تو ایک لڑکا خوبصورت اس ڈول میں بیٹھا ہے مالک نے یہ دیکھ کر اپنے رفیق کو پکارا قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ کہا اے بشری یہ لڑکا بیٹھا ہے ڈول میں کہتے ہیں بشری اس کے رفیق کا نام تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ اس نے خوشی سے کہا کہ اے خوشی یعنے خبر خوش ہے اور تعجب ہے کہ ایک لڑکا خوبصورت اس ڈول میں بیٹھا ہے اس سبب سے ڈول مجھ سے کھینچتا نہیں آ ڈول کو نکالیں وہ رفیق آیا اور ان دونوں نے وہ ڈول حضرت یوسف سمیت نکالا وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ط اور چھپایا حضرت یوسفؑ کو سارے قافلے کے لوگوں سے یعنے قافلے کے لوگوں سے یوں نہ کہا کہ یہ کنوئیں میں سے نکلا ہے بلکہ یوں کہا کہ یہاں کے لوگوں نے یہ غلام دیا کہ اسے جا کر مصر میں بیچو اور مول اس کا ہمیں لا دو اور بعضے کہتے ہیں کہ چھپایا بھائیوں نے سنا کہ ایک قافلہ اس کنوئیں کے احوال کو اور کہا یہ غلام ہمارا ہے اور یہ بات اس طرح ہے کہ جب یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے سنا کہ ایک قافلہ اس کنوئیں کے نزدیک اترا اور یوسف کو کنوئیں سے نکالا اس قافلے میں آئے اور کہا کہ یہ ہمارا غلام بھاگ کر یہاں آیا تھا اب ہم اسے بیچتے ہیں تم مول لو وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور خدا تعالے جانتا ہے اور واقف ہے اس چیز سے جو یہ کرتے ہیں یعنے اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام کی یہ باتیں جھوٹی جو بناتے ہیں اپنے دل سے سب خدا تعالے جانتا ہے کہتے ہیں کہ جب بھائیوں نے یہ سنا اور آن کر یوسف علیہ السلام کو مالک کے پاس دیکھا اپنی عبرانی زبان میں کہا یوسف علیہ السلام کو کہ جو کچھ ہم کہیں اگر تو اس کے برخلاف کہیگا تو ہم تجھے مار ڈالیں گے حضرت یوسف علیہ السلام سن کر چپ رہے پھر بھائی انکے مالک سے کہنے لگے کہ ہمارا غلام ہمیشہ بھاگ جاتا ہے اور کسی کام کا نہیں اور بدخو ہے ہم اس کو بیچتے ہیں تم مول لو اور کسی اور شہر میں دور جا کر اسے بیچو جو ہم اس کا احوال نہ سنیں مالک نے کہا ہمارے پاس جتنے روپے تھے سب کی جنس خرید چکے اب میرے پاس کئی درم کھوٹے ہیں انہوں نے کہا تو جانتا ہے کہ اس غلام کا مول تو بہت ہے پر ہم تجھ سے معاملہ کرتے ہیں جو تیرے پاس ہے سو دے مالک نے کئی درم دئے اور انہوں نے دے اور ہاتھ حضرت یوسف علیہ السلام کا مالک کے ہاتھ میں دیا وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ اور بیچا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تھوڑے مول کو جو وہ کئی درم گنتی کے تھے کہتے ہیں سترہ یا بیس درم تھے جو حصے میں

ہر بھائی کے دو دو درم آئے اور یہودا نے کچھ نہ لیا قصہ کوتاہ حضرت یوسف علیہ السلام کو مالک نے مول لیا وَكَانُوْا فِیْهِ مِنَ الزّٰهِدِیْنَ ۵ اور تھے بھائی ع ۱۲
یوسف علیہ السلام کے اسکو نہ چاہنے والے یعنی نہ چاہتے تھے کہ یوسف علیہ السلام ہمارے پاس رہے یا مالک اور رفیق اسکا نہ چاہتے تھے اس
معاملے کو یعنی جب انہوں نے سنا تھا کہ اس غلام کو بھاگنے کی عادت ہے اور کام کا نہیں ہے اس سبب سے نہ چاہتے تھے جو اسے مول لیویں غرضکہ
مالک حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر میں لایا اسوقت مصر کا بادشاہ ریان بیٹا ولید کا تھا اور اسکے گھر کا مختار قطفیر یا اطفیر تھا اس کو عزیز کہتے تھے
جب وہ قافلہ مصر میں پہنچا ہرکارے عزیز کے قافلے میں آئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا اور اسکے حسن کو دیکھکر حیران ہوئے اور یہ خبر عزیز کو آکر
کہی عزیز کے گھر میں ایک بی بی تھی اسکا نام راعیل تھا جو اسے زلیخا کہتے تھے جب عزیز نے خبر اور تعریف حضرت یوسف کی سنی مالک کو کہا بھیجا کہ اس غلام
کو غلاموں کے بیچنے کی جگہ لاؤ اور سارے شہر میں شہرت ہوئی کہ اس قافلے میں ایک غلام ایسا خوبصورت آیا ہے جو ایسا کسی نے نہیں دیکھا
دوسرے دن مالک نے حضرت یوسف علیہ السلام کو نہلا کر کپڑے اچھے پہنا کر مصر کے بازار میں لاکر کھڑا کیا غریب اور تونگر سب ہی اس
کے دیکھنے کو آئے اور عزیز بھی اس کی خریداری کو آیا مالک نے کہا جو کوئی زیادہ مول دیوے گا اسی کو دونگا مصر کے لوگوں نے جب حضرت یوسف
علیہ السلام کو دیکھا حیران ہوئے اور سب ہی خریدار ہوئے اور ہر ایک مول اس کا بڑھانے لگا ہوتے ہوتے یہانتک پہنچا کہ برابر اسکے تول کے روپا اور
سونا لگے دینے پھر آگے اس سے قیمت بڑھی جو مشک اور کافور اسکے تول کے برابر دینے لگے جب عزیز نے یہ دیکھا کہ اسکا مول بڑھتا ہی جاتا ہے تب
سب سے دوگنا مول دے کر لے گیا اور اپنے گھر میں لے آیا وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ اور کہا مول لینے والے نے
حضرت یوسف علیہ السلام کے جو وہ مصر کا رہنے والا تھا یعنی عزیز نے جو مصر کا رہنے والا تھا اپنی بی بی کو جو وہ زلیخا تھی کہا اس غلام کو اچھی طرح اور اچھی
جگہ رکھ یعنی عزت سے اور آرام سے رکھ اسکو عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ شاید کہ فائدہ پہنچا رہے یہ غلام ہم کو کام خدمت سے یا
اس کو لیں ہم فرزند [illegible] کہتے ہیں کہ عزیز کے گھر میں اولاد نہ ہوتی تھی یوسف علیہ السلام کو دیکھا کہ نشانی اثرات کی اس کے منہ سے ظاہر تھی اور
بہت زر خرچ کر اسکو لیا تھا اسواسطے کہا کہ اسکو اچھی طرح رکھ یا اسے بیٹا کر کے پالیں گے اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح جو محبت یوسف
علیہ السلام کی عزیز کے دل میں ڈالی ہمنے مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ اور عزت اور حرمت دی ہمنے یوسف کو زمین میں یعنی ہم نے مصر میں اسے حاکم کیا
وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ؕ اور سکھائی ہم نے یوسف کو تعبیر خواب کی یا سمجھ دی کتاب کے معنوں کی یعنی جو صحیفے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو اترے تھے ان کے معنوں کی سمجھ دی وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ اور خدائے تعالیٰ غالب اور زبردست ہے اوپر اپنے کاموں کے یعنی جو چاہتا ہے سو کرتا ہے
کوئی شخص یا کوئی چیز ایسی نہیں جو اسے وہ کام کرنے نہ دے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۵ اور پر بہت آدمی اس بات کو نہیں جانتے وَلَمَّا
بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۵ اور جب پہنچا یوسف اپنی قوت کو یعنی جسمانی کو جو وہ بیس یا تیس برس
یا کم زیادہ اس سے تھی دی ہمنے اسکو دانائی یا پیغمبری اور اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم اچھا کام کرنیوالوں کو اور بھلائی کرنے والوں کو کہتے
ہیں کہ جب یوسف علیہ السلام عزیز کے گھر میں آئے زلیخا دیکھتے ہی ہزار جان سے اسپر عاشق ہوئی اور دمبدم عشق اسکا زیادہ ہونے لگا اور حضرت
یوسف علیہ السلام کا کچھ اس کی طرف خیال نہ تھا آخر ناچار ہو کر زلیخا نے اپنا حال کہا وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ اور چاہا یعنی آرزو
اپنی کو پایا یوسف علیہ السلام سے اس عورت نے جو حضرت یوسف اسکے گھر میں تھے اسکے بدن سے یعنی چاہا زلیخا نے اپنے مدعا کو جو یوسف علیہ
السلام سے اور یوسف علیہ السلام نے اس بات سے پرہیز کیا جب زلیخا نے دیکھا کہ یوسف یوں میرا کہا نہیں مانتا پس اس کے واسطے
ایک محل اچھا بنایا اور اس کی سات ڈیوڑھیاں رکھیں اور آپ سارا بناؤ کر کے حضرت یوسف کو اس محل میں لیگئی وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ
وَقَالَتْ هَیْتَ لَكَ ؕ اور ہر ڈیوڑھی کے دروازے کو بند کیا اور مضبوط قفل دیا جب ساتویں مکان میں پہنچی وہاں خاطر جمع سے بیٹھی اور کہا زلیخا
نے حضرت یوسف کو کہ اب یہ جگہ خلوت کی ہے آ تو واسطے تیرے ہوں یعنی دل اور جان میرا تجھپر تصدق ہے اب تو بیخطر ہے مقصود دل کا حاصل کر یہ کہا
منت عاجزی بہت کی اور یوسف کو اپنی طرف زور سے کھینچا قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۵ کہا یوسف علیہ السلام
نے کہ پناہ مانگتا ہوں میں خدا تعالیٰ سے جو وہ بیشک پالنے والا میرا ہے جو میرے واسطے اچھی جگہ بنائی یعنی خدائے تعالیٰ نے عزیز کے جی میں

ڈالا جب تجھے اسنے کہا کہ یوسف کو اچھی طرح آرام سے رکھ یہ خدائے تعالیٰ کا احسان ہے مجھپر اور مقرر چھٹکارا اور خلاصی نہیں پاتے ستم کرنیوالے یعنی ظالموں پر بیشک عذاب ہوگا یہ زنا بڑا ظلم ہے عزیز نے مجھسے ایسا سلوک کیا اور میں اسکے گھر ہی ایسا کام کروں یہ کام مجھسے ہرگز نہیں ہونے کا زلیخا کو محبت اور عشق حضرت یوسف کا غالب تھا سبب غلبۂ شہوت کے حضرت یوسف کا کہنا کچھ نہ سنا وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا اور مقرر قصد کیا زلیخا نے ملنے کا حضرت یوسف سے یعنی بیقرار ہوکر چاہا کہ آپس میں ملیں اور قصد کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا سے بھاگنے کا یعنی چاہا کہ کسی بہانے سے نکل جائے حضرت یوسف علیہ السلام چاہتے تھے کہ کسی طرح اس بلا سے چھوٹے اور زلیخا چاہتی تھی کہ کسی بہلانے سے ملے غرض یہ رد و بدل حد سے گذری زلیخا نے تکیہ تلے سے خنجر نکالا اور کہا کہ اگر تو میری بات نہیں مانتا تو میں اپنا گلا کاٹتی ہوں یہ کہا اور خنجر حلق پر رکھدیا حضرت یوسف نے دیکھا کہ اب بڑی خرابی ہوئی ہاتھ زلیخا کا پکڑ لیا اور کہا جلدی نہ کر جو تو کہیگی سو کرونگا اور ناچار ہے سامنے وہاں ایک پردہ لٹکتا تھا حضرت یوسف نے پوچھا کہ اے زلیخا اس پردے کے پیچھے کیا ہے اسنے کہا ایک مورت ہے کہ جسکی میں پوجا کیا کرتی ہوں اس وقت شرم سے اس کے آگے پردہ ڈالا ہے جو اس کام میں نظر نہ پڑے حضرت یوسف علیہ السلام نے دل میں خوف کیا خدا تعالیٰ سے کہ اس کو بت سے جو نہ دیکھتا ہے نہ سنتا ہے نہ بولتا ہے شرم آئی اور مجھ کو اپنے رب سے جو دانا بینا اور جاننے والا سب وقت سب کے حال کا ہے ویسے خدائے تعالیٰ سے میں کیونکر نہ شرماؤں جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ط اگر نہ دیکھتا یوسف علیہ السلام دلیل اور نشانی رب اپنے کی ہر طرح بیشک مقرر ارادہ کرتا زلیخا سے ملنے کا اور وہ دلیل بچانا خدائے تعالیٰ کا تھا زنا سے یا وہ روشنی پیغمبری تھی جو اس سبب یوسف علیہ السلام نے اس وقت اپنے تئیں تھام رکھا اس کام سے اور فرماتا ہے خدائے تعالیٰ کَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ط اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ اسی طرح یوسف کو قوت دی ہمنے جو پھیرا یوسف کو بدی سے اور زبونی سے یعنی یوسف کو زنا سے دور رکھا ہمنے اور بیشک یوسف تھا بندوں خاص ہمارے سے یعنی پاک کیا ہوا تھا سب برائیوں سے کہتے ہیں کہ جب یوسف علیہ السلام کے دل میں وہ خوف خدائے تعالیٰ کا آیا ایکبارگی وہاں سے بھاگے اور زلیخا ان کے پکڑنے کو پیچھے ان کے دوڑی اور جس دروازے پر پہنچے قفل اسکا حکم خدائے تعالیٰ کے سے کھل گیا وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ اور دونوں اسی طرح دوڑتے تھے جو آخر کے دروازے تک پہنچے کہ یکایک زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے کا گریبان پیچھے سے پکڑ کر کھینچا اور پھاڑا حضرت یوسف اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر باہر آئے وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ط اور پایا خاوند زلیخا کے کو نزدیک دروازے آخر کے یعنی جب حضرت یوسف زلیخا کے ہاتھ سے چھوٹ کر ان سب دروازوں سے باہر آئے تو دیکھا کہ عزیز کھڑا ہے اور پیچھے سے زلیخا بھی آئی عزیز نے جو دیکھا کہ یوسف اور زلیخا دونوں گھبرائے ہوئے ہیں اور دوڑتے اور ہانپتے آئے ہیں جانا کہ کچھ خلل ہے زلیخا نے جب عزیز کو دیکھا اور معلوم کیا کہ اسنے ہمکو جو اس طرح سے دیکھا ہے البتہ پوچھے گا اور یوسف جو سچ ہے سو کہیگا یہ سمجھ کر زلیخا سب سے پہلے آپ ہی بولی قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٥ اور کہا زلیخا نے کہ کیا ہے سزا اسکی جو چاہے تیری گھر والی سے برائی یعنی عزیز سے پوچھا کہ جو کوئی برا کام مجھسے کیا چاہے اسکی سزا کیا ہے مگر اسکو قید کیجئے یا بہت بڑا دکھ دیجئے اسے یعنی بہت سے کوڑے ماریے اسکو حضرت یوسف نے جب سنا کہ قید کرنے اور کوڑے مارنے سے ڈراتی ہے تب ڈر کر قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ کہا حضرت یوسف نے کہ اے عزیز چاہا زلیخا نے آرزو اپنی میرے بدن سے اور میں اس سے بھاگا عزیز نے کہا زلیخا اور طرح کہتی ہے اور تو یوں کہتا ہے کیونکر جانیے سچ کیا ہے اور شاہد اس بات کا کوئی نہیں یوسف علیہ السلام نے کہا اس گھر میں ایک لڑکا چار مہینے کا جھولے میں تھا وہ شاہد ہے عزیز ہنسا اور کہا چار مہینے کا لڑکا کیا جانے اور وہ کیونکر بولے یوسف علیہ السلام نے کہا خدائے تعالیٰ کو قدرت ہے جو اسے زبان دیوے ایسی جو باتیں کرے کہتے ہیں کہ عزیز نے مزاح سے پوچھا کہ اے لڑکے کہو تو ان دونوں میں سچا کون اور جھوٹا کون ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت سے وہ لڑکا چار مہینے کا بولا وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ج اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ٥ اور شاہدی دی وہ شاہدی دینے والا زلیخا کے کنبے سے تھا وہ لڑکا کہتے ہیں زلیخا کی خالہ کا یا چچا کا بیٹا تھا اس نے یہ شاہدی دی کہ اگر گریبان یوسف کا آگے سے پھٹا ہے تو زلیخا سچی ہے اور یوسف جھوٹا ہے یعنی اگر یوسف زلیخا کے پاس آپ سے گیا

ہوگا اسنے ہاتھ سے اسے دور کیا ہوگا آگے سے گریبان پھٹا ہوگا وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ اور اگر گریبان اسکا پیچھے سے پھٹا ہے تو زلیخا جھوٹی ہے اور یوسف سچا ہے کسواسطے کہ وہ بھاگتا ہوگا اور زلیخا اسے پکڑتی ہوگی جب یہ لڑکے نے بات کہی عزیز حیران ہوا اور بڑا اچنبا کیا اس بچے کے بولنے سے فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ۝ پس جب دیکھا تو گریبان یوسف علیہ السلام کا پیچھے سے پھٹا تھا عزیز کو یقین ہوا کہ یوسف سچا ہے تب زلیخا کی طرف غصے سے کہا بیشک یہ سب مکر ہے تم عورتوں کا اور مقرر مکر تم عورتوں کا بڑا ہے جو جلد دل میں وہ مکر اثر کرتا ہے یہ غصہ زلیخا پر کرکے یوسف کو کہا دلاسے سے کہ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۜ سکتہ اے یوسف جانے دے اس بات کو یعنی کسی سے نہ کہیو پھر زلیخا سے کہا وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۖۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ۝ کہ اے زلیخا تو بہ کر اس گناہ اپنے سے بیشک تو ہی گنہگار ہے کہ ایک تو آپ ہی اسکو چاہا اور دوسرے اپنا گناہ اسپر رکھا کہتے ہیں کہ عزیز نے تو اس بات کو چھپایا اور مٹایا تھا لیکن عشق کی بات کب چھپانے سے چھپتی ہے اس بات کا چرچا ہوا اور لوگوں کی زبانوں میں وہ بات پڑی کہ زلیخا اپنے غلام پر عاشق ہے اور وہ غلام اسے قبول نہیں کرتا وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور کہا عورتوں نے اپنے گھر میں یعنی زلیخا کی ہمچشم جو برابر کی بیٹھنے والی تھیں انہوں نے کہا کہ گھر والی عزیز کی اپنے غلام سے چاہتی ہے کہ آرزو اپنی حاصل کرے اور اس غلام نے بیشک زلیخا کا دل ٹکڑے کیا ہے دوستی سے یعنی غلام کی محبت زلیخا کے دل میں بے نہایت ہے بیشک ہم دیکھتے ہیں زلیخا کو کہ بھولی ہے صریحا یعنی عزیز جیسے خاوند ہوتے زلیخا غلام مول لئے ہوئے پر عاشق ہوئی ہے فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ پھر جب سنا زلیخا نے مکر انکا یعنی طعنے انکے سن کر اپنے دل میں بہت جھنجھلائی اور تاؤ پیچ کھایا اور انکو شرمندہ کرنے کے واسطے مصلحت کرکے اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ بھیجا ایک کو طرف انکے یعنی جن عورتوں نے اسکو طعنے دئے تھے انکو مہمان بلایا اپنے گھر اور ضیافت کی اور اچھے کھانے پکوائے وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً اور تیار کئے واسطے ان کے فرش اور تکیے خاصے خاصے رکھے اور کھانا پاکیزہ ان کے آگے چنا وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا اور دی ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھری تیز یعنی جس طرح فرنگی چمچے سے شوربا اور کھانا کھاتے ہیں اور روٹی اور بوٹی چھری سے کاٹ کر کھاتے ہیں اسی طرح انکی بھی رسم تھی اسواسطے چھری ہر ایک کے ہاتھ میں دی تھی تو گوشت اس سے تراش کر کھاویں وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ اور کہا زلیخا نے یوسف علیہ السلام کو کہ باہر آ اپنے مکان سے ان عورتوں کے آگے کہتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ میں نہیں آتا مجھے معاف کر زلیخا بہت منت کرکے لائی فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؗ پھر جب دیکھا حضرت یوسف علیہ السلام کو ان عورتوں نے بڑا پایا اس کا حسن اور سب یکبارگی اسپر عاشق اور بیہوش ہوگئیں اور اپنی کچھ خبر نہ رہی اور وہ چھریاں جو ہاتھوں میں تھیں بیخبری سے بعضوں کے ہاتھ کٹے اور کچھ درد معلوم نہ ہوا جب بڑی دیر کے پیچھے وہ عورتیں ہوش میں آئیں تو اپنے ہاتھ گھائل دیکھے اور لہو بہتا دیکھا تو یوسف علیہ السلام کی تعریف کرنے لگیں وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اور کہا ان عورتوں نے کہ پاک ہے خدا تعالے اس بات سے جو ایسے کو پیدا نہ کر سکے یعنی خدا تعالے ایسا قادر ہے کہ ایسے کو بھی پیدا کر سکتا ہے نہیں یہ غلام آدمی اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝ نہیں ہے یہ مگر فرشتہ بزرگ نزدیکی خدا تعالے کا ہے یعنی ایسا خوبصورت اور ایسا نیک بخت سوائے فرشتے کے آدمی کہاں ہوتا ہے حدیث میں آیا ہے یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک دن حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ خدا تعالے نے تجھے سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ اے حبیب میرے میں نے یوسف کو کرسی کے نور سے بنایا ہے اور تجھکو سارے عرش کے نور سے بنایا ہے مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَحْسَنَ مِنْكَ یعنی خدا تعالے فرماتا ہے کہ اے دوست میرے نہیں پیدا کی میں نے کوئی چیز خوبصورت تجھ سے اور ہاں سب مومنوں اور مسلمانوں کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا تعریف میں حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہتی ہیں **شعر** لَوَاحِيْ زُلَيْخَا لَوْ رَاَيْنَ جَبِيْنَهٗ لَاٰثَرْنَ فِيْ قَطْعِ الْقُلُوْبِ عَلَى الْاَيْدِيْ ۔ وہ عورتیں جو طعنہ دیتی ہیں زلیخا کو اگر دیکھیں میرے دوست کو مقرر کاٹنا شروع کریں دل کو ہاتھوں کو چھوڑ کر یعنی اس قدر بیہوش محبت میں ہوتیں کہ ہاتھوں کے بدلے جگر کے ٹکڑے کرتیں قصہ کوتاہ جب زلیخا نے دیکھا ان عورتوں کو جو ایسی فریفتہ ہوئیں یوسف کو دیکھ کر تب کہا کہ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ یہ وہی ہے جو تم طعنہ دیتی تھیں مجھ کو اسکی

دوستی سے اب حق تیری طرف ہے یعنی لائق ہے کہ میں اسکو چاہوں اور تم کوئی پھر طعنہ نہ دو وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ط بیشک میں چاہتی تھی اسکے بدن سے آرزو اپنی پھر اُسنے میرا کہنا نہ مانا اور اپنے تئیں اس کام سے بچا رکھا وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝ اور اب اگر نہ کریگا جو کہونگی میں اسکو مقرر قید خانے میں بھیجونگی اسکو اور ہوگا وہ خراب جانوں سے یعنی بندی خانے میں جیسے چوروں اور گنہگاروں کا حال ہے ایسا ہی اس کا حال ہوگا جب یہ ڈرانے کی بات حضرت یوسف علیہ السلام نے سنی اس مجلس سے پہلے اور وہ عورتیں جو مہمان آئی تھیں یوسفؑ کے پیچھے سمجھانے کو چلیں اور جا کر خلوت میں اس کے پاس ہر ایک عورت سمجھانے لگی اور اپنی طرف کھینچنے اور لبھانے لگی اور کہنا شروع کیا کہ اگر زلیخا کو تو قبول نہیں کرتا تو ہم اس سے خوبصورت او اچھی ہیں جسکو تیرا جی چاہے ہم حاضر ہیں اور ساری عمر تیری خاطر داری میں اور وفاداری میں رہینگی اور ایسی تیری خدمت کرینگی جو تو بہت خوش رہے گا پر اتنا ہے کہ اول ایکبار تو زلیخا کا کہنا مان لے اور اسکے دل کی آرزو نکال دے پھر ہم میں سے جسکو چاہے گا موجود ہیں اور نہیں تو زلیخا تجھے قید خانے میں بھیجے گی اور وہاں بڑی سخت طرح طرح کی مصیبت ہے ہمارا جی کڑھتا ہے ہم تیرے بھلے کو کہتی ہیں اور اپنی طرف کھینچتی تھیں جب حضرت یوسف علیہ السلام نے عورتوں کی یہ باتیں سنیں بہت خفا اور دق ہوئے قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ کہا اے پالنے والے میرے قید خانہ بہت پیارا ہے مجھ کو اس بات سے جو یہ عورتیں بلاتی ہیں مجھکو طرف اسکے یعنی یہ عورتیں کہتی ہیں کہ تو زلیخا کا کہنا مان اسکا کہنا ماننے سے مجھے قید خانہ بہت اچھا ہے وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ اور اگر تو اے رب میرے نہ پھیریگا مجھ سے ان عورتوں کے مکر کو مائل ہونگا اور پھر رہونگا میں انکی طرف یعنی اگر تو مجھے نہ بچاویگا انکے فریب سے تو میں ناچار انکا کہنا مانونگا اور ہونگا میں احمقوں اور بیوقوفوں سے سبب گناہ کرنیکے یعنی جب انکا کہا مانا تو گنہگار ہوا اور گناہ عقلمند سے نہیں ہوتا عقل جاتی ہے تو گناہ کرتا ہے فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ پھر قبول کی یوسف کی دعا رب اس کے نے اور پھیرا یوسفؑ سے مکر ان عورتوں کا وہ بیشک خدائے تعالے سننے والا ہے سب کی دعا کا اور جاننے والا ہے سب کے احوال کا کہتے ہیں حضرت یوسفؑ نے ان عورتوں کے روبرو کہا کہ اے خدا مجھے قید خانہ اچھا ہے انکا کہنا قبول کرنے سے یہ بات سنکر حضرت یوسف سے ناامید ہوئیں اور زلیخا سے آنکر کہا کہ کسی طرح یوسف کہنا نہیں سنتا صلاح یہ ہے کہ کئی دن اسکو قید خانے میں بھیجو سب وہ محنت اور مصیبت وہاں کی دیکھے گا پھر تابعداری کریگا زلیخا نے ان کی مصلحت قبول کی اور عزیز پاس آئی اور کہا کہ اس غلام سے میں بدنام ہوئی ہوں اور اس سے میرا جی بیزار ہوا ہے چاہیئے کہ اسکو بندی خانے میں بھیجے تو لوگ جانیں کہ یہی گنہگار تھا اور میں لوگوں کے طعنوں سے چھوٹوں عزیز نے اس بات کو مان کر حکم کیا کہ یوسف کو بندی خانے میں لے جاؤ ۔ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ع پھر کھلا انکو یعنی عزیز اور اسکے دوستداروں کے دل میں یوں آیا پیچھے اسکے جو دیکھ چکے نشانیاں نیک بختی یوسف علیہ السلام کی جیسے شاہدی چار مہینے کے بچے کی اور ہاتھ کاٹنا ان عورتوں کا یہ نشانیاں تھیں نیکبختی اسکی ان نشانیوں کے دیکھنے پر بھی انکے جی میں یوں آیا کہ واسطے مصلحت کے مقرر قید کیجئے یوسف علیہ السلام کو اتنی مدت تک۔ قصہ کوتاہ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانے میں لائے وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ط اور آئے ساتھ حضرت یوسفؑ کے قید خانے میں دو جوان وہ دونوں غلام یا نوکر بادشاہ ریان کے تھے جو ایک آبدار تھا اور دوسرا باورچی تھا بادشاہ کو معلوم ہوا کہ یہ دونوں مل کر زہر دیا چاہتے ہیں فرمایا بادشاہ نے کہ ان دونوں کو قید کرو ایک ہی دن یہ سب قید خانے میں آئے حضرت یوسف علیہ السلام جب وہاں پہنچے سب قیدیوں سے سلوک اچھا کرتے تھے اور سب کی غمخوری کرتے تھے یعنی جب زلیخا نے انکو قید خانے میں بھجوایا بغیر دیکھے انکے بیقراری ہوئی اور یہ کام کر کے بہت پچھتائی پر ناچار تھی لیکن دمبدم اسے یہی خیال تھا کہ اچھے اچھے کھانے پکوا کر بھیجا کرتی تھی اور تاکید تھا قید خانے کے داروغہ کو کہ خبردار کسی طرح یوسفؑ بے آرام اور ناخوش نہ رہے جو کچھ حضرت یوسف کے پاس آتا تھا سب کو دیتے تھے اور ان قیدیوں کے خواب کی جو تعبیر دیتے تھے وہی ہوتا تھا سب قیدی ان سے خوش تھے اور تابعدار تھے انکے احسان کے سبب ایکرات ان دونوں نے خواب دیکھا کہتے ہیں کہ آبدار نے تو خواب دیکھا تھا اور باورچی نے ہرگز خواب نہ دیکھا اپنے دل سے خواب بنا کر آزمانے کے واسطے کہا غرضکہ دونوں نے حضرت کو

ع ۱۲

خواب اپنے یوسف کے آگے لگے کہنے قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ج کہا ایک نے ان دونوں میں سے یعنی آبدار نے کہا کہ بیشک میں دیکھتا ہوں کہ ایک باغ میں ایک ڈالی انگور کی ہے اس ڈالی میں تین گچھے انگور کے لگے ہیں اور بادشاہ کے پانی پینے کا پیالہ میرے ہاتھ میں ہے اور میں نچوڑتا ہوں ان گچھوں کا شیرہ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ط اور کہا دوسرے نے یعنی باورچی نے کہا کہ مقرر دیکھتا ہوں میں خواب میں باورچی خانے میں بادشاہ کے کہ اٹھائے ہوں سر پر اپنے خوان روٹیوں کا اور کھاتے ہیں جانور اس خوان میں سے روٹیاں یعنی میرے سر پر جو خوان ہے اس میں سے جانور روٹیاں لے جاتے ہیں جب یہ دونوں اپنا خواب کہہ چکے تو پھر پوچھا کہ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ج اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۰ خبر دے ہمکو اے یوسف تعبیر ہمارے خوابوں کی یعنی ہمارے خوابوں کی تعبیر بتا بیشک ہم تجھکو دیکھتے ہیں احسان کرنے والوں سے یعنی تو سب قیدیوں سے نیکی کرتا ہے اور سب کی خواب کی تعبیر دیتا ہے ہمارے خوابوں کی تعبیر بتا جب حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کے خواب سنے نہ چاہا کہ جلدی ان خوابوں کی تعبیر بتادیں اسواسطے کہ ان میں سے ایک خواب کی تعبیر بری تھی پھر اس بات کو پھیر کر قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ط کہا حضرت یوسف نے نہیں آیا تمہارا کھانا جو تم کھاؤ اسکو مگر بتاؤں تم کو احوال اسکے مزے اور رنگ کا پہلے اس کھانے کے آنے سے یعنی تمہارے کھانے کے آنے سے پہلے ہی بتادوں گا اس کا مزہ اور رنگ اور نام یعنی بتادوں گا تم کو کہ تمہارے واسطے کھانا کیسا آویگا اور کیا آویگا یعنی غیب کی بات بتادوں انہوں نے کہا کہ ایسی بات تو ہم کاہنوں اور نجومیوں سے سن چکے ہیں حضرت یوسف نے کہا میں کاہن اور نجومی نہیں ہوں بلکہ معجزہ دیا ہے ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ط اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۰ یہ جو میں نے کہا تم دونوں کو اس خبر سے ہے جو سکھایا ہے مجھے میرے رب نے بیشک میں نے چھوڑا ہے دین مذہب ان لوگوں کا جو نہیں مانتے خداے تعالے کو اور وہی لوگ آخرت کو یعنی قیامت سے منکر ہیں۔ یعنی سچ نہیں جانتے کہ قیامت آویگی اُن ہی لوگوں میں کاہن اور نجومی ہیں میں نے انکی راہ کو چھوڑا ہے وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۰ اور پیچھے چلا ہوں میں یعنی متابعت کی ہے میں نے دین مذہب اپنے باپ دادا پردادے کی یعنی حضرت ابراہیم پردادا اور حضرت اسحٰق دادا اور یعقوب باپ میرا ہے جو سب نبی تھے حضرت یوسف نے یہ بات اسواسطے کہی جو جانیں وہ کہ یہ خاندان نبوت سے ہے یعنی نبیوں کی اولاد سے ہے یہ شرافت جان کر زیادہ انکی بات کو سچ جانیں اور کہا کہ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ط نہ چاہیے اور لائق نہیں ہمکو جو ہم نبی زادے ہیں کہ شریک کریں خداے تعالے کے ساتھ کسی چیز کو بلکہ اس کو اپنی ذات میں اکیلا اور یکہ جان کر بندگی کریں اسکی ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۰ یہ خداے تعالے کا ایک جدا فضل ہے خداے تعالے کا ہم پر اور سب آدمیوں پر بھی فضل ہے اسکا جو انکے واسطے نبیوں کو بھیجا تو ان کو یہ راہ خدا کی بتادیں اے پر اس بات کو بہت لوگ جنکے واسطے نبی آئے ہیں شکر نہیں کرتے نبی کے بھیجنے کی نعمت کا یعنی نبی بھیجنا بڑی نعمت ہے آدمیوں پر کہ نبیوں کے بتلانے سے راہ خدا کی پاتے ہیں اور کفر کی بلا سے امن میں رہتے ہیں۔ یہ کہکر حضرت یوسف علیہ السلام اور طرح سے لگے سمجھانے اور خداے تعالے کے دین کو لگے بتلانے کہ يٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ط اے قیدیو سمجھو تو کہ بہت سے خدا طرح طرح کے جدا جدا جو تم رکھتے ہو یعنی کوئی سونے کا کوئی روپے کا کوئی پتھر کا کوئی بڑا کوئی چھوٹا خدا جو یہ ہیں تمہارے ان کا رکھنا اچھا ہے یا خداے تعالے ایک زبردست کا ماننا بھلا ہے مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۰ نہیں پوجتے تم سواے خداے تعالے کے مگر ناموں کو یعنی کتنی چیزوں کا نام مقرر کر رکھا ہے تمنے اور تمہارے باپ دادانے جو وہ چیزیں دراصل کچھ نہیں ہیں اور نہیں بھیجی خداے تعالے نے واسطے پوجنے انکے کوئی دلیل جو مقرر ہو اور سچ جانے کہ وہ کچھ چیز بھی ہیں یعنی جو تمہارے بڑوں نے کئی نام مقرر کر رکھے ہیں جو وہ نرے نام ہی ہیں اور دراصل کچھ بھی نہیں اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ط نہیں کہا پوجنے کو سواے خداے تعالے کے جو وہی لائق پوجنے اور بندگی کے ہے یعنی سواے خداے تعالے کے کسی کی بندگی کو نہیں فرمایا بلکہ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ط کہا ہے تم سب کو کہ نہ پوجو کسی کو سواے اسی کے جو وہی خداے تعالے ہے پیدا کرنے والا سب کا ذٰلِكَ

الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ٥ یہ بندگی کرنا اور پوجنا فقط اسی کا یہی دین مذہب مضبوط ہے لیکن بہت آدمی نہیں جانتے اس
بات کو اور نہ جاننے سے خراب ہیں جب یہ دین مضبوط اور خدائی وحدانیت یعنی ایک جاننا خدا کا بیان کر چکے تب انکے خواب کی تعبیر لگے دینے
اور کہا کہ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ اے قیدیو سنو تعبیر اپنے خوابوں کی تم میں سے ایک جو آبدار ہے چھوٹ کر قید
سے پھر پلاویگا خاوند اور صاحب اپنے کو یعنی بادشاہ کو شراب جس طرح سے ہمیشہ پلاتا تھا اور بادشاہ تیری تقصیر معاف کریگا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ
فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ۭ اب رہا دوسرا تم دونوں میں سے جو وہ باورچی یا بکاول ہے سولی پر چڑھایا جاویگا پھر کھاوینگے جانور اسکے سر سے بھیجا اور
گوشت جب یہ تعبیر انہوں نے سنی آبدار تو خوش ہوا پر بکاول نے کہا میں نے تو خواب دیکھا ہی نہیں حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا قُضِيَ الْاَمْرُ
الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ۭ ٹھہر چکا ہیں تعبیر اور ہو چکا کام جو ہونا تھا وہ جو تمنے مجھ سے پوچھا تھا یعنی جو میں نے خواب کی تعبیر کہی وہ اگر خواب دیکھا
یا نہ دیکھا تھا وہ ہو لیگا اب پھرنے کا نہیں وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۡ اور کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے
اسکو جسکو جانتے تھے کہ یہ چھوٹے گا اور بادشاہ اسکی تقصیر معاف کردیگا یعنی اپنی خدمت قدیمی پر پھر قائم ہوگا اس سے کہا کہ یاد کیجیو مجھے یعنے ذکر کیجیو میرا
آگے اپنے بادشاہ کے یعنی میرا حال کہیو کہ ایک بیگناہ قید خانہ میں ہے اس کا احوال معلوم کرکے قید سے نکالو کہتے ہیں اس بات کے تین دن
پیچھے بادشاہ کو معلوم ہوا کہ تقصیر اس باورچی یا بکاول کی ہے حکم کیا تو اسے سولی پر چڑھایا اور وہ آبدار بے تقصیر تھا اسے وہی خدمت قدیم جو
پانی پلانے کی تھی دے کر سرفراز کیا جب وہ آبدار بادشاہ کے پاس پہنچا حضرت یوسفؑ کو اور انکا وہ کہنا سب اسکی یاد سے جاتا رہا فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ
ذِكْرَ رَبِّهٖ پھر بھلایا شیطان نے مذکور کرنا حضرت یوسفؑ کا بادشاہ کے آگے فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۴ۧ پھر دیر کی یعنی رہے حضرت ع ۱۲
یوسف قید خانے میں کتنے برس کہتے ہیں کہ تین برس سے زیادہ نو برس تک اور بعضے کہتے ہیں کہ اس آبدار کے چھوٹنے کے پیچھے سات
برس رہے قید میں اور مشہور یوں ہے کہ جس روز سے قید ہوئے تھے تب سے بارہ برس قید میں رہے کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت جبرئیلؑ
علیہ السلام قید خانے میں آئے حضرت یوسفؑ نے پہچانا اور کہا کہ اے بھائی پیغمبروں کے تمہارا آنا گنہگاروں کی جگہ کس سبب ہوا حضرت جبرائیلؑ
نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے تجھے سلام بھیجا ہے اور کہا کہ تجھے شرم نہیں آتی کہ آدمیوں کو جانتا ہے تو قید سے چھڑانے والا قسم ہے اپنی بڑائی اور
خدائی کی جو تجھے کئی برس اور قید میں رکھوں حضرت یوسفؑ نے کہا اے جبرائیلؑ بارے یہ کہو کہ مجھ سے اس حال میں خدا تعالیٰ خوش ہے حضرت
جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ ہاں تجھ سے خوش ہے تو کہا پھر حضرت یوسفؑ نے تو کیا پرواہ ہے جو وہ خوش ہے تو پھر کسی مصیبت کا غم نہیں مجھے
خدا تعالیٰ کی خوشی مطلوب ہے کہتے ہیں کہ جب وہ دن مصیبت کے آخر ہوئے مصر کے بادشاہ ریان نے ایک رات خواب ڈراونا دیکھا کہ فجر کو سارے
حکیموں اور عقلمندوں اور تعبیر کہنے والوں کو بلایا وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ
وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۭ اور کہا بادشاہ ریان نے کہ بیشک خواب میں دیکھا میں نے کہ سات گائیں موٹی ہیں کھایا ان کو سات گایوں سوکھی دبلیوں نے اور
ویسی ہی رہیں کچھ موٹی نہ ہوئیں اور سات بالیاں اناج کی ہری اور تازی ہیں ان کو اور ایک سات بالیوں سوکھیوں نے لپیٹ کر ایک دم میں
فنا کر لیا اور غائب کیا وہ ہری تازہ بالیاں ان سوکھی بالیوں میں چھپ گئیں جب بادشاہ یہ خواب کہہ چکا تو پھر پوچھا کہ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ
اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ٥ اے جماعت عقلمندوں اشرافوں کی اور تعبیر دینے والی خوابوں کی بتاؤ اور خبر دو مجھے اور کہو تعبیر
میرے خواب کی اگر ہو تم خواب کی تعبیر دینے والے قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ٥ کہا ان حکیموں اور داناؤں
نے کہ یہ خواب کچھ یونہی واہی تباہی جھوٹا سا ہے اور ہم نہیں ایسے خوابوں بیہودہ کی تعبیر جاننے والے یعنی ہم سچے خواب کی تعبیر کہتے ہیں اور یہ
یوں ہی خواب کچھ جھوٹا سا ہے بادشاہ انکا جواب سنکر غمگین ہوا اور فکر میں گیا کہ کس سے پوچھوں اور کیونکر معلوم کروں اس خواب کی تعبیر کو اس آبدار
نے جب فکرمند دیکھا بادشاہ کو تب اسکو وہ اپنا خواب اور تعبیر بتانا حضرت یوسفؑ کا اور وہی ہونا اس تعبیر کا اسے یاد آیا وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا
مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ٥ اور کہا اسنے جو چھوٹا تھا ان دونوں قیدیوں سے اور وہ یاد آیا بہت
مدت کے پیچھے جو کہا تھا حضرت یوسفؑ نے کہ میرا حال بادشاہ سے کہکر مجھے چھڑائیو جب یہ یاد آیا تو کہا بادشاہ سے میں بتاؤں تمہیں ایک

شخص کو واسطے تعبیر کے اس خواب کے کہ مجھے بھیجو قید خانے میں جو وہاں ایک آدمی ہے جو وہ تعبیر خواب کی بتاتا ہے وہی ہوتا ہے یعنی سچی تعبیر کرتا ہے یہ بات سنکر بادشاہ بہت خوش ہوا اور کہا جلدی جاؤ اور تعبیر میرے خواب کی اس سے پوچھ آؤ آبدار آداب بجا لایا اور بادشاہ کے پاس سے قید خانے میں آیا اور کہا يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ اے یوسف اے سچے یعنی سچ خواب کی تعبیر بتلانے والے کہہ بادشاہ کے خواب کی تعبیر جو دیکھا ہے بادشاہ نے خواب میں کہ سات گایوں موٹی کو کھایا سات گایوں دبلی نے اور سات بالیوں ہری کو سات بالیوں سوکھی نے لپیٹ کر سکھا دیا سب حکیم اور دانا اس خواب کی تعبیر میں حیران ہیں تو اس کی تعبیر بتا دے تو لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ پھر جاؤں میں تجھ سے سنکر طرف لوگوں کے یعنی اس مجلس میں جو بادشاہ ریان اور امراء راہ میری دیکھتے ہیں جا کر تعبیر اس خواب کی کہوں تو شاید کہ تیرے طفیل وہ بھی جانیں کہ اس خواب کی یہ تعبیر ہے اور تیری بزرگی سے واقف ہوں حضرت یوسف ؑ نے یہ خواب سنکر کہا وہ سات گائیں موٹی اور سات بالیاں ہری نشانی ہے سات برس سکھ کی ہے یعنی ان برسوں میں خوب پھلا ہوگا اناج سستا اور میوہ بہت اور مینہ خوب ہوگا اور ان سات گایوں دبلی اور ان سات بالیوں سوکھی سے اشارہ ہے سات برس کے کال سے کہ ہرگز مینہ نہ برسے اور زمین پر سبزی بھی نہ اُگے گی یہ خواب کی تعبیر کہکر اسکا علاج بتانے لگے اور قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا کہا کھیتی کرو سات برس تک ہمیشہ یعنی تغافل اور سستی نکرو یعنی ایسی طرح کھیتی کرو کہ ایک ذرہ زمین کو خالی نہ چھوڑو فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ۝ پھر جو وہ کھیتی کاٹو تو اناج کو رہنے دو ان ہی بالیوں میں یعنی غلہ کو بالیوں سے یعنے بھس سے جدا نہ کرو اور وہیں کوٹھیوں میں پھر رکھو تو کیڑا یا گھن سے خراب نہو مگر تھوڑا سا کھانے کے لائق بالیوں سے نکال کر کھاؤ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ ۝ پھر آوینگے پیچھے ان سات برسوں کے سات برس کال کے جو اشارہ ہے دبلی گایوں اور سوکھی بالیوں سے ان کال کے برسوں میں کھاوینگے لوگ وہ جو بالیوں میں بچا رکھا ہے تھوڑا تھوڑا اسی رکھے ہوئے میں سے ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ۝ پھر آویگا پیچھے اس کال کے برس کے جو ان میں فریاد لوگوں کی داد کو پہنچے گی یعنی کال تمام ہوگا مینہ برسے گا اور کھیتیاں ہووینگی اور میوے ہونگے اور دودھ بکریوں اور دنبیوں سے دوہیں گے یعنی سات برس کے کال کے پیچھے پھر سما ہوگا جب حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ تعبیر اس خواب کی اور اس کا علاج بتایا اس آبدار نے آن کر بادشاہ سے کہا بادشاہ سنکر بہت خوش ہوا اور اسکے جی میں یوں آیا کہ اسی کی زبان سے سنے وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۚ کہا بادشاہ ریان نے کہ یوسف کو میرے پاس لاؤ تو میں اسکی زبان سے سنوں تعبیر اپنے خواب کی فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ پھر جب وہ بھیجا ہوا بادشاہ کا یعنی وہ آبدار آیا حضرت یوسف ؑ کے پاس اور کہا اے یوسف تجھکو بادشاہ نے بلایا ہے تو تیرے منہ سے وہ تعبیر سنے قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ۝ جواب دیا حضرت یوسف نے کہ پھر جا اپنے بادشاہ پاس اور کہہ اسکو کہ پوچھے اور معلوم کرے حال ان عورتوں کا جنہوں نے ہاتھ اپنے زلیخا کی مجلس میں کاٹے تھے بیشک رب میرا مکر عورتوں کے سے واقف اور جاننے والا ہے یعنی جا کر کہہ بادشاہ سے کہ یوسف کہتا ہے پہلے یہ بات حضرت یوسف نے اسواسطے کہی کہ بادشاہ بھی جانے کہ یوسف بے تقصیر ہے تو عزت زیادہ ہووے جب یہ پیغام آبدار نے آنکر بادشاہ سے کہا بادشاہ نے فرمایا ان عورتونکو جمع کرو اور زلیخا کو بھی لاؤ اور قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ ۚ کہا بادشاہ ریان نے ان عورتوں کو کہ کیا حال تھا تمہارا اور کیا دیکھا تمنے جبکہ چاہی آرزو اپنی تمنے یوسف سے یعنی جس وقت تمنے یوسف ؑ سے اپنے دل کی آرزو چاہی تھی کیا دیکھا اس کو قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ ۚ کہا سب عورتوں نے کہ پاک ہے خدا تعالیٰ اس سے کہ پیدا نہ کر سکے ایسے پاکیزہ خوبصورت یوسف علیہ السلام کو نہیں جانتی ہم یوسف ؑ پر کچھ برائی یعنی ہرگز برائی ہمنے ذرا بھی نہیں دیکھی یوسف سے جب زلیخا نے دیکھا کہ اب کچھ فائدہ نہیں جھوٹ بولنے میں وہ بھی سچ بولی اور یوسف علیہ السلام کی بیگناہی پر اقرار کیا اور قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۚ کہا عزیز کی عورت نے یعنی زلیخا نے کہ اب ظاہر ہوئی سچائی اور کہا زلیخا نے أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝ ہمنے چاہی تھی یوسف سے اپنے دل کی

آرزو کو اور وہ ہر طرح بیشک سچا ہے یعنی اسکی کچھ تقصیر نہیں اور سچا تھا جو عزیز کے آگے کہا تھا کہ زلیخا مجھ سے چاہتی تھی اپنے دل کی آرزو اور یہی حال کا بھول اس سے یہ معلوم کرکے بادشاہ نے حضرت یوسفؑ کو کہلا بھیجا کہ ان عورتوں نے اپنے گناہ پر اقرار کیا اب آؤ جو تیرے روبرو انکو تنبیہ کروں حضرت یوسفؑ نے اسکا جواب دیا کہ میری غرض یہ نہیں کہ ان کو تنبیہ کرو بلکہ مدعا میرا وہ ہے ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝ اس بات کو اسواسطے کہا تو جانے عزیز دو باتوں کو کہ ایک تو میں نے اسکے گھر میں برا کام نہیں کیا اسکے پیچھے اور اس کے بالنے کا حق ادا کیا میں نے اور دوسرے یہ کہ جانے کہ خدائے تعالےٰ بھلی راہ نہیں دکھاتا برا کام کرنے والوں کو حضرت یوسفؑ نے چاہا کہ انکو خبردار کرکے میں اپنے گناہ نہ کرنے پر مغرور نہیں ہوں بلکہ شکر خدائے تعالیٰ کا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسے گناہ سے بچا رکھا کہ اگر اسکی پناہ نہ ہوتی تو کیونکر میں بچ سکتا اور کیا

الجزء ۱۳　وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ ۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۚ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور نہیں میں بھلا اور اچھا اور بے گناہ کہتا اپنے تئیں یعنی میں نہیں کہتا کہ میرا جی کسی بات کو نہیں چاہتا بلکہ بیشک جی چاہتا ہے سب کا برائی اور گناہ کرنے کو مگر جسپر رحم کرے پالنے والا میرا اور اپنی پناہ میں رکھے وہی گناہ سے بچتا ہے بیشک رب میرا بخشنے والا ہے ان کا جی چاہتا ہے گناہ کرنے کو اور کرتے نہیں اور مہربان ہے کہ اپنے بندوں کو گناہ کرنے سے بچاتا ہے کہتے ہیں کہ باتیں حضرت یوسفؑ کی سب آن کر بادشاہ سے کہیں بادشاہ کو ان باتوں سے زیادہ شوق انکے ملنے کا ہوا وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ اور کہا مصر کے بادشاہ ریان نے کہ لاؤ یوسف کو میرے پاس تو چھوڑوں میں یعنی دوں میں اسکو اپنے واسطے یعنی اپنے آرام اور فراغت کیواسطے کام ملک کا یعنی اپنے گھر کا مختار اسے کروں کہتے ہیں کہ ستر خواص اور ستر گھوڑے خاصے تیار کرکے اور پوشاک عمدہ قیدخانے میں حضرت یوسف علیہ السلام کے واسطے بادشاہ نے بھیجی اور بڑی دھوم سے اور بڑی شان سے حضرت یوسف کو قیدخانے میں سے لائے جب نزدیک بادشاہ کے لائے بادشاہ نے بہت عزت اور حرمت کی اور گلے لگایا اور اپنے پاس برابر بٹھایا اور فَلَمَّا كَلَّمَهٗ پھر جب باتیں کرنے لگے اور بادشاہ نے اس سے خواب کی تعبیر پھر پوچھی حضرت یوسفؑ نے تعبیر اسکی وہی بتائی بادشاہ نے خوش ہوکر قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ۝ کہا کہ اے یوسف بیشک تو آج سے ہمارے پاس صاحب عزت اور امانت دار ہے سب چیز پر یعنی تجھے مختار کیا جو تیرا جی چاہے کام خدمت مجھ سے مانگ لے قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ۝ کہ حضرت یوسفؑ نے کہ مجھ کو حاکم کر اوپر خزانوں زمین کے یعنی وہ جو سارے تیرے ملک کا محصول آتا ہے مجھ کو اسپر حاکم کر کہ بیشک میں رکھنے والا ہوں اور کچھ اس محصول میں نقصان نہیں ہونے دینے کا اور عقلمند ہوں میں ملک داری کے کام میں اور کئی زبانیں جانتا ہوں میں **فائدہ** کہتے ہیں حضرت یوسف بہتر بولیاں بولتے تھے اور سمجھتے تھے کہتے ہیں کہ بادشاہ ریان نے ایک تخت جڑاؤ سونے کا اور ایک تاج جھلاجھل کا حضرت یوسف کو دیا اور کنجیاں خزانوں کی ان کے حوالے کیں اور سارے ملک پر مختار کیا اور عزیز کو تغیر کیا تھوڑے دنوں پیچھے عزیز مرگیا اور بادشاہ کے کہنے سے زلیخا سے نکاح کیا اور اس سے دو بیٹے ہوئے ایک منشا دوسرا افراہیم اور فرماتا ہے خدائے تعالےٰ کہ وَكَذٰلِكَ اسی طرح جو بادشاہ ریان کو مہربان کیا ہے اور مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ۚ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ عزت دی ہمنے یوسفؑ کو مصر کی زمین میں جو اسکا ایک سو بیس کوس لنبان اور ویسا ہی چکلان تھا یعنے مصر کے بادشاہ کا اتنے کوسوں میں حکم تھا اور مختار تھا یوسف علیہ السلام اس ساری زمین میں کہ جہاں چاہتا تھا وہاں جا بیٹھتا تھا اور پہنچاتا ہوں نعمت دنیا کی مہربانی اپنی سے جسکو چاہتا ہوں اور نکما اور نالائق نہیں کرتا ہوں میں مزدوری اور حق نیک کام کرنے والوں کا یعنے نیکوں کی محنت کو ضائع نہیں کرتا ہوں انکو نیکی کا بدلہ دیتا ہوں دین میں اگر وہ نیکی کرنے والے مسلمان ہوتے ہیں تو دین دنیا دونوں جگہ دیتا ہوں اور اگر وہ کافر ہوتے ہیں تو دنیا ہی میں انکو بدلہ انکی نیکی کا دیتا ہوں دین میں کچھ نہیں وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ اور ہر طرح بدلہ نیکی کا آخرت میں یعنی دین میں بہت اچھا ہے انکو جو ایمان لائے ہیں خدائے تعالےٰ پر ایک جاننے سے یعنی جنہ(...) نے خدا کو ایک جانا ہے اور پیغمبر اس کے کو بیشک جانا ہے اور دنیا میں وہ اپنے تئیں بچانے والے ہیں ہر برائی اور گناہ سے جیسے

ع ۱

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے تئیں زنا اور بدکاری سے بچایا تو دنیا میں ایسے مرتبے کو پہنچے اور آخرت میں تو سبحان اللہ کیا پوچھنا ہے اس رتبے کا جو کہنے میں نہ آسکے **فائدہ** کہتے ہیں کہ جب حضرت یوسف مصر کے ملک پر مختار اور حاکم ہوئے جابجا زمینداروں کو کہلا بھیجا اور تقید کیا کہ ایسی کھیتی کرو جو کہیں ذرا بھی زمین خالی نہ رہے اور بڑی بڑی کوٹھی اور کھتے غلے کے رکھنے کو بنوائے جب کھیتی تیار ہوئی سات برس کے خرچ کے موافق لے کر باقی اناج کو ویسا ہی بالیوں میں بھس سمیت کوٹھیوں میں بھرا سات برس تک اسی طرح کیا آٹھویں برس جو کال شروع ہوا مینہ برسنا موقوف ہوا شام اور مصر کے ملک میں اناج مہنگا ہوا اس گردے کے لوگ مصر کے شہر میں آتے تھے اور اناج خریدتے تھے پہلے برس تو لوگوں نے نقد روپے دیکر اناج مول لے کر کھایا دوسرے برس گہنا زیور دیکر لیا تیسرے برس لونڈی غلام دے کر لیا چوتھے برس گھوڑے گائے بکری اونٹ دے کر لیا پانچویں برس باغ حویلیاں دے کر لیا چھٹے برس اپنے فرزندوں کو دیکر لیا ساتویں برس سب نے اپنے غلامی کے خط لکھ دئیے حضرت یوسف کو اور منت سے اناج لیکر کھایا حضرت یوسف نے یہ سب احوال بادشاہ بیان سے ظاہر کیا بادشاہ نے کہا یہ سب تیرے غلام ہیں اور تو مالک مختار ہے جو چاہے سو کر حضرت یوسف نے بادشاہ کے روبرو سب کو آزاد کیا اور فرزند انکے اور باغ حویلیاں اور گھوڑا اونٹ اور گہنا جس جس کا تھا اسکے حوالے کیا اور بخشا یہ خدائے تعالیٰ نے اس واسطے کیا تھا کہ جب حضرت کو عزیز کے ہاتھ بازار نے بیچا تھا سب نے انکو غلام زرخرید جانا تھا اب ان سب کو بلکہ دور دور کے لوگوں کو زن و بچوں سمیت انکو بکوایا تو کوئی انہیں غلام نہ کہہ سکے کہتے ہیں کہ وہ کال جب کنعان میں پہنچا جو حضرت یوسف کا وطن تھا اس میں حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے کنبے سمیت رہتے تھے انکی اولاد کا بھی کال سے برا حال ہوا باپ سے آنکر کہا کہ مصر کے شہر کے بادشاہ کی تعریف سنتے ہیں کہ سب کال کے ماروں پر مہربانی کرتا ہے اور غریبوں اور مسافروں کو خوش کرتا ہے اگر رخصت دیوے تو ہم بھی جاکر کھانے کو لاویں جو ہمارے فرزندوں اور عورتوں کا فاقوں سے برا حال ہے حضرت یعقوب نے رخصت دی اور کہا بنیامین کو میری خدمت کے واسطے چھوڑ جاؤ پر اونٹ اور جنس اسکی بھی لیجاؤ تو اسکا حصہ غلہ لاؤ یہاں سے دسوں بھائی اونٹوں پر سوار اور ایک اونٹ بنیامین کا بغیر سوار کے خالی اور ہر ایک نے جنس کچھ اپنے ساتھ لے لی تو اسے دے کر اناج لادیں یہ سب روانہ ہوئے وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝ اور آئے بھائی یوسف کے مصر میں کنعان سے پھر اندر آئے پاس حضرت یوسف کے اور رسم ادب کی بجالائے پہچانا حضرت یوسف نے اپنے بھائیوں کو دیکھتے ہی اور انہوں نے نہ پہچانا حضرت یوسف کو بسبب اسکے جو بہت مدت پیچھے دیکھا تھا **فائدہ** کہتے ہیں کہ چالیس برس پیچھے دیکھا اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت یوسف منہ پر نقاب رکھتے تھے اور چلون کے اندر سے باتیں کرتے تھے اس سبب نہ پہچانا تھا حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ تم کون ہو جو جاسوس اور ہرکارے سے معلوم ہوتے ہو انہوں نے کہا کہ اے بادشاہ خدائے تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں ہم ایسی باتوں سے ہم سب ایک باپ کے بیٹے ہیں حضرت یوسف نے پوچھا تمہارے باپ کے کتنے بیٹے ہیں انہوں نے کہا کہ بارہ بیٹے تھے ایک کو بچپن میں بھیڑیا پاٹے گیا اور ایک کو باپ کی خدمت کے واسطے گھر میں چھوڑ آئے ہیں اور ہم دس بھائی تیری خدمت میں آئے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا اس شہر میں کوئی تمہیں جانتا ہے جو شاہدی تمہارے سچ پر دیوے انہوں نے کہا کہ مصر کے لوگ ہمیں نہیں پہچانتے حضرت یوسف نے کہا کہ تم میں سے ایک یہاں رہے اور سب جاویں اس بھائی کو جو گھر چھوڑ آئے ہو لاویں تب تمہیں سچا جانوں انہوں نے فال دیکھی اور قرعہ ڈالا شمعون کا نام نکلا شمعون نے کہا میں رہونگا حضرت یوسف نے اپنے خدمتگاروں کو کہا کہ ان کی جنس جو لائے ہیں لو اور اناج بقدر دو وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ اور جوقت تیار کیا انکا کام یعنی ان سب کو ایک ایک اونٹ اناج کا بھر دیا انہوں نے کہا کہ یہ ایک اونٹ اس بھائی کا جو باپ کے پاس ہے اسے بھی بھر دو حضرت یوسف نے کہا کہ میں آدمیوں کے حساب سے دیتا ہوں اونٹوں کے حساب سے نہیں دیتا ہوں انہوں نے تکرار کی قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْۤ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝ کہا حضرت یوسف نے کہ لاؤ میرے پاس بھائی کو جو تمہارا ہے باپ کی طرف سے یہ نہیں دیکھتے تم کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں پیمانہ یعنی حق کسی کا رکھتا نہیں اور میں بہت اچھا اتارنے والا ہوں مسافروں کا یعنی مہمانوں کے اتارنے میں اور مہربانی کرنے میں

کمی نہیں کرتا فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا کَیْلَ لَکُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ○ پھر اگر تم نہ لائے میرے پاس اپنے بھائی کو تو میں نہیں دینے کا تمکو اناج اور تم پاس میرے مت آیئو قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ○ کہا انہوں نے اسکو ہم مانگیں گے اسکے باپ سے اور تکرار کریں گے اور ہم کرنے والے ہیں اس کام کے یعنے خدا نے چاہا تو ہم ضرور لے آویں گے بھائی کو وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ اور کہا یوسف نے چپکے اپنے خدمتگاروں سے کہ رکھدو جنس انکی وہ جو مول میں اناج کے دی ہے انہوں کے بوجھوں میں یعنی انہوں کی جنس بھی اناج میں چھپا دو انہوں نے اونٹوں پر رکھا۔ ی کہتے ہیں کہ وہ جنس بودار کی کھالیں تھیں اور کئی جوڑے پاپوش کے تھے یہ اسواسطے کیا کہ نہ چاہا حضرت یوسف عم نے کہ بھائیوں کے ہاتھ اناج بیچے اور دوسرے اسواسطے کہ لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓی اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ○ شاید کہ پہچانیں جنس اپنی کو جب پھریں یعنی جب جاویں طرف اپنے کنبے کے اور کھولیں بوجھوں کو شاید کہ یہ پھر پھریں میری طرف اور بھائی کو لاویں یعنی جب یہ اپنے وطن میں پہنچیں اور اونٹوں پر سے اتار کے بوجھوں کو کھولیں اور اپنی جنس پہچانیں جانیں کہ بھولے سے یہ ہماری چیزیں پھر آئی ہیں یہ حق انکا ہے اس سبب پھر آویں یہاں تو بھائی کو لیتے آویں فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓی اَبِیْهِمْ قَالُوْا یٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْکَیْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَکْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ پھر جب گئے بیٹے حضرت یعقوب عم کے اپنے باپ کی طرف کہا انہوں نے کہ اے بابا منع کیا ہے ہم سے اناج ناپنا یعنی مصر کے بادشاہ نے کہا کہ پھر میں نہیں ناپنے کا اناج اگر تم اس بھائی کو نہ لاؤ گے تو پھر بھیج ساتھ ہمارے بھائی کو یعنی بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیج تو ماپ لاویں اناج کو اور بیشک ہم اسکے رکھوالے ہیں اور خبردار ہیں اسکی ہر بات سے قَالَ هَلْ اٰمَنُکُمْ عَلَیْهِ اِلَّا کَمَآ اَمِنْتُکُمْ عَلٰٓی اَخِیْهِ مِنْ قَبْلُ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ اے فرزندو کیا اعتبار کروں میں تمہارا بنیامین جیسے کہ اعتبار کیا تھا میں نے اوپر یوسف عم کے پہلے اس سے جو تم نے کہا تھا کہ تم اس کے نگہبان اور رکھوالے ہیں اب ہرگز میں تمہارا اعتبار نہ کروں پھر خدائے تعالے بہت اچھا رکھوالا ہے اور خبردار اور وہی بخشنے والوں اور رحم کرنے والوں سے بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے مجھے سوائے خدائے تعالے کے کسی کا بھروسہ نہیں وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَیْهِمْ اور جب حضرت یعقوب عم کے فرزندوں نے کھولے بوجھ اپنے پایا اس جنس اپنی کو جو مصر کے بادشاہ کو اناج کے مول میں دی تھی اور اسے چھپا کر پھیر دی تھی یعنی چھپا کر رکھدی تھی قَالُوْا یٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِیْ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَیْنَا وَنَمِیْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ کَیْلَ بَعِیْرٍ اور کہا انہوں نے کہ بابا کیا چاہیں ہم یعنی کیا کیا تعریف کریں ہم اسکے احسان کی اور یہ دیکھ جنس ہماری جو ہم اناج کے مول میں دے آئے تھے پھیر دی ہمکو اب لازم ہے ہمکو سبب اس کرم اور احسان کے جو پھر جاویں ہم اس بادشاہ پاس ذٰلِکَ کَیْلٌ یَّسِیْرٌ یہ ایک اونٹ کا غلہ پیمانہ تھوڑا ہے بادشاہ اتنا ہمیں دیوےگا اسکے آگے کچھ چیز نہیں قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَکُمْ حَتّٰی تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ کہا حضرت یعقوب عم نے کہ ہرگز نہیں بھیجنے کا بنیامین کو تمہارے ساتھ جب تک کہ دو تم مجھکو قول خدائے تعالے کا اور قسم کھاؤ آخری زمانے کے پیغمبر کی یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم کھاؤ اس بات پر لَتَاْتُنَّنِیْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یُّحَاطَ بِکُمْ کہ ضرور لا دو پھر مجھے بنیامین کو اگر کچھ بس نہ گرتی اور کچھ نہ ہو مگر یہ کہ گرد تمہارے ہووے عذاب خدائے تعالے کا اور تم سب مرو انہوں نے قبول کیا اور قسم کھائی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہم بنیامین کو پھیر لاویں گے اور جو کچھ بہانہ نہ کرینگے فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَکِیْلٌ ○ پھر جو وقت دیا باپ کو قول اور قسم کھائی تب کہا حضرت یعقوب عم نے خدائے تعالے ہے اوپر اسکے جو کہتا ہوں میں نگہبان خبردار یعنی ہمارے قول اور قسم پر خدائے تعالے گواہ اور شاہد ہے اور بنیامین کے بھیجنے پر راضی ہوئے اور محبت فرزندوں کی نے جوش کیا وَقَالَ یٰبَنِیَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ اور کہا فرزندو میرے مت جائیو مصر کے شہر میں ایک دروازے سے تم سب کہ ایسا نہووے جو کسی کی نظر لگے تم کو کہ ایک باپ کے ایسے جوان خوبصورت شاندار بیٹے ہیں اور جائیو جدے جدے دروازوں سے اول تو نصیحت اور پیار سے بیٹوں کو یہ نصیحت کی پھر اپنی عاجزی بیان کرنے لگے کہ تقدیر کے آگے تدبیر نہیں چل سکتی وَمَآ اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ اور کہا کہ میں دور نہیں کر سکتا تم سے قضا خدائے تعالے کی سے ذرا بھی یعنی جو مرضی خدائے تعالے کی ہوگی وہی ہوگا میں اپنی تدبیر سے اسے ہرگز نہیں پھیر سکتا اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰهِ نہیں حکم اور فرمان

مگر خدائے تعالے کا یعنے وہی حاکم ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے سوائے اسکے کسی کا کچھ کہنا نہیں ہوتا عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَعَلَیْهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ
اسی پر بھروسا کیا میں نے اور اسی پر چاہیئے کہ بھروسا کریں بھروسا کرنے والے اور اسکے سوا کسی پر نہ کریں وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ
اور جب اندر شہر کے آئے فرزند حضرت یعقوبؑ کے جہاں سے فرمایا تھا باپ انکے نے یعنی جدا جدا دروازوں سے مصر کے اندر گئے مَا کَانَ
یُغْنِیْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ نہ تھے جو دور کرے انسے تدبیر باپ کی قضا خدائے تعالی کے سے کچھ بھی یعنی حضرت یعقوبؑ نے تدبیر بتائی
تھی واسطے دور ہونے برائی کے جو کہا کہ ایک دروازے سے اکٹھے نہ جائیو شہر میں سو وہ کچھ تدبیر کام نہ آئی ہونا تھا سو ہوا جو آگے قصے سے معلوم
ہوگا۔ اِلَّا حَاجَةً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضٰهَا پر وہ غرض تھی دل میں یعقوبؑ کے سو ظاہر کی یعنی دل میں جو محبت اور شفقت فرزندوں کی تھی
حضرت یعقوبؑ کے دل میں اسکے سبب بیٹوں کو نصیحت کی وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ اور بیشک یعقوبؑ عقلمند تھا اور جانتا تھا اس
چیز کو جو ہمنے سکھایا تھا اسے پیغام پوشیدہ سے یعنی خدائے تعالے فرماتا ہے کہ ہمارے سکھانے سے اسنے کہا تھا کہ میں دور نہیں کر سکتا قضا کو اپنی
تدبیر سے وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ اے پر بہت آدمی نہیں جانتے بھید تقدیر کا یا یہ نہیں جانتے کہ تدبیر ہرگز پیش نہیں جاتی تقدیر کے آگے ع ۸ ۲
وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اور جب آئے فرزند حضرت یعقوبؑ کے آگے حضرت یوسفؑ کے اور یہ نقاب منہ پر رکھے اندر محلوں کے تخت پر بیٹھے
تھے پوچھا کہ یہ کون ہیں انہوں نے کہا کہ ہم کنعان کے رہنے والے ہیں ہمیں جو کہا تھا کہ بھائی کو لاؤ ہم باپ سے قول اور قسم کر کے لائے ہیں حضرت
یوسف علیہ السلام نے کہا کہ معلوم ہوا بیٹھو گرد بچھونے پر ادب سے بیٹھے حضرت یوسف نے کہا کہ چھ طباق کھانیکے لاؤ جب لا کر رکھے تو فرمایا
کہ جو دو بھائی ایک ماں سے ہوں ساتھ ایک طباق میں کھاؤ اور دو بھائی ایک طباق پر بیٹھے کھانے کو بنیامین ایک طباق پر رہا تو بے اختیار
روتے روتے بیہوش ہوا تو کہا کہ اسکے منہ پر گلاب چھڑکو تو بارے ذرا ہوش میں آیا حضرت یوسفؑ نے پوچھا کہ اے جوان کنعانی تجھے کیا ہوا جو تو بیہوش ہو گیا
کہا کہ اے بادشاہ تو نے فرمایا کہ ایک ماں سے جو دو بھائی ہوں ایک طباق میں ساتھ کھاویں میرا بھی بھائی یوسف ایک ماں سے تھا مجھے یاد آیا
کہ اگر آج وہ ہوتا تو میں بھی اس کے ساتھ کھاتا اکیلا نہ رہتا اسواسطے میرا یہ حال ہوا حضرت یوسفؑ نے کہا کہ آ تیرا بھائی میں سہی
میرے ساتھ کھا جب بنیامین کو سمیت طباق کے پردے کے اندر لائے اس بہانے سے اٰوٰۤی اِلَیْهِ اَخَاهُ جگہ دی پاس اپنے بھائی کو حضرت
یوسف نے یعنی اس بہانے سے اپنے بھائی کو پاس بلا کر بٹھایا اور نقاب بندھی ہوئی ہاتھ باہر نکالا کھانے کو بنیامین نے جو نہی وہ ہاتھ دیکھا
پھر بے اختیار رونے لگا حضرت یوسفؑ نے پوچھا کہ اب کیوں روتا ہے اسنے کہا کہ میرے بھائی کا بھی ہاتھ ایسا ہی تھا کچھ تفاوت نہیں
حضرت یوسف یہ بات سنتے ہی بے طاقت ہوئے اور نقاب منہ سے سرکا کر بنیامین کو اپنا جمال دکھایا اور قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىٕسْ
بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ کہا بیشک میں ہوں تیرا بھائی دیکھ لے اور غم مت کھا اس سبب جو بھائیوں نے کیا ہمارے ساتھ جب بنیامین نے
دیکھا پھر بیہوش ہوا جب ہوش میں آیا تو دونوں بھائی گلے ملے اور بنیامین نے انکا دامن پکڑ کر کہا کہ میں اب تم سے جدا نہیں ہونیکا یعنے تمہیں
اب نہیں چھوڑنے کا حضرت یوسفؑ نے کہا کہ تاکید باپ کی جو تیرے واسطے کی ہے تو جانتا ہے اب بغیر حیلے کے تجھکو میں نہیں رکھ سکتا اگر
تو کہے تو تجھے تہمت چوری کی لگا کر رکھوں بنیامین نے کہا کیا مضائقہ ہے حضرت یوسفؑ نے کہا تو اس بات کو بھائیوں سے نہ کہیو کہ یہ بادشاہ
یوسف ہمارا بھائی ہے پھر اسنے کہا کہ اچھا حضرت یوسفؑ نے کہا اپنے نوکروں کو کہ ان مسافروں کی رخصت کی تیاری کرو فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ
بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَایَةَ فِیْ رَحْلِ اَخِیْهِ پھر جب تیاری کی انکے واسطے تو رکھا چھپا کر کٹورا سنہرا جڑاؤ بادشاہ کے پانی پینے کا بوجھ میں بنیامین کے
یعنی حضرت یوسفؑ نے اپنے نوکر کو کہا کہ چھپا کر کٹورا بنیامین کے اونٹ کے بوجھ میں رکھ دے اسنے اسی طرح کیا اور سب انکی تیاری کر کے رخصت
کیا جب شہر سے باہر نکلے پیچھے انکے حضرت یوسفؑ کے نوکر گئے اور ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ پھر پکارا اور بلاواز
کی آواز کرنے والے نے کہ اے قافلے والو اونٹوں کے سوار بیشک تم چور ہو جب انہوں نے یہ آواز سنی تو قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَیْهِمْ مَّاذَا
تَفْقِدُوْنَ کہا اور انکی طرف منہ پھیرا یعنی اولاد نے حضرت یعقوبؑ کی انکی طرف منہ پھیر کر کہا کہ تمہارا کیا کھویا گیا ہے جو ڈھونڈھتے ہو۔
قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِیْرٍ کہا خدمتگاروں نے حضرت یوسفؑ کے کہ کھویا ہے بادشاہ کے پانی پینے کا کٹورا اور جو کوئی لائے

اسے ایک اونٹ کے بوجھ کا غلہ دینگے وَاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ۝ اور ہم اس کٹورے کے رکھوالے ہیں یعنی وہ ہمارے سپرد کیا ہوا ہے کہتے ہیں اس کٹورے کو واسطے شان اور نام بادشاہ کے جڑاؤ بنایا تھا اور بڑا تھا جو اسی سے اناج ناپ کر دیتے تھے اور رسم ترازو کی وہاں نہ تھی قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ۝ کہا حضرت یعقوبؑ کے فرزندوں نے کہ قسم ہے خدائے تعالیٰ کی بیشک تم جانتے ہو کہ ہم بھلے آدمی ہیں اور نیک ہیں جو تم نے پہلی بار ہماری جنس ہمارے اونٹوں کے بوجھوں میں رکھدی تھی اب ہمنے پھر تمکو لادی اور یہ دیکھتے ہو کہ اونٹوں کے منہ ہمنے باندھ رکھے ہیں تو کسی کا کچھ نہ کھاویں اور ہم نہیں آئے ہیں مصر میں خرابی کرنے کو یعنی برائی کرنے اور ہمارا کام چوری نہیں قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ۝ انہوں نے کہا اگر تمہارے پاس سے نکلے تو پھر اسکا بدلہ کیا ہووے اور اگر تم ہو جھوٹے یعنی اگر تم جھوٹے نکلو اور وہ تمہارے اسباب سے نکلے تو تمہارا کیا حال کریں قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِىْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ۝ کہا حضرت یعقوبؑ کی اولاد نے بدلہ اسکا جسکے بوجھ میں سے نکلے پھر وہی ہے بدلہ اسکا جیسا بدلہ دیتے ہیں چوروں کو یعنی سزا دیتے ہیں یعنی جو چور کا حال کرتے ہیں ہم یہی حال اسکا ہوگا حضرت یعقوبؑ کے دین میں جو کوئی کسی کی چیز چراتا تھا وہ چور جنس کے مالک کا غلام ہوتا تھا جب یہ بات انہوں نے کہی حضرت یوسف علیہ السلام کے نوکروں نے کہا کہ اچھا پھر چلو اور جھاڑا دو یہ سب پھر آئے حضرت یوسفؑ کے آگے فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ پھر ڈھونڈنے لگے اس کٹورے تو انکے گٹھوں اور گونوں میں سے پہلے بنیامین سے شروع نہ کیا جھاڑا لینا اسواسطے کہ جانیں انہوں نے رکھ دیا ہوگا جب ان سب کا جھاڑا لے چکے تب بنیامین کا جھاڑا لگے لینے تو اس میں سے نکلا وہ پیالہ اب خدائے تعالے فرمایا ہے کہ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِىْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اسی طرح سکھایا ہمنے یوسفؑ کو وحی سے یعنی اسکی جان کے کانوں میں کہا جو نہ تھا لائق یوسفؑ کو یہ کہ پکڑ لیتا اپنے بھائی کو بادشاہ مصر کے دین یعنی مصر کے بادشاہ کے دین میں چور کو مارنا اور قید کرنا مقرر تھا نہ غلامی میں لینا اور نہ کیا کچھ کام یوسفؑ نے مگر وہ جو مرضی اور حکم خدائے تعالے کا تھا اسی کے قانون سے کام کیا نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝ اور فرماتا ہے خدائے تعالے کہ بلند اور اونچا اٹھاتا ہوں میں درجہ اور مرتبہ جسکا چاہتا ہوں میں یعنی جسکا مرتبہ چاہتا ہوں میں بلند کرتا ہوں اور اوپر کرتا ہوں میں سب عقلمندوں سے عقلمند اور دانا یعنی جسکو چاہتا ہوں میں سب داناؤں سے دانا کرتا ہوں میں جب وہ پیالہ بنیامین کے بوجھ میں سے نکلا تب حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کو کہا کہ یہ کیا کام کیا تمنے اور ہمنے تمسے وہ سلوک کیا اسکے بدلے تمنے یہ کیا اور تم تو کہتے تھے کہ ہم پیغمبر زادے ہیں قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ کہا انہوں نے کہ اگر چوری کی بنیامین نے تعجب نہیں بیشک چوری کی تھی اسکے سگے بھائی یوسفؑ نے پہلے اس سے **فائدہ** کہتے ہیں کہ بچپن میں حضرت یوسفؑ نے اپنی خالہ کی مرغی لیکر فقیر کو دی تھی بغیر خالہ کے کہے اسواسطے کہا کہ یوسفؑ نے بھی چوری کی تھی فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِىْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ پھر حضرت یوسفؑ نے یہ بات سنکر چھپایا اپنے دل میں اس بات کو ظاہر نہ کیا انپر یعنی اسکا جواب کچھ نہ دیا قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝ کہا حضرت یوسف نے کہ تم بہت برے ہو سب چوری کرنیکے اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے وہ جو تم کہتے ہو اور بیان کرتے ہو یہ کہکر اپنے نوکروں کو کہا حضرت یوسف نے کہ بنیامین کو لیجا کر رکھو پھر سب بھائیوں نے اسکے چھڑانے کیواسطے بہت کچھ کہا لیکن ہرگز پیش نہ گیا تب روبیل کو غصہ آیا اور اسکے رونگٹے کھڑے ہو کر کپڑوں سے باہر نظر آنے لگے اور روبیل نے کہا کہ اے بادشاہ ہمارے بھائی کو چھوڑ دے اور نہیں تو ایسی ایک چیخ اور نعرہ ماروں گا کہ اسکے ڈر سے حاملہ عورتوں کے پیٹ گر پڑیں گے حضرت یوسفؑ نے دیکھا کہ روبیل کو غصہ آیا اپنے چھوٹے بیٹے کو کہا کہ چپکے سے روبیل کی پیٹھ پہ ہاتھ پھیر دے اسنے جا کر جو نہی ہاتھ پیٹھ پر پھیرا غصہ اسکا جاتا رہا روبیل نے بھائیوں سے کہا کہ تمنے میرے تئیں ہاتھ لگایا انہوں نے کہا نہیں روبیل نے کہا کہ قسم ہے خدائے تعالے کی یہاں کوئی ہمارے باپ کی نسل سے ہے کسواسطے کہ دستور تھا کہ جب ان میں سے کسی کو غصہ آتا تھا اور کوئی حضرت یعقوبؑ کی اولاد سے اسکے بدن پر ہاتھ پھیر دیتا تھا غصہ اسکا جاتا رہتا تھا کہتے ہیں کہ روبیل کو دوسری بار غصہ آیا اور چاہا اسنے کہ حضرت یوسفؑ کو سمیت تخت کے اٹھا لیوے انہوں نے نقاب بندھی ہوئی تخت سے اتر کر روبیل کے پٹکے میں ہاتھ ڈالکر زمین سے اٹھا لیا اور سر سے اونچا کیا اور سجے میں رکھدیا اور کہا کہ اے کنعانیوں تم اپنے زور پر مغرور ہو نہیں جانتے کہ قدرت خدا تعالیٰ کی سے ایک سے ایک زور آور ہے

جب انہوں نے دیکھا کہ زور سے کچھ نہیں ہوتا تب منت کرنے لگے اور قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَیْخًا كَبِیْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ کہا اے عزیز یعنی مختار بادشاہ مصر کے کہ بیشک **بنیامین** کا باپ بہت بوڑھا اور بزرگ ہے اور جب سے یوسف بیٹا اس کا موا ہے بنیامین کو بہت چاہتا ہے اگر تیری خوشی یوں ہی ہے تو ہم سے اسکے بدلے رکھ لے اور اسے چھوڑ دے بیشک ہم تجھے دیکھتے ہیں احسان کرنیوالوں سے اور ہم پر بہت احسان تو نے کئے ہیں یہ ایک اور بھی احسان کر قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝ کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہ پناہ مانگتا ہوں میں خدائے تعالےٰ سے جو پکڑ رکھوں میں سوائے اس شخص کے جس کے پاس سے پایا ہے ہم نے جنس اپنی کو اگر سوائے اس کے دوسرے کو پکڑوں بیشک ہوں میں اسوقت ظلم کرنیوالوں سے تمہارے دین کے موافق فَلَمَّا اسْتَیْــَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِیًّا ؕ پھر جب ناامید ہوئے حضرت یوسفؑ سے اور جانا کہ بنیامین کو نہیں دینے کا تو ایک گوشے میں جاکر مصلحت کرنے لگے قَالَ كَبِیْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَیْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِیْ یُوْسُفَ ۚ کہا بڑے نے جو انہوں سے تھا یعنی روبیل جو سب عمر میں بڑا تھا یا عقل میں بڑا تھا کہا اسنے کہ کیا نہیں جانتے تم وہ جو باپ تمہارے نے مقرر لیا ہے تمسے قول خدائے تعالےٰ کا اور قسم پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو بنیامین کو صحیح سلامت پھیر لاویں اور کچھ بہانہ نہ کریں اور تم نے اس سے پہلے تقصیر کی ہے یوسفؑ کے کام میں کیا یہ سب باتیں بھول گئے تم سبھوں نے کہا کہ یاد ہے پھر اب کیا کریں پھر کہا اس نے کہ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰی یَاْذَنَ لِیْۤ اَبِیْۤ اَوْ یَحْكُمَ اللّٰهُ لِیْ ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ میں ہرگز جدا نہیں ہونے کا اس زمین سے یعنی مصر سے ہرگز جانے کا نہیں جبتک رخصت دے مجھے باپ میرا یا حکم کرے خدائے تعالےٰ واسطے ہمارے کہ باپ پاس جاویں یا باپ چھڑاویں بنیامین کو اور خدائے تعالے بہت اچھا ہے سب حکم کرنے والوں سے جو کچھ غرض اور لالچ نہیں رکھتا اور کہا کہ اب صلاح یہ ہے اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤی اَبِیْكُمْ فَقُوْلُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَ مَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَ مَا كُنَّا لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَ ۝ پھر جاؤ تم اپنے باپ کے پاس اور کہو اے بابا صاحب بیشک بیٹے تیرے بنیامین نے چوری کی اور ہم شاہد نہیں اسکی چوری کے مگر اتنا جانتے ہیں ہم کہ کٹورا بادشاہ کا اسکے بوجھ میں سے نکلا اور ہم نہیں چھپی بات پر نگہبان یعنی خبردار کہ ظاہر میں تو چوری اسپر ثابت ہوئی ہے اور در اصل نہیں جانتے کہ اسنے چرایا ہے تہمت ہے اگر ہمارے کہنے کا یقین نہیں تو وَ سْــَٔلِ الْقَرْیَةَ الَّتِیْ كُنَّا فِیْهَا وَ الْعِیْرَ الَّتِیْۤ اَقْبَلْنَا فِیْهَا ؕ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ اور پوچھ گاؤں کے لوگوں سے جس میں تھے ہم یعنی مصر میں بھیج کسی کو تو پوچھے وہاں کے لوگوں سے اور اس قافلہ والوں سے پوچھ جن کے ساتھ ہم کنعان میں آئے ہیں اور کنعان میں حضرت یعقوب کے ہمسایہ تھے اور بیشک ہم سچ بولنے والے ہیں جب روبیل نے یا یہودا نے یہ مصلحت بتائی انہوں نے قبول کیا اور وہاں سے چلے اور باپ کی خدمت میں آنکر وہ جو بھائی نے بتایا تھا کہا قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ حضرت یعقوبؑ علیہ السلام نے یہ سنکر کہا کہ مجھے یقین نہیں یہ جو تم کہتے ہو بلکہ بنایا تمہارے واسطے تمہارے جی نے کام کو جو چاہا تم نے اور تم نے مصلحت کی آپس میں اور نہیں تو مصر کا بادشاہ کیا جانتا تھا کہ چور کو غلامی میں لیتے ہیں پھر اب صبر بھلا ہے میں نے صبر اختیار کیا اور قبول کیا اپنے اوپر عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ شاید کہ خدائے تعالےٰ لا ملا دے مجھ سے ان سب کو اکٹھا یعنی یوسف کو اور بنیامین کو اور اسکو جو مصر میں ہے بیشک خدائے تعالےٰ واقف ہے اور جانتا ہے حال میرا اور وہ کام مضبوط کرنیوالا ہے یہ کہکر نہایت غم اور غصے سے وَ تَوَلّٰی عَنْهُمْ اور پھیرا منہ اپنا فرزندوں سے اور اپنے مکان میں عبادت کے جا بیٹھے وَ قَالَ یٰۤاَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ اور کہا اے ہائے ہزار غم اور افسوس اوپر جدائی یوسفؑ کے یہ کہکر بیقرار ہوئے اور رونے لگے **ف** کہتے ہیں کہ چالیس برس یا اسی برس تک جدائی میں حضرت یوسف علیہ السلام کی روتے رہے اور آنسو نہ سوکھا اور غم کے بوجھ سے پیٹھ جھک گئی اور وَ ابْیَضَّتْ عَیْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِیْمٌ ۝ سفید ہوئیں آنکھیں انکی غم اور رونے سے اور وہ یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام غصہ تھے فرزندوں پر اور کچھ کہتے نہ تھے انکو اسپر جب فرزندوں نے دیکھا نہایت بیقرار باپ کو قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ یُوْسُفَ حَتّٰی تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِیْنَ ۝ کہا قسم ہے خدائے تعالیٰ کی جو ہمیشہ رہیگا تو یوسف کو یاد کرتا یہاں تک کہ ہووے تو بیمار سخت یا ہووے تو مرنے والوں سے یعنی مرنے کے وقت تک تو یوسف کو یاد کرتا ہی رہیگا قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَ حُزْنِیْۤ اِلَی اللّٰهِ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے سوائے اسکے نہیں کہ گلہ کرتا ہوں میں غم اور غم

اپنے ست ظاہر خداے تعالےٰ کے نہ تمسے اور کسی سے کچھ گلہ ہے جبی میں تمہیں تو کچھ نہیں کہتا اپنے خداے تعالےٰ سے فریاد کرتا ہوں میں اپنے غم کی **ف** کہتے ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْۤ اِلَی اللّٰهِ خداے تعالیٰ نے وحی یعنی پیغام پوشیدہ بھیجا کہ اے یعقوبؑ قسم اپنی بزرگی اور خدائی کی کہ اگر یوسف اور بنیامین مرگئے ہوتے تب بھی میں انکو پھر جلا کر تجھ سے ملاتا اس خوشخبری سے حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور میں جانتا ہوں خداے تعالےٰ کی وحی سے زندگانی یوسفؑ کی جو تم نہیں جانتے **ف** کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عزرائیل واسطے ملنے حضرت یعقوبؑ کے آئے انہوں نے پوچھا کہ یا عزرائیلؑ تمہیں قسم ہے پروردگار کی جو تمنے میرے یوسف کی جان قبض کی ہے انہوں نے کہا نہیں حضرت یعقوب علیہ السلام کو امید ہوئی اور کہا یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ اے میرے فرزند جاؤ اور ڈھونڈو اور معلوم کرو یوسف کے احوال کو اور اسکے بھائی بنیامین کو وَلَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ اور نا امید مت ہو رحمت اور فضل خداے تعالےٰ کے سے اور بیشک چاہئے کہ نا امید نہووے کوئی فضل اور رحمت خدا تعالےٰ کے سے مگر قوم اور جماعت کافروں کی یعنی جو خداے تعالےٰ کو ایک نہ جانے وہ اس کی رحمت سے دور ہووے یہ کہا اور خط مصر کے بادشاہ کو لکھا۔

مضمون خط کا یہ تھا یعقوب اسرائیل بیٹے اسحاق ذبیح اللہ کے پوتے ابراہیم خلیل اللہ کی طرف سے مصر کے بادشاہ کو معلوم ہو کہ ہم اس گھرانے کے ہیں جو دادا میرے ابراہیم خلیل اللہ کو ہاتھ پاؤں باندھ کر نمرود نے آگ میں ڈالا اور خداے تعالےٰ نے اسکو امان دی اور اس آگ کو گلزار کیا اور باپ میرے اسحاق کے حلق پر چھری رکھی اور خداے تعالےٰ نے اس کے بدلے دنبہ بھیجا اور میرا ایک بیٹا تھا سب بیٹوں سے خوبصورت اور میرا پیارا اسکو بھائی جنگل میں لے گئے تھے اور کرتہ اسکا لہو بھرا میرے پاس لاکر کہا اسے بھیڑیے نے کھایا میں اسکی جدائی میں ایسا رویا کہ آنکھیں میری سفید ہوئیں اور نظر کچھ نہیں آتا اور غم اسکا میرے دل سے جاتا نہیں یہ بھائی اسکا سگا تھا اپنے دل کی تسلی کے واسطے اپنے پاس رکھا تھا سو تونے اسے چوری لگاکر رکھا اور ہم اس گھرانے نہیں جو چوری کریں اگر تو اس بیٹے میرے کو بھیجدے تو تیرے حق میں اچھا ہے نہیں تو بددعا کرونگا میں تجھ کو جو نشانی اسکی ساتویں اولاد تک تب پہنچے گی خط تمام کرکے بیٹوں کو دیا اور تھوڑی سی اون دنبوں کی اور گھی اور پنیر اور کچھ ایسا ہی تیار کرکے دیا اور بیٹوں کو مصر کی طرف رخصت کیا یہ وہاں سے روانہ ہوئے راہ تمام کرکے مصر میں آئے اور جس بھائی کو مصر میں چھوڑ گئے تھے اور اس کے مشورے سے باپ کے پاس گئے تھے اس سے ملے اور احوال کہا کہ خط باپ کا بادشاہ کے واسطے لائے ہیں پھر سب نے ملکر حضرت یوسفؑ کے پاس جانے کا قصد کیا فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَیْهِ پھر آئے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کے دربار میں حضرت یوسف کے یعنی حضرت یوسف کے روبرو آئے اور قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَیْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ ۝ کہا اے عزیز پہنچی ہم کو اور ہمارے کنبے کو سختی اور مصیبت بھوک اور غم کی یہ جنس ہم لائے تھوڑی سی کم قیمت سست مول اسپر مت دھیان کر اور ناپ دے پیمانہ پورا ہم کو اور اپنی طرف سے اور زیادہ دے اسکے مول سے بیشک خداے تعالی بدلہ دیتا ہے [illegible] دینے والوں کو یعنی جو کوئی بغیر بدلے کچھ کسی کو دیتا ہے تو خداے تعالےٰ اسکا عوض بہت اچھا دیتا ہے یہ کہا اور خط باپ کا حضرت یوسف کے تخت کے کنارے پر ادب سے رکھا حضرت یوسف نے وہ خط پڑھا محبت نے باپ کی بے اختیار کیا تب قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِیُوْسُفَ وَاَخِیْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ۝ کہا اے جانتے ہو تم جو سلوک کیا تمنے یوسف اور اسکے بھائی سے سلوک جو حضرت یوسف علیہ السلام سے کیا تھا سو بیان ہوچکا اور بنیامین کو ایسا خوار رکھتے تھے جو اُسے طاقت نہ تھی کہ ان سے بات کرسکتا سواے عاجزی اور ڈر کے سو وہ حضرت یوسف نے پوچھا کہ تمنے جو ان دونوں بھائیوں سے سلوک کیا تھا جانتے ہو ان باتوں سے توبہ بھی کی ہے یا نہیں جو اسوقت تم نادان تھے سبب جوانی کے اور نہ جانتے تھے حق باپ کا اور رحم چھوٹے بھائیوں پر ان دنوں میں جوانی کے اپنے جی کی خوشی کی تھی اس کام سے اب پچھتا کر توبہ کی ہے یہ بات حضرت یوسف علیہ السلام نے نصیحت سے کہی نہ کچھ غصے سے یہ کہکر نقاب اپنے منہ پر سے اٹھائی جب انہوں نے صورت دیکھی اور وہ حسن ان کو نظر آیا قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ ؕ کہا اے مقرر تو یوسف ہے جو ایسا حسن رکھتا ہے قَالَ اَنَا یُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِیْ ز کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہ ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی بنیامین ہے قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ یَّتَّقِ وَیَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

بیشک احسان رکھا خداے تعالی نے ہمپر جو چیتا رکھا اور یہ نعمت بخشی بیشک جو کوئی ڈرتا ہے خداے تعالی سے او صبر کرتا ہے بندگی کرنے میں اور گناہ کے نہ کرنے میں پھر مقرر خداے تعالے نہیں کھوتا مزدوری بھلا کام کرنے والوں کی جب بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو پہچانا چاہا کہ پاس تخت کے جاکر حضرت یوسف علیہ السلام کے پاؤں چومیں حضرت یوسف علیہ السلام نے تخت سے اتر کر بھائیوں کو گلے لگایا قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ ۝ کہا بھائیوں نے قسم ہے خداے تعالےٰ کی اے یوسف کہ بیشک حسن میں اور دولت میں اور احسان کرنے میں چنا اور اختیار کیا اور بڑا کیا تجھ کو خداے تعالے نے ہمپر اور ہم سب مقرر گنہگار ہیں جو ویسے سلوک کئے تھے تم سے قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ط کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کو کچھ طعن اور گلہ نہیں آج کے دن تمپر یعنی تمہارے سلوک کا کچھ مذکور نہیں کرینگا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ز وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ بخشیگا خداے تعالے انکو جو اپنے گناہ کا اقرار کیا تم نے اور وہ خداے تعالےٰ بہت اچھا بخشنے والوں سے **ف** کہتے ہیں کہ خداے تعالےٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ وہ جبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جسکو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کنوئیں میں بازو سے کھول کر پہنایا تھا اسے حضرت یعقوب علیہ السلام پاس اپنی نشانی بھیجو حضرت یوسف نے موافق امر الہی کے بھائیوں سے کہا کہ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ج لیجاؤ یہ جبہ میرا کنعان میں پھر ڈالو اس جبے کو اوپر منہ باپ میرے کے تو ہووے دیکھنے والا یعنی اس جبہ کی برکت سے آنکھیں اسکی روشن ہونگی پھر جب آنکھیں اچھی ہوں تب وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ع آؤ تم سمیت اپنے سارے کنبے کے یعنے سارے کنبے اپنے کو کنعان سے لے آؤ اور مصر میں وطن اور رہنا اختیار کرو **ف** کہتے ہیں کہ یہودا نے کہا اے یوسف یہ جبہ مجھے دے کہ لہو بھرا کرتہ آگے باپ کے میں لے گیا تھا تو یہ خوشی بدلہ اس غم کا ہووے حضرت یوسف علیہ السلام نے جبہ اسی کو دیا اور راہ خرچ جو چاہتا تھا اور سواریاں جو ضروری تھیں سب تیار کر کے انکو دیں یہودا سب بھائیوں کے ساتھ مصر سے روانہ ہوا وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ اور جسوقت جدا ہوا قافلہ مصر سے یعنی جب فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کے مصر کے شہر سے نکلے اور جنگل میں پہنچے باؤ حکم خداے تعالے کے سے اس جبے کی بو حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس لے گئی جب انکو وہ بو پہنچی تو قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝ کہا انکے باپ نے پوتوں سے اور جو کوئی اسوقت انکے پاس تھا کہ بیشک میں پاتا ہوں میں یعنی آتی ہے مجھکو یوسف کی بو اگر تم مجھے بے عقل نہ کہو کہ بڑھاپے سے اسکے حواس درست نہیں قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ۝ کہا انہوں نے کہ قسم ہے خداے تعالےٰ کی جو بیشک اینک تو اسی حیرانی میں ہے پہلی یعنی وہ جو ہمیشہ یوسف کی محبت کا خیال جو تیرے دل پر بندھا ہوا ہے چالیس برس یا اسی برس ہوے ہیں جاتا نہیں یاد اور ذکر اسکا بھولتا نہیں تجھکو فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ج پھر جب آیا خوشخبری دینے والا یعنی یہودا کہتے ہیں کہ یہودا بھائیوں کے ساتھ نہ رہا سب سے آگے دوڑ کر کنعان میں آیا باپ کے پاس اور ڈالا وہ جبہ باپ کے منہ پر پھر ہوا باپ انکا سب کچھ دیکھنے والا یعنی اس کرتے کے ڈالنے سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں روشن ہوئیں اور قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ج اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے کیا میں نے نہ کہا تھا تم کو کہ مقرر میں جانتا ہوں خداے تعالی کے چھپے پیغام سے کہ یوسف جیتا ہے اور مجھے امید تھی اسکے ملنے کی اور میں نے کہا تھا کہ مجھے یوسف کی بو آتی ہے تم مانتے نہ تھے اور میں کہتا تھا جو میں جانتا ہوں حق اللہ کی سے اور تم نہیں جانتے پھر تیاری کی کوچ کی اور جتنے انکے کنبے اور زنانے کے تھے سب کو ساتھ لیکر مصر کی طرف چلنے کا قصد کیا اور بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے آکر باپ کے پاؤں پر گرے اور قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ ۝ کہا اے بابا صاحب بخشوا ہمارے گناہوں کو خداے تعالے سے اور بیشک ہم گنہگار ہیں یعنی ہمارے حق میں دعا مانگ تو خداے تعالے ہمارے گناہ بخشے قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے جلد بخشوانا چاہونگا میں تمہارے واسطے پالنے والے اپنے سے بیشک وہ بخشنے والا ہے گناہوں کا گنہگاروں کے اور مہربانی کرنے والا ہے اپنے بندوں پر **ف** کہتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام جب حضرت یوسف علیہ السلام سے آن کر ملے تب ایک رات پچھلے پہر تہجد کی نماز پڑھ کر بیٹوں کو بخشوانے کھڑے ہوئے آگے آپ اپنے پیچھے حضرت یوسف کو کھڑا کیا اور انکے پیچھے انکے سب بھائیوں کو کھڑا کیا اور آپ دعا مانگی اور سب بیٹوں نے آمین کہا تو خداے تعالےٰ نے بخشا غرضکہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام سارے کنبے سمیت کنعان سے مصر کے نزدیک پہنچے

ع

الربع

حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بادشاہ ریان کو اور سب امراؤں کو فوج سمیت بڑے ٹھاٹھ سے سوار ہو کر باپ کو پیشوا لینے آئے جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو خبر ہوئی تو ایک اونچے ٹیلے پر بیٹوں سمیت کھڑے ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کی سواری کا تماشا دیکھنے لگے جب سواری اس ٹھاٹھ سے دیکھی تب حیران ہوئے کہ خدائے تعالٰے نے کیا احسان کیا جو ایسی دولت اور نعمت حضرت یوسف علیہ السلام کو دی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا کہ اے یعقوبؑ اس لشکر کو دیکھکر کیا حیران ہوا ہے اوپر دیکھ جو لشکر فرشتوں کا آسمان سے زمین تک تیری خوشی ہونے سے خوش ہیں جب تک تو غم میں تھا یہ فرشتے بھی تیرے واسطے غم کھاتے تھے **ف** کہتے ہیں کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام نزدیک باپ کے آئے چاہا کہ گھوڑے سے اتر کر باپ کو سلام کریں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ صبر کر تو باپ تیرا تجھسے سلام علیک کرے جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے کو دیکھا تو کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُذْہِبَ الْحُزْنِ یعنی سلام ہو تجھپر اے دور کرنے والے غم کے انہوں نے سلام کا جواب دیا اور دونوں گلے مل کر خوشی کا رونا روئے حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ کو باپ سے ملایا اور ایک تحفہ مکان جو پاس مصر کے حضرت یوسف علیہ السلام نے بنایا تھا کہا اس میں چلو فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰۤی اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ پھر جب اندر آئے اس مکان میں حضرت یوسفؑ نے جگہ دی اپنے باپ اور خالہ کو جو قائم ماں کی جگہ تھی یعنی جب اس مکان میں آئے تو پھر دوبارہ ملے اور باپ اور خالہ سے احوال پوچھا اور بھتیجوں پر مہربانی کی وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ؕ اور کہا کہ اب مصر کے اندر چلکر رہو اگر خدائے تعالٰی چاہے تو بے ڈر امن سے یعنی ایک دو دن باہر کے مکان میں رکھا پھر کہا اب شہر کی حویلی میں چلکر خاطر جمع سے رہو خدائے تعالٰے کے فضل سے بیفکر تنگی سے اناج کی اور محنت سے سب بات کی بے غم رہو جب مصر کے شہر کے اندر آئے اپنے محل میں حضرت یوسف علیہ السلام نے انکو رکھا اور ضیافتیں کیں وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَی الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ اور چڑھایا خالہ اور باپ کو اپنے تخت پر یعنی بٹھایا تخت پر اور وہ اوندھے ہوئے یعنی جھکے اسکے سجدہ کرنیکو اسوقت میں دستور بادشاہوں اور بزرگوں کی تعظیم کا سجدہ تھا یعنی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ اور بھائیوں کو اور خالہ کو حرمت اور عزت سے اپنے تخت پر بٹھایا انہوں نے نہایت خوشی سے تعظیم کا سجدہ کیا جب حضرت یوسفؑ نے یہ حال دیکھا تو بہت خوش ہوئے انکے خوش ہونے سے وَقَالَ یٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ ؗ اور کہا اے بابا صاحب یہ سجدہ کرنا تم سب کا تعبیر میرے اس خواب کی ہے جو مینے دیکھا بچپن میں قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا ؕ بیشک کیا اس خواب کو پروردگار میرے نے سچا وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ اور بیشک نیکی کی مجھ سے میرے پروردگار نے جو نکالا مجھکو قیدخانے سے اور لایا تم کو جنگل سے یہاں یہ جنگل کنعان سے باہر تھا جہاں حضرت یعقوب علیہ السلام کا گھر تھا یعنی تمکو اور مجھکو ملایا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ پیچھے اس سے جو ڈالی دشمنی شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں بیشک پروردگار میرا اسکی پہنچانیوالا ہے جسکو چاہتا ہے مقرر وہ واقف اور جاننے والا ہے سب کے حال کا اور مضبوط کام کرنیوالا ہے ہر ایک کام اسکے لائق **ف** کہتے ہیں کہ اس احوال کے چوبیس برس پیچھے حضرت یعقوب علیہ السلام نے دنیا سے رحلت کی اور پیچھے اسکے تیئیس ۲۳ برس کے حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں دیکھا باپ کو جو کہتے ہیں کہ اے یوسف علیہ السلام بہت تیرے دیکھنے کو جی چاہتا ہے آ اور تین دن کے پیچھے مجھسے آن ملیگا یہ خواب دیکھکر چونکے اور بھائیوں کو بلایا اور بہت وصیتیں کیں اور یہودا کو اپنی جگہ بٹھایا اور اپنے بیٹے انکو سونپے پھر خدا تعالٰی کی جناب میں اسطرح سے مناجات کرنے لگے رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ اے پالنے والے میرے بیشک دیا تو نے بادشاہی کا ملک اور تو نے سکھایا مجھکو علم خواب کی تعبیر کا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۫ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝ اے پیدا کرنیوالے آسمان اور زمین کے تو ہی ہے یار میرا دین اور دنیا میں مار مجھکو مسلمان اور حکم بردار یعنی مرنے کے وقت تک تیرا فرمانبردار رہوں اور ملا مجھکو نیک بختوں میں میرے باپ دادا کے پاس پہنچا مجھے **ف** کہتے ہیں کہ اس خواب کے تین دن پیچھے حضرت یوسف علیہ السلام کا وصال ہوا اور انکی وفات کی بابت یوں کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت یوسف علیہ السلام کہیں جانا چاہتے تھے سواری کو گھوڑا منگوایا اور چاہا کہ سوار ہوویں کہ اسیوقت حضرت جبرئیل ایک سیب بہشت کا لیکر آئے اور کہا اے یوسف دنیا میں بہت رہے عیش اور سیریں اور سواریاں کیں اب حکم یوں ہے کہ چلو اور بہشت کا تماشا دیکھو حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا حاضر ہوں جو کچھ حکم خدا تعالٰی کا ہو پر اتنی فرصت ہے کہ میں بی بی اور فرزندوں کو رخصت کروں انہوں نے کہا کہ حکم نہیں ہے اس سیب کو سونگھ حضرت یوسف علیہ السلام نے وہ سیب سونگھا اور جان انکی بدن کے پنجرے سے اڑ کر بہشت کی درخت کی ڈالیوں پر لگی پھرنے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اب آگے اللہ تعالی فرماتا ہے ذٰلِكَ مِنْ أَنۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ج وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوٓا أَمْرَهُمْ وَهُمْ
يَمْكُرُونَ ٥ یہ قصہ جو حضرت یوسف ع کا کہ غیب کی خبروں سے ہے ہمنے بھیجا ہے تجھکو واسطے ظاہر کرنے معجزے تیرے کے اور نہ تھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یوسف کے بھائیوں کے پاس جسوقت وہ اکٹھے ہوکر یوسف کے کنوئیں میں ڈالنے کی مصلحت کرتے تھے اور آگے باپ کے جھوٹی باتیں بناتے تھے یعنی اے محمد تو
اسوقت انکے پاس نہ تھا جو تجھے خبر ہوتی یہ جو بیان کیا ہمنے غیب کی خبر تجھے بھیجی ہے تو یقین ہو لوگوں کو کہ بیشک تو نبی بھیجا ہوا خداے تعالی کا ہے وَمَآ
أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ٥ اور نہیں ہیں بہت لوگ اگرچہ بتیرا چاہے تو سچ جاننے والے یعنی بتیرا چاہے تو کہ سب تیری بات مانیں
بہت لوگ ہیں کہ ہرگز سچ نہیں جاننے کے تیرے کہنے کو وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِينَ ٥ اور نہیں مانگتا تو اوپر پہنچانے
حکم الہی کے مزدوری سے نہیں ہے یہ قرآن مگر نصیحت ہے خداے تعالے سے واسطے خلقت کے وَكَأَيِّن مِّنْ ءَايَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا
وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ٥ اور بہت نشانیاں ہیں خداے تعالے کی قدرت کی بیچ آسمان اور زمین کے یہ پھرتے ہیں اور دیکھتے ہیں ان نشانیوں کو اور یہ ان
نشانیوں سے منہ پھیرنے والے ہیں یعنی انکو دیکھ کر انجان سے ہوتے ہیں اور غور اور دھیان کرکے ان پر نہیں دیکھتے وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا
وَهُمْ مُّشْرِكُونَ ٥ اور نہیں مانتے بہت لوگ مکے کے رہنے والوں سے خداے تعالی کو ایک کرکے اور یہ خدا تعالے کے ساتھ شریک کرنے والے
ہیں یعنی مکے کے لوگ فرشتوں کو خداے تعالی کی بیٹیاں کہتے ہیں اور یہودی حضرت عزیر کو بیٹا خدا کا کہتے ہیں اور نصاری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بیٹا
خدا کا کہتے ہیں اور اولاد باپ کی ملک کی وارث ہوتی ہے اور خداے تعالے کے ملک کا کوئی وارث نہیں سب اسکے بندے اور محتاج ہیں أَفَأَمِنُوٓا
أَن تَأْتِيَهُمْ غٰشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ٥ کیا بے ڈر ہوئے اس سے جو آوے ڈھانکنے والا
عذاب خداے تعالے کی طرف سے یا آوے ان پر قیامت کا یک اچانک اور انکو خبر نہو اسکے آنے کی چاہیے کہ امیدوار رہیں عذاب اور قیامت کے قُلْ هٰذِهِۦ سَبِيلِىٓ
أَدْعُوٓا إِلَى اللّٰهِ ۚ عَلٰى بَصِيرَةٍ أَنَا۠ وَمَنِ اتَّبَعَنِى ط وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ٥ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے لوگوں کو کہ یہ ایک
جانتا خداے تعالے کا راہ میری جو بلاتا ہوں میں اس راہ سے خداے تعالی کی طرف اوپر دکھلائے روشن کھلے ہوئے کے اور جو کوئی میری راہ پر
چلا بلانے میں طرف خداے تعالے کے اور پاک ہے اللہ تعالی شریک اور فرزندوں سے کافر کہتے تھے کہ خداے تعالے کے پاس فرشتے ہیں فرشتوں
کے ہوتے آدمیوں کے ہاتھ پیغام کیوں بھیجا اگر وہ چاہتا فرشتوں کے ہاتھ بھیجتا اس کا جواب خداے تعالے نے بھیجا وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن
قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِىٓ إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ الْقُرٰىٓ ط اور نہیں بھیجا ہمنے پہلے تجھ سے کسی پیغمبر کو مگر بھیجا مردوں کو جو وحی بھیجی ہمنے انکی طرف
جو شہر یا گاؤں کے رہنے والے تھے یعنی تجھ سے آگے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جتنے بھی ہمنے بھیجے سب آدمی ہی اشراف بھیجے فرشتہ کبھی
بھیجا ہی نہیں أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِى الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عٰقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ط کیا سیر نہیں کرتے اور نہیں پھرتے شام
کی زمین میں جو وہ شہر ہے ہود پیغمبر اور لوط پیغمبر کی امت اس میں رہتی تھی پھر دیکھو اور ڈرو جو کیسا ہوا آخر کام انکا جو پیغمبروں کو جھوٹا کہتے تھے اور وہ
تم سے پہلے تھے انکے مکانوں کا حال دیکھکر ڈرو اور پیغمبر کو جھوٹا اور جادوگر نہ کہو وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا ط أَفَلَا تَعْقِلُونَ ٥ اور
سب طرح گھر آخرت کا یعنی بہشت اور نعمتیں اسکی اچھی ہیں اس دنیا کے مزوں سے انکو جو دور رہتے ہیں شرک سے اور پیغمبر کے کہنے کو سچ جانتے ہیں
اے نہیں سمجھتے اور غور کرتے تم اب چاہیے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافر تیرے وقت کے اپنی دولت پر اور بڑی عمروں پر غرور اور بھروسا
نہ کریں کہ اگلے نبیوں کی امت کو ہمنے بہت ڈھیل اور فرصت دی تھی حَتّٰىٓ إِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوٓا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا یہاں تک کہ
ناامید ہوئے پیغمبر ایمان لانے سے انکے اور جانا کافروں نے کہ جھوٹے تھے جو کہتے تھے کہ ہم پیغمبر ہیں تم ہمارا کہنا نہ مانو گے تو تمپر عذاب آویگا اس بات کو
کافروں نے جھوٹ جانا اور جب وقت اس عذاب کے آنے کا پہنچا تو جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّىَ مَن نَّشَآءُ ۖ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ٥ آیا
پیغمبروں کو مدد کرنا ہمارا یعنی عذاب اوپر کافروں کے آتا پھر چھڑایا جسکو چاہا ہمنے یعنی پیغمبروں کو اور انکے یاروں کو چھڑایا اس عذاب سے اور
کافروں کو ہلاک کیا اور پھرتا نہیں عذاب ہمارا کافروں پر آیا ہوا جب اتر چکتا ہے لَقَدْ كَانَ فِى قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِى الْأَلْبٰبِ ط بیشک
ہے بیچ قصے پیغمبروں کے ڈرانا اور نصیحت واسطے عقلمندوں کے اور عقلمند وہ ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا مانیں اور انکو سچا جانیں مَا كَانَ

ع ۱۲

وقف النبی علیہ السلام

يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ؑ نہیں ہے یہ قرآن بنائی ہوئی بلکہ ہے
سچ کرنیوالا اور موافق توریت اور انجیل کے بعضے احکام کے ہے اور بیان جدا جدا ہے سب چیز کا ہمیں اور راہ دکھلانیوالا ہے سیدھی اور بخشش ہے خدا تعالےٰ کی
طرف سے ان لوگوں کو جو سچ خدائے تعالیٰ کا فرمان جانتے ہیں اسکو اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیشک بھیجا ہوا اسکا جانتے ہیں ۔

سُورَۃُ الرَّعْدِ مَكِّيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَھِيَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَۃً

الٓمّٓرٰ وقف ہر ایک تفسیر کرنے والے نے ان چار حرفوں کے معنی علیحدہ کہے ہیں اور ایک عالم نے کہا ہے کہ معنی یوں ہیں کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ میں
رب جانتا ہوں اور دیکھتا ہوں جو کچھ کہ سارے عالم کی خلقت کرتا ہے اور رکھتی اور یہ بھی خوب جانتا ہوں ہیں کہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ
اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ یہ آیتیں قرآن کی ہیں اور وہ جو اترا ہے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تیرے پروردگار کے پاس سے سب سچ ہے اور درست ہے کچھ شک نہیں اس میں پر بہت لوگ نہیں مانتے اور سچ نہیں جانتے اسے اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ
السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ خدا تعالی وہ ہے جسنے بہت اونچا بنایا آسمان کو بغیر ستون کے جو دیکھتے ہو تم پھر ارادہ کیا
عرش کے بنانے پر وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اور بعد اسکے بنایا اپنے حکم کا سورج اور چاند کو یہ دونوں چلے جاتے ہیں ایک مدت
مقرر پر جو وقت ٹھہرایا ہوا ہے گرمی جاڑے کا یا وقت قیامت کا تب تک پھرا کرینگے يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝
بناتا ہے اپنے بندوں کے کھول کر بیان کرتا ہے اپنے قرآن کی آیتوں کو جو اچھی طرح سمجھ میں آویں اسواسطے کہ شاید تم ساتھ ملنے اپنے
کے ہو اور یقین لاؤ یعنی سچ جانو کہ قیامت کے دن قبروں سے اٹھکر خدا تعالی کے حضور جاکر سب تم کھڑے ہوگے حساب دینے
کو وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ اور خدا تعالی وہ ہے جس نے پھیلایا زمین کو لمبا اور چوڑا اور پیدا کئے زمین
میں پہاڑ بڑے مضبوط اور ندیاں پیدا کیں زمین میں جو بہتی ہیں وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ
اور سب طرح کے میوے پیدا کئے زمین میں دو طرح کا جوڑا جیسے انار زرد سرخ اور سیاہ سفید اور جیسے کھٹا میٹھا اور جیسا گرم سرد اور تر خشک یسی
طرح بہترا پیدا کیا اور دیکھو قدرت خدائے تعالیٰ کی جو ڈھانکتا ہے رات کو دن پر یعنی دن کی گرمی اور روشنی پر اندھیرا اور سردی لاتا ہے تو
خلقت دن کی محنت سے کاروبار کے آرام کریں تو فجر کو تازہ دم اٹھیں ماندگی اور سستی سب جاتی رہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
روں میں ہر طرح نشانیاں ہیں خدا تعالی کی قدرت کی واسطے ان لوگوں کے جو سوچ کرتے ہیں ان باتوں میں وَفِي الْاَرْضِ
ئے خدائے تعالی نے زمین میں ٹکڑے زمین کے ملے ہوئے آپس میں جو یہ ایک نشانی ہے قدرت کی کہ ایک زمین ہے
ہے بعضا ٹکڑا اس میں لائق کھیتی اور باغ بنانے کے ہے اور اسی کے پاس زمین کھاری ہے جو اس میں کھیتی نہیں ہوتی اور بعضی زمین نری ریت
ہے اور پیدا کئے زمین میں وَجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۫ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى
بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ؕ اور باغ ہیں انگوروں کے اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں کسی درخت کی جڑ میں کئی شاخیں ملی ہیں اور کوئی درخت جدا
ہے جڑ ہے یعنی ایک شاخ ہے جڑ سے نکلی ہے اور ایک پانی پیتی ہیں سب درخت اور کھیت اور بڑائی دیتے ہیں ہم بعضے میوے کو بعضے میوے پر مزے
میں اور رنگ میں جیسے کوئی بہت میٹھا مزیدار خوشبودار ہے کوئی کھٹا بے مزہ بدبودار ہے اور وہ قدرت کی نشانی ہے جو ایک پانی سب درختوں میں
جاتا ہے کوئی میوہ کھٹا کوئی میٹھا کوئی چکنا ایسا کہ تیل نکلے کوئی کڑوا ہوتا ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ بیشک ان چیزوں میں
نشانیاں ہیں کھلی ہوئیں خدائے تعالیٰ کی قدرت کی ان لوگوں کے واسطے جو سمجھتے ہیں اور غور کرتے ہیں ان چیزوں میں وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ
قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬ اور اگر اچنبھا کرے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں کے ایمان نہ لانے پر بہت
زیادہ اچنبھا ہے انکی بات کا جو کہتے ہیں یہ کافر کہ اے کیا جب ہم ہو دینگے مرکر قبروں میں خاک پھر کیا ہم ہونگے نئی خلقت میں یعنی نیا جنم ہو کر مرنے
مرے سے بن کر پیدا ہونگے یہ نہیں سمجھتے کہ جس خدا تعالی نے پہلے پیدا کیا اور اسے ایسی قدرتیں ہیں جو بیان کیا اور تم دیکھتے ہو ان چیزوں کو

پھر اس کے تئیں دوبارہ بنانا کیا بڑا کام ہے یہ لوگ اسکو یقین نہیں کرتے کہ قیامت میں پھر قبروں سے اٹھیں گے وہ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِرَبِّہِمۡ ۚ وَ اُولٰٓئِکَ الۡاَغۡلٰلُ فِیۡۤ اَعۡنَاقِہِمۡ ۚ وَ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ۝ وہی لوگ ہیں جو کافر ہوئے اپنے پروردگار سے اور ان ہی لوگوں کے گلے میں طوق ہیں گمراہی کے دنیا میں جو اس طوق میں سے کبھی نہ نکل سکیں گے مرنیکے وقت اور بعد مرنیکے آگ کا طوق ہوگا انکے گلے میں اور یہی لوگ دوزخ کی آگ میں رہنے والے ہیں وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے وَ یَسۡتَعۡجِلُوۡنَکَ بِالسَّیِّئَۃِ قَبۡلَ الۡحَسَنَۃِ وَ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِمُ الۡمَثُلٰتُ ؕ اور جلد مانگتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائی کو جو عذاب ہے پہلے بھلائی سے جو عذاب سے امن ہیں خدا تعالیٰ نے اس امت کے کافروں پر عذاب کرنا قیامت کے دن مقرر رکھا ہے اور دنیا میں مرنے تک عذاب صورت بدل جانے کا سے امن میں ہیں سو وہ مکے کے کافر اس امن سے پہلے عذاب مانگتے تھے اور بیشک گذر چکے پہلے ان سے بہت قوموں پر عذاب اور اس بات کو یہ مکے کے لوگ بھی جانتے ہیں اسپر عذاب مانگتے ہیں وَ اِنَّ رَبَّکَ لَذُوۡ مَغۡفِرَۃٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی ظُلۡمِہِمۡ ۚ وَ اِنَّ رَبَّکَ لَشَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ۝ اور بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح بہت بخشش کرنیوالا ہے لوگوں پر اگر توبہ کریں کفر سے اسپر بھی جو یہ ظلم اور کفر کرتے ہیں اگر اب بھی یہ اور کفر سے توبہ کریں اور ایمان لادیں اور جو کفر کو نہ چھوڑیں اور اسی حال میں مریں تو پھر بیشک پروردگار تیرا ہر طرح سخت عذاب کرنیوالا ہے جو ایسا نہ کوئی نہ کر سکے وَ یَقُوۡلُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَوۡ لَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡہِ اٰیَۃٌ مِّنۡ رَّبِّہٖ ؕ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّ لِکُلِّ قَوۡمٍ ہَادٍ ۝ اور کہتے ہیں وہ لوگ جو ایمان نہیں لائے کہ کیوں نہیں اتری نشانی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسکے پروردگار کے پاس سے جیسے ہم چاہتے ہیں یعنی کافر مکے کے کہتے تھے کہ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اژدہا ہو جاتا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردے کو زندہ کرتے تھے ویسا ہی کام یہ کیوں نہیں کرتے سو خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر تو ڈرانے والا ہے یعنی تیرا کام ڈرانا ہے فقط اور کہنا ہے زبان سے اور واسطے ہر قوم کے راہ بتانیوالا ہے جدا یعنی ہر پیغمبر کا معجزہ جدا تھا اور تیرا معجزہ قرآن ہے جو ان کے مکے کے لوگوں کی زبان میں ہے لیکن کسی قابل اور عالم کا مقدور نہیں جو اسکے برابر کہہ سکے اَللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا تَحۡمِلُ کُلُّ اُنۡثٰی وَ مَا تَغِیۡضُ الۡاَرۡحَامُ وَ مَا تَزۡدَادُ ؕ خدا تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ اٹھاتی ہے ہر پیٹ والی پیٹ میں بچے کو کہ اسکے پیٹ میں نر ہے یا مادہ ہے اور خدائے تعالیٰ ہی جانتا ہے جو کچھ کم ہوتا ہے پیٹ میں اور جو کچھ زیادہ ہوتا ہے یعنی ایک بچہ ہے یا زیادہ ہیں کئی بچے یا پورے دنوں میں پیدا ہوگا یا اس سے کچھ کم زیادہ دنوں میں ہوگا ان باتوں کو سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا وَ کُلُّ شَیۡءٍ عِنۡدَہٗ اور سب چیز کی خدائے تعالیٰ کے پاس حد ہے جو اس حد سے زیادہ ہوتا ہے اور نہ کم ہوتا ہے اور خدائے تعالیٰ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّہَادَۃِ الۡکَبِیۡرُ الۡمُتَعَالِ ۝ جاننے والا ہے چھپے ہوؤں کا اور کھلے ہوؤں کا اور بڑا ہے سب کے دھیان اور سمجھ سے اور سب چیز سے اوپر ہے جو حد نہیں اور بے نہایت بڑا ہے یعنی جو تم دل میں خیال باندھتے ہو اور زبان سے نہیں نکالتے خدا تعالیٰ اسے بھی جانتا ہے سَوَآءٌ مِّنۡکُمۡ مَّنۡ اَسَرَّ الۡقَوۡلَ وَ مَنۡ جَہَرَ بِہٖ وَ مَنۡ ہُوَ مُسۡتَخۡفٍۭ بِالَّیۡلِ وَ سَارِبٌۢ بِالنَّہَارِ ۝ برابر ہے خدائے تعالیٰ کے آگے جو کوئی تم میں سے چھپ کر بات کرے یا پکار کر کہے وہ سب جانتا ہے اور جو کوئی چھپانا چاہے کام اپنا رات کو یا ظاہر کرے دن کو خدائے تعالیٰ کے آگے یکساں ہے لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡہِ وَ مِنۡ خَلۡفِہٖ یَحۡفَظُوۡنَہٗ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰہِ ؕ واسطے آدمی کے رکھوالے آگے پیچھے نگہبانی کرتے ہیں اسکی خدا تعالیٰ کے حکم سے یعنی ہر بندے کے ساتھ رکھوالے آگے اور پیچھے رکھوالی کرتے ہیں اسکی نیک اور بد کاموں کی یا لکھتے جاتے ہیں رات دن جو کچھ وہ کرتا ہے اور وہ کہتا ہے ان کا نام کراماً کاتبین ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ ؕ بیشک خدائے تعالیٰ نہیں بدلتا اس چیز کو جو کسی قوم کے پاس ہے جیسے جمعیت اور تندرستی جب تک کہ وہ قوم نہ بدل ڈالیں اس چیز کو جو انکے دلوں میں ہیں اچھی باتیں جیسے شکر اور انصاف اور خیرات یعنی خدائے تعالیٰ کسی کو جمعیت کے بدلے مفلسی اور تندرستی کے بدلے بیماری نہیں دیتا جب تک وہ خیرات اور انصاف اور شکر کرنا سے پھر جب آدمی یہ باتیں چھوڑتا ہے تب اسپر مصیبت آتی ہے۔ وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوۡمٍ سُوۡٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَہٗ ۚ وَ مَا لَہُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ وَّالٍ ۝ اور جب چاہتا ہے خدا تعالیٰ کسی قوم پر برائی یعنی عذاب اور مصیبت پھر وہ پھرنے والی نہیں اس سے اور نہیں ہے اس قوم کو سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی والی جو اس سے مصیبت اور عذاب دور کرے خدا تعالیٰ ہی سب کا والی ہے ہُوَ الَّذِیۡ یُرِیۡکُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا

وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۚ وہ ہے خدائے تعالیٰ جو وہ دکھلاتا ہے تم کو بجلی جو اس میں ڈر ہے اور امید ہے اور امیدوار ہو مینہ کے موجود مینہ کی نشانی اور وہی خدائے تعالیٰ ہے اٹھاتا ہے بدلیاں بھاری مینہ کی بھری ہوئی وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ؕ تسبیح پڑھتا ہے رعد جو گرجتا ہے ساتھ تعریف خدا تعالیٰ کے رعد نام ایک فرشتے کا ہے وہ بدلی کا رکھوالا ہے وہ خدائے تعالیٰ کی تعریف کی تسبیح ہمیشہ پڑھتا ہے اور فرشتے سب تسبیح پڑھتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ کی تعریف کی ڈر سے یعنی سب خدائے تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور بھیجتا ہے خدائے تعالیٰ آسمان سے آگ کو پھر اس سے بھیجتا ہے جس پر چاہتا ہے یعنی جس شخص کو چاہتا ہے اس آگ سے ہلاک کرتا ہے **ف** کہتے ہیں نویں برس ہجرت سے عامر بیٹا طفیل کا اور اربد بیٹا ربیعہ کا دونوں نے آپس میں مصلحت کی یہ کہ عامر نے کہا کہ ہم دونوں پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرنے کو چلیں۔ میں انہیں باتوں پر لگالوں گا تو پیچھے سے ایک تلوار ماریو جو دوسری کی حاجت نہ رہے یہ بات مقرر کر کے آئے اور باتوں میں مشغول ہوئے آخر کو بڑی دیر پیچھے کہا کہ یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اب میں جا کر ایک بڑا لشکر سوار اور پیادے کا لاکر تم سے سمجھونگا یہ کہکر دونوں چلے آئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اے پروردگار تو سمجھ لے ان دونوں سے پھر عامر نے باہر آ کر اربد کو کہا وہ مصلحت جو کی تھی وہ کیا ہوئی تو نے تو کچھ نہ کیا اوسنے کہا کہ جب تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تو کوئی بیچ میں آجاتا تھا غرضکہ جب وہ دونوں مدینے سے باہر آئے یکایک صاعقہ یعنی ایک آگ آسمان سے آئی جو اربد تو اسی وقت جل موا اور عامر اپنے گھر جاتے تک بُرے حال سے وہ بھی موا اور ایک یہودی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور لگا پوچھنے کہ اے ابو القاسم بتا جو تیرا خدا جواہر کا ہے یا موتی کا ہے یا سونے کا ہے اسی وقت غضب الٰہی سے ایک بدلی پیدا ہوئی اور بجلی نے اسے بلا گر مار ڈالا سو خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ جسپر چاہتا ہے خدائے تعالیٰ صاعقہ بھیجتا ہے اور یہ لوگ جھگڑتے ہیں خدائے تعالیٰ کی شان میں جو وہ کیا ہے اور کس چیز کا ہے کیا احمق ہیں جو ایسی باتیں کرتے ہیں اور وہ خدائے تعالیٰ تو بہت بڑا ہے عذاب کرنے والا جھگڑنے والوں پر لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ خدائے تعالیٰ ہی کا بلانا ہے اور پکارنا ہے سچ اور درست ہے یعنی اسی سے دعا مانگنا ہے اور اسی کا یاد کرنا لائق ہے جو وہ سنتا ہے روا کرتا ہے حاجت پکارنے والے کی وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ اور وہ لوگ جو بلاتے ہیں اور پکارتے ہیں سوائے خدا تعالیٰ کے بتوں کو جو انہیں خدائے تعالیٰ کا شریک کہتے ہیں وہ بت انکا پکارنا اور بلانا نہیں مانتے اور نہیں سنتے اور انکی حاجت روا نہیں کرتے ذرا بھی لیکن انکی مثل ویسی ہے کہ جیسے کوئی پیاسا اپنے دونوں ہاتھ پسارے کنوئیں کے پانی کی طرف اور پکارے پانی کو جو پانی اسکے منہ کو پہنچ جاوے بغیر ڈول رسی کے اور پانی بغیر اسباب کے نہیں پہنچنے والا اسکے منہ کو اسی طرح بتوں کی بھی قدرت نہیں جو کسی کا کچھ کام کر سکیں وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ اور نہیں ہے بلانا اور پکارنا کافروں کا بتوں کو مگر بیچ بھٹکنے کے اور بہکانے کے پڑے ہیں کچھ **فائدہ** نہ ہوگا انکو بتوں سے کسی طرح وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ اور خدائے تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتا ہے جو کوئی کہ ہے آسمانوں میں اور جو کوئی کہ ہے زمین میں خوشی سے جیسے مسلمان اور ناچاری سے کافر وقت مصیبت کے اور سجدہ کرتا ہے پرچھائیاں ان سب کا فجر کو مغرب کی طرف اور شام کو مشرق کی طرف یعنی ہمیشہ پرچھاویں سب کا سجدہ کیا کرتا ہے قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھ مشرکوں سے کہ کون ہے پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا تو انکی طرف کہ خدائے تعالیٰ ہے کس واسطے کہ انکو سوائے اسکے اور کوئی جواب نہیں پھر تو قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ کہہ کہ پھر تم یہ جان کر پکڑتے ہو اپنا وسیلہ سوائے خدا تعالیٰ کے اور دوست جانتے ہو ایسوں کو جو نہیں کر سکتے اپنا بھلا اور نہ برا یعنی بتوں کو جو اپنا نفع اور نقصان کرنے کی قدرت اور خبر نہیں تمیں کیا فائدہ ہوگا ان کے پوجنے سے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ کہہ کہ اے کیا برابر ہے اندھا اور دیکھنے والا یا برابر ہے اندھیرا اجالا اب پوجنے والے اندھے ہیں جو انکو نظر نہیں آتا کہ بت آپ عاجز ہیں اور کی مدد کیا کر سکیں اور مومن آنکھوں والے ہیں جو خدائے تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں دیکھکر پہچانتے ہیں اور اندھیرا کفر کا اور روشنی اسلام کی کیا برابر ہیں یہ باتیں اور کہو کہ جو یہ تم

السجدۃ ۲

بتوں کو پوجتے ہو اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰہِ شُرَكَاۤءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ کیا مشرکوں نے بنایا ہے خدا تعالےٰ کے ساتھ شریک بتوں کو شاید کچھ بتوں نے پیدا کیا ہے جیسے خدا تعالےٰ نے پیدا کیا ہے پھر شبہ پڑا بت پوجنے والوں کو اس پیدا کی ہوئی چیز میں کہ پہچانا نہیں جاتا ان سے کہ یہ چیز بتوں کی پیدا کی ہوئی ہے یا خدائے تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے یعنی شریک تو اسے کہتے ہیں جو برابر کا ہو قدرت میں جیسا خدا تعالےٰ نے پیدا کیا ہے چاہیئے کہ ایسا ہی بت بھی پیدا کریں سو یہ الزام دیا خدا تعالےٰ نے بت پوجنے والوں کو کہ اے احمقو کیا سمجھ کر تم بتوں کو خدا تعالیٰ کا شریک کہتے ہو وہ تو ایسے عاجز ہیں جو اپنا برا بھلا نہیں کر سکتے اگر انہیں گرا دو تو اٹھ نہ سکیں اور قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ کہہ کہ خدا تعالیٰ ہے پیدا کرنے والا سب چیز کا اور وہ خدا تعالیٰ ایک ہے بڑا زبردست جو کوئی اسکا شریک نہیں اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۤءِ مَاۤءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ اتارا خدا تعالیٰ نے آسمان کی طرف سے پانی مینھ کا پھر بہکر چلا پانی جنگلوں میں موافق ہر ایک جنگل کے پھر اٹھایا اس پانی نے کف اور جھاگ اونچا اونچا وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاۤءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ اور اس چیز کو بھی جو اسے آگ کی بھٹی میں رکھکر دھونکتے ہیں سنار یا لوہار واسطے گہنا بنانے کے یا ہتھیار بنانے کو کف آتا ہے اسپر جیسے پانی پر کف آتا ہے یعنے تانبے پیتل کو جو کٹھالی میں رکھکر بھٹی میں آگ کی دہکاتے ہیں گہنا یا کچھ چیز بنانے کو تو میل اسکا جدا ہو کر آگ کے زور سے اوپر آتا ہے جیسے پانی کی کف اوپر آتے ہیں كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ ایسی ہی مثلیں مانتا ہے خدائے تعالےٰ سچ کی اور جھوٹ کی یعنی خدا تعالےٰ مثل بیان کرتا ہے سچی بات کو مینھ کے پانی اور سونے روپے تانبے پیتل کے ساتھ جو ان سے ہزاروں طرح کے نفع اور فائدے ہیں اور جھوٹی بات کی مثل کف پانی کی اور تانبے پیتل اور سونے روپے کی مثل سے ماری ہے جو کسی کام کا نہیں فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاۤءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ پھر وہ کف ہے پانی کا اور سونے روپے اور تانبے پیتل پر کا پھر وہ جاتا رہتا ہے جلدی کر کر اور میل ہو کر اسے ٹھہراؤ نہیں ایسے ہی جھوٹی بات کا ٹھہراؤ نہیں اور جو وہ فائدہ دیتا ہے لوگوں کو جیسے پانی مینھ کا اور جیسے سونا اور روپا وہ رہتا ہے دیر تک ملک میں ایسے ہی سچی بات کو مضبوطی ہے كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ ایسی ہی مثلیں مارتا ہے خدا تعالےٰ یعنی ایسی طرح سمجھاتا ہے - کھول کھول کر جو تم سمجھو اور دھیان کرو اور بھلی بری کو اور سچ جھوٹ کو پہچانو لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ واسطے ان لوگوں کے جنہوں نے اپنے پروردگار کا حکم مانا نیکیاں اور بھلائیاں ہیں بہشت اور اس کی نعمتیں اور وہ لوگ جنہوں نے نہ مانا حکم اپنے پروردگار کا ان لوگوں کے واسطے اگر ساری دنیا کا مال دولت ہووے اور اتنا ہی اور ہووے اور وہ لوگ اس سب مال اور دولت کو دیویں اسواسطے کہ عذاب سے چھوٹیں یعنی ساری دنیا کا مال دولت اور اتنا ہی اور بھی ہو سو کافر وہ سب مال دولت دیویں اور کہیں کہ یہ سب لو اور ہمیں چھوڑ دو اور عذاب نہ کرو ان کی بات کوئی نہ سنے گا اُولٰۤىِٕكَ لَهُمْ سُوْۤءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۠ وہی لوگ ہیں جو واسطے ان لوگوں کے ہے بہت بری طرح سے حساب لینا اور انکے رہنے کی جگہ دوزخ ہے اور بہت بری ہے دوزخ رہنے کی جگہ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ اے پھر جو کوئی کہ جانتا ہے کہ وہ جو اترا ہے تجھپر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پروردگار کے پاس سے وہ درست ہے اور سچ ہے کیا برابر ہے وہ کوئی جو اندھا ہے یعنی جس شخص نے قرآن کو سچ جانا برابر نہیں ہے اس شخص کے جسکو خوبی اور کیفیت قرآن کی نظر نہیں آتی اور کہتا ہے قرآن کو کہ شعر ہے بنایا ہوا شاعر کا اور پچھلے لوگوں کا قصہ ہے سوا اسکے نہیں یعنی مقرر نصیحت جانتے ہیں قرآن کو صاحب عقل یعنی احمقوں نے قصہ سمجھا ہے اور عقلمند نصیحت سمجھتے ہیں قرآن کو اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ وہ لوگ جو پورا کرتے ہیں خدائے تعالےٰ کے قول کو جو پہلے دن کیا تھا اور نہیں توڑتے اس قول کو وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْۤءَ الْحِسَابِ ؕ اور وہ لوگ جو ملائے رکھتے ہیں اس چیز کو جو خدائے تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اس چیز کو ملائے رکھو یعنی ایمان سب پیغمبروں پر لاؤ اور سب کو برحق جانو اور خدائے تعالےٰ کی بھیجی ہوئی کتابوں کو سچ جانو سو وہ لوگ سب پیغمبروں کو اور سب کتابوں کو سچ جانتے ہیں اور ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے اور دہشت کھاتے ہیں بری طرح کے عذاب دینے سے یعنی ڈرتے ہیں اس بات سے کہ کہیں ایسا نہ ہو جو ہمیں گناہوں کے واسطے

عذاب کریں اور اپنے کرم سے وہ بخشے تو بڑی خرابی ہو وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ اور وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں بندگی کی محنت میں اور چاہتے ہیں اور آرزو کرتے ہیں اپنے پروردگار کی خوشی کی اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور بانٹتے ہیں اور دیتے ہیں حق داروں کو اور محتاجوں کو اس چیز سے جو روزی دی ہے ہم نے انکو اس میں سے دیتے ہیں چھپ کر اور سب کے روبرو اور ہٹاتے ہیں ساتھ نیکی کے بدی کو یعنی برائی کے بدلے بھلائی کرتے ہیں لوگوں سے جن کا یہ بیان ہوا وہی لوگ ہیں جو ان کے واسطے آخرت کا گھر ہے سو وہ آخرت کا گھر جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ باغ ہیں ہمیشہ رہیں گے اندر آویں گے ان باغوں میں وہ لوگ جن کا پہلے مذکور ہوا اور جو کوئی نیکبخت ہوگا انکے باپ دادا سے اور انکی بیبیوں سے اور انکی اولاد سے جتنے نیک بخت ہونگے سب آوینگے ان کے باغوں میں اور فرشتے انکے پاس آوینگے ہر دروازے سے بہشت کے سلام علیک کرینگے اور کہیں گے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ سلامتی ہو تم پر یعنی ہمیشہ تم یہاں سلامت رہو گے بسبب اسکے جو تم نے صبر کیا تھا دنیا میں جو بندگی کی محنت پر جیسے گرمیوں میں روزے رمضان کے اور جاڑوں میں راتوں کو اٹھ کر وضو کرتے تھے تم پھر کیا خوب ہے واہ واہ عاقبت کا گھر جو ملیگا انکو وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ اور وہ لوگ جو توڑتے ہیں قول خدا تعالیٰ کا مضبوط قول کرکے یعنی پہلے روز قول مضبوط کرکے توڑتے ہیں اور کاٹتے ہیں اس چیز کو جس کو فرمایا ہے خدا تعالیٰ نے کہ جوڑو اسے یعنی خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور دوستی کرو یہ اس کا الٹا دشمنی کرتے ہیں اور خرابی کرتے ہیں ملک میں یعنی اور غیر لوگوں کو بہکاتے ہیں کہ یہ جو کہتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں سو جھوٹا ہے اسکا کہنا نہ مانو یہ لوگ جو ایسی باتیں کرتے ہیں دور ہیں خدا تعالیٰ کی رحمت اور بخشش سے اور ان ہی کے واسطے بہت برا ہے آخرت کا گھر سو وہ دوزخ ہے اور وہاں کے بڑے عذاب ہیں ہمیشہ کے - اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ خدا تعالیٰ روزی کھولتا ہے جسکی چاہتا ہے اور تنگ روزی کرتا ہے جسکی چاہتا ہے وہ حاکم ہے اور خوش ہیں یہ مکے کے لوگ دنیا کی زندگی سے جو انکو جمعیت اور تھوڑی سی دولت ہے اور نہیں ہے یہ جینا اور دولت دنیا کی عاقبت کی دولت اور زندگی کے آگے مگر ذرا سا فائدہ یعنی عاقبت کی دولت اور زندگی کبھی تمام نہ ہوگی اور دنیا کی دولت اور جینے کا بھروسا نہیں وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ اور کہتے ہیں وہ لوگ جو ایمان نہیں لائے کہ کیوں نہیں اتری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نشانی یعنی معجزے سے جیسے کہ ہم چاہتے ہیں کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک خدا تعالیٰ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اگر ہزاروں معجزے اور نشانیاں قدرت کی دیکھے ہرگز حق نہیں جانتا اور ایمان نہیں لاتا اور دکھاتا ہے راہ سیدھی یعنی وہ توفیق ایمان کی دیتا ہے بغیر معجزہ دکھائے اوسکو جو کوئی اسکی طرف عاجزی کرتا ہے اور پھرتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سب کو چھوڑ کر اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سچ جانا پیغمبر اور قرآن کو اور آرام پاتا ہے دل انکا خدا تعالیٰ کی یاد سے جانو اسبات کو کہ خدا تعالیٰ کی یاد سے آرام پاتے ہیں دل اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کئے ہیں دنیا میں انکی خوشی ہے زندگانی میں اگرچہ مفلس غریب ہوں اور بہت اچھا پھر کر جانا ہے عاقبت میں جو کچھ عذاب نہ ہوگا انکو اور بہشت اور اسکی نعمتیں ملینگی خدا تعالیٰ کے فضل سے كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ جیسے اور پیغمبروں کو بھیجا تھا اسی طرح بھیجا ہمنے تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قوم میں جو بیشک گذریاں پہلے ان لوگوں سے بہت قومیں اور تجھے بھیجا اسواسطے جو تو پڑھے مکے کے لوگوں کے آگے اس چیز کو جو ہم بھیجتے ہیں تیری طرف یعنی قرآن سنا مکے کے لوگوں کو اور یہ مکے کے لوگ منکر ہیں رحمن سے یعنی نہیں جانتے کہ رحمان کون ہے قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رحمٰن میرا پروردگار ہے جو نہیں ہے کوئی لائق جو اسکی بندگی کیجئے مگر وہی اسی کی طرف مجھے پھر جانا ہے ف کہتے ہیں کہ بعضے مکے کے لوگوں نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر تو چاہے کہ ہم تیری تابعداری کریں تو تو پڑھ قرآن کو جو یہ سب مکے کے گرد کے پہاڑ دور ہوں اور زمین کھیتی کے لائق نکلے اور زمین چیر کر نالے پانی نکلیں اور دادا پردادا جی اٹھکر ہمیں کہیں کہ یہ پیغمبر سچا ہے تب ہم ایمان لاویں خدائے تعالےٰ نے ان کے جواب میں یہ آیت بھیجی کہ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اور اگر ہوتا کوئی قرآن ایسا جو اسکے پڑھنے سے پہاڑ چلتے یا زمین پھٹ جاتی یا اسکے پڑھنے سے مردے باتیں کرنے لگتے ہیں ایسا معجزہ اسی قرآن کا ہوتا جو کافر کہتے ہیں کہ اگر ویسے معجزے دیکھیں تو ایمان لاویں یہ غلط کہتے ہیں بلکہ خدائے تعالےٰ کے اختیار میں ہیں سب کام یعنی ایمان لانا اور نہ لانا خدائے تعالیٰ کی تقدیر سے ہے کافر ہونا اور اسی کی توفیق سے ہے ایمان لانا لوگوں کا اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ کیا نہیں ہوئے ناامید مسلمان ان کافروں کے ایمان لانے سے یعنی ابھی امیدوار ہیں مسلمان کہ ایمان لاوینگے اور نہ سمجھے وہ کہ اگر چاہتا خدائے تعالےٰ تو ہر طرح راہ دکھاتا سب لوگوں کو ہمیشہ کے عذاب سے چھوٹنے کی وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ اور ہمیشہ پہنچا کرے گا کافروں کو عذاب سخت بسبب اسکے جو دشمنی کرتے تھے خدا تعالیٰ کے رسول کی یا اترے گا تو یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری فوج اتریگی نزدیک انکے گھروں کے اور لوٹ مار کیا کریگی فوج تیری جب تک کہ آوے وعدہ خدائے تعالیٰ کا جھوٹا نہیں کرتا وعدہ یعنی جو وعدہ خدائے تعالےٰ کا ہے سچا ہے اب خدا تعالیٰ اپنے حبیب کی تسلی کرنے کو فرماتا ہے جو ان کافروں کی باتوں سے آزردہ دل بہت ہوئے واسطے کہ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝ بیشک مزاح اور ٹھٹھے کرتے تھے اگلے لوگ اپنے وقت کے پیغمبروں سے پہلے تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے تیری قوم تجھ سے سلوک کرتی ہے پھر ڈھیل دی میں نے ان لوگوں کو جو کافر تھے یعنی انپر اسی وقت عذاب نہ بھیجا اور دولت اور عیش میں رکھا پھر جب وقت آیا تو پکڑا میں نے انکو عذاب میں پھر کیسا ہوتا ہے کرنا عذاب میرا جو سب جانتے ہو کہ ان کا کیا حال ہوا ویسا ہی انکا حال ہوگا جب وقت آویگا اَفَمَنْ هُوَ قَآىِٕمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ بھلا جو کوئی کہ ہووے رکھوالا آدمی پر اور بدلہ دینے والا ہو ان کاموں کا جو اسنے کئے ہوں بھلا یا تبے کیا برابر ہوتا ہے اسکے جس سے کچھ نہ ہو سکے یعنی خدائے تعالےٰ سب بندوں کے کاموں سے واقف ہے اور موافق ان کاموں کے بدلہ ہر ایک کو دے سکتا ہے کیا برابر بتوں کے ہے جو وہ ایسے عاجز ہیں اور بیخبر ہیں جو گریں تو آپ سے نہ اٹھ سکیں یہ سب باتیں جانکر پھر اور بناتے ہیں بتوں کو شریک خدائے تعالےٰ کا اور پوجتے ہیں ان کو اور قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بت پوجنے والوں کو کہ نام اور تعریف بیان کرو انکی جنکو شریک مقرر کیا تم نے خدا تعالیٰ کا یعنی جیسے خدائے تعالیٰ کے نام ہیں حی اور رزاق اور سمیع اور بصیر اور علیم ایسا نام کوئی بتوں کا بھی بتاؤ یا بتلاتے ہو اور خبر دیتے ہو خدا تعالیٰ کو اس چیز کی جو اسے خبر نہیں کہ شریک اسکے زمین پر ہیں یا نام رکھتے ہو بتوں کا شریک ظاہر کے کہنے سننے کو یعنی یوں ہی نام رکھ لیا ہے اور دراصل وہ اس نام کے لائق ہرگز نہیں جیسے کالے کا نام گورا رکھا ہے یہ بھی نہیں بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ بلکہ اچھا دکھا ہے کافروں کے واسطے مکر اور جھوٹ انکا اور انکا کیا ہے سیدھی راہ سے یعنی راہ سیدھی اسلام کی ہیں جانتے نہیں دیتے یعنی توفیق ایمان کی نہیں پاتے اور انہیں بتوں کو شریک بنانا خدائے تعالےٰ کا اچھا لگتا ہے اور جو کوئی ایسا ہو جو اسے خدا تعالیٰ سیدھی راہ سے بھلاوے یعنی توفیق اسلام کی نہ دیوے پھر نہیں کوئی راہ بتانے والا اسے جو وہ مسلمان ہووے لَهُمْ عَذَابٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝ اور مشرکوں کو عذاب ہے زندگانی میں دنیا کی جیسے قتل اور قید ہونا اور لوٹے جانا اور قحط میں گرفتار ہونا اور ہر طرح عذاب آخرت کا تو بہت سخت ہے اور بہت بڑا جو کبھی اس عذاب سے چھوٹنے کے نہیں اور نہیں ہے کوئی انکو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے بچانیوالا مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِىْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآىِٕمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝ تعریف اور خوبی بہشت کی وہ بہشت جسکا وعدہ دیا ہے پرہیزگاروں کو اس میں رہنے کا سو وہ بہشت کیسی ہے جس میں بہتی ہیں اسکے درختوں اور مکانوں کے نیچے نہریں میوے اس بہشت میں سب طرح کے ہمیشہ رہیں گے اور چھاؤں بھی وہاں ہمیشہ ہوگی یہ بہشت جسکی تعریف کی آخر کو ملیگی انکو جو پرہیزگار ہیں ڈرتے ہیں

خدائے تعالے کے عذابوں سے اور آخر کو کافر آگ میں رہیں گے ہمیشہ وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ
مَنْ یُّنْکِرُ بَعْضَہٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ وَلَآ اُشْرِکَ بِہٖ ؕ اِلَیْہِ اَدْعُوْا وَاِلَیْہِ مَاٰبِ ۝ اور وہ لوگ جن کو دی ہمنے کتاب توریت یعنی
وہ یہودی جو مسلمان ہوئے خوش ہوتے ہیں اس چیز سے جو تیری طرف بھیجی ہے یعنی قرآن سنکر خوش ہوتے ہیں اور یہودیوں کی قوم سے کوئی شخص
ہے جو نہیں مانتا قرآن کی آیت کو کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مقرر مجھے حکم ہوا ہے وہ کہ بندگی کروں میں حضرت خدائے تعالیٰ کی ایک
جانکر اسے اور کسی کو اسکا شریک نہ جانوں اسی کیطرف بلاؤں خلقت کو یعنی سب کو کہوں کہ اسکی بندگی کرو اور اسی کی طرف پھرنا ہے مجھے بھی اور
سب کو وَکَذٰلِکَ اَنْزَلْنٰہُ حُکْمًا عَرَبِیًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَآءَھُمْ بَعْدَ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَکَ مِنَ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝ ع اور ع ۵
ایسا ہی بھیجا ہے ہمنے قرآن کو حکم کرنے والا عربی زبان میں جو یہ مکے کے لوگ جلد سمجھیں اور اگر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تابعداری کریگا تو مکے کے لوگوں کی آرزو
کی یعنے اگر تو انکا کہا مانے بعد اسکے جو آچکی تیرے پاس خبر کہ بتوں کو ہرگز نہ پوجیو جو بہت برا کام ہے یا بیت المقدس کی طرف سجدہ کرنا موقوف ہوا
یہ بات جانکر جو پھر انکی خوشی کیواسطے کریگا ان کا کہا تو پھر نہیں کوئی تجھے خدائے تعالے کے عذاب سے چھڑانیوالا اور نہ کوئی یار ایسا جو تجھپر عذاب
نہ آنے دیوے یعنی پھر کوئی عذاب سے بچانیوالا نہیں کہتے ہیں کہ بعضے یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طعنے دیتے تھے کہ یہ نکاح بہت کرتے
ہیں اور ہمیشہ عورتوں میں مشغول ہیں اگر یہ پیغمبر ہوتے تو انکو عورتوں کا خیال نہ ہوتا سو یہ آیت خدا تعالےٰ نے بھیجی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ
قَبْلِکَ وَجَعَلْنَا لَھُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّیَّۃً ؕ اور مقرر ہمنے بھیجے پیغمبروں کو پہلے تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بنائیاں ہمنے اول
پیغمبروں کے واسطے نکاحیاں اور اولاد یعنی اگلے پیغمبروں کو بھی قبیلے اور فرزند تھے کچھ انہوں نے نئی بات نہیں کی وَمَا کَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَۃٍ
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ ؕ لِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ ۝ نہ چاہیے پیغمبر کو اور نہیں کرتا پیغمبر وہ کہ لاوے معجزے مگر حکم خدائے تعالی کے سے یعنی بغیر مرضی خدا یتعالی کے پیغمبر
معجزہ نہیں دکھاتا اور دکھانا معجزے کا وقت پر لکھا ہوا ہے جب وہ وقت آویگا البتہ معجزہ ظاہر ہوگا یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ
مٹاتا ہے خدائے تعالی جو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے یعنی ٹھہرا رکھتا ہے جسے چاہتا ہے اور اسکے آگے ہے اصل سب کتابوں کی یعنی لوح محفوظ جو سب کتابیں اور
سب احوال اس میں ذرہ ذرہ لکھا ہوا ہے سو وہ خدا یتعالی کے پاس ہے جو چاہتا ہے اس میں جو چاہتا ہے موقوف کرتا ہے مختار ہے مالک ہے وَاِنْ مَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ
الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ ۝ اور اگر ہم دکھاویں تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی اس چیز سے
وعدہ کیا ہے ہمنے کافروں کو عذاب کا یا تمام کردیں تجھے پہلے انکے عذاب دکھلانے سے ہم مختار ہیں جاہیں سو کریں یہ مقرر تیرا ذمہ پیغام پہنچا دینا ہے
ہمارا کافروں کو اور ہمارا ذمہ ہے حساب لینا اور بدلہ دینا موافق انکے کاموں کے اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا ؕ
وَاللّٰہُ یَحْکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ ؕ وَھُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝ اے کیا نہیں دیکھتے کافر کہ جو ہم گھٹاتے آتے ہیں زمین کو اس کے کناروں سے
یعنی تھوڑا تھوڑا ملک کافروں کے قبضے میں سے نکلتا ہے اور مسلمانوں کے قبضے میں آتا جاتا ہے اور خدا تعالے حکم کرتا ہے جو ملک ان پاس کم
ہوتا جاوے اور مسلمانوں کے پاس زیادہ ہوتا جاوے اور مسلمان زور آور ہوویں اور کافر کمزور ہوتے جاویں نہیں ہے کوئی رد کرنے والا خدائے
تعالی کے حکم کا اور خدائے تعالے جلد حساب لینے والا ہے وَقَدْ مَکَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلِلّٰہِ الْمَکْرُ جَمِیْعًا ؕ اور بیشک مکر اور فریب کیا ان لوگوں
نے جو ان سے پہلے تھے یعنی ہر پیغمبر کی امت نے اپنے اپنے وقت کے پیغمبر سے فریب کیا پھر خدا یتعالی کے پاس ہے بدلہ دینا تمام مکروں کا یعنی
ان سب کو انکے فریب کا بدلہ دیوے گا یَعْلَمُ مَا تَکْسِبُ کُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَیَعْلَمُ الْکُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَی الدَّارِ ۝ جانتا ہے خدائے تعالے جو کچھ کرتا ہے
ہر ایک آدمی بھلائی یا برائی سبکے کاموں کی خبر ہے اسے اور جلد ہوگا جو جانینگے کافر جو کس کو ملے گا آخرت کا گھر یعنی اب تو کافر اپنی بڑائی اور
شیخی کرتے ہیں اور اپنی دولت پر مغرور ہیں مسلمانوں کو مفلس جانکر خاطر میں نہیں لاتے لیکن وہ وقت بھی نزدیک ہے جو جانیں گے کہ بہشت
میں کون جاتا ہے وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتٰبِ ۝ ع اور کہتے
ہیں کافر کہ نہیں تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا ہوا اللہ تعالے کا کہہ ان کے جواب میں کہ کفایت کرتا ہے خدائے تعالے گواہ میرے
اور تمہارے بیچ اور وہ شخص کفایت کرتا ہے شاہدی دینے کو جسکے پاس ہے اصل سب کتابوں کی یعنی پیغمبر جبرئیل علیہ السلام میرے

پیغمبر ہونے کا گواہ بس ہے جو اسکے آگے لوح محفوظ ہے اسمیں احوال سب کا اول سے آخر تک لکھا ہے

سورۃ ابراھیم مکیۃ وھی ر ۷ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اثنتان وخمسون آیۃ

الرٰ ان تین حرفوں کے کئی معنے لکھے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ نام قرآن کا ہے یعنی كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوْرِ ۥ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ یہ قرآن ایک ہے جو بھیجا ہے ہمنے اسے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاکہ نکالے تو
لوگوں کو اندھیرے کفر کے سے طرف اجالے دین اسلام کے ساتھ حکم اور توفیق پروردگار انکے کی یعنی تو راہ دین اسلام کی سب کو بتلا جسکو توفیق
نصیب ہوئی وہ تیرا کہا مانیگا لیکن تو بتا راہ خدا یتعالی زبردست تعریف کئے گئے کی اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ خدا یتعالی
وہ کوئی ہے جو اسکا ہے سب جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کا مالک ہے خدا یتعالی وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ اور مصیبت اور محنت ہوگی
کافروں کو بڑے عذاب سخت سے الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وہ کافر
جو بے سمجھی اور احمق پنے سے چاہتے ہیں دنیا میں جینے کو آخرت کو چھوڑ کر اور پھر رکتے ہیں لوگوں کو خدا یتعالی کی راہ سے یعنی منع کرتے ہیں لوگوں کو کہ مسلمان
نہ ہو اور ڈھونڈھتے ہیں خدا یتعالے کی راہ میں پھیر اور موڑ یعنی لوگوں کو بہکاتے ہیں کہ یہ مسلمانوں کا دین راہ ٹیڑھی ہے سیدھی نہیں اُولٰٓئِكَ
فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ۝ یہ کافر جو منع کرتے ہیں لوگوں کو مسلمان ہونے سے وہی بھولے ہوئے ہیں راہ سیدھی سے بھولنا اور دراز بہت کہتے ہیں کہ مکے کے
لوگ کہتے تھے کہ جتنی کتابیں خدا یتعالے نے بھیجی ہیں انمیں سے کوئی کتاب عرب کی زبان میں نہیں آئی یہ قرآن کیوں اس زبان میں آیا ہے خدا ے
تعالے نے ان کے جواب میں یہ آیت بھیجی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ اور نہیں بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر اپنی قوم
کی زبان بولنے والا یعنی جو پیغمبر آیا ہے اپنی قوم کی زبان بولتا اور سمجھتا آیا ہے یعنی جو نبی آیا اسی قوم میں سے پیدا کرکے اس قوم پر بھیجا تاکہ
بیان کرے اور اچھی طرح سمجھا دے حکم خدا یتعالے کا فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ پھر راہ بھلا دیتا
ہے خدا یتعالی جس کو چاہتا ہے اور سیدھی راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ خدا یتعالی زبردست مضبوط کام کرنیوالا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ
اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۥ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ اور بیشک بھیجا ہمنے
موسیٰ علیہ السلام کو ساتھ اپنی نشانیوں کے اسواسطے کہ نکالے اپنی قوم کو اندھیرے کفر کے سے اور بے سمجھی کے اور لاوے طرف روشنی دین کے اور عقل
کے اور یاد دلا ان کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا ے تعالی کے دنوں کو جن دنوں میں خدا یتعالی کا عذاب کافروں پر آیا تھا اور مقرر ان دنوں کے
یاد کرنے میں نشانیاں ہیں خدا ے تعالے کی قدرت کی سب صبر کرنے والوں کو جو لوگ کہ بلا میں صبر کرتے ہیں اور نعمتوں پا شکر کرتے ہیں اور کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسرائیل کو کہ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ
الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ اور جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی ۱ ع ۱۳
قوم کو کہ اے قوم یاد کرو تم اس نعمت کو جو احسان کیا خدا یتعالی نے تمہارے اوپر اور وہ احسان یہ تھا کہ جب چھڑایا تم کو فرعون کے لوگوں سے جو چکھاتے
تھے تم کو بڑا عذاب یعنی تم پر بڑا عذاب کرتے تھے یہ کہ جو تمہارے بیٹوں کو مار ڈالتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو جیتا چھوڑتے تھے اپنے کام خدمت کیواسطے
اس بات میں بڑی آزمایش ہے تمہارے رب سے یعنی ویسی بلا سے چھڑانا بڑا احسان ہے خدا یتعالی کا تمپر وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ
كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل کہ خبردار کیا تم کو اس بات سے رب تمہارے نے کہ اگر نعمتوں کا شکر کروگے یعنی احسان
مانو گے تو مقرر زیادہ کرونگا نعمت تمپر اور اگر ناشکری کروگے تو مقرر میرا عذاب سخت ہے ناشکری کرنیوالوں پر وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي
الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اگر ناشکری کروگے تم اور جو کوئی زمین پر رہتا ہے یعنی اگر سارا عالم
ناشکری کرے تو پھر بیشک خدا یتعالی بے پروا ہے اور تعریف کیا ہوا ہے سب بھلائیوں سے اور سب برائیوں سے یعنی کچھ تمہارے شکر کرنے سے نفع اور
تمہاری ناشکری سے نقصان اسے نہیں بلکہ شکر کرنا تمہارے حق میں بہتر ہے جو خدا یتعالی نعمت زیادہ دے گا اور ناشکری تمہارے ہی

حق میں بری ہے جو اس سے عذاب میں پڑو گے اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ۛ وَالَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛ لَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ کیا نہیں پہنچی نہیں خبر یعنی کیا تمنے نہیں سنا احوال انکا جو تمسے پہلے تھی امت حضرت نوح پیغمبر کی اور خبر قوم عاد اور ثمود کی اور خبر انکی جو انکے پیچھے تھی جو کوئی نہیں جانتا گنتی انکی کہ عاد اور ثمود کے پیچھے کتنی ہزاروں خلقت ہو چکی جن کی گنتی سوا خدا تعالی کے اور کوئی نہیں جانتا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرَدُّوْۤا اَیْدِیَهُمْ فِیْۤ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ۝ آئے ان لوگوں کے پاس پیغمبر انکے خدا تعالی کی طرف سے ساتھ نشانیوں کے یعنی ساتھ معجزوں کے پھر ان کافروں نے ہاتھ پھیر کر انکے منہ میں دیئے کہ چپ رہو اور کہتے تھے کافر پیغمبروں کو کہ ہم نہیں مانتے اسکو جسواسطے تمہیں بھیجا ہے یعنی تم جو کہتے ہو کہ ہمیں بھیجا ہے خدا تعالے نے جو دین سکھاویں ہم تم کو سو ہم یہ تمہارا دین نہیں سیکھتے اور ہم شبہہ میں ہیں اس چیز سے جو تم چاہتے ہو ہم کو اسکی طرف یعنی تم جو دین کی طرف ہم کو بلاتے ہو ہم شبہہ میں ہیں کہ تم اور دین تمہارا سچ ہے یا جھوٹ ہے ہم تمہارا کہنا نہیں مانتے اور تم کو سچا نہیں جانتے قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ یَدْعُوْكُمْ لِیَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَیُؤَخِّرَكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ کہا انکے پیغمبروں نے انکو کہ ہم تم کو خدائے تعالی کیطرف بلاتے ہیں کیا تم خدا تعالی کو جھوٹ جانتے ہو اور شبہہ ہے تم کو خدا تعالے کی ذات میں جس خدا تعالی نے پیدا کیا آسمان اور زمین کو وہ بلاتا ہے تم کو کہ بخشے تم کو گناہ تمہارے اگر اسکی طرف تم جاؤ تو یعنی اگر ایمان لاؤ تو بخشے جاؤ گے اور ڈھیل دے تمہیں اور عذاب نہ کرے تم پر ایک وقت مقرر تک یعنی تم جیتے رہو تم پر عذاب نہ آوے قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۝ کافروں نے جواب دیا پیغمبروں کو کہ نہیں ہو تم مگر آدمی ہم جیسے یعنی جیسے ہم آدمی ہیں ویسے ہی تم ہو چاہتے ہو تم کہ پھیر رکھو ہم کو اس چیز سے جس کو پوجتے تھے باپ دادا ہمارے پھر اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو کچھ سند لاؤ کھلی ہوئی جس سے ہم جانیں کہ تم سچے پیغمبر ہو قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَمُنُّ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نَّاْتِیَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ کہا کافروں کے جواب میں پیغمبروں نے انکے کہ ہے تو یوں ہی کہ ہم آدمی تم ہی جیسے ہیں پر خدائے تعالی احسان اور فضل کرتا ہے جسپر چاہتا ہے اپنے بندوں سے اور نہیں ہے ہمارے تئیں قدرت اور نہیں کر سکتے ہم لاویں تمہارے واسطے سند مگر ساتھ حکم خدائے تعالی کے یعنی ہماری قدرت نہیں کہ بغیر حکم خدائے تعالی کے کچھ معجزہ دکھا سکیں اور چاہیئے کہ اللہ تعالی پر بھروسا کریں مسلمان یعنی جو کوئی کہ ایمان لاوے سوا خدا تعالے کے کسی پر بھروسہ نہ کرے وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ اٰذَیْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ع اور کس لئے ہم بھروسا نہ کریں خدا تعالے پر یعنی ہم مقرر بھروسا کریں گے بیشک اسنے راہ دکھائی ہم کو راہ سیدھی ہماری یعنی جس راہ سے ہمنے پہچانا خدائے تعالی کو اور اسکی بزرگیوں کو جانا ہمنے وہ راہ اسی نے ہم کو دکھائی اور مقرر ہم صبر کریں گے جو تم دکھ دو گے ہمکو اور خدائے تعالے پر چاہیئے کہ بھروسہ کریں بھروسا کرنیوالے اور نہ کسی پر اسکے سوا بھروسا کریں وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ اور کہا انہوں نے جو کافر تھے اپنے پیغمبروں کو کہ ہم تم کو نکال دیں گے اپنے شہر سے تم کو یا پھر آؤ تم ہمارے دین میں یعنی کافروں نے پیغمبروں کو کہا کہ تم یہ باتیں چھوڑ دو اور نہیں تو ہم تمہیں شہر بدر کر دینگے یہ بات سنکر پیغمبر ان کے مسلمان ہونے سے ناامید ہوئے فَاَوْحٰۤى اِلَیْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَخَافَ وَعِیْدِ ۝ پھر حکم بھیجا طرف پیغمبروں کے پروردگار انکے نے کہ تم خاطر جمع رکھو کہ مقرر ہم مار کر خراب کر دینگے کافروں کو جو تمہارا کہا نہیں مانتے اور بسا دینگے اور آباد کرینگے تم کو اس ملک میں انکے ویران کرنیکے پیچھے یہ بات مقرر ہے اس کے واسطے جو کوئی ڈریگا میرے آگے کھڑا رہنے سے اور ڈریگا میرے ڈرانے سے وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ۝ۙ اور قضیہ فیصل ہونا چاہنے لگے یعنی پیغمبر اور کافر کہنے لگے کہ جو کوئی ہم میں سے جھوٹا ہے اسپر عذاب آوے سو خراب اور ناامید ہوئے سب مغرور اور تکبر کرنیوالے اور جھگڑنے والے پیغمبروں سے یہاں تو دنیا میں ایسا حال اور مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَیُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ ۝ۙ آگے اسکے دوزخ ہے یعنی قیامت میں انکو دوزخ میں لیجاوینگے جہاں پئیں گے پانی ملا ہوا پیپ کا اور زرد پانی کا ملا ہوا ہوگا جو وہ دوزخ کے رہنے والوں کے بدن سے بہا ہوگا یَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَیَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَیِّتٍ

الثلثة

وَمِنْ وَّرَآئِہٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝ ایک ایک گھونٹ پیوینگے اور بیانہ جاویگا اور حلق سے نہ اتریگا وہ پانی جو نہایت کڑوا اور بدبو اور گندہ اور بدمزہ ہوگا اور پیاس نہ بجھے گی اور آویگی اس پانی پینے سے سختی مرنے کی ہر طرف سے اور مرینگے نہیں جو عذاب سے چھوٹیں اور آگے ہوگا ان کے سوا اس عذاب کے عذاب سخت اور بڑا جو ہمیشہ اسی حال میں رہیں گے مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّہِمْ اَعْمَالُہُمْ كَرَمَادِ ۨاشْتَدَّتْ بِہِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰي شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝ مثل ان لوگوں کی جو کافر ہوئے اپنے رب سے یہ کام نیک ان کے ایسے ہیں جیسے راکھ جو اس راکھ پر زور سے چلے ہوا آندھی کے دن یعنی نیک کام کافروں کی مثل جیسے راکھ کا ڈھیر ہے جو آندھی کے دن زور کی ہوا اس راکھ کے ڈھیر پر چلے کہ سب کو اڑا لیجاوے اور پھر کچھ ہاتھ نہ آوے جو کافروں نے نیک کیا ہو دنیا میں ان کاموں پر بھروسا کرنا بھولنا ہے دور دراز یعنی کافروں کے نیک عمل کچھ کام نہ آوینگے عمل موقوف ایمان پر ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ کیا نہیں دیکھتا تو اے دیکھنے والے وہ کہ خدا تعالی نے پیدا کیا ہے آسمان اور زمین کو درست اور ثابت اگر چاہے خدائے تعالی تو دور کرے تم لوگوں کو اور پیدا کر لاوے خلقت نئی تمہارے بدلے وَّمَا ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ اور نہیں ہے یہ کام خدائے تعالی پر مشکل یعنی تمہارا کھو دینا اور نئی خلقت کا پیدا کرنا خدائے تعالی کے آگے سہل ہے وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ اور نکل کر قبروں سے باہر آوینگے خدا تعالی کے آگے قیامت کو سب جتنے دنیا میں پیدا ہو کر مرینگے پھر کہیں گے غریب اور کمزور جو تھے کافر دنیا میں سرداروں کو اور دولتمند کافر جو تھے دنیا میں مقرر ہم تھے دنیا میں تمہارے تابعدار یعنی جو دین تمنے کہا تھا سو ہمنے قبول کیا تھا پھر اب بچاؤ ہم کو خدا تعالی کے عذاب سے کچھ تو یعنی جو کچھ تم سے ہو سکے ہم سے کم کراؤ پھر وہ سنکر دنیا کے دولتمند اور سردار کافر انکے جواب میں یہ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ کہیں گے کہ اگر راہ دکھاتا ہمیں خدا تعالی تو ہم بھی راہ دکھاتے ہم تمکو یعنی اگر خدا تعالی ہم پر عذاب نہ کرتا تو ہم تمہیں بخشواتے اب تو ہم آپ ہی عذاب میں گرفتار ہیں تمہیں کیونکر بخشواویں تو پھر کہیں گے کہ آؤ مل کر فریاد اور شور کریں شاید عذاب سے چھوٹیں **ف** کہتے ہیں کہ پانچسو برس تک کافر فریاد اور غور کرینگے کچھ فائدہ نہوگا کہیں گے اب صبر کرو شاید صبر سے عذاب کم ہو پانچ سو برس چپ رہیں گے اور عذاب سے نہ چھوٹیں گے تب کہیں گے سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ کہ برابر ہے ہم پر اگر شور فریاد کریں یا صبر کریں چپ ہیں نہیں ہے کوئی جگہ بھاگنے کی اور کہیں جگہ امن کی نہیں عذاب سے وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اور کہیگا شیطان جب کام فیصل ہو چکے گا یعنی جب قیامت کو حساب کتاب ہو چکیگا اور حکم الٰہی سے دوزخ جانیوالے دوزخ میں جاوینگے اور بہشتی بہشت میں جا چکیں گے اور سب دوزخی اکٹھے ہو کر شیطان کو طعنہ اور الاہنا دینگے کہ تو نے ہمیں دنیا میں بہکایا اور اس جگہ ہمیں پہنچایا ورنہیں تو ہم یہاں اس عذاب میں گرفتار نہ ہوتے تب شیطان ایک اونچی جگہ آگ پر چڑھ کر کہیگا اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ کہ بیشک خدا تعالی نے وعدہ دیا تھا تم کو وعدہ سچا کہ قیامت ہوئی اور میں نے وعدہ کیا تم سے جھوٹا یہ کہ قیامت اور حساب کچھ ہونے کا نہیں اور اگر شاید ہووے بھی تو میں تم کو بخشوا دونگا تم ان پیغمبروں کا اور خدا کا کہنا نہ مانو سو یہ وعدہ جھوٹا دیا تھا تم کو اور نہ تھا میرا کچھ تم پر زور اور حکومت مگر یہی کہ میں تمہیں کہتا تھا پھر تم نے کہا میرا مانا اگر نہ مانتے تم تو میں تمہارا کیا کر سکتا پھر اب طعنہ اور الاہنا مجھے نہ دو بلکہ اپنے تئیں طعنے اور الاہنے دو کہ ہم نے اسکا کہنا کیوں مانا تھا اب میں نہ تمہیں چھڑا سکتا ہوں عذاب سے اور نہ مدد کر سکتا ہوں تمہاری اور نہ تم مجھ کو چھڑا سکتے ہو عذاب سے یا مدد کر سکتے ہو میری اور مقرر میں منکر ہوا اور نہیں مانتا جو تم دنیا میں مجھے شریک کرتے تھے خدا تعالی کا پوجنے میں یعنی میں بھی بندہ گنہگار ہوں خدائے تعالی کا جو تم مجھے اسکا شریک سمجھتے تھے اور مقرر خدا تعالی کے شریک جاننے والوں کو ہے عذاب سخت اور بڑا دکھ دینے والا اور اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۭ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۝ اور لاویں گے انکو جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور اچھے کام کئے ہیں باغوں میں جن باغوں کے درختوں کے نیچے بہتی ہیں نہریں وہاں

ہمیشہ رہینگے اپنے رب کے حکم سے اور آپسمیں بہشتیوں کی دعا سلام ہوگا اَلَمْ تَرَ كَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا
ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ ۙ تُؤْتِیْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۔ کیا نہیں
دیکھا تو نے اے دیکھنے والے جو کیسی مثل کہی خدائے تعالیٰ نے خاصی پاکیزہ بات کی جو وہ ایمان ہے یہ کلمہ طیب جیسے درخت ہے بہت اچھا جو جڑ اس کی
زمین میں مضبوط ہے اور ڈالیاں اسکی آسمان میں جیسے کھجور اور وہ درخت دیتا ہے میوہ اپنا ہر وقت یعنی کسی فصل میں کمی نہیں کرتا ساتھ
حکم پروردگار اپنے کے اور کہتا ہے اللہ تعالیٰ مثلیں اور کہاوتیں لوگوں کیواسطے کہ شاید یہ سمجھیں اور نصیحت پکڑیں وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ كَشَجَرَةٍ
خَبِیْثَةِ ِاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۔ اور مثل گندی اور بری بات کی جو شرک ہے اور کفر ہے ایسی ہے جیسے کہ درخت ناپاک اور
ذلیل جیسے تھوہر اور ارنڈ جو اکھڑ جاوے اور دور ہو جاوے زمین پر سے اسے مضبوطی اور ٹھہراؤ نہیں ہے زمین پر یعنی جلد جاتا ہے یُثَبِّتُ
اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۚ اور درست اور مضبوط کرتا ہے خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اوپر بات سچی اور
مضبوط کے کہ وہ جو توحید ہے بیچ زندگانی دنیا کے اور آخرت میں بھی یعنی خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اوپر بات ایمان کے درست رکھتا ہے دنیا میں مرنے کے
وقت اور آخرت میں قبر میں کہ حساب کے وقت انکے منہ سے کلمہ نکلے گا اس سے انکی نجات ہووے گی وَیُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ ۙ وَیَفْعَلُ اللّٰهُ
مَا یَشَآءُ ۔ اور راہ بھلاتا ہے خدا تعالیٰ کافروں کو تو وہ کلمہ نہیں پڑھ سکتے اور کرتا ہے خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا ربع ۱۶
نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۙ جَهَنَّمَ ۚ یَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۔ کیا نہ دیکھا تو نے انکو اور دھیان نہ کیا جنہوں نے بدلا
خدا تعالیٰ کی نعمت کو ناشکری سے یعنی چاہیے تھا کہ خدا تعالیٰ کی نعمت کا شکر کریں اور احسان جانیں سو اس کے بدلے انہوں نے ناشکری کی اور
اتارا اپنی قوم کو آفت کے گھر میں سو وہ گھر آفت کا دوزخ ہے اور یہ بری جگہ ہے رہنے کی وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ قُلْ
تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِیْرَكُمْ اِلَی النَّارِ ۔ اور بنایا اور ٹھہرایا ہے خدا تعالیٰ کے برابر اوروں کو کہ بہکاویں لوگوں کو خدائے تعالیٰ کی راہ
سے جو وہ اسلام ہے کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں کو کہ لو عیش اور آرام اور اپنے دل کی خوشی پھر تو آخر مقرر پھر جانا ہے تمکو طرف آگ
دوزخ کے قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خِلٰلٌ
کہو اے محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم میرے ان بندوں کو جو ایمان لائے ہیں کہ کھڑے رہیں نماز پر مضبوط اور دیویں محتاجوں کو اس سے جو ہم نے دیا
ہے انکو یعنی خیرات کریں چھپا کر لوگوں سے اور دکھا کر لوگوں کو یعنی دونوں طرح خیرات کریں پہلے اس سے جو آویگا ایک دن ایسا جو نہ ہوگا اس
دن لینا اور بیچنا اور نہ دوستی کریگا کوئی کسی سے یعنی کھلانا بھوکے کا اور پہنانا ننگے کا اور نقد دینا کچھ محتاج کو بڑا پیار ہے اور جڑ دوستی کی ہے
سو یہ دنیا ہی میں ہو سکتی ہیں وہاں کچھ نہو گی اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا
لَّكُمْ ۚ خدا تعالیٰ وہ ہے جسنے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور بھیجا آسمان سے پانی مینہ کا پھر باہر نکالے اس پانی سے میوے سب طرح کے تمہارے
کھانے کو وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ اور تمہارے کہنے میں اور اختیار میں کیا ناؤ کو جو پھرتی ہے دریا میں حکم خدائے تعالیٰ کے
ہمیشہ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ ۚ اور تابعدار کیں تمہارے واسطے ندیاں اور تابعدار کیا تمہارے واسطے چاند
سورج کو خدمتگار جو اپنے کام میں موافق حکم الٰہی کے چلتے ہیں ہمیشہ کے وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۚ اور تابعدار کیا تمہارے واسطے کہ تم رات کو آرام کرو
اور دن کو تلاش روزی کی کرو وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۔ اور دیا ع ۵ ۱۷
تمکو جو کچھ چاہا یعنی جو کچھ تمہیں ضرور تھا سب دیا خدا تعالیٰ نے تم کو اور اگر احسان گنو گے خدا تعالیٰ کے تو نہ گن سکو گے سب بیشک آدمی بڑا بے انصاف ہے اور
ناشکرا ہے وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۔ اور جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے اور دعا
مانگی یوں کہ اے پروردگار میرے کر اس مکے کے شہر کو بے ڈر یعنی یا الٰہی مکے کو سب بلاؤں اور آفتوں سے امان میں رکھ اور دور رکھ مجھ کو
اور میری اولاد کو بتوں کے پوجنے سے رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ۚ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔
اے پروردگار میرے بیشک ان بتوں نے بہکایا ہے بہت لوگوں کو یعنی ان کو دیکھ لو بہت لوگ بہکے ہیں پھر جو کوئی میرے

دین پر چلے وہ مقرر میرا فرزند ہے اور جو کوئی میرا کہا نہ مانے اور میرے دین پر نہ رہے بیشک تو بخشنے والا ہے مہربانی کرنیوالا یعنی تجھ سے ہو سکتا ہے جو ان گنہگاروں کو
توفیق توبہ کی دیکر انکے گناہ بخش دے تو بخشنے والا ہے ف کہتے ہیں کہ جب حضرت اسماعیلؑ بی بی ہاجرہؑ سے پیدا ہوئے تب بی بی سارہ جو حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی قبیلہ تھیں حضرت اسماعیلؑ کو دیکھ نہ سکیں اور کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہ اس بچے کو ماں سمیت بجا کر ایسے جنگل میں ڈال آؤ
جہاں دانہ اور پانی نہ ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ بات سنکر حیران ہوئے اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے
کہ جو کچھ سارہ کہتی ہے سو کر تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں کو لیکر جس جگہ مکہ بنا ہے وہاں چھوڑ گئے اور یہ دعا مانگی رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ
مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ کہ اے میرے پروردگار میں نے رکھا اور بسایا ہے اپنی اولاد کو اس جنگل میں
کہ جہاں کھیتی نہیں ہوتی اور پانی نہیں ہے پاس تیرے گھر کے جو بڑے حرمت اور عزت کا ہے اگرچہ وہاں اسوقت کوئی عمارت نہ تھی لیکن
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معلوم تھا کہ یہاں حضرت آدم علیہ السلام کے وقت بیت المعمور تھا اسواسطے کہا کہ تیرا گھر حرمت کا ہے اور کہا حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے کہ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ اے
رب میرے اسواسطے رکھا ہے میں نے یہاں نماز کو قائم رکھیں اور تیری بندگی کیا کریں اور پھیر لوگوں کے دلوں کو جو محبت سے ان کی طرف
آویں اور روزی دے انکو میووں سے جو یہاں اناج تو پیدا ہوتا نہیں میوہ ہی کھاکر گذران کریں تو شاید اس نعمت کا احسان مانیں رَبَّنَآ اِنَّکَ
تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ ط اے پروردگار میرے بیشک تو جانتا ہے جو کچھ کہ میں کرتا ہوں چھپا کر اور دکھا کر لوگوں سے وَمَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰہِ
مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۝ اور نہیں کچھ چیز چھپی ہوئی خدا تعالیٰ سے اور نہیں چھپا ہوا خدا تعالیٰ پر جو کچھ ہے آسمان میں اور زمین میں کہا
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جناب باری کی طرف کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَھَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ ط اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ط
تمامی تعریفیں اور ساری بڑائیاں اول سے آخر تک خدا تعالیٰ ہی کو لائق ہیں جسنے بخشے مجھکو بڑھاپے میں دو بیٹے اسماعیل اور اسحاق بیشک
رب میرا البتہ سننے والا ہے دعا کا اور قبول کرنیوالا ہے دعا کا رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ق رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ اے رب
میرے مجھے بھی ایسا ہی کر جو میں نماز کو قائم رکھوں اور میری اولاد میں سے بھی نماز کو قائم رکھیں اے پروردگار میرے اور قبول کر تو یہ دعا میری رَبَّنَا
اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ع اے رب میرے بخش تو مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور ایمان لانے والوں کو جسدن کھڑے ع ۱۸
ہوں حساب دینے کو اب خدا تعالیٰ اپنے دوست کو فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ط اِنَّمَا
یُؤَخِّرُھُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْہِ الْاَبْصَارُ لا اور مت جان اور نہ سمجھ کہ خدا تعالیٰ نہیں جانتا اسکو جو کام کرتے ہیں گنہگار اور بقدر ڈھیل دیتا ہے
انکو واسطے اسدن کے جو ٹکٹکی لگ جاویگی اسدن آنکھوں کو یعنی مارے ڈر کے آنکھیں پتھرا جاوینگی قیامت کو مُھْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِھِمْ لَا
یَرْتَدُّ اِلَیْھِمْ طَرْفُھُمْ ج وَاَفْئِدَتُھُمْ ھَوَآءٌ ۝ جن لوگوں کی ویسی آنکھیں ہونگی وہ دوڑے جاوینگے سر اٹھائے ہوئے اپنے اور پھر نہ پھریں گی
انکی طرف آنکھیں انکی اور دل انکا ہوگا خالی عقل اور ہوش سے یعنی مارے خوف کے اپنے تئیں کوئی نہ دیکھ سکیگا یعنی نہایت ڈر سے اپنے حال کی
خبر نہ رہے گی کسی کو اور عقل وشعور سب جاتا رہیگا وَاَنْذِرِ النَّاسَ یَوْمَ یَاْتِیْھِمُ الْعَذَابُ اور ڈرا اسکے رہنے والوں کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اس دن سے جس دن آویگا انپر عذاب فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَکَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ط پھر
کہیں گے جنہوں نے نہ مانا تھا کہنا پیغمبروں کا کہ اے پروردگار ہمارے ڈھیل دے ہمیں تھوڑے دنوں یعنی پھر ہمیں دنیا میں بھیج تاکہ قبول کریں ہم تیرا فرمانا
اور تابعداری کریں ہم پیغمبروں کی انکے جواب میں فرشتے کہیں گے کہ اَوَلَمْ تَکُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَکُمْ مِّنْ زَوَالٍ لا کیا نہ تھے تم
وہ جو قسمیں کھاتے تھے اس سے پہلے دنیا میں کہ تم ہمیشہ رہو گے اور نہوگا تمہیں فنا اور تمام ہو جانا یعنی تم وہی تو ہو جو قسمیں کھاتے تھے
کہ ہم کبھی مرینگے نہیں اور ہمیشہ اسی طرح رہیں گے وَّسَکَنْتُمْ فِیْ مَسٰکِنِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ اور رہتے تھے انکے گھروں میں جنہوں نے ظلم کیا
اپنے اوپر جیسے قوم عاد کی اور ثمود کی یعنی اس قوم کے مکانوں میں رہتے تھے اور تمہیں انکا احوال معلوم نہ تھا کہ جس سبب سے ان پر عذاب آیا تھا وہ بات
جان کر بھی تم ایمان نہ لائے تھے وَتَبَیَّنَ لَکُمْ کَیْفَ فَعَلْنَا بِھِمْ وَضَرَبْنَا لَکُمُ الْاَمْثَالَ ۝ اور بیان کیا تمہارے واسطے جو کیسا کیا ہم نے

بیشک انہوں یعنی پیغمبروں کو تمہارے پاس بھیجا ہمنے اور انہوں نے تمہارے آگے بیان کیا کہ تمسے آگے وہ لوگ تھے جن کے مکانوں میں تم اب رہتے ہو انہوں نے خدا اور پیغمبروں کا نہ مانا تھا اسواسطے ان پر عذاب آیا تھا تم ڈرو سو تمنے کہنا ان پیغمبروں کا نہ مانا اور ایمان نہ لائے تم وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ۭ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝ اور مکر وفن اور فریب کیا بے نہایت مکر انہوں نے اور خدا یتعالی کے پاس بدلہ ہے انکے فن فریب کا اور بیشک تھا فن فریب انکا حد سے زیادہ یہاں تک کہ اکھاڑ ڈالے پہاڑ کو فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ پھر مت پوچھ اور نہ جان تو خدا تعالے کو جو بدلے اور نہ کرے اپنے وعدے کو اپنے پیغمبروں سے یعنی خدا تعالے نے جو اپنے پیغمبروں سے وعدہ کیا ہے کہ تمہیں کافروں پر غالب کردیگا سو وہ وعدہ جھوٹا نہ ہوگا کہ بیشک خدا یتعالی زبردست ہے بدلہ لینے والا یعنی کچھ عاجز اور کمزور نہیں جو بدلہ نہ لے سکے خدا یتعالی بدلہ ضرور لیویگا يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ جس دن بدلی جائے گی زمین اور زمین سے اور آسمان بدلا جاے گا اور آسمان سے **فائدہ** کہتے ہیں کہ آسمانوں کی بہشت بنیگی اور زمین کی دوزخ بنے گی اور بعضے کہتے ہیں کہ زمین روپے کی اور آسمان سونے کے ہوویں گے اور ظاہر ہونگے یعنی اپنی اپنی گوروں سے نکلیں گے واسطے حساب دینے کے خدا تعالی زبردست کے آگے حاضر ہونگے وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝ اور دیکھے گا تو کافروں کو اور مشرکوں کو اس دن بندھے ہوئے اکٹھے طوق اور زنجیروں میں سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۝ اور پوشاک انکی ہوگی قطران ایک دوا کا نام ہے جسکا رنگ کالا ہے اور گرم بہت ہے اسقدر کہ لکڑی کو جلادیتی ہے بیمار اونٹوں کو لگاتے ہیں سو کافروں کی پوشاک قطران کی ہوئی اور ڈھانکے گی انکے منھوں کو آگ دوزخ کی لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ اور حاضر ہونگے سب قیامت کو کہ بدلہ دیوے خدا یتعالی انکو جیسے کچھ انہوں نے کام کئے ہیں بیشک خدا تعالے جلد حساب کرنیوالا ہے کہ ایک دن میں تمام خلقت کا حساب کریگا یعنی ایسا نہیں خدا یتعالی کہ ایک کے حساب لینے میں دوسرے کا حساب نہ لے سکیگا۔ جیسے آدمی بلکہ ایک حال میں اور ایک وقت میں سب کا حساب لیویگا هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ع یہ قرآن پہنچانا ہے آدمیوں کو تاکہ ڈریں لوگ اس سے اور جانیں وہ کہ خدا یتعالی ایک ہے نہیں کوئی اسکا شریک نہیں اور نصیحت پکڑیں قرآن شریف سے عقلمند اور برے کاموں کو چھوڑ دیں اور ڈریں خدا یتعالی کے عذاب سے اور اسکی مہربانی کے امیدوار رہیں۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً

الٓرٰ ان جدا جدا حرفوں کے معنوں میں تفسیر کرنے والوں نے کئی طرح کی بہت باتیں کہی ہیں ایک فرقہ عالموں کا کہتا ہے کہ ان حرفوں کے معنی میں بولنا بے ادبی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ہر حرف سے جدا اشارہ ہے جیسے کہ الف سے اشارہ ہے ساتھ نام اللہ تعالے کے اور لام سے اشارہ ہے حضرت جبرئیل ؑ کے نام سے اور رے سے اشارہ ہے ساتھ نام رسول اللہ کے یعنی اللہ تعالے کی طرف سے جبرئیل کے سبب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجیں تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ یہ آیتیں جو ہیں لکھی ہوئی اور قرآن روشن ہے

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ

بہت چاہینگے کافر ایک وقت کہ کیا اچھا ہوتا جو ہم مسلمان ہوتے سو وہ وقت وہ ہوگا جو مسلمان گنہگار دوزخ میں سے نکلکر بہشت میں آوینگے اور دروازے دوزخ کے بند ہو جاوینگے جو پھر اب وہاں سے کوئی نہ نکل سکیگا تب کافر ناامید ہو کر آرزو کرینگے اور پچھتاوینگے کہ ہم بھی اگر مسلمان ہوتے تو یہاں سے البتہ نکلتے اس عذاب سے چھوٹتے ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ چھوڑ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں کو کہ کھاویں نعمتیں اور فائدہ اٹھاویں دنیا کی دولت سے اور امید میں رہیں جو ہم اسی طرح ہمیشہ رہیں گے اس ذلت میں اسی حال میں چھوڑ پھر سویرے اور جلد جانیں گے اپنا حال جو کیا ہو گا پھر وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ اور نہیں

مار کھپایا ہمنے کسی شہر والوں کو مگر وقت انکے مار کھپانے کا مقرر تھا لکھا ہوا لوح محفوظ میں جو اسوقت سے مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا
يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝ نہ بڑھا کسی قوم کے ہلاک کا وقت اور نہ پیچھے رہا جو وقت لکھا تھا اسی وقت عذاب آیا ایک گھڑی کی بھی فرصت اور ڈھیل نہ ہوئی وَقَالُوْا
يٰاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝ اور کہا مکہ کے کافروں نے کہ اے وہ شخص جسکے اوپر اترتا ہے قرآن یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم تو جو کہتا ہے کہ مجھپر قرآن اترتا ہے خدا تعالی کی طرف سے بیشک تو دیوانہ ہے وہ باتیں دیوانگی سے کہتا ہے جو ہرگز یقین نہیں آتا اور کہتے ہیں لَوْمَا
تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ کیوں نہیں لے آتا ہے ہمارے پاس فرشتوں کو جو وہ آن کر ہم سے کہیں کہ پیغمبر سچا ہے اگر تو سچا ہے
تو فرشتوں کو لا کر انسے کہلا دے تب ہم جانیں کہ تو سچا ہے خدا تعالی ان کے جواب میں فرماتا ہے مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا
كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝ نہیں بھیجتے ہم فرشتوں کو ساتھ کام ٹھیک ہو چکنے کے یعنی جب وقت پورا ہو چکتا ہے اس عذاب کا یا موت
کا تب فرشتہ اترتا ہے پھر جب اتر چکتا ہے تب نہیں ہوتا راہ دیکھنے والا یعنی پھر ایک دم کی فرصت نہیں ہوتی اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ بیشک ہمنے اتارا ہے قرآن اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہم اسکے رکھوالے ہیں جو کوئی اسمیں کم زیادہ نہ کرسکے
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اور بیشک ہمنے بھیجا رسولوں کو تجھ سے پہلے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی قوموں کے
لوگوں میں وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور نہ آیا کوئی پیغمبر ان لوگوں میں مگر تھے وہ لوگ اس پیغمبر سے ٹھٹھے کرتے
یعنی سب پیغمبروں سے انکی قوم کے لوگوں نے ٹھٹھے اور مزاح اور بے ادبی کی اور ستایا ہے اور جھٹلایا ہے كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝
اسی طرح ہم ڈالتے ہیں کافروں کے دل میں جو پیغمبروں سے ایسا سلوک کریں کہ عذاب کے لائق ہوں اور عذاب کرنا ان پر ضرور ہو اور لازم ہو لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ایمان نہیں لاتے قرآن پر مکہ کے لوگ اور بیشک یہ ہو گئی ہے راہ اگلوں کی یعنی ان مکہ کے لوگوں کا
ایمان نہ لانا اور قرآن کو شعر اور قصہ کہنا یہ رسم اگلی قوموں کی ہے وہ اسی طرح کہتے تھے آخر کو ان پر عذاب آیا اسی طرح ان پر بھی عذاب آویگا
ف کہتے ہیں کہ بعضے مکہ کے لوگ کہتے تھے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں فرشتہ دکھلا دے آن کر کہے کہ یہ مقرر خدا تعالی کا بھیجا ہوا ہے تب
ہم جانیں تو سچا ہے سو خدا تعالی نے انکے جواب میں یہ آیت بھیجی وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝ اگر
کھولیں ہم مکہ کے لوگوں پر ایک دروازہ آسمان سے پھر ہو دیں سارا دن انکی نگاہ میں فرشتے آسمان میں چڑھتے اترتے تب بیحال
دیکھیں تو لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝ ہر طرح کہیں کہ سوا اسکے نہیں یعنی البتہ کہیں کہ البتہ مقرر نظر بندی ع ۱
کی ہماری آنکھوں کو یعنی جب آسمان کا دروازہ کھلیں اور کافر مکہ وہاں کا احوال نظر آوے تو حیران ہو کر کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نظر
بندی کی ہے بلکہ ہم ہیں جادو کئے ہوئے یعنی ہمپر ایسا جادو کرتا ہے جو ہمیں ایسا کچھ دکھائی دیتا ہے جو وہ در اصل نہیں وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا
وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ اور بیشک ہمنے پیدا کئے آسمان میں بارہ برج بارہ شکل کے اور جدا جدا ان برجوں کے خواص اور مزاج رکھے اور
خوبصورت بنایا ہمنے آسمان کو چاند سورج اور تاروں سے دیکھنے والوں کے واسطے جو دیکھیں اسے اور خدا تعالی کی قدرت پہچانیں وَحَفِظْنٰهَا
مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ اور بچا رکھا ہے آسمانوں کو ہر دیو نکالے ہوئے سے جو نہیں چڑھ سکتے اور وہاں کی خبر معلوم نہیں کر سکتے
یعنی وہ دیو جو نکال دیا ہے آسمان سے پھر وہ دیو آسمانوں میں ٹھہر نہیں سکتے اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ۝ لیکن وہ دیو
کہ چرا دیں باتیں فرشتوں کی آسمان کے پاس جا کر پھر آتا ہے انکے پیچھے انہیں جلانے انگارا چمکتا ہوا **نقل** ہے حضرت عبد اللہ بیٹے حضرت عباس
کے سے رضی اللہ تعالی عنہما کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے کے وقت سے حضرت عیسی علیہ السلام کے پیدا ہونیکے وقت تک دیو
آسمانوں میں جاتے تھے اور فرشتے جو لوح محفوظ میں کی لکھی ہوئی باتیں جو آپس میں کرتے تھے وہ باتیں دیو سنکر زمین پر آتے اور اپنے
دوست کاہنوں سے کہتے تھے پھر جب حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے تو دیو تین آسمانوں سے منع ہوئے پھر جب محمد المصطفی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تو سب آسمانوں کے جانے سے بند ہوئے اور انکے ہانکنے کیواسطے ایک تارا مقرر ہوا جو اس کا نام شہاب ثاقب ہے
تب سے کاہن جو غیب کی خبر دیتے تھے سو موقوف ہوئی وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۝

اور زمین کو کھینچا ہمنے یعنی پھیلایا زمین کو ہمنے پانی پر اور ڈالے ہمنے زمین میں پہاڑ بڑے اونچے اور مضبوط اور اُگایا ہمنے زمین میں ہر چیز کو تول کر یعنی اسکا قدر
سمجھ کر جتنا ضرور تھا اتنا پیدا کیا وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۝ اور بنایا ہمنے تمہارے واسطے آدمیوں زمین میں
اسباب عیش کا یعنی پوشاک اور نعمتیں سب طرح کی پیدا کی ہیں زمین میں سے خدا تعالیٰ نے آدمیوں کے واسطے اور اس کو پیدا کیا تمہارے
واسطے جو نہیں ہو تم اسے روزی دینے والے جیسے حیوان اونٹ گھوڑا بیل ہاتھی یا خدمتگار نوکر اور غلام یعنی سب کو روزی دینے والا خدا تعالیٰ ہے
پر سواری سے اور خدمتگار ہونے سے عزت دی ہے یعنے آدمیوں کو بعضے لوگوں پر وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ
مَّعْلُوْمٍ ۝ اور نہیں ہے کوئی چیز مگر ہمارے پاس ہے اسکا خزانہ یعنی سب چیز کا خزانہ ہمارے پاس ہے اور نہیں اتارتے اس چیز کو مگر جتنی چاہیے ہے اس سے
کم زیادہ نہیں بھیجتے موافق ضرورت کے بھیجتے ہیں وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ۝
اور بھیجی ہیں ہمنے بادلوں کی اٹھانے والیاں پھر اتارا یعنے بھیجا ہمنے آسمان کی طرف سے پانی پھر پلایا تمکو یعنی تمہارے کھیت اور باغوں کو پانی مینھ
کا پلایا ہمنے اور نہیں ہو تم رکھنے والے اس پانی کے یعنی مینھ کا خزانہ تمہارے اختیار میں نہیں کہ جب چاہو برساؤ اور جب چاہو موقوف کرو وَاِنَّا
لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ اور ہم ہی جان ڈالنے والے ہیں سب کے بدنوں میں اور مارتے بھی ہم ہی ہیں سب جینے والوں کو
اور ہم ہی وارث ہیں یعنی سب لوگ مال اور دولت چھوڑ کر مر جاوینگے خدا تعالےٰ کے سوا کوئی نہیں رہیگا وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ
مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ۝ اور بیشک ہمنے جانا ہے انکو جو تم میں سے آگے بڑھے ہیں دین میں یعنی جو مسلمان مر چکے ہیں اور بیشک جانا ہمنے
انکو بھی جو اب آگے پیدا ہونگے یعنی سب ہمیں معلوم ہے جو لوگ آگے پیدا ہو کر مر چکے اور وہ لوگ جو ابھی پیدا نہوئے خدا تعالیٰ کے آگے سب برابر
ہیں اور سب کا احوال جانتا ہے اور ہر ایک کو موافق اسکے کاموں کے بدلہ دیویگا وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ اور بیشک ع ۲
پروردگار تیرا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی اکٹھا کرے گا انکو جو آگے مر چکے اور وہ جو آگے پیدا ہونگے سب کو قیامت کے دن اٹھاویگا
اور سب سے حساب لیویگا اور بدلہ موافق انکے کاموں کے دیویگا بیشک خدا تعالیٰ مضبوط کام کرنیوالا ہے جاننے والا ہے سب چھپے ہوئے اور
کھلے ہوئے کاموں کا وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ اور بیشک پیدا کیا ہمنے آدمی یعنی آدم علیہ السلام
کو گارے سے سوکھے ہوئے ایسا کہ بجانے سے آواز نکلے گوندھی ہوئی کالی سڑی ہوئی مٹی سے یعنی خدا تعالےٰ نے سوکھی مٹی پر اول مینھ
برسایا جو وہ کیچڑ گارا ہوا اور مدت تک سڑا اور بو اٹھی اس میں پھر اپنی قدرت سے حضرت آدم کا پتلا بنایا پھر وہ دھوپ میں ایسا سوکھا جو
اگر اسے ہاتھ سے بجائیں تو آواز نکلے وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝ اور جان کو پیدا کیا ہمنے پہلے آدم علیہ السلام سے جان نام ہے
اسکا جو سب جن اسکی اولاد ہیں اسے پیدا کیا ہمنے آگ بغیر دھوئیں کی سے سموم ایک لُو کو کہتے ہیں جو نہایت گرم ہوا چلتی ہے بہت گرمی کے موسم
میں وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ اور یاد کر یعنی بیان کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب
فرمایا پروردگار تیرے نے سب فرشتوں کو کہ واسطے بادشاہت کرنیکے زمین پر میں پیدا کرنیوالا ہوں آدمی کو سوکھے گارے گلے ہوئے سے ایسا جو
بجانے سے آواز نکلے گوندھی ہوئی کالی سڑی ہوئی مٹی سے صلصال اسے کہتے ہیں کہ ایک چیز مٹی کی بنا کر سکھائی ایسی کہ اگر اسے ہاتھ ماریں
تو آواز نکلے اور حمأ اس مٹی کو کہتے ہیں جو تالاب یا حوض میں نیچے بیٹھکر سیاہ ہوتی ہے اور مسنون گندی سڑی ہوئی بدبودار مٹی کو کہتے ہیں سو
خدا تعالیٰ فرمایا ہے کہ ایسی مٹی سے آدم علیہ السلام کا پتلا بناؤں گا فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ پھر
جب وہ بن کر تیار ہوگا تب پھونکونگا میں پیدا کی ہوئی جان اس میں جان کے پھونکنے سے وہ جی اٹھے گا تب پھر گر پڑو تم اے فرشتو سب اُسے سجدہ
کرنے کو پھر خدا تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اپنی قدرت سے اور جان انکے بدن میں پھونکی اور زندہ ہوئے تب فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ
كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ پھر سجدہ کیا سب فرشتوں نے مگر ایک ابلیس نے نہ کیا اور نہ مانا وہ کہ
ہو تا سجدہ کرنیوالوں کے ساتھ یعنی شیطان نے حضرت آدم ؑ کو سجدہ نہ کیا تکبر سے تب قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝
فرمایا خدا تعالےٰ نے کہ اے ابلیس کیا تھا تجھے یعنی کس سبب سے تو نہوا سجدہ کرنیوالوں کا شریک یعنی فرشتوں نے سجدہ کیا تو نے کیوں نہ کیا قَالَ لَمْ

لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ کہا ابلیس نے نہیں ہیں کہ سجدہ کروں میں آدم کو جو بنایا ہے تونے اسے سوکھی گارا کی ہی سڑی مٹی سے یعنی ایسی گندی بد بو مٹی سے اسے بنایا ہے اور میں ستھری پاکیزہ آگ کا بنا ہوا ہوں یہ کیونکر ہو کہ بہتر بد تر کے آگے عاجزی کرے شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کا ظاہر دیکھا اور انکے باطن سے بے خبر رہا اور نہ جانا کہ خاک میں لعل چھپا ہے خدا ے تعالےٰ کو یہ ابلیس کی بات تکبری کی لگی اور قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۙ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ فرمایا کہ دور ہو اور نکل آسمان سے یا بہشت میں سے جو تیرے رہنے کا مکان ہے پھر بیشک تو نکلا ہوا ہے اور بے عزت اور بے آبرو کیا ہوا ہے تو اور بیشک تجھپر پھٹکار ہے انصاف ہونے کے دن تک یعنی قیامت تک تجھسے خوش نہونگا اور بعد قیامت کے بھی نہایت عذاب کرونگا تجھپر قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ کہا ابلیس نے کہ اے پروردگار میرے مجھے ڈھیل اور فرصت دے اس دن تک جس دن سب مردے جی اٹھیں گے یعنی قیامت تک مجھے جیتا رکھ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۙ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ فرمایا خدا تعالیٰ نے کہ پھر بیشک تجھے اے ابلیس ڈھیل دی اس دن مقرر کئے ہوئے تک یعنی اسدن تک کہ جسدن سب خلقت مریگی سو وہ پہلی بار صور پھونکیں گے جو سب مریں گے تب شیطان بھی مرے گا پھر چالیس برس کے بعد پھر صور پھونکیں گے جب سب مردے قبروں سے یکبارگی اٹھیں گے یہ چالیس برس تک شیطان مرا ہوا رہے گا پھر جی اٹھکر ہمیشہ دوزخ میں عذاب پاتا رہے گا جب یہ بات شیطان نے سنی تب قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ کہا ابلیس نے اے پروردگار میرے قسم کھاتا ہوں میں اسکی جو بہکایا تونے مجھے ہر طرح خوبصورت کرکے لاؤنگا میں آدمیوں کو واسطے گناہ کے زمین میں اور ہر طرح بہکاؤں گا میں ان سب آدمیوں کو جتنی اولاد آدم علیہ السلام کی ہے سب کو بہکاؤں گا اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ مگر ان میں سے جو تیرے بندے بندگی کرتے ہیں تیری محبت سے اور کسی کو کسی طرح تیرا شریک نہیں کرتے ان لوگوں کو میں نہیں بہکا سکنے کا قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ۝ فرمایا خدا تعالیٰ نے کہ یہ اخلاص ایمان میں اور محبت سے بندگی کرنا راہ سیدھی ہے میری طرف جو جلد میرے پاس پہنچتے ہیں اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ بیشک بندے اخلاص کرنیوالے پر نہیں چلیگا تیرا زور اور انکو تو سیدھی راہ سے نہیں پھیر سکنے کا مگر وہ جو تیری تابعداری کرینگے راہ بھولے ہوؤں سے ان لوگوں پر تیرا زور چلیگا یعنی جو لوگ کہ راہ بھولے ہوئے ہیں اور ایمان نہیں لاتے وہی تیری تابعداری کرینگے وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ بیشک دوزخ کا وعدہ ہے ان سب کا یعنی جو لوگ تیرا کہا مانیں گے انکو وعدہ دیا ہے دوزخ میں ڈالنے کا ان سب کو دوزخ میں ڈالیں گے اور لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ۝ ۳ ع ۳ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝ دوزخ کے سات دروازے ہیں واسطے ہر دروازے کے ان گمراہوں سے جنہوں نے کہا تیرا مانا حصہ ہے بانٹا ہوا دوزخ کے سات طبق ہیں یعنے ہر ایک کے اوپر دوسرا سب سے اوپر جو ہے اسکا نام جہنم ہے وہ جگہ مسلمان گنہگاروں کی ہے دوسرے کا نام لظی ہے وہ جگہ نصاریٰ کی ہے تیسرے کا نام حطمہ ہے وہ جگہ یہودیوں کی ہے چوتھے کا نام سعیر ہے وہ مکان ان لوگوں کا ہے جو چاند سورج تاروں کو پوجتے ہیں پانچویں کا نام سقر ہے وہ جگہ آگ کے پوجنے والوں کی ہے چھٹے کا نام جحیم ہے وہ مکان کافروں کے رہنے کا ہے ساتویں جو سب سے نیچے ہے اسکا نام ہاویہ ہے وہ جگہ منافقوں کی ہے اور ان دوزخوں کے نام اور بھی ہیں جیسے زمہریر اور حامیہ اور اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ بیشک خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے والے شیطان کے مکر سے بچنے والے باغوں میں اور بہتی ندیوں میں رہیں گے اور فرشتے کہیں گے انکو کہ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝ اندر آؤ ان ہی باغوں میں خیر و عافیت سے بے غم امن میں رہو سب آفتوں سے وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ اور نکالیں گے ہم بہشتیوں کے دلوں سے خفگی اور بیر آپس میں کا جو دنیا میں ہو گیا تھا یعنی اگر کسی دو مسلمانوں کو دنیا میں کسی سبب آپس میں خفگی اور دشمنی ہو گئی ہوگی تو خدا تعالےٰ ان دونوں کے دل سے دور کریگا دونوں کے دل صاف ہونگے گویا کہ آپس میں دو بھائی پیارے ہوں جیسے کہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ ہم اور طلحہ اور زبیر بھی اسی طرح بہشت میں ہونگے اور وہ بہشتی محبت اور پیار سے روبرو ایک دوسرے کے بیٹھیں گے جڑاؤ تختوں پر بادشاہوں کی طرح لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝ نہ پہنچے گی بہشتیوں کو کچھ محنت اور نہ دکھ اور نہ وہاں سے نکالے جاویں گے

یعنی کوئی انہیں بہشت سے نہ نکالے گا اور نہ کچھ کسی طرح کی مصیبت ہوگی اور غم مطلق نہوگا بہشت میں رہنے والونکو نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ خبردے اے محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم بندوں میرے کو کہ بیشک ہم بخشنے والے ہیں اسکو جو گناہ اپنے بخشواوے ہمسے رحم کرنیوالے ہیں میں جو کوئی توبہ کرے اپنے گناہوں سے اور پھر گناہ نہ کرے وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ اور وہ بھی خبردے کہ عذاب گنہگاروں پر جو توبہ نہ کریں اور گناہ نہ بخشوائیں انپر وہ عذاب میری دوزخ کا بڑا دکھ دینے والا ہے وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ۝ اور خبردے اے محمد صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم میرے بندوں کو ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کی جو وہ کئی فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ آئے تھے جب وہ فرشتے گھر کے اندر آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روبرو آئے پھر کہا ان فرشتوں نے السلام علیک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب سلام علیک کا دیا اور کہا کہ میں ڈرتا ہوں تم سے جو تم یکایک بن پوچھے گھر میں چلے آئے ہو قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ کہا ان فرشتوں نے کہ مت ڈر اے ابراہیم بیشک ہم خوشخبری لاتے ہیں تجھے ایک بیٹے عقلمند کی خدائے تعالے کے سے یعنے تیرے گھر بی بی سائرہؓ سے ایک بیٹا پیدا ہوگا عقلمند اور حضرت اسحاق اسکا نام ہے قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓي اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ۝ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ اے خوشخبری دیتے ہو تم مجھے اسپر کہ گھیرا مجھے بڑھاپے نے نہایت اب کیا میں جوان ہونگا یا ایسے ہی بڑھاپے میں میرے بیٹا ہوگا پھر کس طرح کی خوشخبری دیتے ہو تم مجھے قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ۝ کہا فرشتوں نے ہم خوشخبری دیتے ہیں تجھکو اے ابراہیم علیہ السلام سچی پھر مت رہ تو ناامید تجھے اس بڑھاپے میں خدائے تعالی بیٹا دیویگا یہ بات اس کے آگے کچھ مشکل نہیں قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّاۗلُّوْنَ ۝ کہا ابراہیم علیہ السلام نے میں ناامید نہیں ہوں خدائے تعالے کی رحمت اور انعام سے اور کون ناامید ہوتا ہے خدائے تعالی کی بخشش سے مگر گمراہ وہ لوگ جو نہیں سمجھتے خدائے تعالے کو وہ کیسا بخشش کرنے والا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دل میں سوچ کیا کہ یہ کئی فرشتے ہیں اس خوشخبری دینے کو ایک فرشتہ بہت تھا شاید کچھ اور بھی کام ہوگا یہ سمجھ کر قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پھر کس کام کو آئے ہو تم اے فرشتو بھیجے ہوئے یعنے تمہیں کس کام کیواسطے بھیجا ہے خدائے تعالے نے زمین پر قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝ کہا فرشتوں نے کہ ہم بھیجے ہوئے ہیں طرف ایک قوم کافروں کے جو انہیں برباد کرینگے سب کو اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ لیکن حضرت لوط علیہ السلام کے لوگ جو بیشک ہم بچالیں گے انکو خدا تعالی کے حکم سے پر ایک عورت انکی حضرت لوطؑ کی جو خدا تعالی فرمایا ہے کہ مقرر کیا ہمنے کہ وہ عورت ہوگی پیچھے رہے ہوؤں سے شہر میں عذاب ہونیکے واسطے یعنی اس عورت پر بھی عذاب ہوگا سب کافروں کے شامل جو وہ کافرہ تھی اور حضرت لوط علیہ السلام کے کہنے سے باہر تھی یہ باتیں کرکے فرشتے حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے رخصت ہوئے فَلَمَّا جَاۗءَ اٰلَ لُوْطِۨ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ پھر جب آئے وہ فرشتے حضرت لوطؑ نبی کے لوگوں میں یعنی گھر میں آئے بھیجے ہوئے خدائے تعالے کے قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ کہا حضرت لوطؑ نبی علیہ السلام نے ان فرشتوں کو کہ بیشک تم ہو لوگ انجان اور غیر یعنی تم نہ اس شہر کے رہنے والے ہو اور نہ مسافر معلوم ہوتے ہو قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝ کہا ان فرشتوں نے کہ ہم غیر اور انجان نہیں ہیں بلکہ آئے ہیں ہم تیرے پاس وہ چیز لیکر جو تھی تیری قوم اس چیز سے شک میں یعنی ہم عذاب لیکر آئے ہیں جو اس شہر کے لوگوں کو یقین نہ تھا کہ عذاب آویگا وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ اور لائے ہیں ہم تیرے پاس سچی بات کو یعنی عذاب ان پر درست آیا ہے اور سچے ہیں اس بات میں فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ۝ پھر باہر لیجا اے لوط نبی اس شہر سے اپنے لوگوں کو تھوڑی رات گئے اور تو بھی جا انکے پیچھے جلد تو جلدی سے نکل جاویں اس شہر سے اور چاہئے کہ پیچھا پھر کر نہ دیکھیں اُن میں سے کوئی اور جاؤ تم سب ملک جہاں جانیکا حکم ہے تمہیں یعنی شام میں یا مصر میں جاؤ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَاۗءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ۝ اور کہلا بھیجی ہمنے لوط علیہ السلام کی طرف یہ بات کہ جڑ سے اکھیڑ دینگے یہ لوگ یعنی تیری قوم کی جڑ بنیاد کٹے گی صبح ہونے کے وقت جو انسے کوئی نہ بچے گا **ف** کہتے ہیں کہ جب فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر میں آئے تو انکی بی بی نے جو کافرہ تھی اس نے دیکھا کہ کئی شخص خوبصورت

وقف لازم

ربع

مہمان آئے ہیں جلدی جاکر لوگوں کو خبر کر دی لوگ یہ بات سنکر وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ اور آئے لوگ شہر کے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر میں خوشیاں کرتے ہوئے آپس میں کہ چلو ان خوبصورت مہمانوں سے وہی بدکام کریں جو انکی عادت تھی قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۝ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ۝ کہا حضرت لوط علیہ السلام نے ان لوگوں کو کہ یہ میرے مہمان ہیں مجھے فضیحت نہ کرو ان کو چھیڑ کر اور ڈرو خدا تعالے سے برا کام کرنے میں اور مجھے بے آبرو نہ کرو انکے سامنے قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ کہا ان لوگوں نے حکومت سے کہ ہمنے تجھے منع نہیں کیا یعنی تجھے کئی بار منع کیا ہے کہ حمایت نہ کیا کر تو لوگوں کی تجھے کیا ہمارا جی چاہیے گا سو کرینگے پھر قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ کہا حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کو کہ یہ میری بیٹیاں ہیں ان سے تمہارا نکاح کئے دیتا ہوں اگر ہو تم نکاح کرنیوالے یعنی ان مہمانوں کے بدلے اپنی بیٹیاں دیتا ہوں اگر تم قبول کرو اب خدا تعالی اپنے دوست محمد صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے اس طرح فرماتا ہے کہ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ قسم ہے مجھے تیری بزرگی کی اے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کہ لوط نبی علیہ السلام کی قوم بیچ اپنی مستی اور گمراہی کے حیران اور بہک رہی تھی حضرت لوطؑ کی بات ذرا نہ سنی اور اپنی اس بدفعلی پر مضبوط تھے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دیکھا کہ حضرت لوطؑ بہتیرا منت کرکے سمجھاتے تھے اور وہ لوگ اپنی شرارت کو نہیں چھوڑتے تب ایک اشارہ انکی آنکھوں کی طرف کیا وہ سب اندھے ہو گئے اور کہا لوطؑ تو جادوگر اپنے گھر میں بلاتا ہے دیکھ تو صبح ہم تیرا حال کیا کرینگے ہم یہ کہکر سب گئے تب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت لوطؑ نبی سے کہا کہ اب تم اپنے لوگوں کو جو مسلمان ہیں ان سب کو لیکر اس شہر سے جلد جاؤ حضرت لوط علیہ السلام سب مسلمانوں کو اور اپنی بیٹیوں کو لیکر شہر سے باہر گئے اور بیٹیوں کی ماں انکے ساتھ نہ گئی جب یہ سب شہر سے دور جا چکے اور صبح کی روشنی شروع ہوئی تب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک آواز ماری فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ۝ پھر پکڑا اس شہر کے لوگوں کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اس چنگھاڑ نے سورج نکلنے کے وقت اور اٹھائی اس شہر کی ساری زمین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اور بہت اونچی کی فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ پھر کیا ہمنے یعنی ہمارے حکم سے جبرئیل نے کیا اوپر اس شہر کا نیچے یعنی الٹ دیا اور برسائے ہمنے ان لوگوں پر پتھر سے مٹی کے سخت جیسے اینٹیں پکتے ہیں ہر ایک ان پتھر پہ ہر ایک آدمی کا نام لکھا ہوا تھا یہ پتھر ان پر برسے جو اس شہر کے لوگ اور جگہ مسافر تھے غرض وہ سب ہلاک ہوئے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ۝ بیشک اس قوم کے اس طرح ہلاک کرنے میں ہر طرح نشانی ہے ہماری قدرت کی واسطے عقلمندوں کے جو بات کے بھید کو پہنچتے ہیں وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ۝ اور وہ شہر جسے الٹ کر سب اسکے رہنے والوں کو ہلاک کیا سر راہ پڑا ہے جو قافلے آنے جانے ہیں وہ نشانیاں ہلاک ہونیکی دیکھتے ہیں اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ بیشک اس بات میں نشانی ہے خدا تعالے کی قدرت کی ایمان لانیوالوں کے واسطے وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ۝ اور مقرر ایکہ کے رہنے والے ظلم کرنیوالے تھے **ف** ایکہ اس جنگل کو کہتے ہیں جس میں بہت درخت ہوں اور نزدیک اسی جنگل میں ایک بستی تھی اس بستی کے رہنے والوں کو اور مدین شہر کے رہنے والوں کے راہ بتانے کو خدا تعالی نے حضرت شعیب نبی علیہ السلام کو بھیجا تھا ان لوگوں نے اس نبی کا کہنا نہ مانا اور خدا تعالی کی نعمت کا شکر ادا نہ کیا سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ پھر بدلہ لیا ہے انسے اس ظلم اور ناشکری کا جو وہ کرتے تھے اور بیشک مدین اور ایکہ یہ دونوں بستیاں رستے میں ہیں آگے صریحا سب قافلے چلنے والوں کو نظر آتی ہیں وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور بیشک جھوٹا کیا حجر کے رہنے والوں نے پیغمبروں کو حجر ایک شہر کا نام تھا جو اس میں قوم ثمود رہتی تھی اس قوم میں خدا تعالی نے حضرت صالح نبی علیہ السلام کو بھیجا تھا سو انہوں نے اس نبی کو کہا کہ تو جھوٹا ہے وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝ اور دیں ہمنے یعنے دکھائیں ہمنے قوم ثمود کو نشانیاں اپنی قدرت کی یعنی انکے نبی صالح علیہ السلام سے معجزے دکھائے کہ اونٹنی پہاڑ میں سے نکلی اور پیدا ہوتے ہی بچہ جنی اور دودھ اتنا دیتی تھی کہ ساری اس قوم کو کفایت کرتا تھا یہ سب معجزے دیکھکر منہ پھیرنے والے تھے ایمان سے اور معجزے پر یقین نہ لاتے تھے اور وہ قوم ثمود ایسی زبردست تھی جو وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ۝ پہاڑوں کو تراش کر بناتے تھے اپنے گھر امن کے

ع ۵
وقف لازم

سب آفتوں سے نہ مینھ سے گرے نہ چور کہیں لے سکے یا ویسا پہاڑ کھود کر بناتے تھے اور بے غم ہوتے تھے کہ اب ہمپر عذاب آسکیگا یا پیغمبر کہتا ہے کہ تمپر عذاب آویگا اگر شاید سچ ہو تب بھی کچھ پرواہ نہیں ایسے گھر میں فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ۝ پھر پکڑا ان لوگوں کو صبح کے عذاب نے صبح ہونے کے وقت صیحہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آواز تھی غضب کی جو اس آواز کو سنکر قوم ثمود کی ہلاک ہوئی فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ پھر دور نہ کیا ان لوگوں سے عذاب کو اس چیز نے جو وہ اسے بناتے تھے یعنی وہ قوم ثمود جو تدبیریں کرتے اور گھر اپنے پہاڑوں کو کھود کر بناتے تھے مضبوط جو عذاب اب ہمپر نہ آسکے گا اور اپنی خاطر جمع کر رکھتے تھے کہ ہم اسی طرح ہمیشہ رہیں گے سو وہ انکے کچھ کام نہ آیا اور سب ہلاک ہوئے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ۝ اور نہیں پیدا کیا ہمنے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ کہ ان دونوں میں ہے مگر ساتھ حکمت کے یعنی ان سب کے پیدا کرنے میں حکمت ہے انکو ناحق اور عبث اور نکما نہیں پیدا کیا اور بیشک قیامت آنے والی ہے جو اسدن خداتعالیٰ سب کو جلاویگا اور ذرہ ذرہ سب سے حساب لیکر موافق انکے کاموں کے بدلہ دیوے گا پھر چھوڑ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں کو جو تجھکو نہیں مانتے اور ستاتے ہیں اچھی طرح چھوڑنا یعنی یہ جو بے ادبی کرتے ہیں اور دکھ دیتے ہیں صبر کر اور بخش دے اور معاف کر اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ بیشک پروردگار تیرا وہی سب کا پیدا کرنے والا ہے جاننے والا سب کے احوال کا کہتے ہیں مکے کے کافروں سرداروں دولتمندوں کے سات قافلے ایک دن داخل ہوئے تھے بھرے ہوئے مال سے طرح طرح کے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں خیال آیا یا بعضے اصحابوں کے جی میں آیا کہ مسلمان کیسی مصیبت میں ہیں اور کافروں کو ایسی دولت دی ہے خداتعالیٰ نے یہ آیت بھیجکر اپنے دوست کی تسلی کی وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝ بیشک دین ہمنے تجھکو سات آیتیں جو سورہ فاتحہ ہے یا سات سورے اول قرآن کے یا سات سورہ حم اور قرآن بھیجا تیرے پاس بہت بزرگ جو اس کی بڑائی خدائے تعالیٰ کے نزدیک بہت ہے اور یہ بہت بہتر ہے ان سات قافلوں سے وال کے لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور مت پھیر تو اپنی دونوں آنکھوں کو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف جو فائدہ اور عیش دیا ہے ہمنے اور طرح طرح کی خوبیاں لوگوں کو یعنی یہود اور نصاریٰ اور کافروں کو جو جمعیت دی ہے ہمنے تو انکی طرف خیال نہ کر جو وہ عیش کئی دن کی ہے ان پاس رہنے کی نہیں اور غم نہ کھا غریب مفلس مسلمانوں کا جو وہ دکھ میں ہیں اور اپنے بازؤں کو نیچا کر یعنی تواضع اور مہربانی کر مسلمانوں سے وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ۝ اور کہہ لوگوں سے کہ میں بیشک ڈرنے والا ہوں کھلا ہوا صریحا جو پکار کر سب کو کہتا ہوں کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی ایمان نہ لاویگا اسپر عذاب بھیجوں گا كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ۝ جیسے کہ اتارا ہمنے عذاب بانٹنے والوں حصہ کرنے والوں پر وہ حصہ کرنے والے جنہوں نے بنایا قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے یعنی قرآن پہ کس کس طرح طعنہ کرتے ہیں جو شعر و قصہ و جادو کہتے ہیں اور آپس میں ٹھٹھے اور مزاح سے کہتے ہیں سورہ بقرہ یعنی بیل اس کے حصے میں ہے اور سورہ عنکبوت یعنی مکڑی اس کا حصہ ہے اور سورہ مائدہ یعنی خوان کھانے کا اس کا حصہ ہے ایسی طرح جو مزا میں اور طعنہ مارتے تھے انپر مقرر عذاب آیا ہے فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ پھر قسم ہے تیرے پروردگار کی یعنی خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ قسم مجھے کہ مقرر پوچھیں گے ہم ان سب لوگوں سے ان چیزوں کو جو یہ کرتے تھے دنیا میں الربع **ف** کہتے ہیں کہ اول جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبری ہوئی تھی تو چھپکے اور چھپے لوگوں سے ان چیزوں کو جو یہ کہتے تھے کہ خداتعالیٰ ایک ہے اسی پر ایمان لاؤ اور بتوں کا پوجنا چھوڑ دو اور جب تین برس اس طرح گذرے تب حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے کہ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ پھر ظاہر کر اور کھول کر کہہ اس چیز کو جو تجھے حکم ہوا ہے یعنی پکار کے سب کے روبرو بے ڈر ہو کر کہہ کہ ایمان لاؤ خدائے تعالیٰ وحدہ لاشریک پر یہ کہو اور منہ پھیر مشرکوں کے اخلاص اور حجاب سے یعنی جو لوگ کہ خدائے تعالیٰ کے شریک کرتے ہیں ان سے بیزار ہو **ف** کہتے ہیں کہ پانچ شخص عاقل وائل کا بیٹا حارث قیس کا بیٹا اسود عبد یغوث کا بیٹا ولید مغیرہ کا بیٹا اسود بیٹا مطلب کا مطلب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا تھے یہ پانچوں اشراف تھے مکے کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت دکھ دیتے تھے اور جہاں ملتے تھے مسخری اور ٹھٹھا کرکے

آزردہ دل کرتے تھے ایک دن حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبۃ اللہ کی زیارت کو تشریف لیگئے تھے وہ پانچوں شخص بھی آئے اور جان کی عادت
تھی ستانے کی کرنے لگے اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یارسول اللہ مجھے حکم الٰہی ہوا ہے کہ ان پانچوں کا دکھ دینا تجھ سے دور کروں
یہ کہا اور ان پانچوں کیطرف اشارہ کیا تھوڑے دنوں میں وہ پانچوں شخص ہلاک ہوئے اور یہ آیت اتری اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ
يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ بیشک ہمنے دور کیا تجھ سے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ستانا اور دکھ دینا ٹھٹھا
مسخری کرنے والوں کا وہ لوگ کہ بناتے ہیں خدائے تعالے کے ساتھ اور کسی خدا اپنی خوشی سے پھر جلد جانیں گے آخر کو کہ ہم کیا سمجھتے تھے اور کیا
کرتے تھے اور دراصل کیا ہے وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۙ اور بیشک ہم جانتے ہیں تیرا سینہ تنگ ہوتا ہے ان باتوں سے
جو یہ کافر اور مشرک کہتے ہیں یعنی یہ لوگ جو تجھ سے مسخری کرتے ہیں اور ٹھٹھے سے دکھ دیتے ہیں اور تو آزردہ دل اور خفا ہوتا ہے خدا یتعالی کو سب
معلوم ہے ان کو اس کا بدلہ دیویگا خاطر جمع رکھ اور صبر کر فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۙ پھر ستھرائی سے یاد کر خدا یتعالی کو ساتھ
تعریف کے جو پروردگار تیرا ہے یعنی کہہ سبحان اللہ وبحمدہ اور ہو نماز پڑھنے والا اور سجدہ کرنے والا وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ع اور بندگی
کر اپنے پروردگار کی جب تک پاس آوے تیرے موت یعنی جب تک کہ جیتا رہے بندگی خدائے تعالے کی کیا کر دل اور جان سے۔

سورۃ النحل مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مائۃ وثمان وعشرون اٰیۃ

کہتے ہیں کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو ڈراتے کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب ہوگا تب کافر کہتے کہ ہم ایسی باتوں کو نہیں
مانتے اگر تو سچا ہے تو بھلا اس عذاب کو لا کہاں ہے بھلا دیکھیں تو اور اگر شاید عذاب آوے بھی تو یہ بت اس سے چھڑا لیویں گے اور عذاب کو ہم سے
دور کریں گے سو خدائے تعالے فرماتا ہے اَتٰٓى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ۭ آیا نزدیک حکم خدائے تعالی کا پھر جلدی مت کرو اس کے آنے کی یعنے
جلدی نہ کرو آتا ہے شتابی وقت عذاب کے آنے کا اور سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ پاک ہے خدا یتعالی سب عیبوں اور نقصانوں سے
اور بہت بلند ہے شان اس کی اس چیز سے جو یہ لوگ اسکے ساتھ شریک سمجھتے ہیں یعنی ذات خدائے تعالی ایسا نہیں جو اسکا شریک ہو سکے اور وہ ایسا
رمی نہیں کہ جو وہ چاہے سو نہ ہو سکے یعنی ایسا نہیں جو اسکے عذاب کو کوئی پھیر سکے کسی طرح یا اسکی برابری کرے شریک بن کر کسی چیز میں يُنَزِّلُ
الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَاۤءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اتارتا ہے خدائے تعالے فرشتوں کو سمیت قرآن کے آیتوں کو اپنے حکم سے جون سے
اپنے بندوں پر چاہتا ہے اور جسے اس لائق جانتا ہے یعنی خدا یتعالی مختار ہے جسے اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اسے پیغمبری دیتا ہے
اور اس پاس فرشتے کو وحی لیکر بھیجتا ہے اور پیغمبروں کو فرشتوں کے ہاتھ یہ کہلا بھیجتا ہے کہ تم اے پیغمبر اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا الربع
فَاتَّقُوْنِ ۝ ڈراؤ اور خبر کرو لوگوں کو اور جتاؤ اس بات سے کہ خدا یتعالی تم کو کہتا ہے کہ نہیں ہے کوئی خدا بندگی کرنے کے لائق مگر ہم ہیں ایسے
کہ ہماری بندگی کرو اور ڈرو مجھی سے کہ پیدا کرنے والا اور پالنے والا اور روزی دینے والا سب کا میں ہوں اور ہمنے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِالْحَقِّ ۭ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو سچ اور درست یعنی بیشک خدا یتعالی ہی نے پیدا کیا ہے ان کو بہت بلند ہے شان
اور ذات اسکی اس چیز سے جو یہ لوگ اسکے ساتھ شریک کرتے ہیں کسی کو یعنی خدا یتعالی ایسا ہے جو یہ پیدا کرتا آسمانوں اور زمین کا نمونہ ہے
اسکی قدرت کا کوئی ایسا کچھ پیدا کر سکتا نہیں جو شریک ہو سکے کوئی اسکا اور خدائے تعالی نے خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ
خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ پیدا کیا آدمی کو ایک بوند سے جو کچھ اسے ہوش و حواس صورت شکل نہ تھی جب پیدا ہوا اور بڑا ہوا اور عقل و شعور دیا خدائے
تعالے نے اسکو تب جھگڑنے لگا صریحاً ف کہتے ہیں کہ یہ آیت ابی خلف کے بیٹے کے حق میں ہے جو وہ جھگڑتا تھا اس بات پر کہ ایک دن پرانی گلی
ہوئی ایک ہڈی لے آیا اور ہاتھ میں مل کر باریک کر کے پھونک سے اڑا دی اور کہا کہ اسے کون پھر جلاویگا سو خدائے تعالے فرماتا ہے
کہ اپنے میں غور کر کے نہیں دیکھتا جو کس چیز سے بنا ہے اور وہ دھیان نہیں کرتا کہ جسنے اس طرح مجھے پیدا کیا ہے اسکے نزدیک گلی ہوئی ہڈیوں سے
پھر آدمی بنانا اور جلانا کیا مشکل ہے خدا یتعالی کی قدرت دیکھو کہ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝

اور چارپاؤں کو پیدا کیا تمہارے واسطے جیسے اونٹ گھوڑا گائے بکری دنبے جو ان میں جاڑے کی پوشاک ہے انکی پشم اور اون سے جیسے
کمبل لوئی شال وغیرہ اور نفع ہے تم کو سواری کا اور سوداگری کا اور بچہ ہونے کا ان سے اور ان حیوانوں سے بعضوں کو کھاتے ہو جیسے دودھ گھی
ملائی چربی اور گوشت وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ۝ اور واسطے تمہارے ان جانوروں میں خوبی اور بناؤ ہے
اور عزت ہے وقت جنگل سے آنے کے گھروں میں اور اس وقت جو گھر سے نکل کر چرنے کو جاتے ہیں جنگل میں تو دونوں وقت تمہارے گھر
کی آرائش اور خوبی ہے وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ اور جو وہ چوپائے
اٹھا لیجاتے ہیں تمہارا بوجھ بھاری یا تمہیں اوپر سوار کر کے لے جاتے ہیں ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف جو تم نہیں پہنچ سکتے یا نہیں پہنچا سکتے
اس بوجھ کو مگر ساتھ محنت بدن کے جو اگر سر پر اٹھا لیجاؤ پھر دیکھو تو یہ کیا بڑا احسان اور نعمت دی ہے بیشک پروردگار تمہارا ہر طرح مہربان ہے
بخشش کرنے والا وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ اور گھوڑے اور خچریں اور گدھے پیدا کئے ہیں تمہارے
آرام کو جو ان پر سواری کرتے ہو تم اور آرائش کرتے ہو تم انسے اپنی اور پیدا کرتا ہے خدا تعالیٰ ان چیزوں کو جو تم نہیں جانتے یعنی بے نہایت
ع اور بیشمار خلقت ہے خدا تعالیٰ کی وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ اور خدائے تعالیٰ کی
طرف سیدھی دین اسلام کی ہے اور راہ اور بھی ہے ٹیڑھی جو لوگ سوائے دین اسلام کے راہ چلتے ہیں اور اگر چاہتا خدا تعالیٰ
تو راہ سیدھی دین اسلام کی دکھاتا سب کو هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ۝ خدائے
تعالیٰ وہ ہے جسنے نیچے بھیجا آسمان سے یا بدلی سے پانی واسطے تمہارے جو تم اس سے پیتے ہو اور اسی مینھ کے پانی سے پیدا ہوتے ہیں
درخت اور سب طرح کی گھاس زمین میں اس گھاس میں چراتے ہو اپنے جانوروں کو يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ
وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ اگاتا ہے خدائے تعالیٰ تمہارے واسطے اس مینھ کے
پانی سے کھیت اناج کے اور درخت زیتون کے اور درخت کھجوروں کے اور انگوروں کے اور سب طرح کے میوے جو دنیا میں پیدا ہوتے ہیں بیشک
ان چیزوں کے پیدا کرنے میں ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے سمجھنے والوں کے جو غور کرتے ہیں وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ اور تابعدار کیا تمہارے واسطے رات اور
دن کو اور سورج اور چاند اور تاروں کو تابعدار کرنا جیسے چاہتا ہے خدائے تعالیٰ نے اپنے حکم سے تمہارے فائدے اور آرام کو بیشک ان باتوں
میں ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے عقلمند لوگوں کے وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝ اور وہ چیزیں جو پیدا کیں زمین میں تمہارے واسطے ہر طرح اور ہر رنگ کی پوشاک اور لباس سے اور
کھانے کی چیزوں سے یعنے طرح طرح کے اناج اور ہر رنگ کے پہننے کی چیزیں زمین سے پیدا کیں بیشک ان چیزوں کے پیدا کرنے میں
ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے ذکر کرنے والے لوگوں کے وہ لوگ کہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا مذکور کرتے ہیں وَهُوَ الَّذِي
سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ۖ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ اور وہ ہے خدائے تعالیٰ جسنے اختیار میں کر دیا دریاؤں کو جو اس میں سے شکار کر کے کھاؤ تم گوشت تازہ یعنی مچھلیاں شکار
کر کے کھاؤ اور غوطہ لگا کر نکالو دریا میں سے گہنا جو پہنو تم یعنی موتی اور مونگا دریا میں سے نکال کر گہنا بنا کر اپنی عورتوں کو پہناؤ اور دیکھتا ہے تو اے دیکھنے
والے کشتیوں کو چلتے پھاڑتے پانی کو دریاؤں میں اور اختیار میں کر دیا کہ ڈھونڈھو کشتی پر چڑھ کر خدائے تعالیٰ کے فضل سے نفع سوداگری سے
اور یہ سب چیزیں اس واسطے پیدا کر دی ہیں کہ شاید تم شکر کرو خدائے تعالیٰ کی نعمتوں پر وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ
وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ اور ڈالے یا رکھے زمین میں پہاڑ بوجھے اور اونچے تو جھکے نہیں زمین تم سمیت اور پیدا
کیں زمین میں نہریں یعنی دریاؤں اور رستے پیدا کئے زمین میں شہر تک تو شاید کہ تم راہ پاؤ اپنے مطلب اور مدعا کی وَعَلَامَاتٍ ۚ
وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ۝ اور نشانیاں اور تارے ہیں جنسے یہ لوگ مسافری کی راہیں پہچانتے ہیں أَفَمَن يَخْلُقُ كَمَن لَّا

یَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اے کیا وہ شخص جو پیدا کرے اپنی قدرت سے اسکے مانند جو پیدا نہ کرے اے پھر کیا نہیں سمجھتے تم یعنی خداتعالےٰ نے
جسنے زمین آسمان دریا پہاڑ سب کچھ پیدا کیا ہے برابر ہے انکے جنکو تم خداتعالےٰ کا شریک کہتے ہو جو انہوں نے کچھ پیدا نہیں کیا اور نہ کچھ پیدا کر
سکتے ہیں اتنا نہیں سمجھتے کہ یہ کیونکر برابر اور شریک خداتعالیٰ کے ہو دیں وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
اور اگر چاہو تم کہ گنو تم نعمتیں خدائے تعالےٰ کی جو تمہیں دی ہیں اور اس کے احسانوں کا شمار کرو جو تم پر کئے ہیں تو نہ گن سکو گے تم ان نعمتوں کو بیشک
خدائے تعالےٰ بخشنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ اور خدائے تعالےٰ جانتا ہے جو تم چھپا رکھتے
ہو بھید اپنے دلوں میں اور جو وہ کھول کر سب کے روبرو رکھتے ہو دونوں کو خداتعالےٰ جانتا ہے وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا
يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اور جن کو پوجتے ہیں مکے کے لوگ سوائے خدائے تعالےٰ کے کوئی چیز نہیں پیدا کی اور نہیں پیدا کر سکتے کیونکر
پیدا کریں جو وہ آپ پیدا کئے ہوئے ہیں یعنی بنائے ہوئے ہیں یہ بت اور اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ مردے ۲ ع ۸
ہیں جیتے ہوئے نہیں ہیں اور نہیں جانتے کہ پھر کب جی اٹھیں گے یہ یا ان کے پوجنے والے کہتے ہیں کہ قیامت کیدن بتوں کو جاندار اٹھا دینگے
تو وہ اپنے پوجنے والوں کو جھٹلا دینگے اور بیزار ہونگے اور کہیں گے کہ ہمیں نہیں پوجتے تھے بلکہ اپنے دل کی خوشی کرتے تھے اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ پروردگار تمہارا سب کا ایک خداتعالیٰ ہے اکیلا پھر
وہ لوگ جو سچ نہیں جانتے دوسرے جہاں کو دل ان کا نہ ماننے والا ہے سچ کا اور جھوٹ کا جاننے والا ہے قیامت کا اور وہ آپ تکبر کرنے
والے ہیں لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ۝ ہر طرح سچ ہے وہ کہ خداتعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم
چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو بیشک خداتعالیٰ نہیں چاہتا تکبری کرنے والوں کو وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝
اور جب کہیں دولت اشراف تکبری کرنے والوں سے غریب اور تابعدار انکے یعنی غریب لوگ جب دولتمند کافروں سے پوچھیں کہ کیا بھیجا ہے تمہارے
پروردگار نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ بات مزاح اور تعرض سے پوچھیں تو وہ انکے جواب میں کہیں کہ بھیجا ہے قصہ اور گذرے ہوئے
لوگوں کا احوال یعنی کچھ نہیں بھیجا یہ کہکر ان غریبوں کو بدراہ کرتے تھے اور بہکاتے تھے اس واسطے جو ایمان نہ لاویں سو خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ
یہ ایسا کام جو انہوں نے کیا اس واسطے لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا
سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝ تو اٹھاویں بھاری بوجھ اپنے گناہوں کا سارا قیامت کے دن اور اٹھاویں کچھ بوجھ انکے گناہوں کا جن کو بہکایا انہوں ۳ ع ۹
نے بغیر سمجھے یعنی اپنے کفر کا عذاب تو سارا اٹھاوینگے اور کچھ انکے سبب بھی عذاب اٹھاوینگے جنکو بہکایا ہے یعنی دوہرا عذاب ہوگا بہکانے
والوں کو جانو اس بات کو کہ وہ بوجھ بہت برا ہے جو بہکانیوالے اٹھاتے ہیں قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ
عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ بیشک مکر کیا ان لوگوں نے جو تھے پہلے ان مکے کے لوگوں
سے یعنی اگلے پیغمبروں کی قوم نے پیغمبروں کو جھوٹا کیا اور طرح طرح سے دکھ دیا پھر آیا حکم خدائے تعالیٰ کے سے عذاب ان کی عمارتوں بنائی
ہد جو دیواروں کی یا ستونوں کی جڑ سے ویران ہوئیں پھر گریں ان دیواروں پر چھتیں گھروں کی یعنی پہلے دیواریں گریں انپر چھتیں گریں جو خوب بیان
ہوئے گھر ان کے اور آیا انپر عذاب اس جگہ سے جہاں سے انہیں خبر نہ تھی دنیا میں تو عذاب ایسے ہوئے انپر اور ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ
اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ پھر قیامت
کے دن خدائے تعالےٰ رسوا کرے گا انکو اور فرماویگا کہ کہاں ہیں وہ میرے شریک جو تم نے مقرر کئے تھے اور جھگڑتے تھے پیغمبروں سے ان کی
باتوں میں تم کہتے تھے یہ خدا کے شریک ہیں لاؤ تو وہ اب کہاں ہیں تب کہیں اسدن جن کو دیا ہے علم خداتعالیٰ نے یعنی پیغمبر یا فرشتے یا اولیا کہ بیشک
آج رسوائی ہے اور برا عذاب ہے کافروں پر اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ ۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وہ لوگ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے خدائے تعالیٰ کے حکم سے مرنے کے وقت وہ لوگ ظلم کرنے والے
تھے آپ اپنے اوپر جب موت کو دیکھا تو عاجزی لگے کرنے کہ ہم تو نہ تھے برے کام کرنے والے خدائے تعالےٰ فرماتا ہے۔

اسوقت کہ ہاں تم ظلم کرتے تھے جھوٹے ہو تم بیشک خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے تھے دنیا میں اب بہا بدلہ ملیگا تم کو جو ان کاموں کی سزا یہی
ہے کہ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ اندر جاؤ دوزخ کے دروازوں میں سے جو تمہارے واسطے کھلے ہوئے
ہیں ہمیشہ رہوگے اس میں تم پھر بہت بری جگہ ہے رہنے کی تکبر کرنے والوں کو دوزخ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ
اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اور جب کہیں ان لوگوں کو جو پرہیز کرتے ہیں شرک سے
یعنی مسلمانوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا نیچے بھیجا تمہارے پروردگار نے تو وہ مسلمان کہتے ہیں کہ نیکی اور بھلائی بھیجی خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے واسطے جو نیکی اور
بھلائی کرتے ہیں یعنی مومنوں کیواسطے بھیجا ہے قرآن کو جو وہ اسپر عمل کرتے ہیں اس دنیا میں بھلائی ہے اور ہر طرح دوسرے گھر میں جو آخرت ہے تو بہت ہی
بھلائی ہے اور بہت اچھی جگہ ہے پرہیز کرنے والوں کو شرک سے سو وہ بہشت ہے اور اسکی نعمتیں ہیں یعنی دنیا اچھی جگہ ہے اس واسطے کہ یہاں نیک
کام کرے تو اس جہان میں اسکا فائدہ پاوے اور وہ جگہ پرہیزگاروں کی جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا
مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ باغ ہیں ہمیشہ کے رہنے کو جو اندر آوینگے پرہیزگار ان باغوں میں جو بہتی ہیں وہاں بیٹھکوں کے
نیچے نہریں واسطے ان کے باغوں میں ہے جو کچھ چاہیں سب کچھ موجود ہے کسی چیز کی کمی نہیں ایسی نعمتیں بدلے میں دیتا ہے خدا تعالیٰ پرہیزگاروں کو جو
شرک سے بچے رہتے ہیں اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وہ لوگ جن
کی جان نکالتے ہیں فرشتے خدا تعالیٰ کے حکم سے وہ جانیں ستھری اور پاک ہیں ان کی عزت سے فرشتے کہتے ہیں کہ سلام تمپر اور داخل ہو تم بہشت
میں عیش کرو سبب ان کاموں کے جو تم دنیا میں کرتے تھے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ نہیں راہ دیکھتے یہ کافر مگر وہ کہ آویں فرشتے انکی جان لینے کو یا آوے
حکم تیرے پروردگار کا جو انکا کھوج مٹنے عذاب سے ایسے ہی کام کرتے تھے وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے سو وہ عذاب سے ہلاک ہوئے اور نہ ظلم کیا خدا تعالیٰ نے
انپر لیکن وہ آپ تھے جو ظلم کرتے تھے اپنے اوپر یعنی کفر اور شرک کرتے تھے اس سبب انپر عذاب آیا جو ان سے کوئی نہ بچا اور انکے عذاب کی نشانیاں
موجود ہیں فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ پھر پہنچی انکو برائی انکے کاموں کی جو کئے تھے انہوں نے ع
اور اترا انپر اور ملا ان سے وہ جس بات کا ٹھٹھا کرتے تھے یعنی وہ لوگ جو عذاب کے آنے کو سچ نہ جانتے تھے وہی عذاب انپر آیا جو وہ سب
ہلاک ہوئے وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ
شَيْءٍ ؕ اور وہ لوگ جو شریک مقرر کرتے ہیں خدائے تعالیٰ کے ساتھ کہتے ہیں کہ اگر چاہتا خدائے تعالیٰ تو نہ پوجتے ہم اور ہمارے باپ دادا بھی
کسی چیز کو سوائے خدا تعالیٰ کے اور نہ کسی چیز کو حرام ٹھہراتے بغیر اس کے حکم کے مشرکوں کا دستور تھا کہ اونٹ کے بچے بتوں کے نام پر چھوڑتے
ان پر نہ سواری کرتے اور نہ بوجھ لادتے اُن پر کبھی اور ان کا ذبح کرنا بھی حرام سمجھتے تو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھگڑنے کیوقت کہتے کہ ہم جو
بتوں کو پوجتے ہیں اور اونٹوں کو حرام جانتے ہیں یہ حکم خدا تعالیٰ کا ہے اگر خدائے تعالیٰ نہ چاہتا تو نہ کرتے ہم سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ
كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ ایسے کام کرتے تھے وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے انہوں نے
اپنے کاموں کی سزا پائی یہ بھی جیسا کچھ کرتے ہیں بدلہ اسکا پاوینگے پھر نہیں پیغمبروں پر مگر یہ کہ پہنچا دینا حکم خدا تعالیٰ کا کھول کر اور سمجھا کر اگر
کوئی مانے گا تو عذاب سے چھوٹے گا اور جو نہ مانے گا تو عذاب میں گرفتار ہوگا وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اور بیشک اٹھایا یا بھیجا ہمنے ہر قوم میں پیغمبر کو جیسے تجھے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قوم میں بھیجا اور فرمایا ہمنے پیغمبروں
کو جو کہیں لوگوں کو کہ کریں خدا تعالیٰ ہی کی بندگی اور پرہیز کرو اور دور رہو سب چیزوں سے جو سوائے خدا تعالیٰ کے پوجتے ہیں پھر ان لوگوں
سے کسی کو راہ دکھائی خدا تعالیٰ نے اور توفیق ایمان کی دی اور کوئی تھا ان لوگوں سے جو اس پر مقرر ٹھہرا گمراہ ہونا پھر
مسافری کرو ملکوں میں پھر دیکھو جو کیسا آخر کو حال ہوا جھوٹ جاننے والوں کا یعنی جو پیغمبروں کو جھوٹا کہتے تھے ان کا کیا حال ہوا آخر کو

نشانیاں انکی موجود ہیں جا کر دیکھو اِنْ تَحْرِصْ عَلٰی هُدٰهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ یُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ٥ اگر تو حرص کرے اور
کوشش کرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر اس کے جو راہ پاویں یہ مشرک دین اسلام کی پھر بیشک خدا تعالیٰ نہیں راہ دکھاتا اسکو جسکو گمراہ کرتا ہے
اور نہیں ہے انکا کوئی یار مدد کرنے والا **ف** کہتے ہیں کہ ایک مسلمان کا کچھ قرض ایک کافر کے اوپر آتا تھا ایک دن یہ مسلمان اپنا قرض مانگنے آیا اور
باتوں میں کسی بات پر مسلمان نے کہا کہ قسم ہے مجھے اس خدا تعالیٰ کی جو مرنے کے بعد امیدوار ہوں اسکے دیدار کا قیامت کے دن یہ سنکر
کہا کافر نے کہ تجھے یقین ہے کہ مر کر پھر جیوں گا اس نے کہا کہ ہاں البتہ یقین ہے مجھے تب کافر نے اپنے مذہب کی سخت قسم کھائی کہ کوئی
مر کر پھر نہیں جینے کا خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَا یَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ یَّمُوْتُ بَلٰی وَعْدًا عَلَیْهِ
حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ٥ اور قسم کھائی ہے خدا تعالیٰ کی بڑی سخت قسم اپنے مذہب کی کہ نہ اٹھاویگا خدائے تعالیٰ اس کو جسے
مارتا ہے یعنی کسی مردے کو نہیں جلانے کا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ غلط سمجھے ہیں اٹھاویگا خدائے تعالے جو وعدہ دیا ہے مردوں کے اٹھانے
کا قبروں سے خدا تعالیٰ پر ہے وعدہ پورا کرنا سچ اور درست لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اس بات کو اور یقین نہیں لاتے کہ سب موئے
ہوؤں کو پھر جلا کر اٹھاویگا خدائے تعالیٰ اسواسطے کہ لِیُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِیْ یَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِ وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا
كٰذِبِیْنَ ٥ بیان کرے انکے جتانے کے واسطے وہ چیز کہ جس میں وہ لوگ جھگڑتے تھے یعنی بحث کرتے تھے کہ مر کر پھر نہیں قیامت کے دن اٹھیں گے
اور اسواسطے وعدہ سچا کریگا جو جانیں وہ لوگ جو نہ مانتے تھے قیامت کے ہونے کو کہ وہ جھوٹے تھے یعنی کافر جانیں کہ ہم جھوٹے تھے جو کہتے تھے کہ
قیامت نہوگی اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ٥ سوائے اس کے نہیں ہے بات ہماری جو کسی چیز کو چاہیں پیدا کرنا تو ع
کہیں ہم اس چیز کو کہ ہو پھر وہ چیز ہو جاتی ہے کہتے ہی اسی وقت یعنی خدائے تعالے فرماتا ہے کہ جب کسی چیز کو کہا کہ بن بس وہ چیز بنکر تیار ہو جاتی
ہے ہماری قدرت سے اور حکم سے وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً ٥ وَلَاَجْرُ
الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ٥ اور وہ لوگ جنہوں نے چھوڑا وطن اپنا اور مسافری کی خدا تعالیٰ کی خوشی کے واسطے ظلم اٹھانے وقف لازم
کے پیچھے یعنی مکے کے لوگ مسلمانوں پر نہایت طرح طرح سے ظلم کرتے تھے اور دکھ دیتے تھے اور مسلمان صبر کرتے تھے اور انکا ظلم اٹھاتے تھے۔
پھر کتنی مدت پیچھے ناچار ہو کر مکے سے نکل گئے اپنے گھر اور وطن کو چھوڑ کر سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو ہر طرح اچھی جگہ اور مکان دیوینگے
رہنے کو دنیا میں اور آخرت میں تو بہشت بہت بڑا بدلہ ہے ان لوگوں کو اگر ہوتے یہ مسلمان جانتے اس بات کو کہ ہمیں دو جہان میں خدا تعالیٰ
نعمتیں دیوے گا تو آزردہ دل غمگین نہوتے گھروں سے نکلنے کے وقت یا کافر جانتے اس بات کو جو مسلمانوں کو دو جہان میں بھلائی اور بخشش
ہوگی تو ظلم نہ کرتے ان پر ہرگز اَلَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ٥ وطن چھوڑ کر مسافری کرنے والے وہ لوگ ہیں جو صبر کرتے
ہیں مصیبت پر اور ظلم سہتے ہیں کافروں کا اور اپنے خدائے تعالے پر بھروسا رکھتے ہیں کہتے ہیں کہ مکے کے لوگ کہتے تھے جو خدا تعالیٰ کیا ایسا
ہے جو آدمی کو اپنی طرف سے رسول کر کے بھیجے یعنی آدمی کے ہاتھ پیغام بھیجے اگر وہ بھیجا چاہتا تو فرشتوں کو پیغمبر کر کے بھیجتا خدائے تعالیٰ نے
یہ آیت بھیجی انکے جواب میں کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ٥ اور
نہیں بھیجا ہمنے تجھ سے پہلے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی پیغمبر کو مگر آدمی یعنی آگے بھی پیغمبر ہمنے آدمی بھیجے ہیں سوائے آدمی کے کبھی فرشتہ پیغمبر کر کے کسی
شہر کے لوگوں میں نہیں بھیجا اور چھپے پیغام بھیجے ہم نے پیغمبروں کی طرف پھر پوچھو تم کتاب والوں سے یعنی یہود و نصاریٰ کے عالموں سے پوچھو کہ کبھی سوائے آدمی
کے بھی فرشتہ یا جن پیغمبر ہوا ہے اگر تم اس بات کو نہیں جانتے اور وہ پیغمبر جو ہمارے بھیجے آئے تھے تو بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ٥ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ
الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ٥ سمیت معجزوں روشن کے اور کتابیں لکھی ہوئی لاتے تھے جیسے توریت نصف
و انجیل اور نیچے بھیجا ہمنے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن جو سبب خدا تعالیٰ کی یاد کا ہے تو بیان کرے تو لوگوں کے سمجھانے
کے واسطے وہ چیز جو اتری ہے انکے واسطے شاید کہ وہ لوگ سنکر سمجھیں اور دھیان کریں اور غور کریں اسمیں اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَكَرُوا السَّیِّاٰتِ
اَنْ یَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ٥ لا کیا اس میں ہے بے ڈر ہو کر وہ لوگ جنہوں نے

مکر کیا ہے بڑا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات سے بے ڈر ہوے کہ دھسا دیوے اور غرق کرے خدایتعالی انکو زمین میں جیسے قارون کا حال کیا یا بے ڈر ہوئے اس بات سے کہ آوے انپر عذاب خدایتعالی کا اس جگہ سے جو وہ نہ جانتے ہوں یا بے ڈر ہوئے اَوْ يَأْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۙ اَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ۭ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اس بات سے کہ پکڑے عذاب خدائے تعالے کا انکو بیچ وقت پھرنے چلنے کے پھر نہیں وہ لوگ عاجز کرنے والے خدایتعالی کو جو اپنے اوپر عذاب کو نہ آنے دیویں اور خدایتعالی ان پر عذاب نہ کر سکے یا اس بات سے بے ڈر ہوئے کہ پکڑے خدایتعالی کا عذاب انکو ڈرنے پر اگلے لوگوں کے احوال کے یعنی جسوقت یہ لوگ اگلی قوم کا احوال سنکر ڈریں اس بات سے کہ عذاب آوے انپر پھر بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح مہربان ہے بخشش کرنے والا جو انپر عذاب لانے میں جلدی نہیں کرتا اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝ کیا نہیں دیکھتے کافر طرف اس چیز کے جو پیدا کی ہے خدائے تعالے نے وہ چیز جسکا بدن ہے جو پھرتا ہے پرچھاؤں اس چیز کا داہنے اور بائیں طرف سر ٹیکتا ہے سجدہ کرتا ہوا خدایتعالی کو اور وہ سب خوار ہونے والے اور عاجزی کرنے والے ہیں خدایتعالے کے آگے وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اور خدایتعالی ہی کو سجدہ کرتا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ کہ ہے زمین میں چلنے پھرنے والوں سے سب سر رکھتے ہیں خدائے تعالے کے آگے اور فرشتے بھی سجدہ کرتے ہیں اور فرشتے بکری اور نا فرنی نہیں کرتے اس قدرت پر جو خدائے تعالے نے انہیں دی ہے یہ سجدہ تیسرا ہے قرآن شریف کے سجدوں سے يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۩ ڈرتے ہیں فرشتے اپنے پروردگار سے کہ ایسا نہو جو عذاب آوے انپر اور کرتے ہیں جو حکم ان کو ہوتا ہے۔ ۶ ع ۱۲

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝ اور فرماتا ہے خدایتعالی کہ مت پکڑو دو خداؤں کو سوائے اسکے نہیں کہ کوئی پروردگار ایک ہے اکیلا پھر مجھ سے ڈرو اور میرے ساتھ کسی کو شریک کرو وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ۝ خدائے تعالی ہی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور زمین میں سب کا مالک خدایتعالی ہے اور اسکی بندگی کرنی لازم اور ضرور ہے کیا سوائے خدایتعالی کے اور کسی سے ڈرتے ہو وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ۝ اور جو کچھ تمہارے پاس ہے نعمت تندرستی اور جمعیت دولت سے سب خدائے تعالی کی دی ہوئی ہے پھر جب پہنچتی ہے تم کو مصیبت بیماری کی یا مفلسی کی پھر خدایتعالے سے زاری اور عاجزی کرتے ہو ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ پھر جب اٹھاتا ہے خدائے تعالی دکھ اور مصیبت کو تم سے اسی وقت ایک قوم تم ہی سے یعنی کافر اپنے پروردگار کے ساتھ شریک کرتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ اس چیز کے سبب سے یہ بیماری یا مصیبت ہماری دور ہوئی خدایتعالی کو نرا کارساز نہیں سمجھتے اور یہ شریک کرتے ہیں لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ اسواسطے کہ ناشکری کریں اس چیز سے جو دی ہے ہمنے ان کو جمعیت اور تندرستی پھر جبکہ تم شریک کرتے ہو خدایتعالے کے ساتھ تو مزے اور فائدے اٹھا لو چند روز دنیا میں پھر جلد جانو گے اپنے کئے ہوئے کاموں کو جو ہمنے کیا کیا اور پچھتاؤ گے اور کچھ فائدہ نہوگا اسوقت کا جاننا اور پچھتانا وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۭ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۝ اور حصہ مقرر کرتے ہیں انکے واسطے جنکو نہیں جانتے اس چیز سے جو ہمنے انہیں دی ہے روزی اور کھانے کی چیزوں سے کافروں کا دستور تھا جو کھیتی اناج کی کرتے یا اونٹ اور دنبے بچے دیتے تو اس میں سے حصہ بتوں کے نام کا جدا نکال رکھتے تھے سو خدایتعالی فرماتا ہے کہ کھیتی اور حیوان ہمارے فضل سے ان پاس ہیں اور یہ بتوں کا حصہ نکالتے ہیں اور نہیں جانتے بتوں کو کہ وہ دراصل کیا ہیں قسم ہے خدایتعالی کی جو تم سے پوچھنا ہوگا اسکا جو تم اپنے جی سے بناتے ہو دنیا میں وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ اور بناتے ہیں یعنی مقرر کرتے ہیں خدائے تعالی کے واسطے بیٹیاں پاک ہے خدایتعالی ان باتوں سے جو یہ کہتے ہیں اور انکے واسطے ہے وہ جو انکا جی چاہتا ہے یعنی بیٹے ان کے واسطے ہیں حاصل یہ کہ مشرک آپ تو بیٹوں کی آرزو اور محبت رکھتے ہیں اور بیٹیوں سے غیرت آتی ہے ان کو سو خدایتعالی کیواسطے مقرر کرتے ہیں وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ اور جسوقت کوئی خبر دیوے ان میں سے کسی کو

بیٹی ہونے کی یعنی جب کوئی کہے ان مشرکوں میں سے کسی کو کہ تیری جورو بیٹی جنی تو سنتے ہی ہووے منہ اسکا کالا شرمندگی سے قوم میں اور ہووے وہ
غصہ جورو پر کہ بیٹی کیوں جنی اور یَتَوَارٰی مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَیُمْسِکُهٗ عَلٰی هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا
یَحْکُمُوْنَ ۝ چھپ رہے قوم سے اور اپنا منہ نہ دکھاوے اس بری خبر سے جو بیٹی پیدا ہونے کی آئی تھی اور فکر میں ہووے کہ رکھے بیٹی کو رسوائی اور خواری
کو اپنے اوپر قبول کر کے یا ڈھانک دیوے اس بیٹی کو مٹی میں یعنی گاڑ دیوے زمین میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جانو اے لوگو کہ یہ بہت برا ہے جو تم کہتے ہو کہ
خدا کی بیٹیاں ہیں تم آپ ایسے بیزار ہو اور غیرت آتی ہے بیٹی سے اور عیب جانتے ہو بیٹی کا ہونا سو خدا تعالیٰ کو جو سب عیب سے پاک ہے
اسکے واسطے بیٹیاں مقرر کرتے ہو اپنے جی سے یہ بات بہت بری ہے لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ
الْاَعْلٰی ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ع واسطے ان لوگوں کے جو ایمان نہیں لاتے آخرت پر انکی مثلیں بری ہیں جیسے خدا تعالیٰ پر جھوٹ ع ۷ ۱۴
باندھنا اور شرک اور اولاد اسے مقرر کرنا اور بیٹیوں سے عیب کرنا اور مار ڈالنا انہیں اور خدا تعالیٰ کے واسطے مثلیں بڑی بلند
ہیں جیسے بے پرواہ اور پاک جورو لڑکوں سے اور وہ خدائے تعالیٰ زبردست حکم کرنے والا ہے وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ
مَّا تَرَکَ عَلَیْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰکِنْ یُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ اور اگر
پکڑے لوگوں کو خدائے تعالیٰ بسبب انکے گناہوں کے نہ چھوڑے زمین پر کسی ہلنے چلنے والے کو لیکن خدا تعالیٰ ڈھیل دیتا ہے ان کو ایک وقت مقرر کئے
ہوئے تک جو وہ موت ہے پھر جب آوے وقت انکی موت کا تو نہ پیچھے رہیں گے ایک گھڑی بھی اور نہ آگے بڑھیں گے ایک گھڑی اس وقت سے وَیَجْعَلُوْنَ
لِلّٰهِ مَا یَکْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْکَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰی ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ۝ اور بناتے ہیں یعنی
مقرر کرتے ہیں خدائے تعالیٰ کے واسطے وہ چیز جو اس چیز سے آپ بیزار ہیں اور برا جانتے ہیں یعنی بیٹیاں اور کہتے ہیں اپنی زبان سے جھوٹ
یہ کہ ان کے واسطے بھلائی ہے یعنی کافر کہتے تھے کہ ہمیں بہشت ملیگی یہ جھوٹ ہے سچ یہ ہے کہ بیشک ان کے واسطے آگ ہے اور مقرر آگ میں
خراب ہونگے اور نہایت عذاب ہوگا اللہ تعالیٰ اپنی قسم کھا کر فرماتا ہے یوں کہ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِکَ فَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ
اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِیُّهُمُ الْیَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ قسم ہے اللہ کی بیشک ہم نے بھیجے پیغمبر امتوں کی طرف تجھ سے پہلے اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر اچھے بنائے ان لوگوں کے واسطے شیطان نے کام انکے یعنی پیغمبروں کو نہ ماننا اور خدا تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرنا انکو اچھا
لگا شیطان کے بہکانے سے پھر وہی شیطان دوست ہے آج ان کے لوگوں کا یعنی جس طرح اگلی قوم کو شیطان نے بہکا کر ان کے کام ان
کی آنکھوں میں اچھے دکھلائے تھے اسی طرح اب ان کے لوگوں کو بھی بہکاتا ہے اور ان کے کام ان کی آنکھوں میں اچھے بنا کر
دکھلاتا ہے جو یہ قوم تیرا کہا نہیں مانتی شیطان کے بہکانے سے اس سبب ان پر بڑا عذاب دکھ دینے والا ہوگا قیامت کے دن وَمَآ اَنْزَلْنَا
عَلَیْکَ الْکِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ۙ وَهُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ اور نہ بھیجا تجھ پر قرآن ہمنے مگر اس واسطے
یعنی تحقیق اسی واسطے قرآن تجھ پر بھیجا ہے ہمنے جو تو بیان کرے لوگوں کے آگے اس چیز کو جسمیں جھگڑتے تھے یعنی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا تعالیٰ
ایک ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں اور مر کر اٹھنا مقرر ہے ان باتوں کے سمجھانے کو اور سیدھی راہ بتانے کو اور واسطے بخشش کرنے ایمان لانے
والوں کے قرآن بھیجا ہے وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ۝ع ع ۸ ۱۴
اور خدا تعالیٰ نے اتارا آسمان سے پانی پھر جلایا اس پانی سے زمین کو پیچھے اسکے مرنے کے یعنی زمین پہلے جو تری سے بغیر گھاس اور سبزی کے گویا
مردہ تھی مینہ برسا کر اسے جلایا اس میں سے ہزاروں طرح کی گھاس اور سبزی اگائی بیشک اس بات میں ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی
قدرت کی اس قوم کے واسطے جو سنتے ہیں قرآن کو دل لگا کر وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ
لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ ۝ بیشک تمہارے واسطے ہے چوپاؤں میں جیسے گائے بکری دنبے میں سوچ کرنے کی جگہ جو پلاتے ہیں ہم
تمکو اس چیز سے جو ان کے پیٹ میں ہے گوبر اور لہو کے بیچ میں سے دودھ ستھرا پاکیزہ مزے کا پینے والوں کو اسواسطے وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ
وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَکَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ اور میووں سے کھجوروں کے اور انگوروں کے اور

پیتے ہو تم اس میوے سے نشہ جیسے سرکہ یا شراب انگوری اور روزی پاکیزہ دی ہے میوے بیشک ان نعمتوں کے دینے میں ہر طرح خدایتعالی کی قدرت
کی نشانی ہے واسطے اس قوم کے جو سمجھتے ہیں اور غور کرتے ہیں وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا
یَعْرِشُوْنَ ۝ اور حکم کیا تیرے پروردگار نے شہد کی مکھیوں کو یہ کہ گھر بناویں پہاڑوں کی کھوہ میں اور درختوں میں اور انگوروں کے چھتوں میں اور
حکم کیا ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیْ
ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ پھر کھاؤ سب طرح کے میوؤں کو پھر میوے کھا کر جاؤ اپنے پروردگار کی راہوں میں عاجزی اور تابعداری سے
جس طرح حکم ہوا ہے یعنی میوے کھاؤ اور گھر بناؤ پھر نکلتا ہے ان کے پیٹ سے شہد پینے کے واسطے طرح طرح کے رنگ کا سفید اور زرد اور
سرخ شہد میں تندرست ہونے کی تاثیر ہے بیمار لوگوں کے واسطے دوا ہے بیشک ان باتوں میں ہر طرح خدائے تعالی کی قدرت کی نشانی ہے واسطے
اس قوم کے جو دھیان کرتے ہیں ان نشانیوں میں قدرت خدا کی وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ یَتَوَفّٰىكُمْ ﻗﻔ وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ
لِكَیْ لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ۝ع اور خدائے تعالے نے پیدا کیا تم کو پھر مار ڈالتا ہے موت بھیجکر تم کو اور تم میں سے کوئی ہے جو　ع ۶ ۵
اس سے پہنچتا ہے طرف خوار زندگانی بہت بڑھاپے سے جو کان آنکھ دانت ہاتھ پاؤں سب سست اور نکمے ہو جاتے ہیں اور بوڑھا کسی کام کا نہیں
رہتا ایسا کہ نہیں سمجھتا بات کو اور نہیں سنتا بڑھاپے سے بعد سمجھنے کے اور جاننے کے یعنی پہلے تو بچپن میں کچھ نہ جانتا تھا پھر بڑا ہو کر سب کچھ
سمجھا اور معلوم کیا پھر جب بہت بوڑھا ہوا سمجھ سب جاتی رہی بیشک خدائے تعالے جانتا ہے اور واقف ہے اس بوڑھے کے حال سے بھی
سب کچھ کر سکتا ہے اور سب چیز پر قدرت رکھتا ہے کسی کام میں اور کسی چیز میں عاجز اور حیران نہیں وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ ۚ
فَمَا الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَهُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ۝ اور خدایتعالی زیادہ
دیتا ہے اور افزود کرتا ہے تم میں کسی سے کسی پر روزی یعنی ایک سے ایک کو جمعیت زیادہ دیتا ہے پھر نہیں ہیں وہ لوگ جنوں نے مال زیادہ
پایا ہے پھیر دینے والے اپنے مال کو انہیں جن پر انکا ہاتھ مالک ہوا ہے یعنی دولتمند اپنے غلام لونڈی کو اپنا مال نہیں دے ڈالتے اس واسطے کہ اگر دیویں
تو پھر ہو جاویں وہ اس دولت میں برابر ان کے پھر تم خدائے تعالی کی نعمت کا انکار کرتے ہو اور نہیں مانتے وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِیْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ
یَكْفُرُوْنَ ۝ اور خدائے تعالی نے پیدا کیا تمہارے واسطے تمہاری جنس اور تمہاری ذات سے جوروئیں تمہاری تو عیش آرام کرو اور پیدا کیا تمہارے
واسطے جوروؤں سے فرزند اور فرزندوں کی اولاد جیسے نواسے اور پوتے اور روزی دی تم کو ستھری پاکیزہ چیزوں سے پھر جھوٹی باتوں پر یقین
لاتے ہیں کافر اور خدائے تعالے کی نعمتوں سے انکار کرتے ہیں اور نہیں مانتے کہ یہ سب نعمتیں خدایتعالی نے دی ہیں وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مَا لَا یَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَیْـًٔا وَّلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ۝ اور پوجتے ہیں سوائے خدایتعالی کے اس چیز کو جو مالک نہیں
انکے روزی دینے میں آسمان سے اور نہ زمین سے کچھ بھی اور نہیں کچھ کر سکتے یعنی کافر بتوں کو پوجتے ہیں سو انہیں نہ مینہ برسانے کی قدرت ہے اور
نہ زمین سے اناج اگانے کی قدرت ہے اور کسی طرح کچھ روزی نہیں دے سکتے اپنے پوجنے والوں کو فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ
وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ پھر مت مارو کہاوتیں خدایتعالی کے واسطے یعنی نہ کہو کہ اسکا شریک ہے کوئی اور نہ کہو کہ اسکی اولاد ہے بیشک
خدائے تعالی سب احوال اور باتیں تمہاری جانتا ہے اور تم نہیں جانتے کہ خدایتعالی کیسا ہے اور یہ جو ہم کہتے ہیں اسکے لائق نہیں ضَرَبَ اللّٰهُ
مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا یَقْدِرُ عَلٰى شَیْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ یَسْتَوٗنَ مثل مارتا ہے
خدایتعالی کہ ایک غلام ہے مول لیا ہوا جو نہیں قدرت رکھتا کسی چیز پر جو کچھ خریدے یا کچھ بخشے کسی کو اور ایک وہ ہے جسکو روزی دی ہمنے اپنے
پاس سے روزی نیک یعنی بہت اور اچھی پھر یہ بانٹتا ہے اس روزی دی ہوئی سے جسے چاہتا ہے چھپکر اور سب کے روبرو دیتا ہے کیا برابر
ہیں وہ غلام بے مقدور سا اور یہ شخص صاحب قدرت یعنی کافر اور مومن برابر نہیں ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ تمام تعریفیں اور
خوبیاں خدایتعالی ہی کو لائق ہیں پر بہت لوگ نہیں جانتے کہ خدایتعالی کا شریک کوئی نہیں وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَیْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا یَقْدِرُ

ع عَلٰی شَیْءٍ وَّ ھُوَ کَلٌّ عَلٰی مَوْلٰہُ ۙ اَیْنَمَا یُوَجِّھْہُّ لَا یَاْتِ بِخَیْرٍ ؕ ھَلْ یَسْتَوِیْ ھُوَ ۙ وَمَنْ یَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَھُوَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ع
اور دوسری جگہ مثل مارتا ہے خدائے تعالیٰ مثل دو مردوں کی جو ایک ان دونوں سے گونگا ہے جو ہرگز کچھ بات کرنیکی قدرت نہیں رکھتا اور وہ گونگا ہے
بھاری اپنے رکھنے والے پر یعنی جو اس گونگے کو رکھتا ہے اسپر یہ گونگا بوجھ ہے جس جگہ بھیجتا ہے گونگے کو وہ رہنے والا تو نہیں پھرتا بھلائی سے یعنی کوئی
اچھا کام نہیں بنا لاتا ہے کیا برابر ہے وہ گونگا اور وہ کوئی جو حکم کرتا ہے انصاف سے سمجھکر اچھی طرح اور وہ سیدھی راہ چلا جاتا ہے اپنے مقصد کو
یہ مثل گونگے کی بت سے ہے جو بولتا ہی نہیں اور مثل صاحب انصاف کی حکم کرنیوالا پروردگار ہے یہ کیونکر برابر ہو سکتے ہیں اور شریک
چاہئے کہ برابر ہووے وَلِلّٰہِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَۃِ اِلَّا کَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ ھُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ ۝ اور خدائے تعالیٰ ہی کے پاس ہے یعنی اسی کو معلوم ہے احوال چھپا ہوا آسمانوں اور زمین کا سوائے اسکے کوئی نہیں جانتا اور نہیں ہے
کام قیامت کا جو اٹھانا ہے مردوں کا قبروں سے مگر مانند پلک مارنے کے ہے یا اس سے بھی جلدی ہے بیشک خدائے تعالیٰ سب چیز پہ قدرت
رکھتا ہے یعنی مردوں کو قبروں سے زندہ اٹھا سکتا ہے پلک مارنے میں وَاللّٰہُ اَخْرَجَکُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْئًا ۙ وَّجَعَلَ
لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ ۙ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ اور خدا تعالیٰ نے باہر نکالا تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے جو نہ جانتے تھے تم کسی چیز
کو یعنی کچھ خبر نہ تھی اور کسی چیز کو نہ پہچانتے تھے تم بچپن میں پھر بنائے تمہارے واسطے کان جو سب کچھ سنتے ہو اور آنکھیں دیں جو سب کچھ دیکھتے ہو اور
دل دیا جس سے سمجھتے ہو یہ سب اسواسطے دیا تم کو جو شاید تم شکر کرو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا اَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ
مَا یُمْسِکُھُنَّ اِلَّا اللّٰہُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ اے نہیں دیکھتے اڑنے جانوروں کی طرف جو کیسا فرمانبردار کیا ہے
آسمان اور زمین کے بیچ میں کوئی نہیں تھامتا انکو سوائے خدا تعالیٰ کے بیشک اس میں ہر طرح نشانی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کی واسطے اس
قوم کے جو یقین لاتے ہیں قرآن پر اور سچ جانتے ہیں رسول اللہ کو وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمْ مِّنْۢ بُیُوْتِکُمْ سَکَنًا وَّجَعَلَ لَکُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُیُوْتًا
تَسْتَخِفُّوْنَھَا یَوْمَ ظَعْنِکُمْ وَیَوْمَ اِقَامَتِکُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِھَا وَاَوْبَارِھَا وَاَشْعَارِھَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰی حِیْنٍ ۝ اور خدا تعالیٰ نے
بنائیں تمہارے واسطے حویلیاں یعنی تمہیں عقل دی جو اینٹ پتھر گچ چونے اور لکڑی تختے سے گھر بنا کر رہو آرام سے جو مینہ اور دھوپ کے دکھ سے امن میں
رہو اور سوائے حویلیوں کے بنایا تمہارے واسطے حیوانوں کے چمڑے سے ڈیرے اور خیمے تمہارے جو تم ہلکا پاتے ہو ان کو اٹھا کر ساتھ لیجانے کو سفر کے
دن اور منزل میں اتر رہنے کے دن اور دیا تم کو دنبوں کی پشم سے جیسے شال کی قسم ہے اور اونٹوں کی پشم سے جیسے کوئی نمدا ہے اور بال بکریوں
اور بھیڑوں کے سے جیسے کمل کی قسم ہے جو یہ سب اسباب پہننے اور بچھانے کا ہے اور فائدہ ان سب کے خرید نے بیچنے میں زندگانی تک
یعنے جب تک جیتے رہو حیوانوں سے بہت طرح کے فائدے لیتے رہو وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَکْنَانًا
وَّجَعَلَ لَکُمْ سَرَابِیْلَ تَقِیْکُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِیْلَ تَقِیْکُمْ بَاْسَکُمْ ؕ کَذٰلِکَ یُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکُمْ لَعَلَّکُمْ تُسْلِمُوْنَ ۝ اور خدا تعالیٰ نے
تمہارے واسطے ساتھ ہر چیز سے جو سایہ دار پیدا کی ہے جیسے درخت اور عمارت جو دھوپ کی گرمی سے امن میں رہو اور بنایا خدا تعالیٰ نے تمہارے
واسطے پہاڑوں میں غار رہنے کی جگہ اور بنائی تمہارے واسطے پوشاک ہر طرح کی پہننے کو دیا تمکو زرہ جو پرہیز میں رکھے دشمن کے ہتھیاروں
سے لڑائی میں تمکو اسی طرح نعمتیں دیتا ہے اپنی خدا تعالیٰ تم کو شاید کہ تم حکم مانو اور مسلمان ہو احسان خدا تعالیٰ کے سمجھکر فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا
عَلَیْکَ الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ پھر اگر پھر جاویں مسلمان ہونے سے اور حکم نہ مانیں تو سوائے اس کے نہیں کہ تجھپر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم پہنچانا ہے پیغام کا کھلا ہوا جتا کر مانیں گے تو انکا بھلا ہے اور جو نہ مانیں تو انپر عذاب ہوگا۔ یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰہِ ثُمَّ یُنْکِرُوْنَھَا
ع وَاَکْثَرُھُمُ الْکٰفِرُوْنَ ۝ ع پہچانتے ہیں یہ کافر خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو اور کہتے ہیں آپ کہ سب یہ نعمتیں خدا تعالیٰ ہی نے دی
ہیں اسپر بھی نہیں مانتے جو بتوں کو پوجتے اور سمجھتے ہیں کہ یہ بہت سی نعمتیں دلاتے ہیں اور گنہ بخشوا دینگے اور بہتیرے ہیں ان میں جو نہیں یقین
لاتے اور خدا تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک نہیں جانتے وَیَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ شَھِیْدًا ثُمَّ لَا یُؤْذَنُ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَلَا ھُمْ
یُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ جسدن اٹھاوینگے ہم ہر قوم میں سے گواہی دینے والا اس قوم کے کفر اور ایمان پر یعنی ہر قوم میں جو پیغمبر آیا ہے قیامت کیدن اسی قوم

ہیں اٹھ کر کہے گا کہ یہ لوگ ایمان نہ لائے تھے اور وہ لوگ ایمان نہیں لائے پھر رخصت نہ دیوینگے قیامت کیدن گنہ بخشوانے کی کافروں کے واسطے اور نہ ان کو کہیں گے کہ خوشی خدایتعالی کی کرو جو بندگی کرنے کا وقت نہوگا بلکہ بدلہ ملنے کا وقت ہے قیامت کا دن وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝ اور جسوقت دیکھیں عذاب کو وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا ہے کفر اور شرک کر کے عذاب دیکھکر توبہ و فریاد کرینگے جو شاید عذاب کم ہو تو پھر عذاب کم اور ہلکا نہوگا ان سے اور نہ انکو ڈھیل دیجاوے گی عذاب دینے میں وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِن دُونِكَ ۚ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ اور جسوقت دیکھیں گے وہ لوگ جو خدایتعالے کے ساتھ شریک مقرر کرتے تھے دنیا میں ان ہی اپنے شریکوں کو یعنی بتوں کو خدایتعالی کا شریک کرتے تھے دنیا میں قیامت کے دن ان بتوں کو دیکھکر کہیں گے بت پوجنے والے کہ اے پروردگار ہمارے یہ ہیں وہ شریک ہمارے جن کو ہم دنیا میں پوجتے تھے تیرے سوائے خدایتعالی اس دن بتوں کو زبان دیویگا جو باتیں کرینگے یہ کہ پھر وہ بت ڈالیں گے ان ہی کی بات کہ بیشک تم جھوٹے ہو یعنی جنکو شریک خدا کا سمجھکر پوجتے تھے دنیا میں وہی جھوٹا کرینگے کہ یہ لوگ ہمیں نہ پوجتے تھے بلکہ اپنے جی کی خوشی کرتے تھے تب شرمندہ ہو کر وَأَلْقَوْا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ اور ڈالیں گے خدائے تعالے کے آگے اس دن اسلام کو یعنی عاجزی کرینگے خدایتعالی کے آگے اور اپنے گناہوں کا اقرار کرینگے اور بخشواوینگے اپنے گناہ پر کچھ فائدہ نہوگا اور جاتا رہے گا ان سے وہ جو اپنے دل سے جھوٹ بناتے تھے یعنی وہ کہتے تھے کہ بت ہمیں بخشوا دینگے اسکے بدلے وہی بت ان کو جھوٹا کرینگے اَلَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ۝ وہ لوگ جنہوں نے نہ مانا حکم خدایتعالی کا اور پھیر رکھا ثلثة
اور لوگوں کو خدائے تعالے کی راہ سے یعنی جنہوں نے لوگوں کو مسلمان ہونے نہ دیا بہکا کر انپر زیادہ کرینگے ہم عذاب پر عذاب بسبب اسکے جو تھے وہ لوگ کہ خرابی کرنیوالے تھے جو لوگوں کو مسلمان ہونے سے منع کرتے تھے ایک عذاب تو اسواسطے جو وہ آپ کافر تھے اور دوسرا عذاب اس سبب جو اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے منع کرتے تھے وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ۝ اور جسدن اٹھاوینگے ہم ہر قوم میں گواہی دینے والا ع ۱۸
اسی قوم پر ان باتوں کی جو وہ قوم کرتی تھیں دنیا میں سو وہ گواہی دینے والا ہوگا اسی قوم سے اور لاویں گے ہم تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہی دینے کو ان کے لوگوں پر جو تو گواہی دیوے جو انھوں نے کیا سلوک کیا ہے خدائے تعالی کے حکم سے اور بھیجا ہمنے تجھپر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن بیان کرنیوالا کھلا ہوا ہر چیز کو اور سمجھانے والا اور راہ دکھانے خدائے تعالی کی اور بخشش اور انعام ہے اور خوشخبری ہے ثواب پانے کی اور بہشت میں جانے کی حکم ماننے والوں کو یعنی جو لوگ کہ خدائے تعالی کا اور اسکے رسول کا حکم مانتے ہیں انکے واسطے خوشخبری اور بخشش ہے قرآن إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ خدائے تعالی فرماتا ہے ساتھ انصاف کرنیکے یعنی فرمایا ہے کہ انصاف کرو اور لوگوں پر بھلائی کرو یعنی آرام پہنچاؤ اور خوش کرو اور بندگی خدایتعالی کی کرو اور فرماتا ہے خدایتعالی کہ دو اپنے نزدیک ناتے داروں کو اور منع کرتا ہے خدایتعالی برے کاموں سے جیسے بغیر نکاحی عورتوں سے یا لڑکوں سے برا کام کرنا اور منع فرماتا ہے کہ برے کام نکرو جیسے کسی کو مار ڈالنا یا کسی کا مال زور سے یا دغا سے لینا اور منع کرتا ہے خدائے تعالی کہ تکبری اور نافرمانی نہ کرو یہ باتیں نصیحت کرتا ہے تمکو اسواسطے کہ شاید تم سمجھو اور یاد کرو خدائے تعالے کے حکم کو بیان کرتے ہیں کہ کتنے ایک لوگ مسلمان ہوئے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قول اور قسمیں کیں تھیں کہ ہم تمہاری رفاقت میں رہیں گے پھر جب کافروں کو دیکھا زور آور اور دولتمند ہیں اور کافروں نے لالچ دیا کہ اگر تم پھر آؤ ہم میں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دو تو ہم بہت مال اور زر تمہیں دینگے اس بہکانے کے سبب قول اور قسم توڑ کر چاہا انہوں نے کہ پھر جاویں دین اسلام سے ان لوگوں کے حق میں یہ آیت آئی کہ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝ اور پورا کرو قول خدائے تعالے سے جو کیا تھا جبکہ قول باندھا تمنے پھر مت توڑو تم قسموں کو مضبوط کر کے اور مقرر کیا ہے تمنے خدائے تعالے

کو اپنے قول وقسم پر شاہد بیشک خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو قول وقسم کرنے میں نقل ہے کہ ایک عورت تھی عرب کے ملک میں احمق
مشہور تھی جو اسکی لونڈیاں بھی تھیں وہ آپ بھی کاتتی تھی چرخہ اور لونڈیاں بھی کتواتی تھی دوپہر دن تک پھر دوپہر سے لونڈیوں سے کہتی کہ اس
کاتے ہوئے سوت کو الٹا بل دو لونڈیاں اسکا کہنا کرتیں وہ سب سوت خراب اور نکما ہوتا نہ وہ روئی رہتی اور نہ وہ سوت رہتا سو خدا تعالےٰ
اس عورت کی مثل بیان فرماتا ہے وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا ط اور مت ہو تم مانند اس عورت کے
جس نے توڑا اور کھولا اپنا کاتا ہوا سوت بعد اسکے جو اسے کاٹ کر مضبوط کر چکی تھی یعنی کام پکا بنا کر بگاڑتی تھی اس طرح تم قول وقسم
کرکے مت توڑو تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ط إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ط وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ٥ پکڑتے ہو تم قول اور قسم اپنے کو بہانہ اور مکر وفریب آپس میں اسواسطے جو ہووے ایک قوم یہ زیادہ زور آور
دوسری قوم سے دولت اور زور میں یعنی کافروں کو زیادہ مالدار دیکھکر چاہا تمنے کہ فند فریب سے گذران کیجئے سوائے اسکے نہیں جو خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ قول وقسم اپنا پورا کرو اور مضبوط رکھو اور ہر طرح ظاہر کریگا تمہارے واسطے قیامت کے دن وہ چیز جو ہو تم اس چیز میں جھگڑنے والے وَلَوْ
شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ط وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ٥ اور اگر چاہتا
خدا تعالیٰ تو ہر طرح کرتا تم کو ایک فرقہ دین اسلام پر یعنی سب ہی مسلمان ہوتے کوئی کافر اور مشرک نہوتا پر راہ بھلا دیتا ہے سیدھی جسے چاہتا ہے
اور راہ دکھاتا ہے سیدھی اسلام کی جسے چاہتا ہے خدا تعالیٰ اور ضرور پوچھے جاؤگے تم قیامت کے دن اس چیز سے جو کرتے تھے تم دنیا میں ۔
وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ج وَلَكُمْ عَذَابٌ
عَظِيمٌ ٥ اور مت پکڑو اپنی قسموں کو مکر اور فریب آپس میں جو نہ کانپے پاؤں دین اسلام میں تمہارا بعد مضبوط کئے ہوئے کے اور جو اپنے قول
اور قسم کی ہوئی پر نہ رہوگے تو چکھوگے تم برا مزا غم کا دنیا میں سبب اسکے جو تم پھر رہے ہو خدائے تعالیٰ کی راہ سے جو قول اور قسم سے پھرنے
کا ارادہ کیا اسکا بدلہ اور تمہارے واسطے ہے عذاب دکھ دینے والا آخرت میں **ف** یہ آیت سست مسلمانوں کے حق میں ہے جو کافروں کے
بہکانے سے چاہتے تھے کہ قول اور قسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تھا پھر جاویں اور کافروں سے جا ملیں سو خدا تعالیٰ انہیں
فرماتا ہے وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ط إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ٥ اور مت مول لو یعنی
بدل مت کرو خدائے تعالیٰ سے جو قول کیا ہے تھوڑے سے مول کو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو جو تمنے قول قسم کیا ہے اسے تھوڑے سے مول کو
جو مال دنیا کا ہے کافروں کے بہکانے سے بدل مت کرو سوائے اسکے نہیں جو چیز کہ خدائے تعالیٰ کے پاس ہے وہی ہے اچھی تمہارے واسطے اگر
ہو تم اس بات کے جاننے والے سو وہ رحمت اور بخشش اور بہشت ہے اور مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ ط وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ
صَبَرُوا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ٥ وہ چیزیں جو تمہارے پاس ہیں دنیا کے مال دولت سے یہ سب تمام ہو جاوینگی اور وہ چیز جو خدائے
تعالیٰ کے پاس ہے وہ ہمیشہ ہی رہیگی کبھی تمام نہیں ہونے کی سو وہ رحمت اور نعمت آخرت کی ہے اور البتہ بدلہ دونگا ان لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں دکھ
اور مصیبت میں عوض انکے صبر کرنے کا اچھا جو بہشت ہے سبب اسکے جو وہ کام کرتے تھے دنیا میں دل کی محبت سے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ
ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ج وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ٥ جو کوئی کریگا کام اچھے مرد یا عورت اور
وہ ایمان بھی لایا ہوا ہووے پھر ہم جلاوینگے اس اچھے کام کرنے والے کو اچھی زندگانی پاکیزہ یعنی اُسے اچھی طرح جیتا رکھیں گے جو روزی حلال
اور توفیق بھلائی کرنے کی اسے دیوینگے اور وہ کبھی محتاج نہوگا اور البتہ بدلہ دیوینگے ہم ان لوگوں کو بدلہ انکا اچھا جو بہشت ہے سبب اسکے جو وہ
لوگ کام کرتے تھے دنیا میں سب طرف کا خیال چھوڑ کر دھیان دل کا لگا کر فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ٥
اور پھر جس وقت کہ پڑھا چاہے تو قرآن کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پناہ مانگ خدائے تعالیٰ کی نکال دئے ہوئے شیطان سے یعنے اول
پڑھ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پھر قرآن کا پڑھنا شروع کر اس واسطے کہ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ
يَتَوَكَّلُونَ ٥ بیشک شیطان جو نہیں ہے اس کا غلبہ اوپر ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور اپنے خدا تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہیں

ع ۱۳ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ع سوائے اسکے نہیں جو شیطان کا غلبہ ہوتا ہے اوپر ان لوگوں کے جو دوستی اس سے رکھتے ہیں اور اس کا کہا مانتے ہیں اور وہ جو شیطان کے بہکانے سے شریک کرتے ہیں خدا بتعالیٰ کے ساتھ بتوں کو ان ہی لوگوں پر شیطان کا غلبہ ہے اور ان ہی کو بہکاتا ہے **ف** کہتے ہیں کہ جب حق سبحانہٗ تعالیٰ کسی آیت کا حکم موقوف کرتا اور عوض اسکے اور آیت بھجواتا تو کافر کہتے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دل سے یہ باتیں جوڑتا ہے کس واسطے کہ یہ خدائے تعالیٰ کا کام نہیں جو ایک حکم کرے اور پھر موقوف کرے یہ آیت انکے جواب میں اتری وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ٥ اور جب بدلتے ہیں ہم ایک آیت کو عوض دوسری آیت کے اور خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہے اس چیز کو جو بھیجتا ہے ایک حکم اور پھر موقوف کرتا ہے اس حکم کو اس بات میں جو حکمت ہے سو خدائے تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہتے ہیں کافر تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تو اپنے دل سے بناتا ہے اور کہتا ہے یہ قرآن خدائے تعالیٰ حکم بھیجتا ہے یہ بات یوں نہیں جو کافر کہتے ہیں بلکہ بہت لوگ یعنی یہ کافر نہیں جانتے کہ حکم بدلنے میں کیا خوبی اور کیا حکمت ہے قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ٥ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مکے کے لوگوں کو قرآن کو نیچے اُتار لایا ہے روح پاک یعنی جبرئیل علیہ السلام لاتا ہے قرآن کو تیرے رب کے پاس سے سچ بے شبہ تو ثابت اور مضبوط کرے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور یہ قرآن جسے حضرت جبرئیل علیہ السلام اوپر سے اتار لائے ہیں وہ راہ سمجھاتا ہے اور خوشخبری ہے مسلمانوں کیواسطے بہشت کی **نقل** ہے ایک غلام تھا کسی شہر کا رہنے والا سوائے عرب کے اس کا نام جبر یا ابو فکیہہ تھا وہ ہمیشہ توریت اور انجیل پڑھا کرتا تھا جو کبھی اس راہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گذرتے تو اس غلام کا پڑھنا سنتے تھے جب خدائے تعالیٰ نے اس غلام کو توفیق دی اور وہ ایمان لایا تو راتوں کو وہ غلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر قرآن سیکھا کرتا تھا تو مکے کے لوگ کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس غلام سے باتیں سیکھکر ہمیں کہتا ہے کہ یہ کلام خدائے تعالیٰ کا ہے تب آیت انکے الزام دینے کو خدائے تعالیٰ نے بھیجی کہ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّھٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ٥ اور بیشک جانتے ہیں ہم وہ کہ جو کہتے ہیں یہ لوگ کہ سکھاتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آدمی یعنی جبر یا ابو فکیہہ قرآن سکھاتا ہے سو زبان اس کی عربی نہیں ہے اور قرآن عربی زبان ہے صاف ہر بجا جو بڑے بڑے عالم عرب کے قرآن کے برابر بنانے میں عاجز ہیں اور نہیں بنا سکتے پھر تمہارا یہ دعوی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک عجمی جسکی زبان ٹھیک نہیں سکھاتا ہے ایسا کلام بلاغت اور فصاحت کے ساتھ بالکل جھوٹا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٥ بیشک جو لوگ ایمان نہیں لائے اللہ کی کتاب کی آیتوں پر اور نہیں سچ جانتے کہ اللہ کی طرف سے ہے انکو خدا ہدایت نہیں کرتا نجات کا جنت کا رستہ نہیں دکھاتا اور ان کو بڑا عذاب دکھ دینے والا ہوگا قیامت کو ان کے کفر کے سبب اور قرآن پر ایمان نہ لانیکے سبب اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ کی تہمت کرنے کے سبب حالانکہ یہ آپ جھوٹ باندھنے والے ہیں اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ٥ بیشک جھوٹ باندھتے ہیں جو ایمان نہیں لائے قران شریف پر اور کہتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہوا ہے یہ بہتان لگانے والے یہی جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں انما یعلمہ بشر یعنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آدمی سکھاتا ہے فی الحقیقت جھوٹ کہنا ان ہی کی صفت ہے **ف** حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے بتوں سے تعرض کیا انکی پرستش سے منع کیا تو قریش نے غریب صحابیوں کو رضی اللہ عنہم جنکا حمایتی کوئی نہیں تھا ستانا اور تکلیف دینی شروع کی جیسے حضرت بلال اور خباب اور عمار اور ان کے والد یاسر اور ان کی ماں سمیہ کو رضی اللہ عنہم اور زبردستی سے کفر کی طرف رجوع کراتے تھے اور کہتے ہیں دین اسلام سے پھر جاؤ یہ قبول نہ کرو لیکن وہ لوگ اپنے پر ثابت قدم اور مضبوط رہے اور انکے ظلم اور زیادتی پر صبر کرتے تھے یہانتک کہ حضرت یاسر کے ماں باپ کو شہید کر ڈالا اور حضرت عمار بہت بے طاقت اور کمزور اور بدن کے ناتوان تھے انہوں نے اپنی جان بچانے کو ایسا کلمہ کہا کہ وہ لوگ راضی ہوگئے یہ کہا بل آمنت بالجبت والطاغوت یعنی بلکہ میں جبت اور طاغوت پر ایمان لایا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی کہ عمار نے کفر اختیار کرلیا اپنے دین سے بیزار ہوگیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا نہیں ہے عمار کا تو سر سے پاؤں تک ایمان سے بھرا ہوا ہے اور اسکے گوشت اور پوست میں ایمان ملا ہوا ہے یعنی اسکا ایمان ایسا نہیں کہ کبھی بیہودہ کہنے والے کے بہکانے سے فرق آجاوے۔ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ روتے ہوئے جناب نبوت مآب میں آئے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ مبارک سے انکے آنسو پونچھتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہیں کیا ہوا ان عادوا لک فعد لہم یعنے اگر وہ پھر تجھ پر زبردستی کریں تو پھر وہ کلمہ کہدے اور حق سبحانہ نے یہ آیت شریف نازل کی کہ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ جو کوئی کافر ہو جاوے ایمان لانے کے پیچھے اور مرتد ہو جاوے جیسے ابن حنظل اور طعمہ اور مقیس اور اوران جیسے اپر اللہ کا غضب ہوگا مگر جس شخص پر زبردستی کیجاوے اور اسکے دل میں ایمان ہو اور اعتقاد انکا نہ پھرے جیسے حضرت عمار رضی اللہ عنہ تھے اسپر اللہ کا غضب نہیں ہے لیکن جو شخص سینہ کھول دے کفر کے واسطے یعنے کافر ہو جاوے اور عقیدہ اس کا پھر جاوے اسلام سے ان پر ہے اللہ کا غضب اور انکے واسطے ہے عذاب بہت بڑا کہ اسکا گناہ بھی بڑا ہے اسلام لاکے پھر کافر ہو جانا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وہ اس واسطے ہے بڑا عذاب کہ انہوں نے اچھا سمجھا دنیا کی زندگانی کو عقبیٰ کی نعمتوں سے اور دوسرے یہ سبب کہ خدا نہیں چاہتا کہ ہدایت کرے اور راستہ دکھاوے کافروں کی قوم کو ایمان اپنے ثابت رہنے کا کہ وہ ایمان لاکر پھر مرتد نہو جاویں اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ وہ کافروں کے گروہ وہ ہیں کہ مہر کردی ہے اللہ نے انکے دلوں پر کہ حق بات کو نہ معلوم کیا اور انکے کانوں پر کہ حق بات نہ سنی اور انکی آنکھوں پر کہ اللہ کے آثار قدرت نہ دیکھتے اور یہی لوگ غافل اور بے خبر ہیں حق سے لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ضرور ہے اسمیں کچھ شبہ نہیں کہ عقبیٰ میں یہی لوگ بڑا ٹوٹا اٹھانیوالے ہیں کہ عمر کی پونجی دنیا کے بازار میں گنوائی اور کچھ نفع نہ اٹھایا قیامت کے بازار میں خالی ہاتھ اور مفلس ہونگے سوائے پشیمانی کے اور کچھ نہ ہوگا **ف** قیامت کہ بازار مینو نہند ۔ منازل باعمال نیکو دہند ۔ بضاعت بچندانکہ آری بری ۔ وگر مفلسی شرمساری بری ۔ کہ بازار چندانکہ آگندہ تر ۔ تہیدست را دل پراگندہ تر ۔ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ بیشک تیرا پروردگار بخشنے والا ہے انکو جنہوں نے ہجرت کی طرف مدینے کے جیسے خباب اور صہیب اور سالم اور بلال رضی اللہ عنہم بعد اسکے کہ تکلیفیں اٹھائی تھیں اور ایذا کفار کی پھر جہاد کیا اور صبر کیا اور جہاد پر ثابت ہے بے شبہ تیرا رب انکو بعد ہجرت اور جہاد اور صبر کے پیچھے ضرور بخشنے والا ہے اور انکے پہلے گناہ معاف کرنیوالا ہے اور انپر مہربان ہے کہ عبادت کی توفیق دیوے آیندہ کو يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ یاد کرو وہ دن کہ آوے ہر آدمی اپنے نفس سے جھگڑتا یعنی ملامت کرتا ہوا مثلاً گنہگار کہے کہ کیوں میں نے گناہ کئے اور عبادت کرنیوالا کہے کہ کیوں نہیں اور زیادہ عبادت نہ کی یا یہ معنی کہ ہر آدمی کوشش کرے اپنے نفس کی خلاصی میں نفسی نفسی کہے اور پوری دیجاوے جزا اسکے عمل کئے ہوئے کی اور انپر ظلم نہ کیا جاویگا انکے بدلہ دینے میں وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ اور بیان کی اللہ نے ایک مثل گاؤں کی کہ وہ گاؤں نڈر تھا اور امن میں تھا کہ وہاں نہ کوئی قیصر آیا اور جبار اور وہاں کے لوگ آرام میں تھے اور آسودہ تھے اور وہاں کے لوگوں کو کھانے کو بہتیرا چلا آتا تھا میچھے سے اچھا فراغی کے ساتھ ہر مکان سے یعنی ہر طرف سے پھر وہ لوگ کافر ہوگئے اور کفران نعمت کیا اللہ کی نعمتوں کا شکر نہ کیا تو چکھایا اللہ نے ان لوگوں کو لباس بھوک اور ڈر کا بسبب ان کے عمل برے کرنے کے یعنی اللہ نے ایسا کیا کہ معلوم ہوگیا انکو نقصان بھوک اور ڈر کا **ف** ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ مثل اہل مکہ کی ہے کہ یہ لوگ بخوف تھے قتل ہونے اور لٹ جانے سے اور چین سے رہتے تھے آسودگی کے ساتھ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی نعمت کا کفران کیا اور کافر ہوگئے خدا نے بدل ڈالا انکی فراخی کو قحط سے کہ سات برس قحط رہا بھوک کے مارے مردار کھاتے تھے اور لہو پیتے تھے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کا باعث تھا جو آپ نے فرمایا تھا اللہم اشدد وطأتک علی مضر وابعث علیہم سنین کسنی یوسف اور اللہ نے انکے نڈر رہنے کو بدل دیا خوف سے یہ مسلمانوں کا انکے دل میں پڑ گیا یہانتک کہ مسلمانوں کے ڈر کے مارے شام کے ملک کا سفر کرنا چھوڑ دیا اور اپنی جان و مال سے نڈر تھے وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ہ اور بیشک آیا انکے پاس پیغمبر ان ہی سے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جھٹلایا اسکو پھر پکڑ لیا انکو عذاب نے یعنی قحط اور خوف نے اور حالانکہ وہی ظالم ہیں اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں کہ شرک کرتے ہیں اور جھٹلاتے ہیں **ف** لکھا ہے کہ قریش کی عورتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور میں آدمی بھیجا کہ اگر ہمارے مردوں نے تم سے دشمنی کی تو مکے کی عورتوں اور بچوں نے کیا گناہ کیا ہے کہ قحط کے سبب مرنے کے قریب ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی کہ مکے کو کچھ طعام لے جائیں یہ آیت شریف نازل ہوئی فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ہ پھر کھاؤ اے عورتو اور بچو مکے کے جو خدا نے تم کو روزی دی پیغمبر کے آدمیوں کے ہاتھ بے شبہ اور پاک اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ مومنوں کو حکم ہے کہ حلال کھاؤ اور شکرو اللہ کی نعمت کا اگر ہو تم خدائے تعالیٰ کی عبادت کرتے یا فرمانبرداری کرتے اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ہ بیشک خدا نے حرام کیا ہے تم پر مردار کو اور خون جو جاری ہو اور گوشت سور کا اور وہ جانور جسپر آواز نکالی جاوے سوائے خدا کے اس کے ذبح کرنے کے وقت یعنی بتوں کے نام جو ذبح کریں پھر جو کوئی ناچار ہو اور محتاج ہو کھانے کو ان حرام چیزوں میں سے کسی کا کہ لذت کے لئے نہ کھائے اور نہ زیادہ کھائے بھوک سے تو بیشک اللہ تعالے بخشنے والا ہے گناہ اس ناچار محتاج کا مہربان ہے اسکے روا ہونے پر وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ط مَتَاعٌ قَلِيْلٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ہ اور نہ کہو تم واسطے اس چیز کے کہ تمہاری زبانیں وصف کریں یعنی فقط زبان کے وصف سے نہ کہو جھوٹ یعنی جو تمہاری زبان پر آجاوے جھوٹ وہ نہ کہو اور وہ جھوٹ یوں ہے کہ کہتے تھے کہ جو پیٹ میں ہے بحیرہ اور سائبہ کے کہ وہ اونٹنیاں ہوتی تھیں نذر کی مردوں کو حلال ہے اور عورتوں کو حرام ہے سو یہ نہ کہو کہ اللہ پر باندھو جھوٹ کہ اللہ نے ہمکو یوں فرمایا ہے بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں نہیں نجات پانے کے قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے جسکے لئے یہ جھوٹ بناتے ہیں وہ دنیا کا فائدہ تھوڑا سا ہے کہ جاتا رہے گا اور ان کے واسطے ہے عذاب دکھ دینے والا یعنی ہمیشہ ہوگا عقبیٰ میں وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ج وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اور جو لوگ دین میں آئے یہودیت کے انپر حرام کیا ہے وہ جو پہلے بتا چکے ہیں ہم تجھکو اس سورۃ کے نازل ہونے سے یعنی سورۃ انعام میں اور وہ آیت شریف وعلی الذین ہادوا حرمنا کل ذی ظفر کی آیت ہے اور ہمنے انپر ظلم نہیں کیا کہ حرام کر دیا لیکن انہوں نے اپنے گناہوں کی کثرت کے سبب سے اپنی جانوں پر ظلم کیا کہ لائق سزا کے ہوئے ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ہ ع ۱۵ ۲۱ پھر بیشک تیرا پروردگار واسطے ان لوگوں کے جنہوں نے گناہ کئے غفلت اور نادانی سے اور انجام نہ سوچنے سے پھر توبہ کی بعد اسکے اور اپنے کام کو سنوارا بیشک تیرا پیدا کرنے والا بعد توبہ کے البتہ بخشنے والا ہے گناہوں کا سبب توبہ کے مہربان ہے بندوں کی توجہ قبول کر لیتا ہے اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ط وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ہ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ط اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ تحقیق ابراہیم خلیل اللہ امت تھے یعنی سب کمال اور فضیلتیں ان میں جمع تھیں کہ اور کسی میں نہیں اکٹھی پائی جاتی تھیں مگر متفرق کہ کوئی کمال و فضیلت کسی میں اور کوئی کسی میں کہتے ہیں کہ جب انہیں آگ میں ڈالا تھا تو تمام میں کوئی مومن نہ تھا وہ اکیلے ہی امت تھے اور فرمانبردار خدا کے اور اسکے حکم پہ قائم سب دینوں باطل سے حق دین کی طرف رجوع ہونے والے اور وہ مشرک نہ تھے کہ شرک کرتے جیسا قریش گمان کرتے تھے اور تھے شکر کرنے والے اللہ کی نعمتوں کا اللہ نے انکو نبوت کیواسطے پسند کیا اور رستہ بتایا دعوت کا طرف سیدھی کے یعنے توحید کے وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ط وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ہ اور ہمنے اسکو دنیا میں دی بھلائی یعنی اسکا اچھا ذکر ہونا یا اولاد نیک یا اس کی محبت خلقت کے دلوں میں کہ سب مذہب والے اسکو دوست رکھیں اور اسکی تعریف کریں یا یہ معنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکی نسل میں کیا یا یہ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھیں تو انپر بھی پڑھیں اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اور بیشک ابراہیم عقبیٰ میں بڑی لیاقت والے ہیں بلند رتبے پانے والے امام ترمذی فرماتے

ہیں کہ دنیا میں انکی خوبیاں کم نہ کرینگے انکی عقبیٰ کی خوبیوں سے ثُمَّ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ پھر بھیجے وحی کی تجھپر کہ تو پیروی کر ملت ابراہیم کی توحید میں کہ وہ سب جھوٹے مذہبوں کو چھوڑ کر دین حق کی طرف رجوع ہوا یا یہ معنی کہ اسکا متابع ہو لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے میں جسطرح وہ نرمی اور ملائمی سے اللہ کی طرف بلاتا تھا کہ ایک دلیل کے بعد دوسری دلیل بیان کرتا تھا اور ہر ایک سے اسکی سمجھ کے موافق بحث کرتا تھا تو بھی یوں ہی کر **ف** صاحب تفسیر نے لکھا ہے پیروی سے مراد یہ ہے کہ اسی رستے پر چل کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد پیغمبر ہوئے نہ یہ معنی کہ ان سے رتبے میں کم تھے کیونکہ آیا ہے حدیث شریف میں انا اکرم الاولین والآخرین علی اللہ تو بموجب اس کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیوں سے افضل اور اکمل ہیں ؎ تو اصلی و باقی طفیل تواند ٭ توشاہی و مجموع خیل تواند ٭ اور نہ تھا ابراہیم شرک کرنے والوں میں سے یہ کفار قریش پر تعریض ہے کہ وہ کہتے تھے ہم اپنے باپ ابراہیم کے مذہب میں ہیں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ جمعہ کا دن اور کام اپنے سب چھوڑ کر اللہ کی عبادت کیا کر جب انکو حکم پہنچا تھوڑوں نے قبول کیا اور بہتوں نے قبول نہ کیا اور ان میں بھی اختلاف پڑا کہ بعضوں نے کہا کہ ہم ہفتے کا دن اختیار کرتے ہیں اسواسطے کہ اسدن اللہ سب مخلوق کو پیدا کر کے فراغت سے تھا اور بعضوں نے کہا کہ اتوار کا دن اچھا ہے کہ اللہ نے اسدن سے خلقت کی پیدائش شروع کی ہے اللہ نے انکی مخالفت اور نافرمانی کی شامت سے انپر ہفتے کا دن مقرر اور فرض کر دیا اور اس امر میں انپر سختی کی فرمایا اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَی الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْہِ ؕ وَاِنَّ رَبَّکَ یَحْکُمُ بَیْنَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝ بیشک انپر ہفتے کے دن کی تعظیم فرض کی گئی جنہوں نے اختلاف کیا اس میں اور وہ تعظیم یہ تھی کہ اس دن کچھ کام نہ کریں اور اسکو عید مقرر کریں اور خدا کی عبادت کے سوا اور کچھ کام نہ کریں سو یہ بات ان پر بہت سخت تھی زاد المسیر میں لکھا ہے کہ اس دن حضرت موسیٰؑ نے دیکھا ایک کو کہ کچھ اسباب کہیں لئے جاتا ہے فرمایا اسکو گردن مار دو اور اسکی لاش ایسی جگہ ڈالدی کہ چالیس دن تک جانور مردار کھانیوالے اسکو کھایا کئے اور بیشک تیرا پروردگار حکم کریگا انکے درمیان قیامت کے دن جس چیز میں یہ سرکشی اور جہالت سے اختلاف کرتے تھے یعنی عبادت کے دن مقرر کرنے میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالے نے جمعہ مقرر کیا انپر جو ہم سے پہلے تھے انہوں نے اس میں اختلاف کیا خدا نے ہم کو ہدایت کی ہمارے واسطے جمعہ ہے اور یہود کے لئے ہفتہ اور نصاریٰ کے واسطے اتوار اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ ۝ بلا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلق کو اپنے پروردگار کے رستے میں مضبوط بات سے یعنے ایسی دلیل سے جس سے حق ثابت ہو جائے اور شک شبہ نہ رہے اور اچھی نصیحت سے اور ایسے بحث کر ایسے طور سے جو اچھا ہے یعنی خوشخوئی اور نرمی کے ساتھ اچھے مقدمے ظاہر ترتیب دے کر لکھا ہے کہ اللہ نے حکمت فرمائی اور نصیحت فرمائی اور بحث کو کہا کہ حکمت تو خاص خاص لوگوں کے واسطے ہے اور نصیحت عام خلقت کے لئے اور بحث دشمنوں کے دفع اور رد کرنے کو ہے اور بعضوں نے لکھا ہے کہ تین طور سے جو خلقت کی ہدایت ہے اس سے اشارہ ہے کہ اللہ سے واصل ہونے کے تین راستے ہیں حقیقت طریقت شریعت اسواسطے کہ بعض محققوں نے کہا ہے کہ حقیقت وہ ہے جو بے واسطے کے بندے کو حق سے ملے اور شریعت وہ ہے کہ جو بندے کو رسولوں کے واسطے سے ملے اور طریقت ادب کا نگاہ رکھنا ہے اللہ کے رستے چلنے میں اور اللہ کی راہ چلنے کے تین راستے ہیں ایک حکمت ہے کہ وہ اللہ کی بخشش ہے بے واسطہ جبرئیل علیہ السلام کے اور حقیقت اللہ کی وہ بخشش ہے کہ خلقت اسمیں شریک نہ ہو تو حکمت کو حقیقت کہنا مناسب ہے دوسرا راستہ اچھی نصیحت ہے اس کو علم طریقت کہنا اولیٰ ہے کہ اس میں ادب کی رعایت رکھنی اور بھلائی کی اور نگاہ رکھنا نرمی اور خوشخوئی کا ہے تیسرا راستہ مجادلہ یعنی بحث کہ التی ہی احسن ہے وہ شریعت ہے کہ اسکی بنا احکام پر ہے اور بیان حلال و حرام صاف صاف بیان اور صریح صریح دلیلوں پر اس کلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمال معلوم ہوتا ہے کہ سب خاص اور عام کو اللہ کے راستے میں بلاتا ہے **شیخ عطار** فرماتے ہیں ؎ نظم ٭ چوں اصل موجودات بود ٭ ذات او چوں معطی ہر ذات بود ٭ واجب آمد دعوت ہر دو جہانش ٭ دعوت ذرات پیدا و نہانش ٭ بیشک تیرا پروردگار خوب جانتا ہے ان کو جو راہ بھول گئے اللہ کی یعنی اسلام اور وہی خوب جانتا ہے ان لوگوں کو جنہوں نے راہ حق کی پائی یعنی اسلام لے آئے اور تجھپر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احکام کا پہنچا دینا ہے لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد کی لڑائی میں سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو مثلہ ہوا دیکھا نہایت

غمگین ہوئے اور فرمایا خدا کی قسم کہ خدائے تعالیٰ مجھے ان دین کے دشمنوں پر فتح دیوے تو اپنے چچا کے بدلے ستر آدمیوں کا ایسا ہی حال کروں سو خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اور اپنے دوست کو اس بات سے منع فرمایا کہ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ اگر عذاب کے بدلے عذاب کیا چاہو تم کسی پر تو عذاب کرو اسپر جتنا کہ اسنے عذاب کیا تم پر یعنی انہوں نے جو ایک شخص کا بند بند جدا کیا ہے تو اس کے بدلے تم بھی ایک ہی کا بند بند جدا کرو جو برابر ہو نہ ایک کے عوض ستر کا اور اگر صبر کرو بدلہ لینے سے تو یہ معاف کرنا اچھا ہے صبر کرنیوالوں کیواسطے بدلہ لینے سے جب یہ آیت آئی تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاف کیا بدلہ لینا اور قسم جو کھائی تھی اسکا کفارہ دیا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ اور صبر کر اے محمد دنیا کی سختیوں پر اور نہیں ہے صبر کرنا تیرا مگر ساتھ توفیق اللہ کے اور غمگین مت ہو کافروں کے فتح پانے سے مسلمانوں پر اور تنگدل مت رہ اس بات سے جو یہ کافر تدبیریں اور مکر کرتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ع بیشک خدائے تعالیٰ ساتھ ان لوگوں کے ہے جو بچے رہتے ہیں کفر اور شرک سے اور گناہ نہیں کرتے اور ڈرتے ہیں خدا تعالیٰ سے اور وہی لوگ نیک کام کرنے والے ہیں انکے ساتھ ہے خدا تعالیٰ اگر فتح پائی کافروں نے تو کیا ہوا آخر مسلمانوں کو فتح دلوا دیگا کافروں پر خاطر جمع رکھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مَکِّیَّةٌ وَّھِیَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِائَةٌ وَّاِحْدٰی عَشْرَةَ اٰیَةً

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ

بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ بے عیب اور بے نقصان وہ خدا تعالیٰ ہے جو لے گیا اپنے خاص بندے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک رات حرمت والی مسجد سے یعنی مکے سے جسکو حضرت ابراہیمؑ نے بنایا۔ طرف اس مسجد کے جسکے گرداگرد برکت دی ہمنے یعنی بیت المقدس جسکو حضرت سلیمان نبی نے تیار کیا تھا شام کے ملک میں اور برکت اسکے گرد باطن کی تو کب بیان ہو سکتی ہے پر ظاہر میں تو بہت باغ اور نہریں اور میوہ اور دولت اور سب ہی طرح کا عیش تھا اور قدیم آبادی اور امن اسواسطے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکے سے بیت المقدس میں لے گئے تو دکھاویں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نشانیاں اپنی قدرت کی یہ اتنی دور ایک دم میں پہنچکر پیغمبروں کو دیکھا اور انکے درجے معلوم کئے اور تماشے عجائب ہر جنس کے آسمانوں پر دیکھے کہتے ہیں کہ جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبری ہوئی تھی اس سے بارہ برس پیچھے معراج ہوئی تھی لیکن مہینے کی تحقیق نہیں کہتے ہیں کہ رجب کی ستائیسویں تاریخ تھی صحیح روایت یوں ہے کہ اس رات حضرت جبرائیل علیہ السلام کتنے فرشتوں سمیت براق بہشت سے لیکر آئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بی بی ام ہانی کے

قصۂ معراج شریف

[illegible]

گھر سے جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چچا کی بیٹی تھیں لیکر براق پر سوار کرکے بیت المقدس میں لیجا کر نماز پڑھائی آگے نماز کے امام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا اور سب پیغمبر اور فرشتوں نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی وہاں سے آگے آسمان پر گئے اور ہر آسمان میں پہلے ہر ایک پیغمبر سے ملتے ہوئے جب سدرۃ المنتہی کو پہنچے تب حضرت جبرئیل بھی رہ گئے وہاں سے حضرت اکیلے آگے چلے پھر کتنی دور چلکر براق بھی رہا گئے رفرف پر سوار ہو کر چلے پھر آگے وہاں تک گئے جو سمجھ میں اور دھیان میں کسی کے نہ آوے مگر یہ کہ خدا تعالی کے پاس گئے اور کچھ بھید کی باتیں ہوئیں اور آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب الٰہی میں ثنا اور تعریف کہی کہ التحیات للہ والصلوات والطیبات اور ادھر سے جواب یہ آیا کہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت مہربانی سے امت کو ملا کر یوں عرض کی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اور پانچ وقت کی نماز اور رمضان کے روزے فرض امت پر مقرر ہوئے پھر رخصت ہو کر وہاں سے پھرتے ہوئے بہشت اور دوزخ کی سیر کرکے بیت المقدس میں آن مکے کو روانہ ہوتے راہ میں قریشیوں کے قافلے کو دیکھا پھر جب اپنے مکان پہنچے تو حجرے کی زنجیر ہلتی تھی اور وضو کا پانی بہتا تھا اور بچھونے گرم تھے یعنی ایسی جلدی تشریف لے آئے پھر فجر کو رات کا ماجرا یاروں میں بیان کیا مسلمانوں نے تو سچ جانا اور کافروں نے نہایت جھوٹ جانکر بیت المقدس کے مکانوں کی ترکیب پوچھی خدا تعالی نے بیت مقدس کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کر دیا حضرت نے جب دیکھکر جو کچھ پوچھا کافروں نے سب بتایا پھر کافروں نے قافلے کا احوال پوچھا وہ بھی حضرت صلعم نے درست بتایا تب بھی بہتوں نے توفیق ایمان کی نہ پائی اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ بیشک خدا تعالی وہی ہے سننے والا باتیں کافروں کی اور اور مسلمانوں کی جو انہوں نے معراج کو جھوٹ اور انہوں نے سچ جانا اور خدا تعالی ہی دیکھنے والا ہے سب کے احوال کا وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۝ اور دی ہمنے موسی علیہ السلام کو کتاب توریت اور کیا ہمنے اسکو راہ دکھانیوالا یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو وہ کہ نہ پکڑو سوائے میرے کسی کو ایسا جو اسپر اپنا کام چھوڑ دو یعنی توریت میں یہ حکم کیا ہے کہ سوائے خدا تعالی کے ایسا کسی کو نہ سمجھو کہ ہماری مشکل آسان کریگا جو خدا تعالی کے سوا ایسا کوئی نہیں ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝ اے اولاد اسکی کہ جو اٹھائی ہمنے ساتھ پیغمبر علیہ السلام کے ناؤ میں اور نوح علیہ السلام تھا بندہ احسان ماننے والا خدا تعالی کا وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝ اور کہلا بھیجا ہمنے یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو توریت میں کہ تم خرابی کرو گے ملک میں دو بار یعنی دو بار ایسا برا کام کرو گے جو اسکے سبب ملک میں غضب الٰہی آویگا سو ایکبار تو وہ کیا کہ حضرت ارمیا پیغمبر کا کہنا نہ مانا اور گناہ کئے بہت بڑے اور دوسرے وہ کہ حضرت یحیی پیغمبر کو شہید کیا سو حق تعالی نے انکو پہلے ہی خبر دی تھی کہ تم نافرمانی کرو گے بڑی اور ظلم بڑا کرو گے پھر اچھے بندے فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝ پھر جب آیا وعدہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ان دونوں وعدوں سے جو لئے تھے تمہاری خرابی کرنے کو اور خدا تعالی کے عذاب پہنچنے کا تو اٹھا یا ہمنے یعنی بھیجا ہمنے تم پر اے اولاد یعقوب کی اپنے بندوں سے ایک کافر بندے کو سو وہ بخت نصر تھا بادشاہ بابل کا اور بڑا زور آور بہادر اور بڑی فوج تھی اسکی پھر آئے وہ اندر شہر بیت المقدس کے لوٹتے مارتے عمارت ڈھاتے اور تھا یہ وعدہ مقرر ہونا ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنٰكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ أَكْثَرَ نَفِيْرًا پھر ہمنے پھیرا تمہارے واسطے دولت کو کہ تم زور پاؤ اُنپر جنہوں نے تمکو لوٹا مارا تھا اور مدد کی تمہاری ہر طرح کی مال و اسباب سے اور اولاد سے اور کیا تم کو بہت سے لوگ گنتی میں آگے سے زیادہ یعنی جبکہ تمہاری شکست ہوئی تھی تب سے پھر زیادہ کی فوج اور دولت تمہاری کو پھر إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا اگر بھلا کیا تمنے تو اپنے واسطے بھلائی کی اور اگر برا کیا تمنے پھر اسکا گناہ تم کو ہوگا فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءُا وُجُوْهَكُمْ پھر جب آیا وعدہ تمہاری خرابی کا اور تمپر عذاب آنے کا جو اس عذاب سے برے ہوویں اور بگڑ جائیں منہ تمہارے کہتے ہیں کہ ان دونوں خرابیوں میں دو سو برس کا تفاوت تھا سو خدائے تعالی فرماتا ہے کہ جب دوبارہ تمنے نافرمانی کی تو پھر بھیجا ہمنے ایک قوم کو تمہارے اوپر تو وہ تمکو لوٹیں اور ماریں اور اسواسطے بھیجا اس قوم کو وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ اور تو کہ گھس آویں بیت المقدس میں جیسے گھس آئے تھے پہلی بار لوٹتے مارتے وَلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا اور اسواسطے بھیجا اس قوم کو خوب ویران کریں جس جگہ زور پاویں لوٹ مار کرنے پر کہتے ہیں کہ جب حضرت سلیمان نبی علیہ السلام کی اولاد بیت المقدس میں بہت دولتمند ہوئی اور خدا تعالی نے انہیں نعمتیں بہت دیں تب انہوں نے ظلم اور گناہ اور تکبری شروع کی اسوقت ان میں ارمیا پیغمبر تھے انہوں نے بہتیرا سمجھایا کہ یہ پہلا وعدہ ہے جو توریت میں خدا تعالی نے فرمایا ہے خبردار رہو اور نافرمانی نہ کرو خدا تعالی کی انہوں نے کہنا حضرت ارمیا کا نہ مانا تب خدا تعالی نے **بابل** کے شہر سے **بخت نصر** بادشاہ کو بھیجا اسنے آکر بیت المقدس کے سرداروں پر فتح پاکر لوٹا اور مارا اور عمارت گرائی اور ویران کیا اور ستر ہزار آدمیوں کو بنی اسرائیل سے قید کرکے لے گیا پھر خدائے تعالے نے ایسا سبب کیا کہ وہ شہر اس سے زیادہ آباد ہوا اور مال و دولت پہلے سے زیادہ خدائے تعالی نے دی بنی اسرائیل لگے عیش کرنے دو سو برس تک اسی طرح رہے پھر خدائے تعالی کی نافرمانی کرنے لگے یہانتک کہ حضرت یحییٰ نبی کو شہید کیا اور حضرت عیسیٰ کے شہید کرنے کی فکر میں ہوئے تب پھر خدا تعالی نے انکے عذاب کرنے کے واسطے **طیطوس** روم کے بادشاہ کو ان پر بھیجا سو اسنے آکر پھر ویسا ہی حال کیا یعنی لوٹا اور قتل کیا اور عمارت ڈھائی اور ویران کیا پھر خدا تعالی نے ان وعدوں کے پیچھے توریت میں فرمایا تھا کہ عَسٰى رَبُّكُمْ أَنْ يَّرْحَمَكُمْ وَإِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا شاید کہ تمہارا رب [illegible] عذاب کے پیچھے اگر توبہ کرو اور پھر نافرمانی نہ کرو تو رحم کرے اور تمکو دولتمند اور آباد کرے اور اگر تم پھرو اور نافرمانی کرو تو پھر پھریں ہم تیسری بار اور تمہیں عذاب کریں وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا اور مقرر کی ہیں ہم دوزخ کو کافروں کے واسطے قید خانہ جو اسمیں رہا کریں سو تیسری بار بنی اسرائیل نے نافرمانی کی جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا

[illegible]

نہ مانا اور ایمان نہ لائے تو پھر عذاب آیا کہ بہت مارے گئے اور باقی جلا وطن ہوئے اور خوار ہوئے اور انپر جزیہ مقرر ہوا اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۙ بیشک یہ قرآن راہ دکھانیوالا ہے ایسی جو بہت سیدھی اور مضبوط ہے یعنی شریعت اور خوشخبری دینے والا ہے یہ قرآن ایمان لانے والوں کو جنہوں نے کئے ہیں کام اچھے انکو بدلہ ہے بہت بڑا یعنے بہشت اور اسکی نعمتیں اور قرآن خبر دیتا ہے وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۧ اور وہ لوگ جو نہیں سچ جانتے آخرت کو یعنی قیامت کو جھوٹ جانتے ہیں تیار کیا ہے انکے واسطے عذاب دکھ دینے والا وہ آگ دوزخ کی ہے یعنی قرآن مسلمانوں کو خوشخبری دیتا ہے بہشت کی اور کافروں کو خبر دیتا ہے دوزخ میں جانے کی وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاۗءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝ اور دعا مانگتا ہے آدمی بدی کی خدا تعالی سے غصے کیوقت اپنے واسطے جسطرح دعا مانگتا ہے ساتھ بھلائی کے یعنی جب کہ غصے ہوتا ہے تو اپنے تئیں بد دعا کرتا ہے ایسی آرزو سے جیسے لینے واسطے بھلائی کی دعا مانگتا ہے اور ہے آدمی جلدی کرنیوالا ہے یعنی شتابی کرتا ہے یعنی چاہتا ہے کہ ابھی جلد یہ بات ہو جاوے وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝ اور بنایا ہمنے رات اور دن کو نشانیاں قدرت یعنی کی پھر مٹا دی ہمنے نشانی رات کی نشانیاں چاند اور سورج ہیں پھر چاند کی روشنی کم کی اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ بنائی ہمنے نشانی دن کی روشن تلاش کرو زیادتی جمعیت کی اور جانو گنتی برسوں کی اور شمار حقوق کا اور ہر چیز کا جو اسکے محتاج تھے تم دین دنیا کے کاموں میں بیان کیا ہمنے اسکو قرآن میں کھولکر کھنا یعنی جیسا کہ چاہئے تھا مفصل بیان کر اسطرح کیا وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝ اور سب آدمیوں کو کافر اور مسلمان سب کو لازم کیا اور مقرر کئے بھلے اور برے کام اسکے اسکی گردن میں یعنی ہر آدمی کے بھلے برے کام اسکے ساتھ اسکے ہیں یعنی ایک شخص کے کام بھلے برے سے دوسرے کو نفع نقصان نہ ہوگا اور باہر نکالینگے ہم ہر آدمی کے واسطے قیامت کیدن لکھا ہوا خط اسکے کاموں کا جو دیکھے گا اس خط کو کھلا ہوا یعنی ہر آدمی نے جو دنیا میں کام نیک یا بد کئے ہونگے وہ سب ذرہ ذرہ قیامت کیدن لکھے ہوئے دیکھے گا تب کہینگے اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝ پڑھ اعمالنامہ اپنا اور دیکھ کہ دنیا میں کیا کیا کام کئے تھے اور اسدن سب لوگ اپنے اعمالنامے پڑھیں گے اور کہیں گے فرشتے کہ کفایت کرتا ہے تو آج اپنے اوپر حساب کرنیوالا اور کسی کی احتیاج نہیں کہ تجھے بتاوے تو آپ ہی اپنا اعمالنامہ دیکھ کہ تو نے دنیا میں کیا کچھ کیا ہے اور آپ ہی انصاف کر جن کاموں کا بدلہ تجھے کیا چاہئے اور حق تعالی فرماتا ہے کہ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ جو کوئی راہ سیدھی پاوے مقرر راہ دکھاوے اپنے تئیں یعنی راہ پانا اسکا اسی کے حق میں بہتر ہے اور جو کوئی راہ سیدھی کو بھولا مقرر راہ بھولنا اسی کو خراب کریگا یعنی جو ایمان لایا اور مسلمان ہوا تو اپنے واسطے اور جو کافر ہوا تو اپنے واسطے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ اور نہ اٹھاویگا کوئی اٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا یعنے ایک کا گناہ دوسرے پر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ڈر رکھیں گے اور ہم عذاب نہیں کرتے کسی قوم پر جب تک کہ بھیجا پیغمبر کو یعنی پہلے نبی کو بھیجتے ہیں تو سمجھاوے اور راہ سیدھی عذاب سے چھوٹنے کی بتا دے جب وہ اس نبی کا کہنا نہیں مانتے تب عذاب انپر آتا ہے وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝ اور جب چاہتے ہیں ہم کہ مار کر خراب کر دیں کسی شہر کے لوگوں کو تو حکم کرتے ہیں وہاں کے دولتمندوں کو کہ تابعداری کرو پیغمبر کی پھر جب وہ نہیں کرتے اور حکم نہیں مانتے اس شہر کے لوگ پھر واجب اور درست ہوتا ہے انپر عذاب کرنا پھر جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیتے ہیں ہم اس شہر کو سمیت اسکے رہنے والوں کے جیسا چاہیئے یعنی بہت ویران کر دیتے ہیں وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۝ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ۝ اور بہت مار کر خراب اور ویران کر دیئے ہم نے قرن کے لوگوں سے پیچھے نوح علیہ السلام کے جیسے قوم عاد کی اور ثمود کی اور کئی ایسی قوم کو مار کر اجاڑ دیا اور کفایت کرتا ہے رب تیرا واسطے گناہ اپنے بندوں کے جاننے والا دیکھنے والا یعنی رب تیرا جانتا ہے اور دیکھتا ہے گناہ اپنے بندوں کے وہی کفایت کرتا ہے کہتے ہیں کہ منافق یعنی جو لوگ ظاہر میں ایمان لائے تھے اور دل میں کافر تھے وہ لڑائیوں میں مسلمانوں کے ساتھ جاتے تھے پر غرض ان کی جہاد کی نہ تھی بلکہ اس واسطے جاتے تھے کہ لوٹ کا مال ہاتھ آوے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ جو کوئی چاہے فائدہ دنیا کا یعنی دولت اور عیش ہی چاہے اور آخرت کو نہ مانے خدا تعالیٰ سے دنیا ہی میں دیتے ہیں ہم اسکو جو کچھ چاہتے ہیں ہم اور جسکو چاہتے ہیں ہم دیتے ہیں ہم اسی کی وہ چیز پھر آخرت کو تیار کرتے ہیں ہم اسکے واسطے دوزخ آتا ہے۔ وہ دوزخ میں بری باتیں سنکر اور بے آبرو ہو کر اور نکالا ہوا خدا تعالیٰ کی رحمت سے وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ اور جو کوئی چاہتا ہے فائدہ آخرت کا یعنی بہشت اور اس کی نعمتیں اور تلاش کرتا ہے اس کے واسطے یعنی اچھے کام کرے ویسے کاموں سے بہشت میں جانے کے لائق ہو اور وہ تلاش کرنے والا بھی مسلمان ہووے یعنی کافر کی عبادت اور نیکیاں قبول نہیں پھر ویسے یہ لوگ جو ہے انکی تلاش قبول کی گئی یعنی مسلمانوں کی نیکیاں ضائع نہونگی اور ان دونوں فرقوں کو چاہنے والے دنیا اور دین کے ہیں یعنی کافر اور مسلمان كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۝ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝ سب کو انعام اور بخشش کرتے ہیں ہم اس فرقے کو بھی جتنا انہیں ضرور ہے اور اس فرقے کو بھی جیسی انکی تلاش ہے کسی کو نا امید نہیں کرتے بخشش رب تیرے کی سے اور نہیں ہے بخشش رب تیرے کی اٹکائی ہوئی اور موقوف کی ہوئی یعنی خدا تعالیٰ کی بخشش سب پر ہے مسلمانوں کو دین و دنیا میں دونوں جگہ اور کافروں کو دنیا ہی میں ہے دین میں نہیں اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۝ دیکھ اور دھیان کر جو کیسی بڑائی دی ہمنے ایک کو ایک پر دولت میں اور ہنر میں اور عقل میں اور بہادری میں اور بھلے کاموں میں اور البتہ آخرت میں تو بہت بڑے درجے ہیں اور بہت بڑی بڑائیاں ہیں جو گنتی میں نہ آویں لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور مت پکڑ خدائے تعالیٰ کے ساتھ کوئی خدا دوسرا یعنی کسی کو اسکا شریک نہ کر اور نہ جان اور اگر تو نے کسی کو اسکا شریک کیا تو پھر بیٹھے گا تو دوزخ میں اور سب تجھے برا کہیں گے اور ناامید ہوگا تو سب بھلائیوں اپنی کی ہوئیوں اور سب نعمتوں سے وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ اور حکم کر دیا رب تیرے نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب پر وہ کہ نہ پوجو اور نہ بندگی کرو اسکے سوا کسی کی ہرگز یعنی وہی خدا یتعالیٰ لائق بندگی کے ہے اور کوئی نہیں اور اسکا کوئی شریک نہیں اور یہ حکم کیا وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ اور ماں باپ سے بھلائی کر اور پہنچیں تیرے آگے بڑھاپے کو یعنی تیرے روبرو ماں باپ یا باپ یا دونوں بوڑھے ہو جاویں تو نہ کہہ تو اُف بھی ان دونوں کو اور نہ جھڑک گھرکی انکو اور کہہ انسے اچھی بات ادب سے وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ اور جھکا انکے آگے سر اپنا عاجزی سے اور غریبی اور مہربانی سے یعنی انکی خدمت کر محبت سے اور غریبی سے اور انکے واسطے دعا مانگ خدا یتعالیٰ سے اس طرح کہ اے پروردگار رحم کر اور مہربانی کر میرے ماں باپ پر جیسا کہ مجھے پالا انہوں نے چھٹپن میں رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝ اور رب تیرا خوب اور بہت جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اگر تم بھلائی کرنے والے ہو ماں باپ سے پھر بیشک خدا یتعالیٰ ہے التجا اور رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اور ناتے داروں کو اور کنبے کے لوگوں کو حق ان کا اور دے فقیر محتاجوں کو اور مسافروں کو اور بہت خرچ نہ کر یعنی بیجا بے ضرر خرچ کرنا بہت موقوف کر اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝ مقرر اور بیشک بہت خرچ کرنے والے بھائی شیطانوں کے ہیں یعنی انکے کہنے میں ہیں اور ہے شیطان اپنے رب سے منکر اور ناشکری کرنیوالا **شان** کہتے ہیں کہ کئی صحابی محتاج تھے جیسے بلالؓ اور صہیبؓ اور خبابؓ ایسوں کو اصحاب صفہ کہتے ہیں سو ایسے اصحاب کبھی ایسے وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ مانگتے جو اسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ نہ ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرم سے چپکے چلے جاتے تب یہ آیت خدا یتعالیٰ نے بھیجی کہ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝ اگر تم خبر نہ لیوے ان محتاجوں کی اور راہ دیکھے اپنے رب کی مہربانی کی یعنی چاہے کہ جب خدا یتعالیٰ دیویگا تو میں دونگا تو پھر کہہ ان کو بات نرمی سے آسان اور سہج یعنی کہہ کہ خدا یتعالیٰ مجھے بھی دے اور تمہیں بھی دے **شان** کہتے ہیں کہ ام سلمہؓ نے ایک بار ایک یہودی کی عورت سے شرط کی تھی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ سخی ہیں اسنے آزمانے کیواسطے اپنی بیٹی کو بھیجا لڑکی نے آن کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ میری ماں تم سے پیراہن تمہارا مانگتی ہے حضرتؐ کے پاس دوسرا نہ تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ دو گھڑی پیچھے آئیو وہ لڑکی پھر آئی اور کہا کہ میری ماں تمہارے گلے کا پیراہن مانگتی ہے حضرتؐ نے حجرے میں جاکر پیراہن اتار دیا اور آپ حجرے میں ننگے بیٹھے جب وقت نماز کا ہوا اور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

واسطے نماز کے صحابیوں نے بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ننگے باہر نہ نکل سکے تب خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی وَلَا تَجۡعَلۡ يَدَكَ مَغۡلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبۡسُطۡهَا كُلَّ ٱلۡبَسۡطِ فَتَقۡعُدَ مَلُومًا مَّحۡسُورًا ۝ اور مت باندھ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے یعنی بخیل مت ہو اور خیرات کر اور نہ اپنا ہاتھ کھول تمام کھولنا یعنی ایسی خیرات بھی نہ کر کہ جو آپ ننگا اور فاقے سے رہے لوگوں کا طعنہ کھایا ہوا اور محتاج پچھتایا ہوا یعنی نہ اتنی سخاوت کر کہ جو آپ محتاج رہے اور نہ ایسی بخیلی جو کبھی کسی کو دیوے ہی نہیں چاہیے کہ اپنے خرچ ضروری سے جو بچے اسے خیرات کرے إِنَّ رَبَّكَ يَبۡسُطُ ٱلرِّزۡقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقۡدِرُ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ بِعِبَادِهِۦ خَبِيرَۢا بَصِيرًا ۝ مقرر اور بیشک صاحب تیرا روزی کھولتا ہے جسکی چاہتا ہے اور کم روزی کرتا ہے جسکو چاہتا ہے یعنی وہ مختار ہے کسی کو دولتمند کرتا ہے کسیکو محتاج کرتا ہے مقرر ہے خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی خبر جاننے والا انکے احوال کا دیکھنے والا اور اپنے بندوں کو فرماتا ہے کہ وَلَا تَقۡتُلُوٓاْ أَوۡلَٰدَكُمۡ خَشۡيَةَ إِمۡلَٰقٍ ۖ نَّحۡنُ نَرۡزُقُهُمۡ وَإِيَّاكُمۡ ۚ إِنَّ قَتۡلَهُمۡ كَانَ خِطۡـًٔا كَبِيرًا ۝ اور مت مار ڈالو اپنی اولاد کو تم بے خرچی اور مفلسی کے ڈر سے ہم دیتے ہیں روزی انکو اور تم کو بھی مقرر اور بیشک مار ڈالنا اولاد کا گناہ ہے بڑا وَلَا تَقۡرَبُواْ ٱلزِّنَىٰٓ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ فَٰحِشَةً وَسَآءَ سَبِيلًا ۝ اور نزدیک مت جاؤ بدکاری کے یعنی کسی کی عورت سے صحبت نہ کرو جو مقرر زنا ہے برا کام اور ہے بری راہ جو خدا اور رسول اس سے بیزار ہیں وَلَا تَقۡتُلُواْ ٱلنَّفۡسَ ٱلَّتِي حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلۡحَقِّ ۗ اور مت مار ڈالو اس آدمی کو جسکو منع کیا ہے خدا تعالیٰ نے جیسے مسلمان یا مطیع الاسلام مگر ساتھ واجبی کے یعنی جو شرع میں اسکا مار ڈالنا درست ہووے وَمَن قُتِلَ مَظۡلُومًا فَقَدۡ جَعَلۡنَا لِوَلِيِّهِۦ سُلۡطَٰنًا فَلَا يُسۡرِف فِّي ٱلۡقَتۡلِ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ مَنصُورًا ۝ اور جو کوئی مارا گیا ہووے ناحق پھر دیا ہم نے اسکے وارث کو زور اور قوت یعنی مرنے والے کے وارث کو مار ڈالنے والے پر غالب کیا جو وہ اپنے موئے ہوئے کا بدلہ لیوے پر زیادتی نکرے بیچ بدلہ لینے کے جیسے کہ ایک کے بدلے ایک مار کر اور کسی اسکے بڑے کو یا اس قوم کے سردار کو مارنے کا قصد نکرے جو مقرر وارث مار ڈالے ہوئے کا مدد دیا گیا ہے یعنی حاکم وقت کو اور سب مسلمانوں کو لازم ہے جو اسکے ہمراہ ہوں وَلَا تَقۡرَبُواْ مَالَ ٱلۡيَتِيمِ إِلَّا بِٱلَّتِي هِيَ أَحۡسَنُ حَتَّىٰ يَبۡلُغَ أَشُدَّهُۥ ۚ وَأَوۡفُواْ بِٱلۡعَهۡدِ ۖ إِنَّ ٱلۡعَهۡدَ كَانَ مَسۡـُٔولًا ۝ اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے اور اسے اپنے خرچ میں نہ لاؤ مگر اس طرح کہ اسے فائدہ ہو یعنی جس بچہ کا باپ مر جاوے اسکے مال کو اپنے مال میں نہ ملاؤ مگر سوداگری کرو اس طرح کہ اسکے مال کا جو نفع آوے وہ اس بچے کے خرچ میں آوے اور اسکی اصل میں کچھ نقصان نہ ہو اور نہیں تو اسکا مال امانت رکھو جب تک کہ وہ بچہ جوان ہووے تب اسکا مال سب اسے دو اور کچھ کمی نہ کرو اور پورا کرو قول یعنی جو کسی سے وعدہ کرو اسے ادا کرو جو مقرر قول پوچھا جائیگا یعنی اگر کسی سے قول کر کے یا وعدہ کر کے پورا نہ کروگے تو گنہگار ہوگے وَأَوۡفُواْ ٱلۡكَيۡلَ إِذَا كِلۡتُمۡ وَزِنُواْ بِٱلۡقِسۡطَاسِ ٱلۡمُسۡتَقِيمِ ۚ اور پورا ناپو پیمانہ جس وقت ماپنے لگو تم اور پورا تولو ساتھ ترازو سیدھی درست کے کتنے شہروں میں ترازو کے بدلے پیمانے سے ناپ کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تولو یا ناپو لیکن اس میں کمی دیتے وقت اور زیادتی لیتے وقت نہ کرو ذَٰلِكَ خَيۡرٞ وَأَحۡسَنُ تَأۡوِيلٗا ۝ یہ ناپنا سیدھا اور تولنا درست اچھا ہے تمکو اور آخر کو بھلائی ہے تمہاری وَلَا تَقۡفُ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهِۦ عِلۡمٌ ۚ إِنَّ ٱلسَّمۡعَ وَٱلۡبَصَرَ وَٱلۡفُؤَادَ كُلُّ أُوْلَٰٓئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡـُٔولٗا ۝ اور پیچھے نہ لگ جس بات کی تجھے خبر نہیں یعنی بغیر دیکھے نہ کہو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور بغیر سنے نہ کہو کہ سنا ہے یعنی جھوٹی گواہی مت دو جو مقرر کان اور آنکھ اور دل سب یہ اپنے کاموں سے پوچھے جائیں گے یعنی قیامت کو کانوں سے پوچھیں گے کہ تونے کیا سنا اور کیوں سنا اور آنکھ سے پوچھیں گے کہ تونے کیا دیکھا اور کیوں دیکھا اور دل سے پوچھیں گے تونے کیا جانا اور کیوں جانا اور خدا یتعالی فرماتا تھا وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝ اور مت چل زمین پر اکڑتا ہؤا اور اتراتا ہوا کہ تو پھاڑ نہ ڈالیگا زمین کو ایسے دھمک کر چلنے سے اور نہ آسمان تک پہنچے گا اس ایڑیاں اٹھا کر پنجوں پر چلنے سے اچان اور لنبان میں یعنی ایسا اکڑنے سے جو اونچا ہو کر چلتا ہے آسمان کو نہ پہنچیگا کُلُّ ذٰلِکَ کَانَ سَیِّئُہٗ عِنْدَ رَبِّکَ مَکْرُوْہًا ۝ سب ہیں یہ بری باتیں اور تیرا رب اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیزار ہے ایسی باتوں سے ذٰلِکَ مِمَّآ اَوْحٰٓی اِلَیْکَ رَبُّکَ مِنَ الْحِکْمَۃِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ فَتُلْقٰی فِیْ جَہَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ یہ سب باتیں جو بھیجی ہیں تجھکو تیرے رب نے یہ سب عقل کی باتیں ہیں اور ان باتوں میں حق پہچانا جاتا ہے اور مت پکڑ خدا یتعالی کے ساتھ خدا دوسرا شریک اور اگر پکڑیگا تو پھر پڑیگا دوزخ میں طعنہ کھایا ہؤا اور نکالا ہؤا خدا یتعالی کی رحمت سے یعنی سب تجھکو دوزخ میں برا کہیں گے اور فرماتا ہے اللہ تعالی انکو جو کہتے تھے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں کہ اے احمقو سنو تو کہ اَفَاَصْفٰکُمْ رَبُّکُمْ بِالْبَنِیْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ اِنَاثًا ؕ اِنَّکُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِیْمًا ۝ اے کیا تمکو چنکر دئے تمہارے رب نے بیٹے اور اپنے واسطے رکھیں فرشتوں کی بیٹیاں یعنی تم آپ تو بیٹیوں کا ہونا عیب جانتے ہو اور خدا کو کہتے ہو کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں یعنی اپنے آپ سے بھی خدا یتعالی کو عیب دار جانتے ہو بیشک تم کہتے ہو بات بڑی کہ جس بات سے زمین آسمان پھٹ جاوے کہ اپنا عیب خدا تعالی پر روا رکھتے ہو پس تم خدا سے بھی اچھے ہو جو بیٹیوں کے باپ ہو یہ بات بہت بڑی ہے وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ ہٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّکَّرُوْا ؕ وَمَا یَزِیْدُہُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝ اور مقرر ہمنے پھیر پھیر سمجھایا اس قرآن میں تو معلوم کریں خدا یتعالی کی عظمت اور بڑائی کو اور نصیحت پکڑیں اور زیادہ بھاگتے ہیں اور الٹا سمجھتے ہیں قُلْ لَّوْ کَانَ مَعَہٗٓ اٰلِہَۃٌ کَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰی ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں سے کہ اگر ہوتا خدا یتعالی کے ساتھ دوسرا خدا جیسے کہ یہ کہتے ہیں تو پھر ڈھونڈھتے وہ خدا طرف خدائے تعالے کے جو صاحب عرش کا ہے یعنی بتوں کو جو یہ کافر خدا کہتے ہیں اگر یہ بات کچھ ہوتی تو خدا یتعالی جو مالک عرش کا ہے اسکے مقابلے کو تیار ہوتے اور تردد کرتے اور اپنی عاجزی کا عیب دور کرتے سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا ۝ پاک ہے خدا یتعالی سب عیبوں سے اور عاجزیوں سے اور بہت بڑا ہے ان باتوں سے جو یہ کہتے ہیں بہت بڑا ہے اور بہت اونچا ہے سب کی سمجھ اور سب کے دھیان سے بے نہایت تُسَبِّحُ لَہُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْہِنَّ ؕ یاد خدائے تعالی کی کرتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی کہ ان کے بیچ میں ہے سب یعنی دیو پری چرند پرند بلکہ درخت اور پہاڑ اور دریا سب جو کچھ کہ ہے خدا یتعالی کی یاد کرتے ہیں وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَہُوْنَ تَسْبِیْحَہُمْ ؕ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۝ اور کوئی چیز نہیں مگر اس کی یاد کرتے ہیں یعنے اسکی یاد میں ہے ساتھ احسان ماننے کے اور شکر کرنے کے پر تم اے آدمیو نہیں سمجھتے ان کا ذکر کرنا مقرر خدائے تعالے ہے تحمل کرنے والا بخشنے والا یعنے کافروں پر جلد عذاب نہیں بھیجتا اور مسلمان گنہگاروں پر مہر کرے گا کہتے ہیں کہ ابوجہل اور کئی ویسی ہی کافروں نے مل کر قصد کیا جس وقت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن پڑھیں تو انہیں تکلیف دیں اور بے ادبی کریں خدائے تعالے نے اپنے دوست کو قرآن پڑھنے کے وقت کافروں کی آنکھوں سے چھپایا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پھر یہ آیت بھیجی وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝ اور جب قرآن پڑھتا ہے تو کرتے ہیں
ہم تجھ میں اور انمیں جو قیامت سچ نہیں جانتے پردہ چھپا ہوا ایسا کہ خلقت کو نظر نہ آوے وہ پردہ وَّجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ اٰذَانِهِمْ
وَقْرًا ط اور کیا ہمنے کافروں کے دلوں پر پردہ ڈھانکا ہوا یعنی کافروں کے دلوں کو چھپا دیا تو نہ سمجھیں معنی قرآن کے اور انکے کانوں میں بوجھ ڈالا ہے گویا
کہ گھٹے ہیں انکے کانوں میں جو نہ سنیں قرآن کو وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤی اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝ اور جب تو یاد کرتا ہے رب اپنے
کو قرآن میں یعنی جب قرآن پڑھتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا عزوجل ایک ہے تب پھر جاتے ہیں الٹے بھاگتے ہوئے یعنی خفا ہو کر چلے جاتے
ہیں اور یہ قرآن پڑھنا تیرا انہیں خوش نہیں آتا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰۤی ہم خوب جانتے ہیں جس واسطے
یہ سنتے ہیں قرآن کو جسوقت سنتے ہیں اور دھیان رکھتے ہیں تیری طرف یعنی کافروں کی غرض قرآن سننے سے یہ ہے کہ اس میں طعنہ ماریے اور عیب پکڑیے
اور جب یہ آپس میں اکیلے بیٹھکر مصلحت کرتے ہیں تو کوئی کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جادوگر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ شاعر ہے کوئی کہتا ہے کہ دیوانہ ہے
اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ جس وقت کافر کہتے ہیں تیرے یاروں کو کہ نہیں تابعداری کرتے تم مگر ایک مرد جادو کیے ہوئے
کی یعنی کافر کہتے تھے مسلمانوں کو کہ تم تابعدار ہو ایک شخص کے سو وہ ایسا ہے جیسے جادو کیا ہوا ہوتا ہے اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
سَبِیْلًا ۝ دیکھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مکے کے لوگوں کو جو کیسی کہتے ہیں تیرے واسطے مثلیں یعنی تجھے شاعر کہتے ہیں اور شاعر بہت عقلمند ہوتا ہے اور　رُبع
کبھی دیوانہ کہتے ہیں اور دیوانے کو عقل نہیں ہوتی پھر بھولے راہ کو وہ کافر پھر نہیں راہ پاسکتے سیدھی حیران ہیں اور بکتے پھرتے ہیں وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا
وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ۝ اور کہتے ہیں کہ اے کیا جب ہم مرکر ہونگے پرانی ہڈیاں گلی ہوئی پھر کیا ہم تب پیدا ہونگے نئے سرے سے
قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا ۝ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَكْبُرُ فِیْ صُدُوْرِكُمْ ج فَسَیَقُوْلُوْنَ مَنْ یُّعِیْدُنَا ط قُلِ الَّذِیْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۝ کہہ اے محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو جو قیامت کے منکر ہیں کہ مثلا تم بن جاؤ پتھر کے یا لوہے کے یا کوئی بڑی چیز جسے تم اپنے دل میں بڑا جانتے ہو وہ بن جاؤ جیسے پہاڑ یا آسمان پھر
کہو کہ کون ہمیں اب اس حال سے پھر آدمی کرے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دوبارہ آدمی بنادیگا تمہیں جسنے پیدا کیا تھا تمہیں پہلی بار جب آوے تو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات کہیگا تب کافر فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْكَ رُءُوْسَهُمْ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هُوَ ط پھر ہلاوینگے اپنے سر تیری طرف یعنی یہ بات نہ مانیں گے اور
کہیں گے کہ اگر سچ ہے تو کب ہوگا یہ مرکر پھر جینا قُلْ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنَ قَرِیْبًا ۝ کہو کہ شاید یہ بات ہوئے جلد یعنی قیامت کچھ دور نہیں یَوْمَ یَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِیْبُوْنَ
بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ ع جس دن تم کو بلاویگا اور پکاریگا فرشتہ خدا تعالی کے حکم سے پھر قبول کروگے اس بلانے کو اور دوڑے جاؤگے　ع ۵
اور تمامی تعریف خدا تعالی کو لائق ہے کہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور دھیان کروگے کہ دنیا میں تھوڑی دیر رہے تھے وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ط اِنَّ
الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ط اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ان بندوں کو جو ایمان لائے ہیں جو کہیں وہ بات جو اچھی ہو یعنی ایسی بات
کہیں کہ جو سنے سو خوش ہو نہ ایسی کہیں کہ جس بات میں ہنگامہ اٹھے بلکہ اگر کوئی سخت بات کہے تو اس کا جواب نرمی سے دیں کس واسطے کہ
مقرر شیطان لڑائی کرواتا ہے آپس میں اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۝ کہ مقرر شیطان ہے آدمیوں کیواسطے دشمن صریحا کھلا ہوا
اور میرے بندوں سے یہ کہہ کہ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ اِنْ یَّشَاْ یَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ یَّشَاْ یُعَذِّبْكُمْ ط پروردگار تمہارا خوب جانتا ہے تم کو اور تمہارے کاموں کو
اگر چاہے رحم کرے اور بخشے تمکو اور اگر چاہے عذاب کرے تمکو مختار ہے وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا ۝ اور نہیں بھیجا ہمنے تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ان لوگوں پر نگہبان اور ذمہ وار یعنی پیغمبر کا کام اتنا ہی ہے کہ حکم خدا تعالی کا پہنچا دیوے پھر جو کوئی مانے تو اسی کو بھلا ہے اور جو نہ مانے تو اسکو برا ہے۔
وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رب تیرا خوب جانتا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں اور زمین میں انکو یعنی کوئی شخص
دیو پری اور آدمی اور فرشتوں سے چھپا ہوا نہیں ہے پروردگار تیرے سے اور سب کا قدر اور مرتبہ جانتا ہے وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰی بَعْضٍ
وَّاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝ اور مقرر بڑائی دی ہمنے بعضے پیغمبروں کو بعضوں پر یعنی ہم مختار ہیں جسے چاہیں پیغمبری دیں اور جسے چاہیں بزرگی دیں اور دی ہمنے
داؤد نبی کو کتاب جسکا زبور نام ہے کہتے ہیں کہ مکے میں کال پڑا تھا جو اناج ملتا نہ تھا تب خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں
کو قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا یَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِیْلًا ۝ کہ پکارو تم ان کو جن کو جانتے تھے تم سوائے

خدایتعالیٰ کے جو وہ تمہاری اس مصیبت کو اور قحط کو تم پر سے دور کریں تم اے کافرو پکاروگے انہیں پر وہ دور نہ کر سکیں گے سختی قحط کی تم سے دور کرنا اور نہ اس حال کو پھیر سکیں گے کہتے ہیں کہ ایک قوم فرشتوں کو پوجتی تھی اور ایک فرقہ دیووں کی بندگی کرتا تھا سو انکے حق میں خدایتعالیٰ فرماتا ہے کہ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا وہ گروہ یعنے فرشتے اور دیو جنکو یہ کافر پوجتے ہیں اور انکی بندگی کرتے ہیں وہ ڈھونڈھتے ہیں طرف رب اپنے کے وسیلہ جو کوئی کہ ہے نزدیکی یعنے وہ جن اور فرشتے جو حق کے نزدیک ہیں وہ آپ وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں بندگی کرنے سے یعنی وہ خود بندگی کرتے ہیں خدایتعالیٰ کی اور امیدوار ہیں اسکی مہربانی کے اور ڈرتے ہیں اسکے عذاب سے بیشک ہے عذاب رب تیرے کا ڈرنے کے لائق وَإِن مِّن قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا ۚ اور نہیں ہے کوئی گانوں اور شہر مگر اسکے رہنے والوں کو مار کر خراب کر دینگے پہلے قیامت کے آنے سے یا عذاب کرینگے ان بستیوں میں کال کے سبب یا قتل سے عذاب سخت یعنی قیامت آنے سے پہلے بڑی بڑی مصیبتوں سے سب لوگ مرجائیں گے اور سب شہر اور گانوں ویران ہو جائیں گے كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ہے یہ بات لوح محفوظ میں لکھی ہوئی یعنی ویران ہونا سارے عالم کا قیامت سے پہلے بیشک ہے کہتے ہیں کہ کافر مکے کے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزے مانگتے تھے ایسے کہ ایک پہاڑ سونے کا ہووے اور باقی سب پہاڑ غائب ہو کر زمین کھیتی کے لائق ہو تو ہم باغ بنائیں اور کھیتی کریں خدایتعالیٰ نے انکے جواب میں یہ آیت بھیجی کہ وَمَا مَنَعَنَا أَن نُّرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَن كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ ۚ اور جو کوئی چیز منع کرتی نہیں ہمیں جو ہم بھیجیں اور نشانیاں اپنی قدرت کی مگر وہی کہ جھوٹا جانا معجزوں کو اگلے نبیوں کی امت نے یعنی پہلے جو اور پیغمبر آئے تھے انکے معجزوں کو انکی امت نے جادو سمجھا پھر انپر بڑا سخت عذاب آیا جو انمیں کچھ نسل نہ رہی اسواسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معجزہ دکھانیکا حکم نہیں کرتے جو تم بھی معجزہ دیکھ کر ایمان نہیں لانے کے پھر تم ویسے ہی عذاب کے لائق ہو گے اور تقدیر میں تم پر ایسا عذاب نہیں اسواسطے کہ تمہاری اولاد میں مومن پیدا ہونگے اور تم سے نسل ہو گا وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا ۚ اور دیا ہم نے قوم ثمود کو جو حضرت صالح نبی علیہ السلام کی قوم تھی ان کے کہنے سے ہمنے پیدا کی اونٹنی پتھر میں سے ظاہر اور صریح سب کے روبرو جس طرح انہوں نے چاہا تھا یعنی قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام سے یہ معجزہ چاہا اس پہاڑ میں سے اونٹنی نکلتے ہی بچہ دیوے سب کے روبرو خدایتعالیٰ نے حضرت صالح کی دعا سے اسی طرح اپنی قدرت سے کر دکھایا پھر اس قوم ثمود نے نہ مانا اور ستم کیا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹیں پھر انپر ایسا سخت عذاب آیا جو سب تین دن میں جل کر مر گئے غضب کی آگ سے جو ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہا وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا ۝ اور نہیں بھیجتے ہم نشانیاں اپنی قدرت کی مگر واسطے ڈرنے کے یعنے پیغمبر کے معجزے دیکھ کر ڈر جاویں اور ایمان لاویں اور جانیں کہ خدایتعالیٰ ایسی قدرت رکھتا ہے پھر اگر کوئی وہ معجزے دیکھکر ایمان نہ لاوے تو پھر سخت عذاب آتا ہے وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ ۚ اور جب ہمنے کہا تجھ کو یعنی وعدہ کیا کہ تو غم نہ کھا جو مقرر رب تیرا اپنے عذاب میں گھیر لیگا مکے کے لوگوں کو یعنی مکے کے کافروں کو مسلمانوں کے ہاتھ قتل کروائیگا وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ اور نہ کیا ہمنے اس عذاب کو جو دکھایا تجھ کو مگر آزمانا تھا لوگوں کا یعنی لوگوں کے آزمانے کو وہ خواب دکھاتا تھا تجھکو اس رویا کے لفظ میں اختلاف علما کا ہے بعضے یوں کہتے ہیں اس سے مراد معراج ہے جو خدایتعالیٰ نے عجائبات آسمانی دکھلانے اور اسکا قصہ یہ ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احوال معراج کا کہا کتنے سست مسلمان پھر گئے اور منافق لگے طعنہ دینے اور کافر خوش ہوئے آج ایسی بات کہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو سب جھوٹا جانیں گے اور اچھے مسلمانوں نے سچ جانا وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ ۚ اور درخت لعنتی کا ذکر قرآن میں کرنا بھی آزمانا ہے لوگوں کا کہتے ہیں کہ جب ابوجہل نے سنا کہ دوزخ میں درخت ہے تھوہڑ کا تو لگا کہنے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتا ہے کہ دوزخ کی آگ ایسی ہے جو پتھر اس میں جلتے ہیں لکڑیوں کی طرح ویسی آگ میں درخت کا ہونا تعجب ہے یعنی جھوٹ ہے اور یہ نہ جانا کہ خدایتعالیٰ اکی قدرت ہے جو آگ میں سمندر جانور کو پیدا کرتا ہے اسکی قدرت کے آگے یہ بات بھی مشکل نہیں وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا ۝ اور ڈراتے ہیں ہم کافروں کو آگ دوزخ سے اور تھوہڑ کے درخت سے اور وہاں کے عذابوں سے پھر یہ زیادہ کرتے ہیں تکبری اور نافرمانی کو یعنی یہ الٹا ہی کرتے ہیں وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ ۚ اور جب ہمنے کہا سب فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدم کو انہوں نے سب موافق حکم کے پر نہ کیا تو ایک ابلیس نے خدایتعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابلیس تونے آدم کو سجدہ کیوں نہ کیا تو قَالَ أَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا ۝ کہا اے میں کیا سجدہ کروں اس

ع ۶ ۸ ۹

کو جسے پیدا کیا تو نے مٹی سے یعنی ایسی ناچیز کو سجدہ کروں ابلیس کی یہ بات خدا تعالیٰ کو بری لگی اور کہا کہ دور ہو میری درگاہ سے تب قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ کہا ابلیس نے کہ اے پروردگار دیکھ تو اسکو جسکو بڑائی تو نے دی ہے مجھپر اگر تو مجھے ڈھیل دے اور چھوڑ دے قیامت تک تو میں مقرر جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دوں اسکی اولاد کو مگر رہ جاویں تھوڑے سے جو انپر میرا قابو نہ چل سکے پھر خدا تعالیٰ نے قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝ کہا ابلیس کو کہ جا پھر جو کوئی تابعداری کریگا تیری اسکی اولاد سے پھر مقرر دوزخ ہے بدلہ تمہارا پورا وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اور بہکا جسکو بہکا سکے آدم کی اولاد سے اپنی آواز سے اور بلانے سے اور اٹھا اور دوڑا انپر پیادے اپنے اور سوار اپنے اور شریک ہو انکے مال میں جیسے بیاج اور رشوت اور مال حرام میں خرچنا اور اسراف اور شریک ہو انکی اولاد میں جیسے زنا اور بے نکاح اور وعدہ کر ان سے جیسے کہ قیامت اور حشر اور حساب کو نہ ماننا اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں دیتا وعدے شیطان انکو مگر فریب اور دغا یعنے وعدہ شیطان کا نرا دغا اور فریب ہے جو کہتا ہے کہ قیامت کا ڈر جھوٹا ہے اور اگر شاید ہوئی بھی نوبت بخشا دیں گے قیامت کو اور فرماتا ہے خدا ے تعالےٰ شیطان کو کہ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝ بیشک بندے میرے جو اچھے ہیں ان پر نہیں تجھ کو زور اور غلبہ یعنی اے شیطان میرے اچھے بندوں کو تو فریب نہ دے سکیگا اور کفایت کرتا ہے رب تیرا اپنے بندوں کو رکھوالا مگر شیطان کے سے رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ رب تمہارا وہ ہے جو چلاتا ہے تمہارے واسطے ناؤ دریا میں تو تلاش کرو روزی کی خدا تعالیٰ کے فضل سے بیشک خدا تعالیٰ ہے تمپر مہربان وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ اور جب پہنچے تم کو سختی یعنے ڈر ناؤ کے ڈوبنے کا دریا میں تب کھویا جاتا ہے جسکو تم پوجتے تھے مگر خدا تعالیٰ یاد آتا ہے یعنی خوف کے وقت خدا ہی یاد آتا ہے اور سب کو بھول جاتے ہیں فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ۝ پھر جب ہمنے چھٹایا تم کو ڈوبنے سے اور پہنچایا طرف خشکی کے پھر گئے تم اس حال سے اور خدا تعالیٰ کو بھول گئے اور پھر پوجنے لگے بتوں کو اور ہے آدمی ناشکر جو احسان خدا تعالیٰ کا بھولتا ہے اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ۝ اے کیا بے ڈر ہو گئے دریا سے نکل کر اس بات سے کہ دھنسا دے تم کو جنگل کے کنارے یعنی خدا تعالیٰ قادر ہے اگر چاہے تو تمہیں زمین میں دھنسا دے یا بھیجے تمپر آندھی جو پتھر تمپر گرنے لگیں پھر نہ پاؤ تم اپنے واسطے رکھوالا اور بچانیوالا اس عذاب سے اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ۝ اے کیا بے ڈر ہوئے تم اس بات سے جو پھر لا دے تم کو دریا میں دوبارہ یعنی خدا تعالیٰ تمہارے جی میں ڈالے کہ تم پھر ناؤ پر چڑھکر دریا میں چلو پھر بھیجے تمپر باؤ جو توڑنے والی ہو ناؤ کی پھر ڈبو دے تمہیں تمہاری ناشکری کے سبب پھر نہ پاؤ گے تم اپنے واسطے ہمپر اس ڈبونے کا پیچھا کرنیوالا یعنی ہمسے بدلہ لینے والا نہ پاؤ گے

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝ ع ۶ اور مقرر بڑائی اور عزت دی ہمنے آدم کی اولاد کو اور اٹھایا ہمنے انکو سواریوں پر جنگل میں اور دریا میں اور کھانے کو دیا ہمنے انکو اچھی اور ستھری چیزیں اور بزرگی دی ہمنے انکو اوپر بہتوں کے جو پیدا کیا ہمنے جیسے بڑائی دیتے تھے یعنی جتنی خلقت پیدا کی ہے سب سے خدا تعالیٰ نے آدم کی اولاد کو بزرگی دی ہے یہانتک کہ فرشتوں پر بھی اولیا اور انبیا کو بڑائی دی ہے يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ جسدن ہم بلا دینگے سب لوگوں کو انکے راہ بتلانے والے کے ساتھ یعنی قیامت کو پکارینگے کہ اے امت محمدؐ اور اے امت موسیٰؑ اور اے امت عیسیٰ صلوٰۃ اللہ علی نبینا وعلیہم السلام فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ پھر وہ جنکو دیں گے انکا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں پھر وہ لوگ پڑھیں گے اعمالنامہ اپنا خوشی سے اور ستم نہ دیکھنے والا ہوگا کوئی تاگے برابر یعنی کسی کا حق ذرا بھی نہ رہے گا جیسے عمل کئے ہونگے پورا بدلہ ملیگا وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ اور جو کوئی کہ ہے اس دنیا میں اندھا یعنی جسنے راہ ایمان کی یہاں نہیں پائی پھر وہ آخرت میں اندھا ہوگا اور راہ نہ پا دیگا امن کی اور بھولیگا راہ اندھوں کی طرح کہتے ہیں کہ ایک فرقہ نے کافروں سے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ہم ایک طرح سے دین تمہارا قبول کرتے ہیں جو ہمیں رخصت دو کہ ایک برس ہم بتوں کو پوجیں اور نماز میں رکوع اور سجدہ معاف کرا دو اور اگر کوئی پوچھے کہ یہ کیوں کیا تو کہہ کہ خدا نے یونہی حکم کیا اس واسطے یہ آیت خدا ے تعالےٰ نے بھیجی

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝ اور چاہا کافروں نے جو بھلا دیں
تجھے اس چیز سے جو بھیجا ہمنے تیری طرف یعنی قرآن اور احکام شریعت کے اور جھوٹ بنا کر کہے مجھپر سوائے اسکے جو ہمیں نے حکم کیا یعنی یہ جھوٹ کہے کہ خدا نے یوں
حکم کیا جب تو ویسا کام کرے جو وہ کہتے ہیں تب تجھے پکڑیں دوست کہتے ہیں کہ مکے کے کافروں نے شروع اسلام میں کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تمہیں مکے کی زیارت کو آنے نہ دینگے جب تک تو ہمارے بتوں کو ہاتھ نہ لگا دیگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں آیا کہ خدا تعالی میری نیت کو جانتا
ہے کہ مجھے اعتقاد بتوں سے نہیں ظاہر بس اتنی بات کا کیا مضائقہ ہے حق تعالی نے یہ آیت بھیجی وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا
قَلِيْلًا ۝ اور اگر نہ ہم مضبوط اور ثابت رکھتے تجھکو اپنی مدد سے تو مقرر جھکتا اور میل کرتا انکی بات کی طرف یعنی اگر ہم نہ بچاتے تو انکا کہا ماننے کو چاہتا جی
تیرا تھوڑا سا اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ۝ اسوقت اگر تو انکے کہنے کو مانتا تو ہم اسوقت چکھاتے
دونا عذاب زندگی کا اور دونا عذاب چکھاتے مرنے کا پھر نہ پاتا تو اپنے واسطے ہمپر کوئی مددگار جو اس عذاب ہمارے سے چھڑاتا تجھے کہتے ہیں کہ مکے کے لوگوں نے آپس میں
مصلحت کی کہ ایسا سلوک اور تدبیر کیجیے کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں سے نکل جائے خداوند تعالی نے اس آیت سے اپنے حبیب کو خبر دی وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ
مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اور چاہا کافروں نے تو تجھے گھبراویں اور لغزش دیویں مکے کی زمین سے تو نکالدیں
تجھے وہاں سے جب ایسا ہووے یعنی تو جب مکے سے نکل جائے تو نہ دیر کریں کافر پیچھے تیرے مگر تھوڑی دیر یعنی پھر جلد ہلاک ہوویں سو بدر کی لڑائی میں
مارے گئے سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ۝ چلن اور طریقہ ہے ان کا جن کو بھیجا تھا ہمنے پہلے تجھ سے اپنے ع ٧ ٩
بھیجے ہوؤں سے اور وہ چلن یہ ہے کہ جس قوم نے اپنے نبی کا کہا نہ مانا اس قوم پر عذاب آیا اور نہ پاویگا تو ہمارے طریقے کو پھرتا اور بدلتا یعنی ہمنے جو بات مقرر
رکھی ہے وہ ہرگز پھرتی نہیں اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ قائم اور برقرار رکھ نماز کو بعد ڈھلنے سورج کے سے
یعنی ظہر اور عصر کی نماز اور قائم رکھ نماز کو اندھیری ہونے رات تک یعنی مغرب اور عشا کی نماز اور قائم رکھ نماز فجر کی اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝
مقرر نماز فجر کی دیکھی ہوئی ہے یعنی دیکھتے ہیں فجر کی نماز کو فرشتے رات اور دن کے وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
اور رات کو بھی کسی وقت اٹھ اور نماز پڑھ زیادہ فرضوں سے شتاب ہے کہ رکھے تجھے رب تیرا مقام محمود میں یعنی بہت اپنی جگہ جو وہ قرب الہی ہے کہتے ہیں۔
قیامت کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام محمود میں کھڑے ہو کر اپنی گنہگار امت کو خدا تعالی سے بخشواویں گے وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ
مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہو کہ اے پروردگار
میرے لاؤ مجھے مدینے میں سلامت اور درست اور نکال مجھے مکے سے نکالنا درست اور سلامت اور بنا میرے واسطے اپنے پاس سے حجت اور قوت
مدد دینے والی وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ اور کہو آیا سچ یعنی دین اسلام اور ناچیز ہوا جھوٹ یعنی کفر اور شرک اور مقرر
جھوٹ ہے جانیوالا اور ناچیز ہونے والا وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ اور بھیجتے ہیں
ہم زمین پر قرآن کی آیتیں وہ جو تندرستی ہے بیماریوں کو اور مہربانی اور بخشش ہے ایمان لانے والوں کو اور زیادہ ہوتی ہے خرابی کافروں کو قرآن سے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا
عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ۝ اور جب نعمت دیتے ہیں ہم یعنی جب دولت اور تندرستی اور امن دیتے ہیں آدمی کو تب
منہ پھیر لیتا ہے ہماری یاد سے اور شکر نہیں کرتا اور مڑ جاتا ہے اور کنارہ پکڑتا ہے یعنی تکبری کرتا ہے اور حق سے پھر جاتا ہے کافر اور مومن نعمتوں کا شکر کرتا ہے
اور فرمانبرداری میں رہتا ہے اور جب پہنچتی ہے آدمی کو مفلسی یا بیماری یا خوف تو ہوتا ہے ناامید حق تعالی کی رحمت سے یعنی بیقرار اور بے صبر ہوتا ہے کافر
اور مومن صبر کرتا ہے اور امیدوار رہتا ہے خدا تعالی کی رحمت کا قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ۭ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝ ع ٧ ٩
کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہر ایک کافر اور مومن کام کرتے ہیں اپنے مزاج کے اور عادت کے موافق پھر رب تمہارا خوب جانتا ہے اس شخص
کو جو اچھی چلتا ہے راہ یعنی جس کا چلن اور کام اوپر طریقہ اسلام کے ہے اور اسکا انجام اچھا ہے اسے ہم خوب جانتے ہیں **کہتے ہیں** کہ مکے کے کافروں
نے کئی آدمی سرداروں کو مدینے میں بھیجا تو وہ جو علما یہودیوں کے تھے اور توریت پڑھے ہوئے تھے انسے احوال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان کریں اور
پوچھیں کہ وہ دعوی نبوت کا کرتا ہے یہ نبی در اصل سچ ہے یا جھوٹ ہے جب علمائے یہود نے احوال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سنا حیران ہوئے

اور کہا کہ آخری زمانے کے پیغمبر کا وقت پیدا ہونے کا نزدیک آیا ہے اور یہ جو ہمنے احوال کہا موافق توریت کے ہے تم جا کر آزمانے کیواسطے تین باتیں پوچھو ایک خبر جوانوں کی یعنی اصحاب کہف کی اور دوسری خبر اسکی جو کنارے مغرب اور مشرق کے پھرا ہے یعنی ذوالقرنین اور تیسری پوچھو کہ روح کیا ہے اگر اسنے دو باتیں بتا دیں اور روح کے احوال میں چپ رہا تو جانو کہ مقرر وہ پیغمبر آخر زمانے کا ہے پھر انہوں نے مدینے میں آکر تینوں چیزیں پوچھیں ان دونوں باتوں کا حکم الٰہی سے احوال کہا اور روح کے احوال میں حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۖ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ اور پوچھتے ہیں تجھ سے احوال روح کا کہو ان پوچھنے والوں کو کہ روح حکم میرے رب کا ہے اسکا احوال خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے اور کوئی اس سے واقف نہیں اور نہیں دی تمکو عقل اور دانائی مگر تھوڑی جو نہیں ضرور تھی اور تم اسکے بغیر حیران تھے اور محتاج تھے وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا ۝ اور اگر ہم چاہیں تو ہر طرح لیجاویں اسکو جو بھیجا ہے ہمنے تیری طرف یعنی اگر چاہیں تو بھلا دیں قرآن کو تیرے دل سے اور پھر نہ پاوے تو اپنے واسطے ہمپر کوئی ذمہ وار جو پھر ہمسے پھیر لیجا کر تجھے یاد دلاوے قرآن کو اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَیْكَ كَبِیْرًا ۝ مگر مہربانی رب تیرے کی جو نہیں بھلائی تیرے دل سے قرآن کو مقرر فضل خدا تعالیٰ کا ہے تجھپر بڑا جو تجھے سب آدمیوں اچھوں سے بہتر کیا اور سردار سب کا کہا کہتے ہیں کہ نضر بیٹا حارث کا کہتا تھا کہ قرآن شاعر کا بنایا ہوا ہے اگر میں چاہوں تو ویسا کہوں سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نضر کو اور اسکے یاروں کو کہ اگر جمع ہوویں آدمی اور دیو پری اور ملکر قصد کریں اوپر اسکے جو لاویں یعنی بنا دیں مانند اس قرآن کے نہ لا سکینگے اور نہ بنا سکینگے اسکے مانند اگر ہووے ایک دوسرے کا پشتیبان اور مددگار تب بھی وہ بات ہرگز نہ کر سکینگے وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۡ فَاَبٰٓی اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝ اور بیشک پھیر پھیر سمجھائیں ہمنے لوگوں کو اس قرآن میں سب طرح کی مثلیں اور باتیں پھر نہ مانا بہت لوگوں نے اور ناشکری کی وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰی تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْۢبُوْعًا ۝ اور کہا مکے کے لوگوں نے کہ ہم ہرگز نہیں ماننے کے اور سچا جانینگے تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبتک کہ نہ چلاوے تو ہمارے واسطے مکے کی زمین میں سے چشمہ کہ جس میں پانی کبھی کم نہو اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِیْرًا ۝ یا ہووے تجھے باغ کھجوروں اور انگوروں کے درختوں سے بھرا ہوا اور نہریں اسمیں چلتی ہوں جیسی چاہئے یعنی گہری ہوں اور پانی خوب جاری ہو ان میں اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَیْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِیَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِیْلًا ۝ یا گرا دیوے تو ہمپر جیسا کہ تو سمجھتا ہے ٹکڑے آسمان کا بھی جیسے کہ کہتا ہے کہ تو ٹکڑا آسمان کا گریگا یا لاوے تو خدا تعالیٰ کو اور فرشتوں کو سامنے ہمارے اور وہ گواہی دیویں کہ تو نبی سچ ہے اَوْ یَكُوْنَ لَكَ بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰی فِی السَّمَآءِ ۭ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّكَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ۭ یا ہووے ایک گھر سونے کا تیرے رہنے کو یا چڑھ جاوے تو آسمان پر اور نہ مانیں ہم تیرے آسمان پر چڑھنے کو جبتک کہ نہ لاوے تو ایک خط لکھا ہوا جو پڑھیں ہم اسکو اور اسمیں تیرا نبی ہونا سچ لکھا ہووے قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں سے کہ پاک ہے خدا تعالیٰ رب میرا ان باتوں سے ربع
جو اسپر حکومت کریں یا اسکا شریک کسی کو ٹھیراویں اور نہوں میں ایک آدمی بھیجا ہوا جیسے اور نبی تھے اور انہوں نے ویسے ہی معجزے دکھلائے جیسے انکی قوم کے لائق تھے اور مناسب تھے وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓی اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ اور منع نہ کیا مکے کے لوگوں کو جو ایمان لاویں جس وقت آئی ان کے پاس بات سچی یعنی قرآن مگر یہی کہ کہا کیا اٹھایا یعنی بھیجا خدا تعالیٰ نے آدمی کو رسول کر کے یعنی اس بات کے کہنے نے انکو مسلمان ہونے دیا جو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے بھیجنے کے لائق آدمی نہیں چاہئے تھا کہ فرشتے کو بھیجتا رسول کر کے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اپنے حبیب کو قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ یَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر ہوتے زمین پر فرشتے چلتے پھرتے آرام کرتے ہوئے جس طرح آدمی ہیں تو البتہ بھیجتے ہم انپر آسمان سے فرشتے کو رسول کر کے اور اب تو زمین پر آدمی رہتے ہیں اسواسطے آدمی کو رسول کر کے بھیجا بیبدھ ہو کر حکم الٰہی سمجھیں اور رسول سمجھاوے قُلْ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ۝ اور کہہ کہ کفایت کرتا ہے خدائے تعالیٰ گواہ میرے اور تمہارے النصف
درمیان میں مقرر وہ خدا تعالیٰ ہے اپنے بندوں سے خبردار سب چیز سے دیکھنے والا سب کاموں کا وَمَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ

يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ اور جسکو رہ دکھاوے خدا تعالیٰ پھر اسنے راہ پائی اور جسکو بہکایا پھر نہ پاوے تو انکا کوئی دوست جو انکی مدد
کرے سواے خدا تعالیٰ کے وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۝
اور ہم اٹھاوینگے انکو دن قیامت کے اوندھے منہ انکو اندھے گونگے بہرے یعنی نہ خوشی کی بات سنیں گے نہ امن کی راہ دیکھیں گے نہ کسی سے بات کہنے
کے لائق ہونگے یعنی کوئی عذر نہو گا انہیں اور جگہ انکے رہنے کی دوزخ ہوگی جب دھیمی ہوگی آگ دوزخ کی تب سلگا دینگے ہم دوزخ کی آگ کو ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ
بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ یہ عذاب انکا بدلہ اسواسطے ہے جو نہ مانا ہماری قدرت
کی نشانیوں کو اور کہا اے کیا جب ہونگے ہم پرانی ہڈیاں گلی ہوئی لے کیا ہم پھر جی اٹھیں گے نئے سرے سے پیدا ہو کر اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ اے کیا نہیں دیکھتے اور نہیں جانتے یہ کہ خدا تعالیٰ وہ ہے جسنے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو جو
کیسے بڑے ہیں انکو بغیر اسباب پیدا کیا وہی قدرت رکھتا ہے اوپر اسکے جو پیدا کرے انکو دوبارہ جیسے کہ ہیں اب یہ ان کے موئے ہوئے پیچھے پھر وَجَعَلَ
لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۝ اور مقرر کیا ہے انکے فنا ہونے کیواسطے ایک وقت جو نہیں شک کچھ اسوقت کے آنے میں یعنی
موت یا قیامت پھر نہیں مانتے بے انصاف مگر نہ ماننا یعنی کسی طرح سچی بات نہیں ماننے کا قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ
خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝ۧ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر مالک ہو تم میرے رب کی مہربانی کے خزانوں پر ع ۷ / ۱۱
یعنی اگر تمام عالم کی روزی تمہارے اختیار ہو تو بھی تم البتہ بخیلی کرو اور نہ دو کسی کو اور جمع کرو ڈر مفلسی کے سے جو ہم دینگے لوگوں کو تو ہمارے پاس کچھ نہ
رہیگا اور ہے آدمی بخیل جمع کرنے والا مال کا وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ اور بیشک دئیے ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو نو معجزے اور وہ عصا اور
ید بیضا اور ٹڈی کا پیدا ہونا اور غائب ہونا اور مینڈک اور طوفان اور کافروں کو پانی لہو ہو جانا اور قحط اور پتھر سے پانی نکلنا اور من وسلوے کا
آنا اور سوائے انکے اور بھی کہتے ہیں فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ۝ پھر پوچھ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسرائیل کے عالموں سے کہ جب آیا موسیٰ علیہ السلام مصر کے لوگوں میں تب کیا کچھ احوال گذرا پھر کہا موسیٰ علیہ السلام کو فرعون
نے کہ میرے دھیان میں تو اے موسیٰ تجھے کسی نے جادو کیا ہے جو تیری عقل درست نہیں جو ایسی باتیں کہتا ہے جو کسی نے سنی نہیں پھر قَالَ لَقَدْ
عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
فرعون کو کہ تو مقرر اپنے دل میں جانتا ہے کہ نہیں بھیجے یہ تو معجزے جو میں دکھاتا ہوں تمہیں مگر پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے نے نشانیاں روشن یعنی تو جانتا
ہے کہ یہ معجزے خدا تعالیٰ ہی نے بھیجے ہیں روشن صریحاً جو دلیل ہے میرے نبی ہونے پر اور مقرر میں جانتا ہوں تجھکو اے فرعون ہلاک ہونیوالا یعنی حکم
خدا تعالیٰ کا نہیں مانتا اس سبب مقرر ہلاک ہوگا فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ۝ۙ پھر چاہا فرعون نے وہ
کہ نکالدے اور دور کرے موسیٰ علیہ السلام کو اور اسکے ہمراہیوں کو مصر کی زمین سے پھر ہمنے ڈبو دیا فرعون کو اور اسکے ساتھ والوں کو تمام اپنے لشکر سمیت فرعون
کو دریاے نیل میں ڈبو دیا ہمنے اور جب وہ ڈوب چکے تب وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ اور کہا ہمنے فرعون کے ڈوبنے
کے پیچھے بنی اسرائیل کو کہ تم رہو اور بسو مصر کے شہر میں جو وہ تمہیں یہاں سے نکالا چاہتے تھے فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ۝ؕ پھر جب آویگا
وعدہ قیامت کا لاوینگے ہم تم سب کو لپٹا ہوا اور ملا ہوا یعنی کافر اور مومن سب اکٹھے ہونگے وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا وقف لازم
مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ۘ اور بہت درست نیچے بھیجا ہمنے قرآن کو اور بہت درست نیچے آیا قرآن اور نہیں بھیجا ہمنے تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر
یہ کہ خبریں دینے والا ایمان لانیوالوں کو بہشت کی اور رحمت کی اور ڈرانے والا کافروں کو ہمیشہ کے عذاب سے وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى
النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۝ اور جدا جدا بھیجا قرآن کو ہمنے یعنی ایک ایک آیت اور ایک ایک سورۃ تو پڑھے تو آگے لوگوں کے سج میں
آہستہ اور نیچے بھیجا ہمنے قرآن کو نیچے بھیجنا جس طرح مناسب اور لائق تھا قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا
يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ۙ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مکے کے لوگونکو
اگر تم سب ایمان لاؤ یا نہ لاؤ قرآن پر اسے کچھ نقصان نہیں ہے مقرر جنکو عقل اور سمجھ ہے پہلے سے جب قرآن کو پڑھتے ہیں انکے آگے تو وہ قرآن کو سنکر گرتے ہیں ٹھوڑیوں پر

سجدے ہیں یعنی سجدہ کرنے وقت پہلے ٹھوڑی زمین سے نزدیک ہوتی ہے پھر وہ سجدہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پاک ہے پروردگار ہمارا سب عیبوں سے اور نقصان سے اور مقرر ہے وعدہ رب کا البتہ ہونے والا وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۩ اور گرتے ہیں ٹھوڑیوں پر سجدہ کرنے کو روتے ہوئے اور زیادہ ہوتی ہے انکو عاجزی اور زاری یہ چوتھا سجدہ ہے قرآن شریف کے سجدوں سے **کہتے ہیں** کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں یا اللہ یا رحمن کہتے تھے مشرکوں نے سنکر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں تو دو خداؤں کے پوجنے کو منع کرتا ہے اور آپ دو خداؤں کو یاد کرتا ہے یہ آیت خدا تعالیٰ نے بھیجی کہ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ کہو یا رحمن کہو کوئی نام لیکر پکارو وہ دراصل ایک ہے پھر اللہ تعالیٰ کے ہیں سب نام نیک **کہتے ہیں** کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نمازوں میں پکار کر پڑھتے تھے اور دن کی نماز جب مکے کے اندر پکار کر پڑھتے تو مشرک تالیاں اور سیٹیاں بجاتے اسواسطے کہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازوں میں بھولیں خدا تعالیٰ نے تب یہ آیت بھیجی وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اور پکار کے مت پڑھ تو اپنی نماز کو اور بہت آہستہ بھی مت پڑھ اور ڈھونڈ ان دونوں کے بیچ میں راہ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ ع اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تمامی تعریف اول سے آخر تک خاص ہے خاص اس خدا تعالیٰ کو لائق ہے جس نے اولاد نہیں اختیار کی اور نہیں کوئی اسکا ساجھی اور شریک اسکی بادشاہت میں اور نہیں ہے کوئی دوست اسکا ایسا جو غریبی اور لاچاری کیوقت اسکے کام آوے آدمی یعنی خدا تعالیٰ کسی وقت کسی کا محتاج نہیں ہوتا سب پر انعام بخشش سب طرح سے اسکی ہے اور بڑائی کہہ اسکی سب بڑائیوں سے بڑائی دے کر

السجدہ ۲

ع ۱۲

سُوْرَۃُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ مِائَةٌ وَّعَشْرُ اٰيَاتٍ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ تمامی تعریف اچھی سے اچھی اور ساری بڑائی خاصی سے خاصی اول سے آخر تک خدا تعالیٰ ہی کو لائق ہے اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ جس خدا تعالیٰ نے بھیجی اپنے بندے پر کتاب یعنی قرآن بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو وہ خاص بندہ ہے اور وہ کیسا قرآن ہے وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ سکتہ اور نہیں اس میں کچھ ذرا کجی اور قَيِّمًا بہت سیدھی راہ ہے خدا تعالیٰ کی اور مضبوط باتیں اسواسطے بھیجا ہے یہ سورہ اپنے بندے پر ایک تو یہ کہ لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ تو ڈراوے بڑے عذاب سے جو وہ خدا تعالیٰ کے پاس ہے یعنی جتنا بڑا اور بہت خدا تعالیٰ کر سکتا ہے عذاب کوئی نہیں کر سکتا اسکے بغیر اور دوسرے یہ کہ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝ لا مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۝ اور خوشخبری دیوے مومن مسلمانوں کو جو اچھے کام کرتے ہیں یہ خوشخبری کہ اس نیک کام کرنیکا بدلہ بہت اچھا ہے یعنی بہشت اور نعمتیں اس بہشت کی بدلہ ہے جو رہینگے اس بہشت میں کہ ہمیشہ ہے نہ نکلیں گے اسمیں سے کبھی اور تیسرے یہ کہ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝ اور ڈراوے ان لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی اولاد ہے یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کے کافر اور مکے کے لوگ تو کہتے تھے جو فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اور وہ حضرت عزیز کو اور حضرت عیسیٰ کو کہتے ہیں کہ خدا کے بیٹے ہیں تو یہ اصل بات کفر کی ہے مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ نہیں ہے ان کہنے والوں کو اس بات کی خبر اور نہ انکے باپ اور دادا کو خبر تھی کہ خدا کی اولاد ہے كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ بہت بڑی بات ہے جو نکلتی ہے انکے منہوں سے اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝ نہیں کہتے یہ بات مگر نرا جھوٹ یعنی نرا جھوٹ ہے یہ بات خدا تعالیٰ کی ہرگز اولاد نہیں ایسا بڑا بہتان ہے خدا تعالیٰ پہ کہ اس بات سے

سورہ کہف [illegible]

[illegible]

[illegible]

آسمان اور زمین چاہے کہ پھٹ جاوے کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات کافروں سے سنکر بہت غمگین ہوئے خدا تعالیٰ نے اپنے دوست کی تسلی کے واسطے یہ فرمایا کہ فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ عَلٰٓی اٰثَارِهِمْ پھر شاید تو کیا کھینچے گا یا گھونٹے گا دم اپنے کو انکے پیچھے یعنی انکے واسطے اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا ۝ اگر یہ نہ مانیں گے کافر یہ بات جو تو کہتا ہے کیا تو اپنے تئیں ہلاک کرے گا افسوس سے اور پچتانے سے اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ بیشک ہمنے بنایا ہے اور پیدا کیا اور جو کچھ کہ زمین پر ہے سونے اور روپے سے اور جواہرات سے اور اونٹ گھوڑے بیل ہاتھی سے اور پوشاک خوراک اور عمارت سے اور جو کچھ کہ زمین پر ہے ہمنے کیا ہے اور دیا ہے آرائش اور بناؤ لوگوں کے تئیں تو آزماویں ہم جو کون ان لوگوں سے اچھا کام کرتا ہے وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا صَعِیْدًا جُرُزًا ۝ اور مقرر ہم بنیوالے ہیں ان چیزوں کو جو زمین پر ہیں صاف میدان یعنی ایک دن ایسا کرینگے ہم جو زمین پر پہاڑ اور درخت اور عمارات اور دریا کچھ نہ ہوگا نشان **کہتے ہیں** کہ یہودیوں نے مکے کے کافروں کو سکھایا کہ تم تین باتیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھو ایک تو قصہ جوانوں کا جو پہاڑ کی کھوہ میں چھپے تھے دوسرے قصہ موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا تیسرا قصہ سکندر ذوالقرنین کا اگر وہ پیغمبر سچ ہوگا تو بتادے گا خدا تعالیٰ نے احوال ان سب کا اپنے دوست محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَهْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ۝ اے کیا جانتا ہے تو کہ پہاڑ کی کھوہ کے رہنے والے تھے ہماری قدرتوں سے تعجب اور اچنبھا یعنی انکا وہاں رہنا کچھ اچنبھا ہے ہماری قدرتوں سے اور یہ دو قصے مشہور ہیں ایک اصحاب کہف کا اور دوسرا اصحاب رقیم کا **کہتے ہیں** کہ اصحاب رقیم تین شخص تھے اور رقیم نام پہاڑ کا یا نکے یا نام گاؤں کا ہے سو وہ تین آدمی جنگل میں چلے جاتے تھے یکایک مینھ برسنے لگا یہ تینوں ایک پہاڑ کے غار میں جا بیٹھے جو بھیگیں نہیں اتفاقاً اس پہاڑ کے اوپر سے ایک بڑا پتھر کئی ہزار من کا اس غار کے منھ پر آرہا انکے نکلنے کا راستہ بند ہوا انہوں نے اپنے کام نیک سے جو ساری عمر میں کیا تھا وسیلہ پکڑا کہ خدا تعالےٰ سے التجا اور عاجزی کی اور دعا مانگی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ پتھر وہاں سے سرکا دیا وہ تینوں مسافر وہاں سے چھوٹے اور روانہ ہوئے ۔ اور

قصہ اصحاب کہف کا یوں کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ جو اسکا نام دقیانوس تھا اسنے کئی بنا کر اپنا خدا مقرر کیا تھا اور حکم کیا کہ سب ان کو سجدہ کریں جو کوئی انہیں سجدہ نہ کرتا تھا اسے مار ڈالتا تھا ایک چھ نوجوان امرازادے خدا تعالےٰ کو وحدہ لاشریک لہ سمجھتے اور جانتے تھے اس بادشاہ اور شہر کے لوگوں سے چھپ رہے تھے اور خدا تعالےٰ کی جناب میں منت و عاجزی سے التجا کرتے تھے کہ یارب ہمکو اس ظالم کے ستم سے بچا آخر کو لوگوں نے معلوم کیا اور دقیانوس سے کہا کہ ایک چھ نوجوان ہیں وہ تیرے خداؤں کو نہیں مانتے دقیانوس نے انکو بلا کر بہت ڈرایا انہوں نے اس کا کہنا نہ مانا اور اپنے دین پر مضبوط رہے دقیانوس نے انہیں لوٹ لیا اور کہا کہ تم ابھی نوجوان ہو تمہیں تین دن ڈھیل دی ہے تو تم آپس میں مصلحت کرو کہ میرا کہنا ماننے میں تمہارا چھٹکارا ہے یا نہ ماننے میں انہوں نے دقیانوس سے جدا ہو کر مصلحت کی کہ بہتر یہی ہے کہ ہم یہاں سے بھاگ جائیں یہ مقرر کر کے اپنے اپنے گھر سے چھؤں کچھ خرچ لیکر رات کو بھاگے فجر کو راہ میں ایک گنوار ملا وہ بھی انکے دین میں آکر انکے ساتھ ہوا اس گنوار کا ایک کتا تھا وہ بھی ان کے ساتھ ہوا انہوں نے گنوار کو کہا کہ یہ کتا پکڑوا دیگا اس کتے کو ہٹیرا مارا وہ ہرگز نہ پھرا خدا تعالیٰ کی قدرت سے اس کتے کو زبان ایسی ہوئی کہ صاف بولا اور کہا کہ مجھ سے نہ ڈرو جو میں مسلمانوں کو مانتا ہوں اور چاہتا ہوں جو تم سوؤ گے تو میں تمہاری چوکی دونگا غرض وہ بھی ساتھ ہوا اس گنوار نے کہا کہیں جانتا ہوں یہاں پہاڑ میں ایک کھوہ اچھی ہے اگر تم تھکے ہو تو اس میں چھپ کر دم لو یہ سب اس میں گئے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِذْ اَوَی الْفِتْیَةُ اِلَی الْکَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ جب جا بیٹھے وہ جوان پہاڑ کی کھوہ میں پھر کہا انہوں نے اے پالنے والے ہمارے دے ہمکو اپنے پاس سے مہربانی یا امن یا روزی فَضَرَبْنَا عَلٰٓی اٰذَانِهِمْ فِی الْکَهْفِ سِنِیْنَ عَدَدًا ۝ پھر مارا ہمنے پردا انکے کانوں پر اس غار میں جو کچھ نہ سنیں یعنی سلایا ہمنے انکو اس کھوہ میں کئی برس گنتی کے ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ۝ پھر انکو اٹھایا ہمنے یعنی جگایا تو جانیں ہم کہ ان دونوں فرقوں ع ۱۲ ۱۳ سے یعنی مسلمان اور کافروں سے یا اگلوں اور پچھلوں میں کسکو حساب یاد ہے جو کتنی مدت وہ اس غار میں رہے حق تعالیٰ فرماتا ہے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ہم قصہ یعنی بیان کرتے ہیں تیرے آگے سچا یعنی ان لوگوں کا احوال ہم درست اور سچ سناتے ہیں کہ اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۝ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ۝ مقرر وہ جوان تھے جو دل سے ایمان لائے تھے اپنے رب پر اور ہمنے انکو زیادہ راہ دکھائی سیدھی ایمان کی اور مضبوط کیا دل انکا ہمنے اور قوت دی ایمان پر ان کو جب کھڑے

ہوے دقیانوس کے سامنے جب وہ بتوں کو سجدہ کرواتا اسوقت کہا ان جوانوں نے کہ رب ہمارا اور وہی ہے جو پیدا کرنیوالا ہے آسمانوں اور زمین کا ہرگز ہم نہیں پوجنے کے سوائے اسکے اور کسی خدا کو اور اگر شاید کسی کو پوجیں یا اسکے سوا کسی کو خدا کہیں تو مقرر اسوقت جھوٹے اور گنہگار ہوں ہم هٰؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَأْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ؕ ان لوگوں نے جو یہ ہماری قوم ہیں پکڑے ہیں سوائے اس وحدہٗ لاشریک لہٗ کے اور کئی خدا دقیانوس تیرے ڈر سے یا شیطان کے بہکانے سے یعنی ان لوگوں نے جو سوائے خدا کے اور خداؤں کو پوجنا اختیار کیا ہے اور اگر وہ خدا سچ ہیں تو کیوں پھر نہیں لاتے ان خداؤں کے سچ ہونے پر کوئی مضبوط سند اور کھلی دلیل یعنی تم نے اپنی خوشی سے جنکو خدا مقرر کیا ہے اور اگر وہ سچ ہیں تو کوئی اچھی سند ان کے خدا ہونیکی بتلاؤ جو کس طرح سے انکو خدا کہیے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ پھر کون اس سے زیادہ بڑا ظالم اور گنہگار ہے جو باندھے خدائے تعالیٰ پر جھوٹ اور بہتان جب یہ باتیں ان جوانوں نے دقیانوس کے سامنے کہیں دقیانوس نے انکو تین دن کی ڈھیل دی جو یہ مذکور پہلے ہو چکا ہے اللہ تعالےٰ ان جوانوں کو فرماتا ہے وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ۔ اور جب تم جدا ہوئے ان لوگوں سے اور انکے خداؤں سے جنکو سوائے خدا تعالیٰ کے پوجتے تھے پھر تم جا کر کھوہ میں رہو۔ تو بچھاوے یعنی بناوے رب تمہارا تمہارے واسطے اور درست کرے اپنے فضل سے اور تیار اور موجود کرے واسطے تمہارے وہ کام جس سے تمہیں فائدے ہو ویں اور دنیا میں **کہتے ہیں** کہ وہ چھ تو نوجوان اور ساتواں گنوار اور آٹھواں کتا سب یہ پہاڑ کے غار میں آکر بیٹھے اور آرام کیا خدا تعالےٰ نے ان پر نیند بھیجی جو وہ سب سو رہے اور وہاں دقیانوس نے تین دن کے پیچھے احوال انکا پوچھا لوگوں نے کہا کہ وہ بھاگ گئے ان کے باپوں کو بلا کر کہا اپنے بیٹوں کو پیدا کرو انہوں نے کہا کہ ہم سے بھی کچھ نقد لیگئے ہیں اور اس پہاڑ کی کھوہ میں چھپے ہیں دقیانوس نے وہاں جا کر دیکھا کہ وہ سوتے ہیں تو کہا انہیں سونے دو اور غار سے نکلنے کی راہ بند کر دو تو یہ وہیں مریں دقیانوس یہ کہکر اور تقید کر کے اپنے مکان میں گیا ایک نے دقیانوس کے نوکروں سے جو چھپا ہوا مسلمان تھا ایک سل پر انکا نام اور تاریخ کھود کر وہاں مضبوط لگادی تو کوئی یہاں کبھی آوے تو انکا احوال معلوم کرے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ اور تو دیکھے اے دیکھنے والے سورج کو نکلتے یعنی فجر کو تو مڑ جاتا ہے انکے گھر سے داہنی طرف اور جب سورج ڈوبنے لگتا ہے یعنی شام کو تو پھر جاتا ہے بائیں طرف انکی کھوہ سے یعنی ان پر دھوپ نہیں آتی اور وہ غار کشادہ اور چوڑے ہیں آرام سے ہیں جو ہوا جاتی ہے ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۚ یہ خبر یا انکا اس غار میں اس طرح رہنا خدا تعالیٰ کی قدرتوں سے ہے جسکو راہ دکھاوے ع ۲ خدا تعالیٰ وہی راہ پاوے اور جسکو راہ بہکاوے اور راہ بھلاوے پھر نہ پاوے تو اسے کوئی دوست راہ دکھانیوالا اور سمجھانیوالا وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ اور سمجھے اور جانے تو اے دیکھنے والے انکو کہ جاگتے ہیں اور وہ سوتے ہیں یعنی وہ آنکھیں کھلی سوتے ہیں اور ہم انکو کروٹیں داہنی اور بائیں لاتے ہیں اور کتا بھی انکا ہاتھ پھیلائے ہوئے کھوہ کے سرے پر سوتا ہے لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۔ اگر تو جانے انکا حال یا دیکھے تو انکو مقرر پھر آوے وہاں سے بھاگا ہوا اور تیرا دل انکے ڈر سے بھر جاوے یعنی بہت ڈرے انکو دیکھکر **شان نزول** کہتے ہیں کہ جب دقیانوس اس کھوہ سے نکلنے کی راہ بند کر کے گیا کتنی مدت پیچھے مرا اسکے پیچھے اور کئی بادشاہ اس ملک میں ہوئے پھر ایک تندروس نام مسلمان خدا کو وحدہٗ لاشریک جاننے والا اس ملک کا مالک ہوا اسوقت میں بہت لوگوں کو شبہہ پڑا کہ قیامت کو مردے پھر کیونکر اٹھینگے بہتیرا اس تندروس بادشاہ نے سمجھایا ہرگز نہ سمجھے خدا تعالیٰ نے چاہا کہ نمونہ مردوں کے اٹھانے کا دنیا میں دکھاوے وہ جوان جو پہاڑ کی کھوہ میں سوئے تھے انکو جگایا جیسے کہ فرمایا ہے وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ اور جس طرح سلایا تھا جگایا ہے ان جوانوں کو بہت برسوں کے پیچھے جو نہ کپڑے ان کے پھٹے اور نہ میلے ہوئے تو پوچھنے لگے آپس میں وہ جوان اٹھکر قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ کہا ان میں سے ایک نے جو کتنا سوئے تم کہا انہوں نے سوئے ہم ایک دن یا کچھ کم دن سے یعنی جسوقت وہ سوئے تھے فجر تھی اور جب اٹھے نزدیک دوپہر پہنچی تھی سو وہ سمجھے کہ اگر کل ہم سوئے تھے تو ایک دن سوئے اور اگر آج ہی سوئے تھے تو دن سے بھی تھوڑا سوئے پھر جب اپنے ناخنوں کو اور سر کے بالوں کو دیکھا کہ بہت بڑھ گئے ہیں تب حیران ہو کر قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ

حرف شمار القرآن نصف

کہا پالنے والا تمہارا خوب جانتا ہے جتنی دیر تم یہاں رہے پھر یہ کہا کہ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ ط اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ۵ پھر اٹھے ایک تم ہی سے یعنی جاوے اس چاندی کو لیکر اس شہر میں پس وہاں جاکر دیکھے تو کس کے پاس ستھرا کھانا ہے اس میں سے لاوے تمہارے واسطے اور جو کوئی جاوے نرمی سے اور غریبی سے مول لیوے ایسا نہو کہ تمہاری خبر کرے کسی کو اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۵ بیشک شہر کے لوگ اگر خبر پاویں تمہاری تو مارے پتھروں کے یا تیروں کے مار ڈالیں گے یا تمہیں پھر اپنے دین میں لیجاوینگے اور تم نہ چھوٹو گے انسے کبھی ہرگز۔ کہتے ہیں کہ ایک ان میں سے جو عقلمند تھا وہ کچھ کھانے کیواسطے مول لینے چلا جب شہر کے دروازے کے اندر گیا تو دیکھا دوکانیں وہاں کی اور طرح سے ہوگئی ہیں حیران ہوا آخر کو ایک نان بائی کی دکان پر جاکر کچھ روپیہ سا جو اس زمانے میں ہوتا تھا اسکو دیا تو روٹیاں مول لیوے جب نان بائی نے دیکھا جو سکہ اسپر دقیانوس کا ہے وہ سمجھا کہ اسنے کہیں سے خزانہ پایا ہے اس روپے کو ایک اور کو دکھایا اسنے اور کو دکھایا اسی طرح ہوتے ہوتے کوتوال کو خبر ہوئی اسے بلا کر پوچھا کہ یہ کہاں سے لایا تو شاید تونے خزانہ پایا ہے بتلا اور بہت ڈرایا وہ حیران ہوا اور کہا میں نے خزانہ نہیں پایا کل ہم اپنے باپ کے گھر سے نکلے تھے اور آج بازار میں آئے ہیں اسکے باپ کا نام پوچھا جب اسنے بتایا کوئی شخص اسکو نہ جانتا تھا کہا کہ جھوٹا ہے اسنے نہایت ڈر سے کہا کہ مجھکو دقیانوس کے روبرو لیچلو جو وہ ہمارے حال سے واقف ہے یہ بات سنکر لوگ ہنسنے لگے کہ دقیانوس کو تین سو برس سے زیادہ ہوئے جو موا ہے یہ ہمسے مزاح کرتا ہے اسنے کہا کہ کیا تمنے مجھے دیوانہ بنایا ہے کل کی بات ہے جو اس سے ہم بھاگ کر پہاڑ کی کھوہ میں چھپے تھے آج کچھ کھانیکو مول لینے آیا ہوں قصہ کوتاہ آخر کو اسے بادشاہ تندروس کے پاس لیگئے جب اس بادشاہ نے یہ قصہ سنا آپ اسکے ساتھ اس غار کیطرف گیا اور وہ سل کھدی ہوئی دیکھی اور سب احوال معلوم کیا اور ان جوانوں سے ملاقات کی جیسے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ج اور یوں ہی معلوم کروا دیا ہمنے احوال ان لوگوں کا تو جانیں کہ وعدہ خدا تعالیٰ کا سچا ہے اور قیامت کو سب مردوں کو اٹھنا مقرر ہے اسمیں کچھ نہیں ہرگز شک اور شبہ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ جب جھگڑا اور مباحثہ کرتے تھے اسمیں دین کی بات میں بعضے کہتے تھے کہ قیامت کو روحیں اٹھینگی بغیر بدن کے اور بعضے کہتے تھے کہ بدن اور روح ملی ہوئی اٹھیگی جس طرح دنیا میں ہیں خدائے تعالیٰ نے دکھلایا کہ تین سو اور نو برس پیچھے انکو نیند سے اٹھایا اور اتنی مدت میں کچھ انکے کپڑوں کو اور بدن کو نقصان نہ ہوا کہتے ہیں کہ ان جوانوں نے بادشاہ تندروس کو دعا کی بادشاہ انسے رخصت ہو کر اپنے مکان کو گیا پھر وہ جوان اسی طرح غار میں سو رہے خدا تعالیٰ نے انکی جان قبض کی بادشاہ کے لوگوں نے جب دیکھا تو فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ط پھر کہا کہ ایک بناؤ یہاں مکان نشانی جو یہ جوان لوگوں سے چھپے ہوئے رہیں اور جو کوئی آوے تو پہچانے کہ یہاں وہ ہوتے ہیں رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ط رب انکا خوب جانتا ہے انکے احوال کو **کہتے ہیں** کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جی میں آیا کہ ان جوانوں کو دیکھیں حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ تو انکو دنیا میں نہیں دیکھنے کا پر بڑے اصحابوں میں سے چار شخصوں کو بھیج تو ان کو تیرے دین میں لاویں حضرت نے پوچھا کہ یا جبرئیل کیونکر بھیجوں حضرت جبرئیل نے کہا کہ اپنے اوڑھنے کی چادر بچھاؤ اور اسپر حضرت صدیق کو اور حضرت عمر کو اور حضرت علی کو اور حضرت ابوذر غفاری کو رضی اللہ عنہم اس چادر کے چاروں کونوں پر بٹھاؤ اور باؤ کہ خدا تعالیٰ نے تیرے حکم میں کیا ہے اس باؤ کو کہہ کہ اس چادر کو اس غار کے پاس لیجاوے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح کیا اور یہ اصحاب اس کھوہ پر جا پہنچے اور پتھر اس غار کے منہ پر سے سرکایا جب اندر روشنی ہوئی تو کتا بھونکا اور دوڑا جب انہوں کی صورت دیکھی تو انکے پاؤں پر لوٹنے لگا اور سر سے اشارہ کیا بلانے کا جب یہ چاروں اندر گئے تو کہا السلام علیکم حق تعالیٰ نے انکے بدن میں جان دی تو وہ اٹھے اور سلام کا جواب دیا اصحابوں نے کہا کہ آخر زمانے کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹے عبداللہ کے نے تمکو سلام بھیجا ہے انہوں نے کہا کہ پیغمبر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام اور صلوٰۃ پھر ان صحابوں نے کہا دین اسلام میں آؤ انہوں نے قبول کیا اور کلمہ شہادت اصحابوں کے سکھانے سے پڑھا اور سیکھا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درود اور سلام بھیجا اور پھر اسی طرح اپنے مکان میں سو رہے اب اور ایک بار اٹھیں گے اور جب حضرت امام مہدی پیدا ہونگے تب انسے ملاقات کرنے کو اٹھیں گے اور سلام علیک کر کے پھر سو رہیں گے پھر قیامت کو اٹھیں گے رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ یعنی واللہ اعلم بالصواب یعنی اللہ خوب جانتا ہے ان باتوں کو قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ۵ انہوں نے جنکی بات سچ اور درست ہوئی یعنی جو لوگ کہتے تھے کہ قیامت کو روحیں بدن سمیت اٹھینگی انہوں نے کہا ہم مقرر

بناوینگے ایک مسجد انکے پاس جو اس میں نماز پڑھیں سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ
وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۟ اب کہینگے یہودی کہ وہ جوجوان تین تھے چوتھا انکا کتا تھا اور بعضے کہینگے کہ وہ جوان
پانچ تھے چھٹا انکا کتا تھا بکتے ہیں بن دیکھے یعنی اپنے گمان اور دل سے بنا کر کہتے ہیں اور کچھ خبر نہیں جیسے آنکھ بند کرکے پتھر یا تیر پھینکدیا یہ باتیں کرتے ہیں
اور مسلمان کہتے ہیں کہ وہ جوان سات ہیں اور آٹھواں انکا کتا ہے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رب میرا خوب جانتا ہے گنتی انکی اور تم سب نہیں جانتے پر تم
میں سے تھوڑے لوگ جانتے ہیں جنکو خدا تعالیٰ نے سمجھ دی ہے کہتے ہیں کہ نام ان جوانوں کا اس طرح ہے یملیخا۔ مکسلمینا۔ مرنوش۔ برنوش۔ سازنوش۔ شمسلینا
نام گنوار کا مرطوش نام کتے کا قطمیر اور سوائے ان ناموں کے اور بھی روایتیں ہیں اور اختلاف بہت ہے اور انکے ناموں کا اثر بھی بڑا ہے فَلَا تُمَارِ
فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ۝ اور مباحثہ مت کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان جوانوں کی باتوں میں مگر ظاہر کی باتو ع ۳ ۱۵
میں مضائقہ نہیں ہے اور مت پوچھ انکا احوال کسی ایک سے بھی یعنی کسی سے ہرگز مت پوچھ کہتے ہیں کہ جب کافروں نے وہ تین سوال کئے تھے تو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا میں انکا جواب کل دونگا اور انشاء اللہ تعالیٰ نہ کہا تھا اس سبب سے کئی دن پیغام خدا تعالیٰ کا نہ آیا مکے کے لوگ
طعنہ دینے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت غمگین ہوئے حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۙ اِلَّآ اَنْ
يَّشَآءَ اللّٰهُ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ اور مت کہہ کسی چیز او کسی کام کو کہ میں کرونگا کل کو مگر وہ کہ اگر چاہے خدائے تعالیٰ تو کروں گا یعنی مت کہہ کہ
میں کرونگا اور اگر کہے تو یوں کہہ کہ خدا تعالیٰ چاہے گا تو کرونگا اور یاد کر پالنے والے اپنے کو جب بھول جاوے یعنی ہر دم خدا کی یاد کر وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ
يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ۝ اور کہہ کہ شاید راہ دکھاوے مجھ کو میرا رب جو اسکے پاس ہے ان جوانوں کے قصے سے زیادہ راہ سیدھی اور
وہ خبریں نبیوں گذرے ہوؤں کی ہیں وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝ اور دیر کی اور رہے یعنی سوئے وہ جوان اپنے
غار میں تین سو برس سے زیادہ نو برس کہتے ہیں کہ ان برسوں کی گنتی سن کر کافروں نے کہا کہ ہم جانتے ہیں اور قبول کیا کہ تین سو برس وہ غار میں پھر اپنے
یہ نو برس زیادہ کو نہیں جانتے تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے حبیب کو کہ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَبْصِرْ بِهٖ
وَاَسْمِعْ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ۝ کہو خدا تعالیٰ بہت اچھا جانتا ہے جتنی مدت ان جوانوں نے دیر کی یعنی
سوئے رہے غار میں بیشک اسے سب معلوم ہے جو چھپا ہوا ہے آسمانوں اور زمین میں کیا خوب دیکھتا ہے سب کچھ جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور بہت اچھی
سنتا ہے سب کی بات آہستہ اور پکار کی اور کوئی نہیں ہے آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں کا خدا تعالیٰ کے سوا کوئی دوست کام بنانے والا اور نہیں
شریک کرتا خدا تعالیٰ اپنے حکم اور فرمان میں کسی ایک کو یعنی اسنے مددگار اپنا کسی کو نہیں کیا کسی چیز میں وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ
رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ اور پڑھ جو تجھ پر بھیجا ہے قرآن رب تیرے نے پھیرنے والا نہیں اسکی بات اور نہ پاویگا تو
سوائے اسکے کہیں آرام اور پناہ **کہتے ہیں** کہ کتنے ہیں اچھے غریب مسلمان جیسے حضرت بلال اور عمار اور صہیب اور ایسے ہی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمیشہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہتے تھے لیکن بہت مفلس تھے گدڑیاں پہنتے خستہ حال ظاہر میں رہتے تھے دولتمند کافروں نے کہا کہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ان فقیروں کو اپنی مجلس سے نکال دے تو ہم آن کر تیرے پاس بیٹھا کریں خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَاصْبِرْ
نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ اور آرام دے اپنے دل کو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ان کے ساتھ جو یاد کرتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام اور چاہتے ہیں خوشی اسکی اور تو مت پھیر آنکھیں اپنی مہربانی کی ان سے یعنی مہربانی ان سے
کم نہ کر تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝ چاہتا ہے تو آرائش اور بناؤ دنیا کے
جینے یعنی ظاہر کے دولتمند کافروں کی محبت مت کر جو وہ چاہتے ہیں خوبی اور بھلائی دنیا کے جینے کی اور اطاعت مت کر اسکی جسکا دل بےخبر کیا ہمنے اپنی
یاد سے اور وہ تابعداری کرتے ہیں اپنے جی کی خوشی کی اور ہے کام انکا سب خراب وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ
اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے لوگوں کو کہ قرآن سچ اور بیشک پیغام تمہارے رب کا ہے پھر جسکا جی چاہے سچ جانے اور جس کا جی چاہے
وہ جھوٹ جانے اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ

الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝ اور ہمنے تیار کی ہے ستم کرنے والوں کے واسطے آگ یعنی وہ لوگ جو خدا اور رسول کو نہیں مانتے اور قرآن کو جھوٹ جانتے ہیں انکے واسطے تیار کی ہے ایسی آگ جو گرد انکے ہوگی جیسے سراچہ کہ ہرگز اس میں سے نکل نہیں سکیں گے اور چلاوینگے یا پکارینگے پیاس سے تو پلاویں گے انہیں پانی جیسے تیل کی گاد یا جیسے تانبا پگھلا ہؤا جب ایسا پانی انکے منھ کے پاس لیجاوینگے تو جلے گا منھ گرمی سے بہت بُرا ہے پانی اور بہت بُرا ہے وہ مکان رہنے کا آگ کے اندر اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝ بیشک جن لوگوں نے سچ جانا قرآن اور رسول کو اور اچھے کام کیے ہیں ہرگز ہم نہیں کھوتے مزدوری اسکی جسنے بھلا کام کیا ہے اس بھلے کام کا بدلہ ہم دیویں گے اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ط نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝ ان لوگوں کو جنہوں نے پیغمبر اور قرآن کو سچ جانا اور اچھے کام کئے ان کے واسطے باغ ہیں رہنے کو جن باغوں کے بیچلوں ع ۴ ۸ ۱۶ کے نیچے نہریں بہتی ہیں ایسی جگہ انکو بٹھاوینگے اور کنگن سونے کے جڑاؤ انکے ہاتھ میں پہناوینگے اور وہ پہنیں گے پوشاکیں سبز ریشمی باریک جیسے والا اور لاہی اور موٹا جیسے اطلس اور کمخواب تکیہ دیکر بیٹھیں گے ان باغوں میں تختوں اور چوکیوں پر جیسے دولتمند بیٹھتے ہیں کیا اچھا بدلا انکو ہے بھلائی کرنے کا اور کیا اچھا مکان ہے وہ باغ آرام سے رہنے کو وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے آگے کہاوت یا نقل دو شخصوں کی وہ دونوں بھائی تھے ایک مسلمان اور دوسرا کافر ان دونوں نے چار چار ہزار اشرفی باپ کے ورثہ سے پائی تھیں مسلمان نے تو خدائے تعالےٰ کی راہ میں چاروں ہزار خرچ کیں اور اس دوسرے نے دو باغ انگوروں کے اور کھجوروں کے مول لئے جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالےٰ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝ دئے ہمنے ان دونوں میں سے ایک کو دو باغ انگور کے اور گرد اس کے کھجوریں اور بیچ میں ان کے کھیتی ہیں یعنی ان باغوں میں میوہ بھی تھا اور اناج بھی ہوتا تھا كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۝ۙ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ وہ دونوں باغ دیتے تھے میوہ اور اناج اور کچھ کمی نہ کرتے تھے میوہ اور غلہ دینے میں یعنی دونوں فصلیں ربیع اور خریف خوب ہوتی تھیں اور ہمنے چلائی تھیں ان دونوں باغوں میں نہریں اور تھا وہ مالک باغوں میوہ اور غلہ لینے کا کہتے ہیں وہ مسلمان جس نے اپنا مال خدا یتعالی کی راہ میں خرچ کیا تھا وہ مفلس ہوا اس پاس کچھ نہ رہا تھا یہاں تک کہ توکل کر کھانے کو بھی محتاج ہوا چاہا کہ یہ بھائی دولتمند کچھ مدد کرے اس پاس آن کر اپنا حال کہا اس دولتمند نے اسے دیکھ کر فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۝ پھر کہا اس یار اپنے سے جو وہ بھائی مفلس تھا اور وہ اس سے باتیں اور تکرار کرتا تھا یہ کہا کہ میرا مال تجھسے بہت ہے اور میں عزت اور حرمت سے ہوں اولاد اور خدمتگاروں سے یعنی اسنے کہا کہ میرا اور تیرا مال برابر تھا میں نے تو اس مال سے یہ باغ اور جمعیت اور عزت اور نوکر پیدا کئے تو کیوں ایسا محتاج اور خراب حال ہؤا اسنے جواب دیا کہ اے بھائی تونے اس مال سے باغ دنیا کے مول لئے اور میں نے اس دولت سے بہشت اور حوریں اور غلمان آخرت میں خریدے تو یہاں صاحب حرمت ہؤا میں وہاں صاحب عزت ہونگا اس کافر نے کہا اے احمق کوئی بھی نقد دولت وعدے پر دیتا ہے تونے اتنا مال ادھار وعدے پر دیا اور آپ یہاں حیران اور فقیر ہؤا ایسی باتیں کرتا ہؤا اس مسلمان کو اپنے ساتھ لے کر ان باغوں کی طرف لے چلا وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۝ۙ وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۔ اور اپنے باغ کے اندر آیا اور اسنے ستم کیا تھا اپنے اوپر شیخی اور بڑائی اپنی کرنے سے اور دنیا کی محبت سے اور اس دولتمند نے کہا کہ میرے خیال میں نہیں آتا کہ یہ میرے باغ صاف ہو جاویں گے کبھی یعنی یہ کبھی ویران نہیں ہونے کے اسی طرح رہیں گے ہمیشہ اور نہیں میرے دھیان میں آتا کہ قیامت ہونیوالی یا آنے والی ہے یعنی قیامت بھی کچھ جھوٹ سی ہے وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ۝ اور اگر شاید جیسا کہ تو کہتا ہے میں بھی پھر جاؤں اپنے رب کے پاس یعنی اگر مر کر جیوں میں اور خدا یتعالی کے روبرو حاضر ہوں تو مقرر پاؤں میں اچھا اس باغ سے مکان پھر جگہ رہنے کی یعنی میں ایسا ہوں کہ جیسے مجھے یہاں دیا ہے اگر وہاں جاؤں گا تو اس سے بھی اچھا دینگے اس مسلمان نے وہ سب سنکر یہ جواب دیا اور قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ۝ کہا اوس دولتمند کا اسکے یار نے وہ جو بھائی تھا اور اسکے ساتھ تکرار اور بحث کی باتیں کرتا تھا یہ کہا کہ اے کیا تو کافر اور نہ ماننے والا ہؤا یعنی تو جھوٹ جانتا ہے قیامت کو اور مر کر پھر اٹھنے کو اور روبرو

اس کے جانے کو جس نے پیدا کیا تجھکو مٹی سے پھر ایک بوند پانی سے یعنی اصل آدمی کی خاک ہے پھر منی ہے جو باپ کی پیٹھ سے ماں کے پیٹ میں آتی ہے سو اصل تیرا تو وہ ہے پھر تجھے درست اور ثابت آدمی کیا کچھ اب اس رب کے آگے شکل ہے مارکے جلانا دوبارہ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا۝ پر میں تو کہتا ہوں کہ وہی خدا تعالیٰ ہے پیدا کرنے والا اور پالنے والا میرا اور نہیں ساجھی اور شریک کرتا میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو ہرگز یعنی وہی اکیلا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور کسی سے مدد نہیں چاہتا اور تو نے بہت برا کیا جو وہ باتیں کہیں بلکہ تو نے وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اور کیوں نہ کہا تو نے جب اندر باغ کے آیا تو کہ اگر چاہیگا خدا تعالیٰ تو یہ باغ رہے گا اور وہ اگر چاہے تو نہ رہے یہ باغ اور یہ کیوں نہ کہا نہیں ہے اختیار کسی کا سوائے خدا تعالیٰ کے یعنی وہی چاہے سو کرے اس بغیر کسی کو طاقت نہیں جو کچھ کر سکے اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ اور تو دیکھتا ہے مجھ کو جو تھوڑا ہے تجھ سے مال اور اولاد شاید کہ رب میرا دیوے مجھے باغ اچھا تیرے باغ سے وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاۗءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۝ۙ اور بھیجے خدائے تعالیٰ اوپر یعنی تیرے باغ پر سبب ان باتوں کے گرم کو یعنی باؤ بہت گرم آسمان سے جو ہو جاوے تیرا یہ باغ صاف میدان بن درخت اور سبزی کا یعنی ان باتوں کے سبب ایسی ایک باؤ چلے جو سب اس باغ کے درخت اور کیاریاں جل جاویں اَوْ يُصْبِحَ مَاۗؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ۝ یا ہو جاوے پانی اس باغ کا نیچے زمین کے غائب یعنی خشک اور سوکھ جاوے پھر ہرگز ڈھونڈھ نہ سکے تو یعنی اس پانی کو کسی طرح پیدا نہ کر سکے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس مسلمان کی بات سچ کی اور اس کے باغ پر عذاب بھیجا وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰي مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰي عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۝ اور گھیر لیا عذاب نے خدائے تعالیٰ کے اس باغ کا سارا میوہ اور جل گئے اور خاک ہوئے سب درخت اس باغ کے اور گر گئی ساری عمارت جو اس باغ میں بنائی تھی اور پھر فجر کو وہ کافر مالک باغ کا جو آیا تو باغ کا ویسا حال ویران دیکھا تو لگا دونوں ہاتھ دے دے مارنے اور ملنے اور پچھتانے اور افسوس سے اس مال پر جو باغ کی تیاری میں خرچ کیا تھا اور اس باغ کی دیواریں گری ہوئی تھیں۔ اسکی چھتوں پر یعنی پہلے چھتیں گریں پھر ان پر دیواریں گریں اور کہتا تھا وہ مالک باغ کا ہے ہے میں جانتا تو نہ ساجھی اور شریک کرتا اپنے رب کے ساتھ کسی کو تو میرے باغ کا یہ حال نہ ہوتا اب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جب اسکا ایسا حال ہوا تب وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ۝ۭ اور نہ تھا کوئی فرقہ جو رد اور دور کرتا اس عذاب کو اس سے اور اس عذاب سے بچاتا سوا خدا تعالیٰ کے یعنی اگر خدائے تعالیٰ چاہتا تو وہ عذاب سے بچتا اور نہیں تو کوئی اسے بچا نہ سکتا عذاب سے اور نہ تھا وہ مالک باغ کا جو اپنی مدد کرتا یعنی وہ آپ بھی ایسا نہ تھا جو اپنے سے عذاب دور کرتا یا خدائے تعالیٰ سے بدلہ لیتا هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ۝ۧ وہاں یعنی جگہ یاری دینا اور مدد کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے سچ اور بیشک اس میں کچھ خلاف نہیں یعنی خدا تعالیٰ کے بغیر کسی سے ہرگز نہیں ہو سکتا جو ایسی مصیبت کیوقت مدد کرے اور خدائے تعالیٰ بہت اچھا بدلہ دینے والا ہے اور بہت اچھا آخر کام بنانیوالا ہے انکا جو اس سے ڈرتے ہیں وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاۗءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اور کہہ انکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی کافروں کو مثل یا کہاوت سنا کر جینا اس دنیا کا ایسا ہے جیسا کہ پانی جو بھیجا ہم نے اس پانی کو آسمان کی طرف سے یعنی اوپر سے پھر ملا وہ پانی مٹی سے انکے ملنے سے گھاس اور سبزہ اگا زمین پہ اور وہ بڑا ہوا اونچا ہوا اور خوب ہوا اس پانی کے ملنے سے اور اپنی حد کو پہنچا پھر ایک دن وہ گھاس اور سبزہ زرد ہوا اور سوکھا اور ٹوٹا اور گرا زمین پر پھر اڑائے گئی اسے باؤ زمین سے یعنی ایک وقت سبزہ تھا بہار تھی پھر ایک وقت ایسا سوکھ کر اڑ گیا جو اسکا نشان بھی نہ رہا جو کوئی نہ جانے کہ یہاں کچھ سبزہ تھا یا نہ تھا اور اللہ تعالیٰ یہ سب کر سکتا ہے یعنی سبزہ اگاتا ہے پھر اسے سوکھا کر غائب کرتا ہے یہی مثال ہے دنیا کے جینے کی جو آدمیوں کو پیدا کرتا ہے پھر ناپید کرتا ہے کہتے ہیں کہ سردار مکے کے کافر دولت پر اور اولاد اپنی پر شیخی اور بڑائی کرتے تھے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طعنہ دیتے تھے کہ مفلس اور بے اولاد ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ مال دولت دنیا کی اور اولاد خوبی اور بناؤ دنیا کے جینے کا ہے یعنی زر اور مال اور فرزند جوان سے دنیا میں آرائش اور خوبی ہے مرے کے پیچھے کسی کام کے نہیں اور کسی کو دنیا ہی میں جلد جاتی رہتی ہیں دولت اور نیکیاں اور بھلے کام ہمیشہ رہتے ہیں جو انکو کچھ آفت نہیں بہت اچھا ہے تیرے رب کے پاس بدلہ

نیکیوں کا اور بہت اچھی ہے امید وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۝ اور ایکدن ہم چلاوینگے
پہاڑوں کو جڑ سے اکھاڑ کر باؤ پر یعنی ایسی باؤ چلیگی جو پہاڑ اڑینگے اور دیکھیگا تو اے دیکھنے والے زمین کو نکلی ہوئی پہاڑوں کے نیچے سے اور کھلی ہوئی اور
دیکھیگا تو سب کو جو مر گئے ہیں اٹھا ہوا یعنی سب مردوں کو اٹھاوینگے اکٹھا حساب کے لینے کو پھر نہ چھوڑینگا نہیں سے کسی کو یعنی جتنے آدمی پیدا ہو کر مریں گے
وہ سب قیامت کو ایک بار اکٹھے اٹھیں گے کوئی ایک بھی باقی نہ رہیگا وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ۭ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّنْ
نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ۝ اور حاضر کئے جاوینگے واسطے حساب عذاب کے رب تیرے کے آگے قطار باندھکر یعنی قیامت کو سب مردے اٹھکر خدا یتعالی کے آگے
قطار ہو کر حساب کیواسطے کھڑے ہونگے تب خدا یتعالی فرماویگا کہ بیشک آئے تم ننگے اور اکیلے بغیر اولاد اور نوکروں کے اور پوشاک اور رباس کے جسطرح پیدا
کیا تھا ہمنے تمکو پہلی بار دنیا میں ماؤں کے پیٹ سے ننگا اور اکیلا تم تو کہتے تھے اور سمجھتے تھے کہ ہم نہ کرینگے تمہارے واسطے وقت حساب کا یا جگہ حساب کرنے کی
یہ آیت ان کافروں کے واسطے ہے جو کہتے ہیں کہ قیامت نہ ہوگی یعنی قیامت کے دن خدا یتعالی ان کافروں کو کہیگا کہ تم کہتے تھے دنیا میں کہ قیامت اور
حساب لینے کا دن نہیں ہونیکا اب یہ کیا ہے وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ رکھا جاویگا کاغذ حساب کا یعنی جو کچھ دنیا میں لوگوں نے کام
کئے ہیں اسکے حساب کا کاغذ رکھا جاویگا پھر دیکھیگا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گنہگاروں کو ڈرتے اور کانپتے ہوئے اس اپنے عملوں کے کاغذ دیکھنے سے
جو بھولے ہوئے گناہ سب اسمیں لکھے ہوئے پاویں گے وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً إِلَّآ أَحْصٰهَا ۚ وَوَجَدُوْا
مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ۝ اور کہیں گے اے ہائے خرابی ہماری یہ کیسا کاغذ حساب کا ہے جو نہیں چھوٹا اور نہ بڑا گناہ یعنی ذرہ ذرہ ع ۵ ۱۸
گناہ سب اس میں لکھا ہے اور سب کو گنا ہے اور حساب کیا ہے اور پاویں گے جو کچھ دنیا میں کیا ہے موجود سامنے اپنے اور نہیں کرتا ستم اور زبردستی اور
ناانصافی رب تیرا کسی پر ہرگز یعنی جیسا کسی نے کچھ کام دنیا میں کیا ہے اور ویسا ہی اسکا بدلہ وہاں پاویگا ہرگز دینے میں کمی اور زیادتی نہوگی وَإِذْ قُلْنَا
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِآدَمَ فَسَجَدُوْٓا إِلَّآ إِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اور جب ہمنے کہا فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو جو سب
آدمیوں کا باپ ہے سبھوں نے سجدہ کیا پر ایک ابلیس نے یعنی شیطان نے سجدہ نہ کیا آدم کو جو تھا وہ شیطان دیوؤں میں سے یعنی دیو ہے اور باہر گیا اپنے رب کے
حکم سے یعنی وہ شیطان دیو کی ذات میں تھا اس سبب نافرمانی کی خدا یتعالی کی اور تم تو آدمی ہو أَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ أَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ
لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝ اے تم پکڑتے ہو اے آدمیوں شیطان اور اسکی اولاد کو دوست اور یار سوائے میرے یعنی مجھے جو میں رب ہوں
تمہارا مجھے چھوڑ کر اسکے اور اسکی اولاد کے دوست ہوتے ہو یعنی اسکا کہنا مانتے ہو اور میرا کہنا نہیں مانتے اور وہ شیطان اور اسکی اولاد تمہارے
دشمن سخت ہیں بہت بری سزا ہے کافروں کو جو خدائے تعالی کا حکم نہیں مانتے اور شیطان کا کہنا مانتے ہیں عوض اور بدلہ یعنی خدائے تعالی کے بدلے
انکو دوست کرتے ہو یہ بہت برا ہے بدلہ مَآ أَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ۝
روبرو اور سامنے شیطان کے اور اولاد اسکی کے نہیں بنایا میں نے آسمانوں اور زمین کو تو شریک کام کے ہوتے بلکہ پہلے انکے پیدا ہونے سے آسمان اور زمین کو
بنایا ہے اور نہ قوت پیدا کرنے انکے کی یہ بھی یعنی یہ اپنے پیدا ہونے کے وقت بھی نہ تھے کافر کہتے تھے کہ جن غیب کی خبر جانتے ہیں سو خدا یتعالی فرماتا ہے
کہ انہیں کچھ خبر نہیں پھر تم کس سبب انکو میرا شریک کرتے ہو اور شریک کہتے ہو اور نہیں میں پکڑتا راہ بھلانے والوں کو یار اور مددگار یعنی پیدا کرنے میں
خلقت کے کسی کا محتاج نہیں ہوں وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۝ اور
جسدن کہیگا خدا یتعالی یا فرشتہ کہیگا خدا یتعالی کے حکم سے انکو جو شریک کرتے تھے خدا یتعالی کا کہ پکارو میرے شریکوں کو جنکو تمنے اپنے دل میں سمجھ رکھا تھا
میرا شریک یعنی بتوں کو جو شریک خدا یتعالی کا کہتے تھے انکو بلاؤ تو وہ تمہیں عذاب سے چھڑائیں پھر وہ بلاوینگے اور پکارینگے اور جواب نہ دینگے ان کو اللہ
تعالی فرماتا ہے کہ ہم بناوینگے مشرکوں اور انکے خداؤں کے بیچ ایک جنگل میدان آگ سے بھرا ہوا وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا أَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا
وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝ اور دیکھیں گے مشرک دوزخ کی آگ کو سامنے سے پھر جانینگے کہ انکو اس میں پڑنا ہے اور نہ پاوینگے اس آگ سے کوئی ع ۶ ۱۹
جگہ پھرنے کی یعنی وہ آگ مشرکوں کو چاروں طرف سے گھیر لیوے گی اور اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ
مَثَلٍ ۭ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۝ اور بیشک اچھی طرح کھولکر بیان کیا ہمنے اور سمجھایا ہمنے اس قرآن میں لوگوں کو ہر طرح کی مثل اور کہاوت

ـت اور پچھلے گذرے ہوؤں کے قصوں سے اور آدمی بہت چیزوں سے بڑا جھگڑا کرنیوالا ہے وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى
وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا اور نہیں منع کیا کافروں کو جو ایمان لاویں جسوقت آیا راہ دکھانیوالا یعنی
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرآن اور نہیں منع کیا کافروں کو کہ توبہ کریں اپنے گناہوں سے۔ یعنی تقصیر معاف کراویں اپنے رب سے مگر اس واسطے ایمان نہیں
لاتے اور توبہ نہیں کرتے جو آوے اوپر انکے رسم پہلوں کی یا یہ کہ آوے عذاب انکے سامنے سے یعنی جبکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ قرآن پر
ایمان لاؤ اور توبہ کرو خدا تعالی کے آگے اپنے گناہوں سے پر اس عذاب سے جو انپر آنا مقرر تھا اسے بھی منع کیا توبہ کرنے اور ایمان لانے سے وَمَا
نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ اور نہ بھیجا ہمنے پیغمبروں کو مگر بھیجا خوشخبری دینے والا مسلمانوں کو اور ڈرانے والا کافروں کو
وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْۤا اٰيٰتِيْ وَمَاۤ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ۝ اور حجتیں اور جھگڑے کرتے ہیں وہ لوگ جو
نہیں مانتے قرآن کو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حجتیں جھوٹی اور ناحق یعنی کافر ناحق اور جھوٹے جھگڑے کرتے ہیں تو چھوٹا کریں اس جھگڑنے سے اور حجتیں
سے سچی بات کو اور پکڑتے ہیں یعنی جانتے ہیں ہماری دلیلوں اور آیتوں کو اور اسکو جسے ڈراتے ہیں یعنی پیغمبر کے معجزوں کو اور قرآن کو سمجھتے ہیں ہنسی اور
مزاح وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ
اور کوئی ہے ظالم اس سے زیادہ جسکو سمجھاویں اور نصیحت کریں اسکے رب کی باتوں سے جو وہ قرآن ہے اور وہ ان باتوں سے منہ پھیرے اور نہ مانے اور بھول
جاوے اپنے کام کئے ہوؤں کو یعنی کافر اپنے گناہوں کو کرکے بھول گئے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ان کا بدلہ کیا ملیگا اور جو ان کے آگے خدائے تعالے
کا فرمایا ہوا کہتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور نہیں مانتے پھر بڑے ظالم یہی ہیں بے شک ہمنے رکھا ہے ان کے دل کے اوپر پردہ جو نہیں سمجھتے
اس نصیحت کو اور انکے کانوں میں ڈالا ہے بوجھ تو نہ سنیں سچی بات کو وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْۤا اِذًا اَبَدًا ۝ اور اگر تو بلاوے انکو
طرف سیدھی راہ کے جو وہ ایمان اور قرآن ہے پھر راہ نہ پاویں گے اسوقت ہرگز یعنی جبکہ تو انکو ایمان کی طرف بلاتا ہے وہ ہرگز نہیں مانیں گے یعنے
خدائے تعالی کو معلوم تھا کہ وہ کافر ہی مریں گے وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ
لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ۝ اور رب تیرا بخشش کرنے والا ہے اور مہربانی کرنے والا ہے اسواسطے انکے عذاب دینے میں ڈھیل ہے اور نہیں اگر
پکڑے خدائے تعالی کافروں کو ان کاموں سے جو کرتے ہیں تو مقرر جلد انپر عذاب کرے دنیا میں لیکن انکے عذاب کے واسطے وعدے کا دن مقرر ہے
جو اس دن نہ پاویں گے کافر بغیر خدائے تعالی کے کوئی جگہ بھاگنے کی جو وہ پناہ اور امن کی جگہ ہو وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا
لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝ اور ان گاؤں کی بستیوں کو اور انکے رہنے والوں کو اجاڑا اور نابود کیا ہمنے جن کا ذکر کیا ہمنے جب ظلم کیا تھا انہوں نے ع ۲
یعنی اگلے کافروں پہ بھی عذاب جلد نہ بھیجا تھا ہمنے پھر آخر کو وہ سب ہلاک گئے اور موئے برے حال سے اور ان کے مکان رہنے کے اجڑے یہ
کافر کیوں نہیں ڈرتے یہ باتیں سنکر اور ایمان کیوں نہیں لاتے کہتے ہیں کہ حضرت موسی علیہ السلام فرعون کے ڈوبنے سے پیچھے ایک دن بنی اسرائیل
کی مجلس میں بیٹھے تھے اور باتیں نصیحت کی کرتے تھے اور سننے والے بہت خوش ہوتے تھے انکی باتیں سنکر ایکنے ان میں سے کہ سردار تھا کہا اے
موسی کلیم اللہ کوئی ایسا بھی ہے سب دنیا میں جو تجھسے زیادہ علم اور عقل رکھتا ہو انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ ہے یا نہیں اتنے میں حضرت جبریل ؑ
آئے اور کہا اے موسی حق تعالے فرماتا ہے کہ جس جگہ دو دریا ملے ہیں وہاں ایک میرا دوست ہے جو میں نے اپنا خاص علم اسے دیا ہے تو جا
اور اس سے مل اور یہ سیکھ حضرت موسیؑ نے وہاں جانے کا ارادہ کیا جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ
مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۝ اور جب کہا موسی علیہ السلام نے اپنے شاگرد سے جو وہ جوان تھا نام ان کا حضرت یوشع علیہ السلام تھا کہ
میں حکم الہی سے حضرت خضر سے ملنے کے واسطے جاتا ہوں نہ پھرونگا وہاں سے جبتک نہ پاؤنگا انہیں اور پہنچونگا وہاں جہاں دو دریا ملے ہیں جو اس
جگہ ملنے کا پتہ اور وعدہ ہے اور بغیر انکے ملنے کے پھرنے کا نہیں ہوں اگر گذر جائیں گے چلتے چلتے بہت برس حضرت یوشع نے کہا کہ میں
تمہارے ساتھ ہوں تمہارا ساتھ نہ چھوڑوں گا پھر انہوں نے تیاری کی سفر کی اور کئی روٹیاں اور مچھلی بھنی لیکر حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ
ہوئے اور دونوں مل کر چلے فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ پھر جب پہنچے جہاں ملے تھے دو دریا وہاں

ایک پتھر تھا کنارے پر دریا کے اسکے اوپر ساتھ دونوں بیٹھے حضرت موسیٰ علیہ السلام ذرا وہاں سوئے حضرت یوشع وضو کرنے لگے جو ایک بوند پانی کی اس مچھلی پر گری وہ مچھلی جی اٹھکر یعنی زندہ ہوکر دریا میں گئی حضرت یوشعؑ یہ حال دیکھکر حیران ہوئے اتنے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اٹھے اور جلدی سے روانہ ہوئے اور نہایت جلدی سے حضرت یوشعؑ مچھلی کا ذکر کرنا حضرت موسیٰؑ سے بھول گئے اور مچھلی نے پکڑی تھی راہ اپنی دریا میں جیسے سرنگ یعنے وہ مچھلی جو جاتی تھی جدھر کو تو پانی اُونچا ہوتا تھا اور نیچے زمین خشک ہوتی تھی یعنی وہ سرنگ سی بنتی جاتی تھی فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا پھر آگے جا چکے جہاں دو دریا ملے تھے تو کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے جوان سے یعنے حضرت یوشعؑ کو کہ لاؤ ہمارے واسطے کل کی روٹیاں یعنی وہ روٹیاں جو کل رکھی تھیں لاؤ جو اب کھاویں کہ بھوک لگی ہے اور ذرا میاں بیٹھیں اور پانی پیئں اور دم لیں جو بیشک اس مسافری سے بہت محنت پائی ہمنے اور خوب تھکے ہیں قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ۝ کہا حضرت یوشعؑ نے خبر ہے تمہیں اے موسیٰؑ جب بیٹھے تھے ہم اور تم اس پتھر کے پاس بیشک میں بھول گیا کہنا تمسے وہ مچھلی کا احوال اور نہیں بھلایا مجھے مگر شیطان نے یعنی مقرر شیطان ہی نے مجھے بھلایا جو کہوں میں تم سے مچھلی کا احوال اور اس مچھلی نے پکڑی راہ دریا میں تعجب کی جو جدھر کو جاتی تھی وہ مچھلی راہ دیتا تھا دریا اسے اور زمین سوکھتی تھی قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ اسی کی تو ہمیں تلاش تھی جو حق تعالیٰ نے ہمیں کہلا بھیجا تھا کہ وہ مچھلی راہ دکھانے والی ہوگی اسکی جسکو میں ڈھونڈھتا ہوں پھر پیچھے پھرے دونوں اپنے پاؤنکے نشانوں پہ قدم دھرتے ہوئے تو پہنچے اس مکان میں جہاں سے مچھلی گئی تھی وہ راہ دیکھی اچھی کھلی ہوئی چوڑی اور زمین سوکھی پھر اسی راہ چلے اب اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے اپنے حبیب کو کہ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ پھر پایا موسیٰ اور یوشع علیہما السلام نے بندے پیارے کو ہمارے بندوں سے یعنی وہ ہمارے بندوں سے اچھا بندہ ہے جس کو دیا ہمنے اپنے گھر سے اور سکھایا اسکو علم اپنے پاس سے اور دی ہمنے اس کو عقل اور دانائی اور شعور اور سمجھ جو ویسی کسی کو نہیں ہے یعنے بغیر استاد کے سکھلائے اور پڑھائے علم اسے اور عقلدی ہمنے کہتے ہیں ۔ کہ یہ دونوں حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع حضرت خضر علیہ السلام کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ چادر اوڑھے ہوئے لیٹے ہیں حضرت موسیٰؑ نے سلام علیک کی حضرت خضر نے منہ کھولکر سلام کا جواب دیا اور پوچھا کہ تو کون ہے انہوں نے کہا کہ میں موسیٰؑ ہوں مجھے حق تعالیٰ نے تیرے پاس بھیجا ہے تو میں تیرے ساتھ رہوں اور کچھ سیکھوں قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝ کہا حضرت خضر کو حضرت موسیٰ نے کہ اے خضر میں تیری تابعداری کروں اس شرط پر جو تو سکھا دے مجھے وہ جو سکھایا ہے خدائے تعالیٰ نے تجھے بڑا علم قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ کہا حضرت خضر نے کہ بیشک تو نہ سکیگا میرے ساتھ رہکر یعنی میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکے گا حضرت موسیٰ نے کہا کیوں نہ صبر کر سکوں گا حضرت خضرؑ نے کہا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝ اور کیونکر صبر کر سکے تو اوپر اس چیز کے جو تیری سمجھ میں نہ آوے اسکی بھلائی اور بھید یعنی تو پیغمبر ہے تیرا حکم ظاہر پر ہے شاید مجھ سے ایسا کام ہووے جو ظاہر میں برا ہو اور دراصل اس میں بھلائی ہو قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر کو کہ جلد پاویگا تو مجھکو اگر خدا تعالیٰ چاہے تو صبر کرنے والا یعنی اگر خدا تعالیٰ چاہے گا تو مقرر میں صبر کروں گا اور نافرمانی تیری نہ کرونگا کسی کام میں یعنی جو تو کہے گا تیرا کہنا کرونگا قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝ کہا حضرت خضر نے کہ اے موسیٰ اگر تابعداری کرے گا تو میری تو مت پوچھیو مجھ سے کسی چیز کو جب تک شروع کروں میں نئے سر سے اسکا بیان یعنی جب تک میں آپ سے نہ کہوں نہ پوچھیو کسی بات کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قبول کیا۔ ع ١/٢ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۭ پھر چلے ساتھ ملکر تو پہنچے ایک دریا پر اور جب ناؤ پہ چڑھے اور وہ ناؤ چلی حضرت خضرؑ نے سب لوگوں سے چھپکر اس ناؤ میں چھید کیا یہ حضرت موسیٰؑ نے دیکھکر قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ۝ کہا خضر کو اے توڑنے والے ناؤ کے جو ڈوبے تو اسکے لوگوں کو بیشک لایا تو کچھ اچنبھے کا کام یعنے انہوں نے بھلائی کی اور ہمیں ناؤ میں بٹھایا اور تینے اس ناؤ کو لوگوں سمیت ڈبونے کی فکر کی یہ کام تو اچھا نہیں بلکہ بہت برا ہے قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ کہا حضرت خضرؑ نے کہ اے موسیٰؑ کہا نہ کہا تھا میں نے کہ تو میرے ساتھ صبر نہ کر سکے گا جب یہ حضرت خضرؑ نے کہا حضرت موسیٰؑ کو وہ بات یاد آئی تو قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ

وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ اَمْرِي عُسْرًا کہا مت پکڑ تو مجھکو وہ جو بھولا میں اور مت پہنچا میرے کام سے سختی اور مشکل مجھکو یعنی اس بات کو جانے دے یعنے بھول کر کہا فَانْطَلَقَا حَتّٰٓی اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ پھر چلے ناؤ سے اتر کر آگے اور پہنچے ایک گاؤں کے پاس وہاں ملا ایک لڑکا یعنی گاؤں کے پاس ایک لڑکا لڑکوں میں کھیلتا تھا اسے حضرت خضرؑ نے وہاں سے پیچھے ایک دیوار کے بیچ لے جا کر مار ڈالا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا تو انکو ایک حالت آئی اور وہ بات بھول گئے قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا کہا اے خضرؑ مار ڈالا تو نے جان سے ستھرے پاکیزہ کو بغیر اسکے جو اسنے کسی کو مارا ہو یعنی ناحق تم نے اسے مار ڈالا مقرر تو لایا بہت بری چیز یعنی یہ کام تو تو نے بہت برا کیا۔

الجزء ۱۶

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝

کہا حضرت خضرؑ نے اے موسیٰؑ نہ کہا تھا میں نے تجھکو کہ بیشک تو میرے ساتھ صبر نہ کر سکیگا پھر حضرت موسیٰ کو وہ بات یاد آئی اور اپنے جی میں پچھتائے اور قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا کہا کہ اگر اب پوچھوں میں تجھسے کسی چیز کو پیچھے اس تکرار کے تو پھر میرے ساتھ مت رہیو مقرر پہنچ چکا تو میرے پاس سے بہانہ یا اٹھنا یعنی تیسری بار اگر میں کچھ پوچھوں تجھ سے تو تو میرا ساتھ چھوڑ دینا اور میری طرف سے تیرا حق ادا ہو چکا یعنی تو بیرا حق ادا کر چکا فَانْطَلَقَا حَتّٰٓی اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا پھر چلے یہاں تک کہ جب پہنچے ایک گانوں سے رہنے والوں کے پاس انکا یہ دستور تھا کہ شام کے وقت سے گانوں کا دروازہ بند کرتے تھے تو پھر کسی کیواسطے ہرگز نہ کھولتے تھے یہ شام کے بعد پہنچے اور کہا دروازہ کھولو کسی نے نہ کھولا پھر انہوں نے کہا کہ اگر دروازہ نہیں کھولتے تو ہم مسافر ہیں کچھ ہمیں کھانے کو دو جو ہم بھوکے ہیں انہوں نے نہ مانا جو انکی ضیافت کرنے یہ بھوکے رات کو باہر گاؤں کے رہے اور نزدیک اس گاؤں کے فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ پھر ملی ایک دیوار جو گرا چاہتی تھی یعنی گرنے کو تیار تھی پھر حضرت خضرؑ نے اس دیوار کو کھڑا کیا یعنی اسکی مرمت کی پتھروں اور مٹی سے اور مضبوط کیا اس دیوار کو جب حضرت خضرؑ نے یہ کام کیا تب قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا کہا حضرت موسیٰؑ نے کہ اس گاؤں کے لوگوں نے نہ ہمیں جگہ دی رہنے کو نہ کچھ کھانے کو دیا تو نے انکی دیوار کیوں بنائی اگر چاہتا تو مزدوری لیکر بناتا اور حضرت موسیٰؑ کے دھیان سے وہ بات جاتی رہی تھی حضرت خضرؑ نے وہ بات سنکر قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ کہا اب یہ جدائی ہے تجھ میں اور مجھ میں یعنی تو نے کہا تھا کہ اگر تیسری بار کچھ کسی بات کو پوچھونگا تو ساتھ میرے مت رہیو سو اب تیسری بار ہے سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا اب بتا دونگا تجھکو معنی ان باتوں کے جو نہ سکا تو اپنر صبر کرنا یعنی وہ کام دیکھکر چپ نہ رہ سکا اور پوچھا انکا بھید سو وہ اب بتاتا ہوں کہ پہلے جو وہ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ وہ ناؤ دو بھائی غریبوں کی تھی جسکو توڑا تھا میں نے وہ دونوں بھائی مزدوری کرتے تھے دریا میں اور پانچ آدمی انکے گھر میں بیمار تھے اور جو کچھ ناؤ کی مزدوری سے ہاتھ آتا تھا وہی ان سب کا قوت ہے فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا پھر چاہا میں نے حکم خدا تعالیٰ سے جو اس ناؤ کو عیب دار کروں تب اس میں سوراخ کیا اسواسطے کہ وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا تھا انکی راہ کے پیچھے ایک بادشاہ جو سب ناؤں کو پکڑتا تھا زبردستی ناحق بیگار میں اور اس ناؤ کو ٹوٹی جان کر چھوڑ دیں گے وہ بھائی دونوں اسکو جوڑ کر مزدوری کر کھاوینگے وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا اور وہ لڑکا جسے مار ڈالا تھا میں نے حکم الٰہی سے بہتر تھے ماں باپ اسکے مومن مسلمان اور نیک بخت پھر ڈرے ہم جانا ہمنے کہ وہ لڑکا ان ہی یعنی ماں باپ اپنوں کو پہنچا دیگا بدی اور ناشکری یعنی ایسا نہو جو ماں باپ اسکے کمال محبت سے بیٹے کی برائی اور ناشکری میں پڑیں فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا پھر چاہا ہمنے کہ بدلہ دے اس بیٹے کا انکو رب انکا اس سے اچھا یعنی اللہ تعالیٰ اس بیٹے کے بدلے اور فرزند انکو دیوے نیکبخت اور رحم دل کہتے ہیں اسکے ماں باپ کو خدا تعالیٰ نے ایک بیٹی دی جو اس کی اولاد سے کئی پیغمبر پیدا ہوئے وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا اور وہ دیوار جسکو بنا کر مضبوط کیا تھا میں نے وہ ہے دو لڑکوں کی جو اس گانوں میں رہتے ہیں اور ہے اس دیوار کے نیچے خزانہ ان دونوں کیواسطے اگر وہ دیوار گر پڑتی تو وہ خزانہ ظاہر ہوتا تو لوگ اور یا حاکم لیجاتا اور رہے ان دونوں لڑکوں کا باپ نیکبخت فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا

وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ج پھر چاہا رب تیرے نے کہ جب وہ لڑکے جوان ہو ویں تب نکالیں وہ خزانہ اپنا یہ بخشش اور مہربانی ہے رب تیرے سے وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ط اور وہ کام نہیں کئے میں نے اپنے جی کی خوشی سے بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم سے وہ سب کیا میں نے ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ؕ یہ ہے جو کہا میں نے بیان اور معنی ان کاموں کے جو نہ سکا تو اوپر اسکے صبر کرنا اور چپ رہنا یعنی جن باتوں کو دیکھکر تو چپ نہ رہ سکا انکے معنی اور بھید یہ تھا جو کہا میں نے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضرؑ سے جدا ہوئے اب آگے **قصہ سکندر ذوالقرنین** کا ہے کہ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ط قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ اور پوچھتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال ذوالقرنین کا جو وہ سکندر بادشاہ تھا اور اسے **ذوالقرنین** اس واسطے کہتے ہیں کہ وہ مالک تھا دو کنارے زمین کا یعنی جہاں سے سورج نکلتا ہے اور جہاں سورج ڈوبتا ہے اور وہ سب جگہ پھرا کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پوچھنے والوں کو ابھی کہتا ہوں میں اسکا احوال جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۙ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ؕ بیشک ہمنے قدرت اور قوت دی اسکو زمین میں اور دی ہمنے سب چیز اسکو اسباب ضروری جو چاہتا تھا لڑائی میں اور گڈھ اور قلعے کی فتح کو پھر پیچھے گیا اسباب اور سرانجام کے یعنی باساز اور سرانجام کیا حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ تو پہنچا سورج کے ڈوبنے کی جگہ یعنی جہاں سورج غائب ہوتا ہے وہاں پہنچا جو پھر اس سے آگے زمین کی بستی نہیں اس جگہ پایا سورج کو صریحاً یعنی روبرو آنکھوں کے کہ سورج ڈوبتا ہے تالاب میں کہ اس میں پانی کیچڑ کا ملا ہے یعنی بہت گندلا ہے اور پایا سکندر ذوالقرنین نے وہاں ایک قوم کو جو انہیں ناسک کہتے ہیں کہ انکی پوشاک کھال ہے حیوانوں کی اور خوراک گوشت ہے جانوروں کا اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ؕ کہا ہمنے اسکو کہ اے ذوالقرنین یا تو عذاب کریگا اس قوم پر یعنی قتل کریگا یا لیگا تو ان سے نیکی اور بھلائی قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ؕ کہا ذوالقرنین نے اگر کوئی ستم کریگا یعنی کافر رہیگا اور ایمان نہ لاویگا یعنی میرا کہنا نہ مانیگا تو جلد عذاب کرونگا میں اسپر یعنی قتل کرونگا دنیا میں پھر آخرت میں پھریگا طرف اپنے رب کے پھر ہوگا عذاب اسپر بہت بڑا جو ویسا کسی نے نہ کیا ہوگا وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ؕ اور جو کوئی ایمان لاویگا یعنی میرا کہا مانے گا پھر اسکو ہے بدلہ دین و دنیا میں نیک اور اچھا اور جلد کہونگا اسکو کام اپنا سہج اور آسان یعنی اسے کچھ مشکل کام نہ کہونگا اور آرام دونگا کہتے ہیں کہ جب سکندر اس قوم پر گیا وہ طاقت مقابلے کی نہ لا سکے اور تابعداری کی اور سکندر انہیں دین کی بات اور راہ خدا کی بتاکر وہاں سے پھرا ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ؕ پھر پیچھے گیا اسباب اور سرانجام کے یعنی اسباب اور سرانجام کے سمیت وہاں سے چلا جنوب کی طرف اس ملک کو بھی گیا اور وہاں کے رہنے والوں کو مسلمان کیا اور راہ خدا تعالیٰ کی بتاکر وہاں سے بھی پھرا اور آگے چلا حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ تو پہنچا جگہ نکلنے سورج کے یعنی اس مکان میں پہنچا جہاں سے سورج نکلتا ہے اور پایا سورج کو جو نکلتا ہے ہر فجر کو اوپر ایک قوم کے یعنی اس ملک میں ایک قوم رہتی ہے جو نہیں کیا ہمنے سوائے سورج کے انکی پوشاک اور پردہ یعنی اس طرف عمارت نہ ہوتی تھی اور درخت بھی نہ تھا جو سایہ ہوتا اور کھیتی بھی نہ تھی وہاں ان لوگوں نے بڑے بڑے گڑھے کھود رکھے تھے جب سورج نکلتا تھا تب ان گڑھوں میں چھپکر بیٹھ رہتے تھے اور دریا سے مچھلیاں نکال رکھتے تھے تو سورج کی گرمی سے پک رہتی تھیں وہی ان کی خوراک تھی، اس قوم کو منسک کہتے ہیں كَذٰلِكَ ط ایسا کیا سلوک سکندر ذوالقرنین نے ان سے کہ جیسا مغرب کے رہنے والوں سے کیا تھا جب وہاں سے فراغت پائی تب شمال کی طرف گیا وہاں کے رہنے والوں کو بھی مسلمان کیا اور خدا کی راہ سیدھی بتائی اور گرد ساری زمین کے پھرا اور بعضے کہتے ہیں کہ دو بار ساری زمین کے ملکوں میں پھرا اور اسواسطے اسے ذوالقرنین کہتے ہیں اب آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ؕ اور بیشک گھیر لیا ہمنے جو اسباب اسکے پاس تھا اسکی خبر کو یعنی جو کچھ اسباب لڑائی کا اور سلطنت کا سکندر کے پاس تھا ہمیں سب خبر ہے ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ؕ پھر پیچھے گیا اسباب اور سرانجام کے یعنی باساز اور اسباب لڑائی کے وہاں سے اور طرف گیا حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ؕ تو پہنچا جب آخر زمین آبادی کے بیچ دو پہاڑ کی گھاٹیوں کے جو اسکے پرے یاجوج ماجوج رہتے ہیں اور جب سکندر ذوالقرنین اس ملک میں پہنچا تو پایا ایک قوم کو عجب شکل کا جو نہ سمجھتے تھے انہونکی بات کو اور یہ انکی بات نہ سمجھتے تھے پھر دو بھلے

کو بلایا یعنی جو شخص دونوں بولیاں سمجھتا تھا اور بولتا تھا اسے بلایا اور اس دو بھاشیے نے اس ملک کے رہنے والوں کے مطلب کو قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ۝ کہا اس قوم کی زبان کہ اے ذوالقرنین بیشک قوم یاجوج اور ماجوج کی خرابی کرتے ہیں اس ملک میں اور اسی پہاڑ کے نیچے رہتے ہیں اور جس وقت اس پہاڑ سے نکل کر ادھر آتے ہیں جو پاتے ہیں سب کھاتے اور لیجاتے ہیں یہانتک کہ گھاس اور درخت بھی نہیں چھوڑتے اور جتنے جانور ہیں جیسے بھینس۔ گائے۔ بکری۔ اونٹ جو ہاتھ انکے لگتا ہے لے جاتے ہیں بلکہ آدمیوں کو بھی پکڑ لیجاتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ دو قوم ہیں ایک یاجوج اور دوسرے ماجوج یہ قوم دونوں یافث بیٹے نوح علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور بعضے کچھ اور بھی بات ان کی اصل میں کہتے ہیں انکی عجب شکل اور صورت بتلاتے ہیں بعضے کچھ کہتے ہیں بعضے کچھ بیان کرتے ہیں کہ اس قوم میں بعضوں کا تو قد پاؤ گز کا ہے اور بعضوں کا ایکسو بیس گز کا ہے یعنی بہت لمبا ہے تو اسقدر ہے اور بہت چھوٹا ہے تو اتنا اور بعضوں کا ان میں لمبان اور چکلان برابر ہے اور بعضے ان میں ایسے ہیں جو ایک کان کو بچھاتے ہیں اور دوسرے کان کو اوڑھتے ہیں رات کو اور سوتے ہیں اور حیوانوں کی طرح ماں اور بہن اور بیٹی اور جورو سب انکو برابر ہیں سوائے سونے اور کھانے کے کچھ کام نہیں جانتے اور کوئی چیز ایسی دنیا میں نہیں جو وہ اسے کھاتے نہیں یعنی سب کچھ کھاتے ہیں یہانتک کہ گندگی بھی نہیں چھوڑتے اور کہتے ہیں کہ رنگ انکا سرخ ہے اور بال زرد یعنی بھورے اور پیٹ بڑا اور پاؤں چھوٹے اور ڈاڑھیاں لمبی اور آنکھیں نیلی اور دانت منھ سے نکلے ہوئے غرضیکہ اس قوم نے کہا کہ یاجوج اور ماجوج ہمیں حیران کرتے ہیں اور اس شہر کو ویران کرتے ہیں اسکا علاج تم کرو تو فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝ پھر مقرر کریں گے تیرے واسطے اے سکندر اپنے مال میں سے خرچ یعنی ہم تجھے مل کر کچھ زر جمع کر دیں گے اگر تو ہمارے اور انکے بیچ بنا دیوے ایک دیوار مضبوط جو وہ ادھر نہ آسکیں قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝ کہا سکندر ذوالقرنین نے کہ وہ جو قدرت دی ہے میرے رب نے مجھے اس کام میں وہ بہت اچھی ہے اس سے جو تم مجھے دو گے یعنی جو تم دیا چاہتے ہو وہ چیز مجھے میرے رب نے اس سے بہتر مجھے دی ہے کچھ تمسے لینے کی احتیاج نہیں پر تم میری مدد کرو قوت سے اس کام میں یعنی بہت سے آدمی زور آور اور عقلمند اور اسباب اس کام کا تیار کرنے کی تلاش کرو تو بناؤں میں تمہارے اور انکے بیچ ایک اوٹ یا دیوار مضبوط اور سخت پھر کہا سکندر ذوالقرنین نے کہا اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ ۝ لاؤ میرے واسطے تختے لوہے کے یعنی اینٹیں لوہے کی بناؤ کہتے ہیں کہ کئی ہزار آدمیوں کو واسطے بنانے لوہے کی اینٹوں کے مقرر کیا اور کئی ہزار آدمیوں کو واسطے کھودنے کے بیچ دونوں پہاڑ کے حکم کیا تو پانی تک کھودیں اور تفاوت بیچ ان دونوں پہاڑ کے چار ہزار قدم کا تھا اور پانچ اوپر ساٹھ گز چکلی بنیاد کھودی اور نیچے پانی تک پہلے تو بڑے بڑے پتھر برابر بچھائے اور ان پتھروں پر سے اینٹیں لوہے کی رکھنی شروع کیں جب تک کہ زمین کے برابر آئیں پھر کہا کہ لکڑیاں بہت سی لاکر ان اینٹوں کو چھپا دو اور ایک طرف ہزاروں آدمیوں نے تانبا لاکر جمع کیا تھا اور فرمایا سکندر نے قَالَ انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ پھر کہا ان لکڑیوں کو آگ دے کر پھونکو اور دھونکو یہاں تک کہ وہ سب اینٹیں اور وہ تانبا آگ ہوا پھر قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝ کہا سکندر نے کہ لاؤ میرے واسطے اور لاکر ڈالو ان اینٹوں کو لال آگ پر وہ تانبا پگھلا ہوا پانی سا تو وہ ایک ٹکڑا سب ہوگیا اسی طرح وہ دیوار بنائی اونچی زمین سے ایک سو پچاس گز اور چکلی پانچ اوپر ساٹھ گز ہے تو فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ۝ پھر یاجوج اور ماجوج اس دیوار پر نہ چڑھ سکیں اور نہ اسکو کھود سکیں جب یہ دیوار اس طرح تیار ہو چکی تو پھر قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّاۗءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۝ کہا سکندر ذوالقرنین نے یہ اس دیوار کا تیار ہونا بخشش اور مہربانی خدا تعالٰی کی سے ہے یعنی اگر فضل رب کا مجھ پر نہ ہوتا تو مجھ سے ایسی دیوار نہ بن سکتی پھر جب آویگا وقت وعدے کا میرے رب کا یعنی نزدیک قیامت کے اس دیوار کو گرا کر یاجوج اور ماجوج آوینگے اور ہے بیشک یہی وعدہ میرے رب کا سچ اور درست ہونے والا یعنی یاجوج اور ماجوج کا وہاں سے آنا نشانی قیامت کی ہے سو وہ مقرر ہوگی پھر اللہ تعالٰے فرماتا ہے وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۝ اور چھوڑینگے ہم اس دن جو ایک پر ایک دھکیلتا ہوا آویگا گھبرائے ہوئے یعنی قیامت کے دن لوگ نہایت ڈر سے ایک پر ایک گریگا اور پھونکا جاویگا اسدن قرنا یا نرسنگا یا ترئی واسطے اٹھنے مردوں کے پھر ایک جگہ سب کو کرونگا میں اکٹھا واسطے حساب لینے کے اور نیکی بدی کا بدلہ دینے سے وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَىِٕذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ

عَرْضًا ۙ اور دکھاوینگے ہم اسدن دوزخ کافروں کو صریحاً سامنے کھلا ہوا نظر آویگا انکو الَّذِیْنَ کَانَتْ اَعْیُنُھُمْ فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِکْرِیْ وَکَانُوْا
لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا ۝ جو کافر تھے کہ آنکھیں انکی ڈھکی ہوئی تھیں پردوں میں میری خدائی کی نشانیوں کے دیکھنے سے یعنی دنیا میں میری نشانیوں کو نہ دیکھتے تھے تاکہ میری نشانیوں ع ۲
سے مجھ کو پہچانیں اور ہیں وہ کافر ایسے جو نہیں سن سکتے میری بات کو یعنی قرآن کو نہیں سن سکتے اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ
اَوْلِیَآءَ ؕ اے کیا سمجھتے ہیں کافر جو پکڑیں گے قیامت کیدن میرے بندوں کو سوائے میرے دوست اپنا یعنی یہ کافر جو مجھے چھوڑ کر حضرت عیسیٰؑ اور عزیرؑ کو
خدا کہتے ہیں اسواسطے کہ سمجھتے ہیں کہ قیامت میں ہمیں وہ عذاب خدا کے سے چھڑا دینگے یہ غلط سمجھتے ہیں وہ ہرگز نہیں چھڑا سکینگے اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَھَنَّمَ
لِلْکٰفِرِیْنَ نُزُلًا ۝ بیشک ہمنے تیار کی ہے دوزخ کافروں کیواسطے پہلی مہمانی قُلْ ھَلْ نُنَبِّئُکُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ؕ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ
الدُّنْیَا کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے رہنے والوں کو اے خبر دوں تمکو اور بتاؤں تمکو وہ لوگ جو بہت نقصان ہے انکا انکے کاموں میں جن لوگوں کی جاتی رہی
تلاش اور محنت اور نیکی یعنی جنہوں نے نیک کام کئے تھے دنیا میں جیسے مسافروں کو مہمان رکھنا بھوکوں کو کھلانا ننگوں کو پہنانا یہ سب نیکیاں جاتی رہینگی انکو
بتاؤں ہیں وَھُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ اور وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نیک اور اچھے کام کرتے ہیں اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ وَ
لِقَآئِہٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَزْنًا ۝ وہ لوگ یہ ہیں کہ جنہوں نے نہ مانا اپنے رب کی باتوں کو یعنی قرآن کو اور اسکے ملنے کو جھوٹ
جانا یعنی قیامت کو جو خدائے تعالیٰ کا دیدار ہوگا یعنی جنہوں نے قیامت کا ہونا اور قرآن کو سچ نہ جانا انکے سب نیک کام جو دنیا میں کئے تھے خراب ہونگے
انکا بدلہ کچھ نہ ملیگا پھر نہ کھڑی کرینگے انکی نیکیاں تولنے کیواسطے ترازو جو وہ نیکیاں گنتی میں نہیں آئیں اور خراب ہوئے تھے قرآن اور قیامت کے
نہ ماننے کے سبب ذٰلِکَ جَزَآؤُھُمْ جَھَنَّمُ بِمَا کَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ وَرُسُلِیْ ھُزُوًا ۝ یہ ہیں وہ لوگ جو بدلہ انکا دوزخ ہے سبب اسکے
جو ایمان نہ لائے قرآن اور رسول پر اور پکڑا باتوں ہماری کو یعنی قرآن اور پیغمبر کو مزاح اور ٹھٹھا سمجھے اسکا بدلہ دوزخ ملیگا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۙ بیشک جنہوں نے سچ جانا قرآن اور پیغمبر کو اور کئے کام اچھے ہیں ان لوگوں کو باغ جو فردوس نام اسکا
ہے ملیگا پہلی ضیافت خٰلِدِیْنَ فِیْھَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْھَا حِوَلًا ۝ ہمیشہ رہینگے مومن اس باغ فردوس میں نہ ڈھونڈھینگے فردوس کے بدلے کوئی اور مکان یعنے
تمام اسباب عیش کا وہاں میسر اور موجود ہوگا کسی چیز کی احتیاج اور ضرورت نہوگی جو وہاں نہوگا یعنی سب کچھ ہوگا کسی طرح سے تکلیف اور دکھ اور بے آرامی
نہوگی قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِہٖ مَدَدًا ۝ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ
اگر ہووے سمندر کی سیاہی واسطے لکھنے میرے رب کی باتوں کے یعنی اگر کوئی چاہے پروردگار کی قدرت کا بیان لکھنے کو سمندر کی سیاہی بناوے تو مقرر
سارے سمندر کی سیاہی خرچ ہو جاوے پہلے اس سے جو وہ بیان تمام ہووے اگر اس سمندر کے ساتھ ایک اور سمندر ویسا ہی ملا کر سیاہی بناوے تب بھی
اسکی قدرت کا بیان نہ لکھ سکے یعنی اسکی قدرت کا بیان بے انتہا ہے ہرگز کسی کی سمجھ میں اور خیال میں نہیں آسکتا قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ
اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۚ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوائے اسکے نہیں بیشک مقرر میں آدمی ہوں تم جیسا پر آتا ہے پیغام خدا تعالیٰ کا میرے پاس کہ
مقرر اور بیشک خدا تعالیٰ تمہارا ایک خدا ہے تم سب کا فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا پھر جو کوئی امید رکھے ملنے کی اپنے
رب سے تو چاہئے کہ کرے کام نیک اور بھلے یعنی جو کوئی چاہے کہ خدا کا دیدار نصیب ہو تو جو کچھ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے قرآن میں اور پیغمبر اس کا محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا کہتا ہے وہی کرے اسکے بدلے کچھ اور نہ کرے وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا ۝ اور ساجھی اور شریک نہ کرے بندگی میں ع ۶
اپنے پالنے والے کی کسی کو ہرگز یعنی جسوقت خدا تعالیٰ کی بندگی کرنے لگے اسوقت کسی چیز کا دھیان اور خیال دل میں نہ لاوے ہرگز کبھی ؛؛

سُوْرَۃُ مَرْیَمَ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثَمَانٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰیَۃً

کٓھٰیٰعٓصٓ ۝ ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ عَبْدَہٗ زَکَرِیَّا ۝ یہ سورۃ ذکر ہے تیرے رب کی مہربانی کا جو اپنے بندے زکریا کے اوپر کی تھی اور حضرت
زکریاؑ پیغمبر تھے سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی اولاد سے اور سردار تھے بیت المقدس کے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو کہ قصہ زکریا کا اپنی امت سے تم بیان کرو اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا ۝ جب پکارا زکریا علیہ السلام نے اپنے رب کو یعنی آہستہ سے دعا

مانگی اور مناجات کی اکیلے خلوت میں یعنی خدایتعالیٰ کی جناب میں عاجزی سے التجا کی چپکے سے یہ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا ؕ کہا زکریا علیہ السلام نے کہ اے رب میرے بیشک سست اور ڈھیلی اور ہلکی ہوئیں ہڈیاں میری اور بڑھاپے کی سفیدی سے چمکنے لگا سر میرا یعنی بہت سفید ہوا سر اور میں بہت بوڑھا اور سست ہوا جو ایک کم سو برس کی عمر تھی ۹۹ وَلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ اور نہیں ہا میں دعا مانگ کر تجھ سے اے رب میرے ناامید اور بے نصیب کبھی یعنی جب میں نے دعا مانگی ہے تو نے اپنے فضل سے قبول کی ہے وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ اور بیشک میں ڈرتا ہوں اپنے کنبے کے لوگوں سے یعنی چچی تائی کی اولاد سے کہ پیچھے میرے مرنے کے میری امت سے کیا سلوک کریں۔

اور دین پر مضبوط رہیں یا نہ رہیں وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا اور ہے بی بی میری بانجھ اور بوڑھی کہتے ہیں دو کم سو برس کی عمر تھی ۹۸ فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ پھر بخش میرے تئیں اپنے پاس سے ایک بیٹا جو میرے مرنے کے پیچھے دین کے کام اچھی طرح کرے اور یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝ وارث ہووے میری امامت اور سرداری کا اور ورثہ لیوے حضرت یعقوب ؑ کی اولاد کا علم اور دانائی میں اور اسکو ایسا کر اے رب میرے جو تو اس سے راضی ہو یعنی اسے نیکبخت کر حضرت زکریا ؑ نے یہ دعا مانگ کر سر کو سجدے میں رکھا اور عاجزی شروع کی خدائے تعالیٰ نے انکی دعا قبول کی اور غیب سے آواز حضرت زکریا کے کان میں آئی یہ کہ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝ ای زکریا بیشک ہم نے خوشخبری دی تجھکو ایک بیٹے کی جو اسکا نام یحییٰ جو نہیں کیا ہمنے اس سے پہلے کوئی اسکا ہمنام یعنی اس نام کا آج تک کوئی پیدا نہیں ہوا جب حضرت زکریا نے یہ آواز غیب سے سنی تو خوش ہوئے اور پھر جناب الٰہی میں یوں عرض کی اور قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝ کہا اے رب میرے کیونکر مجھے بیٹا پیدا ہوگا اور ہے بی بی میری بانجھ اور بوڑھی اور مقرر پہنچا میں بڑھاپے سے خرابی اور سستی کو یعنی میرا تو بڑھاپے سے برا حال ہوا ہے اور عورت ہے میری بانجھ اور بوڑھی ہمیں جوان کر کے فرزند دیویگا یا ایسے ہی بڑھاپے میں اولاد بخشیگا پھر آواز غیب سے آئی کہ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ۝ کہا اسی طرح ہوگا کہا رب تیرے نے کہ یہ مجھے آسان ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے آگے کوئی چیز مشکل نہیں ہے اور دھیان کر کہ بیشک پیدا کیا تجھکو میں نے پہلے اس سے اور نہ تھا تو کچھ چیز حضرت زکریا نے جب یہ سنا تب جانا کہ میرے بیٹا تو مقرر ہوگا پر کیا جانے کب ہوگا اسواسطے پھر جناب الٰہی میں عرض کی یوں اور قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْٓ اٰيَةً ؕ کہا اے رب میرے بنا میرے واسطے ایک نشانی یعنی کچھ پتا بتا جس سے جانوں میں کہ کب بیٹا ہوگا قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝ کہا اسے غیب کی آواز نے کہ نشانی فرزند ہونے کی تجھکو یہ ہے کہ تو بول نہ سکیگا لوگوں سے یعنی بات نہ کر سکیگا تین رات اور دن بغیر بیماری کے یعنی تو تندرست رہیگا اور بات نہ کر سکیگا پھر قدرت خدائے تعالیٰ کی سے ایک رات انکی بی بی امید سے ہوئیں اور پھر کو فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝ باہر آئے اپنے لوگوں میں عبادت کرنیکی جگہ سے پھر اشارت سے کہا ان لوگوں کو جو خدائے تعالیٰ کی یاد کریں صبح اور شام یعنی زبان پھول گئی تھی اور بول نہ سکے تو اشارت سے بات کی تین رات دن تک ایسا ہی حال رہا پھر اچھے ہوئے جیسے تھے پھر جب حمل کے دن پورے ہوئے تب حضرت یحییٰ ؑ پیدا ہوئے اور چھوٹی ہی عمر میں فقیروں کی پوشاک پہنی اور خدایتعالیٰ کی بندگی میں رات دن مشغول ہوئے یہاں تک کہ ان کو غیب سے آواز یوں آئی کہ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ اے یحییٰ پکڑ کتاب توریت کو مضبوط یعنی اس میں جو حکم ہیں ان سبکو اچھی طرح بجا لا اور فرماتا ہے خدائے تعالیٰ کہ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۙ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ۙ اور دی ہمنے یحییٰ کو حکمت یعنی عقل اور دانائی بچپن میں اور مہربانی دی اپنے پاس سے اور پاکیزگی اور ستھرائی دی اور تھا حضرت یحییٰ علیہ السلام ڈرنے والا اور گناہوں سے بچنے والا کہتے ہیں کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام سات برس کے تھے جو انہیں محلے کے لڑکوں نے آن کر کہا کہ آؤ کھیلیں حضرت یحییٰ نے کہا کہ ہمیں خدائے تعالیٰ نے کھیلنے کو نہیں پیدا کیا وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ اور نیکی کرنے والا تھا ماں باپ سے اور تابعداری کرتا تھا ماں باپ کی اور نہ تھا غرور کرنیوالا اور کہنا نہ ماننے والا نہ تھا اور نہ گنہگار تھا وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝ اور اسپہ سلام ہے خدائے تعالیٰ کا جس دن وہ پیدا ہوا اور جسدن وہ موے اور جسدن وہ اٹھے جیتا یعنی دن قیامت کے یعنی ہمیشہ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے دوست محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اور ذکر کر قرآن میں جو آیا ہے قصہ مریم ؑ کا جو وہ ہمیشہ بیت المقدس میں رہتی تھیں جو کبھی کچھ ضرور ہوتا تھا تو گھر جاتی

ع ۶ وقف لازم

تھیں ایک دن واسطے نہانے کے گھر کی طرف گئی تھیں جیسا کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ہ کہ جب جدا ہوئیں حضرت مریم اپنے کنبے سے ایک جگہ وہ سورج کے نکلنے کی جگہ تھی بیت المقدس سے فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا پھر پکڑا حضرت مریم نے ان لوگوں کی طرف سے پردہ یعنی لوگوں سے کنارے ہو کر نہائیں اور کپڑے لگیں پہننے جو اتنے میں فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ہ پھر بھیجا ہمنے مریمؑ کی طرف اپنے فرشتے کو یعنی حضرت جبرئیلؑ کو بھیجا پھر اُسنے اپنی شکل بدل کر حضرت مریم کیواسطے بنا آدمی کی صورت سب ساری درست یعنی حضرت جبرئیل ایک جوان خوبصورت بنکر حضرت مریمؑ کے سامنے آکر کھڑے ہوئے جب حضرت مریمؑ نے اس اکیلے مکان میں خلوت کے غیر مرد کو دیکھا قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ہ کہا حضرت مریمؑ نے کہ پناہ مانگتی ہوں خدائے تعالیٰ سے جو وہ بچاوے مجھے تیری بدی سے اگرچہ تو ہے ڈرنے والا خدائے تعالیٰ سے یعنی اگر تو نیکبخت اور برا کام کرنے والا نہو تب بھی تیری بُرائی سے پناہ مانگتی ہوں خدائے تعالےٰ کی جب یہ حضرت جبرئیلؑ نے سنا تب قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ہ کہا سوائے اسکے نہیں یعنی مقرر میں بھیجا ہوا ہوں تیرے رب کا اسواسطے جو دوں میں تجھے ایک لڑکا ستھرا پاکیزہ یعنی مجھے خدائے تعالےٰ نے تیرے پاس اسواسطے بھیجا ہے جو میں تجھے بیٹا دے جاؤں قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ہ کہا حضرت مریمؑ نے کہ کیونکر ہوگا میرے لڑکا اور نہیں مجھے ہاتھ لگایا کسی مرد نے اور نہیں ہوں میں بدکار یعنی بیٹا تو بغیر مرد کی صحبت کے نہیں ہوتا اور میرا تو خاوند نہیں ہے اور میں بدکار نہیں ہوں مجھے کیونکر بیٹا پیدا ہوگا قَالَ كَذٰلِكِ ۚ کہا حضرت جبرئیل نے کہ یوں ہی ہے جسطرح تو کہتی ہے پھر قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ہ کہا تیرے رب نے کہ یہ کام مجھے آسان ہے یعنی بغیر باپ کے بیٹا پیدا کرنا میرے آگے سہج ہے اور اسکے پیدا کرنیکا سبب یہ ہے جو بناوے اسے یعنی تیرے بیٹے کو بناؤں نشانی اپنی قدرت کی لوگوں کے واسطے اور کروں اسکو سبب اپنی بخشش کا اور مہربانی کا لوگوں پر یعنی جو کوئی اسے سچا جان کر اس کا کہا مانے تو اسپر میں بخشش اور مہربانی کروں اور یہ کام مقرر ہو چکا ہے یعنی وہ بیشک اسی طرح پیدا ہوگا یہ کہا حضرت جبرئیلؑ نے اور حضرت مریمؑ کے پاس آنکر انکے منھ میں یا گریبان میں پھونک ماری فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ہ پھر حضرت مریم کو امید ہوئی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی وقت انکے پیٹ میں آئے اور جب مدت حمل کی پوری ہوئی اور وقت پیدا ہونے کا نزدیک آیا تو پھر باہر گئیں دور سمیت حضرت عیسیٰؑ کے شہر سے دور جنگل میں جاکر دیکھا کہ کہیں نہ سایہ ہے نہ کوئی درخت ہے مگر ایک پرانی سوکھی کھجور کے درخت کی جڑ کھڑی ہے۔ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ہ پھر آیا یعنی اٹھا درد بچہ پیدا ہونے کا حضرت مریمؑ کو تب ایک سوکھی کھجور کے درخت کی جڑ سے لگ بیٹھیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور کہا ہائے ہائے اچھا ہوتا جو میں مرتی پہلے اس حالت سے اور مجھکو لوگ بھول جاتے یعنی کوئی میرا ذکر مذکور نہ کرتا کہ ابھی یہاں کے لوگ جو واقف ہیں مجھے آن کر دیکھیں گے اس بچے کو تو کہیں گے کہ اس لڑکی نے یعنی مریمؑ نے جو اسے زکریاؑ نے پالا تھا ایسا کام کیا جو بغیر بیاہی ہوئی ہونے بچہ جنا اس شرمندگی سے میں مرتی تو بھلی تھی جو کوئی میرا نام نہ لیتا اور مذکور نہ کرتا فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ہ پھر پکارا حضرتؑ کو نیچے سے اسکے یعنی حضرت عیسیٰ جو انکے آگے تھے انہوں نے کہا کہ غمگین مت ہو اور مت مانگ موت جو بیشک پیدا کیا رب تیرے نے نیچے تیرے بہتا پانی جو اس میں سے پیو اور نہاؤ یا یہ باتیں فرشتے نے کہیں تھیں حضرت مریمؑ کو نیچے سے وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ہ اور ہلا اپنی طرف کھجور کی جڑ سوکھی ہوئی کہ جسکے ساتھ لگی ہوئی بیٹھی ہے تو ڈالے وہ کھجور کا درخت سوکھا ہوا تجھپر کھجوریں پکی ہوئی نئی تازی قدرت خدائے تعالیٰ کی سے فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا پھر کھا وہ کھجوریں نئی اور تازی اور پی وہ پانی جو تیرے آگے پیدا ہوا ہے اور ٹھنڈی اور روشن کر آنکھیں فرزند کو دیکھکر کہتے ہیں کہ حضرت مریم علیہا السلام بھوکی اور پیاسی اکیلی جنگل میں ایک سوکھی کھجور کے درخت سے لگ کر بیٹھی تھیں جو حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے اور قدرت خدائے تعالیٰ کی سے وہاں ایک سوت پانی کا پیدا ہو کر بہنے لگا اور وہ سوکھا درخت سبز ہوا اور اس میں کھجوریں لگتے ہی پک گئیں اتنے میں کئی فرشتے حکم خدائے تعالیٰ سے آئے اور حضرت مریمؑ کو کھجوریں کھلائیں اور پانی پلایا اور کہا کہ اے مریم غم نہ کھا خاطر جمع رکھ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہلایا اور کپڑے بہشت کے پہنائے اور حضرت مریم کی گود میں دیا اور تسلی کر کے گئے اور ایک آواز غیب سے یوں آئی کہ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ پھر اگر دیکھے تو کسی آدمی کو اور وہ پوچھے کہ یہ بچہ کہاں سے لائی تو فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ

نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۚ پھر تو کہیو کہ میں نے منت رکھی ہے خدایتعالیٰ کیواسطے روزے کی اسوقت میں حکم روزے میں بولنے
کا نہ تھا مگر اتنا کہے کہ میں روزے سے ہوں پھر میں نہیں بولنے کی آج کسی سے یعنی میں سارا دن دعا اور مناجات پڑھتی رہونگی کہتے ہیں کہ جب لوگوں نے
حضرت مریم کو اپنے مکان میں نہ پایا تب ڈھونڈھتے ہوئے حضرت مریم کے پاس پہنچے جب حضرت مریم نے دیکھا کہ یہ لوگ میرے پاس آتے ہیں ۔ تو
فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ پھر لائیں حضرت مریم حضرت عیسیٰؑ کو گود میں اٹھا کر ان لوگوں میں جب انکے پاس آئیں تب قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا
فَرِيًّا ۝ کہا لوگوں نے اے مریمؑ بیشک لائی تو ایک چیز تحفہ یعنی یہ تو خوب کام کیا تو نے جو بغیر خاوند کے بیٹا جنا یعنی یہ بہت برا کام کیا اور تیرے کنبے میں تو ایسا کوئی
بدکار نہیں ہوا يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۝ۖ اے بہن ہارون کی نہ تھا باپ تیرا بدکار اور نہ تھی ماں تیری زبون
اور حرامکار یعنی تیرے ماں باپ تو نیک بخت ہیں تو نے یہ کیا کام کیا فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ پھر حضرت مریم نے اشارے سے کہا کہ اس لڑکے سے پوچھو یعنی کہا
کہ میں نے تو روزہ رکھا ہے میں بولنے کی نہیں آج یہ لڑکا جو میری گود میں ہے اس سے پوچھو یہ تمہیں جواب دیویگا قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ
صَبِيًّا ۝ کہا ان لوگوں نے کیونکر بات کریں ہم اس کسی سے جو ہووے جھولے میں بچہ یعنی جو بچہ جھولے کے لائق اس سے ہم کیا بات کریں اتنے میں قَالَ
اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۝ۙ کہا حضرت عیسیٰؑ نے صاف زبان سے کہ بیشک میں بندہ خدائے تعالیٰ کا ہوں دی مجھے
خدائے تعالیٰ نے کتاب انجیل یعنی ازل میں دے چکا ہے اور ظاہر میں اب دیگا اور کیا ہے مجھے پیغمبر وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِيْ
بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ۖ اور بنایا اور کیا مجھ میں نفع اور برکت جہاں رہوں میں یعنی جس جگہ رہوں میں مجھ سے فائدہ ہے دین اور دنیا کا لوگوں
کو اور حکم کیا ہے خدائے تعالیٰ نے مجھے جو میں نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں یعنی خدایتعالیٰ کی بندگی کروں اور خیرات دوں جبتک جیتا رہوں وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَتِيْ
وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ اور کیا مجھے نیکی کرنیوالا ماں سے اور نہیں بنایا مجھ کو کہا نہ ماننے والا اور غرور کرنیوالا بدبخت جو کہنا نہ ماننے والا اپنی ماں کا
وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝ اور سلام خدایتعالیٰ کا ہے مجھپر جس دن پیدا ہوا میں اور اسدن بھی کہ مروں میں
اور جسدن کہ پھر اٹھوں میں جیتا یعنی قیامت کو ہمیشہ مجھپر سلام رہیگا ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝ یہ احوال بیان
جسکا کیا ہے وہ عیسیٰ بیٹا مریم کا سچا ہے یہ جو کہا اور بے شبہ ہے نہ اسطرح ہے جو یہودی اور نصاریٰ شک رکھتے ہیں اور اسکے حق میں جو کہتے ہیں کہ بیٹا خدا کا
ہے یہ بات نرا جھوٹ ہے کسواسطے کہ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ؕ نہ چاہئے
اور لائق نہیں خدایتعالیٰ کو کہ وہ اولاد رکھے یعنی پاک ہے خدایتعالیٰ زن و فرزند سے اور ایسا ہے کہ جب چاہتا ہے کچھ کام بناوے تب فرماتا
ہے اسکو کہ ہو وہ ہوتا ہے یعنے کسی چیز کے بناتے ہیں اور کچھ پیدا کرنے میں اسے فکر اور محنت اور ڈھیل ذرا بھی نہیں وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ اور بیشک خدایتعالیٰ پالنے والا میرا اور پالنے والا تمہارا ہے پھر اسی کو پوجو اور اسی کا حکم مانو سب کو
چھوڑ کر دل و جان سے یہی راہ سیدھی چھٹکارے کی ہے فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ پھر جُدی جُدی سمجھ پکڑی ہر فرقے نے ان میں سے یعنی انہوں
نے آپس میں اپنی اپنی سمجھ سے جدا جدا دین پکڑا حضرت عیسیٰ کے ماننے والے تین فرقے ہوئے حضرت عیسیٰؑ کو بیٹا خدا کا کہتے ہیں ایک نسطوریہ ہیں اور
دوسرا فرقہ یعقوبیہ جو حضرت عیسیٰؑ کو خدا کہتے ہیں تیسرا فرقہ ملکانیہ جو یہ کہتے ہیں کہ تین خدا ہیں ان میں سے ایک حضرت عیسیٰؑ ہیں یہ تینوں فرقے کافر ہیں اور
یہ نرا جھوٹ کہتے ہیں فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ پھر بہت خرابی اور افسوس انکو جو وہ حضرت عیسیٰؑ کے حق میں وہ باتیں
کرتے ہیں اور خدایتعالیٰ کا حکم نہیں مانتے کہ حضرت عیسیٰؑ بندہ خدایتعالیٰ کا ہے اور سچ نہیں جانتے سامنے ہونا ہے بڑا دن یعنی قیامت مقرر
آنی ہے یعنی جو لوگ کہ قیامت کے ہونے کو سچ نہیں جانتے انپر بڑی خرابی ہوگی قیامت کو اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ
الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کیا خوب سنیں گے اور کیا اچھا دیکھیں گے جسدن آوینگے ہمارے پاس یعنی قیامت کو لیکن وہ سننا اور دیکھنا انکے کچھ کام نہ
آویگا اسوقت پر ظالم آج یعنی دنیا میں بھولے ہوئے ہیں صریحاً یعنی دنیا میں بہکے ہوئے ہیں شیطان کے بہکانے سے جو سچ بات کو نہیں مانتے وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ
الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ اور ڈرا انکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی ڈرا مکے کے لوگوں کو دن افسوس کرنیکے سے جب کام ہو چکیگا سب یعنی قیامت وقف لازم
کو حکم ہوگا جو بہشتی بہشت میں جائیں اور دوزخی دوزخ میں جاویں اور اس حکم میں تفاوت اور ڈھیل نہوگی تب افسوس کھاوینگے کہ کیوں کہنا رسولؐ کا

نہ مانا ہمنے اور کیوں برائی کی ہمنے اور بھلائی کرنے والے افسوس کرینگے کہ بھلائی ہمنے بہت سی کیوں نہ کی وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اور یہ مکے
کے لوگ بیخبر ہیں اس بات سے اور نہیں سچ مانتے اس بات کو جو قیامت مقرر ہوگی اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا
وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝ کہ بیشک ہم وارث اور مالک ہیں زمین کے اور جو کوئی کہ زمین کے اوپر ہیں اسکے بھی مالک ہیں اور وہ سب ہماری طرف کو پھر یگا ع ۲۵ ۵
یعنی وہ سب ہمارے آگے حاضر ہوگا وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۥ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ اور بیان کرائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے آگے
قصہ ابراہیم پیغمبر کا جو قرآن میں آیا ہے جو بیشک وہ ہے سچ بولنے والا پیغمبر اور سچی خبر دینے والا اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ
وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ۝ جب کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر کو کہ اے بابا میرے کیوں پوجتا ہے اور بندگی کرتا ہے اسکی جو نہ سنتا ہے تیری
بات اور نہ دیکھتا ہے تیری عاجزی کرنیکو اور نہ دور کر سکتا ہے تجھ سے کسی چیز کو یعنی اگر تجھے کچھ مشکل ہو تو تیرا کام بر لاوے یا فائدہ دیوے کچھ تجھے سو اس سے کچھ نہیں
ہوسکتا اور کہا کہ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَاۗءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝ اے باپ میرے بیشک آئی ہے مجھے دانائی
اور خبر وہ جو تجھے نہیں آئی پھر تو پیچھے آ تو میں راہ دکھاؤں تجھے راہ سیدھی یعنی میرا کہا مان تو راہ خدا تعالیٰ کی میں تجھے دکھاؤں يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ
الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝ اے بابا میرے مت پوج شیطان کو یعنی اسکا کہنا مت مان جو بے شک شیطان ہے خدا
تعالیٰ کا گنہگار یعنی خدا تعالیٰ کا کہنا نہ ماننے والا ہے شیطان خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے شیطان کو دور کیا ہے تو اسکا کہا مت مان اور کہا
يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝ اے بابا میرے ڈرتا ہوں میں اس سے کہ پہنچے تجھے عذاب خدائے
تعالیٰ کا شیطان کے کہا ماننے سے پھر ہو جاوے تو شیطان کا ساتھی یعنی وہ جیسا خدا تعالیٰ کا کہنا ماننے سے دور ہوا اسکی رحمت سے اور عذاب ہمیشہ
کے میں گرفتار ہوا کہیں ایسا ہی تیرا حال ہوگا شیطان کا کہا ماننے سے اور خدا تعالیٰ کا کہنا نہ ماننے سے جب یہ باتیں حضرت ابراہیمؑ کی انکے باپ آزر
نے سنیں تب بیٹے پر غصہ ہو کر قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِـهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۝ کہا اے کیا پھرا ہوا ہے
میرے خداؤں سے اور نہیں مانتا تو انکو اے ابراہیم اگر تو نہ چھوڑیگا ان باتوں کو تو میں مقرر پتھراؤ کرونگا تجھکو اور دور ہو میرے پاس سے تو بہت مدت میرے
غصہ سے بچے تو یہ بات بہتر ہے کہ پھر نہ دیکھ سامنے اگر رہیگا تو میں عذاب کرونگا تجھے تب قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ
كَانَ بِيْ حَفِيًّا ۝ کہا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو کہ سلام تجھپر میں جاتا ہوں اور جلد بخشواؤنگا تیرے گناہ اپنے رب سے یعنی دعا مانگونگا خدا تعالیٰ
سے جو تجھے توفیق ایمان کی بخشے جو سبب گناہ بخشنے کا ہے جو بیشک خدا تعالیٰ ہے مجھپر مہربان وہ میری دعا قبول کرے گا وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور جدا ہوتا ہوں میں تم سے اور جنکو تم پکارتے ہو یعنی پوجتے ہو سوائے خدائے تعالیٰ کے ان سے بھی جدا اور الگ
ہوتا ہوں وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ڮ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ۝ اور پکارونگا اور بندگی کرونگا میں اپنے رب کی امید ہے مجھکو جو نہونگا
میں اپنے رب کو پکار کر اور اسکی بندگی کر کے بے نصیب اور ناامید یعنی تم اپنے خداؤں کو پوج کر فائدہ نہ پاؤگے اور مجھے اس کی بندگی سے
نفع اور فائدہ ہوگا کہتے ہیں کہ یہ باتیں کر کے اپنے باپ سے حضرت ابراہیمؑ اس شہر سے نکلکر سات برس تک جنگل اور پہاڑوں میں پھرتے رہے اس
مدت میں انکا باپ آزر فوت ہوا حضرت ابراہیمؑ پھر شہر میں آئے اور بتوں کو توڑا اور نمرود نے انہیں آگ میں ڈالا اور خدائے تعالیٰ نے اپنے
فضل سے وہ آگ انپر گلزار کی پھر بی بی سارہ اور حضرت لوط پیغمبر علیہ السلام کو لیکر **شام** کے ملک کی طرف گئے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝ پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام جدا ہوئے
اس قوم سے اور انکے خداؤں سے جنکو پوجتے تھے سوائے خدا تعالیٰ کے اور دیا ہمنے ابراہیم کو بی بی سارہ کے پیٹ سے بیٹا اسحٰق نام اور ان کا بیٹا یعقوب پوتا
حضرت ابراہیمؑ کا یعنی خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو بیٹا اور پوتا دیا اور ان کو کیا ہمنے نبی ان سب کو پیغمبری ہوئی سب یہ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ
رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝ اور بخشا ہمنے ان سب کو اپنی مہربانی سے یعنی ظاہر میں مال اور دولت اور اولاد اور عزت اور ع ۳ ۸
باطن میں اپنے نزدیک کیا انکو اور بنائی ہمنے انکی زبان سچ بولنے والی اور ذکر کرنے والی بڑی اونچی یعنی انکی بات سب کے اوپر رکھی یعنی جو انہوں
نے سچ کہا سو ہی ہوا وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۡ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ اور ذکر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قرآن

میں آیا ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا جو مقرر موسیٰ تھا چنا ہوا اور تھا بھیجا ہوا ہماری طرف سے خبر دینے والا لوگوں کو وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ۝ اور پکارا ہمنے موسیٰؑ کو داہنی طرف سے پہاڑ کے اور اسے اپنے پاس بلایا ہمنے جو باتیں کرتا تھا ہمسے وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۝ اور بخشا ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو اور دیا ہمنے اسکو اپنی مہربانی سے اسکے بھائی ہارون نبی کو یعنی حضرت ہارون کو حضرت موسےٰ کا مددگار کیا یہ جو دونوں آپس میں بھائی تھے وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ز اور ذکر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قرآن میں آیا ہے قصہ ذکر کرنے حضرت اسمٰعیلؑ کا جو بیٹا حضرت ابراہیمؑ کا تھا اور یہ قصہ سورہ صافات میں آویگا اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ جو مقرر حضرت اسمٰعیل تھا وعدے کا سچا اور بھیجا ہوا ہماری طرف سے خبر دینے والا لوگوں کو وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ص وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝ اور تھا حضرت اسمٰعیلؑ جو کہتا تھا یا سکھاتا تھا اپنے لوگوں کو کہ نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور تھا اپنے رب کے پاس پسند کیا ہوا یعنی حضرت اسمٰعیل رب کا پیارا تھا وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ز اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ اور مذکور کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قرآن میں ہے قصہ ادریس علیہ السلام کا جو مقرر تھا وہ سچ بولنے والا خلقت سے اور خبر دینے والا بھی ہماری طرف سے لوگوں کو وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝ اور اٹھایا ہمنے ادریس علیہ السلام کو جگہ بلند پر اونچی پر یعنی مرتبہ انکا بلند کیا بسبب نبوت کے یا انکو آسمان پہ بلایا اور ان کے آسمان پر جانے کی کئی روایتیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت ادریس علیہ السلام کو دھوپ تیز لگی جو بدن انکا جلنے لگا انہوں نے کہا یا الٰہی سورج کی گرمی اتنی دور سے ایسی ہے پاس سے فرشتہ جو اسے اٹھائے پھرتا ہے اسکا کیا حال ہوگا اے پروردگار اس فرشتے پر اسکی گرمی سہل اور آسان کر خدا تعالےٰ نے سنی دعا حضرت ادریس کی قبول کی دوسرے دن اس فرشتے کو گرمی سورج کی کچھ معلوم نہوئی اسنے عرض کی کہ یا الٰہی آج کیا ہے کہ مجھے سورج کی گرمی کچھ اثر نہیں کرتی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا ایک دوست زمین پر ہے اسنے تیرے حق میں دعا مانگی ہے اسکی دعا کے سبب گرمی تجھپر اثر نہیں کرتی وہ فرشتہ خدا تعالےٰ سے رخصت لے کر حضرت ادریسؑ کی ملاقات کو آیا اور ملا بعد باتوں کے حضرت ادریسؑ نے اس فرشتے سے کہا کہ مجھے تو اپنا مکان رہنے کا دکھا فرشتہ حکم الٰہی سے انکو چوتھے آسمان پہ لے گیا وہاں جاکر حضرت ادریسؑ نے اس فرشتے سے کہا یہاں حضرت عزرائیل کا گھر کہاں ہے تو جاکر ان سے پوچھ کہ ادریسؑ کی عمر کتنی باقی ہے اس فرشتے نے جاکر پوچھا حضرت عزرائیلؑ نے دھیان کرکے کہا کہ جسکا احوال تو پوچھتا ہے اسکے حق میں یوں ہے کہ جان اسکی ابھی سورج کے پاس قبض کراتے ہیں حضرت عزرائیلؑ جاکر دیکھیں تو وہیں ہے موافق حکم کے جان حضرت ادریسؑ کی قبض کرکے پھر زندہ کیا پھر حضرت ادریسؑ نے اسی فرشتے سے کہ دوزخ اور بہشت کی سیر دکھاؤ وہ فرشتہ دوزخ کو دکھاتا ہوا بہشت میں لے گیا حضرت ادریسؑ بہشت میں گئے تو وہاں بیٹھ رہے اس فرشتے نے کہا کہ اب سیر اور تماشا دیکھ چکے اب چلو حضرت ادریسؑ نے کہا نہ خدا تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے یہ کہ بندوں کو مار کر جلا دیگا اور دوزخ میں سے بہشت میں لاویگا اور بہشت سے نہ نکالیگا سو میں مرکر جیا اور دوزخ پر سے بہشت میں آیا اب میں کیوں یہاں سے نکلوں فرشتے نے جناب الٰہی میں التجا کی حکم الٰہی یوں ہوا کہ انہیں چوتھے آسمان پر رکھو اور بھی روایتیں ہیں حضرت ادریسؑ کی آسمان پر جانے کی اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ق وہ لوگ جن پر بخشش کی خدا تعالیٰ نے ان نبیوں پر اولاد آدم علیہ السلام کی سے وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ز وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ز اور اولاد انکی سے جنکو اٹھایا یعنی چڑھایا ہمنے ناؤ میں ساتھ نوح علیہ السلام کے طوفان کیوقت اور اولاد ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی جو یہ دونوں دادا پوتے تھے وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ط اور ان لوگوں سے جنکو راہ دکھائی ہمنے اور چن لیا ہمنے انکو سب خلقت سے یعنے یہ پیغمبر داں کے اور اولیا اور مومن خالص یہ سب جنکا ذکر کیا ہمنے ایسے ہیں اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۝ جب پڑھی جاتی ہیں انکے آگے آیتیں خدا تعالیٰ کی گرتے ہیں سجدہ کرنے کے واسطے روتے ہوئے خوف خدا تعالیٰ کے سے یعنی انبیا اور اولیا اور ان کے دوست یہ سب قرآن کو سنکر خدا تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں اور روتے ہیں یہ سجدہ پانچواں ہے قرآن شریف کے سجدوں سے فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ پھر انکے پیچھے آئی اولاد بد جو نہایت غفلت سے چھوڑا نماز کو اور تابعداری کی اپنے جی کی چاہ کی یعنی دنیا کے مزے میں پڑے جیسے شراب خواری اور تماشبینی کرنے لگے پھر جلد دیکھینگے بدلہ اپنے کاموں کا یعنے خرابی اور عذاب دیکھیں گے جلد اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۝ مگر جو کوئی گناہوں سے بیزار ہوئے

اور توبہ کرے اور خدا اور رسول کا کہنا مانے دل سے اور اچھے کام کرے پھر وہ لوگ توبہ کرنے والے وہ مسلمان آدمی بہشت میں ظلم اور ستم نہیں دیکھینگے کہ کسی چیز میں بدلے سے یعنی جیسے انہوں نے کام کئے ہونگے پورا بدلہ ملیگا کچھ کم نہوگا اور وہ بدلہ بہشت اور اسکی نعمتیں ہونگی ایسی جو وہ جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَہٗ بِالْغَیْبِ ط اِنَّہٗ کَانَ وَعْدُہٗ مَاْتِیًّا ہ باغ ہیں رہنے کو انکے جنہوں کو وعدہ دیا ہے خدا تعالی نے اپنے بندوں کو بغیر دیکھے یعنی بندوں نے وہ باغ دیکھے نہیں اور وعدے کو سچا جانا اور بیشک ہے وعدہ خدا تعالی کا آنے والا اور پہنچنے والا ہے یعنی مقرر مومن بندے بہشت میں پاوینگے لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ط وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِیْهَا بُكْرَةً وَّعَشِیًّا ہ نہ سنیں گے بہشت میں بیکار بات نکمی اور بیہودہ مگر سلام خدا تعالی کا یا فرشتوں کا سلام سنیں گے یا آپس میں بہشتی ایک دوسرے کو سلام علیک کریں گے اخلاص اور محبت سے اور بہشتیوں کو کھانا اور پینا ہو دیگا نعمتیں بہشت کی فجر اور شام یعنی دو وقت انہیں بہشت کی دی جاوینگی یعنی قدر پیار پر دنیا کے جب دیر ہوئی تب بہشت کے رہنے والے کھایا کرینگے کسواسطے کہ بہشت میں سورج نہیں ہوگا جس سے رات دن معلوم ہووے تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا ہ یہ وہ بہشت ہے جسکا وارث کرینگے ہم اپنے بندوں سے اس بندے کو جو ڈرنے والا ہوگا خدا تعالے سے کہتے ہیں کہ جب مکے کے لوگوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قصہ اصحاب کہف اور ذوالقرنین کا پوچھا تھا حضرت نے بغیر انشاء اللہ کہے فرمایا تھا کہ کل اس سوال کا جواب دونگا اس سبب کئی دن تک حضرت جبرئیل علیہ السلام نہ آئے تھے پھر جب آئے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ جبرئیل تم بہت دیر میں آئے حضرت جبرئیل ع نے جواب دیا وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ج لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَیْنَ ذٰلِكَ ج وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِیًّا ہ اور اترتے نہیں ہم فرشتے بغیر حکم تیرے رب کے یعنی خدا تعالی کے بغیر بھیجے ہم نہیں آتے اور وہ خداے تعالی جانتا ہے جو ہمسے آگے ہوگا اور جو ہمسے پیچھے ہوا اور جو کچھ اس مدت کے بیچ میں ہوا اور ہوتا ہے وہ سب اسے خبر ہے یعنی ہمارے پیدا ہونے سے پہلے جو کچھ تھا اور ہماری زندگی تک جو کچھ ہوا اور ہوگا اور ہماری موت کے پیچھے جو کچھ ہوگا یہ سب خدا تعالی جانتا ہے کچھ اس سے چھپا ہوا نہیں اور نہیں ہے رب تیرا بھولنے والا یعنی جو کچھ کہ کسی نے کیا نیکی کو اور بدی کو ہزاروں برس پیچھے اس سے یاد دلا کر اسکا بدلہ دیگا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ط هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیًّا ہ اللہ تعالی ہے پیدا کرنیوالا آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ دونوں کے بیچ ہے سب کا پیدا کرنے والا وہی ہے پھر اسی کی بندگی کر اور کئے جا بندگی اسکی اور تغافلی اور سستی نہ کر بندگی کرنے میں اور دیر کرنے میرے سے خفا اور ملول نہو اے پیغمبر جانتا ہے تو کسی کو جو خدا تعالی کا ہمنام ہے یعنی کسی کا نام بھی اللہ ہے سوائے اسکے کافر اور مشرک بتوں کو الہ کہتے تھے اللہ نہ کہتے تھے وَیَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَیًّا ہ اور کہتا ہے آدمی یعنی مشرک اور کافر کہتے ہیں اسے کیا جب میں مرجاؤں گا اور بدن اور ہڈیاں میری گل کر خاک ہوجاوینگی پھر نہیں اٹھوں گا جیتا یعنی کافر کہتے ہیں کہ ہم مرکر ہرگز پھر نہیں اٹھینگے اور قیامت کو انہونا جانتے تھے اور خدا تعالی فرماتا ہے اَوَلَا یَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ یَكُ شَیْئًا ہ اے کیا یاد نہیں آدمی کو یعنی جھوٹا اور انہونا جاننے والا قیامت کا جانتا نہیں کہ ہمنے بنایا اسکو پہلے اور وہ کچھ چیز نہ تھا یعنی یہ بات نہیں سمجھتا کہ جسنے پہلے بنایا ہے وہ دوبارہ بھی پیدا کرسکتا ہے فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّیٰطِیْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِیًّا ہ پھر قسم ہے رب تیرے کی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی مجھے اپنی قسم ہے کہ مقرر ہم اٹھاکر اکٹھا کرینگے انکو اور شیطانوں کو پھر سامنے لاوینگے گرد دوزخ کے گھٹنے ٹیکے ہوئے یعنی انکو کھڑے ہونے کی طاقت نہوگی نہایت سستی سے زمین پر گھٹنے ٹیکینگے ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِیْعَةٍ اَیُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا ہ پھر ہم چن کر نکالیں گے ہر قوم سے جو شخص کہ ان میں سے بہت خداے تعالی سے غرور کرتا ہوگا انکو چن چن کر نکال کر بڑا عذاب کرینگے ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِیْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِیًّا ہ پھر ہم مقرر جانتے ہیں انکو جو لوگ لائق ہیں آگ میں ڈالنے کے یعنی جو کوئی دوزخ میں جانے کے لائق ہے اسے ہم خوب جانتے ہیں وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ج كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا ہ اور کوئی نہیں ہے تم میں سے اے آدمیوں مگر چلایا جاویگا دوزخ پر سے یعنی جتنے آدمی ہیں سب کا دوزخ پر سے گذرنا ہوگا لیکن مومنوں کو آگ معلوم نہیں ہونے کی ہے یہ بات اوپر رب تیرے کے مقرر کرنی یعنی دوزخ پر سے ساری خلقت کو گذرنا خدا تعالے نے مقرر کرچکا ہے لیکن ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا ہ پھر بچاویں گے ہم ان کو جو ڈرتے ہیں خدا تعالے سے اور دور رہتے ہیں ع

شرک سے یعنی دوزخ سے انکو نکالوں گا اور چھوڑونگا ستم کرنے والونکو دوزخ میں گھٹنے ٹیکے ہوئے وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ خَیْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِیًّا ۝ اور جب پڑھتے ہیں مومن کافروں کے آگے آیتیں قرآن کی روشن کھلی ہوئی جن آیتوں کے معنی صاف ہیں تب کہتے ہیں کافر دولتمند غریب مسلمانوں کو کہ کونسا ان فرقوں میں سے اچھا ہے کہ جسکے مکان رہنے اور بیٹھنے کا اور مجلس اچھی ہے یعنی دولتمند کافر محتاج اور غریب مسلمانوں کو کہتے تھے کہ دیکھو تو ہمارے گھر اور مجلس اچھی ہے جو اشراف اور سردار اور قابل شہر کے اچھی پوشاک پہنے ہوئے ستھرے فرش پر بیٹھے ہیں یا تمہارے مکان اور مجلس اچھی ہیں جو اسمیں غلام اور رذالے اور غریب محتاج پھٹے پرانے میلے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انکے جواب میں فرماتا ہے وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْیًا ۝ اور ہمنے بہت مار کر خراب کر دئے انسے کتنے فرقے جو وہ ان کافروں سے اچھے تھے دولت اور اسباب میں اور بہت اچھے تھے شکل اور صورت میں یعنی پہلے انسے جو وہ حسن میں اور دولت میں بہت اچھے تھے اور حویلیاں انکی بہت اچھی اور بڑی تھیں اور بڑے زور آور تھے انسے انکو ہمنے مار کر خراب کیا اور شہر انکا ویران کر دیا یہ کہ نہ بھولیں اپنی دولت اور جماعت اور مجلس اور یاروں پر قُلْ مَنْ كَانَ فِی الضَّلٰلَةِ فَلْیَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جو کوئی کہ ہے گمراہی میں پھر بڑھاتا ہے خدا تعالیٰ اسے بہت بڑھنا یعنی جو کوئی خدا تعالیٰ کو بھولتا ہے دنیا میں اسے زیادہ دولت اور عمر دیتا ہے حَتّٰٓی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ۝ یہانتک کہ جب دیکھیں اسکو جسے دیا ہے ہمنے یعنی دوزخ یا عذاب دنیا کا جیسے قتل اور بندی یا قیامت کا عذاب پھر جلد معلوم ہوگا اور سب جانیں گے کہ کون یعنی کسکا ہے بڑا مکان رہنے کا اور غریب اور عاجز اور کمزور فوج اور رفیق کسکے ہیں یعنی جب وعدہ انپر عذاب کا دنیا میں یا آخرت میں آویگا تب یہ کافر معلوم کرینگے جو کسکا مکان اور مجلس اچھی ہے کسواسطے کہ مومن بہشت میں رہیں گے اور فرشتے اور حوریں اور غلمان انکے پاس رہیں گے اور کافروں کو دوزخ میں رکھیں گے اور فرشتے عذاب کے بدصورت اور بدزبان سخت بولنے والے بیمروت اور بے رحم انکے پاس ہونگے وَیَزِیْدُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا هُدًی ؕ وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ مَّرَدًّا ۝ اور زیادہ کرتا ہے راہ دکھلانا خدا تعالیٰ کا دنیا میں انکو جنہوں نے راہ پائی ہے یعنی جنہوں نے راہ پائی ہے خدا اور رسول کی اور ایمان لیا اسے خدا تعالیٰ زیادہ توفیق دیتا ہے اور راہ دکھاتا ہے دین اسلام کی اور ہمیشہ اور باقی رہیں گے کام نیک اور بہت اچھا ہے خدا تعالیٰ کے پاس بدلہ بھلے کاموں کا اور بہت اچھا ہے پھر پھرنا یعنی جنہوں نے اچھے کام کئے ہیں انکو اچھا بدلہ ملیگا اور قیامت کے دن اچھی طرح خدائے تعالیٰ کے پاس جاویں گے کہتے ہیں کہ خباب صحابی بیٹا ارت کا رضی اللہ عنہ اوپر عاص بیٹے وائل کے کچھ قرض رکھتا تھا خباب نے جو قرض دیا تھا اپنا وہ مانگا عاص نے کہا کہ اگر تو دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دیوے تو میں قرض تیرا دوں خبابؓ نے کہا میں اس دین کو قیامت تک نہ چھوڑوں گا اور قیامت کو اسی دین میں اٹھوں گا عاص نے کہا جب تو مر کر اٹھیگا تب میں تیرا قرضہ دونگا اور اگر یہ بات سچ ہے کہ مر کر اٹھیں گے تو میں تب بھی دولت اور اولاد میں تجھ سے زیادہ ہوں گا خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اور عاص کی بات کو جھوٹا کیا اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۝ پھر دیکھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسنے نہ مانا ہمارے حکم کو یعنی عاص نے قرآن کو جھوٹ جان کر کہا کہ مقرر مجھے دینگے مال اور اولاد میرا یہ جو دنیا میں میرے پاس ہے اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ لا کیا خبر رکھتا ہے غیب کی اور کیا کتاب لوح محفوظ کو پڑھ آیا ہے جو ایسی بات کہتا ہے یا اسنے قول لیا ہے خدا تعالیٰ سے یعنی خدا تعالیٰ نے اسے کہا ہے کہ میں تجھے قیامت میں تیرا مال اور تیری اولاد دونگا یعنی یہ بات یہ کس سند سے کہتا ہے كَلَّا ؕ یہ جو کہتا ہے جھوٹ ہے سچا نہیں ہے عاص بلکہ سَنَكْتُبُ مَا یَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝ لا ہم لکھتے ہیں جو کچھ وہ کہتا ہے یعنی ہماری طرف سے فرشتہ لکھتا ہے جو کچھ وہ کہتا ہے اور کرتا ہے اور لنبا کرینگے ہم واسطے اسکے عذاب کو بہت کھینچا ہوا یعنی بہت مدت اسپر عذاب پر عذاب رہیگا عذاب دراز وَّنَرِثُهٗ مَا یَقُوْلُ وَیَاْتِیْنَا فَرْدًا ۝ اور ہم سب لے لیوینگے جو کچھ وہ کہتا ہے یعنی اسکا مال اور اولاد اسے نہیں دینگے اور آویگا وہ ہمارے پاس اکیلا فرزند اور مال اسکے ساتھ کچھ نہوگا وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّیَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝ لا اور پکڑتے ہیں کافر اور مشرک سوائے خدائے تعالیٰ کے اور خداؤں کو یعنی کافروں نے سوائے تعالیٰ برحق کے اپنے واسطے اور خدا مقرر کئے ہیں تو ہوویں وہ کئی خدا ان کے جو عزت اور قوت ہو ان کی یعنی کافروں نے خدا اور اسواسطے مقرر کئے ہیں جو قیامت میں انکو عذاب سے چھڑاویں كَلَّا ؕ یہ نہیں ہونے کا

ع ۵ ہرگز جو وہ سمجھے ہیں بلکہ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۸۲ نہ مانیں گے قیامت کو وہ انکے خدا کافروں کو اور ان کے پوجنے والوں
کو یعنی بت جب عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے کہ ہمیں تو نہیں پوجتے تھے وہ اپنے دل کی خوشی کو پوجتے تھے یعنی انکا جی چاہتا تھا سو کرتے تھے اور ہونگے وہ
بت انکے دشمن بڑے اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۸۳ اے کیا نہیں دیکھا تو نے جو ہمنے بھیجا ہے شیطانوں کو یعنی دیوؤں کو
غالب کیا ہے کافروں پر تو ہلاتے ہیں دیو کافروں کو اور جھنجھوڑتے ہیں زور سے برے برے کام کرواتے ہیں کافروں سے اور سیدھی راہ سے پھیر لے جاتے ہیں
شرک اور کفر کی طرف فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۸۴ پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی مت کر اوپر انکے عذاب کے آنے میں یعنی
ان کافروں کے اوپر عذاب جلدی سے مت مانگ سوائے اسکے نہیں کہ یعنی مقرر ہم گنتے ہیں انکے واسطے دن عذاب کرنیکا گنتی پوری یعنی جس گنتی میں ہرگز
بھول نہ ہو يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۸۵ جس دن اکٹھا کر کے اٹھاوینگے ڈرنے والوں کو فرشتے طرف بہشت خدا تعالیٰ کے سوار کر کے
بہشت کی سواریوں کے اوپر عزت اور حرمت سے وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۸۶ اور ہانکیں گے فرشتے کافروں کو دوزخ کیطرف پیاسے اور اکیلے اور وقف لازم
پیدل یعنی زور سے اور خرابی اور رسوائی سے دوزخ میں ہانکتے بے عزتی سے لیجائیں گے لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۸۷ نہ سکیگا وقف لازم
کوئی چھڑانا کافروں کو یعنی کوئی کافروں کو عذاب سے چھڑا نہ سکیگا قیامت کے دن مگر وہ کوئی جسنے خدا تعالیٰ سے قول لیا ہے اور وہ ایمان ہے اور نیک کام ہیں
یعنی ایمان اور عمل نیک ہی چھڑا دینگے قیامت کے دن گنہگاروں کو عذاب سے اور سوائے ایمان کے کوئی چھڑا نہیں سکنے کا وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۸۸
اور کہتے ہیں کافر کہ رکھتا ہے خدا اولاد یعنی ایک فرقہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ بیٹا خدا کا ہے اور ایک فرقہ کہتا ہے کہ فرشتے بیٹیاں ہیں خدا کی اور ایک فرقہ کہتا ہے
حضرت عزیر بیٹا خدا کا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے حبیب کو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں کو جو وہ ایسی بات کہتے ہیں کہ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا
اِدًّا ۸۹ منکر لائے ہو تم یعنی کہتے ہو تم کچھ بات بری نامعقول اور نالائق اور بہتان ایسا کہ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ
هَدًّا ۹۰ نزدیک ہے جو آسمان پھٹے اس بہتان کے کہنے سے اور پھٹے زمین اور گریں پہاڑ ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوں اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۹۱ اس کہنے
سے جو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو ہیں فرزند وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۹۲ اور نہیں لائق اور نہ چاہیئے خدائے تعالیٰ کو جو رکھے اولاد
یعنی خدائے تعالیٰ پاک ہے ایسی بات سے بلکہ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۹۳ کوئی شخص نہیں آسمان اور
زمین میں مگر آنے والا ہے طرف خدائے تعالیٰ کے غلام ہو کر یعنی جو کوئی ہے آسمان اور زمین میں سب اسکے غلام اور بندے ہیں اور سب
النصف اسکو پوجتے اور سب آگے اسکے حاضر ہونگے قیامت لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۹۴ بیشک گنا ہے ان سب کو یعنی ایک ایک کو جانتا ہے
اللہ تعالیٰ اور انکے بھلے اور برے کام بھی گنے ہیں گنتی پوری ہے یعنی ذرا بھی اس گنتی میں بھول چوک نہیں وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۹۵ اور
سب یہ لوگ آنے والے ہیں دن قیامت کے اکیلے یعنی یہ سب نیک اور بد آدمی قیامت کے دن میرے حضور آوینگے اکیلے کوئی بیٹا ماں بھائی
اور دوست آشنا یا غلام یا نفر یا انکا یہ مال اسباب یا سواری کچھ ساتھ نہ ہوگا بلکہ غلام اور نفر اور صاحب سب برابر ہونگے پر اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۹۶ بیشک جو مومن مسلمان ہیں اور انہوں نے اچھے کام کئے ہیں جلد کریگا انکے ساتھ خدائے تعالیٰ
دوستی ظاہر یعنی مسلمانوں کی محبت فرشتوں کے اور مسلمانوں کے جی میں ڈالیگا خدا تعالیٰ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ
قَوْمًا لُّدًّا ۹۷ پھر سوائے اسکے نہیں یعنی مقرر آسان اور سہج کیا ہمنے تیری زبان پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو یعنی عربی زبان میں بھیجا قرآن کو تو کچھ مشکل
تجھے نہ ہوا اسکے معنے سمجھنے میں اور قرآن کو اسواسطے بھیجا ہے ہمنے تو تو خبر دیوے اچھے ڈرنے والوں کو شرک سے یعنی جو لوگ کہ شرک کرنے سے ڈرتے ہیں انہیں
خوشخبری دے بہشت کی اور اس کی نعمتوں کی اور ڈراوے تو ان لوگوں کو جو جھگڑتے ہیں تجھ سے دین کے معاملے میں اور یہ تو کیا ہیں وَكَمْ اَهْلَكْنَا
ع ۶ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ۭ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۹۸ اور بہتیروں کو مار کر خراب کر دیا ہمنے پہلے ان کاموں سے اگلے زمانے
میں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کو پاتا ہے تو ان لوگوں سے یا سنتی ہے ان لوگوں سے کسی کی آواز کچھ ذرا بھی یعنی جب عذاب ہمارا ان لوگوں پر
آیا تو وہ ایسے مر کر مٹ گئے کہ کچھ ان کے نشان اور کھوج انکا نہ رہا کہیں کسی جگہ دنیا میں اسی طرح یہ کافر تجھ سے جھگڑتے ہیں اور مباحثہ کرتے ہیں مر کر مٹ
جاوینگے جو انکا کہیں دنیا میں نام اور نشان نہ رہے گا جو ایمان لاوینگے اور خدا تعالیٰ کو ایک اور رسول کو برحق جانینگے وہ ہمیشہ عیش کرینگے دین اور دنیا میں

سورۃ طٰہٰ مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | مائۃ وخمس وثلثون آیۃ

طٰہٰ ۝ معنی ان دو حرفوں کے ہر ایک عالم نے کچھ اور ہی لیے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ سات نام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو قرآن میں ہیں جیسے یٰسٓ اور مدثر اور مزمل ویسا ہی ایک یہ بھی نام ہے ان کا کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو نماز تہجد کی پڑھنے کو اٹھتے تو اتنا کھڑے رہتے کہ پاؤں مبارک سوج جاتے تھے کافر کہتے تھے کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بڑی محنت اور مشقت سے سو خدا تعالی نے یہ فرمایا کہ اے طٰہٰ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی ۝ نہیں اتارا ہے تجھپر قرآن اسواسطے جو محنت میں پڑے تو اور نہ سوئے رات کو اور کھڑا ہی رہے راتوں کو بہت اِلَّا تَذْکِرَۃً لِّمَنْ یَّخْشٰی ۝ مگر بھیجا ہے قرآن نصیحت دینے کو جو ڈرے یعنی قرآن اسواسطے بھیجا ہے جو تو نصیحت کرے قرآن سنا کر اسکو جو ڈرے خدا تعالی کے عذاب سے سنکر تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی ۝ قرآن اتارا ہوا ہے یعنی بھیجا ہوا ہے ایسے شخص کا جسنے پیدا کیا زمین کو ایسا کشادہ اور آسمان اونچے کو جو دیکھو تو کیسا اونچا ہے پھر اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ۝ وہ خدا بے نہایت بخشش کرنے والا عرش کے اوپر رہا یعنی سب سے بلند ہے اسکا مکان بسبب بزرگی کے نہ بسبب رہنے کے جو وہ کسی مکان میں نہیں اور کوئی اس سے خالی نہیں جیسے کہ ایک عالم نے کہا ہے کہ عرش کا مقدور نہیں جو خدائے تعالی کو اٹھا سکے بلکہ خدا تعالی نے اسے اپنی قدرت سے سب چیز سے بلند اٹھا ہوا رکھا ہے لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَہُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی ۝ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں میں یعنی آسمان اور زمین کے درمیان میں جو کچھ ہے اور جو کچھ کہ نیچے کی زمین تلے ہے یہ سب خدا تعالی کا مال ہے اور وہ سب کا مالک ہے اور حاکم ہے وَاِنْ تَجْہَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّہٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰی ۝ اگر تو پکار کے کہے بات پھر بیشک خدا تعالی جاننے والا ہے چھپی ہوئی بات کا اور چھپے ہوئے دل کے خیال کا اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۝ خدا تعالی وہ ہے جو نہیں کوئی خدا بندگی کرنے کے لائق مگر وہی جو واسطے اسکے ہیں خاص اور ستھرے پاکیزہ نام وَہَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ مُوْسٰی ۝ اِذْ رَاٰ نَارًا ۝ کیا آئی تیرے پاس بات موسی پیغمبر علیہ السلام کی یعنی حضرت موسی عمران کے بیٹے کا احوال تو نے سنا ہے کہ جس وقت دیکھا آگ کو کہتے ہیں کہ جب حضرت موسی علیہ السلام مدین سے حضرت شعیب علیہ السلام سے رخصت ہوکر اپنی قبیلہ بی بی صفورا کو لیکر مصر کی طرف روانہ ہوئے اور ایک دن راہ میں راستہ بھولے شام کے وقت ایک جنگل میں اترے اور بی بی صفورا کو وہاں اندھیری رات میں درد بچہ ہونے کا اٹھا اس وقت برف پڑتی تھی اور آگ نہ تھی ان کی بی بی نے حضرت موسی علیہ السلام کو کہا کہ کہیں سے آگ لاؤ انہوں نے بہتیرا چقمق کو جھاڑا ہر گز آگ نہ نکلی ناچار ہوکر کھڑے ہوئے جو تکتے ہیں دور سے آگ نظر آئی تو فَقَالَ لِاَہْلِہِ امْکُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْکُمْ مِّنْہَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَی النَّارِ ہُدًی ۝ پھر کہا حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی بی بی صفورا سے کہ ذرا تم یہاں صبر کرو میں نے مقرر دیکھی ہے ایک آگ دور سے شاید لے آؤں تمہارے واسطے اسمیں سے سلگا کر یا کوئی اسمیں سے چنگاری لے آؤں یا پاؤں میں اس آگ پر سے راہ کو یعنی اس آگ پاس کوئی آدمی ہووے تو اس سے راہ سیدھی مصر کی پوچھ لوں پھر حضرت موسی علیہ السلام نے یہ کہکر انکو چھوڑا اور ہاتھ میں عصا لیکر لیکے اس آگ کی طرف چلے فَلَمَّآ اَتٰہَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰی ۝ اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ ۚ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ۝ پھر جب آن پہنچے حضرت موسی علیہ السلام اس آگ کے پاس تو دیکھا کہ ایک درخت بڑا ہے اسکے گرد ایک آگ سفید بغیر دھوئیں کے روشن ہے حضرت موسی علیہ السلام یہ دیکھکر حیران ہوئے کہ ہرا درخت آگ کے بیچ میں ہے اور جلتا نہیں اتنے میں وہیں سے ایک آواز آئی اے موسی بیشک میں ہوں پروردگار تیرا پھر تو باہر کر پاؤں میں سے پاپوش اپنی بیشک تو ستھرے پاکیزہ میدان میں ہے جو اس کا نام طوی وَاَنَا اخْتَرْتُکَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰی ۝ اور میں نے تجھکو پسند کیا ہے سب آدمیوں میں سے پیغام بھیجنے کے واسطے خلقت کی طرف پھر تو سن اور کان رکھ اس چیز کو جو حکم ہووے اور کہا جاوے تجھے اور وہ حکم یہ ہے کہ اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ۝ اِنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ اَکَادُ اُخْفِیْہَا لِتُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰی ۝ بیشک میں ہوں خدا تعالی جو نہیں ہے کوئی خدا بندگی کرنے کے لائق مگر میں ہوں پھر تو بندگی کر میری اور قائم رکھ نماز کو میرے یاد کرنیکے واسطے یعنی ہمیشہ نماز پڑھا کر اور بیشک قیامت آنے والی ہے چاہتا ہوں میں

خاصیت ۔ طٰہٰ ۔ جو اس سورہ کو ہر روز وقت طلوع فجر کے پڑھیگا [illegible] برکت اسکی دیکھیگا آیہ ہر دن رزق [illegible] اسکا بیٹا [illegible] اور وہ [illegible] دل اسکے [illegible] ہلکی اور [illegible] سے نقصان [illegible] ہیں

کہ چھپا ہوا رکھوں میں ایسا جو کوئی اس کے آنے کا وقت نہ جانے اور وہ آوے گی مقرر اسواسطے جو بدلہ دیا جاوے ہر شخص کو اس چیز کا جس میں وہ دوڑا ہے اور محنت کی ہے جو اسکی محنت ضائع نہو فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝ پھر چاہیئے کہ تجھے نہ اٹکاوے قیامت کے سچ جاننے سے وہ شخص جسنے سچ نہیں جانا قیامت کے آنے کو اور تابعداری کی ہو اپنے جی کی خوشی کی یعنی جو شخص اپنے جی کی خوشی کرتا رہا ہو اور قیامت کے ہونے کو سچ نہ جانتا ہو وہ تجھے اپنا سا نہ کرے کسواسطے کہ اگر تو ویسے کا کہا مانیگا تو ہلاک ہوگا اور میری درگاہ سے رد اور دور ہوگا جب یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سنا ننگے پاؤں ہوکر کھڑے ہو رہے تب یہ اور حکم آیا وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ۝ کیا ہے تیرے داہنے ہاتھ میں اے موسیٰ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ یہ عصا ہے میرا سو وہ ایک درخت کی لکڑی کا تھا اور سر اسکا دو شاخہ تھا اور نیچے اسکے لوہے کی بھال لگی ہوئی تھی اور وہ عصا حضرت آدمؑ کے وقت سے چلا آتا تھا جو حضرت شعیبؑ نبی پاس ورثے میں آیا تھا حضرت موسیٰ نے رخصت کے وقت حضرت شعیبؑ نبی سے مانگ لیا تھا سو حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی میں کہا کہ یہ عصا میرا ہے جو میں اسپر ٹیک کے کھڑا ہوتا ہوں اور درخت کے پتے جھاڑتا ہوں اس سے دنبیوں کے کھانے کو اور مجھکو اس عصا سے بہت کام ہیں یعنی میرے بہت کام آتا ہے یہ کہتے ہیں کہ وہ عصا رستے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کرتا تھا اور موذی جانوروں کو پاس آنے نہ دیتا تھا اور جب موسیٰ سوتے تو دنبیوں کے ریوڑ کی خبرداری کرتا اور جب اسے زمین میں گاڑ دیتے تو ہرا درخت ہو جاتا اور ہر طرح کا مزیدار میوہ دیتا غرضیکہ بہت خوبیاں اس عصا میں تھیں پھر قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ۝ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ۝ فرمایا خدا تعالیٰ نے کہ ڈالدے اسے زمین میں اپنے ہاتھ سے اے موسیٰ پھر ڈالدیا عصا کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پیچھے ڈالتے ہی ایک بڑی آواز آئی حضرت موسیٰ نے پھر کے دیکھا تو وہ عصا ایک سانپ تھا دوڑتا ہوا ہر طرف کہتے ہیں کہ پہلے تو زرد سانپ تھا اتنا ہی جتنا عصا تھا پھر بڑا ہوا اونٹ برابر اور لنبا بھی بہت ہوا اور چار پاؤں پیدا ہوئے موٹے اور چھوٹے اور چلنے لگا اور دانت تھے بڑے بڑے اور آنکھیں بجلی کیطرح چمکتی تھیں اور بڑے بڑے پتھروں کو اور درختوں کو اکھاڑ اکھاڑ ایک نوالہ کرتا تھا پھر یہ دیکھکر حضرت موسیٰ علیہ السلام ڈرے اور چاہا کہ بھاگیں جوتے میں پھر قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ۝ فرمایا خدا تعالیٰ نے کہ پکڑلے اے موسیٰ اسے اور مت ڈر ہم جلدی سے کر دینگے اسے پہلی شکل پر یعنی جیسا وہ عصا تھا ویسا ہی کر دینگے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ سنا تب سانپ کی طرف گئے اور ہاتھ اسکے منہ میں ڈالکر اسکی مونچھیں پکڑلیں وہ سانپ پھر ویسا ہی عصا ہوگیا اور وہ دوشاخہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آیا حضرت موسیٰؑ کی خاطر جمع ہوئی تب پھر یہ حکم آیا کہ اے موسیٰ وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ۝ اور ملا اپنے ہاتھ کو طرف اپنی بغل کے یعنی اپنے ہاتھ کو اپنی بغل میں رکھ تو نکلے وہ ہاتھ تیرا سفید روشن ہونا ایسا کہ جیسے یعنی اس سفیدی میں شبہ کوڑھ کا نہووے یہ نشانی دوسری ہے تیرے پیغمبر ہونے پر پہلی نشانی عصا تھا جو اژدہا ہوا تھا دوسرے ہاتھ روشن ہونا ایسا کہ جیسے سورج جو کسی کی آنکھ اسپر نہ ٹھہرتی تھی اور یہ نشانیاں اسواسطے ہیں کہ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ۝ تو دکھاویں ہم تجھے بڑی ربع نشانیاں پھر اب اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ جا تو اے موسیٰ فرعون کی طرف جو وہ غرور اور تکبری میں حد سے باہر نکل گیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کا جاہ و جلال اور فوج اور حکم اور غصہ دیکھا ہوا تھا اپنے دل میں سوچے کہ میں اکیلا اس سے کیونکر مقابلہ کرونگا تب جناب الٰہی میں عاجزی سے قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے کشادہ کر سینہ میرا تو اسمیں سمائی ہو ہر چیز کی اور آسان کر مجھپر کام میرا جو پیغمبری میں مجھپر سختیاں آویں انمیں گھبراؤں نہیں اور کھول میری زبان کی گرہ کو تو سمجھیں وہ لوگ میری بات کو کہتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دودھ پیتے تھے ان دنوں میں ایک روز فرعون نے گود میں لیا حضرت موسیٰ نے جو اسکی ڈاڑھی جڑاؤ دیکھی اور لعل یاقوت اچھے لگے ہاتھ میں پکڑ کر نوچ لیے کئی بال اسکی ڈاڑھی کے ٹوٹ آئے فرعون کو غصہ آیا اور کہا کہ اسے مار ڈالو بی بی آسیہ جو فرعون کی قبیلہ تھیں انہوں نے کہا کہ یہ بے سمجھ بچہ ہے اسے یہ جواہر اچھے لگے اسواسطے اسنے ہاتھ چلایا اور اسکے آگے آگ اور جواہر لعل یاقوت برابر ہیں فرعون نے کہا کہ بھلا لاؤ تو آزماویں تب ایک طاس میں خوب سے انگارے دہکتے ہوئے لائے اور ایک طباق میں لعل اور یاقوت بھر کے آگے لاکر رکھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہاتھ اپنا یاقوت کے طباق کیطرف چلایا وہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ہاتھ ان کا

آگ کی طرف پھیر دیا انہوں نے ایک چنگاری اٹھاکر منھ میں رکھلی ہاتھ اور زبان دونوں جلے اس سبب انکی زبان میں گرہ پڑی تھی بات درست نہ نکلتی تھی اور ہر ایک کی سمجھ میں نہ آتی تھی اسواسطے دعا مانگی کہ یارب میری زبان صاف ہووے تو ہر کوئی بات سمجھے اور یہ دعا مانگی وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ هٰرُوْنَ اَخِی ۙ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِیْ ۙ وَاَشْرِكْهُ فِیْٓ اَمْرِیْ ۙ اور بنا اور مقرر کر میرے واسطے یاور مددگار میرے کنبے سے میرے بھائی ہارون کو اور اس سے مضبوط کر پیٹھ میری اور بھائی کو میرا رفیق کر پیغمبری میں كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا ۙ وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا ۙ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا ۝ جو تجھے ساتھ پاکیزگی اور ستھرائی کے یاد کریں ہم بہت سا اور تیری تعریف کریں ہم بہت تو ہے ہمارے احوال کو دیکھنے والا ہر وقت جب حضرت موسیٰؑ نے یہ دعائیں مانگیں تب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰی ۝ فرمایا بیشک دے چکے تجھے جو تونے مانگا اے موسیٰ یعنی یہ جتنی چیزیں تونے مانگیں سب دیں تجھے وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَیْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓی ۙ اور بیشک احسان رکھا ہمنے تجھپر یہ نعمتیں دیکر تجھے اب دوسری بار اور پہلی بار کا احسان وہ تھا۔ کہ اِذْ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤی اُمِّكَ مَا یُوْحٰۤی ۙ یاد کر جب کہلا بھیجا ہمنے فرشتے کی زبانی تیری ماں کو اے موسیٰ اسبات کو جو کہلا بھیجا تھا اسوقت کہ تو پیدا ہوا تھا اور فرعون کے لوگ ڈھونڈھتے پھرتے تھے تجھے مار ڈالنے کو اسوقت تیری ماں حیران تھی تب کہلا بھیجا ہمنے اَنِ اقْذِفِیْهِ فِی التَّابُوْتِ فَاقْذِفِیْهِ فِی الْیَمِّ فَلْیُلْقِهِ الْیَمُّ بِالسَّاحِلِ یَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّیْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وہ کہ ڈال موسیٰ علیہ السلام کو صندوق میں پھر صندوق کو ڈال دریا میں پھر تو دریا ڈالے اسکو کنارے پر جو لیوے اس صندوق کو دشمن میرا اور دشمن اسکا یعنی فرعون لیوے اس صندوق کو اور خاطر جمع رکھ جو موسیٰ کو تیرے پاس پھر پہنچا دیوینگے ہم کہتے ہیں کہ جب یہ پیغام خدا تعالیٰ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو پہنچا تب انہوں نے ایک صندوق چھوٹا سا بنوا کر پہلے اس میں روئی بچھائی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس میں لٹایا اور اس صندوق کا منھ بند کر کے قیر ایک روغن ہوتا ہے اس سے صندوق کو خوب مضبوط کیا ایسا کہ ایک بوند پانی اندر نہ جاوے تب اس صندوق کو دریا میں بہا دیا اور اپنی بیٹی مریم کو کہا کہ تو کنارے دریا کے صندوق کو دیکھتی چلی جا کہ یہ کہاں جاتا ہے اور اسکا کیا حال ہوتا ہے اس دریا میں ایک نہر جدا ہو کر فرعون کے باغ میں جاتی تھی صندوق اسی نہر کی جانب چلا اور بہتا ہوا وہاں جا پہنچا کہ جس جگہ فرعون اور بی بی آسیہؓ نہر کے کنارے اپنی بیٹھک میں بیٹھے سیر کرتے تھے جب انہوں نے اس صندوق کو دیکھا تو پانی میں سے لیکر اسے کھولا دیکھیں تو ایک اس میں لڑکا ہے جیسے چاند کا ٹکڑا خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی آنکھوں میں ایک خوبی دی تھی جو کوئی دیکھتا تھا بے اختیار اسکے دل میں انکی محبت پیدا ہوتی تھی جب حضرت موسیٰ کو فرعون اور اس کی بی بی آسیہؓ نے دیکھا دونوں کے دل میں محبت پیدا ہوئی جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ ۚ۬ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ ۘ اور ڈالی میں نے تجھپر محبت اپنے پاس سے اے موسیٰ یعنی جو کوئی تجھے دیکھتا تھا اسکے دل میں تیری محبت پیدا ہوتی تھی اور پرورش پاوے تو میری آنکھوں کے سامنے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور بی بی آسیہ نے صندوق سے نکالا اور کہا کہ اسے اپنا بیٹا کر کے پالیں گے انکے واسطے جھولا بنوایا اور دائیاں بلائیں لیکن جتنی دائیاں آئیں انہوں نے کسی کا دودھ نہ پیا بی بی آسیہؓ بہت حیران ہوئیں حضرت موسیٰؑ کی بہن بی بی مریم جو صندوق کے ساتھ چلی آئی تھیں انہوں نے یہ سب احوال دیکھا کہ بھائی کسی کا دودھ نہیں پیتا تب اِذْ تَمْشِیْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی مَنْ یَّكْفُلُهٗ ؕ یاد کر جب چلی جاتی تھیں بہن تیری انکی طرف پھر کہا تیری بہن نے بی بی آسیہؓ کو اے بی بی بتاؤں تمکو ایسے جو اس بچے کو دودھ پلاوے اور اسے پالے بی بی آسیہ نے کہا کہ اگر ایسا کام کرے تو اے مریم تجھپر احسان کروں میں بی بی مریم وہاں سے آئیں اور اپنی ماں کو لیگئیں اور انہوں نے جا کر حضرت موسیٰؑ کو گود میں لیکر دودھ پلایا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اسی میدان میں کہ اے موسیٰ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰۤی اُمِّكَ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ۬ پھر پہنچایا ہمنے تجھکو تیری ماں کے پاس اور وعدہ پورا کیا ہمنے تو روشن ہوویں آنکھیں تیری ماں کی تجھے دیکھکر اور غم نہ کھاوے تیری جدائی سے پھر بعد پرورش پائی تو نے اپنی ماں کے پاس اور جوان ہوا اور یاد کر وہ وقت کہ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۬ؕ اور مار ڈالا تو نے ایک آدمی قبطی کو جو فرعون کی قوم سے تھا اس واسطے کہ فریاد کی تھی تیرے آگے اسکے ظلم سے ایک بنی اسرائیل نے جب تو نے اس قبطی کو مار ڈالا تب فرعون کے لوگوں کو خبر ہوئی اور تیرے مار ڈالنے کی فکر کی اس کے بدلے پھر بچایا ہمنے تجھکو غم مارے جانے کے سے اور آزمایا تھا تجھکو آزمانا یہ سب قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تولد ہونے سے فرعون کے غرق ہونے تک تمام مفصل سورہ قصص میں آوے گا پھر خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

کہ اے موسیٰ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۝ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۝ پھر رہا تو کتنے برس مدین کے لوگوں میں یعنی حضرت شعیب نبی علیہ السلام کے پاس اٹھارہ برس یا اٹھائیس برس پھر آیا تو اس میدان طویٰ میں اسوقت پر جو مقرر کیا تھا ہمنے اے موسیٰ اور یہاں تجھ سے باتیں کیں ہمنے پاس بلا کر وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ۝ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ۝ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ اور چن لیا ہمنے تجھ کو اپنے واسطے اور تجھے دوست کیا میں نے اپنا جا تو اور تیرا بھائی ہارون بھی ساتھ تیرے میری نشانیوں سمیت یعنی یہ معجزے جو میں نے تجھے دیے ہیں انہیں دکھا اور سستی مت کرو تم دونوں میری یاد کرنے میں جاؤ تم دونوں فرعون کی طرف جو بیشک فرعون تکبری اور غرور میں حد سے گذر گیا ہے اور جا کر فرعون سے فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝ پھر کہو تم دونوں اسے بات ملائم نرمی سے اور سہج میں یعنی غصہ اور جھڑک کر نہ کہو بلکہ راستی میں بات کرو اور اسکی پرورش کرنے کا جو تجھے پالا تھا اس حق کو دھیان میں رکھو اس سے سخت نہ بولو شاید کہ وہ نصیحت تمہاری مانے یا ڈرے خدائے تعالےٰ کے عذاب سے حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ باتیں سنکر وہاں سے چلے اور مصر کی راہ لی اور اپنی قبیلہ کو جو درد کھاتے چھوڑ آئے تھے اس کا کچھ فکر اور دھیان نہ کیا کہتے ہیں کہ بی بی صفورا اور قافلے کے لوگ ساری رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی راہ دیکھتے رہے پھر سارا دن راہ دیکھی اور حیران ہوئے اور ڈھونڈھا کہیں حضرت موسیٰ نہ ملے اتفاقاً مدین سے لوگ آتے تھے بی بی صفورا کو دیکھا اور حال معلوم کیا اور پھر مدین میں حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچا دیا پھر جب فرعون ڈوب چکا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خبر مدین میں پہنچی تب بی بی صفورا آئیں غرضکہ جب حضرت موسیٰ مصر کے قریب پہنچے تب حضرت ہارون نبی کو غیب سے خبر ہوئی کہ موسیٰ علیہ السلام آتے ہیں بھائی کی پیشوائی کے لئے آئے اور ملاقات ہوئی حضرت موسیٰؑ نے سب باتیں حضرت ہارون سے ظاہر کیں اور کہا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے پیغمبر کیا اور فرمایا کہ تم دونوں مل کر جاؤ اور فرعون کو سمجھاؤ یہ کہ تکبری کو چھوڑ اور خدا تعالیٰ کو ایک جان اور اسکی بندگی کر نہیں تو تجھپر بڑا عذاب ہوگا حضرت ہارون نے یہ سنکر بھائی کو پیغمبری کی مبارکباد دی اور کہا کہ اے موسیٰ فرعون کا جاہ و جلال جیسا تمنے دیکھا تھا اس سے اب زیادہ ہوا ہے جو ذری سی بات میں آدمی کو مارنے کا اور سولی کا حکم کرتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سنکر فکر مند ہوئے پھر دونوں نے ملکر یعنی حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ نے جناب باری میں قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۝ کہا ان دونوں نے کہ اے پروردگار ہمارے ہم دونوں ڈرتے ہیں اس بات سے جو فرعون زیادتی کرے اور جلدی کرے عذاب میں ہمپر یا بہت غرور اور تکبری کرے اور بات ہماری تمام نہ سنے اور حکم قتل کا کرے پھر قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ۝ فرمایا خدائے تعالےٰ نے کہ اے موسیٰ اور ہارون مت ڈرو تم دونوں فرعون سے کہ بیشک میں تمہارے ساتھ ہوں نگہبان اور مدد کرنے والا تمہاری اور سنتا ہوں تمہاری دعا کو جو تم کہتے ہو اور دیکھتا ہوں میں جو تم سے فرعون معاملہ کریگا تم خاطر جمع رکھو میں تمسے غافل نہیں ہوں تم بیخطر رہو فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝ پھر جاؤ تم دونو فرعون پاس پھر کہو دونوں اس سے کہ بیشک ہم دونوں بھیجے ہوئے ہیں تیرے پروردگار کے اور یہ حکم ہے کہ پھر بھیج تو ہمارے ساتھ حضرت یعقوبؑ نبی کی اولاد کو جو تیرے ملک مصر میں تیری تابعداری کرتے ہیں تو میں یجاؤں انہیں شام کے ملک میں جو قدیم انکے باپ دادا کا ہے وطن اور مت دکھ دے انکو مصیبت میں ڈالکر انکے بیٹے قتل کر کے اور اپنی خدمت میں اور محنت میں رکھکر دکھ نہ دے بیشک ہم لائے ہیں تیرے پاس معجزہ نشانی پیغمبری کی تیرے پروردگار سے اور سلامتی ہے اس شخص پر جو کوئی کہ تابعداری کرے سیدھی راہ دین اسلام کی یعنی جو کوئی خدا تعالیٰ کو ایک جانے اور پیغمبروں کو سچا جانے وہ عذاب سے سلامت رہیگا دونوں جہان میں اور یہ کہو اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ بیشک ہوا ہے ہمیں ہمارے پروردگار کا یہ کہ مقرر عذاب دنیا اور آخرت میں اسپر ہوگا جو جھوٹ جانیگا میری بات کو اور میرے معجزوں کو اور منہ پھیریگا اسے یعنی بیزار ہوگا ہماری باتوں سے جب باتیں تسلی کی خدا تعالیٰ سے سنیں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کی خاطر جمع ہوئی اور مصر کے اندر آئے اور بعد ایک مدت کے بڑی تلاش سے فرعون کی مجلس میں پہنچے اور کہا فرعون کو دربار میں کہ ہم بھیجے ہوئے ہیں خدائے تعالےٰ کے اور تجھے نصیحت یہ کہتے ہیں کہ تو ایک جان خدائے تعالیٰ کو اور اسکی بندگی کر اور جو کچھ خدائے تعالیٰ نے فرمایا تھا سب ادا کیا فرعون نے یہ سب سنکر قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝ کہا پھر کون ہے پروردگار تم دونوں کا جو تم بندگی کرنے کو مجھے کہتے ہو اے موسیٰؑ فرعون نے حضرت موسیٰؑ کا نام لیکر اور انکی طرف منہ کر کے

اسواسطے کہا کہ جانتا تھا جو زبان انکی درست نہیں ہے یہ بولیگا تو بات صاف نہ کر سکیگا مجلس میں شرمندہ ہوگا اور یہ خبر نہ تھی کہ زبان درست ہوئی ہے
پھر حضرت موسی علیہ السلام نے صاف زبان سے قَالَ رَبُّنَا الَّذِیٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ٥ کہا پروردگار ہمارا وہ ہے جسنے اپنے فضل وکرم
سے دیا ہے ہر چیز کو جو پیدا کیا ہے صورت اور شکل اسکو اسکے لائق یعنی جیسے کہ اسے کرنا لائق تھا ویسا ہی اسے بنایا اور عقل دی ہر ایک کو اسکے لائق جو اپنے دوست
اور دشمن کو سمجھے اور اپنے روزی دینے والے کو پہچانے یعنی ہر جوان کو جو پیدا کیا اور عقل دی ہے اتنی کہ اپنے جوڑے کو اپنے پالنے والے کو اور کھلانے والیکو
اور اپنے دشمن کو سمجھتا ہے اور فرعون نے جب صفت پروردگار کی سنی تو ڈرا کہ ایسا نہو کہ لوگ سنکر ایسے خدا کی بندگی کرنی قبول کریں تب بات اور طرح پھیر کر
چاہا کہ حضرت موسیٰ ؑ کو لاجواب کرے قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی ٥ کہا فرعون نے کہ بھلا کہو تو کیا حال ہے اگلے زمانے کے لوگوں کا یعنی قوم ثمود اور عاد کا اور
حضرت نوح ؑ نبی کی امت کا جو انہوں نے بھی اس خدا کی بندگی نہیں کی تھی اب وہ لوگ عذاب میں ہیں یا آرام میں قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ کِتٰبٍ ۚ
لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَی ٥ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہ ان لوگوں کی خبر پاس میرے پروردگار کے لکھی ہوئی ہے کتاب میں یعنی لوح محفوظ میں تمام احوال
سب کا موجود ہے جو نہیں چھوڑتا کسی چیز کو پروردگار میرا اور نہیں بھولتا کسی چیز کو اور میں بندہ ہوں خدا تعالی کا جیسے تم ہو جس چیز کی خبر دی ہے وہی
جانتا ہوں میں اور کہا حضرت موسی ؑ نے کہ پروردگار میرا الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَکَ لَکُمْ فِیْهَا سُبُلًا وہ ہے جسنے بنایا تمہارے
واسطے زمین کو بچھونا جو اسپر بیٹھے ہو اور گھر بناتے ہو اور بنائیں تمہارے واسطے زمین پر راہیں جو تم ایک شہر سے دوسرے شہر جاتے ہو سوداگری کو اور اسی خدا
تعالے نے وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰی ٥ اور بھیجا آسمان سے پانی مینہ کا سو خدا تعالے فرماتا ہے
کہ پھر ہمنے اگایا اس پانی سے طرح طرح کی اگنے والی چیزیں جو تم دیکھتے ہو کہ رنگ اور مزے میں جدا جدا ہیں ایک دوسرے سے اور ایک
پانی سے سب پیدا ہوتے ہیں اور بعضوں کو ان میں سے کُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَکُمْ ۭ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰی ؏ کھاؤ تم اور چراؤ اپنے ع ۲ ۱۱
جانور چوپاؤں کو جنگل میں بیشک یہ باتیں جو کہیں ہر طرح نشانیاں خدا تعالی کی قدرت کی ہیں واسطے صاحب عقلوں کے جو دھیان کرتے ہیں یہ سب
دیکھکر اور سمجھتے ہیں کہ بغیر خدا تعالی کے یہ کام کوئی نہیں کر سکتا اور فرماتا ہے خدا تعالی مِنْهَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُکُمْ تَارَةً
اُخْرٰی ٥ اسی زمین سے پیدا کیا ہے تمکو یعنی حضرت آدم ؑ کو جو تم سب کی پیدائش ان سے ہے تو گویا تم سب کو خاک سے پیدا کیا ہے اور کہتے ہیں کہ خدا
تعالی نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے اور اسے یہ خدمت دی ہے کہ جس جگہ آدمی کی قبر ہوتی ہے اسی جگہ کی خاک اٹھا کر اسکی ماں کے پیٹ میں ڈالدیتا ہے
پھر اس خاک کا بچہ بنتا ہے پھر جب وہ مرتا ہے اسی جگہ میں اسکی گور ہوتی ہے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ تمہیں زمین سے پیدا کیا اور پھر زمین میں پہنچاؤنگا
تمہیں مار کر اور پھر زمین ہی سے باہر نکالونگا تمہیں دوسری بار حساب لینے کو قیامت کے دن فرعون نے جب یہ سنا تو کہا کہ اے موسی اگر تو سچا ہے تو
کچھ نشانی دکھا اپنی پیغمبری کی سو خدا تعالی فرماتا ہے وَلَقَدْ اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا کُلَّهَا فَکَذَّبَ وَاَبٰی ٥ بیشک دکھائیں ہمنے فرعون کو اپنی قدرت
کی نشانیاں یعنی جتنے معجزے ہمنے موسی علیہ السلام کو دیے تھے وہ سب دکھائے فرعون کو جیسے عصا کا اژدہا ہو جانا اور ہاتھ کا روشن ہونا اور سب
نشانیاں فرعون نے دیکھ کر کہا کہ اے موسی تو جھوٹا ہے اور ان سب نشانیوں کو نہ مانا اور قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِکَ یٰمُوْسٰی ٥
کہا فرعون نے کہ آیا ہے تو ہمارے پاس اسواسطے جو نکالے ہمکو تو ہمارے ملک مصر سے اپنے جادو کے زور سے اے موسی یعنی فرعون نے وہ عصا کا
اژدہا بن جاتا اور معجزہ دیکھ کر کہا کہ اے موسی تو بڑا جادوگر ہے اور تیری غرض ہمنے معلوم کی تو یہ چاہتا ہے کہ ہم یہ ملک چھوڑ کے نکل جاویں اور تو اپنی
قوم بنی اسرائیل کو لیکر یہاں بسے اور عیش کرے ہم بھی اسکا علاج کرینگے تو سہی اور فَلَنَاْتِیَنَّکَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَکَ مَوْعِدًا پھر لاوینگے
ہم تیرے مقابلے کیواسطے جادو ایسا ہی جیسا تونے دکھایا تو لوگ جانیں تو جھوٹا ہے اور پیغمبر نہیں پھر اب مقرر کر لیجئے اور ہمارے بیچ ایک وعدہ یعنی ایک دن
ٹھہراؤ جو ہرگز لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَکَانًا سُوًی ٥ نہ ٹلیں اس وعدے سے ہم اور نہ تو سب حاضر ہو دیں ایک مکان برابر کشادہ میں جس میں کہیں
اونچا نیچا نہو تو سب لوگ دیکھیں جب یہ فرعون نے کہا تب اسکے جواب میں قَالَ مَوْعِدُکُمْ یَوْمُ الزِّیْنَةِ وَاَنْ یُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًی ٥ کہا حضرت
موسی ؑ نے کہ وقت تمہارے وعدہ کا دن تمہارے تیوہار کا ہے مقرر کیا ہے اس دن جو جمع ہوتے ہیں سب لوگ دن چڑھے ایک دن مصر کے لوگ سب عیدگاہ
کو جایا کرتے تھے اور وہ دن انکی عید کا مقرر تھا اس دن اچھی پوشاک پہنکر غریب اور دولتمند سب شہر کے باہر سیر کی جگہ جمع ہوتے تھے سو حضرت موسیٰ ؑ نے

کہا کہ وہی دن مقرر کیا جو دن چڑھے سب لوگ وہاں آویں اور دیکھیں کہ سچا اور جھوٹا کون ہے اور وہ خبر دور دور شہروں میں جاوے جب یہ وعدہ مقرر ہو چکا اور حضرت موسیٰؑ کو رخصت کیا تب آپ فَتَوَلّٰی فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ کَیْدَہٗ ثُمَّ اَتٰی ہ پھر گیا فرعون یعنی فرعون اس مجلس سے اٹھا اور خلوت میں جا کر لوگوں کو بھیجا اور جادوگروں کو بلوایا، اور جمع کیا اس چیز کو جس سے مکر اور فریب کریں یعنی جادوگروں کو بلوا کر کہا کہ تیاری کرو اسباب جادو کا تب جادوگروں نے سب اسباب اپنے جادو کا درست اور تیار کیا اور اس وعدے کے دن فرعون ان جادوگروں کو لیکر اس میدان میں آیا اور سارے شہر کے لوگ تماشا دیکھنے آئے اور مقابلے کو کھڑے ہوئے تب قَالَ لَھُمْ مُّوْسٰی وَیْلَکُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا فَیُسْحِتَکُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی ہ کہا جادوگروں کو موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے قوم ہائے افسوس تم پر جھوٹ اور تہمت مت باندھو خدا تعالیٰ پر اسکی قدرت کی نشانیوں کو جادو کہتے ہو اور مقابلہ کرنے آئے ہو اور اس کے ساتھ بتوں کو شریک کرتے ہو ان باتوں کو چھوڑو اور ڈرو ایسا نہو کہ پھر مار کر ہلاک کرے تمکو عذاب سے اور بیشک نا امید رہا جس نے جھوٹ اور بہتان کیا خدا تعالیٰ پر جب جادوگروں نے یہ بات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سنی تب فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَھُمْ بَیْنَھُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰی ہ بات چیت کی جادوگروں نے اپنے کام کی آپس میں کہ یہ بات حضرت موسیٰ کی جادوگروں کی سی نہیں لگتی اور اس بھید کو چھپا رکھا فرعون کے لوگوں سے اور آپس میں یہ ٹھہرا کہ اگر حضرت موسیٰؑ پر ہمارا جادو نہ چلا تو ہم اسکا دین قبول کرینگے کہتے ہیں کہ فرعون ایک اونچے مکان میں تماشا دیکھنے بیٹھا تھا دیکھا کہ حضرت موسیٰؑ اور جادوگروں نے کچھ جواب وسوال کیا فرعون نے لوگوں سے کہا جادوگروں سے پوچھو کہ کیا باتیں کرتے ہیں جادوگروں نے فرعون کے ڈر سے قَالُوْٓا اِنْ ھٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ یُرِیْدٰنِ اَنْ یُّخْرِجٰکُمْ مِّنْ اَرْضِکُمْ بِسِحْرِھِمَا وَیَذْھَبَا بِطَرِیْقَتِکُمُ الْمُثْلٰی ہ کہا جادوگروں نے کہ بیشک یہ دونوں یعنی حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ وہ نکالدیں تم کو تمہارے شہر سے اپنے جادو کے زور سے اور اپنا عمل دخل کریں مصر کے ملک میں اور چاہتے ہیں کہ لیجاویں یعنی دور کریں چلن تمہارے دین کا جو سب چلنوں سے اچھا ہے تمہارا دین اس تمہارے دین کو دور کر کے اپنے دین کو مشہور کریں اور اشراف اور دولتمندوں کو تمسے پھیر کر اپنا کیا چاہتے ہیں جب فرعون نے یہ بات جادوگروں سے سنی تب غصے میں آیا اور کہا جادوگروں کو کہ فَاَجْمِعُوْا کَیْدَکُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰی ہ پھر تم سب ملکر آؤ اور اسباب جادو کا نکالو مقابلہ کرنے کو اور آؤ قطار باندھکر تو انکے دل میں تمہاری دہشت پڑے اور تدبیر کرو جو انہیں ہراؤ اور تم جیتو اور بیشک وہی اپنے مطلب کو پہنچیگا آج جو لڑائی جیتے گا اور وہی بڑا ہے یعنی اگر تم فتح پاؤ گے تو جو مانگو گے سو دونگا کہتے ہیں کہ یہ بات جادوگروں نے سنکر کئی ہزار صفیں باندھیں اور جادو کرنے کو تیار ہوئے اور انکے سامنے حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارون علیہما السلام دو شخص کھڑے ہوئے اور جادوگروں نے ہزاروں رسے اور ہزاروں لکڑے بڑے بڑے میدان میں لا کر ڈالے اور قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِمَّآ اَنْ تُلْقِیَ وَاِمَّآ اَنْ نَّکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰی ہ کہا جادوگروں نے کہ اے موسیٰ تو پہلے میدان میں ڈالتا ہے اپنے عصا کو یا ہم پہلے ڈالیں اپنا بنایا ہوا اور ہنر دکھاویں قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُھُمْ وَعِصِیُّھُمْ یُخَیَّلُ اِلَیْہِ مِنْ سِحْرِھِمْ اَنَّھَا تَسْعٰی ہ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ میں پہلے نہیں ڈالتا اپنا عصا میدان میں بلکہ تم ڈالو جو کچھ تم لائے ہو تب جادوگروں نے اپنے رسوں اور لکڑوں پر منتر پڑھکر ایسا پھونکا کہ پھر اسوقت رسے انکے اور لکڑے انکے اژدہوں کی شکل بنکر ہلے اور دوڑے پھنکارے مارتے دوڑے آتے ہیں جب یہ نظر آیا تب فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِہٖ خِیْفَۃً مُّوْسٰی ہ پھر ڈر پایا اپنے دل میں وہ خوف دیکھکر موسیٰ علیہ السلام نے اس واسطے کہ ایسا نہو جو دیکھنے والے یہ لوگ جادو کو اور میرے معجزے کو برابر جانیں سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جبکہ موسیٰ کے دل میں یہ خیال آیا تب قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی ہ فرمایا ہمنے کہ مت ڈر اپنے جی میں کسی بات سے کہ بیشک تو ہی زبر رہیگا اور تیری ہی جیت ہوگی جادوگروں پر وَاَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِکَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی ہ اور ڈال جو چیز کہ تیرے داہنے ہاتھ میں ہے یعنی اپنے ہاتھ کا عصا ڈالدے میدان میں اور انکے ہزاروں رسوں اور لکڑوں سے مت ڈر وہ تیرا عصا سبکو نگلجائیگا جو کچھ انہوں نے بنایا ہے جادو سے اور بھلا نہیں ہوتا جادوگر کا جہاں ہو یعنی جادوگر کا کہیں بھلا نہیں نہ دنیا میں نہ دین میں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ حکم آیا جب انہوں نے اپنے ہاتھ سے عصا میدان میں ڈالا وہ گرتے ہی ایک بڑا اژدہا ہوگیا اور منہ کھولکر پھنکار مارتا دوڑا اور سب انکے رسوں اور لکڑوں کو جو اژدہا کی صورت بنکر پھرتے تھے انکو نگلنا شروع کر دیا جب سبکو نگل چکا تب آدمیوں کیطرف دوڑا لوگ بھاگے تب حضرت موسیٰ نے اسے پکڑ لیا پھر ویسا ہی عصا ہوگیا ان جادوگروں نے جب یہ دیکھا جانا کہ یہ جادو نہیں بیشک یہ معجزہ نبی کا ہے تب فَاُلْقِیَ السَّحَرَۃُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ ھٰرُوْنَ وَمُوْسٰی ہ پھر گرے

جادوگر اوندھے سجدے میں اور کہا کہ دل سے ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار ہارون اور موسیٰ علیہما السلام کے جب فرعون نے یہ دیکھا کہ جادوگر ہارے اور حضرت موسیٰ ع اور ہارون ع کے خدائے تعالیٰ پر ایمان لائے تب قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَہٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَکُمۡ کہا فرعون نے جادوگروں کو اے تم ایمان لائے حضرت موسیٰ ع کے خدابتعالیٰ پر اور سچا جانا تمنے موسیٰ علیہ السلام کو اس سے پہلے جو میں تمہیں حکم دوں کہ تم مانو اسے یعنی اول مجھ سے پوچھتے کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کے خدا پر ایمان لاتے ہیں جب میں تمہیں رخصت دیتا تب ایمان لاتے اس بات سے اب معلوم ہوا کہ اِنَّہٗ لَکَبِیۡرُکُمُ الَّذِیۡ عَلَّمَکُمُ السِّحۡرَ بیشک موسیٰ علیہ السلام تمہارا بڑا ہے جس نے سکھایا ہے تمہیں جادو یعنی تمہارا استاد ہے تم اسی سے جادو سیکھے ہو اور تم اس سے مل گئے ہو اس واسطے کہ ہمارے ملک کو ہم سے چھین لو اور ہمیں نکالدو اور آپ یہاں رہو اور عیش کرو اس کی سزا یہ ہے کہ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَیۡدِیَکُمۡ وَ اَرۡجُلَکُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ وَّ لَاُصَلِّبَنَّکُمۡ فِیۡ جُذُوۡعِ النَّخۡلِ وَ لَتَعۡلَمُنَّ اَیُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبۡقٰی ۝ پھر کاٹوں ہاتھ تمہارے ایک طرف کے اور دوسری طرف کے پانوں تمہارے یعنی اگر دہنا ہاتھ کاٹوں تو بایاں پاؤں کاٹوں اور اگر بایاں پاؤں کاٹوں تو داہنا ہاتھ کاٹوں تمہارا پھر اس طرح ہاتھ پاؤں کاٹ کر لٹکادوں گا تمہیں کھجوروں کے درختوں کے جو سب لوگ یہ احوال تمہارا دیکھیں اور ڈریں اور تمہارا یہ حال اسواسطے کرونگا تو جانو تم جو ہم میں سے کسکا بڑا سخت عذاب ہے یا میرا بڑا عذاب ہے۔

جادوگروں کو ایمان کی ایسی لذت آئی تھی اور ایسا یقین آیا تھا جو فرعون کے ڈرانے کی کچھ پروا نہ تھی سو فرعون کو یہ جواب دیا اور قَالُوۡا لَنۡ نُّؤۡثِرَکَ عَلٰی مَا جَآءَنَا مِنَ الۡبَیِّنٰتِ وَ الَّذِیۡ فَطَرَنَا فَاقۡضِ مَاۤ اَنۡتَ قَاضٍ ؕ کہا جادوگروں نے ہم تیری بات نہیں کرتے اس چیز پر جو آئی ہم کو نشانیاں روشن سے قسم اپنے پیدا کرنے والے کی یعنی جادوگروں نے خدائے تعالیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ ہم تیری بات نہیں مانتے اور تیری دولت نہیں لیتے ہمنے دیکھی خدائے تعالیٰ کی قدرت کی نشانی کہتے ہیں کہ جادوگروں کو سجدہ کرنے کے وقت خدائے تعالیٰ نے بہشت اور اسکی نعمتیں دکھادیں تب انھوں نے قسم کھا کر کہا کہ ہمنے نعمت بے زوال دیکھی ہے اس واسطے تجھے اور تیری دولت قبول نہیں کرتے ہمنے دیکھی خدائے تعالیٰ کی قدرت کی نشانی اور تیرے عذاب سے نہیں ڈرتے ہم پر عذاب کر جو کچھ تو کر سکتا ہے یعنی تیرا جی چاہے سو کر اب ہم نہیں ڈرتے کسواسطے کہ اِنَّمَا تَقۡضِیۡ ہٰذِہِ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا ؕ تیرا حکم چلانا اسی زندگانی دنیا کی میں ہے پھر آگے تیرا حکم نہیں چلیگا اور آخرت ہمیشہ ہے سو ہمنے قبول کی اور اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِیَغۡفِرَ لَنَا خَطٰیٰنَا وَ مَاۤ اَکۡرَہۡتَنَا عَلَیۡہِ مِنَ السِّحۡرِ ؕ وَ اللّٰہُ خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی ۝ بیشک ہم ایمان لائے اپنے پروردگار کے ساتھ تو بخشے ہمارے گناہوں کو اور بخشے یہ جادو کرنا جو تونے زور سے ہمارے ہاتھوں جادو کروایا اور خدائے تعالیٰ بہت اچھا ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے یعنی اے فرعون تو اور تیری دولت ایکدن جاتی رہیگی اور خدائے تعالیٰ ہمیشہ رہیگا اور اس کی نعمتیں بھی ہمیشہ رہینگی اسواسطے تیری دولت سے بیزار ہوئے اور اسے جان اور دل سے قبول کیا اِنَّہٗ مَنۡ یَّاۡتِ رَبَّہٗ مُجۡرِمًا فَاِنَّ لَہٗ جَہَنَّمَ ؕ لَا یَمُوۡتُ فِیۡہَا وَ لَا یَحۡیٰی ۝ بیشک جو کوئی آوے خدائے تعالیٰ کیطرف گنہگار یعنی کوئی جو مشرک یا کافر مرے پھر اسکے واسطے دوزخ ہے رہنے کو جو نہ مرے اس میں کہ عذاب سے چھوٹے اور نہ جیوے کہ زندگی سے آرام میں رہے وَ مَنۡ یَّاۡتِہٖ مُؤۡمِنًا قَدۡ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِکَ لَہُمُ الدَّرَجٰتُ الۡعُلٰی ۝ اور جو کوئی خدائے تعالیٰ کے پاس یقین سے ایمان لیکر آیا ہو اور اسنے کام اچھے کئے ہوں پھر جو ایسے لوگ ہوں واسطے ایسے لوگوں کے مرتبے اونچے ہیں سو وہ مرتبے اونچے جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ وَ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا مَنۡ تَزَکّٰی ۝ باغ ہمیشہ رہنے کے ہیں یعنی جو ع ۳ کوئی ان باغوں میں جا رہتا ہے پھر وہاں سے نکلتا نہیں جو بہتی ہیں ان باغوں میں درختوں کے تلے نہریں جو ہمیشہ رہینگے وہ مومن ان باغوں میں یہ باغ اور وہاں کی نعمتیں بدلہ اس شخص کو ہے جو پاک ہو کفر سے اور شرک سے اور اچھے کام کئے ہونگے دنیا میں یہ سب باتیں جادوگروں نے فرعون سے کہیں اور یہ قصہ مفصل سورہ اعراف میں لکھا ہے کہتے ہیں کہ جب فرعون نے دیکھا کہ جادوگر ہارے اور اب میں جھوٹا ہوا تب بہت گھسیانا ہوا اور بنی اسرائیل پر جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم تھی اپر زیادہ ظلم کرنے لگا سو خدائیتعالیٰ فرماتا ہے کہ وَ لَقَدۡ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰۤی اَنۡ اَسۡرِ بِعِبَادِیۡ فَاضۡرِبۡ لَہُمۡ طَرِیۡقًا فِی الۡبَحۡرِ یَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَکًا وَّ لَا تَخۡشٰی ۝ بیشک حکم کیا ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو وہ کہ رات کو لیجا میرے بندوں کو مصر سے اور جب دریا کے کنارے پہنچیں تب تو مار عصا کو جو کردوں میں راہ واسطے انکے جو سوکھے چلنے کے لائق دریا میں جو آرام سے نکل جاویں مت ڈر اس بات سے جو فرعون کے لوگ تمہیں پکڑ لیں اور نہ ڈر ڈوبنے سے دریا میں تمہیں سلامت دریا سے باہر پہنچا دونگا جب یہ حکم ہوا تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو کہا کہ تم رات کو اس مکان میں آنا حکم خدائے تعالیٰ کے سے ہے تمہیں سب کو لیجاؤں گا بنی اسرائیل یہ بات خدائیتعالیٰ سے چاہتے تھے رات کو اس

مکان مقرر میں آئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سب کو لیکر اسی رات مصر سے باہر نکلے دوسرے دن یہ خبر فرعون کے لوگوں کو ہوئی جو حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کو جتنے اس شہر میں تھے سب کو لیکر بھاگے لیکن اتفاق ایسا ہوا جو اسدن ہر ایک کے گھر میں ایسا احوال تھا اور ایک خرابی تھی طرح طرح کی جدی جدی بنی جو اسدن انکا پیچھا نہ کر سکے پھر تیسرے دن یہ لشکر جمع کر کے فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ۝ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ۝ پھر پیچھا کیا بنی اسرائیل کا فرعون نے سمیت اپنے لشکر کے پھر ڈھانک لیا فرعون کو لشکر سمیت دریا نے جیسے ڈھانکا انکو یعنی ایک لہر نے دریا کی ان سبکو ایسی طرح ڈبو دیا جو بیان میں نہیں آتا اور بہکایا فرعون نے اپنی قوم کو سیدھی راہ دین اسلام کی سے اور راہ نہ دکھائی انکو چھٹکارے کی یعنی ایسی راہ نہ دکھائی جو عذاب سے چھوٹتے اب خدا تعالیٰ اپنا احسان بیان کرتا ہے يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۝ اے یعقوب نبی کی اولاد بیشک چھڑایا ہمنے تمکو تمہارے دشمن سے جو فرعون اور اسکی قوم تمہاری دشمن تھی اور وعدہ دیا تمکو یعنی تمہارے پیغمبر موسیٰ کو کہا کہ کتاب بھیجوں گا ہیں لئے موسیٰ علیہ السلام تو آئیو داہنی طرف پہاڑ کے اور تمپر احسان کیا جو نیچے بھیجا ہمنے تمکو اے اولاد یعقوب نبی علیہ السلام کی بیٹھے کھانے کی چیز اور جانور بھوتا ہوا جو وقت کہ تم جنگل میں راہ بھولے ہوئے حیران تھے اور وہ بھیج کر کہا ہمنے کہ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ کھاؤ اچھی ستھری پاکیزہ چیزوں سے جو تمہاری روزی کی ہمنے اور زیادتی مت کرو اور حد سے باہر نہ جاؤ اس میں یعنی تمہیں یہ حکم کیا ہے کہ کھاؤ اور کل کے واسطے اٹھا مت رکھو ہر روز پہنچیگا اور اس نعمت کا شکر کرنا موقوف نہ کرو اور حکم نہ مانو گے فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ۝ پھر اُتریگا تمپر غضب میرا اور وہ شخص کہ جسپر اترتا ہے غضب میرا پھر وہ شخص بیشک گرا دوزخ میں جو پھر اسے کوئی نہیں اٹھا سکتا وہاں سے اور اگر حکم بجا لاؤ گے اور توبہ کرو گے تو پھر وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ۝ اور بیشک میں بڑا بخشنے والا ہوں اسکو جو کوئی توبہ کرے یعنی گناہوں سے بیزار ہو کر میری طرف پھرے اور ایمان لاوے اور اچھے کام کرے پھر اس شخص نے سیدھی راہ پائی اپنے چھٹکارے کی عذاب سے اور غضب سے بچا کہتے ہیں کہ جب فرعون دریا میں ڈوب چکا تب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ ہمارے واسطے کوئی چلن مقرر کر اچھا سا جو اس چلن کے کام کریں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب الٰہی میں عرض کیا قوم یوں چاہتی ہے جناب الٰہی سے حکم ہوا کہ اس قوم کے کئی اشراف اور سردار اپنے ساتھ لیکر طور پہاڑ پر آ کہ تجھے کتاب دیویں جو اسمیں چلن کی باتیں اور بندگی کرنے کی طرح سب لکھی ہیں ایسی جو جس چلن سے خدا تعالےٰ خوش ہو اور یہ قوم عذاب سے بچے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو اپنے بدلے قوم میں چھوڑا اور ستر آدمی اشراف اور سردار اس قوم کے ساتھ لیکر کوہ طور کی طرف چلے اور قوم سے وعدہ کیا کہ میں چالیس دن کے پیچھے آؤں گا اور کتاب تمہارے واسطے لاؤنگا جیسی تم مانگتے ہو یہ کہکر حضرت موسیٰؑ ستر آدمیوں کو لیکر گئے جب کوہ طور کے نزدیک پہنچے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کی باتیں کرنے کے شوق نے جوش کیا بے اختیار ان ستر آدمیوں کو چھوڑ سب سے آگے کوہ طور پر چڑھ گئے تب حکم یوں آیا کہ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ۝ کس چیز نے تجھے جلد دوڑایا پہلے اپنی قوم سے اے موسیٰ یعنی انکو چھوڑ کر تو آپ جلد کیوں آیا قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ وہ قوم بھی یہ آتی ہے میرے پاؤں کی نشانیوں پر یعنی میرے پیچھے وہ بھی چلی آتی ہے اور میں جلد آیا اسسے پہلے تیری طرف اے پروردگار میرے اسواسطے کہ تو خوش ہو مجھ سے تب قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۝ فرمایا خدا تعالےٰ بے نیاز نے کہ بیشک ہمنے خرابی میں ڈالا تیری قوم بنی اسرائیل کو تیرے پیچھے اور سبب انکے خراب ہونیکا وہ کہ بہکایا انکو سامری نے ایک شخص تھا بنی اسرائیل میں سے سامری نام تھا جس وقت کہ فرعون بنی اسرائیل کی قوم کے بیٹوں کو مار ڈالتا تھا ان دنوں سامری پیدا ہوا تھا اس کی ماں فرعون کے ڈر سے پیدا ہوتے ہی سامری کو دریا کے کنارے ڈال آئی تھی حضرت جبرائیل نے خدا تعالےٰ کے حکم سے سامری کو پرورش کیا تھا اس سبب سے سامری حضرت جبرئیل کو پہچانتا تھا جس دن فرعون ڈوبا تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم سے گھوڑی پر سوار ہو کر آئے تھے سامری نے پہچانا اور انکے گھوڑی کے سم کے نیچے کی خاک کی ایک مٹھی اٹھائی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے پیچھے انکے سامری نے حضرت ہارون علیہ السلام سے کہا کہ وہ گہنا کہ بنی اسرائیل بھاگتے کے وقت فرعون کی قوم سے مانگ لائے تھے وہ سب ان کے پاس ہے اس گہنے کو اپنے کام میں لانا درست نہیں ہے جو وہ پرائی امانت کا ہے اور اس کے وارث سب مر گئے اور اب بنی اسرائیل

اس گہنے کو بعضے بیچتے ہیں اور خریدتے ہیں اے ہارون علیہ السلام اب تو حکم کر جو اس سب گہنے کو لاکر آگ میں جلا دیویں حضرت ہارون علیہ السلام نے فرمایا کہ اچھا سب کو لاکر جلا دو سامری کو سناری کا کسب خوب آتا تھا اسنے ایک مٹی کا قالب گائے کے بچے کی شکل کا تیار کیا اور اس سب گہنے کو جو کئی من تھا آگ میں گلا کر پانی سا کرکے اس قالب میں ڈالا وہ سونے کا بچھڑا بنا جب اسے قالب سے باہر نکالا وہ خاک جو حضرت جبرئیل کے گھوڑے کے پاؤں تلے کی دھری تھی اسے سامری نے اس بچھڑے کے منہ میں لاکے ڈالی اس خاک کے ڈالنے سے وہ بچھڑا جی اٹھا اور بولا بچھڑے کی آواز سے اور بہت لوگوں نے بنی اسرائیل کی قوم سے اس بچھڑے کو سجدہ کیا سامری کے کہنے سے سو سب یہ احوال خدائے تعالیٰ نے کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ پھر یہ خبر معلوم کر پھرے حضرت موسیٰ علیہ السلام کتاب توریت لیکر چالیس دن پیچھے کوہ طور سے اپنی قوم کی طرف غصہ کھاتے ہوئے افسوس کرتے ہوئے جب بنی اسرائیل میں پہنچے تو دیکھا کہ ایک شور اور ہنگامہ ہے اور چاروں طرف بچھڑے کے دف بجاتے ہیں اور ناچتے اور خوش ہوتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دیکھکر غصے سے قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۥ کہا اے قوم میری اے کیا تم سے وعدہ نہیں کیا تھا تمہارے پروردگار نے وعدہ سچا اور اچھا جو کتاب تمہارے چلن کے واسطے دونگا سو میں تمہاری قوم کے اشرافوں کو ساتھ لے کر وہ کتاب لینے گیا تھا اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ۝ اے کیا پھر لمبا ہوا وعدہ تمپر یعنی وعدے کی کیا دیر ہوئی تھی تمکو میں چالیس دن کا وعدہ کرکے گیا تھا اسی وعدے پر پھر آیا تم وعدے پر کیوں نہ رہے یا تمنے چاہا جو اترے تم پر غضب تمہارے پروردگار کا جو الٹا کیا تمنے میرے وعدے کو اور وعدے پر تم قائم نہ رہے قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ۙ کہا ان لوگوں نے جنہوں نے بچھڑے کو سجدہ کیا تھا کہ ہمنے وعدہ خلافی نہیں کی تم سے اپنے زور اور اختیار سے لیکن ہم سے اٹھوایا تھا یعنی ہمیں کہا تھا کہ اٹھا لو گہنا فرعون کے لوگوں کا سو وہ ہمارے پاس تھا پھر اب اس گہنے کو ڈالا ہمنے آگ میں حضرت ہارون علیہ السلام کے کہنے سے وہ آگ میں ڈالنے سے سب پانی سا ہو گیا پھر اس میں کاریگری کرکے اسی طرح کچھ ڈالا سامری نے یہ کچھ ڈال کر فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۥ فَنَسِيَ ۭ پھر باہر نکالا سامری نے بچھڑا بنی اسرائیل کے واسطے جو بدن اس کا سونے کا اور اس کی آواز بچھڑے کی تھی کہا سامری نے اور اس کے یاروں نے کہ یہی ہے خدا تمہارا اور خدا موسیٰ کا پھر بھولا حضرت موسیٰ اپنے خدا کو جو کوہ طور پر ڈھونڈھنے گیا یا بھولا سامری جو ایسا کام کیا کہ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۥ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۝ع اے کیا پھر بھلا نہیں دیکھتے جنہوں نے بچھڑے کو سجدہ کیا وہ بچھڑا پھر نہیں دیتا ان کو جواب بات کا اور نہیں کر سکتا کچھ انکا برا اور نہ کچھ بھلا یعنی وہ بچھڑے کے پوجنے والے اتنا نہیں سمجھتے کہ نہ تو ہماری بات کا جواب دیتا ہے اور نہ کچھ بھلا یا برا کر سکتا ہے یعنی کسی چیز کی بچھڑے کو قدرت نہیں اسے کیونکر پوجیئے وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ اور بیشک کہا تھا بنی اسرائیل کو ہارون علیہ السلام نے پہلے حضرت موسیٰ ع کے آنے سے کہ اے قوم میری مقرر بہکے ہو تم اس بچھڑے کے پوجنے سے اور بھولے سیدھی راہ کو وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ۝ اور بیشک پروردگار تمہارا خدائے تعالیٰ بہت بخشش کرنیوالا ہے پھر ساتھ رہو تم میرے اور تابعداری کرو تم میرے کہنے کی یعنی جو میں کروں سو ہی کرو تم اور جو میں کہوں سو ہی کرو قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ۝ کہا بنی اسرائیل نے کہ اے ہارون علیہ السلام ہمیشہ رہیں گے ہم ایسے بچھڑے کے پوجنے پر جبتک کہ پھرے ہمارے طرف موسیٰ علیہ السلام یعنی جبتک حضرت موسیٰ ہمارے پاس نہ آوینگے تب تک بچھڑے کا پوجنا نہ چھوڑینگے پھر جب وہ آوینگے تب معلوم کریں کہ سامری نے جو ہمیں کہا ہے کہ یہ بچھڑا تمہارا اور حضرت موسیٰ کا خدا ہے یہ بات سچ ہے یا جھوٹ حضرت ہارون علیہ السلام ناچار ہو کر چپ ہوئے پھر جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے آئے اور کتاب توریت لائے اور قوم کا وہ حال دیکھکر پہلے تو وہ قوم پر غصہ کیا جیسے کہ مذکور ہو چکا پھر نہایت غصے سے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کے سر کے بال اور ڈاڑھی پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور غصے سے قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۙ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے ہارون کس چیز نے تجھے منع کیا جب کہ دیکھا تو نے بنی اسرائیل کو گمراہ ہوتے تو میری تابعداری کیوں نہ کی کیوں نہ سمجھایا اے کیا پھر تو باہر ہوا میرے کہنے سے پھر قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ۝ کہا حضرت ہارون علیہ السلام نے کہ اے میری ماں جائے بھائی مت

پکڑ داڑھی میری اور میرے سر کے بال بیشک ڈرا میں اس بات سے کہ اگر لڑوں میں انسے تو شاید کہے تو مجھے کہ جدائی ڈالی تو نے بنی اسرائیل کی قوم میں اور
دھیان میں نہ رکھا میری بات کو اور سمجھایا تو تھا بیٹے پر انہوں نے نہ مانا اور سامری کے کہنے پر چلے تب موسیٰ علیہ السلام نے بھائی کو چھوڑ کر سامری کی طرف منہ
کرکے قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ کہا کہ پھر کیا ہے یہ ایسا بڑا کام تیرا اے سامری یعنی تو نے یہ کیا ایسا بڑا کام کیا ایسی خرابی ڈالی اور اتنا جھوٹ طوفان
بنایا تو نے قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ۝ کہا سامری نے
کہ اے موسیٰ علیہ السلام دیکھا میں نے اس چیز کو جو نہ دیکھا اسکو کسی نے یعنی حضرت جبرائیل کو میں نے دیکھا اور پہچانا اور لی میں نے ایک مٹھی خاک
انکے گھوڑے کے پاؤں کے نشان کی جگہ سے اور رکھی اپنے پاس جب یہ بچھڑا بنکر تیار ہوا تب پھر ڈالی میں نے وہ خاک بچھڑے میں وہ اس خاک
سے جی اٹھا اور بولا اور ایسا ہی اچھا لگا میرے جی کو یعنی میرے جی نے ایسا چاہا سو کیا میں نے کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چاہا
تھا کہ سامری کو مار ڈالیں خدائے تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ سامری کو مت مار جو یہ سخی ہے قیامت کو جو کچھ ہونا ہوگا سو ہو رہیگا قَالَ فَاذْهَبْ
فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو کہ تیرے مار ڈالنے کا جو حکم نہ ہوا پھر جا دور ہو ہمارے
پاس سے پھر بیشک ہے تجھے عذاب دنیا کا جب تک جیوے تو وہ کہ کہتا رہے تو ہمیشہ جس کو دیکھے دور سے کہ میرے پاس مت آؤ اور مجھے
مت چھوؤ اور مت ہاتھ لگاؤ کہتے ہیں کہ جو کوئی سامری کے پاس جاتا تو اس آنے والے کو اور سامری کو دونوں کو تپ چڑھتی اس واسطے اکیلا
جنگل میں پھرا کرتا اور اگر کسی کو دور سے دیکھتا تو کہتا کہ میرے پاس مت آؤ سو دنیا میں ساری عمر یہ عذاب ہے وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۝
وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۝ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ۝ اور بیشک لے سامری تجھے وعدہ عذاب آخرت کا ہے کہ جو ہرگز
تجھ سے نہ ٹلیگا اور تو دیکھ اپنے اس خدا کی طرف جو تھا تو ہمیشہ اسکے پوجنے پر یعنی سدا اسی کو پوجا کرتا تھا سو مقرر اسے ہم جلا دینگے اور سوہن سے باریک برادہ
کرکے اڑا دینگے دریا میں خوب اڑا دینا یا خوب بکھیر دینگے اسے پانی میں دریا کے جو پھر اسکا کچھ نشان نہ رہے تو جانیں گے لوگ کہ جسکو بنا سکے اور جلا
سکے وہ خدائی کے لائق نہیں ہے اور اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ مقرر خدائے تعالیٰ تمہارا وہی خدا تعالیٰ ہے جو
نہیں ہے کوئی خدا مگر وہی ایک خدائے تعالیٰ ہے سب کا جو پہنچی ہے سب چیز کو اسکی سمجھ یعنی خدا تعالیٰ کو سب چیز کی خبر ہے کوئی چھوٹی سی چھوٹی بڑی سے
بڑی ایسی چیز نہیں جو اسے خدا تعالیٰ نہیں جانتا ہو كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ۝ اسی طرح
بیان کرتے ہیں ہم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبریں جو گذری ہیں آگے جیسے حضرت موسیٰ اور پیغمبروں کا اور انکی امتوں کا احوال سنایا اسواسطے
جو تو اپنی امت کے آگے بیان کرے اور وہ جانیں کہ تو پیغمبر برحق ہے اور بیشک دی ہم نے تجھکو اپنے پاس سے یادآوری یہ قرآن مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ
فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۭ وَسَاۗءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ۝ جو کوئی کہ منہ پھیرے اس کی یادآوری سے جو قرآن ہے یعنی جو
کوئی قرآن سے منہ پھیرے اور نہ مانے اسکو پھر بیشک وہ اٹھاویگا قیامت کے دن بوجھ بڑا گناہوں کا ہمیشہ رہیگا وہ منہ پھیرنیوالا اس حال میں اور بہت برا
ہے واسطے انکے قیامت کے دن بوجھ انکا يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ۝ جس دن پھونکا جاویگا قرنا میں یعنی حضرت اسرافیل ع
جب صور پھونکیں گے تو اٹھائیں گے ہم گنہگاروں کو اسدن جو انکی آنکھیں نیلی ہونگی یعنی قیامت کو کافروں کی نیلی آنکھیں ہونگی پھر اس دن ان کا ایسا
حال ہوگا جو يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ۝ آہستہ آہستہ کہیں گے آپس میں کہ نہ رہے تم دنیا میں یا قبروں میں مگر دس دن اب خدائے
ع۵ تعالیٰ فرماتا ہے نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ۝ ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ کہتے ہیں جسوقت کوئی
بڑا عقلمند ان میں کا جو نہ رہے تم قبروں میں یا دنیا میں مگر ایک دن گنتے ہیں کہ کسی شخص نے پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو قیامت کو
پہاڑوں کا کیا حال ہوگا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے حبیب خاص بندے میرے وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۝ پوچھتے
ہیں لوگ تجھ سے پہاڑوں کا احوال پھر کہو انکو اڑا دیگا پروردگار میرا خوب اڑا دینا جڑ سے اکھیڑ کر کے راکھ کی طرح یعنی پھر انکا نشان بھی نہ
رہیگا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ۝ پھر چھوڑیگا زمین کو پروردگار میرا خالی پہاڑوں سے برابر صاف جو نہ دیکھیگا
تو اے دیکھنے والے زمین میں اونچان اور گڑھا اور نہ اونچا اور ٹیلا يَوْمَىِٕذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ

اِلَّا هَمْسًا ۝ اسدن تابعداری کرینگے سب لوگ بلانے والے کی یعنی حضرت اسرافیل انکو قیامت کے میدان میں جو بلادینگے تو یہ سب لوگ بغیر حجت اور دلیل کے دوڑے جاویں گے اور کچھ بہانہ نہ کرینگے اسوقت اس سے اور نیچی ہو جاوینگی آوازیں غرور کرنے والوں کی خدائے تعالیٰ بہت بخشش کرنے والے کے آگے پھر نہ سنیگا تو اسے سننے والے مگر آواز آہستہ چلنے پاؤں کی یعنی مارے ڈر کے کوئی بول نہ سکیگا خدائے تعالیٰ کے آگے اور سب چلے آویں گے آہستہ آہستہ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ۝ اسدن فائدہ نہ کریگا بخشوانا کسی کا کسی کو مگر اسکو جو رخصت دی ہوگی اسکو بخشوانیکی اللہ تعالیٰ بہت بخشش کرنیوالے نے اور راضی ہوگا خدا تعالیٰ اسکے بخشوانیکی بات سے يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ۝ جانتا ہے خدا تعالیٰ جو کچھ کہ لوگوں کے آگے آویگا آخرت میں اور جو کچھ ان کے پیچھے ہیں کام دنیا کے وہ بھی جانتا ہے خدائے تعالیٰ اور نہیں گھیر سکتی خدا تعالیٰ کی ذات کو کسی کی عقل یعنی خدا تعالیٰ کو کوئی نہیں پہچان سکتا عقل سے جیسا کہ وہ ہے وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ اور خراب اور عاجز ہونگے منہ یعنی قیامت کو بہت لوگ رسوا اور بے عزت ہوں گے آگے خدائے تعالیٰ کے جو جیتا ہے ہمیشہ سے قائم ہے آپ سے آپ ہی اور بیشک ناامید اور نامراد ہوا جسنے اٹھالیا ظلم دنیا میں سے یعنی جو کوئی کفر یا شرک میں مریگا قیامت کے دن اسی کو اپنے پر لیکر حاضر ہوگا وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ۝ اور جو کوئی کرے اچھے کام دنیا میں اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو پھر نہ ڈرے وہ بے انصافی سے اور ٹوٹا دینے سے نیکیوں کے یعنی جو مومن نیک کام کرے گا دنیا میں اسے ڈر نہیں اس بات کا جو آخرت میں اسے گناہوں کیواسطے پکڑیں یا اسکے نیک کاموں کا بدلہ نہ ملے یا عذاب میں گرفتار ہوگا وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝ اور ایسا ہی ہمنے بھیجا ہے قرآن کو عربی زبان میں اور پھیر کئی طرح سے قرآن میں جو عذاب کرنے کی باتیں کہیں اسواسطے کہ ڈریں لوگ اور برے کام نہ کریں اور شرک کو چھوڑ دیں یا نئے سرے سے لوگوں کو نصیحت ہو پڑھنے سے قرآن کے فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ پھر بہت بڑا ہے خدا تعالیٰ سب تعریفوں اور برائیوں اور سب کی سمجھوں سے بادشاہ ہے خدائے تعالیٰ درست اور سچ یعنی اسکی بادشاہت میں کچھ شک اور شبہ نہیں اسکی بندگی کیا چاہئے سب کو چھوڑ کر کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جب قرآن کی آیت لا کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے پڑھتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے بغیر تمام کئے ہوئے پڑھنے لگتے اسواسطے جو بھول نہ جائیں سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ حبیب میرے وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝ اور مت جلدی کر قرآن کے پڑھنے میں تو یعنی قرآن پڑھنا مت شروع کر پہلے اس سے جو جبرئیل علیہ السلام پڑھ چکے تیرے آگے آیت قرآن کی اور کہہ یعنی دعا مانگ اور اسطرح کہہ اے پروردگار میرے زیادہ کر میری سمجھ کو اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت اسواسطے اتری تھی کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو طمانچہ مارا تھا وہ فریاد لائی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ فریادی کو تو بھی طمانچہ مار اور بدلا لے جو اتنے میں آیت اتری کہ آپ حکم نہ کر جبتک وحی نہ آوے اور آیت اترنے کی راہ دیکھا کر پھر حضرت صلی اللہ وآلہ وسلم نے اس حکم میں صبر کیا جبتک آیت اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ اتری وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ۝ اور بیشک کہلا بھیجا ہمنے آدم علیہ السلام کی طرف جس آدم سے ساری خلقت آدمیوں کی پیدا ہوئی ہے پہلے اس زمانے سے یہ کہلا بھیجا تھا کہ گیہوں کے درخت پاس نہ جائیو اور گیہوں نہ کھائیو پھر آدم علیہ السلام بھولا اس حکم کو اور گیہوں کا دانہ کھایا اور نہ پایا ہمنے آدم کو قصد کرنیوالا گناہ پہ یعنی حضرت آدم نے اپنے جی کے شوق سے نہ کھایا بلکہ شبہ میں اور شیطان کے بہکانے سے کھایا تھا وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى ۝ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہ جسوقت فرمایا ہمنے فرشتوں کو جو سجدہ کرو آدم علیہ السلام کو پھر سب فرشتوں نے کیا سجدہ مگر ایک شیطان نے نہ مانا حکم اور سجدہ نہ کیا آدم علیہ السلام فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ۝ پھر کہا ہمنے کہ اے آدم جان کہ یہ بیشک شیطان دشمن ہے تیرا اور تیری جورو کا جو بی بی حوا ہے یعنی تم دونوں کا دشمن ہے ایسا نہو کہ کہیں نکالدے تم دونوں کو بہشت سے پھر تم مصیبت میں پڑو بہشت میں بڑا عیش و آرام ہے اگر یہاں سے باہر جاؤ گے تو پھر بہت دکھ اور مصیبت پڑیگی اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۝ بیشک یہ نعمتیں ہیں تیرے واسطے کہ بہشت میں نہ بھوکا ہوگا تو اے آدم علیہ السلام اور نہ ننگا رہیگا کبھی جو سب طرح کی نعمتیں موجود ہیں بہشت میں اور کبھی کم نہ ہونگی اور یہ نعمتیں ہیں کہ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ۝ اور وہ کہ تو نہ پیاسا ہوگا بہشت میں اور نہ دھوپ کھاویگا جو وہاں سورج نہیں ہے اور ہمیشہ چھاؤں ہے کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام تخت رواں

ع

پر سوار ہو کر بہشت میں جہاں چاہتے تھے سیر کیا کرتے تھے شیطان مکر اور فریب سے بہشت میں پہنچا ایک بوڑھے نیک بخت کی شکل بن کے بی بی حوا کے پاس جا کر بہکانا اور پھسلانا دوستوں کیطرح شروع کیا اور کہا یہاں کی نعمتیں دیکھو کیا خوب ہیں ولیکن افسوس جو تم مروگے تو پھر یہ نعمتیں کہاں۔ بی بی حوا نے یہ بات حضرت آدم سے کہی کہ ایک پیر مرد بہت نیکبخت ہے وہ کہتا ہے کہ ایک دن تم مروگے اور یہ سب نعمتیں تمسے جاتی رہیں گی حضرت آدمؑ نے کہا وہ کہاں ہے اتنے میں وہ موجود ہوا اور مکر کر کے فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى۔ پھر بہکایا حضرت آدم علیہ السلام کو شیطان نے او مرنے سے ڈرایا حضرت آدمؑ موت سے ڈرے اور پوچھا کہ اسکا علاج کیا ہے شیطان نے کہا کہ اے آدم علیہ السلام میں بتاؤں تجھے جو ایک درخت ہے بہشت میں جو کوئی اسکا میوہ کھاوے تو ہمیشہ جیتا رہے اور اسکی بادشاہت کبھی پرانی نہو حضرت آدمؑ نے کہا کہ بتاؤ شیطان حضرت آدمؑ اور بی بی حوا کو گیہوں کے درخت کے پاس لیگیا اور کہا کہ اس درخت کا میوہ کھاؤ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى۔ پھر کھایا حضرت آدم اور بی بی حوا نے اس درخت کا میوہ جو گیہوں تھا اور شیطان انہیں گیہوں کھلا کر غائب ہو گیا اور کھاتے ہی گیہوں کے کھل گیا ان دونوں کا ستر یعنی بہشت کی پوشاک سب اتر گئی اور دونوں ننگے مادر زاد ہو گئے اور حیران ہو کر جوڑنے اور جمانے لگے دونوں اپنے ستر پر بہشت کے درختوں کے پتوں کو یعنی پتوں سے اپنا ستر چھپانے لگے اور ہر طرف سے آواز آنے لگی کہ دور ہو یہاں سے اور پرے جاؤ اور گناہ کیا حضرت آدمؑ نے اپنے پروردگار کا اور گمراہ ہوا اپنی آرزو سے یعنی چاہا تھا ہمیشہ جیتا رہوں اور زندگی کی آرزو اس عیش اور نعمتوں کیواسطے تھی سو وہ خداے تعالے کی نافرمانی سے سب عیش اور نعمتیں بہشت کی جلد جاتی رہیں جب وہ حال ہوا تب حضرت آدمؑ بہت روئے اور توبہ و استغفار کیا تب ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى۔ پھر نوازش اور مہربانی کی حضرت آدمؑ پر اسکے پروردگار نے اور توبہ قبول کی حضرت آدمؑ کی خداے تعالی نے اور راہ دکھائی ایسی جو پھر گناہ نہ کیا حضرت آدمؑ نے پھر قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فرمایا خداے تعالے نے کہ نیچے جاؤ اے آدم اور حوا بہشت میں سے زمین پر تم سب ملکر پھر تمہاری اولاد سے بعضا بعضے کا دشمن ہوگا یعنی تمہاری اولاد آپس میں ایک دوسرے کی دشمن ہوگی جیسے کہ موجود ہے مدت سے فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى۔ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى۔ پھر اگر کوئی آوے تمہارے پاس دنیا میں میری طرف سے بھیجا ہوا راہ دکھانیوالا میری مرضی کی پھر جو کوئی تابعداری کریگا اس راہ بتانیوالے کی پھر وہ شخص راہ نہ بھولیگا اور نہ عذاب میں پڑیگا وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى اور جو کوئی منہ پھیریگا اس میری یاد آوری سے یعنی جو کوئی قرآن کو نہ مانیگا پھر بیشک اسکو ہے گذران زندگانی کی سخت بسبب جیسے حرام کے مال کی محبت اور حرام کاری میں رات دن رہنا زندگانی میں اور مرنے کے بعد عذاب قبر کا اور اٹھاویں گے ہم اسکو قیامت کے دن اندھا جو کچھ اسے نظر نہ آویگا سواے دوزخ کے اور طرح طرح کے عذاب پھر قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا۔ کہیگا وہ منہ پھیرنے والا قرآن سے جو قیامت کو اندھا اٹھیگا کہ اے پروردگار میرے کسواسطے مجھے اٹھایا تو نے اندھا اور میں تو تھا میں دیکھنے والا اسوقت سے پہلے قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا۔ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى۔ فرماویگا خدا تعالی یا فرشتے خداے تعالی کے حکم سے کہیگا کہ اسی طرح ہے جو آئیں تھیں تیرے پاس آیتیں ہمارے قرآن کی نشانیوں ہماری قدرت کی پھر تو بھولا انہیں دیکھکر اور آنکھیں بند کر لیں اس طرف سے اور چھوڑا تو نے انکو جس طرح تو نے بھلایا ہماری قدرت کی نشانیوں کو ویسا ہی آج بھلایا اور چھوڑا عذاب میں تجھ کو اس کے بدلے وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ۔ اور ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ہم اسکو جو حد سے گذرا یعنی جسنے شریک مقرر کیا خداے تعالی کے ساتھ اور ایمان نہ لایا اور سچ نہ جانا خداے تعالی کی قدرت کی نشانیوں کو اسکا ایسا ہی حال کرتے ہیں ہم وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى۔ اور ہر طرح عذاب آخرت کا بہت سخت ہے اور بڑا ہے دنیا کے عذابوں سے اور ہمیشہ رہنے والا ہے وہ عذاب آخرت کا جو کبھی موقوف نہو گا اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى۔ کیا راہ نہ دکھائی میں نے مشرکوں کو اور یہ ڈرتے نہیں اور سمجھتے نہیں ہیں جو کسقدر مار کر کھپا دیے ہمنے پہلے ان مکے کے لوگوں سے اس زمانے کی قوموں کو جیسے عاد اور ثمود کی قوم کو اور یہ مکے کے لوگ پھرتے چلتے ہیں مسافری کے وقت انکے گھروں اور شہروں میں یعنی ان لوگوں کے گھر اور شہر ایسے ویران ہو گئے کہ گویا کوئی یہاں رہتا نہ تھا بیشک وہ ویران ہونا انکا ہر طرح نشانی ہے خداے تعالی کی قدرت کی واسطے صاحب عقلوں کے یعنی جو عقلمند ہووے سو سمجھے اور نہ

دھیان کرے کہ یہ لوگ جو شرک کے سبب ایسی طرح ہلاک ہوئے ہیں یہ سمجھکر شرک کو چھوڑے اور خدائے تعالیٰ کو ایک جان کر اسی کی بندگی کیا کرے وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ۝ اور اگر نہ وہ بات ہوتی جو پہلے حکم ہو چکا پروردگار میرے سے جو عذاب ان مکے کے مشرکوں کو آخرت میں ہوگا اور اب یہ لوگ عذاب سے بچیں تو ہر طرح لازم ہوتا انپر عذاب دنیا میں جیسے اگلے کافروں پر ہوا تھا اور انکے عذاب کرنیکا وقت مقرر ہوتا اب خدا تعالیٰ اپنے دوست کی تسلی کرنیکو فرماتا ہے فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ پھر صبر کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان باتوں پر جو یہ شرک کرتے ہیں میرا میرے پیدا کئے ہوں کو اور تجھے جو کہتے ہیں ساحر اور شاعر ان سب پر صبر کر اور نماز پڑھ ساتھ تعریف کرنے اپنے پروردگار کے پہلے سورج کے نکلنے سے اور پہلے سورج ڈوبنے سے یعنی صبح او شام کی نماز پڑھ اور حمد و ثنا کہہ اور کسی رات کو یعنی آدھی رات یا پچھلے پہر رات کو بھی نماز پڑھ تو شاید راضی اور خوش ہووے یعنی خدا تعالیٰ ایسی نعمت اور رحمت بے نہایت تجھپر کریگا جو تو راضی ہو اور کوئی آرزو اور ارمان دل میں رہے وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ اور لنبی نگاہ نہ کر اپنی آنکھوں کی یعنی مت دیکھ طرف اس چیز کے جو فائدہ دیا ہمنے ساتھ اس چیز کے طرح طرح کے لوگوں کو جو دنیا کے چاہنے والے ہیں خوبی اور بہار زندگانی دنیا کی دی ہے انکو اسواسطے تو آزماویں ہم انکو اسمیں کہ دیکھیں دنیا کی دولت اور نعمت کیا کیا کرتے ہیں اور روزی دینا تیرے پروردگار کا تجھے یعنی تجھے جو حصہ دیا ہے نبوت کا اور خلق کو راہ پر لانیکا بہت اچھا ہے اور ہمیشہ جو اسے کچھ نقصان نہیں ہے کبھی وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْــَٔلُكَ رِزْقًا ؕ اور کہہ اپنے لوگوں کو کہ نماز پڑھو اور قضا نکرو اور آپ بھی نماز پڑھنے پر ہمیشہ رہ یعنی سوائے بندگی کے تجھے اور تیرے لوگوں سے کچھ اور نہیں چاہتے کسواسطے کہ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ۝ ہم روزی دیتے ہیں تجھکو اور سب کو نماز اور بندگی کر روزی کی غم اور فکر نہ کر خاطر جمع رکھ اور آخر کو کام اچھا ہے ڈرنیوالوں کا جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور اسکی بندگی میں قصور نہیں کرتے وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ اور کہتے ہیں مشرک مکے کے کیوں نہیں لاتا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے واسطے کوئی نشانی اپنے پروردگار سے جیسے ہم چاہتے ہیں اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کیا نہیں آئی ان پاس نشانی وہ جو پہلے تھی پیغمبروں کی کتابوں میں یعنی توریت اور انجیل میں لکھا ہے کہ آخری زمانے کا پیغمبر پیدا ہوگا یہ نشانی تھوڑی نہیں جو اور نشانی چاہتے ہیں یہ مکے کے لوگ یہ صرف انکی شرارت اور دشمنی اور ضد ہے وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ۝ اور اگر ہم مار کھپادیں مکے کے کافروں کو سبب انکے کفر اور ظلم کے جو یہ کرتے ہیں پہلے پیدا ہونے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے تو ہر طرح مقرر کہتے وہ لوگ کہ اے پروردگار ہمارے کیوں نہ بھیجا تونے ہماری طرف کسی اپنے پیغمبر کو جو ہمکو تیرا پیغام پہنچاتا اور کہتا کہ خدائے تعالیٰ ایک ہے اسکی بندگی ایسی طرح کرو اور بتوں کو پوجنے سے منع کرتا تو پھر ہم تابعداری کرتے اور کہا مانتے اس پیغمبر کا اور سچ جانتے اسکو اور اسکی لائی ہوئی چیز کو جو وہ نشانی لاتا اے مانتے پہلے اس سے جو خوار ہوتے دنیا میں اور رسوا ہوتے آخرت کے عذاب سے یعنی ہم اس پیغمبر کا کہا مانتے اگر کسی کو بھیجتا تو تو کاہے کو یہ خواری اور رسوائی دو جہان کی ہوتی ہمیں یہ جو کچھ کفر اور شرک کیا سب بیخبری سے کیا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسواسطے ہمنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور قرآن کو بھیجا انکے پاس تو کوئی حجت اور بات کہنے کی جگہ نہ رہے اور عذاب لازم ہو انپر قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ۝ ع کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مکے کے مشرکوں کو کہ سب ہم اور تم راہ دیکھتے ہیں یعنی تم ہمارے برا ہونیکی راہ دیکھتے ہو اور ہم تمہارے اوپر عذاب آنیکے وقت کی راہ دیکھتے ہیں پھر تم راہ دیکھو میرے مرنیکی یا اپنے عذاب کے وقت کے آنے کی راہ دیکھو پھر جلد معلوم کروگے اور جانوگے قیامت کیدن جو کون ہے سیدھی راہ چلنے والا اور کون ہے وہ کہ جسنے پائی ہے وہ راہ جس راہ میں خوشی اللہ تعالیٰ کی ہو اور اس راہ کے چلنے سے چھوٹے عذاب سے وہ سب حال قیامت کو جانوگے کہ اچھی راہ اور عذاب چھوٹنے کی ہمنے پائی ہے یا تمنے پائی اے مکے کے کافرو

سورۃ الانبیاء مکیۃ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وھی مائۃ اثنتا عشرۃ آیۃ

الجزء ۱۷ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝

نزدیک پہنچا لوگوں کے حساب کا وقت یعنی قیامت یا بدر کی لڑائی جو اس میں شرک بہت قتل اور قید ہوئے تھے اور یہ لوگ بیخبری میں ہیں

پڑے ہوئے حکم خدا تعالیٰ کے سے یعنی انہوں نے جو کام کئے ہیں اسکی بدی سے بے پروا ہیں مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۙ
نہ آئی کوئی نصیحت یا آیات قرآن کی انکو پروردگار انکے سے نئی جو سنتے ہیں اور وہ مزاح کرتے ہیں یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آیت قرآن کی انکے آگے
پڑھی انہوں نے ٹھٹھے میں ڈالا لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ کھیل میں ہے دل انکا یعنی انکا دھیان ہرگز قرآن کے معنوں پر نہیں ہے اور نہیں سمجھتے وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝ اور چھپکر خلوت میں مصلحت کرتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں نہیں ہے یہ مگر
آدمی تم جیسا یعنی آپس میں کافر کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتہ جو خدا کا بھیجا ہوا ہووے آدمی ہے تم جیسا یہ جادوگر ہے اے پھر تم کیوں جاتے ہو
جادو میں اسکے اور دیکھتے ہو کہ سب عادت آدمیوں کی ہے جیسے سوتا اور کھانا پھرتا چلنا اور باتیں جادوگری سی کرتا ہے کیوں اسکا کہا مانیے قٰلَ رَبِّيْ
يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۡ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے جواب میں کہ پروردگار میرا جانتا ہے باتیں انکی جو
آسمان اور زمین میں ہیں اور خدا سے تعالیٰ سنتا ہے سبکی باتیں جانتا ہے سبکے کاموں کو اور مشرکوں نے قرآن کو جادو کہا اور بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ
بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ بلکہ کہا قرآن ایسا ہے جیسے خواب جھوٹا بیہودہ بلکہ آپ بناکر جھوٹ کہا کہ خدا نے بھیجا ہے بلکہ شاعر کا بنایا ہوا ہے یعنی
کچھ اصل نہیں قرآن کی اور کہتے ہیں کافر کہ اگر یہ ہماری باتیں سچ نہیں تو بھلا فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝ پھر لاوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم معجزہ جیسا کہ اگلے پیغمبر لائے تھے معجزے کہ حضرت صالح نبی نے پہاڑ میں سے اونٹنی نکالی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس عصا تھا جو اسمیں
کیا کیا صفتیں تھیں ویساہی کچھ ہمیں دکھاوے تب ہم جانیں کہ سچ پیغمبر ہے اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ مکے کے لوگ چاہتے ہیں ایسا تو ہو سکتا
ہے لیکن اگلے پیغمبروں کی امت نے جو وہ معجزے دیکھے تھے وہ بھی مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝ ایمان نہ لائے تھے انسے
پہلے کسی شہر کے رہنے والے پھر ہمنے مار کر ویران کر دیا ان شہروں کے لوگوں کو یہ مکے کے لوگ کیا ایمان لاوینگے یعنی اگر ویسے بھی معجزے دیکھینگے
تو بھی ایمان نہیں لانے کے وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور نہ بھیجے ہمنے کوئی پیغمبر
پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر مرد تھے وہ سب یعنی جتنے پیغمبر بھیجے ہمنے کوئی فرشتہ نہ تھا سب آدمی تھے جو حکم بھیجا ہمنے ان کی طرف
اگر اس بات کو سچ نہیں جانتے تو کہہ انکو کہ پھر پوچھو علماء یہود اور نصاریٰ کے سے کہ اگلے نبی فرشتے تھے یا آدمی تھے اگر تم نہیں جانتے وَمَا
جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝ اور نہیں بنایا تھا ہمنے اگلے پیغمبروں کا بدن ایسا جو نہ کھاویں کھانا یعنی سب ہی
کھاتے تھے اور نہ تھے ایسے جو ہمیشہ رہتے اور نہ مرتے ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝ پھر سچا کیا ہمنے وعدہ
انکا یعنی ہمنے جو اول وعدہ کیا تھا پیغمبروں سے کہ ایمان لانے والے غالب ہونگے اور کافر ہلاک ہونگے سو وعدہ سچ ہوا پھر دکھ سے چھڑایا ہمنے پیغمبروں کو اور جس
کو چاہا اسے بھی چھڑایا اور مار کر خراب کر دیا حد سے زیادہ کام کرنیوالوں کو لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اور بیشک ہمنے ع
بھیجی تمہاری طرف اے مکے کے لوگو کتاب جو اس میں ہے نصیحت تمکو اے پھر تم نہیں سمجھتے کہتے ہیں کہ یمن کے ملک میں ایک شہر تھا خدا تعالے
نے وہاں ایک نبی بھیجا اس شہر کے لوگوں نے اس نبی کو بہت دکھ دیا آخر کو مار ڈالا خدا تعالے نے اس نبی کے خون کا بدلہ لینے کو بخت نصر
بادشاہ کو بھیجا اس نے ان سب کو قتل کرنا شروع کیا اور آسمان سے آواز آئی کہ اے قتل کرنیوالو پیغمبر کے آؤ جو اب وقت بدلے کا ہے وہ تب
توبہ اور عاجزی کرنے لگے کچھ فائدہ نہوا سو اللہ تعالیٰ انکی خبر فرماتا ہے وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝
اور کتنے مار کر پیس ڈالے ہمنے شہر کے لوگ جو وہ ظالم اور کافر تھے اور پیدا کیا ہمنے انکے مارنے کے پیچھے اور قوم دوسری کو انکے بدلے فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ
اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝ جسوقت کہ معلوم کیا اس شہر کے لوگوں نے عذاب ہمارے کو یعنی بخت نصر کے لشکر کو دیکھا گھیر لیا اسوقت اس شہر کو
لوگ اس شہر سے بھاگنے لگے تب فرشتوں نے کہا کہ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝ مت بھاگو خدا تعالی
کے عذاب سے اور پھر جاؤ اپنے گھروں کی طرف جہاں عیش کرتے تھے تم شاید کہ تمہیں پوچھیں کہ پیغمبروں کو کیوں قتل کیا جب انہوں نے یہ سنا اور اپنے
تئیں لشکر میں گھرا ہوا دیکھا راہ نکلنے کی قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ کہا انہوں نے کہ بڑی کمبختی ہماری البتہ تھے ہم ظالم جو پیغمبر کو مار ڈالا
فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝ پھر ہمیشہ یہی تھا انکا کہنا اور فریاد جب تک کہ کیا ہمنے انکو گھاس کٹی مرجھائی ہوئی یعنی انکو تلوار و

سے ٹکڑے اس طرح مردوں کا ڈھیر ڈالا جیسے گھاس کو درانتی سے کاٹ کر ڈال دیتے ہیں وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ اور نہیں پیدا کیا ہمنے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے ان سب کو کھیلتے ہوئے یعنی خدائے تعالیٰ کا کام عبث نکما نہیں ہے بلکہ نری حکمت اور صرف دانائی ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں پیدا کی جس میں کچھ بھلائی نہیں اور بری سے بری چیز میں بھی ایک خوبی ہے لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ اگر ہم چاہتے کہ لیتے یا بناتے کھلونا جو اس سے دل بہلاتے جیسے کہ اولاد اور بی بی تو مقرر لیتے یا بنا لیتے اپنے پاس سے یعنی اپنی عظمت کے لائق کرتے اگر ہم کرنے والے ہوتے یعنی اگر ہم چاہتے تو اپنے مرتبے کے لائق اولاد اختیار کرتے نہ کہ بندوں کو جو فرشتے اور آدمی ہیں انکو فرزند اپنا کرتے بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝ بلکہ ڈالتے ہیں ہم سچ کو یعنی اسلام کو اور توحید کو اوپر جھوٹ کے یعنی کفر کے تو پھر توڑ ڈالتے ہیں جھوٹ کو پھر وہ جھوٹ غائب ہوتا ہے اور ہزار افسوس اور پچھتانا تم پر ان باتوں سے جو تم کرتے ہو کہ خدائے تعالیٰ کی اولاد اور بی بی ہے اس تہمت سے سخت عذاب ہوگا اور پچھتاؤ گے لاکھوں برس وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۝ اور اسکے بندے ہیں سب جو کوئی کہ ہے آسمانوں اور زمین میں رہنے والا یعنی تمام خلقت عام اور جو کوئی کہ ہے اس کے پاس یعنی خلقت خاص یہ سب سر نہیں پھیرتے خدائے تعالیٰ کی بندگی سے اور نہیں تھکتے اس کی فرمانبرداری سے یعنی جبتک کہ جیتے ہیں اسکی بندگی کئے جاتے ہیں يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۝ رات دن خدائے تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں اور سستی اور کاہلی نہیں کرتے اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ۝ کیا یہ جو کافروں نے خدا پکڑے ہیں اپنی خوشی سے زمین کی چیزوں یعنی ان سے جو زمین سے پیدا ہوتی ہیں جیسے سونا روپا پتھر لکڑی یہ خدا ان کافروں کو اٹھائینگے یعنی جلا دینگے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہو ان مکے کے لوگوں کو کہ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ اگر ہوتے آسمان اور زمین میں کتنے خدا سوائے خدائے تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے تو مقرر خراب ہوتے آسمان اور زمین کس واسطے کہ کسی بات میں مخالفت آپس میں ہوتی وہ خراب ہوتی فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ پھر ساتھ پاکی کے یاد کر خدائے تعالیٰ کو جو وہ پیدا کرنے والا ہے عرش کا پاک جان ان باتوں سے جو یہ مشرک کہتے ہیں لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ۝ پوچھا نہ جائیگا یعنی کوئی نہیں پوچھنے کا خدائے تعالیٰ کو اس کے کاموں سے جو وہ کرتا ہے کیونکہ اس سے غالب کوئی نہیں جو حساب لیوے اور یہ مشرک بلکہ سب بندے پوچھے جائیں گے قیامت کو جو تمنے دنیا میں کیا کیا کس واسطے کہ خدائے تعالیٰ سب کا مالک ہے حساب سب سے لیوےگا اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ کیا انہوں نے مقرر کئے اور ٹھہرائے خدائے تعالیٰ کے سوا کئی اور خدا کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سند لاؤ تم اور دلیل لاؤ اپنے ان خداؤں پر اگر سچے ہو اور یہ قرآن ہے یاد کرنا انکا جو ہمارے ساتھ ہیں مسلمان اور توریت انجیل یاد کرنا ان کا جو پہلے تھے ہم سے یعنی سب کتابوں میں جو نبیوں پر اتری ہیں ان کو دیکھو ان کے عالموں سے پوچھو جو کسی میں سوائے ایک خدا کے کچھ اور ہے اور منع ہے شرک سے اور حکم ہے توحید کا ان سب کتابوں میں بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ بلکہ بہت یعنی سب کافر اور مشرک نہیں جانتے سچی بات کو جو وہ ایمان اور توحید ہے پھر یہ منہ پھیرنے والے ہیں اس سچی بات سے اور فرمانبرداری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ اور نہیں بھیجا ہمنے پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی نبی کو مگر کہلا بھیجا ہمنے ان کو یعنی سب نبیوں کو کہلا بھیجا کہ نہیں ہے کوئی خدا مگر میں تم پھر بندگی کرو میری اور حکم مانو میرا وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۝ اور کہتے ہیں مشرک کہ لیا یعنی اختیار کیا خدائے تعالیٰ بہت بخشش کرنیوالے نے بیٹا فرشتے یا عیسیٰ یا عزیر علیہم السلام کہہ کہ یہ جھوٹ ہے پاک ہے خدائے تعالیٰ بلکہ وہ سب بندے ہیں بزرگی دئے ہوئے لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝ نہیں بڑھ کر بات کر سکتے وہ یعنی فرشتے اور عیسیٰ اور عزیر علیہم السلام یعنی بغیر حکم خدائے تعالیٰ کے کام نہیں کرتے یعنی فرمانبردار ہیں خدائے تعالیٰ کے اور مقدور نہیں جو بغیر مرضی کچھ کر سکیں یا کچھ کہہ سکیں يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝ جانتا ہے خدائے تعالیٰ جو کچھ کہ پہلے انسے کیا تھا اور وہ جو پیچھے انکے کرینگے یعنی فرشتوں کے پیدا ہونے سے اول جو کچھ تھا اور جو کچھ انکے مرنے کے بعد ہوگا سب خدائے تعالیٰ جانتا ہے اور فرشتے یا وہ نبی نہ بخشوائیں گے کسی کو مگر اسکو جس سے خدائے تعالیٰ راضی ہوگا اور مہربان ہوگا اسی کو بخشوا وینگے اور وہ خدائے تعالیٰ کے عذاب کے ڈر سے کانپتے ہیں وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور جو کوئی کہے ان میں سے کہ میں ہوں خدا

سوائے خدا تعالیٰ کے پھر اس کہنے والے کو بدلہ دینگے ہم دوزخ ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ہم ستم کرنیوالوں کو اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا اسے کیا نہیں جانتے وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے یہ کہ آسمان اور زمین ملی ہوئی اور جمی ہوئی تھی پھر ہمنے کھولا اور چیرا ان دونوں کو یعنی آسمان کے کھولنے سے مینھ برسنا شروع ہوا اور زمین کے چیرنے سے درخت اور گھاس کا اگنا شروع ہوا اول نہ تھا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ط اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اور پیدا کیا ہمنے پانی سے سب چیز کو جس میں جان ہے یعنی اگر پانی نہوتا تو زندگی کسی کی نہوتی یا ابتدا ہونا جو منی کے پانی سے سب کو پیدا کیا پھر کیا اس بات کو نہیں مانتے جو کیسا خدا تعالیٰ ہے اسکی ایسی ایسی قدرتیں ہیں سوائے اسکے یہ کون کر سکتا ہے وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِیْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ۝ اور پیدا کئے ہمنے زمین میں پہاڑ کہ نہ ہلے زمین اور خراب نہ کرے انکو جو زمین پر رہتے اور پیدا کیں ہم نے اس میں راہیں کشادہ کھلی ہوئی شاید کہ راہ پاویں مسافر اور اپنے مدعا کو پہنچیں وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ عَنْ اٰیٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝ اور بنایا ہمنے آسمان کو چھت بہت اونچی بے ستون بے ڈر گرنے سے اور پرانی ہونے سے یہ چیزیں کیسی نشانیاں ہیں ہماری قدرت کی اور یہ مکے کے لوگ ان نشانیوں کی طرف سے منھ پھیرنے والے ہیں وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ۝ اور وہ ہے خدائے تعالیٰ جس نے اپنے کمال سے پیدا کیا رات کو اندھیری جو آرام کریں اور پیدا کیا دن کو روشن تو اس میں تلاش کسب کی کر کے روزی پیدا کریں اور پیدا کیا اپنی قدرت سے سورج اور چاند کو اور سب یہ آسمان میں پھرتے ہیں کہ کافر جو دشمن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے وہ آپس میں کہتے تھے کہ ہم راہ دیکھتے ہیں اور اٹکلتے ہیں جو کبھی ایسا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یاروں کو جدا جدا کیجئے اور انہیں ہلاک کیجئے سو حق تعالےٰ اپنے دوست کی تسلی کیواسطے یہ فرماتا ہے وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ط اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝ اور نہیں پیدا کیا ہمنے کسی آدمی کو تجھ سے پہلے جو ہمیشہ دنیا میں رہا ہو پھر اگر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موئے تو پھر کیا یہ تو تیرے مرنے کی آرزو کرتے ہیں اور راہ دیکھتے ہیں ہمیشہ جیتے رہینگے یہ بھی مر جائیں گے كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً ط وَاِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ ہر جاندار جو دنیا میں ہے سب چکھیں گے مرنے کے مزے کو اور ہم آزماتے ہیں تمکو اے آدمیوں ساتھ بدی کے اور برائی کے یعنی مصیبت اور دکھ میں اور آزماتے ہیں ہم ساتھ نیکی اور بھلائی کے یعنی جمعیت اور تندرستی میں جو کہ تم مصیبت میں صبر کرتے ہو اور دولت میں کیسا کرتے ہو اور تم سب ہماری طرف پھر پھروگے آخر کو جیسے کام کروگے ویسا بدلہ پاؤگے کہتے ہیں کہ ایک دن کئی سردار قریش کے آگے سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلے جاتے تھے انہیں سے ابوجہل لعین نے بے ادبی سے مذاق کر کے کہا کہ یہ عبد مناف کی اولاد سے جانتا ہے خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ یَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ط اور جب دیکھتے ہیں تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ لوگ جو ایمان نہیں لائے نہیں پکڑتے تجھکو مگر مذاق سے یعنی جب دیکھتے ہیں تجھے تو مذاق ٹھٹھے کرتے ہیں اور آپس میں کہتے ہیں اَهٰذَا الَّذِیْ یَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ج وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ کیا یہی ہے جو یاد کرتا ہے تمہارے خداؤں کو برائی سے اور وہ آپ خدا تعالیٰ برحق کی یاد کرنے سے انکار کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے اسی بات سے وہ آپ لائق مذاق کے ہیں خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ط سَاُورِیْكُمْ اٰیٰتِیْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ پیدا کیا ہے آدمی جلدی سے جو ہر چیز میں جلدی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے عذاب بھی جلد مانگتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر کرو جلد دکھاؤنگا میں تمکو نشانیاں اپنی قدرت کی جو دنیا میں قتل اور قید ہوگے تم اور اس جہان میں دوزخ میں ہوگے پھر جلدی مت کرو عذاب کی مجھسے وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ اور کہتے ہیں کافر مسلمانوں سے کہ کب ہوگا یہ وعدہ عذاب کا اگر تم سچ بولنے والے ہو خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَوْ یَعْلَمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا حِیْنَ لَا یَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝ اگر جانیں کافر اسوقت کہ جسوقت تھام نہ سکینگے اپنے منھ سے آگ کو اور نہ پیٹھ اپنے سے دور کر سکیں گے آگ کو یعنی جسوقت آگ انہیں سب طرف سے گھیر لیگی اور وہ آگ کو اپنے سے دور نہ کر سکیں گے اور نہ کوئی انکی مدد کر سکیگا یعنی اگر جانیں کافر کہ ایسا عذاب آویگا تو اس کے مانگنے میں جلدی نہ کریں یا اسکا علاج کریں پھر کچھ نہ کر سکیں گے بَلْ تَاْتِیْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ۝ بلکہ آویگا وہ عذاب انپر یکایک قیامت یا بدر کی لڑائی گھبرا دیگی اور بیہوش کرے گی وہ حالت انہیں پھر نہ اسے پھیر سکیں گے اور اپنے سے دور نہ کر سکیں گے اور نہ ڈھیل دئے جائیں گے عذاب کرنے میں یعنی ایکدم کی بھی مہلت نہ میسر آویگی ان کو اب خدائے تعالےٰ اپنے حبیب کی تسلی کو اور کافروں کے ڈرانے کو فرماتا ہے وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ

ربع

بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا مِنْھُمْ مَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ ۝ اور مقرر مذاقیں کیں کافروں نے پیغمبروں سے پہلے تجھ سے پھر گھیر لیا عذاب نے انکو جو مذاق کرتے تھے پیغمبروں سے تھا وہ عذاب بدلہ ان مذاقوں کا پھر جو کوئی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھ سے مذاق کرتا ہے اسکا بھی ویسا ہی حال ہوگا قُلْ مَنْ یَّکْلَؤُکُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ ھُمْ عَنْ ذِکْرِ رَبِّھِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ کون تمہاری رکھوالی کرتا ہے رات اور دن کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے بلکہ یہ اپنے خدائے تعالیٰ کی یاد سے منہ پھیرنے والے ہیں یعنی قرآن سے اور نصیحت سے اور خبر عذاب کی سے کچھ پرواہ نہیں رکھتے اَمْ لَھُمْ اٰلِھَۃٌ تَمْنَعُھُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِھِمْ وَلَا ھُمْ مِّنَّا یُصْحَبُوْنَ ۝ اے کیا انکے خدا ہیں ہمارے سوا جو دور کرینگے عذاب کو وہ اتنی تو طاقت رکھتے ہی نہیں جو مدد کریں اپنی اور نہ وہ ہمارے عذاب سے بچیں گے یعنی جنکو یہ کافر خدا کہتے ہیں ہمارے سوا انکو اگر کوئی ستاوے اور دکھ دے تو وہ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے وہ ان کافروں کو کیونکر عذاب سے بچاویں گے بَلْ مَتَّعْنَا ھٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَھُمْ حَتّٰی طَالَ عَلَیْھِمُ الْعُمُرُ ؕ بلکہ ہمنے عیش اور دولت اور تندرستی اور اولاد دی ان مکے کے لوگوں کو اور انکے باپ دادا کو بہت مدت سے یہانتک کہ بڑی لمبی ہوئیں انپر عمریں اس سبب سے سمجھے کہ وہ ہمیشہ اسی طرح رہیگا اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا ؕ اَفَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ اے کیا نہیں دیکھتے کافر یہ کہ ہم گھٹاتے آتے ہیں زمین گرد سے اور کشادہ کرتے ہیں مسلمانوں پر یعنی آہستہ آہستہ مسلمان ملک لیتے ہیں اور قلعہ خالی کرواتے ہیں کافروں سے پھر کیا یہ کافر غالب ہونگے یعنی ہرگز کافر غالب نہو سکیں گے قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُکُمْ بِالْوَحْیِ ۡۖ وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں سے کہ میں مقرر ڈراتا ہوں نہیں ساتھ حکم خدا تعالیٰ کے کچھ بھی اپنی طرف سے نہیں کہتا اور نہیں سنتے بہرے پکارنے کو جب انکو ڈراتے ہیں بہرے کے لوگ بات کے مدعا کو نہیں سمجھتے اور اس میں فکر نہیں کرتے تو گویا کہ بہرے ہیں وَلَئِنْ مَّسَّتْھُمْ نَفْحَۃٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّکَ لَیَقُوْلُنَّ یٰوَیْلَنَآ اِنَّا کُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝ اور اگر پہنچیگا ان کافروں کو ذرا سا بھی عذاب خدا تعالیٰ کا کافر کہیں کہ اے ہائے کمبختی ہماری ہم مقرر تھے ظالم جو نبی کا کہنا نہ مانا اور بتوں کو پوجتے رہے وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا ؕ وَاِنْ کَانَ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِھَا ؕ وَکَفٰی بِنَا حٰسِبِیْنَ ۝ اور رکھیں گے ہم ترازوئیں انصاف کو قیامت کے دن پھر کسی کا نقصان نہو گا کسی چیز میں نہ نیکی نہ بدی میں اگر ہو گا ایک رائی کے دانے کے برابر وہ بھی لا دینگے ہم اور کفایت کرینگے اور بہتر ہیں ہم حساب کرنے کو وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِیَآءً وَّذِکْرًا لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَیْبِ وَھُمْ مِّنَ السَّاعَۃِ مُشْفِقُوْنَ ۝ اور بیشک دی ہمنے موسیٰ کو اور اسکے بھائی ہارون کو کتاب توریت جدا کرنیوالی سچ اور جھوٹ کی اور وہ کتاب روشن نصیحت ہے گناہوں سے بچنے والوں کو جو ڈریں اپنے رب کے عذاب سے بغیر دیکھے اور قیامت سے کانپتے ہیں وَھٰذَا ذِکْرٌ مُّبٰرَکٌ اَنْزَلْنٰہُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَہٗ مُنْکِرُوْنَ ۝ اور یہ قرآن نصیحت ہے بہت برکت اور نفع اور بھلائی جو بھیجا ہمنے سو کیا پھر کیا تم نہیں مانتے وَلَقَدْ اٰتَیْنَآ اِبْرٰھِیْمَ رُشْدَہٗ مِنْ قَبْلُ وَکُنَّا بِہٖ عٰلِمِیْنَ ۝ اور مقرر دیا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو راہ پانا اسکا طرف نیکی کے پہلے موسیٰ و ہارون علیہما السلام سے اور تھے ہم اسکا مرتبہ پہچاننے والے یعنی جس لائق تھا وہ ہم جانتے تھے ویسا ہی مرتبہ اسے دیا اِذْ قَالَ لِاَبِیْہِ وَقَوْمِہٖ مَا ھٰذِہِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْٓ اَنْتُمْ لَھَا عٰکِفُوْنَ ۝ مذکور کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر کو اور اپنی قوم کو جو وہ قوم شہر بابل کی رہنے والی تھی اور وہاں کا بادشاہ نمرود تھا یہ کہا کیا ہے یہ مورتیں بنائی ہوئیں جو ہمیشہ تم انکی سیوا کرتے ہو کہتے ہیں کہ وہ بہتر مورتیں تھیں اور بعضے کہتے ہیں کہ نوّے تھیں اور سب سے بڑی جو انمیں ایک تھی اسے آزر نے بنایا تھا اور دو لعل اسکی آنکھوں میں لگاتے تھے جب یہ بات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سنی انہوں نے تب جواب معقول تو کچھ نہ آیا تو یہ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَھَا عٰبِدِیْنَ ۝ کہا انہوں نے کہ پایا ہمنے اپنے باپ دادا کو جو انہیں پوجتے تھے انہیں دیکھکر ہم بھی لگے پوجنے قَالَ لَقَدْ کُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ کہا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ مقرر تم اور تمہارے باپ دادا رہے بھلاوے میں صریح یعنی یہ بت جو ہل نہ سکیں اور اگر گرا دیں تو اٹھ نہ سکیں انکا پوجنا صریح بھولنا ہے سیدھی راہ سے جب انہوں نے یہ بات سنی اور اپنے باپ دادا کی نادانی سمجھکر کھسیانے ہوئے اور قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ ۝ کہا انہوں نے تعجب سے کیا لایا تو ہمارے واسطے اے ابراہیم کچھ سچی بات یا تو ٹھٹھولیاں کرتا ہے قَالَ بَلْ رَّبُّکُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَھُنَّ ۡۖ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ ۝ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے میں جھوٹ نہیں کہتا بلکہ رب تمہارا رب آسمانوں اور زمین کا ہے بنایا ہے آسمانوں اور زمین کو اور ہم اس بات کی شاہدی دیتے ہیں کہ خدائے تعالےٰ نے بنایا ہے

الربع ع

آسمان اور زمین اور وہی رب تمہارا ہے کہتے ہیں کہ اس شہر بابل کے رہنے والوں کی ایک عید مقرر تھی جو اسدن بادشاہ اور سارے شہر کے لوگ جنگل میں جاکر
سارا دن سیر اور تماشا کرتے اور راگ ناچ دیکھتے ہنستے اور شام کو وہاں سے پھر کر بتخانے میں آتے اور بتوں کو گہنا اور کپڑے پہناتے اور انکے آگے سر ٹیکتے اور
رسم جو پوجا کی تھی سب کرتے تب اپنے گھروں کو جاتے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وہ باتیں ہوئیں تب انہوں نے کہا کہ کل ہماری عید ہے تو چلکر دیکھ
جو کیسا ہمارا چلن ہے اور کیا خوبی اور کیفیت ہے اور تماشا ہے حضرت ابراہیمؑ نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا جب دوسرا دن ہوا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو کہا کہ چل ہمارے ساتھ کہ آج ہماری عید ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیماری کا بہانہ کیا اور نہ گئے اور آہستہ کہا کہ وَتَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ بَعْدَ اَنْ
تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ۝ اور قسم ہے خدائے تعالیٰ کی کہ مقرر تلاش تدبیر کرونگا تمہارے بتوں پر جب تم جا چکو گے یعنی تمہارے پیٹھ پیچھے میں ان بتوں سے الربع
سمجھونگا کسی نے یہ بات حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنی پر کسی سے نہ کہی جب وہ سب لوگ شہر کے جا چکے تب حضرت ابراہیم علیہ السلام بتخانے میں
آئے فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝ پھر کئے ان بتوں کے ٹکڑے یعنی کسی کا ہاتھ اور کسی کا پاؤں اور کسی کی گردن توڑی مگر
ایک جوان سب سے بڑا تھا اسے رکھا جو شاید اسکی طرف پھر پھریں حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ کام کرکے اپنے مکان میں جا بیٹھے جب شام کو شہر
کے لوگ سب آئے تب بتخانے میں جا کر دیکھیں تو بتوں کا وہ حال ہے بہت حیران ہوئے اور قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝
کہا کسنے کیا یہ کام ہمارے خداؤں سے مقرر وہ کرنے والا اس کام کا ظالم ہے پھر نمرود اور سب لوگ اسے لگے ڈھونڈھنے جس نے وہ بات حضرت
ابراہیم علیہ السلام سے سنی تھی اس نے ایک سے کہا اسنے اور سے کہا اسی طرح ہوتے ہوتے مشہور ہوئی وہ بات یہاں تک کہ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ
يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۝ کہا نمرود سے لوگوں نے کہ ہمنے سنا ہے جو ایک جوان برائی سے یاد کرتا تھا ان بتوں کو یعنی بتوں کو برا کہتا تھا سو کہتے ہیں اسے ابراہیم جب نمرود
کی مجلس میں یہ بات پہنچی تب اسکے امراؤں نے قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ۝ کہا کہ لاؤ اسکو سب لوگوں کے سامنے شاید کہ
سب گواہی دیویں کہ یہی بتوں کو برا کہتا تھا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پکڑ لائے اور آگے نمرود کے حاضر کیا اور قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝
کہا لوگوں نے کیا کیا تو نے یہ کام ہمارے خداؤں سے اے ابراہیم یعنی پوچھا کہ کیا تو نے توڑا انکو پھر قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝
کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ ہمنے کاہیکو کیا اس کام کو انکے بڑے نے غصے سے اور اگر تمہیں اعتبار نہیں تو پوچھو انسے جو تمہیں کسنے توڑا ہے اگر
یہ ہیں بولنے والے جب یہ بات الزام دینے کی کہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تب فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ پھر سوچ
میں گئے اپنے دلوں میں اور کہنے لگے آپس میں کہ مقرر تم ہی ناانصاف ہو ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ۝ پھر سب نے سر
نیچے کئے اور کہا شرم سے کہ اے ابراہیم تو جانتا ہے کہ یہ بت بولتے نہیں ایسی بات جانکر پھر کیوں کہتا ہے قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ
شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ۝ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ کہا پھر حضرت ابراہیم نے اے پھر کیوں پوجتے ہو سوائے خدا تعالیٰ بتوں
کے انکو جنکے پوجنے سے نفع نہ تمہیں کسی چیز کا اور نہ پوجنے سے نقصان نہ تمہیں کسی طرح کا برے لگتے ہو تم اور بیزار ہوں میں تمسے اور انسے جنکو تم پوجتے ہو
سوائے خدائے تعالیٰ کے اے پھر کیا تم نہیں سمجھتے کہ یہ بت لائق پوجنے کے نہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ بات کہی تب ان کو کچھ جواب نہ
آیا اور کھسیانے ہوئے اور آپس میں قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ کہا کہ جلاؤ ابراہیم کو آگ میں اور مدد کرو اپنے خداؤں
کی بدلہ لینے میں اسکی دشمنی سے اگر ہو تم مدد کرنے والے اپنے خداؤں کی پھر فرمایا نمرود نے کہ تیاری اسکے جلانے کی کرو کہتے ہیں کہ ایک مہینے تک لکڑیاں
لائے اور بڑا ڈھیر کیا ساٹھ گز کا اونچا اور ان لکڑیوں پر بہت تیل ڈالا اور گرد سے آگ لگائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہاتھ اور پاؤں باندھ
کر اور طوق گلے میں ڈالکر اور ڈھینکلی پر بٹھایا اور آگ میں پھینکا کہتے ہیں کہ ابھی حضرت ابراہیم علیہ السلام راہ ہی میں ہوا پر تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے
اور کہا کہ یا ابراہیم کہہ کہ اسوقت کیا غرض ہے تیری حضرت ابراہیم نے کہا ہے غرض پر تجھ سے نہیں پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ جس سے ہے اس سے کہہ کہا کہ
وہ جانتا ہے اور دیکھتا ہے کہنا کچھ ضرور نہیں جب حضرت ابراہیم نے صرف خدائے تعالیٰ پر توکل کیا اور اس کے سوا کسی سے غرض نہ رکھی سو خدا تعالیٰ
یوں فرماتا ہے قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ کہا ہمنے کہ اے آگ ٹھنڈی ہو تو اور دکھ دینی والی نہ ہو ابراہیمؑ پر یعنی ایسی بھی
ٹھنڈی نہ ہو جس سے دکھ پہنچے اب خدائے تعالیٰ اس احوال کی اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دیتا ہے کہ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ

الْاَخْسَرِیْنَ ۵ اور چاہا کافروں نے ابراہیم علیہ السلام سے مکر کرنا پھر ہمنے ان ہی کو بڑا نقصان کھایا ہوا یعنی شرمندہ ہوئے جیسے کوئی بڑا نقصان اپنا کرے آپ ہجان کر کہتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں پہنچے وہ طوق و زنجیر سب جل گئے اور وہ آگ سب لالہ زار ہو گئی اور پانی کا ٹھنڈا یہ شا حوض پیدا ہوا اور ایک مکان ستھرے میں جا بیٹھے اور خدائے تعالےٰ نے ایک فرشتہ ان ہی کی صورت کا بھیجا پاس رہنے کو باتیں کرنے کو کہ اکیلے نہ گھبرائیں اس جگہ حضرت ابراہیمؑ سات روز رہے نمرود نے اپنے محل پر چڑھکر دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ باغ بیچ آرام سے بیٹھے ہیں اور ایک شخص سے باتیں کرتے ہیں اور باہر گرد آگ جلتی ہے جو کسی کا مقدور نہیں جو اسکے نزدیک جا سکے اور اندر باغ کے پھول کھل رہے ہیں یہ حال دیکھکر نمرود حیران ہوا اور کہا پکار کے اے ابراہیمؑ تیرا خدا بڑی قدرت رکھتا ہے جو یہ میں نے دیکھا میں بھی تیرے خدا کی نذر قربانی کرونگا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ تیری نذر قبول نہ کریگا جبتک تو اپنے دین پر رہیگا کہتے ہیں کہ نمرود نے چار ہزار گائیں قربان کیں جواب اللہ تعالےٰ عز و جل فرماتا ہے وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۵ اور دکھ سے چھڑایا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو اور اسکے بھتیجے لوط بیٹے ہارون علیہما السلام کو اور پہنچایا ان کو اس شہر میں جو برکت اور زیادتی نعمت کی دی وہاں کے رہنے والوں کو کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس احوال کے بعد اپنے کنبے سمیت اپنے ماں باپ کے شہر بابل سے نکلکر شام کے ملک میں آئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام فلسطین شہر میں رہے اور حضرت لوط نبی بیٹے ہارون کے شہر مؤتفکات میں جا کر رہے سو ان دونوں شہروں میں ایک رات بس کے راہ ہے اور فرماتا ہے خدائے تعالیٰ کہ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۭ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۵ اور بخشا اور دیا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو بیٹا اسحاق نام اسکی بی بی سارہ سے جو وہ اسکے چچا کی بیٹی تھی اور دیا بیٹا اسحاق کا یعقوب علیہ السلام زیادہ مانگنے سے یعنی اسنے بیٹا مانگا تھا ہمنے بیٹا بھی دیا اور پوتا بھی دیا اور کیا ہمنے ان سب کو نیکبخت اچھے کام کرنیوالے وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا اور کیا ان سبکو آگے چلنے والے اور راہ بتانیوالے اور وہ راستہ دکھاتے تھے ہمارے حکم سے یعنی ہمنے راہ سیدھی اسلام کی نہیں بتائی تھی وہ اس راہ میں آگے آپ ہو کر خلقت کو بلاتے تھے اور اپنے پیچھے یعنی وہ آپ بھی حکم خدائے تعالیٰ کے سے اچھے کام کرتے تھے اور خلقت کو سکھاتے تھے کہ اسی طرح تم بھی خدائے تعالیٰ کی بندگی کرو وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۵ اور کہلا بھیجا ہمنے انکی طرف کہ اچھے کام کریں اور قائم رکھیں نماز کو اور دیویں زکوٰۃ کو اور تھے وہ سب بندگی کرنیوالے ہماری وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰۗىِٕثَ ۭ اور لوط کو دی ہمنے عقل اور دانائی اور سمجھ جیسے کہ پیغمبروں کو چاہئے اور دکھ سے چھڑایا ہمنے لوط علیہ السلام کو اس گانوں کے لوگوں سے جو تھے وہ لوگ برے کام کرنیوالے کہتے ہیں کہ اس گانوں کا سدوم نام تھا جو وہاں کے رہنے والے اغلام کرتے تھے اور قزاقی کرتے تھے اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۵ اور تھے وہ لوگ سدوم کے رہنے والے بدکار اور شریر بہت وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۵ اور لائے ہم لوط علیہ السلام کو اپنی رحمت اور مہربانی کے اندر جو مقرر لوط علیہ السلام تھا نیکبختوں اور اچھے کام کرنیوالوں سے ربع وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۵ اور مذکور کر لے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوح نبی کا کہ جب اسنے پکارا پروردگار اپنے کو پہلے ابراہیم اور لوط علیہما السلام سے یعنی اسنے ہماری جناب میں التجا کی تو پھر قبول کیا ہمنے اسکی دعا کو پھر دکھ سے چھڑایا ہمنے اسکو اور اسکے ساتھیوں کو بڑی سختی سے جو وہ طوفان تھا وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اور مدد کی ہمنے نوح علیہ السلام کی اور غالب کیا اس قوم پر جس قوم نے جھوٹ جانا ہماری قدرت کی نشانیوں کو اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۵ بیشک قوم نوح علیہ السلام کی تھی بری اور بدکار یعنی بت پرست پھر ڈبو دیا ہمنے ان سب کو جو ایک بھی جیتا نہ بچا ان کافروں سے سارے عالم میں وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ اور ذکر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال داؤد نبیؑ اور اسکے بیٹے سلیمان نبی علیہما السلام کا کہ جب حکم کیا انہوں نے بیچ ایک باغ کے قضیہ میں جب رات کو آئیں اس باغ میں دنبیاں لوگوں کی جو ان نبیوں کو پوچھنا اجرا کیا کرنا تھا کہتے ہیں کہ جب داؤد علیہ السلام انصاف کرنے بیٹھتے اور ان کے دروازے پر حضرت سلیمان علیہ السلام بیٹھتے تو جو کوئی فریادی اندر سے نکلتا تو اس سے پوچھتے کہ بابا صاحب نے تیرے قضیہ میں کیا حکم کیا ایکدن دو شخص آئے ایک ایلیا نام گنوار جو اسکے باغ تھا اور دوسرے یوحنا نام چرواہا لوگوں کی دنبیاں بکریاں چرایا کرتا تھا ایلیا گنوار نے حضرت داؤد علیہ السلام کے آگے کہا کہ اے حاکم عادل رات کو یوحنا کی دنبیاں میرے باغ میں آئیں اور سب باغ میرا کھا گئیں حضرت داؤد نے یوحنا سے پوچھا کہ یہ بات کیونکر ہے اسنے کہا سچ ہے حضرت داؤد نے حکم کیا کہ سب دنبیاں ایلیا کو دے اس وقت

کی شریعت کا یہی حکم تھا جب یہ دونوں باہر آئے تب حضرت سلیمان علیہ السلام کی تیرہ برس کی عمر تھی اور پوچھا کہ تمہارے قضیہ میں بابا صاحب نے کیا حکم کیا انہوں نے وہی ماجرا بیان کیا حضرت سلیمان ان دونوں کو لیکر باپ کی خدمت میں آئے اور کہا یہ حکم جو تمنے کیا اگر کچھ اور اسکے سوا ہوتا تو خوب تھا انہوں نے کہا کہ لے بیٹا اگر اس سے اچھا تم جانتے ہو تو کہو حضرت سلیمان نے کہا یہ نہیوں کرتا ایلیا کو دو تو وہ انسے نفع لے اور باغ حوالے یوحنا کے کرو تو وہ اسے جیسا تھا ویسا ہی بنا کر درست کر کے ایلیا کے حوالے کرے اور اپنی دنبیاں اس سے لیوے دونوں برابر ہوں حضرت داود نے یہ بات پسند کی اور یہی حکم کیا سو حق تعالی فرماتا ہے وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ه اور تھے ہم حکم کرنے انکے تئیں شاہد یعنی وہ جو داؤد اور سلیمان نے حکم کیا تھا سب ہمیں معلوم ہے اور ہم جانتے ہیں اس احوال کو فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ج وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ز پھر سمجھایا اور سکھایا ہمنے وہ حکم سلیمان کو جو کیا تھا ایلیا اور یوحنا کے مقدمہ میں اور دی ہمنے دونوں کو یعنی حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کو حکومت اور عقل اور سمجھ جیسے وہ عدالت کرتے تھے وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ط وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ه اور فرمانبردار کیا ہمنے ساتھ داؤد کے پہاڑوں کو اور پرندوں کو جو یاد خدائے تعالی کی کرتے تھے مل کر اور ہم کرنیوالے ہیں ایسے کاموں کے یعنی ہمیں قدرت ہے جو پہاڑوں کو اور جانوروں کو اپنی یاد کرنے کا شعور دیا وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ج فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ه اور سکھائی ہمنے داؤد علیہ السلام کو کاریگری اور بنانا زرہ کا تمہارے واسطے تو بچاوے اور پناہ میں رکھے تمکو لڑائی میں تمہاری یعنی زخم سے بچاوے پھر کچھ تم ایسی نعمت کا شکر کرتے ہو وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ط وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ه اور فرمانبردار کیا ہمنے واسطے سلیمان علیہ السلام کے باؤ زور سے چلنے والی کو جو چلتی تھی وہ باؤ سلیمان علیہ السلام کے حکم سے اور تخت سلیمان علیہ السلام کا لیجاتی تھی طرف اس زمین کے جو برکت دی ہمنے اس زمین میں یعنی ملک شام میں یعنی جس مکان پر کہتے تھے باؤ کو وہیں وہ تخت انکا لیجاتی تھی کہتے ہیں کہ ایک دن میں ایک مہینے کی راہ اور ایک رات میں ایک مہینے کی راہ تخت کو باؤ پہنچاتی تھی اور ہیں ہم ہر چیز سے واقف اور خبردار یعنی کوئی چیز ہم سے چھپی ہوئی نہیں وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ج وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ه اور فرمانبردار کیا ہمنے دیووں کو سلیمان علیہ السلام کا جو غوطے لگاتے تھے دریا میں حضرت سلیمان کے واسطے تو دریا میں سے موتی اور مونگا نکالیں اور کرتے تھے وہ دیو اور بھی کام سوائے غوطے مارنے کے جیسے عمارت اور سنگ تراشی اور تھے ہم دیووں کے نگہبان جو نافرمانی نہ کریں حضرت سلیمان نبی کی اور بھاگ نہ جائیں وَاَيُّوْبَ اور مذکور کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم ایوب ع نبی کا احوال کہتے ہیں کہ خدائے تعالی نے حضرت ایوب علیہ السلام کو مال اور دولت دنیا کا بہت دیا تھا اور اولاد اور خدمتگار اور اونٹ اور باغ اور کھیتی سب کچھ تھا لیکن آپ وہ دن رات خدائے تعالی کی بندگی میں مشغول تھے اور خیرات محتاجوں کو اور مسافروں کو بے نہایت کرتے تھے شیطان کو انکی بندگی کرنے پر حسد آیا اور جناب الہی میں عرض کی کہ اے پروردگار تونے اس بندے اپنے کو ایسی دولت دی ہے یہ عبادت اور خیرات نہ کرے تو کون کرے حق تعالے نے فرمایا کہ یہ بندہ ہمارا جس حال میں ہوگا ہماری بندگی نہ بھولیگا اب دولت کا شکر کرتا ہے اگر مصیبت ہوگی تو صبر کریگا شیطان نے کہا اس بات کا تب مجھے یقین ہو جو تو مجھے اسکی نعمتوں پر حاکم کر ایسا کہ جو میں چاہوں سو میں کروں حق تعالے نے فرمایا کہ جا تجھے اسکی ظاہر کی نعمتوں پر مختار کیا شیطان نے خوش ہو کر اپنے تابعدار دیوؤں کو کہا کہ طرح طرح کی بلا اور محنت ان پر لاؤ کہتے ہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے اونٹ سب یکبارگی بجلی سے مر گئے اور دنبیاں سب پانی کی رو میں بہ گئیں اور کھیت اور باغ لو اور آندھی سے جل کر خراب ہوے اور سات بیٹے اور تین بیٹیاں حویلی کے نیچے دب کر مر گئیں اور آپ بیمار ہوے ایسے کہ سارے بدن پر کیڑے پڑ گئے اور پیپ اور لہو بہنے لگا اور سارا بدن بدبودار ہوا جو مسلمان تھے وہ سب پھر گئے اور بستی میں سے بسبب بدبو کے نکالا اور قوت کو محتاج ہوئے انہیں اٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہ رہی اور کوئی انکے پاس نہ رہا مگر ایک قبیلہ انکا جو بی بی رحیما نام تھا وہ حضرت یوسف علیہ السلام کی پوتی تھیں ہی رہیں یہ بی بی سارا دن مزدوری کرتیں اور قوت پیدا کر کے رات کو لا کر حضرت ایوب ع کو کھلاتیں اسی طرح اٹھارہ یا تیرہ برس بعضے کہتے ہیں کہ سات برس اور سات مہینے اور سات دن اور سات گھڑی اس حال سے گذرے سو اللہ تعالی واسطے تسلی دل مبارک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرماتا ہے ایوب نبی کا احوال سوائے انکے اور نبیوں کا احوال جو گذرا کہ ان سب نبیوں نے مصیبت پر صبر کیا تو بھی اے حبیب میرے صبر کر اور یاد کر کہ ایوب نبی نے اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ه جب پکارا اپنے رب کو کہ اے پروردگار مقرر مجھکو پہنچی مصیبت اور سختی اور تو ہے رحم کرنے والا بہت سب

رحم کرنے والوں سے کہتے ہیں کہ حضرت ایوبؑ نے یہ دعا تب مانگی کہ ایکدن ایک کیڑا انکے بدن سے زمین پر گرا حضرت ایوب علیہ السلام نے جی میں کہا کہ خدا تعالیٰ نے اسکی روزی تو میرا گوشت کیا ہے اب یہ زمین پر گوشت کہاں سے کھاویگا یہ سمجھے اور اسے زمین سے اٹھا کر وہیں رکھا جب یہ کام جی کی خوشی سے کیا تو اس کیڑے نے ایسا کاٹا کہ بیقرار ہو کر وہ دعا مانگی اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک دن بی بی رحیما سارا دن پھریں شام تک کہیں مزدوری نہ ملی آخر کو ایک نے کہا تو اپنی دونوں زلفیں کاٹ دیوے تو میں روٹی دوں انہوں نے ناچار ہو کر قبول کیا شیطان نے آن کر حضرت ایوبؑ سے کہا کہ تیری بی بی نے بڑا کام کیا اسواسطے اسکی زلفیں کاٹ لیں حضرت ایوبؑ نے غصہ ہو کر کہا کہ اگر اس بیماری سے اچھا ہوا تو اسے سو تازیانے ماروں اور اس بات سے بیقرار ہو کر وہ دعا مانگی اور بعضے کہتے ہیں کہ کیڑوں نے سارے بدن کا گوشت کھا کر دل اور زبان کے کھانیکا ارادہ کیا حضرت ایوبؑ نے کہا کہ یا الٰہی دل تیری محبت کا گھر ہے اور زبان سے تیرا ذکر کرتا ہوں جب یہ حالت پہنچی تب بیقرار ہو کر وہ دعا مانگی اور بعضے کہتے ہیں کہ جب کمال محنت اور مصیبت پہنچی تب شیطان آیا اور کہا کہ اے ایوبؑ اگر تو مجھے سجدہ کرے تو میں تجھے اس مصیبت سے چھٹاؤں اور سواے ان باتوں کے اور بہت روائتیں ہیں انکے بیقرار ہونیکی غرضیکہ جب حضرت ایوب علیہ السلام نے عاجزی سے خدا تعالیٰ کی جناب میں وہ دعا مانگی سو خداے تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ایوب نبی نے دعا مانگی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ پھر قبول کی ہمنے دعا اسکی پھر کھولا یعنی دور کیا ہمنے وہ اس پر دکھ اور تندرستی دی جو اسکا احوال سورہ صٓ میں لکھا ہے اور زندہ کر دیا ہمنے ایوب نبی کے سب لوگوں کو اور اتنے ہی اور انکے ساتھ دیے یعنی جتنا کچھ انکو پہلے مال و دولت اور اولاد اور خدمتگار تھے اس سے دوگنے دیے اول کے سات بیٹے اور بیٹیوں کو پھر زندہ کیا اور اتنا ہی اور انعام کیا اور اونٹ اور دنبیاں جتنی پہلے تھیں اتنی اور دیں اور کہتے ہیں کہ حضرت ایوبؑ کے گھر میں سونے کا مینھ برسا اور دولت بے نہایت دی اور یہ دولت اور نعمت کا دینا ایوب نبی کو رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝ مہربانی اور انعام ہے ہماری طرف سے اور نصیحت ہے بندگی کرنیوالوں کو جیسی بندگی ایوبؑ نے کی وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۝ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال اسمٰعیل نبی کا اور ادریس نبی کا اور ذا الکفل نبی کا جو ان سبھوں نے مصیبتوں پر صبر کئے تو بھی مصیبتوں میں صبر کرنا ذا الکفل حضرت یوشعؑ کو کہتے ہیں کہ یا حضرت زکریا اور بعضے اوروں کو بھی کہتے ہیں اور ان سب کا احوال اپنی اپنی جگہ مذکور ہوا ہے وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور لائے ہم ان سبکو اپنی بخشش اور مہربانی میں مقرر وہ سب نبی نیکبختوں سے اور اچھے کام کرنیوالوں سے ہیں وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ اور یاد کر مصیبت مچھلی کے صاحب کی جو وہ حضرت یونس علیہ السلام تھے جو کیسی اسپر مصیبت پڑی اور صبر کیا اور یاد کر جب چلا غصے ہو کر اپنے اوپر یعنی حضرت یونسؑ اپنی قوم کو عذاب کے آنے کا وعدہ کر کے گیا تھا اور عذاب کی نشانی پھر آن کر نہ دیکھی سمجھا کہ اب قوم مجھے جھوٹا کہے گی اس ڈر اور شرم سے بغیر حکم الٰہی بھاگ گئے تھے اس شہر سے پھر سمجھا یونس علیہ السلام نے کہ ہم راہ بند کرینگے اس پر پھر ہمنے یونس نبی کو مچھلی کے پیٹ میں قید کیا تب مچھلی کے پیٹ کے اندر فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ڰ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پھر پکارا یونسؑ نبی نے اپنے رب کو بیچ میں اندھیروں کے ایک رات کی اندھیری دوسرے دریا کا اندھیرا تیسرے مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا وہاں یوں پکارا کہ نہیں ہے کوئی خدا مگر تو ہی ہے قادر مطلق پاک ہے تو سب طرح کی ناچاری اور عاجزی سے یعنی سب طرح کی سب چیز کی سب جگہ سب وقت تو قدرت رکھتا ہے جو چاہے سو کرے مقرر میں ہوں ظلم کرنیوالا اپنے اوپر یعنی میں نے اپنے اوپر ظلم کیا جو بغیر تیرے حکم شہر سے چلا اور قصہ مفصل سورہ صافات میں لکھا ہے پھر جب یونسؑ نبی نے وہ دعا اور مناجات کی تب فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ پھر ہمنے قبول کی دعا اسکی اور چھٹایا ہمنے اسکو غم اور اس قید سے اور حکم کیا اس مچھلی کو جو کنارے پر جا کر اگل دے اسے اور اسی طرح چھٹاتے ہیں ہم ایمان لانیوالوں کو وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال زکریا نبی کا جب پکارا وہ اپنے پروردگار کو جو اے رب میرے مت چھوڑ مجھے دنیا میں اکیلا یعنی بے اولاد مجھے مت رکھ جو فرزند ہووے تو بعد میرے مرنے کے خدمت بیت المقدس کا وارث ہووے اور تو ہے بہت اچھا وارثوں سے یعنی سب کا وارث آخر کو تو ہی ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝ پھر قبول کیا ہمنے اسکی دعا کو اور دیا ہمنے بیٹا یحییٰ نام اور اچھا کیا ہمنے اسکی بی بی کو جو وہ بانجھ تھی بیشک وے دونوں باپ اور بیٹا یعنی زکریا اور یحییٰ علیہما السلام تھے ایسے ڈرتے تھے اور تلاش کرتے تھے نیک کام کرنے میں اور یاد ہماری کرتے تھے جی کی خوشی سے اور ڈر سے مارے عذاب کے اور تھے وہ دونوں

دعا حضرت زکریا

آگے ہمارے عاجزی کرنے والے اور حکم ماننے والے وَالَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ اور یاد کر احوال اس عورت کا جسنے نگہبانی کی اپنے ستر کی حلال اور حرام سے یعنی کسی مرد کے پاس نہ گئی پھر پھونکا ہمنے یعنی ہمارے حکم سے فرشتے نے اسکے گریبان یا منھ میں ہماری روح سے اور کیا ہمنے اسکو اور اسکے بیٹے کو یعنی حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو نشانی اپنی قدرت کی خلقت کیواسطے یعنی لوگ جانیں کہ خدائے تعالیٰ ایسا قادر ہے کہ بغیر باپ کے کنواری لڑکی سے بیٹا پیدا کر سکتا ہے اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ○ یہ قوم تمہاری جو خدا یتعالیٰ کو ایک کہنے والی ہے تمہیں ضرور اور لائق ہے اسی راہ پر مضبوط رہنا جو یہ راہ ایک ہے اور سب ہی اسی راہ پر تھے اور خدا یتعالیٰ کو ایک جانتے تھے اور میں ہوں رب تمہارا پھر بندگی کرو تم میری سوائے میرے اور کسی کو نہ پوجو وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ○ ع اور کاٹا اگلے لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں یعنی ہر ایک فرقے نے اپنا دین جدا اختیار کیا اپنی خوشی سے اور اس ایک راہ کو چھوڑا اور وہ سب ہمارے پاس قیامت کو پھر آوینگے ہم انہیں ویسا بدلہ دینگے جیسا انہوں نے کام کیا ہے جدا جدا دنیا میں فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ○ پھر جسنے کئے اچھے کام اور وہ ایمان بھی لایا ہے خدا اور رسول پر پھر حق چھپانا نہ ہوگا اسکی تلاش اور محنت کا یعنی اسکی محنت کا حق و بدلہ دینگے پورا اور اگر وہ نیک کام کرنیوالا ایمان نہ لایا ہوگا تو سب محنت اسکی ضائع اور نکمی ہے اور ہم اسکی محنت کو لکھنے والے ہیں اسکے اعمالنامے میں ذرہ ذرہ لکھا جاتا ہے وَحَرٰمٌ عَلٰي قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ○ اور منع کیا ہوا ہے ان گاؤں کے رہنے والوں کو جنکو مار کر خراب کر دیا ہمنے وہ کہ پھر نہ پھریں دنیا میں یعنی انکو ہلاک کے بعد عذاب ہوتا ہی رہیگا حَتّٰٓي اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ○ جبتک کہ کھلیگی راہ یاجوج ماجوج کی جنکا ذکر سورہ کہف میں ہوا ہے جنکا آنا نشانی قیامت کی ہے جو وہ سب گھاٹیوں اونچیوں سے دوڑینگے اور سارے عالم کو گھیر لیں گے اور سب دریاؤں کا پانی پی لیں گے اور سب اناج اور گھاس اور حیوان اور آدمی جو انکے ہاتھ لگیگا اور درخت سب کھالیں گے کچھ نہ چھوڑیں گے اور وہ ٹڈی اور چیونٹیوں سے بہت زیادہ ہونگے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کے مرنے بعد یاجوج ماجوج کے ہنگامے سے مسلمانوں سمیت کوہ طور میں جا کر چھپیں گے اور جب ساری دنیا میں یاجوج ماجوج کچھ نہ چھوڑیں گے تب کہیں گے کہ زمین کی خلقت کو تو ہم مار چکے اب آؤ آسمان کے رہنے والوں کو بھی مار لیں اور آسمان کیطرف تیر پھینکیں گے وہاں سے لہو سے بھرے تیر گرینگے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ہمراہیوں سمیت جو مصیبت میں گرفتار ہونگے عاجزی سے خدا یتعالیٰ کی جناب میں دعا کرینگے حق سبحانہ وتعالیٰ حضرت عیسیٰ کی دعا سے سب کو ہلاک کریگا وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِىَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ○ اور نزدیک پہنچا وعدہ سچا جو وہ قیامت ہے پھر اسدن نہایت ڈر سے حیران اور کھلی ہونگی آنکھیں کافروں کی اور کہیں گے کافر ہائے ہائے کمبختی ہماری مقرر تھے ہم دنیا میں بے خبر اس دن سے اور اس حال سے بلکہ تھے ہم ظلم کرنیوالے اپنے اوپر جب ہمنے ایسے کام کئے اور نبی کا کہنا نہ مانا پھر کہیگا فرشتہ ان کافروں کو اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ○ کہ مقرر تم اور وہ جنکو تم پوجتے تھے سوائے خدا تعالیٰ کے ایندھن ہونگے دوزخ کے یعنی جس سے زیادہ آگ بھڑکتی ہے اور تمہیں اور بتوں کو دوزخ میں جانا ہے اور رہنا ہے مقرر بتوں کو اسواسطے دوزخ میں ڈالیں گے تو انکے پوجنے والے جانیں کہ یہ آپ دوزخ میں جلتے ہیں اور عاجز ہیں ہمیں کیونکر چھڑا دینگے عذاب سے لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ اگر ہوتے وہ بت خدا جیسے کہ مشرک سمجھتے تھے دنیا میں تو نہ آتے دوزخ میں کسواسطے خدا حاکم اور زبردست چاہئے کہ ہو نہ عاجز ایسا کہ اسی پر عذاب ہو وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ اور سب یعنی بت اور بتوں کے پوجنے والے دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے اور کبھی وہاں سے نہ نکلیں گے لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ○ ان سبکو یعنی کافروں کو اور بتوں کو دوزخ میں چلانا اور ہائے ہائے کیا کرینگے اور وہ دوزخ میں خوشی کی بات نہ سنینگے کبھی مفسر کہتے ہیں کہ جب آیت اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ اتری تب کافروں کو نہایت غصہ آیا ابن الزبعری نے انکو بیقرار دیکھکر کہا کہ تم کیوں گھبراتے ہو میں اسکا جواب دیتا ہوں پھر کہا ابن الزبعری نے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کہتا ہے کہ جسکو سوائے خدا یتعالیٰ کے پوجتے ہو سب دوزخ میں جائیں گے پھر یہ کیونکر ہے کہ حضرت عیسیٰ کو نصاریٰ اور حضرت عزیر کو یہودی اور فرشتوں کو بنو ملیح پوجتے ہیں اگر پھر وہ دوزخ میں جائینگے تو ہمارے بت بھی جاوینگے خدا یتعالیٰ نے اسکے جواب میں یہ آیت بھیجی اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰۗىِٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ○ بیشک وہ لوگ جو پہلے سے ہو چکی ہے انکے واسطے مہربانی اور نیکی ہماری طرف سے انکو وہ لوگ دوزخ سے دور ہیں یعنی حضرت عیسیٰؑ اور عزیر اور فرشتوں کو ہمنے پہلے ہی سے یعنی بہشت اور رحمت دے رکھی ہے ان کو دوزخ سے کیا کام ہے

لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ٥ نہ سنیں گے وہ یعنی نبی اور فرشتے ذرا بھی آگ کی آواز اور وہ اپنے دل کی خوشی میں ہمیشہ رہیں گے لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ٥ نہ ہوگا کچھ غم انکو بڑے ہول کا یعنی قیامت کا ڈر کچھ نہوگا نبیوں اور فرشتوں کو اور آگے پیہوا لینے آوینگے انکو فرشتے قبروں میں سے اور کہیں گے کہ یہ وہ دن ہے جو تمہیں تھا وعدہ کیا ہوا یعنی تمسے جو وعدے کئے تھے دنیا میں سو وہ آج دن ہے چلو تماشا دیکھو يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۭ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۭ وَعْدًا عَلَيْنَا ۭ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ٥ جسدن ہم لپیٹیں گے آسمانوں کو جس طرح لپیٹتے ہیں طومار لکھے ہوئے کو جیسے کہ شروع کیا تھا ہمنے پہلے پیدا کرنا بغیر کسی مادہ اور بے اصل پھر پھیرا دینگے آسمان کو اسی طرح یعنی پیدا کرنا اور غارت کردینا دونوں ہماری قدرت کے آگے برابر ہیں جسطرح پہلے پیدا کیا تھا آسمان کو پھر ایکدن غائب کرینگے پھر دوبارہ پیدا کریں گے اور یہ غائب کرنا اور پھر پیدا کرنے کا وعدہ کیا ہمنے اور وعدہ پورا کرنا ہم پر ہے مقرر ہم کرنے والے ہیں اس کام کے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ٥ اور مقرر لکھا ہمنے زبور میں جو کتاب داؤد نبی کو بھیجی تھی پیچھے لکھنے توریت میں جو کتاب موسیٰ علیہ السلام کو بھیجی تھی یعنے پہلے توریت میں لکھ بھیجا تھا پھر دوبارہ زبور میں لکھ بھیجا وہ کہ زمین یعنی بہشت میراث لیں گے ہمارے بندے نیک بخت اچھے کام کرنیوالے یعنی ایمان لانیوالوں کا مکان بہشت ہے اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ٥ مقرر اس بات میں پہنچ ہے اور کفایت کرنیوالی ہے وہ بات قوم بندگی کرنیوالی کو یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور تابعداری رسول کی کرتے ہیں انکے کام کی ہے یہ بات اور وہی سمجھتے ہیں اس بات کو وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ٥ اور نہیں بھیجا ہمنے تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر بخشایش اور مہربانی واسطے خلقت کے یعنی تیری ذات کو صرف انعام اور بخشش پیدا کیا خلقت کیواسطے جو تیرے طفیل تیری امت کو بخشونگا قیامت کو اور اب تیرے ہونے سے مکے کے لوگوں پر عذاب نہیں ہوتا جو تو انکے بیچ میں ہے اس سبب سے یہ عذاب سے بچے ہوئے ہیں قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ٥ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مکے کے لوگوں کو کہ جب مجھے پیغام اور حکم الٰہی آتا ہے تو یہی آتا ہے کہ خدا تعالیٰ تمہارا ایک خدا ہے اور اسکا ساجھی نہیں پھر اسے تم ہو ماننے والے اس حکم کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰي سَوَاۗءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ٥ پھر اگر پھر جاؤ تم حکم الٰہی سے پھر کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ میں خبر دے چکا ہوں برابر کسی کو کم کسی کو زیادہ نہیں کہا اور میں نہیں جانتا کہ نزدیک ہے یا دور ہے وہ جو تمہیں وعدہ دیا ہے اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ٥ مقرر خدائے تعالیٰ جانتا ہے پکار کے کہنا تمہارا اور وہ جانتا ہے جو تم آہستہ کہتے ہو اور چھپاتے ہو وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ٥ اور نہیں جانتا میں شاید تمکو عذاب کے دیر آنے میں آزماتا ہو تمہیں یا فائدہ دینا جو تمکو دنیا میں وقت مقرر تک جو وہ موت ہے قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ ٥ ع کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے پروردگار حکم کر انصاف سے مجھ میں اور مکے کے لوگوں میں اور پروردگار ہمارا بے نہایت مہربان ہے بندوں اپنے پر اور مدد دینے والا ہے یعنی چاہئے کہ اس سے مدد مانگیں اوپر ان باتوں کے جو تم بناتے ہو لیکے کہ لوگو یعنی تمہاری توہے

النصف ع

سورۃ الحج مدنیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وھی ثمان وسبعون آیۃ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ٥ اے لوگو ڈرو عذاب سے اپنے پروردگار کے جو مقرر بھونچال قیامت کا بڑی چیز ہے بڑا ہول ہے اور یہ بھونچال بھی ایک نشانیوں قیامت کی سے ہے يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰي وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰي وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ٥ جسدن دیکھیں گے لوگ اس بھونچال کو تو اسکے ڈر سے بیہوش ہو کر بھولینگی سب دودھ پلانے والیاں اپنے دودھ پینے والوں کو اور ڈال دینگی سب پیٹ والیاں اپنے پیٹ کے بچوں کو اس ڈر سے اور دیکھیگا تو اے دیکھنے والے لوگوں کو جو نشے میں ہیں یعنی عقل اور ہوش سب لوگوں کے ڈر سے جاتے رہینگے مستوں کی طرح اور نہوں گے وہ نشے میں دراصل لیکن عذاب خدا یتعالیٰ کا سخت ہے اور بہت ڈرانیوالا ہے جو بیہوش کریگا سب کو وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ٥ اور لوگوں سے کوئی ہے یعنی بعضے لوگ جھگڑتے ہیں خدا یتعالیٰ کے حکم میں بغیر سمجھے بنا دلیل اور تابعداری کرتے ہیں دیو گمراہ کی جو اول سے لوح محفوظ پر كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ٥ لکھا گیا ہے اس دیو کے حق میں کہ جو کوئی اس دیو کی تابعداری کریگا پھر مقرر وہ دیو گمراہ کرے گا اپنے تابعدار کو اور راہ

دکھاویگا طرف عذاب دوزخ کے یعنی جو کوئی اس دیو سے دوستی اور تابعداری کرتا ہے وہ اسے ایسی راہ بتاتا ہے جو دوزخ میں جا ملے یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ اے لوگو اگر تم شک میں ہو پھر اٹھنے سے قیامت کے دن یعنی اگر تمہیں یقین نہیں کہ مرکر قیامت کو پھر اٹھیں گے تو دھیان کرو اور سمجھو اپنے احوال کو فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَیْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَیِّنَ لَكُمْ یعنی ہم نے پیدا کیا تمہارے باپ آدم کو مٹی سے پھر تم اسکی اولاد ہو پھر تمہیں پیدا کیا منی سے پھر جمے ہوئے لہو کی بوند سے پھر گوشت کی بوٹی سے کبھی تمام صورت بنا کر جس میں کچھ عیب اور نقصان نہو اور کبھی ناقص جیسے ادھورا بنا ہوا بچہ گر پڑتا ہے یا جیسے ماں کے پیٹ کا اندھا یا بوچا یا بن ہاتھ پاؤں کا گنجا یا ہوا تو ہم نے بیان کیا تمکو کہ جیسے تم کیونکر پیدا ہوئے تھے تو اسی طرح سمجھو کہ جسنے اس طرح بنایا اسے قدرت ہے جو ہڈیوں کو بھی پھر آدمی بنا سکتا ہے وَنُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى اور ٹھہرا رکھتے ہیں ہم ماؤں کے پیٹ میں جو کچھ چاہتے ہیں ہم ایک وقت مقرر تک یعنی جب تک پورا ہونا ہے ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْلَا یَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْـًٔا پھر باہر لاتے ہیں ہم تمکو ماں کے پیٹ سے بچہ جو کچھ طاقت اور سمجھ نہیں ہوتی پھر پالتے ہیں تو پہنچو تم جوانی اور قوت کو جو وہ تیس برس کی عمر ہے اور کوئی تم میں سے مرتا ہے چھوٹی عمر میں جو اسکی تعداد نہیں اور کوئی تم میں جیتا ہے بڑی عمر میں یعنی بہت بڑھاپے میں جو ہوش اور عقل باقی رہتی ہے تو نجانے جان کر کچھ یعنی اول وقت جوانی کے سب چیز کو سمجھکر پھر بہت بڑھاپے میں سب چیز کا ہوش جاتا رہتا ہے گویا پھر بچے کی خلقت پیدا ہوتی ہے اس سے معلوم کرو کہ ہمیں سب قدرت ہے کہ بچے سے بوڑھا کرتے ہیں پھر بوڑھے کو بچے کی خاصیت دیتے ہیں اور اسی طرح سب لوگوں کو مار کر قیامت کو پھر اٹھا دینگے وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ اور دیکھتا ہے تو اے دیکھنے والے زمین کو سوکھی اور بدشکل جیسے مردہ پھر جب نیچے بھیجتے ہیں ہم اوپر زمین کے پانی مینہ کا تو پھولتی ہے اور موٹی ہوتی ہے اور زیادہ ہوتی ہے اور اگاتی ہے زمین سب طرح کی گھاس اور پھول اچھے اور اچھا اور ہرے اور تازے اور خوشرنگ اور خوشبو جسکے دیکھنے سے دیکھنے والا خوش ہو اور یہ ہر برس ہوتا ہے پھر سمجھو کہ جسکو یہ قدرت ہے وہی پھر ہزاروں برس کے مردوں کو جلا سکتا ہے ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ یُحْیِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یہ سمجھانا تمکو بچے کی ماں کے پیٹ سے اس طرح جو بیان کیا پیدا کرنا اور زمین خشک مردہ سی کو پھر تازہ کرنا اور سوکھی لکڑیوں سے ہری پتی اور رنگین پھول نکالنا اسواسطے ہے کہ تو جانو یہ کہ خدائے تعالے بیشک اور درست اور جلانے والا ہے مردوں کو ہزاروں برس کے اور سب چیز پر سکتا ہے خدا تعالی وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اور اسے یقین جانو کہ قیامت آنیوالی ہے یعنی مقرر آویگی کچھ شک نہیں اس میں اور یہ جانو کہ خدا تعالی مقرر اٹھاویگا انکو جو قبروں میں ہیں مردے یعنی جو کوئی موا ہے اسکو خدا تعالی مقرر قیامت کو پھر جلا دیگا موافق اپنے وعدے کے تو انسے حساب لیکر بدلہ دیوے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ اور لوگوں سے کوئی ہے یعنی بعضے لوگ جھگڑتے ہیں بیچ حکم خدا تعالی کے بغیر سمجھے بنا دلیل اور بغیر لکھے ہوئے کھلے ظاہر کے یعنی جھگڑتا ہے بغیر دست آویز اور سند کے یعنی نہایت بے وجہی بحث کرتا ہے ثَانِیَ عِطْفِهٖ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ سمیٹتا ہے دامن اپنے کو یعنی کنارا کرتا ہے اور بھاگتا ہے واجبی بات سے اور تیار اور مضبوط ہوتا ہے تو گمراہ کرے لوگوں کو خدائے تعالے کی راہ سے یعنی خدائے تعالے یعنی خدا تعالی کی فرمانبرداری سے لوگوں کو پھیرے جب وہ ایسے کام کرتا ہے لَهٗ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّنُذِیْقُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِیْقِ ہوگی اسکو دنیا میں رسوائی اور چکھا دینگے ہم اسکو دن قیامت کے عذاب آگ جلانے والی کا ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ یَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ یہ رسوائی دنیا کی اور عذاب قیامت کا بدلہ اسکا ہے جو بھیجا ہے اپنے ہاتھوں کے اور جان یہ کہ خدا تعالی نہیں ہے ستم کرنیوالا اپنے بندوں پر جو عذاب ناحق کرے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَیْرُ اِۨطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ اِۨنْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ اور لوگوں سے کوئی ہے یعنی بعضا شخص بندگی کرتا ہے خدائے تعالے کی یعنی ایمان لاتا ہے الگ الگ اوپرے دل سے اپنی غرض کیواسطے پھر اگر پہنچے اسے بھلائی جمعیت اور تندرستی سے تو آرام پاتا ہے اس دین سے اور ثابت رہتا ہے دین پر اور اگر پہنچے اسے آزمائش مصیبت کی جیسے مفلسی اور بیماری پھر جاتا ہے منہ پھیر کر دین سے یعنی پھر کافر ہو جاتا ہے یعنی جو لوگ کہ سست ایمان رکھتے ہیں انکو اگر دولت اور تندرستی رکھتے ہیں کہ یہ دین ہمیں مبارک ہوا اور اگر بیمار یا مفلس ہوئے تو پھر کافر ہوتا ہے اور کہتا ہے مصیبت مجھے دین کے سبب ہوئی پھر خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ نقصان دنیا کا اور دین کا ہوا اسکا یعنی جان

ع ۶

میں خراب ہوا اور یہ خرابی دونوں جہاں کی ظاہر نقصان ہے کھلا ہوا یَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّہٗ وَمَا لَا یَنْفَعُہٗ ؕ ذٰلِکَ ھُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ۚ
یاد کرتا ہے اور بندگی کرتا ہے وہ سوائے خدا تعالیٰ کے اسکو جو نہ کچھ نقصان کرے اسکو اور نہ کچھ فائدہ کرے اسکا یعنی کچھ قدرت نہیں رکھتا وہ بت یہ
پوجنا ایسے کا گمراہی ہے بڑی دور کی جو ہرگز مدعا نہ پہنچے یَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّہٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِہٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰی وَلَبِئْسَ الْعَشِیْرُ ۚ وہ پوجتا ہے
اسے جو نقصان اس پوجنے کا ہے پہلے فائدے سے یعنی کافر بتوں کو اس امید پر پوجتے ہیں کہ قیامت کو بخشوا دینگے سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انکے پوجنے سے
نقصان تو پہلے ہی ہے جو قتل مسلمانوں کے ہاتھ سے اور عذاب گور میں قیامت تک ہر طرح بت برا یار ہے اور برا مصاحب ملنے والا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْھٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ۚ بیشک خدا تعالیٰ لا دیگا انکو جو ایمان لائے ہیں اور
اچھے کام کئے ہیں باغوں میں بہتی ہیں نہریں ان باغوں کے درختوں کے نیچے مقرر خدا تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے مَنْ کَانَ یَظُنُّ اَنْ لَّنْ یَّنْصُرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَۃِ فَلْیَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ لْیَقْطَعْ فَلْیَنْظُرْ ھَلْ یُذْھِبَنَّ کَیْدُہٗ مَا یَغِیْظُ ۚ جسے یہ گمان ہووے وہ کہ نہ مدد کریگا خدا تعالیٰ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی دنیا میں غالب ہونے کا کافروں پر اور دین میں امت کے بخشوانے پر تو پھر چاہیئے اس گمان رکھنے والے کو کہ ایک رسی آسمان سے لٹکا کے چڑھے پھر
کاٹ ڈالے اس رسی کو پھر دیکھے کہ بچاتا ہے مکر اسکا اسکو جس سے وہ غصہ ہے اور جھنجھلاتا ہے یعنی اگر آسمان سے اپنے تئیں گرا دیوے تب بھی اسکا چاہا نہ ہوگا
جو خدا تعالیٰ نے چاہا ہے وہی ہوگا اور اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد دنیا اور دین میں کریگا وَکَذٰلِکَ اَنْزَلْنٰہُ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ
اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یُّرِیْدُ ۚ اور ایسی ہی نیچے بھیجیں ہمنے قرآن کی آیتیں روشن اور خبریں سچی اور تمثیلیں درست سمجھانے کو تمہارے وہ کہ مقرر خدا تعالیٰ
راہ دکھاتا ہے بھلائی اور چھٹکارے کی جسکو چاہتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالصّٰبِئِیْنَ وَالنَّصٰرٰی وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا ۖ
اِنَّ اللّٰہَ یَفْصِلُ بَیْنَہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ ۚ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور وہ لوگ جو یہودی ہیں اور تاروں کی
پوجنے والے اور نصاریٰ اور آگ کے پوجنے والے اور بتوں کے پوجنے والے ان سب کو مقرر خدا تعالیٰ جدا جدا کریگا ان میں سے ہر ایک فرقے کو قیامت
کے دن تو معلوم کریں کہ سچا کون اور جھوٹا کون ہے بیشک خدا تعالیٰ سب چیز پر گواہ اور شاہد ہے ان سب کے کاموں پر اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسْجُدُ
لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَکَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَکَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْہِ الْعَذَابُ ؕ
کیا نہیں دیکھتا ہے تو یعنی کیا نہیں جانتا وہ کہ خدا تعالیٰ ہے ایسا جو سجدہ کرتے ہیں سب اسکو جو کوئی ہے آسمانوں میں اور جو کوئی کہ ہے زمین میں اور
سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور حیوان بھی اور بہت آدمیوں سے کرتے ہیں سجدہ خدا تعالیٰ کو اور بہتوں نے جو سجدے سے سر
پھیرا تو راست اور واجبی ہوا ان پہ عذاب اور کہتے ہیں کہ نرا سر کو زمین پر رکھنا سجدہ نہیں ہوتا کسواسطے کہ اگر کوئی ہنسی سے کسی کے آگے سر زمین
پر رکھے تو اسے سجدہ نہ کہیں گے بلکہ سجدہ ہے نشانی نہایت عاجزی اور ڈر اور غریبی اور بیکسی اور ناچاری کی تو چاہیئے سجدہ کرنے کیوقت ویسی ہی حالت
ہووے آدمی کو اور یہ سجدہ چھٹا ہے قرآن کے سجدوں سے وَمَنْ یُّھِنِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّکْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ۩ اور جسکو خوار کرے خدا السجدۃ
تعالیٰ اور بے آبرو کرے پھر نہیں کوئی عزت دینے والا اسکو بیشک خدا تعالیٰ کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے مختار ہے ھٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّہِمْ ۫
یہ دو قوم مومن اور کافر آپس میں دشمن ہیں لڑتے اور جھگڑتے ہیں بیچ حکم پروردگار اپنے کے فَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَہُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ یُصَبُّ
مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِہِمُ الْحَمِیْمُ ۚ پھر جو کوئی ہوا کافر بیونتی جائیگی اور قطع ہوگی انکے واسطے پوشاک آگ سے یعنی آگ انکے بدن سے ایسی لپٹے گی جیسے کپڑا
لپٹے اور چھڑکا جائیگا انکے سر پہ پانی بہت گرم ایسا کہ یُصْھَرُ بِہٖ مَا فِیْ بُطُوْنِہِمْ وَالْجُلُوْدُ ؕ وَلَہُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ ۚ پگھلے گا اس گرم پانی سے
جو کچھ انکے پیٹ میں ہوگا اور کھال بھی انکی پگھلیگی اور واسطے مارنے کافروں کے گرز ہونگے لوہے کے فرشتوں کے ہاتھ میں کُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْہَا
مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْہَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۚ جب چاہیں کافر کہ باہر آویں دوزخ کی آگ سے تو چھوٹیں غم اس عذاب کے سے پھر پھیرے جائینگے
اسی میں یعنی کافر جب چاہیں گے کہ دوزخ سے باہر نکلیں اور دروازے تک پہنچینگے تب فرشتے مارے گرزوں کے پھر دوزخ میں لے جاویں گے اور
کہیں گے کہ چکھو عذاب آگ جلانیوالی کا بعد احوال دوزخیوں کے اب بہشت میں رہنے والوں کا احوال فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْھٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْہَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُہُمْ فِیْہَا حَرِیْرٌ ۚ بیشک

خدائے تعالیٰ لاویگا انکو جو ایمان لائے خدا اور رسول پر اور کام کئے ہیں اچھے باغوں میں جو بہتی ہیں ان باغوں کے درختوں کے نیچے نہریں اور پہنا دینگے
ان باغوں میں لیجا کر کنگن ہاتھوں میں سونے کے اور موتیوں کے اور پوشاک ہوگی انکی باغوں میں ریشمی باریک تحفہ کپڑونکی وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ
وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ۝ اور راہ پائی ہے ان بہشت کے رہنے والوں نے طرف پاکیزہ باتوں کے جو وہ کلمۂ شہادت ہے یا ایمان مفصل اور مجمل ہے اور
پائی ہے انہوں نے راہ طرف خدا یتعالیٰ تعریف کیئے گئے کے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ
سَوَآءَ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وہ لوگ جو ایمان نہیں لائے خدا اور رسول پر اور اٹکاتے ہیں اور ع ۳ ۱۰
روکتے ہیں لوگوں کو خدا یتعالیٰ کی بندگی کرنے سے اور زیارت کرنے سے مسجد عزت اور حرمت کی ہوئی کے جو کیا ہمنے اس مسجد کو سب لوگوں کے واسطے برابر
رہنے والا اس میں کا اور مسافر یکساں ہیں حج کے موسم میں یعنی لوگ جو مسافر حج کیواسطے مکے کے شہر میں آتے ہیں تو جہاں چاہیں رہیں کوئی منع نہیں کرتا
کہ میرے گھر میں نہ آؤ اور جو کوئی چاہے کہ پھرے انصاف کی بات سے طرف ظلم کے یعنی اگر کوئی مکے میں چاہے کہ گناہ کروں تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے
کہ چکھاؤں گا میں اسکو عذاب بڑا دکھ دینے والا چاہیئے کہ مکے میں کچھ ایسا کام نہ کرے جو کوئی آزردہ ہو یہانتک کہ غلام اور نوکر کو بھی گالی اور
سخت نہ کہے کہتے ہیں سوائے مکے کے کہیں اور کسی کے جی میں آوے کہ یہ گناہ کروں جب تک وہ باتوں سے یا بدن سے نہ کرے فرشتے وہ گناہ اس کے نام نہیں
لکھتے اور مکے میں یہ حکم ہے کہ دل میں خیال گناہ کا آیا اور ابھی ظاہر نہیں کیا فرشتوں نے اس کے نام وہ گناہ لکھدیا اور اسی طرح اگر کوئی مکے میں دو رکعت
نماز پڑھے تو اس کا اتنا ثواب ہے جیسے ستر رکعت اگر کسی اور شہر میں پڑھے تو نہیں وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا
وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْقَاۗىِٕمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ اور جب بتلا دیا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو جگہ مکہ بنانے کی کہتے ہیں حضرت جبرئیلؑ نے انکو جگہ بتائی
کہ یہاں مکہ بناؤ اور بعضے سوا اسکے اور بھی روائتیں کہتے ہیں اور کہا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو وہ شریک اور ساجھی میرا مت کر کسی کو اور کسی چیز کو اور
ستھرا اور پاکیزہ کر میرے گھر کو واسطے گرد پھرنے والوں کے اور کھڑے رہنے والوں کے اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے یعنی نماز پڑھنے والوں کیواسطے
گھر پاکیزہ کر کہتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مکے کو بنا کر تیار کر چکے تب غیب سے آواز آئی کہ پکار لوگوں کو جو اس کی زیارت کو آویں حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے عرض کی کہ میری آواز کہاں پہنچے گی حکم آیا جناب الٰہی سے کہ پکارنا میرا کام ہے اور تیری آواز کا پہنچانا میرا کام ہے تب حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے بو قبیس پہاڑ پر چڑھ کر پکارا کہ اے لوگو آؤ مکے کا حج تم پر فرض ہوا حق تعالیٰ نے یہ آواز حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سب ارواحوں
کو سنائی جن ارواحوں کو دنیا میں آنا تھا اور سبھوں نے وہ بلانا قبول کیا اور کہا لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کہا ہمنے وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ
بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰي كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝ پکار اے ابراہیم علیہ السلام اور آواز دے لوگوں کو واسطے حج مکے کے جو آویں تیرے پا
ورسوار اونٹوں دبلوں کے چلنے سے جو آتے ہیں ہر راہ دور دور لمبوں سے یعنی تو اے ابراہیم علیہ السلام لوگوں کو بلا جو دور سے آویں سوار اور پیدل لِّيَشْهَدُوْا
مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰي مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَاۗىِٕسَ الْفَقِيْرَ ۝ تو موجود ہوویں
اپنے نفع کیواسطے جو دین اور دنیا کا ہے فائدہ اور یاد کریں نام خدا کا بیچ دنوں مقرر کے یعنی لبیک کہو دس دن یا اوپر اسکے جو روزی دی تھی انکو بے زبان
حیوانوں سے جیسے اونٹ اور گائے اور دنبے یعنی قربانی کرنے کے وقت خدا یتعالیٰ کا نام لو کافر وقت ذبح کرنے کے بتوں کا نام لیتے تھے اس واسطے
حکم کیا کہ تکبیر کہو پھر کھاؤ گوشت قربانی کا اور کھلاؤ غریب محتاجوں کو ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ پھر
چلاویں اور روا کریں اپنے کام ضرورتوں کو اور احتیاجوں کو جیسے میل چھڑانا بدن سے اور حجامت اور ناخن دور کرنے اور پوری کریں نتیں اور نذریں اپنی اور
گرد پھریں گھر آزاد کے یعنی مکے کے ذٰلِكَ ۤ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ یہ باتیں اور حکم خدا یتعالیٰ کا ہے اور جو کوئی بڑائی اور
بزرگی سے رکھیگا حکم خدا یتعالیٰ کا پھر یہ بہت بھلا ہے اس بزرگی رکھنے والے کو نزدیک پروردگار اسکے کے یعنی جو کوئی حکم خدا یتعالیٰ کا بجا لاویگا خدا یتعالیٰ
اسے اچھا بدلہ دیگا وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ حُنَفَاۗءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ
اور حلال کیا تمہارے واسطے بے زبان حیوانوں کو مگر وہ جو حکم ہوا تم پر اسکے حرام کا یعنی حیوانوں سے بعضے حلال کئے ہیں اور بعضے حرام کئے ہیں پھر
پرہیز کرو اور دور ہو گندگی بتوں کی سے اور پرہیز کرو اور دور رہو جھوٹی بات سے جو پوجنا بتوں کا ہے یا جھوٹی گواہی دینے سے

پرہیز کرو صرف خدا یتعالی ہی کی بندگی کرو سب دینوں کو چھوڑ کر نہ شریک کرو کسی چیز کو اسکے ساتھ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝ اور جو کوئی شریک کریگا خدائے تعالی کے ساتھ کسی کو تو یہ ایسا ہوا گناہ ہے گویا کہ گرے وہ آسمان سے زمین پر اور لیجاویں گوشت اسکا چیلیں یا پھینک دے اسے باؤ اونچے مکان سے بیچ جگہ نیچی بہت دور کے جو کوئی فریاد اسکی سنے اور کوئی مدد نہ کریگا ذٰلِكَ ق وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ یہ سب جو فرمایا ہے حکم خدا یتعالی کا ہے اور جو کوئی بزرگی دیگا اور تعظیم کریگا خدا یتعالی کی نشانیوں کو جیسے حج کی باتیں ہیں یا قربانی کی شرطیں ہیں یہ کہ جانور فربہ اور بے عیب ہو اور مہنگا ہو پھر مقرر وہ تعظیم کرنیوالا ڈرنے والے دلوں سے ہے یعنی جو کوئی خدا یتعالی سے ڈریگا وہی تعظیم خدا یتعالی کے حکم کی کریگا لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ع تم کو ان حیوانوں میں یعنی جن کو تمنے قربانی کرنے کو مقرر کر رکھا ہے اسنے تمہیں فائدہ ہے مباح جیسے دودھ اور اون اور سواری اور بچہ وقت مقرر تک یعنی جبتک کہ وقت قربانی کا پہنچے تو پھر پہنچاؤ ان حیوانوں کو گھر آزاد تک یعنی مکے میں لیجاؤ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۭ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ۭ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝ لا اور ہر قوم کو جو تمسے پہلے تھی مقرر کیا ہمنے قربانی کرنا تو یاد کریں نام خدا یتعالی کا جو تمسے پہلے تھے اوپر اس کے جو حلال کئے ان لوگوں پر بے زبان حیوانوں سے یعنی ہر پیغمبر کی امت کو حکم کیا تھا ہمنے کہ ہمارے نام قربانی کرو اور یہ حکم کیا تھا کہ خدا تم سبھوں کا ایک خدا ہے پھر اسکے حکم پر رکھو اور اسی کا فرمانا بجالاؤ اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشخبری دے غریب جلد حکم ماننے والوں کو یعنی جو لوگ کہ سنتے ہی حکم خدا یتعالی کا بجالاتے ہیں اور کچھ اس میں تکرار اور حجت نہیں کرتے اور وہ غریب الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ ایسے ہیں کہ جسوقت نام لیویں خدا یتعالی کا انکے روبرو تو ڈرے دل انکا خدا یتعالی کی بزرگی سے اور صبر کرتے ہیں اور منہ سے نہیں گلہ کرتے اوپر مصیبت کے جو انپر پہنچی ہے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور جو کچھ روزی دی ہے ہمنے انکو اسمیں سے لوگوں کو بانٹتے ہیں یعنی خیرات کرتے ہیں وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ اور اونٹ جو واسطے قربانی کرنے کے ہیں کیا ہمنے ذبح کرنا انکا تمہارے واسطے نشانیاں دین خدا یتعالی کے سے اور تمکو اس قربانی کرنے میں بھلائی ہے دین اور دنیا کی پھر لو نام خدا یتعالی کا ذبح کے وقت جو وہ اونٹ برابر کھڑے ہوں یعنی اونٹوں کو کھڑا ذبح کرنا سنت ہے بلکہ واجب ہے اور بعضے وقت ذبح کرنے کے یہ پڑھتے ہیں ع پھر جب وہ اونٹ گرے زمین پر کروٹ سے اور جان بدن سے نکل جائے تب کھاؤ گوشت اسکا اور کھلاؤ فقیر محتاج ملنگنے والے اور نہ ملنگنے والے کو یعنی سب کو دو كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ایسا ہی تابعدار کیا ہمنے اونٹ اور گایوں کو تمہارا کہ جو کچھ انہیں چاہو سو کرو تو شاید تم ایسے احسان کا شکر کرو خدا یتعالی کی جناب میں کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوقت میں پہلے لوگ قربانی کرکے لہو اسکا کعبے کی دیوار کو لگا کر بزرگی سمجھتے تھے اور اسکام سے خدا یتعالی کی خوشی جانتے تھے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو لوگوں نے قبول کیا تب بھی اسی اگلی رسم کو چاہا کہ کریں پھر حکم منع کا ہوا اور یہ آیت آئی لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ط نہیں پہنچتا خدائے تعالی کو گوشت انکا اور نہ لہو انکا لیکن پہنچتا ہے خدا یتعالی کو ڈر تمہارا یعنی گوشت اور لہو قربانیوں کا نہیں چاہتا خدا یتعالی تمسے لے پر چاہتا اور مقبول کرتا ہے خدا یتعالی ادب تمہارا اور ڈرنا تمہارا اور فرمانبرداری کرنی تمہاری جو حکم خدا یتعالی کا بجالاتے ہو دل اور جان سے یہ باتیں پہنچتی ہیں یعنی اللہ تعالے قبول کرتا ہے ایسے کاموں کو كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۭ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ایسا ہی تابعدار کیا جانوں کو تمہارا تو بزرگی سے یاد کرو تم خدا یتعالی کو اوپر اس انعام کے جو بتلایا تمکو اور راہ دکھلائی تمکو دین کے کاموں کیطرف اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشخبری دے نیک کام کرنیوالوں کو کہ اچھا اجر ملیگا تم کو اور اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ع بیشک خدا یتعالی دور رکھیگا زور اور غلبہ مشرکوں کا ایمان لانے والوں سے بیشک خدا یتعالی دوست نہیں رکھتا کسی دغاباز ناشکر کو کہتے ہیں کہ مکے کے کافر مسلمانوں کو بہت رکھ دیتے تھے جو ہر روز اصحاب مار کھاتے کبھی سر پھوٹے اور کبھی ہاتھ بندھے ہوئے آگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر اپنا حال دکھلاتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ صبر کرو مجھے حکم لڑنیکا انسے نہیں ہے پھر جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تب حکم جنگ کا ہوا پہلی آیت جو لڑائی کے حکم میں آئی سو یہ ہے اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۝ لا رخصت دی لڑائی کی ان کو جو لڑائی چاہتے ہیں

ع ۲ =

ع اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَاِلَيْكَ

ع ۵ = الثلثة

کافروں سے اسواسطے جو ظلم پہنچا ہے انکو اور بیشک خدایتعالیٰ مسلمانوں کو مدد دیسکتا ہے یعنی بتقرر مدد کریگا خدایتعالیٰ ان لوگوں کی ٹ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۭ جنکو نکالدیا کافروں نے انکے گھر سے ناحق یعنی انہوں نے کوئی م ایسا کام نہ کیا تھا جو لائق جلاوطن کے ہوتے مگر وہ کہتے تھے کہ پالنے والا ہمارا خدا ہے اور خدایتعالیٰ کو ایک کہتے تھے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۭ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ اگر نہ دور کرتا اور نہ نکالتا خدایتعالیٰ بعضے لوگوں کو بعضوں سے یعنی اگر مشرکوں کو موحدوں سے دور نہ رکھتا تو ہر طرح ڈھائی جاتیں استھانیں جوگیوں کی دہرے نصاریٰ کے اور ٹھاکر دوارے یہودیوں کے اور مسجدیں مسلمانوں کی یاد کرتے ہیں جن میں نام خدایتعالیٰ کا بہت ہر زبان میں یعنی اگر خدایتعالیٰ موحدوں کو مشرکوں اور کافروں سے نہ بچاتا تو کافر سب کی عبادت کی جگہ کو ویران کرتے اور جو خدا کو ایک کہتے تھے انکو مار ڈالتے اور بتقرر مدد کریگا خدایتعالیٰ اسکی جو کوئی مدد کریگا دین کی بیشک خدایتعالیٰ زبردست اور غالب ہے سب پر اور حکم کرنے کا دیا اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ ایسے لوگوں کو کہ اگر قدرت دیویں ہم انکو ملک میں تو وہ قائم رکھیں نماز کو اور دیویں زکوٰۃ اور کہیں لوگوں کو کہ اچھے کام کرو منع کریں لوگوں کو برے کاموں سے اور خدایتعالیٰ کے اختیار میں ہے آخر سب کاموں کا یعنی کوئی بہتیرا کچھ چاہے بغیر مرضی خدایتعالیٰ کے کچھ کام نہیں ہوتا پھر خدایتعالیٰ اپنے دوست کو دلاسا دیتا ہے وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ۝ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ۝ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ اور اگر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے لوگ تجھے جھوٹا کہتے ہیں تو غم نہ کھا تو کسواسطے کہ بیشک جھوٹا کہا تھا پہلے ان مکے کے لوگوں سے قوم نے نوح علیہ السلام کو اور قوم عاد نے ہود نبی علیہ السلام کو اور قوم ثمود نے صالح نبی علیہ السلام کو اور قوم نے ابراہیم علیہ السلام کو اور قوم نے لوط نبی علیہ السلام کو اور قوم مدین نے شعیب نبی علیہ السلام کو اور جھوٹا کہا مصر کے لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام کو یعنی جتنے نبی ہمنے بھیجے تھے سبھوں کی قوم نے ان کو جھوٹا کہا پھر ہمنے ڈھیل دی کافروں کو جب تک کہ وقت انکے عذاب کا آوے جب وہ وقت آیا تو پھر پکڑا ہمنے انکو پھر کیسا تھا خراب ہونا ان کا یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم کیا تونے کہ ان سب امتوں کا جو نبیوں کو جھوٹا کہتے تھے انکا آخر کیا حال ہوا فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا پھر کئی گانوں اور شہر کے لوگوں کو جو مار کھپا دیا ہمنے اور وہ ظالم تھے اور مشرک تھے پھر ان گانوں اور شہروں کی عمارت ڈھے پڑی ہیں اپنی چھتوں پر یعنی ان حویلیوں کی پہلے تو دیواریں گریں پھر اوپر اسکے چھتیں گریں جو نہایت ویران ہوئے وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ اور کنوئیں نکمے پڑے ہیں جو کوئی پانی پینے والا نہیں اور محل اونچے گچ کاری کئے ہوئے ستھرے خاصے تحفہ خالی پڑے ہیں کوئی رہنے والا نہیں اس کنوئیں اور اس محل کے احوال میں یوں کہتے ہیں کہ جب قوم ثمود کی عذاب خدایتعالیٰ کے سے مرچکی تب حضرت صالح نبی علیہ السلام چار ہزار مسلمانوں کو لیکر یمن کے ملک میں آئے وہاں حضرت صالح علیہ السلام کو موت حاضر ہوئی اس جگہ کا نام اس واسطے حضرموت رکھا ہے اور وہ سب مسلمان وہاں رہے اور جلاس کو یا جلیس کو اپنے میں بادشاہ اور سخاریب کو وزیر کیا اور اس جنگل میں کنواں کھودا اور ایک محل بہت مضبوط سونے روپے کی اینٹوں سے بنایا اور جواہر اس میں جڑے اور وہاں رہ کر خدائے تعالیٰ کی بندگی کرتے تھے بعد کئی سو برس کے انکی اولاد بتوں کو پوجنے لگی خدایتعالیٰ نے حنظلہ نبی علیہ السلام کو بھیجا تو راہ دین کی بتاوے انہوں نے بڑی خرابی سے اس نبی کو مار ڈالا خدایتعالیٰ نے انپر ایسا عذاب بھیجا کہ کوئی ان میں سے نہ باقی رہا سب مر گئے اور بعضے یوں کہتے ہیں کہ ایک کافر بادشاہ نے چاہا اپنے وزیر مسلمان کو دین کے واسطے مار ڈالے وہ وزیر چار ہزار مسلمان سمیت بھاگ کر نیچے پہاڑ حضرموت کے آن کر رہا اور وہاں جو کنواں کھودا اسکو کھاری نکلا آخر کو ایک مرد غیب سے آیا اور کہا کہ اس جگہ کھودو کنواں جب وہاں کھودا تو بہت ٹھنڈا اور خوب میٹھا پانی نکلا انہوں نے اسے کشادہ کرکے باولی بنائی اور سونے روپے کی اینٹوں سے بنایا اور اس میں جواہر لگائے اور پاس کے ایک محل بنایا بہت اونچا اور مضبوط وہاں رہ کر خدایتعالیٰ کی یاد میں مشغول ہوئے کئی سو برس پیچھے شیطان نے ایک بڑھیا نیکبخت کی شکل بنکر انکی عورتوں کے پاس آن کر اخلاص سے سکھایا کہ اگر مرد مسافری کو جاویں تو تم آپس میں عورت مشغول ہوا کرو پھر ایک بوڑھے مرد نیکبخت کی صورت بنکر ان مردوں سے نصیحت کیطرح سمجھا کر کہا کہ اگر کسی وقت عورت پاس نہو تو حیوان سے اور لڑکوں سے ملا کرو جب یہ دو باتیں ناپاک اور بری اس قوم میں ہونے لگیں تب خدایتعالیٰ نے حنظلہ نبی علیہ السلام کو بھیجا تو اس

قوم کو منع کرے کہ وہ برے کام چھوڑیں انھوں نے نہ مانا اس کنویں کا پانی غائب ہوا تب عاجز ہو کر کہا اگر پانی پھر اسی طرح اس کنوئیں میں پیدا ہووے تو ہم تیرا کہا مانیں حضرت حنظلہؑ کی دعا سے خدا تعالیٰ نے پھر ویسا ہی پانی اس کنوئیں میں پیدا کیا تب بھی وہ ایمان نہ لائے اور اس نبی کو بڑے عذاب سے قتل کیا تب خدا تعالیٰ نے انپر عذاب ایسا بھیجا کہ سب مر گئے اور وہ کنواں اور محل نالی پڑا ہے سو فرمایا ہے خدا تعالیٰ نے أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝ اے کیا نہیں جاتے مکے کے لوگ یعنی جاتے ہیں شام کے اور یمن کے ملک میں پھر دیکھتے ہیں نشانیاں انکے عذاب کی چاہئے کہ ڈرتے اگر ہوتے دل انکے سمجھنے والے یا ہوتے کان سننے والے پھر مقرر نہیں ہیں انکی آنکھیں اندھی اے پر اندھے ہیں وہ دل انکے جو ان کی چھاتی میں ہیں اس سبب کچھ انکو گذرے ہوئے لوگوں کا احوال نہ نظر آتا ہے نہ سنتے ہیں وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ ۚ وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝ اور جلد چاہتے ہیں مکے کے لوگ تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عذاب کو یعنی تو جو عذاب سے خدا تعالیٰ کے انکو ڈراتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ کب آوے گا جلد منگا اگر تو سچا ہے تو کہہ انکو کہ ہرگز جھوٹا نہ کریگا خدا تعالیٰ اپنے وعدے کو جو اسنے عذاب کا وعدہ کیا ہے مقرر ہوگا اور بیشک ایک دن تیرے رب کے پاس برابر ہزار سال کے ہے جو تم گنتے ہو یعنی نزدیک خدا تعالیٰ کے ایک دن اور ہزار برس یکساں ہے اور ہونا نہونا اور تھوڑی اور بہت مدت برابر ہے جب چاہے عذاب بھیجے ع ٦ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝ اور کئی گاؤں کے لوگوں کو ڈھیل دی ہمنے عذاب بھیجنے میں تو توبہ کریں اپنے گناہوں سے اور وہ ظالم تھے جو انہوں نے توبہ نہ کی پھر پکڑا ہمنے انکو سخت عذاب میں یہاں یعنی دنیا میں اور طرف ہمارے پھر پھریں گے آخرت کو اور وہاں عذاب بہت ہوگا قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے مکے کے لوگو میں تمکو ڈرانیوالا ہوں کھلا ہوا یعنی کچھ بات چھپا کر نہیں کہتا ہوں فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ پھر وہ لوگ جو ایمان لاے ہیں اور کام کرتے ہیں اچھے ان کے واسطے بخشش ہے اور روزی پاکیزہ ستھری بے محنت اور بے احسان وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ اور وہ لوگ جو تلاش کرتے ہیں ہماری آیتوں کو جھوٹا کرنے کو یعنی قرآن کی آیتوں کو جھوٹا کر کے ہرا دیں پیغمبر کو اور آپ سچے ہوں وہ لوگ دوزخ کے رہنے والے ہیں کہ جب سورہ نجم خدا تعالیٰ نے بھیجی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو مکے کی مسجد میں بیٹھکر پڑھنا شروع کیا اور ایک ایک آیت آہستہ آہستہ ٹھہرا ٹھہرا کر پڑھتے تھے تو لوگ اچھی طرح سمجھیں جب کہ اس آیت پر پہنچے أفرأيتم اللات والعزى ومنات الثالثة الاخرى یہ پڑھکر بھی ذرا ٹھہرے شیطان نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بنا کر یہ کہا کہ تِلْكَ الْغَرَانِيقُ الْعُلَى وَإِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجَى یہ بت لات اور عزیٰ اور منات بڑے ہیں قوم کے اور امید رکھا چاہیے ان سے جو بخشوا دینگے اور یہ شیطان نے اس طرح کہا جو مشرکوں ہی نے سنا انہوں نے سنکر جانا کہ یہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اور مشرک خوش ہوئے کہ آج ہمارے بتوں کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعریف کی اس سبب سے ایسے راضی ہوئے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر سورۃ کا سجدہ کیا تو مشرک بھی مومنوں کے ساتھ سجدے میں گئے تب حضرت جبرئیلؑ نے آکر یہ احوال پیغمبر سے ظاہر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سنکر بہت غمگین ہوئے تب پروردگار نے اپنے دوست کی تسلی کے لئے یہ آیت بھیجی وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ اور نہیں بھیجا ہمنے پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی پیغمبر یا نبی جو وقت آرزو اسکی کے یعنی بیان کرنے حکم الٰہی کے ڈالتا ہے اور ملاتا ہے شیطان آرزو اپنی جو چاہتا ہے یعنی سب ہی اور پیغمبروں سے ایسا سلوک کیا ہے شیطان نے جیسا تجھ سے کیا پھر دور کرتا ہے اور مٹاتا ہے خدا تعالیٰ اسکو جو ڈالتا اور ملاتا ہے شیطان باتیں کفر اور شرک کی پھر درست اور مضبوط کرتا ہے خدا تعالیٰ اپنے قرآن کی آیتوں کو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتا ہے اور خدا تعالیٰ جاننے والا اور مضبوط کام کرنیوالا ہے اور یہ کفر اور شرک کی بات ملانا شیطان کا اسواسطے ہے لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِّلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝ تو بناوے اور کرے خدا تعالیٰ اسکو جو ملایا شیطان نے آزمائش واسطے انکے جن کے دل میں بیماری نفاق کی اور شرک کی ہے اور جنکے دل سخت ہیں شرک سے یعنی خدا تعالیٰ اس شیطان کی بات سے مشرکوں اور منافقوں کو آزماتا ہے اور بیشک ظالم یعنی مشرک اور منافق جدائی میں دور بہت ہیں سیدھی راہ سمجھ کی سے اور وہ بات ملائی شیطان کی اس واسطے وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوا

بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور تو جانیں وہ لوگ جنکو سمجھ دی یعنی مومن جانیں کہ وہ قرآن سچ حکم
پروردگار تیرے کا ہے سچ جانتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں قرآن پر پھر نرم ہوتا ہے قرآن سے دل انکا اور حکم اسکا قبول کرتے ہیں اور مقرر خدایتعالےٰ
ہر طرح راہ دکھاتا ہے ان کو جو ایمان لائے ہیں اس طرف سیدھی راہ کے جو وہ تابعداری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ
مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۝ اور ہمیشہ رہینگے وہ لوگ جو ایمان نہ لائے شک میں یعنی کافر ہمیشہ شک میں رہینگے کہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا ہوا خدایتعالیٰ کا سچ ہے یا جھوٹ جب تک کہ آوے انکو قیامت یا موت یکایک یا انپر عذاب دن ناپید ہوتے انکے کا جو اسدن سے
انکا نشان ڈر رہے اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ اسدن بادشاہت سارے عالم کی خدایتعالیٰ
کو ہے اور سب بڑے بادشاہ اور بڑے حاکم ہونگے عاجز محتاجوں کیطرح اس دن حکم کریگا خدایتعالیٰ کافروں اور مسلمانوں میں پھر جو ایمان لائے ہیں اور اچھے
کام کئے ہیں وہ بہشتوں کی نعمتوں میں رہیں گے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ اور جو ایمان نہیں لائے اور جھوٹ جانا ہمارے ع ۹ ۱۲
ہمارے حکم کو پھر اس قوم کو عذاب خوار کرنیوالا اور رسوا کرنے والا ہوگا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ
رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ اور جنہوں نے اپنا وطن چھوڑا ہے خدایتعالیٰ کی راہ میں پھر مارے گئے کافر کے ہاتھ سے یا مرے
اپنی موت سے ہر طرح روزی دیگا انکو خدایتعالیٰ روزی اچھی جو وہ نعمتیں بہشت کی ہیں اور بیشک خدایتعالیٰ بہت اچھا ہے سب روزی
دینے والوں سے لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝ ہر طرح لاویگا مسلمانوں کو بہشت میں لانا انکی خوشی کا یعنی مسلمانوں کو
بہشت میں عزت اور حرمت سے فرشتے لاوینگے اور بیشک خدایتعالیٰ ہے جاننے والا سب کے احوال کا تامل کرنیوالا عذاب کرنے میں کافروں اور تکبر
کرنے والوں کے ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ یہ حکم ہے خدایتعالیٰ کا اور
جو کوئی دکھ دے اپنے مدعی کو جیسا اسے دکھ دیا ہے پھر جو وہ ظلم کیا جا ہے اسپر تو ہر طرح مدد کرتا ہے خدایتعالیٰ اسکی یعنی ایک کو ایک نے زخمی کیا اس زخمی نے اسے
زخم دیا تو دونوں برابر ہوئے پھر جو وہ جسنے پہلے زخمی کیا پھر چاہے کہ اسے دوبارہ زخمی کرے بعد برابر ہونیکے تو اسکی مدد کریگا خدایتعالیٰ بیشک خداے تعالیٰ ہر طرح بخشنے
والا ہے مہربان ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ۝ یہ مدد کرنا مظلوم کی اس سبب ہے کہ خداے
تعالےٰ سب کام کر سکتا ہے جیسے کہ رات کو لاتا ہے بیچ دن کے یعنی رات تھوڑی ہی دن میں آ کر رات چھوٹی ہوتی ہے اور دن بڑا ہوتا ہے گرمیوں میں اور
پھر لاتا ہے دن کو بیچ رات کے یعنی دن سے کچھ تھوڑا رات میں جا کر دن چھوٹا ہوتا ہے اور رات بڑی ہوتی ہے جاڑوں میں اور بیشک خداے تعالےٰ
سننے والا ہے سب کے بھیدوں اور مصلحتوں کا اور دیکھنے والا سب کے کاموں کا ہے ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ
الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝ اور یہ اس سبب سے ہے کہ خداے تعالیٰ وہ سچ بیشک ہے اور وہ جنکو پکارتے ہو سواے خداے تعالیٰ کے
وہ باطل ہے اور بیشک اللہ وہی ہے اونچا سب کے وہم اور خیال سے اور بڑا ہے سب کی تعریف اور بڑائی دینے سے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً ؗ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ اے کیا نہیں دیکھتا تو کہ وہ خداے تعالیٰ نے بھیجا نیچے پانی آسمان سے پھر ہوئی زمین
بھرا اس پانی سے جو ہزاروں طرح کے درخت اور گھاس زمین سے اگتی ہے اور بیشک خداے تعالیٰ مہربانی کرنیوالا ہے خبر جاننے والا سب
کے احوال کی لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ اسی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہ کہ خداے
تعالیٰ ہر طرح بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا سب خوبیوں سے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ
اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ کیا نہیں دیکھتا تو اے دیکھنے والے وہ کہ تابعدار تمہارا کیا یعنی تمہارے
اختیار میں دیا ان چیزوں کو جو زمین میں ہیں اور تابعدار کیا تمہارا ناؤ کو جو چلتی ہے دریا میں حکم خداے تعالیٰ کے سے اور آسمان کو تھام رکھا ہے جو نہ
گر پڑے زمین پر مگر اسکے حکم یعنی خداے تعالیٰ جب چاہے تو گرے آسمان بیشک خدایتعالیٰ ساتھ لوگوں کے یعنی اوپر لوگوں کے مہربانی کرنے والا ہے
بخشنے والا ہے وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝ اور وہ خداے تعالیٰ وہ ہے جس نے جلایا تم کو یعنی
پیدا کیا تم کو ماؤں کے پیٹ سے پھر ماریگا تم کو جب تمہارے مرنے کا وقت آوے گا بیشک آدمی ناشکرا ہے جو اسکی نعمتوں کا شکر نہیں کرتا لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا

مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ط اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ہر دین والے کو دی ہمنے اور مقرر کی ہمنے دین کی باتیں جو وہ دین کے کام کرتے ہیں پھر چاہیے کہ دشمنی نہ کریں تجھ سے دین میں اور بلا تو لوگوں کو طرف دین پروردگار اپنے کے بیشک تو ہر طرح اوپر راہ سیدھی کے چلتا ہے وَاِنْ جَادَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور اگر تجھ سے جھگڑا کریں تو تو کہہ خدا تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اور اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ خدا تعالیٰ حکم کریگا کافروں اور مسلمانوں میں قیامت کے دن جس بات میں تم جھگڑتے ہو یعنی قیامت کے دن حکم خدا تعالیٰ سے جانوگے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے اور بدلہ اپنے کیے کا سب پا دینگے اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ط اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ط اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ اے کیا نہیں جانتا تو وہ کہ خدا تعالیٰ واقف ہے جو کچھ ہے آسمانوں اور زمین میں یعنی کوئی چیز خدائے تعالیٰ سے چھپی نہیں اور یہ سب لوح محفوظ میں لکھا ہے اور یہ خبر کا جاننا خدا تعالیٰ پر سہج ہے کسواسطے کہ اسی کا بنایا ہوا ہے سب کچھ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝ اور کافر پوجتے ہیں سوائے خدا تعالیٰ کے اسکو جو نہیں بھیجی اسکے پوجنے کے واسطے کوئی دلیل اور وہ پوجتے ہیں ایسے کو جو اسکے پوجنے کا حق نہیں جانتے یوں ہی دیکھا دیکھی پوجتے ہیں سوائے خدا تعالیٰ کے اور چیزوں کو پوجتے ہیں وہ ظالم ہیں انکا کوئی مددگار نہیں جو انہیں خدا تعالیٰ کے عذاب سے چھٹا دیگا وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ط يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ط قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ط اَلنَّارُ ط وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ ۴ اور جس وقت ع ۹ پڑھے تو انکے آگے آیتیں ہمارے قرآن کی آشکارا پہچانے تو صورتوں میں کافروں کے نہ ماننا اور بیزار ہونا نزدیک ہووے جو نہایت غصے سے پکڑیں اور ماریں انکو جو پڑھتے ہیں انکے آگے آیتیں ہماری یعنی مسلمانوں پر جھنجھلاتے ہیں کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو کہ اسے پھر کیا بتلاؤں تمکو میں ایک بہت بڑی چیز بدلہ اسکا جو تم کرتے ہو وہ آگ ہے جسکا وعدہ کیا ہے خدا تعالیٰ نے انسے جو کافر ہیں اور وہ آگ بری ہے جگہ پھر جا رہنے کی يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ط اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ط وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ط ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ اے لوگو ماری ہے اور کہی ہے ایک مثل پھر سنو تم اس مثل کو کہ بیشک وہ لوگ جو پکارتے ہیں اور یاد کرتے ہیں یعنی پوجتے ہیں سوائے خدائے تعالیٰ کے بتوں کو وہ بت بنا نہیں سکتے اور پیدا نہیں کر سکتے ہیں ایک مکھی کو بھی اگرچہ اس کام کے واسطے سب بت اکٹھے ہوویں تب بھی نہ کر سکیں اور اگر مکھی بتوں سے کچھ لیجاوے تو بت مکھی سے نہ لے سکیں کہتے ہیں کہ کافر شہد اور مربہ بتوں کو لگا کر خالی مکانوں کو چھوڑ کر سب چلے جاتے تھے مکھیاں اسے کھاتیں تو کہتے کہ ہمارے خداؤں نے کھایا اور خوش ہوتے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بتوں کو اتنی قدرت نہیں جو وہ مکھیوں سے پھیر لیویں سست اور کمزور ہیں چاہنے والے ہیں یعنی بت پرست اور سست اور کمزور ہی چاہتا ہے بت کہتے ہیں کہ علما یہود کے کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ سارے عالم کو چھ دن میں بنا کر ماندہ ہوا اور ہفتے کے دن آرام کرنے کیواسطے تکیہ لگا کر بیٹھا خدا تعالیٰ نے انکے جواب میں یہ آیت بھیجی مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ نہیں سمجھے خدا تعالیٰ کو جیسا کہ اسکو سمجھنا چاہیے جو خدا تعالیٰ کی شان میں ایسی بات کہتے ہیں جو لائق اسکے نہیں ماندہ ہونا اور تھکنا بندے کو لائق ہے نہ کہ بندوں کے پیدا کرنیوالے کو سزاوار ہے بیشک خدا تعالیٰ سب سے زور آور ہے زبردست جو کسی چیز سے کسی طرح کبھی عاجز نہیں ہوتا اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ۝ بیشک خدا تعالیٰ چنتا ہے فرشتوں سے بھیجنے کو پیغمبروں کے پاس اور چنتا ہے آدمیوں سے نبیوں کو بھیجنے کے واسطے خلقت کیطرف جسکو چاہتا ہے لائق بھیجنے کے یعنی جسکو نبوت کے لائق جانتا ہے پہنچنے کے یعنی جسکو نبوت کے لائق جانتا ہے اسے نبی اور رسول کرتا ہے بیشک خدا تعالیٰ سنتا ہے پیغمبروں کا کہنا اور دیکھتا ہے خلقت کا سلوک جو پیغمبروں سے کرتے ہیں يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ط وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ جانتا ہے خدا تعالیٰ جو کچھ کہ آگے لوگوں کے ہے یعنی جو کام کر چکے ہیں اور جو کچھ انکے پیچھے ہے وہ بھی جانتا ہے خدا تعالیٰ یعنی جو کام کرینگے اور طرف خدا تعالیٰ کے ہے پھر پھرنا تمام سب کاموں کا یعنی جتنے کام ہیں سب ذرہ ذرہ خدا تعالیٰ کے آگے حاضر ہونگے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ۩ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو رکوع اور سجدہ کرو یعنی نماز پڑھو اور بندگی کرو یعنی فرمانبرداری کرو اپنے رب کی اور کرو کام اچھے شاید کہ تم چھٹکارا پاؤ عذابوں سے اور داخل رحمت میں ہو یہاں امام شافعیؒ کے نزدیک سجدہ ساتواں قرآن شریف کے سجدوں سے ہے

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط اور لڑو کافروں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں جیسے کہ لڑنا چاہیئے خدا کیواسطے یعنی اس لڑائی میں جو کچھ کسی طرح اپنی غرض نہو صرف دین ہی کا واسطہ ہوئے هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط خدا تعالیٰ نے تمکو نوازا ہے اور نہ کیا دین میں کچھ دکھ تمپر یعنی دین تمہارا تمپر آسان کیا جیسے کہ وقت ضرورت کے تیمم اور بیماری اور سفر میں روزے قضا اور نماز سفر میں آدھی اور فرمایا ہے خدا تعالیٰ نے کہ قبول کرو مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ط دین اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو باپ اسواسطے کہا کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باپ ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری امت کے باپ ہیں تو باپ کا باپ جگہ باپ کے ہے هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ خدا تعالیٰ نے نام رکھا تمہارا مسلمان پہلے اس قرآن کے اترنے سے اور کتابوں میں جیسے توریت اور انجیل اور اس قرآن میں بھی تمہیں مسلمان کہا تو ہووے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہ تم پر قیامت کیدن اور تم گواہ کافروں پر اس بات کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو کہا کہ ایمان لاؤ اور خدا تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک جانو تو انہوں نے کہنا نہ مانا اور اے مسلمانو فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ط هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ؏ پھر قائم کرو نماز کو اور دو زکوٰۃ کے مال کو اور مضبوط پکڑو خدا تعالیٰ کے فضل کو یعنی اعتقاد اور یقین درست اور پورا رکھو جو وہ صاحب اور والی تمہارا ہے پھر خدا تعالیٰ بہت اچھا والی ہے اور بہت اچھا مدد کرنیوالا ہے۔

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَکِّیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَھِیَ مِائَۃٌ وَّثَمَانِ عَشْرَۃَ اٰیَۃً

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ

مقرر عذاب سے چھوٹے مومن وہ جو اپنی نماز میں ڈرنے والے ہیں خدا تعالیٰ سے نماز میں چاہیتے ہیں ایسا مشغول ہووے جو خبر نہ رہے کہ داہنے ہم اور بائیں کون ہے اور کوئی کیا باتیں کرتا ہے اور نگاہ سجدے کی جگہ سے کہیں کسی طرف کو نہ پھیرا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ اور مومن وہ ہیں جو نکمی بات سے منھ پھیر لیتے ہیں بیزار ہیں وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ اور مومن وہ ہیں جو زکوٰۃ کے مال کو دیتے ہیں حقداروں کو یعنی جتنا مال زکوٰۃ کا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ سب دیتے ہیں انکو جو اس مال کے مستحق ہیں بیجا اس مال کو نہیں خرچ کرتے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اور مومن پورے وہ ہیں جو اپنے شرم کے بدن کو تھام رکھتے ہیں حرام کرنے سے اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ مگر اپنی جوروؤں پر یا لونڈیوں پر چھوڑتے ہیں پھر وہ لوگ نہیں ہیں طعنے مارے ہوئے اور اٹھائے ہوئے یعنی جو لوگ کہ سوائے اپنی جوروؤں اور لونڈیوں کے حرام نہیں کرتے انکو کوئی کچھ کسی طرح برا نہ کہیگا فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ پھر جو کوئی ڈھونڈھے سوائے اپنی جوروؤں کے اور لونڈیوں کے غیر عورت کو پھر وہ لوگ ہیں نکل جانیوالے باہر حکم خدا تعالیٰ کے سے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ اور مومن وہ لوگ ہیں جو سونپی ہوئی چیز کو اچھی طرح احتیاط سے رکھکر مالک کو سب کے سب پہنچاتے ہیں اور اپنے قول کو پورا کرتے ہیں وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ اور مومن وہ لوگ ہیں جو اپنی نماز پر خبردار ہیں یعنی قضا نہیں کرتے یا نماز کو حضور دل سے اور محبت اور ڈر سے اور دھیان اور ادب سے پڑھتے ہیں اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ لوگ جن میں چھ صفتیں ہیں جو بیان کیں وہ وارث یعنی انکو وارث کہے وہ لوگ جو وارث ہیں بہشت فردوس کے وہ فردوس میں ہمیشہ رہیں گے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ اور مقرر پیدا کیا ہمنے آدمؑ کو جو وہ سب آدمیوں کا باپ ہے اچھی سے اچھی گوندھی ہوئی مٹی سے ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ پھر کیا ہمنے انکی نسل اور اولاد کو پیدا منی سے بیچ ایک جگہ کے رہنے والی ہے ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۤ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝ پھر بنایا ہمنے اس بوند منی کو لہو جما ہوا پھر بنایا ہمنے اس لہو جمے ہوئے کو گوشت کی بوٹی پھر بنایا ہمنے اس گوشت کی بوٹی کو ہڈی سخت پھر پہنایا اس ہڈی کو گوشت اور چمڑا پھر پیدا کیا ہمنے پیدائش دوسری کو یعنی جب وہ درست ہو چکا تب اسمیں اپنی قدرت سے جان ڈالی یا ماں کے پیٹ سے بچہ پیدا کیا جو وہ دودھ پینے لگا اور چلنے پھرنے لگا اور باتیں کرنے لگا پھر سمجھا تو تم کہ بہت بڑا ہے خدا تعالیٰ تعریف ہونے

اور سمجھ میں آنے سے جو ایسی قدرتیں رکھتا ہے بہت اچھا پیدا کرنے والا ہے سب پیدا کرنیوالوں سے اور بنانیوالوں سے جو اول سے آخر تک آدمی کو اسطرح
بنایا یہ کس سے ہو سکتا ہے ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۂ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ہ پھر تم پیچھے اس احوال کے مرنے والے ہو پھر تم دن قیامت کے
اٹھنے والے ہو قبروں سے حساب کیواسطے وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ہ اور بیشک پیدا کئے ہمنے سر پر تمہارے
سات آسمان جو ہر آسمان میں راہ ہے فرشتوں کی اور نہیں ہم پیدا کی ہوئی خلقت سے بے خبر یعنی خدا یتعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمیں آسمانوں اور زمین کے رہنے
والوں کی سب خبر ہے وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۂ اور نیچے بھیجا ہمنے آسمان سے
پانی جتنا ضرور تھا پھر ٹھہرایا ہمنے اس پانی کو زمین پر یعنی دریاؤں کو بہتا رکھا زمین پر اور ہم ان دریاؤں کے لے جانے پر مقدور رکھتے ہیں یعنی جب
چاہیں تب دریاؤں کو خشک کر دیویں ہم کہتے ہیں کہ بعد نکلنے یاجوج ماجوج کے حضرت جبرئیل علیہ السلام زمین پر آ کے قرآن شریف اور کئی
دریاؤں کو اور کئی برکتوں کو لے جاویں گے فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ پھر پیدا کیا وقف لازم
ہمنے تمہارے واسطے اس پانی سے بہت باغ کھجوروں اور انگوروں کے واسطے تمہارے بیچ ان باغوں کے میوے ہیں بہت سوا کھجور اور انگور
کے اور بعضے ان میں سے کھانے یا معاش ضروری اس سے حاصل کرتے ہیں وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ہ
اور درخت پیدا کیا کوہ طور سے جو اگتا ہے وہ درخت ساتھ تیل اور سالن کے واسطے کھانیوالوں کے یعنی اس درخت سے دو فائدے ہیں جو تیل بھی اور
وہ روٹی کا سالن بھی ہے سو وہ درخت زیتون کا ہے وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ہ
اور بیشک تمکو حیوانوں میں سمجھ چاہئے کہ کرو اور خدا یتعالیٰ کی قدرت پہچانو جو ان حیوانوں کا دودھ پلاتے ہیں ہم تمکو جو انکے پیٹ میں ہے اور تمکو ان
حیوانوں میں فائدے بہت ہیں جیسے کہ انپر بوجھ لادنا اور پشم اور چمڑا جو بہت کام آتا ہے اور سواری کرتے ہو انپر اور انہیں سے بعضوں کا گوشت کھاتے
ہو وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ہ اور ان حیوانوں پر اور ناؤں پر سوار ہوتے ہو یہ نعمتیں انعام کیا خدا یتعالیٰ نے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ ع
يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ہ اور مقرر بھیجا ہمنے نوح نبی علیہ السلام کو طرف اسکی قوم کے پھر کہا نوح نبی علیہ السلام نے اپنی
قوم کو کہ بندگی کرو خدا یتعالیٰ کی جو نہیں ہے تمہارے تئیں کوئی لائق پوجنے کے سوا اسی خدا یتعالیٰ کے یعنی وہی ایسا ہے جو اس کی بندگی کیجئے اور سوا
اسکے کوئی بندگی کے لائق نہیں اے پھر کیا تم نہیں ڈرتے اسکے عذاب سے جو سوا اسکے اور کی بندگی کیا چاہتے ہو جب یہ بات حضرت نوح علیہ السلام نے
قوم سے کہی دولتمند اور سرداروں نے تو نہ مانا مگر غریبوں کا کچھ تھوڑا سا دل پھرنے لگا تب فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ
يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ښ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ہ پھر کہا دولتمند اور سرداروں اس قوم کے نے
جنہوں نے حضرت نوح ؑ کا کہنا نہ مانا تھا انہوں نے غریبوں سے کہا کہ نہیں ہے یہ نوح ؑ نبی مگر ایک آدمی ہے تم جیسا یعنی جیسا کہ تم کھاتے پیتے ہو اور چلتے
پھرتے ہو دنیا کے کاموں میں ایسے ہی یہ بھی کرتا ہے چاہتا ہے وہ کہ زیادتی ڈھونڈھے تم پر یعنی چاہتا ہے کہ سردار بنے تمہارا اور اگر چاہتا خدا یتعالیٰ کہ رسول
بھیجے تو ہر طرح بھیجتا فرشتے کہ جو فرشتے اسکے نزدیک ہیں نہیں سنا ہمنے کبھی یہ کہ آدمی پیغمبر کر کے بھیجے خدا یتعالیٰ لوگوں میں اپنے باپ دادوں سے جو گذر
گئے ہیں ایسے نہیں سنا اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ہ نہیں ہے نوح علیہ السلام مگر ایک مرد دیوانہ ہے یعنی مقرر دیوانہ ہے اگر دیوانہ نہوتا
تو ایسی باتیں نہ کرتا پھر تم راہ دیکھو اسکی ایک وقت تک یعنی صبر کرو جو تھوڑے دنوں میں مریگا یا دیوانہ پن اسکا جاتا رہیگا اور ہوش میں آویگا تو یہ باتیں
چھوڑ دیگا جب یہ باتیں انہوں کی حضرت نوح علیہ السلام نے سنیں تب انکے ایمان سے نا امید ہو کر خدا یتعالیٰ کی جناب میں رجوع کر کے یہ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ
بِمَا كَذَّبُوْنِ ہ کہا حضرت نوح علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے تو میری مدد کر اور انکو اس بات کی سزا دے جیسا مجھے جھوٹا کہتے ہیں خدا یتعالیٰ نے
یہ دعا انکی قبول کی جیسا کہ فرماتا ہے کہ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ
اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ہ پھر ہمنے کہلا بھیجا نوح نبی علیہ السلام کو کہ بناؤ اور
تیار کرو ناؤ ہمارے حضور جو کہیں اس میں نہ بھولے اور نہ خطا کرے اور ہمارے حکم سے یعنی سکھانے ہمارے سے کہ جسطرح ہم کہیں اسی طرح بنا پھر جب آوے حکم
ہمارا یعنی جب ہم عذاب بھیجیں اور ابلے پانی تنور میں سے یعنی تیرے گھر کے تنور گرم میں سے پانی ابلے تب پھر چڑھا اس ناؤ میں اپنے لوگوں کو جو تیرا کہا

مانتے ہیں یعنی اپنی اولاد کو اور مسلمانوں کو مگر وہ لوگ جنپر ہو چکی ہی پہلے سے یعنی تیرے ایک بیٹے پر منع ہے کہ تیرے کہنے سے وہ کافر ہے ازل سے اور مجھسے نہ کہہ یعنی مجھ سے دعا نہ مانگ بیچ حق انکے کے جنھوں نے ظلم کیا اپنے اوپر کفر اور شرک سے بیشک وہ ظالم سب ڈوبنے والے ہیں فَاِذَا اسْتَوَیْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ پھر جب چڑھے تو اور وہ جو تیرے ساتھ ہیں دین میں اس ناؤ پر پھر کہہ کہ تمام اچھی سی اچھی تعریف خدا تعالی ہی کو سزاوار اور لائق ہی جسنے چھڑایا ہمکو قوم ظالموں کی سے وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ اور کہہ اے نوح علیہ السلام کہ اے پروردگار میرے اتار مجھکو اتارنا مبارک اور تو سب سے اچھا اتارنے والا ہی اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ ۝ بیشک بیچ ان باتوں کی نشانیاں ہیں ہماری قدرت کی ڈرنے والوں کیواسطے جو وہ سمجھ جانتے ہیں ان باتوں کو اور بیشک تھے ہم آزمانے والے اس امر کے جو معلوم کریں کہ پیغمبر کو کون سچا جانتا ہی اور کون جھوٹا سمجھتا ہے ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ۝ پھر پیدا کیا ہمنے پیچھے قوم نوح نبی کے اور قوموں کو جیسے قوم عاد اور ثمود کی فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ پھر بھیجا ہمنے اس قوم میں پیغمبر کو انکی قوم سے ہود نبی کو یا صالح نبی کو اور کہا اس نبی کو جو کہے قوم سے کہ اے قوم میری بندگی کرو خدائے تعالی کی جو نہیں تمہارا کوئی خدا سوا اس خدائے تعالی وحدہ لا شریک کے پھر کیا تم نہیں ڈرتے اسکے عذاب سے وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَیَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝ۙ کہا سرداروں دولتمندوں نے اس قوم کی جنھوں نے نہ مانا تھا نبی کا کہنا اور جھوٹ جانا تھا قیامت کے دن کا آنا اور دی تھی ہمنے دولت دنیا میں انکو یعنی دولتمند جو عیش کرتے تھے انھوں نے آپسمیں کہا کہ نہیں ہی یہ نبی مگر ایک آدمی تم جیسا کھاتا ہے جو کچھ تم کھاتے ہو اور پیتا ہی جو کچھ تم پیتے ہو یعنی پھر تم میں اور اسمیں کیا فرق ہی جو اسی ہم بزرگی دیں اور اگر وہ خدائے تعالی کا بھیجا ہوا ہوتا جیسے فرشتے کھاتے پیتے نہیں یہ بھی ویسا ہی ہوتا یا کسی اور طرح کی ہمسے بڑائی ہوتی سکو وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ اور اگر تابعداری کی تمنے ایک آدمی اپنے جیسے کی یعنی اپنے برابر کی جو حکومت اٹھائے تو مقرر تم تب نقصان میں ہوگے اور احمق ہوگے کر اَیَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝ۙ وہ پیغمبر کہتا ہی اور وعدہ کرتا ہی تمسے کہ جب تم مرگئے اور ہوگئے تم قبروں میں خاک اور ہڈیاں گلی ہوئی یعنی وہ جو اپنے تئیں بھیجا ہوا خدائے تعالی کا کہتا ہی تمسے یوں وعدہ کرتا ہی کہ جب تم مرگئے اور تمہارا بدن بہت مدتمیں گل کر مٹی ہوگا اور ہڈیاں بھی گل جاوینگی تب تم پھر جی اٹھوگے قبروں سی بھلا یہ بات عقل میں آتی ہی یہ کہکر اور کہا کافروں نے هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ۙ دور ہے بہت وہ جو وعدہ کرتا ہی یعنی پیغمبر جو کہتا ہی کہ مرکر جیوگے یہ ہرگز نہیں ہونا بلکہ اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ۝ۙ نہیں ہے پھر جینا مگر یہی زندگی دنیا کی ہی اور یہ جھوٹ ہی کہ مرکر پھر جیویں گے ہم مرکر ہرگز اٹھنے والی نہیں ہم اور کہا کافروں نے اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝ نہیں ہی یہ مرد دعوی پیغمبری کا کرتا ہی مگر باندھ لیا ہی خدائے تعالی پر جھوٹ یہ جو کہتا ہی کہ مجھے خدائے تعالی نے بھیجا اور نہیں ہم اسکو سچا جاننے والے جب یہ باتیں ان کافروں دولتمندوں کی پیغمبر نے سنیں اور انکی ایمان لانیسے ناامید ہوئے تب جناب الہی میں یہ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ کہا کہ اے پروردگار میرے مدد کر میری جو انپر غالب آؤں اور سزا دے انکو جیسا کہ یہ مجھے جھوٹا جانتے ہیں قَالَ عَمَّا قَلِیْلٍ لَّیُصْبِحُنَّ نٰدِمِیْنَ ۝ۚ کہا خدائے تعالی نے اس پیغمبر کو کہ تو صبر کر جو یہ تھوڑی دیر میں ہونگے اپنے کئے سے پچتانے والے فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ پھر پکڑا ان کافروں مغروروں کو صیحہ کے عذاب نے واجبی یعنی ایک آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایسی کی کہ ان سب کافروں کا جگر پھٹ گیا اور وہ سب مرگئے اور وہ عذاب ان پر واجبی آیا تھا یعنی وہ قوم اس عذاب کی لائق تھی پھر کیا ہمنے انکو جیسے گھاس سوکھی کٹی ہوئی خراب پھر دور ہوئے خدائے تعالی کی رحمت سے اور لعنت ہی ظالموں کی قوم پر ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِیْنَ ۝ پھر پیدا کیا ہمنے پیچھے اس قوم کے اور لوگوں کو مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا یَسْتَاْخِرُوْنَ ۝ؕ آگے نہ ہوسکے کوئی قوم اپنے وقت سے اور نہ پیچھے رہے یعنی جو وقت انکے عذاب کا مقرر کیا تھا اسی وقت عذاب انپر آیا ایک گھڑی بھی کمی اور زیادتی نہوئی ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ ۚ پھر بھیجا ہمنے اپنے پیغمبروں کو ایک کے پیچھے ایک یعنی کئی پیغمبر بھیجے آگے پیچھے جس قوم میں جب آیا پیغمبر اس قوم کا انھوں نے جھوٹا کہا اسکو اور اسکا کہنا نہ مانا تو وہ قوم ہلاک ہوئی پھر پیچھے اس قوم کے اور قوم لائے ہم ایک کے پیچھے دوسری یعنی ڈھیل نہ دی ہمنے عذاب کرنے میں ایک قوم کو عذاب

کیا اور دوسری قوم جو اپنے پیغمبر سی جھگڑنے لگی تو اُسی بھی جلد عذاب سی ہلاک کر کے نابود اور نیست کیا ہمنے اُن قوموں کو کہانیاں اور قصہ اور کہاوتیں یعنی
جن قوموں کو ہلاک کیا ان سے سوائے مذکور کے کچھ نشانی نہ رہی تو اُنکے عذاب کا ذکر کریں لوگ اور خدائے تعالیٰ سے ڈریں فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ
لَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝ پھر دور ہوتی ہو رحمت خدایتعالیٰ کی اُس قوم سے جو ایمان نہیں لائے اور پیغمبروں کو جھوٹا کہیں اور انکو سچا نہ جانیں ثُمَّ اَرْسَلْنَا
مُوْسٰی وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۝ بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۙ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ فَاسْتَکْبَرُوْا وَکَانُوْا قَوْمًا عَالِیْنَ ۚ پھر بھیجا ہمنے اُن قوموں کے پیچھے موسیٰ
پیغمبر علیہ السلام کو اور اسکے بھائی ہارون علیہ السلام کو سمیت نشانیوں اور حجتوں روشن اور کھلی ہوئی کے طرف فرعون کے اور اسکے سرداروں کے پھر
اُنھوں نے غرور کیا اور اُن پیغمبروں کا کہنا نہ مانا اور تھے وہ لوگ بڑے غرور کرنے والے فَقَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا
عٰبِدُوْنَ ۚ پھر کہا فرعون اور اُسکے امراؤں نے اے کیا ہم لاوینگے ایمان اوپر دو آدمیوں کے جو ہم ہی جیسے ہیں یعنی کہا اُنھوں نے کہ کیا ہم تابعداری
کرینگے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی جو وہ بھی دو آدمی ہیں ہم جیسے کچھ اُنکو کسی طرحکی بڑائی نہیں ہمسے بلکہ قوم اُن دونوں کی ہماری بندگی اور خدمت
کرتی ہے یعنی بنی اسرائیل ہمارے تابعدار ہیں فَکَذَّبُوْهُمَا فَکَانُوْا مِنَ الْمُهْلَکِیْنَ ۝ پھر فرعون اور اسکے امراؤں نے حضرت موسیٰ ہارون علیہما
السلام کو کہا کہ تم جھوٹے ہو اور وہ سب ہوئے ڈوبنے والے دریا میں وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ۚ اور دی ہمنے ڈوبنے فرعون کے موسیٰ
علیہ السلام کو کتاب توریت کہ شاید بنی اسرائیل راہ خدایتعالیٰ کی سیدھی پاویں وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْیَمَ وَاُمَّهٗۤ اٰیَةً وَّاٰوَیْنٰهُمَاۤ اِلٰی رَبْوَةٍ
ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ ۝ع اور کیا ہمنے بیٹے بی بی مریم کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور اُنکی ماں کو جو حضرت مریم تھیں اپنی قدرت کی نشانی یعنی حضرت عیسیٰ ۳ ع ۴
علیہ السلام کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا جو انہوں نے دودھ پینے کے وقت باتیں کیں اور حضرت مریم کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا جو بغیر ملاقات مرد کے ایسا بیٹا جنیں
اور رکھا ہمنے اُن دونوں کو اچھی جگہ جو اُس مکان کا نام ربوہ تھا رہنے کے لائق اور وہاں پانی اچھا ستھرا بہتا ہوا کہتے ہیں کہ ربوہ کسی گاؤں کا نام ہے
وہاں حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام اور یک حضرت مریم کی چچی کا بیٹا تھا یہ تینوں وہاں بارہ برس تک رہے اور مزدوری کر کے گذران کرتے تھے
جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی جو کہا اُنکو کہ یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ۝ؕ اے پیغمبرو کھاؤ اچھی ستھری پاکیزہ اور
حلال روزی یعنی جو چیز کہ حلال طرح سی پیدا ہو اور کرو کام نیک بیشک جو کچھ تم کرتے ہو میں جانتا ہوں وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّکُمْ فَاتَّقُوْنِ اور
بیشک یہ قوم تمہاری سب ایک قوم ہیں اور میں پروردگار تمہارا ہوں پھر ڈرو تم میری عذاب سی فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ زُبُرًا ؕ کُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ
فَذَرْهُمْ فِیْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰی حِیْنٍ ۝ پھر کاٹ کر ٹکڑے کیا کام اپنے دین کا اُن سب لوگوں نے آپسمیں یعنی اُن لوگوں نے اپنا اپنا جُدا دین اختیار کیا اپنی
خوشی کا ہر ایک فرقے نے اپنا اپنا دین آگے پکڑا اور اسی اپنی دین سی خوش ہیں اور اسی کو سب دینوں سی اچھا جانتے ہیں پھر چھوڑ دو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اُن لوگوں کو غفلت کے گھر میں ڈوبا ہوا جبتک کہ اُنکے عذاب کا وعدہ آوے اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ ۙ
نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝ اے کیا سمجھتے ہیں کافر وہ کہ بخشش اور مدد کرتے ہیں ہم واسطے اُنکے نیکیوں کی جو وہ کرتے ہیں مال اور اولاد سی اور تلاش
کرتے ہیں ہم اُنکے واسطے نیکیوں میں کافر کہتے تھے کہ ہم جو نیک کام کرتے ہیں جیسے قربانی اور مہمانداری اور مسافر کو رکھنا ان کاموں کے سبب خدایتعالیٰ نی
ہمیں دولت اور اولاد دی ہی سو خدایتعالیٰ فرماتا ہی کہ غلط سمجھتے ہیں بلکہ نہیں سمجھتے کہ یہ اولاد اور دولت آزمایش ہو خدایتعالیٰ کی طرف سے
اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ خَشْیَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۙ بیشک وہ لوگ عذاب سی اپنے پروردگار کے ڈرنے والے ہیں وَالَّذِیْنَ هُمْ
بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ ۙ اور وہ لوگ جو ساتھ آیتوں اپنی پروردگار کے ایمان لاتے ہیں یعنی قرآن کو سچ جانکر اُسکا حکم بجالاتے ہیں وَالَّذِیْنَ هُمْ
بِرَبِّهِمْ لَا یُشْرِکُوْنَ ۙ اور وہ لوگ جو پروردگار اپنے کا کسی کو شریک نہیں کرتے وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰی رَبِّهِمْ
رٰجِعُوْنَ ۙ اور وہ لوگ دیتے ہیں جو دیتے ہیں یعنی زکوٰۃ اور خدایتعالیٰ کی راہ میں سوائے زکوٰۃ کے اور بھی دیتے ہیں اور دل اُن کا ڈرتا ہے کہ خیرات
ہماری قبول ہوئی یا نہ ہوئی اور جانتے ہیں کہ طرف اپنے پروردگار کے پھر پھرنے والے ہیں یعنی دن قیامت کے خدایتعالیٰ کے روبرو حاضر ہونگے
اُولٰٓئِکَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝ وہ لوگ جن لوگوں میں وہ صفتیں ہیں جو بیان کیا وہ تلاش کرتے ہیں نیک کاموں میں اور
خدائے تعالیٰ کی بندگی میں اور نیک کاموں میں سب سے آگے ہیں یا وہ لوگ سب سے پہلے بہشت میں جائینگے اور خدایتعالیٰ فرماتا ہے وَلَا نُکَلِّفُ

نفساً الا وسعها ولدینا کتٰب ینطق بالحق وھم لا یظلمون ○ اور تکلیف اور دکھ نہیں دیتا میں کسی شخص کو مگر جتنی اُس سے ہو سکے اور ہمارے پاس
لکھا ہوا ہے جو بولتا ہے سچ یعنی جسمیں سچ لکھا ہے وہ اعمالنامے ہر آدمی کے ہیں اور اُنپر ظلم نہوگا یعنی ثواب کم نہوگا اور عذاب زیادہ نہوگا اُنکے کاموں سے
بل قلوبھم فی غمرۃ من ھٰذا ولھم اعمال من دون ذٰلک ھم لھا عٰملون ○ بلکہ دل اُن کافروں کے ہیں بیخبری میں اُن باتوں سے جو یہ نہیں
ہمنے اور برے کام کرتے ہیں اور سوائے شرک کے جن کاموں میں مشغول ہو رہے ہیں اور اسی بیخبری میں رہینگے حتّٰی اذا اخذنا مترفیھم بالعذاب اذا ھم
یجئرون ○ لا تجئروا الیوم قف انکم منا لا تنصرون ○ یہاں تک کہ جب پکڑیں ہم اُنکے دولتمندوں کو عذاب میں تب یہ فریاد کرنے لگیں گے
اور خلاصی چاہینگے اور زاری کریں گے تب فرشتہ کہیگا اُنکو آج فریاد مت کرو اور امید فریاد پہونچنے کی مت رکھو بیشک تمکو ہمسے مدد نہیں پہونچنے کی
یعنی ہم تمہاری مدد نہیں کرنے کے کسواسطے کہ قد کانت اٰیٰتی تتلٰی علیکم فکنتم علٰی اعقابکم تنکصون ○ مستکبرین ق بہٖ سٰمرًا تھجرون ○
مقرر آیتیں میری قرآن کی پڑھتے تھے تمہارے آگے اور تم سنتے تھے اور اُلٹے پاؤں بھاگتے تھے تکبر اور غرور کرتے ہوئے اُسے کہانیاں کہتے ہوئے بیہودہ بکتے ہوئے
دور ہوتے تھے یعنی جس مکان میں قرآن پڑھتے تھے وہاں سے پیچھے کو سرکتے تھے بیہودہ اور بکی باتیں کرتے ہوئے افلم یدبروا القول ام جاءھم
ما لم یأت اٰبآءھم الاولین ○ اے کیا فکر نہیں کرتے اور نہیں سمجھتے دل میں اس بات کو کہ یہ قرآن اور رسول محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم بھیجا ہوا
خدائے تعالٰی کا ہے سچا اُنکے پاس آیا ہے اُنکے پاس جو نہیں آیا اُنکے اگلے باپ دادا کے پاس یعنی یہ پیغمبر اور قرآن کچھ اب نیا تو آیا ہی نہیں جسطرح آگے اُنکے
باپ دادا کیوقت نبی آئے تھے ویسے ہی یہ بھی اب آیا ہے پھر یہ کیوں نہیں سچ جانتے ام لم یعرفوا رسولھم فھم لہٗ منکرون ○ اے کیا نہیں پہچانتے
اپنے پیغمبر کو جو نشانیاں اُس پیغمبر کی سب کتابوں میں لکھی ہیں پھر یہ اس پیغمبر کو نہیں مانتے یعنی یہ بات نہیں ہو کہ یہ کافر پیغمبر کو نہیں پہچانتے بلکہ جانکر بہتان کرتے ہیں کہ یہ
جھوٹا ہے ام یقولون بہٖ جنۃ ط بل جاءھم بالحق واکثرھم للحق کٰرھون ○ یا کہتے ہیں کہ اسکے ساتھ دیو ہے یعنی دیوانہ ہے یہ جھوٹے ہیں بلکہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم آیا ہے اُنکے پاس ساتھ سچی بات کے بیزار ہیں یعنی بہت مکے کے لوگ قرآن سے بیزار ہیں ولو اتبع الحق اھوآءھم لفسدت السمٰوٰت والارض
ومن فیھن ط بل اتینٰھم بذکرھم فھم عن ذکرھم معرضون ○ اگر وہی کرتا خدائے تعالٰی جو یہ کافر چاہتے ہیں یعنی اگر کئی خدا ہوتے جیسا کافر کہتے ہیں تو
مقرر خراب ہوتے آسمان اور زمین اور جو کوئی کہ اُنمیں ہوتا وہ بھی خراب ہوتا یہ نہیں سمجھتے بلکہ لائے ہم اُنکے واسطے کتاب اور نصیحت پھر یہ اپنی کتاب اور نصیحت سے
منہ پھیرنے والے ہیں یعنی سنتے نہیں غور سے جو سمجھیں کہ یہ کیا ہے ام تسئلھم خرجًا فخراج ربک خیرٌ ق وھو خیر الرٰزقین ○ یا تو اے محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مانگتا ہے اُنسے کچھ مزدوری یا خرچ یعنی تو کہتا ہے کہ کچھ مجھے دو تو میں دین اسلام کی بات بتلاؤں جو یہ لوگ تجھے غرضمند اور لالچی جانکر جھوٹا
کہتے ہیں سو تو تو کچھ اُنسے مانگتا نہیں پھر خرچ اور مزدوری تیرے پروردگار کی بہت اچھی ہے اور خدائے تعالٰی بہت اچھا ہے روزی دینے والا سب روزی
دینے والوں سے وانک لتدعوھم الٰی صراط مستقیم ○ اور بیشک تو اُنکو بلاتا ہے بغیر اپنی غرض کے طرف راہ سیدھی مضبوط کے جو وہ دین
اسلام ہے وان الذین لا یؤمنون بالاٰخرۃ عن الصراط لنٰکبون ○ اور بیشک وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے قیامت پر یعنی قیامت کو آنے والی الربع
سچ نہیں جانتے وہ لوگ سیدھی راہ سے پھرے ہوئے ہیں ولو رحمنٰھم وکشفنا ما بھم من ضر للجوا فی طغیانھم یعمھون ○ اور اگر بخشش کریں ہم اُن
مکے کے لوگوں پر اور اُٹھا دیں ہم وہ جو اُنپر سختی ہے قحط کی تو بھی لڑتے اور جھگڑتے ہی رہینگے اپنے تکبر میں حیران سرگردان یعنی اگر ہم ان پر سے بلا دور کریں
تب بھی یہ ویسی ہی ناشکری رہینگے ولقد اخذنٰھم بالعذاب فما استکانوا لربھم وما یتضرعون ○ اور مقرر ہمنے پکڑا اُنکو
ساتھ عذاب کے پھر اُنہوں نے عاجزی نہ کی اپنے رب کے آگے اور نہ زاری کی بلکہ ویسے ہی رہے حتّٰی اذا فتحنا علیھم بابًا ذا عذاب شدید
اذا ھم فیہ مبلسون ع یہانتک کہ جب کھولا ہمنے اُنپر دروازہ بڑے عذاب سخت کا تب یہ اُس عذاب میں ناامید اور عاجز بےبس ہونگے وھو الذی ع
انشا لکم السمع والابصار والافئدۃ ط قلیلا ما تشکرون ○ اور وہ خدائے تعالٰی وہی جسنے پیدا کیا تمہارے واسطے کان جو سنتے ہو اُس سے اور
آنکھیں جو دیکھتے ہو تم اُس سے اور دل تمکو دیا جو سمجھتے ہو ہر چیز کو اُس سے ایسی بڑی نعمتوں کا تھوڑا شکر کرتے ہو وھو الذی ذرأکم فی الارض
والیہ تحشرون ○ اور وہ ہی خدائے تعالٰی جسنے تمہیں پیدا کر کے پھیلایا زمین میں اور قیامت کے دن اُس خدائے تعالٰی کی طرف تم سب قبروں سے
اُٹھکر جمع ہوگے واسطے حساب دینے کے وھو الذی یحیی ویمیت ولہ اختلاف الیل والنہار ط افلا تعقلون ○ اور وہ پروردگار وہ ہے

بولایا جاتا ہی یعنی جان دیتا ہی اور مارتا ہی اور اُسکے اختیار میں ہی دن رات کا بدلنا اور اُنکا گھٹنا بڑھنا گرمی جاڑے کا اے پھر نہیں سمجھتے اے فکر نہیں کرتے کہ ایسے کام خداے تعالیٰ ہی کر سکتا ہی اور اُسکے بغیر کسی کو قدرت نہیں بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ۔ بلکہ کہتے ہیں جیسا کچھ کہا تھا اگلے کافروں نے سو یہ باتیں تھیں جو اُنھوں نے قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ کہا اے کیا جب مرینگے ہم اور ہو جاوینگے ہم خاک اور گلی ہوئی ہڈیاں ہماری رہیں گی پھر کیا جی اُٹھینگے یعنی کافر کہتے تھے کہ یہ بڑا تعجب ہے کہ جب مر کر خاک اور پُرانی گلی ہڈیاں ہو جاوینگے ہم تو پھر جیوینگے یعنی یہ ہرگز نہیں ہونا اور یہ کہتے ہیں کافر لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۔ مقرر وعدہ دیتے ہیں ہمکو اور ہمارے باپ دادا کو بھی یہ وعدہ دیتے تھے پہلے آنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سو یعنی آگے بھی ہمارے باپ دادا سے اسیطرح کی باتیں کرتے تھے اور پیغمبر جو آئے تھے اسیطرح یہ بھی کہتا ہی نہیں ہے یہ بات مگر کہانیاں ہیں اگلے لوگوں کی یعنی یہ جو کہتے ہیں کچھ ہونا نہیں نرا جھوٹ ہی سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اپنے حبیب کو کہ اے دوست میرے قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کہہ کہ زمین اور اُسکے رہنے والے کس کے ہیں یعنی مالک زمین کا اور جو خلقت زمین پر رہتی ہی کون ہی بتاؤ تم اگر جانتے ہو تو سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ جلد کہیں گے کہ خداے تعالیٰ ہے مالک تو پھر کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پھر کیوں نہیں نصیحت مانتے جو وہ فرماتا ہے قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ کہہ یعنی پوچھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مشرکوں سے جو کون ہے پیدا کرنے والا سات آسمانوں کا اور کون ہے پیدا کرنیوالا عرش بڑے کا یعنی ساری پیدائش سے وہ بڑا ہی عرش سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۔ جلد کہیں گے یعنی بے تامل کہیں گے کہ خداے تعالیٰ ہی آسمانوں اور عرش کا پیدا کرنیوالا پھر جب یہ اقرار کریں تو کہہ کہ پھر کیوں نہیں ڈرتے خداے تعالےٰ سے قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کہہ یعنی پوچھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مشرکوں سے جو کون ہی جسکے ہاتھ اور اختیار میں ہی بادشاہی سب چیز کی اور وہ امن دینے والا ہی اور فریاد کو پہونچنے والا ہی دکھوں میں اور نہیں کوئی امن دینے والا اور فریاد کو پہونچنے والا اُسکا جسکو وہ عذاب دیوے بتاؤ اگر تم ہو جاننے والے یعنی اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ جو کون ہی ایسا سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۔ جلد کہینگے یہ مشرک کہ یہ صفتیں خداے تعالیٰ کی ہیں تو پھر کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پھر کہاں سے تم جادو کئے گئے ہو یعنی جبکہ ان سب باتوں کا اقرار کرتے ہو کہ خداے تعالےٰ ایسا ہی تو عقل تمھاری کہاں ہی اور دیوانے کیوں ہوتے ہو۔ اور کیوں اُس خداے تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے ہو بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ بلکہ دی ہمنے اُنکو بات سچی اور درست جیسے وعدہ قیامت کا اور یہ کہ خداے تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں اور یہ مشرک جھوٹے ہیں جو یہ ایسی باتیں کہتے ہیں بغیر سند و حجت کے مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ نہ پکڑی اور نہ اختیار کی کوئی اولاد خداے تعالیٰ نے اور نہیں اُسکے ساتھ کوئی خدا دوسرا اور اگر ہوتے کئی خدا جیسے کہ یہ مشرک کہتے ہیں تو تب مقرر لیجاتا ہر خدا اپنے پیدا کئے ہوئے کو اور اُسپر قابض و متصرف ہوتا اور ہر طرح بڑائی چاہتا ایک خدا دوسرے خدا پر لیکن خداے تعالیٰ پاک ہی۔ ان باتوں سے جو یہ مشرک کہتے ہیں اور یہ خداے تعالیٰ پاک ہی سب عیب اور نقصانوں سے عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ ۵ ع ۵ جاننے والا ہی چھپے اور ظاہر کاموں کا اور بہت بڑا اُن باتوں سے جو یہ شریک کرتے ہیں اُسکے ساتھ کسی کو اب اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دل خوشی کے واسطے یہ آیت جبکہ مشرکوں پر عذاب آنیکی خبر دیکر فرماتا ہی قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دعا مانگ یوں کہ اے پروردگار میرے اگر دکھاوے تو مجھے جو اُنکو عذاب کا وعدہ کیا ہی تو نے سو وہ مقرر اُنپر کریگا تو اے پروردگار میرے مت رکھیو مجھکو بیچ قوم ظالموں کے جن پر عذاب بھیجے گا یعنی مجھے اُن لوگوں میں سے نکال دے خداے تعالیٰ فرماتا ہی کہ وَاِنَّا عَلٰٓي اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ۝ اور ہم اوپر اُس بات کے جو دکھاویں تجھکو وہ جو وعدہ کیا ہی ہمنے ہر طرح قدرت رکھتے ہیں یعنی ہمیں مقرر قدرت ہی جو مشرکوں پر عذاب کریں اور تو دیکھے اے دوست میرے اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ اور اے حبیب ہمارے دور کر ساتھ اُس چیز کے جو اچھی ہے برائی کو یعنی بُری بات کو دور کر اچھی بات سے یعنی اگر کوئی بات بُری کہے غصے سے تو اسکو جواب سہج میں اچھا دے کہ وہ شرمندہ ہو اور بُری بات چھوڑ دے اور ہم جانتے ہیں اُن چیزوں کو جو وہ تجھے کہتے ہیں یعنی کوئی شاعر کہتا ہی اور ساحر اور کوئی کاہن ہمیں سب خبر ہی وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے پروردگار میری پناہ اور امن مانگتا ہوں میں تجھ سے اے

رب میرے اس بات سے کہ وہ شیطان میرے سامنے آویں یعنی شیطانوں کے پاس آنیسے بھی پناہ مانگتا ہوں اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اپنے دوست کو کہ یہ مشرک مجھے اور تجھے برا ہی کہا کرینگے حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَ مِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ یہانتک کہ جو آوے ہر ایک کو اُن میں سے موت تب کہوے رب میرے مجھکو پھر پہلو دنیا میں کہ شاید میں کر دوں نیک کام جو چھوڑے ہیں ہمنے اور نہیں کئے تو پھر یہ ہونا نہیں یعنی میں دوبارہ آنا نہیں اور مقرر یہ بات کہنی اس کہنے والے کے ڈر سے ہے اور بیفائدہ اور آگے اُن مشرکوں کے پردہ ہے گور کا جبتک کہ وہ پھر جی کر اُٹھیں قیامت کے دن فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ ۝ پھر جسوقت پھونکی جائیگی تُرہی یا نرسنگا پھر نہ رہیگا ناتا کنبے کا اُنمیں اسدن اور نہ کوئی کسی کا حال پوچھیگا دوستدار ہو کسواسطے کہ ہر ایک اپنے حال میں ایسا گرفتار ہوگا جو اپنے عزیز کی بھی خبر نہ رہیگی فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پھر جسکا بھاری ہوگا تول میں پلڑا ترازو کا نیک کاموں سے پھر وہ لوگ ہیں چھٹکارا پائے ہوئے عذاب سے فَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ اور وہ کوئی جسکا ہلکا ہوگا تول میں پلڑا ترازو کا نیک کاموں سے پھر وہ قوم ہیں کہ جنھوں نے نقصان کیا اپنا اور عمر ناحق کھوئی اور وہ دوزخ میں ہمیشہ رہینگے تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَ هُمْ فِیْهَا كٰلِحُوْنَ ۝ جلاتی ہے اور بھونتی ہے اور لپیٹ مارتی ہے اُنکے مُنہ کو آگ اور وہ اُنکے منہ بدشکل اور بدصورت جھلسے ہوئے اُس آگ میں ہوں گے تب خدائے تعالیٰ فرماویگا اَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ اے کیا نہ تھیں آئتیں ہمارے قرآن کی جو پڑھتی تھیں تمہارے آگے پھر تھے تم اُن آیتوں کے جھوٹا جاننے والے یعنی کیا تمہارے آگے قرآن کی آیتیں نہ پڑھتے تھے یعنی پڑھتے تھے قرآن تمہارے آگے اور تم جھوٹا سمجھتے تھے اسواسطے تم لائق عذاب کے ہوئے تب وہ مشرک قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ ۝ کہیں گے کہ اے پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر کمبختی ہماری جو تیرے قرآن کو اور رسول کو جھوٹا کہا ہمنے اور تھے ہم قوم سیدھی راہ کو بھولے ہوئے رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝ اے پروردگار ہمارے باہر نکال ہمکو آگ دوزخ کی سے اور دنیا میں بھیج ہمکو کہ ہم تیری بندگی کریں اور حکم تیرا بجا لاویں پھر اگر دنیا میں جا کر ویسے ہی کام کریں جیسے اب کیے تھے تو پھر مقرر ہم گنہگار ہووینگے پھر قَالَ اخْسَئُوْا فِیْهَا وَ لَا تُكَلِّمُوْنِ ۝ فرماویگا خدائے تعالیٰ غصے سے کہ چپ ہو دوزخ کی آگ میں اور بولو نہیں مجھسے جو تم ہرگز یہاں سے نکلنے کے نہیں اور عذاب بھی کم نہوگا تم پر سے اِنَّهٗ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْ عِبَادِیْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ بیشک وہ جو تھی ایک قوم میرے بندوں سے یعنی غریب اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسے حضرت بلال اور عمار رحمت خدائے تعالیٰ کی اُنپر اور اُنسے ہی جو وہ کہتے تھے کہ اے پروردگار ہمارے ہم ایمان لاتے ہیں اور تجھے ایک بغیر شریک جانتے ہیں اور تیرے قرآن اور رسول کو سچا جانتے ہیں پھر بخش اور رحم کر ہمپر تو ہی ہے سب سے اچھا بخشنے والا فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِیًّا حَتّٰۤى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِیْ وَ كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ۝ پھر پکڑا تمنے میرے غریب بندوں کو ٹھٹھے سے یعنی اُنسے ٹھٹھا اور مزاح شروع کیا کھچایا یہانتک کہ میری یاد اور میرا ذکر بھولے اور تھے تم اُنکے احوال پر ہنسنے والے یعنی اُن غریبوں پر ہنستے تھے اور اپنی بڑائی کرتے تھے اِنِّیْ جَزَیْتُهُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْۤا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ بیشک میں بدلہ دیتا ہوں آج اُن غریب بندوں کو جیسا کہ انہوں نے دنیا میں صبر کیا تھا تمہارے دکھوں پر بیشک وہ لوگ ہیں مقصد اور مراد پانے والے اپنی یعنی جو اُنکی آرزو تھی سو ہمنے دی اُنکو اور کافر جو کہتے تھے کہ ہم دنیا میں رہینگے سو خدائے تعالیٰ اُنھیں اسوقت قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِی الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِیْنَ ۝ فرمائیگا یا فرشتہ اُسکے حکم سے کہیگا جو کتنی مدت رہے تم زمین میں برسوں کی گنتی سے یعنی کتنے برس دنیا میں رہے تم قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّیْنَ ۝ کہیں گے دیر کی ہمنے یعنی رہے دنیا میں ایکدن یا کچھ دن سے بھی کم پھر پوچھ گنتی والوں سے یعنی فرشتے جو شمار کرتے تھے ان سے پوچھ اور ہم تو جانتے ہیں ایک دن یا کچھ کم دنیا میں رہے پھر خدائے تعالیٰ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فرماویگا نہ رہے تم دنیا میں مگر تھوڑا سا اگر ہوتے تم جاننے والے یعنی اگر دنیا میں ہزار برس جیوے تب بھی تھوڑا ہی بلکہ ساری عمر دنیا کی آخرت کے حساب سے تھوڑی ہے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ اے کیا تم سمجھے کمال بے عقلی اپنی سے یہ کہ پیدا کیا ہمنے تمکو ناحق اور نکما جیسے کوئی کھیل کر لے اور یہ سمجھے کہ ہماری طرف نہ پھروگے حساب کیلئے قیامت کے دن ایسے تم جو یہ سمجھے ہو کہ خلقت عبث پیدا کی ہے اس سے کچھ حاصل نہیں یہ تمہاری سمجھ غلط ہے بلکہ پیدا کرنیں خلقت کے بھی نہایت حکمتیں ہیں جو تم نہیں جانتے فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ

الحق لا الٰہ الا ھو رب العرش الکریم ۝ پھر بہت بلند اور بڑا ہی خدائے تعالیٰ تمھاری سمجھ اور بوجھ سی اور ہی وہ بادشاہی کے لائق جیسا کہ چاہیئے ہو کوئی
نہیں ہی پوجنے اور بندگی کرنے کے لائق وحدہ لاشریک جو پیدا کرنیوالا اور مالک ہی عرش بزرگ بہت بڑے کا ومن یدع مع اللہ الٰھا اٰخر لا
برھان لہ بہ فانما حسابہ عند ربہ انہ لا یفلح الکٰفرون ۝ اور جو کوئی پکارے یعنی یاد کرے اور بندگی کرے ساتھ خدا تعالیٰ کے دوسرے
خدا کو جو نہیں حجت اور دلیل اُس پکارنے والے کو اُس دوسرے خدا کے ثابت کرنے پر پھر سوائے اسکے نہیں یعنی مقرر حساب اُسکے کاموں کا نزدیک پروردگار
کے ہی یعنی جو کام کریگا خدا تعالیٰ اُسکا حساب لیکر بدلہ دیویگا اُس کام کے موافق بیشک چھٹکارا نہ پاوینگے کافر جو خدائے تعالیٰ اور رسول کو نہیں مانتے
اور مشرک جو خدا تعالیٰ کیساتھ شریک مقرر کرتے ہیں بغیر حجت کے وقل رب اغفر وارحم وانت خیر الرٰحمین ۝ اور کہہ اے میرے ع ۶ ۶
خاص بندے کہ اے پروردگار میری بخش مجھکو اور مہربانی کر اور تو ہی ہی سب سے بہت اچھا مہربانی کرنیوالا اپنے بندوں مسلمانوں پر الحمد للہ رب العالمین ۝

سورۃ النور مدنیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وھی اربع وستون اٰیۃ

سورۃ انزلنٰھا وفرضنٰھا وانزلنا فیھا اٰیٰت بینٰت لعلکم تذکرون ۝ یہ سورۃ ہی کہ عالم قدس سے نیچے بھیجا ہمنے اُسکو ساتھ وسیلہ جبرئیل ؑ کے اور فرض کیا ہمنے اوپر تمھارے وہ حکم کہ بیچ اسکے ہی اور نیچے بھیجا ہمنے بیچ اُسکے آیتوں روشن کو حدوں احکام کی سے شاید کہ تم نصیحت قبول کرنیوالے ہو اور حرام چیزوں سے پرہیز کرو الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما مائۃ جلدۃ ۝ عورت اور مرد زنا کرنیوالا جو غیر محصن ہووے یعنی عورت خاوند والی نہووے اور مرد جورو نہ رکھتا ہووے پس مارو تم اے حاکمو ہر ایک کو اُن دونوں میں سے سو دُرّے یہ حکم خاص اُن لوگوں کو ہی کہ محصنین نہ ہوویں اسواسطے کہ حد محصنین کی سنگساری ہی اور شرح طحاوی میں شرطیں محصنین کی چھ ہیں کہ آزاد ہو اور بالغ اور عاقل اور مومن اور نکاح کیا ہوا ہووے اور جماع بھی کیا اور امام شافعی رحمۃ اللہ شرط اسلام کی جائز نہیں رکھتے اور غیر محصن کو کہ آزاد ہووے باوجود سو دُرّوں کے ایک برس جلاوطن کرنیکو فرماتے ہیں اور امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ نفی بکر میں ساتھ امام شافعی کے متفق ہیں اسواسطے کہ حدیث اس مقدمے میں وارد ہوئی ہے مائۃ جلدۃ وتغریب عام اور صاحب کشاف نے فرمایا ہی کہ تغریب عام نزدیک امام اعظم رح کے ساتھ اسی آیت کے منسوخ ہی ولا تاخذکم بھما رافۃ فی دین اللہ ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاٰخر ولیشھد عذابھما طائفۃ من المؤمنین ۝ اور نہ پکڑے تمکو ساتھ اُن دونوں زنا کرنے والوں کے مہربانی بیچ فرمانبرداری اللہ کی کے یعنی نہ بخشو تم اوپر اُنکے اور حد نہ چھوڑو اور بیچ ضرب کے قصور نہ کرو اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو ساتھ خدا کے اور دن قیامت کے خواہش سعی کی کرتا ہی بیچ حدوں اُسکی کے اور چاہیئے کہ حاضر ہوویں بیچ وقت عذاب کرنے اُن دونوں کے یعنی حالت اقامت حد ان کی کے ایک گروہ مومنوں سے تا شہرت ہووے اور وہ نصیحت مانع ہووے کہ پھر مانند ایسے کاموں کے نہ کریں ساتھ قول امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کے چار شاہد سے کہ حرف شاہد کے چار ہیں کم نہ ہوویں اور ساتھ قول اور اماموں کے ایک آدمی کفایت ہی اور دس بھی کہیں ہیں اور اسباب نزول اس آیت کے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول کہ ان مہزول کہ ایک صاحبوں روایات سے تھے مواجر میں بیٹھ کر نقل کرتے تھے کہ جو کوئی اُس کو چاہے مؤنت اُس کی کو تمام کفایت کرے ایک مومن نے چاہا کہ ساتھ اس طمع خام کے روٹی اپنی پختہ کرے قصد نکاح اُسکے کا کیا اللہ تعالیٰ نے اسواسطے کہ مسلمان بدنام نہ ہوویں آیت بھیجی کہ الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ والزانیۃ لا ینکحھا الا زان او مشرک ۝ مرد زنا کرنیوالا نکاح نکرے مگر عورت زنا کرنیوالی کو یا شرک لانیوالی کو اسواسطے کہ جنس کو لائق ہی کہ غالب ہی کہ زنا کرنیوالا عفت والی سے پرہیز کرنے والا ہووےگا اور عورت پلید بدکار نکاح میں لاوے مگر مرد ناپاک بدکار کو یا شرک لانے والے کو اسواسطے کہ مناسبت سبب الفت کی ہی ۔ ہر کس مناسبت کہ گہ خود گرفت بارہ بلبل بباغ رفت و زغن سوے خارزار ۔ تبیان میں آیا ہی کہ بعضی لوگوں نے یہود سے یا مشرکوں مدینے کیلئے اختیار کیا تھا کہ بیچ گھروں مواجر کے بیٹھکر ہر ایک اوپر دروازے گھر اپنے کے جھنڈا کھڑا کرتا تھا اور لوگوں کو اپنی طرف بلاکر اجرت لیتا تھا ضعیف مہاجرین کو گھر اور کنبہ نہ رکھتے تھے اور تنگدستی سے اوپر اُنکے ایک حال گزرتا تھا ارادہ کیا کہ انکو نکاح میں لاکر کرایہ نفس کا انسے لیویں اور اوپر عادت جاہلیت کے معاش کریں حقتعالیٰ نے منع کیا اور فرمایا کہ وحرم ذٰلک علی المؤمنین ۝ اور حرام کیا گیا نکاح کرنا ساتھ زانیوں کے اوپر مومنوں کے اور ایک قول یہ ہی کہ حکم بیچ اول اسلام کے تھا

اور ساتھ آیت وانکحوا الایامی کے منسوخ ہوا وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً اور وہ لوگ کہ تہمت زنا کی کرتے ہیں عورتوں محصنہ کو اور مرد محصن بھی اسمیں داخل ہیں اور محصن سے مراد اس جگہ آزادی ہے اور بلوغ اور عقل اور اسلام اور پاکی زنا سے ہے اور وہ لوگ کہ مرد کو یا عورت کو کہ ساتھ ان پانچ صفتوں کے موصوف ہووے ساتھ زنا کے گالی دیویں پس نہ آدیں نزدیک حاکموں کیساتھ چار شاہدوں کے کہ صاحب عدل ہوویں یعنی چار مرد آزاد بالغ مسلمان بلاویں اوپر ثابت کرنے اس چیز کے کہ تہمت کرتے ہیں ساتھ اسکے پس مارو تم انکو اسی کوڑے اور بیچ قذف کے کہ بغیر زنا کے ہووے یا ساتھ زنا کے ہووے غیر محصن کو تعزیر ہے نہ حد ہے اور حد قذف کی حد زنا کی سی ہے اور حد شراب کی سی ہلکی ہے اسواسطے کہ حد زنا کی ساتھ قرآن کے ثابت ہوئی ہے جیسے کہ گزری اور ثابت ہونا حد شراب کا ساتھ قول اصحابوں کے ہے رضی اللہ عنہم اور حد قذف کی احتمال اوپر صدق کی رکھتی ہے وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ج وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اور قبول نہ کرو تم انسے کہ قذف کیا ہے اور گواہ نہیں لائے اور کوڑے کھائے ہیں شاہدی کو بیچ کسی حکم کے ہمیشہ یعنی آخر عمر تک اور کہا ہے جبتک کہ توبہ کریں اور وہ گروہ قذف کرنے والے وہ بدکار ہیں یعنی ساتھ فسق انکے کے حکم کیا گیا ہے اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ج فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مگر وہ لوگ توبہ کریں پیچھے اس قذف کے اور پھر قذف کریں اور ساتھ صلاح کے لاویں نیت اپنی کو بیچ ترک کرنے قذف مسلمان کے نام فسق کا انسے دور ہووے لیکن شہادت کی بیچ مذہب امام اعظمؒ اور امام مالکؒ کے ہمیشہ ہووے اور نزدیک امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے رد شہادت اور فسق دونوں باطل ہوویں پس تحقیق کہ اللہ بخشنے والا گناہ بندوں کا ہے مہربان اوپر گروہ توبہ کرنے والوں کے لائے ہیں کہ بعد اترنے اس آیت کے عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ شاید کوئی مرد ہم میں سے کسی بیگانہ کو ساتھ عورت اپنی کے دیکھے اگر ساتھ بلانے شاہدوں کے مشغول ہووے جمع ہونے شاہدوں تک وہ حاجت اپنی سے فارغ ہو کر ملا گیا ہووے اور اگر بے شاہد بات کہے اسی کوڑے مارتے ہیں اور گناہ فسق کا اور شہادت ثابت ہووے کیا کرے حضرت رسالت پناہؐ نے فرمایا کہ خدا نے یہی حکم بھیجا ہے عاصم باہر آیا پر بیٹا اسکے چچا کا ساتھ اسکے ملا اور کہا اے عاصم شریک بن سحما کو اوپر پیٹ جورو اپنی کے کہ خولہ نام ہے دیکھا ہمنے عاصم نے کہا واویلا گرفتار ہوا میں ساتھ اس چیز کے کہ اندیشہ کرتا تھا میں پس پھرا اور صورت حال کی سید عالم سے عرض کی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہا واویلا اور اس سے پوچھا تو انکار کیا اور آیت لعان کی اتری کہ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ اور وہ لوگ کہ تہمت زنا کی کرتے ہیں جوروؤں اپنی کو اور نہ ہوویں انکو گواہ مگر نفس انکے پس واجب ہے گواہی دینی ایک کی ان میں سے چار گواہی ساتھ قسم خدا کی کے مضمون یہ کہ تحقیق وہ یعنی خاوند البتہ سچوں سے ہے بیچ نسبت کرنے زنا کیساتھ اس عورت کے اور جو گواہی مضبوط ساتھ قسم کے ہے بجائے شاہد کے ہے وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اور گواہی پانچویں وہ کہ لعنت اللہ کی اوپر اسکے اگر ہووے جھوٹ بولنے والوں سے بیچ اس تہمت زنا کے لعان مرد سے اسطرح ہے کہ چار بار کہے کہ گواہی دیتا ہوں ساتھ قسم اللہ کے کہ میں سچ بولنے والوں سے ہوں بیچ اس چیز کے کہ تہمت کی میں نے خاص اس عورت کو ساتھ اسکے اور ہر بار اشارہ طرف عورت کے کرے اور پانچویں بار کہے کہ لعنت اللہ کی اوپر میرے اگر ہوں میں جھوٹ بولنے والوں سے بیچ اس چیز کے کہ تہمت کی میں نے خاص اس عورت کو اور ہر بار اشارہ طرف عورت کے کرے اور حکم اس لعان کا وہ ہے کہ حد قذف کی مرد سے دور ہووے اور درمیان مرد اور عورت کے فرق کریں فرقہ طلاق کا ساتھ قول امام اعظمؒ رحمۃ اللہ علیہ کے اور فرقہ فسخ کا ساتھ قول امام شافعیؒ رحمۃ اللہ علیہ کے اور حد زنا کی اوپر عورت کے ثابت ہوتی ہے ساتھ قول شافعیؒ کے اگر انکار کرے لعان سے تو بیچ مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اسکو قید کریں وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ اور دور کرے اور باز رکھے اس عورت سے قید کو وہ کہ گواہی دیوے چار گواہیاں ساتھ اللہ کے اس مضمون سے کہ تحقیق وہ یعنی خاوند میرا البتہ جھوٹ بولنے والوں سے ہے اس چیز کے کہ ڈالا مجھکو ساتھ اسکے وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ اور شاہدی پانچویں وہ کہ غصہ اللہ کا اوپر اس عورت کے اگر ہووے مرد سچ بولنے والوں سے بیچ تہمت ڈالنے کے لعان عورت کا وہ ہے کہ چار بار کہے گواہی دیتی ہوں میں قسم اللہ کی کہ یہ مرد جھوٹ بولنے والا ہے بیچ اس چیز کے کہ ساتھ میری تہمت کرتا ہے اور پانچویں بار کہے خشم یعنی غصہ اللہ کا اوپر میری اگر سچ بولنے والا ہووے یہ مرد بیچ تہمت زنا کے اور ہر بار اشارہ طرف مرد کے کرے اور موضح میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے پیچھے ادا کرنے نماز دیگر کے عویمر اور خولہ کو بلایا اور ساتھ اسطرح کے کہ مذکور ہوا مرد و عورت نے گواہی دی اور نزدیک ذکر لعنت اور غضب کے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم نے اور قوم نے آمین کہا اور ایک جماعت نے مفسروں کی بجائے عویمر کے ہلال بن امیہ کو ذکر کیا ہی وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ وَاَنَّ اللّٰہَ
ع ۱ تَوَّابٌ حَکِیْمٌ ؏ اور اگر نہ فضل خدا کا ہوتا اوپر تمہارے اور بخشایش اُسکی اور تحقیق اللہ قبول کرنیوالا توبہ کا ہی حکم کرنیوالا بیچ حدوں کے اور احکام
شریعت کے البتہ تمکو فضیحت کرتا اور جھوٹ بولنے والے کو ساتھ عذاب بڑے کے گرفتار کرتا اور کہتے ہیں اگر نہ فضل اُسکا اور رحمت اُسکی ہوتی ساتھ
تاخیر عذاب کے تم ہلاک ہوتے یا اگر نہ فضل فرماتا ساتھ اقامت زجر اور نہی کے فواحش سی البتہ نسل منقطع ہوتی اور سا آدمی ایک دوسرے کو ہلاک کرتے یا اگر نہ خدا
بخشتا اوپر تمھارے توبہ قبول کرنیسے بیچ جنگل ناامیدی کے سرگرداں ہوتے تم پس تمکو ساتھ مدد رفیق توبہ کے اوپر منزل امید کے پہونچایا ؎ گر توبہ مددگار گنہگار
نبودی ٭ اور البسر حد کرم راہ نبودی ٭ ور توبہ نبودی کہ در فیض کشودی ٭ زنگ غم از آئینہ عاصی کہ زدودی ٭ پیچھے ان آیتوں کے قصہ بہتان اور پاک
ہونے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہی اور وہ حکایت دور و دراز ہی اسواسطے مجمل مذکور اُسکا یہ ہی کہ پانچویں برس میں ہجرت سی غزوہ مریسیع کا اتفاق پڑا صدیقہ
بیچ اُس سفر کے ساتھ تھیں ایکدن واسطے کسی حاجت کے گئی تھیں اور منزل سی دور رہیں خادموں ہودج کے کو خبر جانے اُنکے کی نہ تھی اُنھوں نے کوچ
کیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا وہاں سی پھر آئیں دیکھا منزل خالی پائی اُس جگہ توقف کیا تو صفوان بن معطل کہ ساتھ حکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
پیچھے سارے لشکر کے آتا تھا پہونچا اور صدیقہ اوپر اونٹ اُسکے کے سوار ہو کر بیچ لشکر ہمایوں کے آئیں اور ابن اُبی نے اُنکو اوپر اونٹ صفوان کے دیکھکر
وہ بات کہ لائق حرم محترم سید عالم کے نہووے اوپر زبان خیانت نشان کے جاری کی اور جسوقت مدینے میں پہونچیں یہ خبر جناب آنحضرتؐ میں عرض
ہوئی اور عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوئی تھیں اور خبر اس بات کی نہ رکھتی تھیں لیکن آنحضرتؐ کو خفا پاتی تھیں اجازت لیکر گھر میں آئیں اور اُسجگہ اس بات
کی اطلاع پائی بیماری زیادہ ہوئی اور رات دن رونے کا شغل تھا اور کہتی تھیں ؎ چشم زگریہ بر سر آلبت روز و شب ٭ جانم زنالہ در تب و تابست
روز و شب ٭ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ساتھ جستجو احوال عائشہؓ کے توجہ کر کر عورتوں مومنوں سی اور اصحابوں سی پرسش کرتے تھے اور سب ساتھ پاکدامنی
اُنکی کے اقامت شہادت کی کرتے تھے ایکدن آنحضرت صلعم بیچ گھر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آئے اور عائشہؓ کو روتے دیکھا فرمایا کہ اے عائشہ اگر گناہ کیا
ہی تو نے تو طرف اللہ کے توبہ کر اور بخشش مانگ عائشہؓ نے ماں باپ اپنے سے چاہا کہ آنحضرتؐ کا جواب دیویں اُنہوں نے جواب نہ دیا اور صدیقہؓ نے نہایت دہشت سے
فرمایا کہ دشمنوں نے کچھ چیز ڈالی ہی اور جو کچھ کہ میں کہتی ہوں کوئی باور نہیں رکھتا پس میں بھی کہتی ہوں کہ یوسفؑ کے باپ نے کہا فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ
عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ نزدیک اُس حال کے اثر وحی کا اوپر آنحضرتؐ کے ظاہر ہوا اور آیتیں پاک ہونے عائشہؓ کے نازل ہوئیں اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْکِ
عُصْبَةٌ مِّنْکُمْ لَا تَحْسَبُوْہُ شَرًّا لَّکُمْ بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اکْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ
عَظِیْمٌ ۝ تحقیق وہ لوگ کہ لائے جھوٹ بڑے کو بیچ عائشہؓ کے ایک گروہ ہیں تم میں سی اور وہ پانچ تھے عبد اللہ بن ابی اور زید بن رفاعہ اور حسان
بیٹا ثابت شاعر کا اور مسطح بن اثاثہ بیٹا صدیق کی خالہ کا اور حمنہ بیٹی جحش کی بہن ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کی نہ جانو تم اُس جھوٹ کو
کہ برا ہی واسطے تمہارے مخاطب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں اور عائشہؓ اور صفوان فرماتے ہیں کہ اُس جھوٹ کو ساتھ نسبت اپنی کے برا نہ جانو تم
بلکہ وہ بہتر ہی خاص تمکو اسواسطے کہ ثواب بڑا پایا تمنے اور بیچ پاک رہنے کے آیتیں اُتریں اور بزرگی اور تعظیم شان تمہاری کی اوپر سب کے ظاہر ہوئی اور وعدہ
تمام بیچ مقدمے جھوٹ بولنے والوں کے واقع ہوا خاص ہر ایک کو جھوٹ کہنے والوں سی جزا اُس چیز کی ہی کہ کسب کیا گناہ سی اُسقدر کہ فکر کیا اسواسطے
کہ بعضے ہنستے تھے اور بعضوں نے باتیں فاحشہ کہی تھیں اور بعضے چپ رہے تھے اور منع نہ کیا اور اُس کسی نے کہ پکڑا بڑی اُس بات کو اور بدتر اُسکے کو
اُس جماعت میں مراد ابن ابی لعنۃ اللہ ہی خاص اُسکو ہی عذاب بڑا بیچ آخرت کے یا بیچ دنیا کے کہ یہ حد قذف کی کھائی اور رسوا ہوا اور کہتے ہیں حسان تھا کہ آخر عمر
میں اندھا ہوا یا مسطح کہ ہاتھ اسکے شل ہوے لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْہُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْکٌ مُّبِیْنٌ ۝ کیوں نہ اُسوقت
کہ سنا تمنے اس بات کو گمان لیجاتے مرد اور عورتیں مومن ساتھ ہم دینوں اپنے کے نیکی کو جیسے اوپر ذاتوں اپنی کے گمان لیجاویں اسواسطے کہ ایمان چاہنے والا
گمان نیک کا ہی ساتھ اہل ایمان کے یعنی چاہیئے تھا کہ مومن بعد سننے اس جھوٹ کے گمان نیک لیجاتے ساتھ عائشہؓ اور صفوان کے اور کہتے جیسے کہ ایک
آدمی یقین کرنیوالا کہ اوپر حال کے خبردار ہووے کہے کہ یہ بات جھوٹ روشن ہی اور اللہ تعالی جو روؤں پیغمبروں کی کو نگاہ رکھتا ہے مانند اس
حال کے سے واسطے تعظیم اور بزرگی اُنکی کے لَوْلَا جَآءُوْا عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ج فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِکَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْکٰذِبُوْنَ ۝

کیوں نہ لائے اوپر اس بات کے چار شاہد کہ گواہی دیویں اُس چیز کی کہ قذف کرتے ہیں ساتھ اس کے پس اب کہ نہ لائے شاہد چار پس وہ گروہ نزدیک اللہ کے یعنے بیچ حکم اُسکے کے وُہ جھوٹ بولنے والے ہیں ظاہر اور باطن میں اس واسطے کہ اگر گواہ لاتے بیچ ظاہر حکم کے کاذب نہ ہوتے لیکن باطن میں جھوٹے ہوتے کہ یہ صورت اوپر جورو ؤں پیغمبروں کے منع کی گئی ہے اور جب شاہد نہ لائے ظاہر میں بھی جھوٹے ہوئے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ لَمَسَّکُمْ فِیْ مَآ اَفَضْتُمْ فِیْہِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اگر نہ زیادتی کرم اللہ کی ہوتی اوپر تمہارے اور مہربانی اُس کی بیچ دُنیا کے ساتھ توفیق توبہ کے اور بیچ آخرت کے ساتھ بخشنے کے البتہ پہنچتا تم کو بیچ اُس چیز کے کہ آئے تم بیچ اُس کے جھوٹ سے اوپر صدیقہ رضی اللہ عنہا کے عذاب بڑا کہ حد قذف کی اور ملامت لوگوں کی روبرو اُس عذاب کے حقیر ہوتی اور تم کو وہ عذاب پہنچا اِذْ تَلَقَّوْنَہٗ بِاَلْسِنَتِکُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاہِکُمْ مَّا لَیْسَ لَکُمْ بِہٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَہٗ ہَیِّنًا ۖ وَّہُوَ عِنْدَ اللّٰہِ عَظِیْمٌ اُس وقت کہ لیتے تھے تم اُس بات کو ساتھ زبانوں اپنی کے کہ بعضا بعضے سے پوچھتا تھا اور کہتے تھے تم ساتھ منھوں اپنے کے وُہ چیز کہ نہ تھا تم کو ساتھ اُسکے کچھ علم یعنی بات از روے جہل کے کہتے تھے اور جانتے تھے اُس چیز کو کہ کہی ہے تم نے سہل اور آسان اور حالانکہ وُہ بات نزدیک اللہ کے بڑی ہے اور عذاب بہت اوپر اُسکے ملنے والا اس واسطے کہ تہمت لگانا عالیہ ہے ساتھ اہلبیت نبوت کے اور جھٹلانا قرآن کا اور سب کے منصب رسالت کے اتفاق میں مذکور ہے کہ ماں ایوبؓ کی جورو ایوبؓ انصاری کے نے رضی اللہ عنہما ساتھ اُسکے کہا کہ سنا تو نے اس بات کو کہ لوگ بیچ مقدمہ عائشہؓ کے کہتے ہیں ابو ایوبؓ نے فرمایا کہ سنا ہے میں نے اور وُہ جھوٹ ہے اس واسطے کہ تو ساتھ نسبت تیرے کے یہ کام روا رکھتی ہے ام ایوب نے کہا نہیں قسم اللہ کی ابو ایوبؓ نے کہا کہ قسم اللہ کی کہ عائشہؓ بہتر تیرے سے ہے پس ساتھ نسبت پیغمبر کے کب یہ عمل روا ہووے یہ بہتان بڑا ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْہُ قُلْتُمْ مَّا یَکُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَکَلَّمَ بِھٰذَا ۖ سُبْحٰنَکَ ھٰذَا بُھْتَانٌ عَظِیْمٌ اور کیوں نہ جس وقت سنا تم نے کہا تم نے یعنی جب بات سُنی تم نے کیوں نہ کہا تم نے مانند ایوبؓ کے نہیں لائق ہے یہ بات کہ کہیں ہم ساتھ اُسکے پاک ہے اللہ تہمت اس سے کہ بیچ حرم محترم پیغمبر اُس کے کے بُرائی اور زبونی اسکے کرنا یہ تہمت ہے بڑی جوڑی ہوئی منافقوں کی یَعِظُکُمُ اللّٰہُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِہٖٓ اَبَدًا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ نصیحت کرتا ہے تم کو اللہ اس سے کہ پھر پھرو تم واسطے مانند ایسی بات کے ہمیشہ تک یعنی جبتک رہو تم اگر ہو تم ایمان لانیوالے اس واسطے کہ ایمان منع کرنے والا ہے طعنے مسلمانوں سے خصوصاً بیچ مقدمہ ماں مومنوں کے وَیُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ ۭ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ اور بیان کرتا ہے اور روشن کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے آیتیں کہ دلالت رکھیں اوپر نیکیوں آداب کے تو نصیحت پکڑو تم اور راہ ادب کی سے تب پھرو تم اور اللہ جاننے والا ہے ساتھ پاکدامنی عائشہؓ کے حکم کرنے والا ہے ساتھ بیزاری ذمے اُسکے کے عیب اور بہتان سے ۔ تا گریبان و امنش پاک ست از لوث خطا ، ورنہ تہمت عیب ہم آلودہ از سر تا بپا ۔ اور یہ بیت خوب کہا ہے کسی نے ۔ کرا رسد کہ کند عیب دامن پاکت ، کہ ہمچو قطرہ کہ بر برگ گل چکد پاکے ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۭ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ تحقیق وُہ لوگ کہ دوست رکھتے ہیں کہ ظاہر ہووے بدنامی یعنی نسبت فاحشہ بیچ حق ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں اور چاہیں کہ ان کو طعن کریں خاص ان کو ہی ہے عذاب دکھ دینے والا بیچ دنیا کے ساتھ حد قذف کے اور بدنامی کے اور بیچ آخرت کے ساتھ آگ کے اور اللہ جانتا ہے بُرائی اُس چیز کی کہ تہمت کی ہے تم نے بیچ اُسکے اور تم اُس کو نہیں جانتے ہو وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ وَاَنَّ اللّٰہَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اور اگر نہ فضل خدا کا ہوتا ساتھ بردباری کے اوپر تمہارے اور بخشائش اُس کی ساتھ مہربانی کے اور تحقیق اللہ مہربان ہے کہ براءت ذمہ مقذوف کو ظاہر کرے بخشنے والا ہے ساتھ توبہ کے کہ گناہ قذف کے سے در گذرے البتہ عذاب تمام ساتھ تمہارے اُترتا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ۭ وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّہٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ۭ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو پیروی نہ کرو قدموں شیطان کی یعنی راہوں اسکی کی ساتھ گناہوں کے یا وسواسوں اُسکے کے بیچ قذف عائشہؓ کے اور جو کوئی پیروی کرے قدموں شیطان کی اور نشانیوں اسکی متابعت کرے پس تحقیق کہ شیطان حکم کرتا ہے اُس کو ساتھ اُس کام کے کہ بُرا ہے بیچ عقل کے اور ساتھ اُس عمل کے کہ ناپسند ہے بیچ حکم شریعت کے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ مَا زَکٰی مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ ۭ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اور اگر نہ کرم اللہ کا ہوتا اوپر تمہارے ساتھ توفیق توبہ کے یا مقرر کرنے حد کے کہ کفارت گناہ کی ہے اور بخشش اسکی ساتھ پاک کرنے گناہ تمہارے کے پاک نہ ہوتی تم سے کسی ایک کی آخر عمر تک عیب جوئی اور بدگوئی و لیکن اللہ پاک کرتا ہے ساتھ قبول توبہ کے اُس کی کو کہ چاہتا ہے اور

ع ۸ ۱۰
النصف

سننے والا ہے ساتھ گفتگو لوگوں کے جاننے والا ہے ساتھ نیتوں انکی کے کہتے ہیں صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی تھی کہ نفقہ نہ کرے اور نیکی ہرگز نہ کرے ساتھ خالہ زادے اپنے کے کہ مسطح تھا اور اس بہتان میں ایک وہ بھی داخل تھا اللہ تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ چاہیے کہ سوگند نہ کھاویں صاحب فضل کے اور قدرت کے بیچ مال کے مراد ابوبکر صدیق ہیں رضی اللہ عنہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسا چاہیئے کہ ایسے آدمی قسم نہ کھاویں اوپر اس بات کے کہ نہ دیویں نفقہ ناتے داروں کو اور فقیر محتاجوں کو اور وطن چھوڑنے والوں کو بیچ راہ اللہ کی کے اور مسطح ناتے دار بھی ہے اور فقیر بھی ہے اور ہجرت کرنیوالا بھی ہے اور چاہیئے کہ بخشیں گناہ کو بھی کہ اُن سے ہوا ہے اور چاہیئے کہ معاف کریں اور رو گردانی کریں تقصیروں اُس کی سے آیا دوست نہیں رکھتے ہو تم یہ کہ بخشے اللہ واسطے تمہارے پس تم بھی اوروں کے گناہ بخشو اور اللہ بخشنے والا ہے ساتھ کمال قدرت انتقام کے مہربان ہے اوپر گنہگاروں کے اور گناہوں تمہارے کے بھی پیدا کئے ساتھ خلقوں اس کی کے ہو تم علماؤں نے اس آیت سے دلیل اوپر بزرگی صدیق رضی اللہ عنہ کے لی ہے اور حکیم مینائی قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ ؎ بود چنداں کرامت و فضلش ٭ کہ اولوالفضل خواند ذوالفضلش ٭ صورت و سیرتش ہمہ جاں بود ٭ زاں ز چشم عوام پنہاں بود ٭ روز و شب سال و ماہ در ہمہ کار ٭ ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ٭ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ تحقیق جو لوگ کہ تہمت زنا کی کرتے ہیں عورتوں محصنہ کو کہ بیخبر ہیں زنا سے ایمان والیاں ہیں ساتھ خدا اور رسول کے مراد جورو ہیں پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی ہیں اور وسیط میں لکھا ہے کہ خاص عائشہؓ مراد ہے اور بعضوں نے بیچ مہاجران کے کہا ہے اور بعضے حق عام میں کہتے ہیں اور اوپر ہر تقدیر کے وہ لوگ کہ قذف ایسی جماعت کا کرتے ہیں دور کئے گئے ہیں بیچ دنیا کے نام نیک سے اور بیچ آخرت کے رحمت سے یعنی بیچ دنیا کے ملعون اور مردود ہیں اور بیچ آخرت کے بعض کئے گئے اور واسطے انکے ہے عذاب بڑا بسبب گناہ بڑے کے اور وہ عذاب انکو ہووے يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ جس دن کہ شاہدی دیویں گی اوپر اُن کے زبانیں انکی ساتھ تہمت اور بہتان کے یعنی ساتھ زبان اپنی کے اقرار کرینگے اور گواہی دیوینگے ہاتھ انکے اور پاؤں انکے ساتھ اس چیز کے کہ عمل کرتے تھے گناہوں سے يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ۝ اُسدن تمام دیویگا اللہ اُس کو بدلہ انکا لائق انکے اور جانیں گے بیچ اُسدن کے کہ تحقیق اللہ وہی ثابت ہے ساتھ ذات اپنی کے ظاہر ہے ساتھ اُلوہیت اور قدرت کے اوپر عذاب اور ثواب کے الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۖ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ ناپاک عورتیں اور ناپاک باتیں واسطے ناپاک مردوں کے ہیں یعنی اُن سے ظاہر ہوویں اور ساتھ اسکے بولتے والے ہوویں اور ناپاک مرد واسطے ناپاک عورتوں کے ہیں اس واسطے کہ دل انکے چاہنے والے ہیں بسبب ناپاکی کے اور پاک باتیں اور پاک عورتیں واسطے پاک مردوں کے ہیں اور پاک مرد واسطے پاک عورتوں کے ہیں موافق اس حدیث کے کہ کل اناء یترشح بما فیہ **مصرع** از کوزہ ہماں بروں تراود کہ دروست ٭ اور کہا ہے کہ عورتیں ناپاک واسطے مردوں ناپاک کے ہیں اور مرد ناپاک رغبت کرنے والے انکے اور عورتیں پاک واسطے مردوں پاک کے ہیں اور مرد پاک واسطے انکے حاصل کلام یہ کہ بیچ حرم محترم آنحضرتؐ کے کہ پاکیزہ تر سارے عالم کی ہیں محرم پاکیزہ مانند عائشہ رضی اللہ عنہا کے سزاوار ہے کہ ہمجنسی سبب الفت اور صحبت کے ہے اور اس طرف اشارہ ہے مثنوی معنوی میں **مثنوی** ذرہ ذرہ کاندریں ارض و سماست ٭ جنس خود را ہمچو کاہ و کہرباست ٭ ناریاں مر ناریاں را جاذب اند ٭ نوریاں مر نوریاں را طالب اند ٭ اہل باطل باطلاں را می کشند ٭ اہل حق از اہل حق ہم سرخوشند ٭ طیبات آمد ز بہر طیبین ٭ للخبیثات الخبیثون ست یقین ٭ ذکر بزرگی اور خصوصیت حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیچ رسالہ مرآت الصفا کے مذکور ہوا ہے اس واسطے اس جگہ اوپر ترجمہ آیات کے گھٹایا ہے

ع٢ ٩ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ ع وہ گروہ پاک کئے گئے ہیں اور بیزار ہیں اُس چیز سے کہ کہتے ہیں تہمت والے منصب رسالت کا اُس سے بلند زیادہ ہے کہ دامن عصمت زوجہ طاہرہ اُس کی کا ساتھ پلیدی ایسے شبہہ کے آلودہ ہووے اور صفوان ایک مرد پاکیزہ اور اولیاء صحابہؓ سے اس کو بھی یہ تہمت نہ کر سکے واسطے انکے بخشش ہے اللہ سے اور وہ روزی ہمیشگی کی اور نیک یعنی بے رنج اور بہت مراد نعمتیں بہشت کی ہیں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ۚ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو ساتھ خدا اور رسولؐ کے اندر نہ آؤ تم اور کسی کے گھر میں سوائے اپنے گھروں کے کہ بیچ اُسکے رہتے ہو تم یعنی بیگانے کے گھروں میں نہ آؤ تم جبتک دیکھو تم اور حکم مانگو تم اور سلام علیک کرو

اور پر رہنے والوں گھر کے اور بیچ روایت کے آیا ہے کہ کہو تم السلام علیک ادخلہا امام ثعلبی نے فرمایا ہے کہ ایک عورت انصاری نے بیچ جناب نبوت مآب کے عرض کی کہ ہم بیچ گھروں اپنے کے اوپر اس صفت کے ہوتے ہیں کہ چاہتے ہیں کوئی ہمکو اوپر اس حال کے نہ دیکھے اور یکایک کوئی لوگوں ہمارے سے چلا آتا ہے گھر میں اور ہم کو اوپر اس وجہ کے کہ نہ چاہیئے دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اور حکم ہوا کہ بیچ گھر ناتے داروں اپنے کے بے خبر کئے نہ آؤ تم ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۝ وہ اذن لینا اور خبر کرنی واسطے تمہارے بہتر ہے اُس سے کہ بے حکم آؤ تم اور کہا ہے جو کوئی اوپر عیال اپنی کے آوے چاہیئے کہ بول کر یا پاؤں کی آواز کر کے یا کھٹکا لے کے خبر کرے تو اس گھر والے ساتھ ستر عورت کے اور دفع مکروہات کے پیشگی کریں اور یہ حکم کیا ہم نے شاید کہ تم نصیحت پکڑو فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰی یُؤْذَنَ لَکُمْ وَاِنْ قِیْلَ لَکُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْکٰی لَکُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ۝ پس اگر نہ پاؤ تم بیچ گھروں کے کسی کو کہ حکم مانگو اس سے پس نہ داخل ہو تم اُس میں جبتک کہ حکم دیا جاوے گا تم کو یعنی کوئی پیدا ہووے اور اجازت دیوے تم کو اس واسطے کہ داخل ہونا خالی گھر میں بے حکم کسی کے جگہ تہمت چوری کی ہے اور اگر کہا جاوے تم کو بعد حکم مانگنے کے کہ پھر جاؤ تم پس پھر جایا کرو تم بے توقف اور زاری اور منت نہ کرو تم اور اوپر دروازے گھر کے نہ بیٹھو تم کہ وہ ضرر گھر والے کا ہے یہ پھر جانا پاک تر ہے واسطے تمہارے اور اللہ ساتھ جس چیز کے عمل کرتے ہو تم جاننے والا ہے ساتھ اُس کے جزا دیویگا بعد اُترنے اس آیت کے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ شام اور عراق کی راہ میں سوداگروں کو اتفاق ہوتا ہے کہ بیچ خان اور رباط کے بچھونا اقامت کا بچھاتے ہیں اور جو کوئی بیچ اس جگہ کے رہنے والا نہیں کس سے اجازت اور حکم مانگیں یہ آیت آئی کہ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ مَسْکُوْنَةٍ فِیْهَا مَتَاعٌ لَّکُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَکْتُمُوْنَ ۝ نہیں ہے اوپر تمہارے کچھ گناہ اس بات سے کہ آؤ تم بے حکم بیچ گھروں غیر اقامت کے یعنی اُس میں کوئی نہ رہتا ہو بلکہ آتا ہو اور جاتا ہو جیسے کارواں سرا اور رباط بیچ اُن گھروں غیر اقامت کے فائدہ مندی ہے اور نفع ہے واسطے تمہارے سردی اور گرمی سے ساتھ اُس کے پناہ پکڑتے ہو تم اور اسباب اور جانور تمہارے بیچ اُس کے محفوظ رہتے ہیں اور اللہ جانتا ہے جو چیز کہ تم ظاہر کرتے ہو حکم مانگنے سے اور جو چیز کہ چھپاتے ہو تم نیت داخل ہونے گھر کے سے ساتھ فساد کے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے مسلمانوں کے بند کریں آنکھیں اپنی دیکھنے مرد نامحرم کے سے کہ نظر سبب فتنے کا ہے اور ذخیرۃ الملوک میں لایا ہے کہ جلد دوڑنے والا ہیک شیطان کا بیچ وجود انسان کے نظر اور آنکھ ہے اس واسطے اور حواس بیچ جگہ اپنی کے بے حرکت ہیں جبتک کوئی چیز ساتھ اُن کے نہ پہنچے ساتھ پانے اُس کے کے مشغول نہ ہو سکیں لیکن دیدہ ایک حواس ہے کہ دور و نزدیک سے بلا اور گناہ کا شکار کرتا ہے ۔ این ہمہ آفت کہ بہ تن میرسد ٭ از نظر توبہ شکن میرسد ٭ دیدہ فروپوش چو در در صدف ٭ تا نشوی تیر بلا را ہدف ٭ اور نفحات میں شبلی قدس اللہ سرہ سے نقل کرتا ہے کہ کہا تو بند کریں دیدہ سر کو حرام چیزوں سے اور دیدہ دل کو ماسوا اللہ سے وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۝ اور نگاہ رکھیں شرمگاہوں اپنی کو حرام سے وہ ڈھانکنا آنکھوں کا اور نگاہ رکھنا شرمگاہ کا پاکتر اور فائدہ مند زیادہ ہے واسطے اُنکے بیچ دُنیا اور آخرت کے تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہیں آدمی نظر سے ساتھ حلال اور حرام کے وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا اور کہہ تو اے محمد واسطے مسلمان عورتوں کے کہ بند کریں آنکھیں اپنی دیکھنے مردوں نامحرم کے سے اور نگاہ رکھیں شرمگاہیں اپنی زنا سے اور ظاہر نہ کریں آرائش اپنی گہنے اور رنگوں اور سوا انکے سے مگر جو چیز کہ ظاہر ہووے یعنی ہاتھ اور منہ اس آرائش سے بیچ وقت کام کرنے کے جیسے انگوٹھی اور کنارہ کپڑے اور سرمہ آنکھوں کا اور مہندی ہاتھ کی اور کہا ہے مراد زینت سے جگہ اُس زینت کی ہے وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اور چاہیئے کہ نیچے چھوڑیں اوڑھنیوں اپنی کو اوپر گریبانوں اپنے کے یعنی گردن اپنی ساتھ اوڑھنی کے ڈھانکیں تو بال اور کان کی اور گردن اور سینہ اُن کا ڈھنکا رہے اور ظاہر نہ کریں آرائش اپنی کو جیسے سر اور مونڈھا اور سینہ اور پنڈلی مگر واسطے خاوندوں اپنے کے کہ آرائش واسطے اُن کے ہے یا واسطے باپوں اپنے کے اور دادا بھی حکم باپ کا رکھتا ہے یا واسطے باپوں خاوندوں اپنے کے اور پوتے بھی اس حکم میں داخل ہیں یا واسطے بیٹوں خاوندوں اپنے کے اور دادا بھی بجائے بیٹے کے ہیں خاص عورت کو واسطے بھائیوں اپنے کے یا واسطے بیٹوں بھائیوں اپنے کے کہ حکم بھائی کا رکھتے ہیں یا واسطے بیٹوں بہنوں اپنی کے اور یہ ایک جماعت ہیں کہ نکاح عورت کا ساتھ اُنکے درست نہیں اور یہی حکم ناتے داروں دائی دودھ پلانے والی کا ہے اور ذکر چچا اور

خالو کا نہ کہا اس واسطے کہ وہ بیچ حکم بھائیوں کے ہیں اور انوار میں فرمایا ہے کہ احوط وہ ہے اعضائے زینت کے ساتھ چچا اور خالو کے نہ کھلاویں شاید کہ وُہ نزدیک اپنے بیٹوں کے تعریف کریں اور سبب فتنے کا ہووے اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ یا واسطے عورتوں اہل دین اپنے کے یعنی مومنات کو آرائش اپنی دکھلاویں اور تبیان میں لایا ہے کہ عورتیں یہودیہ اور نصرانیہ اور مجوسیہ اور بُت پرست یعنی کافرہ حکم مرد بیگانے کا رکھتی ہیں اور مسلمان عورت کو ظاہر کرنا آرائش پوشیدہ کا واسطے اُنکے روا نہیں واسطے کہ حکم دین کے نے درمیان اہل اسلام اور اہل کفر کے رسم آشنائی کی دور کی ہے اور پاک عورتوں کو فاسقہ عورتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے اور بعضے اوپر اس کے ہیں کہ مراد سب عورتیں ہیں کہ اُن سے پرہیز نہ چاہیئے کرنا یا واسطے اس چیز کے کہ مالک ہوئے ہیں اُسکے ہاتھ اُنکے یعنی نہ پرہیز کریں عورتیں اُنہوں سے کہ مالک اُنکی ہوویں لونڈیوں سے خواہ مومنہ ہوویں خواہ کافر ہوویں اور باوجودیکہ وُہ بھی عورتوں میں داخل ہیں اس جگہ ذکر کیا تو معلوم ہووے کہ امت غیر مسلمہ سے پرہیز لازم نہیں ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اگر غلام صالح ہووے دیکھنا اُس کا طرف عورت کے کہ مالک اُسکی ہے چاہنے والا نہیں اور لطائف میں لایا ہے کہ ابن المسیب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مغرور نہ کرے تم کو لفظ و ماملکت ایمانہن کا کہ وُہ بیچ مقدمہ اماء کے ہے نہ عبید کے اور غلام عورت کا حکم مرد بیگانہ کا رکھتا ہے اور جائز نہیں دیکھنا اُس کا طرف بی بی کے اور نہ طرف اعضا آرائش اُسکی کے اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ یا واسطے تابعداری کرنے والوں کے سوائے صاحب حاجت عورت کے مردوں سے یعنی وُہ لوگ کہ واسطے طلب کھانے کے گھر میں آتے ہیں اور ساتھ عورتوں کے کچھ حاجت نہیں رکھتے یعنی دغدغہ شہوت کا نہیں ہے اُنکو جیسے بوڑھا اور نامرد وہ کہ مطلق جماع سے خبر نہیں رکھتے اور ہمت اُن کی سوائے کھانے کے نہیں ہے اور اکثر ائمہ حنفی اوپر اس کے ہیں کہ خوجہ اور ہیجڑا اور زنانہ بیچ حرمت نظر حکم بیگانے مرد کا رکھتے ہیں اس واسطے کہ انکو آرزو جماع کی ہے لیکن قوت اس کی نہیں رکھتے اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ یا لڑکی ایسی لڑکی کہ خبردار نہیں ہوئی اوپر شرمگاہ عورتوں کے یعنی تمیز نہیں رکھتی اور حال جماع کے سے بیخبر ہے یا بالغ نہیں ہوئی اور اوپر حد شہوت کے نہیں پہنچی ہے اور چاہیئے کہ نہ ماریں عورتیں پازیب کو اوپر زمین کے وقت چلنے کے تا جانا جاوے جو کچھ کہ چھپاتی ہیں آرائش اپنی سے کہ پازیب ہے یعنی چاہیئے کہ آواز پازیب اپنی کی بیچ کان مردوں کے نہ پہنچاوے کہ سبب خواہش مردوں کا ساتھ اُن کے ہووے اور توبہ کرو تم گناہوں سے طرف اللہ کے تمام اے وہ کوئی کہ مومن ہو شاید کہ تم چھٹکارا پاؤ ساتھ توبہ کے عذاب سے سب کو ساتھ توبہ کے فرمایا کہ کوئی گناہ سے خالی نہیں امام قشیری نے فرمایا ہے کہ محتاج زیادہ ساتھ توبہ کے وُہ کوئی ہے کہ اپنے تئیں محتاج توبہ کا جانے اور کشف اسرار میں فرمایا ہے کہ اس کو کیا فرمانبردار اور کیا گنہگار ساتھ توبہ کے فرمایا تا گنہگار شرمندہ نہ ہووے اگر فرمایا کہ گنہگارو توبہ کرو تم سبب رسوائی اُنکی کا ہوتا جب خدا دُنیا میں اُن کو رسوا کرنا نہیں چاہتا تو اُمید ہے کہ عاقبت میں بھی رسوا نہ کرے ؎ چو رسوا نکردی بچندیں خطا ۔ دریں عالمم پیش شاہ و گدا ۔ دراں عالمم ہم بر خاص و عام ۔ بیامرز و رسوا مکن والسلام ۔ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۭ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور نکاح کرو تم عورتوں بے شوہروں کا اور مردوں بے زن کا تم میں سے اور نکاح نیکبختوں کا غلاموں اپنے سے اور لونڈیوں اپنی سے خاص کرنا نیکبختوں کا واسطے اہتمام کے ہے ساتھ انکی نکے اور وُہ کہ ساتھ سبب نکاح کے بیچ پردہ عفت کے رہیں اگر ہوویں ایامیٰ اور نیکبخت غلام اور لونڈی فقیر اور محتاج مالدار کریگا اُن کو اللہ اپنے فضل سے اور پاویں وُہ چیز کہ ساتھ اُسکے صاحب خانہ ہو سکیں اور کشادہ بخشش ہے معاش بہت دیوے جاننے والا ہے ساتھ استحقاق فقیروں کے کشادگی روزی اُسکی کی کرے وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اور چاہیئے کہ باز رہیں زنا سے وُہ لوگ کہ نہیں پاتے ہیں اسباب نکاح کا مہر سے اور خرچ سے جبتک کہ مالدار کرے اُن کو اللہ فضل اپنے سے اور پاویں وُہ چیز کہ کدخدا ہو سکیں اور جو غلام کہ مانگتے ہیں تم سے نوشتے کو اُس چیز سے کہ مالک ہیں اُس کے ہاتھ تمہارے یعنی وہ لوگ کہ غلاموں تمہارے سے نوشتہ آزادی کا ڈھونڈھتے ہیں پس مکاتب کرو تم اُن کو امر استحباب کا ہے اور مکاتب وُہ ہووے کہ خواجہ غلام اپنے کو کہے تجھ کو مکاتب کیا میں نے اوپر اس مقدار مال کے پس جس وقت بندہ اُس مال کو ادا کرے آزاد ہووے لائے ہیں کہ صبیح غلام نے خویطب بن عبد العزی سے کہ مالک اُس کا تھا مکاتبت مانگا اور وُہ انکار لایا آیت اُتری اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر غلام یا لونڈیاں تمہاری مکاتبہ طلب کریں اُنکو مکاتب کرو تم اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ق اگر جانو تم بیچ اُن کے نیکی کو یعنی وفا کو اور امانت کو یا قوت کسب کی اور قدرت کو اوپر ادا کرنے مال کے یا وُہ کہ بنجم کتابت لوگوں سے سوال نہ کرے کہ بہت مکروہ ہے

کہ غلام ساتھ گدائی کے مال کتابت کا بھر دیوے ایک نے غلاموں مسلمان رضی اللہ عنہ کے سے مکاتبت مانگا سلمانؓ نے فرمایا کہ مال رکھتا ہے تو کہا اس نے نہیں
کہا تجھ کو قوت کسب کی ہے کہا نہیں پس چاہتا ہے کہ تو مجھ کو اوساخ اور اوناس لوگوں سے چکھاوے تو میں تجھے ہرگز مکاتب نہ کروں وَاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْٓ
اٰتٰىكُمْ ؕ اور دو تم مکاتبوں کو کچھ مال اللہ کے سے کہ دیا ہے اللہ نے تم کو خویطب نے صبیح کو ساتھ سو دینار کے مکاتب کیا جب یہ آیت سنی بیس دینار مکاتب کے بخشیں امام
احمد نے معاف کئے امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ آتوھم خطاب ہے ساتھ مالکوں کے اور واجب ہے مال کتابت کچھ ساتھ مکاتب کے بخش دیئے امام احمد
رحمہ اللہ تعالیٰ چوتھائی مال کا مکاتب کے سے بخشنے کو فرماتے ہیں اور امام شافعی رحمہ اللہ ساتھ خواجہ کے سونپتے ہیں کہ جتنا چاہے معاف کرے اور امام اعظم اور امام
مالک رحمہما اللہ دینا مال کا بحتا واجب نہیں جانتے اور فرماتے ہیں کہ خطاب واٰتوھم ساتھ عام مسلمانوں کے ہے کہ مدد کریں مکاتب کو اور زکوٰۃ ساتھ اسکے دیویں تا مال
کتابت کا ادا کرے اور گردن اپنی طوق بندگی مخلوق کے سے باہر لاوے اور ساتھ اس سبب کے اس خیر کو فک رقبہ کہتے ہیں ؎ بشنو از من نکتہ ای زندہ دل ✣
وز پس مرگم بہ نیکی یاد کن ✣ گر بلطف آزادۂ را بندہ ساز ✣ گہ باحسان بندۂ را آزاد کن ✣ لائے ہیں کہ عبداللہ بن ابی چھ لونڈیاں خوبصورت رکھتا تھا ان کو
اوپر زنا کے زبردستی کرتا تھا اور اوپر راہ خرچی کے کچھ لیتا تھا معاذاللہ اور وہ لونڈیاں آپسمیں کہتی تھیں کہ اگر یہ کام بہتر ہے بہت کیا ہم نے اور اگر برا ہے وقت
آیا کہ چھوڑیں ہم پس بیچ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر عرض احوال کا کیا آیت آئی کہ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا
عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور زبردستی نہ کرو تم لونڈیوں اپنی کو اوپر زنا اور بدکاری کے اگر چاہیں
بچنے کو زنا سے مگر ارادہ بچنے زنا کا ساتھ خواہش حال کے ہے اور زبردستی بیچ سب حال کے منع کی گئی ہے پس حق تعالیٰ کہتا ہے تم کو کہ زبردستی نہ کرو
تم اس واسطے کہ لو تم مال زندگی دنیا کا کسب انکے سے اور بچنے اولاد انکی سے اور جو کوئی زبردستی کرتا ہے اوپر لونڈیوں کے ساتھ زنا کے پس تحقیق کہ اللہ
پیچھے زبردستی کرنے صاحبوں کے لونڈیوں کو بخشنے والا گناہوں انکے کا ہے مہربان اوپر انکے اور وبال اس کا نہیں ہے مگر بیچ گردن زبردستی کرنیوالوں کے
وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ع اور البتہ تحقیق بیچے اتاریں ہم نے طرف تمہارے آیتیں روشن ع ۸ ۱۰
اور حفص ساتھ زیری کے مبیّنٰت پڑھتا ہے یعنی روشن کرنیوالی حلال اور حرام کی اور حدوں احکام کی اور اتاری ہم نے ایک مثل مثالوں ان لوگوں کی
سے کہ گذرے ہیں آگے تم سے یعنی قصہ عجائب مانند قصے ان کے اور وہ قصہ عائشہ کا ہے رضی اللہ عنہا کہ مانند رکھتا ہے ساتھ قصہ مریم رضی اللہ عنہا کے
بیچ واقعہ ہونے تہمت کے اور ساتھ قصہ یوسف کے بری الذمہ ہونے میں اور اتارا ہم نے نصیحت کو بیچ ان آیتوں کے واسطے پرہیزگاروں کے تخصیص پرہیزگاروں
کی واسطے فائدے ان کے کے ہے ساتھ نصیحتوں قرآن کے اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اللہ نور آسمانوں کا اور زمین کا ہے یعنی ہستی
ان دونوں کی ہے نور نام ہے ایک ناموں اللہ کے سے امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نور سکیے کہنا ولیکن فارسی میں روشنی نہ چاہیے کہنا کہ روشنی ضد اندھیری کی ہے
اور اللہ پیدا کرنے والا ان دونوں ضدوں کا ہے اور چاہیے جاننا کہ نور پہچاننے والا کیفیت کا ہے کہ دیکھنے والا پہلا اس کو پاوے اور بواسطہ اسکے کے دوسرے
سب مبصرات کو دریافت کرے جب وہ کیفیت کہ قایض ہووے مثلاً نیر اعظم یعنی آفتاب سے اوپر اجرام کیفیت کے کہ او بروا اس کے ہووے اور ساتھ اس معنی کے
کہ لگانا نور کا اوپر حق سبحانہ کے روا نہیں ہے اور جب اپنے تئیں ساتھ اس نام کے کہا بقدر مضافی سے علاج فرماوے اور اسی سے ہے کہ صاحب کشاف کہتا ہے کہ
ذو نور السموات والارض وہ ہے صاحب نور آسمانوں اور زمین کا یا نور اہالی اس کے کا جو کچھ چیزیں عالم ہستی کی بیچ جائے نظر بلندی کے اور پستی کے نور
رکھتے ہیں ذاتی یا عرضی سب بخشش فیض اور فضل اس کے کی ہے ؎ در ظلمت عدم ہمہ بودیم بیخبر ✣ نور وجود و مہر شہود از تو یافتیم ✣ یا ساتھ تجویز کے مصدر کو
معنی فاعل کے چاہیے لینا مانند زید عدلٌ کے پس مضمون کلام کا یہ ہے کہ منور السموات والارض روشن کرنیوالا آسمانوں کا ہے ساتھ فرشتوں بڑوں کے
اور نور دینے والا زمین کا ساتھ پیغمبروں کے یا روشنی بخشنے والا آئینہ دلوں رہنے والوں زمین کا آسمان کا ساتھ انوار معرفت کے اور توحید کے اور
تیسیر میں لایا ہے کہ آراستہ کرنیوالا آسمان اور زمین کا ہے اور امام یعقوب چرخی قدس سرہٗ بیچ شرح اسموں اللہ کے معنی نور کے اس وجہ پر لائے ہیں کہ جہان
آراستہ کرنے والا اور دلکشا تائید کرنے والا اس قول کا ہے وہ کہ امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ بیچ بیان آرائش آسمانوں اور زمین کے کہتے ہیں کہ آراستہ کیا
آسمانوں کو ساتھ عبادت نمازوں پاک کے کہ مکان بندگی فرشتوں بزرگ کا ہے اور زمین کو ساتھ مسجدوں انسان کے کہ جائے عبادت اہل اسلام کی ہے
یا آسمانوں کو ساتھ آفتاب اور چاند اور ستاروں کے اور زمین کو ساتھ پیغمبروں اور عالموں اور مومنوں کے یا آسمانوں کو ساتھ بیت المعمور کے اور

زمین کو ساتھ کعبہ وافر السرور کے اور کہا ہے مدبر السمٰوٰت والارض کام اہل آسمانوں اور زمین کے اوپر جس طرح کے کہ سزاوار ہیں بنائے ہوئے ساتھ تدبیر اس کی ہیں مدبر ہو یعنی تدبیر کرنیوالے کاموں کے لوگ کہ ساتھ عقل اس کی کے کام کریں اور ساتھ تدبیر اُسکی کے مہم کریں نور القوم اور نور البلد کہتے ہیں جیسے قول ایک شاعر کا ہے ع نور القبائل سائب بن محل ۔ اور اوپر اس تقدیر کے یہی ہے کہ کام سب آسمان والوں کا اور زمین والوں کا بنائے اور سب کو ساتھ بخشش کل حزب بما لدیہم فرحون کے نوازے ؎ از نہانخانہ احسان تو ہر جا ہمہ کس ٭ کل حزب فرحون اندر سے لطف عمیم ٭ اور تبیان میں لایا ہے کہ نور السمٰوٰت والارض اس واسطے کہ جو دلیل دلیلوں قدرت اور عجائبات حکمت کی سے کہ بیچ دائرہ آسمان اور مرکز زمین کے واقع ہے ایک دلیل روشن رکھتی ہے اوپر ہونے قدرت اور علم اور حکمت اُس کی کے ؎ ففی کل شیٔ لہ آیۃ ۔ تدل علی انہ واحد ع وجود جملۂ اشیاء دلیل قدرت اوست ۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ ہادی اہل السمٰوٰت والارض راہ دکھلانے والا اہل آسمان اور زمین کا ہے کہ ساتھ رہنمائی اُسکی کے طرف ہستی اپنی کے راہ لیجاویں اور ساتھ اصلاح اُس کی کے مصلحتیں دین اور دنیا کی پہچانیں بعضے علمائے دین نے کہا ہے کہ نور وہ ہے کہ روشن کرے ہر چیز کو تا باصرہ یعنی آنکھ دریافت کرے اور ساتھ اُسکے راہ پاوے پس جب حق تعالیٰ نے بیان کیا ہے واسطے ہمارے جو کچھ بیچ معاش اور معاد کے کام آوے اور ہم ساتھ اُسکے راہ دیے گئے ہیں اُس کو نور سکیے کہنا اور نزدیک محققوں کے یعنی حقیقت جاننے والوں کے نور حقیقی حق تعالیٰ کا ہے کہ سب موجودات بسبب اُس کے ظاہر ہیں اور وہ سب سے پوشیدہ ہے نظم ہمہ عالم نور اوست پیدا ۔ کجا او گردد از عالم ہویدا ۔ زہے ناداں کہ او خورشید تاباں ٭ بنور شمع جوید در بیاباں ۔ تفسیر اس آیت کی بہت ہے اگر مفصل چاہیے تو تفسیر حسینی میں دیکھیے مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ ۔ مثال اُس نور کی کہ منسوب طرف اُسکے ہے مانند طاق دیوار کے ہے کہ راہ باہر کی نہیں رکھتا ہے اُس طاق کے چراغ روشن کیا ہوا اور خوب روشن اور کہا ہے مشکوٰۃ چراغدان لوہے کا ہے کہ درمیان قندیل کے اور فانوس کے ہووے اور ساتھ اس قول کے مصباح ہے کہ روشن ہووے بیچ چراغدان کے اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ۔ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ وہ چراغ روشن کیا ہوا بیچ قندیل شیشے کے وہ شیشہ نہایت صفائی اور پاکیزگی سے گویا ایک ستارہ ہے چمکنے والا مانند زہرہ اور مشتری کے اور وہ شیشہ یعنی چراغ کہ بیچ اُس کے روشن کیا گیا ہے بیچ ابتدا کے تیل درخت بابرکت بہت فائدے والے کے ہے کہ وہ زیتون ہے بیچ زمین پاک کے اُگا ہے اور ستر پیغمبروں نے اوپر اُس کے دعا برکت کی پڑھی ہے نہ طرف شرق کے ہے آبادی سے اور نہ طرف غرب کے اس سے بلکہ جگہ اُگنے اُسکے کی زمین اور پہاڑ ولایت شام کی ہے یا نہ ملا ہوا بیچ آفتاب کے ہے تو گرم ہووے اور نہ ہمیشہ سایہ میں تو میوہ اُس کا کچا رہے بلکہ یہی رعایت آفتاب کی سی بہرہ مند ہے اور حمایت اور نگہبانی سایہ کے سے محفوظ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اصل اس درخت کی بہشت سے دنیا میں لائے ہیں پس درختوں دنیا کے سے نہیں ہے کہ وصف شرقی اور غربی کا ساتھ اُسکے اطلاق سکیے کرنا یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ ط نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ط یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ط وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۙ نزدیک ہے کہ روغن اُس درخت کا روشنی دیوے ساتھ ذات اپنی کے اور اگرچہ نہ پہنچی ہووے ساتھ اُس کے آگ یعنی بیچ چمکانے کے چمک اس مانند ہے کہ بغیر آگ کی روشنی بخشے روشنی کی یعنی صفائی روغن کی ملے روشنی چراغ کی اور لطافت شیشے کی اوپر اُسکے اس کے زیادہ ہووے بیچ طاق کے کہ ضابطہ چمکانے کا اور جامع روشنی کا ہے راہ دکھاتا ہے اللہ ساتھ نور معرفت اپنی کے جس کسی کو کہ چاہتا ہے اور بیان کرتا ہے اللہ مثالوں کو واسطے آدمیوں کے تو شتابی دریافت کریں اور مقصود سخن کا اوپر اُنکے ظاہر ہووے اور خدا اوپر ہر چیز کے معقولات اور حقیقت ظاہر اور پوشیدہ کے سے جاننے والا ہے علماؤں کو بیچ مقدمہ اس تمثیل کے باتیں بہت ہیں علامۃ العلما امام فخر الدین رازی قدس سرہ نے بیچ اسرار التنزیل کے فرمایا ہے کہ مراد نور سے ایمان ہے کہ حق سبحانہ نے تشبیہ کی ہے سینہ مومن کو ساتھ طاق کے اور دل اُسکے کو ساتھ قندیل کے اور قندیل کو ساتھ ستارے چمکنے والے کے اور کلمہ اخلاص کو ساتھ درخت مبارک کے کہ تاب آفتاب خوف کے سے اور سایہ بخشش امید کے سے بہرہ رکھتا ہے اور نزدیک ہے کہ فیض کلمے کا بغیر اس کے کہ اوپر زبان مومن کے گذرے عالم کو روشن کرے جو اقرار ساتھ اُس کے اوپر زبان کے جاری ہو اور تصدیق دل کے ساتھ اسکے ملے نمودار ہو نورٌ علی نور کی ظاہر ہوئی اور بھی کلمات امام کے سے ہے کہ نور ایمان کو ساتھ چراغ کے مشابہت کی اس واسطے کہ بیچ جس گھر کے کہ چراغ ہووے چور گرد اُسکے نہ آوے اور اسی طرح بیچ جس دل کے نور ایمان ہووے شیطان کو بیچ اس کے راہ نہ ہووے یا یہ کہ ساتھ چراغ کے اندر گھر کا روشن ہووے اور سوراخوں گھر کے سے روشنی باہر پڑے اور اس کو بھی بخشے اسی طرح نور ایمان کا دل روشن کرے اور اس جگہ سے چمکارا معرفت

کا اوپر سوار خوں حواس کے بڑے اور روشنی طاعتوں کی اوپر اعضا کے ظاہر آوے ع سیاہے ہر کس از دل او مید ہد خبر ✤ اور تشبیہ فرمایا ہے دل مومن کے کو ساتھ شیشے کے تو اُسکو ساتھ پتھر ظلم کے نہ توڑیں کہ شیشہ ٹوٹا ہوا جس جگہ کہ پہنچے کاٹے اور جو زخم کہ دل شکستہ کو ماریں مرہم پذیر نہ ہووے ؎ چوں آبگینہ این دل مجروح نازکم ✤ ہر چند بیشتر شکنی تیز تر شود ✤ ایک قول یوں ہے کہ وہ قرآن ہے اور دل مومن کا شیشہ ہے اور زبان اُسکی طاق ہے اور قرآن چراغ ہے اور درخت سے مراد دی ہے کہ نہ پیدا کی ہوئی ہے اور نہ جھوٹ جوڑی ہوئی نزدیک ہے کہ ابھی قرآن نہ پڑھنے کی دلیلیں اُس کی اوپر سب کے ظاہر اور روشن ہو ویں پس جب اسکو پڑھیں نورٌ علیٰ نور ہووے اور روح الارواح میں لایا ہے کہ وہ نورِ محمدیؐ ہے طاق آدمؑ ہے اور شیشہ نوحؑ اور زیتون ابراہیمؑ کہ نہ ساتھ دین یہودیوں کے ہیں ہے کہ یہود نے غرب کو قبلہ بنایا تھا اور نہ نصرانیوں کے ہے کہ نصرانیوں نے شرق کو قبلہ سمجھا تھا اور چراغ ذات مبارک حضرت رسالت پناہ کی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا مشکوٰۃ یعنی طاق ابراہیمؑ ہے اور شیشہ اسماعیلؑ اور چراغ حضرت پیغمبر اور شجرہ شجرۂ نبوت کہ نہ جھوٹ ہے اور نہ بیہودہ یا طاق سینہ کھلا ہوا آنحضرتؐ کا ہے اور شیشہ دل صاف پاک کیا گیا اُسکا اور چراغ علم کامل اُس کا اور درخت خلق شامل اسکا کہ نہ طرف بلندی اور افراط کے ہے اور نہ طرف تقصیر اور تفریط کے بلکہ اوپر طریقہ اعتدال کے ہے کہ خیر الامور اوسطہا واقع ہوا ہے عین المعانی میں فرمایا ہے کہ نور محبت حبیب کا ہے یا نور دوستی خلیل کی ہے اس کو نورٌ علیٰ نور کہا ہے ؎ پدر نور و پسر نور یست مشہور ✤ ازینجا فہم کن نورٌ علیٰ نور ✤ بلکہ بہت نکات متعلقہ آیت نور کے جواہر التفسیر میں مذکور ہیں اگر چاہیے ملاحظہ کرے فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْہَا اسْمُہٗ ۙ یُسَبِّحُ لَہٗ فِیْہَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ تسبیح کہیں اللہ کو بیچ اُن گھروں کے حکم کیا ہے اللہ نے وہ کہ بلند کیا جاوے مرتبہ اُس کا ساتھ تعظیم کے یعنی اس کو بلند قدر اور بزرگ مرتبہ رکھیں یا اُٹھاویں بیچ اس کے آوازوں کو یا اُٹھائی جاویں طرف حق تعالیٰ کے حاجتیں بیچ اُن گھروں کے اور ذکر کیا جاوے بیچ اُن گھروں کے نام اُس کا اور مراد گھروں سے مسجدیں ہیں اور اس میں ساتھ ذکر نماز کے شغل چاہیئے کرنا اور بات دُنیا کی سے اور کلمات بیہودہ سے پرہیز چاہیئے کرنا یا گھر انبیا علیہم السلام کے یا گھر مدینہ منورہ کے یا گھر حجرات طاہرہ کے اور بعضے رفع کو یعنی بلند کرنے کو گمان کرتے ہیں اوپر بنانے کی اور بلند کرنے کی بنیاد کو جیسے واذ یرفع ابراہیم القواعد اور کہتے ہیں بیوت عبادت چار گھروں سے ہے کہ ساتھ حکم الٰہی کے بنانے والے عمارت اُس کی کی پیغمبر ہوئے ہیں کعبہ معظمہ کہ ساتھ سعی خلیلؑ کے اور مدد اسمٰعیلؑ کے تمام ہوا اور بیت المقدس کہ بلند ہونا قواعد اُس کے کا بیچ دنوں بادشاہت داؤد علیہ السلام کے اور تمام ہونا اُس کا ساتھ ہاتھ سلیمان علیہ السلام کے اتفاق پڑا اور مسجد مدینے کی اور مسجد قبا کی کہ عمارت دونوں کی ساتھ اشارہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھی تسبیح کی جاوے یا نماز ادا کی جاوے خاص اللہ کو بیچ اُن گھروں کے بیچ صبح کے اور بیچ شام کے رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْہِیْہِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ ۙ ص تسبیح کہنے والے یا نماز پڑھنے والے مرد ہیں کہ نہایت مستغرق ہونے سے بیچ مقام شہود کے مشغول نہیں کرتی اور باز نہیں رکھتی اُن کو سوداگری یعنی خریدنا اس چیز کا کہ اُس سے اُمید فائدے کی ہووے اور نہ بیچنا اُس کا یعنی خریدنا اور بیچنا اُن کو مانع نہیں ہوتا ذکر اللہ کے سے اور قائم رکھنے نماز کے سے اور دینے زکوٰۃ کے سے محقق اوپر اس کے ہیں کہ جب خریدنا اور بیچنا کہ بڑے شغلوں دنیا کے سے ہیں اُنکو ذکر سے مانع نہ ہووے باقی اور شغل کب مانع ہو ویں صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہے کہ ظاہر اُن کا ساتھ خلق کے ہے اور باطن اُنکا بیچ شہود اسموں اور خلقوں حق کے اور بیچ حقیقت کے بہ طریقہ خواجگان یعنی صاحبوں ماوراء النہر کا ہے لائے ہیں کہ ملک حسین گرد نے کہ مالک ہرات کا تھا حضرت قطب الاقطاب خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ سے پوچھا کہ بیچ طریقے تمہارے کے ذکر جہر کا اور خلوت اور سماع ہوتا ہے فرمایا کہ نہیں ہوتا پس کہا کہ بنا طریقہ تمہارے کی اوپر کس چیز کے ہے فرمایا خلوت بیچ مجلس کے ظاہر میں ساتھ خلق کے اور باطن میں ساتھ حق کے ؎ از دروں شو آشنا از بروں بیگانہ وش ✤ این چنیں زیبا روش کم می شود اندر جہاں ✤ جو کچھ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ اشارت ساتھ اس مقام کے ہے اور حضرت حقائق پناہی قدس سرہ نے بیچ بیان اس طریقہ کے فرمایا ہے ؎ سر رشتۂ دولت اے برادر بکف آر ✤ وین عمر گرامی بخسارت مگذار ✤ دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار ✤ می دار نہفتہ چشم دل جانب یار ✤ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ لِیَجْزِیَہُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَیَزِیْدَہُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ ۗ وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ ڈرتے ہیں وہ مرد باوجود ایسی توجہ اور استغراق کے اُس دن سے کہ پھریں بیچ اُس دن کے دل یعنی ہول سے حیرت زدہ ہوئیں اور صفت آرام کی ساتھ گھبراہٹ کے بدل جاوے اور پھریں آنکھیں اور ہر طرف سے دیکھتے ہیں تو دیکھیں کہ نامہ اُس کا کہاں سے ساتھ اُسکے آتا ہے ڈرتے ہیں تا جزا دیوے اللہ انکو بسبب اُس ڈر کے بہترین جزا کی وہ چیز کہ عمل کیے ہیں انہوں نے یعنی بہشت وعدہ کیا گیا اور زیادہ کرے بیچ بدلے اُنکے فضل اپنے سے یعنی سوا جزا وعدے کے

کئے گئے کے ان کو بخشش کرامت فرماوے کہ ہرگز بیچ ظاہر اُنکے کے نہ گذری ہووے اور اللہ روزی دیتا ہے بیچ دنیا کے جس کسی کو چاہتا ہے بیحسابا یعنی اوپر اُس روزی کے حساب نہیں کرتا یا زیادہ دیتا ہے اُس سے بیچ آخرت کے کہ بیچ قید گنتی کے آوے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَـيْـــًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۙ اور وہ لوگ کہ تھا انکا اُنہوں نے حق کو اور کافر ہوئے ساتھ اللہ کے عمل اُنکے کہ بیچ ظاہر کے اچھے دکھائی دیویں مانند صلہ رحم کے اور آزاد کرنے غلام کے اور کھلانے فقیروں کے مانند سراب کے ہیں بیچ زمین یکساں کے اور سراب وہ ہے کہ چمک آفتاب دوپہر کی بیچ زمین ہموار کے پڑے چمکارا اُس کا روشن مانند چشمہ پانی کے دکھلائی دیوے گمان کرے اُس کو پیاسا پانی صاف اور متوجہ اُس کی طرف ہووے تو جبتک کہ پہنچے بیچ اس جگہ کے کہ اس میں گمان پانی کا کیا تھا نہ پاوے وہ گمان کیا ہوا اپنا اور پاوے عذاب اللہ کا نزدیک عملوں اپنے کے یا خدا کو حساب کرنے والا اپنا پاوے پس پورا دیوے اللہ اسکو بدلہ عملوں اُسکے کا اوپر اسطرح کے حساب کے کہ خواہش حساب کی ہووے اور اللہ شتاب حساب لینے والا ہے حساب ایک کا اُسکو حساب دوسرے سے مانع نہ ہووے مثال دی عملوں کافر کے کو ساتھ سراب کے اور اس کو ساتھ پیاسے جگر سوختہ کے پس جیسے کہ پیاسا سراب سے نا امید ہووے شدت پیاس کی اُس کو زیادہ ہووے کافروں کو ساتھ بدلہ عملوں اپنے کے جو نہ پاویں حسرت اور افسوس زیادہ ہووے اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۧ ربع ١١ یا عمل اُنکے ہوویں مانند تاریکیوں کے بیچ دریا گہرے کے کہ دم بدم ڈھانکے ہے اُس دریا کو ایک موج اوپر اُس موج کے ایک موج دوسری اوپر موج دُوسری کے ایک ابر کہ روشنی ستاروں کی ڈھانکے یہ اندھیرے ہیں بعضے اوپر بعضوں کے یعنی اندھیرا ڈر کا اور اندھیرا موج پہلی کا اور اندھیرا موج دُوسری کا اور اندھیرا ابر کا جو باہر نکالے کوئی ہاتھ اپنے کو کہ اعضاؤں سے نزدیک ہے کہ دیکھے ساتھ آنکھوں کے نزدیک نہیں ہے کہ دیکھے اُس کو بیان تاکید شدت اندھیرے کا ہے یعنی ہاتھ کو نہ دیکھے اور نزدیک نہیں ہے کہ دیکھے اور جس کسی کو کہ نہ دیا اور مقدار اور مقرر نہ کیا اللہ نے واسطے اُس کے روشنی کو بیچ وقت قسمت ازلی کے پس نہیں ہے خاص اُس کو کوئی روشنی یہ مثال دوسری ہے خاص عملوں کافروں کے کی ظلمات عمل سیاہ اُس کے ہیں اور دریا گہرا دل اُس کا اور موج چیز کہ دل اُسکے کو ڈھانکے جہل اور شرک سے کہ سحاب آفتاب سوائی کا اوپر اُسکے پس گفتگو اور عمل اُسکے ظلمت ہیں اور جگہ داخل ہونے کی اور باہر نکلنے کی ظلمت ہے اور پھرنا اُس کا دن قیامت کے ہے ساتھ ظلمت کے بھی پس برعکس ہے مومن کا کہ نور علی نور ہے اور اُس کو ظلمت ہووے بعضا اوپر بعضے کے ۝ مومناں از تیرگی دور آمدند + لاجرم نورٌ علی نور آمدند + کافر ہے تاریک ازل را کمر بست + حال و کارش ظلمت اندر ظلمت ست + اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰۗفّٰتٍ ۭ آیا نہ دیکھا تو نے اور نہ جانا تو نے وہ کہ اللہ تسبیح کہتا ہے خاص اُس کو جو کوئی بیچ آسمان کے اور زمین کے ہے اور جانور بھی تسبیح کہتے ہیں اُسکو جس حال میں کہ بازو کشادہ ہوویں بیچ ہوا کے اور صف باندھے ہوئے تخصیص جانوروں کی اس واسطے ہے کہ وہ درمیان آسمان اور زمین کے ہیں یا دلیلیں کاریگری کی بیچ اُنکے ظاہر زیادہ ہیں كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ ہر ایک نے اہل آسمان اور زمین کے سے یا جانوروں سے یا سب مخلوقات سے تحقیق کہ جانا ہے دعا اپنی کو یا پاکی اپنی کو یا دعا اور تسبیح اللہ کی کو یا خدا جانتا ہے نیاز اور نماز سب کی کو اور اللہ جاننے والا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہیں سب بندگیوں سے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ اور خاص اللہ کو ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی کہ پیدا کرنے والا اُنہوں کا وہ ہے اور طرف اللہ کے ہے بازگشت سب کی اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ آیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ اللہ ہانکتا ہے اور اُٹھاتا ہے بادلوں کو ٹکڑے ٹکڑے پس تالیف کرتا ہے درمیان اُسکے یعنی ملا دیتا ہے بعضے اسکے سے ساتھ بعضے کے پس کرتا ہے اُس کو آپس میں ملا ہوا اور بالائے یکدیگر پس دیکھتا ہے تو مینہ کو باہر نکلتا ہے درمیان اُسکے سے وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ اور نیچے بھیجتا ہے ابر سے یا آسمان سے کہ بیچ اُسکے ہے یعنی ٹکڑوں بڑے کے سے کہ مانند پہاڑوں کے ہیں بیچ بزرگی کے اُن اولوں سے کہ کلان ہے بیچ اُسکے مفعول حذف کیا ہوا ہے بقدر اُسکے اس طرح ہے کہ بھیجتا ہے اُن اولوں سے کہ بیچ ابر کے ہے اولے کو اور کہتے ہیں اس جگہ معنی سما کے آسمان ہے نہ ابر اور بیچ آسمان کے پہاڑ ہیں اولوں سے جیسے بیچ زمین کے پہاڑ ہیں پتھر سے اور حق تعالیٰ اس میں سے اولے اُتارتا ہے فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَاۗءُ ۭ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ۝ پس پہنچاتا ہے ان اولوں کو بیچ کھیت اور باغ جس کسی کے کہ چاہتا ہے اور پھیرتا ہے اُسکو میوے اور محصول جس کسی سے .. کہ چاہتا ہے نزدیک ہے کہ روشنی بجلی اُس ابر کی

ابرکی لے جاوے آنکھوں کو زیادتی روشنی کے سے اور یہ بہت قوی دلیل ہے اوپر کمال قدرت کے کہ شعلہ آگ کا درمیان ابر پانی رکھنے والے کے سے باہر آتا ہے يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ پھیرتا ہے اللہ رات اور دن کو ساتھ جانے اور آنے کے پیچھے ایک دوسرے کے یا ساتھ گھٹانے ایک کے اور زیادہ کرنے دوسرے کے یا بدلتا ہے حال اُن کا ساتھ گرمی اور جاڑے کے یا ساتھ اندھیرے اور روشنی کے تحقیق بیچ اُسکے کہ مذکور ہوا البتہ دہشت اور دلیل ہے خاص صاحبوں آنکھوں اور بینائی کے وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَاۗبَّةٍ مِّنْ مَّاۗءٍ اور اللہ نے پیدا کیا ہے ہر ہلنے والے کو کہ بیچ زمین کے ہے پانی سے کہ جز زیادہ اُسکے کا ہے یا پانی مخصوص سے یعنی منی اور یہ اوپر راہ تغلیب کے ہووے اس واسطے کہ بعضے حیوانات منی کے پانی سے پیدا نہیں ہوئے تبیان میں عباسؓ سے نقل کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جوہر پیدا کیا اور نظر ہیبت کی اوپر اُس کے ڈالی وہ جوہر گلا اور پانی ہوا بعضے اُس کے کو بدلا ساتھ آگ کے اور اُس سے جن پیدا کئے پس تھوڑا ایک بدلہ گیا ساتھ باد کے اور اُس سے فرشتے پیدا کئے پس تھوڑا سا بدلا ساتھ خاک کے اور اُس پانی سے آدمی اور سارے حیوانات پیدا کئے اور اصل سبھوں کی پانی ہے فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓي اَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ پس ان ہلنے والوں سے وہ کوئی ہے کہ چلتا ہے اوپر پیٹ اپنے کے جیسے سانپ اور بچھو اور گزندہ اور بعضا اُن میں سے ہے کہ چلتا ہے اوپر دو پاؤں کے جیسے آدمی اور جانور پرندہ اور بعضا ان میں سے ہے کہ چلتا ہے اوپر چار پاؤں کے جیسے وحشی اور حیوانات پہلے مذکور کیا اُس کو کہ بیچ قدرت کے ابلغ ہے اور وہ چلنے والا ہے بے اعضا چلنے کے پیچھے دو پاؤں والا بعد اُس کے چار پاؤں والا کہ قائمہ رکھتا ہے اور حیوانات سے وہ کہ زیادہ چار پاؤں سے رکھتا ہے اعتماد اُس کا اوپر چار پاؤں کے زیادہ نہیں ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ جو کچھ چاہتا ہے اُس چیز سے کہ ذکر کیا اور اور اُس چیز سے کہ یاد نہ فرمایا ساتھ اختلاف صورتوں کے اور اعضا کے اور قوی اور فعلوں کے باوجود دوستی عنصروں کے اور صاحب حدیقہ نے فرمایا ہے ؎ اوست قادر بہر چہ خواہد خواست ٭ ہر چہ خواہد کند کہ حکم او راست ٭ نقشبندی بروں گلہا اوست ٭ نقش دان درون دلہا اوست ٭ تحقیق کہ اللہ اوپر سب چیز کے صاحب قدرت ہے پس جو چیز چاہے پیدا کرے لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ البتہ تحقیق بیچ بھیجا ہم نے آیتوں روشن کی ہوئیں اور ظاہر کو اور اللہ راہ دکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے ساتھ سبب فکر کرنے کے بیچ اُس کے طرف راہ سیدھی کے اور درست کے کہ راہ بہشت کی ہے لائے ہیں کہ درمیان بشیر منافق کے اور یہودی کے خصومت پڑی یہودی نے کہا کہ آؤ تو جھگڑا اپنا بیچ محکمہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیجاویں ہم اور منافق نے کہا کہ ساتھ کعب بن اشرف کے رجوع کرتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور کہتے ہیں منافق کہ ایمان لائے ہم ساتھ خُدا کے اور ساتھ پیغمبر اُس کے کے اور تابعداری کرتے ہیں ہم دونوں کی پھر جاتے ہیں ایک گروہ اُن میں سے اور منع کرتے ہیں قبول حکم اُس کے سے پیچھے اقرار ایمان اور تابعداری کے سے اور نہیں ہیں وہ گروہ ایمان لانے والے اخلاص مند یا ثابث اوپر ایمان کے اور کہتے ہیں درمیان مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ کے اور مغیرہ بن وائل کے جھگڑا اُٹھا بیچ مقدمہ پانی اور تھوڑی زمین کے جو کچھ علی رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اسکو نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیجاویں میسر نہ ہوا اور مغیرہ نے کہا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واسطے تیرے حکم کریگا کہ تو اُسکے چچا کا بیٹا ہے حق تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ اقرار ساتھ ایمان کے اور تابعداری کے کرتے ہیں اور حکم خُدا اور پیغمبر کے سے سر پھیرتے ہیں اور روگردانی کرتے ہیں وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اور جس وقت بلائے جاتے ہیں طرف کتاب اللہ کے اور طرف حکم پیغمبر اُس کے کے تو حکم کرے پیغمبر ساتھ راستی کے درمیان اُن کے اُس وقت ایک گروہ اُن میں سے کہ بشر ہے یا مغیرہ منہ پھیرنے والے ہیں محکمہ عالی پیغمبر کے سے وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ۝ اور اگر ہووے واسطے اُن کے کہ یعنی واسطے اُنکے ہووے کہ ان کو سچا کرے آویں طرف پیغمبر کے تابعداری کرتے ہوئے یعنی اگر جانیں کہ واسطے ہمارے حکم واقع ہوگا سر نہ پھیریں اور انکار نہ کریں اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ بَلْ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ع آیا بیچ دلوں اُنکے کے بیماری ہے یعنی کفر یا بیچ شک کے پڑے ہیں بیچ مقدمہ پیغمبر کے اور اس سے تہمت دیکھے کہ اوپر اُسکے اعتماد راستی کا نہ رہا یا ڈرتے ہیں وہ کہ حیف کرے اللہ بیچ بھیجنے کے اور ظلم کرے اوپر اُن کے اور رغبت کرے پیغمبر اُس کا بیچ حکومت کے نہ اس طرح ہے کہ پیغمبر جانے تہمت ہووے یا خُدا اور پیغمبر اُس کا حکم کرے ساتھ حیف کے بلکہ وہ گروہ وہی ستم کرنے والے ہیں اوپر دشمنوں کے یا اوپر ذات اپنی کے اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ

الثلث ع ۴ ۱۲

اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ سوائے اسکے نہیں ہے کہ ہے گفتار مسلمانوں کی جس وقت بلائے جاویں طرف کتاب اللہ کی کے اور طرف پیغمبر اسکے کے تو حکم کرے درمیان انکے وقت دشمنی اور جھگڑے کے وہ کہ کہیں سنا ہم نے بات تیری کو اور تابعداری کی ہم نے حکم تیرے کی اور یہ گروہ کہ اسطرح کہیں وہی ہیں چھٹکارا پانے والے عذاب سخت الٰہی کے سے اور پہنچنے والے ہیں ساتھ درجوں رضائے حق تعالے کے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی بیچ فریضوں کے اور فرمانبرداری کرے پیغمبر اس کے کی بیچ سنتوں کے یا جو کچھ کہ فرماوے پیغمبر اور ڈرے عذاب اللہ سے اوپر گناہوں گذرے ہوئے کے اور پرہیز کرے غصہ اسکے سے اور گناہ نکرے بیچ زمانہ آیندہ کے پس وہ گروہ وہی ہیں فیروزی پانے والے ساتھ نعمتوں قائم رہنے والیوں کے کشاف میں لایا ہے کہ ایک نے بادشاہوں میں سے التماس ایک آیت کا کیا کہ اس پر عمل کرے اور محتاج اور آیتوں کا نہووے علماؤں زمانے کے نے ساتھ اس آیت کے اتفاق کیا اس واسطے کہ حاصل ہونا فیروزی اور فلاح کا سوائے فرمانبرداری اور ڈر کے اور پرہیزگاری کے متصور نہیں ہے ۝ اینک رہ اگر مقصد اقصٰے طلبی * واینک عمل از رضای مولے جوئی * وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور قسم کھائی منافقوں نے ساتھ اللہ کے سخت تر سوگندوں اپنی کے کہ بیچ راہ فرمانبرداری کے ایسے ہیں کہ بیشک اگر فرماوے تو انکو واسطے باہر آنے کے شہر اور اپنے سے البتہ باہر آویں اور ایک ساعت دیر نہ کریں کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ساتھ قسم کے یاد نہ کرو تم اور سوگند جھوٹی نہ کھاؤ تم مطلب تم سے تابعداری ہے پہچانے گئے ساتھ اخلاص کے اور صدق نیت کے نہ سوگند کھاویں جھوٹی اور تابعداری نفاقی کے تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہے ساتھ اس چیز کے کہ تم کرتے ہو نفاق سے اور سوائے اسکے سے قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ کہہ فرمانبرداری کرو تم اللہ کی اور تابعداری کرو تم پیغمبر کی ساتھ صاف نیت کے پس اگر روگردانی کروگے تم اے آدمیو پس سوائے اسکے نہیں ہے کہ اوپر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے جو چیز کہ اوپر اسکے حمل کی ہے پہچانے احکام کے سے اور اوپر تمہارے ہے وہ چیز کہ یاد کئے گئے ہو فرمانبرداری سے اور اگر تابعداری کرو تم پیغمبر خدا کی بیچ حکم اسکے کے راہ پاؤ تم ساتھ راستی اور نہیں ہے اوپر پیغمبر کے مگر پہنچانا ظاہر اور دعوت روشن اور پیغمبر میرا جو کچھ اوپر اسکے ہے بجالایا اور جو کچھ کام تمہارا تھا باقی رہا یعنی فرمانبرداری کا کام تمہارا تھا سو نہ کیا تم نے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں تم میں سے اور کئے کام اچھے مراد ساتھ قول مشہور کے فقیر لوگ ہجرت کرنے والوں سے ہیں کہ بعد ہجرت کے مدینہ میں بیچ گھروں انصاریوں کے جگہ پکڑی اور قریش اکثر قبیلوں عرب کے سے کہ بیچ مکے اور یثرب کے تھے اوپر لڑائی انکی کے اتفاق کر کر شب و روز پیغام سختی ملے ہوئے اور باتیں فتنہ اٹھانے والی بھیجتے تھے ہجرت کرنے والے اکثر اوقات ہتھیار ساتھ اپنے رکھتے تھے اور زمانہ ساتھ خوف کے گذارتے تھے ایک دن آپس میں کہا آیا کوئی وقت اور زمانہ اوپر ہمارے آوے کہ اپنے تئیں ساتھ دلجمعی کے دیکھیں ہم اور ساتھ فراغت خاطر کے اوپر بچھونے امن اور سلامتی کے بیٹھیں ہم یہ آیت نازل فرمائی اور اللہ تعالے نے وعدہ دیا اور قسم کھائی لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ البتہ ان کو خلیفہ کرے بیچ زمین کافروں کے عرب اور عجم سے جیسے کہ خلیفہ کئے گئے وہ لوگ کہ تھے اور بعض استخلف کو فعل معلوم پڑھتا ہے یعنی جیسے کہ خلیفہ کیا اللہ نے ان لوگوں کو کہ تھے آگے ان سے یعنی بنی اسرائیل کہ زمین مصر اور شام کی ساتھ انکے دی تو داخل کیا بیچ اس زمین کے جیسے کہ بادشاہ بیچ ملکوں اپنے کے کرتے ہیں اور تھوڑی فرصت کو بھی ساتھ وعدے مومنوں کے وفا فرمائی جیسے کہ جزیرے عرب کے اور شہر کسرے کا اور ملک روم کا ساتھ انکے بخشا اور امید ہے کہ تمام اطراف مشرق اور مغرب کے ساتھ حکم لیظہرہ علی الدین کلہ کہ بیچ قید حکم خادموں شرع نبوی کے آوے یہ آیت اور دلیل معجزے قرآن کی ہے اور حجت صحت حجت کی اور دلیل خلافت خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی ہے اور آیت دوسری فرماتا ہے وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اور البتہ مضبوط اور ثابت کرے واسطے انکے دین انکے کو وہ دین کہ پسندیدہ ہے خاص انکو یعنی دین اسلام مراد وہ ہے کہ اس کو اوپر سب دینوں کے غالب کرے اور بدلہ دیوے انکو پیچھے ڈرنے انکے سے امن کو پرستش کریں میرے تئیں بیچ وقت خلافت کے شریک کریں ساتھ میرے کسی چیز کو یعنی اختیار اور دولت انکو عبادت

اور توحید میری سے باز نہ رکھے اور جو کوئی کافر ہووے بیچ اس نعمت کے پیچھے بیچ ہونے وعدے کے سے پس وہ گروہ یعنی کفر نعمت کرنے والے وہی
کامل ہیں بدکاری میں امام ثعلبی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ قبیلہ ذوالنورین ایک گروہ تھے کہ کفر اس نعمت کا کیا تھا اُنہوں نے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ
وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اور قائم رکھو تم نماز فرض کی گئی کو اور دو تم زکوٰۃ واجب کو اور تابعداری کرو تم پیغمبر کی ساتھ جس
چیز کے حکم کرے شاید کہ تم رحمت کئے جاؤ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ع جان تو اے محمد صلی اللہ ۷ ع ۷ ۱۴
علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کو کہ کافر ہوئے عاجز کرنے والے ہیں خاص اللہ کو عذاب کرنے سے بیچ زمین کے یا سبقت کرنیوالے ہیں اوپر اُسکے یعنی نہ قدرت
رکھیں اوپر اللہ تعالیٰ کے کہ آگے بڑھیں اور عذاب اُسکے کو اپنے سے فوت کریں اور جگہ بازگشت اُنکے کی آگ دوزخ کی ہے اور بری بازگشت ہے نزول بیچ شان
اُنکے اس آیت کے لایا ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک غلام انصاری کو کہ مدلج بن عمر نام تھا واسطے بلانے فاروق رضؓ کے دوپہر کو
بھیجا مدلج بے خبر اور بے اجازت گھر میں اُن کے گیا اور عمر رضی اللہ عنہ سوتے تھے اور کپڑا بعضے اعضا اُن کے سے دور ہوا تھا اور ایک قول یہ ہے
کہ جاگتے تھے اور ساتھ جورو اپنی کے کنار بوسہ کرتے تھے آنے غلام کے سے کراہیت تمام بیچ خاطر اُن کی کے گذری اوپر زبان مبارک اُنکی کے
جاری ہوا کہ کیا ہوتا کہ حق تعالیٰ فرماتا کہ باپ اور بھائی اور خادم اور غلام ہمارے بیچ مانند اس ساعتوں کے بے اجازت بیچ گھروں ہمارے
کے نہ آویں تو اوپر بھید امروں پوشیدہ کے خبردار نہ ہوویں بعد اُسکے بیچ خدمت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے یہ آیت اُتری یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
لِیَسْتَاْذِنْکُمُ الَّذِیْنَ مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ وَالَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْکُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ اے وہ کہ ایمان لائے ہو تم چاہیئے کہ حکم مانگیں تم سے
وہ لوگ کہ مالک اُن کے ہیں ہاتھ تمہارے یعنے غلام مراد ہووے یا سب غلام اور لونڈیاں اور وہ لوگ بھی تم میں سے کہ نہیں پہنچے ہیں حدِ
بلوغ کو قوم تمہاری سے یعنے غلام اور لڑکے کہ واقف جماع سے نہیں ہوئے چاہیئے کہ اذن طلب کریں تم سے آنے کے بیچ گھروں تمہارے کے
تین بار بیچ رات اور دن کے مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَکُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ؕ ایک بار پہلے نماز فجر کی سے
کہ آدمی سونے سے اُٹھتا ہے اور کپڑے رات کے دور کرکے چاہتا ہے کہ لباس صحبت کا پہنے اور ایکبار اُس وقت کہ رکھتے ہو تم کپڑوں اپنے کو بیان
وقت کا ہے یعنے وہ وقت دوپہر ہے اور ایکبار بعد نماز عشاء کے کہ وقت تنہائی کا ہے لباس سے اور وقت آنے خوابگاہ کا ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّکُمْ ؕ لَیْسَ
عَلَیْکُمْ وَلَا عَلَیْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَیْکُمْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ نگاہ رکھو تم یہ تین وقت
ننگے ہونے کے کہ خاص تم کو ہے اور نہیں ہے اوپر تمہارے اور نہیں اوپر غلاموں کے اور لڑکوں نابالغ کے کچھ گناہ اور تنگی بیچ چھوڑنے اذن مانگنے کے
پیچھے ان تینوں وقتوں سے غلام پھرنے والے ہیں یعنی آنے والے ہیں اوپر تمہارے واسطے خدمت کے پس ہمیشہ ہر وقت نہ سکیں کہ رخصت
مانگیں آتے ہیں بعضے تم میں سے اوپر بعضے کے یعنے غلام اوپر صاحب کے مانند اس روشن کرنے کے روشن اور بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے
دلیلیں حق کی اور احکام شرع کے اور اللہ دانا ہے ساتھ مصلحت بندوں کے حکم کرنیوالا ہے ساتھ رعایت آداب مراسم کے نزدیک بعضے علماء کے یہ آیت
منسوخ ہے اور ساتھ قول بعضوں کے محکم بن جبیر کو پوچھا کہ بعضے آدمی بیچ نسخ اس آیت کے باتیں کہتے ہیں جواب دیا کہ قسم اللہ کی یہ آیت منسوخ نہیں لیکن
لوگ اس میں تغافل کرتے ہیں وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْکُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا کَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمْ اٰیٰتِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ اور جس وقت پہنچیں لڑکے تم میں سے ساتھ خواب دیکھنے کے یعنی صاحب احتلام ہوویں اور مراد وہ ہے کہ بالغ ہوویں اور احتلام
روشن تر دلیل ہے ساتھ بالغ ہونے کے پس چاہیئے کہ رخصت مانگیں بیچ سب وقتوں کے جیسے رخصت مانگتے ہیں وہ لوگ کہ بالغ ہوئے ہیں آگے اُن سے
یعنی وہ حکم تمام مردوں کا رکھتے ہیں بیچ حکم مانگنے کے جیسے بیان کیا اس حکم کو روشن کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیوں اپنی کو اور اللہ جاننے
والا ہے ساتھ احوال تمہارے کے حکم کرنے والا ہے ساتھ حکمت کے بیچ تعین کرنے رضائے شریعت کے تکرار اس دو اسم کی بیچ آخر ان دو آیتوں
کے پے درپے واسطے زیادتی تاکید کے ہے وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ
غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍ ؕ اور بیٹھنے والیاں بیچ گھروں کے عورتوں سے وہ عورتیں کہ اُمید نہیں رکھتی ہیں نکاح اپنے کے تئیں یعنی طمع نہیں کرتی ہیں
کہ کوئی نکاح کرے یعنے بڑھیاں پس نہیں ہے اوپر اُنکے کچھ گناہ اور وبال اُس سے کہ کپڑے ظاہر اپنے کو مانند چادر کے جس حال میں ظاہر کرنے

والی نہ ہووے، جگہ زینت اپنی کو یعنے غرض دور کرنے چادر کے سے ظاہر کرنا سر اور گردن اور کان کا اور مانند اُس کے کا نہ ہووے وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور وہ عورتیں کہ طلب پردے کی کریں اور ڈھانکیں اپنے تئیں بہتر ہے اُن کو اور دُور تر ہے تہمت سے اور اللہ سننے والا ہے گفتگو اُن کی ساتھ مردوں کے جاننے والا ہے ساتھ مقصود کے گفتگو اُن کی سے امام واحدی رحمۃ اللہ لایا ہے کہ تندرست اصحاب کہ ساتھ بیمار اور اندھوں کے نہ کھاتے تھے یا یہ جماعت ہم پیالہ ہونے سے ارباب صحبت کے کنارہ کرنے والے تھے خطرے اُنکے سے کہ مبادا طبیعتوں تندرستوں کی کو اُنہوں سے نفرت اور کراہیت آوے یا وہ کہ وہ بعضے اصحابوں سے جب سفر کو جاتے تھے کنجیاں گھروں کی بیچ ہاتھ ارباب عاہات کے دیتے تھے تو بیچ وقت حاجت کے طعام اُنکے سے کھاویں اور یہ محتاج ساتھ وہم نارضامندی اُنکے کے اُس سے پرہیز کرتے تھے یا اگر اُن کو کوئی اقرباؤں سے دعوت کرتا تھا قبول نہ کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے آیت بھیجی لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَاۗىِٕكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ۭ نہیں ہے اوپر اندھے کے کچھ گناہ اور نہ اوپر لنگڑے کے کچھ گناہ اور نہ اوپر بیمار کے کچھ گناہ اور نہ اوپر ذاتوں تمہاری کے یہ کہ کھاؤ تم اے اہل مصیبت کھانا گھروں اپنے سے کہ اہل و عیال تمہارے بیچ اس کے ہیں اور گھر بیٹوں کے بھی اُس میں داخل ہیں موافق حکم اس حدیث شریف کے یہ کہ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ اور حدیث صحیح وہ ہے کہ اکثر بیچ کچھ کہ کھاتا ہے مرد کسب اُس کا ہے یعنی کسب سے روزی پیدا ہوتی ہے وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ یا گھروں باپوں اپنے کے سے یا کھاؤ تم گھروں ماؤں اپنی کے سے یا کھاؤ تم گھروں بھائیوں اپنے کے سے یا کھاؤ تم گھروں بہنوں اپنی کے سے یا کھاؤ تم گھروں چچاؤں اپنے کے سے یا کھاؤ تم گھروں پھپھیوں اپنی کے سے یا کھاؤ تم گھروں ماموں اپنے کے سے یا کھاؤ تم گھروں خالاؤں اپنی کے سے یا اُن گھروں سے کہ مالک ہوئے ہو تم خزانوں اُس کے کو نقد اور جنس سے اور طعام سے غلاموں کے رضامندی گھر والے کی کھانے میں لازم ہے یا گھروں دوستوں کے سے اور اس میں بھی رضامندی دوست کی شرط ہے اور حقیقت وہ ہے کہ اگر دوست حقیقی ہووے اس صورت میں خوش زیادہ ہووے فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ اوپر دروازے گھر ایک دوست کے آیا اور وہ گھر میں نہ تھا تھیلی اُس کی لونڈی سے مانگی اور دو پیسے نکال کر باقی لونڈی کو پھیر دی جس وقت مالک گھر میں آیا اور صورت حال کی سُنی ساتھ شکرانہ اس خوشی کے لونڈی کو مال دیا اور آزاد کیا نگارستان میں لایا ہے ۵ شبے گفتم جہاں فرسودہ را، کہ بود آسودہ در کنج رباطے ۔ زلال تہا چہ خوشتر در جہاں گفت ، میان دوستداراں انبساطے ۔ اور عوارف المعارف میں لایا ہے کہ دوستدار کو چاہیئے کہ جو کچھ رکھتا ہو درمیان رکھے اور پرسش تھوڑی ہمت کی سے درگذرے اس واسطے کہ دوست جانی بہتر ہے مال فانی سے اور جیسے کہا ہے ۵ اے دوست بر بہر چہ داری ، بیاری بخر وز ہیچ مفروش ۔ اور اُوپر قول پہلے کے سبب اُترنے اس آیت کا نفرت اصحابوں کی تھی ساتھ کھانے بیماروں کے علی کو بمعنے فی کے چاہیئے رکھنا یعنی نہیں ہے بیچ کھانے کے ساتھ ہر ایک کے اُن میں سے کچھ گناہ لائے ہیں بیچ شان لیث بن عمرو کے قبیلہ کنانہ سے کہ اکیلا طعام کھانا حرام جانتا اور صبح سے شام تک خوان رکھ کر مہمان ڈھونڈھتا تھا اور جب تیسرا حصہ رات گذرتی تھی اور مہمان ہاتھ نہ آتا تھا کچھ تھوڑا سا کھاتا تھا بیچ مقدمہ ایک جماعت کے انصار سے ہے کہ محنت اوپر ذات اپنی کے رکھ کر سوائے مہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے یا بیچ بیان اُس گروہ کے کہ جماعت کے ساتھ کھانا کھانے سے پرہیز کرتے تھے یہ آیت آئی کہ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ۭ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ نہیں ہے اوپر تمہارے کچھ گناہ اس سے کہ کھاؤ تم کھانے کو آپس میں اکٹھے ہو کر یا جدا ہو کر پس جس وقت آؤ تم بیچ ان گھروں کے کہ مذکور ہوئے یا بیچ گھروں اپنے کے یا گھروں خالی کے یا مسجدوں میں پس سلام کہو تم اور ہم دینوں اپنے کے جیسے کہ آیا ہے المؤمنون کنفس واحدۃ اور بیچ گھروں اپنے کے اوپر اہل اپنے کے اور مسجدوں میں سلام کہو سلام کہنا فرض ہے بیچ ہر گھر اور بیچ ہر مسجد کے کہ جاوے اور کہا ہے کہ اگر گھر یا مسجد خالی ہووے کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَّبِّنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اور ہر طرح غرض کہ سلام کہے تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ۧ سلام کرنا ثابت اور مشروع ہے نزدیک اللہ بابرکت پاک کے سے کہ ذات سننے والے کی ساتھ اُسکے خوش ہووے جیسے کہ بیان سلام کا فرمایا کہ تم سمجھو بیچ اُسکے اور حق اور ثواب کو پاؤ تم اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ع ۸

بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْہَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ سوائے اس کے نہیں ہے کہ ایمان لانے والے کامل وہ لوگ ہیں کہ
ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور ساتھ پیغمبر اُسکے کے اور جب ہوں ساتھ اُسکے اوپر کسی کام کے جمع لانے والے یعنی وہ مہم کہ شرع میں اُن کو جمع چاہیئے ہونا جیسے جمعہ اور
عیدین اور حرب اور مشورہ اور نماز استسقا میں نہ جاویں یہاں تک کہ اذن لیویں پیغمبر سے اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَکَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ
تحقیق جو لوگ کہ حکم مانگتے ہیں تجھ سے وہ گروہ وہی ہیں کہ از روئے صدق کے ایمان لاتے ہیں ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اُسکے کے اور تصدیق کرتے ہیں اعتراض
ساتھ ایک جماعت منافقوں کے ہے کہ بیچ غزوہ تبوک کے ساتھ پیچھے رہنے کے جہاد سے حکم ڈھونڈھتے تھے اور اُن کے حق میں آیت اُتری کہ انما یستاذنک
الذین لا یؤمنون باللہ ورسولہ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْکَ لِبَعْضِ شَاْنِہِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْہُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَہُمُ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
پس جس وقت حکم مانگیں یہ مومن اخلاص مند تجھ سے واسطے اصلاح اور تمام کرنے بعضے کاموں اپنے سے پس حکم دے تو جس کو چاہے تو اُن میں سے
کہ عذر روشن رکھتا ہووے اور باوجود اجازت کے بخشش مانگ تو واسطے اُنکے اللہ سے اس واسطے آگے کرنا کام دُنیا کا اوپر کام دین کے خلل سے نہیں
ہے اگر ساتھ عذر کے ہووے اور گویا کہ باہر ہونے سے جماعت کے گنہگار ہیں پس واسطے اُنکے بخشش مانگ تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہے تقصیریں بندوں کی
مہربان ہے اوپر تخفیف تکلیف کے اُن سے لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا نہ رکھو تم اور نہ جانو تم بُلانا رسول کا خاص تم کو درمیان
اپنے مانند اپنے بُلانے بعضے تمہارے سے بعضے کے تئیں یعنی قیاس نہ کرو تم ساتھ بلانے رسول کے اوپر بلانے آپس کے کہ اعراض کرسکو تم یا بیچ جواب کے ڈھیل سکو
کرنا کہ دلیری ساتھ حکم اُس کے کے واجب ہے اور لازم اور پھرنا بغیر اذن اُسکے کے حرام اور ناروا ہے یا دعا اُس کی اوپر تمہارے یا واسطے تمہارے مانند
دُعا آپس کے نہ جانو۔۔ کہ وہ دعا بیشک قبول ہے درگاہ میں خُدا کی تو پکارنا تمہارا خاص رسول کو چاہیئے کہ مانند پکارنے آپس کے نہ ہووے کہ اکیلا نام
لو تم بلکہ چاہیئے کہ از روئے تعظیم کے ہووے جیسے کہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ اس واسطے کہ خُدا نے سب پیغمبروں کو ساتھ ندا کے نشان خطاب کا کیا ہے اور
حبیب اپنے کو ساتھ ندائے کرامت کے ۵ یا آدم ست با پدر انبیا خطاب ٭ یا ایہا النبی خطاب محمد ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے ہیں کہ جس وقت
حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے منافق عاجز ہو کر مسجد سے باہر جاتے تھے آیت آئی کہ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْکُمْ
لِوَاذًا فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖٓ اَنْ تُصِیْبَہُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ تحقیق جانتا ہے اللہ ان لوگوں کو کہ از روئے
کراہت کے باہر جاتے ہیں تھوڑے تھوڑے درمیان تمہارے سے جس حال میں کہ پناہ ڈھونڈھتے آپس میں اور چھپانا سب کو پس چاہیئے کہ ڈریں
وہ لوگ کہ مخالفت اور روگردانی کرتے ہیں فرمان اللہ کے سے اور رسول کے سے کہ پہنچے ساتھ اُنکے آزمائش اللہ سے کہ گمراہی ہے یا محنت بیچ نفس
اور مال اور بیٹے کے یا غلبہ بادشاہ زبردست یا مہر غفلت کی اوپر دل کے یا رد ہونا توبہ کا جنید قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ فتنہ سختی دل کی ہے اثر پانیوالا
نہ ہونا اُس کا معرفت الٰہی سے یا پہنچے اُن کو عذاب دُکھ دینے والا آخرت میں اَلَآ اِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قَدْ یَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَیْہِ وَیَوْمَ یُرْجَعُوْنَ
اِلَیْہِ فَیُنَبِّئُہُمْ بِمَا عَمِلُوْا وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ جانو تم تحقیق کہ خاص اللہ کو ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے یعنی سب مُلک اُسکے ۹ ع ۳ ۱۵
ہیں اور مالک سب کا وہ ہے اِس واسطے کرنے والا سب کا وہی تحقیق کہ جانتا ہے وہ چیز کہ اُسے تکلف کرنیوالو تم پر اوپر اُس کے موافقت سے اور مخالفت
سے اور نفاق سے اور اخلاص سے اور فرمانبرداری اور گناہ سے اور جانتا ہے اُس دن کو کہ پھیرے جاویں منافق طرف اُس کے واسطے جزا کے پس خبر دیتا
ہے ان کو ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہیں عملوں بُرے سے اوپر اُس کے بدلہ دیوے اور اللہ تعالیٰ ساتھ سب چیزوں کے جاننے والا ہے اور کوئی چیز
اوپر اُس کے پوشیدہ نہیں ۵ آں کس کہ بیافرید او نہاں ٭ چوں نہ شناسد نہاں و پیدا جہاں ٭

سُوْرَۃُ الْفُرْقَانِ مَکِّیَّۃٌ　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　وَہِیَ سَبْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَۃً

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۙ کشف الاسرار والے نے اور تفسیر والوں نے خاص لفظ تبارک کے تین معنی اختیار
فرمائے ہیں پہلے وہ کہ برکت اُس سے ہے اور یہ اشارہ ساتھ کارسازی اور بندہ نوازی حق کے ہے دوسرے وہ کہ بزرگوار اور برتر ہے اور یہ
بیان صفت ہمیشگی اُس کی سے ہے وہ ذات پاک ہے کہ نیچے بھیجا قرآن کو جدا کرنے والا ہے حق کو اور باطل کو اور حلال اور حرام کو اوپر

بندے اپنے کے کہ محمد ہے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تا ہووے بندہ اُس کا خاص آدمیوں کو اور پریوں کو ڈرانے والا عذاب الٰہی سے یا ہووے قرآن اہل قرآن کے کو بیچ ہر وقت کے ڈرانے والا غصہ اور دبدبہ الٰہی کے سے ء الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ○ اللہ وُہ ذات پاک ہے کہ خاص اُسکے تئیں ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمینوں کی اس واسطے کہ وُہ یکہ ہے ساتھ پیدا کرنے اُنکے کے پس اُسی کو پہنچے تصرف بیچ اُنھوں کے اور نہیں ہے خاص اُس کو کوئی شریک بیچ بادشاہی کے جیسے کہ ثنویہ اور ثنیہ کہتے ہیں یعنی اُس کو ہے بادشاہی ساتھ فرزندی کے قائم مقام اُس کا سکے ہونا یا ساتھ شریک کے کہ برابری سکے کرنا اور پیدا کیا سب چیزوں کو مواد مخصو سے ساتھ صورتوں طرح طرح کی کے پس اندازہ کیا اُن چیزوں کو اندازہ کرنا یعنی اس کو تیار کیا واسطے خصوصیت کے اور اُس فعل کے کہ اُس سے چاہتا تھا یا اندازہ کیا بقا اُسکے کو وقت معلوم تک ○ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ○ اور پکڑے کافروں نے سوائے اللہ کے پیدا کرنے والے اور خدا کہ نہ پیدا کریں کسی چیز کو اور قادر نہ ہوویں اوپر پیدا کرنے کسی چیز کے اور حالانکہ وُہ پیدا کئے گئے ہیں اور ہر پیدا کیا ہوا محتاج ہے ساتھ پیدا کرنے والے کے اور محتاج خدائی کو نہیں لائق پس بت کہ بندے اُسکے اُن کو تراشتے ہیں اور جس طرح کہ چاہتے ہیں تصویر کرتے ہیں کس طرح لائق پرستش کے ہوویں ○ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ○ اور باوجود پیدا ہونے کے نہیں قدرت رکھتے واسطے ذاتوں اپنی کے باز رکھنا نقصان کا اور پہنچانا نفع کا یعنی نہ فائدہ اپنے تئیں سکیں پہنچانا اور نہ نقصان اپنے سے دور سکیں رکھنا اور حالانکہ خدا ضرر کرنے والا اور نفع دینے والا چاہیئے اور قادر نہیں خدائے باطل اوپر مارنے کسی کے اور نہ اوپر جلانے کسی کسے پہلے یا اوپر باقی رکھنے زندگی اس کی کے اور نہ اوپر پھر اُٹھنے حشر اُن کے کے دوسری بار اور اللہ جلانے والا اور مارنیوالا اور بعث کرنے والا چاہیئے ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ ۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛۚ اور کہا اُن لوگوں نے کہ کافر ہیں نہیں ہے یہ فرقان کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ساتھ ہمارے لایا ہے مگر جھوٹ کہ آپ جوڑا ہے اُس کو اور یاری دی ہے اُس کو اوپر بنانے اُس جھوٹ کے ایک گروہ اور نے جو جبر اور یسار یا عداس یا فکہ یعنی وُہ چیزیں اگلی اوپر اُس کے پڑھتے ہیں اور وُہ ساتھ عبارت عربی کے اوپر ہمارے القا کرتا ہے ○ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ○ پس تحقیق کہ آئے ہیں یہ گروہ ساتھ ستم اور جھوٹ کے یعنی یاری دینے والے اُس کے اور اوپر اُس تقدیر کے باقی کلام کافروں کا ہووے ظاہر وہ ہے کہ یہ سخن حضرت حق تعالیٰ کا ہے فرماتا ہے کہ کافر بیچ اس کے کہ کہتے ہیں قرآن جھوٹ ہے اور ساتھ مدد ایک قوم کے جوڑا جاتا ہے آئے ہیں ساتھ شرک اور ستم اور تہمت کے ○ وَقَالُوْۤا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○ اور دوسرے کہتے ہیں کلام اُس کا کہانیاں پہلوں کی ہیں کہ بیچ کتابوں کے لکھی ہیں لکھواتا ہے اس کو اس واسطے کہ آپ نہیں لکھ سکتا پس وُہ لکھا ہوا املا کیا جاتا ہے اوپر اُس کے فجر کے وقت اور شام کے وقت یعنی بیچ دو طرف دن یا رات کے اور جن اُس کو اوپر اُس کے پڑھتے ہیں تو یاد کرتا ہے اس واسطے کہ آپ نہ سکے پڑھتا اور جس وقت یاد کیا اوپر ہمارے پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ وحی ہے ○ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ کہہ تو اے محمد جواب میں اُن کے کہ نیچے بھیجا ہے قرآن کو اُس کسی نے ... کہ بے شبہہ جانتا ہے پوشیدہ کو بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ساتھ اس دلیل کے کہ یہ کلام ملا ہوا ہے اوپر چیزوں غیب کے اور علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے اور دوسری دلیل وہ کہ سب صاف زبان تمھاری باوجود علم کے لانے مانند اُسکے سے عاجز ہیں اور ایسا کلام سوا نزدیک اللہ کے سننا نہ چاہیئے تحقیق کہ وُہ ہے بخشنے والا پردہ کرم کا اوپر گناہوں بندوں کے ڈھانکتا ہے مہربان ہے کہ اوپر گنہگاروں کے عذاب شتابی نہیں کرتا ○ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ اور کہتے ہیں سردار کافروں قریش کے جیسے ابوجہل اور عتبہ اور اُمیہ اور عاص اور مانند اُن کے کیا ہے اس پیغمبر کو اوپر راہ طعن کے کہتے ہیں کیا ہوا ہے اس شخص کو کہ دعوی پیغمبری کا کرتا ہے کہ مانند اور آدمیوں کے کھاتا ہے کھانے کو اور جاتا ہے واسطے طلب معیشت کے مانند اوروں کے بیچ بازاروں کے اگر دعوی اُس کا درست ہے چاہیئے کہ حال اُس کا برخلاف حال اوروں کے ہووے وُہ بسبب وقوف بیچ مرتبہ محسوسات کے حال آنحضرت کے سے غافل ہوئے اور جانا کہ تمیز پیغمبر کی سوائے اُن کے سے ساتھ اُمور جسمانی کے ہووے اور نہ جانا کہ پیغمبری نفی کرنے والی بشریت کی نہیں ہے بلکہ خواہش کرنے والی اُسکی ہے تو ہمجنسی سبب فائدہ پانے کی ہووے ؎ جنس باید تا در آمیزد بجنس × انس کے گیرد با جن و انس ∴ القصہ مشرکوں نے کہا چاہیئے تھا کہ وُہ فرشتہ ہوتا

مع۲ عندالمتاخرین ۱۲

اور فرشتہ نہیں ہے لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مَلَکٌ فَیَکُوْنَ مَعَہٗ نَذِیْرًا ۝ اَوْ یُلْقٰٓی اِلَیْہِ کَنْزٌ اَوْ تَکُوْنُ لَہٗ جَنَّۃٌ یَّاْکُلُ مِنْھَا وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا
مَّسْحُوْرًا ۝ کیوں نیچے نہیں بھیجا گیا طرف اُسکے فرشتہ پس ہووے ساتھ اُسکے ڈرانے والا اور مدد کرنے والا بیچ ڈرانے کے اور بیچ کام اُسکے کے یا یہ کہ ڈالا
جاوے طرف اُسکے ایک خزانہ تو ساتھ اُسکے غالب ہو کر تردّدِ تحصیل معاش کے سے بے پرواہ ہووے یا ہووے واسطے اُس کے ایک باغ کہ
کھاوے میوے اور محصول اُس کے سے اور ساتھ اُسکے معاش اُسکی گذرے اور کہا ظالموں نے رکھنا مظہر کا بیچ جگہ ضمیر کے حکم ساتھ ظلم انکے کے ہے
یعنی ستمگار ہیں بیچ اس سخن کے کہ مومنوں کو کہتے ہیں کہ نہیں پیروی کرتے ہو تم مگر ان مرد جادو کئے گئے کی یعنی وُہ کوئی کہ اُسکو جادو کیا ہے اور عقل اُسکی
پوشیدہ ہوئی ہے اور تفسیر حاوری میں مسحور کو ساتھ معنی ساحر کے جانتا ہے یعنی پیروی جادوگر کی کرتے ہو کہ تم کو اور ہم کو ساتھ جادو کے فریب دیتا ہے ع ۱ ۹ ۱۴
اُنْظُرْ کَیْفَ ضَرَبُوْا لَکَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ۝ دیکھ تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم ساتھ آنکھوں بینائی کے تو دیکھے تو کہ دشمنی
کرنے والے کیونکر بیان کرتے ہیں واسطے تیرے مثالوں کو یعنی کہیں اُنہوں نے باتیں ناخوش اور تشبیہ کیا تجھ کو ساتھ مسحور کے اور ساتھ تعریف
جھوٹ جوڑنے والے کے اور املا کرنے والے وصف کے پس گمراہ ہووے اُس راہ سے کہ ملانے والا ہے ساتھ معرفت پیغمبروں کے پس قدرت
نہیں رکھتے ہیں اور نہیں فرماتے ہیں کوئی راہ ساتھ دلیل کے اوپر اُس چیز کے کہ کہتے ہیں تَبٰرَکَ الَّذِیْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَکَ خَیْرًا مِّنْ ذٰلِکَ جَنّٰتٍ
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ وَیَجْعَلْ لَّکَ قُصُوْرًا ۝ بہت بزرگ ہے وُہ کوئی کہ محض فضل سے اگر چاہے بخشنے تیرے تئیں بیچ دُنیا کے بہتر خزانے سے اور
باغ سے کہ وُہ کہتے ہیں اور وہ کیا ہووے وُہ باغ کہ جاتی ہیں نیچے درختوں اُسکے کے نہریں اور دیوے تجھ کو بیچ اُن باغوں کے محل بلند اور
گھر بہتر بیچ اسباب نزول کے مذکور ہے کہ جو مالدار قریش کے ساتھ آنحضرتؐ کے طعنہ فقر فاقے کا کرتے تھے رضوان کہ آراستہ کرنے والا
باغوں بہشت کا ہے ساتھ اس آیت کے نازل ہوا اور ایک ڈبہ نور سے آگے آنحضرت کے رکھا اور فرمایا کہ پروردگار تیرا فرماتا ہے کنجیاں خزانوں
دُنیا کی اس میں ہیں انکو بیچ ہاتھ اختیار تیرے کے دیتے ہیں ہم اس شرط پر کہ وُہ بزرگیاں اور نعمتیں کہ نامزد تیرے کی ہیں ہم نے آخرت میں برابر پر پشّے کے
کم ہووے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے رضوان میرے تئیں ساتھ ان کنجیوں کے حاجت نہیں ہے الفقر فخری فقر کو دوست بہت رکھتا ہوں
میں اور چاہتا ہوں میں کہ بندہ شکر کرنے والا اور صبر کرنے والا ہوں میں رضوان نے کہا اصبت اصاب اللہ لک سمجھ لیجئے کہ نشانی بلندی
ہمّت آنحضرت کی ہے ایسی ہمّت ہے کہ باوجود تنگی اور احتیاج کے نظر التفات کی اوپر خزانوں زمین کے نہ ڈالی اس کو دھیان کیا چاہیئے کہ بیچ
شب معراج کے ہرگز نظر ساتھ ماسوائے اللہ کے نہ کھولی اور ساتھ کسی چیز کے عجائبات ملکوت کے سے اور تحفوں عرصہ جبروت کے سے التفات
نہ فرمایا تو عبارت اُس سے یہ آئی کہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ؎ ز رنگ آمیزی ریحان آن باغ + نہادہ چشم خود در مہر مازاغ + نظر چوں برگرفت از نقش کونین ؎
قدم زد در حریم قاب قوسین + بَلْ کَذَّبُوْا بِالسَّاعَۃِ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ کَذَّبَ بِالسَّاعَۃِ سَعِیْرًا ۝ نہ فقر اور احتیاج تیری مانع کافروں کی ہے
ایمان سے ساتھ تیرے بلکہ جھٹلاتے ہیں قیامت کو اور داعیہ انکا ساتھ انکار نبوت کے جھٹلانا قیامت کا ہے اور تیار کیا ہے ہم نے واسطے اُس کسی
کے کہ جھوٹ جانے قیامت کو آگ روشن کو اور کہتے ہیں سعیر ایک نام ہے ناموں دوزخ کے سے اِذَا رَاَتْہُمْ مِّنْ مَّکَانٍ بَعِیْدٍ سَمِعُوْا لَہَا تَغَیُّظًا
وَّزَفِیْرًا ۝ جس وقت دیکھے اُن کو یعنی منکروں قیامت کے کو آگ دوزخ کی جگہ دور سے کہ سو برس کی راہ کا اور ساتھ ایک قول کے پانچ سو برس
کی راہ کا تفاوت ہووے درمیان اُنکے سنیں خاص آگ کو آواز جوش کرنے کی غصہ سے اور ایک آواز جیسے دل غصّے بھرے ہوؤں کے سے
آوے یعنی شور بعضے اوپر اس کے ہیں کہ یہ دیکھنا اور شور کرنا ان فرشتوں کا ہو گا کہ نگہبان ہیں اور صاحب انوار لکھتا ہے کہ آگ کو حق تعالےٰ زندگی دے گا
وُہ دیکھے گی اور غصّہ کرے گی دشمنوں پر وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْہَا مَکَانًا ضَیِّقًا مُّقَرَّنِیْنَ دَعَوْا ہُنَالِکَ ثُبُوْرًا ۝ اور جس وقت ڈالے جاویں کافر دوزخ سے
بیچ جگہ تنگ سے کہ سبب زیادتی سختی کا ہووے اور تیسیر میں لایا ہے کہ دوزخ اوپر کافروں کے ایسی تنگ ہووے کہ جیسے لوہا اوپر نیزے کے
اور اُن کو بیچ ایسے مکان تنگ سے کے ڈالیں نزدیک کر کے ہاتھ اُن کے اوپر گردن اُنکی کے ساتھ زنجیر کے یا ہر ایک اُن کے کو ساتھ نزدیکی اُس کی
کے ساتھ زنجیر آتشین کے آپس میں باندھ کر ملاویں نزدیک اپنے بیچ اُس مقام ہلاکت کے یعنی نفرین کریں اوپر اپنے ساتھ ہلاکت کے یا کہیں یا ثبوراہ
اور یہ کلمہ وُہ کوئی کہے کہ آرزومند ہلاک اپنی کا ہووے زاد المسیر میں اور بعضی اور تفسیروں میں مذکور ہے کہ اوّل جس کسی کو کہ اہل دوزخ سے جامہ پہنادیں

شیطان ہووے لباس آگ سے پہناویں اور وہ اُس کو اوپر ماتھے کے رکھے اور آواز اس کی یا تابعدار اُسکے پیچھے اُسکے سے فریاد یا ثبورا کھینچتے ہوئے جاویں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَدْعُوا الْیَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِیْرًا ۝ نہ بلاؤ تم آج کے دن ایک ہلاکی کو اور بلاؤ تم ہلاکیاں بہت یعنی ایکبار نفرین نہ کرو تم اوپر اپنے اور نفرین بہت کرو اس واسطے کہ تم کو عذاب طرح طرح کا ہووے اور ہر نوع کی شدت کے سبب ایک ہلاکی واقع ہوگی قُلْ اَذٰلِكَ خَیْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِیْرًا ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کو کہ ساتھ فقر کے طعن تجھ کو کرتے ہیں آیا خزانہ اور باغ دنیا کا بہتر ہے بہشت ہمیشگی کا کہ وعدہ دیئے گئے ہیں پرہیزگار ساتھ داخل ہونے اُس کے کے ہے بیچ علم اللہ کے خاص پرہیزگاروں کو وہ بہشت بدلہ اوپر اعمال اُنکے کے اور بازگشت کہ ساتھ اُس کے رجوع کرینگے آخرت میں لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ خٰلِدِیْنَ ؕ كَانَ عَلٰی رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ۝ واسطے اُنکے ہے بیچ بہشت کے جو چیز کہ چاہیں نعمتوں بہشت سے لائق حق اُنکے کے اس واسطے ضعیفوں مومنوں کو ساتھ آرزو اُنکی کے مرتبہ کلی سے نصیبہ اُنہیں نہ دیگا بلکہ وہ مراد کہ مناسب حال اپنے کے ڈھونڈھیں پاویں جس حال میں کہ ہمیشہ ہوویں بیچ بہشت کے ہے داخل ہونا اور ہمیشہ رہنا ان کا بیچ بہشت کے اوپر پروردگار تیرے کے وعدہ چاہا ہوا یعنی لائق اُس کے کہ اللہ سے چاہیں یا مومنوں نے چاہا ہے رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا یا فرشتے واسطے اُنکے درخواست کریں کہ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ۔ وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ هٰۤؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَ ۝ اور یاد کر اس دن کو کہ حشر کریں ہم اور حفص ساتھ ان کے پڑھتا ہے یعنی اللہ حشر کرے گا کافروں کو اور اُن کو بھی کہ پرستش کرتے تھے سوائے اللہ کے تمام ہے سب معبودوں کو ذوالعقول سے اور سوائے اُسکے سے اور کہا ہے کہ مراد بُت ہیں کہ خدا اُن کو بیچ بولنے کے لاوے اور خطاب کیا گیا کرے پس کہے آیا گمراہ کیا تم نے بندوں میرے کو اس گروہ کو یا اُنہوں نے گم کیا راہ کو قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِیَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰی نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ کہیں وہ سب جواب میں پاک ہے تو اور ہم تجھ کو ساتھ پاکی کے یاد کرتے ہیں اور پاک جانتے ہیں شریک اور مانند سے نہیں لائق ہے ہمارے تئیں اور روا نہ ہووے کہ پکڑیں ہم اُس کسی کو کہ ہم پوجیں سوائے تیرے سے یعنی تجھ کو نہ پوجیں حاصل کلام یہ کہ وہ لوگ کہ بندگی تیری چھوڑیں اور ہم کو پوجیں نہیں لائق ہمارے تئیں کہ پکڑیں ہم اُنکو دوست تو نے اُنکو فائدہ مند کیا اور باپ دادوں اُن کے کو ساتھ مال اور اولاد اور عمر دراز اور تندرستی اور سب نعمتوں کے جب تک کہ بھول گئے وہ اُس چیز کو کہ پیغمبر اُن کے تئیں ساتھ اُس کے دعوت کرتے تھے اور تھے بیچ حکم ازلی تیرے کے ایک گروہ ہلاک ہوئے یا تباہ ہوئے پس حق تعالیٰ بُت پرستوں کو مخاطب کرکے کہے فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ پس تحقیق کہ جھٹلایا خداؤں تمہارے نے تم کو ساتھ اُس چیز کے کہ کہتے ہو تم کہ وہ شریک اللہ کے ہیں اور اُنہوں نے میرے تئیں شریک سے پاک جانا پس نہیں قدرت رکھتے خدا تمہارے ساتھ پھیرنے عذاب کے تم سے اور نہ یاری کرینگے تمہاری ساتھ نجات کے اور حفص یستطیعون ساتھ ی کے پڑھتا ہے یعنی تم مشرک ہو نہیں قدرت رکھتے عذاب میرے کو اپنے سے دور کرنے کی اور ایک دوسرے کو یاری دینے کی اور عذاب سے چھڑانے کی وَمَنْ یَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِیْرًا ۝ اور جو کوئی ستم کرے یعنی شرک لاوے تم میں سے چکھاویں ہم اُس کو عذاب بڑا کہ آگ دوزخ کی ہے اور ہمیشگی بیچ اُسکے وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَیَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَیَمْشُوْنَ فِی الْاَسْوَاقِ ؕ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اور نہیں بھیجا ہم نے آگے تجھ سے کسی کو پیغمبروں سے مگر وہ البتہ کھاتے تھے کھانے کو اور جاتے تھے بیچ بازاروں کے واسطے کاموں اپنے کے اور بنایا ہم نے بعضے تمہارے کو واسطے بعضوں دوسرے کے آزمائش جیسی آزمائش فقیروں کو ساتھ دولتمندوں کے اور پیغمبروں کو ساتھ اُمتوں کے یا بیماروں کو ساتھ تندرستوں کے اور اندھوں کو ساتھ آنکھوں والوں کے خلاصہ بات کا یہ کہ دنیا گھر ہے امتحان کا پس مخالفت لوگوں کی سے اس کے علاج نہ ہووے اور ہم ساتھ اس کے آزماتے ہیں اُن کو تو اہل صبر اور شکر اہل جزع اور کفر سے جدا کئے گئے ہوویں لائے ہیں کہ ابوجہل اور ولید اور مانند اسکے جس وقت بلالؓ اور عمارؓ اور صہیبؓ اور تمام فقیر اصحابوں کو دیکھتے تھے آپس میں کہتے تھے کہ آیا اسلام لاویں ہم کہ مانند اُنکے ہوویں حق تعالیٰ نے آیت بھیجی اور فقیروں کو مخاطب کرکے فرمایا کہ ہم آزماتے ہیں فقیر ساتھ امیر کے اور امیر کو ساتھ فقیر کے اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِیْرًا ۝ ع ۲ ۱۱ ۷ صبر کرتے ہو تم اوپر مصیبت کے یا فریاد کرتے ہو اور ہے پروردگار تیرا دیکھنے والا ساتھ صبر کرنے والے اور فریاد کرنے والے کے

وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْمَلٰٓئِکَةُ اَوْ نَرٰی رَبَّنَا لَقَدِ اسْتَکْبَرُوْا

الجزء ۱۹

فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا کَبِیْرًا۝ اور کہا اُن لوگوں نے کہ امید نہیں رکھتے ہیں دیدار ہمارے کو یعنی منکر حشر اور بعث کے ہیں یا نہیں ڈرتے ہیں دیکھنے عذاب ہمارے سے مراد اہل مکہ ہیں کہ کہتے تھے کیوں نیچے نہیں بھیجے جاتے اوپر ہمارے فرشتے ساتھ پیغمبروں کے آیا ساتھ خبر صدق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کیوں نہیں دیکھتے ہم بیچ ظاہر کے پروردگار اپنے کو تو ساتھ ہمارے بات کہے اور ساتھ تصدیق اور پیروی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرماوے البتہ تحقیق کہ تکبر کیا اُنھوں نے بیچ ذاتوں اپنی کے اور گذرے حد سے گذرنا بڑا کہ پیچھے دیکھنے معجزوں کے دیکھنا فرشتوں کا اور دیدار اللہ کا چاہا اور وہ غمگین ہووین یَوْمَ یَرَوْنَ الْمَلٰٓئِکَةَ لَا بُشْرٰی یَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِیْنَ وَیَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا۝ اُس دن کہ دیکھیں فرشتوں کو اور وہ دن مرنے یا قیامت کا ہووے کچھ خوشخبری نہیں ہے اُس دن واسطے کافروں کے اہل مکہ نے دو چیزیں مانگیں دیکھنا فرشتوں کا اور دیدار اللہ کا حقتعالیٰ نے خبر دی کہ فرشتوں کو دیکھیں اور وعدہ لا البشریٰ کا سنیں اور کہیں .... فرشتے خاص انکو کہ دیدار اللہ کا اوپر تمھارے حرام و منع کیا گیا ہے۔ اور کہتے ہیں یہ قول کافروں کا ہے جس وقت یہ فرشتے اوپر انکے ظاہر ہوویں ساتھ اس کلمہ کے پناہ ڈھونڈیں طرف اللہ کے دیدار انکے سے زاد المسیر میں آیا ہے کہ جب کفار بیچ شہر حرام کے اُس کسی کو دیکھتے کہ اُس سے ڈرتے کہتے تھے حِجْرًا مَّحْجُوْرًا تو سر اُسکے سے بے خطرہ ہوتے تھے اس جگہ بھی خیال کیا کہ مگر ساتھ اس کلمہ کے سختی موت کی سے یا ہول قیامت کے سے چھٹکارا پاویں وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا۝ اور قصد کریں ہم طرف اس چیز کے کہ کیا ہے کافروں نے عملوں سے کہ بیچ ظاہر کے اچھا دکھائی دیوے جیسے صلہ رحم اور کھلانا فقیروں کو اور بزرگ رکھنا بتوں کا اور فریاد کو پہونچنا مظلوموں اور مانند اُسکے پس کیا ہمنے اُس عمل کو مانند ذروں پریشان کے بیچ ہوا کے یا غبار پریشان یا راکھ برباد کی ہوئی یعنی محو کریں عملوں اُنکے کو اسواسطے کہ شرط بیچ قبول ہونے ان عملوں کے ایمان ہے اور انکو ایمان نہ تھا اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ یَوْمَئِذٍ خَیْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِیْلًا۝ اصحٰب بہشت کے اُس دن یعنی قیامت کو بہتر ہیں ازروے قرارگاہ کے یعنی جگہ رہنے انکے کی بیچ آخرت کے بہتر جگہ کافروں کی سے ہے کہ بیچ دنیا کے رکھتے تھے اور نیک زیادہ ہے ازروے مکان آرام کے مراد قیلولہ سے طلب راحت ہے اسواسطے کہ بہشت میں نیند نہوگی وَیَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَةُ تَنْزِیْلًا۝ اور یاد کر اُس دن کو کہ بیچ اُسکے پھٹ جاوے آسمان ساتھ سبب ابر سفید کے اوپر ساتوں طبقوں آسمان کے ہے اور گہرائی اسکی برابر سب آسمانوں کے ہے اور بھاری زیادہ ہے سب آسمانوں سے حقتعالیٰ نے اُسکو آج کے دن ساتھ قدرت کے نگاہ رکھا ہے دن قیامت کے اُسکو اوپر آسمانوں کے گراوے اور اوپر جس آسمان کے کہ پہونچے وہ پھٹ جاوے اور نیچے بھیجے جاویں فرشتے اُسجگہ سے اوپر زمین کے حق نیچے بھیجنے کا کہ تمام روے زمین فرشتوں سے بھر جاوے اور موضح میں آیا ہے کہ فرشتے ساتھ صفت گرد عالم کے آویں اور کہتے ہیں یا ساتھ معنی عن کے ہے یعنی آسمان پھٹ جاوے غمام سے اور دور ہووے تو غمام نیچے آوے اور یہ وہ غمام ہے کہ حق سبحانہ نے فرمایا ہے کہ فی ظلل من الغمام اور عین المعانی میں لایا ہے کہ یہ وہ غمام ہے کہ سایہ بنی اسرائیل کا تھا جنگل میں اَلْمُلْکُ یَوْمَئِذِنِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ وَکَانَ یَوْمًا عَلَی الْکٰفِرِیْنَ عَسِیْرًا۝ بادشاہی بیچ اُس دن کے ثابت ہے واسطے خدا بخشنے والے کے اسواسطے کہ مدعی زبان دعوی کی مالکیت سے بند کیے ہوویں اور ہووے وہ ایک دن اوپر کافروں کے مشکل سختی ہولوں کی سے وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ اور یاد کر اُس دن کو کہ زیادتی حسرت کی سے چباتا ہے ظالم اوپر ہاتھوں اپنے کے یعنی ساتھ دانتوں کے کاٹتا ہے ہاتھ اپنے جیسے کہ صاحب حسرت کاٹتے ہیں مراد جنس ظالم کی ہے اور کہا ہے عقبہ بن معیط سفر سے آیا اور ضیافت لوگوں کی اور لسبب ہمسائگت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا تھا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جبتک کلمہ شہادت کا نہ کہے تو طعام تیرے سے نہ کھاؤں میں عقبہ نے کلمہ اوپر زبان کے جاری کیا اور یہ بات ساتھ ابی بن خلف کے کہ ساتھ عقبہ کے دوستی رکھتا تھا پہونچی نزدیک اُسکے آیا اور کہا مگر دین باپ دادوں کے سے پھرا کہ بات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتا ہے اور کلمہ کہا کہتا ہے تو نہیں عار رکھا میں نے کہ مہمان طعام میرا نہ کھاے ہووے باہر جاوے ابی نے کہا راضی تجھ سے نہوں میں جبتک کہ تھوک اوپر مونہہ اُسکے کے نہ ڈالے پھر عقبہ نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا آنحضرتؐ دار الندوہ میں بیچ سجدے کے تھے اور اس ملعون نے روے مبارک پر تھوکا بیچ ترجمۂ اسباب نزول کے

آیا ہی کہ تھوک اُسکا وہ شعلۂ جانسوز اُسکے ہوئے اور ساتھ آنحضرت کے نہ پہونچا اور اُسی کے پھرا اور دونوں کنارے منھ اُسکے کے جلے جبتک جیتا تھا وہ
داغ دکھائی دیتے تھے القصہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے عقبہ باہر مکے کے نہ جاؤں میں مگر کہ سر تیرا ساتھ تلوار کے کاٹوں میں اور غزوۂ بدر میں حکم حضرت
رسالت پناہ کا واسطے قتل اُسکے کے صادر ہوا اور ہاتھ مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے سے مارا گیا اور یہ آیت بیچ شان اُسکی کے اُتری مضمون اُسکا
وہ کہ وہ ظالم دن قیامت کے ع بسیار نجاید سر انگشت ندامت ٭ صاحب احقاف لکھتا ہی کہ چار ہزار بار چباوے کنارے انگلیوں کے کہنی تک
اور اللہ تعالیٰ پھر ہاتھ اُسکا پیدا کرے اور پھر چاب اُوے اور خبر نہ رکھے یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ۝ کہتا ہے کاشکے پکڑتا میں ساتھ
پیغمبر کے ایک راہ کہ اُسنے پکڑی تھی اور وہی راہ نجات کی ہے یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِی لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ۝ اے افسوس میری کاشکے نہ
پکڑتا میں فلانے کو یعنی اُبی کو دوست اور اُسکو نہ پہچانتا میں لَقَدْ اَضَلَّنِی عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ ؕ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝
البتہ تحقیق کہ گمراہ کیا مجھکو اور باز رکھا یاد خدا کی سے یعنی کلمۂ شہادت سے یا نصیحت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سے پیچھے اس سے کہ آیا تھا ساتھ میری
اور ہے شیطان دور رحمت سے یعنی گمراہ کرنیوالا کہ شیطان الانس ہے خاص آدمی کو چھوڑنے والا ابلیس کہ وسواس کرتا ہے آدمیوں کو ساتھ مخالفت خدا
اور رسول کے اور جس وقت آدمی بیچ دام ہلاکت کے پڑیں چھوڑتا ہے اور نفع نہیں پہونچاتا بلکہ اُس سے تبرا کرتا ہے وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی
اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا ۝ اور کہا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ دنیا کے یا کہے آخرت میں اے پروردگار میرے تحقیق کہ قوم میری
نے پکڑا اس قرآن کو نسبت کیا گیا ساتھ ہذیان کے یا چھوڑا ہوا کہ ساتھ اُسکے ایمان نہیں لاتی اور سننے اُسکے سے منھ پھیرتی ہی وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا
لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِیْنَ ؕ وَکَفٰی بِرَبِّکَ ھَادِیًا وَّنَصِیْرًا ۝ اور اسیطرح کہ ان کافروں کو دشمن تیرا کیا ہمنے واسطے ہر پیغمبر کے دشمن
کافروں سے جیسے نمرود خاص ابراہیمؑ کو اور فرعون خاص موسیٰؑ کو اور انہوں نے صبر کیا تو بھی صبر کر اور کافی ہی پروردگار تیرا راہ دکھلانے والا
تیرے تئیں اوپر طریق صبر کے اور یاری دینے والا اوپر دشمنوں کے وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ مع ع
اور کہا اُن لوگوں نے کہ کافر ہوئے یہود اور نصاریٰ سے یا مشرکوں سے کہ کیوں پیچھے نہیں بھیجا جاتا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآن سب یگانہ د المتقدمین ۱۲
یعنی ایک بار جیسے کہ توریت اور انجیل کَذٰلِکَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَکَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِیْلًا ۝ اسیطرح بھیجا ہمنے پریشان تو ثابت کریں ہم اور قوت دیویں
ہم ساتھ تواتر وحی کے بیچ ہر وقت کے دل تیرے گویا ساتھ تفریق وحی کے دل تیرے کو اوپر یاد کرنے اُسکے متمکن کریں ہم اور اوپر تیرے پڑھا ہمنے قرآن کو
پیچھے بعضے کے پڑھنا ساتھ مہلت کے اور دیر کے اس اعتراض مشرکوں کے نے کچھ حاصل نہ رکھا کسواسطے کہ اعجاز قرآن کا ساتھ اُسکی کہ تھوڑا
یا ایکبار اُترے مختلف نہیں ہوتا اور بیچ تفریق کے فائدے ہیں ایک آسانی یاد کرنے کی اسواسطے کہ موسیٰؑ اور داؤدؑ اور عیسیٰؑ کہ کتاب انکی یکبارگی
اُتری پڑھنے والے اور لکھنے والے تھے اور آنحضرتؐ امی تھے اگر کتاب انکی یکبارگی آتی یاد کرنا اُسکا مشکل ہوتا اور ایک یہ کہ اُترنا جبرئیل علیہ السلام
کا ہر آن سبب تسلی خاطر آنحضرتؐ کا تھا اور یہ کہ بیچ قرآن کے ناسخ اور منسوخ ہی اور البتہ ناسخ پیچھے منسوخ سے چاہیئے اور جمع ہونا دونوں کا ایک آن
میں نہ چاہیئے اور یہ کہ قرآن ملا ہوا اوپر سوال اور جواب کے جواب پیچھے سوال کے آوے وَلَا یَاْتُوْنَکَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰکَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِیْرًا ۝
اور نہیں لاتے مشرک واسطے تیرے کوئی مثل یعنی بیچ بیان مذمت نبوت تیری کے اور طعن کتاب کے نہیں کہتے مگر لاتے ہیں ہم واسطے تیرے ایک جواب
راست اور درست کہ ساتھ دلیل روشن کے قول اُنکا رد کرے اور لاتے ہیں ہم اُس چیز کو کہ نیک تر ہے از روے بیان کے اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ
عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اِلٰی جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِکَ شَرٌّ مَّکَانًا وَّاَضَلُّ سَبِیْلًا ۝ مشرک وہ لوگ ہیں کہ حشر کئے جاویں اوپر منھوں اپنے کے یعنی منھ اوپر زمین ۲ ع ۱
کے رکھ کر چلتے ہیں طرف دوزخ کے وہ گروہ مشرکوں کے بدتر ہیں از روے مکان کے یعنی مکان اُنکے بدتر ہیں مکانوں مسلمانوں کے سے بیچ دنیا
کے رکھتے تھے اور وہ طعنہ مارتے تھے کہ ای الفریقین خیر مقاما واحسن ندیا اور بڑے بہت ہیں اور گمراہ زیادہ ہیں طرف راہ کے سے اسواسطے کہ راہ
اُنکی پہونچانے والی ساتھ آگ دوزخ کے ہی وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِیْرًا ۝ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسیٰ کو کتاب
توریت پیچھے غرق ہونے فرعون کے اور گردانا ہمنے آگے اُس سے ساتھ اُسکے ... بھائی اُسکے ہارون کو یار اور مددگار بیچ دعوت کے اور ظاہر کرنے
کلمۂ حق کے فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَی الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِیْرًا ۝ پس کہا ہمنے جاؤ تم طرف گروہ قبط کے یعنی طرف فرعون اور اہل اُسکے کے

لوگوں کے کہ جھوٹ جانا اُنھوں نے آیتوں ہماری کو وہ ساتھ حکم ہماری کے گئے اور اُس قوم کو طرف خدا کے دعوت کی اور اُنہوں نے ساتھ اسکے تکبّر کیا پس ہلاک کیا ہمنے اُنکو اور نسبت کیا ہمنے ہلاک کرنا اور نسبت کرنا ساتھ غرق کرنے کے بیچ دریا قلزم کے وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ط وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۚ اور گروہ نوح علیہ السلام کے نے اُسوقت کہ جھٹلانا پیغمبروں کا کیا یعنی نوح کا اور اُن پیغمبروں کا کہ آگے اُس سے تھے جیسے شیث اور ادریس علیہما السلام یا یہی نوح کا اور تکذیب ایک پیغمبر کی تکذیب سب پیغمبروں کی ہے۔ یا مطلقاً بعثت پیغمبر کی کا انکار کیا غرق کیا ہمنے ساتھ طوفان عذاب کے اور گردانا ہمنے اُنکو ساتھ طوفان بڑی کے اور گردانا ہمنے قصہ اُنکا واسطے آدمیوں کے نشانی قدرت کی کہ اُس سے عبرت پکڑیں اور تیار کیا ہمنے واسطے ظلم کرنیوالوں کے عذاب دُکھ دینے والا وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۔ ہلاک کیا ہمنے قوم عاد کو واسطے تکذیب ہود علیہ السلام کے اور گروہ ثمود کو ساتھ تکذیب صالح علیہ السلام کے اور رہنے والوں رس کے کو رس نام ایک کنوئیں کا ہے بیچ آذربیجان کے یا بیچ انطاکیہ کے کہ صاحب یاسین کو یعنی حبیب بخاری کو بیچ اُسکے مارا یا چشمہ اور ایک نخلستان تھا اُس سے . بنی اسد ہیں یا وہی اخدود ہے کہ سورہ بروج میں مذکور ہو دیگا اور کہتے ہیں ایک گاؤں تھا بیچ زمین فلج کے ولایت یمن سے اور اصحاب رس باقیماندہ ایک جماعت ثمود سے تھی ایک پیغمبر طرف اُنکے مبعوث ہوا اور اسکو مارا اور بعضی تفسیروں میں ہے کہ پیچھے قتل کے گوشت اُسکے کو کھاتا تھا اور عذاب ساتھ اُنکے پہونچا یا ایک جماعت بت پرست تھی کہ شعیب علیہ السلام ساتھ اُنکے آیا تکذیب اُسکی کی ایک دن گرد کنوئیں کے کہ رکھتے تھے ساتھ ایذا شعیب علیہ السلام کے مشغول تھے کہ ناگاہ وہ کنواں گرا اور سب وہ ساتھ حویلیوں اور مواشی اپنے کے بیچ زمین کے گئے یا ایک قوم تھی کہ درخت صنوبر کا رکھتے تھے اور اسکو شاہ درخت نام رکھکر پوجتے تھے ایک پیغمبر نسل یہودا بیٹے یعقوب کے سے ساتھ انکے مبعوث ہوا اور اسکو تکذیب کر کے مارا اور بیچ کنوئیں کے ڈالا ابر سیاہ نے اوپر اُنکے سایہ ڈالا اور اُس سے ایک بجلی باہر آئی اور سب کو جلا دیا یا اہل بئر معطلہ تھے جیسے کہ قصہ انکا گذرا اور صحیح وہ ہے کہ اصحاب حنظلہ ابن صفوان ہیں اور جب تکذیب پیغمبر اپنے کی کی اللہ تعالیٰ نے اسکو ساتھ ایک مرغ دراز گردن کے گرفتار کیا کہ بازو اُسکے ساتھ سب رنگوں کے رنگین تھے اور بسبب گردن لنبی کے اُسکو عنقا کہتے تھے اوپر ایک پہاڑ کے اُسکا مح یا فتخ نام تھا مقام نام تھا مقام رکھتا تھا آتا اور لڑکوں اور مواشی چھوٹے کو اُنمیں سے لیجاتا تھا اور اسی سبب سے مغرب لقب کیا تھا یعنی نکلنے والا اور نیست کرنیوالا ایک دن ایک لڑکی کو کہ نزدیک بلوغ کے پہونچی تھی اُنمیں سے لیگیا اور وہ گلہ آگے پیغمبر کے لائے شرط کی کہ اگر شر اسکا دور ہووے ایمان لاویں پیغمبر نے دعا کی کہ الٰہی اُس مرغ کو لے لے اور نسل اسکی منقطع کر دعا پیغمبر کی قبول ہوئی اور وہ مرغ غائب ہوا اور پھر اُس سے خبر اور اثر ظاہر نہیں ہوا اور سوائے نام کے اُنسے نشان نہ رہا اور بیچ چیزوں نایاب کے اُس سے مثال دیتے ہیں جیسے کسی نے کہا ہے ؎ منسوخ شد مروت و معدوم شد وفا ٭ وز ہر دو نام ماند چو عنقا و کیمیا ٭ اور صاحب لمعات بھی نشانی عشق کی سے اوپر اُسی طرح کے دیتا ہے ؎ عشقم کہ در دو کون مکانم پدید نیست ٭ عنقائے مغربم کہ نشانم پدید نیست ٭ القصہ یہ قوم پیچھے غائب ہونے عنقا کے بیچ تمرد اور دشمنی کے پڑی اور حنظلہ کو شہید کیا اور خدا نے فرمایا کہ اصحاب رس کو ہلاک کیا ہمنے اور اہل قرنوں کو کہ تھے درمیان اس قبیلہ عاد اور ثمود کے اور اہل رس کو قرنین بہت کہ سوائے خدا کے اُن کو کوئی نہیں جانتا وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۫ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ۔ اور ہر ایک اُن امتوں میں سے کہ ماری ہمنے واسطے انکے مثل یعنی بیان کیے ہمنے قصوں اگلے کے سے ساتھ انکے اور خبر کی ہمنے اُنکو اور حجت پکڑی ہمنے ساتھ اُنکے ساتھ بھیجنے پیغمبروں کے جب نہ سنا انہوں نے اور انکار کیا عذاب بھیجا اور سب کو نیست کرنا وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ط اور البتہ تحقیق آئے اور گذرے قریش اوپر اس گاؤں کے کہ برسائے گئے اوپر اُسکے مینہ بڑے یعنی مینہ پتھروں کے مراد اس سے سدوم ہے کہ شہر بڑا تھا مؤتفکات سے اور لوط علیہ السلام اُسجگہ بستے تھے اور پیچھے انقلاب اسکے کے اللہ تعالیٰ نے پتھر برسائے اوپر رہنے والوں اُسکے کے اور کافر قریش کے اوپر اُس شہر کے اور آثار اس عذاب اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ۔ آیا پس نہ تھے کہ بیچ گزرنے اپنے کے دیکھتے اُسکو ساتھ آنکھوں اپنی کے اور آثار اس عذاب کے سے عبرت پکڑتے نہ وہی کہ نہ دیکھا بلکہ ہیں وہ کہ از روے کفر کے امید نہیں رکھتے ہیں اُٹھنے کو یعنی حشر پر ایمان نہیں لاتے وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۔ اور جسوقت دیکھتے ہیں تجھکو نہیں پکڑتے تجھکو مگر ٹھٹھا کیا گیا یعنی وہ کوئی کہ ساتھ اُسکے ٹھٹھا کریں اور از روے زبردستی کے

کہتے ہیں اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝ آیا یہ آدمی وہ ہے کہ اسکو اُٹھایا خدا نے اور بھیجا ساتھ پیغمبر اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا
عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ تحقیق کہ نزدیک ہووے کہ وہ ساتھ باتوں پُرفریب کے اور زیادتی سعی کے بیچ دعوت
کے اور ظاہر کرنے دلیلوں کے اوپر مدعا اپنی کے کہ گمراہ کرے اور باز رکھے ہماری تئیں پوجنے خداؤں ہماری کے سے اگر نہ وہ ہو تا کہ صبر کرتے ہم اوپر عبادت
اُنکی کے اللہ تعالیٰ نے جواب اُنکے بیچ فرمایا اور شتاب ہووے کہ جانیں اُسوقت کہ دیکھیں عذاب کو کہ مومنوں سے اور اُنھوں سے کون ہے گمراہ زیادہ
گمراہی راہ کی حمل کی گئی اوپر گمراہی اہل اُسکے کے ہے لائے ہیں کہ کافر ایک پتھر کو یا ایک کلوخ کو ایک چوب کو پوجتے تھے جو پتھر خوبصورت یا کلوخ اور
چوب خوبصورت بت دیکھتے تھے معبود اپنی کو چھوڑ کر ساتھ پرستش اُسکی کے مشغول ہوتے تھے اور کہتے تھے یہ خدا ہمارا ہے حق تعالیٰ نے فرمایا اَرَءَيْتَ
مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝ آیا دیکھا تو نے اُس کسی کو کہ پکڑا ہے یعنی خواہش اپنی کو خدا اپنا یعنی آرزو اپنی کو پوجتا
ہے تقدیم مفعول ثانی کی واسطے کثرت اہتمام کے ہے اسواسطے صاحب تاویلات نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چیز دوست رکھے اور اسکو پوجے حقیقت میں آرزو
اپنی کو پوجتا ہے اسواسطے کہ آرزو اسکی اُسکو اوپر محبت غیر خدا کے رکھتی ہے اور حسینی قدس اللہ سرہ بیچ طرب المجالس کے لایا ہے کہ آدم صفی اللہ کو ساتھ
حوا کے عقد باندھا ابلیس اور دنیا بھی ساتھ ایک دوسرے کے ملی اور ایسا ہی ملنے انکے سے آپسمیں آدمی نے وجود پکڑا اور ملنے اُنکے سے آپسمیں ہوا
پیدا ہوئی اور بیچ مہد طبیعت کے جوشش خلط اربعہ کی سے تربیت پائی سب اوصاف بُرے کہ بازار دُنیا کی رواج اور رونق اُنسے ہے ہوا سے مدد پاتے
ہیں رسمیں اور عادتیں مردود اور مذہب اور دین مختلف سب تاثیر اُسکی سے ظاہر ہوتے ہیں ؎ غبارے کہ خیزد میان رہ اوست * چہ گویم کہ ہر یوسفے
راچہ اوست * قوت غلبہ اُسکے کی اس حد تک ہے کہ نکتہ الہوا اول اِلٰہ عُبِدَ فی الارض کا بیچ شان اُسکی کے وارد ہوا ہے اور زبان قرآن کی نے بیچ بیان اُسکے
کے ایسا فرمایا کہ ارأیت من اتخذ الٰہہ ہواہ یہ کہتے ہیں کہ اصل ہوا ہے اور خدائے باطل سب فرع اسکی ہیں اور اسی جگہ سے ہے کہ مخالفت ہوا کی سبب ملنے جنت الماوی
کا ہے ؎ سرز ہوا تافتن از سروریست * ترک ہوا قوت پیغمبریست * آیا ہوتا ہے تو اوپر اُس کسی کے کہ ہوا کو خدا اپنا بنایا ہے نگہبان کہ اُسکو ہوا سے منع کرتا ہے تو یہ
کلمہ منسوخ ہے ساتھ آیت قتال کے اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۔ بلکہ گمان لیجاتا ہے تو وہ کہ بہت کافروں سے سنتے ہیں ساتھ گوش ہوش کے
یا سمجھتے ہیں ساتھ دل خاص دلیلوں توحید کی کو ساتھ قید اکثر عقلمند دشمن کے اور وہ کہ ایمان لاوینگے خارج ہیں اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ
اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ نہیں ہیں وہ لوگ مانند چارپایوں کے بیچ نہ لینے نفع کیساتھ سننے کلام کے اور تدبیر نہ کرنے کے بیچ دلیلوں قدرت اللہ کے بلکہ وہ گمراہ ۴ ع ۲
زیادہ ہیں از روے راہ کے چارپایوں سے اسواسطے کہ وہ فرمانبرداری مالک اپنی کی کرتے ہیں اور یہ عبادت پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہیں اور دوسرے
چارپائے طالب اُس چیز کے ہیں کہ اُنکو فائدہ رکھے اور کنارہ کرنیوالے اُس سے کہ نقصان پہونچاوے اور کافر ثواب سے کہ بڑا فائدہ ہے بھاگتے ہیں اور بیچ
بدی کے کہ سبب نقصان سخت کا ہے مشغول ہوتے ہیں اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ آیا نہیں دیکھتا تو طرف کاریگری پروردگار اپنے کے
کہ محض قدرت سے کس طرح کھینچا اور کشادہ کیا سایہ کو ظہور صبح سے آفتاب نکلنے تک اور وقت اُس سایے کا بہتریں وقتوں ...... کا ہے اسواسطے
کہ اندھیرا خالص نفرت طبع کی ہے اور بند کرنیوالا روشنی آنکھوں کی اور روشنی آفتاب کی توڑنیوالی نظر کی ہے اور اُسوقت دونوں نہیں ہوتے اسواسطے
ایک نعمت بہشت کی یہ ہے کہ سایہ دراز ہویگا یعنی بہشت میں نہ دن ہوگا نہ رات ہوگی ایسا ہی وقت ہو ویگا جیسے صبح صادق وَلَوْ شَاۗءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ
ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۝ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝ اور اگر چاہتا اللہ کرتا اُس سایہ کو ثابت رہنے والا اوپر ایک طرح کے
پس کیا ہمنے آفتاب کو اوپر پہچاننے ...... سایہ کے راہ دکھلانے والا اسواسطے کہ سایہ سوا سایہ آفتاب کے پہچانا نہ جاوے پس پکڑا ہمنے سایے کو
طرف اپنے کی طرح پکڑنا آسان یعنی تھوڑا تھوڑا جمکارے آفتاب کے موافق بلندی اُسکی کے بیچ جگہ سایے کے لائے ہم اور اسکو پکڑا ہمنے
اسواسطے کہ اگر ایکبارگی پکڑا جاتا آنکھیں لوگوں کی کہ ساتھ سایے کے تعلق رکھتی ہیں معطل رہتیں اور نزدیک بعضوں کے مراد ظل کی زمین ہے یعنے
اندھیری رات کا اور ضمیر قبضناہ کی پھرنیوالی ہے طرف رات کے اور معنی وہی کہ خدا نے بیچ رات کے کشادگی سایہ کی اوپر زمین کے اور عالم کو سیاہ کیا اور
اُسکو ہمیشگی نہ دی بلکہ آفتاب کو روشن کر کے دلیل پہچان اُسکے کی بتائی کہ تبین الاشیاء باضدادہا اور اوقات دنکو بھی ہمیشہ نہ کیا بلکہ اُس دلیل کو کہ آفتاب
ہے قبض کیا تو پھر رات آئی اور ان دو وقتوں کو یعنی دن اور رات کو واسطے آرام اور آسائش خلق کے مقرر کیا۔ اور عین المعانی میں آیا ہے کہ **مد الظل**

اشارت ساتھ وقت پیدائش کے ہی کہ لوگ بیچ اندھیرے حیرت کے تھے اور شمس اشارہ ہی ساتھ نور اسلام کے کہ ساتھ طلوع جمال پیغمبر علیہ السلام کے کہ کنارے بزرگی کے ہی طالع ہوا اور اگر وہ ساتھ ہمیشہ ہوتا خلق بیچ اندھیرے غفلت کے رہکر ساتھ روشنی آگاہی کے نہ پہونچتی ؎ گر نہ خورشید جمال بارگشتی رہنموں ؎ از شب تاریک غفلت کس بنردی رہ بروں ۰ دلیلیں اور مثالیں اس آیت میں بہت ہیں اگر مفصل چاہیے تفسیر حسینی میں دیکھیے واسطے طول کے مختصر لکھا وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝ اور وہ ذات پاک ہی کہ بنایا واسطے تمہاری راتکو ایک پوشش اور پردہ کہ بیچ اسکے آرام پکڑو تم اور خواب کو ایک راحت کہ ساتھ اسکے آرام پاتے ہو اور بنایا دن کو واسطے اٹھنے کے اور طلب معاش کے اور پھرنے کے اور کہا ہی خواب مشابہ موت کے ہی اور اٹھنا خواب سے مثال اٹھنے کے ہی ہمیں موت سی بیچ حکمت لقمان حکیم کے مذکور ہی کہ کما تنام فتوقظ کذلک تموت وتنشر وَهُوَ الَّذِيْٓ أَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ج اور اللہ وہ ذات ہی کہ بھیجا باؤں بشارت دینے والیاں آگے اترنے رحمت اسکی سے کہ مینھ ہے یعنی چلنا ان باؤں کا غالباً دلالت کرتا ہے اوپر آنے مینھ کے بیچ وقت اسکے کے وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۝ لا لِنُحْيِيَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ أَنْعَامًا وَّأَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ۝ اور بھیجا ہمنے ابر سے یا آسمان سی پانی پاک کرنیوالا تا زندہ کریں ہم ساتھ اس پانی کے شہر مردے کو یعنی وہ مکان کہ بیچ اسکے خشک سالی تھی یا وہ مکان کہ بیچ جاڑے کے خشک ہوا تھا اور پلاویں ہم اس پانی کو اس چیز سے پیدا کیا ہمنے چارپایوں کو اور آدمیوں بہت کو جنگل والوں ہی اسواسطے کہ گاؤں والوں کو اور شہر والوں کو نہریں اور چشمے ہیں کہ لسبب انکے پانی مینھ کے ہی بے پرواہیں وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا فَأَبٰٓى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُوْرًا ۝ اور البتہ کہ تکرار کیا ہمنے باراں کو درمیان آدمیوں کے بیچ شہروں کے مختلف اور وقت متغیر ساتھ صفتوں تفاوت والیوں کے بعض بڑی بوندوں کا اور بعضا چھوٹا یا تکرار کی ہمنے سخن ابر اور باراں کے بیچ قرآن کے تا یاد کریں قدرت ہماری کو اور فکر کریں بیچ اس نعمت کے اور شکر اسکا بجا لاویں پس انکار کیا بہت آدمیوں نے اور قبول نکیا مگر ناشکری اور کفران نعمت کو وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ۝ لا فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۝ اور اگر چاہتے ہم البتہ اٹھاتے بیچ ہر گاؤں کے اور جماعت کے ایک پیغمبر ڈرانیوالا لیکن واسطے تعظیم انکی کے اور بلندی مکان تیری کے نبوت کو اوپر تیرے ختم کیا ہمنے اور تیرے تئیں ساتھ گروہ آدمیوں کے دن قیامت تک اٹھایا ہمنے پس تابعداری نکر تو کافروں کی تجھکو ساتھ دین باپ دادوں اپنے کے دعوت کرتے ہیں اور جہاد کر ساتھ انکے ساتھ قرآن کے یا ساتھ اسلام کے یا ساتھ تلوار کے یا ساتھ ترک طاعت انکی کے جہاد کرنا بڑا یعنی سخت اور بہت وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ج وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ اور اللہ پاک ذات ہی کہ ساتھ حکمت شاملہ کے آپس میں چھوڑا دو دریاؤں کو یعنی الگ رکھا دوسرے کو بے اسکے کہ آپسمیں ملیں یہ ایک پانی میٹھے کا پیاس بجھانے والا اور یہ دوسرا کھاری تلخی مارنیوالا یعنی دریا فارس اور روم کا اور بنایا درمیان دو دریاؤں کے پردہ قدرت اپنی سے اور ایک حد مقرر اور دریا کیا حرام اور ناروا کہ ایک اوپر دوسرے کے غلبہ نہ کرے اور لباب میں کہتا ہی کہ عذب فرات نہریں بڑی ہیں جیسے نیل اور سیحون اور دجلہ اور جیحون اور ملح اجاج سارے دریا اور برزخ درمیان انھوں کے جنگل اور شہر کہ واقع ہیں اور اہل حقیقت اوپر اسکے ہیں کہ بحرین خوف اور رجا ہیں کہ بیچ دل مومن کے کوئی ایک اوپر دوسرے کے غلبہ نہیں رکھتے اور برزخ حمایت الٰہی اور عنایات نامتناہی ہی وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۝ اور اللہ وہ پاک ذات ہی پیدا کیا پانی سی آدم علیہ السلام کو یعنی وہ پانی کہ مٹی اسکی گوندھی اس سے اور وہ ایک جزو ہے مادہ اسکے کا اور یا پیدا کیا آدمی کو پانی منی کے سے پس گردانا اسکو صاحب نسب کا یعنی آدمی کو دو قسم کیا کہ مرد کہ نسبت نسب کی اس سے ہو اور زن کہ رشتہ سسرال کا اس سی ہو اور کہتے ہیں نسب وہ ہی کہ نکاح ساتھ اسکے روا نہووے اور صہر وہ ہی کہ نکاح ساتھ اسکے حلال ہووے وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝ اور ہی پروردگار تیرا قدرت رکھنے والا اور اوپر پیدا کرنے بیٹوں اور بیٹیوں کے وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ط وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ۝ اور پوجتے ہیں کافر سوائے اللہ کے وہ چیز کہ انکو نفع نہ پہونچاوے جو پرستش اسکی کریں اور نقصان نہ کرے اگر اسکو نہ پوجیں مراد بت ہیں یا جو معبود کہ ہووے سوائے اللہ کے اور ہی کافر اوپر نافرمانی پروردگار اپنے کے ہم پشت شیطان کا اور مددگار اسکا وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ اور نہیں بھیجا ہمنے تجھکو طرف گروہ خلق کے مگر خوشخبری دینے والا مومنوں کو ساتھ ثواب کے اور ڈرانے والا کافروں کو ساتھ عذاب کے قُلْ مَآ أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ

اِلَّا مَنْ شَاۤءَ اَنْ یَّتَّخِذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہیں چاہتا میں تمسے اوپر پہونچانے پیغام کے کچھ مزدوری مگر ایمان
جو کوئی کہ چاہے یہ کہ پکڑے طرف رضا اور قرب پروردگار اپنے کے ایک راہ یعنی اجورہ میرا ایمان اور بندگی مسلمانوں کی ہے اسواسطے کہ مجھکو اوپر اُسکے نزدیک
اللہ کے ایک ثواب مقرر ہے اور ثابت ہوا ہے کہ پیغمبر کو برابر عابدوں اور صالحوں اُمت اسکی کے ثواب ہوویگا وَتَوَكَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَسَبِّحْ
بِحَمْدِهٖ ۭ اور توکل کر بیچ پورا کرنے اجرت اپنی کے اوپر اُس زندہ کے جو نہیں مرتا اور ساتھ پاکی کے یاد کر خدا کو صفتوں نقصان کے سے جس
حال میں کہ تعریف کہنے والا ہووے تو اوپر اُسکے ساتھ وصفوں کمال کے وَكَفٰی بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًا ۝ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِیْرًا ۝ اور کفایت کرنیوالا ہے اللہ ساتھ گناہوں ع ۵ عند المتقدمین ۱۲
پوشیدہ اور ظاہر بندوں اپنے کے جاننے والا اور خبردار اوپر اُنکے وہ اللہ ایسا ہے کہ ساتھ قدرت بے عجز کے پیدا کیا آسمانوں اور زمینوں
کو اور جو کچھ درمیان اُن دونوں کے ہے بیچ اندازے چھ دن رات کے دنوں دنیا کے سے پس غالب ہوا حکم اُسکا اوپر عرش بزرگ کے کہ
سب مخلوقات سے بڑا ہے وہ اللہ ہے بڑی بخشایش والا پس پوچھ ذات اور صفات اُسکی سے بالمعنی عن کے ہے جیسے کہ سَاَلَ سَاۗىِٕلٌۢ بِعَذَابٍ
وَّاقِعٍ دانا ہے گویا سوال کر خلق سے اور استوا اُس کسی کو کہ دانا ہووے ساتھ اسکے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۤ
اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۝ۧ اور جسوقت کہا جاوے واسطے کافروں کے کہ سجدہ کرو تم واسطے خدا بخشنے والے کے کہیں اور ع ۵ ۲۶ السجدة
کون ہے رحمن یعنی ایک اسم ہے کہ اس اسم والیکو نہیں پہچانتے ہم اسواسطے کہ کافر قریش کے اسم رحمن کو اوپر خدا کے اطلاق نہیں کرتے تھے پس جب
واسطے سجدے کے حکم کیا گیا کہا کہ ہم رحمن کو نہیں جانتے آیا سجدہ کریں ہم یعنی نہ کریں خاص اُس چیز کو فرماتا ہے تو ہمکو ساتھ سجدے اسکے کے اور زیادہ
کرتا ہے ذکر رحمن کا یا حکم ساتھ سجدے اُسکے کے خاص کافروں کے بھاگنا ایمان سے اور دور ہونا راہ حق سے یہ سجدہ ساتواں ہے ساتھ قول امام اعظم رح کے
اور آٹھواں ساتھ قول امام شافعی رح کے اور فتوحات میں اس سجدہ کو نفور اور انکار کہتا ہے اور فرماتا ہے جب مومن بیچ تلاوت اُسکے سجدہ کرے
جدا ہووے اہل انکار سے اور نفور سے پس نام اس سجدیکا سجدہ امتیاز بھی سکیے کہنا تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَاۗءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّ
قَمَرًا مُّنِیْرًا ۝ بزرگ ہے ذات پاک کہ ساتھ قدرت کامل کے پیدا کیا بیچ آسمان کے بارہ برجوں کو یا محل کہ حقیقت اُنکی سوا اسکے کوئی نہ جانے اور پیدا کیا
بیچ آسمان کے یا برجوں کے ایک چراغ کو کہ آفتاب ہے اور چاند روشن یا روشنی بخشنے والے کو وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ
اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝ اور اللہ وہ ذات پاک ہے کہ ساتھ حکمت تمام کے گردانا رات کو اور دن کو صاحب اختلاف کے یعنی مخالف ایک دوسرے کا بیچ صفتوں کے اور احوال
کے یا اختلاف ایکدوسریکا بیچ آنے اور جانیکے اور یہ پھرنا دلیل ہے خاص اس کسی کو کہ چاہیئے وہ کہ یاد کرے عجائب قدرت کے بیچ ایجاد لیل ونہار کے یا چاہے
شکر گزاری اوپر نعمتوں حقتعالی کے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ اور بندے یا پوجنے
والے خدائے بزرگ رحمت کے اضافت واسطے تخصیص اور تفصیل کے ہے اور فصول میں لایا ہے کہ جیسے اسم رحمن کا خاص ہے واسطے حقتعالی کے یہ بندے بھی
خاص بارگاہ قرب اُسکے کے ہیں اور یہ بندے وہ لوگ ہیں کہ چلتے ہیں اوپر روئے زمین کے از روئے تواضع اور وقار کے یا چلتے ہیں بردبار اور نیکوکار
اور جسوقت خطاب کریں خاص اُنکو نادان اور بات بے ادبانہ کریں انکو جواب میں ایک قول ساتھ سلامتی کے یعنی ایک بات کہیں کہ بیچ اُسکے سالم رہیں
گناہ سے مراد ترک کرنا اعتراض احمقوں کا ہے اور منہ پھیرنا جھگڑے سے اور کلام کرنے انکے سے جیسے کہ کہا ہے محقق رومی نے ؎ اگر گویند زراقی و سالوس ٭ بگو ہستم
دو صد چنداں ومیرد ٭ واگر از خشم دشنامی دہندت ٭ دعا کن خوشدل و خنداں ومیرو ٭ اور جب مجادلہ اُنکے سے ساتھ خلق کے بیچ صحبت کے خبر دے
معاملے اُنکے سے ساتھ حق کے بیچ خلوت کیساتھ اسی آیت دوسرے کے خبر دیتا ہے وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ۝ اور وہ لوگ
کہ رات ساتھ دن کے لاتے ہیں واسطے پروردگار اپنے کے سجدہ کرنیوالے بیچ اُسوقت کے اور اوپر پاؤں کے کھڑے ہونے والے بیچ وقت دوسرے کے
مراد سجدہ اور کھڑے رہنا نماز کا ہے وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَاۗءَتْ
مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ اور وہ لوگ وہ ہیں کہ باوجود کوشش کے بیچ طاعت کے کہتے ہیں از روئے خوف کے کہ اے پروردگا ہمارے پھیر ہمسے
عذاب دوزخ کا تحقیق کہ عذاب دوزخ کا ہے ہمیشہ اور لازم ہے تحقیق دوزخ بری آرامگاہ ہے وَالَّذِیْنَ اِذَاۤ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا

وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ہ اور وہ لوگ وہ ہیں کہ جسوقت خرچ کرتے ہیں زیادتی نہیں کرتے ۔ یعنی بیچ گناہ کے اور حرام کے خرچ نہیں کرتے اور تنگ نہیں پکڑا اُنھوں نے اور بخل نہیں کیا یعنی حق اللہ کو صاحب حق سے باز نہیں رکھا اور تھا اُنکو درمیان اسراف کے اور تنگ پکڑنے کے راست کھڑے ہونا یعنی طریقہ اعتدال کا مرعی رکھا اور دونوں طرف سے کہ مذموم ہے پرہیز کیا ؎ وسط را مکن ہرگز از کف رہا ؎ خیر الامور اوسطہا ۔ لائے ہیں کہ بعضے مشرکوں سے بیچ جناب حضرت رسالت پناہ کے آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم شرک لائے ہیں اور خون ناحق بہت کیے ہیں ہمنے اور زنا اور فجور ہمسے ہوا ہے اگر وہ خدا کہ ہمکو واسطے پرستش اُسکی کے بلاتا ہے تو گناہوں سے بخشتا ہو ایمان لا سکتے ہیں ہم یہ آیت آئی کہ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ہ اور بندے رحمن کے وہ لوگ ہیں کہ بلاتے نہیں اور پوجتے نہیں ساتھ خدائے برحق کے خدا دوسرے کو اور نہ ہی قتل کریں اُس آدمی کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے قتل اُس آدمی کا یعنی مومن کا مگر ساتھ حق کے یعنی ساتھ واجبات قتل کے کہ وہ ردت ہے اور زنا ہے اور قتل ناحق اور سعی بیچ زمین کے ساتھ فساد کے اور زنا نہ کریں اسواسطے کہ بڑے سب گناہوں سے یہ تین گناہ ہیں صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے لائے ہیں کہ رسول خدا سے پوچھا میں نے کہ کونسا گناہ بڑا بہت ہی فرمایا کہ ساتھ خدا کے شریک کہے تو اور حالانکہ اُسنے ہمکو پیدا کیا کہا میں نے کہ اور کونسا گناہ ہی فرمایا کہ بیٹے اپنے کو مارے تو اس ڈر سے کہ ساتھ تیرے طعام کھاویگا کہا میں نے اور کونسا گناہ ہی فرمایا وہ کہ زنا کرے تو ساتھ جورو ہمسایہ کے پس واسطے تصدیق قول آنحضرتؐ کے حقتعالی نے یہ آیت بھیجی کہ بندے اچھے شرک نہ لاویں اور قتل ناحق اور زنا نہ کریں وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ہ اور جو کوئی کرے جو کچھ کہ مذکور ہوا گناہ کبیرہ سے دیکھے جزا گناہ اپنے کی اور کہا ہی **اثام** ایک جنگل ہی بیچ دوزخ کے کہ زنا کرنیوالوں کو بیچ اُسکے عذاب کرینگے یا ایک چیز ہی کہ جاری ہوتی ہی بدن دوزخیوں کے جیسے لہو اور پیپ یا اثام اور غی دو کنوئیں ہیں بیچ دوزخ کے واسطے ایک جماعت کے يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ہ دو چند کیا جاوے خاص کرنیوالوں اس کام کے کو عذاب دن قیامت کے اور ہمیشہ رہینگے بیچ عذاب کے جس حال میں کہ خوار اور بے اعتبار ہووین اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ط مگر وہ کوئی کہ توبہ کرے شرک سے اور ایمان لاوے ساتھ خدا اور رسول کے اور کرے عمل اچھے یعنی ساتھ ارکان اسلام کے عمل کرے پس وہ گروہ بدل کرتا ہی اللہ گناہوں اُنکے کو ساتھ نیکیوں کے یعنی اگلے گناہوں کو ساتھ توبہ کے بخشتے اور لواحق بندگیوں کے بیچ جگہ اُسکے کے قایم کرے یا توفیق دیوے اسکو ساتھ زیادتی ایمان کے یا دنیا میں بدل کرے کفر اسکا ساتھ ایمان کے اور آخرت میں بدل کرے برائیاں اسکی ساتھ نیکیوں کے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ہ اور ہی اللہ بخشنے والا گناہگاروں کا ساتھ توبہ کے مہربان اوپر اُنکے ساتھ ثابت کرنے توبہ کے بیچ دل اُنکے کے وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ہ اور جو کوئی توبہ کرے گناہوں سے مراد غیر شرک اور قتل اور زنا ہی یعنی جو کوئی گناہوں سے اور سوائے اُنکے توبہ کرے اور باز رہے اور کرے عمل اچھے یعنی بدلہ ہو دل کا کرے پس تحقیق کہ وہ پھرتا ہی طرف ثواب اللہ کی پھرنیوالا یا رجوع کرتا ہی طرف حق کے رجوع کرنا اچھا وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ہ اور بندے رحمن کے وہ لوگ ہیں کہ حاضر نہیں ہوتے ساتھ عید مشرکوں کے اور یہود اور نصاری کے یا بیچ بازیگاہ اُنکے کے یا بیچ مجلس راگ اور ناچ کے یا بیچ ان گزری صحبت بدعت کرنیوالوں کے یا گواہی جھوٹی نہیں دیتے اور جسوقت گزرتے ہیں طرف چیز بیہودہ کے گذرتے ہیں بزرگی کرنیوالے اور پرہیز کرنے باہی کرنیوالے اُس سے وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ہ اور وہ لوگ ہیں کہ جسوقت نصیحت دیجاوے اُنکو ساتھ آیتوں پروردگار اُنکے کے ساتھ مُنھ کے نہ گریں اوپر اسکے یعنی نہ کھڑے رہیں نزدیک سننے اسکے کے بہری ہیں کہ نہ سنیں اسرار اُسکے کو اور اندھی ہیں نہ دیکھیں انوار اسکے کو بلکہ ساتھ گوش ہوش کے اُسکو سُنا اور ساتھ آنکھوں بینا کے جلوے جمال اُسکے کو دیکھا حاصل وہ کہ آیات الہی سے تغافل نہ کیا وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ہ اور وہ لوگ ہیں کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے بخش ہمارے تئیں جوروؤں ہماری سے اور اولاد ہماری سے وہ کوئی کہ روشنی آنکھوں کی ہووے مراد اہل اور اولاد صالح ہیں کہ جو اولاد اور اہل اپنا صالح اور پاک معیشت ہووے دل مومن کا اسکو دیکھکر شاد اور آنکھیں اُسکی روشن ہوتی ہیں اور کر ہمکو واسطے پرہیزگاروں کے پیشوا یعنی ہمکو اپنی پرہیزگاری سے کہ لائق امامت پرہیزگاروں کے ہوویں ہم اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ہ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط

حَسُنَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ اور وہ گروہ کہ مذکور ہووے بدلہ دیے جاویں ساتھ غرفہ بہشت کے یعنی ساتھ تر مکان کے اسمیں اور کہا ہی غرفہ ایک نام ہی ناموں بہشت کی سے ہی اور فصول عبد الوہاب میں لکھا ہی کہ محل ہیں بیچ ہوا کے بہشت اور چار ستونوں نیچے رکھے ہوئے سونے سے اور روپے سے ..... موتی سے اور مونگے سے اور ایسے محل ساتھ اسکے دیویں بسبب اُس چیز کے کہ صبر کیا انہوں نے اوپر مشقت دنیا کے بیچ ایذا کافروں کی اور چھوڑنے لذتوں کے یا اوپر احتیاج کے یا اوپر ادا کرنے فرضوں کے اور دیکھیں یعنی پاویں بیچ بہشت کے زندگی ہمیشہ کی اور سلامتی آفتوں سے اور خوفوں سے یا دعا زندگی سلامتی کی سنیں یا فرشتے اوپر انکے درود اور سلام کہیں یا درود فرشتوں سے پاویں اور سلام خدا سے سنیں حسب حال ہیں کہ ہمیشہ رہیں بیچ غرفہ کے یا بہشت کے اچھا قرارگاہ ہی بہشت اور جگہ رہنے کی قُلۡ مَا يَعۡبَؤُا بِكُمۡ رَبِّيۡ لَوۡلَا دُعَآؤُكُمۡ ۚ فَقَدۡ كَذَّبۡتُمۡ فَسَوۡفَ يَكُوۡنُ لِزَامًا ۝ کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خاص مکے والوں کو کیا وزن رکھے خدا تمکو یعنی کیا قدر ہووے نزدیک اللہ کے تمکو اگر نہ بلانا اور پوجنا تمہارا نہ ہووے خاص اسکو اسواسطے بزرگی انسان کی ساتھ پہچاننے اور بندگی خدا کی کے ہی پس تحقیق کہ تمنے جھٹلایا اور قصور کیا بیچ بندگی کے پس شتابی ہووے جھوٹ تمہارا ملنے والا کہ ترک کردم دریا ہووے عذاب جھٹلانیکا ملنے والا تمہارا اُسوقت تک کہ تمکو بیچ دوزخ کی لیجاوے اور اُس جگہ بھی ساتھ تمہارے ہووے اور کہتے ہیں لزام دن قتل بدر کے کا ہے واللہ اعلم بالصواب ع ۳ ۴

سُوۡرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مِائَتَانِ وَّسَبۡعٌ وَّعِشۡرُوۡنَ اٰيَةً

منزل ۵

طٰسٓمّٓ ۝ کہتے ہیں کہ یہ نام خدائے تعالی کا ہی یا ان تین حرفوں سے خدائے تعالی کے تین ناموں کا اشارہ ہی جیسے طاہر اور ستار اور مجید در کشف الاسرار میں لکھا ہی کہ خدائے تعالی قسم کھاتا ہی ان تین حرفوں کی جو تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۝ یہ سورہ آیتیں ہیں کتاب روشن کی جو سب اسمیں حق و ناحق ظاہر کیا ہی سمجھنے والوں کیواسطے مکے کے لوگ قرآن کو بیچ کلام خدائیتعالی کا نہ جانتے تھے اس سبب سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہت دق ہوے اور گھبرائے خدائے تعالی نے انکی تسلی کیواسطے یہ آیت بھیجی کہ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ اَلَّا يَكُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ ۝ پھر کیا تو اپنے تئیں ہلاک کریگا اور جان کھو دیگا اپنی اسواسطے کہ مکے کے لوگ قرآن کو سچ نہیں جانتے اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُهُمۡ لَهَا خٰضِعِيۡنَ ۝ اگر ہم چاہیں تو بھیج اُتاریں ان مکے کے لوگوں پر آسمان سے ایک نشانی قیامت کی بڑی بلا جو پھر ہوویں گردنیں اُن نہ ماننے والوں کی جھکنے والی اور تابعداری اور عاجزی کرنیوالی وَمَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ مُحۡدَثٍ اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهُ مُعۡرِضِيۡنَ ۝ اور نہیں آتی کوئی نصیحت نئی اُنکے پاس خدائیتعالی بہت بخشش کرنیوالے سے مگر وہ کہ ہوتے ہیں اُس سے منہ پھیرنیوالے یعنی نصیحت نہیں مانتے کسی طرح فَقَدۡ كَذَّبُوۡا فَسَيَاۡتِيۡهِمۡ اَنۡۢبٰٓؤُا مَا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝ پھر مقرر جھوٹ جانا قرآن کو اور نہ مانا پھر جلد آویگی پاس اُنکے وہ بات جسکو یہ ٹھٹھا کیا کرتے تھے یعنی عذاب آویگا اُنپر تب پچتاویں گے اور کچھ فائدہ نہوگا اُسوقت کے پچتانے سے اَوَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى الۡاَرۡضِ كَمۡ اَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍ كَرِيۡمٍ ۝ اے کیا نہیں دیکھتے یہ مکے کے لوگ زمین کیطرف جو ہمنے اپنی قدرت سے کسقدر اُگایا اُسمیں سب طرح کی اُگنے والی چیزوں سے جوڑا تحفہ خاصہ ستھرا پاکیزہ فائدہ دینے والا طرح طرح کا اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝ بیشک اسمیں ہر طرح نشانی ہی خدائیتعالی کی قدرت کی اور بہت لوگ نہیں مانتے قرآن کو وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ۝ ع اور پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر طرح ہی وہ زور آور جو عذاب کرسکتا ہی نہ ماننے والوں پر رحم کرنیوالا ہی یقین لانیوالوں پر ع ۱ ۹ ۵ وَاِذۡ نَادٰى رَبُّكَ مُوۡسٰۤى اَنِ ائۡتِ الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۙ قَوۡمَ فِرۡعَوۡنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوۡنَ ۝ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ جب پکار کر کہا تیرے پروردگار نے موسی علیہ السلام کو کہ آؤ ظالم قوم کے پاس یعنی جا ظالموں کے پاس سو وہ ظالم قوم فرعون کی ہی اُنکو جا کر کہہ کہ اے کیا تم نہیں ڈرتے خدائیتعالی کے عذاب سے جو بنی اسرائیل پر ظلم کرتے ہو اور انکے بیٹوں کو مار ڈالتے ہو اور خدائیتعالی کو وحدہ لاشریک نہیں سمجھتے جب حکم بھیجا تب اُسکے جواب میں قَالَ رَبِّ اِنِّيۡۤ اَخَافُ اَنۡ يُّكَذِّبُوۡنِ ۝ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے بیشک میں ڈرتا ہوں اس بات سے کہ جو مجھے کہیں گے تو جھوٹا ہی اور میرا کہنا سچ نہ جانیں گے وَيَضِيۡقُ صَدۡرِيۡ وَلَا يَنۡطَلِقُ لِسَانِيۡ فَاَرۡسِلۡ اِلٰى هٰرُوۡنَ ۝ وَلَهُمۡ عَلَيَّ ذَنۡۢبٌ فَاَخَافُ اَنۡ يَّقۡتُلُوۡنِ ۝ اور تنگ ہوگی چھاتی میری یعنی جی میرا گھبرا دیگا اور دق ہوگا دل میرا اور نہ کھلیگی زبان میری ڈر سے پھر بھیج اے پروردگار پیغام بھائی ہارون کیطرف اور اُسے میرا شریک کر جو اُسے ساتھ لیکر جاؤں میں اور فرعون کی قوم کا مجھ پر گناہ ہی یعنی مجھ سے اُنکا گناہ ہوا ہی جو میں نے اُنکا ایک آدمی مار ڈالا ہے

پھر ڈرتا ہوں میں جو اس کے بدلے مجھے مار ڈالیں پہلے ہی تیرا پیغام پہونچانے سے قَالَ كَلَّا فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ہ فرمایا خدائے تعالیٰ نے نہیں ہے یہ بات اے موسیٰؑ جس سے تو ڈرتا ہے پھر جاؤ دونوں بھائی ساتھ ہماری قدرت کی نشانیوں کے جیسے عصا کا اژدہا ہو جانا اور ہاتھ جھمجھماتا نکالنا بغل میں رکھکر بیشک ہم ساتھ تمہارے ہیں سننے والے اُن باتوں کے جو تم میں اور فرعون میں ہونگی فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہ پھر آؤ تم دونوں بھائی فرعون کے پاس یعنی جاؤ اور کہو تم دونوں کہ بیشک ہم بھیجے ہوئے ہیں سارے عالم کی پروردگار کے یعنی ساری خلقت کا جو پروردگار ہے۔ اس نے ہمیں بھیجا ہے تیرے پاس اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ہ اس واسطے کہ ہمارے ساتھ بھیج دے سب بنی اسرائیل کی قوم کو یعنی اُن کو رخصت دے اور منع نہ کر جو ہمارے ساتھ چلیں شام کے ملک کو جو اُن کے باپ دادا کا قدیم وطن ہے یہ حکم سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو لے کر فرعون سے ملنے کا ارادہ کیا بڑی تلاش سے ایک برس کے بعد ملاقات میسر آئی فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پہچانا اور اپنا احسان اس طرح جتانے لگا قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ہ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ہ کہا اے موسیٰ علیہ السلام اے کیا نہیں پالا ہم نے تجھے اپنے گھر میں بچہ سا اور رہا تو ہم میں کتنے برس اپنی عمر سے گذارے تو نے یعنی بیس تک رہا تو ہمارے گھر میں اور کیا تو نے وہ کام جو کیا تو نے یعنی ہمارے نان بائی کو مار ڈالا تو نے اور تو ہے ناشکری کرنے والا جو ہم نے تجھے ننھا سا پالا اور تو نے ہمارے خدمتگار کو مار ڈالا اور اب ہم سے مقابلہ کرنے آیا پھر اس کے جواب میں قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ہ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ہ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ کیا میں نے وہ کام یعنی اسے مار ڈالا اس وقت اور تھا میں بے خبر راہ نہ جانتا تھا عقل کی یعنی نہ جانا میں نے ایک مکّے سے مر جاوے گا پھر بھاگا میں اس وقت ڈر تم سے جو مجھے مار ڈالو گے تم پھر دی مجھے پروردگار میرے نے سمجھ اور عقل اور دانائی اور کیا مجھے پیغمبروں سے جیسے آگے پیغمبر آتے تھے ویسا ہی مجھے کیا خدائے تعالیٰ نے وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ہ اور یہ نعمت جس کا احسان رکھتا ہے تو مجھ پر وہ سبب اس کے ہے جو غلام بنا کر رکھا تو نے بنی اسرائیل کی قوم کو یعنی اگر تو بنی اسرائیل کی قوم کو بندھوا نہ کر رکھتا تو کاہیکو میری ماں مجھے صندوق میں ڈال کر دریا میں بہاتی جو تو پالتا مجھے پھر جب فرعون نے سنا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یعنی سارے عالم کے پروردگار نے ہمیں بھیجا ہے تب قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ہ کہا فرعون نے کہ کیا چیز ہے پروردگار سارے عالم کا قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ہ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ عالم کا پروردگار پیدا کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ اُن دونوں میں ہے اُن سب کا پیدا کرنے والا وہی ایک ہے اگر ہو تم یقین لانے والے حضرت موسیٰؑ نے خدائے تعالیٰ کی صفتیں بیان کیں اور فرعون نے ذات پوچھی تھی اس سبب قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ہ کہا فرعون نے ان لوگوں سے جو گرد اسکے بیٹھے تھے امرا اور خواص بھاری پوشاک اور زیور پہنے ہوئے کہ اے تم نہیں سنتے اس مرد کی بات جو میں نے کیا پوچھا اور یہ کیا جواب دیتا ہے یعنی میں نے ذات اسکی پوچھی اور وہ صفت بتاتا ہے پھر قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ہ کہا حضرت موسیٰ نے کہ پروردگار تمہارا اور تمہارے باپ دادا اگلوں کا وہی ایک ہے قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ہ کہا فرعون نے تعرض سے اپنے خواص اور امراؤں کی طرف منہ کر کے جو پیغمبر تمہارا اور بھیجا ہے تمہاری طرف یعنی جو کہتا ہے کہ مجھے پیغمبر کر کے تمہارے پاس بھیجا ہے یہ تو دیوانہ ہے جو پوچھتے ہیں کچھ اور جواب دیتا ہے کچھ اور پھر قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ہ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ پروردگار مشرق اور مغرب کا ہے اور جو کچھ مشرق اور مغرب کے بیچ میں ہے اس سب کا پروردگار وہی ایک ہے اگر ہو تم دریافت کرنے والے سمجھنے والے کہ جواب تمہارے سوال کا سوائے اس طرح کے نہیں دیا جاتا کس واسطے کہ خدائے تعالیٰ کی ذات کسی کی سمجھ اور بیان میں نہیں آتی سب کے ہوش اور خیال اور فکر اور اندیشے میں آنے سے پاک ہے جو وہ ہوش اور حواس کا پیدا کرنے والا ہے تب قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ہ کہا فرعون نے کہ اگر پکڑا تو نے اے موسیٰ علیہ السلام کوئی خدا میرے سوا تو البتہ کروں گا میں تجھ کو قیدیوں میں سے کہتے ہیں کہ قید فرعون کی مار ڈالنے سے بھی بدتر تھی تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ہ کہا اگر لاؤں تیرے آگے کچھ چیز کھلی ہوئی یعنی دکھاؤں تجھے کوئی معجزہ صریحًا جو سب دیکھیں قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ہ کہا فرعون نے کہ پھر لا وہ چیز کھلی ہوئی روشن اگر ہے تو سچا فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ہ

پھر ڈالا حضرت موسیٰؑ نے عصا اپنا فرعون کے آگے پھر اسوقت ڈالتے ہی اژدہا ہوا صریحاً سب کے روبرو جو سب دیکھکر ڈرے وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَاۤءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ اور باہر نکالا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہاتھ اپنا گریبان میں ڈال کر پھر اسوقت نکالتے ہی سفید تھا چمکتا دیکھنے والوں کے سامنے یہ دو معجزے دیکھکر قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝ کہا فرعون نے سرداروںکو اور اشرافوں کو اپنی قوم کے جو اسوقت گرداگرد اس کے حاضر تھے کہ مقرر یہ موسیٰ علیہ السلام جادوگر ہے بڑا عقلمند جو اس نے یہ دکھایا کہ آجتک کسی نے ایسا کام نہیں کیا يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝ چاہتا ہے کہ وہ نکالدے تمکو تمہارے شہر سے اپنے جادو کے زور سے پھر اب تم کیا مصلحت بتاتے ہو جو اس کا علاج کیجئے قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَاۗىِٕنِ حٰشِرِيْنَ ۝ کہا انہوں نے کہ ڈھیل دے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون علیہما السلام کو یعنی ان کو قید اور قتل نہ کر جو لوگ جانیں کہ یہ جھوٹے اور جادوگر ہیں اور اٹھا یعنی بھیج شہروں میں لوگ جمع کرنیوالوں کو یعنی قاصدوں کو بھیج ہر شہر کے حاکم کے پاس جو يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۝ لے آویں تیرے حضور ہر شہر سے جمع کرکے سب بڑے جادوگر عقلمند اپنے ہنر میں پھر فرعون نے ہر شہر سے جادوگر بلوائے فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ پھر اکٹھے ہوتے جادوگر وقت ایک دن مقرر کئے ہوتے کے وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ۝ اور کہا فرعون نے اس شہر کے لوگوں کو کہ تم سب اکٹھے ہو آؤ اسدن لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ شاید کہ ہم سب ملکر جادوگروں کی راہ چلیں یعنی مدد کریں انکی اگر یہ جادوگر فتح پاویں موسیٰ اور ہارون علیہما السلام پر یہ سب نے قبول کی فَلَمَّا جَاۗءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَىِٕنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ پھر جب آئے جادوگر حضور میں تو کہا فرعون کو کچھ ہم کو انعام ملیگا اگر ہوئے ہم فتح پانیوالے تیرے دشمنوں پر اے بادشاہ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ کہا فرعون نے ہاں البتہ بہت کچھ دونگا میں تمکو اور مقرر جب تم فتح پاؤ گے تو ہو گے میرے مصاحب پاس رہنے والے جادوگر یہ بات سنکر بہت خوش ہوتے اور اپنا جادو تیار کرکے اس مقرر کئے ہوئے دن میدان میں اور سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صف باندھکر کھڑے ہوتے اور کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام پہلے تو اپنا جادو ڈالتا ہے یا ہم پہلے ڈالیں میدان میں قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو کہ ڈالو اس چیز کو جو اسکے ڈالنے والے ہو تم اور تیار کرکے لائے ہو میدان میں فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ پھر ڈالے جادوگروں نے رسے اپنے بناتے ہوتے اور لکڑی اپنی جادو سے بنی ہوئی کہ ستر ہزار تھے کئی کوس کے پھیر میں وہ سب رسے اور لکڑی اژدہوں کی صورت بنکر چلنے لگے میدان میں اور ایک شور اٹھا دیکھنے والوں سے اور کہا جادوگروں نے کہ قسم ہے فرعون کی بڑائی کی جو مقرر ہماری فتح ہے تب فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۝ پھر ڈالا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدائے تعالےٰ کے حکم سے عصا اپنا پر وہ عصا ڈالتے ہی وہاں اژدہا بن کر نگل گیا جو وہ جادوگروں نے جھوٹ مکر سے بنا کر اژدہوں کی صورت دکھایا تھا ان سب کو وہ نگل گیا جب دیکھا جادوگروں نے کہ وہ ایک عصا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہزاروں رسوں اور لکڑیوں کو نگل گیا تب جانا کہ جادوگر اور جھوٹا نہیں پیغمبر سچا ہے اور یقین لاتے اور فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ پھر اوندھے گری جادوگر زمین پر سجدہ کرتے ہوتے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے اور کہا کہ ایمان لاتے ہم ساتھ پروردگار سارے عالم کے جو پروردگار حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کا ہے جب فرعون نے دیکھا کہ جادوگر ہارے اور حضرت موسیٰؑ کے خدا پر ایمان لاتے اور مجھ سے پھرے قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ کہا فرعون نے ان جادوگروں کو کہ اے تم نے مانا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خدائے تعالیٰ کو ور مل گئے تم اس سے پہلے اس بات سے کہ رخصت دوں میں یعنی پہلے مجھ سے پوچھا ہوتا جب بھی تمہیں حکم دیتا تب ایمان لاتے موسیٰ علیہ السلام کے خدائے تعالیٰ پر اس سبب سے معلوم ہوا کہ مقرر موسیٰ علیہ السلام تمہارا بڑا سردار ہے وہ کہ اس نے سکھایا ہے تم کو جادو کا علم اور تم نے آپس میں اور میرے دشمن ہوتے پھر البتہ جلد جانو گے کہ کیا تم پر عذاب کروں گا لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ البتہ کاٹوں گا میں ایک طرف کا ہاتھ تمہارا اور دوسری طرف کا پاؤں تمہارا اور سولی پر چڑھاؤں گا میں تم سب کو قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۖ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ کہا جادوگروں نے کہ کچھ دکھ اور نقصان نہیں تیرے عذاب کرنے سے ہم کو جو ہم مرنے سے نہیں ڈرتے ہم بیشک اپنے پروردگار کی طرف پھرنے والے ہیں یعنی تجھ سے بیزار ہو کر اپنے پروردگار کی طرف ایسے پھرتے ہیں جو ہمیں کسی چیز کی پروا نہیں اور خطرہ نہیں رہا اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَاۤ اَنْ كُنَّاۤ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ بیشک ہم امید رکھتے ہیں وہ بخشے گا پروردگار ہمارا گناہ ہمارے اسواسطے جو ہوئے ہم سب سے پہلے ایمان لانے والے خدائے تعالیٰ پر

ہو وہ ایک ہے اور اسکا شریک کوئی نہیں کہتے ہیں کہ فرعون نے اُن جادوگروں کا ایک ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پاؤں کاٹ کر سولی پر چڑھلیا ایسے عذاب سے اُن کو مار ڈالا حضرت موسیٰ علیہ السلام انکا یہ حال دیکھکر روتے خدا تعالیٰ نے پردے اٹھاکر انکی ارواح کے مقام بہشت میں دکھاتے تب انہیں تسلی ہوئی پھر بعد اسکے حضرت موسیٰ علیہ السلام کتنے برس تک فرعون کی قوم کو نصیحت کرتے رہے کہ خدائے تعالیٰ وحدہٗ لاشریک پر ایمان لاؤ کسی نے نہ مانا بلکہ اور دشمنی اور عداوت زیادہ کرنے لگے جب تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم خدائے تعالیٰ کا آیا جو اپنی قوم بنی اسرائیل کو رات کے وقت لے کر مصر کے شہر سے باہر جاوے جیسے کہ فرمایا ہے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ اور کہلا بھیجا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو جو لے جا رات کے وقت میرے بندوں کو جو بنی اسرائیل ہیں بیشک تمہارا پیچھا کریں گے فرعون کے لوگ **قصہ** کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کی ساری قوم کو کہا کہ جو فرعون کی قوم سے کسی کا آشنا ہو ان کا گہنا بہانے سے مانگو جو کل ہماری عید ہے ہم پہن کر عید گاہ جاویں گے جب وہاں سے آویں گے تو تمہاری امانت لاویں گے پھر جب دن کو گہنا ان سے لے چکو تو تم سب اپنا اسباب باندھکر تیار رہو ایک مکان کا پتا بتایا جو وہاں آن کر جمع ہو ہمارا ارادہ ہے اس شہر سے نکل چلیں اور فرعون کی قوم کو خبر نہ ہو سب بنی اسرائیل نے اسی طرح کیا جب وقت شہر سے نکلنے کا ہوا تو دروازہ شہر کا ایسا بند ہوا جو کسی طرح نہ کھلتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب آلہی میں یہ حال عرض کیا تب معلوم ہوا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نبی نے دعا کی تھی کہ جب تک میرا تابوت نہ لے لیویں بنی اسرائیل مصر سے باہر نہ جاسکیں اس سبب سے دروازہ نہیں کھلتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تلاش کی جو کسی کو حضرت یوسفؑ کے تابوت کا مکان معلوم نہ تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ساری قوم میں آواز دی کہ جو کوئی اس وقت حضرت یوسفؑ کا تابوت بتادے جو مانگے سو دوں ساری قوم میں ایک بڑھیا نے کہا کہ اے موسیٰؑ شرط کر مجھ سے جو بہشت میں میں تیرے نکاح میں ہوں تب میں حضرت یوسفؑ کا مکان بتاؤں حضرت موسیٰؑ نے قبول کیا اور حضرت یوسفؑ کے جنازے کا صندوق دریا کے بیچ میں سے نکال کر آدھی رات کے وقت روانہ ہوئے فجر کو جو بنی اسرائیل کی قوم سے کسی بنی اسرائیل کو نہ دیکھا جانا کہ عید گاہ گئے ہیں پھر شام کو معلوم ہوا کہ بھاگ گئے ہیں دوسرے دن چاہا کہ بنی اسرائیل کے پیچھے جاویں ہر ایک محلے میں ایک اشراف سردار مل گیا اس میں رہے اور جا نہ سکے کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل چھ سو اور ستر ہزار اور نو مرد لڑنے والے اشراف تھے اور سب عورت مرد بوڑھے بچے بارہ لاکھ تھے اس دو دن کی فکر و تردد میں فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ۝ پھر بھیجا فرعون نے لوگوں کو شہروں میں جو نزدیک تھے فوج کے جمع کرنے والے یعنی فوج کو جمع کر کے کہا کہ یہ بنی اسرائیل کی جماعت تھوڑے سے ہیں شمار بنی اسرائیل کا اور لکھا ہے لیکن فرعون نے ان کو تھوڑا اس واسطے کہا جو اس کا لشکر ان سے بہت تھا وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۝ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝ اور مقرر یہ کہ بنی اسرائیل ہم کو غصے میں لانے والے ہیں اور ہم یعنی ہمارا لشکر سب ہتھیار بند ہیں اور لڑائی کے ہنر سے واقف ہیں اور بنی اسرائیل نہ لڑائی کا ہنر جانتے ہیں اور نہ انکے پاس ہتھیار ہیں سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ پھر باہر نکالا ہمنے فرعون کو لشکر سمیت باغوں اور حوضوں اور حویلیوں اور نہروں سے دور خزانوں اور دولت سے اور شہر کے پاکیزہ مکانوں سے جوان میں رہا کرتے تھے كَذٰلِكَ ۝ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ۝ اور وارث اور مالک کر دیا ہم نے بنی اسرائیل کو ان سب حویلیوں اور باغوں کا اور مال دولت کا جو مصر کے شہر میں تھا پھر جبکہ فرعون بارہ لاکھ سوار بہادر لیکر نکلا شہر سے بنی اسرائیل کے قتل کو پھر آیا پیچھے سے اُنپر دن نکلتے اسوقت حضرت موسیٰ علیہ السلام ساری قوم سمیت دریا کے کنارے پہنچے اور وہاں کوئی کشتی نہ تھی جو فرعون کی قوم جا پہونچی فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝ پھر جب سامنے ہوئے دونوں لشکر اور ایک دوسرے کو نظر آنے لگے تو کہا حضرت موسیٰؑ کے لوگوں نے جو بنی اسرائیل تھے کہ مقرر ہم کو کیا پا انھوں نے یعنی فرعون کے لشکر نے ہمیں آلیا اب کیا کریں قَالَ كَلَّا ۝ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ وہ بات نہیں ہے جو تم سمجھتے ہو خاطر جمع رکھو اور مت ڈرو جو بیشک میرے ساتھ ہے پروردگار میرا اب راہ بتاتا ہے مجھے اُن سے بچنے کی اور امن میں رہنے کی کہتے ہیں کہ جب لشکر فرعون کا بنی اسرائیل کے نزدیک پہنچا تو خدائے تعالیٰ نے ایک غبار اور دھواں جیسے کہرا صبح کو بھیجا دونوں لشکر کے بیچ جو نظر آنے سے رہے فرعون نے بیٹے کو کہا کہ یہاں اترو ماندگی بھی جاوے اور دن چڑھے جو سورج اونچا ہوگا تو یہ غبار جاتا رہے گا ان سب کو قتل کرینگے اب یہ کہاں جاسکتے ہیں جو آگے دریا ہے اور پیچھے ہم ہیں اور بنی اسرائیل

کا ڈر سے بُرا حال تھا اور نہایت بیقرار تھے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انکا یہ حال دیکھکر بے اختیار ہو کر جناب آلہی میں دعا مانگی کہ یا الٰہی ان کو بچا حق سُبحانہ تعالیٰ نے کہلا بھیجا کہ اے موسیٰ دریا کو تیرے حکم میں کر دیا جیسا کہ فرماتا ہے فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ۝ پھر ہمنے کہلا بھیجا موسیٰ کو جا خدا تعالیٰ کے حکم سے دریا کے کنارے پر عصا مار اور کہہ اے دریا مجھے راہ دے خداتعالیٰ کی قدرت سے دریا پھٹا اور بارہ راہیں اسمیں پیدا ہوئیں اور تھا وہ ہر ٹکڑا پانی کا جیسے بڑا پہاڑ بنی اسرائیل کے بارہ فرقے تھے ہر فرقہ ایک راہ سے چلا گیا جب یہ سارے دریا سے نکل کر اس کنارے پہونچے اور دن چڑھا اور سورج نکلا اور اونچا ہوا اور بخار غبار کا جاتا رہا وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ ۝ اور پاس پہونچا دیا ہمنے پھر ان دوسروں کو **ف** فرعون کے لشکر کو کنارے دریا کے پہونچا دیا ہمنے جو انہوں نے دریا میں راہ اس طرح کی دیکھی فرعون دیکھکر دریا کو اس طرح پر حیران ہوا اتنے میں حضرت جبرئیل گھوڑی پر سوار ہو کر فرعون کے آگے سے اُسی دریا کی راہ چلے فرعون جو عزی شوخ گھوڑے پر سوار تھا گھوڑی کو دیکھکر اس کی بُو سے پیچھے اسکے چلا فرعون نے بہتیرا تھاما پر گرنہ تھما فوج نے دیکھا کہ فرعون بھی دریا میں ایک راہ سے جاتا ہے ساری فوج نے گھوڑے ڈالے جب فرعون ساری قوم سمیت دریا کے بیچ میں آچکا بنی اسرائیل نے دیکھا کہ یہ بھی ہمارے پیچھے چلے آتے ہیں اور نزدیک آ پہونچے پھر غل کیا اور گھبرائے اور کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام اب کسی طرح نہیں بچتے کہ یہ لشکر آکر ہم سب کو قتل کریگا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا اٹھا کر دریا کیطرف اشارہ کیا اور کہا کہ اب مل جا یکبارگی دریا ملگیا اور سارا لشکر فرعون سمیت ڈوب گیا اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَأَنجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ أَجْمَعِينَ ۝ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝ اور بچایا ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو اور اُن سب کو جو اسکے ساتھ تھے اور ڈبویا ہمنے دوسروں کو جو انکے دشمن تھے یعنی فرعون کو لشکر سمیت ڈبویا ہر طرح اس بات میں نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی اور نہ تھے بہت لوگ فرعون کی قوم سے ایمان لانیوالے وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ اور بیشک پروردگار تیرا ہر طرح زبردست ہے سب سے مہربانی کرنیوالا وَاتْلُ ع
عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ ۝ اور پڑھ یعنی خبر سنا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے لوگوں کو ابراہیم پیغمبر کی جو وہ کہتے ہیں کہ ہم ابراہیم ؑ کی اولاد میں ہیں ف لازم
یہ خبر سنا کہ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ۝ جب کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو جو آزر تھا اور اُس کی قوم کو جو شہر بابل کے رہنے والے تھے اُن سے پوچھا کہ تم کیا پوجتے ہو قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ۝ کہا انہوں نے کہ ہم پوجتے ہیں بتوں کو پھر ہمیشہ رہتے ہیں ہم جو اُن ہی کو پوجا کرتے ہیں یعنی سوائے بتوں کے اور کسی کو نہیں پوجتے قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ۝ أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ۝ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اے کیا وہ بت سنتے ہیں تمہارا بلانا جب تم انہیں پکارتے ہو یا تمہیں کچھ فائدہ پہونچاتے ہیں جو تم پوجتے ہو انہیں یعنی کچھ بخشش یا انعام کرتے ہیں تمپر یا کچھ کسی طرح سے نقصان کرتے ہیں تمہارا اگر تم ان کا پوجنا موقوف کرو جب حضرت ابراہیم نے یہ باتیں پوچھیں تب اس کے جواب میں حیران ہوتے آخر کو یہ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ۝ کہا انہوں نے کہ یہ باتیں جو پوچھیں تم نے ان میں تو کوئی نہیں پر ہمنے پایا ہے باپ دادا کو جو اسی طرح کیا کرتے تھے یعنی بتوں کو پوجا کرتے تھے قَالَ أَفَرَأَيْتُم مَّا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ۝ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ۝ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ دیکھتے ہو یا جانتے ہو یا جنھے ہو جسکو پوجتے ہو تم اور اگلے باپ دادا تمہارے فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ پھر وہ جنکو تم اور تمہارے بڑے اگلے پوجتے تھے اور وہ میرے دشمن ہیں یعنی ہیں دشمن ہوں انکا اس سبب سے وہ البتہ دشمن ہیں میرے یا یوں معنیٰ ہیں کہ بت اپنے پوجنے والے کے دشمن ہیں یعنی جو کوئی انھیں پوجے گا سوا سے دوزخ میں لے جاوینگے یہ بت دشمن ہیں مگر دوست ہے میرا پروردگار ساری خلقت کا الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ۝ وہ پروردگار جسنے پیدا کیا مجھکو پھر وہی مجھکو راہ دکھائیگا سیدھی وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ۝ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ۝ اور وہ پروردگار جو کھلاتا ہے مجھے اور پلاتا ہے مجھے اور جب بیمار ہوتا ہوں پھر وہی تندرستی دیتا ہے اور وہ پروردگار جو مار ڈالیگا مجھے جب چاہیگا مجھے دنیا میں پھر جلاویگا مجھے قیامت کو وَالَّذِي أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ۝ اور وہ پروردگار جس سے امید رکھتا ہوں میں یہ کہ بخشے گناہ میرے انصاف کرنے کے دن یہ کہکر قوم سے پھر جناب آلہی میں یہ مناجات کی اور کہا کہ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۝ پروردگار میرے بخش مجھے عقلمندی اور دانائی اور پہونچا بہ سبب اچھے کاموں کے نیکبختوں میں یعنی مجھے توفیق اچھے کاموں کی دے کہ میں نیکبختوں میں ملوں وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۝ وَاجْعَلْنِي مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ اور کر واسطے میرے زبان کو سچا پچھلے لوگوں میں

یعنی پچھلے لوگ مجھے سچا کہیں اور تعریف کریں میری اور مجھے وارث اھد مالک کر بہشت کا جو بھری ہوئی ہے نعمتوں سے وَاغْفِرْ لِاَبِیْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ ۝ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ۝ اور بخش میرے باپ کو یعنی اُسکے گناہ بخش بیشک وہ تھا راہ بھولا ہوا تیری خوشی کی یعنی جس راہ سے تو خوش ہے اُسکو وہ بھولا ہوا تھا دنیا میں اور رسوا مت کر مجھے تو جسدن سب مُردے قبروں سے جی اٹھیں گے یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۝ اسدن فائدہ نہ کریگا کسی کو مال اور نہ اولاد یعنی اسدن نہ اولاد کام آویگی اور نہ دولت کام آویگی مگر جو کوئی کہ آوے خدائے تعالی کے پاس ساتھ دل سلامت کے جو اس دل میں دنیا کی کسی چیز کی محبت نہ ہووے یعنی دنیا کی سب چیزوں سے اسکا دل پھرا ہووے اور اسدن جو وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِلْغٰوِیْنَ ۝ نزدیک کیجاویگی بہشت پرہیزگاروں کیواسطے جو بچے رہتے ہیں بُرے کاموں سے بہشت انکے پاس آویگی قیامت کو اور کھلی اور بے حجاب ہوگی دوزخ واسطے گمراہ لوگوں کے جنہوں نے پیغمبر کا کہنا نہیں مانا وَقِیْلَ لَهُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ هَلْ یَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ یَنْتَصِرُوْنَ ۝ اور کہینگے فرشتے اُن گمراہ لوگونکو کہ کہاں ہیں وہ جنکو تم پوجتے تھے دنیا میں سوائے خدا تعالی کے یعنی فرشتے کہینگے کہ بتوں کو جو تم پوجتے تھے بتاؤ انکو کہاں ہیں وہ اب بلاؤ جو کچھ مدد کریں تمہاری اسوقت یا بچا رکھیں اپنے تئیں عذاب سے سو وہ آپ ایسے عاجز ہونگے جو فَكُبْكِبُوْا فِیْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۝ وَجُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ ۝ پھر اوندھے ڈالے جاوینگے بت دوزخ میں اور گمراہ بھی انکے ساتھ جو بتوں کو پوجتے تھے اور لشکر شیطان کا بھی یہ سب دوزخ میں جاوینگے قَالُوْا وَهُمْ فِیْهَا یَخْتَصِمُوْنَ ۝ کہیں گے بت پوجنے والے اور وہ دوزخ میں جھگڑے ہوں گے ایک دوسرے سے اور کہیں گے تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ اِذْ نُسَوِّیْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ قسم ہے خدا تعالی کی جو ہم تھے صریح گمراہی میں جبکہ ہم برابر کرتے تھے تم کو اے بتو ساتھ پروردگار سارے عالم کے وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ ۝ وَلَا صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ ۝ اور نہ گمراہ کیا ہم کو مگر بدکاروں نے یعنی مقرر ہمیں بدکاروں نے بہکایا پھر نہیں ہے اب ہمیں بخشانے والا اور نہ کوئی دوست مہربان محبت کرنیوالا فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ پھر کیا اچھا ہوتا اگر پھر جاتے ہم دنیا میں دوبارہ تو پھر ہوتے ہم ایمان لانیوالے لیکن یہ افسوس کہنا اس وقت کا کچھ کام نہ آویگا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ بیشک اس احوال کے بیان کرنے میں ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالی کی قدرت کی اور نہ تھے بہت لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم سے ایمان لانے والے اور سچ جاننے والے ان کی باتوں کے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝ ع ۹ اور بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح وہ زبردست ہے جو مشرکوں پر عذاب کرے گا مہربانی کرنے والا ہے توبہ کرنیوالوں پر جو ان کی توبہ قبول کرے گا كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨالْمُرْسَلِیْنَ ۝ جھوٹا کہا نوح نبی علیہ السلام کی قوم نے پیغمبروں کو یعنی نوح علیہ السلام نے کہا کہ مجھ سے پہلے جو پیغمبر آئے تھے ویسا ہی میں بھی ہوں خدائے تعالی کا بھیجا ہوا اس قوم نے اس بات کو سچ نہ جانا اور کہا تو جھوٹا ہے اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝ یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب کہا اس قوم کو ان کے بھائی نوح علیہ السلام نے کہ اے قوم نہیں ڈرتے تم خدائے تعالی کے عذاب سے جو اس کا حکم نہیں مانتے بیشک میں تمہارے پاس بھیجا ہوا ہوں امانت پوری پہونچانے والا یعنی خدائے تعالے کے حکم پہونچانے میں کمی اور زیادتی نہ کرونگا پس ڈرو تم خدا تعالی کے عذابوں سے اور کہا مانو تم میرا جو میں خدا تعالی کے حکم سے تمہیں نصیحت کرتا ہوں اگر کہا نہ مانو گے میرا تو تم پر عذاب آویگا وَمَآ اَسْــَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝ اور نہیں مانگتا کچھ میں تم سے اس پیغام پہونچانے پر مزدوری جو نہیں مزدوری میری مگر خدائے تعالی پر جو وہ پروردگار سارے عالم کا ہے پھر کہتا ہوں میں کہ ڈرو خدائے تعالی کے عذابوں سے اور میرا کہنا مانو جو اس میں تمہارا بھلا ہے قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝ کہا اس قوم کے لوگوں نے حضرت نوح علیہ السلام کو کہ اے ہم کیا مانیں کہا تیرا اور تجھے کیا جانیں سچا کیونکر تابعدار تو نیچ قوم ہیں جو انہیں کچھ شعور نہیں یعنی تیرا کہا احمق ہو سو مانے اور ان رذیلوں نے جو ظاہر میں تیرا کہا مانا ہے دل میں وہ بھی یقین نہیں لاتے قَالَ وَمَا عِلْمِیْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰی رَبِّیْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۝ کہا حضرت نوح علیہ السلام نے کہ مجھے خبر نہیں ہے اس بات کی جو وہ کرتے ہیں یعنی میرے روبرو تو ایمان لاتے ہیں پیچھے خدا جانے جو کیا کرتے ہیں نہیں ہے انکے چھپے ہوئے کاموں کا حساب مگر اوپر پروردگار میرے کے یعنے خدائے تعالی جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں سب کا حساب لیوے گا اگر تم جانتے ہو اس بات کو تب اس قوم کے بڑے اشرافوں نے

کہا کہ اے نوحؑ جو ان رذیلوں کو جو تیرے پاس ہمیشہ حاضر رہتے ہیں اپنی مجلس سے دور کر اور نزدیک آنے نہ دے تو تیرے پاس ہم آویں اور تیری باتیں سنیں تب حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۰ اور نہیں ہوں میں نکالدینے والا اپنے پاس سے ایمان لانیوالوں کو میں ہوں ڈرانے والا خدائے تعالیٰ کے عذاب سے لوگوں کو کھلا ہوا سب کو قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ، کہا قوم نے اگر نہ موقوف کریگا یہ باتیں جو کرتا ہے تو اے نوح علیہ السلام تو البتہ تجھکو پتھراؤ کر دینگے سب ملکر جب یہ بات سنی حضرت نوح علیہ السلام نے قوم سے تو ناامید ہوئے انکے ایمان لانے سے تب جناب الٰہی میں یوں دعا کی قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۚ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۰ کہا اے پروردگار میرے بیشک میری قوم نے مجھے جھوٹا جانا پھر اب حکم کر میرے اور میری قوم کے بیچ میں حکم اچھا اور لائق کا اور بچا مجھکو اور انکو جو میرے ساتھ ہیں ایمان لانیوالوں سے اس قوم کے دکھ دینے سے امن میں رکھ اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۚ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ۰ پھر بچایا ہمنے نوح علیہ السلام کو اور جو اسکے ساتھ تھے کشتی میں جو بھری ہوئی تھی آدمیوں اور جانوروں اور اجناس سے پھر ڈبویا ہمنے انکو جو باقی قوم بچی تھی یعنی جو اس کشتی میں تھے انکو بچایا اور باقی سب کو ڈبویا طوفان میں اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۚ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۰ اس احوال کے ہونے میں ہر طرح نشانی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کی اور نہ تھے بہت لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم سے مسلمان یعنی کئی آدمی جو کشتی میں حضرت نوحؑ نبی کیساتھ تھے وہی تو ایمان لائے تھے اور باقی سب کافر تھے کہتے ہیں کہ بہتر آدمی مرد اور عورت تھے کشتی میں وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۰ اور بیشک پروردگار تیرا ہر طرح زبردست ہے کافروں پر عذاب کر سکتا ہے مہربانی کرنیوالا ہے جو جلد عذاب نہیں بھیجتا اسپر كَذَّبَتْ عَادُ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ۚ جھوٹا کہا عاد کی قوم نے پیغمبروں کو اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب کہا عاد کی قوم کو انکے پیغمبر ہود علیہ السلام نے اے کیا تم نہیں ڈرتے خدا تعالیٰ کے عذاب سے بیشک میں تمہارے واسطے بھیجا ہوا ہوں پوری امانت پہونچانے والا پھر ڈرو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور کہا مانو میرا جو میرا کہا مانوگے تو تمہارا بھلا ہوگا خدائے تعالیٰ کی رحمت اور بہشت ملے گی اور نہ مانوگے تو تم پر عذاب ہوگا وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ اور نہیں مانگتا ہوں تم سے کچھ مزدوری اس پیغام پہونچانے پر جو میری مزدوری خدائے تعالیٰ پر ہے یعنی میں اُسپر امید رکھتا ہوں کچھ تمسے لینے کی توقع نہیں ہے مجھے اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ۰ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۚ اے تم مکان بناتے ہو بہت اونچے ٹیلے پر ناحق کھیل اور ہنسی کو کہتے ہیں کہ وہ لوگ راستے پر اونچی جگہ بیٹھکیں بناکر بیٹھتے تھے اور آتے جانے سے ٹھٹھا مزاح کرتے تھے اور پکڑتے ہو یعنی عمارت کے بنانے میں مشغول ہوتے ہو اور حوضوں کے بنانے میں اور اچھے مکانوں کے بنانے میں ایسی طرح مشغول ہو گویا کہ تم ہمیشہ جیتے رہوگے وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ اور جسوقت کہ غصہ کرتے ہو کسی کو تو غصہ کرتے ہو تکبر کرنیوالوں کی طرح بے رحم ہوکر حد سے گذر جاتے ہو پھر ڈرو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ان باتوں کو چھوڑو اور کہا مانو میرا میں تمہارے بھلے کو کہتا ہوں وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۚ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ۚ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۚ اور ڈرو اس خدا سے جسے امداد کی تم کو وہ چیزیں جو جانتے ہو امداد کی تم کو حیوان جیسے اونٹ اور بیل اور بکری دنبے اور فرزند اور باغ اور نہریں ان نعمتوں کا شکر کرو اور اسکا حکم بجالاؤ اسواسطے کہ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۰ میں بیشک ڈرتا ہوں تمہارے حال پر بڑے دن کے عذاب سے یعنی اگر میرا کہنا نہ مانوگے تو تمپر قیامت کے دن بڑا عذاب ہوگا قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ۰ کہا اس نے حضرت ہود علیہ السلام کو کہ برابر ہے ہمپر کہ نصیحت کرے تو یا نہووے تو نصیحت کرنیوالوں سے ہم نہیں مانیں گے تیرا کہا اور اپنے باپ دادا کی راہ نہیں چھوڑنے کے اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ۰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۰ نہیں ہیں یہ کام جنکو تو منع کرتا ہے مگر یہ عادت تھی اگلے لوگوں کی ہم نے کچھ آپ اپنی جی سے نہیں نکالی اگلے لوگ اسی طرح کرتے تھے ہم بھی کرتے ہیں اور ہمپر عذاب نہیں ہونیکا ہم بے تقصیر ہیں اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۚ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۰ پھر اس قوم نے جھوٹا کہا ہود علیہ السلام کو اور اسکا کہنا نہ مانا پھر ہمنے ہلاک کیا ان سب کو باؤ کے عذاب سے بیشک ان کے ہلاک کرنے میں ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی اور نہ تھے بہت لوگ ہود علیہ السلام کی قوم سے ایمان لانے والے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۰ بیشک پروردگار تیرا ہر طرح وہ زبردست ہے کافر اسکے عذاب سے کسی طرح نہیں بچ سکیں گے مہربانی کرنے والا ہے

النصف

ع ۱۰ ۶

ع ۱۱ ۷

ایمان لانے والوں پر جو انکے گناہ بخشدیگا كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِیْنَ ۚ جھوٹا کہا ثمود کی قوم نے پیغمبروں کو یعنی جتنے پیغمبر گذرے تھے اس قوم نے سب کو
جھوٹا جانا اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۚ یاد کر یعنی بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی
قوم کے آگے جب کہا قوم ثمود کو انکے بھائی صالح علیہ السلام نے کہ اے کیا تم ڈرتے نہیں خدائے تعالیٰ کے عذاب سے بیشک میں تمہارے واسطے بھیجا ہوا ہوں
امانت دار یعنی خدائے تعالیٰ نے جو فرمایا ہے اس سے کم زیادہ نہیں کہنے کا تمسے پھر ڈرو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور کہا مانو تم میرا وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ
اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۚ اور نہیں مانگتا ہوں میں تم سے اس پیغام پہونچانے پر کچھ مزدوری جو نہیں ہے مزدوری میری مگر اوپر پروردگار
عالم کے ہے یعنی مجھ کو خدائے تعالیٰ سے امید ہے کہ وہی مجھ پر انعام کریگا تم سے بدلہ نہیں چاہتا اَتُتْرَكُوْنَ فِیْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِیْنَ ۙ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۙ
وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِیْمٌ ۚ اے کیا تمہیں چھوڑ رکھیں گے یعنی نہیں چھوڑنے کے تم کو اس عیش میں جواب ہو تم بے ڈر خوف سے باغوں میں
نہروں میں اور کھیتوں میں اور کھجور کے باغوں میں اور کھجور کا گابھا بہت نازک اور پاکیزہ مزیدار ہے ایسے عیشوں میں ہو تم دنیا میں یہ سب نعمتیں
چھوڑ کر مروگے وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا فٰرِهِیْنَ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۚ اور گھڑتے ہو اور تراش کر پہاڑوں کو بناتے ہو گھر اپنے رہنے کو
جو واقف ہو اس ہنر میں اسواسطے کہ پہاڑ کا گھر مضبوط اور بے خطر ہے سب آفت سے یعنی تم جانتے ہو کہ ہم ہمیشہ اسیطرح اس گھر میں عیش کیا کرینگے
پھر ڈرو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور تابعداری کرو میری جو میں اچھی بات تمہارے بھلے کی کہتا ہوں وَلَا تُطِیْعُوْۤا اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ
یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا یُصْلِحُوْنَ ۚ اور تابعداری مت کرو کافروں کے حکم کی جو وہ حد سے باہر نکل گئے ہیں وہ کافر خرابی کرتے ہیں شہروں میں
اور اچھے کام نہیں کرتے انکا کہا مت مانو جو تمہارے حق میں برا ہے قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ۚ مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰیَةٍ اِنْ كُنْتَ
مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۚ کہا قوم ثمود نے حضرت صالح نبی علیہ السلام کو کہ سوائے اسکے نہیں یعنی مقرر تو جادو کیا ہوا ہے تجھے کسی نے جادو کیا ہے جو تیری عقل جاتی
رہی جو دیوانوں کی سی باتیں کرتا ہے نہیں ہے تو مگر ایک آدمی ہم جیسا یعنی ہم میں اور تجھ میں کچھ فرق اور بڑائی نہیں نظر آتی کسی چیز میں پھر کیونکر جانیں ہم
کہ خدائے تعالیٰ نے تیرے ہاتھ پیغام بھیجا ہے پھر لاؤ اور دکھاؤ کچھ نشانی پیغمبری کی اگر تو سچا ہے تب حضرت صالح نے کہا کہ تم کیا نشانی چاہتے ہو انہوں نے
کہا کہ اس پہاڑ سے اونٹنی نکال جو وہ نکلتے ہی بچہ دیوے حضرت صالح علیہ السلام نے جناب الٰہی میں دعا مانگی خدائے تعالیٰ نے انکی دعا قبول کی اور
اپنی قدرت سے جسطرح انہوں نے کہا تھا اسی طرح اونٹنی پہاڑ پھٹکر نکلی اور نکلتے ہی بچہ جنی تب حضرت صالح علیہ السلام نے قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا
شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۚ کہا یہ اونٹنی ہے جو چاہتے تھے تم اب واسطے اسکے باری ہے ایکدن پانی پینے کی اور واسطے تمہارے ہے باری پانی پینا
ایک دن مقرر کیا ہوا یعنی تمہاری باری کے دن وہ نہیں پینے کی اور اسکی باری کے دن تم بھی مزاحم اسکے نہو وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابُ
یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۚ اور مت چھوؤ اونٹنی کو بری طرح سے یعنی اسکے مارنے کا قصد نہ کرو اور اگر اس کے مارڈالنے کا قصد کروگے تو پھر پہونچے گا تم کو عذاب
سخت دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِیْنَ ۙ پھر کوچیں کاٹیں اس اونٹنی کی ثمود کی قوم
نے پھر مار ڈالا پھر ہوئے فجر کو اونٹنی مار کر پچھتانے والے جب عذاب نظر آنے لگا فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۗ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ۗ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۚ
پھر پکڑا ان کو عذاب نے اور پچھتانا اسوقت کا کچھ کام نہ آیا اور وہ ایکبارگی ہلاک ہوئے بیشک ان کے ہلاک ہونے میں بڑی نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی ۸ ع ۱۹ ۱۴
قدرت کی اور نہ تھے بہت لوگ قوم ثمود سے ایمان لانے والے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۚ اور بیشک پروردگار تیرا ہر طرح سے زبردست ہے
کافروں کے ہلاک کرنے میں مہربان ہے جو بغیر گناہ کرنے کے عذاب نہیں کرتا كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِیْنَ ۚ کہا پیغمبروں کو کہ تم جھوٹے ہو لوط نبی
علیہ السلام کی قوم نے اور ان کو سچا نہ جانا اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۚ جب کہا اس قوم
کو انکے بھائی نبی لوط علیہ السلام نے کیا نہیں ڈرتے تم خدائے تعالیٰ کے عذاب سے جو گناہ کرتے ہو بیشک میں تمہارے واسطے بھیجا ہوا ہوں امانت دار یعنی جو
خدائے تعالیٰ کا حکم ہے اسکے پہونچانے میں کمی اور زیادتی نہیں کرتا میں پھر ڈرو تم خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور کہا مانو تم میرا تمہارے بھلے کی بات کہتا
ہوں وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۚ اور نہیں مانگتا میں تم سے اس پیغام کے پہونچانے پر کچھ مزدوری جو نہیں
ہے مزدوری میری مگر خدائے تعالیٰ پر جو وہ پروردگار سارے عالم کا ہے اور اس کا بدلہ وہی مجھے دیگا اپنے فضل وکرم سے اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ

مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ۝ اے تم آتے ہو مردوں پر خلقت کے یعنی تم مردوں سے بد فعلی کرتے ہو اور چھوڑتے ہو انکو جو پیدا کی ہیں تمہارے واسطے تمہارے پروردگار نے عورتیں تمہاری یعنی عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے ملتے ہو یہ بہت برا کرتے ہو بلکہ تم لوگ حد سے باہر نکلے ہوتے ہو بدکاری میں یعنی حد سے زیادہ گناہ کرتے ہو قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ۝ کہا قوم نے حضرت لوط علیہ السلام کو کہ اگر تو نہ چھوڑیگا ان باتوں کو جو ہم سے کرتا ہے تو البتہ ہوویگا تو نکلے ہووں سے یعنی اگر ہمارے کاموں اور چلن کی مزاحمت کریگا تو ہم اس شہر سے تجھے نکال دینگے قَالَ اِنِّىْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ۝ کہا حضرت لوط علیہ السلام نے بیشک میں تمہارے کاموں سے اور چلن سے بہت بیزار ہوں اور انکا دشمن ہوں یہ بات قوم سے کہکر تب خدائے تعالیٰ کی جناب میں عرض کی اور کہا رَبِّ نَجِّنِىْ وَاَهْلِىْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ اے پروردگار میرے بچا اور امن میں رکھ مجھے اور میرے گھر کے لوگوں کو سو وہ دو بیٹیاں اور کئی مسلمان تھے انکو بچا اس چیز سے جو یہ قوم کرتی ہے یعنی یہ قوم بڑا گناہ کرتی ہے اس گناہ کے سبب ان پر عذاب سے مجھے اور میرے گھر کے لوگوں کو بچا خدائے تعالےٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کی دعا قبول کی جیسے کہ فرماتا ہے فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عَجُوْزًا فِى الْغٰبِرِيْنَ ۝ پھر بچایا ہم نے لوط علیہ السلام کو اور اس کے گھر کے لوگوں کو عذاب سے مگر ایک بوڑھی عورت لوطؑ نبی کی رہگئی باقی رہے ہووں میں عذاب کے بیچ کہتے ہیں کہ عذاب آنے سے پہلے حضرت لوطؑ کو حکم ہوا کہ تو اپنے لوگوں کو لیکر اس شہر سے نکل جا حضرت لوطؑ نے اسوقت اپنی بی بی سے کہا کہ تو بھی چل ہمارے ساتھ اس نے کہا میں تمہارے ساتھ نہیں چلتی جو سارے شہر کے لوگوں کا حال ہوگا سو مجھے بھی قبول ہے اس سبب سے وہ بھی عذاب میں ان کے شامل رہی ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَاۗءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ پھر ہم نے ہلاک کر دیا دوسروں کو یعنی اس شہر کے سب لوگوں کو اور برسایا ہمنے ان پر مینہ عذاب کا یعنی پتھر برسے اُنپر پھر برا ہے برسنا ڈراتے ہووں کا جو آگ اور پتھر برسے تھے ان پر اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ بیشک اس عذاب کے کرنے میں نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی اور نہ تھے بہت لوگ اس قوم کے ایمان لانے والوں سے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح زبردست ہے کافروں کے ہلاک کرنے میں مہربان بھی ہے مقرر جو بغیر کہے عذاب نہیں کرتا کسی پر كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْــــَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ جھوٹا کہا ایکہ کے رہنے والوں نے پیغمبروں کو ایکہ جنگل کا نام ہے جو وہاں درخت میوہ دار بہت تھے سو اس جنگل میں چار گاؤں تھے آباد خدائے تعالیٰ اپنے حبیب کو فرماتا ہے کہ ان کافروں کے رہنے والوں کا احوال اپنی قوم کے آگے بیان کر اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ جب کہا ایکہ کے رہنے والوں کو حضرت شعیب علیہ السلام نے اے کیا تم نہیں ڈرتے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ بیشک میں تمہارے لئے بھیجا ہوا ہوں امانتدار پھر ڈرو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور کہا مانو تم میرا وَمَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور نہیں مانگتا ہوں میں تمسے اس امانت پہونچانے پر مزدوری جو وہ پیغام ہے خدائے تعالیٰ کیطرف سے تم کو اس پیغام کے پہونچانے پر کچھ مزدوری نہیں چاہتا نہیں ہے مزدوری میری مگر خدائے تعالیٰ پر جو وہ پروردگار سارے عالم کا ہے یعنی خدائے تعالیٰ مجھے اسکا بدلہ دیویگا اپنے فضل سے میں تمسے کچھ نہیں چاہتا اور وہ امانت یہ پیغام ہے خدائے تعالیٰ کا جو اس نے فرمایا ہے کہ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ۝ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۝ پورا کرو نپان کو اور مت ہو کمتی کرنیوالے کسی کا حق اور تولو ترازو سیدھی سے یعنی جس ترازو میں پاسنگ نہ ہو اس سے تولو وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۗءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ اور کمتی کرکے مت دو لوگوں کی چیزوں کو تول میں اور مت پھرو خرابی کرتے ہوئے ایکہ کے گردے میں یعنی رہزنی مت کرو اور چوری موقوف کرو وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اور ڈرو خدایتعالیٰ سے جنے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمسے پہلے قوم کے لوگوں کو پیدا کیا ہے سو وہ ایک سب کا پیدا کرنیوالا ہے قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ کہا ایکہ کے رہنے والوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کو کہ سوائے اسکے نہیں یعنی مقرر تو جادو کیا ہوا ہے یعنی کسی نے تجھے جادو کیا ہے جو تیری عقل جاتی رہی ہے دیوانوں کی سی باتیں کرتا ہے اور نہیں تو مگر ایک آدمی ہم ہی جیسا سارے بدن اور صورت میں کچھ کسی بات میں ہمسے تجھے بڑائی نہیں اور مقرر ہماری سمجھ میں ہے تو جھوٹ بولنے والوں سے اگر سچا جانتے تجھے تو شاید تیری بات سنتے فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ پھر گرادے ہمپر اور ڈال دے ایک ٹکڑا آسمان سے اگر تو ہے سچ بولنے والوں سے یعنی جو تو کہتا ہے کہ میں خدائے تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں اور ہم تیسرا

ع ۱۲

کہنا نہیں مانتے ہیں تو خدائے تعالیٰ سے کہو جو ہم پر آسمان تھوڑا سا ٹوٹ پڑے تب ہم تجھے سچا جانیں قَالَ رَبِّیٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ کہا حضرت شعیب نے کہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے جو کہ تم معاملہ دنیا میں کرتے ہو اور ان سب کاموں کا بدلہ دیویگا تمکو کہتے ہیں کہ حضرت شعیب علیہ السلام نے بہتیرا سمجھایا انہیں پر کچھ اثر نہوا اُن کو بلکہ شرارت زیادہ کرنے لگے خدائے تعالیٰ نے ایک ہوا گرم ایسی بھیجی جو انکے کنوؤں کا پانی بھی کھولنے لگا اور وہ باؤ سات دن رات رہی ایسی جو آدمیوں کا دم رکنے لگا تب گھبرا گھبرا کر گھروں میں گھسے وہاں زیادہ دق ہوتے پھر گھروں سے نکل کر جنگل میں درختوں کے نیچے جا پڑے اور گرمی سے تڑپتے تھے جو یکایک کالی بدلی اٹھی اور باؤ ملائم چلنے لگی اس ہوا اور بدلی کو دیکھکر خوش ہوتے اور آپس میں پکارنے لگے کہ آؤ میاں اُس بدلی کے نیچے آرام کریں جب وہ سب لوگ اس بدلی کے تلے اکٹھے ہوتے ایک آگ اس بدلی سے پیدا ہوئی جو سب کو جلا کر ہلاک کیا جیسا کہ خدا یتعالیٰ فرماتا ہے فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ پھر جھوٹا کہا حضرت شعیب علیہ السلام کو ایکہ کے رہنے والوں نے پھر پکڑا ان لوگوں کو اس بدلی نے عذاب کے دن جو وہ بدلی سائبان کی طرح آئی تھی انکے عذاب کیواسطے جو سبکو ہلاک کیا بیشک وہ عذاب ظلہ کا تھا بڑے عذاب کا دن اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ بیشک اس طرح کے عذاب کرنے میں جو بدلی سے آگ نکلکر انکو ہلاک کیا ہر طرح نشانی ہے خدا یتعالیٰ کی قدرت کی اور نہ تھے بہت ایکہ کے رہنے والوں سے ایمان لانیوالے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ ع ۱۰ ۱۸ اور بیشک پروردگار تیرا زبردست ہے جو پیغمبروں کی مدد کر کے کافروں پر فتح دیتا ہے جو ایک آدمی ہزاروں پر غالب آتا ہے مہربان ہے اپنے پیغمبروں پر جو ہزاروں کافر اُس اکیلے کا کچھ نہیں کر سکتے یہ احوال اگلے پیغمبروں کا اور انکی امتوں کا اپنے حبیب کے آگے بیان کر کے تسلی فرماتا ہے اور کافروں کو ڈراتا ہے کہ جس قوم نے پیغمبر کا کہنا نہ مانا اُس قوم پر عذاب بھیجکر ہلاک کیا وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اور بیشک یہ قرآن مقرر نیچے بھیجا ہے سارے عالم کے پروردگار نے اور یہ قرآن اترا ہے ساتھ جبرائیل علیہ السلام کے تیرے دل پر اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسواسطے کہ ہو وے تو ڈرانے والا خلقت کو یعنی مکے کے لوگوں کو ساتھ زبان عربی کے آشکارا اور کھلا ہوا ڈرانا جو مکے کے لوگ جلد سمجھیں اور یہ ذکر لکھا ہے کتابوں میں اگلے پیغمبروں کی بھی توریت اور انجیل میں تعریف اور ذکر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا لکھا ہوا ہے اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ کیا نہیں ہے مکے کے لوگوں کے واسطے نشانی وہ کہ جانتے ہیں پڑھے بنی اسرائیل کی قوم کے یعنی وہ لوگ جو توریت پڑھے ہوئے ہیں انھیں معلوم ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صفتیں وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ۝ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ اور اگر ہم نیچے بھیجتے قرآن کو کسی اور پر جو سوائے عرب کے ہوتا پھر وہ پڑھتا قرآن کو عرب کے لوگوں پر تو یہ عرب کے لوگ ایمان نہ لاتے اور کہتے کہ ہمیں غیرت آتی ہے جو ہم اپنی قوم کے سوا اور کسی کی تابعداری کریں کس واسطے كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ ایسا ہی ہے آئے ہم نہ ماننا کافروں کے دلوں میں یعنی پیغمبروں کا جھوٹا کہنا اور انکا کہنا نہ ماننا ہمنے کافروں کے دلوں میں ڈالا جو مانتے قرآن کو اور پیغمبروں کو کہ دیکھیں عذاب دکھ دینے والا پھر آ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ۝ پھر آوے عذاب انپر یکایک اور وہ بیخبر ہوں پھر جب دیکھیں گے کہ عذاب آیا تو پھر کہنے لگیں کہ ہمیں ذرا ڈھیل بھی ہے اسوقت تو یہ حال ہوگا جو ڈھیل کی آرزو کریں اور فرصت نہ ملیگی اور اب اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ کیا ہمارے عذاب کو جلدی کرتے ہو یعنی پیغمبروں کو کہتے ہو کہ اگر سچے ہو تو ہم پر عذاب لاؤ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ۝ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ۝ اے دیکھ تو اور سمجھ کہ اگر عیش دیویں ہم انکو بہت برس اور یہ جیتے رہیں اور عیش کرتے رہیں پھر آئے ان پاس وہ چیز جسکا وعدہ دیا ہے یعنی موت آوے نہ دور ہووے انسے وہ وعدہ اسوقت اس چیز سے جسکے سبب عیش کرتے تھے دنیا میں یعنی مال اور دولت کچھ کام نہ آویگا اس وقت انکے وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ۝ ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ اور نہیں ہلاک کیا ہمنے کسی گاؤں کے لوگوں کو مگر وہ واسطے ان لوگوں کے ڈرانے والے تھے اور نصیحت دینے والے یعنی پیغمبر انکو نصیحت کرتے تھے اور خدا یتعالیٰ کے عذاب سے ڈراتے ہیں جب یہ لوگ پیغمبروں کا کہنا نہیں مانتے تب انپر سخت عذاب آتا ہے اور نہیں ہیں ہم ستم کرنیوالے بندوں پر جو بغیر پیغام بھیجے اور ڈرائے انکے عذاب کریں مکے کے لوگ کہتے تھے کہ ایک دیو ہے جو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو آنکر قرآن بتا جاتا ہے سو خدا یتعالیٰ فرماتا ہے وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ۝ وَمَا يَنْۢبَغِیْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ۝ اور نہیں

نیچے لاتا دیو قرآن کو اور نہ لائق ہیں دیوؤں کو جو قرآن لاویں اور نہ وہ لاسکتے ہیں کسواسطے کہ بیشک دیو فرشتوں کی باتیں سننے سے دور نکلے ہوتے ہیں یعنی دیوؤں کو نکالدیا ہے آسمان سے اور جب آسمان میں جاتے ہیں باتیں سننے کو تو فرشتے مارتے ہیں انکو خدایتعالیٰ کے حکم سے فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۝ پھر مت بلا ساتھ خدایتعالیٰ کے جو برحق وہ ایک ہے اور کسی دوسرے خدا کو یعنی خدایتعالیٰ کیساتھ کسی کو شریک مت کر اور اگر کریگا تو پھر ہوگا تو عذاب دئے ہوؤں سے یعنی تجھپر عذاب ہوگا ای بندے میرے اگر شریک کریگا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝ اور ڈرا خدایتعالیٰ کے عذاب سے اپنے نزدیک ناتے داروں کو کہتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہاڑ پر جو اسکا نام صفا ہے جا اسپر چڑھکر اپنے کنبے کے لوگوں کو ایک ایک کا نام لیکر پکارے جب سب جمع ہوتے اور انھوں نے کہا کہ ہمیں کیوں بلایا تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسے کہا کہ اگر میں تمھیں کہوں کہ اس پہاڑ کے نیچے ایک جماعت ہے سواروں کی اور وہ نکلکر تم سب کو ابھی مار ڈالیں گے تم میری اس بات کو سچ جانوگے یا نہیں ان سب نے کہا کہ ہم البتہ سچ جانینگے جو کبھی ساری عمر ہمنے تمسے جھوٹی بات نہیں سنی تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ڈرانیوالا ہوں تمکو خدایتعالیٰ کے عذاب سے یعنی اگر تم ایمان نہ لاؤگے تو تمپر بڑا عذاب ہوگا قیامت کیدن یہ بات سنتے ہی سب پھر گئے اور بیزار ہوکر چلے گئے اور ابولہب نے جو چچا تھا بے ادبی کی اور خدایتعالیٰ اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہے وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور نیچے جھکا بازو اپنے یعنی مہربانی کر اسکے واسطے جو تابعداری کرتا ہے تیری ایمان لانیوالوں سے فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ پھر اگر تیرا کہنا نہ مانیں تیرے کنبے کے لوگ تو پھر کہہ تو انکو کہ میں مقرر بیزار ہوں اس چیز سے جو تم کرتے ہو اسکا حساب مجھ سے نہیں پوچھنے کے تم جانو تمہارا کام جانے وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ۝ اور تو سب سونپ دے اپنے کام خدایتعالیٰ زور آور مہربانی کرنیوالے پر وہ خدایتعالیٰ جو دیکھتا ہے تجھکو جسوقت کہ کھڑا ہوتا ہے تو تہجد کی نماز کو اکیلا اور دیکھتا ہے خدایتعالیٰ تجھکو جسوقت پھرتا ہے تو نماز کیواسطے نماز کرنیوالوں سجدے اور رکوع کیوقت اور اٹھنے بیٹھنے کیوقت دیکھتا ہے خدایتعالیٰ تجھکو کہ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ بیشک وہ خدایتعالیٰ سننے والا ہے سب کی باتیں جاننے والا ہے سب کے دلونکے خیالوں کو هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۝ اے لوگوں بتاؤں میں تمکو جو ہمیشہ کس پر اترتے ہیں دیو یعنی جون سی لوگوں پر دیو آتے ہیں آسمان سے انکی نشانی اور پتہ بتاؤں سو وہ دیو تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۝ اترتے ہیں ہر جھوٹ بہتان بولنے والے گنہگار پر جو لوگ کہ کان لگا رکھتے ہیں دیوؤں کی باتوں پر اور بہت ان لوگوں سے جھوٹے ہیں وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝ اور شعر کہنے والے جو تابعداری انکی کرتے ہیں احمق کمینے لوگ یعنی شاعروں کا کہنا اجلاف اور رذالے احمق مانتے ہیں اور انکو سچ جانتے ہیں اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۝ اے تو نہیں دیکھتا شاعروں کو جو ہر ایک میدان میں یعنی ہر ایک قافیہ کے ملک میں اور اسکے مضمون درست کرنے کے واسطے حیران اور خراب پھرتے ہیں خیال میں وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ۝ اور وہ جو یہ لوگ کہتے ہیں اور آپ نہیں کرتے ہیں یعنی شعر میں جو خیال باندھتے ہیں سو وہ در اصل نہیں ہوتا جیسے کہ آپ عاشق نہیں ہوتے اور عاشقوں کیطرح بیان کرتے ہیں شعر میں کہ ہم حد سے زیادہ عاشق ہیں اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝ مگر وہ شاعر جو ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں اور خدایتعالیٰ کی یاد کرتے ہیں بہت یعنی مناجاتیں خدایتعالیٰ کی تعریف اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت بیان کرتے ہیں بہت طرح طرح سے اپنے شعر میں وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ۭ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝ اور یہ مومن شعر کہنے والے بدلا لینیوالے ہیں پیچھے ظلم دیکھنے کے یعنی شاعر کافر جو ہجو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اصحابونکی اور مسلمانوں کی کرتے تھے تو شاعر مومن صالح اسکے عوض انکو ہجو کرتے ہیں اور جلد جانینگے جنھوں نے ظلم کیا جھوٹ بولکر اور ہجو کہکر شعر میں یعنی جنھوں نے ہجو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کی ہے اور کرتے ہیں وہ لوگ جلد جانینگے بعد مرنے کے جو کس کروٹ پلٹے جاتے ہیں یعنی آگ میں لوٹیں گے سدا دوزخ کے اندر ۵ +

سورۃ النمل مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ثلث وتسعون آیۃ

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۝ یہ سورۃ آیتیں قرآن کی اور کتاب روشن کی هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ راہ دکھانیوالا ہے سیدھی اور خوشخبری دینےوالا ہے وہ قرآن خدایتعالیٰ کی رحمت کی واسطے

ان ایمان لانیوالوں کے جو قائم رکھتے ہیں پانچوں وقت کی نماز کو اور دیتے ہیں زکوۃ کے مال کو محتاجوں کے تئیں اور وہ ایمان لانے والے ایسے ہیں جو وہ آخرت کے دن کو یقین جانتے ہیں کہ بیشک آویگا وہ دن اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ زَیَّنَّا لَھُمْ اَعْمَالَھُمْ فَھُمْ یَعْمَھُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے یعنی سچ نہیں جانتے آخرت کے دن کو ان لوگوں کیواسطے ہمنے اچھے بنا کر دکھاتے ہیں کام انکے دلوں میں اور انکی آنکھوں میں ایسی غفلت ہمنے ڈالی ہے جو انھیں اپنے برے کام اچھے دکھائی دیتے ہیں پھر وہ لوگ خراب پھرتے ہیں دنیا کے کاموں میں جو صرف نکمے ہیں اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَھُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝ وہ لوگ وہی ہیں جو انکے واسطے ہے بڑا عذاب دنیا میں جیسے حکم قتل کا اور لوٹ کا اور وہی لوگ آخرت میں بھی نقصان کھاتے ہوتے ہونگے جو ذرا بھی کام نہ آوینگے انکے کام کیے ہوئے دنیا کے یعنی کافر جو دنیا میں خیرات اور قربانی اور مسافروں کی مہمانداری اور نیکیاں انکی اور بتوں کا پوجنا اور مال جمع کرنا ان سب یا تو نسے کوئی کام نہ آویگی اسدن انکے اس سبب وہ نقصان پاتے ہوتے ہونگے وَاِنَّکَ لَتُلَقَّی الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ عَلِیْمٍ ۝ اور بیشک تو اے محمد صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم قرآن سیکھتا ہے نزدیک سمجھنے والے مضبوط کام کرنیوالے سب کچھ جاننے والے سے یعنی خدا تعالی کے پاس سے آتا ہے قرآن جو تو سیکھتا ہے جبرائیل علیہ السلام سے اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِاَھْلِہٖٓ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا سَاٰتِیْکُمْ مِّنْھَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِیْکُمْ بِشِھَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ یاد کر یعنی بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی امت کے آگے کہ جب کہا موسی علیہ السلام نے اپنی بی بی کو جو ساتھ تھی کہ بیشک میں نے دیکھی ہے آگ سو جلدی لاتا ہوں میں تمکو وہاں سے آگ کی خبر یا لا دیتا ہوں تمکو ایک انگارا دہکتا ہوا اس آگ سے شاید کہ تم آگ سینک کر گرم ہو یہ بات اسوقت کی ہے کہ جب حضرت موسی علیہ السلام حضرت شعیبؑ نبی سے رخصت ہو کر اپنی بی بی کو لیے آتے تھے اور بی بی انکی حاملہ تھیں راہ میں ایک رات ایسا اتفاق ہوا سو بدلی اور مینھ اور سردی اور باؤ چلتی تھی اور انکی بی بی کو اسی وقت بچہ ہونیکا درد اٹھا اور آگ نہ تھی اور چقمک سے بہتیرا نکالا آگ نہ نکلی اور جنگل میدان میں کہیں بستی نہ تھی بی بی نے کہا یا موسی کہیں سے آگ پیدا کرو یہ حیران ہوئے جو جنگل میں کہاں سے آگ لاویں بارے ایک اونچی جگہ کھڑے ہو کر ہر طرف نگاہ کی جو ایک روشنی نظر آئی تب کہا کہ آگ لاتا ہوں میں تمہارے واسطے یا خبر لاتا ہوں کہ روشنی کیا ہے یہ تسلی دیکر بی بی کو روشنی کیطرف چلے فَلَمَّا جَآءَھَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِکَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَھَا وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ پھر جب آئے حضرت موسی علیہ السلام نزدیک اس آگ کے تو دیکھا کہ ہرا درخت ہے جو اسمیں سے آگ دہکتی ہے بغیر دھوئیں کے سفید جب دیکھا تو تعجب کیا کہ اتنے میں آواز آئی یہ کہ برکت دیا ہوا ہے جو کوئی کہ آگ میں ہے اور جو کوئی کہ آگ کے گرد ہے یعنی آگ میں حضرت موسیٰ اور گرد آگ کے جو فرشتے تھے سب کو برکت دی ہے اور پاک ہے خدا تعالی جو پروردگار سارے عالم کا ہے کہتے ہیں کہ جب یہ آواز آئی تب حضرت موسی علیہ السلام نے اپنے دل میں کہا کہ یہ بات کہنے والا کون ہے تب پھر یہ آواز آئی کہ یٰمُوْسٰٓی اِنَّہٗٓ اَنَا اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ اے موسی بیشک وہ بات کہنے والا میں ہوں خدا تعالی زبردست حکم کرنیوالا اچھا وَاَلْقِ عَصَاکَ اور ڈالدے تو زمین پر عصا اپنے ہاتھ کا حضرت موسی علیہ السلام نے موافق حکم آلہی کے عصا ڈالدیا سو وہ عصا زمین پر گرتے ہی سانپ کی شکل بنکر چلنے لگا سرسرا فَلَمَّا رَاٰھَا تَھْتَزُّ کَاَنَّھَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ پھر جب موسی علیہ السلام نے دیکھا کہ ہلتا اور دوڑتا ہے گویا کہ وہ سانپ ہے ہر طرف دوڑتا ہوا پھرتا ہے یہ دیکھکر ڈرے اور پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پھر نہ پھرے حضرت موسی اسکی طرف پھر یہ آواز آئی یٰمُوْسٰی لَا تَخَفْ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اے موسی مت ڈر سوائے میرے کسی سے جو بیشک نہیں ڈرتے میرے پاس بھیجے ہوئے پیغمبروں کی میری طرف سے مہربانی اور بخشش ہے ایسی کوئی چیز نہیں جس سے ڈریں اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ مگر جو کوئی ظلم کرے یعنی ظالموں کو چاہیے جو مجھ سے ڈریں کہ انکے واسطے عذاب تیار ہے پھر اگر وہ ظالم ظلم کے بدلے نیک کام کرے ظلم کے پیچھے یعنی ظلم کر کے توبہ کرے اور نیکیاں کرے تو پھر بیشک میں بخشنے والا مہربان ہوں بخشدونگا میں انکے وہ سب گناہ پچھلے بسبب توبہ کے اور انکے نیک کاموں کے وَاَدْخِلْ یَدَکَ فِیْ جَیْبِکَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ اور اندر لا اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں جو باہر آوے گریبان میں سے ہاتھ تیرا سفید بے عیب یعنی وہ سفیدی بیماری اور مرض کی نہو گی حضرت موسی علیہ السلام نے موافق حکم آلہی کے گریبان میں ہاتھ اپنا ڈالکر جو باہر نکالا تو حد سے زیادہ روشن نکلا پھر آواز آئی حضرت موسی علیہ السلام کو کہ یہ دونوں معجزے فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَقَوْمِہٖ اِنَّھُمْ کَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ۝ نو معجزوں میں کے ہیں سو یہ نو معجزے پیغمبری کی نشانی دی تجھے تو جا فرعون اور انکی قوم کیطرف جو بیشک فرعون اور اسکی قوم ہیں ایک

گروہ باہر نکلے ہوتے حکم کی حد سے فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ پھر جب آئیں نزدیک فرعون کے اور اسکی قوم کے ہماری نشانیاں قدرت کی صریحا اور آشکارا جو سب نے دیکھے معجزے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تب کہا فرعون کے لوگوں نے کہ یہ جادو ہی کھلا ہوا جب جانتے ہیں کہ یہ مقرر جادو ہی وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۝ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ اور نہ مانا سچ ان معجزوں کو اور یقین جانتے تھے انکو دل انکے یعنی دل میں سچ جانتے تھے کہ یہ پیغمبر خدائے تعالیٰ کے بھیجے ہوتے ہیں جادوگر نہیں ہیں اور یہ جو دکھاتے ہیں سو معجزے ہیں جادو نہیں ہے پھر وہ نہ ماننا اور انکار کرنا ظلم سے اور تکبر سے تھا پھر دیکھ آخر کو کیا ہوا انجام بدکاروں کا جو وہ دنیا میں سب دریا میں ڈوب مرے اور آخرت کو آگ میں جلا کرینگے ہمیشہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور بیشک دی ہمنے داؤد پیغمبر کو اور اسکے بیٹے سلیمان پیغمبر کو عقل اور سمجھ اور ان دونوں نے بعد ہمارے انعام اور بخشش کے کہا کہ تمام تعریفیں اور شکر کرنا خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہی اور جو زیادتی اور بزرگی دی ہمکو اوپر بہت اپنے بندوں مومنوں کے وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ اور وارث اور مالک ہوا سلیمان پیغمبر اپنے باپ داؤد پیغمبر کا بعد مرنے باپ کے پیغمبر اور بادشاہی کا قصہ کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے انیس ۱۹ بیٹے تھے ہر ایک کے دل میں تھا کہ باپ کے پیچھے میں بادشاہ ہوں گا خدائے تعالیٰ نے ایک طومار لکھا ہوا سر مہر بھیجا حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس اور کہلا بھیجا جو اس میں مسئلے ہیں جو کوئی تیرے بیٹوں سے ان مسئلوں کا جواب دیویگا وہی تیرے پیچھے تیری جگہ بیٹھے گا اور بادشاہ ہوگا حضرت داؤد علیہ السلام نے دربار کیا اور سب امراؤں اور سرداروں کو جمع کیا اور سب اپنے بیٹوں کو بلا کر کہا کہ حکم الٰہی یوں ہوا ہی کہ جو کوئی تم میں ہی ان مسئلوں کا جواب دیوے گا وہی میرے بعد بادشاہ ہوگا پھر مسئلے پوچھنے شروع کیے بتاؤ کہ سب چیزوں سے کونسی چیز نزدیک ہی اور کونسی چیز سب سے دور ہے اور کونسی دو چیزیں ناموافق ہیں اور کونسی چیز بہت ڈراونی ہی اور کونسی دو چیزیں قائم ہیں اور کونسی چیز ہے جس سے محبت بہت ہی اور کونسے دو دشمن ہیں اور کونسا کام ہے جو آخر اسکا برا ہے حضرت داؤد کے بیٹے یہ مسئلے سنکر سب حیران ہوتے اور کسی کو جواب نہ آیا تب حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا اگر فرماؤ تو میں جواب ان مسئلوں کا دوں حضرت داؤد نے کہا اچھا بتاؤ پھر حضرت سلیمان ع نے شروع کیا کہ آدمی کو سب چیزوں سے نزدیک مرگ ہی اور سب سے دور وہ چیز ہے جو گذر جاوے اور بہت محبت بدن کو روح سے ہی اور بہت ڈراونا مردے کا بدن ہی اور قائم زمین و آسمان ہیں اور ناموافق آپسمیں رات دن ہیں اور دشمن آپس میں موت اور زندگی ہیں اور وہ چیز جسکا آخر اچھا ہی وہ صبر کرنا ہی اور کام جسکا آخر برا ہے سو وہ غصے کیوقت تند ہوتا اور بے اختیار بولنا جب یہ سب جواب مسئلوں کے موافق اس لکھے ہوتے کے بتاتے تب سب بنی اسرائیل کے اشرافوں اور سرداروں نے کہا کہ اے داؤد نبی تمہارے سب بیٹوں میں سلیمان بڑا عقلمند ہی اور لائق بادشاہت کے یہی ہی تب حضرت داؤد حضرت سلیمان ع کو بادشاہت سونپکر کنارے جا بیٹھے اسکے دوسرے دن وفات پائی حضرت سلیمان ع نے اپنے باپ کو اول منزل پہونچا کر بادشاہت کے تختے پر جلوس فرمایا وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝ اور کہا اے لوگوں سیکھے ہم بولیاں سب جانوروں کی اور دیا ہمکو خدائے تعالیٰ نے ہر چیز سے جو ضرور تھی بادشاہت کے واسطے تھوڑا تھوڑا بیشک یہ انعام ہر طرح بزرگی ہی کھلی ہوئی میرے حق میں خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ اور اکٹھی کیں سلیمان علیہ السلام کے واسطے فوجیں دیوؤں سے اور آدمیوں سے اور اڑتے جانوروں سے پھر یہ سب لشکر اپنی اپنی مثل سے برابر جدا جدا درست ہو کر اترتے **نقل** کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان کا ایسا تخت تھا جو کسی بادشاہ کو میسر نہیں ہوا تفسیروں میں لکھا ہی جو دیوؤں نے ہزاروں من ریشم لا کر ایک بساط بنی ایک کوس کی لمبی اور.... اور ایک کوس کی چکلی اس بساط پر وہ تخت رکھا اور کئی ہزار کرسیاں امیروں کی دیوؤں اور آدمیوں سے گرد تخت کے بچھی تھیں اس بساط کو باد مع تخت اور کرسیوں کے اڑا کر لیے پھرتی تھی ایک مہینے کی راہ ایکدن میں اور اوپر اس تخت کے سب طرح کے جانور اپنی اپنی چوکی ہی اور باری سی اپنے پروں کو برابر جوڑ کر تخت کیساتھ اڑتے ہوتے سایہ کیے جاتے تھے حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ تب تک کہ آئے اوپر جنگل چیونٹیوں کے یعنی اس جنگل پر سے تخت حضرت سلیمان کا ہوا پر چلا جاتا تھا چیونٹیوں میں جو سردار تھا اپنی قوم کا کہا کہ اے چیونٹیو گھس چلو اپنے گھروں میں جو ہیں اور ملخ ڈالیں تمکو سلیمان علیہ السلام اور لشکر اسکا اور وہ نہ جانینگے کہ تم پس جاؤگی کہتے ہیں کہ سردار

چینٹیوں کا لنگڑا تھا اور مرغ کے برابر تھا اور بعض کہتے ہیں کہ دنبے کے برابر تھا جب اُسنے وہ بات کہی اپنے لشکر سے تو اس بات کو باؤنے تین کوس سے لاکر حضرت سلیمان کو سنادیا یہ بات سنکر فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا پھر مسکرا کر ہنسے حضرت سلیمان علیہ السلام تعجب سے اس چینونٹے کی بات سے کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس چینونٹے کو بلاکر کہا کہ کیا تو جانتا نہ تھا کہ لشکر میرا کسی کو نہیں ستاتا اسنے کہا یا سلیمان نبی علیہ السلام میں یہ بات جانتا ہوں لیکن میں انکا سردار ہوں مجھے انکو نصیحت کرنا اور خبردار کرنا ضرور ہے پھر حضرت سلیمان ؑ نے پوچھا کہ میرا لشکر تو ہوا پر جاتا ہے تیری قوم کو کیونکر دکھ پہنچاتا اسنے کہا میری غرض اس کہنے سے یہ تھی کہ ایسا نہ ہو جو میری قوم تمہارے لشکر کے دیکھنے میں مشغول ہو اور یاد خدا کی بھولے یا اس دولت اور حشمت تمہاری کو دیکھکر انھیں دنیا کی محبت آوے تو اوس سبب خداتعالیٰ کی ناخوشی سے پائمال ہوویں پھر حضرت سلیمان ؑ نے پوچھا کہ تیرے لشکر کا شمار کیا ہے اس نے کہا کہ میرے حکم میں چار ہزار سرہنگ ہیں جو ہر ایک تابعدار چالیس ہزار نقیب ہیں اور ہر نقیب کے حکم میں چالیس ہزار چیونٹا ہے حضرت سلیمان نے پوچھا کہ تو اپنے لشکر کو زمین کے اوپر کیوں نہیں نکالتا اس نے کہا کہ ہم نے زمین کے اندر اسواسطے گھر قبول کیا ہے جو ہمارے احوال سوائے خداتعالیٰ کے کوئی نہ جانے حضرت سلیمان ؑ اس چینونٹے کی باتوں سے خوش ہوئے وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ اور کہا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے ڈال میرے دل میں یہ کہ شکر کروں میں تیری ان نعمتوں کا جو نعمتیں دی ہیں تجھے اور میرے ماں باپ کو جو انسے یہ دولت اور بادشاہت مجھے ورثہ میں ملی وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ۝ اور ڈال میرے دل میں وہ کہ نیک کام کروں میں تیرے فضل سے جو راضی ہو تو مجھ سے اور اندر لا مجھکو اپنی مہربانی اور بخشش سے اپنے نیک بخت بندوں میں یعنی جو بندے تیرے کہ وہ نیک بخت ہیں ان میں داخل کر مجھکو اپنے فضل سے کہتے ہیں کہ ہر روز سب جانور اپنی اپنی باری سے آن کر حضرت سلیمان کے تخت کے اوپر برابر پر جوڑ کر ہوا میں سایہ کیے ہوتے اڑتے جاتے تھے ایکدن ذری سی دھوپ حضرت سلیمان کے چہرے پر آئی حضرت سلیمان نے اوپر دیکھا وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِينَ ۝ اور ڈھونڈھا اور معلوم کیا احوال جانوروں کا دیکھا کہ سب جانور اپنے اپنے مکان پر حاضر ہیں لیکن ہدہد کی جگہ خالی تھی تو پھر کہا حضرت سلیمان نے کہ کیا ہوا مجھے میں نہیں دیکھتا ہدہد کو یعنی یہ جو ہزاروں طرح کے جانور ہیں اُن میں میری نظر ہدہد پر نہیں پڑتی یا وہ آج ان سب میں سے غائب ہوا ہے جو حاضر نہیں لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَاذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ ہر طرح عذاب کرونگا میں ہدہد کو اور تنبیہ کرونگا میں جو اسکے سارے بدن کے پر اُکھیڑ ڈالونگا یا ذبح کرونگا میں جو کوئی جانور کبھی ایسی تقصیر نہ کرے یا آوے ہدہد میرے پاس ساتھ حجت روشن کے یعنی سبب اپنے غیر حاضر ہونیکا کوئی معقول بتاوے تو یہ تقصیر معاف کرونگا فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ۝ پھر ہدہد نے بہت دیر ڈھیل نہ کی اور تھوڑی سی دیر میں آیا پھر کہا حضرت سلیمان کو یا نبی معلوم کیا میں نے اس چیز کو جسکی خبر معلوم نہ کی تو نے اور آیا میں تیرے پاس ایک شہر سے جو اسکا نام سبا ہے ساتھ خبر سچی تحقیق کے اور خبر سچی یہ ہے کہ میں آسمان کو ہوا میں اڑا جاتا تھا جو ایک ہدہد اس شہر کا رہنے والا مجھے راہ میں ملا اور اپنے بادشاہ کی اور اس شہر کی بے نہایت تعریف کی جو میں بے اختیار وہاں کی سیر کو گیا تھا حضرت سلیمان ؑ نے پوچھا کہ وہاں بادشاہ کون ہے اور اسکا دین کیا ہے تب ہدہد نے کہا کہ جب میں شہر سبا میں گیا إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ۝ بیشک میں نے پایا اس شہر میں ایک عورت کو جو اسکا نام بلقیس ہے وہ بادشاہت کرتی ہے اس شہر کے لوگوں کی اور دیا ہے خداتعالیٰ نے اس عورت کو سب اسباب بادشاہت کا اور اس عورت کا ہے ایک تخت بہت بڑا کہتے ہیں کہ بلقیس کے تخت کی چکلان اور لمبان ساٹھ ساٹھ گز کی تھی اور اس تخت کی سونے روپے کی چھت تھی اور بہت بیش قیمت جواہر سے جڑا ہوا تھا وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ۝ اور پایا میں نے بلقیس کو اور اسکے سب لوگوں کو جو پوجتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں سورج کو سوائے حق تعالیٰ کے اور اچھا بنایا ہے انکے واسطے شیطان نے انکے کاموں کو یعنی شیطان نے انھیں ایسا بہکایا ہے جو انہیں وہ اپنے کام اچھے لگتے ہیں اور پھیر رکھا ہے سیدھی راہ سے ان لوگوں کو شیطان نے اس سبب وہ سیدھی راہ خداتعالیٰ کی کو ایک جاننے کی نہیں پاتے اور شیطان انھیں بہکایا کرتا ہے أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۝ تو سجدہ نکریں اس خداتعالیٰ کو جو باہر لاتا ہے چھپی ہوئی چیزوں کو جو آسمان اور زمین میں یعنی آسمان سے مینھ ظاہر

کرتا ہے اور زمین سے ہزاروں طرح کی چیز اگاتا ہے اپنی قدرت سے اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے رکھتے ہو اپنے دلوں میں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو زبان سے
سب خدائے تعالیٰ جانتا ہے کوئی بات اس سے پوشیدہ نہیں ہے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۩ خدائے تعالیٰ برحق ہے جو نہیں ہے کوئی ایسا سجدہ
جسکی بندگی کیجئے مگر وہی خدائے تعالیٰ برحق جو پیدا کرنے والا ہے اور صاحب عرش بڑے کا ہے جو عرش سے بڑی کوئی چیز خدائے تعالیٰ نے نہیں
پیدا کی یہ سجدہ اُٹھواں ہے قرآن شریف کے سجدوں سے کہتے ہیں کہ جب ہدہد نے یہ تعریفیں بلقیس کی اور اس کے شہر کی اور اسکے تخت کی تمام بیان کی
تب قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝ کہا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہ اب دیکھینگے ہم اس بات میں کہ تو نے یہ سبب اپنے غائب رہنے
کا سچ کہا ہے یا ہے تو جھوٹ بولنے والوں سے پھر حضرت سلیمان ؑ نے ایک خط لکھکر ہدہد کو دیا اور کہا کہ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِیْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَیْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ
فَانْظُرْ مَاذَا یَرْجِعُوْنَ ۝ لیجا یہ میرا خط پھر ڈالدے اس خط کو بلقیس اور اسکے لوگوں کے پاس پھر ہٹکر ان کے پاس سے کہیں بیٹھکر دیکھ انکو جو کیا جواب
دیتے ہیں اور انکی فکر کدھر پھرتی ہے اور کیا مصلحت کرتے ہیں اس خط کے جواب میں کہتے ہیں کہ ایک یمن کے بادشاہ کا نام شراحیل تھا اور اسکے گھر میں
پری سے ایک بیٹی ہوئی تھی اسکا نام بلقیس رکھا تھا اور سوائے بلقیس کے اولاد نہ تھی جب شراحیل اس جہان سے گیا تب بلقیس باپ کی جگہ بادشاہ
ہوئی اور اسکا ماں کا قبیلہ جو جن تھے وہ بھی رفیق ہوتے اور بلقیس کے واسطے ایک تخت بہت بڑا سونے کا اور جڑاؤ تیار کیا اور وہ لوگ وہاں کے
جن اور آدمی سورج کی پوجا کیا کرتے تھے سو ایک دن بلقیس جاہے اٹھکر اپنی خواب گاہ میں اکیلی لیٹی تھی جو ہدہد نے وہ خط بلقیس کی چھاتی پر
ڈالدیا بلقیس نے اس خط کو اٹھاکر پڑھا اور خواب گاہ سے نکلکر پھر دربار کیا اور سب وزیر اور امرا حاضر ہوے اور وہ خط انکو دیا قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا
الْمَلَؤُا اِنِّیْۤ اُلْقِیَ اِلَیَّ كِتٰبٌ كَرِیْمٌ ۝ کہا اے امرا اور وزرا اور سردارو مجھ پاس یہ خط آیا ہے بڑا یعنی ایک جانور نے لاکر دیا اور اچھی لکھی ہے بڑی بات
یعنی ایسے شخص کا لکھا ہوا ہے جسکے تابعدار جانور ہیں امرا نے یہ بات سنکر اس خط کو پڑھا تو یہ لکھا تھا کہ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ ۝ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ۝ بیشک یہ خط سلیمان نبی کی طرف سے ہے اور یہ خط لکھا ہوا ہے خدائے تعالیٰ کے نام سے جو وہ خدا تعالیٰ ع ۲ ۱۷
بڑا مہربان رحم کرنیوالا ہے اور مدعا خط کا یہ ہے جو بڑائی اپنی نہ کرو مجھ پر اور آؤ حاضر ہو تابعدار حکم ماننے والی ہوکر جب بلقیس کے امرا اور وزراؤں نے خط
کا احوال معلوم کیا جو لفظ تھوڑے ہیں اور بہت معنی سمجھے جاتے ہیں سوچ میں حاکم حیران ہوئے تب پھر قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ فِیْۤ اَمْرِیْ ۚ مَا كُنْتُ
قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ۝ کہا بلقیس نے کہ اے سردارو کہتے ہیں کہ بلقیس کی امرا تین سو تھے اور ہر ایک امیر کی دس ہزار فوج تھی سب یہ تین
لاکھ فوج ہوئی اور جن علیحدہ تھے ان تین سو امراؤں سے کہا کہ تدبیر بتاؤ تم میرے کام کی جو اس خط کا جواب کیا لکھوں اور میں آپ اپنی تدبیر سے کام
فیصل نہیں کرتی تمہارے ہوتے یعنی تم سے مصلحت کرکے کام کرتی ہوں جو بھلائی برائی سمجھکر کام کیجئے تو پیچھے پچھتانا ہو قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ
وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ۙ وَّالْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ ۝ کہا امراؤں نے کہ ہم بڑے زبردست ہیں فوج اور لشکر ہمارا بہت ہے اور سامان لڑائی
کا سب درست اور تیار ہے اور حکم تیرا ہم سب تابعدار ہیں تیرے پھر تو دیکھ اور غور کر جو تیری مصلحت ہو سو حکم کر ہم حاضر ہیں بلقیس نے امراؤں کی گفتگو سنکر
معلوم کیا کہ لڑنیکو تیار ہیں تب قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ۝ کہا کہ اے بادشاہ جب
کسی شہر میں آتے ہیں تو لوٹ مار سے خراب کرتے ہیں اس شہر کو اور کرتے ہیں اس شہر کے عزت و حرمت والوں کو خراب اور رسوا اور قیدی اور یہی دستور
ہے بادشاہوں کا جو یوں ہی کرتے ہیں پھر اب مصلحت یہ ہے کہ پہلے وَاِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اور میں بھیجتی ہوں
انکی طرف تحفہ اور پیشکش ایلچی کے ہاتھ پھر دیکھوں میں جو کیا جواب لیکر ایلچی پھرتے ہیں اگر اُسنے یہ میرا بھجوایا ہوا لیا تو وہ بادشاہ ہے اور اگر پھیر بھیجا تو
وہ نبی ہے کہتے ہیں کہ بلقیس نے ہزار اینٹ سونے کی اور تاج جڑاؤ بادشاہوں کے لائق اور صندوقچہ بن بیدھے موتیوں کا اور مشک اور کافور بہت
سا اور ایک بڑا موتی ٹیڑھا سوراخ کیا ہوا منذر بیٹے عمر کے ہاتھ بھجوایا جو منذر بڑا مصاحب بلقیس کا تھا اور بہت لوگ اور فوج اسکے ساتھ
کردی اور وقت رخصت کے بلقیس نے منذر کو کہدیا کہ دھیان کیجیو کہ اگر اُسنے تیری طرف غصے سے دیکھا تو نہ ڈریو اور جانیو کہ بادشاہ ہے اور
اگر خوشی سے دیکھے اور مہربانی سے باتیں کرے تو جانیو کہ وہ نبی ہے اور نشانی اسکے پیغمبر ہونیکی وہ ہے جو اگر اس موتی کو جسکا کج سوراخ ہے
اس میں ڈورا پرو دیویگا یہ سب سمجھاکر رخصت کیا جب منذر روانہ ہوا ہدہد نے آکر حضرت سلیمان علیہ السلام سے وہ سب احوال کہا حضرت

سلیمان نے دیوؤں کو بلوا کر کہا جو بارگاہ سے سات کوس تک سونے روپے کی اینٹوں کا فرش کر دیو حکم بجالائے پھر منذر ملازمت کیدن دریائی گھوڑے لاکر اور جہانتک فوج تھی دیوؤں کی اور آدمیوں کی اور جنگل کے جانور اور شیر اور گینڈے سے لیکر لومڑی تک سب اپنی اپنی شکل سے پرے باندھکر کھڑے ہوتے جب منذر آیا اور اس سونے کی اینٹوں کا فرش دیکھا اور وہ جاہ وجلال نظر آیا اپنجی میں بہت شرمندہ ہوا کہ میں کیا لیکر کسکی نذر کو آیا جب منذر حضرت سلیمانؑ کے تخت کے نزدیک آیا تب سلیمان علیہ السلام نے خوشی سے ہنسکر فرمایا کہ اے منذر وہ ڈبا موتیوں کا اور وہ موتی ٹیڑھے سوراخ کا لاؤ اس نے سب جو کچھ لایا تھا حاضر کیا حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کو حکم کیا جو منھ میں ڈورا لیکر گر اس موتی کے سوراخ میں جاکر دوسری طرف سے نکلی ڈورا پرو دیا گیا تب اس موتی کو بھی اور سب جو وہ تحفے لایا تھا حضرت سلیمان نے پھر دیے فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰىنِ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ پھر جب آیا منذر بلقیس کا ایلچی سلیمان ہی کے پاس سو کہا حضرت سلیمان نے کہ اے منذر کیا تم میری مدد کرتے ہو مال سے پھر جو کچھ دیا ہے مجھے خدا تعالیٰ نے بے نہایت دولت اور علم اور پیغمبری بہت اچھی ہے اس مال و دولت سے جو تمھیں دیا ہے بلکہ تم اپنے تحفے لائے ہوئے پر خوشی اور شیخی کرتے ہو یعنی اتراتے ہو اور کہا منذر کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ پھر جا طرف بلقیس کے اور اسکے امراؤں کی طرف جاکر کہہ کہ یہاں آنکر حاضر ہو اور اگر نہ حاضر ہوگے تو پھر لاؤں گا میں ان پر لشکروں کو جو ایسے زور آور ہونگے وہ لشکر جو سامنے نہ آسکیں گے انکے بلقیس کے لشکر اور البتہ نکال دینگے ہم انکو اس شہر سے خوار اور رسوا کر کے جو ہو وینگے وہ خراب اور پریشان اور قیدی یہ باتیں حضرت سلیمان علیہ السلام کی سنکر منذر پھر آیا بلقیس کے پاس اور سارا وہاں کا احوال بلقیس کے آگے بیان کیا بلقیس نے وہ سب سنکر جلد چلنے کی تیاری کیا اور اپنے تخت کو ایک اچھی جگہ بہت محافظت سے رکھا اور اسکے دروازے کو قفل مضبوط دیا اور کنجی اپنے پاس رکھی اور بہت لوگ اسکی خبرداری کو چھوڑے اور سارے لشکر سمیت حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف روانہ ہوئی یہ خبر حضرت سلیمان کو پہونچی دیوؤں نے معلوم کیا بلقیس آتی ہے اور وہ بہت خوبصورت ہے جب اسے حضرت سلیمان دیکھیں گے تو البتہ اسے نکاح کر کے رکھیں گے اور بلقیس سب ہمارے بھیدوں سے واقف ہے حضرت سلیمان سے کہیگی پھر ہمیں بڑی مشکل پڑے گی پھر کچھ ایسی فکر کیجیے جو بلقیس کے حسن کو کوئی عیب لگائیے تو سلیمان کا جی اس سے پھر جاتے اور اسکی طرف محبت کی نظر سے نہ دیکھے یہ مصلحت کر کے گئی امرا دیوؤں کے حضرت سلیمان کے پاس آتے جو ہمیشہ خدمت میں مصاحب تھے اور آن کر کہا کہ بلقیس نہایت احمق ہے اور گفتگو نامعقول کرتی ہے اور پاؤں اسکے گھوڑے کے سے ہیں یعنی پاؤں کی انگلیاں اور پنجے اور پاشنہ نہیں ہے اور بدشکل پاؤں ہیں حضرت سلیمانؑ نے یہ عیب سنکر دل میں کہا کہ اسے معلوم کیا چاہیئے جو وہ کیسی ہے اور قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ کہا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہ اے سردار عقلمند کون ہے تم میں سے ایسا جو لادے میرے پاس تخت بلقیس کا پہلے اس سے جو آوے بلقیس میرے پاس حکم بردار ہو کر یعنی جب وہ آپ تابعدار ہو کر آوے تو تخت اس کا البتہ میرے پاس آویگا اور پہلے اسکے آنے سے اسواسطے چاہتا ہوں جو اسکی صورت بدل ڈالیں گے پھر دیکھیں بلقیس کی عقل جو پھر اس تخت کو پہچانتی ہے یا نہیں قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ کہا ایک بڑے زور آور نے دیوؤں کی قوم میں سے کہ میں لاتا ہوں تیرے پاس اس تخت کو پہلے اس سے جو تو اٹھے اپنی جگہ سے بیٹھ گئے اور میں اس تخت کے اٹھالانے میں زبردست ہوں اعتباری یعنی اس تخت کے جواہروں سے کچھ چرانے والا نہیں ہوں میں کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان اپنی بیٹھک میں حکومت کی عدالت کرنے کو دوپہر بیٹھتے تھے سو اس دیو نے کہا دوپہر کے اندر اندر بلقیس کا تخت لادونگا حضرت سلیمان نے فرمایا کہ میں اس سے جلدی چاہتا ہوں تو پھر قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ کہا اس شخص نے جو پاس اس کے تھا علم کتاب سے یعنی آصف نے کہا جو وزیر تھا حضرت سلیمان کا اور آصف کو اسم اعظم یاد تھا اسنے کہا کہ میں لادونگا تجھے تخت بلقیس کا پہلے اس سے جو پھرے تیری نظر کسی چیز کو دیکھکر تیری طرف یعنی اسی دیر میں تخت لادوں جو تو ایک چیز کی طرف دیکھے اور اسے دیکھکر نظر اٹھائے تب حضرت سلیمان نے کہا اچھا لاؤ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ پھر جب دیکھا حضرت سلیمان نے تو تخت سامنے دھرا ہے تب کہا کہ یہ بندگی

فضل میرے رب کے سے ہے تو آزماتا ہے مجکو میرا پروردگار ایسے کاموں میں جو میں شکر ادا کروں اُسکی نعمتوں کا یا ناشکری کروں اور جو کوئی شکر کرے گا خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا پھر سوائے اسکے نہیں یعنی مقرر جو کوئی شکر کریگا اپنے واسطے اور جو کوئی ناشکری کریگا تو پھر بیشک خدا تعالیٰ بے پرواہ ہے شکر کرنے والے اور ناشکری کرنے والے سے کرم کرنیوالا ہے جو شکر کرنیوالوں کو زیادہ نعمت دیتا ہے قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ہ کہا حضرت سلیمانؑ نے کاریگروں کو کہ اُلٹ ڈالو بلقیس کے دکھانیکو اسکے تخت کے جواہر سب یعنی جواہر سب یعنی جو جواہر اوپر تھے انہیں گھیر کے نیچے جڑو اور آگے کے پیچھے کرو اور سرخ کی جگہ سبز اور زرد کی جگہ نیلے اور سیاہ کی جگہ سفید جواہروں کو جڑو غرضکہ اس تخت کی اور ہی شکل بدل ڈالو تو دیکھیں ہم کہ بلقیس اپنے تخت کو پھر پہچانتی ہے یا ہوتی ہے ان لوگوں سے جو نہیں پہچان سکتے کاریگروں نے موافق حکم کے تیار کیا فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ پھر جبکہ آئی بلقیس حضرت سلیمان کے پاس وہ تخت بلقیس کا آگے دھرا تھا حضرت سلیمانؑ نے پوچھا کہ اے بلقیس ایسا ہی ہے تیرا تخت کہا بلقیس نے گویا کہ وہی یعنی ویسا ہی ہے یہ نہ کہا کہ وہی ہے اسواسطے کہ شاید میرا سا تخت اور بھی کہیں ہو اس بات سے عقل اسکی معلوم کی کہ احمق نہیں اور کہا بلقیس نے کہ دیا ہے ہمکو علم اور عقل خدا تعالیٰ کی قدرت پر اور تیری پیغمبری پر یعنی میں نے جانا کہ تو پیغمبر بیشک ہے اور خدائے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے پہلے اس قدرت کے دیکھنے سے یعنی یہ تخت اپنا جو یہاں دیکھا اس سے پہلے میں نے جانا تھا کہ تو نبی مقرر ہے اور ہوں فرمانبردار خدائے تعالیٰ کی حکم کی وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ہ اور پھیر رکھا بلقیس کو خدائے تعالیٰ نے اپنی توفیق اور مدد سے اس چیز سے جو وہ پوجتی تھی سوائے خدائے تعالیٰ کے یعنی خدائے تعالیٰ نے بلقیس کو سورج کے پوجنے سے چھڑایا بیشک جو تھی بلقیس کافروں کی قوم سے کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دوبارہ بلقیس کی عقل آزمانے کو اور اس کے پاؤں دیکھنے کو ایک محل بنوایا جو زمین اس کی صاف ستھری شیشے کی تھی اسمیں پانی چھڑکا وہ ایسا ہوا جیسے دریا نظر آتا تھا حضرت سلیمان اپنا تخت وہاں بچھوا کر بیٹھے اور بلقیس کو بلوایا جب بلقیس آئی قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ڛ کہا لوگوں نے بلقیس کو کہ اندر جا اس محل کے پھر جب دیکھا بلقیس نے اس محل کے صحن کو تو وہ سمجھی کہ یہ پانی ہے اور اوپر کھینچا دامن کو پنڈلیوں سے تو پانی میں چلے حضرت سلیمان نے دیکھا کہ اسکے پاؤں میں کچھ عیب نہیں وہ دیوؤں کی بات جھوٹی ہے تب کہا حضرت سلیمان نے بلقیس کو مت اٹھا دامن کو جو یہ محل کا ہے صحن بنا ہوا درست اور صاف شیشے سے تب قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہ کہا بلقیس نے کہ پروردگار میرے بیشک میں نے ظلم کیا اپنے اوپر آپ سورج کے پوجنے کے سبب اور مسلمان ہوئی ہیں سلیمان نبی کیساتھ خدائے تعالیٰ کے واسطے جو پروردگار سارے عالم کا ہے حضرت سلیمانؑ کے پاس آن کر بیٹھی اور حضرت سلیمان نے بلقیس سے نکاح کیا ۳ ع ۱۴ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ہ اور مقرر بھیجا ہمنے ثمود کی قوم کی طرف انکے بھائی صالح نبی کو اسواسطے جو صالح نبی نے جا کر اس قوم کو کہا کہ بندگی کرو خدائے تعالیٰ کی اور اُسکے سوا کسی کو نہ پوجو پھر دو فرقے ہو کر جھگڑنے لگے یعنی بعضے ایمان لائے اور حضرت صالح نبی کا کہا مانا اور بہتوں نے نہ مانا اُنکے کہنے کو اور کافر ہی رہے اور جھگڑنے لگے جب تکرار اور بحث میں ہارے اور جواب نہ آیا کافروں کو تب کہا اے صالح جو تو عذاب سے ہمیں ڈراتا ہے اگر سچا ہے تو جلد لا اس عذاب کو قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ہ کہا حضرت صالح علیہ السلام نے کہ اے میری قوم کیوں جلدی کرتے ہو عذاب کے آنے میں جو تمہارے حق میں بہت برا ہے پہلے ایمان لانے اور توبہ کرنے سے جو یہ تمہارے حق میں بہت بھلا ہے یعنی کفر اور ظلم سے توبہ کرنا بہتر ہے اسکو چھوڑ کر تم عذاب مانگتے ہو کیوں نہیں بخشواتے اپنے گناہ خدائے تعالیٰ سے شاید خدائے تعالیٰ تم پر مہر کرے اور تمہارے گناہ بخشدے قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۭ قَالَ طٰۗىِٕرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ہ کہا قوم نے حضرت صالح نبی کو بدقوم اور بدشگن پایا تجکو اور تیرے ساتھ والوں کو کہ جب سے تو نے یہ باتیں شروع کی ہیں تب سے سارے شہر کے لوگوں پر ہر طرح کی مصیبت ہے تب کہا حضرت صالح نبی نے انھیں کہ بدشگنی تمہاری خدائے تعالیٰ کے پاس ہے مقرر کی ہوئی یعنی خدائے تعالیٰ تمہیں توفیق ایمان کی نہیں دیتا تمہارے تکبر اور ظلم کے سبب نہ تم کفر اور تکبر کو چھوڑو گے نہ تم پر سے یہ آفتیں اور مصیبت جاوینگی بلکہ تم لوگ آزمائے جاتے ہو عیش اور مصیبت میں وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ہ اور تھے اس شہر میں نو شخص دولتمند اُمّی

قوم کے اور بہت شریر تھے جو خرابی کرتے تھے اس شہر میں اور بھلائی نہ کرتے تھے جب اونٹنی کو مار چکے اور حضرت صالحؑ نے انکو کہا کہ اب تم پر تین دن کے بعد عذاب آویگا تب اُنھوں نے آپس میں مصلحت کرکے قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ کہا قسم کھاؤ خدائے تعالیٰ کی جو البتہ رات کو جا پڑینگے مار ڈالنے کو صالح پر اور اسکے لوگوں پر پھر جو کوئی اُنکے خون کا دعویٰ کرے تو کہیں ہم جو ہم نہیں تھے اس جگہ جہاں وہ مارے گئے ہمیں خبر نہیں جو کس نے انھیں مار ڈالا وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور مکر کیا اُن لوگوں نے مکر کرنا جو صالح نبی کو چھپکر مار ڈالیں اور جب کوئی انکا وارث پوچھے تو کہیں ہمیں خبر نہیں اور ہمنے مکر کیا کرنا جو بدلہ ان کے مکر کا انہیں پہنچایا جو اسی کام میں وہ آپ ہی ہلاک ہوئے اور وہ نہ جانتے تھے کہ اسطرح ہوگا **نقل** کہتے ہیں کہ حضرت صالح علیہ السلام نے اس شہر سے باہر ایک مسجد پہاڑ کی کھوہ میں بنائی تھی رات کو ہمیشہ وہاں جاکر نماز اور بندگی کیا کرتے تھے جب انہوں نے قوم سے وعدہ کیا کہ تمپر تین دن کے پیچھے عذاب آویگا ان نو شخصوں نے آپس میں بیٹھکر کہا کہ صالح کا کہنا سچ ہے جو وہ وعدہ عذاب کا دیتا ہے سو وہ وہیں ہوگا پر ایسا کام کیجیے کہ تین دن سے پہلے ہی اُسے آج مار ڈالئے یہ مصلحت کرکے وہ شخص سویرے سے اس پہاڑ کی کھوہ میں جا بیٹھے اس ارادے پر کہ جس وقت حضرت صالحؑ آویں بغیر بات پوچھے انھیں مار ہی ڈالیے خدائے تعالیٰ کی قدرت سے ایک ٹکڑا پہاڑ کا اس کھوہ کے منھ پر اوپر سے آپڑا اور راہ بند ہوئی وہ نو شخص اسی جگہ موئے اور باقی شہر کے لوگ حضرت جبرائیلؑ کی چنگھاڑ سے سب مر گئے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ پھر دیکھ جو کیسا ہوا آخر کام اُنکے فریب کا جو بیشک ہم نے ہلاک کیا ان نو شخصوں کو اس غار میں اور باقی انکی قوم کو عذاب سے فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوْا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ پھر یہ ہیں گھر انکے حجر کے شہر میں ڈھے ہوئے ویران پڑے ہیں بسبب اُن کے ظلم کے اور پیغمبر کا کہنا نہ ماننے کے سبب بیشک اس احوال میں ہر طرح نشانی ہے خدایتعالیٰ کی قدرت کی واسطے اس قوم کے جو جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں اور عقل رکھتے ہیں وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ اور بچالیا ہمنے ان لوگوں کو جو ایمان لاتے تھے خدایتعالیٰ پر اور صالح نبی کو سچا جانتا تھا اور تھے وہ لوگ پرہیز کرنیوالے کفر سے اور شرک سے ان سب کو عذاب سے بچایا وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝ اور بھیجا ہمنے لوط نبی کو اسکی قوم کی طرف جب اس نے جاکر کہا اپنی قوم کو آیا تم آتے ہو بدکام کرنے بے ملاحظہ اور تم دیکھتے ہو اور شرماتے نہیں اور ڈرتے نہیں خدایتعالیٰ سے اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ کیا تم آتے ہو بدکام کرنے مردوں سے عورتیں چھوڑکر جو خدایتعالیٰ نے عورتوں ہی کو بنایا ہے اس کام کیواسطے بلکہ تم اے قوم بڑے احمق ہو جو انجام اپنے کام کا نہیں سمجھتے فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ پھر نہ تھا جواب اس بات کا حضرت لوط کو مگر وہ کہ کہنا آپس میں کہ نکالدو لوط کے لوگوں کو لوط سمیت اپنے شہر سے جو یہ لوگ مرد پاکیزہ ہیں یعنی اپنے تئیں ستھرا اور پاک جانتے ہیں اور ہمیں عیب کرتے ہیں وَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ پھر ہمنے بچایا لوط علیہ السلام کو اور اس کے لوگوں کو عذاب سے مگر عورت اسکی یعنی بی بی لوط نبی کی جو وہ قوم میں سے نہ نکلی سو مقرر کیا ہم نے اس عورت کو پیچھے رہنے والوں میں عذاب کے درمیان یعنی اسے کافروں کے ساتھ عذاب سے ہلاک کرنا مقرر کیا تھا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ اور برسایا ہم نے اس شہر کے لوگوں پر مینھ پتھروں کا جو بہت برا ہے مینھ برسا ڈرائے ہوؤں پر جب وہ سب ہلاک ہو چکے تب لوط علیہ السلام کو ہمنے فرمایا قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۭ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ کہو تمامی تعریف اور شکر خدایتعالیٰ ہی کو لائق ہے اور سلام ہے اوپر ان بندوں خدائے تعالیٰ کے جو چنے ہوتے ہیں اسکے اے اب خدایتعالیٰ اچھا ہے یا وہ جنکو تم شریک کرتے ہو اسکا یعنی خدایتعالیٰ اچھا ہے یا بُت اچھے ہیں سمجھو تو سہی اے مشرکو

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ

مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝ بھلا جسنے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور نیچے بھیجا تمھارے واسطے آسمان سے یا بادل سے پانی یعنی مینھ پھر اگاتے ہمنے اس مینھ کے پانی سے باغ بہت میووں کے بھرے ہوتے اور بہار اور پھلواڑی والے باغ سو تم سے نہیں ہو سکتا تھا یہ کہ اگاتے ہو تم درختوں کو باغوں میں اور وہ درخت میوے دار پھولوں سے بھرتے اے کیا ہے کوئی اور خدا ساتھ خدایتعالیٰ وحدہ لاشریک کے جو ایسے کام کرے

بلکہ یہ شرک سے پھرے جاتے ہیں سیدھی راہ سے سمجھ کے اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ وَجَعَلَ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ حَاجِزًا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ
اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ہ بھلا کس نے بنایا زمین کو ٹھہری ہوئی رہنے کی جگہ خلقت کیواسطے اور پیدا کین زمین کے بیچ ندیاں بہتی ہوئی اور بنایا زمین کی مضبوطی کیواسطے
پہاڑ بھاری اور پیدا کیا دو دریاؤں کو جو میٹھے اور کھاری بہتے ہیں پر وہ آپسمیں مل نہ جاویں آیا کیا ہے کوئی اور ساتھ خدا تعالیٰ کے جو اسکی مدد کرے یا کام بنا لیوے یعنی ہرگز نہیں
کوئی مددگار اسکا بلکہ بہت لوگ جو کافر یا مشرک ہیں نہیں جانتے احمق ہیں اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ
اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ہ یا کوئی ہے ایسا جو پہونچتا ہے عاجزی اور بیکسی کیوقت پر جب اسکو پکارے اور وہ اٹھا دیتا ہے برائی کو مصیبت کی ناچاری کیوقت
اور بنایا تمکو نائب ملکوں میں آیا کیا ہے کوئی اور خدا ساتھ خدا تعالیٰ کے یعنی کوئی نہیں ہے تھوڑے ہیں وہ لوگ جو نصیحت مانتے ہیں یقین لاکر اور خدائے
تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اسے ایک جلن کر اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَیْ رَحْمَتِهٖ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ تَعٰلَى
اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ہ یا کوئی ہے جو راہ دکھاوے تمکو اندھیروں میں جنگل کے اور دریاؤں کے اور کون بھیجتا ہے باؤں کو بہار کی خوشخبری دینے والی پہلے
بارانِ رحمت کے آنے سے یعنی جو باؤ مینھ برسانے والی چلتی ہے سوائے خدا تعالیٰ کے کون چلاتا ہے اس باؤ کو آیا کیا ہے کوئی اور خدا ساتھ خدا تعالےٰ
وحدہٗ لاشریک کے بہت اونچا ہے خدا تعالیٰ ان چیزوں سے جن چیزوں کو اسکا شریک کرتے ہو یعنی یہ بات کہ یہ شریک ہے کہتے ہیں اس
بات سے خدائے تعالیٰ پاک ہے اور بہت بلند ہے اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ
هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ہ بھلا کسنے پیدا کیا پہلے خلقت کو جبکہ کچھ نہ تھا پھر وہ دوبارہ پھیر لاوے گا قیامت کیدن سب کو جو مریں کے
اور کون روزی دیتا ہے تمکو آسمان سے مینھ کے سبب اور زمین میں اناج لگانے کے سبب آیا کیا ہے کوئی اور خدا ساتھ خدا تعالیٰ وحدہٗ لاشریک
کے کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان شریک کرنیوالوں کو کہ لاؤ کوئی دلیل کسی کے شریک ہونیکی خدائے تعالیٰ کے ساتھ اگر تم سچے ہو تو یعنی تم جو کہتے
ہو کہ خدائے تعالیٰ کے شریک ہیں اگر یہ بات سچی ہے تو کوئی دلیل کھلی ہوئی لاؤ جس سے معلوم ہو تمھارا سچ سو کوئی دلیل نہیں ہے تم جھوٹے ہو قُلْ لَّا
يَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ہ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہیں جانتا جو کوئی کہ ہے آسمانوں
اور زمین میں چھپی بات کو جو پردے میں ہے یعنی فرشتے اور جن اور آدمی ان سب سے کسی کو غیب کی خبر نہیں مگر خدا تعالیٰ ہی کو ہے جو وہی جانتا
ہے غیب کی خبر اور خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے کہ کسوقت یہ مردے سب جی اٹھیں گے یعنی کسی کو غیب کی خبر نہیں کہ قیامت کب ہوگی بَلِ
ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْهَا بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ہ بلکہ معلوم کیا یعنی معلوم نہ کیا انکی عقل نے آخرت کے احوال میں بلکہ یہ ع
شبہے میں ہیں قیامت کے ہونمیں بلکہ یہ لوگ قیامت کے احوال سے اندھے ہیں یعنی دلیلیں قیامت کے ہونیکی دیکھتے نہیں وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ہ اور کہا کافروں نے اے کیا جب ہم ہو جاوینگے خاک اور ہمارے باپ دادا بھی ہو جاوینگے اے کیا ہم تب پھر
نکلیں گے قبروں میں سے لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ہ بیشک یہ وعدہ دیا تھا ہمیں اور ہمارے باپ دادا
کو اس سے پہلے بھی گئے پیغمبروں نے آگے بھی ایسی ہی باتیں ہم سن چکے ہیں نہیں ہیں یہ باتیں مگر یہ کہاوتیں ہیں اگلے لوگونکی یعنی یہ بات یونہی سنتے
ہیں کچھ اصل نہیں قُلْ سِيْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ہ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جاؤ سیر کرو ملکوں میں قوم
ثمود اور قوم عاد اور قوم لوط کی ان قوموںکے شہروں میں جاکر پھر دیکھو انکے گھروں کا احوال کہ کیسا ہوا آخر کام گنہگاروں کا یعنی جنھوں نے پیغمبروں کا کہنا نہ
مانا انکا حال دیکھو کہ آخر کو کیا ہوا وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِیْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ہ اور مت غمگین ہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کے جھٹلانے
پر اور سچ نہ ماننے پر انکے حقارت ہو ان باتوں سے جو یہ مکے کے لوگ فن فریب کرتے ہیں وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ہ اور کہتے
ہیں کافر مسلمانوں کو اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کب ہوگا اور کہاں ہے وہ وعدہ عذاب آنیکا بتاؤ اگر تم سچے ہو قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ
بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ہ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عذاب جلد مانگنے والونکو کہ شاید وہ کہ ہووے جو تمکو پیچھے سے آملے بعض اُس چیز سے
جسکی تم جلدی کرتے ہو یعنی عذابکو تم جلد مانگتے ہو شاید کچھ اس میں سے تم پر جلد آوے جیسے قحط اناج کا یا بدر کی لڑائی وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ہ اور بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح صاحب بزرگی اور مہربانی کا ہے لوگوں پر جو جلد عذاب نہیں

بھیجتا لیکن بہت لوگ شکر خدا کا بجا نہیں لاتے اور اسکی نعمتوں کا احسان نہیں مانتے وَاِنَّ رَبَّکَ لَیَعْلَمُ مَا تُکِنُّ صُدُوْرُھُمْ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۝ اور بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح جانتا ہے جو کچھ چھپی ہوئی ہے کافروں کے دلوں میں دشمنی اور حسد مسلمانوں کی اور تیری اور وہ بھی جانتا ہے خدا تعالیٰ جو کچھ ظاہر کرتے ہیں بیر اور جھٹلانا اور سوائے انکے چھپی اور کھلی سب باتیں جانتا ہے وَمَا مِنْ غَآئِبَۃٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝ اور نہیں کوئی چیز چھپی آسمانوں اور زمین میں مگر لکھی ہوئی یعنی سب چیزیں جو کسی کو معلوم نہیں ہیں وہ سب لوح محفوظ میں لکھی ہیں خدا تعالیٰ کی قدرت سے اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَقُصُّ عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَکْثَرَ الَّذِیْ ھُمْ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝ بیشک یہ قرآن سناتا ہے بنی اسرائیل کو بہت ان چیزوں سے جن باتوں میں بنی اسرائیل جھگڑتے ہیں جیسے احوال قیامت کا اور قبروں میں پھر جی اٹھنا حساب دینے کو اور قصہ عزیر نبی کا جو تیسرے سپارے میں ہے ذکر ان کا ان سب باتوں کو قرآن مفصل بیان کرتا ہے انپر وَاِنَّہٗ لَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور بیشک قرآن ہر طرح راہ دکھاتا ہے اور بخشش ہے سچ ماننے والوں کو یعنی جو کوئی قرآن کو سچ کلام الٰہی جانے اور اسکے حکم کے موافق کام کریگا بیشک اس نے راہ پائی خدا تعالیٰ کی خوشی کی اور اسپر مہربانی مقرر ہے اِنَّ رَبَّکَ یَقْضِیْ بَیْنَھُمْ بِحُکْمِہٖ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ۝ بیشک پروردگار تیرا انصاف کرنیوالا ہے بنی اسرائیل کے جھگڑے میں اپنے حکم سے انصاف کریگا اور خدا تعالیٰ زبردست ہے سب کچھ جاننے والا جو کچھ اس سے چھپا ہوا نہیں ہے فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ اِنَّکَ عَلَی الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ۝ پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھروسہ کر اسی پر اپنے سب کام سونپ دے دشمنوں سے مت ڈر جو تو بیشک ہے اوپر سیدھی کھلی راہ کے جس میں ہرگز کوئی بھول نہیں کافروں کی باتوں پر دھیان مت رکھ اور وہ جو تیری بات نہیں سنتے اور نہیں مانتے اسواسطے غمگین مت ہو اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ۝ بیشک تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ سنا سکے گا بات مردوں کو یعنی ان کافروں کے دل مردے ہیں تیری بات نہیں سمجھ سکتے اور نہیں سنا سکے گا تو پکارنا بہروں کو جسوقت کہ وہ پیٹھ پھیر کے جاویں یعنی اگر بہرا روبرو ہو تو اشارہ سے کچھ سمجھے پھر جبکہ اسنے پیٹھ پھیری پھر وہ آواز نہیں سنے گا ویسے ہی یہ کافر ہیں جو ان کے کان بہرے ہیں اور تجھ سے بیزار ہیں پھر کیونکر تیری بات سنیں اور سمجھیں گے وَمَآ اَنْتَ بِھٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِھِمْ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَھُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اور نہیں تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ پر لانیوالے اندھوں کو بھٹکنے اور بہکنے کے سبب ان کے یعنی یہ کافر جو اندھوں کی طرح بہکتے پھرتے ہیں انکو راہ خدا کی نہ دکھا سکے گا اور نہ سناویگا ہماری باتیں مگر اسی کو جو سچ مانے گا اور تابعداری کریگا یعنی تیری بات مسلمان ہی سمجھیں گے پھر وہی حکم ماننے والے ہیں جو ہماری آیتوں کو سچا مانیں وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْھِمْ اَخْرَجْنَا لَھُمْ دَآبَّۃً مِّنَ الْاَرْضِ تُکَلِّمُھُمْ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ۝ اور جب ٹھہر چکے بات یعنی عذاب کا آنا مقرر ہو چکے گا کافروں پر تب باہر نکالینگے ہم کافروں کے دکھانے کیواسطے ایک حیوان زمین میں سے سو وہ جانور باتیں کریگا انسے کہ وہ لوگ ہیں جو ہماری باتوں کو جیسے قیامت کا آنا اور مر کر دوبارہ اٹھنا حساب دینا ان باتوں پر یقین نہیں لاتے کہتے ہیں کہ دابۃ الارض کا نکلنا ایک بڑی نشانی ہے قیامت کے آنیکی نشانیوں سے جو سورج کا نکلنا مغرب کیطرف سے اور دابۃ الارض کا نکلنا زمین سے آگے پیچھے نزدیک ہونگے اور وہ دابہ زمین سے نکلکر لوگوں سے باتیں کریگا اور اسکی شکل اسطرح لکھی ہے کہ ساٹھ گز لمبا ہوگا اور چار پاؤں ہونگے اسکے اور سارے بدن پر زرد رونگٹے ہونگے اور دو بازو ہونگے اسکے اور ایسا جلد چلیگا کوئی پرندہ اسکے برابر نہ چل سکیگا اور کوئی ڈھونڈھنے والا اسے نہ پاویگا اور اسکا منہ آدمی کا سا ہوگا پر بہت روشن اور چمکتا ہوا ہوگا اور سر اور سینگ اسکے نیل گاے کے سے اور کان ہاتھی کے سے اور رنگ چیتے کا سا اور گردن اور ٹانگیں اونٹ کی سی اور چھاتی شیر کی سی اور دم دنبہ کی اور مکے کے گردے میں سے نکلیگا بعض کہتے ہیں کہ سر اور گردن ہی اسکی باہر نکلیگی اور سارا بدن اسکا چھپا رہیگا زمین میں اور مشہور یوں ہے کہ حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی کا نگینہ اسکے پاس ہوگا جسکو عصا لگاویگا وہ سفید منہ ہو جاویگا اور جسکے ماتھے کو وہ نگینہ چھواویگا اسکا منہ کالا ہو جاویگا پھر کافر اور مسلمان کی یہی نشانی ظاہر رہیگی کہ سیاہ اور سفید رو جسکا منہ سفید ہوگا اسے بہشتی اور جسکا منہ کالا ہوگا اسے دوزخی کہیں گے پھر بعد اسکے سوائے ان دونوں فرقوں کے تیسرا فرقہ نہ رہیگا غرضکہ جب کافروں پر عذاب مقرر ہو چکیگا اور توبہ کا وقت نہ رہیگا تب یہ دابۃ الارض پیدا ہوگا وَیَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُّکَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا فَھُمْ یُوْزَعُوْنَ ۝ اور جس دن اوٹھاوینگے ہم قبروں سے ہر ایک دین والوں سے لشکر ان لوگوں سے جو جھوٹا کہتے تھے ہماری آیتوں کو جو پیغمبر بیان کرتا تھا انکے آگے پھر وہ لشکر ہر ایک دین کے اپنے اپنے ٹھکانے رہینگے یعنی قیامت کو ہر ایک کے اشرافوں اور سرداروں کو علیحدہ علیحدہ کر کے کھڑا رکھیں کے

جو امت ہر ایک دین والوں کے غریب اور انکے تابعدار آچکیں پھر سب اکٹھے جب ہو چکیں گے حَتّٰٓی اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَکَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ وَلَمْ تُحِیْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ جبتک کہ آدیں حضور میں تب فرماوے خدائے تعالیٰ اے تم جھوٹ جانتے تھے میری آیتوں کو سنتے تھے بغیر دھیان کے بن سمجھے بغیر غور کیے ان آیتوں کو غفلت سے یعنی ذرا عقل سے اول اُن آیتوں کے معنوں کو نہ سمجھے سنتے ہی کہا کہ یہ جھوٹ ہے سب اے کیا تھا جو تم یہ کرتے تھے یعنی ایسا برا کام کرتے تھے جو خدا اور رسول کی باتوں کو جھوٹا کہتے تھے وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ اور مقرر ہوئی ان پر بات عذاب آنیکی یعنی انپر عذاب کا آنا مقرر ہوا بسبب اسکے جو انھوں نے ظلم کیے تھے پھر وہ کچھ بول نہیں سکتے عذاب کو دیکھکر یعنی اس عذاب کے ہول سے بات کا ہوش اور اوسان نہیں اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ لِیَسْکُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ اے نہیں دیکھتے جو ہم نے بنائی اور پیدا کیا رات تو آرام کریں رات کو نیند میں سو کر اور دن بنایا اجالا روشن تو دن کو تلاش روزی کی کرتے ہیں بیشک اس رات دن کے پیدا کرنے میں سر طرح نشانی قدرت خدائے تعالیٰ کی ہے واسطے اس قوم کے جو ایمان لاتے ہیں اور سمجھتے ہیں غور کر کے یعنی جو لوگ کہ یہ سمجھتے ہیں کہ رات کو جو سوتے تو کچھ خبر نہ اپنی نہ کسی کی خبر کسی طرح رہتی ہے گویا کہ مردے ہیں پھر فجر کو ویسے ہی اٹھتے ہیں یہی بات دلیل ہے جو قیامت کے دن اٹھاویگا خدائے تعالیٰ قادر ہے وَیَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ وَکُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِیْنَ ۝ اور جس دن پھونکے گا فرشتہ قرنائی میں پھر ڈرینگے اور گھبراوینگے ہول اور دہشت سے اس آواز کی جو کوئی ہوگا آسمانوں میں اور جو کوئی ہوگا زمین میں مگر وہ نہ گھبراویگا جسے خدائے تعالے چاہیگا اور سب آوینگے قیامت کے میدان میں عاجز اور بے بس ہو کر وَتَرَی الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْٓ اَتْقَنَ کُلَّ شَیْءٍ اِنَّهٗ خَبِیْرٌ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اور دیکھے گا تو اس دن پہاڑوں کو تو دیکھکر سمجھے گا انکو جمے ہوتے اور وہ پہاڑ چلے جاتے ہیں چلنا بدلی کا سا یعنی پہاڑ تو دوڑے جاتے ہونگے اور چلنا انکا معلوم نہیں ہونیکا کاریگری ہے اس خدائے تعالیٰ کی جس نے سب چیزیں درست جیسی چاہیے تھیں ویسی ہی بنائیں بیشک خدائے تعالیٰ جاننے والا ہے جو کچھ تم کرتے ہو کوئی کام اور کوئی بات تمہاری اس سے چھپی ہوئی نہیں مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَیْرٌ مِّنْهَا وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ یَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ جو کوئی آوے خدائے تعالیٰ کے پاس ساتھ بھلائی کے یعنی بھلے کام لیکر آوے جیسے ایمان اور نیک عمل پھر واسطے اسکے بھلائی ہے اچھی اسکے کاموں سے یعنی بہشت اور اسکی نعمتیں جو کبھی تمام نہوں اور وہ لوگ قیامت کیدن کے ڈر سے امن میں ہونگے بے خطرہ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَکُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اور جو کوئی آوے خدائے تعالیٰ کے پاس ساتھ برائی کے یعنی کفر اور شرک لیکر آوے پھر اوندھے منہ ہوونگے انکے آگ میں یعنی انکو اوندھے منہ ڈالینگے بدلہ نہ دیا جاویگا قیامت کیدن مگر اسی چیز کا جو تم دنیا میں کرتے تھے جو یہی انصاف ہے اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِیْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ کُلُّ شَیْءٍ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ سواتے اسکے نہیں یعنی بیشک مجھے فرمایا ہے یہ کہ پوجا کروں میں ہمیشہ اس شہر کے صاحب کو یعنی مکے کے صاحب خدائے تعالیٰ ہی کی بندگی کیا کروں وہ صاحب جسنے حرام کیا یعنی حرمت دی اس شہر کو جو نہ گھاس کاٹیں نہ شکار کریں نہ کسیکو ماریں مکے کے شہر میں اور واسطے اسی صاحب کے ہے سب چیز یعنی سب چیز کا مالک وہی ہے اور فرمایا مجھے کہ رہوں میں مسلمان سب دینوں کو چھوڑ کر وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ فَمَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ۝ اور یہ فرمایا مجھے کہ قرآن پڑھا کروں ہمیشہ اور حکم قرآن کے سنایا کروں سب کو پھر جو کوئی راہ پاوے سیدھی اور حکم مانے مقرر وہ راہ پاتا ہے واسطے اپنے یعنی اس حکم ماننے کا فائدہ اسی کو ہوتا ہے اور جو کوئی راہ بھولا اور حکم نمانا پھر کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقرر ڈرانیوالا ہوں نہ ماننے والوں کو اور بھلی بری بتا دینے والا ہوں جو کوئی بھلائی کریگا اپنے واسطے اور برائی کریگا اپنے واسطے سوائے بتانے اور سمجھانے کے میرا ذمہ کچھ نہیں وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَیُرِیْکُمْ اٰیٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور کہو ای رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ تمامی تعریف اور سر لینا خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہے جو وہی نعمتیں دیتا ہے آگے نہ ماننے والو جلد دیکھو گے اسکی قدرت کی نشانیاں پھر پہچانو گے تم نشانیوں کو کہ یہ ہے ہمارے کاموں کا بدلہ ہے اسوقت کچھ فائدہ نہوگا اور نہیں ہے خدائے تعالیٰ بیخبر ان چیزوں سے جو تم کرتے ہو چھپا کر اور ظاہر کام تمہارے دیکھتا اور جانتا ہے ان سب کا بدلہ تمھیں دیوے گا

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَکِّیَّةٌ وَّ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | هِیَ ثَمَانٍ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَةً

طٰسٓمّٓ ۝ ان ہر ایک حرفوں سے اشارہ ہے ایک چیز کا چھپا ہوا سو خدائے تعالیٰ قسم یاد کرتا ہے طسم کی تِلْكَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝ نَتْلُوْا عَلَیْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰی وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ جو یہ سورۃ آیتیں ہیں کھلی ہوئی کتاب کی ہم پڑھتے ہیں یعنے ہمارے حکم سے جبرئیل علیہ السلام

کہتا ہے کہ تیرے آگے خبر موسیٰ علیہ السلام کی اور فرعون کی سچی واسطے قوم ایمان لاتے ہوونکے یعنی جبرئیل وہ خبر کہتا ہے اسواسطے جو تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنا ان لوگوں کو جو قرآن کو کلام الٰہی بیشک جانتے ہیں اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيِ نِسَآءَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ بیشک فرعون نے بڑائی اور غرور کیا جو وہ بادشاہ مصر کا تھا اور کیا فرعون نے مصر کے لوگوں کو کئی فرقے اور ہر ایک فرقے کو ایک کام مقرر کیا پھر غریب اور عاجز مزدور کمترین مقرر کیا بنی اسرائیل کی قوم کو جو اس فرقے کو مار ڈالتا تھا یعنی بنی اسرائیل کی قوم کے بیٹوں کو اسواسطے جو نجومیوں نے اس سے کہا تھا کہ اس قوم میں سے ایک لڑکا اس برس میں پیدا ہوگا پھر جوان ہو کر تیرے راج کو کھوویگا اور جیتا چھوڑتا تھا انکی عورتوں کو کام خدمت کیواسطے بیشک تھا فرعون خرابی کرنیوالوں سے جو بیگناہ بچوں کو مار ڈالتا تھا اور بنی اسرائیل کی قوم کو ناحق زبردستی بندہ گیری اور بیگاری میں پکڑتا تھا وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ اور چاہا ہمنے وہ کہ احسان رکھیں اس قوم پر جو عاجز اور غریب تھے مصر میں یعنی بنی اسرائیل کی قوم کو چاہا کہ انکو عذاب سے چھٹاویں اور کریں ہم بنی اسرائیل کو سردار مصر میں اور کریں ہم انکو وارث اور مالک اس شہر کے ملک اور دولت حویلیوں باغوں کا اور چاہا کہ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝ اور صاحب ملک کا کریں ہم بنی اسرائیل کو مصر کے شہر میں اور دکھلاویں فرعون اور ہامان کو جو وزیر تھا فرعون کا اور ان دونوں کے لشکر کو بنی اسرائیل سے یعنی بنی اسرائیل کو دکھاویں احوال انکا اسپر کہ بنی اسرائیل ڈرنے والے تھے ان سے جب فرعون وزیر اور لشکر سمیت دریا میں ڈوبنے لگا تب بنی اسرائیل دریا کے کنارے آنکر انکے ہلاک ہونیکا تماشہ دیکھتے تھے **نقل قصہ** کہتے ہیں کہ جب نجومیوں نے فرعون کو کہا کہ اس برس میں بنی اسرائیل کی قوم سے ایک لڑکا پیدا ہوگا پھر وہ جوان ہوگا اسکے سبب تیری بادشاہت جاویگی فرعون نے سارے شہر کی دائیوں کو بلوا کر سب بنی اسرائیل کی عورتوں پیٹ والیوں پر مقرر کیا اور کہا کہ جو بیٹا جنے اسی وقت مار ڈالیو اور بیٹی ہو تو رہنے دینا جو دائی کہ حضرت موسیٰ کی ماں پر مقرر تھی جسوقت حضرت موسیٰ پیدا ہوتے دائی صورت دیکھتے ہی انکے حسن پر عاشق اور فریفتہ ہوگئی اور ان کی ماں کو کہا کہ اے بی بی تو غم نہ کھا میں تیرا بھید کسی سے نہیں کہنے کی اور فرعون کے لوگوں سے کہہ دونگی کہ اس بی بی کے گھر بیٹی پیدا ہوئی تھی سو ہوتے ہی مرگئی پر تو ایسا کیجیو جو کوئی ہمسایہ اور کوئی تیرے کنبے کا بھی اس بچے کو نہ دیکھے اس بی بی نے قبول کیا یہ بات کہکر دائی چلی گئی پھر کئی دن پیچھے بو ایکدن حضرت موسیٰ کی ماں اپنے بچے کو گود میں لئے اپنے گھر میں تنور پر بیٹھی روٹی پکاتی تھیں جو یکبارگی خبر پاکر فرعون کے لوگ بچے کی تلاش کو گھر میں گھس آئے انھوں نے جلدی سے حضرت موسیٰ کو جلتے تنور میں ڈالکر اسکا منہ ڈھانک دیا لوگوں نے آنکر بچے کو ڈھونڈھا کہیں نہ پایا آخر خالی چلے گئے پھر انکی ماں نے جو تنور کھولا دیکھیں تو حضرت موسیٰ آگ میں جیسے پھولوں میں کھیلتے ہیں انہوں نے اٹھا لیا اور پھر تب وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اور کہلا بھیجا ہمنے موسیٰ کی ماں کیطرف یہ کہ دودھ پلا اپنے بچے موسیٰ کو اور پال اسے پھر جب تو ڈرے اسکے واسطے کہ ایسا نہ ہو جو فرعون کے لوگ اسے ڈھونڈھکر مار ڈالیں تو پھر ڈالدے موسیٰ کو دریا میں صندوق میں رکھکر اور مت ڈر جو اسے کوئی مار ڈالے اور غمگین مت ہو اسکی جدائی سے جو بیشک ہم پہونچا دیوینگے تیرے بچے کو تیرے پاس اور کریں گے ہم اسکو پیغمبروں سے جیسے پیغمبر آگے گذرے ہیں ایسا ہی یہ بھی ہے پھر موسیٰ کی ماں کو معلوم ہوا کہ فرعون کے لوگ بہت تلاش میں ہیں تب ایک بڑھئی جو حضرت موسیٰ کے باپ عمران کا آشنا تھا اس سے کہا کہ ایک صندوق چھوٹا سا سب سے چھپا کر بنا لاوے اُس بڑھئی کا نام خرقیل تھا اور وہ فرعون کے چچا کا بیٹا تھا سو اُسنے سوا گز کا صندوق بنا کر حضرت موسیٰ کی ماں کو دلایا اور اس بڑھئی نے جی میں جانا کہ اسکا بیٹا ہے اور چاہتی ہے کہ اس صندوق میں رکھکر کہیں بھگا دیوے کہ اسبات کا چرچا کرے زبان اسکی منہ میں بند ہوگئی پھر اپنے گھر میں گیا وہاں چاہا کہ فرعون سے جاکر کہے اندھا ہوگیا دل میں جانا کہ وہ لڑکا جسے نجومی کہتے ہیں یہ وہی ہے پھر توبہ کی اور بغیر دیکھے ایمان لایا قرآن میں جو اشارہ ہے کہ یعنی ایمان لایا فرعون کے لوگوں سے وہ یہی ہے پھر حضرت موسیٰ کی ماں نے اس صندوق کو لیکر روغن قیر سے خوب درست کر کے بنایا جو ذرا بھی پانی کہیں سے اس میں نہ جاوے پھر حضرت موسیٰ کو اسمیں رکھکر ایک تختہ اسکے منہ پر ڈھانک کر سب طرف سے مضبوط بند کر کے دریائے نیل میں جو مصر کو شہر میں جاری ہے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کر کے بہا دیا اس دریا سے ایک نہر فرعون کے گھر کے باغ میں جاتی تھی یہ صندوق اس نہر کی طرف چلا فرعون کی ایک بیٹی کوڑھ کی بیماری میں گرفتار

تھی نجومیوں نے کہا تھا کہ فلانی تاریخ فلاں ساعت ایک بچہ دریا میں بہتا آویگا اسکے منھ کے پانی سے اس لڑکی کا مرض جاویگا اور سوا اسکے کچھ علاج نہیں سو فرعون موافق نجومیوں کے بتانے کے اس لڑکی کو لئے بیٹھا تھا اور اس فرعون کی بی بی اور لوگ سب اُس بچے کی راہ دیکھتے تھے جو اتنے میں وہ صندوق بہتا ہوا سامنے فرعون کے آیا اور فرمایا کہ اس صندوق کو لاؤ اُسیوقت لوگ دوڑے فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۭ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝ پھر اٹھا لائے وہ صندوق حضرت موسیٰ کا پانی میں سے فرعون کے لوگ تو ہوتے حضرت موسیٰ انہوں کیواسطے دشمن اور غم یعنی فرعون کے لوگ حضرت موسیٰ کے سبب ہلاک ہوئے اور غمگین رہے کہتے ہیں کہ اس صندوق کو لاکر کھولا تو دیکھیں کیا کہ ایک لڑکا بہت ہی خوبصورت اسمیں ہے جو اسکی صورت دیکھتے ہی سب کے دل میں بے نہایت محبت پیدا ہوئی اور فرعون کے جی میں خیال آیا کہ یہ بچہ مار ڈالنے سے کیونکر بچا ایسا نہو کہ وہ جو نجومی کہتے تھے کہ تیری بادشاہت کھونیوالا اس برس میں پیدا ہوگا وہ یہی نہو اسے مار ڈالنا چاہیئے فرعون کی بی بی آسیہؑ نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ نجومی کہتے تھے کہ فلانی تاریخ سے وہ خطرہ گیا اور خاطر جمع ہوئی اوس بچے پر وہ خیال مت رکھ اور اپنی بیٹی کا علاج اس ہی کر لیویں پھر حضرت موسیٰ کے منھ کا لعاب لیکر اس لڑکی کے بدن کو لگایا فی الفور لگاتے ہی بدن کا رنگ پھر گیا اور لڑکی اچھی ہونے لگی وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ۭ لَا تَقْتُلُوْهُ ڰ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور کہا فرعون کی بی بی آسیہ نے فرعون کو کہ یہ لڑکا آنکھونکی پتلی ہے میری اور تیری جو اسکے سبب اس لڑکی کی بیماری گئی اسکے مار ڈالنے کا قصد نہ کر شاید یہ بچہ فائدہ پہونچاوے ہمکو یہ بختاور معلوم ہوتا ہے یا فرزندی میں لیویں ہم اسکو اور وہ لوگ نہ جانتے تھے کہ اسی کے ہاتھ سب ہلاک ہونگے جب بی بی آسیہؑ نے یہ بات کہی تب فرعون نے کہا کہ یہ بچہ میں نے تجھکو بخشا وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ۭ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰي قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ پھر فجر کو حضرت موسیٰ کی ماں کا دل خالی صبر اور عقل سے ہوا یعنی جب سنا کہ ایک صندوق اسطرح کا بہتا ہوا فرعون کے لوگوں نے پکڑا اور اس صندوق میں سے بچہ نکلا اور فرعون نے دیکھا اور چاہتا ہے فرعون کہ اس بچے کو مار ڈالے یہ سنکر بے قرار ہوئی اور ہوش جاتے رہے اور نزدیک تھا جو ظاہر کر دے کہ یہ بچہ میرا ہے اسے مت مارو اگر نہ ہم روکتے اسکے دل کو اور صبر نہ دیتے تو بے اختیار کہدیتی سو صبر ہمنے اسواسطے دیا کہ تو ہووے وہ یقین لانے والوں سے ہمارے وعدے کو وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۡ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور کہا حضرت موسیٰ کی ماں نے حضرت موسیٰ کی بہن کو کہ جا اپنے بھائی کے پیچھے خبر لیتی اور اسکی خبر لا وہ ماں کے کہنے سی گئی اور جا کر دیکھا اپنے بھائی کو دور سے غیروں کی طرح گود میں بی بی آسیہؑ کے اور وہ لوگ نہ جانتے تھے کہ یہ بچہ اس کا بھائی ہے اور وہ اس کی بہن خبر لینے آئی ہے اور وہ دیکھا حضرت موسیٰ کی بہن نے کہ دائیاں بہت سی دودھ پلانے کو آئی ہیں پر حضرت موسیٰ کسی کا دودھ نہیں پیتے جیسا کہ فرماتا ہے خدا تعالیٰ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓي اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝ اور حرام کیا ہمنے موسیٰ علیہ السلام پر دودھ اور سب دائیوں کا پہلے سی کہتے ہیں کہ تین دن تک حضرت موسیٰ نے کسی کا دودھ نہ پیا اور اپنی انگلیاں چوستے رہے تب بی بی آسیہؑ اور انکے دوستدار سب حیران اور ناچار ہوتے جب حضرت موسیٰ کی بہن نے انکو دیکھا یہ سب حیران ہیں اسکے دودھ نہ پینے پر تب کہا کہ اے بی بی میں بتاؤں تمکو انہیں جو اس بچے کو پال دیں تمھارے واسطے اور اسکی چاہنے والی ہوں یعنی اچھی محبت سے چاہیں اس بچہ کو اُنھوں نے کہا جاؤ جلدی سے لے آؤ اسے حضرت موسیٰ کی بہن خوش ہو کر ماں کے پاس دوڑی آئی اور احوال کہا اور ماں کو لے گئی اسوقت حضرت موسیٰ فرعون کی گود میں تھے اور دائیاں آئی تھیں کسی کا دودھ نہ پیتے تھے اتنے میں انکی ماں آئیں اور اپنے بچہ کو گود میں لیا حضرت موسیٰ اپنی ماں کو پہچان کر دودھ پینا شروع کیا جو فرعون نے کہا سچ کہہ تو کون ہے جو اس بچہ نے اتنی دائیوں سے کسی کا دودھ نہ پیا اور تیرا دودھ خوشی سے پینے لگا حضرت موسیٰ کی ماں نے کہا کہ میرا دودھ بہت میٹھا اور ستھرا اور خوشبودار ہے سب بچے میرا دودھ خوش ہو کر پیتے ہیں پھر فرعون نے ان کو دودھ پلانے پر نوکر رکھا اور کہا کہ آٹھویں دن میرے پاس لے آیا کر حضرت موسیٰ کی ماں خوشی خوشی اپنی بچہ کو گھر میں لے آئیں اور پالنے لگیں سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ پھر پہونچا دیا ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو اسکی ماں کیطرف تو آنکھیں اسکی روشن ہوویں اپنے بچہ کو دیکھکر اور غمگین نہووے اسکی جدائی سے اور جانے وہ کہ وعدہ خدا تعالیٰ کا سچا ہے پر بہت لوگ نہیں جانتے اس بات کو وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○ اور جب پہونچا حضرت موسیٰ جوانی کے زور و قوت کو اور پورا مرد ہوا یعنی چالیس برس کی عمر کو پہونچے تب دی ہمنے اسکو عقل اور سمجھ اور یونہی ہم بدلہ دیتے ہیں نیک کام کرنیوالوں کو یعنی جسطرح موسیٰ علیہ السلام سے سلوک کیا اسی طرح ہر ایک پیغمبر کو صبر کا بدلہ دیتے ہیں اور کافروں پر غلبہ دیتے ہیں پھر ایک دن وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ○ حضرت موسیٰ شہر کے اندر آئے جسوقت کہ اُس شہر کے لوگ بیخبر تھے جیسے گرمی میں دوپہر کیوقت جو ہر ایک سو رہتا ہے اور راستہ کم چلتا ہے پھر پایا بازار میں دو آدمیوں کو جو لڑتے تھے آپسمیں یہ ایک حضرت موسیٰ کی قوم سے اور یہ دوسرا دشمن کی قوم سے یعنی وہ دو شخص جو لڑتے تھے ایک بنی اسرائیل تھا اور دوسرا فرعون کی قوم سے اور اسی گھر کا نانبائی تھا سو بنی اسرائیل کو وہ نانبائی بیگار میں پکڑتا تھا پھر فریاد چاہی موسیٰ علیہ السلام سے اس نے جو انکی قوم سے تھا یعنی بنی اسرائیل نے کہا اے موسیٰ مجھے چھڑا دو بیگار سے اس فرعون کے نانبائی سے حضرت موسیٰ نے کہا اس نانبائی سے کہ اُسے چھوڑ دے اس نے نہ مانا تب حضرت نے اسے مکا مارا وہ نانبائی حضرت موسیٰ کے مکّے سے مرگیا اسے مردہ دیکھکر کہا حضرت موسیٰ نے کہ یہ کام شیطان کا ہے اور بیشک شیطان گمراہ کرنے والا ہے کھلا ہوا صریحاً پھر خدائے تعالیٰ کی جناب میں التجا کر کے قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ کہا حضرت نے کہ اے پروردگار میرے بیشک ستم کیا میں نے اپنے اوپر آپ جو اسے مار ڈالا میں نے پھر بخش مجھ کو پھر بخشا خدائے تعالیٰ نے موسیٰ کو اور اسکی دعا قبول کی بیشک خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے اپنے بندوں کو مہربان ہے ان پر جو توفیق توبہ کی دیتا ہے اور پھر قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ○ کہا حضرت موسیٰ نے کہ اے پروردگار میرے جیسا تو نے مجھ پر انعام کیا ہے اور یہ گناہ بخشا میں اب توبہ کرتا ہوں میں اس بات سے کہ پھر نہونگا میں مددگار گناہ کرنے والوں کا یعنی ایسے کی مدد نہیں کرنے کا کہ جسکی مدد کا سے گناہ میں گرفتار ہوں جیسے اسکی حمایت کرنے سے گناہگار ہوا تھا فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ○ پھر فجر کو اٹھے حضرت موسیٰ اس شہر میں ڈرتے ہوئے کہ گویا کوئی ابھی پکڑ لیگا اور نانبائی کے بدلے مار ڈالیگا اسی حال میں کسی کام کو بازار میں نکلے تو دیکھا اسوقت کہ وہی شخص فریاد کرتا ہے اور حمایت چاہتا ہے حضرت موسیٰ سے جیسے پہلے روز چھڑایا تھا بیگار سے سو اُسے اور ایک فرعون کے نوکر نے بیگار میں پکڑا تھا اسے دیکھکر کہا حضرت موسیٰ نے کہ مقرر تو بدچلن ہے کھلا ہوا صریحاً جو کل تجھے اسکی بیگار سے چھڑایا اور وہ مرگیا آج تو پھر فریاد کرتا ہے فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا پھر چاہا حضرت موسیٰ نے پکڑیں اسکو جو وہ دشمن تھا ان دونوں کا یعنی حضرت موسیٰ کا اور اس فریاد کرنیوالے بنی اسرائیل کا دونوں کا دشمن تھا وہ فرعون کا نوکر اور اس فریاد کرنیوالے بنی اسرائیل نے جانا حضرت موسیٰ نے میرے مارنیکا قصد کیا ہے یہ سمجھکر قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ بولا کہ اے موسیٰ چاہتا ہے تو کہ مجھے مار ڈالے جیسے کہ مار ڈالا تو نے ایک آدمی کو کل اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ○ نہیں چاہتا تو مگر یہی چاہتا ہے تو کہ ہووے زبردست ناانصاف بے رحم مصر میں اور نہیں چاہتا تو کہ ہووے نیک کام کرنیوالوں سے جبکہ یہ بات سنی اس فرعون کے نوکر نے جانا کہ کل اس نانبائی کو حضرت موسیٰ نے ہی مار ڈالا ہے جاکر فرعون سے کہا فرعون نے امراؤں سے مصلحت پوچھی سبھوں نے کہا کہ انصاف اور عدالت یہی ہے کہ نانبائی کو ناحق مار ڈالا ہے اسکے بدلے اسے مار ڈالیے فرعون نے کہا اچھا اسے لاکر مار ڈالو وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ○ اور آیا حزقیل بڑھئی جسنے اول صندوق حضرت موسیٰ کے واسطے بنایا تھا اور بغیر دیکھے ایمان لایا تھا یہ بات سنکر دوڑا شہر کے کنارے سے یعنی فرعون کے دربار سے آیا حضرت موسیٰ کے پاس اور کہا اے موسیٰ مقرر سرداروں نے مشورت کی ہے تیرے مار ڈالنے کی پھر بھاگ جا تو اس شہر سے تیرے حق میں یہی بہتر ہے بیشک میں تجھے نصیحت کرنیوالا ہوں فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ پھر باہر نکلا اس شہر سے موسیٰ علیہ السلام ڈرتا ہوا خبردار ایسا نہو جو کوئی پیچھے سے آنکر پکڑ لیوے اور کہا اسوقت کہ اے پروردگار میرے چھپا اور بچا مجھے ظالموں کی قوم سے کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل نے آنکر کہا کہ اے موسیٰ مدین کے شہر کیطرف چلا جا حضرت موسیٰ اسیطرف کو روانہ ہوئے وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ

اَنْ یَّهْدِیَنِیْ سَوَآءَ السَّبِیْلِ اور جب چلنا شروع کیا حضرت موسیٰ نے مدین کے شہر کیطرف اور راہ نہ جانتے تھے اور مصر سے مدین آٹھ دن کی راہ تھی تب کہا حضرت موسیٰ نے امید ہی جو شاید پروردگار میرا مجھے سیدھی راہ بتاوے جو میں مدین میں جا پونہچوں اور راہ نہ بھولوں نہ پھیر کھاؤں حضرت موسیٰ نے راہ میں آٹھ دن تک سوائے گھاس جنگلی کے کچھ نہ کھایا پھر بعد آٹھ دن کے وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْیَنَ وَجَدَ عَلَیْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ یَسْقُوْنَ ۵ اور جب پہونچے حضرت موسیٰ مدین کے پانی پر سو وہ ایک کنواں تھا شہر کے باہر جو سارے شہر کے لوگ اور جانور اسی کنویں کا پانی پیتے تھے اور پایا حضرت موسیٰ نے اس کنویں پر بہت لوگوں کو جو پانی پلاتے تھے اپنے جانوروں کو حضرت موسیٰ اس کنویں کے سامنے ایک درخت کے تلے بیٹھکر لگے دیکھنے انکو وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَیْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِیْ حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَاَبُوْنَا شَیْخٌ كَبِیْرٌ ۵ اور پایا حضرت موسیٰ نے دو عورتوں کو سوائے اُن لوگوں کے سو وہ دونوں عورتیں روکے رکھتی تھیں اپنی دنبیوں بھیڑوں بکریوں کو جو اور لوگونکی دنبیوں میں مل نہ جائیں پانی پینے کو یہ دیکھکر حضرت موسیٰؑ نے کہا ان دونوں عورتوں کو کہ کیا حال ہی تمہارا جو اپنی دنبیوں کو پانی پینے نہیں دیتیں تب کہا انھوں نے کہ ہم پانی نہیں پینے دیتے اپنی دنبیوں کو جبتک یہ لوگ اپنے سب جانوروں کو پلائے جاویں پھر جو پانی بچیگا اسے تب ہم اپنے جانوروں کو پلاوینگے جو ہمارا کوئی پانی کھینچنے والا نہیں ہی اور باپ ہمارا بہت بوڑھا ہی اور صاحب عزت ہی جو اس سی محنت کا کام نہیں ہو سکتا کہتی ہیں وہ دونوں عورتیں حضرت شعیب نبی کی بیٹیاں تھیں بڑی کا نام صغیرا اور چھوٹی کا نام صفورا تھا حضرت موسیٰ نے یہ بات سنی تو ان عورتونکے حال پر رحم آیا اور ان لوگوں سے کہا پاس جاکر کہ یہ غریب محتاج عورتیں ہیں انہیں کیوں کھڑا رکھا ہی پہلے انکی دنبیوں کو پانی پلادو جو وہ جلدی سی اپنے گھر چلی جاویں انہوں نے جھڑک کر کہا کہ ہم انہیں پانی نہیں پلاتے اگر تو پلا سکتا ہی تو آ حضرت موسیٰ غصے سی آگے گئے انہوں نے حضرت موسیٰ دیکھکر ڈول چھوڑ کر کنارے ہو گئے اسواسطے کہ وہ ڈول دس آدمیوں سے کھینچتا تھا حضرت موسیٰ نے اس ناطاقتی پر جو آٹھ دن سے اناج نہ کھایا تھا اکیلے نے وہ ڈول بھر کر کھینچا فَسَقٰی لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤی اِلَی الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۵ پھر پانی پلادیا ان عورتونکی دنبیوں کو پھر وہ اپنے گھر دنبیاں لیگئیں اور حضرت موسیٰ سی پھر کر سایہ کیطرف جہاں پہلے بیٹھے تھے وہیں بیٹھکر کہا کہ اے پروردگار میرے بیشک میں اس چیز کا جو میری طرف بھیجے تو بھلائی سے محتاج ہوں میں یعنی میں محتاج ہوں میرے واسطے کچھ بھیج کھانیکو اور وہاں جو وہ دونوں عورتیں تھیں حضرت شعیبؑ کی بیٹیاں سویرے اپنے گھر میں دنبیوں کو پانی پلاکر لیگئیں تو ان کے باپ نے کہا آج تم سویرے کیونکر آئیں انہوں نے وہ تمام احوال کہا کہ ایک جوان اسطرح کا مسافر آیا ہی اسنے یہ سلوک کیا حضرت شعیبؑ نے کہا ایک بیٹی کو کہ جا اور اس جوان مسافر کو لے آ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا پھر آئی حضرت موسیٰ کے پاس ایک عورت ان دونوں میں سے جو چال چلتی تھی شرم و حیا سے اور آکر کہا حضرت موسیٰ کو کہ باپ میرا بلاتا ہی تجھکو تو بدلہ دیوے تجھے اسکے عوض جو پانی پلایا تو نے ہماری دنبیوں کو حضرت موسیٰ انکے باپ کے ملنے کو شوق سے چلے اور راہ میں اس بی بی کو کہا کہ تو میرے پیچھے پیچھے آ اور زبان سے راہ بتاتی فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ قف نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۵ پھر جب آئے حضرت موسیٰؑ حضرت شعیبؑ کے پاس اور بیان کیا حضرت موسیٰ نے اپنا سارا احوال اول سی آخر تک حضرت شعیب نے جانا کہ یہ نبیوں کے گھرانے سی ہے اور کہا کہ اے موسیٰ اب مت ڈر جو چھوٹا تو بے انصاف لوگوں سے یعنی فرعون کے لوگوں کا یہاں کچھ بس نہیں چلتا تو خاطر جمع سے یہاں رہ حضرت شعیب نے کھانیکو جو تیار تھا سو منگوا کر آگے رکھا حضرت موسیٰ نے کہا میں نے جو پانی پلایا ہی خدا کیواسطے اسکے بدلے یہ نہیں کھاتا حضرت شعیب نے کہا کہ یہ اسکے بدلے نہیں ہی بلکہ ہمارا دستور ہے کہ مسافر کو کھلاتے ہیں ہم یہ بالفعل موجود ہے تب حضرت موسیٰ نے کھایا اتنے میں قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ۵ کہا اُن دونوں عورتوں سی ایک نے کہا کہ اے بابا صاحب اس جوان کو کام کیواسطے رکھ لے جو دنبیاں بھی چرایا کریگا جو بہت اچھے کام کرنیوالوں سے ہے زور آور اور اعتباری یعنی حضرت موسیٰ زور آور بھی ہیں اور اعتباری بھی ہیں کہتے ہیں کہ حضرت شعیب نے بیٹی سے پوچھا کہ تو نے اسکو اعتباری اور زور آور کیونکر جانا اسنے کہا کہ دس آدمی جس ڈول کو کھینچتے تھے اسنے اکیلے کھینچا اور راہ میں آتے وقت مجھے کہا کہ پیچھے میرے چلی آ اور زبان سے راہ بتا اس سبب سے زور آور او اعتباری ہونا اسکا معلوم ہوا جب حضرت شعیب نے دریافت کیا تب قَالَ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤی اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ

عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ۚ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ کہا حضرت موسٰیؑ کو کہ بیشک میں چاہتا ہوں
کہ تجھ سے نکاح کردوں ایک بیٹی کا ان دونوں سے اوپر اس مہر کے کہ تو میرا کام کرے آٹھ برس تک پھر اگر دو برس اور رہے اور پورے کرے تو دس برس تو
وہ تیری طرف سے ہے اور نہیں چاہتا میں یہ کہ محنت رکھوں میں تجھ پر اگر خدا تعالیٰ چاہے گا تو پاویگا تو مجھ کو نیک بختوں سے جو اپنا وعدہ پورا کروں گا اور
تجھے آزردہ خاطر نہیں کرنے کا حضرت موسٰیؑ نے یہ قبول کیا قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِیْ وَبَيْنَكَ ۭ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى
مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝ کہا حضرت شعیبؑ سے کہ یہ وعدہ ہے میرے اور تیرے بیچ میں سو کوئی ان دونوں مدت سے تمام کروں میں یعنی آٹھ برس یا دس برس ع ۳
کے وعدے میں سے کسی وعدے کو پورا کروں میں پھر زیادتی چاہتا نہیں ہے مجھ پر یعنی اس وعدے کے بعد میں مختار ہوں اپنی بی بی کو جہاں چاہوں لیجاؤں
اور خدا تعالیٰ اوپر اس بات کے جو کہتا ہوں میں گواہ ہے یعنی خدا تعالیٰ کو اپنا کام میں نے سونپ دیا ہے اسکی مدے وعدے کو تمام کرونگا میں فَلَمَّا قَضٰى
مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ
تَصْطَلُوْنَ ۝ پھر جب پورا کر چکے موسٰی (علیہ السلام) مدت وعدے کی یعنی دس برس تک حضرت شعیبؑ کی خدمت کی اور ان کی دنبیاں چرائیں پھر جب
وہ وعدہ تمام ہوا تب حضرت موسٰیؑ نے ارادہ کیا مصر کی طرف جانیکا اور حضرت شعیبؑ سے رخصت ہو کر اپنی بی بی کو لے کر چلے جاڑے کے
موسم میں اتفاقًا راہ میں ایک اندھیری کو بھولکر جنگل میں اترے اور ان کی بی بی کو درد بچہ پیدا ہونے کا اٹھا اور آگ نہ تھی ان کی بی بی نے کہا کہ
کہیں سے آگ پیدا کرو جو سردی اور درد کی شدت سے برا حال ہے چقمک سے چاہا کہ آگ نکالیں ہرگز نہ نکلی ناچار ہوئے تب کوہ طور کی طرف سے آگ
دکھائی دی تب کہا حضرت موسٰیؑ نے اپنی بی بی کو کہ ٹھہری رہو تم یعنی صبر کرو جو میں نے دیکھی ہے آگ شاید کہ لاؤں میں تمہارے واسطے اس سے خبر
یا کوئی انگارا آگ کا لاؤں میں وہاں سے جو شاید تم گرم ہو اس سے سینک کر یہ کہہ کر حضرت موسٰی اس آگ کی طرف چلے فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ
فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پھر جب آپہنچے اس آگ کے نزدیک تب آواز ہوئی حضرت موسٰیؑ کو کنارے
جنگل کے داہنی طرف سے بیچ مکان بابرکت کے ایک درخت سے یعنی جب حضرت موسٰیؑ آگ کے نزدیک پہنچے تو دیکھتے کیا ہیں کہ ایک درخت بہت بڑا ہے
اور وہ تمام آگ سے بغیر دھوئیں کے روشن ہے یہ دیکھ کر حضرت موسٰیؑ حیران ہوئے اتنے میں ایک آواز آئی وہاں سے یہ کہ اے موسٰیؑ بیشک ہم ہیں خدا
تعالیٰ پیدا کرنے والے سارے عالم کے حضرت موسٰیؑ یہ سنکر چپ ہورہے تب وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۭ اور یہ حکم ہوا کہ ڈالدے عصا اپنے ہاتھ میں کا حضرت
موسٰی نے موافق حکم کے عصا ہاتھ سے ڈالدیا اسی وقت وہ سانپ ہوگیا فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ پھر جب حضرت
موسٰیؑ نے دیکھا اس کو کہ ہلتا ہے اور چلتا ہے گویا کہ سانپ ہے یہ دیکھ کر حضرت موسٰیؑ پھرے وہاں سے پیٹھ پھیر کر ڈر سے اور پھر اس سانپ کی طرف منہ نہ
کیا اور اپنے لوگوں کی طرف بھاگ چلے پھر آواز آئی کہ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۣ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝ اے موسٰیؑ آگے آ اور مت ڈر اس سانپ سے بیشک
تو امن دیے ہوؤں سے ہے یعنی تجھے کسی چیز کا خطرہ نہیں ہے اور اس سانپ کو پکڑ لے حضرت موسٰیؑ پھر آئے اور اسکے سر پہ ہاتھ ڈالکر پکڑ لیا وہ پھر ویسا ہی
عصا ہوگیا اور حکم ہوا کہ اے موسٰیؑ اُسْلُكْ يَدَكَ فِیْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ ۡ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ چلا اپنے ہاتھ کو
اپنے گریبان میں جو باہر آوے سفید جھمجھماتا ہوا بغیر برائی اور عیب کے یعنی سفید نکلے جو سب کو اچھا لگے نہ سفیدی کوڑھ کی ہو جو بری لگے اور ملالے اپنے ساتھ
اپنے بازو ڈر کے واسطے یعنی اگر ڈرے تو تو اپنے بازو کو بدن سے لگالے یا ہاتھ کو اپنی بغل میں داب لے تو نہ ڈرے فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ ۭ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ پھر یہ دو چیزیں ایک عصا کا سانپ بن جانا اور دوسرے ہاتھ کا سفید چمکتا نکلنا یہ دونوں دلیل اور نشانی ہیں تیرے پروردگار کی
طرف سے تیرے پیغمبر ہونے پر اور جاتو اے موسٰی علیہ السلام طرف فرعون کے اور اس کے امراؤں کے جو وہ سب حکم سے باہر نکلے ہوئے ہیں پھر یہ
حکم سن کر قَالَ رَبِّ اِنِّیْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝ کہا حضرت موسٰیؑ نے کہ اے پروردگار میرے بیشک میں نے مار ڈالا ہے ان میں سے
ایک آدمی کو پھر ڈرتا ہوں میں اس سے کہ مار ڈالیں اس کے بدلے اور میں تیرے حکم سے باہر نہیں ہوں پر میری دعا قبول کر وَاَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ
لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِیْٓ ۡ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝ اور میرے بھائی ہارونؑ کو جو وہ باتیں اچھی طرح صاف کہتا ہے زبان سے میری
نسبت سے جو حضرت موسٰیؑ کی زبان تتلانی تھی۔ بات اچھی صاف نہ کہہ سکتے تھے۔ پھر بھیج ہارون کو ساتھ میرے مدد کرنیوالا رفیق میرا جو مجھ کو

سچا کرے بات میں یا میرے مدعا کو درست کر کے بیان کرے جو وہ سمجھیں جیسے میں ڈرتا ہوں اس بات سے جب مجھے جھٹلادیں اور کہیں کہ تو پیغمبر خدا تعالیٰ کا نہیں ہے جھوٹا دعویٰ کرتا ہے قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا بِاٰيٰتِنَا اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝ فرمایا خدا تعالیٰ نے کہ ہم مضبوط کریں گے اور قوت دینگے تیرے بازو کو تیرے بھائی ہارونؑ سے یعنی تیرا رفیق کرینگے اسکو اور کریں گے ہم تم دونوں کو زور آور دشمنوں پر جو پھر نہ پہنچے گا تم دونوں پر کچھ اُن کا زور یعنی تمہارا زور ان پر چلے گا اور وہ تمہارا کچھ نہیں کر سکیں گے بسبب تمہاری نشانیوں کے تم اور تمہارے رفیق آخر کو غالب ہونگے اور دشمن تمہارے خراب اور ہلاک ہونگے جب حکم تمام ہو چکا تب حضرت موسیٰؑ وہاں سے چلے اور مصر کی راہ لی اور بی بی کا کچھ دھیان اور فکر نہ کیا اُن کو خدا کے حوالے کیا پھر کئی دن میں مصر میں پہنچے اور اپنے بھائی ہارونؑ سے ملے اور سب احوال بیان کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے پیغمبر کیا اور یہ دو معجزے دیئے اور فرعون اور اُس کی قوم پر یوں حکم ہوا پھر حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کو ایک برس کی تلاش سے فرعون کی ملاقات میسر آئی فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝ پھر جب آئے فرعون کے اور اس کے امراؤں کے پاس موسیٰ علیہ السلام ہماری نشانیاں یعنی کھلے معجزے ہم نے جو دیئے تھے موسیٰ علیہ السلام نے اُنہیں دکھائے اُنہوں نے وہ معجزے دیکھ کر کہا کہ یہ سب جادو ہے بنایا ہوا ایسا کسی نے دیکھا نہیں بلکہ سنا نہیں اپنے باپ دادے سے جو گذر گئے یعنی ہمارے باپ دادے مر گئے اُنہوں نے بھی ایسا نہ دیکھا ہوگا اور اگر دیکھتے تو بیان کرتے ہمارے بھی سننے میں آتا وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے اس کو جو آیا ہے ساتھ راہ دکھانے کے یعنی جو شخص کہ معجزے لیکر آیا ہے پروردگار کے پاس سے یعنی پیغمبر کو اچھی طرح جانتا ہے اور اُسے بھی خوب جانتا ہے خدا تعالیٰ جس کو ہوگا آخرت کا گھر یعنی جو دنیا سے ساتھ ایمان کے جاویگا سچ ہے وہی کہ اچھا کام نہ ہوگا آخر کو ستمگاروں کا پھر اور گفتگو بہت ہوئی آخر کو فرعون کو جواب معقول کوئی نہ آیا تب کھسیانا ہوا وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ اور کہا فرعون نے اے سردار عقلمندو نہیں جانتا میں تمہارے واسطے کوئی خدا سوائے اپنے اور موسیٰ کہتا ہے کہ خدا آسمان کا اور ہے۔ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ پھر سلگا آگ اے ہامان اور بھٹی لگا کر اینٹیں پکوا میرے واسطے پھر بنوا ایک محل بہت بلند میرے واسطے کہ ویسا دوسرا نہ ہو اور آسمان تک پہنچے شاید معلوم کروں اور دیکھوں میں موسیٰ کے خدا کی طرف جو مجھے گمان ہے جو موسیٰ جھوٹ بولنے والوں سے ہے یعنی مجھے موسیٰؑ کے کہنے کا اعتبار نہیں اپنی آنکھ سے دیکھوں کہ سچ ہے یا نہیں فرعون نے جانا کہ حضرت موسیٰؑ کے خدا تعالیٰ کی بھی شکل اور صورت اور بدن ہوگی اور یہ سمجھا تھا آسمان نزدیک ہوگا جو عمارت بلند بنائے تو جا پہنچے یہ سمجھ کر محل بنوانے لگا کہتے ہیں کہ فرعون کے وزیر ہامان نے پچاس ہزار کاریگر سوائے مزدوروں کے جمع کئے اور کہا کہ چونہ اور اینٹیں پکاؤ اور ایک محل بہت اونچا تیار کرو جب کتنے برسوں میں تیار ہوا کہتے ہیں کہ ایک برس کی راہ بلند تھی اس دُل کی فرعون اس محل پہ چڑھنے لگا اور دل میں سمجھتا تھا کہ آسمان تک پہنچا ہوگا۔ جب اوپر جا کر آسمان کو دیکھا تو ویسا ہی دکھائی دیا جیسا زمین سے نظر آتا تھا۔ یہ دیکھ کر شرمندہ ہوا اور ایک تیر آسمان کی طرف پھینکا خدائے تعالیٰ کی قدرت سے وہ تیر اس کا لہو سے بھر کر نیچے گرا فرعون احمق نے کہا کہ میں نے موسیٰؑ کے خدا کو مارا پھر خدا تعالیٰ نے حضرت جبرائیلؑ کو حکم کیا جو انہوں نے ایک پر ایسا مارا کہ اس محل کے تین ٹکڑے ہوئے ایک دریا میں اور دوسرے کے ہزاروں تابعدار فرعون کے موئے اور تیسرے ٹکڑے سے کوئی کاریگر اس کا بنانیوالا اور مزدور جیتا نہ رہا یہ حال دیکھ کر بھی فرعون ایمان نہ لایا اور اپنے غرور کو نہ چھوڑا وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ۝ اور تکبر کیا فرعون نے اور اس کے لشکروں نے مصر میں ناحق اور وہ سب سمجھتے تھے کہ ہمارے پاس پھر نہ پھرینگے یعنی نہ جانتے تھے کہ قیامت کے دن قبروں سے اٹھ کر حساب نیکی اور بدی کا دینا ہے فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پھر غضب سے عذاب میں پکڑا ہم نے فرعون کو اور اور اس کے لشکروں کو پھر ڈالا ہم نے اُن سب کو دریا میں پھر دیکھ کہ کیا حال ہوا آخر کو ستم کرنیوالوں کا وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ اور کیا ہم نے فرعون کو اور اسکی قوم کو آگے چلنے والے عذاب میں اور گمراہی میں بلاتے ہیں طرف آگ کے یعنی وہ ایسے کام کر گئے ہیں کہ جو کوئی ویسے کام کریگا تو اُنکے پیچھے آگ میں جاوے گا اور دن قیامت کے وہ ایسے کام کرنیوالے مدد نہ کئے جاوینگے یعنی ان کو کوئی نہ بخشوا دیگا اُن سے کچھ عذاب کم نہ ہوگا

مع عندنا تعوین ۱۲

نہ اُن پر رحم کیا جاویگا وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ؏ اور پیچھے سے لائے ہم اُن کے اس دُنیا میں لعنت یعنی دُنیا میں ہم نے اُن پر لعنت رکھی ہے ہمیشہ اور قیامت کے دن وُہ ہونگے بہت خوار اور بدشکل وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَکْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًی وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ ؏ اور بیشک دی ہم نے موسیٰ علیہ السّلام کو توریت پیچھے اُس کے جو ہلاک کر چکے اگلے زمانے کے لوگوں کو جیسے حضرت لوطؑ اور حضرت صالحؑ اور حضرت ہودؑ کی قوموں کو ہلاک کر چکے تب حضرت موسیٰؑ کو پیدا کیا اور توریت اور پیغمبری دی اُن کو سو وُہ کتاب سوجھ ہے اور روشنائی آنکھوں کی ہے بنی اسرائیل کیواسطے اور راہ پاتا ہے خدائے تعالیٰ کی یعنی اس کتاب سے راہ خدائے تعالیٰ کی پائی جاتی ہے اور مہربانی ہے خدائے تعالیٰ کی وُہ کتاب جو شاید بنی اسرائیل سمجھیں اور نصیحت مانیں وَمَا کُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَآ اِلٰی مُوْسَی الْاَمْرَ وَمَا کُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ؏ اور نہ تھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جدھر کو سُورج ڈوبتا ہے سو اُس کنارے میں کوہ طور ہے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اپنے حبیب کو کہ یہ مکّے کے لوگ جو تجھے کہتے ہیں کہ قرآن اپنے جی سے بناتا ہے تو سو تو اس وقت کہاں تھا جس وقت حکم بھیجا ہم نے موسیٰؑ کی طرف تجھے کیا خبر ہے وہاں کی اور نہ تھا تو اس حال کا دیکھنے والا یعنی تیرے روبرو کچھ نہ ہوا تھا وہاں کا معاملہ وَلٰکِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا کُنْتَ ثَاوِیًا فِیْٓ اَهْلِ مَدْیَنَ تَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا ۙ وَلٰکِنَّا کُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۝ ولیکن ہم نے بھیجیں وُہ خبریں تجھے اس واسطے جو پیدا کئے ہم نے کئی زمانے کے لوگ پیچھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور کئی طرح کی قوم پھر لمبی کیں ہم نے اُن کی عمریں اور وُہ زمانہ مدت تک رہا جو پچھلے لوگوں نے نیک کام اور دین کی راہ چھوڑ دی اور علم پڑھے ہوئے نیک بخت لوگ سب جاتے رہے اور دین کا علم پرانا ہو گیا اور جاہل انجان پیدا ہوئے اس واسطے اب تجھے پیدا کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تیرے پاس اسوقت کی خبریں بھیجیں ہم نے جو تو نہ تھا رہنے والا مدین شہر کے رہنے والوں میں جہاں حضرت شعیبؑ رہتے تھے اور حضرت موسیٰؑ بھاگ کر مصر سے وہاں پہنچے تھے وہاں تو نہ رہتا تھا جو پڑھتا اُن پر باتیں ہماری اور وہاں کا احوال بیان کرتا مکّے میں تجھے وہاں کی خبر نہ تھی پر ہم نے بھیجے ہیں حال وہاں کا اور خبریں اسوقت کی تجھے درست کہلا بھیجتے ہیں وَمَا کُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَیْنَا وَلٰکِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ ۝ اور نہ تھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف کوہ طور کے جس وقت پکارا ہم نے موسیٰ علیہ السّلام کو اور توریت دی اُسے جو تجھے اس قصہ کی خبر ہوتی لیکن بخشش اور انعام ہے تیرے پروردگار کا جو تجھے یہ قصہ وہاں کا بھیجتا ہے اس واسطے جو تو ڈراوے اس قوم کو جن کے پاس نہیں آیا کوئی ڈرانیوالا پہلے تجھ سے شاید جو یہ قوم یعنی مکّے کے لوگ سمجھیں اور نصیحت مانیں وَلَوْلَآ اَنْ تُصِیْبَهُمْ مُّصِیْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ فَیَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِكَ وَنَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اگر نہ یہ واسطہ ہوتا کہ پہنچتا اُن پر عذاب سبب اس کے جو بھیجا ہے اُن کے ہاتھوں نے آگے اپنے مرنے سے یعنی اُنہوں نے جو کام عذاب میں گرفتار ہونے کے کئے ہیں اُس سبب اُن پر عذاب ہوگا تو پھر کہتے یہ لوگ کہ اے پروردگار ہمارے کیوں نہ بھیجا تو نے ہماری طرف پیغمبر جو ہم تابعداری کرتے تیری نشانیوں اور آیتوں کی اور اس پیغمبر کو سچا جانتے ہم اور ہوتے ہم ایمان لانیوالوں سے اس واسطے بھیجا ہے تو اُن کو بات کہنے کی جگہ نہ رہے اور شرمندہ ہو دیں عذاب کے وقت اور پچھتاویں کہ ہائے ہم نے پیغمبر کا کہنا سچ کیوں نہ جانا **قصّہ** کہتے ہیں کہ ایک دفعہ قریش کی قوم نے یہودیوں کو کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو دعویٰ پیغمبری کا کرتا ہے یہ کیونکر ہے یہودیوں نے توریت سے تعریف اور صفت اور شکل سب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان کی اور کہا کہ یہ تو پیغمبر ہے قریش نے توریت کا بھی کہنا نہ مانا اور کہا کہ اگر یہ سچا پیغمبر ہوتا تو حضرت موسیٰؑ کی طرح اُن کے بھی معجزے ہوتے تب یہ آیت اُتری فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِیَ مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی ؕ پھر جس وقت آیا مکّے کے لوگوں کے پاس سچ اور درست یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا ہمارے پاس سے تو کہا ان لوگوں نے کہ کیوں نہ دیا معجزہ ویسا ان کو جیسا کہ دیا معجزہ موسیٰ علیہ السّلام کو کہ عصا اژدہا ہوتا اور ہاتھ بغل میں سے چمکتا نکلتا تھا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس پر کیا موقوف ہے اَوَلَمْ یَکْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِکُلٍّ کٰفِرُوْنَ ۝ اے کیا کافر نہ ہوئے تھے اس وقت کے ساتھ اس چیز کے جو دیا تھا موسیٰ علیہ السّلام کو پہلے اس سے یعنی حضرت موسیٰؑ کے معجزے کو نہ مانا تھا اسوقت کے لوگوں نے اور کہتے تھے فرعون کی قوم کہ موسیٰؑ اور ہارون علیہ السلام دونوں جادوگر ہیں جو ایک کی مدد ایک کرتا ہے جادو دکھانے میں ویسے ہی یہ مکّے کے لوگ کہتے ہیں کہ ہم ان سب کو نہیں مانتے یعنی توریت اور قرآن کو سچ نہیں جانتے ہو تو قُلْ فَاْتُوْا بِکِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰی مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لاؤ کوئی کتاب خدائے تعالیٰ کے

ع ۴

پاس سے جو راہ دکھانیوالی زیادہ ہووے توریت اور قرآن شریف سے تو میں تابعداری کروں اس کتاب کی اگر ہو تم سچے اس بات میں کہ توریت اور قرآن جادو ہیں تم ان دونوں سے کوئی اچھی کتاب لاؤ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پھر اگر نہ مانیں تیری بات کو یہ لوگ تو پھر مقرر جان تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تابعداری کرتے ہیں اپنے جی کی خوشی کی بغیر سند اور دلیل کے اور کون ہے اس سے گمراہ زیادہ جو اپنے جی کی خوشی کی تابعداری کرے ناحق بغیر راہ دکھائے سیدھی خدا تعالیٰ سے سو خدائے تعالیٰ راہ سیدھی نہیں دکھاتا ناانصاف لوگوں کو وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اور بیشک ہم ملائے جاتے ہیں اُن کے واسطے بات کو یعنی احوال اور مثالیں پچھلے لوگوں کی اور دلیلیں کہتے جاتے ہیں کہ شاید یہ لوگ مکے کے نصیحت مانیں اور ایمان لاویں اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے یعنی توریت یا انجیل پہلے قرآن سے وہ لوگ ایمان لاتے ہیں ساتھ قرآن کے سو کئی یہودی اور نصرانی ایمان لائے ہیں وہ ایسے ہیں وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝ اور جبکہ پڑھتے ہیں انکے روبرو قرآن کو تو کہتے ہیں وہ لوگ کہ ایمان لائے ہم قرآن پر اور جانا ہم نے کہ وہ کلام خدا تعالیٰ کا ہے سچ اترا ہوا ہے ہمارے پروردگار کے پاس سے اور ہم تو پہلے ہی اس کو آنے سے ماننے والے ہیں جو اگلی کتابوں میں اسکے آنیکی خبر پڑھی تھی ہم نے تب سے ہم واقف ہیں اور سچا جان چکے ہیں ہم قرآن کو اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وہ لوگ یہودی اور نصاریٰ جو قرآن پر ایمان لائے اُن کو دیا جاویگا دوہرا بدلہ ایک توریت اور انجیل پر ایمان لانے کا ثواب اور دوسرا قرآن پر ایمان لانیکا ثواب ملیگا ان کو بسبب اس کے جو صبر کیا اپنی قوم کے طعنوں پر اور ثابت اور مضبوط رہے ایمان پر اور اگلی کتابوں کو اور قرآن کو سچ کلام الٰہی جانا اور ہٹاتے ہیں اور دور کرتے ہیں ساتھ بھلائی کے برائی کو اس چیز سے جو ان کو روزی دی ہے خدا تعالیٰ نے اس میں سے بانٹتے ہیں محتاجوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں کہتے ہیں۔ اور نصرانی ایمان لائے تھے ان کو کافر اور مشرک طعنے دیتے تھے اور برا کہتے تھے اور وہ مومن اُنکے طعنے سن کر سہج میں کہتے کہ خدا تعالیٰ تم کو توفیق ایمان کی دیوے اور اُن کی برائی پر صبر کرتے اور نرمی سے جواب دیتے تھے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ساتھ بھلائی کے دشمنوں کی بری بات کو ٹال دیتے تھے وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؗ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ؗ لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِيْنَ ۝ اور جب سنتے ہیں وہ مسلمان بیہودہ بات یعنی کافروں کے طعنے اور برا کہنا اُن کا تو منہ پھیر لیتے ہیں اور دھیان نہیں کرتے ان کی باتوں پر اور کہتے ہیں ان طعنے دینے والوں کو کہ ہمارے واسطے ہیں کام ہمارے اور تمہارے واسطے ہیں کام تمہارے یعنی ہمارے کاموں کی بھلائی برائی ہمارے واسطے ہے اور تمہارے کاموں کی تمہارے واسطے سلام تم پر یعنی ہمیں کچھ تم سے کام نہیں جاؤ اپنے کام لگو ہم نہیں چاہتے جو ملا کریں اور پاس بیٹھا کریں بے سمجھوں کے کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے نہایت چاہتے تھے ہمیشہ سے کہ ابوطالب چچا اُنکے ایمان لاویں جب ابوطالب کا وقت آخر کا آیا اور حالت جان کندنی کی پہنچی حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو خبر پہنچی اور اُن کے سرہانے آن کر فرمایا کہ اے چچا اتنا کہو کہ لا الٰہ الا اللہ تو میں اسی دلیل سے خدائے تعالیٰ سے بخشواؤں ابوطالب نے کہا کہ اے بھتیجے میرے میں جانتا ہوں کہ تو سچا ہے پر اتنی بات کی غیرت آتی ہے مجھ کو جو مکے کے لوگ کہیں گے کہ ابوطالب نے موت سے ڈر کر کلمہ پڑھا اگر یہ نہ ہوتا تو البتہ میں تیری خوشی کرتا تب یہ آیت اتری کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ بیشک تو راہ نہیں دکھا سکتا ایمان کی طرف جس کو چاہتا ہے تو اور اُس کے مسلمان ہونے کی آرزو رکھتا ہے تو لیکن خدا تعالیٰ راہ دکھاتا ہے ایمان کی طرف جسے چاہتا ہے وہ آپ اور خدا تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے اُن کو جو راہ پانیوالے ہیں اور مسلمان ہونیوالے ہیں کہتے ہیں کہ حارث بیٹا عثمان کا اور پوتا نوفل کا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتا ہوں میں تیری بات سچی ہے اور جو کہتا ہے تو ہماری بھلائی کی کہتا ہے اور تیرے کہنے میں ہماری عاقبت کی بھلائی ہے پر تابعداری تیری دشمنی ہے مکے کے لوگوں سے ڈرتا ہوں میں اگر تیری راہ پر چلوں تو مجھے یہ لوگ مکے کے شہر سے نکال دیوینگے اور میں اُن سے برابری نہیں کر سکنے کا جو میرا حمایتی کوئی نہیں میرے کہنے سے تب یہ آیت اتری وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور کہتے ہیں بعضے کافر کہ اگر تابعداری کریں ہم سیدھی راہ

رکوع ۵

نصف

اسلام کے ساتھ تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی اگر ایمان لاویں ہم تجھ پر تو جلد لیجاویں ہم کو ہمارے شہر سے یعنی مکے کے لوگ اسی وقت نکال دیں زور سے سو خدا تعالیٰ اُن کے جواب میں فرماتا ہے کہ کیا ہم نے نہیں جگہ دی اُن کو مکے میں امن سے یعنی یہ کافر جو ڈرتے ہیں اپنی قوم سے جو وہ مکہ سے نکال دیں کیا اُنہوں نے بسایا ہے اُن کو یہ بات اُن کا بہانہ ہے بلکہ چاہیے کہ ہم سے ڈریں جو ہم نے بسایا ہے اُن کو امن کے شہر میں جو کھینچا ہوا آتا ہے اس شہر کی طرف ہر جگہ سے سب طرح کا میوہ اُن کے کھانے کو اور ہر طرح کی جنس جو روزی ہے اُن کے واسطے ہماری طرف سے بے نہایت اگر یہ ایمان لاویں تو البتہ ان کی قوم کے عذاب سے اُنہیں بچالیویں لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اس بات کو وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيلًا ۖ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِينَ ۝ اور بہت مار کھپائے ہم نے لوگ گاؤں اور شہروں کے جو اتراتے تھے اور غفلت سے خوش تھے اپنی گذران اور جمعیت پر پھر پڑے ہیں یہ اُن کے گھر ویران جو نہ بسا کوئی ان گھروں میں پیچھے اُن کے ہلاک ہونے کے مگر تھوڑے سے مسافر راہ گیر جو اُن کر کوئی دم یا دن رہتے تھے اور آخر کو ہم ہی وارث اور مالک ہیں اُن شہروں کے اور ان گاؤں کے وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِىٓ اُمِّهَا رَسُولًا يَّتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِى الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُونَ ۝ اور نہیں ہے پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا جو مار کھپاوے گاؤں کے لوگوں کو جب تک نہ اٹھاوے اُنکے بڑے شہر سے ایک پیغمبر تو پڑھے اُس شہر کے لوگوں پر آیتیں ہماری یعنی اوّل ہم ایک بڑے شہر میں جو وہاں عقلمند اور اشراف دانا بستے ہیں پیغمبر کے ہاتھ پیغام بھیجتے ہیں جب وہ نہیں مانتے اس پیغمبر کا کہنا تب اُس شہر کے لوگ ظلم کرنے والے گاؤں سمیت سب وہاں کے رہنے والوں کو ہلاک کرتے ہیں اور نہیں ہم ہلاک کرنے والے گاؤں اور شہر کے لوگوں کو مگر اُس شہر کے لوگ ظلم کرنیوالے ہیں اور پیغمبروں کو جھوٹا کہنے والے ہوں اور ستانے والے ہوں یعنی سوائے ظالم اور کافروں کی بستی کے کسی بستی کو نہیں مار کھپایا ہم نے وَمَآ اُوتِيتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۚ اَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ اور وہ چیزیں جو تمہیں دی ہیں پھر وہ چیزیں دُنیا کی زندگانی کے مزے کی ہیں اور دُنیا کے بناؤ کی اور آرایش کی اور شیخی اور بڑائی کی ہیں اور وہ جو خدا تعالےٰ کے پاس ہے سو بہت اچھا ہے اُس سے دراصل اور ہمیشہ رہنے والا ہے اے کیا تم نہیں سمجھتے عقل سے اور نہیں معلوم کرتے کہ دُنیا کے عیش رہنے والے نہیں ہیں اور آخرت کی نعمتیں ہمیشہ رہنے والی ہیں اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ۝ اے پھر کیا جس کو وعدہ دیا ہم نے بہشت میں جانیکا آخرت میں اور فتح پانے کا دُنیا میں وعدہ اچھا جو اس میں جھوٹ نہیں وہ کیا اس کے برابر ہے جسے مقصود پانا اور کام چلانا دنیا کا دیا ہم نے اور دُنیا کی زندگانی کا عیش پھر یہ دُنیا میں عیش کرنیوالا قیامت کے دن سامنے پکڑا آویگا عذاب کے واسطے وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ اَيْنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ اور جس دن پکاریگا خدا تعالیٰ کافروں کو اور فرماویگا کہ کہاں ہیں شریک میرے جن کو تم نے سمجھا تھا کہ وہ شریک خدا تعالیٰ کے ہیں لاؤ اُنکو قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِينَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوٓا اِيَّانَا يَعْبُدُونَ ۝ کہیں گے وہ لوگ جن پر ٹھیک اور ثابت ہوئی بات عذاب کی کہ اے پروردگار ہمارے یہ وہ لوگ ہیں جن کو بہکایا ہم نے اسلام کی راہ سے اور مسلمان ہونے دیا بہکایا ان کو جیسے ہم آپ بہکے اور بھولے ہوئے تھے سیدھی راہ اسلام کی اب بیزار ہوئے ہم اُن سے اور تیری طرف کو پھیرے ہم اور نہ تھے وہ دراصل ہم کو پوجنے والے بلکہ اپنے جی کی خوشی کرتے تھے وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ۝ اور کہینگے کافروں کو کہ پکارو اپنے شریکوں کو یعنی جن کو تم شریک خدا تعالیٰ کا سمجھتے تھے ان کو اپنی حمایت کرنیکو بلاؤ پھر پکاریںگے کافر بتوں کو جو آؤ اور ہمیں عذاب سے چھڑاؤ وہ بت ان کا پکارنا نہ مانیں گے اپنی ناچاری سے اور دیکھیں گے بت اور کافر عذاب کو اور آرزو کرینگے کہ کیا اچھا ہوتا کہ اگر یہ ہوتے راہ پانے والے اس کی تو عذاب سے چھوٹتے وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ۝ اور جس دن پکاریگا خدا تعالےٰ ان کو جو پیغمبروں کو جھوٹا جانتے تھے پھر فرماویگا کہ کیسا مانا اور قبول کیا تم نے میرے بھیجے ہوؤں کو فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُونَ ۝ پھر چھپ جاوینگی اُن پر خبریں اُس دن یعنی کچھ یاد نہ رہے گا جو اُس دن جواب دیویں جو مارے ڈر کے کسی کو ہوش نہ رہیگا یعنی آپس میں ایک دوسرے سے کچھ سوال نہ کرسکے گا فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ۝ پھر اگر جو کوئی توبہ کرے شرک سے اور ایمان لاوے خدا اور رسول پر اور اچھے کام کرے یعنی پیغمبر کی تابعداری کرے پھر ایسا شخص توبہ کرنے والا البتہ عذاب سے چھٹکارا پانے والوں سے ہے کہتے ہیں کہ سردار اشراف

عرب کے طعنہ اور حسد سے کہتے تھے کہ خدا تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبری کیوں دی لائق وہ تھا جو کسی سردار طائف کے یا مکے کے کو پیغمبر کرتا سو خدا تعالی فرماتا ہے وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے جسے چاہتا ہے پیغمبری دینے کیواسطے نہ لائق ہے اُن لوگوں کو جو اپنی پسند کا پیغمبر چاہیں یعنی یہ نہیں لائق جو آدمی مل کر اپنی خوشی سے ایک شخص کو پیغمبری دیویں اور نبی مقرر کریں اور اُن سے نہ ہو سکے ایسا کام بلکہ خدا تعالی ہی مختار ہے جسے چاہے اسے پیغمبر کرے پاک ہے خدا تعالی سب عیب اور سب نقصانوں سے اور بلند ہے سب کی سمجھ اور فہم سے اور اس چیز سے جو یہ لوگ شریک کرتے ہیں وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ اور پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتا ہے جو کچھ چھپا رکھتے ہیں سینے کافروں کے اور جو کچھ مچا کرتے ہیں برائی اور عداوت تجھ سے یعنی کافر جو تیری دشمنی دل میں چھپی ہوئی رکھتے ہیں وہ بھی جانتا ہے خدا تعالی اور جو برائی ظاہر میں کرتے ہیں وہ بھی جانتا ہے خدا تعالی سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے ۔ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ؗ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور وہی خدائے تعالی ہے جو نہیں کوئی لائق پوجنے کے مگر وہی وحدہ لاشریک ہے اسی کے لائق ہیں تمامی تعریف کرنا دنیا میں اور دین میں جو وہی ہے دونوں جہان کا مالک اور اسی کا حکم چلتا ہے سب جگہ اور اسی طرف سب پھرو گے آخر کو اور جا کر اُسی کے روبرو حاضر ہو گے قیامت کے دن قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کو کہ اے بھلا دیکھو تو اور دھیان کرو کہ اگر کرے خدا تعالی تم پر رات ہی ہمیشہ قیامت کے دن تک جو سورج زمین سے اوپر نہ آوے تو کونسا خدا ہے سوائے خدا تعالے برحق کے جو لاوے تمہارے واسطے روشنی یعنی پیدا کرے جو تم اُجالے میں چلو پھرو اپنے کاروبار کو اے پھر نہیں سنتے عقل کے کانوں سے اور قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن مشرکوں کو کہ اے بھلا دیکھو تو سمجھ کر کہ اگر کرے خدا تعالی تم پر دن ہی ہمیشہ قیامت کے دن تک جو ہرگز کبھی سورج ڈوبے نہیں زمین میں جو شام اور رات ہووے تو کونسا خدا ہے سوائے خدا تعالی وحدہ لاشریک کے جو لاوے تمہارے واسطے رات جو تم آرام کرو اور سارے دن کی ماندگی جاوے اے پھر نہیں دیکھتے ہوش اور عقل کی آنکھوں سے جو شریک کرتے ہو تم بتوں کو خدا تعالے کے ساتھ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور خدا تعالی نے اپنی مہربانی سے پیدا کیا تمہارے واسطے رات اور دن تو آرام کرو اور سو رہو رات کو جو سارے دن کی ماندگی جاتے اور دن کو پیدا کیا تو ڈھونڈو اور تلاش کرو اپنی روزی خدا تعالی کے فضل سے جو تمہارے نصیب میں لکھی ہے اور شاید کہ تم شکر بجا لاؤ خدا تعالے کی نعمتوں کا جو رات دن بنایا ہے تمہارے واسطے اور یاد کر یعنی بیان کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکوں سے آگے کہ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ اور جس دن پکارے گا خدائے تعالے بت پوجنے والوں کو پکار کر پھر فرماویگا کہ کہاں ہیں وہ شریک میرے جن کو تم دنیا میں میرا شریک سمجھتے تھے بلاؤ اُن کو جواب تمہیں عذاب سے چھٹا دیں اور راہ اس کی بتاویں وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ اور نکال لینگے ہم باہر ہر قوم میں سے شاہدی دینے والا جو اس قوم کے کاموں پر اور باتوں پہ گواہی دیوے یعنی پیغمبر ہر ایک قوم کا گواہی دیویگا جو کچھ انہوں نے کیا ہوگا پھر کہیں گے ہم اس قوم کو لاؤ دلیل اپنی بات کی جو تم نے شریک مقرر کر رکھا تھا اور پیغمبروں کو جھوٹا کہتے تھے اس کی دلیل لاؤ پھر جانینگے کافر اور مشرک اس وقت وہ کہ سچ ہے اور ٹھیک ہے جو خدا تعالی کا کوئی شریک نہیں ہے اور غائب اور ناپید ہو جاویگا ان مشرکوں سے جو کچھ کہ وہ جھوٹ بتاتے تھے کہ بت ہمیں چھٹا دینگے عذاب سے قیامت کے دن اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ص وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ف بیشک قارون تھا موسی علیہ السلام کی قوم سے کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کا بھانجا یا چچا کا بیٹا تھا اور توریت خوب پڑھتا تھا اور مفلسی کے وقت کمبخت تھا جب خدا تعالی نے اُسے دولت دی تو پھر زور کرنے لگا اور حکم چلانے لگا بنی اسرائیل پر یعنی چاہا قارون نے کہ سب بنی اسرائیل میرے تابعدار رہیں اور خدا تعالے فرماتا ہے کہ دیا ہم نے قارون کو خزانوں سے یعنی کئی خزانے دولت کے دئے ایسے جو کنجیاں اُن خزانوں کی بھاری تھیں جو تھک جاتے تھے اُنکے اٹھانیوالے زور آور یعنی بیس ۲۰ پچیس ۲۵ آدمی زور آور ان کنجیوں کو اٹھا نہ سکتے تھے اور یاد کر اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝ جب کہا قارون کو

ع ۵ ۱۰

اس کی قوم نے یعنی بنی اسرائیل کے مسلمانوں نے نصیحت کی کہ اے قارون خوشی اور شادی مت کر دنیا کی دولت پر بیشک خدا تعالیٰ نہیں چاہتا ہے دنیا کی دولت پر خوشی کرنیوالوں کو اور یہ نصیحت کی انہوں نے وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا یعنے اور کمائی کر اے اے قارون اس چیز سے جو دی ہے تجھ کو خدا تعالیٰ نے دنیا کی دولت کمانے آخرت کو یعنی دنیا میں اس دولت کے سبب آخرت میں عیش کرنیکا کام کر اے اور مت بھول اپنا حصہ دنیا سے مرنیکے وقت کا یعنی دنیا سے سوائے کفن کے کچھ ساتھ نہ لیجاویگا وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ٥ اور نیکی کر خدا تعالیٰ کے بندوں سے یعنی محتاجوں کو دے اور مت ستا کسی کو کہ نیکی کی خدا تعالیٰ نے تجھ سے جو یہ خزانے بے محنت دیے اور مت ڈھونڈ خرابی اور تکبر زمین میں بیشک خدا تعالیٰ دوست نہیں رکھتا خرابی کرنیوالوں کو قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا وَلَا يُسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ٥ کہا قارون نے کہ مقرر ہم کو دیا ہے یہ مال اور دولت اوپر عقل کے جو میں جانتا ہوں کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیمیا اپنی بہن کو سکھائی تھی اُس سے قارون کو بتلائی قارون نے سیکھ کر وہ خزانے جمع کئے تھے اس واسطے کہا قارون نے کہ خزانے میں نے کیمیا کے علم سے پیدا کئے ہیں اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے کیا نہ جانا قارون نے اور توریت میں کیا نہ پڑھا تھا وہ کہ خدا تعالیٰ نے مقرر مار کھپایا پہلے قارون کے پیدا ہونے سے زمانے کے لوگ جو وہ زور آور زیادہ تھے قوت میں اور بہت زیادہ تھے دولت میں جیسے شداد اور نہ پوچھینگے گناہگاروں سے گناہ انکے جو بغیر پوچھے انکی صورت سے معلوم ہوگا کہ یہ دوزخی ہیں فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ پھر باہر نکلا قارون بنی اسرائیل کے سامنے اپنے ٹھاٹھ اور بناؤ سے کہتے ہیں کہ قارون ایک گھوڑے نقرئی پر جو اُس کا سنہرا ساز اور زین تھا سرخ پوشاک پہنے ہوئے سوار نکلا اور کئی ہزار سوار تحفہ گھوڑوں پر جو سنہرے روپہلے اُن کے ساز تھے ساتھ اُس کے نکلے اور اُن سب کے سنہرے ہتھیار اور رنگین پوشاکیں اور خاصے براق اور ساز تھے جب اس تیاری اور ٹھاٹھ سے نکلا اور لوگوں نے دیکھا تو کہا ان لوگوں نے جو چاہتے تھے دنیا کی زندگانی کو کہ کیا خوب ہوتا جو ہم پاس بھی ہوتا ایسا مال جیسا قارون کو دیا ہے البتہ قارون مزے اور عیش کرتا ہے وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَلَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الصَّابِرُونَ ٥ اور کہا تھا ان لوگوں نے جن کو دی تھی عقل اور سمجھ اور آخرت کا احوال جانتے تھے اور قناعت اور توکل رکھتے تھے جیسے کہ حضرت یوشع اور یار انکے کہ افسوس اور کمبختی تم پر جو آرزو کرتے ہو قارون کے سے مال کی اچھا بدلہ آخرت میں خوب ہے ایمان لانیوالوں کو اور اچھے کام کرنیوالوں کو اور یہ بات نہ مانیگا اور نہ سیکھے گا اس نصیحت کو مگر صبر کرنیوالا مصیبتوں اور محنتوں پر دنیا کی **قصہ قارون** نقل کرتے ہیں جو قارون حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون پر حسد لیجاتا تھا کہ یہ پیغمبر کیوں ہوئے ہیں میں پیغمبر کیوں نہ ہوا جو ایسا عقلمند اور دولتمند ہوں میں اور ہمیشہ طرح طرح سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ستاتا تھا اور عداوت کرتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام درگذر اور صبر کرتے تھے جب تک کہ خدا تعالیٰ کا حکم آیا کہ اے موسیٰ دولتمندوں کو کہو کہ موافق اپنے مال اور دولت کے زکوٰۃ دیویں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے موافق حکم الٰہی کے قارون کو بھی کہا قارون نے کہا کتنا مال زکوٰۃ کا دیا چاہیئے دسواں حصہ یا بیسواں حصہ مال کا چاہیئے تھا حضرت موسیٰ نے قارون کو کہا کہ تو سو دینار سے ایک دینار زکوٰۃ کا دے میں خدا تعالیٰ سے معاف کرا دونگا قارون نے حساب کیا تو بہت دینار دینے آئے زر کی محبت اُسے آئی اور زکوٰۃ کا مال اس کے جی نے نہ چاہا کہ دیوے اور زکوٰۃ کا مانگنا اُسے برا لگا تب اپنے آشنا اور دوستوں کو جمع کرکے کہا کہ اے قوم بنی اسرائیل انصاف کرو تم کہ موسیٰ علیہ السلام نے جو کچھ کہا ہم نے سب اس کا کہا مانا اب چاہتا ہے کہ تم سے تمہارا مال لیوے سبھوں نے کہا کہ تو ہمارا سردار ہے جو تو کہے سو کریں اس کا علاج بتلا قارون نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ موسیٰ کو ساری قوم بنی اسرائیل کی میں رسوا کروں ایسا کہ پھر کچھ بات نہ کر سکے لوگوں نے کہا کہ تو جان جو اچھا جانے سو کر تب قارون نے ایک عورت بدکار کو بلا کر ایک تھیلی زر کی دی اور کہا کہ ایک اور دونگا پر اس شرط سے جو تو کل آن کر سب چھوٹے بڑے لوگوں میں یہ بات کہے کہ موسیٰ نے مجھ سے برا کام کیا ہے وہ عورت راضی ہو کر تھیلی زر کی لے گئی دوسرے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام موافق معمول کے آن کر قوم میں بیٹھے اور نصیحت کرنے لگے اور فرمایا کہ جو کوئی چوری کرے تو اُس کا ہاتھ کاٹو اور جو کوئی پرائی عورت سے برا کام کرے اگر کنوارا ہووے تو سو درے مارو اور اگر بیاہا ہووے تو سنگسار کرو یعنی مارے پتھروں کے مار ڈالو اتنے میں قارون بول اُٹھا کہ اے موسیٰ اگر تو ہی ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر میں ہوں تب بھی یہی حکم ہے قارون نے کہا کہ قوم کو گمان ہے کہ تو نے فلانی عورت سے برا کام کیا ہے تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ پناہ مانگتا ہوں میں خدا تعالیٰ سے بلاؤ اُس عورت کو جب وہ عورت سامنے آئی تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے عورت

تجھے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ جس نے دریا کو پھاڑ کر فرعون کو لشکر سمیت ڈبو دیا اور توریت بھیجی مجھ پر تو سچ کہہ کہ یہ کیا ماجرا ہے وُہ عورت
خدا تعالیٰ کے خوف سے ڈر کر کانپی اور کہا اے موسیٰؑ قارون نے مجھے ایک تھیلی زر کی دی ہے اور دوسری کا وعدہ کیا ہے اس واسطے کہ تجھ پر میں بہتان اس
بات کا کروں اگرچہ میں بدکار ہوں لیکن مجھ سے نہ ہو سکے گا کہ تجھ پر بہتان کروں اور وُہ تھیلی نکال کر سب کے روبرو دھری لوگوں نے اس تھیلی پر مُہر قارون
کی دیکھی اور شرارت اور فریب قارون کا سب پر کھُلا حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے سر اوپر زمین کے رکھ کر جناب باری میں عاجزی سے التجا کی کہ
اے پروردگار قارون نے مجھے بہت ستایا ہے جناب الٰہی سے حکم آیا کہ اے موسیٰؑ زمین کو تیرے حکم میں کر دیا ہم نے جو چاہے سو کر حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے
زمین سے سر اُٹھا کر کہا کہ اے بنی اسرائیل خدا تعالیٰ نے مجھے قارون پر مختار کیا ہے جیسے فرعون پر مختار کیا تھا اب جو کوئی قارون کا ساتھی ہے وُہ تو
اس کے پاس رہے اور جو کوئی میرے ساتھ ہے وُہ اس کے پاس سے ہٹ کر کنارے ہو جاوے یہ بات سُنکر سب لوگ اُس کے پاس سے سرک کر کنارے
ہوئے مگر دو شخص قارون کے پاس کھڑے رہے پھر فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے زمین کو پکڑ انکو زمین نے ٹخنوں تک اُنکے پاؤں پکڑ لیے یعنی وُہ تینوں
شخص ٹخنوں تک زمین میں دھنس گئے اور عاجزی سے فریاد کرنے لگے کہ یا موسیٰؑ ہمیں بچا حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اُن کی فریاد پر دھیان نہ کیا
اس واسطے کہ وُہ جھوٹا تھا اور اس وقت کی توبہ قبول نہیں اور پھر زمین کو کہا حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے کہ پکڑ اُن کو تب گھٹنوں تک زمین میں
دھنس گئے پھر کمر تک پھر چھاتی تک پھر گلے تک دھنسے اور فریاد کرتے رہے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا غصّہ کم نہ ہوا یہاں تک کہ زمین کے اندر
سب غائب ہوئے پھر کئی دن بعد بعضے بنی اسرائیل سُست ایمان والوں نے کہا کہ موسیٰؑ علیہ السّلام نے دعا کر کے قارون کو زمین میں جیتا دھنسایا اس
واسطے کہ اس کا خزانہ اور دولت ہاتھ آوے حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے یہ سُنکر جناب الٰہی میں التجا کی کہ اے پروردگار قارون کے خزانے اور دولت بھی زمین
میں دھنس جاویں خدائے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی دعا قبول کی جیسا کہ فرماتا ہے فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ
يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝ پھر ہم نے دھنسایا زمین میں قارون کو اور اُس کے گھر کو اُس کے خزانوں اور مال سمیت کہتے ہیں
ہر روز قارون سمیت اپنے خزانوں اور گھر کے اپنے قد کے برابر نیچے دھنستا ہے قیامت تک نیچے کی زمین میں جو ساتویں ہے پہنچے گا اور نہ تھا قارون کو
کوئی یاروں سے جو اُس وقت حمایت کرتا اس کی سوائے خدا تعالیٰ کے یعنی اگر خدا تعالیٰ کی جناب میں فریاد کرتا اور توبہ دل سے کرتا تو البتہ خدا تعالیٰ
اُسے بچاتا اور وُہ آپ تھا ایسا کہ اپنے تئیں اس عذاب سے بچاتا جب لوگوں نے دیکھا کہ اس طرح قارون جیتا خزانوں سمیت زمین میں دھنس گیا
تب وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا
ع ۱۱ لَخَسَفَ بِنَا ۭ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ع اور دوسرے دن فجر کو وہ لوگ جو آرزو کرتے تھے قارون کی سی جگہ ہونے کو دولت اور مال میں یعنی وُہ
جو چاہتے تھے کہ قارون کی سی دولت ہمیں ہووے وہ لوگ کہتے تھے قارون کا حال دیکھ کر کہ اے نہیں دیکھتا تو وُہ کہ خدا تعالیٰ روزی کی کشائش کرتا
ہے جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں سے اور تنگ روزی کرتا ہے جسے چاہتا ہے یہ دونوں حکمت سے خالی نہیں اگر خدا تعالیٰ نہ احسان کرتا ہم پر اور
دولت قارون کی سی دیتا تو البتہ دھنساتا ہم کو بھی زمین میں یعنی اگر قارون کی سی دولت ہمارے پاس ہوتی تو ویسی ہی دولت کی محبت ہوتی، اور
زکوٰۃ نہ دیتے ہم بھی تو پھر مقرر زمین میں ہم بھی دھنس جاتے یہ بڑا احسان ہے خدا تعالیٰ کا جو ایسی دولت نہ ہوئی ہم کو اے دیکھا تو نے وُہ کہ چھٹکارا نہیں
پاتے عذاب سے خدا تعالیٰ کا شکر نہ کرنے والے نعمتوں کا تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَ
الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ وُہ گھر دوسرا یعنی بہشت کو بنایا ہے ہم نے واسطے اُن لوگوں کے جو نہیں چاہتے بڑائی اور شیخی ملکوں میں لوگوں پر اور نہ خرابی اور
ظلم غریبوں پر جیسے قارون نے کیا تھا اور آخر کو بھلائی ہے پرہیز کرنے والوں کو اور بچنے والوں کو بُرے کاموں سے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ
جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور جو کوئی آوے ساتھ نیک کاموں کے یعنی نیک کام اپنے ساتھ لاوے پھر
اُس کے واسطے ہے نیکی اُس سے اچھی جیسے کہ ایک نیکی کے بدلے ستّر نیکی ملیں گی اور جو کوئی آوے ساتھ بُرے کاموں کے جیسے شرک اور پیغمبروں کو
جھوٹا جاننا پھر نہ بدلہ ملے گا ان لوگوں کو جنھوں نے بُرے کام کئے ہیں مگر وہی جو اُنہوں نے کیا ہے اسی کا بدلہ ملے گا یعنی عذاب زیادہ نہ ہوگا
ان کے گناہوں سے کہتے ہیں کہ جب حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم مکّے سے ہجرت کر گئے کئی دن بعد مکّے کی زیارت کو نکلے ان کا جی چاہا تب یہ آیت اُتری

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍؕ قُلْ رَّبِّیْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰی وَمَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ بیشک جس نے فرض کیا تجھ پر قرآن البتہ پھر پہنچاویگا تجھ کو پھرنے کی جگہ یعنی خدا تعالیٰ تجھے پھر جنّت میں پہنچاویگا کہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو کہہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے اُس کو جو کوئی لایا راہ سیدھی سوجھ کی یعنی ایمان کی راہ اور کوئی کہ ہو وہ بیچ گمراہی ظاہر کے جیسے شرک اُسے بھی جانتا ہے خدا تعالیٰ یعنی خدا تعالیٰ سے کسی شخص کا احوال چھپا ہوا نہیں ہے وَمَا کُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ یُّلْقٰٓی اِلَیْکَ الْکِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ ظَهِیْرًا لِّلْکٰفِرِیْنَ ۝ اور نہ تھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیدوار اُس کا کہ اُترے تجھ پر قرآن اور سبب بھیجے قرآن کا اور کچھ نہیں تھا مگر رحمت اور مہربانی ہے اور بخشش تیرے پروردگار کی تجھ پر اور تیری اُمّت پر پھر مت رہ تو مدد کرنے والا اور دوستدار کافروں کا یعنی کافروں سے مدارات مت کر اور ان کا کہا مت مان وَلَا یَصُدُّنَّکَ عَنْ اٰیٰتِ اللهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْکَ وَادْعُ اِلٰی رَبِّکَ وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ اور نہ روک رکھیں گے تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ روک سکیں گے خدائے تعالیٰ کی آیتوں سے اور اُن آیتوں کے حکم پر چلنے سے منع نہ کر سکیں گے جب کہ وہ آیتیں اُتر چکیں گی تجھ پر اور بلا خلقت کو خدائے تعالیٰ کی راہ پر جو ایمان اور اسلام ہے اور مت ہو مشرکوں کا ساتھی یعنی مشرکوں کا کہنا مت قبول کر وَلَا تَدْعُ مَعَ اللهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُکْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور مت پکار خدائے تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے ساتھ دوسرے خدا کو جو در اصل نہیں ہے کوئی خدا جس کی بندگی کیجیے مگر وہی ایک خدائے تعالیٰ ہے لائق جو اُس کی بندگی کیجیے سب چیزیں جہاں تک کہ پیدا ہوئی ہیں اور پیدا ہونگی سب جاتی رہیں گی اور کچھ نہ رہیگا مگر ذات خدائے تعالیٰ کی جو وہی ایک رہے گا ہمیشہ اور ہمیشہ سے ہے اور کبھی کچھ کسی طرح تفاوت نہ ہوا ہے اس میں اور نہ ہوگا کبھی اُسی کا حکم ہمیشہ سے اور سدا اُسی کا حکم رہے گا اور اسی کی طرف تم سب پھر کر جاؤ گے اور رجوع کرو گے مقرر قیامت کے دن اور وہی خدائے تعالیٰ تم سب سے ذرہ ذرہ نیکی اور بدی کا حساب لیگا اور ہر ایک کو موافق اُس کے کام کے بدلہ دیوے گا اس میں شک نہیں۔

سُوْرَةُ الْعَنْکَبُوْتِ مَکِّیَّةٌ　بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　وَهِیَ تِسْعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰیَةً

الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ بیچ حرف اوّل اس صورت کے کہا ہے الف سے اشارہ ہے ساتھ نام اللہ کے اور لام سے ساتھ لطیف کے اور میم سے ساتھ مجید کے کہ میں ہوں اللہ بندگی میری کرو اور مراد لطیف سے عبادت پاکیزہ اور مجید یعنی سوائے میرے بزرگ اور کون ہے آیا جانا لوگوں نے یہ کہ چھوڑے جاویں ساتھ اُس کے کہ کہیں ایمان لائے ہم اور حالانکہ وہ آزمائے نہ جاویں ساتھ امر اور نہی کے وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ۝ اور تحقیق کہ ہم نے امتحان کیا اُن کے تئیں کہ آگے ان مومنوں سے تھے پس ظاہر کرتا ہے خدا اُن کے تئیں کہ سچ کہا انہوں نے یعنی بیچ دعویٰ ایمان کے اور البتہ جانتا ہے جھوٹھ کہنے والوں کو یعنی جن سے جھوٹ کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم اور احکام دین کے دل سے نہیں مانتے اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ ۝ بلکہ جانتے ہیں وہ لوگ کہ کرتے ہیں بُرائیاں وہ کہ بہتر ہے اور سبقت پکڑیں اوپر ہمارے بُرا حکم ہے وہ کہ کرتے ہیں مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللهِ لَاٰتٍ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ جو کوئی کہ اُمید رکھے دیکھنے خدا کے کو یعنی بہشت میں پس تحقیق وہ مدت کہ اللہ نے مقرر کی ہے اللہ آنے والی ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے یعنی جو کچھ کہ کہتے ہو اور دل میں رکھتے ہو۔ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ اِنَّ اللهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور کوئی لڑائی کرے کفار سے پس سوائے اس کے نہیں ہے کہ لڑائی کرتا ہے واسطے اپنے تحقیق کہ اللہ تعالیٰ البتہ بے پرواہ ہے عالموں سے یعنی بندگی اور لڑائی کرنے ان کے سے بے پرواہ ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُکَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ اور جو کوئی ایمان لائے ہیں اور کئے ہیں کام اچھے البتہ دور کروں میں اُن سے بُرائیاں اُن کی اور البتہ جزا دوں میں اُن کو بہت اچھی اس واسطے کہ وہ عمل کرتے یعنی اچھے عمل کرتے تھے ڈر سے میرے وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدٰکَ لِتُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اور حکم کیا ہم نے آدمی کو واسطے باپ اور ماں اُس کی کے نیکی کرنا۔ جو سعی کریں ماں باپ اور لڑائی کریں ساتھ تیرے تو شریک لاوے تو ساتھ میرے اُس چیز کو کہ نہیں ہے تیرے تئیں ساتھ الوہیت اس کی کے خبر یعنی اگر ماں باپ کہیں تجھ کو شرک کرنے کو ساتھ الوہیت اور کے پس حکم اُن کا نہ مان طرف میرے ہے پھرنا تمہارا پس خبر دونگا میں تم کو ساتھ اُس چیز کے کہ تم کرتے تھے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ ۝

اور جو ایمان لائے ہیں پیچھے کفر کے اور کئے ہیں کام اچھے البتہ داخل کرونگا میں اُن کو بیچ گروہ نیکوں کے یعنی بہشت میں داخل کروں گا وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ
بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور لوگوں میں سے کوئی ہے کہ کہتا ہے کہ ایمان لائے ساتھ خدائے تعالیٰ کے مراد منافق ہیں پس کیونکر ایذا کئے جاویں بیچ
راہ خدا کے ساتھ سبب دین اُسکے کے کرے رنج اور عذاب لوگوں کے تئیں مانند عذاب خدا کے یعنی ایمان چھوڑ دیوے ڈر اور عذاب خلق کے سے
اور جو آوے یاری نزدیک پروردگار تیرے کے سے یعنی فتح البتہ کہیں تحقیق کہ ہم ہیں ساتھ تمہارے دین اور مذہب میں آیا نہیں ہے خدا جاننے والا زیادہ
ساتھ اُسکے کہ جو کچھ بیچ سینوں عالموں کے ہے صفائی اخلاص کی سے اور کدورت نفاق کی سے وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝ اور البتہ
جانتا ہے خدا اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں ساتھ دل کے اور جانتا ہے منافقوں کو وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ۭ
وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ ۝ اور کہا اُنہوں نے کہ ایمان نہ لائے یعنی کافروں نے کہا خاص اُنہوں کو کہ ایمان لائے یعنی مسلمان کہ پیروی کرو راہ ہمارے
کی یعنی تم بھی ہمارے مشرب میں مل جاؤ اور ہم کہتے ہیں وہ کہ ہم اُٹھالیویں گناہوں تمہارے کو اور حالانکہ نہیں ہیں کافر اُٹھانے والے مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ
اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ گناہوں مومنوں کے سے کوئی چیز تحقیق کہ جھوٹ بولنے والے ہیں وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا
كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ اور اُٹھاوینگے بیچ قیامت بوجھ بھاری گناہوں اپنے کے اور بوجھ بھاریوں اوروں کے کو ساتھ بوجھوں بھاریوں اپنے ع ۱۳
کے اور تحقیق سوال کئے جاوینگے دن قیامت کے اُس چیز سے کہ جھوٹھ جوڑتے تھے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ
اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ۭ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ اور تحقیق کہ بھیجا ہم نے حضرت نوح علیہ السلام کو طرف قوم اُس کی کے پس ڈھیل کی درمیان کے
یعنی واسطے دعوت اُن کی کے طریق حق میں ہزار برس مگر پچاس برس روایت مشہور یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام چالیسویں برس میں پیغمبر ہوئے
اور نوسو پچاس برس خلق کو دعوت طرف خدا کے کی اور پیچھے طوفان کے ساٹھ برس جئے اور احقاف میں وہب نے کہا ہے کہ ایک ہزار اور چار برس
کے تھے اور عین المعانی میں ہے کہ تین سو ستر برس[ف۱] کے تھے کہ پیغمبر ہوئے اور نو سو پچاس برس دعوت کی اور پیچھے طوفان کے ساڑھے تین سو برس
جئے اور بھی روایتیں ہیں اس قصہ میں لیکن ضعیف صحیح یہی ہیں پس پکڑا قوم اُس کی کو طوفان عذاب نے اور ستمگار تھے یعنی ساتھ کفر کے فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ
السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ پس نجات دی ہم نے نوح کو اور یاروں کشتی کو یعنی اہل اسکے کو مومنوں سے اور جانوروں سے اور گردانا ہم نے کشتی کو یا قوم
نوح کو نشانی واسطے عالموں کے یعنی تو ساتھ اُسکے نصیحت پکڑیں[ف۲] وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور یاد
کر ابراہیم کو جس وقت کہا خاص قوم اپنی کو کہ پوجو تم خدا کو اور ڈرو عذاب اُسکے سے یہ بندگی اور ڈرنا بہتر ہے خاص تمکو اگر ہو تم کہ جانتے ہو یعنی خیر و شر سے بہتر جانتے ہو اِنَّمَا
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝
سوائے اسکے نہیں ہے کہ پوجتے ہو بتوں کو سوائے خدا کے اور جوڑتے ہو جھوٹھ کو یعنی ان بتوں کو خدا کہتے ہو تحقیق کہ ان بتوں کو پرستش کرتے ہو سوا خدا کے
قدرت نہیں رکھتے یعنی روزی دینے کی یا اور کسی چیز کی خاص تمہارے تئیں رزق دینا پس ڈھونڈھو تم نزدیک خدا کے روزی کو اور پوجو تم خدا کو اور شکر
کہو تم خاص اُسی کو طرف اُس کے پھر پھیرے جاؤ گے تم یہاں تک کلام حضرت ابراہیم صلوٰۃ اللہ کا تھا اب آگے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے قریش کے
تئیں وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۭ وَمَا عَلَي الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ اور جو جھٹلاتے ہو تم یعنی پیغمبر میرے کو پس تحقیق کہ جھوٹا جانا ہے
گروہوں نے آگے تم سے پیغمبروں اپنے کو اور نہیں ہے اوپر بھیجے ہوئے کے مگر پہنچانا ظاہر یعنی دعوت کرنا طرف خدا کے اور ڈرانا عذاب سے اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ
يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ آیا نہیں دیکھتے ہو تم یہ خطاب نہ دیکھنے کا طرف منکروں بعث کے ہے کہ کیونکر ظاہر کرتا
ہے خدائے تعالیٰ یعنی نیست سے ہست کرتا ہے پس پھر پھیریگا اُن کو یعنی بعد موت کے طرف حیات کے تحقیق کہ یہ پیدا کرنا اور جلانا بعد مرنے کے
اوپر خدا کے آسان ہے قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

ف ۱ حضرت نوح علیہ السلام کی ساری عمر [illegible]

کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص اُن [illegible] راہ تفکر کے سیر کرو تم زمین میں پس دیکھو تم کہ کیونکر پیدا کیا ہے خدا نے خلق کو پس خدا اظاہر کرتا ہے
پیدا کرنے دوسری بار کے کو حاصل کلام کا یہ ہے کہ جب دیکھا تم نے غور سے پیدایش کو اور جانا کہ پیدا کرنیوالا ان کا خدا ہے پس تم پر حجت لازم ہوئی یہ کہ پیدا کرنے والا
خلقت کا پھر دوبارہ پیدا کر سکتا ہے تحقیق کہ خدا اوپر سب چیز کے قدرت رکھنے والا ہے یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَاِلَیْهِ تُقْلَبُوْنَ ۝ عذاب کرے
جس کسی کو چاہے یعنی عذاب کرنا اُس کا اور بخشے جس کسی کو چاہے یعنی رحمت اس کی طرف پھیرے جاؤ گے تم بیچ دن قیامت کے اور کہا ہے کہ عذاب کرے گا
واسطے رسوا ہونے بندے کے اور بخشے گا ساتھ توفیق ایمان کے اس آیت میں بیچ بیان رحمت اور عذاب کے روائتیں بہت ہیں جو چاہے
تفسیروں میں ملاحظہ کرے وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۝ اور نہیں ہو تم اے آدمیو عاجز ۲ ع ۹ ۱۲
کرنے والے یعنی خاص خدائے تعالےٰ کو عذاب اپنے سے بیچ زمین کے اور نہ آسمان میں یعنی بر تقدیر اگر اوپر آسمان کے پہنچو تو بھی عاجز نہیں کر سکتے
اور نہیں ہے تمہارے تئیں سوائے خدائے تعالےٰ کے کوئی دوستدار یعنی ایسا کہ بچاوے عذاب خدا کے سے اور نہ کوئی مدد کرنے والا وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ
اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِكَ یَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِیْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ اور وہ لوگ کہ ایمان نہ لائے ساتھ آیتوں خدا کے اور دیدار اسکے
کے وہ گروہ ہیں کہ نا اُمید ہوئے بخشش میری سے دُنیا میں یا عاقبت میں نا اُمید ہوویںگے اور وہ گروہ کہ خاص اُنکے تئیں ہے عذاب سخت یعنی ہمیشہ بسبب
کفران کے فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ پس نہ تھا
جواب قوم اُس کی میں یعنی ابراہیم علیہ السلام کی قوم کو بعد توڑنے بتوں کے مگر یہ کہ کہا بعض اُنکے نے ساتھ بعض کے کہ مارو اُس کو یا جلاؤ اسکو پس آگ
میں ڈالا پس چھڑایا اُس کو خدائے تعالےٰ نے آگ سے یعنی ضرر آگ کے سے تحقیق کہ بیچ اس چھڑانے کے نشانیاں ہیں قدرت کی واسطے اُس گروہ
کے کہ ایمان لاتے ہیں وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَیْنِكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّیَلْعَنُ
بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝ اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے سوائے اُس کے نہیں ہے کہ پکڑا تم نے سوائے خدائے تعالیٰ
کے بتوں کو ساتھ خدا کے واسطے دوستی درمیان اپنے کے بیچ زندگانی دُنیا کے پس دن قیامت کے کافر اور بیزار ہوئے بعض تمہارا بعض سے اور لعنت کریں
تھوڑے تمہاروں سے خاص تھوڑوں کے تئیں اور پھرنے کی جگہ تم سب کی دوزخ ہے اور نہیں تم کو بیچ اُس کے یار اور مددگار کہ چھٹکارا پاؤ تم مدد ان کی
سے جب حضرت ابراہیمؑ اُس آگ سے سلامت باہر آئے لوطؑ کہ بھتیجا یا بھانجا تھا ایمان لایا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ وقف النبی
اِلٰی رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ پس ایمان لایا لوط علیہ السلام اور کہا ابراہیمؑ نے خاص اُس کے تئیں اور سارہ بیٹی چچا کی تھی اور ایمان لائی تحقیق کہ میں
جدائی کرنے والا ہوں اُس قوم سے اس جگہ کہ حکم خدا میرے کا ہے تحقیق کہ خدا غالب ہے میرے تئیں مغلوب دشمنوں کا نہ کریگا دانا ہے ساتھ حکمت
کے کام میرا بناتا ہے پس لوطؑ اور سارہ نے ساتھ اس کے اتفاق کیا اور ہجرت کر کے ولائیت شام میں گئے اور لوطؑ مؤتفکہ میں گیا صاحب کشاف نے
کہا ہے کہ ہجرت کے وقت پچھتر برس کی عمر تھی کہ اُس برس اسمٰعیل علیہ السلام ہاجرہ سے کہ لونڈی سارہ کی تھی پیدا ہوئے اور جب عمر اُن کی ایک
سو بارہ برس کی یا ایک سو بیس برس کی ہوئی خدا نے سارہ کو بیٹا دیا جیسے کہ فرماتا ہے وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ
وَالْكِتٰبَ وَاٰتَیْنٰهُ اَجْرَهٗ فِی الدُّنْیَا ۚ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور بخشا ہم نے خاص اُس کے تئیں یعنی بیچ بڑھاپے کے بیٹا اسحٰق
نام اور پوتا دیا ہم نے یعقوبؑ نام اور کیا ہم نے بیچ اولاد اُس کی کے پیغمبری کو اور کتابوں کو یعنی توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن کو اور دی
ہم نے اُس کے تئیں مزدوری ہجرت کی بیچ اس جہان کے اور تحقیق کہ وہ اس جہان کے نیکوں سے ہے وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫
مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور یاد کر لوط علیہ السلام کو جب کہا خاص گروہ اپنے کو یعنی وہ جو رہنے والے مؤتفکات کے تھے آیا تم
آتے ہو ساتھ اُس بُرے کام کے اور ساتھ سبب قباحت اُس کے کے سبقت نہ پکڑی اوپر تمہارے کسی نے عالموں سے یعنی کسی نے آگے تم سے ایسا
بُرا کام نہیں کیا کہ بُرا ہے نزدیک اچھے آدمیوں کے اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ ۙ۬ وَتَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ
اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ آیا آتے ہو تم ساتھ مردوں کے بطریق جماع کے اور کاٹتے ہو تم راہ گذروں کی یعنی مال اُن کا
چھین لیتے ہو اور مارتے ہو اُن کے تئیں اور اس سبب سے آنا موقوف کیا ہے لوگوں نے اور راستہ بند ہوا ہے اور آتے ہو بیچ مجلس اپنی کے

بیچ کاموں بُرے کے پس نہ تھا جواب قوم اُس کی کو بات اُس کی کا مگر یہ کہ کہا اُنہوں نے لا عذاب خُدا کے کو اوپر ہمارے اگر ہے تو سچ کہنے والوں سے یعنی تو
ع ۳ ۱۷ جو کہتا ہے کہ یہ کام بُرے ہیں اور بسبب ان کاموں کے عذاب آدیگا پس خُدا کو کہہ کہ عذاب بھیجے اوپر ہمارے قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ۝
کہا لُوطؑ نے بطریق مناجات کے کہ اے خُدا یاری دے میرے تئیں ساتھ بھیجنے عذاب کے اوپر گروہ بدکاروں کے وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی
قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ۝ اور جس وقت کہ آئے بھیجے ہوئے ہمارے یعنی فرشتے طرف ابراہیمؑ کے واسطے خوشخبری
بیٹے کے کہا اُنہوں نے تحقیق کہ ہم مارنے والے ہیں لوگوں اس قریہ کے کو کہ سدوم نام تھا اس واسطے کہ بھانجے تیرے کو جھٹلاتے ہیں تحقیق کہ صاحب اس
گاؤں کے ستم کرنے والے ہیں ساتھ کفر کے قَالَ اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا لَنُنَجِّیَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ۝
کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تحقیق کہ بیچ اُس گاؤں کے لُوطؑ ہے اور وہ ظالموں سے نہیں ہے کہا فرشتوں نے کہ ہم جاننے والے زیادہ ہیں ساتھ اُس
کے کہ بیچ اُس گاؤں کے ہے من سے اور کافر سے البتہ اُس کو نجات دیوینگے ہم اور لوگوں اُس کے کو مگر جورو اُس کی کو وہ ہووے باقی بدوں سے یعنی
عذاب ہیں یا گاؤں میں یعنی کہیں گے ہم تو لُوطؑ ساتھ قوم اپنی کے گاؤں سے باہر جاوے مگر جورو اُس کی درمیان اُس قوم کے رہے اور ساتھ اُس کے
ہلاک ہووے وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ قف اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ
مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ۝ اور جس وقت کہ آئے بھیجے ہووے ہمارے طرف لوطؑ کے غمگین ہوا ساتھ اُن کے اور تنگ ہوا ساتھ سبب اُن کے دل کی طرف سے
یعنی تنگدل ہوا کہ مبادا قوم سے اُن کو ایذا پونچے اس واسطے کہ وہ قوم غریبوں کو ایذا دیتے تھے جب فرشتوں نے لوط کو آزردہ پایا تسلی کی اُس کی اور
کہا فرشتوں نے مت ڈر اور غم مت کھا تحقیق کہ ہم نجات دینے والے ہیں تیرے تئیں اور تیرے اہل کو مگر عورت تیری کہ وہ ہووے پیچھے رہے ہوؤں
سے اور ہلاک ہونیوالوں سے اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓی اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ۝ تحقیق کہ ہم اُتارنے والے ہیں اوپر
لوگوں اس گاؤں کے ایک عذاب آسمان سے یعنی پتھر برساویں بسبب اس کے کہ بدکاری کرتے تھے پس ساتھ حکم الٰہی کے لوط کو ساتھ اہل اس کی کے
نجات دی اور کافروں مؤتفکہ کو ہلاک کیا اور شہرہ خرابی اُن کی کا عبرت اوروں کی ہوئی جیسے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰیَةًۢ بَیِّنَةً
لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ اور تحقیق کہ چھوڑا ہم نے اُس گاؤں سے نشانیاں روشن واسطے اُس گروہ کے جو سمجھنے والے ہیں اب تک کہتے ہیں کہ پانی وہاں کا سیاہ ہے
وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝ اور بھیجا ہم نے طرف لوگوں مدین کے بھائی
اُن کے شعیبؑ کو پس کہا اے گروہ میرے پوجو تم خدا کو اور اُمید رکھو ثواب عاقبت کی کو یعنی عمل کرو کہ ساتھ اُن کے اُمید ثواب کی سیکھے رکھنا یا ڈرو
تم سختی روز قیامت کی سے اور نہایت تباہی نہ ڈھونڈھو تم بیچ زمین مدین کے بیچ اس حالت کے کہ قصد کرنے والے فساد کے ہو تم فَكَذَّبُوْهُ
فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ۝ پس جھوٹا جانا اُس کو یعنی شعیب علیہ السلام کو پس پکڑا اُن کو زلزلہ سخت نے یا اور جبریل نے کہ دل ان
کے کانپے پس فجر کی اُنہوں نے بیچ گھروں اپنے کے اوندھے پڑے ہوئے یعنی موئے ہوئے رہ گئے زانو پر پڑے ہوئے ہیبت آواز کی سے یا آنے زلزلہ
کے سے وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَیَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِیْنَ ۝ اور یاد کرو قوم
عاد اور ثمود کو یعنی ہلاکت اُنکی کو اور تحقیق کہ روشن ہوئی ہے یعنی ہلاکت اُن کی خاص تمہارے تئیں گھروں اُنکے سے کہ حجاز اور یمن ہے یعنی جس وقت تم
وہاں گذرتے ہو آثار عذاب اُنکے کو دیکھتے ہو اور بنایا واسطے اُنکے شیطان نے اعمالوں اُنکے کو یعنی کفران جھوٹھ سے پس دُور رکھا اُنکو سیدھی راہ سے اور
تھے دیکھنے والے یعنی اچھا برا دیکھتے تھے اور عمل اچھے نہ کرتے تھے وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ
وَمَا كَانُوْا سٰبِقِیْنَ ۝ اور یاد کر قارون اور فرعون اور ہامان کو اور تحقیق کہ آیا ساتھ اُن کے موسیٰ علیہ السلام ساتھ معجزوں روشن کے پس غرور کیا
اُنہوں نے بیچ مصر کے اور نہ تھے سبقت لے جانے والے یعنی اوپر حکم خدا کے فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ
اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝ پس ان
سب کو پکڑا ہم نے ساتھ عذاب کے بسبب گناہ کے پس بعضے ان سے وہ کوئی تھا کہ بھیجی ہم نے اوپر اسکے باؤ سخت کہ اسمیں کنکر تھے یعنی قوم لوط پر اور بعض ان سے
وہ کوئی تھا کہ پکڑا اُس کو عذاب آواز کے نے یعنی قوم ثمود اور لوگ مدین کے اور بعض اُن سے وہ تھا کہ غرق کیا ہم نے اس کو بیچ زمین کے یعنی قارون کو اور بعض انمیں

سے وہ کوئی تھا کہ ڈبویا ہم نے اُن کو بیچ پانی کے یعنی قوم نوحؑ اور فرعونیوں کو اور نہ تھا خُدا ایسا کہ ستم کرے اوپر اُن کے یعنی بیگناہ عذاب کرے و لیکن تھے وہ اوپر ذاتوں اپنی کے ستم کرتے تھے ساتھ کفر اور گناہ کے مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ مانند اُن لوگوں کے کہ پکڑا انہوں نے سوائے خُدا کے دوستوں کو یعنی بتوں کو خدا جانا مانند مکڑی کے ہے کہ واسطے اپنے پکڑے گھر کو اور تحقیق کہ بودا زیادہ گھروں سے گھر مکڑی کا ہے کہ نہ چھت ہے نہ دیوار ہے اور نہ جاڑا رُکے نہ گرمی اگر ہو وین کافر کہ جانیں البتہ یہ مثل اس واسطے ہے کہ جیسے گھر مکڑی کا سُست اور بے بنیاد ہے اسی طرح دین اُنہوں کا بھی سُست اور خوار ہے خلاصہ تفسیر کا یہ تھا جو لکھا گیا اور تفسیر اس کی بہت ہے زیادتی کے واسطے نہیں لکھی جو کوئی مفصل چاہے تفسیر حسینی میں یا بحر الحقائق میں ملاحظہ کرے اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ تحقیق خُدا جانتا ہے جو کچھ کہ بُلاتے ہو تم سوائے اس کے ہر چیز سے مانند بتوں کے یا فرشتوں کے یا ستاروں کے اور وہ غالب ہے یعنی بیچ ملک اپنے کے شریک نہیں رکھتا محکم ہے ساتھ حکمت عذاب کافروں کے یعنی ڈھیل کرتا ہے۔ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝ اور یہ مثالیں لاتے ہیں ہم اور بیان کرتے ہیں واسطے آدمیوں کے اور نہیں پاتے ہیں یعنی فائدہ اُس کا مگر دانا اور عقلمند خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ پیدا کیا اللہ نے آسمانوں اور زمین کو واسطے اظہار کرنے حق کے نہ واسطے جھوٹھ کے اور بازی کے تحقیق بیچ اس پیدا کرنے کے نشانی ہے واسطے ایمان لانے والوں کے ۵

ع ۴ ۱۴

الجزء ۲۱

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ

پڑھ جو کچھ بھیجا جاتا ہے طرف تیرے قرآن سے اور قائم رکھ نماز کو تحقیق نماز باز رکھتی ہے کام بُرے سے اور اُس عمل سے کہ ساتھ حکم شرع کے منع ہووے یعنی اُس کے سبب سے آدمی گناہ سے باز رہتا ہے اور روایت ہے کہ ایک جوان انصاریوں سے ساتھ پیغمبر صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز ادا کرتا تھا اور کوئی کام بدکاریوں سے ایسا نہ تھا کہ وہ نہ کرتا تھا جب یہ باتیں اُس کی حضرتؐ سے عرض ہوئیں حضرتؐ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ نماز باز رکھے اس کو اُن باتوں سے کہ بدی کرتا ہے تھوڑی مدت میں اُس نے توفیق توبہ کی پائی اور صحابیوں سے ہوا اور وسیط میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی باز نہ رکھے اُس کو نماز اُسکی بدکاری سے زیادہ نہ ہووے اُسکو ساتھ اُس نماز کے مگر گردش اور تاویلات میں مذکور ہے کہ ہر ایک کے تئیں تن سے اور نفس سے اور دل سے اور سر سے اور رُوح سے اور خفی سے ایک نماز ہے باز رکھنے والی نماز تن کی منع کرنے والی ہے گناہوں سے اور نماز نفس کی مانع ہے علائق سے اور نماز دل کی باز رکھتی ہے یادتی غفلت سے اور نماز سر کی منع کرے متوجہ ہونے ماسوائے خُدا کے سے اور نماز رُوح کی منع کرے دیکھنے غیر کے سے اور نماز خفی کی پہنچانے آدمی کو مرتبہ انانیت میں کہ اوپر اُس کے ظاہر ہووے حقیقت جیسے کسی نے کہا ہے ؎ جزئیکہ نیست نقد این عالم ٭ بازیں و بعالمش مفروش ٭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝ اور البتہ ذکر خدا کا بڑا ہے یعنی اور چیزوں کے ذکر سے اس واسطے کہ ذکر اُس کا بندگی ہے اور ذکر اوروں کا بندگی نہیں ہے اور خدا جانتا ہے جو کچھ کہ کرتے ہو تم نماز سے اور سوائے اس کے پس ویسی ہی جزا دیویگا وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ ڰ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ اور لڑائی نہ کرو ساتھ اہل کتاب کے مگر ساتھ اس خصلت کے کہ اچھی ہے مگر انہوں نے کہ ستم کیا اُن میں سے یعنی عہد توڑا اور کہتے ہیں ظالم اہل کتاب سے وہ ہیں کہ ثابت کرتے ہیں واسطے خدا کے بیٹا اور کہو تم اُن سے کہ ساتھ صدق تمام کے ایمان لائے ہیں ہم ساتھ اُس چیز کے کہ نیچے بھیجی گئی ہے طرف ہمارے یعنی قرآن اور ساتھ اُس چیز کے جو بھیجی ہے طرف تمہارے یعنی توریت اور انجیل اور زبور اور خدا تمہارا اور خُدا ہمارا ایک ہے اور ہم خاص خدا کے تئیں اسلام لانے والے ہیں وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝ اور اسی طرح یعنی بھیجا ہم نے اوپر پیغمبروں کے کتابوں اپنی کو بھیجا ہم نے اوپر تیرے قرآن کو پس وہ لوگ کہ دیا ہم نے اُن کو علم کتاب کا ایمان لاتے ہیں ساتھ قرآن کے اور اس گروہ عرب سے کوئی ہے کہ ایمان لاتا ہے ساتھ قرآن کے یا ساتھ محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور منکر نہیں ہوتے ساتھ آیتوں کتاب ہماری کے مگر کافر

لوگ کافروں سے مراد کعب بن اشرف اور ابوجہل اور مانند انکے ہیں وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ اور نہ تھا تو کہ پڑھتا تو آگے قرآن سے کتابوں اُتری ہوئی سے اور نہیں لکھتا ہے تو کسی کتاب کو ساتھ ہاتھ سیدھے اپنے کے یہ نفی تاکید ہے کہ ہرگز پڑھنا لکھنا نہ جانتا تھا تو اگر جانتا ہوتا اُس وقت شک میں پڑتے تباہ کار یعنی مشرک عرب کے کہتے کہ پڑھا لکھا ہوا ہے قرآن کے تئیں بھی کتابوں اگلی سے نکال کر پڑھتا ہے یا یہودی اس شک میں پڑتے کہ ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے کہ پیغمبر آخر زمانے کا ناخواندہ ہوویگا جو پڑھتا لکھتا ہے پس وہ پیغمبر نہیں ہے بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝ بلکہ قرآن کی آئتیں روشن ہیں بیچ سینوں انکے کے کہ دیئے گئے ہیں علم کو یعنی مسلمان کتاب والے اور منکر نہیں ہوتے خاص آیتوں ہماری کو مگر جو ن سے کامل ہیں ظلم میں کہ دلیلیں واضح دیکھتے ہیں اور جھگڑتے ہیں وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور کہا کافروں نے کیوں نیچے بھیجا نہیں جاتا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے نشانی پروردگار اُس کے سے یعنی معجزہ مانند اونٹنی حضرت صالح اور عصا موسیٰ کے اور ید عیسیٰؑ کے صلوات اللہ علیہم کہہ اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سوائے اسکے نہیں ہے کہ آئتیں اور معجزے نزدیک اللہ کے ہیں جس وقت جس کسی پر چاہے بھیجے میرے اختیار میں نہیں ہے اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ میں ڈرانے والا ہوں ظاہر یعنی ڈراتا ہوں میں تم کو اس نعمت میں کہہ سمجھو تم اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ع آیا کفایت نہیں کرتا اُن کے تئیں معجزہ یہ کہ بھیجا ہم نے اوپر تیرے قرآن کو پڑھا جاتا ہے اوپر انکے بیچ زبان اُن کی کے اور وہ فصیح گو ہیں اور چھوٹی سورۃ برابر قرآن کے اُن سے مانگتا ہے تو بمقابلہ تیرے لشکر آراستہ کرتے ہیں اور مال اور جان خرچتے ہیں اور سورۃ ویسی نہیں بنا سکتے ہیں اس سے زیادہ روشن معجزہ کیا ہوگا تحقیق کہ بیچ اس کتاب کے البتہ ایک بخشش ہے یا نعمت بڑی ہے اور نصیحت ہے واسطے اس گروہ کے کہ تصدیق سے ایمان لاتے ہیں قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بس ہے خدا درمیان میرے اور تمہارے گواہ یعنی ساتھ بات میری کے جانتا ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے پس حال میرا اور تمہارا بھی اُس سے چھپا نہ رہے گا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھ باطل کے اور کفر کیا ہے ساتھ خدا کے وہ گروہ وہ ہیں نقصان کرنے والے کہ بدل کیا ہے ایمان کو ساتھ کفر کے وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور جلدی کرتے ہیں کافر تیرے تئیں ساتھ اُتارنے عذاب کے اور جو نہ ہوتی مدت مقرر کی گئی واسطے عذاب ہر قوم کے البتہ آتا ساتھ اُن شتاب مانگنے والوں کے عذاب وعدہ کیا گیا اور بے شبہ آوے گا وہ عذاب ساتھ اُن کے ناگاہ یعنی بیچ دُنیا کے یا وقت مرنے کے یا آخرت میں اور وہ نہ جانیں آنے سکے سے يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ شتابی کرتے ہیں تیرے تئیں واسطے آنے عذاب کے اور حالانکہ دوزخ نے پکڑا ہے اور گھیر لیا ہے ساتھ کافروں کے جو گناہ کہ لائق جہنّم کے ہیں اُنہوں نے گھیرا ہے کافروں کو يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اُس دن کہ آوے عذاب ساتھ اُن کے اوپر سروں اُنکے کے اور نیچے پاؤں انکے سے اور کہے اللہ یا فرشتہ حکم اُس کے سے دوزخ والوں کو کہ چکھو تم بدلہ اُس چیز کا کہ کرتے تھے یعنی دنیا میں اعمال کی تھی اور عاقبت میں ہے بدلہ **نقل** ہے کہ ایک گروہ نے مومنوں سے بیچ مکّے کے اقامت کی تھی اور واسطے قلت خرچ کے یا محبّت وطن کے یا صحبت بھائیوں کے مکّے سے جُدا نہ ہوتے تھے اور ساتھ خوف کے عبادت خُدا کی کرتے تھے خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝ اے بندو میرے وہ کہ ایمان لائے ہو تم یعنی اہل شرک سے کنارے ہو جاؤ تم اور جس شہر میں کہ عبادت ظاہر نہ کر سکو تم تحقیق کہ زمین میری کشادہ ہے یعنی سفر کرو تم اس خوف کے شہر سے پس خاص میرے تئیں بندگی کرو تم اور اس جگہ کہا ہے ؎ سفر کن چو جایست ناخوش بود * کزیں فتن بدل تنگ نیست * وگر تنگ گردد ترا جایگاہ * خدائے جہاں را جہاں تنگ نیست * اگر جورو بیٹے سے یا شہر سے دوستی ہے پس ایک دن آخر جدائی ہوویگی كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۣ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ ہر نفس چکھنے والا موت کا ہے اور جس وقت موت آوے گی ناچار سب سے جدائی ڈالیگی پس طرف ہمارے پھرنے والے ہوگے تم وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھ خدا کے اور پیغمبر کے اور کئے ہیں عمل اچھے البتہ اُتارینگے ہم انکو بہشت میں

ع ۵

بیچ مکانوں بلند کے کہ جاری نیچے اُن مکانوں کے نہریں بیچ اس حالت کے کہ ہمیشہ رہیں بیچ اُن منزلوں کے یا بہشت کے اچھا جو رو ہے خاص
عمل خیر کرنیوالوں کو اَلَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۝ اُن لوگوں نے صبر کیا اوپر ایذا کافروں کے یا جدائی وطن کے اور اوپر پروردگار اپنے کے
توکل کرتے ہیں اور کام اپنے ساتھ اُس کے سونپتے ہیں مسلمانوں مکے کے نے ان آیتوں کو سنکر قصد ہجرت کا طرف مدینے کے کیا اور یہ وسواس اُن
کو آیا کہ بیچ اس شہر کے اسباب معاش ہمارے کے موجود نہ ہووین کس طرح جا سکیں یہ آیت آئی کہ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ
یَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ اور بہت جانوروں سے کہ کسی طرح نہیں اُٹھاتے روزی اپنی کو اللہ روزی دیتا ہے انکو اور تمہارے
تئیں بھی اندیشہ نہ کرو معاش سے بیچ شہروں سفر کے اور وہ سننے والا ہے یعنی خاص قول تمہارے کو جو تم کہتے ہو نو کہاں سے کھاوینگے ہم جاننے
والا ہے ساتھ اُس کے جو تمہارے تئیں رزق کہاں سے دیوے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ
فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ اور جو پوچھے تو اہل مکہ کو کس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور تابعدار کیا سورج اور چاند کو البتہ کہیں کہ اللہ نے پس کہاں پھرے
جاتے ہیں توحید سے یعنی کیوں منہ راہ حق سے پھیرتے اور طرف راہ باطل کے دوڑتے ہیں اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اللہ کشادہ کرتا ہے روزی کو جس کسی کے واسطے چاہتا ہے بندوں اپنے سے اور تنگ کرتا ہے خاص ان کو کہ چاہتا ہے تحقیق
کہ خدا ساتھ ہر چیز کے یعنی کشادگی اور تنگی کے جاننے والا ہے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ
قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ ع اور اگر پوچھے تو کافروں عرب کے سے کہ کس نے نیچے بھیجا ہے آسمان سے یا ابر سے پانی کو پھر جلا دیا ساتھ اُس کے ع ۶ ۲
زمین کو پیچھے مرنے اُس کے سے البتہ کہتے ہیں اللہ نے یعنی اقرار کرنے والے ہیں کہ ایجاد کرنے والا سبب کا اور دونوں جہان کا وہ ہے اور پھر بعض چیزوں
کو بیچ بندگی کے شریک اُس کا کرتے ہیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکر خاص خدا کو کہ اس گمراہی سے مجھے اور میرے تابعداروں کو نگاہ رکھا
بلکہ بہت کافر نہیں سمجھتے ہیں وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور نہیں ہے یہ وقف لازم
زندگانی دنیا کی مگر کھیل اور بیکاری اور تحقیق کہ سرائے دوسری یعنی عاقبت وہ ہے گھر زندگانی ہمیشہ کی کا یعنی زندگانی ہمیشہ کی اُس میں ہووے گی اگر ہووین
آدمی کہ جانیں یعنی اختیار نہ کریں دنیا کو کہ جانے والی اوپر عاقبت کے کہ ہمیشہ رہنے والی ہے فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ
اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ لا پس جسوقت کہ بیٹھیں کافر بیچ کشتی کے اور بسبب موج کے بیچ بھنور بیقراری کے پڑیں بلاویں خدا کو یعنی دریا سے اور رجوع کریں اُس حالت
میں کہ خالص کرنیوالے ہووین واسطے خدا کے دین اپنے کے تئیں پس اسوقت کہ نجات دیوے خدا اُن کو یعنی دریا سے اور سلامت باہر لاوے طرف خشکی کے
اُس وقت وہ شریک لاویں یعنی پھر کافر ہووین لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۫ وقف فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ تو کافر ہووین ساتھ اُس چیز کے کہ دی ہے ہم نے
اُن کے نعمت نجات سے اور تو برخوردار ہووین یعنی جمع ہووین واسطے بندگی بتوں کے پس شتابی ہووے کہ جانیں یعنی عاقبت کام اپنے کی وقت عذاب کے
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ۝ آیا نہیں دیکھا مکے والوں نے وہ کہ کیا ہم نے
شہر ان کا ایک حرم صاحب امن یعنی قتل اور غارت سے اور حالانکہ لیئے جاتے ہیں مال لوگوں کا گرد اُسکے سے جو اس پاس لوٹ لیتے ہیں لوگوں کو اور مارتے
ہیں اور قید کرتے ہیں گرد پیش مکے کے اور کوئی مزاحم ان کا نہیں ہوتا آیا ساتھ باطل کے کہ بت ہیں ایمان لاتے ہیں اور ساتھ نعمت خدا کے کافر ہوتے اور
دلیل کافر ہونے اُنکے کی شرک ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ اور کون ہے
ظلم کرنیوالا زیادہ اُس کسی سے کہ جوڑے اوپر اللہ کے جھوٹھ کو یعنی گمان کرے کہ اُسکے تئیں شریک ہے یا جھوٹھ جانے قرآن کو یا پیغمبر کو اُسوقت کہ آوے ساتھ اُس
کے آیا نہیں ہے بیچ کام دوزخ کے جائے مقام واسطے کفر کرنیوالوں کے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ع اور وہ لوگ کہ ع ۷ ۳
سعی کرتے ہیں بیچ کام ہمارے کے اور قائم کرتے ہیں دین ہمارا البتہ راہ دکھاویں ہم اُنکو ساتھ راہ اپنی کے اور تحقیق کہ اللہ ساتھ نیک کام کرنیوالوں کے ہے شیخ سہیل نے
فرمایا ہے جو کوئی سعی کرے قائم ہووے سنت پر دکھلاویں ہم اسکو راہ جنت کی اور روایتیں اس آیت کی تفسیر میں جو کوئی طالب ہووے تفسیر حسینی میں دیکھے

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً

الٓمّٓ ۚ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۙ فِیْۤ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ۙ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ۬ۙ ابو الجواز رحمتہ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
نقل کی ہے کہ حروف جدا کئے گئے صفت وثنا خدا کے ہیں ان کلموں سے اشارہ ہے کہ الف الوہیت کا اور لام لطف سے ہے اور میم ملک سے ہے
اور بعضے کہتے ہیں کہ الف اللہ کا اور لام جبرئیل ؑ اور میم اسم محمد کا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی اللہ نے بواسطہ جبرئیل کے وحی بھیجی طرف محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلّم کے غلبہ کئے گئے ہوئے رومی یعنی فارس والے اوپر ان کے غالب ہوئے بیچ نزدیک تر زمین کے کہ نسبت عرب کی ساتھ زمین روم
کے ہوئے **قصہ** اُس کا یہ ہے کہ خسرو پرویز ایک بادشاہ تھا شہریار اور فرخاں دونوں امیروں کو بہت لشکر سے بھیجا کہ اُنہوں نے بھی بعض مکان کہ
متعلق روم کے تھے اپنے تصرف میں کئے اور لوگ روم کے بھاگے اور نویں برس میں پیغمبر ہونے کے بعد حضرت محمدؐ کی یہ خبر پہنچی کافر مکے کے خوش
ہوئے اور راہ طعن کے ایمان لانے والوں کو کہا کہ تم اور قوم ترسائیوں کی اہل کتاب ہو اور ہم اور فارس والے جاہل ہیں پس غلبہ فارس والوں
کے سے اوپر اہل روم کے شگون لیتے ہیں کہ ہم اوپر تمہارے غالب ہوویں گے پس خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ رومی پیچھے غالب ہونے اُن کے
یعنی فارس والوں سے قریب ہے کہ غالب ہوویں بیچ تھوڑے برسوں کے یعنی تین برس یا نو برس میں قصہ اس آیت کا بہت تھا مختصر کیا کہ پڑھنے
والوں کو آسان ہووے جو کوئی چاہے تفسیر حسینی میں دیکھے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَیَوْمَىٕذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ خاص اللہ تعالےٰ کو ہے
حکم آگے غلبہ فارس کے سے اوپر روم کے اور پیچھے غالب ہونے روم کے سے اوپر فارس کے یعنی ہر وقت حکم اس کا جاری ہے اوپر کاموں کے
اور اُس دن کہ رومی اوپر فارسیوں کے غلبہ کریں خوش ہوویں گے مسلمان بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۙ ساتھ مدد کرنے کے
یاری دیتا ہے اللہ جس کسی کو کہ چاہتا ہے اور وہ غالب ہے بدلہ لینے میں مہربان ہے غلبہ دیوے ایک گروہ کو اوپر دوسرے گروہ کے وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ
وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ وعدہ کیا اللہ نے حق وعدہ کرنے کا یعنی رومیوں کو غالب کرے اور فارسیوں کے خلاف نہیں کرتا ہے
اللہ وعدے اپنے کو لیکن بہت آدمی نہیں جانتے ہیں سچے وعدے اُس کے کو یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝
جانتے ہیں چیز ظاہر کو زندگانی دنیا کی سے اور وہ کاموں آخرت کے سے غافل اور بیخبر ہیں اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝ آیا فکر نہیں کرتے بیچ ذاتوں اپنی کے کہ نہیں پیدا کیا اللہ نے
آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ کہ بیچ آسمانوں اور زمین کے ہے مگر واسطے اظہار حق کے یعنی ثواب اور عذاب اور واسطے وقت مقرر کئے گئے کے کہ جب
وہ وقت پہنچے آخر ہووے یعنی روز قیامت اور تحقیق کہ بہت آدمیوں سے یعنی کافر ساتھ دیدار پروردگار اپنے کے کافر ہیں اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ
فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَاۤ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَیِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝ آیا سیر نہیں کرتے بیچ زمین کے یعنی جگہ گذر قوم عاد اور ثمود کے تو
دیکھیں کہ کیونکہ تھا آخر کار اُن لوگوں کا کہ تھے آگے اُن سے اُمت گذری ہوئی سے تھے وہ گروہ سخت زیادہ مکے والوں سے قوت
میں مانند عادیوں کے اور مانند اُن کے اور پھاڑا اُنہوں نے زمین کے تئیں واسطے کھیتی کے اور عمارت کے خاص اُس کے تئیں بہت اُس چیز سے
کہ عمارت کی مکے والوں نے اور آئے ساتھ اُن کے پیغمبر اُن کے ساتھ آیتوں روشن کے یا معجزوں ظاہر کے اور وہ ساتھ اُن کے ایمان نہ لائے پس نہیں ہے
اللہ ایسا کہ ظلم کرے ساتھ اُن کے ولیکن تھے وہ اوپر ذاتوں اپنی کے ستم کرتے تھے یعنی بسبب کفر کے اور جھوٹھ جاننے کے ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ
اَسَآءُوا السُّوْۤاٰۤی اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ پس ہے آخر کار اُن لوگوں کا کہ برا کیا اُنہوں نے یعنی کفر کیا نتیجہ برا یعنی عذاب ع ۲
ہووے گا اُن کو بسبب اُس کے کہ جھٹلایا اُنہوں نے آیتوں کو اللہ کی کہ اعتقاد نہ لائے ساتھ قرآن کے یا دہشت نہ پکڑی ساتھ دلیلوں قدرت کے
اور تھے جو ساتھ ان آیتوں کے ٹھٹھا کرتے تھے اَللّٰهُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اللہ پیدا کرتا ہے خلق کو نطفہ سے یعنی پانی منی کے
سے پس دوسری بار جلاتا ہے اور اُٹھاتا ہے پیچھے مرنے کے پس طرف حکم اُس کے کے پھیرے جاتے ہیں وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اور
بیچ اُس دن کے کہ قائم ہووے قیامت چپکے ہوویں کافر یعنی از روے شرمندگی کے کہ جواب نہ آویگا اُن کو وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا
بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِیْنَ ۝ اور نہ ہووے خاص اُن کے تئیں شریکوں اُن کے سے کہ بت تھے جو اُن کو اللہ مقرر کیا تھا شفاعت کرنیوالا یعنی دنیا میں

کہتے ہیں کہ خدا ہمارے شفاعت کرنے والے ہمارے ہو وینگے اُس دن شفاعت اُن کی سے ناامید اور ہو دیں ہیں اور ہو دیں کافر ساتھ اُن شریکوں کے نامعتقد
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ۝ اور جس دن کہ قائم ہووے قیامت اُس وقت پریشان ہو وینگے لوگ اور آپس سے جدا ہو دیں ایک گروہ مُنہ
اپنا طرف اعلیٰ علیین کے لاوے اور ایک جماعت بیچ اسفل السافلین کے پڑے فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۝
لیکن وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور عمل اچھے کئے ہیں پس وُہ بیچ باغوں کے خوش کئے جاویں وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ
الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝ مگر وہ لوگ کہ کافر ہیں اور جھوٹا جانا ساتھ آیتوں ہماری کے یعنی قرآن کے اور دیکھنے قیامت کے
کو پس وہ لوگ بیچ عذاب کے حاضر ہونے والے ہیں فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ مصدر ہے ساتھ معنی امر کے یعنی تسبیح کہو اللہ کی
یا نماز ادا کرو وقت رات کے مراد نماز مغرب کی اور عشاء کی ہے اور اُس وقت کہ بیچ فجر کے آؤ مراد نماز صبح کی ہے وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ
عَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ اور خاص اُس کو ہے تعریف اور ثنا بیچ آسمانوں کے اور زمین کے یعنی جو کوئی کہ بیچ آسمانوں اور زمین کے ہے شکر اس کا
کہتا ہے اور نماز ادا کرو تم آخر دن کی مراد نماز عصر کی ہے اور جس وقت کہ آتے ہو بیچ وقت ظہر کے یعنی نماز پیشیں ادا کرو يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ
يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ باہر لاتا ہے خدا زندے کو مُردے سے جیسے مرغ بیضہ سے اور آدمی نطفے سے یا مسلمان ع ۲
کافر سے اور اچھا بُرے سے یا عالم جاہل سے اور باہر لاتا ہے مُردے کو زندے سے برعکس اُس کے کہ مذکور ہوئے اور جلاتا ہے زمین کو یعنی گھاس اُگاتا ہے پیچھے
مرنے اُسکے سے اور اسی طرح باہر نکالے جاؤ گے تم قبروں سے وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝ اور نشانیوں قدرت
اُس کی سے وُہ ہے کہ پیدا کیا اصل تمہاری کو یعنی آدم علیہ السلام کو خاک سے پس اب تم آدمی ہو پراگندہ ہوتے ہو بیچ زمین کے واسطے تصرف
اسباب معیشت کے وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اور نشانیوں قدرت اس کی سے وُہ ہے کہ پیدا کیا واسطے تمہارے ہمجنس تمہارے سے عورتوں کو تاکہ خواہش کرو بسبب جنسیت کے
ساتھ اُنکے اور آرام پکڑو تم ساتھ اُنکے اس واسطے کہ ایک جنس ہونا سبب رغبت کا ہے اور خلاف ہونا سبب نفرت کا اور کیا یعنی ظاہر لایا درمیان تمہارے اور
جوروؤں تمہاری کے دوستی اور مہربانی تحقیق بیچ اس پیدائش کے البتہ دلیلیں ہیں خاص اُس گروہ کو کہ فکر کرتا ہے اور اوپر حکمت اس صورت
کے خبردار ہو دیں وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ [ف۱] وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ [ف۲] ۝ اور نشانیوں قدرت
اس کی سے پیدا کرنا آسمانوں اور زمین کا ہے اور اختلاف زبانوں تمہاری کا بیچ بات کہنے کے یعنی کوئی بلند آواز ہے اور کوئی پست آواز ہے
یا کوئی فصیح گو ہے اور کوئی ہکلاتا ہے اور اختلاف رنگوں تمہارے کا کہ کوئی سُرخ کوئی زرد ہے کوئی کالا ہے تحقیق کہ بیچ مخالفت زبانوں اور
رنگوں آدمیوں کے حالانکہ ایک ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں البتہ نشانیاں قدرت اور حکمت کی ہیں تمام عالموں کے لئے یعنی اور کسی عالم کے
فرشتوں اور آدمیوں اور جنوں سے پوشیدہ نہیں ہے کہ بیچ اس اختلاف کے حکمت کلی ہے اس واسطے کہ اگر سب آدمی صورتوں میں اور گفتگو میں
یکساں ہوتے امتیاز ایک دوسرے میں نہ رہتا اور اس سبب سے بہت کام دُنیا کے خراب اور موقوف ہوتے وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ اور نشانیاں قدرت کاملہ اُس کی سے ہیں سونا تمہارا بیچ رات کے اور دن کے آرام
واسطے قوت نفسانی کے اور ڈھونڈنا تمہارا روزی کو بخشش اُس کی سے یعنی جستجو معاش کی دن میں اور رات میں اور کہا ہے سونا کیا گیا ہے ساتھ
رات کے اور ڈھونڈنا روزی کا تعلق کیا گیا ہے ساتھ دن کے اور بیچ آیت کے پس وپیش ہے موافق معنی کے تحقیق معنی کے بیچ خواب شب کے
اور تلاش روزی کے البتہ دلیلیں ہیں واسطے اُس گروہ کے کہ سنتے ہیں ساتھ کانوں ہوش کے وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اور نشانیوں حکمت اُس کی سے وہ ہے کہ دکھلاتا ہے ساتھ تمہارے بجلی کو واسطے ڈر
کے اور بیچ لالچ کے ڈالتا ہے یہ کہ مینہ برسے اور بھیجتا ہے طرف آسمان کے سے بادل کی طرف سے پانی کو پس جلاتا ہے ساتھ اُس پانی کے زمین کو
یعنی گھاس تر وتازہ اُگاتا ہے پیچھے مرجھانے اُسکے کے تحقیق کہ بیچ اس بجلی اور مینہ کے نشانیاں ہیں اوپر قدرت الٰہی کے خاص اُس گروہ کے تئیں جو

[ف۱] اختلاف بولیوں تمہاری کا کہ کسی کی بولی عربی ہے کسی کی ترکی کسی کی فارسی ہے کسی کی ہندی [illegible] ہیں سے ہے کہ اصل سب باتیں بہتر ہیں ایسی اولاد شام میں اور منترہ فرزندان حام میں اور حبشی [illegible] میں ۱۲

[ف۲] واسطے عالموں کے کہ سمجھدار ہیں تا کہ علم سے فائدہ سے اس کے معلوم کریں یہ قرأت حفص کی بکسر لام ہے اور عالمین بفتح لام اور دروں نے پڑھا ہے ۱۲

سمجھتے ہیں وَمِنْ اٰیٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝ اور نشانیوں قدرت میں کی سے وہ ہے کہ کھڑا رہتا ہے آسمان ستون اور زمین اوپر پانی کے ساتھ حکم اُسکے کے پس جس وقت بلاوے تم کو یعنی اسرافیلؑ ساتھ نفخہ اخیر کے حق بلانے کا یعنی آواز دیوے کہ اے مردو باہر آؤ زمین سے اُس وقت تم باہر آؤ قبروں اپنی سے اور وہ باہر آنا قبروں سے ایک نشانیوں قدرت اسکی سے ہے وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝ اور خاص اُسکے تئیں ہے جو کوئی بیچ آسمانوں کے زمین کے ہے خاص اسی کے فرمانبردار ہیں بیچ موت اور زندگی کے اور اس احوال میں حکم اسکے سے پھر نہیں سکنے کے وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اور وہ ایسا ہے کہ پہلی بار پیدا کیا خلقت کو پس مارے پھر جلاوے اُس کو اور وہ یعنی پھر جلانا آسان زیادہ ہے اوپر اللہ کے اور خاص اسکے تئیں ہے صفت بلند بیچ آسمانوں کے اور زمین کے اور وہ غالب ہے جاننے والا ساتھ ثواب کے کہ فعل اُس کے اوپر حکمت کے ہووے ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ بیان کرتا ہے خدا واسطے تمہارے ایک مثل احوال نفسوں تمہارے کے سے آیا ہے تمہارے تئیں اے آزادو ملکوں تمہارے سے کہ ملک میں ہے کوئی شریک بیچ اُس چیز کے کہ دیا ہے ہم نے تمہارے تئیں مال اور اسباب سے پس تم اور وہ بیچ اُس چیز کے یکساں ہو ڈرو تم اُن سے جو بیچ دخل کرنے کے محکم ہو ویں مانند ڈرنے تمہارے کے آزادوں سے ذاتوں تمہاری سے یعنی شریکوں آزادو سے حاصل کلام بات کا یہ ہے کہ اے صاحبو تم غلاموں کو بیچ مال اور ملک اپنے کے شریک نہیں کرتے محکم ہوتے اُنکے سے ڈرتے ہو بیچ عین المعانی کے اور تفسیروں میں ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ نے اوپر کافروں قریش کے یہ آیت پڑھی کہنے لگے یہ ہرگز نہیں ہوتے کا پس حضرت نے فرمایا کہ تم غلاموں اپنے کو اپنے مال میں شرکت نہیں دیتے پس کس طرح پیدائش لئے ہووں اللہ کے کو بیچ ملک اُسکے کے شریک کرتے ہو مانند اس تفصیل کے بیان کرتے ہیں ہم دلیلیں قدرت وحدت کی واسطے اُس گروہ کے جو عقلمند ہیں اے پر جاہل اور ستمگار حقیقت ان باتوں کی سے بیخبر ہیں بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ بلکہ تابعداری کرتے ہیں وہ لوگ کہ ستم کرتے ہیں اوپر اپنے ساتھ شرک کے آرزووں ذاتوں اپنی کو نادانستہ پس کون ہے کہ راہ دکھلاوے اُس کو کہ چھوڑا اللہ نے اور نہیں مشرکوں گمراہ کو کوئی یاری دینے والا کہ عذاب دوزخ کے سے اُن کو چھڑاوے فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ پس قائم رکھ اے محمد صلے اللہ علیہ آلہ وسلم منہ اپنا واسطے بندگی خدا کے بیچ اُس حالت کے کہ رغبت کرنے والا ہووے تو سب دینوں سے طرف دین اسلام کے اور آمنت کو کہو کہ پیروی کرو سب دین اللہ کی ایسا اللہ کہ ساتھ حکمت کے پیدا کیا آدمیوں کو واسطے اس کے یعنی بندگی کے اور کہتے ہیں کہ مراد فطرت سے پہچاننا صانع کا ہے تبدیل نہ دو تم خاص پیدائش اللہ کی یعنی دین کو کہ خدا نے خلق کو واسطے اسکے پیدا کیا وہی دین سیدھا اور راہ مضبوط و لیکن بہت لوگ نہیں جانتے مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ یعنی اے پیغمبر منہ طرف دین کے لا ساتھ امت اپنی کے بیچ اِس حالت کے کہ پھرانے والے ہو ویں طرف اس کے یعنی اللہ کی طرف غیر اُس کے سے اور ڈرو تم اُس سے اور قائم رکھو تم نماز کو اور نہ ہو تم شرک لانیوالوں سے یعنی جو کوئی نماز قصداً چھوڑے شرک ہوتا ہے مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ اور نہ ہو تم اُن لوگوں سے کہ جدا کیا دین اپنے کو اور ہوئے گروہ گروہ مراد کافر ہیں کہ دین اسلام کو چھوڑ کر کسی نے بت پوجے اور کسی نے فرشتے اور کسی نے تارے ہر گروہ جو کچھ کہ نزدیک اُنکے ہے دین سے خوش ہے اور انکو یہ گمان ہے کہ دین ہمارا خوب ہے وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ اور جب پہنچے آدمیوں کو یعنی مشرکوں کو سختی یا بیماری یا فقر یاد کریں ساتھ زاری کے پروردگار اپنے کو پھرے ہوئے طرف حق کے پس جب چکھاوے خدا انکو نزدیک اپنے سے آسانی یا صحت یا دولتمندی اُس وقت ایک گروہ ساتھ پروردگار اپنے کے شریک لاویں لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ تو کفر کریں ساتھ اُس کے جو کچھ بخشا ہم نے انکو نعمت عافیت کی سے پس اے کافرو پھل کھاؤ دو تین دن نعمتوں دنیا کی سے پس شتابی ہووے کہ حکم جانو تم سر انجام کام اپنے کا اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝ آیا بھیجا ہم نے اوپر کافروں کے کتاب کو یا پیغمبر کو پس وہ پیغمبر بات کہے یا کتاب سے بات کہے ساتھ اس چیز کے کہ ہیں ساتھ اُسکے

ربع ع ۳

شرک لاتے ہیں یعنی دلیل ہووے اوپر شرک لانے کے وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ
اور جس وقت چکھاویں ہم مشرکوں کو کوئی نعمت صحت یا وسعت سے خوش ہوویں ساتھ اُس کے اور جو پہنچے اُن کو کوئی زحمت مرض سے یا قحط سے
ساتھ سبب اُس کے کہ آگے بھیجا ہے ہاتھوں اُن کے نے اُس وقت نااُمید ہوتے ہیں یعنی نہ شکر نعمت کا کرتے ہیں اور نہ صبر اوپر محنت کے اَوَلَمْ يَرَوْا
اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ آیا نہیں جانا ہے یہ کہ اللہ کشادہ کرتا ہے روزی واسطے جس کسی
کے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے اوپر جس کے چاہتا ہے تحقیق کہ بیچ اس کھولنے اور تنگ کرنے کے البتہ نشانیاں عبرت کی ہیں خاص اُس گروہ کو کہ
ایمان لاتے ہیں فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ پس دے تو اے
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب قرابت کو یعنی بنی ہاشم کو حق ان کا یعنی لوٹ سے یہ خطاب طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے لیکن سب مومن
داخل ہیں اس میں کہ حق قرابت والوں کا دیویں اور حق محتاج کا یعنی زکوٰۃ میں سے حق اُن کا دو یہ دینا حقوق کا بہتر ہے نہ دینے سے واسطے اُن لوگوں کے
کہ چاہتے ہیں دیدار اللہ کا یا رضامندی اُس کی اور وہ گروہ یعنی جو ان سے یہ حق ادا کرتے ہیں وہ ہیں چھٹکارا پانے والے وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا
فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ اور جو کچھ دیتے ہو کسی سے اور
عطیہ سے کہ زیادہ کرے مال تمہارا مال لوگوں کے سے پس زیادہ نہیں ہوتا وہ مال نزدیک اللہ اور برکت اُس کی گھٹ جاتی ہے مراد اس سے
سود کھانا ہے اور جو کچھ دیتے ہو زکوٰۃ سے کہ فرض ہے چاہتے ہو اس دینے سے ثواب اللہ کا پس وہ گروہ کہ زکوٰۃ اور صدقہ دیتے ہیں واسطے ثواب
کے وہ ہیں پانے والے زیادتی کے کہ ایک کے دیں زیادہ پاویں اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ ع ۴
يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ خدا برحق وہ ہے کہ پیدا کیا تم کو باوجودیکہ نہ تھے تم پس روزی دی تم کو اور دیتا ہے جب تک
کہ زندہ پس ماریگا تم کو پھر زندہ کریگا تم کو یعنی اُٹھا دیگا قبروں سے قیامت کو آیا ہے شریکوں تمہارے سے یعنی بتوں سے وہ کوئی کہ کرے ان چیزوں سے یعنی
خلقت کر سکے یا روزی دے سکے یا مارے یا جلاوے کوئی چیز کہ اُس سبب سے لائق پرستش کے ہووے اور جو کوئی کام اُس سے نہ ہووے پس وہ بندگی
کے نہیں لائق ہے پاک ہے خدا اور بلند تر ہے اُس چیز سے کہ شریک لاتے ہیں اُس کے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ
لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ ظاہر ہوئی تباہی بیچ جنگل کے یعنی خشکی میں مرنے چارپایوں کے سے اور بیچ دریا کے ساتھ طوفان
کے اور غرق ہونے کشتی کے سبب اُس چیز کے کہ کیا ہے ہاتھوں نے آدمیوں کے یعنی بسبب گناہوں اُنکے کے اکثر علما اوپر اس کے ہیں کہ مراد فساد سے
خشک سالی ہے اور بھی روایتیں ہیں تا چکھائے اُن کو تھوڑی سی جزا اُس چیز کی سے کہ کیا ہے شاید وہ ساتھ چکھنے اس تھوڑے کے پھرنے والے ہوویں
یعنی شرک سے توحید کی طرف قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ۝ کہہ اے محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکوں کو کہ سیر کرو تم زمین میں پس دیکھو تم کہ کیونکر تھا آخرکار اُن لوگوں کا کہ آگے اُن سے تھے بہت اُن سے یعنی ہلاک ہونے
والوں سے شرک لانے والے فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَىِٕذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ۝ پس قائم کر اپنے
تئیں واسطے دین راست کے یا منہ اطرف دین درست کے آگے اُس سے کہ آوے وہ دن کہ پھرنا نہیں ہے خاص اُس کے تئیں نزدیک اللہ کے
سے یعنی اللہ اُس کو نہ پھیرے یا کوئی نہ پھیر سکے اُس دن کہ وہ دن کہ جدا ہوویں آدمی آپس سے یعنی اوپر دو راہوں کے ایک گروہ بیچ بہشت کے اور
ایک گروہ بیچ دوزخ کے مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ۝ جو کوئی کہ کافر ہووے پس اوپر اس کے ہے جزا کفر
اُس کے کی اور جو کوئی کام کرے نیک پس واسطے ذات اپنی کے بچھاتے ہیں یعنی جگہ اپنی راست کرتے ہیں بیچ بہشت کے اور تفرقہ لوگوں کا بیچ قیامت
کے واقع ہووے لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ تو اللہ جزا دیوے اُن لوگوں کو کہ ایمان
لائے ہیں اور کئے ہیں کام نیک بخشش اپنی سے ذکر جزا کافروں کا نہ کیا اس واسطے کہ مقصود بالذات مسلمان ہیں تحقیق کہ اللہ
دوست نہیں رکھتا کافروں کو کہ ساتھ مسلمانوں کے جمع کرے بلکہ اُن کو جدا کرے دوزخ میں بھیجے وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيٰحَ مُبَشِّرٰتٍ
وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور نشانیوں قدرت اُس کی سے یہ ہے کہ بھیجتا ہے

ہواؤں کو خوشخبری دینے والی ساتھ مینہ کے کہ فریاد کو تمہاری پہنچے اور تاکہ چکھاوے تم کو اس نعمت سے کہ تابع مینہ کے ہے اور واسطے اس کے یعنی بسبب ہواؤں کے جاوے کشتی بیچ دریا کے ساتھ حکم خدا کے تاکہ ڈھونڈو بیچ سوداگری دنیا کے روزی کہ اللہ محض فضل اپنے سے دیتا ہے اور شاید کہ تم شکر کرو اوپر ان نعمتوں کے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور البتہ بھیجا ہے آگے سے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبروں کو آدمیوں سے طرف گروہ انکے کے پس آئے بھیجے ہوئے ہماری طرف قوم اپنی کے ساتھ معجزوں روشن کے یا احکاموں ظاہر کے حلال اور حرام سے بعضے قوم انکی سے ساتھ انکے کے ایمان لائے اور بعض کافر ہوئے پس ہم نے بدلہ لیا ان لوگوں سے کہ کافر ہوئے یعنی ان کو ہلاک کیا ہم نے اور مددگاری کی ان کی کہ ایمان لائے تھے اور ہے لائق اوپر ہمارے مدد کرنی مومنوں کی اس واسطے کہ وہ حق دار مدد کرنے کے ہیں اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ اللہ برحق وہ ہے کہ بھیجتا ہے ہواؤں کو پس اٹھاتی ہیں ہوائیں ابر کو اور بیچ ہوا کے لاتی ہیں پس اللہ پھیلاتا ہے انکو طرف آسمان کے جس طرف چاہتا ہے یعنی چلنے والا یا کھڑا ہوا اور کر ڈالتا ہے اسکو کئی ٹکڑے ٹکڑے پس تو دیکھتا ہے مینہ کو کہ ساتھ حکم اللہ کے باہر آتا ہے ابر میں سے پس جب وقت پہنچاتا ہے اللہ مینہ کو بیچ زمین کے اور شہر جسکے کہ چاہتا ہے بندوں اپنے سے اس وقت وہ خوش ہوتے ہیں وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ۝ اور تحقیق کہ تھے آگے اس سے کہ نیچے بھیجا جاوے اوپر ان کے مینہ آگے ظاہر ہوئے ابر کے ناامید مینہ سے فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ پس دیکھ طرف نشانیوں رحمت اللہ کے کہ کیونکر اللہ ساتھ ان نشانیوں کے جلاتا ہے زمین کو یعنی ساتھ درختوں میوہ دار کے اور گھاس کے پیچھے مرنے اور مرجھانے اس کے کہ تحقیق وہ جو قادر ہے اوپر جلانے زمین کے بعد مرنے اسکے کے البتہ جلانے والا مردوں کا ہے اور اللہ اوپر سب چیز کے اور آور ہے بیچ خلائق کے لایا ہے کہ نشانی رحمت کی ظاہر ہے مینہ سے کہ زندگی سب کی بسبب اسکے ہے وَلَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ۝ اور اگر بھیجیں ہم ہوا کو ایذا دینے والی ہوں ساتھ ہلاک کے پس دیکھیں کھیتی زرد رنگ ہوئے پیچھے سبز ہونے کے ایسے کہ اس سے نفع نہ لے سکتے البتہ ہو دیں پیچھے زرد ہونے کھیتی کے کہ کافر ہو دیں ساتھ نعمتوں گذری ہوئی کے اور چاہیے تھا کہ التجا طرف خدا کے کرتے اور رحمت اس کی سے ناامید نہ ہوتے اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں سے یہ طمع نہ رکھ کہ باتیں تیری سمجھیں اور کہا تیرا قبول کریں فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ پس تحقیق کہ تو بات نہ سنا سکیگا مردوں کو اور کافر حکم انکار رکھتے ہیں اس واسطے کہ دل ان کے مرے ہیں اور نہ سنا سکیگا تو بہروں کو پڑھنا جب پھریں پھرنیوالے پڑھنے والے کلام کرنیوالے قید پھرنے کی اور ادبار واسطے انکے تاکید حکم کی ہے وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اور نہیں ہے تو راہ دکھانیوالا اندھے دلوں کو گمراہی انکی سے یعنی قادر نہیں ہے اوپر اسکے کہ توفیق ایمان کی دیوے تو مشرکوں کو نہیں سنواتا ہے تو نصیحتیں قرآن کی مگر اسکے تئیں کہ ایمان لایا ہے ساتھ آیتوں کتاب ہماری کے پس وہ گردن رکھنے والے ہیں خاص امر اور نہی کے تئیں ع ۵ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ۝ اللہ برحق وہ ہے کہ پیدا کیا تم کو چیز سست سے یعنی منی سے پس دی تمہارے تئیں پیچھے سستی لڑکپن کے سے قوت یعنی جوانی پس دی پیچھے قوت جوانی کے سے سستی اور بڑھاپا پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے سستی اور قوت اور جوانی اور بڑھاپے سے اور وہ جاننے والا ہے اوپر احوال بندوں کے قدرت رکھنے والا ہے اوپر بدلنے صفتوں انکی کے وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ۝ اور جس دن کہ قائم ہوئے قیامت قسم کھاویں کافر اس مضمون سے کہ دیر نہیں کی ہم نے دنیا میں یا قبروں میں سوا ایک ساعت کے اور سب مسلمان جانیں کہ یہ جھوٹ کہتے ہیں مانند اس پھرنے کے راستی سے آخرت میں پھرینگے بیچ دنیا کے کہ ساتھ انکار قیامت کے اور اٹھنے کے پھیرے جاتے ہیں یعنی راہ راستی سے کہ کام ان کا جھوٹ کہنا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور پیچھے سوگند ان کے اوپر دیر نہ کرنے کے بیچ دنیا کے کہیں وہ کہ دیا ہے ان کو علم اور ایمان کہ کیوں جھوٹ کہتے ہو تحقیق کہ ڈھیل کی تم نے بیچ دنیا کے اور دیر تمہاری لکھی ہوئی ہے بیچ لوح محفوظ

کے یا قرآن میں دن اُٹھانے تک پس یہی ہے دن اُٹھانے کا کہ انکار کرتے تھے ولیکن تھے تم کہ زیادتی نادانی کی سے نہیں جانتے تھے کہ اُٹھنا برحق ہے
کافر عذر شروع کر کے طلب دنیا میں پھرنے کی کریں اور اجازت نہ پاویں فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ○ پس اس دن میں
فائدہ نہ کرے اُن لوگوں کو کہ ستم کیا اوپر اپنے ساتھ کفر کے عذر خواہی اُن کی اور نہ وہ بُلائے جاوینگے ساتھ اُس چیز کے کہ دُور کرنے والی عذاب اُنکے کی
ہووے یعنی اُن کو نہ کہیں کہ رضامندی خدا کی کرو اس واسطے کہ خدا اُن سے راضی نہ ہووے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ
بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ○ اور البتہ بیان کیا ہم نے لوگوں کے بیچ اس قرآن کے ہر مثال سے کہ کام آوے بیچ بیان توحید کے
اور قیامت کے اور صدق پیغمبر کے اور اگر لاوے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ اُن کے یعنی منکروں کے کہ معجزے مانگتے ہیں کوئی نشانی البتہ
کہیں وہ لوگ کہ کافر ہیں خلل سے اور دشمنی سے نہیں ہو تم یعنی پیغمبر اور مسلمان مگر تباہ کار اور جھوٹ بولنے والے كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ○
اسی طرح مہر رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اوپر دلوں ان لوگوں کے کہ نہیں جانتے ہیں فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ○ پس صبر کر ع ۶
اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر ایذا اُن کی کے تحقیق کہ وعدہ اللہ کا ساتھ مدد تیری کے اور غالب ہونے دین تیرے کے سچا ہے اور خدا تعالیٰ
ساتھ اِس وعدے کے وفا کرے گا اور تیرے تئیں سبکسار نہ جانیں اوپر اُس کے کہ یقین نہیں ہوتے ہیں اوپر وعدے کے اور اس کے تئیں اوپر
اُس کے نہ لاویں کہ شتابی کرے تو بیچ دعا عذاب کے اوپر اُن کے کہ وہ اوپر وقت مقرر کے موقوف ہے اور جب وہ وقت آوے حکم الٰہی ظاہر ہووے
جیسے کسی نے کہا ہے ؎ نگہدارید وقت کار ہارا ٭ کہ ہر کاری بوقتے بازبستہ است ٭

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

الٓمّٓ ○ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ○ حروف مقطعہ ابتدا کرنا سورۃ کا اور کنجی خزانہ عزت کی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ الف سے اشارہ اَنا کا ہے کہ میں ہوں اور لام ساتھ آتی کے کہ واسطے میرے ہے میم سے اشارہ مِنّی یعنی مجھ سے ہے حاصل کلام یہ کہ ہم ہیں خدا تعالیٰ جو ہمارے واسطے ہیں سب صفتیں بزرگ اور مجھ سے ہیں بخشش اور احسان یہ آیتیں قرآن کی ہیں صاحب حکمت یا محکم کہ شکست اُس کو نہیں ہے یا صاحب حکم کہ حلال اور حرام میں حکم کرے هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○ راہ سیدھی دکھانیوالا ہے اور بخشایش ہے خدا سے خاص اچھے کام کرنے والوں کو وہ لوگ کہ قائم رکھتے ہیں نمازوں فرض کی گئی کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ واجب کو اور وہ ساتھ قیامت کے یقین لانیوالے ہیں یعنی اُٹھنے کو بعد مرنے کے اور جزائے عمل کو بیچ جانتے ہیں اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہ گروہ کہ ساتھ اُن صفتوں کے اوپر راہ سیدھی کے ہیں پیدا کرنے والے اپنے سے وہی گروہ وہی چھٹکارا پانے والے ہیں کہ نضر بن حارث واسطے سوداگری کے فارس کی طرف گیا تھا اور قصہ رستم اور اسفندیار کا خرید کر بیچ مجمع قریش کے سناتا تھا کہ سب شیفتہ اُس کے ہوتے تھے اور لاف مارتا تھا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قصہ عاد اور ثمود کے سے اور بزرگی ملک سلیمانؑ اور داؤدؑ کی سے خبر دیتا ہے میں کشادگی مملکت اور زیادتی دبدبہ بادشاہوں عجم کے سے باتیں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ اور آدمیوں سے کوئی ہے کہ خریدتا ہے باتیں بیہودہ یعنی اختیار کرتا ہے کہانی بے اعتبار کو کہ گمراہ کرے لوگوں کو راہ خدا کی سے یعنی دین اُس کے سے باز رکھے سننے سے یا پڑھنے قرآن کے سے بغیر عقل کے بیچ علم کے اور پکڑتا ہے قرآن کو بازی وہ گروہ خاص اُنکے تئیں ہے عذاب خوار کرنیوالا کہ قتل ہے بیچ دنیا کے اور عذاب اور خواری ہے بیچ آخرت کے اور کہتے ہیں آیت بیچ شان اُن کے ہے کہ لونڈیاں خوش آواز خریدتے تھے اور لوگوں کو ساتھ سنانے آواز اور الحان کے سننے حق کے سے باز رکھتے تھے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ اور جب پڑھی جاویں اوپر اُس کسی کے کہ کہانی خریدی ہے اُس نے آیتیں کلام ہمارے کی منہ پھیرے اس حال میں کہ تکبر کرنے والا ہووے یعنی دھیان سے نہ سُنے گویا کہ ہرگز نہیں سُنا گویا دونوں کان اُسکے میں گرانی ہے یعنی بہرے ہیں پس ڈرا تو اُس کو یعنی بجائے خوشخبری کے ڈرا عذاب درد دینے والے سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ تحقیق وہ لوگ

کہ ایمان لائے ہیں ساتھ خدا کے اور رسول اُسکے کے اور کئے ہیں عمل اچھے خاص اُن کو ہیں بہشتیں نعمت والی بیچ اُس حال کے ہمیشہ رہیں بیچ اُسکے وعدہ کیا ہے اللہ نے وعدہ کرنا درست اور راست اور وہ صاحب ہے غالب کہ کسی کے تئیں وفا وعدہ سے منع نہ کرے راست کام ہے کہ جو کچھ کرے طریق حکمت سے نہ بیچ وعدے اُسکے نقصان ہے اور نہ خلاف ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ پیدا کیا آسمانوں کو بے ستون دیکھتے ہو تم اُسکے تئیں اُٹھا ہوا اور رکھی بیچ زمین کے یعنی پیدا کئے بیچ اس کے پہاڑ بلند اور پائدار کہ تمہارے تئیں حرکت نہ دیوے اور ہراساں نہ کرے اس واسطے کہ زمین اوپر پانی کے ہلتی تھی مانند کشتی کے اور ساتھ پہاڑوں کے آرام پایا اور پراگندہ کیا بیچ زمین کے ہر جانور چارپائے سے اور نیچے بھیجا ہم نے تابہ سے یا آسمان سے پانی کہ مینہ ہے پس اُگائیں ہم بیچ زمین کے ساتھ اُس پانی کے ہر طرح سے گھاس اچھی اور بہت فائدہ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ یہ کہ مذکور ہوا آسمان اور زمین اور پہاڑ اور حیوان اور گھاس سے پیدا کئے ہوئے خدا کے ہیں پس دکھلاؤ مجھ کو بیچ عالم کے کونسی چیز پیدا کی اُنہوں نے کہ سوا اُس کے ہیں مراد بتوں سے ہے کہ کافر ان کو شریک خدا کا کہتے ہیں بلکہ شریک کرنے والے بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں کہ عاجز کو ساتھ قادر کے اور پیدا کئے گئے کو ساتھ پیدا کرنے والے کے شریک کرتے ہیں اور لائے ہیں کہ قصہ لقمان حکیم کا یہود کے نزدیک شہرت بہت رکھتا تھا اور عرب جس مہم میں کہ رجوع ساتھ اس کے کرتے تھے حکمتوں لقمان کی سے واسطے ان کے نقل مارتے تھے اللہ تعالیٰ نے حال اُس کے سے خبر دی اور فرمایا کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ اور تحقیق کہ دی ہم نے لقمان بیٹے باعورا کو حکمت اور کہا ہم نے اس کو یہ کہ شکر کہہ تو اللہ کو اوپر نعمت حکمت کے اور جو کوئی کہ شکر کہے پس سوا اس کے نہیں ہے کہ شکر کہتا ہے واسطے اپنے اس واسطے کہ نفع شکر کا کہ دوام نعمت ہے ساتھ اُسکے پہنچے اور جو کوئی کہ ناشکری کرے پس تحقیق کہ اللہ بے پروا ہے شکر آدمیوں کے سے لائق حمد کے ہے اگرچہ کوئی حمد نہ کہے **قصہ لقمان** کا یہ ہے کہ حکمت سے مراد قول صائب ہے یہ فعل کامل ہے یا پہچان توحید کی اور نہ کرنا شرک کا علماء کو بیچ نبوت لقمان کے اختلاف ہے سدی اور عکرمہ اور شعبی رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ پیغمبر تھا اور مراد حکمت سے بیچ اس آیت کے نبوت ہے اور وہ بھانجا حضرت ایوب پیغمبر علیہ السلام کا تھا یا خالہ زادہ اُن کا تھا اور تیسیر میں لکھا ہے کہ لقمان حکیم بیٹا باعورا بیٹا ناخور بیٹا تارخ کا ہے اور تارخ کا لقب آزر ہے جو باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تھا اور **عین المعانی** میں لایا ہے کہ دسویں برس میں سلطنت داؤد علیہ السلام کی سے پیدا ہوا اور یونس علیہ السلام کے عہد تک عمر پائی اور بعضے کہتے ہیں ہزار برس جیا اور اکثر علماء کہتے ہیں پیغمبر نہ تھا حکیم تھا اور کہتے ہیں غلام کسی کا تھا اور چرواہی کرتا تھا یا درزی یا بڑھئی تھا اور کہتے ہیں کہ حبشی تھا اور بقول امام سجاوندی کے نوبہ کے غلاموں میں تھا سیاہ رنگ اور ہونٹھ لٹکے ہوئے موٹے تھے ایک دن دوپہر کو وقت سونے کے ایک جماعت فرشتوں کی گھر میں اُس کے آئی اور سلام کیا اُنہوں نے اور جواب دیا لقمان نے لیکن دیکھا نہ تھا کہ کون ہے کہا فرشتوں نے کہ اے لقمان ہم بھیجے ہوئے پروردگار تیرے کے ہیں تجھ کو بادشاہ زمین کا کرتے ہیں کہ حکم کرے تو لوگوں میں ساتھ راستی کے لقمان نے جواب دیا کہ اگر حکم مقرر ہے پروردگار میرے سے ساتھ اُس کام کے از راہ فرمانبرداری کے قبول کرتا ہوں میں اور اُمیدوار ہوں کہ میرے تئیں توفیق اور یاری دیوے والا فتنہ اُٹھانے والا نہیں ہوتا میں فرشتوں کو اس بات سے تعجب آیا اور اللہ نے قول اس کا پسند کیا اور حکمت اوپر اُس کے اس قدر بڑھائی کہ دس ہزار کلمے حکمت کے اُس سے منقول ہیں یہ قصہ بہت ہے مفصل تفسیر حسینی سے معلوم ہووے وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ اور یاد کرو کہ جب کہا لقمان نے خاص بیٹے اپنے کو کہ انعم نام تھا اُس کا اور نام میں اختلاف ہے اور لقمان نصیحت دیتا تھا اور کہتا تھا اے بیٹے شریک مت لا ساتھ اللہ کے تحقیق کہ شرک کرنا البتہ ستم بڑا ہے اس واسطے کہ برابر کرتے ہیں پیدائش کو ساتھ پیدا کرنے والے کے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ اور وصیت کی ہم نے آدمی کو اور فرمایا ہم نے ساتھ نیکی کرنے کے ماں باپ کے ساتھ اور موجب نیکی کرنے کا ایک یہ ہے کہ اُٹھایا بچے کو ماں اُس کی نے کتنے وقت اور سست ہوئی ہے اُٹھانے اُسکے سے سست ہونا اوپر سست ہونے کے باز رکھنا اُسکے تئیں دودھ سے بیچ مدت دو برس کے اور بیچ اس مدت کے دودھ پلانا اور وصیت کی ہم نے آدمی کو یہ کہ شکر کہے تو میرے تئیں اور خاص ماں باپ اپنے کو طرف حکم میرے

النصف ع ٢

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے ہے پھرنے کی جگہ سب کی اور شکر اور شرک پر جزا دونگا میں وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا
مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اور اگر کوشش کریں ماں باپ تیرے اوپر اس بات کے
کہ شرک لاوے تو ساتھ میرے اُس چیز کو کہ نہیں ہے تیرے تئیں ساتھ استحقاق شرکت اُس کی کے عقل پس حکم نہ مان اُن کا اور مصاحبت کر ساتھ اُن کے
بیچ زندگانی دُنیا کے مصاحبت اچھی کہ پسند شرع کے اور موافق خواہش کرم کے ہووے اور پیروی کر بیچ دین کے راہ اس کی کہ پھرا ہے طرف میری
ساتھ توحید کے اور اخلاص کے پس طرف مجازات میری کے ہے بازگشت تمہاری پس آگاہی دوں گا میں تم کو ساتھ اُس چیز کے کہ ہو تم کرتے
بھلائی اور بُرائی سے اُترنا اس آیت کا بیچ شان سعد بن وقاص کے ہے جیسے سورۂ عنکبوت میں مذکور ہوا اور ذکر اس قصے کا بیچ مقدمہ لقمان کے
ساتھ مناسبت منع کرنے کے ہے شرک سے لائے ہیں کہ سعد کی ماں نے تین روز دانہ پانی نہ کھایا تو مُنہ اُس کے ساتھ لکڑی کے چیرا اور پانی منہ
میں ڈالا اور سعد کہتا تھا کہ اگر ستر روحیں ہوویں اور ایک ایک اُن میں سے قبض کریں یعنی اگر بالفرض ستر بار مروں میں دین اسلام سے
نہ پھروں پس دُوسری بار وصیت لقمان کی سے خبر دیتا ہے کہ بیٹے اپنے کو کہا يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ
اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ اے بیٹے میرے تحقیق کہ وہ عمل کہ آدمی کہ ہووے اچھے سے اور بُرے
سے اگر ہو شے لڑکپن میں برابر دانے کے اسپند سے کہ چھوٹا بہت ہے اور چیزوں سے پس ہووے وہ بیچ صخرہ سبز کے کہتے ہیں کہ صخرہ بیچ ہفت
زمین کے ہے یا وہ عمل بیچ آسمان کے ہووے یا بیچ زمین کے مکان پوشیدہ میں لاوے اللہ اُس کو اور حاضر کرے اور اوپر اس کے حساب
کرے تحقیق کہ اللہ باریک بین ہے علم اُس کا ہر چیز چھپی ہوئی کو جانتا ہے دانا ہے ساتھ مکان ہر چیز کے يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ
وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰي مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ اے بیٹے میرے قائم رکھ نماز کو اور حکم کر ساتھ نیکی کے اور باز رکھ منکر سے
یعنی بُرے کام سے تا اور تجھ سے کامل ہو دین معروف اس کو کہتے ہیں موافق سنّت کے اور شرع کے ہووے اور منکر وہ ہے کہ مخالف عقل
اور نقل کے ہووے اور صبر کر اوپر اس چیز کے کہ ساتھ تیرے پہنچے سختی سے خصوصًا امر اور نہی سے تحقیق کہ جو کچھ حکم کیا گیا واجبات حکموں سے
ہے وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ اور ایک طرف نہ لے جا منہ اپنے کو واسطے
لوگوں کے یعنی متکبر کی طرح سے منہ نہ پھیر بلکہ تواضع اختیار کر اور نہ چل بیچ زمین کے واسطے بازی کے یعنی مانند جاہلوں کے بازی میں نہ رہ
تحقیق کہ اللہ دوست نہیں رکھتا ہر چلنے والے کو کہ متکبر ہووے فخر کرنے والا کہ بسبب دولتمندی کے اوپر لوگوں کے زیادتی کرے وَاقْصِدْ
فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝ اور میانہ رہ بیچ چلنے اپنے کے یعنی سرعت اور دیر میں میانہ رہ نہ جلدی کر ۳ ع ۸ ۱۱
اور نہ دیر کر اس واسطے کہ جلدی چلنے میں سبکساری ہے اور دیر کرنے میں تکبّر معلوم ہوتا ہے پس قدم تواضع سے رکھ اور نیچے لا اور کم آوازی سے یعنی
فریاد کرنے والا چلّانے والا اور زبان دراز اور سخت گو نہ رہ تحقیق کہ بدتریں آوازوں کی آواز گدھے کی ہے یعنی بلندی آواز میں کچھ بزرگی نہیں ہے
کہ آواز گدھے کی باوجود بلندی اُس کی کے مکروہ ہے **عین المعانی** میں لکھا ہے کہ مشرک عرب کے بلند آواز پر فخر کرتے تھے ساتھ آیت کے رد فخر اُنکے
کا کیا اور روائتیں اس آیت میں بہت ہیں تفسیر حسینی سے معلوم کرے یہاں بوجہ زیادہ ہونیکے نہیں لکھا اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۭ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ آیا نہیں دیکھتے
اے آدمیو اُس کے تئیں کہ اللہ نے تابعدار کیا واسطے نفع تمہارے کے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے یعنی چاند سورج کہ روشنی اُنکی سے فائدہ
پاتے ہو اور تارے کہ ساتھ اُن کے رہ چلتے ہو اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے یعنی پہاڑ اور جنگل اور حیوانات اور گھاس اور دریا کھانیں تا اُن سے نفع لیتے
ہو اور تمام کیں اوپر تمہارے نعمتیں چھپی ہوئی اور ظاہر اور باطن میں علما نے بہت باتیں کہی ہیں اور تیسیر والا لکھتا ہے کہ بحر العلوم میں نعمت کی بیس سو
تفسیریں لکھی ہیں اور جو کچھ کہ مشہور ہیں نعمت ظاہر سے مراد نصرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نعمت باطن سے مدد فرشتوں کے ساتھ پیغمبر علیہ
السلام کے اور ساتھ ایک قول کے نعمت ظاہرہ اور باطنہ حسن خلق اور نیکوئی خلق سے یا اقرار اور تصدیق یا گویائی اور عقل یا یاد کرنا
قرآن کا اور سمجھنا اُس کا یا دن اور رات یا نماز اور روزہ باقی اور وجہیں بہت ہیں جواہر التفسیر سے معلوم کرے اور لوگوں سے کوئی ہے کہ

لڑائی کرے بیچ مقدمہ کتاب اللہ کے یعنی بیٹا حارث کا کہتا تھا کہ کہانیاں اگلوں کی ہیں بے علم اور بے بیان نزدیک اللہ کے سے اور بغیر کتاب روشن کے بلکہ محض تقلید کرے جیسے کہ فرماتا ہے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْهُمْ اِلٰی عَذَابِ السَّعِیْرِ ۝ اور جب کہیں خاص ان کو کہ ساتھ صدق کے پیروی کرو اُس چیز کی کہ اُتارا ہے اللہ نے یعنی قرآن اور ساتھ اُس کے ایمان لاؤ کہیں کہ نہیں گرویدہ ہوتے ہم اور متابعت نہیں کرتے ہم بلکہ پیروی کرتے ہیں ہم اُس چیز کی کہ پایا ہم نے اوپر اُس کے باپ دادوں اپنے کو آیا اگرچہ شیطان ساتھ وسواس کے بلاوے اُنکے تئیں طرف عذاب دوزخ کے وہ ایسی پیروی کریں اُس کے تئیں اور تقلید سے نہ گزریں وَمَنْ یُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَی اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ؕ وَاِلَی اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ اور جو کوئی خالص کرے دین اپنا یا عمل اپنا ساتھ اخلاص کے توبہ کرے بیچ درگاہ اللہ کے اور حالانکہ وہ نیکوکار ہووے پس البتہ ہاتھ مارا ہوئے ساتھ دستآویز مضبوط کے کہ کلمہ شہادت ہے یا اسلام ہے یا قرآن ہے اور طرف اللہ کے ہے بازگشت سب کاموں کی یعنی اہل امور کو کہ خلقت ہیں بازگشت طرف اُس کے ہوویگی وَمَنْ كَفَرَ فَلَا یَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اور جو کوئی کافر ہووے پس چاہیے کہ غمگین نہ کرے تجھ کو کفران کا طرف ہمارے ہے بازگشت اُن کی پس خبردار کرے اللہ ان کو ساتھ اُس چیز کے کہ کیا ہے یعنی تنبیہ اُنکو ساتھ عذاب کے ہوئے گی تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ بیچ سینوں کے ہے خیر و شر سے نُمَتِّعُهُمْ قَلِیْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰی عَذَابٍ غَلِیْظٍ ۝ فائدہ مندی دوں میں اُنکو ساتھ نعمت اور خوشی کے تھوڑا زمانہ پس لاؤں میں ان کو ساتھ بیچارگی کے یعنی ناچار آویں طرف عذاب سخت اور بھاری کے کہ ہرگز ہلکا نہ ہوئے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اور اگر پوچھے تو خاص کافروں سے کس نے پیدا کیا آسمان اور زمین البتہ کہیں اللہ نے کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شکر خاص اللہ کے تئیں کہ اقرار کرتے ہیں ساتھ اُس کے کہ موافق اعتقاد اُنکے کے باطل ہے بلکہ بہت ان سے نہیں جانتے ہیں کہ ساتھ اس اقرار کے قائل اور لازم ہوتے ہیں لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝ خاص اللہ ہی کو ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے یعنی سب مخلوقات اُس کے ہیں پس آسمانوں اور زمین میں سوا اس کے لائق عبادت کے نہ ہووے تحقیق کہ وہ بے نیاز ہے اور لائق تعریف کے ہے بیچ صفات اپنی کے یا بے پروا ہے تعریف تعریف کرنے والوں کی سے اور ستودہ ہے بغیر تعریف کرنے اُن کے سورۂ کہف کے اخیر میں ہے کہ یہودیوں نے اعتراض کیا اوپر قرآن کے کہ کہیں کہتا ہے کہ تم کو ساتھ حکمت سے خبر بہت دی ہم نے اور کسی جگہ فرماتا ہے کہ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یعنی نہیں دیا ہم نے علم مگر تھوڑا اور آیت قل لو کان البحر مدادا الخ یعنی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اگر وہ ہووے دریا بجائے سیاہی کے اور درخت قلم ہو دیں نہ لکھ سکیں کلمات پروردگار میرے کے اس سورہ میں بھی واسطے تاکید اس کی کے خبر دیتا ہے کہ وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ اور اگر وہ کہ ہوتا جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے درختوں سے قلمیں اور دریائے محیط ساتھ کشادگی اپنی کے روشنائی ہوتا روشنائی دیتا دریائے محیط کو پیچھے فنا ہونے پانی اُسکے کے ساتھ دریاؤں اور کے مانند اُس کے اور ساتھ اُن قلموں اور روشنائی کے کتابت کرتے آخر نہ پہنچتے علم اللہ کے کو تحقیق کہ اللہ غالب ہے بیچ فرمان بے نہایت اپنے کے دانا ہے کہ کوئی چیز علم اور حکمت اُس کی سے خارج نہیں ہے مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝ نہیں ہے پیدا کرنا تمہارا اے اہل مکہ اور نہ اُٹھانا تمہارا یعنی پیچھے مرنے کے مگر مانند پیدا کرنے ایک تن کے اس واسطے کہ حق تعالیٰ بیچ پیدا کرنے کے ساتھ ہتھیاروں اوزاروں کے محتاج نہیں ہے بلکہ ساتھ کلمہ کُن کے لاکھ عالم پیدا کرے اور اسی طرح بیچ اُٹھانے کے قبروں سے ساتھ ترتیب کرنے مقدمات کے احتیاج نہیں رکھتا بلکہ اسرافیل علیہ السلام کو فرماوے کہ کہہ اُٹھیں قبروں سے پس ساتھ بلانے اس کے کے ساری خلائق قبروں سے باہر آویں تحقیق کہ اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؗ كُلٌّ یَّجْرِیْٓ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ آیا نہ دیکھا تو نے کہ تحقیق اللہ لاتا ہے تاریکی رات کی کو بیچ روشنی دن کے یعنی دن سے رات کرتا ہے اور داخل کرتا ہے روشنی دن کی بیچ سیاہی رات کے یعنی رات سے دن کرتا ہے اور فرمانبردار کیا سورج اور چاند کو کہ منفعت خلقت کے ہیں ہر ایک اُن سے یعنی سورج اور

چاند سے جاتے ہیں بیچ آسمان اپنے کے وقت مقرر تک کہ دن قیامت کا ہے اُس دن پھرنا اُن کا موقوف ہووے اور تحقیق اللہ ساتھ اسکے کہ کرتے ہو جاننے والا ہے۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝ یہ کشادگی علم کی اور شامل ہونا قدرت کا بسبب اس کے ہے کہ اللہ وہ ہے ثابت بیچ ذات اپنی کے اور جو کچھ کہ تم دعوت کرتے ہو یعنی شرک پوجتے ہیں سوائے اللہ کے باطل اور بیہودہ اور ناحق ہے اور بسبب اسکے ہے کہ اللہ وہ بلند تر یعنی غالب اوپر سب کے بزرگ کہ اُس سے بزرگ تر نہیں ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ آیا نہ دیکھی تو نے کہ کشتی جاتی ہے بیچ دریاؤں کے ساتھ احسان اسکے کے کہ اُس کو اوپر منہ پانی کے نگاہ رکھتا ہے اور باؤ کو واسطے چلنے اسکے کے بھیجتا ہے کہ دکھلاوے تم کو بعض دلیلیں قدرت اپنی سے تحقیق کہ بیچ امر کشتی کے اور دریاؤں کے البتہ نشانیاں ہیں اوپر شامل ہونے قدرت کے اور کمال حکمت کے اور زیادتی نعمت کے خاص ہر صبر کرنے والے کو اوپر بلا اُس کی کے شکر کرنے والے کو اوپر نعمتوں اُس کی کے وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۝ اور جس وقت ڈھانکے اہل کشتی کو اور تلے اُنکے سے آوے موج دریا کی بیچ بزرگی کے مانند سائبانوں کے یا مانند پہاڑوں کے یا ابروں کے دعوت کرتے ہیں اللہ کی اُس حالت میں کہ پاک کرنے والے ہیں واسطے اللہ کے دین اپنے کو فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝ پس جس وقت کہ چھوڑا یا اُن کو سلامت پہنچایا طرف جنگل کے پس بعض اُن سے راست ہیں اوپر طریق توحید کے اور بعض پھرے ہوئے ہیں راہ حق سے یعنی مسلمان کشتی والے ثابت ہیں اوپر دعا اور نیاز کے اور مشرک منکر ہیں اور انکار نہ کرے نشانیوں قدرت ہماری کے تئیں مگر مکر کرنے والا عہد توڑنے والا ناشکر نعمتوں پروردگار کا مراد کافر ہیں يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٚ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ ندائے عام ہے یعنی اے سب آدمیو ڈرو تم عذاب پروردگار اپنے کے سے اور ڈرو تم اُس دن سے کہ دُور نہ کرے عذاب کے تئیں اور باز نہ رکھے باپ بیٹے اپنے سے اور نہ بیٹا باز رکھنے والا ہو باپ اپنے سے کسی چیز کو عذاب سے کہتے ہیں یہ خبر خاص کفار کو ہے اس واسطے کہ اولاد اور ماں باپ مومنوں کے بعضے بعضوں کی شفاعت کریں تحقیق کہ وعدہ اللہ تعالٰے کا ساتھ ثواب اور عذاب کے راست ہے اُس میں خلاف نہ ہووے گا پس چاہیئے کہ فریب نہ دیوے تم کو زندگی دُنیا کی اور چاہیئے کہ مغرور نہ کرے تم کو ساتھ بخشائش اور مہربانی اللہ کے یا مہلت دینے اُس کے کہ شیطان فریب دینے والا ہے اور لائے ہیں کہ حارث یا وارث بیٹا عمر کا بیچ جناب حضرت رسالت پناہ کے آیا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کب ظاہر ہووے گی اور میں نے زمین میں تخم بویا ہے ابر سے مینہ کب برسے گا اور عورت میری حاملہ ہے بیٹا ہووے گا یا بیٹی ہووے گی اور کل کے دن میں کیا کام کروں گا اور کونسی جگہ میرے مرنے کی ہے حق تعالٰے نے یہ آیت بھیجی کہ ان پانچوں علم کی کنجی بیچ خزانہ تقدیر میرے کے ہے کسی کو خبر ان باتوں کی نہیں ہے اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ تحقیق کہ اللہ نزدیک اُسی کے ہے جاننا وقت قیامت کا اور بھیجتا ہے مینہ سے جس وقت اور جس جگہ مقرر اور مقدر ہے اور جانتا ہے جو کچھ بیچ بچہ دانوں کے ہے بیٹا اور بیٹی اور نہیں جانتا کوئی نفس کہ کس جگہ مریگا اور کس وقت مریگا تحقیق اللہ جاننے والا ہے ان باتوں کا خبردار واقف ہے غیب کا

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ ‏ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ‏ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

الٓمّٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نقل ہے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے کہ جو کتاب خدا کی ہے اسمیں ایک بات خلاصہ ہے اور خلاصہ قرآن کا حروف مقطعات ہیں نیچے بھیجنا کتاب کا یعنی قرآن کا کہ نہیں کچھ شک بیچ اُس کے نزدیک پروردگار عالموں کے سے اس واسطے ہے کہ آیا اہل مکہ سچ جانتے ہیں اس کو اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ یا کہتے ہیں جوڑا ہے اس کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلکہ قرآن درست ہے پروردگار تیرے سے تاکہ تو ڈراوے اُس قوم کو کہ نہیں آیا ہے ساتھ اُنکے کوئی ڈرانے والا

ف جابرؓ کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو نہ سوتے جب تک کہ سورہ الم تنزیل اور تبارک الذی نہ پڑھتے رواہ الترمذی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ ان دونوں سورتوں کو اُنکے غیر پر ستر درجہ فضیلت ہے انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے جو ان دونوں کو رات میں اندر دو رکعت کے پڑھتا ہے اس نے گویا لیلۃ القدر پائی اور انکو کسی سفر حضر میں ترک نہ کرتے تھے ۱۲ ۱۲ ۱۲

یعنی عذاب خدا کے سے آگے تجھ سے شاید کہ وہ تیرے ڈرانے سے راہ پاویں نیک اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ
اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ خدا وہ ہے کہ پیدا کیا آسمانوں کو اور
زمین کو بیچ چھ دن کے پس غالب ہوا حکم اُس کا اوپر عرش کے نہیں تمہارے تئیں سوائے اُس کے دوست اور نہ کوئی چاہنے والا یعنی چھٹکارا چاہنے والا
تمہارا عذاب اُس کے سے کوئی نہیں ہے آیا نصیحت قبول نہیں کرتے ہو تم یعنی قرآن سے اور پیغمبر سے یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ
اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ تدبیر کرتا ہے کام کی یعنی حکم کرتا ہے ساتھ اُس کے اور بھیجتا ہے فرشتے کو کہ تعینات ہے
اوپر اُس کام کے آسمان سے طرف زمین کے پس بلند ہوتا ہے وہ فرشتہ طرف آسمان کے بیچ اُس دن کے کہ ہے اندازہ اُس کا ہزار برس اُس سے کہ تم
گنتے ہو یعنی فرشتہ نیچے آتا ہے آسمان سے اور اوپر جاتا ہے بیچ اُتنی مدت کے کہ اگر آدمی آئے اور جائے پانچسو برس آتے اور پانچ سو برس جانے
لگیں کہ آسمان سے زمین تک پانچسو برس کی راہ ہے آدمی کی ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝ وہ خدا ہے جاننے والا چھپے ہوئے کا
اور ظاہر کا اور غالب ہے مہربان ہے اوپر بندوں اپنے کے تدبیر میں ہر کام کے الَّذِیْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ۝ وہ خدا
ایسا ہے کہ اچھا کیا ہر چیز کے تئیں کہ پیدا کیا اُس کو اور شروع کیا پیدا کرنا آدم کا مٹی سے ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ۝ پس پیدا کیا
اولاد اس کی کو خلاصہ باہر لا کر پیٹھ سے پانی کمزور گندے سے کہ منی ہے ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ
الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ پھر برابر کیا اُس کو یعنی قالب آدم علیہ السلام کے کو اور پھونکا اُس میں روح اپنی سے اور بنایا واسطے تمہارے کانوں کو
اور آنکھوں کو اور دلوں کو یعنی اس واسطے کہ دیکھو تم اور سنو تم اور پاؤ تم تھوڑا شکر کرتے ہو تم یعنی اوپر ایسی نعمتوں کے وَقَالُوْۤا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ
ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ اور کہا منکروں نے جو بعد مرنے کے اُٹھنے سے منکر ہیں آیا جس وقت گم ہوویں ہم بیچ زمین کے خاک ہوویں آیا ہم
بیچ پیدائش کے نئے ہوویں ہم یعنی پھر پیدا ہوویں گے نہیں ہونے کے بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝ نہ اس طرح سے ہے کہ یہ
کہتے ہیں بلکہ وہ یعنی منکر ساتھ دیکھنے پروردگار اپنے کے منکر ہیں یعنی ساتھ آخرت کے ایمان نہیں رکھتے ہیں قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ
وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ کہہ دو اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری روح قبض کریگا موت کا فرشتہ ع ۱۱ ۱۴
جو کہ وہ مقرر کیا ہوا ہے واسطے قبض ارواح تمہاری کے پس طرف پروردگار اپنے کے پھرنے والے ہو گے تم واسطے حساب کے اور جزا کے وَلَوْ
تَرٰۤی اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝ اور جو دیکھے تو جس وقت مشرک اور
منکر ڈالنے والے ہوویں سروں اپنے کو یعنی نہایت شرمندگی سے نزدیک پروردگار اپنے کے کہ اے رب ہمارے دیکھا ہم نے یعنی جو کچھ وعدہ کیا تھا اور سنا
ہم نے یعنی آواز صور کی سنی ہم نے پس پھیر ہم کو یعنی بیچ دنیا کے کہ کریں ہم عمل نیک تحقیق کہ بیگمان ہیں ہم یعنی آخرت دیکھی ہم نے اُس وقت
حق تعالیٰ فرماویگا وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۝ اور اگر چاہتے البتہ دیتے ہم
ہر ایک کے تئیں وہ چیز کہ راہ پاتا ساتھ اُس کے طرف ایمان کے ولیکن ثابت ہوا ہے یہ حکم مجھ سے کہ البتہ بھر دوں گا میں دوزخ کو دیووں کافروں سے اور آدمیوں
کافروں سے سب وہ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِیْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ پس چکھو تم یعنی عذاب
کو بسبب اُس کے کہ بھول گئے تم دیکھنے اُس دن کے کو کہ ایمان نہ لائے قیامت آنے پر تحقیق ہم بھی بھول گئے تم کو اور چھوڑا ہم نے بیچ عذاب کے اور چکھو
تم عذاب ہمیشہ کا جو کچھ کہ تھے تم عمل کرتے اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ السجدۃ
سوائے اس کے نہیں ہے کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ آیتوں ہماری کے وہ لوگ کہ جس وقت نصیحت دیئے جاتے ہیں ساتھ اُن آیتوں کے گرتے ہیں اوپر
منہ کے سجدہ کرنے والے اور پاک کرتے ہیں یعنی پروردگار اپنے کو نالائق چیزوں سے ساتھ تعریف پروردگار اُن کے کے اور وہ سرکشی نہ کریں یعنی
سجدہ کرنے سے اور بندگی کرنے سے تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ دور ہوتے
ہیں پہلو اُن کے جگہ خواب کی سے پکارتے ہیں پروردگار اپنے کو خطرہ غصے کے سے اور ساتھ اُمید خوشنودی کے اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے
فرمایا ہے کہ یہ آیت اُن کی شان میں ہے کہ نماز عشاء اور صبح کی جماعت سے ادا کرتے ہیں یا کہ تہجد پڑھنے والوں کی شان میں ہے اور روایتیں

ہیت ہیں اس آیت کی شان نزول میں فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ پس نہیں جانتا ہے کوئی شخص یعنی نہ آدمی نہ فرشتہ نہ نبی وہ چیز کہ پوشیدہ رکھی ہوئی ہے واسطے انکے یعنی وہ جو مذکور ہوئی ہیں روشنی آنکھوں کی سے یعنی ایسی چیز کہ آنکھیں روشن ہوویں اس سے جزا دیے جاویں جو کچھ عمل کرتے تھے اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ۝ آیا وہ کوئی ہے ایمان لانے والا ساتھ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مراد اس جگہ حضرت مرتضیٰ علیؑ ہیں مانند اس کسی کے کہ ہے باہر گیا ہوا فرمان سے مراد ولید ہے برابر نہیں ہیں یعنی بیچ مرتبہ اور ثواب کے اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۫ نُزُلًا ۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ پر وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور کام اچھے کیے ہیں پس خاص انکے تئیں ہے جنت الماوی یعنی بہشت بیچ اس طرح کے جیسے واسطے مہمان کے پیش کش لاتے ہیں ساتھ اس سبب کے جو تھے عمل کرتے لائق بزرگی کے وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ اور اے پر وہ لوگ کہ بدکار ہیں پس پھرنے کی جگہ ان کی دوزخ ہے جس وقت چاہیں کہ باہر آویں اس سے یعنی دوزخ سے پھر پھیرے جاویں بیچ آتش کے اور کہیں یعنی فرشتے خاص انکے تئیں کہ چکھو عذاب آگ کا وہ عذاب کہ تھے تم ساتھ اسکے جھٹلانیوالے یعنی کہتے تھے کہ جب مرگیا آدمی پھر کہاں جیویگا کہ عذاب ہوویگا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ اور البتہ چکھاوینگے اہل مکہ کو عذاب سے کیسا عذاب کہ نزدیک تر دنیا میں سوائے عذاب بڑے کے کہ ہمیشہ ہے آگ میں شاید کہ وہ یعنی جو باقی رہینگے ان میں سے پھریں راہ حق میں اور کفر سے توبہ کریں وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝ اور کون ہے ستمگار زیادہ اس کسی سے کہ نصیحت کیا جاوے ساتھ آیتوں پروردگار کے پس وہ منہ پھیرے اس سے یعنی اس نصیحت کو نہ مانے تحقیق کہ ہم گنہگار سے بدلہ لینے والے ہیں ساتھ عذاب کے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ۝ تحقیق دی ہم نے موسیٰ کے تئیں توریت جیسے دیا ہم نے تیرے تئیں قرآن پس نہ رہ بیچ شک دیکھنے موسیٰ کے سے اور کیا ہم نے توریت کو راہ دکھلانیوالی خاص بنی اسرائیل کو اور کیا ہم نے بنی اسرائیل کو پیشوا کہ راہ دکھلاویں خلق کو ساتھ حکم توریت کے موافق فرمان ہمارے کے اس وقت کہ صبر کیا انہوں نے یعنی اوپر ایمان کے یا اوپر سختیوں قوم کے کہ ساتھ آیتوں ہماری کے یقین تھے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ امر دین میں پس حکم خدا کا جدا کرے حق کو باطل سے اور موافق اس عمل کے جزا دیوے اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ۝ اے کیا نہیں راہ دکھائی انکے واسطے جو عذاب دکھایا ہم نے منکروں کا جو بہت ہلاک کیے ہم نے پہلے ان مکہ کے لوگوں سے اگلے قرآن کے لوگوں کو قوم عاد اور ثمود کے جاتے ہیں وہ بیچ گھروں انکے کے تحقیق کہ یہ ہلاک کرنا ان کا نشانی ہے عبرت کیواسطے لوگوں آنے والوں کے یعنی جو ان سے پیچھے انکے پیدا ہوئے ہیں آیا نہیں سنتے ہیں وہ احوال ان کا اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ۝ آیا نہیں دیکھتے اس کے تئیں کہ ہم پانی کو جاری کرتے ہیں یعنی مینہ برساتے ہیں ہم طرف زمین خالی کے گھاس سے پس باہر لاتے ہیں ہم اس زمین سے ساتھ اس پانی کے کھیتی کھاتے ہیں اس کھیتی سے چارپائے انکے اور کھاتے ہیں وہ یعنی آدمی آیا نہیں دیکھتے ہیں اثر اس قدرت کا وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اور کہتے ہیں یعنی کفار مکے کے کہ کب ہووے گی یہ فتح کہ مومن کہتے ہیں جلد دکھلاؤ ہم کو اگر ہو تم سچے قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم دن فتح کا نفع نہ دیوے گا ان لوگوں کو کہ کافر ہیں ایمان لانا ان کا اور نہ ڈھیل دیے جاویں گے یعنی جو کوئی فتح بدر میں یا مکے میں ایمان لاویں گے فائدہ نہ دیوے گا وہ ایمان اور ڈھیل نہ ہووے گی آخرت میں عذاب کرنے ان کے میں فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۝ پس منہ پھیرے یعنی اہانت سے ان کافروں کی یعنی جب تک کہ آوے آیت سیف کی اور راہ دیکھنے والا رہ تو تحقیق کہ وہ بھی راہ دیکھنے والے ہیں یہ کہ غلبہ کریں اوپر تیرے اور خدا غالب کرے تجھ کو

وقف غفران

الثلث

فيما كانوا فيه يختلفون ۝

سورۃ الاحزاب مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وھی ثلث و سبعون آیۃ

کہتے ہیں کہ ابوسفیان پہلے مسلمان ہونے سے اور عکرمہ مکے سے مدینے میں آ کر اُبی منافق کے گھر میں اُترے اور دُوسرے دن یہ سب مل کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں آئے اور جان کی امان مانگ کر کہا کہ ہم کو بتوں کے پوجنے سے منع نہ کرو اور کہو کہ یہ بت قیامت کو بخشوا دیں گے تو ہم بھی تیرے مزاحم نہ ہوویں تو اپنے خدا کو خاطر جمع سے پوجا کر اور اُبی منافق اور اُس کے یاروں نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ اشراف ہیں مکے کے اُن کی باتوں کو مان جو اس میں بہت بھلائیاں ہیں یہ باتیں اُن مشرکوں اور منافقوں کی حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت بُری لگیں اور رنگ مُنہ مبارک کا سُرخ ہوا غصے سے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دین کی غیرت آئی اور چاہا کہ اُن کافروں کو قتل کریں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمال تحمل اور جوانمردی سے فرمایا کہ اے عمرؓ صبر کر جو میں نے اُن کو جان سے امان دی ہے قول کا توڑنا روا نہیں اتنے میں یہ آیت اُتری کہ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۙ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت رہ قول پر اور ڈر خدائے تعالیٰ سے قول توڑنے میں اور تابعداری مت کر اور کہا مت مان کافروں کا اور منافقوں کا یعنی جو کچھ ابوسفیان اور عکرمہ مشرک اور ابی منافق کہتے ہیں مت مان بیشک خدائے تعالیٰ جانتا ہے انکی باتوں کو حکم کرنے والا ہے کہ عہد نہ توڑو یعنی نہ اُن کو قتل کرو اور نہ اُن سے دوستی کرو وَّاتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۙ اور اُس پر چل جو حکم آوے تیری طرف پروردگار تیرے سے یعنی جو خدائے تعالیٰ کا حکم آوے وہ کر بیشک ہے خدائے تعالیٰ جاننے والا اُس چیز کا جو تم کرتے ہو وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ۝ اور بھروسا کر خدا تعالیٰ پر یعنی اپنے کام سب اُسے سونپ دے بس ہے خدائے تعالیٰ کام بنانے والا

نقل ہے کہ ایک شخص کافروں میں بہت عقلمند تھا اور علم پڑھتا تھا اور اُستادی کرتا تھا نام اُس کا ابومعمر جمیل تھا باپ یا قبیلہ اوس تھا وہ ہمیشہ کہتا تھا کہ میرے دو دل ہیں جو میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ سمجھ رکھتا ہوں عرب کے لوگ اُسے ذوقلبین کہتے تھے یہ شخص جمیل بدر کی لڑائی میں سے بھاگ کر مکے میں آیا تو نہایت بیحواسی سے ایک نعلین پاؤں میں اور ایک ہاتھ میں لئے جاتا تھا آگے ابوسفیان ملا اور پوچھا کہ قوم کا کیا حال ہوا اُس نے کہا کتنے مارے گئے اور کتنے بھاگے ابوسفیان نے کہا تیرا کیا حال ہے جو ایک جوتی پاؤں میں اور ایک ہاتھ میں جمیل نے اپنا حال دیکھا اور کہا مجھ کو اب تک اس حال کی خبر نہیں خدائے تعالیٰ نے اسے جھوٹا کیا اور سب نے جانا جو اُس کے دو دل نہ تھے اور یہ آیت اُتری کہ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ ۚ نہیں پیدا کئے خدا تعالیٰ نے کسی مرد کے اندر دو دل منافق جو آپس میں مصلحت کرتے تو خدائے تعالیٰ اپنے حبیبؐ کو اس مصلحت کی خبر کہلا بھیجتا اس سبب سے وہ کہتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دل ہیں ایک سے ہماری باتوں کی خبر رکھتا ہے اور دُوسرے سے اپنے یاروں میں مشغول رہتا ہے سو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ جھوٹے ہیں کسی آدمی کے دو دل نہیں بنائے اور اسی طرح وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ اور نہیں بنائیں جورویں تمہاری ایسی عورتیں جن کو ماں کہہ کر بلاتے ہو کبھی مائیں تمہاری نہیں ہوتیں یعنی اگر جورو کو کہے کہ تیری پیٹھ یا کوئی بدن تیرا ماں کا سا ہے تو وہ ماں نہیں بن جاتی عرب میں دستور تھا کہ جو کوئی اپنی جورو کو کہتا کہ انت علیّ کظہر امی یعنی مجھ پر تیری پیٹھ میری ماں کی سی ہے اُسے ظہار کہتے ہیں تو وہ جورو اس پہ حرام ہوتی تھی جیسے طلاق دی سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن جوروؤں سے ظہار کرتے ہو اُن کو تمہاری مائیں نہیں بناتا اور ایسا ہی وَمَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ یَهْدِی السَّبِیْلَ ۝ اور نہ بنایا تمہارے مُنہ بولے بیٹوں کو بیٹے تمہارے عرب میں یہ دستور تھا کہ لے پالک بیٹا سگے بیٹے کے برابر حصہ ورثہ لیتا تھا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بات تمہارے منہ کی کہی ہوئی ہے در اصل نہیں جو لے پالک سگے بیٹے کے برابر ہو یا جورو نکاحی ماں ہو اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے سچ اور درست اور راہ بتاتا ہے سیدھی یہ آیت واسطے زید بیٹے حارث کے اُتری ہے جو زید حضرت بی بی خدیجہؓ کا غلام تھا اُنہوں نے حضرت محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخشا تھا حضرتؐ نے زید کو آزاد کر کے بیٹوں کی طرح پالا تھا اس سبب سے لوگ زید کو حضرتؐ کا بیٹا کہتے تھے سو خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اور فرمایا کہ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیْكُمْ ؕ پکارو اُن کو اُن کے باپ کے نام سے یعنی لے پالکوں کو اصل باپ کا نام لیکر پکارو کہ اے فلانے کے بیٹے جو اسی طرح کا پکارنا اچھا ہے اور انصاف ہے خدائے تعالیٰ کے آگے پھر اگر تم نہ جانو اُن کے اصل باپ کا نام تو پھر وہ تمہارے بھائی ہیں دین اسلام کے اور دوست ہیں تمہارے یعنی بھائی کہہ کر پکارو یا دوست آشنا کہہ کر پکارو وَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ فِیْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ

اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ۝ اور نہیں ہے تم پر گناہ اس کام میں جو انجانی سے گناہ کرتے ہو جیسے کہ کہتے تھے زید بن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وہ گناہ جو جانکر کریں دل تمھارے اور ہے خدائے تعالیٰ بخشنے والا جو انجانی سے گناہ کرنے والے کو بخشتا ہے مہربان ہے جو توبہ قبول ہے اس گنہگار کی جو گناہ کر کے شرمندہ ہوا اور پچھتاوے اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ وَاَزۡوَاجُہٗۤ اُمَّہٰتُہُمۡ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر اور لائق تر ہے مسلمانوں کو اپنی جان اور تن سے یعنی جیسی محبت اور محافظت اپنی کریں مسلمان اس سے زیادہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرنی چاہیئے اور پیغمبر کی بیبیاں مائیں ہیں سب مسلمانوں کی بزرگی اور درجے میں جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے سے مدینے میں آئے تھے تو مسلمان بھی اپنا گھر اور کنبہ کافر مکے میں چھوڑ کر مدینے میں آ بسے تھے حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن میں سے ایک ایک کو مدینے کے رہنے والے سے آپس میں بھائی کر دیا تھا ان منہ بولے بھائیوں میں ایسی یگانگت اور اخلاص ہوا جو موت اور زندگانی میں ایک دوسرے کا وارث ہوا پھر وہ جو مکے میں کنبہ کافر چھوڑ کر آئے تھے وہ بھی مسلمان ہو کر مدینے میں آئے اور اپنے سگے بھائیوں کا ورثہ چاہنے لگے ان منہ بولے بھائیوں نے اس بات کو نہ مانا تب آیت اُتری وَاُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُہُمۡ اَوۡلٰی بِبَعۡضٍ فِیۡ کِتٰبِ اللّٰہِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُہٰجِرِیۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَفۡعَلُوۡۤا اِلٰۤی اَوۡلِیٰٓئِکُمۡ مَّعۡرُوۡفًا ؕ کَانَ ذٰلِکَ فِی الۡکِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا ۝ اور اس کے ناتے دار آپس میں بہتر ہیں لکھے ہوئے خدائے تعالےٰ کی کتاب میں منہ بولے بھائیوں مسلمانوں سے جو مدینے کے رہنے والے ہیں اور جو مکے سے گھر چھوڑ کر مدینے میں آ بسے ہیں یعنی خدائے تعالیٰ نے یوں حکم کیا ہے کہ مسلمان مدینے کے رہنے والے اور مکے سے آئے ہوئے جو آپس میں منہ بولے بھائی ہیں اُن منہ بولے بھائیوں سے اپنے سگے ناتے دار بہتر ہیں ورثہ لینے میں مگر یہ چاہیئے کہ نیکی کرو اپنے دوستوں سے اور کرنا منہ بولے بھائیوں سے نیکی یہ بات لکھی ہوئی ہے لوح محفوظ میں یعنی نیکی کریں پر ورثہ سگے ناتے دار ہی لیویں منہ بولے بھائیوں کو ورثہ نہیں پہنچتا وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیۡثَاقَہُمۡ وَمِنۡکَ وَمِنۡ نُّوۡحٍ وَّاِبۡرٰہِیۡمَ ...... وَمُوۡسٰی وَعِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ ۪ وَاَخَذۡنَا مِنۡہُمۡ مِّیۡثَاقًا غَلِیۡظًا ۝ اور جبکہ ہم نے لیا قول پیغمبروں سے اس بات کا جو آپ خدا تعالیٰ کی بندگی کریں اور خلقت کو کہیں کہ خدا تعالےٰ کو ایک جانو۔ اپنی امت کو خبر دو کہ میرے بعد اور پیغمبر آویگا اور تجھ سے بھی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قول لیا ہے اور نوح پیغمبر سے اور ابراہیم پیغمبر سے اور موسیٰ پیغمبر سے اور عیسیٰ مریم کے بیٹے پیغمبر سے بھی قول لیا ہم نے ان سب سے قول مضبوط اور پکا جو اس قول میں کسی طرح خلل نہ آوے اور قول تاکید سے اس واسطے لیا ہے کہ لِّیَسۡـَٔلَ الصّٰدِقِیۡنَ عَنۡ صِدۡقِہِمۡ ۚ وَاَعَدَّ لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابًا اَلِیۡمًا ۝ تو پوچھے گا خدائے تعالیٰ سچوں سے یعنی پیغمبروں سے ع ۱۷ سچ اُن کا یعنی تم سے جو قول لیا تھا کہ خلقت کو کہو جو خدائے تعالیٰ کو ایک جانو پیغمبر جواب دینگے کہ اے پروردگار ہم نے کہا تھا کتنوں نے مانا اور کتنوں نے قبول نہ کیا پھر جنہوں نے پیغمبروں کا کہنا نہ مانا وہ کافر ہیں اور تیار رکھا ہے کافروں کے واسطے عذاب دکھ دینے والا یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡکُرُوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ جَآءَتۡکُمۡ جُنُوۡدٌ فَاَرۡسَلۡنَا عَلَیۡہِمۡ رِیۡحًا وَّجُنُوۡدًا لَّمۡ تَرَوۡہَا ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو خدائے تعالےٰ کی نعمت کو جو تم پر ہوئی جس وقت کہ آئے تم پر کئی لشکر جمع ہو کر کتنے قبیلوں کے پھر بھیجا ہم نے ان لشکروں پر باؤ کو سحر کے وقت اور لشکر بھیجے ہم نے تمھاری مدد کو تم نہ دیکھتے تھے اس لشکر کو یعنی فرشتوں کا لشکر بھیجا تھا اور ہے خدائے تعالیٰ دیکھنے والا جو کچھ کہ تم کرتے ہو تمھارے کام دیکھتا ہے اس آیت سے اشارہ ہے احزاب کی لڑائی کا اور قصہ اُس لڑائی کا تھوڑا سا اس طرح ہے **قصہ** حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودیوں بنی نضیر کو جلاوطن کیا تو اُن میں سے حیی بیٹا اخطب کا جو سردار یہودیوں کا تھا اور کئی سردار یہودیوں کے لے کر مکہ میں جا کر ابو سفیان اور وہاں کے سرداروں سے ملا اور آپس میں قول و قسم مضبوط کیا کہ ہم سب ملکر پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑیں ایسا کہ جب تک ہم میں سے ایک بھی جیتا رہے تو بھی لڑیں لڑائی سے منہ نہ پھیریں مکے کے سردار سب اس بات سے خوش ہوئے اور تیاری لڑائی کی کرنے لگے اور ہر طرف سے لوگ بلا کر اپنے ساتھ جمع کئے غرضیکہ دس ہزار سوار اور پیادے کافر لڑنے مرنے والے لیکر مدینے کی طرف روانہ ہوئے جب یہ خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی انہوں نے بھی تیاری مقابلہ کرنیکی کی اور تین ہزار مسلمان ساتھ ہوئے اور مدینے سے باہر نکلے لیکن کافر بہت تھے اور مسلمان تھوڑے حضرت سلمان رضؓ فارسی صحابی نے عرض کی کہ یا حضرت ہمارے ملک میں دستور ہے کہ جب ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ دشمن بہت چڑھ آویں تو اپنے گرد خندق کھودتے ہیں یہ تدبیر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند آئی اور تیاری کو حکم فرمایا صلاح یوں ٹھہری کہ پہاڑ سلع کو پشت پر رکھ کر

گرد خندق کھودنی شروع کی تین ہزار آدمی نے چھ روز میں خندق کھودی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ بھی اصحابوں کے ساتھ خندق کھودنے میں شریک تھے اور بہت معجزے حضرت سے اُس چھ دن میں ظاہر ہوئے جو مفصل احوال کتابوں میں لکھا ہے ابھی خندق ایک جگہ سے کچھ ناتمام تھی جو کافروں کے لشکر آپہنچے اور یہود بنی قریظہ جو مدینہ کے پاس رہتے تھے اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنہوں نے صلح کا عہد و پیمان کر رکھا تھا یہ بھی حیی بیٹے اخطب کے بہکانے سے اور کفار کے لشکر کا انبوہ دیکھ کر اُن لشکروں میں کافروں کے جا ملے اور عہد اور قول صلح جو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تھا توڑا جب لشکر کافروں کا خندق کے کنارے پر آیا خندق کو دیکھ کر تعجب کیا جو کبھی اس طرح نہ دیکھا تھا غرض کافروں نے خندق کو گھیر لیا اور مسلمان لشکر کا انبوہ دیکھ کر ڈرے اور بہت گھبرائے اور بنی قریظہ کے جا ملنے سے نہایت خوف کھایا جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو یاد کرو اُس وقت کو کہ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝ جب آئے تم پر کئی لشکر کافروں کے کوئی لشکر اوپر کی طرف سے اور کوئی نیچے کی طرف سے تمہارے یعنی سب طرف سے لشکر آئے تھے اور یاد کرو کہ جب پھر گئیں آنکھیں تمہاری حیرت سے اور آپہنچے دل تمہارے حلقوں تک گھبراہٹ سے اور ڈر سے یعنی تمہاری جان نکلنے لگی ڈر سے اور حیران رہیں آنکھیں تمہاری اور گمان کرنے لگے تم خدائے تعالیٰ پر گمان طرح طرح کے یعنی خالص مسلمانوں کو گمان تھا کہ آخر فتح اور مدد کرے گا خدا تعالیٰ اپنے رسول کی اور مسلمانوں کی اور منافق کہتے تھے کہ مسلمان اس لڑائی کی طاقت نہیں لا سکیں گے اور سب مارے جاوینگے اور قید ہووینگے هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝ وہاں آزمائے گئے مسلمان خالص مضبوط دین میں اور سست ایمان والے ہول دلی اور لرزہ دیا لرزہ دینا سخت جو نامراد اُس وقت کہتے تھے اب کہاں اور کس طرح یہاں سے بھاگ جائیے اور یاد کر اس وقت کو کہ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ جب کہتے تھے منافق اور وہ لوگ جن کے دل میں بیماری تھی یعنی سست مسلمان بد اعتقاد کہ نہیں دیا وعدہ ہم کو خدائے تعالیٰ نے اور رسول اُس کے نے مگر فریب یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قرآن کی آیتیں پڑھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مسلمانوں کی مدد کرتا ہے یہ بات کچھ ہنسی اور فریب سا ہے اور یاد کر اُس وقت کو وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۝ اور جب کہا ایک قوم نے منافقوں میں سے کہ اے مدینے کے رہنے والو تمہارے رہنے کی جگہ نہیں ہے یعنی تمہارا ٹھکانا نہیں ہے اس لشکر میں پھر جاؤ اپنے گھروں کو نہیں تو مارے جاؤ گے یا قید میں پڑو گے وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۝ اور رخصت گھر میں جانے کی مانگتے ہیں ایک قوم ان میں سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو کہتے ہیں یا رسول اللہ مقرر ہمارے گھر خالی ہیں دشمن جا پڑینگے ہمیں رخصت دے جو ہم جا کر اپنے گھر کی خبرداری کریں اور در اصل گھر انکے خالی نہ تھے یعنی ایسے نہ تھے جو دشمنوں سے اُنکے گھروں کی خرابی ہوتی بلکہ مضبوط تھے گھر اُنکے کچھ اندیشہ اور خطرہ نہ تھا نہ چاہتے تھے اس رخصت مانگنے سے مگر بھاگ جانا یعنی چاہتے تھے کہ اس بہانے سے بھاگ جائیں وہ رخصت مانگنے والے بنی حارثہ اور بنی سلمہ تھے وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ۝ اور اگر گھس آویں دشمن یعنی اگر فوج کافروں کی گھس آوے منافقوں پر کناروں سے مدینے کے اور پھر لیویں انکو پھر چاہیں کافر ان سے ہنگامہ اور خرابی یعنی اگر منافقوں کو کافر کہیں گھبرا کر کہ تم بھی ہمارے ساتھ ہو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑو تو البتہ آویں اُن پر اور راضی ہوویں اور کافروں کا کہنا مانیں اور دیر نہ کریں اُنکی بات ماننے میں مگر تھوڑا سا یعنی جلد کافروں کے رفیق ہو کر مسلمانوں سے لڑنے کو تیار ہوویں وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ۝ اور بیشک تھے وہ رخصت مانگنے والے یعنی بنی حارثہ اور بنی سلمہ جو اُنہوں نے عہد اور قول کیا تھا خدا تعالیٰ سے پہلے اس لڑائی خندق کی سے جنگ اُحد کے دن کہ پیٹھ نہ پھیرینگے لڑائی میں اور رہے قول خدائے تعالیٰ کا جو پوچھا جاوے گا یعنی قیامت کے دن پوچھیں گے کہ تم نے قول کر کے کیوں توڑا قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان رخصت مانگنے والوں کو کہ ہرگز فائدہ نہ کرے گا تم کو بھاگنا اگر بھاگو تم موت سے یا مارے جانے سے کس واسطے کہ جس طرح موت تقدیر میں لکھی ہے پھرنے کی نہیں اور اس وقت کہ جو بھاگو تم مقصود کو نہ پاؤ گے اپنا مگر ذرا سا جو آخر مرنا مقرر ہے قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْۗءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ

مغ
عند المتقدمین ۱۲

علیہ وآلہ وسلم اُن کو کہ کون ہے ایسا جو بچاوے تم کو عذاب خدائے تعالیٰ کے سے اگر چاہے تم کو بُرائی یا چاہے خدائے تعالیٰ ساتھ تمہارے بھلائی تو کون
منع کر سکے اور نہ پاویں گے یہ لوگ اپنے واسطے سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی دوست اور نہ مدد کرنے والا **ف** کہتے ہیں کہ بعضے اس لڑائی سے کنارہ
کر کے اپنے گھروں میں آپ تو جاتے تھے اور اپنے دوستوں کو بھی کہتے تھے کہ تم بھی ہمارے ساتھ آ کر بیٹھ رہو اور اپنے تئیں ہلاکت میں مت ڈالو جو پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یار اُس کے اِس لڑائی سے سلامت نہ رہیں گے جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ
لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ بیشک خدائے تعالیٰ جانتا ہے روکنے والوں کو تم سے جو منع کرتے ہیں لوگوں کو جو لڑائی
میں شریک نہ ہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور اُن کو بھی جانتا ہے خدائے تعالیٰ جو کہتے ہیں اپنے بھائیوں کو کہ آؤ ہمارے پاس بیٹھ رہو
اور لڑائی میں مت جاؤ اور آپ نہیں آتے لڑائی میں مقابل دشمن کے مگر تھوڑا سا لوگوں کے دکھانے کو ظاہر میں اور جی نہیں چاہتا اَشِحَّةً
عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ بخیلی کرنے والے ہیں مدد کرنے میں تم پر یا بخیلی کرتے
ہیں تم پر کہ لوٹ ہاتھ نہ لگے تمہارے پھر جب آوے ڈر دشمن کا تو اُس وقت دیکھے تو اُن کو نہایت نامردی سے جو دیکھ رہے ہیں ہر طرف گھبرائے ہوئے
سے اور پھرنے لگیں ان کی آنکھیں جیسے کوئی بیہوش ہو اور غش آوے اُس پر موت سے جان کنی کے وقت فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ
اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ پھر جب جاوے ڈر دشمنوں کا یعنی جب فتح ہووے
تو سخت گفتگو کریں تیز زبانی سے اور جھگڑیں بخیلی کرتے ہوئے لوٹ کے مال پر یعنی جب لڑنے کا وقت ہو تو ڈریں اور گھبراویں اور چاہیں کہ کسی طرح یہاں
سے نکل جاویں اور جب فتح ہو اور لوٹ بانٹنے کا وقت آوے تو حصہ لینے میں جھگڑیں اور سخت باتیں بنائیں وہ لوگ ایمان نہیں لاتے ہیں پھر ناچیز اور ناکارہ
کئے خدائے تعالیٰ نے کام اُنکے اُنہیں کچھ لڑائی کا اجر نہ ہوگا اور ہے یہ بات خدائے تعالیٰ پر آسان يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ
ع ۱۳ ۱۸ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۝ع سمجھتے ہیں منافق کہ یہ لشکر کافروں کے
نہیں پھر گئے یعنی منافق ایسے ڈرتے ہیں کہ جو لشکر کافروں کے پھر گئے ہوں تو بھی اُنہیں یقین نہ ہووے اور اگر پھر آویں لشکر کافروں کے لڑنے کو تو چاہیں
منافق کہ جو جنگل میں رہتے ہوتے تو کیا اچھا ہوتا کہ پوچھتے خبریں تمہاری اور دشمنوں کی اور اگر ہوویں وہ منافق تم میں لڑائی کے وقت نہ لڑیں
کافروں سے مگر تھوڑا سا شرما شرمی ناچاری سے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝
بیشک تمہارے واسطے اے ڈرنیوالو نامردو چلن اچھا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یعنی تمہارے حق میں یہی بہتر ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
چال چلے جاؤ یعنی جو وہ کریں یا فرماویں وہی کرو اور محنت اور مصیبت پر صبر کرو اور یہ بات اُس کے واسطے ہے جو اُمیدوار ہے خدائے تعالیٰ کی
رحمت کا اور آخر کے دن کے آرام کو چاہتا ہے اور یاد خدائے تعالیٰ کی کرتا ہے بہت یعنی ہمیشہ یاد الٰہی میں رہتا ہے حضرت سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اُن لشکروں کے آنے سے پہلے خبر دی تھی صحابیوں کو کہ کافروں کے لشکر جمع ہو کر آویں گے اور تم پر مشکل پڑے گی پھر آخر کو تمہاری
فتح ہوگی وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ اور جب
دیکھے مسلمانوں خالص نے لشکر کافروں کے خندق کی لڑائی کے دن اور مقابلہ ہوا تو کہا یہ وہ وعدہ ہے جو ہم کو دیا تھا خدائے تعالیٰ نے اور اُس کے
بھیجے ہوئے نے اور سچ کہا خدائے تعالیٰ نے اور اُس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور زیادہ نہ ہوا اور نہ بڑھا خالص مسلمانوں کو لشکروں کے
دیکھنے سے مگر ایمان اور فرمانبرداری اور یقین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے پر کہتے ہیں کہ کئی صحابیوں نے جیسے حضرت حمزہؓ اور حضرت مصعب
اور حضرت عثمانؓ اور حضرت طلحہ اور حضرت انس رضوان اللہ علیہم اجمعین نے منت مانی تھی کہ ہم اگر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
لڑائی میں ہوں تو ایسے لڑیں جو شہید ہوں خدائے تعالیٰ کی راہ میں اور جیتے نہ رہیں اُن اصحابیوں کی صفت میں یہ آیت آئی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ
صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝ خالص مسلمانوں سے وہ مراد ہیں
جنہوں نے سچا کیا وہ جو قول و اقرار کیا تھا خدائے تعالیٰ کے ساتھ اُس پر یعنی خدائے تعالیٰ کی راہ میں لڑنے کا جو قول کیا تھا سو سچا کیا پھر ان
مسلمانوں سے کوئی ہے جو ادا کرتا ہے منت جو شہید ہوئے جیسے حضرت حمزہؓ اور حضرت مصعبؓ اور حضرت انسؓ جو شہید ہوئے اور اُن مسلمانوں

خالص سے کوئی ہے جو راہ دیکھتا ہے جیسے حضرت عثمان اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما اور بدلتے نہیں اپنے قول کئے ہوئے کو بدلنا کسی طرح اس واسطے لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ کہ بدلہ دیوے خدائے تعالےٰ سچوں کو جو قول اپنا پورا کرتے ہیں اُن کے سچ بولنے کا اور قول پورا کرنے کا اور عذاب کرے خدائے تعالیٰ منافقوں کو اگر چاہے اس حال میں مارے یا توبہ کی توفیق دیکر توبہ قبول کرے اُنکی بیشک خدائے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے **قصۂ خندق** کہتے ہیں کہ وہ لشکر کافروں کے خندق کے گرد بیس دن یا ستائیس دن رہے اور ہر روز چڑھ آتے اور لڑائی ہوتی اور ہر رات ارادہ شبخون کا کرتے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابیوں کو ساتھ لیجا کر اُنہیں دفع کرتے تھے ایکدن عمرو بیٹا عبدود کا جو بڑا بہادر سارے عرب میں مشہور تھا ایسا جو اُسے ہزار مرد کے برابر کہتے تھے اور بڑا زور آور تھا ایک یہ اور تین بہادر اور اُس کے ساتھ سوار خندق کے اندر گھس آئے اور عمرو بیٹے عبدود نے کہا کہ ہے کوئی جو ہمارے مقابل ہو مسلمانوں کی صف میں سے کوئی اُس کے سامنے نہ نکلا جو جانتے تھے کہ بڑا بہادر اور بڑا شہ زور ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہے کوئی ایسا جو اس کو یہاں سے ہٹا دے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ بولے یا حضرتؐ مجھے رخصت دیجئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکدم چپ ہو کر پھر فرمایا کہ کوئی ہے ایسا جو اس دشمن کو دفع کرے پھر حضرت اسد اللہ الغالبؓ نے کہا کہ مجھے رخصت فرمایئے تو میں اس سے جاکر مقابلہ کروں حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے شمشیر ذوالفقار حضرت شاہ ولایت کے گلے میں حمائل کی اور اپنی زرہ پہنائی اور دستار خود اپنا خاص اُنکے سر پہ رکھا اور جناب الٰہی میں دعا مانگی کہ اے پروردگار علی کی مدد کر اور اسے غالب کر عمرو عبدود کے بیٹے پر یہ دعا مانگ کر رخصت کیا حضرت حیدرؓ کرار پیادہ اُس کی طرف روانہ ہوئے نزدیک جاکر فرمایا کہ اے بیٹے عبدود کے تین باتوں میں سے ایک مان اُس نے کہا کہو فرمایا کہ اوّل یہ کہ گواہی دے کہ خدائے تعالےٰ ایک ہے اور محمدؐ اس کا بھیجا ہوا ہے اور فرمانبرداری کر رسول اللہؐ کی اُس نے کہا یا علیؓ اس بات کی توقع مجھ سے نہ رکھ پھر حضرت شاہ ولایت نے کہا یہ نہیں تو پھر جا اپنے گھر اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مت لڑ جو انکو اگر خدائے تعالیٰ نے فتح دی تو بھی مت ایمان لائیو اگر مقدمہ اُلٹا ہو تو تیرا مدعا بغیر لڑائی کے حاصل ہو گا اُس نے کہا کہ یہ بھی مجھ سے نہ ہو گا پھر حضرت شاہ ولایت نے فرمایا کہ تو پھر آ لڑ یہ سنکر وہ ہنسا اور کہا یا علیؓ کسی عرب کے بہادر کا مقدور نہیں جو مجھ سے لڑنے کو آوے اور تو ابھی لڑنے کے لائق نہیں تجھ پر رحم آتا ہے حضرت شاہ مردان نے فرمایا کہ میں تجھے لڑنے کو نہیں بلاتا بلکہ چاہتا ہوں میں کہ خدائے تعالیٰ کی خوشی کے واسطے تجھے قتل کروں یہ بات سنتے ہی اُسے غصہ آیا اور گھوڑے سے اُتر کر گھوڑے کی کونچیں کاٹیں اور حضرت شاہ ولایت کی طرف آیا حضرت عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ جب یہ دونوں لڑنے لگے تو ایسی گرد اُٹھی جو نظر آنے سے رہ گئے غرضیکہ بہت رد و بدل کے بعد عمرو عبدود کے بیٹے نے تلوار چلائی اور حضرت شاہ ولایت نے سپر پہ روکی اس تلوار نے سپر کو کاٹ کر اثر زخم کا حضرت شاہ مرداں کی گردن پر پہنچایا حضرت اسد اللہ الغالب نے اللہ اکبر کہہ کر اُسی گرمی میں ایسی ایک تلوار ماری کہ اُس کے دو ٹکڑے ہو گئے اور تکبیر کی آواز سب یاروں نے سُنی اور جانا کہ علی مرتضیٰؓ نے اُسے مار ڈالا اُس کے مرتے ہی اُسکے رفیق ضرار اور ہبیرہ حضرت علی مرتضیٰؓ کی طرف دوڑے حضرت شاہ ولایت اُنکی طرف متوجہ ہوئے ضرار تو حضرت شاہ مرداں کی صورت دیکھتے ہی بھاگا اور طاقت مقابلہ کی نہ لایا اور ہبیرہ ایک دم ٹھہرا اور زخمی ہو کر بھاگا اور اُس روز بڑی فتح مسلمانوں کی ہوئی اور عبدود کے بیٹے کے مارے جانے سے سب کافروں نے خوف کھایا اتفاقاً نعیم بیٹے مسعود غطفانی کے دل میں خدائے تعالےٰ نے ڈالا جو وہ مسلمان ہوا اور سب سے چھپ کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہؐ میرے ایمان لانے کی کسی کو خبر نہیں اگر مجھے فرمایئے تو میں جا کر ان لشکروں کو جدا جدا کر دوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رخصت دی نعیم نے جا کر ایسی تدبیر کی جو لشکر کافروں کے آپس میں بے اعتبار ہو گئے اور بیدل ہوئے پھر ایک رات خدائے تعالیٰ نے ایک ہوا سرد اُس لشکر پر ایسی بھیجی کہ اُن کے خیموں کو اُکھیڑ کر پھینک دیا ناچار اور حیران ہو کر مکے کو کوچ کیا جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۚ اور پھیر دیا خدائے تعالیٰ نے کافروں کے لشکروں کو مدینے سے جو مسلمانوں سے لڑنے آئے تھے اور خندق کو گھیر لیا تھا سو وہ پھر گئے اپنے غصے میں جو نہ پایا انہوں نے بھلائی کو یعنی فتح اپنی اور لوٹ اور سہج اور آسان کیا خدائے تعالیٰ نے مسلمانوں سے لڑائی کو فرشتوں کا لشکر انکی مدد کو بھیجکر اور ہے خدائے تعالیٰ زبردست زور آور سب کچھ کر سکنے والا جب لشکر کافروں کے خندق کی لڑائی چھوڑ کر شرمندہ ہو کر گئے اپنے اپنے

مکان میں اور یہود بنی قریظہ جو عہد و قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کیا ہوا توڑ کر کافروں کے شریک ہوئے تھے یہ بھی اپنے گھر میں گئے اسی دن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حکم پروردگار کا آیا کہ یہود بنی قریظہ سے لڑنے کو جاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم موافق حکم الٰہی کے اصحابوں کو لے کر یہود بنی قریظہ پر تشریف لے گئے اور پندرہ دن اس گڑھی کو مسلمان گھیرے رہے آخر کو یہود ہیبت الٰہی سے ناچار ہو کر راضی ہوئے اس بات پر کہ جو سعدؓ بیٹا معاذ کا ان کے حق میں حکم کرے سو قبول ہے اس بات کو مقرر کر کے گڑھی سے نکل کر سب قیدی ہو کر آئے حضرت سعدؓ نے کہ کیا جو سب مردوں کو ان کے قتل کرو اور ان کے بچوں اور عورتوں کو لونڈی غلام کرو اور مال ان کا مسلمانوں کو بانٹ دو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اے سعدؓ تو نے وہ حکم کیا جو خدا تعالیٰ نے عرش پر ان کے حق میں حکم کیا جیسا خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝ اور اتارا خدائے تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو حمایت اور مدد کرتے تھے کافروں کی جو کتاب توریت والے تھے یعنی یہودی قریظہ کو اتارا ان کی گڑھیوں سے اور ڈالا ان کے دلوں میں خدائے تعالیٰ نے ڈر مسلمانوں کا جو ایک قوم کو ان میں سے مار ڈالا تم نے جو مرد ان کے نو سو یا سات سو کو قتل کیا اور ایک قوم کو قیدی کیا تم نے جو عورتیں اور بچے ان کے تھے وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ۝ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ۝ اور وارث دیا تم کو اے مسلمانو زمین یہودیوں یعنی باغ اور حویلیاں اور مال ان کا نقد اور جنس اور اونٹ اور گھوڑے اور دنبیاں اور اس کے سوا اور زمین دی تم کو جہاں تم نہ گئے یا مالک نہ ہوئے تھے اس شہر کے سوا وہ زمین شہر اور قلعہ خیبر کا ہے اور ہے خدائے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھنے والا جسے چاہے فتح اور ملک بخشے اور جسے چاہے ہلاک کرے تفسیر لکھنے والے یوں لکھتے ہیں کہ ہجرت سے نویں برس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی نکاحیوں سے جو بیبیاں تھیں سب سے کنارے ہوئے اور قسم کھائی تھی جو ایک مہینے تک ان سے نہ بولیں اور اس کا سبب یہ تھا کہ بیبیاں خرچ اور پوشاک زیادہ مانگتی تھیں ایسا کہ جو حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس نہ تھا اور سوائے اس کے اور بھی سبب لکھتے ہیں غرضیکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قسم کھا کر مسجد کے ایک مکان میں اکیلے ملول بیٹھے بعد انتیس ۲۹ دن کے جو مہینہ تمام ہوا حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لیکر آئے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہہ اپنی نکاحیوں کو کہ اگر تم چاہتی ہو دنیا کی زندگانی اور بناؤ یعنی پوشاک اور زیور عمدہ تو پھر آؤ دوں میں تم کو خرچ اور حق تمہارا جیسے طلاق دی ہوئی عورتوں کو دیتے ہیں اور چھوڑ دوں تم کو چھوڑنا اچھی طرح سے وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اور اگر چاہتی ہو خدائے تعالیٰ کو اور اس کے بھیجے ہوئے کو یعنی اگر محبت خدا اور رسولؐ کی اور چاہتی ہو وہاں کے گھر کو یعنی بہشت کو پھر بیشک خدا تعالےٰ نے تیار کر رکھا ہے واسطے نیکبخت عورتوں کے تم میں سے جو خدا اور رسول کو چاہتی ہیں بدلہ بہت بڑا جو اس کی نسبت ساری دنیا کی نعمت اور دولت جمع کیجیے تب بھی کچھ نہیں کہتے ہیں کہ سب بیبیوں سے پہلے حضرت بی بی عائشہؓ نے قبول کیا خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم يٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۝ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ اے نکاحیو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جو کوئی تم میں سے آویگی واسطے برے کام کھلے ہوئے کے یعنی تم میں کوئی فرمانبرداری خدا اور رسول کی نہ کریگی تو اس کو دوہرا عذاب ہوگا یعنی اور عورتوں گنہگار سے دو چند عذاب ہوگا اور یہ دو حصے عذاب دینا خدا تعالیٰ پر آسان ہے کسی کا کچھ خطرہ اور ملاحظہ نہیں

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا

اور جو کوئی ہمیشہ حکم مانے اور تابعداری کرے تم میں سے خدا اور رسول کی اور کرے اچھے پاکیزہ کام دیویں گے ہم اس کو بدلہ اس کا دوہرا جیسے گناہ کا عذاب دگنا ہے اس کو ویسا ہی نیکی کا بدلہ بھی دو چند ہے اور عورتوں سے اور تیار کی ہے ہم نے اس کے واسطے روزی اچھی خاص بہشت میں يٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ اے نکاحیو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نہیں ہو تم مانند اور عورتوں کے جو تمھیں برائیاں اور سب عورتوں سے بہت ہیں اگر ڈرنے والی ہو تم خدائے تعالیٰ سے پھر نرمی اور عاجزی نہ کرو بات کرنے میں لوگوں سے جو لالچ کرے وہ کوئی جس کے دل میں بیماری ہے نفاق کی یا شرارت کی اور کہو بات نیک اور بھلی صاف اور سیدھی

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ اور بیٹھ رہو اپنے گھروں میں اور مت بناؤ کرکے اپنے گھر سے نکل کر دکھاتی پھرو اپنا گہنا جیسے بناؤ کرکے گھر سے نکل کر دکھاتی پھرتی تھیں اگلی انجانی کے وقت میں سو وہ وقت حضرت ابراہیمؑ سے پہلے تھا جو عورتیں گہنا اور پوشاک عمدہ پہن کر مردوں کو دکھاتی پھرتی تھیں وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝ اور قائم رکھو نماز کو اور یاد کرو زکوٰۃ کو اور تابعداری کرو خدائے تعالیٰ کی اور اُس کے پیغمبر کی اور خدائے تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندگی اور ناپاکی کو یعنی تم سے گناہ دور کیا چاہتا ہے اے پیغمبرؐ کی گھر والیو اور چاہتا ہے کہ پاک کرے خدائے تعالیٰ تم کو سب گناہوں سے پاک کرنا سب طرح سے اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل بیت ازواج مطہرات ہیں اور روایتوں مشہور سے یوں ہے کہ اہل بیت حضرت فاطمہ اور حضرت مرتضیٰ علیؓ اور حضرت حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اے پیغمبر صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی نکاحیو وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ۝ اور یاد کرو اس کو جو پڑھا جاتا ہے تمہارے گھروں میں خدائے تعالیٰ کی آیتوں سے یعنی قرآن کی آیتیں یاد کرو اور عقلمندی کی باتیں یاد کرو یعنی حدیث جو کلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے بیشک خدائے تعالیٰ اچھے کام کرنے والا جاننے والا سب چیزوں کا ہے کہتے ہیں کہ جب یہ آیتیں ازواج مطہرات کی شان میں آئیں تب اور مسلمان عورتوں نے کہا کہ کوئی آیت ہمارے حق میں نہیں آئی حق سبحانہٗ تعالیٰ نے یہ آیت اُن کے واسطے بھیجی إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝ بیشک اسلام لانے والے مرد اور اسلام لانیوالی عورتیں اور ایمان لانے والے دل سے مرد اور ایمان لانیوالی دل سے عورتیں اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنیوالی عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والیاں عورتیں اور صبر کرنیوالے بندگی میں مرد اور صبر کرنیوالی بندگی میں عورتیں اور تواضع کرنے والے مرد اور تواضع کرنے والیاں عورتیں اور خدائے تعالیٰ کی راہ میں خیرات کرنیوالے مرد اور خیرات کرنیوالیاں عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد روزہ رکھنے والیاں عورتیں اور نگہبانی کرنے والے مرد اپنی شرم کی جگہ کی بُرے کاموں سے اور نگہبانی کرنیوالی عورتیں اپنی شرم کی جگہ کو بُرے کاموں سے خدایتعالیٰ کی یاد بہت کرنے والے مرد اور خدایتعالیٰ کی یاد کرنیوالیاں عورتیں ایسی خو اور عادت رکھنے والوں کے واسطے تیار کر رکھا ہے خدایتعالیٰ نے بخشنا اُن کے گناہوں کا اور بدلہ بہت بڑا اُن کے کاموں کا جو بہشت اور اُس کی نعمتیں بے نہایت ہیں کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی زینبؓ بیٹی جحش کو واسطے زید بیٹے حارث کے جو اُسے آزاد کرکے بیٹے کی طرح پالا تھا نکاح کا پیغام بھیجا بی بی زینب نے جانا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے واسطے پیغام بھیجا ہے قبول کیا پھر جب جانا کہ یہ پیغام زید کے واسطے ہے نہ مانا اور کہا مجھے قبول نہیں کس واسطے کہ بی بی زینبؓ بہت عمدہ مزاج اور صورت میں تھیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی تھیں اور عبداللہ ان کا بھائی بھی بہن کے ساتھ موافق تھا اس بات میں کہ آزاد کئے ہوئے سے کیوں نکاح کرے تب یہ آیت اُتری وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا ۝ اور نہ چاہیے اور لائق نہیں کسی مسلمان مرد کو اور نہ کسی مسلمان عورت کو کہ جب حکم کرے خدایتعالیٰ اور پیغمبر اس کا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کام کا تو نہ چاہیے کہ رہے پھر اختیار اِن اپنے کام میں انکو یعنی جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح مقرر کیا تو پھر نہ چاہیے بی بی زینبؓ اور اُن کے بھائی عبداللہ کو جو کچھ اس میں اختیار رکھیں بلکہ راضی رہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی پر اور اگر نافرمانی کریں خدا اور اُسکے پیغمبر کی پھر بیشک گمراہ ہوئے گمراہ ہونا صریح کھلا ہوا جب یہ آیت اتری تب بی بی زینبؓ خدایتعالیٰ کے حکم پر راضی ہوئیں اور زید سے نکاح ہوا خدائے تعالیٰ نے اپنے حبیب کو کہلا بھیجا کہ زینبؓ تیری نکاحیوں میں داخل ہو گئی اور پھر بی بی زینبؓ میں اور زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں ذرہ موافقت نہ ہوئی یہاں تک کہ زید نے چاہا کہ طلاق دیوے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَاهُ ۖ اور جب کہا تو نے اے محمد صلی اللہ

ع ۷

علیہ وآلہٖ وسلم اس شخص کو یعنی زید کو جو انعام کیا خدائے تعالیٰ نے اُس پر جو توفیق ایمان کی اور تیری خدمت کی دی اُس کو اور انعام کیا تو نے اُس پر جو آزاد کیا اور بیٹا کر کے پالا یعنی کہا تو نے زید کو کہ رکھ اپنے واسطے اپنی نکاحی کو یعنی طلاق نہ دے زینب کو اور ڈر خدائے تعالیٰ سے اُس کے طلاق دینے میں اور چھپاتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے جی میں اس بات کو جس کو خدائے تعالیٰ ظاہر کیا چاہتا ہے کہ بی بی زینبؓ تیری نکاحیوں میں داخل ہو اور تو ڈرتا ہے لوگوں کے طعنوں سے جو کہیں گے کہ بہو سے نکاح کیا اور خدا ہی تعالیٰ بہت لائق ہے اس بات کے جو اُس سے ڈرے تو کہتے ہیں زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمانے سے صبر کیا اور طلاق نہ دی لیکن پھر آخر کو موافقت نہ ہوئی ناچار ہو کر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اجازت لیکر طلاق دی جب مدت عدت کی جو چار مہینے اور پندرہ دن ہوئے ہیں ہو چکی تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے نکاح کا پیغام زید ہی کے ہاتھ بھیجا اس واسطے کہ معلوم ہووے کہ اُس کے دل میں بھی زینبؓ کی محبت نہیں رہی جب زیدؓ نے وہ پیغام دیا تو بی بی زینبؓ نے دو رکعت نماز شکرانے کی جناب الٰہی میں ادا کی اور دعا مانگی کہ اے پروردگار اگر میں تیرے حبیب کی صحبت کے لایق ہوں تو مجھے پہنچا خدا ہی تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ پھر اُس وقت جو پہنچا زید بی بی زینبؓ سے اپنی آرزو کو جو طلاق تھی یعنی جب طلاق دے چکا اور مدت عدت کی تمام ہوئی تو نکاح کر دیا ہم نے تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زینبؓ سے تاکہ نہ ہووے اس مقدمہ کے بعد مسلمانوں پر دکھ اور گناہ اور اٹکاؤ اپنے لے پالکوں کی جوروؤں سے نکاح کرنے میں جبکہ یہ لے پالک پہنچیں اُن اپنی جوروؤں سے آرزو اور مراد کو یعنی جب طلاق دے چکیں اور مدت عدت کی ہو چکے اور ہے خدائے تعالیٰ کا کام ہونے والا یعنی جو خدائے تعالیٰ نے چاہا مقرر ہونیوالا ہے مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۝ نہیں ہے اوپر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کچھ گناہ اور اٹکاؤ اُس چیز میں جو مقرر کر دیا ہے خدائے تعالیٰ نے اُسکے واسطے یہ بات تو رسم خدائے تعالیٰ کی ہے اُن لوگوں میں بھی جو گذر گئے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اگلے پیغمبر علیہم السلام اُن پر بھی حرج نہ تھا اور ہے حکم خدائے تعالیٰ کا ہونیوالا اور وہ گذرے ہوئے لوگ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ وہ تھے جو پہنچاتے تھے پیغام خدائے تعالیٰ کے اپنی امتوں کو اور ڈرتے تھے آپ خدائے تعالیٰ سے اور نہ ڈرتے تھے کسی سے سوا خدائے تعالیٰ کے اور بس ہے خدائے تعالیٰ حساب لینے والا جب بی بی زینبؓ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر میں آگئیں تب بیدین لوگوں نے طعنے دینے شروع کئے کہ یہ شخص ہم کو تو منع کرتا ہے کہ بیٹوں کی جوروئیں تم پر حرام ہیں اور آپ کرتا ہے جو وہ لوگ لے پالک بیٹوں کو اصل بیٹے کے برابر سمجھتے تھے تب یہ آیت اُتری مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ نہیں ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باپ کسی ایک مرد کا تم میں سے پر بھیجا ہوا ہے خدائے تعالیٰ کا اور سب پیغمبروںؑ کا تمام کرنے والا ہے جو اُن کے بعد کوئی نبی نہ آویگا اور ہے خدائے تعالیٰ سب چیزوں سے خبردار یعنی سب پہونکی اُسے خبر ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو خدائے تعالیٰ کی یاد کرنا بہت اور تسبیح پڑھو یا نماز ادا کرو صبح اور شام یعنی ہمیشہ خدا ہی تعالیٰ کی یاد میں رہو هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰۗىِٕكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝ وہ خدائے تعالیٰ ہے جو بھیجتا ہے رحمت تم پر اور فرشتے بھی اس کے تم پر رحمت بھیجتے ہیں اے مومنو تاکہ باہر نکالے تم کو تاریکی شک کی سے طرف روشنی یقین کے اور ہے خدا ہی تعالیٰ مومنوں پر رحم کرنے والا جو فرشتوں کو فرمایا ہے جو مومنوں کے بخشوانے کی دعا مانگیں تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ښ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۝ مبارک باد ہوگی مومنوں کو خدائے تعالیٰ کی طرف سے جس دن کہ دیدار خدائے تعالیٰ کا میسر ہوگا حالت سلامتی کی میں اُس دن مومن سب آفت اور ڈر سے سلامت ہونگے اور تیار کیا ہے خدائے تعالیٰ نے مومنوں کے واسطے بدلہ اُن کے کاموں کا بڑا اور خاصا جو بہشت اور اس کی نعمتیں ہیں جو تعریف انکی لایق انکے نہیں ہو سکتی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیشک ہم نے بھیجا تجھ کو گواہی دینے والا اُمت کا اور خوشخبری دینے والا مومنوں کو بہشت میں داخل ہونے کی اور ڈرانے والا کافروں کو دوزخ کے عذاب سے اور بلانے والا خدائے تعالیٰ کی طرف اُسی کے حکم سے اور چراغ روشن

ایسا جو کبھی اس کی روشنی کم نہ ہو یہ سب صفتیں پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ہیں وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝ اور خوشخبری دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان والوں کو اُس چیز کی جو اُن کے واسطے ہے خدائے تعالیٰ سے بخشش اور بڑائی بہت بڑی جو امیدواری دیدار خدائیتعالیٰ کی ہے وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ اور کہا مت مان کافروں اور منافقوں کا اور چھوڑ دے اور موقوف کر ان کا دکھ دینا جیسے وہ دکھ دیتے ہیں یعنی ان سے بدلہ لینے کا ارادہ نہ رکھ میں سمجھ لوں گا اور بھروسا کر خدائی تعالیٰ پر اور بس ہے خدائے تعالیٰ ہی کام بنانیوالا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم نکاح کرو مسلمان عورتوں سے پھر طلاق دو تم ان کو پہلے ہاتھ لگانے سے یعنی اگر پہلے صحبت سے دو تو پھر نہیں تم کو ان عورتوں پر کچھ شمار دنوں کا یعنی مدت عدت کی جو چار مہینے اور پندرہ دن ہیں تب لازم نہیں پھر وہ مہر مقرر کیا ہوا ان کا آدھا اور چھوڑ دو اُن کو چھوڑنا اچھا یعنی اپنے گھروں سے رخصت کرو بخوشی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک ہم نے حلال کیں تیرے واسطے نکاحیاں تیری وہ نکاحیاں جو دے چکا تو مہر اُن کا اور وہ بھی حلال کیں جو مالک ہوا اُن پر تیرا ہاتھ جیسے بندی میں آئی ہوئی وہ پہنچائیں خدائے تعالیٰ نے تجھ پر اور حلال کیں تجھ پر وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ اور بیٹیاں تیرے چچا کی بھی اور بیٹیاں تیری پھوپھیوں کی بھی اور بیٹیاں تیرے ماموؤں کی بھی اور بیٹیاں تیری خالاؤں کی بھی جو وہ وطن اور اپنے گھر چھوڑ کر کے سے تیرے ساتھ آئیں یہ سب حلال ہیں اور اُنکے سوا حلال کیں تجھ پر اے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور وہ عورت ایمان لائی ہوئی جو بخش دے اپنے آپ کو واسطے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگر چاہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کہ نکاح کرے اُس سے تو وہ عورت تیرے واسطے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوا اور مسلمانوں کے یعنی جس عورت سے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں کہ نکاح کریں وہ عورت خاص اُن ہی کو ہے اور کسی مسلمان کو نہ چاہیئے جو اس سے نکاح کرے قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ تحقیق جانتے ہیں ہم جو کچھ مقرر کر چکے مسلمانوں پر شرطیں نکاح کی اُن کی جوروؤں کے حق میں جیسے مہر اور گواہ اور روزمرہ نان ونفقہ کا اور جن عورتوں پر مالک ہوا ہے ہاتھ اُن کا جیسے لونڈیاں تو نہ ہووے تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ اٹکاؤ اور ہے خدائیتعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا تُرْجِيْ مَنْ تَشَاۗءُ مِنْهُنَّ وَتُــــْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاۗءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۝ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝ پیچھے رکھ اُن عورتوں میں سے جس کو چاہے تو اور پاس بلا لے جس کو چاہے تو اور جس کو چاہے پھر ڈھونڈھ یعنی پاس بلا اُن سے جن کو پرے رکھا ہے اور چھوڑ رکھا ہے پھر نہیں کچھ گناہ تجھ پر اس بلانے اور چھوڑنے میں یہ بہت نزدیک ہے جو ٹھنڈی ہوں آنکھیں اُن کی غمگین نہ ہوں اور خوش رہیں سب ساتھ اُس چیز کے جو دیوے تو ان کو اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اور ہے خدائے تعالیٰ جاننے والا تحمل کرنے والا جو گناہگاروں پر جلد عذاب نہیں کرتا لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاۗءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۝ع حلال نہیں تیرے . . . واسطے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد اُن نو بیبیوں کے جو یہ تیری نکاحیاں اب موجود ہیں اور نہ وہ حلال ہے جو اُن کے بدلے اور نکاح کرے اگرچہ پسند آوے حسن اور صورت تجھ کو ان کا یعنی اُن نو بیبیوں سے کسی کو طلاق دیکر اور کسی کی صورت خوش آوے اور چاہے اُس سے نکاح کرے تو یہ بھی حلال نہیں مگر وہ جس پر مالک ہوا ہے ہاتھ تیرا یعنی لونڈیاں اور ہے خدائے تعالیٰ سب چیز کی نگہبانی کرنے والا یعنی سب چیز خدائے تعالیٰ کے دھیان میں ہے کہتے ہیں کہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائے تعالیٰ کے حکم سے بی بی زینب رضہ کو قبول کر کے گھر میں لائے اور کچھ کھانے کو پکوایا اور مومنوں کی مہمانی کی لوگ کھا کر پھر باتوں میں مشغول ہوئے دیر تک بیٹھے رہے اور بی بی زینب رضہ ایک کونے میں گھر کے دیوار کی طرف منہ اور لوگوں کی طرف پیٹھ کئے بیٹھی رہیں حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ لوگ اب باہر جاویں کوئی نہ گیا اور شرم سے کسی کو رخصت نہ کیا آپ ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس سے

رُٹھے کتنے لوگ تو ساتھ اُٹھے پر تین آدمی اسی طرح باتیں کرتے رہے پھر آپ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دروازے پر کھڑے رہے اور حیا سے اُنہیں نہ اُٹھایا آخر کو جب وہ بھی گئے تو حضرت انس صحابی نے چاہا کہ اندر آوے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرے کے دروازے پر پردہ ڈالا تب یہ آیت حجاب کی اُتری یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول پر مت چلے آؤ بن پوچھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں میں مگر جبکہ بلاویں تم کو تب آؤ کھانے کے واسطے نہ راہ دیکھو کھانا پکنے کی بعضے لوگ ایسے تھے کہ جب پکانے کا وقت ہوتا تو آن کر بیٹھے رہتے حکم ہوا کہ یوں نہ کیا کرو اور بغیر بلائے نہ آیا کرو پھر جب بلاویں تم کو تب چلے آؤ پھر جب کھانا کھا چکو تب چلے جاؤ بیٹھ نہ رہا کرو آرام سے باتیں کرنے کو آپس میں کس واسطے کہ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ بیشک کھانا کھا کے بیٹھ رہنا تمہارا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں ستانا ہے اور بے آرام کرنا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پھر شرماتا ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہے تم کو کہ باہر چلے جاؤ اور خدائی تعالے نہیں شرماتا سچی بات سے وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا ۝ اور جب کچھ مانگو تم اے مومنو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں سے تو مانگو پردے کے پیچھے سے جو یہ بات بہت پاکیزہ اور ستھری ہے تمہارے دلوں کے واسطے اور اُن بیبیوں کے بھی دلوں کے واسطے اور نہ چاہیئے تم کو اے مومنو کہ آزردہ کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یعنی وہ کام نہ کرو جس سے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آزردہ اور ناخوش ہوویں اور نہ چاہیئے تم کو اے مومنو کہ نکاح کرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں سے بعد اُنکی وفات کے کبھی ہرگز جو وہ تمہاری ماں کے برابر ہیں اس وجہ سے یہ بات یعنی ستانا اور آزردہ کرنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدائے تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے اِنْ تُبْدُوْا شَیْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ اگر تم اے مومنو ظاہر کرو گے کوئی بات یا چھپاؤ گے بیشک ہے خدائے تعالیٰ سب چیز سے خبردار کچھ چھپا نہیں رہتا اُس سے جب یہ آیت اُتری تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کہ عورتیں سب مردوں سے چھپا کریں پھر عورتوں کے باپ اور بھائی اور نزدیک ناتے والوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم بھی پردے کے باہر ہو کے باتیں کیا کریں یا نہیں ہم کو کیا حکم ہے تب یہ آیت اُتری لَا جُنَاحَ عَلَیْهِنَّ فِیْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ وَاتَّقِیْنَ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا ۝ نہیں ہے گناہ عورتوں پر بیچ اُس کے جو منہ دکھلاویں اپنے باپوں کو اور نہیں گناہ انکو اپنے بیٹوں کے منہ دکھانے میں اور نہیں گناہ انکو اپنے بھائیوں کے منہ دکھانے میں اور نہیں گناہ اُن کو اپنے بھتیجوں کے منہ دکھانے میں اور نہیں گناہ اُن کو اپنے بھانجوں کے منہ دکھانے میں اور نہیں گناہ انکو اپنی عورتوں کے منہ دکھانے میں اور نہیں گناہ انکو اپنی لونڈیاں اور غلاموں کے منہ دکھانے میں اور سوا... ان بیان کئے ہوؤں کے سب سے منہ اپنا چھپایا کریں اور ڈرو خدائے تعالیٰ سے اے مسلمان عورتو جو بیشک خدائے تعالیٰ سب چیز پر گواہ ہے یعنی جو کچھ تم کہتے اور کرتے ہو اور جو تمہارے دلوں میں خیال آتے ہیں سب اس کے سامنے ہیں کسی چیز سے بیخبر نہیں اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ بیشک خدائے تعالیٰ اور فرشتے اس کے رحمت بھیجتے ہیں پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی درود بھیجو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور سلام اور دعا بھیجو تابعداری سے سلام بھیجنا ادب سے خدائے تعالیٰ کی طرف سے درود اور سلام اور صلوٰۃ بندوں پر رحمت ہے اور سوا خدائے تعالیٰ کے جیسے ہر ایک شخص پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یا اولیا پر درود بھیجے تو رحمت چاہے ہے خدائے تعالےٰ سے اس آیت سے معلوم ہوا کہ درود اور صلوٰۃ اور سلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجنا واجب ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝ بیشک وہ لوگ جو آزردہ کرتے ہیں اور ستاتے ہیں خدائے تعالیٰ کو یعنے خدائے تعالےٰ کو غصہ دلاتے ہیں نالائق باتوں سے جو اس کی شان کے لائق نہیں جیسے شریک اور فرزند اُسکے کہنا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ستاتے ہیں شاعر اور ساحر کہہ کر ایسے لوگوں کو دور کیا اور نکال دیا خدائے تعالےٰ نے اپنی رحمت کے دین اور دنیا میں اور تیار کیا ہے خدائے تعالیٰ نے ان لوگوں کے واسطے عذاب خوار اور خراب کرنے والا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۝ ع

اور وہ لوگ جو ستاتے ہیں مسلمان مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو بغیر اس کے جو انہوں نے کچھ گناہ اور تقصیر کی ہو پھر وہ لوگ ستانے والے اٹھاتے ہیں جھوٹ اور بہتان اور گناہ صریحا کھلا ہوا یعنی عذاب کے لائق آپ ہوتے ہیں اس وقت دستور تھا کہ بیبیاں اور نیک بخت عورتیں منہ اور سر ڈھانک کے بازار میں نکلتیں اور لونڈیاں سر منہ کھلے پھرتی تھیں سو بدکار شریر مرد راہ میں لونڈیوں کو چھیڑتے تھے اور بیبیوں سے جو سر منہ اپنا ڈھانک کر پھرتی تھیں انہیں کچھ نہ کہتے تھے تب یہ نصیحت اس آیت میں آئی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نکاحیوں کو اور اپنی بیٹیوں کو اور مسلمانوں کی عورتوں کو کہ جب گھر سے باہر نکلیں تو نیچے چھوڑیں سر سے اپنی چادروں کو جو منہ اور بدن ڈھنکے یہ بدن اور منہ کا ڈھانکنا نزدیک ہے جو پہچانی جائینگی نیک بختیں پھر ستائی نہ جاوینگی اور ہے خدائے تعالے بخشنے والا گذرے ہوئے گناہوں کا توبہ کے سبب سے مہربان ہے جو بھلائی کا چلن اور نیکی کی بات سکھاتا ہے اپنے بندوں کو لَىِٕنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اگر نہ چھوڑیں گے نفاق کرنے والے اپنے نفاق کو یعنی وہ لوگ جو ظاہر میں دوست اور دلوں میں مخالف ہیں اور وہ اپنی مخالفت کو نہ چھوڑینگے اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے یعنی قصد شرارت کا رکھتے ہیں وہ اپنی شرارت اگر نہ چھوڑیں گے اور جھوٹی اور بری خبریں کہنے والے مدینے کے شہر میں جھوٹی خبریں اڑانی نہ چھوڑیں گے تو البتہ تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر مقرر کرکے بھیجیں گے اور غالب کرینگے تجھ کو اور حکم قتل کا دینگے اور شہر بدر کرینگے انکو پھر وہ تیرے ہمسایہ نہ رہیں گے مدینے کے شہر میں مگر تھوڑے دن یعنی جلد شہر مدینے سے نکالے جاویں گے مَّلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝ نکلیں گے مدینے کے شہر سے ساتھ خرابی اور رسوائی کے جس جگہ پائے جائینگے پکڑے جاوینگے اور مارے جاوینگے مارا جانا خواری اور رسوائی اور بیحرمتی سے اور یہ بات کچھ ان ہی کافروں اور منافقوں پر نہیں بلکہ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ رسم رکھی ہوئی ہے خدائے تعالیٰ کی ان لوگوں میں جو گذر گئے ہیں پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الربع یعنی یہ مقرر کی ہوئی ہے اگلی امت میں بھی جو منافق اور مشرکوں کے حق میں حکم قتل کا آیا تھا اور نہ پاویگا تو خدائے تعالیٰ کی رسم رکھی ہوئی بدلتی یعنی جو رسم خدائے تعالے نے مقرر کر رکھی ہے ہرگز وہ بدلی نہ جاویگی اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝ پوچھتے ہیں تجھ سے لوگ کافر آزمانے کو مزاح سے قیامت کے آنے کا وقت جو کب آویگا کہہ اور جواب دے انکو کہ خبر قیامت کے آنے کی خدائے تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور سوا خدا تعالیٰ کے کسی کو خبر نہیں جو کب آویگی اور کس چیز نے تجھے خبردار کیا جو کب آویگی قیامت یعنی تو ہرگز نہیں جانتا اسکے آنے کا وقت شائد کہ قیامت نزدیک ہی ہووے اور جلد آوے کسے خبر ہے اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝ بیشک خدائے تعالیٰ نے نکالا اور دور کیا اپنی رحمت سے کافروں کو اور تیار کیا ہے خدای تعالیٰ نے کافروں کے واسطے عذاب بھڑکتی آگ کا خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ ہمیشہ رہینگے کافر اس بھڑکتی آگ میں کبھی نہ چھٹیں گے وہاں سے نہ پاوینگے کوئی دوست جو نکالے وہاں سے انھیں اور نہ کوئی مددگار پاوینگے جو کچھ عذاب کم ہو ان پر سے يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ جس دن الٹے کئے جاوینگے کافروں کے منہ آگ میں یعنی کروٹیں دیویں گے یا اوندھا سیدھا کرینگے دوزخ میں تو کہیں گے کافر کہ ہائے کیا اچھا ہوتا جو ہم نے کہا مانا ہوتا خدا تعالیٰ کا اور فرمانبرداری کی ہوتی ہم نے دنیا میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یعنی قرآن اور پیغمبر کو سچا جان کر ایمان لاتے ہم تو کیا خوب ہوتا اور یہ عذاب ہم پر آج نہ ہوتا وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝ اور کہیں گے غریب کافر تابعدار کافروں کے دوزخ میں کہ اے پروردگار ہمارے بیشک ہم نے تابعداری کی دنیا میں اور کہا مانا اپنے سرداروں کا اشرافوں کا پھر راہ سیدھی اسلام کی سے بھلایا ہم کو انہوں نے اے پروردگار ہمارے دے ان کو دونا عذاب ہم سے جو وہ آپ راہ بھولے ہوئے تھے اور ہم کو بھی بہکایا اور نکال دے ان کو اور دور کر عزت و حرمت ان کی نکالنا بڑا یعنی بہت بے عزت کر اور خوار کر عذاب میں انکو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے مت ہو تم مانند ان لوگوں کے جنہوں نے ستایا بہتان کرکے موسیٰ علیہ السلام کو جیسے قارون نے ایک عورت کو

رشوت دیکر سکھایا تھا جو اپنے ۔ سے زنا کی تہمت کرے اور اسی طرح کئی شخصوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ستایا تھا پھر پاک کیا خدائے تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اُن تہمتوں سے اور تھا موسیٰ علیہ السلام خدائے تعالیٰ کے پاس مقبول اور حرمت والا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۙ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے گناہوں کے کرنے میں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ستانے میں یعنی ایسا کام نہ کرو جس میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناخوش ہوویں اور کہو بات سچی اور درست اور سیدھی جس میں کسی طرح کا فریب نہ ہو اور نقصان نہ ہو مسلمانوں کے حق میں اور نہ بہتان ہو اور نہ مزاح ہو بلکہ ایسی بات ہو کہ جو یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ساتھ بھلائی کے لاوے تمہارے واسطے تمہارے کاموں کو یعنی تمہارے دین و دنیا کا بھلا ہو اور بخشے جاویں تمہارے گناہ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے خدا تعالیٰ کی اور اُس کے بھیجے ہوئے کی پھر وہ بیشک مقصود کو پہنچا اور تمامی برائیوں سے اور سب غموں سے چھوٹا اور بڑا مدعا حاصل کیا اُس نے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۙ بیشک ہم نے امانت سونپنے کو کہا آسمانوں کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو یعنی اُن سب کو ہم نے کہا کہ ہماری امانت تم رکھ سکو گے اور اُسے اُٹھا سکو گے پھر اُن سب نے نہ مانا اور ڈرے اُسکے اُٹھانے سے اور کہا کہ ہم میں مقدور نہیں اس امانت کی سکوائی کا امانت سے بعضوں نے اشارہ نماز روزہ اور حج زکوٰۃ کا کیا ہے اور بعضے کچھ اور سمجھتے ہیں غرضکہ اُس امانت کو وہ سب نہ اُٹھا سکے اور اُٹھایا اُس امانت کو آدم علیہ السلام نے جو سب آدمیوں کا باپ تھا بیشک آدمی ستم کرنے والا ہے اپنے اوپر جو ایسی امانت کے اُٹھانے کا ذمہ کیا جسے آسمان اور پہاڑ نہ اُٹھا سکے اور ڈرے انجان ۔ ہے جو نہ سمجھا کہ آخر کو کیونکر تھام سکے گا اور امانت بے خیانت کیونکر درست پہنچاوے گا اور خدائے تعالیٰ نے یہ امانت اس واسطے سونپائی تھی کہ آزماوے لوگوں کو جو کون اس امانت کو پورا پہنچاتا ہے اور جو کوئی اس میں خیانت کریگا تو پھر لِیُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِیْنَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَیَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۧ عذاب کرے خدائے تعالیٰ منافق مردوں کو اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں کو اور مشرک عورتوں کو اور توبہ قبول کرے خدائے تعالیٰ مسلمان مردوں کی اور مسلمان عورتوں کی اور ہے خدائے تعالیٰ بخشنے والا توبہ کرنے والوں کو مہربان ہے اُن پر ✣

سُوْرَةُ السَّبَاِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَةً

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝ تمامی تعریف اور سراہنا خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہے وہ خدائے تعالیٰ جو واسطے اُسی کے ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے یعنی سب آسمان اور زمین کی چیزیں اور رہنے والے خدا کا مال ہیں ان سب کا مالک اور حاکم خدائے تعالیٰ ہے اور خدائے تعالیٰ ہی کے واسطے ہے سب سراہنا اور تعریفیں دوسرے گھر میں یعنی آخرت میں خدائے تعالےٰ کے سوا کسی کی تعریف نہیں سب اُسی کی حمد و ثنا کرینگے اور کرتے ہیں اور وہی ہے حکم کرنے والا سب کچھ جاننے والا یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ۝ جانتا ہے خدائے تعالیٰ وہ جو پیٹھ جاتا ہے یعنی اندر گھستا ہے زمین کے جیسے مینہ کا پانی اور سب طرح کے بیج اور جو کچھ باہر نکلتا ہے زمین سے جیسے گھاس اور درخت اور کھیتی اور جو کچھ نکلتا ہے زمین سے جیسے سونا لوہا جواہر اور جو کچھ اُترتا ہے آسمان سے جیسے باران رحمت جو سب خوبیاں اور آبادی زمین کی اُسی سے ہے اور فرشتے اور حکم پیغمبروں کو اور روزی بندوں کو اور جو کچھ اوپر جاتا ہے آسمان میں زمین کی طرف سے جیسے اعمال بندوں کے اور دعائیں اور تسبیح اور کلمے اور ذکر کرنا خدائے تعالےٰ کا اور پاک مومنوں کی روحیں یہ سب جانتا ہے خدائے تعالےٰ اور وہ خدائے تعالےٰ مہربان ہے بخشنے والا گناہوں کا اپنی مہربانی سے وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّیْ لَتَاْتِیَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَیْبِ ۚ لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۙ اور کہا کافروں نے ضد سے کہ ہم پر قیامت نہ آویگی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو کہ ہاں آویگی اور قسم ہے اپنے پروردگار کی جو البتہ قیامت آویگی تم پر خدائے تعالیٰ جاننے والا ہے چھپی ہوئی چیزوں کا اور چھپی ہوئی باتوں کا چھپا نہ رہے گا خدائے تعالیٰ سے ذرہ بھی آسمانوں کا اور زمین کا احوال اور چھوٹا اور نہ بڑا کام اس سے چھپا رہے یہ سب ذرہ ذرہ مگر وہ کہ لکھا ہے لوح محفوظ میں کوئی بات ایسی نہیں جو اس میں

لکھی ہوئی نہیں ہے اور وہ لوح محفوظ خدائے تعالیٰ کے آگے ہے اور یہ سب کا احوال اس واسطے لکھا ہے لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ۝ کہ بدلہ دیوے خدا تعالیٰ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کئے ہیں اُس قوم نیک کام کرنیوالوں کے واسطے بخشش گناہوں کی اور روزی ہے خاصی اور اچھی بہت بری وَالَّذِیْنَ سَعَوْا فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ۝ اور وہ لوگ جو دوڑتے ہیں اور تلاش کرتے ہیں ہماری آیتوں میں ہرانے کے واسطے یعنی کافر کوشش کرتے ہیں کہ قرآن شریف کی آیتوں کے حکم کو ٹالیں اس قوم کے واسطے ہے عذاب بڑا دکھ دینے والا ۔ وَیَرَی الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ھُوَ الْحَقَّ وَیَھْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۝ اور جانتے ہیں وہ لوگ جن کو عقل اور سمجھ دی ہے یعنی اصحاب جانتے ہیں اس چیز کو جو نیچے اُترا ہے تیری طرف اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے پروردگار کے پاس سے سو وہ سچ ہے اور درست ہے اور راہ دکھاتی ہے اور سوجھ ہے طرف زبردست تعریف کئے ہوئے کے یعنی مومن جانتے ہیں کہ قرآن شریف سچ کلام الٰہی ہے اس میں کچھ شبہ اور غلط نہیں اور یہ سچ جاننا اور اُس کے حکم کو ماننا خدائے تعالیٰ راہ پانا ہے وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ھَلْ نَدُلُّکُمْ عَلٰی رَجُلٍ یُّنَبِّئُکُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّکُمْ لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝ اور کہتے ہیں کافر یعنی وہ لوگ جو قیامت کے آنے کو جھوٹ جانتے ہیں آپسمیں کہتے ہیں کہ اے ہم بتادیں ایک مرد یعنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتاویں ہم جو خبر کہتا ہے تم کو کہ جب تم مرکر قبر میں جاؤ گے اور وہاں بدن تمہارے گل کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائینگے اور ذرہ ذرہ ہوکر گرے گا تب پھر نئے سر سے پیدا ہو گے یعنی پھر دوبارہ نئے سر سے پھر جیو گے اور بدن سب تمہارا پھر درست ہوگا اور وہ کافر کہتے ہیں کہ یہ سب اَفْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَمْ بِہٖ جِنَّۃٌ ؕ بَلِ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ فِی الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِیْدِ ۝ بنائی ہوئی باتیں ہیں خدائے تعالیٰ پر جھوٹی یا اسکے ساتھ کوئی دیو ہے یعنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں کافر کہتے ہیں کوئی دیو اسے یہ باتیں سکھاتا ہے یا دیوانہ ہے کہ سمجھ کر بات نہیں کہتا یعنی ایسی بات کہتا ہے جو کسی کی عقل میں نہیں آتی سو اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ کافر یہ جھوٹی بات کہتے ہیں بلکہ وہ لوگ سچ نہیں جانتے آخرت کو اور قیامت کے آنے پر ایمان نہیں لاتے اسی سبب سے وہ عذاب میں ہیں اور بڑے گمراہ ہیں اور بہکاوے میں پڑے ہیں اَفَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ
ع ۹ نَخْسِفْ بِھِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَیْھِمْ کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۝ ع اے پھر کیا نہیں دیکھتے کافر طرف اُس کے جو اُن کے آگے ہے اور جو پیچھے ہے آسمان اور زمین سے یعنی آسمان اور زمین ہیں سے نکل نہیں سکتے اور اس میں قید ہیں اگر چاہیں ہم تو دھنسا دیویں اُن کو زمین میں یا ڈالدیویں ہم ان پر ایک ٹکڑا آسمان سے تو پھر کہاں بھاگ کر جاسکیں گے بیشک اس بات میں ہر طرح نشانی ہے واسطے ہر بندے تابعدار حکم ماننے والے کے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ وَالطَّیْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَہُ الْحَدِیْدَ ۝ اور بیشک دی ہم نے داؤد پیغمبر علیہ السلام کو اپنے پاس سے زیادتی اور بڑائی یعنی پیغمبری دی ہم نے اس کو اور کہا ہم نے کہ اے پہاڑو آواز کرو اس کے ساتھ اور اے جانورو تم بھی آواز کرو اس کے ساتھ کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام یاد الٰہی کرتے اور زبور پڑھتے تو پہاڑ اور جانور بھی اُن کے ساتھ ذکر کرتے تھے اور نرم کر دیا ہم نے داؤد علیہ السلام کے واسطے لوہا ایسا جو بغیر آگ اور اوزاروں کے موم کی طرح اُن کے ہاتھ میں نرم ہو جاتا تھا پھر حکم کیا ہم نے داؤد علیہ السلام کو اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِی السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ یہ کہ بنا زرہیں کشادہ گھیر دار اور موافق اور درست رکھ کڑیاں زرہ کی آپس میں جوڑ کر بنانے کے واسطے اور اے داؤد علیہ السلام تو اور تیری اولاد تم سب کرو اچھے کام میں دیکھتا ہوں سب کچھ جو تم کرتے ہو اور تمہارے کاموں کے موافق تمھیں بدلہ دوں گا قیامت کے دن وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّھَا شَھْرٌ وَّرَوَاحُھَا شَھْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَہٗ عَیْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْہِ بِاِذْنِ رَبِّہٖ ؕ وَمَنْ یَّزِغْ مِنْھُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْہُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ ۝ اور واسطے سلیمان علیہ السلام کے باؤ کو تابعدار کیا یعنی اُنکے حکم میں باؤ کو کیا خدائے تعالیٰ نے جو دن چڑھتے ایک مہینے کی راہ لیجاتی تھی اور دن اُترتے ایک مہینے کی راہ لیجاتی تھی تخت کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے اور بہادی ہم نے ندی تانبے کی سلیمان علیہ السلام کے واسطے کہتے ہیں کہ یمن کے ایک گاؤں کی طرف ایک جگہ سے تانبا پانی کی طرح بہہ کر نکلتا تھا پھر اُس سے جو چاہتے تھے سو بناتے تھے اور کتنے دیووں کی قوم سے تابعدار تھے حضرت سلیمان علیہ السلام کے سو وہ دیو کام کرتے تھے آگے حضرت سلیمانؑ کے اور یہ جو حضرت سلیمان خدائے تعالیٰ کے حکم سے دیووں کو فرماتے تھے وہ بجالاتے تھے اور یہ مقرر کیا ہوا تھا کہ جو کوئی دیووں کی قوم سے پھرتا اور نافرمانی کرتا ہمارے حکم سے اور حضرت سلیمانؑ کی تابعداری سے تو چکھاویں ہم اُس دیو کو عذاب آگ کا کہتے ہیں کہ ایک فرشتہ آگ کا چابک لئے اِن دیووں

پر تعینات تھا کہ جو دیو حکم نہ مانتے تو وہ فرشتہ اُسے آگ کا چابک مار کر اُسی وقت جلا دیتا يَعْمَلُونَ لَهٗ مَا يَشَاءُ مِنْ مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ۚ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ؀ کام اور خدمت کیا کرتے تھے دیو حضرت سلیمان علیہ السلام کے واسطے جو کچھ چاہتے تھے حضرت سلیمانؑ اور فرماتے تھے جیسے کہ قلعہ مضبوط اور بالاخانہ جھروکے دار دو منزلہ اور سہ منزلہ اور تصویریں پیغمبروں کی اور بڑے بڑے قدحے اور پیالے لکڑی کے جیسے حوض اور دیگیں پتھر کی بڑی بڑی جیسے پہاڑ جس میں کئی کئی ہزار من کھانا پکے یہ نعمتیں دیکر فرمایا کرو! آلِ داؤد پیغمبر علیہ السلام کی شکران نعمتوں کا اور تھوڑے ہیں میرے بندوں سے شکر کرنے والے کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے خدائے تعالےٰ کے حکم سے بیت المقدس کا بنانا شروع کیا تھا اور کچھ تھوڑی سی نیو بنی تھی سو حضرت داؤد علیہ السلام کا وصال ہوا بعد ان کے حضرت سلیمان علیہ السلام نے خدائے تعالیٰ کے حکم سے دیووں کو فرمایا کہ بیت المقدس کو بنا کر پورا کرو دیو بیت المقدس کو بنانے لگے یہاں تک کہ ایک سال کا کام اُس میں باقی رہا تھا جو حضرت سلیمانؑ کا بھی وقت آخر آپہنچا اور زندگانی تمام ہوئی تب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے محرم لوگوں کو یہ وصیّت کی کہ میری عمر اب تمام ہوئی ہے اور بیت المقدس میں ایک برس کا کام باقی ہے جب میری روح بدن سے قبض کر چکے کسی کو خبر نہ کرنا اور مجھے شیشے کے بنگلے میں عصا کے سہارے سے کھڑا کر دینا جو دیو دیکھیں اور جانیں کہ حضرت سلیمانؑ کھڑے ہیں یہ جان کر کام کئے جاویں اور محرم لوگوں نے موافق حضرت سلیمان علیہ السلام کی وصیّت کے کیا پھر جب بعد ایک برس کے بیت المقدس بھی تیار ہو چکا تھا جو خدائے تعالیٰ کی قدرت سے دیمک اگھن کے حضرت سلیمانؑ کے عصا کو زمین کی طرف سے کھایا اور وہ لکڑی گل کر حضرت سلیمان علیہ السلام سمیت زمین پر گری اور سب نے جانا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا وصال ہوا یہ حال دیکھتے ہی سب دیو بھاگ گئے جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ؀ پھر جب ہم نے مقرر کیا حضرت سلیمان پر موت کو یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کی جان قبض ہوئی اور عصائے کے سہارے کھڑے رہے ایک برس تک تو کسی نے خبردار نہ کیا حضرت سلیمان علیہ السلام کے مرنے مگر دیمک نے جو کھایا نیچے سے ان کے عصا کو پھر جب عصا گل کر حضرت سلیمان علیہ السلام سمیت گرا تو سب جانا دیووں نے کہ حضرت سلیمانؑ نے وفات پائی اگر دیو ہوتے جاننے والے غیب کی خبر کے تو دیر نہ کرتے ایک برس کے دکھ میں خراب ہونے کی یعنی اگر دیو غیب کی خبر جانتے تو انھیں معلوم ہوتا کہ حضرت سلیمانؑ کا وصال ہو چکا تو ہرگز بیت المقدس کے بنانے کی محنت میں گرفتار اور خراب نہ رہتے دیو جو بات کسی فرشتے سے سن کر کسی اپنے دوست آدمی کو کہتے تھے اور وہ بات اسی طرح ہوتی تھی تو وہ لوگ جانتے تھے کہ دیو غیب کی خبر جانتے ہیں سو یہ بات جھوٹ ہے اگر غیب کی خبر دیووں کو ہوتی تو اُس محنت میں نہ رہتے کس واسطے کہ تو حضرت سلیمانؑ کو دیکھا کہ گرے زمین پر اور جانا کہ ان کا وصال ہوا تو اُسی وقت سب بھاگ گئے لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۭ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ؀ بیشک جو تھا سبا کی اولاد کو ان کے شہر میں نشانی خدائے تعالیٰ کی قدرت کی دو باغ ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف شہر کے کہتے ہیں کہ سبا حضرت ہودؑ نبی علیہ السلام کے پوتے کا پوتا تھا اس نے اپنے نام پر شہر سبا یمن کی طرف آباد کیا تھا اُس قوم میں خدا تعالیٰ نے کئی پیغمبر بھیجے پھر کہا اُن پیغمبروں نے کہ کھاؤ اُن باغوں کے میوے جو یہ روزی انعام ہے خدائے تعالےٰ کی طرف سے اور شکر کرو خدائے تعالےٰ کا کہتے ہیں کہ اسقدر میوہ اور درخت دو رستہ راہ میں تھے جو اگر کوئی ٹوکری سر پر رکھ کر تھوڑی راہ بھی چلتا تو ٹوکری بغیر توڑے بھر جاتی سو کہا پیغمبروں نے کہ اس نعمت کا شکریہ ادا کرو جو خدا تعالیٰ نے دی ہے تم کو اور یہ شہر ہے پاکیزہ اور شہر ایسا تھا جو اس شہر میں مچھر اور پسّو اور سانپ بچھو اور کوئی موذی جانور نہ تھا بلکہ اگر کوئی مسافر اس شہر میں غریب آتا اور اُس کے کپڑوں میں جوئیں ہوتیں تو سب مر جاتیں ایسی ہوا تھی اس شہر کی اور پروردگار مہربان بخشندہ ہے

نقل ہے کہ وہ قوم سبا کی اولاد یمن کے ملک کی طرف آباد تھی سو وہ بستی دو پہاڑوں میں تھی پاؤ کوس کے میدان میں اور اُس کے اوپر کی طرف ایک تالاب سرجیون تھا۔ اسی سے کھیتی اور باغوں کو پانی پہنچتا تھا کبھی وہ تالاب جو جھڑتا تھا تو اُن کو بہت نقصان ہوتا تھا اس واسطے ان لوگوں نے اُن دونوں پہاڑوں کے بیچ میں ایک بند باندھا تھا اور اس کے تین دہانے رکھے تھے جو سب پانی اس میں جمع ہوتا تھا اوپر کا منہ کھولتے جو پانی موافق کھیتوں اور باغوں کے آتا جب پانی اُترتا تو درمیان کا منہ کھولتے جب اس سے بھی کم ہوتا تو سب سے نیچے کا منہ کھولتے اور اپنی خاطر خواہ اُس تالاب سے پانی لیتے تھے

جب پیغمبر نے انھیں کہا کہ خدائی تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرو اُس قوم نے اُنکا کہنا نہ مانا جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ سَیْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَیْهِمْ جَنَّتَیْنِ ذَوَاتَیْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ پھر نہ مانا اور منہ پھیرا اُس بستی کے لوگوں نے پیغمبروں کے کہنے سے پھر بھیجی ہم نے اُن لوگوں پر رو پانی کی بڑی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے جنگلی چوہوں نے اُس بند کو کاٹ دیا اور رات کے وقت جو یہ سب لوگ سوتے تھے جو پانی کی رو آئی ایسے زور سے جو گھر اُنکے اور جانور اور باغ اور بہت لوگ اُس قوم کے ہلاک ہوئے اور کچھ بچ گئے اور سب بستی خراب ہوئی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور بدلے اُن دو باغوں کے جو تھے اس قوم کو اور دو باغ دیئے ہم نے انکو جن باغوں میں کڑوے اور کسیلے پھل تھے اور جھاؤ اور کچھ بیر کے درخت تھوڑے سے ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا وَهَلْ نُجٰزِیْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ یہ سزا دی ہم نے انکو بسبب اُنکی ناشکری کے اور سزا دیتے ہیں ہم یعنی سزا نہیں دیتے ہم مگر شکر نہ کرنیوالوں کو اور شکر کرنیوالوں پر نعمت زیادہ کرتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ لوگ جو اُس پانی کی رو کے عذاب سے بچے تھے اپنے وقت کے پیغمبر سے کہا کہ ہم نے توبہ کی اور جانا ہم نے کہ ہماری ناشکری سے یہ عذاب آیا ہم پر اگر خدا تعالیٰ ہمیں پھر نعمت دیوے اور رحمت کرے تو ہم ویسی ناشکری نہ کرینگے بلکہ ایسا شکر بجالاویں گے جو کسی قوم نے اس طرح کا شکر ادا نہ کیا ہوگا خدا تعالیٰ نے پھر دوبارہ اُن پر دروازہ رحمت کا کھولا جیسے کہ فرماتا ہے وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ الْقُرَى الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِیْهَا السَّیْرَ سِیْرُوْا فِیْهَا لَیَالِیَ وَاَیَّامًا اٰمِنِیْنَ ۝ اور کہا ہم نے سبا کی قوم کے بیچ اور اُن گاؤں والوں کے بیچ میں جنکو برکت دی ہم نے اُن گاؤں میں شام کے ملک کے گاؤں آباد اور نزدیک راہ کے سروں پر تھے کہتے ہیں کہ جس مکان میں سبا کی اولاد رہتی تھی وہاں سے شام کے ملک تک چار ہزار سات سو گاؤں آباد پاس پاس ہوئے اور مقرر کیا اُن گاؤں کے بیچ راہ چلنا اور مسافری راتوں کی اور دنوں کی امن میں بے ڈر یعنی گاؤں ایسے برابر آباد تھے جو رات دن مسافر چلے جاویں کہیں جنگل نہ آوے اور کچھ خطرہ کسی طرح چور قزاق کا نہ شیر نہ بھیڑیئے کا تھا اور نہ بھوک پیاس کا اندیشہ آبادی کے سبب یمن سے شام تک ایسی بستی تھی تب دولتمندوں کو غریب لوگوں پر حسد آئے کہ ہم اور یہ برابر ہیں جیسے ہمیں سفر میں آرام ہے اُن کو بھی کچھ دُکھ اور محنت نہیں گویا شہر ہی میں چلے جاتے ہیں اور جس جگہ رات آتی ہے گویا اپنے گھر میں آرام سے رہتے ہیں اس حسد سے خدائے تعالیٰ سے دعا مانگی اور فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَیْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ پھر کہا اے پروردگار ہمارے مسافت لمبی کر بیچ مسافری ہماری کے یعنی منزلوں کے بیچ میں جنگل اور ویرانہ پیدا کر جو لوگ بغیر سواری کے نہ چل سکیں اور محنت سے منزل پر پہنچکر تھکیں سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی دعا مانگ کر ستم کیا اُنہوں نے اپنے اوپر آپ پھر کیا ہم نے اُن کی ناشکری سے اُنکو کہاوتیں اور تعجب کی باتیں یہ کہ اُنہوں نے ایسی عیش و آرام کی قدر نہ جانی اور گھبرا کر آبادی سے ویرانے کی طرف آرزو کی اور ہم نے پھاڑ کر اُن سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا یعنی اُنکا ایسا حال ہوا جو کوئی کسی شہر میں اور ملک میں اور کسی گاؤں میں وہاں سے سب اُجڑ کر جا رہے ہے اور وہ آبادی سب جنگل ہوئی بیشک یہ مذکور ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے سب صبر کرنیوالوں شکر کرنے والوں کے وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور بیشک سچ پایا سبا کی قوم پر یا سب کافروں پر شیطان نے اپنے گمان کو یعنی شیطان جو سمجھا تھا کہ میں بنی آدم پر قدرت پاؤں گا اور خدائے تعالیٰ کی راہ سے اُنھیں بہکاؤں گا سو اُن لوگوں پر سچ ہوا جو پھر تابعداری کی سبا کی قوم نے شیطان کی مگر ایک قوم نے مومنوں کی جو ایمان لائے خدا تعالیٰ پر اور اس کے پیغمبروں کا کہا مانا اور نعمتوں پر شکر کیا اور مصیبت میں صبر کیا وہ قوم شیطان کے فریب اور مکر میں نہ آئی وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَیْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِیْ شَكٍّ ۝ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ع اور نہ تھا شیطان کا مومنوں پر کچھ غلبہ اور زور مگر اس واسطے کہ تو جانیں ہم یعنی آزماویں اور جدا کریں گے ہم ان لوگوں جو ایمان لائے آخرت پر اور سچ جانا قیامت کے آنے کو اُن لوگوں سے وہ جو لوگ آخرت سے شک میں ہیں یعنی کافر جو قیامت کے آنے کو سچ نہیں جانتے ان کو مومنوں سے جدا کریں گے قیامت کے دن اور پروردگار تیرا سب چیزوں پر نگاہبان ہے یعنی سب چیز کی اُسے خبر ہے قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِیْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِیْرٍ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو کہ بلاؤ اور پکارو اُن کو جن کو گمان کرتے تھے کہ وہ خدا ہیں سوائے

ع ۲

خدائے تعالیٰ کے یعنی جن کو تم خدا سمجھتے تھے اُنہیں پکارو تو جواب نہیں دیتے ہیں اور کیونکر جواب دیویں جو ہر گز مالک نہیں ذرہ بھر بھی آسمان میں اور نہ
زمین میں اور نہیں بتوں کو آسمان اور زمین میں کچھ شرکت اور نہ خدائے تعالیٰ کو ہے بتوں سے کچھ مدد یعنی کچھ کام نہیں بٹا سکتے وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ
عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ حَتّٰٓی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ اور فائدہ نہیں کرتا بخشوانا قیامت کے
دن خدائے تعالیٰ کے آگے مگر واسطے اس شخص کے جو رخصت اور پروانگی دی ہوئی ہووے اُس کے بخشوانے کی قیامت کے دن بہت دیر تک
راہ دیکھیں گے بخشوانے والے کی اور گھبراوینگے اور بیقرار ہونگے کہ حکم خدائے تعالیٰ کا کیا ہوتا ہے یہاں تک کہ گھبراہٹ اُٹھیگی اُنہوں کے دلوں سے
اور پروانگی ہوگی بخشوانے والے کی کہیں گے کہ کیا فرمایا تمھارے پروردگار نے بخشوانے کے حق میں کہیں گے وہی بات ٹھیک ہے اور سچ ہے
اور درست ہے جو مسلمانوں کو بخشواوینگے اور مشرکوں کو نہیں اور وہی خدائے تعالیٰ جو بہت اونچی ہے شان اُسکی بہت بڑی قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ وَاِنَّآ اَوْ اِیَّاكُمْ لَعَلٰی هُدًی اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکوں کو یعنی پوچھ اُن سے جو کون
روزی دیتا ہے تم کو آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین سے کھیت اُگا کر کہہ کہ خدا ہی تعالیٰ دیتا ہے روزی یہ قدرت اسی کو ہے اور ہم مسلمان خدائے تعالیٰ
کو ایک جان کر بندگی کرتے ہیں یا تم مشرک جو خدائے تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرتے ہو سیدھی راہ پر ہیں یا راہ بھولے ہوئے ہیں صریحاً یعنی تم
دل میں غور کرو اور انصاف سے کہو کہ ہم سیدھی راہ پر ہیں یا تم اور ہم تم میں سے کون گمراہ ہے صریحاً اور قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پوچھے نہ جاؤ گے یعنی تمہیں نہ پوچھیں گے اُس چیز سے جو ہم بُرے کام کرتے ہیں اور ہم بھی نہ پوچھے
جائیں گے اُس چیز سے جو تم کرتے ہو ہر ایک شخص کو اُسی کے کام سے پوچھیں گے اور اُسی کے کاموں کے موافق جزا اس کو دیں گے اور
قُلْ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اکٹھا کرے گا ہم سب کو پروردگار ہمارا قیامت
کے دن پھر حکم کرے گا ہم سب میں سچا اور ٹھیک اور وہ خدائے تعالیٰ جو ہمارا پروردگار ہے حکم کرنے والا سب کچھ جاننے والا کھلی اور ڈھکی باتوں کا
اور کاموں کا اور قُلْ اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بھلا دکھلاؤ
تو مجھ کو اُنہیں جن کو تم نے بنالیا ہے خدائے تعالیٰ کے ساتھ شریک یعنی کس بات سے تم نے بتوں کو شریک کیا ہے وہ بات مجھے بتاؤ یہ غلط ہے درست
نہیں بلکہ وہ خدائے تعالیٰ زبردست ہے سب سے ایسا جو کوئی اُس کا شریک نہیں ہو سکتا حکمت والا حکم کرنے والا ہے سب چیزیں اسی کی پیدا کی ہوئی
ہیں وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اور نہیں بھیجا ہم نے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر
ساری خلقت پر آدمیوں سے خوشخبری دینے والا بہشت میں جانے کی ایمان لانے والونکو اور ڈرانیوالا دوزخ سے مشرکوں کو اور لیکن بہت لوگ نہیں جانتے
تیری قدر اور مرتبے کو وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ اور کہتے ہیں نہ ماننے والے نہایت احمق اپنے سے جو کب ہوگا یہ وعدہ یعنی قیامت
کون سے دن آویگی بتاؤ تو اگر تم سچے ہو اے مسلمانو قُلْ لَّكُمْ مِّیْعَادُ یَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ ع النصف
وآلہ وسلم اُن کے جواب میں کہ تمہارے واسطے ایک دن مقرر کیا ہوا ہے جب وہ آ پہنچیگا تو نہ پیچھے رہیگا ایک گھڑی وہ وقت اور نہ آگے بڑھے گا
ایک گھڑی کہتے ہیں کہ مکے کے لوگ یہود اور نصاریٰ احوال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پوچھتے تھے اُنہوں نے کہا کہ ہم نے توریت اور
انجیل میں اُن کی تعریف لکھی ہوئی دیکھی ہے یہ مقرر پیغمبر ہیں ابو جہل نے اور ایسے ہی کتنے لوگوں نے کہا کہ ہم تمہاری کتابوں کو بھی نہیں مانتے جیسے
خدائے تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ ۝ اور کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں کہ نہیں ایمان
لاتے ہم ساتھ اس قرآن کے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اُترا ہے اور نہ اُس پر ایمان لاتے ہیں جو اس قرآن کے آگے کتابیں آئی ہیں یعنی توریت اور
انجیل پر بھی ایمان نہیں لاتے ہم وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ یَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضِ ۣ الْقَوْلَ ۚ اور دیکھے تو اے
دیکھنے والے جس وقت کہ ظالم یعنی یہ مشرک ٹھیرا رکھے جاویں گے اپنے خدائے تعالیٰ کے آگے جانے سے یعنی بہت دیر کھڑے رہینگے قیامت کے
میدان میں اور اُن کے حساب کی باری نہ آوے گی اور بخشے جانے کی اُمید نہ ہوگی اپنے پروردگار کے آگے تب پھر آوینگے بعضے اُن سے بعضونکی طرف
بات کو یعنی اُس مصیبت میں باتیں کرینگے اور یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِیْنَ کہینگے وہ لوگ جو غریب

اور تابعدار تھے دنیا میں ان لوگوں کے جو زبردست تکبّر کرنیوالے تھے یہ بات کہینگے کہ اگر تم نہ ہوتے یعنی اگر ہمیں منع نہ کرتے تو ہم البتہ ایمان لاتے یعنی
تم نے ہم کو کافر رکھا پھر قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰکُمْ عَنِ الْهُدٰی بَعْدَ اِذْ جَآءَکُمْ بَلْ کُنْتُمْ مُّجْرِمِیْنَ کہینگے وہ لوگ جو
تکبّر اور بڑائی کرتے تھے اپنی دنیا میں ان لوگوں سے جو غریب اور کمزور تھے دنیا میں کیا ہم نے روک رکھا تھا تم کو سیدھی راہ سے یعنی ایمان لانے سے
جب تم پاس آچکا تھا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ تم آپ ہی تھے گنہگار یعنی تم آپ ہی نہ مانتے تھے پیغمبر کو پھر وہ جواب دیوینگے وَقَالَ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا
لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا بَلْ مَکْرُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّکْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ط اور کہیں گے غریب اور عاجز اُن لوگوں کو جو بڑائی
اور تکبّر کرتے تھے دُنیا میں کہ نہیں یہ بات جو تم کہتے ہو بلکہ تمہارے مکر رات دن کے نے پھیر رکھا ہم کو ایمان لانے سے جو تم کہتے تھے ہم کو وہ کہ نہ
مانیں اور کافر ہوویں ہم خدائے تعالیٰ سے اور پکڑیں اور بناویں ہم خدائے تعالیٰ کے ساتھ برابر کے شریک یہ باتیں تم سکھاتے تھے ہمیشہ ہم کو تب ہم کافر
ہوئے اس جگہ جھگڑینگے کافر قیامت کے دن آپس میں وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ط وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِیْٓ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا هَلْ یُجْزَوْنَ
اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ اور چھپاویں گے اپنا پچھتانا اس دن دولتمند تکبّر کرنے والے بھی اور غریب اُن کے تابعدار بھی جس وقت دیکھیں گے
عذاب کو اور ڈالیں گے ہم اُس دن طوق اُنکی گردنوں میں جو کافر تھے اور نہ مانتے تھے دُنیا میں پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا اے کیا جزا دیئے
جاوینگے یعنی جزا نہ دئے جاوینگے مگر وہی کہ جو کام کرتے تھے دنیا میں اُن ہی کاموں کا بدلہ ملیگا اب واسطے حضرت محمّد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
تسلّی کے فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ کٰفِرُوْنَ ۝ اور نہیں بھیجا ہم نے کسی گاؤں اور کسی شہر میں
کوئی ڈرانے والا پیغمبر مگر جو کہا یعنی سب پیغمبروں کو کہا اس شہر کے دولتمندوں نے اور جو عیش کرنے والے تھے کہ ہم اُس چیز سے جو تمہارے ساتھ
بھیجی ہے کافر ہیں یعنی جو حکم تم لیکر آئے ہو اُسے ہم نہیں مانتے وَقَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ۝ اور کہا کہ ہمارے پاس
مال اور دولت اور اولاد بہت ہے تُم سے اور ہم کو عذاب نہیں ہونے کا جیسی ہماری یہاں عزّت اور بڑائی ہے اسی طرح وہاں بھی ہوگی قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ کہ اے محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک پروردگار میرا کشادہ کرتا ہے روزی جس کی چاہتا ہے اور ربع
تنگ روزی کرتا ہے جس کی چاہتا ہے لیکن بہت لوگ نہیں جانتے کہ اس میں حکمت کیا ہے وَمَآ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُکُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۝ اور نہ مال تمہارے اور نہ اولاد تمہاری وہ چیز ہے جس سے تم کو درجہ نزدیک ملے
ہمارے مگر وہ جو کوئی ایمان لاوے اور اچھے کام کرے جیسے بندگی خدائے تعالیٰ کی اور تابعداری پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور محتاجوں کو
دینا خدائے تعالیٰ کی راہ میں پھر ایسے لوگوں کے واسطے ہے بدلہ دو حصے بسبب اُن کاموں کے جو اُنہوں نے کئے ہیں دُنیا میں اور وہی لوگ
بالاخانوں اور جھروکوں میں بیٹھیں گے امن اور آرام سے وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِکَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو دوڑتے
ہیں اور تلاش کرتے ہیں ہمارے قرآن کی آیتوں میں اور طعنہ اور نقص نکالتے ہیں اُس میں ہمیں عاجز کرنے کے واسطے اور ہرانے کے واسطے وہ
لوگ قیامت کے دن دوزخ کے عذاب میں حاضر اور موجود ہونیوالے ہیں قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ ط وَمَآ
اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ج وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ کہہ اے محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک پروردگار میرا کشادہ کرتا اور کھولتا ہے روزی جسکے
واسطے چاہتا ہے اپنے بندوں سے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کرتا جو مختار ہے اور وہ چیز جو خرچ کرتے ہو اور بانٹتے ہو خدائے تعالیٰ کی راہ میں پھر خدائے
تعالیٰ بدلہ دیتا ہے اُس کا تمہیں اور خدائے تعالیٰ بہت اچھا روزی دینے والا ہے سب روزی دینے والوں سے وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ
لِلْمَلٰٓئِکَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِیَّاکُمْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ۝ اور جس دن اُٹھاویگا خدائے تعالیٰ قبروں سے سب فرشتوں کے پوجنے والوں کو قیامت کے دن پھر کہیگا
خدائے تعالیٰ فرشتوں کو کہ اے یہ وہ قوم ہیں جو تمہیں پوجا کیا کرتے تھے یعنی یہ لوگ تمہاری بندگی کرتے تھے دُنیا میں قَالُوْا سُبْحٰنَکَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ
دُوْنِهِمْ ج بَلْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ج اَکْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۝ کہیں گے فرشتے کہ پاک ہے سب عیبوں سے اور بلند زیادہ ہے سب تعریفوں سے
تو ہی ہے صاحب ہمارا ہم سب بندے ہیں پیدا کئے ہوئے اور تو ہی ہے دوست ہمارا سوائے اُن کے یعنی اُن لوگوں سے ہمیں کچھ کام نہیں اور اُن
کے پوجنے سے ہم راضی نہ تھے بلکہ یہ پوجتے تھے دیووں کو یعنی اُن کا کہا مانتے تھے اور ان کے بہکائے پر بہکتے تھے بہت اُن لوگوں سے یعنی آدمیوں

کی خلقت سے دیووں کو مانتے تھے فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝
پھر آج کے دن خدائے تعالیٰ ہی کا حکم ہے صرف نہیں مالک ہو سکتا کوئی تم میں سے کسی کے واسطے یعنی تم میں سے کوئی کسی کو فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا
سکتا سب عاجز ہیں آج کے دن اور کہیں گے ہم اُن لوگوں کو جنہوں نے ستم کیا جو سوائے خدائے تعالیٰ کے اوروں کی بندگی کی جو وہ اس لائق نہ
تھے جو اُن کی بندگی کیجیے کہ چکھو تم عذاب اس آگ دوزخ کی کا جس کے تم منکر تھے اور نہ مانتے تھے اور جھوٹ جانتے دوزخ کو وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا
بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ اور جس وقت پڑھی جاتی ہیں اُنکے آگے ہمارے قرآن کی آیتیں
روشن جن کے معنی کھلے ہوئے صاف ہیں تو کہتے ہیں کہ نہیں ہے یہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر ایک مرد ہے کہ جو چاہتا ہے کہ پھیر رکھے تم کو اس چیز سے
جس چیز کو ہمیشہ پوجتے تھے تمہارے باپ اور دادے یعنی بتوں کا پوجنا موقوف کرایا چاہتا ہے وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور کہا کافروں نے کہ یہ قرآن جو پڑھتا ہے نہیں ہے مگر یہ بہتان باندھا ہوا ہے یعنی نرا جھوٹ بنایا ہوا ہے
اور کہتا ہے کہ خدائے تعالےٰ کا کلام ہے میرے پاس بھیجا ہوا اور کہا کافروں نے قرآن کو جو سچی بات ہے جب کہ آیا اُن کے پاس کہ یہ نہیں ہے مگر جادو ہے
صریحًا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُن لوگوں نے کیوں کر اور کس دلیل سے اس قرآن کو بہتان باندھا ہوا اور جادو صریحًا سمجھتے ہیں وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ
مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ؕ اور نہیں دی ہم نے کوئی کتاب جو وہ لوگ پڑھیں اس کتاب کو اور اس میں کوئی
دلیل ہو جس سے قرآن کو جھوٹ جانیں اور نہیں بھیجا ہم نے مکے کے لوگوں کی طرف پہلے تجھ سے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی ڈرانے والا
یعنی کوئی پیغمبر اُن میں نہیں آیا جو خدائے تعالیٰ کی راہ بتاتا اُنہیں اور نہ ماننے پر خدائے تعالےٰ کے عذاب سے ڈراتا وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا ع ۱ ۹ ۱۱
بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ع اور جھوٹا جانا پیغمبروں کو اُن لوگوں نے جو پہلے تھے مکے کے لوگوں سے اور
نہ پہنچا مکے کے لوگوں کو دسواں حصہ بھی اُس چیز سے جو اُن اگلے لوگوں کو دیا تھا ہم نے زور اور مال اور عمر پھر اُن لوگوں نے جھوٹا جانا ہمارے پیغمبر
بھیجے ہوؤں کو پھر کیسا ہوا نہ ماننا میرا اُن کو جو عذاب سے وہ سب ہلاک ہوئے اور وہ مال اور دولت اور زور اور قوت اور حمایت اُن کی کچھ کام
نہ آئی پھر چاہیے کہ مکے کے لوگ سمجھیں جو دیسوں کو عذاب سے وہ حال ہوا یہ سنکر ڈریں کہ کہیں ایسا ہمارا حال نہ ہو قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ
اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝ کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِن مکے کے لوگوں کو کہ میں تم کو ایک نصیحت کرتا ہوں یہ کہ اٹھو تم خدائے تعالیٰ کے کام پر یا خدائے تعالیٰ کے واسطے دو دو
آدمی کنارے میں بیٹھ کر مشورہ کرو اور ایک ایک جدا جدا اپنے دل میں غور اور دھیان کرو اول سے آخر تک یعنی بچپن سے آج کے دن تک
میرے احوال میں فکر کرو تو جانو کہ نہیں ہے تمہارے پاس بیٹھنے والا دیوانہ یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ اثر نہیں ہے دیوانے پن سے یعنی
تم جو کہتے ہو کہ یہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دیوانہ ہے پھر اچھی طرح دو دو ایک ایک آدمی علیحدہ بیٹھ کر دلوں میں انصاف سے فکر کرو جو کوئی بات بھی دیوانے پن
کی ظاہر ہوتی ہی نہیں ہے مگر وہ ڈرانے والا ہے واسطے تمہارے آگے کے سخت عذاب سے یعنی تم جو یہ شرک کرتے ہو اس سبب سے سخت عذاب
آوے گا تمہارے آگے قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ وہ جو میں مانگتا تھا تم سے بدلہ اس پیغام پہنچانے کا سو وہ بدلہ تمہارے پاس رہے یعنی مجھے نہیں چاہیے تم اپنے ہی پاس رہنے دو نہیں ہے
میرا بدلہ مگر خدائے تعالےٰ پر یعنی اُسی سے مجھے اُمید ہے اور خدائے تعالےٰ سب چیز پر گواہ ہے یعنی یہ سب احوال اُس کے آگے ہے اُس
سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے لوگوں سے کہ بے شک
پروردگار میرا ڈالتا ہے سچی بات یعنی وحی بھیجتا ہے خدائے تعالیٰ جس پر چاہتا ہے خدائے تعالیٰ جاننے والا ہے چھپی چیزوں اور باتوں کا اُسے سب
خبر ہے قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آئی سچی بات یعنی قرآن یا اسلام اور نہیں پیدا کر سکتا جھوٹ
کچھ چیز یعنی یہ بت جن کو تم پوجتے ہو یہ جھوٹ اور ناحق نہ یہ کچھ پیدا کر سکتے ہیں اور نہ پھیر لا سکتے ہیں اور قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَ
اِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ۝ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر میں بھولا سیدھی راہ سے پھر سوائے اس کے نہیں جو بھولا میں

اپنے آپ پر یعنی میری خطا اور تقصیر کی بُرائی مجھی پر ہے اور اگر سیدھی راہ چلتا ہوں ہیں تو پھر سبب وہ ہے کہ جو پیغام بھیجے ہوئے سے جو آتا ہے میری طرف میرے پروردگار سے یعنی خدائے تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے پیغام بھیجتا ہے اُسی کے حکم کے موافق میں چلتا ہوں اور تمہیں کہتا ہوں بیشک خدائے تعالیٰ سننے والا ہے پاس اور نزدیک اپنے بندوں کی دعا کو وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ اور اگر دیکھے تو کافروں کو جس وقت ڈریں اور گھبراویں پھر نہ ہوگا کچھ عذاب کم بھاگنے سے یا پناہ کے ڈھونڈھنے سے یعنی کہیں بھاگ نہ سکیں گے اور پکڑے آوینگے پاس کی جگہ سے یعنی کچھ تردد اور تلاش اُنکے پکڑنے میں نہ ہوگا سچ میں جلد پکڑ لینگے عذاب کے واسطے وَقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۝ اور کہینگے کافر جس وقت کہ عذاب سامنے دیکھیں گے کہ ایمان لائے ہم خدائے تعالیٰ پر قیامت کو سچ جانا ہم نے ہمیں دنیا میں پھر بھیج تو بندگی کریں خدائے تعالیٰ کی اور فرمان بجالاویں پیغمبر کا لیکن اُس وقت کا ایمان لانا کیا فائدہ اور کب ہووے اُن کو پھر آنا دنیا میں اور کہاں ہووے اُن کو ایمان لینا دُور کی جگہ سے جو آخرت سے پھر دنیا میں آنا بہت دُور ہے اور اُس وقت کا ایمان لانا بے فائدہ ہے وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۝ اور پہلے تو کافر ہوئے خدائے تعالیٰ سے اور پیغمبر کا کہنا نہ مانا جب وقت تھا حکم ماننے اور ایمان لانے کا تب پھینکتے تھے باتیں بغیر دیکھے اور بغیر سمجھے اپنے گمان سے جو قرآن پر اور پیغمبر صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر طعن کرتے تھے دُور کی جگہ سے یعنی دُور تھے ان باتوں سے اور نہ سمجھتے تھے آیتوں کو اور اُس میں فکر نہ کرتے تھے وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝ اور روک ہوگی اور اوٹ کی جاویگی کافروں میں اور کافروں کی آرزو میں جو آرزو کہ وہ چاہیں گے یعنی کافر چاہیں گے کہ ایمان کو قبول کریں یا دنیا میں پھر دوبارہ آویں اس آرزو سے دُور اور جدا رہیں گے جیسے کہ کیا اُن کے ساتھیوں سے اور ہمراہیوں سے یعنی اگلے کافروں سے بھی اسی طرح کیا گیا پہلے اُن سے جو تھے وہ کافر دنیا میں گمان اور شبہے سے دھوکے میں پڑے ہوئے تھے اُن سے بھی یہی سلوک کیا جو اُس وقت کا ایمان اُن کا بھی قبول نہ ہوا اور پشیمان رہے

ع ۲

سورۃ فاطر مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | خمس و اربعون اٰیۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تعریفیں سب طرح کی جتنی کچھ ہیں تمامی خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہیں جو بنانے والا آسمانوں اور زمین کا ہے فرشتوں کے ہاتھ پیغام بھیجنے والا جن فرشتوں کے پر دو دو ہیں اور بعضوں کے تین تین پر ہیں اور بعضوں کے چار چار پر ہیں خوبصورتی کے واسطے اس سے زیادہ کرتا ہے خدائے تعالیٰ پیدائش میں جو چاہتا ہے یعنی چار سے زیادہ بھی فرشتوں کو دے بیشک خدائے تعالیٰ سب چیز کر سکتا ہے کسی چیز میں عاجز نہیں ہے مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ جو کچھ کہ کھولے یعنی جو چیز کہ بھیجے خدائے تعالیٰ واسطے آدمی کے اپنی مہربانی سے تو پھر کوئی نہیں روکنے والا اُس چیز کو اور جو کچھ کہ اٹکا رکھے خدائے تعالیٰ پھر کوئی نہیں بھیجنے والا اس کا خدائے تعالیٰ کے اٹکائے کے پیچھے یعنی جو چیز کہ خدائے تعالیٰ کسی کو دیا چاہے تو کوئی روک نہیں سکتا اور اگر نہ دیوے تو کوئی دے نہیں سکتا اور خدائے تعالیٰ ہی زبردست ہے سب حکمت والا جو کام کرتا ہے حکمت سے خالی نہیں يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ اے لوگو یاد کرو خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کو جو انعام کی ہیں تم پر سو وہ بے انتہا ہیں کیا کوئی ہے پیدا کرنے والا سوائے خدائے تعالیٰ کے جو روزی دے تم کو آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین سے کھیت اگا کر نہیں ہے کوئی خدا ایسا جس کی بندگی کیجیے مگر وہی وحدہٗ لاشریک ہے پھر کہاں اُلٹے جاتے ہو اور بہکتے پھرتے ہو وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ اور اگر اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تجھے مکے کے لوگ کہتے ہیں کہ تو جھوٹا ہے تو پھر مقرر پیغمبروں کو جھوٹا کہا ہے پہلے اس زمانے سے اس وقت کے لوگوں نے یہ بات کچھ ان کافروں نے نئی نہیں کہی بلکہ ہر وقت کے کافروں نے اپنے وقت کے پیغمبروں کو جھوٹا کہا ہے تو غم نہ کھا اور صبر کر اور خدائے تعالیٰ کی طرف پھرتے ہیں سب کام اور خدائے تعالیٰ انصاف کریگا آخر کو يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اے لوگو بیشک وعدہ خدائے تعالیٰ کا سچا ہے جو قیامت ایک دن ہونے والی ہے اور سب کو

اپنے اپنے کاموں کی اور باتوں کی جزا اور سزا ملیگی پھر چاہیئے کہ نہ بہکاوے تم کو دنیا کی زندگانی جو آخرت کو بھول جاؤ تم اے مسلمانو اور نہ بہکاوے تم کو
ساتھ خدا ہی تعالیٰ کے کرم اور رحم کے بہکانیوالا شیطان یعنی شیطان تمہارے دلوں میں ڈالتا ہے کہ اب تو عیش کر اور گناہ کرنے سے مت ڈر پھر توبہ
کر لیجیو خدائے تعالیٰ کریم اور رحیم ہے بخش دیویگا اس بہکانے پر گناہ نہ کیجیو اگرچہ خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے مقرر ہے شاید موت جلد پہلے توبہ کرنے سے
آ پہنچے یہ مثل ایسی ہے جو کسی پاس تریاق ہووے اور اس کے بھروسے پر زہر کھاوے تو احمق ہو تو چاہیئے کہ شیطان کے بہکانے سے ہرگز
قصد کر کے گناہ نہ کرے اور اگر گناہ اتفاقاً ہو جاوے تو اسی وقت جلد پشیمان ہو اور پچھتاوے اور توبہ کرے کہ پھر نہ کرونگا اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ
فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَہٗ لِیَکُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ؕ بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے پھر تم بھی اُس کو دشمن ہی جانو اور اُس کا کہا
نہ مانو اور شیطان اسی واسطے بلاتا ہے اور یہی چاہتا ہے کہ قوم اپنی کو یعنی لوگ کہ اُس کا کہا مانیں آخرت میں اُس کے ساتھ دوزخ میں ہو ویں یعنی شیطان
چاہتا ہے کہ میں آدمیوں کو بھی اپنے ساتھ دوزخ میں لے جاؤں پھر اُس سے دشمنی کرو **نقل** ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ شیطان سے
کیونکر دشمنی کیجیے جواب دیا کہ جو کچھ خلاف شرع جی چاہے نہ کیجیے اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۝ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ
مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ کَبِیْرٌ ع وہ لوگ جو کافر ہوئے اور شیطان کے کہنے پر چلے اُن لوگوں کے واسطے عذاب سخت ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور شیطان ع ۱ ۱۲
سے مخالفت کی اور اچھے کام کیے یعنی متابعت کی حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُن لوگوں کے واسطے بخشش ہے اُن کے پروردگار کی
اور بدلہ ہے بہت بڑا اُن کے کاموں کا اَفَمَنْ زُیِّنَ لَہٗ سُوْٓءُ عَمَلِہٖ فَرَاٰہُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۝ اے پھر وہ شخص
جس کے واسطے سنوارا کام بُرا کام اس کا پھر دیکھا اُس نے اپنا بُرا کام اچھا یعنی جو شخص اپنے بُرے کام کو اچھا جانے وہ گمراہ ہے پھر بیشک
خدائے تعالیٰ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور سیدھی راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے اور توفیق نیک دیتا ہے جسے چاہتا ہے فَلَا تَذْھَبْ نَفْسُکَ عَلَیْھِمْ
حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۝ پھر چاہیئے کہ نہ جاتا رہے دل تیرا رحم دلی سے ان کافروں پر افسوس سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یعنی تو ان کافروں کے کاموں پر افسوس اور غم سے اپنے تئیں ہلاک نہ کر بیشک خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ یہ کافر بناتے ہیں مگر سب
کاموں کی جزا دیویگا وَاللّٰہُ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰہُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا ؕ کَذٰلِکَ النُّشُوْرُ ۝ اور خدائے
تعالیٰ وہ ہے جس نے بھیجا ہے باؤں کو پھر اٹھایا اُن باؤں نے بدلی کو پھر ہانکا ہم نے اُس بدلی کو موئے ہوئے شہر کی طرف یعنی جس شہر
کی زمین سوکھی بغیر ہری گھانس کے پڑی تھی اس طرف بدلی کو باؤ میں چلا کر بھیجا پھر وہاں جا کر مینہ برسا اس مینہ کے سبب پھر ہم نے جلایا
زمین کو موئے پیچھے زمین کے جو اس زمین سے سبزہ اور کھیت اُگے اور اسی طرح جی اُٹھنا ہے قیامت کے دن قبروں میں سے سب کو بعد موت
کے جیسے مردہ زمین کو جلاتے ہیں اسی طرح آدمیوں کو قبروں سے جلا کر اُٹھاوینگے مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّۃَ فَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ جَمِیْعًا ؕ اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ
الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ ؕ اور جو کوئی چاہتا ہے عزت اور آبرو کو اُسے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ عزت خدائے تعالیٰ کے
حکم ہاتھ میں ہے جو پھر خدائے تعالیٰ ہی کو تمامی عزت ہے جسے چاہے اُسے دیتا ہے خدائے تعالیٰ ہی کی طرف اوپر جاتی ہیں ستھری پاکیزہ باتیں اور
بھلے کام اُن کو اوپر چڑھاتے ہیں یعنی فقط بات اچھی بغیر عمل نیک کے فائدہ نہیں رکھتی پھر چاہیئے کہ منہ سے تسبیح اور حمد اور یاد الٰہی بھی اور ہاتھ
سے خیرات بھی للہ کیجیے یعنی زبان سے اور ہاتھ پاؤں سے خدائے تعالیٰ کے کاموں میں مشغول ہوا چاہیئے وَالَّذِیْنَ یَمْکُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ
لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَمَکْرُ اُولٰٓئِکَ ھُوَ یَبُوْرُ ۝ اور وہ لوگ جو بُرے فریب کرتے ہیں اُن کے واسطے عذاب سخت ہے اور فریب اس قوم کا نکما
اور بے رونق ہے وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَۃٍ ثُمَّ جَعَلَکُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِہٖ ؕ اور خدائے تعالیٰ نے
پیدا کیا تم کو یعنی تم سب کے باپ آدم علیہ السلام کو خاک سے پھر تم کو یعنی آدم علیہ السلام کی اولاد کو پیدا کیا بوند سے جو ماں کے پیٹ میں جاتی ہے
پھر تم کو بنایا جوڑا عورت اور مرد اور نہیں اٹھاتی کوئی عورت پیٹ والی اپنے پیٹ میں بچے کو اور نہ کوئی عورت بچہ جنتی ہے مگر ساتھ جاننے خدائے
تعالیٰ کے ہے یعنی جو بچہ پیدا ہوتا ہے یا پیٹ میں پڑتا ہے سب کی خدائے تعالیٰ کو خبر ہے وَمَا یُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا یُنْقَصُ مِنْ عُمُرِہٖٓ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ ؕ
اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ ۝ اور نہیں عمر دی جاتی کسی بڑے عمر والے کی اور نہ کم کی جاتی ہے اسکی عمر سے مگر بیچ کتاب کے لکھا ہے یعنی کم ہوتا

عمر کا اور زیادہ ہونا یعنی بوڑھا ہونا یا چھوٹی ہی عمر میں مرجانا سب یہ لوح محفوظ میں لکھا ہے اس لکھے ہوئے سے نہ کسی کی عمر زیادہ ہوتی ہے اور نہ کم ہوتی ہے بیشک یہ کم کرنا ہے عمر کا اور کسی کی زیادہ بہت کرنی یعنی بوڑھا کرنا یعنی بوڑھا کرکے مارنا یا جوان یا بچہ ہی مارنا خدائے تعالیٰ پر آسان ہے جو چاہے سو کرے وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ط وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا اور برابر نہیں دو دریا جو یہ ایک کا پانی میٹھا مزیدار ہے اور یہ دوسرے کا کھاری کڑوا پانی ہے اور دونوں سے کھاتے ہو تم گوشت تازہ مچھلی کا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ج وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ اور ان دونوں دریا سے نکالتے ہو اور باہر لاتے ہو گہنے بنانے کو موتی مونگا جو پہنتے ہو یعنی اپنی عورتوں کو پہناتے ہو اور دیکھتا ہے تو اے دیکھنے والے ناؤ کو ان دونوں دریاؤں میں جو پھاڑتی چلتی ہیں پانی کو تو ان ناؤں میں چڑھ کر ڈھونڈھو تم خدائے تعالیٰ کے فضل سے نفع سوداگری کے یہ انعام ہے تم پر اس واسطے کہ شاید تم ان نعمتوں کا شکر بجالاؤ اور دیکھو قدرت خدائے تعالیٰ کی جو اپنی قدرت سے يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ز كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ط سما دیتا ہے اور داخل کرتا ہے تھوڑی رات دن میں گرمی کے موسم کے اندر جو دن بڑے ہوتے ہیں اور راتیں چھوٹی اور سما دیتا ہے تھوڑا سا دن رات میں جاڑے کے موسم میں جو راتیں بڑی ہوتی ہیں اور دن چھوٹے اور تابعدار کیا سورج اور چاند کو جو خدمتیں اُن پر مقرر کی ہیں جو یہ سب چلے جاتے ہیں واسطے ایک وقت مقرر کے یعنی قیامت تک تو دن اور رات اور برس اور مہینے معلوم ہوتے ہیں ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ط وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ط یہ ہے خدائے تعالیٰ پروردگار تمہارا اس کے واسطے ہے بادشاہت سب زمین اور آسمان کی اور وہ جو جن کو پکارتے ہو سوائے خدائے تعالیٰ کے مالک نہیں ہو سکتے کھجور کی ایک گٹھلی کے چھلکے کے بھی یعنی ایک چھلکے پر مالک نہیں ہو سکتے تب بھلا پھر ایسے بے مقدور خدائے تعالیٰ کے شریک کیونکر ہو سکتے ہیں اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ج وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ط وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ط وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ع اگر پکارو یعنی دعا مانگو بتوں سے جن کو شریک کرتے ہو خدائے تعالیٰ کے ساتھ ان سے جو دعا مانگتے ہو تو وہ نہیں سنتے تمہارے پکارنے کو جو وہ بیجان ہیں اور اگر بھلا قبول کیا کہ نہیں تمہارا پکارنا تو قبول نہ کریں تمہاری دعا یعنی تمہارا مدعا پورا نہ کر سکیں جو انہیں قدرت نہیں نفع پہنچانے کی اور نقصان دور کرنے کی اور قیامت کے نہ ماننے کی اور منکر ہوینگے تب تمہارے شریک کرنے سے یعنی بت کہیں گے قیامت کو جو یہ ہمیں پوجتے تھے بلکہ اپنے جی کی خوشی کرتے تھے اور خبر نہ کہیگا کوئی تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل کام کی جیسے کہ خبر دیوے خبر جاننے والا یعنی جیسے خبر خدائے تعالیٰ تجھے سناتا ہے سچی قیامت کے احوال کی ایسی خبر کوئی نہیں کہنے کا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ج وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ○ اے لوگو تم محتاج اور منگتا ہو خدائے تعالیٰ کے یعنی روزی اور گناہ معاف کروانے ہمیشہ اُس سے چاہتے ہو اور خدائے تعالیٰ بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا خوبیوں والا اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ○ لا وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ○ اگر چاہے تو لے جاوے تم کو دنیا سے اور ناپید کرے اور لے آوے یعنی پیدا کرے نئی خلقت ایسی جو حکم سب خدائے تعالیٰ کے بجالاویں اور نہیں ہے یہ بات یعنی تم کو فنا کرنا اور نئی خلقت کا پیدا کرنا خدائے تعالیٰ پر بھاری اور مشکل یعنی بہت آسان ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ط وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ○ اور نہ اٹھاویگا کوئی بوجھ اٹھانے والا بوجھ کسی اور کا اور اگر پکارے کوئی بوجھل کسی کو جو بوجھ اٹھائے اُس کا تو ہرگز نہ اٹھایا جاوے گا اُس بوجھ سے ذرا بھی اگرچہ ہووے نزدیکی ناتے دار یعنی کیسا ہی عزیز در پیارا ناتیدار اُس کا ہو تو بھی کسی کے گناہ کا بوجھ قیامت کے دن نہ اٹھاوے گا بلکہ سب اپنی اپنی حالت میں گرفتار ہونگے اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ط وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ط وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ○ سوائے اسکے نہیں یعنی مقرر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈراتا ہے اُن لوگوں کو جو ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے بغیر دیکھے یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں بن دیکھے وہی تیری بات سچی جانتے ہیں اور قائم رکھتے ہیں نماز کو جو وقت پر ادا کرتے ہیں اور جو کوئی پاک ہووے گناہوں سے تو وہ البتہ پاک ہوا اپنے واسطے یعنی فائدہ اس کا اسی کے واسطے ہے اور خدائے تعالیٰ کی طرف پھرنا ہے سب کو اور اپنے اپنے کاموں کی جزا پانی ہے وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ○ لا وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ○ لا وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ○ ج وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ط اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ج وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ○ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ○ اور نہیں یکساں اندھا یعنی کافر گمراہ اور دیکھنے والا یعنی مومن جو سیدھی راہ چلتا ہے اور نہ برابر ہے اندھیرا

یعنی نادانی اور جہالت کفر کی اور اُجالا یعنی جاننا خدائے تعالیٰ کی راہ کا اور علم دین کا اور یکساں نہیں چھاؤں بہشت کی اور نہ گرمی دوزخ کی اور برابر
نہیں جیتے ہوئے اور مرے یعنی مومن جو حکم خدائے تعالیٰ کا اور اُس کے پیغمبر کا بجالاتے ہیں وُہ زندہ ہیں اور کافر جو سمجھتے نہیں سچی بات اور
دیکھتے نہیں نشانیاں قدرت کی اور معجزے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے سو مرے ہیں بیشک خدائے تعالیٰ سنواتا ہے اور سمجھ دیتا ہے جسے چاہتا ہے
اور نہیں ہے تو اے محمدؐ صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم جو سُنا سکے بات اُس شخص کو جو گور میں مردہ پڑا ہے یعنی یہ کافر تیری بات ہرگز نہیں سنتے جیسے گور میں کے
مردے نہیں سنتے اور نہیں ہے تو مگر ڈرانے والا خدائے تعالیٰ کے عذاب سے یعنی تیرا کام ڈرانا ہے اور کچھ تیرا ذمہ نہیں اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا
وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۔ بیشک ہم نے بھیجا تجھ کو اے محمدؐ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ساتھ دین سچے کے جو اسلام ہے
خوشخبری دینے والا ثواب کی مومنوں کو بابت نیک کاموں کے اور ڈرانے والا عذاب سے گناہ کرنے کے سبب اور نہ تھا کوئی فرقہ مگر وہ جو گذرا
اس فرقے میں ڈرانے والا یعنی ہر ایک قوم میں ہم نے پیغمبر بھیجا تھا ڈرانے کو وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۔ اور اگر یہ لوگ لگے کہ جھوٹا کہیں تجھ کو اے محمدؐ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تو تعجب مت جان اور غمگین نہ ہو جو مقرر جھوٹا کہہ چکے
ہیں پیغمبروں کو وُہ لوگ جو اُن سے پہلے تھے جو آئے تھے اُنکے پاس اُس وقت کے پیغمبر مع نشانیوں اور معجزوں روشن کے اور ساتھ ورقوں کے یعنی چھوٹی کتابیں
جیسے حضرت ادریسؑ اور حضرت شیثؑ اور حضرت نوح علیہم السّلام کے صحیفے تھے اور کتابوں بڑی اور روشن کے جیسے توریت اور انجیل وُہ پیغمبر
ایسی نشانیاں لے کر آئے تھے سو اُس وقت کے کافروں نے اُن سب پیغمبروں کو جھوٹا کہا تھا سو وُہ اپنی سزا کو پہنچے یہ کافر بھی اپنے کاموں
کی سزا پاویں گے ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۔ پھر پکڑا ہم نے اُن کافروں کو عذاب میں جنھوں نے پیغمبروں کو جھوٹا ع ۳ ۱۲ ۱۵
کہا تھا پھر کیسا ہوتا ہے نہ ماننا ہمارے حکم کا جو پیغمبروں کی زبانی بھیجا جو حال اُن کافروں کا مشہور رہے ہے جو کس طرح عذاب میں ہلاک ہوئے
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۭ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ
سُوْدٌ ۔ کیا نہیں دیکھا تو نے جو خدائے تعالیٰ نے نیچے بھیجا آسمان سے پانی پھر باہر نکالے ہم نے اُس پانی سے میوے طرح طرح کے رنگ کے اور پہاڑوں میں
سے راہیں ہیں سپید اور لال کئی رنگ کی اور کالی بہت سیاہ یا جواہر سفید اور سرخ کئی رنگ کے اور پیدا کئے وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ
وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۭ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰۗؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۔ آدمیوں کی خلقت سے اور چوپائے جانور بیل
گائے اونٹ طرح طرح کے رنگ کے اسی طرح سوائے اس کے نہیں کہ ڈرتے ہیں خدا سے اُسکے بندے عقلمند یعنی جن لوگوں کو عقل اور سمجھ ہے وہی
ڈرتے ہیں تو گناہ نہیں کرتے اور حکم رسولؐ کا اچھی طرح بجالاتے ہیں بیشک خدائے تعالیٰ زبردست ہے جو کسی سے نہیں ڈرتا بخشنے والا ہے ڈرنے
والوں کے گناہوں کو اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۔ بیشک وُہ لوگ
جو پڑھتے ہیں خدائے تعالےٰ کی کتاب کو یعنی قرآن پڑھتے ہیں اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور بانٹتے ہیں ہماری راہ میں اُس چیز سے جو ہم نے روزی دی
ہے انکو اُس میں سے خیرات کرتے ہیں چھپا کر محتاجوں کو دیتے ہیں اور سب کے روبرو اور حقداروں کو دیتے ہیں جو اُمید رکھتے ہیں ایسی سوداگری
میں ہرگز نقصان اور ٹوٹا نہ ہو اور اس اُمید پر یہ کام کرتے ہیں لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۔ پورا دیوے خدائے
تعالےٰ ان کو بدلہ اُن کے کاموں کا اور زیادہ دیوے اپنی بخشش سے بیشک خدائے تعالیٰ بخشش کرنے والا ہے اُن بندوں پر جو اُس کا
حکم بجالاتے ہیں اور بدلہ شکر کا دینے والا ہے شکر کرنے والوں کو وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۔ اور وُہ جو کہلا بھیجا ہم نے تیری طرف قرآن سے یعنی قرآن کی آیتیں جو ہم نے بھیجا تجھے اے محمدؐ صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم
سو سچ ہے اور درست ہے موافق اگلی کتابوں کے یعنی بہت باتیں توریت اور انجیل کی قرآن کے موافق ہیں جو غور کرو تو بیشک خدائے تعالےٰ
اپنے بندوں کے حوال سے خبر رکھتا ہے اور اُنکے کاموں کو دیکھتا ہے ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ
وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۔ پھر وارث کیا ہم نے قرآن کا اُن لوگوں کو جن کو چن لیا ہے
ہم نے اپنے بندوں سے یعنی مومن اور مسلمان اُمت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی پھر اُن میں سے کوئی ظلم کرنے والا ہے اوپر اپنے جو گناہ

کرتے ہیں اور اچھے کام نہیں کرتے اور ان میں سے بعضے بیچ کے حال میں ہیں یعنی اچھے کام بھی کرتے ہیں تھوڑے اور گناہ بھی کرتے ہیں پھر توبہ کرتے ہیں پھر گناہ ہوتے ہیں ان سے پھر پچھتاتے ہیں اپنے گناہوں پر اور اُن میں سے بعضے اللہ تعالےٰ کے فضل سے آگے بڑھ گئے ہوئے ہیں نیک کاموں میں یعنی اُن سے گناہ بڑے اور چھوٹے شریعت کے نہیں ہوتے اور رات دن نیک کام ہی کرتے ہیں حکم خدائے تعالیٰ کے سب بجا لاتے ہیں یہی ہے وُہ بخشش اور فضل و کرم خدائے تعالیٰ کا بڑا پھر وُہ چنے ہوئے لوگ جو امت حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہے اُنکے واسطے جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ۝ باغ ہیں ہمیشہ رہنے کو جو لاویں گے اُن باغوں کے اندر اُن کو پہناویں گے اُن باغوں میں لیجا کر کنگن سونے کے اور موتی پہنا دینگے اور پوشاک اُنکی ہوگی بہشت میں ریشمی باریک سنہری عمدہ پھر وُہ لوگ بہشت میں عیش کرینگے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ اور کہیں گے کہ تمامی تعریف خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہے جس نے کھویا ہم سے عذاب کے غم کو بیشک پروردگار ہمارا ہر طرح بخشنے والا ہے گناہوں کا بدلہ دینے والا ہے شکر کا شکر کرنیوالوں کو الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ۝ وُہ خدائے تعالیٰ جس نے اُتارا ہم کو ہمیشہ رہنے کے گھر میں اپنی بخشش سے نہیں پہنچتا اس گھر میں محنت اور دُکھ کھانے پینے کا اور نہ یہاں ہم کو تھکنا ہے کسی کام سے اور نہ دلگیری ہے اور نہ فکر اور نہ اندیشہ ہے کسی چیز سے وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا یُقْضٰى عَلَیْهِمْ فَیَمُوْتُوْا وَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۝ اور وُہ لوگ جو ایمان نہ لائے اور کافر رہے واسطے اُن کے آگ ہے دوزخ کی حکم نہ ہوگا اُن پر موت کا یعنی دوزخ میں کافر نہ مرینگے جو آگ کے عذاب سے چھوٹیں اور وُہ عذاب نہ کچھ کم ہوگا اُن سے بلکہ زیادہ ہی ہوتا جاویگا ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ہم ہر کافر کو جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کہنا نہ مانا اور اُن سے دشمنی کی وَهُمْ یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِیْرُ ۭ اور کافر فریاد کرتے ہیں دوزخ میں اور کہتے ہیں پروردگار ہمارے باہر لا ہم کو دوزخ سے اور دنیا میں بھیج تو کریں ہم اچھے کام سوائے اُن کاموں کے جو کرتے رہے ہم اب تک دنیا میں جواب عذاب اپنا ہم سے اور جانا ہم نے کہ جو کیا تھا دنیا میں اُس کا بدلہ ایسا ہی ہوتا ہے پھر خدائے تعالیٰ کے حکم سے فرشتہ کہیگا اُن کو کہ کیا زندگانی نہ دی تھی ہم نے دنیا میں اتنی جو نصیحت مانتے اس زندگانی میں جو کوئی چاہے کہ نصیحت مانے تو غنیمت سمجھے اس زندگانی کو اور آیا تمہارے پاس ڈرانیوالا پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پھر جب اس زندگانی میں تم نے نصیحت نہ مانی اور اب دوبارہ دنیا میں پھر جانا نہیں فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ ۝ پھر چکھو عذاب دوزخ کا اور نہیں واسطے ظالموں کے کوئی یار مدد کرنے والا جو عذاب سے چھڑا دے یا کچھ عذاب میں کمی کروا دے اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ بیشک خدائے تعالیٰ جاننے والا ہے چھپی آسمانوں اور زمین کی باتوں کا مقرر خدائے تعالیٰ واقف ہے دلوں کے بھیدوں کا هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓىِٕفَ فِی الْاَرْضِ ۭ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ ۭ وَلَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝ وہی ہے خدائے تعالیٰ جس نے کیا تم کو نائب یعنی بادشاہت دی تم کو زمین میں پھر جو کوئی نافرمانی کرے اور شکر اس نعمت کا بجا نہ لاوے پھر اُسی پر ہے خرابی شکر نہ کرنے کی اور زیادہ نہیں کرتے شکر نہ کرنے والوں کو اُن کی ناشکری اُن کے پروردگار کے پاس سوائے بیزاری کے اور غصے کے اور نہیں زیادہ کرتا کافروں کو کفر اُن کا مگر نقصان اور ٹوٹا یعنی اُن کے شکر نہ کرنے سے اور کافر ہونے سے دو چیزوں کے سوا کوئی اور فائدہ نہیں ہے ایک تو بیزار ہونا اور غصہ خدائے تعالیٰ کا اور دوسرے نقصان اور ٹوٹا ان کا آخرت میں قُلْ اَرَءَیْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰی بَیِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اے بھلا دیکھو تو اپنے ان شریکوں کو جن کو پکارتے ہو سوائے خدائے تعالیٰ کے دیکھو دکھاؤ تو مجھے جو اُنہوں نے پیدا کیا ہے زمین میں سے یا کچھ اُن کا ساجھا ہے آسمانوں میں یا دی ہم نے کوئی کتاب اُن شریک کرنے والوں کو جو پھر وُہ حجت اور دلیل پر ہوویں اُس کتاب سے وُہ اصل نہیں ہے جو وُہ کہتے ہیں بلکہ وعدہ نہیں دیتے یہ بعضے مشرک بعضوں کو کہ بت بخشوا دیں گے ہم کو قیامت میں مگر فریب اور دغا اور دھوکا ہے یعنی یہ وعدہ نرا جھوٹ ہے کس واسطے کہ بت قیامت کو آپ ہی عاجز و حیران ہونگے عذاب میں اور بیزار ہونگے اپنے پوجنے والوں سے اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ڬ وَلَىِٕنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۝ بیشک

خدائے تعالیٰ تھامے رکھتا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اس واسطے کہ اپنی جگہ سے جاتے نہ رہیں یعنی ڈھینے اور گرنے سے بچیں اور اگر آسمان اور زمین اپنی جگہ سے جاتے رہیں تو کوئی اُنھیں تھام نہیں سکتا پیچھے اس کے کہ یہودی حضرت عزیرؑ کو اور انصاری حضرت عیسٰے علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے تھے تو یہ ایسی سخت بات ہے کہ آسمان گرے اور زمین پھٹے سو خدائے تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں نے انہیں تھام رکھا ہے نہیں تو ایسی باتوں سے گر پڑتے تو کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا اور نہ ہے جو انہیں تھام رکھتا بیشک خدائے تعالیٰ تحمل کرنے والا ہے جو ایسوں کے عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا بخشنے والا ہے اگر توبہ کریں ایسی باتوں سے مکّے کے لوگ پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے سنتے تھے کہ یہود اور نصاریٰ نے اپنے اپنے پیغمبروں کو جھوٹا کہا تھا یہ سنکر قسم کھا کر کہتے تھے کہ اگر کوئی پیغمبر ہمارے پاس آتا تو ہم البتہ اُس پیغمبر کو سچا جانتے اور اس کی تابعداری کرتے جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَيَكُونُنَّ أَهْدَىٰ مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ مَا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۝ اور قسم کھاتے تھے خدائے تعالےٰ کی بڑی سخت قسم اپنی اس بات پر کہ اگر آوے اُن پاس کوئی ڈرانے والا پیغمبر تو بہر طرح ہونے راہ پانے والے زیادہ کسی اور دین والوں سے یعنی جیسے اگلے لوگ ایمان لائے ہم اُن سے بہت اچھی تابعداری کرتے اپنے پیغمبر کی یہ بات قسمیں سخت کھا کر کہتے ہیں پھر جبکہ آیا اُن مکّے کے لوگوں کے پاس ڈرانیوالا یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نہ زیادہ کیا ان مکّے کے لوگوں کو اُنکے آنے نے مگر پرے ہٹنا اور دور بھاگنا ایمان سے اور زیادہ ہوا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے مکے کے لوگوں کو اِسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ تکبر خدائے تعالیٰ کے سے زمین میں یعنی دنیا میں اور فریب کرتے ہیں بُرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہلاکی کے واسطے اور پھر نہیں پھرتا بُرا فریب مگر اُسی پر جو فریب کرتا ہے یعنی دغا کرتا ہے اُلٹ پڑتا ہے دغا بازوں پر آخر کو فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيلًا ۝ پھر یہ مکّے کے لوگ نہیں راہ دیکھتے مگر پہلے لوگوں کی ریت رسم کی کو جیسے پہلے لوگوں پر جنہوں نے اپنے وقت کے پیغمبروں کو جھوٹا کہا اور دشمنی کی اُن پر مقرر عذاب آیا ویسا ہی یہ لوگ بھی عذاب کی راہ دیکھتے ہیں پھر نہ پاوے تو خدا تعالیٰ کی ریت کو بدلنا اور نہ پاوے تو خدائے تعالیٰ کی رسم کو پھر جانا یعنی جو رسم خدائے تعالیٰ کی ہے کہ جس قوم نے اپنے وقت کے پیغمبر کو ستایا اور جھوٹا کہا اُس قوم پر مقرر ایسا عذاب آیا جو وہ سب ہلاک ہوئے أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ط اے کیا نہیں سفر کرتے ہیں مکّے کے لوگ ملک میں جو دیکھیں شام اور یمن جو کیسا ہوا آخر کام ان لوگوں کا جو پہلے اُن لوگوں سے تھے جیسے قوم عاد اور ثمود کی جو تھے وہ بہت زور آور مکے کے لوگوں سے یعنی زور آور جن کی عمر بھی بڑی اور دولت بھی بہت تھی اُن سے ویسوں کو عذاب نے مار کر ہلاک کیا چاہیئے کہ یہ لوگ اُن کا حال سُنکر اُن کے مکان ویران دیکھ کر ڈریں اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جان کر تابعداری کریں تو اُنکے حق میں بھلائی ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ۝ اور نہیں ہے خدائے تعالیٰ ایسا جو کوئی چیز اُسے عاجز کر سکے آسمانوں میں اور زمین میں پھر جو چاہے خدائے تعالیٰ سو کر سکتا ہے بیشک خدائے تعالیٰ جاننے والا ہے سب چیز کا سب کچھ کر سکنے والا زبردست ہے وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ۝ ع ۵ ۱۴ اور اگر پکڑے خدائے تعالیٰ لوگوں کو بسبب اُن کاموں کے جو وہ کرتے ہیں تو نہ چھوڑے زمین کی پیٹھ پر ایک چلنے پھرنے والے کو بھی لیکن ڈھیل دیتا ہے اُن کو خدائے تعالےٰ اپنے فضل سے ایک وقت مقرر کئے ہوئے تک جو موت ہے پھر جب آوے وقت اُن کی موت کا تو پھر بیشک خدائے تعالےٰ ہے اپنے بندوں کے احوال دیکھنے والا یعنی دیکھتا ہے اور جانتا ہے سب کے احوال کو پھر جیسا کچھ وہ بھلا اور بُرا کام کرتے ہیں ہر ایک کو اُس کے کام کے موافق بدلہ دیویگا قیامت کے دن

سورۃ یٰس مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ | ثلث وثمانون آیۃ

يٰسٓ ۝ حرف جدا جدا جو قرآن میں ہیں یہ بھید ہے خدائے تعالیٰ اور رسول کے بیچ جو کوئی اس بھید سے واقف نہیں مگر عالموں نے کچھ کچھ کہا ہے بعضے کہتے ہیں کہ یہ نام خدائے تعالیٰ کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نام سورۃ کا اور بعضے کہتے ہیں کہ سات نام جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآن میں ہیں اُنہیں سے ایک یہ بھی ہے کہ اہلبیت کو آل یٰسین کہتے ہیں تفسیر کرنے والے کہتے ہیں جو کافر مکّے کے حضرت پیغمبر صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو کہتے تھے کہ تو بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا نہیں ہے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یٰسٓ اے سید یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ قسم ہے قرآن حکم کرنے والے کی یعنی قرآن جو حکم کرتا ہے سچا اور مضبوط اس کی قسم ہے کہ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ بیشک تو بھیجے ہوؤں سے ہے عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اوپر راہ سیدھی کے جو دین اسلام ہے یعنی جیسے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہم السلام آئے تھے تو بیشک ویسا ہے اور وہ قرآن جس کی قسم کھائی تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ بھیجا ہے خدائے تعالیٰ زبردست مہربانی کرنے والے نے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس واسطے بھیجا لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ جو تو ڈراوے ایک قوم کو عذاب سے خدائے تعالیٰ کے جو نہیں ڈرایا کسی پیغمبر نے اس قوم کے باپ دادا کو یعنی جبکہ انکے باپ دادا کو کسی نبی نے خدا کی راہ نہیں بتائی اس سبب سے یہ واقف نہیں اور بےخبر ہیں خدائے تعالیٰ کی صفتوں سے اور اس کی رحمت اور عذاب سے تو انہیں خبردار کر تو جانیں اور حکم خدائے تعالیٰ کا بجالاویں اور اس کے عذاب سے ڈریں مکے کے لوگوں میں بعد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے کوئی نہیں آیا تھا لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ بیشک ثابت اور درست ہوئی بات عذاب کی اوپر بہت ان کافروں کے پھر یہ ایمان نہیں لانے کے یعنی ہمیں یقین ہے کہ یہ بہت مکے کے لوگوں سے ایمان نہیں لانے کے اس واسطے ان پر عذاب ثابت ہوا اور مقرر اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝ مقرر ہم نے ڈالے ہیں انکی گردنوں میں طوق جو وہ طوق ٹھوڑیوں تک ہیں پھنسے ہوئے پھر وہ کافر سر نہیں ہلا سکتے اور نہیں پھر سکتے کسی طرف اس طوق کے سبب وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ اور بنایا ہم نے روبرو ان کے ایک دیوار اور پیچھے ان کے ایک دیوار پھر ڈھانکا ہم نے انکی آنکھوں کو پھر کچھ انکو نظر نہیں آتا وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اور برابر ہے ان پر جن پر عذاب مقرر ہو چکا ہے کہ تو ڈراوے یا نہ ڈراوے انکو وہ ایمان نہیں لانیکے اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝ اور سوائے اسکے نہیں یعنی مقرر تو ڈراویگا اس کو جو تابعداری کریگا قرآن کی اور ڈریگا خدائے تعالیٰ سے بغیر دیکھے اس کے عذاب کے اپنے دل میں ایسے شخص کو خوشخبری دے گناہ معاف ہونے کی اور بدلہ لینے بڑے کی یعنی خوشخبری دے اس ڈرنے والے کو جو تیرے گناہ بخشے جائینگے اس ڈرنے کا بہت بڑا بدلہ ملیگا جو تیری سمجھ میں آوے اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ ع اور ہم جلاتے ہیں مردے کو اور لکھتے ہیں جو آگے بھیجتے ہیں نیکی اور بدی سے اور نشانیاں ع بھی ان کی لکھی ہیں ہم نے جو چھوڑ گئے ہیں اور سب چیز کا حساب کیا ہے پہلی کتاب میں کھلا ہوا روشن یعنی لوح محفوظ میں سب لکھا ہوا ہے وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اور بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کہہ مکے کے لوگوں کو کہاوت اور خبر گاؤں کے رہنے والوں کی جس وقت کہ آئے اس گاؤں میں بھیجے ہوئے کہتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر گئے تو پیچھے ان کے حضرت شمعون الصفا ان کی جگہ خلیفہ ہوئے یوں کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پہلے آسمان پر جانے سے یا حضرت شمعون نے بعد ان کے دو آدمیوں کو اپنے یاروں کو انطاکیہ کے شہر میں بھیجا تو خلقت خدائے تعالیٰ کی کو راہ بتاویں وہ دونوں جب شہر کے نزدیک پہنچے تو ایک کو دیکھا کہ دنبیاں چراتا تھا اس نے پوچھا کہ تم کون ہو انہوں نے کہا کہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھیجا ہے تو خلقت کو بت پرستی سے منع کریں اور خدائے تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کی راہ بتاویں اس بوڑھے نے کہا کیا دلیل ہے تمہاری اس سچ بولنے پر اور تمہیں سچا کیونکر جانیں انہوں نے کہا کہ ہم ماں کے پیٹ کے اندھوں کو اور

فا [illegible]

[illegible]

[illegible]

کوڑھوں کو اچھا کرتے ہیں اُس نے کہا کہ کئی برس سے میرا بیٹا بیمار ہے اور کسی حکیم کی دوا اُسے اثر نہیں کرتی اور وہ تندرست نہیں ہوتا اگر تم اُسے اچھا کردو تو میں تمہارے خُدا کو مانوں وہ دونوں اس بیمار کے سرہانے آگئے اور دعا مانگی خُدائے تعالیٰ نے اُسی وقت اُسے شفا دی اور وہ بوڑھا مسلمان ہوا اُسی کو حبیب بخار کہتے ہیں پھر یہ خبر اُن دونوں شخصوں کی اُس شہر میں مشہور ہوئی اور وہاں کے بادشاہ کا نام الطحش رومی تھا اور بُت پرستی کرتا تھا اُس نے اُن کا احوال معلوم کرکے اُن دونوں کو قید کیا پھر حضرت شمعون الصفا نے آن کر الطحش سے دوستی اور یارانہ پیدا کرکے اُنہیں چھڑایا جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝ جب بھیجا ہم نے شہر انطاکیہ کے رہنے والوں کی طرف دو پیغمبر ہمارے حکم سے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھیجے تھے پھر اس شہر کے لوگوں نے اُن دونوں کو جھوٹا جانا یعنی اُن کو کہا کہ تم جھوٹے ہو اور اُنہیں قید کیا پھر ہم نے قوت اور مضبوطی دی تیسرے سے پھر کہا اُن پیغمبروں نے کہ ہم بیشک تمہاری طرف بھیجے ہوئے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝ کہا اُس شہر کے لوگوں نے نہیں ہو تم مگر آدمی ہم جیسے یعنی جیسے ہم ہیں ویسے تم ہو اور نہیں بھیجی خُدائے تعالیٰ نے کوئی چیز یعنی خُدائے تعالیٰ نے کچھ نہیں بھیجا تم جھوٹے ہو قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ کہا اُن بھیجے ہوؤں نے کہ پروردگار ہمارا جانتا ہے کہ بیشک ہم تمہاری طرف بھیجے ہوئے ہیں اور نہیں ہم پر مگر پیغام پہنچانا کھلا ہوا یعنی ہمارا ذمہ یہی تھا جو حکم تم کو پہنچا دیا آگے تم جانو اگر تم نہ مانو گے ہمارا کہنا تو تم پر عذاب آویگا کہتے ہیں کہ اُس شہر میں اناج مہنگا ہوا تو پھر قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ کہا اُس شہر کے لوگوں نے کہ ہم نے شگون برا جانا تمہارے آنے سے یعنی جب سے تم آئے ہو مینہ نہیں برستا اور کھیت سوکھ گئے اگر تم اپنی بات کو نہ چھوڑو گے تو ہم تمہیں پتھراؤ کرینگے اور ہر طرح پہنچے گا تم کو ہم سے بڑا عذاب سخت قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ کہا اُن بھیجے ہوؤں نے کہ شگون بد تمہارا تمہارے ساتھ ہے یعنی تم جو ہمیں جھوٹا جانتے ہو اور ہم پیغمبر کا نہیں مانتے اس سبب سے مینہ نہیں برستا اور تم پر یہ سختی ہے اے کیا نصیحت جو کرتے ہیں تم کو یہ شگون بد جانتے ہو اور ہمیں تم ڈراتے ہو کہ ہم عذاب کرینگے تم کو یعنی ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں اُس کو شگون بد جانتے ہو اور کہتے ہو کہ پتھراؤ کرینگے اور دکھ دیوینگے تمہیں انصاف نہیں بلکہ ہو تم لوگ حد سے بڑھے ہوئے کہتے ہیں کہ پہلے دو شخص آئے تھے اُنکو بعد اس گفتگو کے قید کیا پھر جو حضرت شمعون الصفا آئے اور الطحش بادشاہ سے ملے اور اُس کے مصاحب ہوئے اور بادشاہ کے ساتھ بتخانے میں جاتے تھے اپنے خُدائے تعالیٰ کو سجدہ کرتے تھے وہ جانتے تھے کہ ہمارے بتوں کو سجدہ کرتا ہے یہاں تک کہ بادشاہ سے دوستی پیدا کی جو بادشاہ کوئی کام بغیر مصلحت اُن کے نہ کرتا تھا ایک دن حضرت شمعون الصفا نے بادشاہ سے پوچھا کہ میں نے سُنا ہے کہ دو مسافروں کو قید کیا ہے لیکن قید کرنے کا سبب معلوم نہیں بادشاہ نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ ان بتوں کے سوا اور ایک خُدا ہے حضرت شمعون نے کہا کہ یہ تعجب کی بات ہے بھلا بلاؤ تو سہی ان کو میں بھی سنوں جو وہ کیا کہتے ہیں بادشاہ نے اُن کو بُلوایا جب اُنھوں نے آنکر حضرت شمعون کو دیکھا تو خوش ہوئے اور بے ڈر ہو کر خاطر جمع سے بیٹھے حضرت شمعون نے پوچھا کہ تم کسے پوجتے ہو اُنہوں نے کہا کہ جس نے آسمان و زمین بنایا ہے اُسے ہم پوجتے ہیں پھر حضرت شمعونؓ نے پوچھا کہ تمہارا خدا کیا کرتا ہے اُنہوں نے کہا کہ ہمارا خُدا اندھوں کو آنکھیں دیتا ہے حضرت شمعونؓ نے کہا بادشاہ کو کہ ایک اندھے کو بلاؤ اندھا آیا اور کہا ان کو کہ اپنے خُدا کو کہو کہ اس کی آنکھیں اچھی ہوں اُنہوں نے دُعا مانگی اُسی وقت وہ اچھا ہوا حضرت شمعونؓ نے کہا کہ ہم بھی اپنے اُن خداؤں سے کہیں تو یہ بھی اسی طرح اندھے کو آنکھیں دیویں بادشاہ نے حضرت شمعونؓ سے آہستہ کہا کہ بتوں کو کچھ قدرت نہیں نہ وہ سنتے ہیں نہ کچھ دیکھتے ہیں حضرت شمعونؓ نے پھر اُن دونوں سے کہا کہ خُدا تمہارا اور کیا کرتا ہے اُنہوں نے کہا کہ وہ مُردے جلاتا ہے حضرت شمعون نے کہا کہ اگر یہ بات ہو تو ہم تمہارے خدا کو سب پوجا کریں ایک بیٹی بادشاہ کی کئی دن کی موئی ہوئی تھی اُس کو اُنہوں نے حکم خُدائے سبحانہٗ تعالیٰ سے جلایا اور بادشاہ اور کئی آدمی اُس کے ساتھ مسلمان ہوئے اُس شہر کے لوگوں نے ان سب کے مار ڈالنے کی فکر کی یہ ماجرا حبیب بخار نے سنا اور دوڑے جیسے کہ خُدائے تعالیٰ فرماتا ہے وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى ز قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ اور آیا دُور سے شہر کے ایک مرد یعنے حبیب بخار جلد اس حال میں اور کہا اے قوم میری تابعداری کرو پیغمبر کی اور کہا مانو اُن کا اُس قوم نے یہ بات سن کر حبیب سے کہا کہ کیا تو اُن کے خُدا پر ایمان لایا ہے

پھر حبیبؑ نے اُن کو کہا کہ جو نہیں مانگتے تم سے کچھ مزدوری اس پیغام پہنچانے پر اور وہ آپ راہ پائے ہوئے ہیں یعنی واقف ہیں خدائے تعالیٰ کی سیدھی راہ سے

وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

اور کیا ہوا مجھ کو جو نہ پوجوں میں اُس کو جس نے پیدا کیا ہے مجھے اور تم بھی اُسی کو پوجو کس واسطے کہ تم سب کو اُسی کی طرف پھرنا ہے قیامت کو حساب کیواسطے اور جیسا کام تم نے کیا ہو گا ویسا ہی بدلہ پاؤ گے اے احمقو تمہاری طرح ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْــًٔا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ ۝ کیا پکڑوں میں اور پوجوں میں سوائے اُس خدائے تعالیٰ کے اور خداؤں کو جو اگر چاہے وہ خدائے تعالیٰ میری بُرائی تو نہ دور ہو مجھ سے وہ بُرائی ان خداؤں کے بخشوانے سے ذرا بھی یعنی اگر خدائے تعالیٰ مجھ پر غصہ ہو اور عذاب کیا چاہے تو یہ بت نہ بخشوا سکیں مجھ کو اور نہ چھڑا سکیں مجھ کو پھر اگر ایسے زبردست خدا کو چھوڑ کر ایسے بے طاقتوں اور کمزوروں کو پوجوں تو اِنِّیْۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ مقرر تب میں ہر طرح بڑی گمراہی میں ہوں کھلا ہوا یعنی جان بوجھ کر سیدھی راہ چھوڑوں جب قوم نے جانا کہ حبیب نجار منفر بتوں سے پھرا تب قصد کیا اُس کے قتل کا اور لگے پتھر مارنے تب حبیب نے اُن پیغمبروں کی طرف منہ کیا اور کہا اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ۝ بیشک میں ایمان لایا ہوں تمہارے پروردگار پر تم سنو اور میرے ایمان کے گواہ رہو یہ بات حبیب نجار کہتا تھا اور کافر پتھر مارتے تھے یہاں تک کہ وہ مر گیا اور بازار میں شہر انطاکیہ کے حبیب نجار کی قبر ہے کہتے ہیں فرشتوں نے ان کو وقت مرنے کے قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ کہا کہ آؤ بہشت میں جب حبیب نجار نے بہشت میں جا کر وہاں کی نعمتیں دیکھیں تو قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ۙ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ۝ کہا کیا خوب ہوتا اگر جانتی قوم میری جو کس سبب سے بخشا مجھ کو میرے خدائے تعالیٰ نے اور کیا مجھ کو بڑے باعزتوں سے یعنی خدائے تعالیٰ نے بڑی عزت اور مرتبہ دیا مجھ کو کہتے ہیں کہ اُن کافروں نے پیغمبروں کو اور بادشاہ کو اور جو کوئی ایمان لایا تھا سب کو مار ڈالا اور بعضے کہتے ہیں حبیب کو مار ڈالا اور باقی سب بھاگ کر بچے وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ ۝ اور نہ بھیجا ہم نے اوپر قوم حبیب نجار کے اُس کے مرنے کے پیچھے کوئی لشکر آسمان سے یعنی جب وہ قضیہ ہو چکا تو کوئی فوج آسمان سے نہیں بھیجی اُن پر اور نہیں ہم بھیجنے والے یعنی کافر اس لائق نہیں جو اُنکے مارنے کو فرشتے بھیجیں اور یہ جو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کو جو حنین کی لڑائی میں فرشتوں کا لشکر بھیجا سو واسطے بڑائی اور بزرگی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا تھا اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۝ نہ تھا واسطے عذاب اُس قوم کے مگر ایک چنگھاڑ حضرت جبریل علیہ السلام کی پھر وہ وہاں بجھے ہوئے پڑے تھے یعنی آواز سے سب مر گئے آگ بجھ کر راکھ ہو جاتی ہے یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ ۚ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اے افسوس اُن بندوں پر جو نہ آیا کوئی پیغمبر مگر اُنہوں نے اس سے ٹھٹھا ہی کیا یعنی جتنے نبی آئے سب سے مسخری اور مزاح ہی اُنہوں نے کیا اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝ کیا نہ دیکھا اور جانا جو کتنے شہروں کے لوگوں کو مار کھپا دیا ہم نے پہلے ان مکہ کے لوگوں سے یہ کہ وہ لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ اُن سے پہلے کتنے شہروں کے لوگوں کو مار کھپا دیا اُن میں سے اُن پاس کوئی نہ پھرا یعنی مر کر پھر دنیا میں نہیں آیا وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ع اور یہ سب جمع ہو کر ہمارے آگے حاضر آویں گے یعنی وہ جو آگے موئے اور یہ جو ہیں اور آگے جو پیدا ہونگے قیامت کو سب اکٹھے ہو کر آگے ہمارے حاضر آویں گے وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ ۖۚ اَحْیَیْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ یَاْكُلُوْنَ ۝ اور نشانی ہے ہماری قدرت کی مردے کے جلانے پر واسطے اُن کے زمین ہے موئی ہوئی کو یعنی خشک بغیر گھانس کے اور سبزی کے جلایا ہم نے اُسے بسبب مینہ کے پانی کے اور باہر لائے ہم اُس زمین سے یعنی اُگایا ہم نے زمین سے دانے اناج اور میوے کے پھر اُن دانوں سے تم کھاتے ہو وَجَعَلْنَا فِیْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ ۙ لِیَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ۝ اور پیدا کیا ہم نے اس زمین میں باغ جوان میں درخت ہیں کھجوروں کے اور انگوروں کے اور زمین میں بہائیں ہم نے نہریں پانی کی تو کھاؤ تم میوے باغوں کے اور اُن میووں کو نہیں بنایا تمہارے ہاتھوں نے یعنی خدائے تعالیٰ کی قدرت سے پیدا ہوتے ہیں اے پھر یہ لوگ شکر نہیں کرتے ایسی نعمتوں کا۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ پاک ہے خدائے تعالیٰ سب عیبوں اور نقصانوں سے جس نے پیدا کیا جوڑا سب چیز کا جو اُگتا ہے زمین سے اور جوڑا پیدا کیا آدمیوں سے یعنی عورت مرد اور اُس خلقت کا بھی جوڑا پیدا کیا جن کو یہ نہیں جانتے وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ ۖۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝ اور نشانی ہماری قدرت کی انکی واسطے رات جو حکمت سے ہم کھینچ لیتے ہیں اس سے دن کو پھر تب

یا اندھیرے میں رہ جاتے ہیں وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ اور نشانی قدرت کی سورج ہے جو چلا جاتا ہے اپنے ٹھہرنے کی جگہ تک یہ ٹھہراؤ مقرر کرنا خدائے تعالیٰ زبردست خبردار سے ہے وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝ اور نشانیوں قدرت خدائے تعالیٰ کی سے چاند ہے جو مقرر کیا ہم نے اس کی منزلیں یہاں تک کہ پھر ہوتا ہے جیسے ڈالی سوکھی پرانی کھجور کی لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ نہ سورج کو چاہیے کہ پا وے چاند کو دوڑتے ہیں کس واسطے کہ چاند ایک مہینے میں بارہ برجوں کی سیر کرتا ہے اور سورج ایک برس میں اور نہ رات آگے بڑھتی ہے دن سے روشنی یعنی چاندنی دھوپ سے زیادہ روشن نہیں ہو سکتی بلکہ برابر بھی نہیں ہے خدائے تعالیٰ نے ہر چیز کو جیسا بنایا ہے اُس سے کم اور زیادہ نہیں ہو سکتا اور سب تارے اور چاند سورج آسمان چوڑے میں تیرتے ہیں جیسے مچھلیاں دریا میں وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ اور نشانی اور نشانیوں سے ہماری قدرت کی اُن کے واسطے وہ ہے کہ اٹھایا ہم نے اُن کی اولاد کو ناؤ میں بھر کر یعنی دریا میں ناؤ کا چلنا نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت سے وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝ اور بنایا ہم نے اُن کے واسطے ناؤ سا جس پر چڑھتے ہیں یعنی اونٹ جو جنگل کی ناؤ ہیں وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝ اور اگر چاہیں ہم کہ ڈبائیں ناؤ کے بیٹھنے والوں کو تو پھر کوئی نہیں جو ان کی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ یہ چھوٹنے والے ہیں ڈوبنے سے اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝ مگر بخشش اور مہربانی ہم ہی سے ہے اور کارروائی اُن کی ہے ایک وقت مقرر تک یعنی ہم نے جو ان کی عمر مقرر کر رکھی ہے تب تک ہماری مہربانی اور بخشش سے اپنا مقصود حاصل کر لیں وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اور جب کہتے ہیں ان کو کہ ڈرو عذاب سے جو آگے تمہارے ہوا اگلے کافروں پر اور پیچھے تمہارے جو چلا آتا ہے قیامت کے دن کا شاید تم پر مہربانی ہو ڈرنے سے وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝ اور نہ آتی کوئی نشانی نشانیوں پروردگار اُن کے سے مگر یہ تھے اس نشانی سے منہ پھیرنے والے یعنی جو آیت قرآن کی اور جو معجزے رسول کے آئے سب سے منہ پھیرا کافروں نے اور کسی کو نہ مانا وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور جب کہتے ہیں ان کو کہ محتاجوں کو بانٹو اور خیرات کرو اس میں سے جو روزی دی ہے تم کو خدائے تعالیٰ نے تب کہتے ہیں کافر مسلمانوں کو کیا کھلاویں ہم اُن کو جو خدائے تعالیٰ اگر چاہتا تو کھلاتا ان کو یعنی کافر مسلمانوں سے کہتے تھے کہ تم کہتے ہو کہ خدائے تعالیٰ سب کو روزی دیتا ہے جب خدائے تعالیٰ ان کو نہ دی تو ہم کیوں دیں تم اے مسلمانو مقرر کھلی ہوئی گمراہی میں ہو صریحا جو ہمیں کہتے ہو کہ خیرات کرو وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اور کہتے ہیں کافر پیغمبروں سے کہ کب ہو گا یہ وعدہ جو تم کہتے ہو کہ قیامت آئے گی اگر سچے ہو اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝ نہیں دیکھتے مگر ایک چنگھاڑ کی جو پکڑے ان کو اور یہ آپ دنیا کے معاملے میں جھگڑتے ہوں گے یعنی مشغول ہونگے فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ع پھر نہ سکیں گے جو کچھ کہ کریں اور نہ اپنے کنبے پاس پھر سکیں گے یعنی اتنی بھی فرصت نہ ہو گی جو بات کریں یا کسی عزیز سے ملیں وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝ اور جب پھونکا جائے گا تیسری بار نرسنگا پھر اس وقت یہ لوگ قبروں سے باہر آن کر اپنے پروردگار کی طرف دوڑینگے اور قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ کہیں گے کہ اے خرابی اور کمبختی ہماری کس نے ہم کو اٹھایا ہمارے سونے کی جگہ سے تب فرشتے کہیں گے کہ یہ ہے وہ جو وعدہ کیا تھا خدائے تعالیٰ نے اور سچے تھے پیغمبر اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ نہ تھی مگر ایک چنگھاڑ پھر یہ اس وقت سب ہمارے آگے حاضر ہونے والے ہیں فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ پھر آج کے دن کسی پر کچھ ظلم نہ ہو گا اور بدلہ نہ ملے گا مگر وہی جو کرتے تھے تم دنیا میں نیکی اور بدی سے اُسی کا بدلہ ملیگا اور زیادہ نہ ہو گا اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝ بیشک بہشت کے رہنے والے آج کام میں ہیں خوش میوہ کھاتے ہوئے عیش میں ہونگے هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝ بہشت کے رہنے والے اور ان کی نکاحیاں بیبیاں چھاؤں میں محلوں کے اندر تختوں کے اوپر تکیے لگا کر بیٹھیں گی عزت اور شان سے لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۝ واسطے بہشتیوں کے بہشت میں طرح طرح کے میوے ہیں اور اُن کو ہو گا جو چاہیں گے سب موجود اور تیار رکھا ہوا ہے سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝ سلام کا فرمانا ہو گا پروردگار مہربان سے قیامت کو بعد حساب کے حکم ہو گا کہ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ جدا ہو جاؤ آج اے کافرو مسلمانوں سے اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا

ع ۳ وقف لازم

وقف غفران

وقف منزل

نَعۡبُدُوا الشَّیۡطٰنَ اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ۙ اے کیا نہ کہا تھا تم کو اے اولاد آدم کی وُہ کہ نہ پوجو شیطان کو یعنی شیطان کا کہا نہ مانیو جو بیشک شیطان تمھارا دشمن ہے کھلا ہوا صریح گا وَّ اَنِ اعۡبُدُوۡنِیۡ ؕ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ۝ اور وُہ کہ بندگی کرو میری جو یہ سیدھی راہ ہے تمھارے چھٹکارے کی اور بہشت میں جانے کی یعنی ان دونوں باتوں کا تم سے قول کیا تھا سو تم نے دونوں کو اُلٹا کیا کہ میری بندگی نہ کی اور شیطان کا کہا مانا وَ لَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡکُمۡ جِبِلًّا کَثِیۡرًا ؕ اَفَلَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ ۝ اور بیشک بہکایا اور بھلایا شیطان نے تم میں سے بہت خلقت کو اے پھر کیا تم نہیں سمجھتے تھے اور اسکے فریب سے نہ بچ سکتے تھے پھر کافروں کو مسلمانوں سے جدا کرکے کہینگے ھٰذِہٖ جَہَنَّمُ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ۝ اِصۡلَوۡھَا الۡیَوۡمَ بِمَا کُنۡتُمۡ تَکۡفُرُوۡنَ ۝ یہ دوزخ وُہ ہے جس کا دُنیا میں تمھیں وعدہ دیتے تھے پیغمبر اور تم جھوٹھ جانتے تھے آؤ اس میں آج اس سبب سے جو تھے تم دُنیا میں نہ ماننے والے پیغمبروں کا کہنا اَلۡیَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلٰۤی اَفۡوَاھِھِمۡ وَ تُکَلِّمُنَاۤ اَیۡدِیۡھِمۡ وَ تَشۡھَدُ اَرۡجُلُھُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ آج مہر رکھینگے ہم اُنکے منھوں پر اور باتیں کرینگے ہم سے ہاتھ اُنکے اور پاؤں اُن کے اور بتادینگے جو کچھ یہ کرتے تھے دُنیا میں یعنی ساری عمر کی نیکی اور بدی کی ہوئی ہاتھ اور پاؤں کہدینگے قیامت کو وَ لَوۡ نَشَآءُ لَطَمَسۡنَا عَلٰۤی اَعۡیُنِھِمۡ فَاسۡتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبۡصِرُوۡنَ ۝ اور اگر ہم چاہیں تو دُنیا میں غائب ہونے اور مٹانے کا حکم کریں اُنکی آنکھوں پر تو پھر یہ دوڑیں راہ چلنے کو جیسے عادت ہے اُن کی پھر کیونکر دیکھیں راہ وَ لَوۡ نَشَآءُ لَمَسَخۡنٰھُمۡ عَلٰی مَکَانَتِھِمۡ فَمَا اسۡتَطَاعُوۡا مُضِیًّا وَّ لَا یَرۡجِعُوۡنَ ۝ اور اگر چاہیں ہم تو صورت بدل دیں اُنکی اوپر جگہ اُنکے کے یعنی جس مکان پر ہوں وہیں رہ جائیں پھر نہ سکیں آگے چلنا اور نہ پیچھے پھر سکیں وَ مَنۡ نُّعَمِّرۡہُ نُنَکِّسۡہُ فِی الۡخَلۡقِ ؕ اَفَلَا یَعۡقِلُوۡنَ ۝ اور جس کو بوڑھا کرتے ہیں ہم پھیرتے ہیں ہم اُسکے بدن میں یعنی قوت کے بدلے سُستی اور عوض جوانی کے بڑھاپا پھر کیا نہیں سمجھتے اس بات کو اور خدا تعالیٰ کی قدرت نہیں دیکھتے کہتے ہیں کہ مکے کے لوگ حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہتے تھے کہ شاعر ہے اور قرآن کو اپنے دل سے بناتا ہے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَ مَا عَلَّمۡنٰہُ الشِّعۡرَ وَ مَا یَنۡۢبَغِیۡ لَہٗ ؕ اِنۡ ھُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ وَّ قُرۡاٰنٌ مُّبِیۡنٌ ۝ اور نہیں سکھایا ہم نے محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو شعر یعنی ہم نے اُسے علم شعر کہنے کا نہیں دیا اور نہیں لائق پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جو شعر کہے نہیں ہے یہ قرآن مگر نصیحت اور کتاب ہے کھلی ہوئی جو اس کے معنی روشن ہیں اور اس واسطے بھیجا ہے لِّیُنۡذِرَ مَنۡ کَانَ حَیًّا وَّ یَحِقَّ الۡقَوۡلُ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ ۝ تو ڈراوے تو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے جو جیتا ہووے یعنی مسلمان ہووے اور کافر تو مثل مردے کے ہیں اور ثابت اور مقرر ہو چکی بات عذاب کی کافروں پر اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اَنَّا خَلَقۡنَا لَھُمۡ مِّمَّا عَمِلَتۡ اَیۡدِیۡنَاۤ اَنۡعَامًا فَھُمۡ لَھَا مٰلِکُوۡنَ ۝ اے کیا نہیں دیکھتے اور نہیں سمجھتے یہ کہ ہم نے پیدا کردے اُنکے واسطے اپنے ہاتھوں سے حیوان جیسے اونٹ اور گائے اور دُنبے اور بکریاں پھر یہ لوگ آپ اُنکے مالک ہیں وَ ذَلَّلۡنٰھَا لَھُمۡ فَمِنۡھَا رَکُوۡبُھُمۡ وَ مِنۡھَا یَاۡکُلُوۡنَ ۝ اور اختیار میں کیا ہم نے حیوانوں کو آدمیوں کے پھر یہ لوگ اُن حیوانوں میں سے سواری بھی کرتے ہیں اور اُن میں سے کھاتے بھی ہیں وَ لَھُمۡ فِیۡھَا مَنَافِعُ وَ مَشَارِبُ ؕ اَفَلَا یَشۡکُرُوۡنَ ۝ اور واسطے اُن لوگوں کے حیوانوں میں فائدے ہیں جیسے اون اور کھالیں اور پینے کو دودھ کیا پس شکر نہیں کرتے الٰہی نعمتوں کا بلکہ وَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اٰلِھَۃً لَّعَلَّھُمۡ یُنۡصَرُوۡنَ ؕ اور پکڑتے ہیں سوائے خدائے تعالیٰ کے اور خداؤں کو یعنی بتوں کو اس واسطے کہ شاید مدد کریں وُہ بت پر وُہ خدا اُنکے یعنی بت لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ نَصۡرَھُمۡ ۙ وَ ھُمۡ لَھُمۡ جُنۡدٌ مُّحۡضَرُوۡنَ ۝ نہیں کر سکتے مدد اُن کی کس واسطے کہ وُہ آپ ہی کچھ طاقت نہیں رکھتے بلکہ ان ہی کے محتاج ہیں جو اُٹھاویں تو اُٹھیں نہیں تو پڑے رہیں بے اختیار اور یہ بت پوجنے والے اُن اپنے خداؤں کی فوج ہیں حاضر ہونیوالے اب تو اُن کی نگہبانی کے واسطے فوج ہیں تو کوئی توڑے نہیں اور قیامت کو اُنکے ساتھ دوزخ میں جائیں اب خدائے تعالیٰ اپنے حبیب کی تسلی کے واسطے فرماتا ہے کہ فَلَا یَحۡزُنۡکَ قَوۡلُھُمۡ ۘ اِنَّا نَعۡلَمُ مَا یُسِرُّوۡنَ وَ مَا یُعۡلِنُوۡنَ ۝ پھر چاہیئے کہ غمگین نہ کرے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کافروں کی بات بیشک ہم جانتے ہیں جو چھپا رکھتے ہیں دل میں اور جو کچھ ظاہر میں کرتے ہیں ہم سب جانتے ہیں اور سب کا بدلہ دیں گے ہم اُنکو کہتے ہیں کہ ایک دن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مجلس میں بیٹھے تھے اور کئی سردار قریش کے بھی حاضر تھے جو ابی بیٹا خلف کا ایک ہڈی پرانی گلی ہوئی ہاتھ میں لے کر ملتا ہوا آیا اور کہا کون ہے جو اسے پھر دوبارہ درست کرے اور بناوے حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ پروردگار ادیگا جس نے پہلا اسے اور تجھے بنایا تھا خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اَوَ لَمۡ یَرَ الۡاِنۡسَانُ اَنَّا خَلَقۡنٰہُ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ فَاِذَا ھُوَ خَصِیۡمٌ مُّبِیۡنٌ ۝ اے کیا نہیں دیکھتا آدمی یعنی ابی کہ بیشک پیدا کیا ہم نے اُس کو بوند منی کے سے جو اصل پیدائش آدمی کی ہے پھر آپ اُس وقت جھگڑتا ہے سامنے کھلا ہوا صریح گا اور اپنے تئیں نہیں سمجھتا ہے کہ میں کیا تھا اور کیونکر پیدا ہوا وَ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِیَ خَلۡقَہٗ ؕ قَالَ مَنۡ یُّحۡیِ الۡعِظَامَ وَ ھِیَ رَمِیۡمٌ ۝ اور ماری

ربع

وقف لازم

یعنی کہی ہمارے واسطے مثل کہ پُرانی گلی ہوئی ہڈی کو ہاتھ میں ملکر پھوک سے اُڑا دی اور بھلایا پیدا ہونے اپنے کو یعنی نہیں سمجھتا کہ میں کیونکر پیدا ہوا تھا اور
کہا کہ کون جلاویگا ہڈی کو جو یہ گل کر خاک ہو گئی تھی قُلْ یُحْیِیْہَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَھَآ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ط وَھُوَ بِکُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُ ۙ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کو کہ
جلاویگا اس گلی ہوئی ہڈی کو وُہ پروردگار جس نے اپنی قدرت سے پیدا کیا پہلی بار اور سب خلقت سے خبردار ہے الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا
فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْہُ تُوْقِدُوْنَ ○ وُہ پروردگار جس نے پیدا کیا تمھارے واسطے ہرے درخت سے آگ کو پھر وہاں تم اُس ہرے درخت سے آگ
سلگاتے ہو عرب کے مُلک میں بہت جگہ درخت ہیں ایک کا نام مُرخ ہے اور دوسرے کا نام عقار ہے جب مُرخ کی ڈالی عقار کی ڈالی پر نوے پھیرتے ہیں
تو آگ نکلتی ہے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو ہرے درخت سے آگ نکال سکتا ہے البتہ وُہ مردوں کو جلا سکتا ہے دوبارہ اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَھُمْ ط بَلٰی ق وَھُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ○ اے کیا نہیں ہے وہ شخص جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو بنا سکنے والا ان وقف غفران
جیسوں کو یعنی جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے وُہ کیا مانند ان کے اور نہیں پیدا کر سکتا ہاں پیدا کر سکتا ہے اور وہی ہے بہت خلقت پیدا
کرنے والا سب کے احوال کا جاننے والا اُس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ○ سوائے اس کے نہیں کام و حکم
اُس کا جب چاہتا ہے کسی چیز کے پیدا کرنے کو تو فرماتا ہے اس کو کہ بن جا پس بن جاتی ہے اُسی وقت کچھ اسباب اور مصالح کی اور مدد کرنے والے کی اور
ڈھیل کی احتیاج نہیں ہے فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ع پھر پاک ہے خدائے تعالیٰ سب عیبوں اور نقصانوں سے وُہ ع
خدائے تعالیٰ جس کی قدرت کے ہاتھ میں ہے بادشاہی سب چیزوں کی اور اُسی کی طرف تم سب پھروگے قیامت کے دن حساب کے واسطے مقرر

سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِائَۃٌ وَّاثْنَتَانِ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَۃً

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا ۙ قسم ہے ساتھ فرشتوں صف باندھنے والوں کے واسطے بندگی کے پس قسم ہے فرشتوں دُور کرنے والوں کی
کہ شیطانوں کو دُور کرتے ہیں پس قسم ہے فرشتوں پڑھنے والوں کی کہ وحی اللہ کی پڑھتے ہیں اوپر پیغمبروں کے حق تعالیٰ قسم کھاتا ہے فرشتوں کی کہ صف میں کھڑے
ہیں درمیان ہوا کے ساتھ جس چیز کے حکم پہنچے قیام کریں یا قسم کھاتا ہے ساتھ غازیوں کے کہ صفیں جہاد میں باندھتے ہیں یا مومنوں کی کہ جماعت کی
صف میں کھڑے ہوویں یا ساتھ علما کے کہ بیچ صف فیض لینے کے قائم ہوویں یا ساتھ جانوروں کے کہ درمیان ہوا کے صف باندھیں اگر مراد
فرشتے ہیں پس زاجرات بھی وہی ہیں کہ بادلوں کو ہانکتے ہیں اور تالیات ہیں کہ ہمیشہ ساتھ حمد اور تسبیح اللہ کے مشغول ہیں اور اگر جماعت
…غازیوں کی ہیں زاجرات کا ہانکنا گھوڑے کا ہووے یا دُور کرنا دشمنوں کا ہووے اور پڑھنا ان کا ذکر تکبیر کا اور اگر مومن ہوویں
ساتھ انوار خدمت کے زجر کرنے والے شیطان کے ہیں اور درمیان نماز کے پڑھنے والے قرآن کے ہیں اور اگر اہل علم ہیں کفر اور فسق سے ساتھ دلیل اور حجت
اوپر خلق کے پڑھتے ہیں احکام شریعت کے اور اگر جانور ہیں ساتھ کہنے ذکر اللہ کے طرح طرح کی آفتوں کو اپنے سے دُور کرتے ہیں اس آیت میں تفصیلیں علماء
نے بہت کی ہیں واسطے طول کے نہیں لکھا اگر مفصل چاہیے تفسیر حسینی میں دیکھے لائے ہیں کہ کفار مکّے کے ازراہ تعجب کے کہتے تھے کہ محمد سب
خداؤں کو ایک خدا کہتا ہے حق تعالیٰ نے بیچ اس آیت کے قسم یاد کی کہ اِنَّ اِلٰـہَکُمْ لَوَاحِدٌ ۙ تحقیق اللہ تمھارا بیچ ذات اپنی کے ایک ہے
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَہُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ع اور پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا اور پیدا کرنے والا اس چیز کا کہ درمیان
اُن دونوں کے ہے حیوانات سے اور اثمار سے اور پہاڑوں سے اور پیدا کرنے والا مشرقوں ستاروں کا کیونکہ ہر ستارہ کو ایک مشرق ہے کہ اُس
جگہ سے نکلتا ہے یا مراد مشارق آفتاب ہے کہ ہر روز اور مشرق سے نکلتا ہے اور مغرب اس کے مختلف ہیں کہ ہر روز اور مغرب میں چھپتا ہے اور ساتھ
مشارق کے اکتفا کی مغربوں کا ذکر نہ کیا اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَۃِ نِ الْکَوَاکِبِ ۙ تحقیق ہم نے آرائش دی ہے آسمان دُنیا کے کو یعنی جو آسمان کہ نزدیک
تر ہے زمین سے ساتھ آرائش ستاروں کے اور حفص ساتھ اضافت کے پڑھتا ہے یعنی آرائش دی ہم نے آسمان دُنیا کے کو ساتھ آرائش ستاروں کے وَحِفْظًا
مِّنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ ۖ دُحُوْرًا وَّلَہُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ اِلَّا مَنْ خَطِفَ
الْخَطْفَۃَ فَاَتْبَعَہٗ شِہَابٌ ثَاقِبٌ ○ اور نگاہ رکھا ہم نے آسمان کو نگاہ رکھنا ہر شیطان سرکش نافرمان سے نہیں سنتے اور طاقت سننے کی نہیں رکھتے وہ

باتوں گروہ بلند تر کے کہ اشراف فرشتے واقف اسرار ہیں اور ڈالے جاتے ہیں شیطان یعنی اوپر اُنکے چنگاریاں آگ کی ڈالتے ہیں یا دُور کیے جاتے ہیں ہر طرف سے خواری اور رسوائی کو دُور کرنا اور واسطے شیطانوں کے عذاب ہے دُکھ دینے والا آخرت میں یا ہمیشہ بیچ دنیا کے اور اُن کو قوت سننے کلام فرشتوں کی نہ ہووے مگر جو شیطان کہ اُچک لیجاوے بات فرشتے کی اُچک لیجاوے یعنی چراوے بات کو فرشتے سے پس پیچھے سے آتا ہے اُسکے ستارہ روشن یا آگ جلانے والی اور راندے ہوئے کو ایذا کیے یا جلاوے کہتے ہیں کہ رکانہ ابن زید اور ابو الاسدین کہ منکر بعث اور حشر کے تھے ہمیشہ دعویٰ حملہ اور قوت کا کرتے تھے اور درمیان قریش کے از روئے تکلف کے نشان بندگی کا بلند کرتے تھے حق تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ إِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ پس پوچھ اے محمد مشرکوں سے کہ آیا وہ سخت زیادہ ہیں از روئے پیدائش کے یا جو کچھ کہ پیدا کیا ہے ہم نے فرشتوں سے اور آسمانوں سے اور زمین اور ستاروں سے اور مشرقوں اور انگاروں آگ کے سے تحقیق ہم نے پیدا کیا ہم نے آدمیوں کی اصل کو مٹی چپکنے والی سے پس مادہ اصل ان کا مٹی ہے اور وہ حاصل ہووے ملنے جز پانی کے سے اور بیچ معالم کے آیا ہے کہ گمان تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ تھا کہ جو کوئی قرآن سُنے ساتھ اس کے ایمان لاوے مشرکوں نے سُنا اور ساتھ اُس کے ٹھٹھا کیا پیغمبر نے اس حال سے تعجب کیا آیت آئی کہ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝ واسطے قطع کلام اوّل کے ہے اور **زاد المسیر** میں لکھا ہے معنی بل کے جیسے کہ دع یعنی چھوڑ کلام کفار کو تعجب کیا تو نے اے محمد اُن کے ایمان نہ لانے پر ساتھ قرآن کے اور وہ ٹھٹھا کرتے ہیں ساتھ اس کے یا تعجب رکھتا ہے تو کہ وجود قدرت الٰہی کی کیوں انکار بعث کا کرتے ہیں اور وہ افسوس رکھتے ہیں تعجب تیرے سے وَإِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝ وَإِذَا رَأَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝ اور جس وقت نصیحت دی جاتی ہے ساتھ کسی چیز کے نہیں یاد کرتے اُس کو اور ساتھ اسکے نصیحت پکڑنیوالے نہ ہوویں اور جس وقت دیکھتے ہیں کسی معجزے کو کہ سبب سچ ہونے گفتگو تیری کا ہے جیسے شق ہو جانا چاند کا ٹھٹھا کرتے ہیں ساتھ اس کے آپس میں وَقَالُوْٓا إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ءَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَإِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ أَوَاٰبَآؤُنَا الْأَوَّلُوْنَ ۝ اور کہتے ہیں نہیں ہے یہ معجزہ کہ دیکھا ہے ہم نے مگر جادو ظاہر آیا جس وقت مر جاوینگے ہم دُنیا سے اور ہو جاوینگے مٹی خشک اور ہڈیاں بے گوشت اور پوست آیا ہم البتہ اُٹھائے گئے ہوں گے آیا اور باپ دادے ہمارے بھی کہ پہلے تھے قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہاں اُٹھائے جاؤ گے تم ساتھ باپ داداؤں کے جس حال میں کہ خوار ہو گے اور جس وقت کہ قیامت آوے پس سوا اس کے نہیں ہے کہ وہ ایک ہانکنا ہے کہ صور پھونکیں گے یکایک تمام آدمی زندہ ہو کر قبروں سے دیکھیں گے وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ اور کہیں گے کہ اے افسوس اوپر ہمارے یہ دن قیامت ہے کہ ہم کو وعدہ دیتے تھے اور فرشتے کہیں گے کہ ہاں هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ع یہ دن جدا ع ۵ کرنے نیکوں کا بدوں سے ہے یا دن حکم کا وہ دن کہ تھے تم ساتھ اس کے جھوٹ جانتے تھے اور یقین نہ کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ سے حکم پہنچے ساتھ فرشتوں کے کہ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ لا جمع کرو تم اُن لوگوں کو کہ ظلم کیا اُنہوں نے اوپر اپنے ساتھ شرک کے اور مانند ان کے کو یعنی بُت پرست کو ساتھ بت پرست کے اور ستارہ پرست کو ساتھ ستارہ پرست کے اور اسی طرح کے یا نزدیکیوں اُن کے کو یعنی شیطانوں سے یا جوروں ان کی کو کہ کافر تھیں اور کہتے ہیں مراد ظلم کرنے والوں سے ستمگار ہیں اوپر خلق کے ساتھ ظلم کے اور اوپر اپنے اور حشر وہ ہے کہ اُن کو موقف میں رکھیں یا مانندوں اُنکے کے جیسے زانی کو ساتھ زانی کے اور شرابی کو ساتھ شرابی کے یا مددگاروں اُنکے کو کہ ظلم کرنے میں شریک تھے جیسے نوکر **قوت القلوب** میں لکھا ہے کہ ایک نے عبد اللہ ابن مبارک قدس سرہٗ کو پوچھا کہ میں درزی ہوں اور اتفاقاً کپڑے ظلم کے سیتا ہوں میں مبادا مددگاروں اُن کے سے ہوں میں ابن مبارک قدس سرہٗ نے فرمایا کہ تو مددگاروں سے نہیں ہے بلکہ ظالموں سے ہے مددگار ظالموں کے وہ لوگ ہیں کہ سوئی تاگا تیرے ہاتھ بیچتے ہیں ع یار ظالم مباش تا نشوی * روز حشر از شمارہ ایشان * اور صحیح تر وہ ہے کہ یہ ظلمہ مشرک ہیں ساتھ دلیل اُس کے کہ کہتا ہے جمع کرو تم اُن کو اور اُس چیز کو بھی کہ پوجتے تھے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ إِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝ سوا اللہ تعالیٰ کے سے بتوں سے یا شیطان اور لشکر اُس کے سے اور یہ عالم ہے اختصاص پایا ہوا ساتھ آیت ان الذین سبقت لہم منا الحسنیٰ اولئک عنہا مبعدون کے پس راہ دکھاؤ تم ظلمہ کو اور بلاؤ اُنکے کو طرف راہ دوزخ کے وَقِفُوْهُمْ إِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝ لا اور کھڑا کرو اُن کو اوپر کنارے دوزخ کے یا اوپر پُل صراط کے تحقیق یہ لوگ پوچھے گئے ہیں عقائدوں سے اور اعمالوں سے اور اُنکو کہیں مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝ کیا ہے تم کو اے کافرو کہ یاری ایک دوسرے کی نہیں کرتے ہو اور قید سے نہیں چھڑاتے وہ جواب نہ دیویں اور حق تعالیٰ ساتھ

فرشتوں کے کہے کہ وہ ایک دوسرے کو یاری نہ دیوے بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ٥ بلکہ کافر آج کے دن تابعدار رہیں وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ٥ اور مقابل ہوگا بعضا اُن کا اوپر بعضے کے یعنی سردار قوم کے اور ضعیف انکے آپس میں سوال کرینگے کہ یہ کیا حال ہے کہ ہم کو پیش آیا یا سرزنش کرے ایک دوسرے کو قَالُوْۤا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ٥ تابع کہیں گے سرداروں کو تحقیق کہ تم تھے کہ آتے تھے ہمارے پاس قسم سے از روئے نصیحت کے یا از روئے قوت کے اور قہر کے کہ ہم اوپر راہ سیدھی کے ہیں قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ٥ سردار کہیں گے بلکہ نہ تھے تم ایمان لانیوالے یعنی تم اوپر سیدھی راہ کے نہ تھے کہ ہم نے تم کو گمراہ کیا ہووے وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ٥ اور نہ تھا ہم کو اوپر تمھارے کچھ غلبہ کہ زبردستی تم کو گمراہ کرتے ہم بلکہ تھے تم گروہ حد سے گذرنیوالے فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَاۤ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ٥ پس واجب ہو گیا اوپر ہمارے کہنا پروردگار ہمارے کا یعنی لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ کہ کلمہ عذاب ہے ساتھ عتاب کے تحقیق ہم البتہ چکھنے والے ہیں عذاب کے بیچ اُس دن کے فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ٥ پس بہکایا ہم نے تم کو اس واسطے کہ تحقیق ہم بھی گمراہ تھے چاہا ہم نے کہ تم بھی مانند ہمارے ہو جاؤ جیسے کہ کہا ہے ؎ من مستم وخواہم کہ تو ہم مست شوی تاہچومن سوختہ از دست شوی ۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے فرمایا کہ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ٥ پس تحقیق تابع اور متبوع اس دن بیچ عذاب کے شریک ہونیوالے ہونگے جیسے گمراہی میں شریک تھے اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ٥ تحقیق ہم اسی طرح کرتے ہیں ساتھ مشرکوں کے اور کافروں کے اِنَّهُمْ كَانُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ٥ تحقیق مشرک تھے کہ جس وقت کہا جاتا تھا ان کو کہ نہیں ہے کوئی خدا سوا اللہ کے یعنی جس وقت کلمہ توحید کو سنتے ہیں سرکشی کرتے ہیں کہنے اس کے سے وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْۤا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ٥ اور کہتے ہیں آیا تحقیق ہم البتہ چھوڑنیوالے ہیں بندگی خداؤں اپنے کی واسطے ایک شاعر پوشیدہ عقل یعنی دیوانہ کے یعنی ساتھ کہنے اسکے کے بندگی خداؤں اپنے کی یعنی بتوں کی نہ چھوڑیں ہم کافر آنحضرت کو ساتھ شعر اور جنون کے نسبت کرتے تھے اللہ فرماتا ہے کہ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ٥ اس طرح ہے بلکہ آیا ہے محمد ساتھ دین سچ کے اور سچ دیا ہے پیغمبروں کو کہ آگے اس سے تھے اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ٥ تحقیق تم اے کافرو البتہ چکھنے والے عذاب دکھ دینے والے کے ہو دوزخ میں بسبب شرک کے اور جھٹلانے کے وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥ اور جزا دیے جاؤ گے تم مگر اس چیز کی کہ تھے تم عمل کرتے اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ٥ مگر بندگی اللہ کی پاک کی گئی ناپاکی شک اور شرک کی سے جزا انکی دوچند ہو ویگی اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ٥ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ٥ فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ٥ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ٥ وہ گروہ واسطے انکے ہے رزق جانا گیا یعنی ظاہر نہ پوشیدہ یا معلوم ہے خاصیت اسکی ہمیشگی باقی رہنے کے سے اور لذت محض اور وہ میوے ہیں ہر طرح کے تر اور خشک اور بہشتی بہشت میں تعظیم کئے گئے ہونگے بیچ بہشتوں ناز ونعمت کے اوپر تختوں آراستہ کے بیٹھے ہوئے منہ ایک دوسرے کی طرف کئے ہوئے تا ساتھ دیدار ایک دوسرے کے خوش وقت ہوویں يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ٥ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ٥ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ٥ پھیرا جاویگا اُن کے پیالہ بھرا ہؤا شراب چشمہ جاری ہونے والے سے سفید رنگ لذت دار واسطے پینے والوں کے نہ بیچ اُس شراب کے بہکنا ہوگا جیسے شراب دُنیا کی میں ہے کہ فساد کرے اور عقل کھو دیوے اور نہ بہشتی اُس شراب سے بے عقل ہونگے اور عقل و ہوش ان کا دُور نہ ہووے وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ٥ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ٥ اور نزدیک انکے یعنی بیچ مکانوں کے حوریں کوتاہ کرنے والی آنکھوں کی ہونگی کہ سوا شوہر کے نہیں دیکھتی ہیں کشادہ چشم گویا کہ تحقیق وہ حوریں انڈے ہیں چھپائی گئی صفائی میں مثال دیتا ہے حوروں کی بیچ لطافت اور خوش رنگی کے ساتھ انڈے جانور کے واسطے کہ مقرر ہے کہ شتر مرغ بیضہ اپنے کو نیچے پروں اپنے کے چھپاتا ہے کہ گرد آلودہ نہ ہووے اور بیضہ اُس کا سفید ہوتا ہے سبزی ملا ہؤا اور نیک ترین رنگوں بدن کا نزدیک عرب کے وہ ہوئے فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ٥ پس منہ کریگا بعضا اُن کا اوپر بعضے کے سوال کرینگے آپس میں ایک دوسرے سے احوال دُنیا کا یا دوست دشمن قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّىْ كَانَ لِىْ قَرِيْنٌ ٥ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ٥ کہیگا ایک کہنے والا ان میں سے کہ تحقیق میں تھا میرا ایک دوست کہ منکر بعث کا تھا مقابل کہتا ہے کہ وہ دو بھائی ہیں کہ سورہ کہف میں ذکر اُن کا ہے یہودا مومن ہے اور کہے ساتھ بہشتیوں کے کہ میرے تئیں ایک بھائی تھا قطروس کہ بیچ دنیا کے سرزنش کرکے کہتا تھا کہ آیا تو باور رکھنے والوں سے ہے خاص قیامت کو ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ٥ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ٥ آیا جس وقت مرجاوینگے ہم اور ہو جاوینگے ہم قبر میں مٹی خشک اور ہڈیاں پرانی آیا تحقیق ہم البتہ جزا دیے گئے ہیں یعنی ہم کو جلادیں

اور بدلے یوں کہیگا یہودا بہشتیوں کو کہ آیا تم بھی جھانکنے والے ہو دوزخیوں کو مراد وہ ہے کہ دیکھو تم دوزخیوں کو کہ حال بھائی میرے کا معلوم کریں تم کہ بیچ کس درکے ہے اور ساتھ کس طرح کے عذاب میں گرفتار ہوا ہے بہشتی کہینگے کہ تو اُس کو خوب پہچانتا ہے تو ہی دیکھ طرف دوزخ کے فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ۝ پس جھانکے گا یہودا طرف دوزخ کے یعنی دیکھیگا پس دیکھے قطروس کو درمیان دوزخ کے کہے گا یہودا ساتھ اُس کے کہ اے قطروس کہ قسم ہے اللہ کی کہ تحقیق قریب تھا کہ ہلاک کرے مجھ کو اپنے وسواس سے اور گمراہ کرے وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۝ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ اگر نہ ہوتی بخشش پروردگار میرے کی کہ مجھ کو ایمان دیا اور فتنے تیرے سے نگاہ رکھا البتہ ہوتا میں حاضر کئے گیوں سے دوزخ میں ساتھ تیرے پس یہودا ساتھ فرشتوں کے کہے اس طرح کہ بھائی اُس کا سنے آیا پس نہیں ہیں ہم مرنیوالے بہشت میں یعنی کہ ہم ہمیشہ رہیں گے اور مریں گے مگر مرنا ہمارا پہلی بار دنیا میں اور نہیں ہیں ہم عذاب کئے گئے فرشتے کہیں گے کہ ہاں ہرگز نہ مرو گے اور عذاب دیئے گئے نہ ہوگے اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ کہیگا یہودا تحقیق ہمیشگی کی نعمت اور بے خطرہ ہونا عذاب سے البتہ وہی مطلب یابی ہے بڑی لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝ واسطے اس نعمت کے پس چاہیئے کہ عمل کریں عمل کرنیوالے نہ واسطے دولت اور مرتبہ دنیا کے کہ اوپر زوال اور انتقال کے ہے اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝ آیا یہ نعمت بہتر ہے از روے تحفہ کے یا درخت زقوم کا اور وہ ایک درخت بیچ ولایت تہامہ کے کہ پتے چھوٹے رکھتا ہے اور میوہ اُس کا نہایت بے مزہ اور کڑوا ہے حق تعالیٰ نے اسی درخت کو کہ میوہ اُس کی مہمانی دوزخیوں کی ہووے اور زبردستی اُن کو کھلاویں ساتھ اس اسم کے نام رکھا اور فرمایا کہ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝ تحقیق ہم نے کر دیا ہے اُس درخت کو آزمائش واسطے ظالموں کے اس واسطے کہ جب انہوں نے سنا کہ زقوم ایک درخت ہے دوزخ میں کہا کہ یہ کس طرح ہو سکے حالانکہ آگ لوہے کو گلاتی ہے اور نہ جانا کہ جو کوئی قادر ہے اوپر پیدا کرنے حیوان آتشی کے جیسے سمندر صاحب قدرت ہے اوپر پیدا کرنے درخت کے بیچ آگ کے اور نگاہ رکھنے اس کے سوزش سے **معالم** میں لکھا ہے کہ ابن الزبعری نے بت پرستوں قریش کو کہا محمد صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہم کو ڈراتا ہے ساتھ زقوم کے اور زقوم بیچ لغت بربر کے مسکہ اور خرما کو کہتے ہیں ابو جہل اٹھا اور اکابر عرب کو گھر میں بلا کر لونڈی اپنی کو کہا کہ زقمینا یعنی زقوم دے ہم کو لونڈی مسکہ اور خرما لائی ابو جہل نے کہا کہ کھاؤ تم یہ وہ زقوم ہے کہ محمد رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم ہم کو ساتھ اس کے ڈراتا ہے خدائے تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ زقوم وہ نہیں کہ وہ گمان کرتے ہیں اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْۤ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝ تحقیق وہ درخت زقوم کا نکلتا ہے جڑ تہامہ دوزخ کی سے اور شاخیں اس کی بلند ہے کہ بیچ سب درکوں کے پہنچیں طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ خوشے اس درخت کے گویا کہ وہ سر شیطانوں کا ہے بدشکلی میں اور بدرنگی میں اور کہتے ہیں شیاطین سانپ بدصورت اور پرہول ہیں اور کہا ہے پتھر سیاہ تھے گرد و پیش مکے کہ انکو رؤس الشیاطین کہتے تھے پس تحقیق کافر البتہ کھانے والے ہیں اس درخت سے پس بھرنیوالے ہیں اس درخت سے پیٹوں اپنے کو نہایت بھوک سے کھلاویں اُن کو زبردستی ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ پس تحقیق واسطے ان کے اوپر زقوم کے یعنی پیچھے کھانے اس کے سے البتہ ملونی ہوگی پانی گرم سے ایسا گرم پانی کہ انتڑیوں کے ٹکڑے کرے یعنی جب وہ زقوم کھاویں پانی گرم اوپر اس کے ساتھ انکے دیویں تو ساتھ زقوم کے مل جاوے ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝ پس تحقیق بازگشت اُن کی پیچھے کھانے زقوم کے اور پانی گرم پینے کے البتہ طرف دوزخ کے ہے اور یہ مہمانی اور تحفہ واسطے انکے تھا اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۝ فَهُمْ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۝ تحقیق انھوں نے پایا تھا باپ دادوں اپنے کو گمراہ راہ سیدھی سے اور وہ اوپر نشانوں قدموں باپ دادوں اپنے کے دوڑتے ہیں یعنی نقل انکی کرتے ہیں وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ اور حالانکہ البتہ ع ۲ تحقیق گمراہ ہوئے تھے آگے اُن سے بہت پہلے لوگ جیسے قوم نوح کی اور عاد کی اور ثمود کی اور البتہ تحقیق بھیجا تھا ہم نے بیچ پہلوں کے ڈرانے والوں کو کہ پیغمبر تھے کہ اُن کو عذاب ہمارے سے ڈرایا اور انہوں نے قبول نہ کیا پس دیکھ تو اے محمد کہ کیونکر ہوا آخر کار ڈرائے گیوں کا یعنی جھٹلانے والوں کا کہ عذاب اُن پر اترا مگر بندے اللہ کے پاک کئے گئے شرک اور شبہہ سے کہ ساتھ ڈرانے کے فائدہ لینے والے ہوئے وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝ اور البتہ تحقیق پکارا ہم کو نوح علیہ السلام نے اور ہلاک ہونا قوم کا چاہا اور ہم نے قبول کیا دعا اس کی کو پس ہم نیک قبول کرتے والے ہیں کہ غرق کیا ہم نے کافروں قوم اس کی کو وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ اور نجات دی ہم نے اُس کو اور اُس کی کو غم بڑے سے کہ غم غرق ہونیکا تھا یا آزار قوم کا وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝ اور مقرر کیا ہم نے اولاد نوح کی کو کہ وہی باقی رہیں واسطے نسل کے قیامت تک حدیث میں ہے کہ کشتی والوں سے سوائے حام

اور سام اور یافث اور جورؤں اُن کی کے کوئی نہ رہا اور ساری خلقت نسل اُن کی ہیں سام باپ عرب اور فارس اور روم کا ہے اور یافث باپ ترک اور خزر
اور سقلاب کا اور حام باپ ہند اور حبش اور زنگ اور بربر کا ہے وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ اور باقی چھوڑی ہم نے اوپر نوحؑ کے تعریف نیک بیچ پچھلے لوگوں
کے کہ اُمت محمدؐ کی ہے سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِيْنَ ۝ سلام اوپر نوحؑ کے بیچ تمام عالم کے ایک قول ہے کہ ابتدا کلام کا ہے خدا سلام کہتا ہے اوپر نوح علیہ السلام
کے اور فرماتا ہے کہ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ تحقیق ہم نے جس طرح نوحؑ کو جزا دی اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم نیکی کرنے والوں کو اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
تحقیق نوح ہمارے بندوں مومنوں سے ہے ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ پس دعا نوح کی سے غرق کیا ہم نے دوسروں کو کہ قوم اس کی تھی کافروں کو وَاِنَّ مِنْ
شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ اور تحقیق تابعداری کرنے والوں نوح کے سے البتہ ابراہیمؑ ہے یعنی اُصول شرع کے بیچ اور طریقہ توحید کے بیچ تابعدار اُس کا تھا وقف لازم
اور بیچ لباب کے فرا رحمہ اللہ سے نقل کرتا ہے کہ ضمیر پھیرنے والا طرف حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہے کنایہ غیر مذکور اور ابراہیم صلوٰۃ اللہ
اگرچہ ساتھ ظاہر کے آگے ہے لیکن بیچ معنی کے تابعدار اُس کا ہے اس واسطے کہ مانند تابعوں کے ساتھ فضل اُس کے کے پہچانا ہوا ہے اور دین اسکے کو اچھا کیا ہے اور
واسطے اُسکے دعا کی کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ آخر آیت تک جیسے کہ کہا ہے ؎ پیش از تو آمد ناسی انبیا و تو * گر آخر آمدی ہمہ را پیشوا توی * خوان خلیل
ہست نمکدان خوان تو * بر خوان اصطفا نمک انبیا توی * اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ یاد کر جس وقت آیا ابراہیمؑ نزدیک پروردگار اپنے کے ساتھ دل
سلامت کے یا پاک کے علائق دنیا کے سے یا خالی محبت دُنیا اور اغیار کے سے یعنی منہ کیا بیچ درگاہ خدا کی کے ساتھ اُس دل کے کہ تعلق دونوں جہان کے
سے آزاد تھا اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝ جس وقت کہا باپ اپنے کو اور قوم اپنی کو کہ کس چیز کو پوجتے ہو تم اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝
آیا از روئے جھوٹ کے اور خداؤں کو سوا اللہ تعالیٰ کے چاہتے ہو تم فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پس کیا ہے گمان تمہارا ساتھ پروردگار عالموں کے کہ
تم کو عذاب نہ کرے اوپر اُس کے کہ بندگی اُس کی کہ لائق عبادت کے ہے ترک کی ہے تم نے اور غیر اُس کے کو پوجتے ہو قوم نے ابراہیم علیہ السلام کو یہ
جواب دیا کہ کل عید ہماری ہے اور طرف جنگل کے جاوینگے ہم آج کھاتے پکاتے ہیں اور گرد بتوں کے چھوڑ کے ہیں ہم تو جس وقت جنگل سے پھریں
ہم بتخانے میں آکر ساتھ رسم تبرک کے اُس کھانے کو باٹیں ہم تو بھی آ اور مجمع ہمارے کو تماشا کر اور اُس جگہ سے ہمارے ساتھ بت خانے میں آ تا زیب و
زینت بتوں کی اور صورت اور شکل اُن کی دیکھے تو اور جانتے ہیں ہم کہ بعد تماشا دیکھنے اُن کے کے زبان ملامت کی بند کرے تو اور ہمارے تئیں بیچ
پرستش انکی کے معذور رکھے تو ؎ کوئی کہ چرا از عاشقی رنجوری * تو روی بتم ندیدہ معذوری * ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا دوسرے دن باپ
اور یاروں اُس کے نے کہا اے ابراہیم آ تا چلیں ہم فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۝ پس دیکھا ابراہیمؑ نے ایک دیکھنا بیچ ستاروں کے یا بیچ تقویم کے اور انکو فرمایا فَقَالَ اِنِّيْ
سَقِيْمٌ ۝ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۝ پس کہا کہ تحقیق میں بیمار ہوں یعنی استدلال کرتا ہوں میں کہ میرے تئیں طاعون جان لیویگا وہ گروہ طاعون سے بری تھے پس پھرے
ابراہیمؑ سے منہ پھیرنے والے اس ڈر سے کہ جو طاعون بیماریوں متعدیہ سے ہے ناگاہ ساتھ اُن کے نہ دوڑے اور جب قوم کے لوگ ابراہیم کو چھوڑ کر طرف جنگل کے گئے حضرت
طرف بتخانے کے متوجہ ہوئے فَرَاغَ اِلٰٓی اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝ پس پوشیدہ گیا ابراہیم طرف بتوں اُنکے کے بتوں کو دیکھا آراستہ
اور خوان طعام کے آگے اُنکے رکھے ہوئے پس کہا بتوں کو از روئے ٹھٹھے کے آیا نہیں کھاتے ہو تم اس کھانے کو اور جب جواب نہ سنا از روئے زور کے
دوسری بار کہا کیا ہے تم کو کہ نہیں بولتے ہو تم اور مجھ کو جواب نہیں دیتے فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝ پس پوشیدہ گیا ابراہیمؑ اوپر بتوں کے مارا اُن کو
مارنا ساتھ داہنے ہاتھ کے یا زور سے یا بسبب سوگند کے کہ کھائی تھی اور فرمایا کہ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ القصہ ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو ٹکڑے
ٹکڑے کیا جیسے کہ سورۂ انبیاء میں گذرا اور نمرودی عید گاہ سے بیچ بتخانے کے آئے صورت حال کو دیکھ کر جانا کہ یہ کام ابراہیم کا ہے فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ
يَزِفُّوْنَ ۝ پس متوجہ ہوئے طرف اُس کے کہ شتابی کرتے تھے پھر اُس کو پکڑ کر نزدیک نمرود کے لائے اور بیچ جھگڑے بہت کے کہ تھوڑا سا اس میں سے
آگے بھی مذکور ہو چکا ہے قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ آیا بندگی کرتے ہو تم اُس چیز کی کہ اپنے ہاتھ
سے تراشتے ہو تم اسکو اور اللہ نے پیدا کیا ہے تم کو اور جو چیز کہ بناتے ہو اپنے ہاتھ سے اس آیت میں دلیل ہے اوپر اُس کے کہ افعال بندوں کے بھی پیدا کئے ہوئے
پروردگار کے ہیں اور جب ابراہیمؑ نے ان کو الزام دیا قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ۝ کہا نمرود نے اور خواص اسکے نے کہا بناؤ تم واسطے جلانے
ابراہیمؑ کے ایک بنیاد کو پس ڈالو تم ابراہیمؑ کو بیچ آگ جلانے والی کے فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ۝ پس چاہا نمرود نے ساتھ ابراہیمؑ کے کر کو

کہ جلاویں اس کو بس کر دیا ہم نے اس کو پست زیادہ اور خوار زیادہ کہ آگ اُنکی اوپر اُسکے باغ کیا ہم نے اور وُہ ایک دلیل روشن ہوئی اوپر سچ اُسکے کے اور جھوٹ اُنکے کے وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۝ اور کہا ابراہیم نے کہ تحقیق میں جانیوالا ہوں طرف پروردگار اپنے کے یعنی جس طرف پروردگار میرے نے فرمایا ہے وُہ زمین شام کی ہے قریب ہے کہ راہ دکھاویگا مجھ کو ساتھ مقصود کے یا ساتھ نیکی کے دُنیا میں اور آخرت میں پس ابراہیم علیہ السلام متوجہ طرف شام کے ہووے اور بیچ راہ کے ہاجرہ بی بی سارہ کے ہاتھ آئی اور اُس کو ابراہیم علیہ السلام کو دیا اور جب ہاجرہ تک اُنکی ہوئی دعا کی رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اے پروردگار میرے بخش تو مجھ کو بیٹا نیک بختوں سے کہ مددگار میرا ہووے اوپر بندگی کے اور دوست ہووے اوپر غریب کے فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ۝ پس خوشخبری دی ہم نے اُسکو ساتھ بیٹے برداشت کرنے والے کے یعنی جب بالغ ہووے برداشت کرنیوالا ہووے اور وُہ اسماعیل تھا کہ اسکو ہاجرہ علیہا السلام سے دیا ہم نے اور ساتھ حکم سبحانی کے ہاجرہ اور بیٹے اسکے کو زمین شام کی سے بیچ مکے کے لایا اور اسماعیل علیہ السلام نے اُس جگہ نشوونما پایا ایک وقت ابراہیم شام سے واسطے دیکھنے بیٹے کے آیا تھا تین رات پیہم خواب میں دیکھا کہ بیٹے اپنے کو قربان کرے دن عید نحر کا تھا کہ ابراہیم اسمٰعیل علیہما السلام کو ہمراہ لیکر متوجہ منا کا ہوا فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ پس جس وقت پہنچا ابراہیمؑ ساتھ اُس کے مقام دوڑنے کے میں یعنی درمیان صفا اور مروہ کے دو پہاڑ ہیں اور کہا ہے کہ مراد جانا ہے طرف کو منا کے کہا ابراہیمؑ نے کہ اے بیٹے میرے تحقیق میں دیکھتا ہوں خواب میں ہمیشہ یہ کہ ذبح کرتا ہوں میں تجھ کو منام میں یعنی خواب میں دیکھتا ہوں میں کہ کہتے ہیں بیٹے کو ذبح کر پس دیکھ تو اس کام میں کہ کیا چیز دیکھتا ہے تو اور عقل تیری کیا چاہتی ہے کہا اسماعیل نے کہ اے باپ میرے کر تو جو چیز کہ حکم کیا گیا ہے ذبح کرنے سے قریب ہے کہ پاویگا تو مجھ کو اگر چاہیگا اللہ صبر کرنے والوں سے ذبح میں یا حکم قضا میں فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ۝ پس جس وقت گردن رکھی دونوں نے اور بیٹا ساتھ فدا کرنے سر کے خوش ہوا ظاہر ہوا جو کچھ کہ ظاہر ہوا اور لٹایا ابراہیمؑ نے بیٹے کو اوپر ماتھے کے یعنی پیشانی اس کی اوپر زمین کے رکھی ساتھ التماس اسکے کے معالم میں لایا ہے کہ جس وقت ابراہیمؑ نے قصد ذبح کرنے اسماعیل کا فرمایا اسمٰعیلؑ نے کہا اے باپ ہاتھ پاؤں میرے مضبوط باندھ تو بے قراری نہ کروں میں اس واسطے کہ وقت اضطراب کے شاید کہ جامہ تیرا خون آلودہ ہووے اور میں اس بے ادبی سے بدنام ہوں ؎ اگر خونم بریزی غم ندارم زاں ہمی ترسم + کہ تا گرد دامن پاکت شود از خونم آلودہ + دوسرے جب گھر میں پھر جاوے تو سلام میرا اور دل افگار میری کہ پہونچا اور پیراہن میرا اُس کو دے اُس کو تسلّی ہووے **تیسرے** مُنہ میرا اوپر خاک کے رکھ وقت چھری چلانے کے نظری اوپر منہ میرے کے نہ پڑے اور سلسلہ محبّت پدری کا حرکت میں نہ آوے مبادا کہ بیچ امر الٰہی کے تاثیر اور تقصیر ہووے ابراہیم علیہ السلام نے ساتھ دل قوی کے ہاتھ پاؤں بیٹے کے باندھے اور چھری اوپر حلق اُسکے کے رکھی حق تعالیٰ ایک مہرہ تانبے کا بیچ حلق اسماعیلؑ کے ظاہر لایا تا چھری کو کاٹنے سے باز رکھا اور کہا ہے حلق اس کا کاٹتا تھا اور پھر درست ہوتا تھا پس حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے کام ابراہیم کا پسند کیا وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اور پکارا ہم نے کہ اے ابراہیمؑ تحقیق سچ کر دیا تو نے اس خواب کو کہ دیکھا تھا و بسبط میں لایا ہے کہ اُس نے خواب میں دیکھا تھا کہ بیٹے کو ذبح کرتا ہے لیکن اثر خون سے نہ دیکھا تھا بیچ بیداری کے بھی وہی صورت ظاہر ہوئی تحقیق ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ۝ وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ۝ تحقیق یہ البتہ وہی آزمایش ظاہر ہے کہ ساتھ اُس کے مخلص اور غیر مخلص جدا ہووے اور بدلہ دیا ہم نے اسماعیل کو دُنبا موٹا کہ سینگ دو رکھتا تھا اور چالیس برس چراگاہ بہشت کے چگا تھا اور کہتے ہیں وہ دُنبا تھا کہ ہابیل نے قربان کیا اور خدا نے قبولا یا ایک دُنبا تھا کہ پہاڑ شبیر کے سے اُترا اور آگے ابراہیم کے کھڑا ہوا اور مشہور بہشت یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام آسمان سے لایا اور قصہ قربان اُس کے کا ساتھ شرح لایق اور بیان موافق کے جواہر التفسیر میں مذکور ہوا ہے اگر چاہے ملاحظہ کرے وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ اور باقی چھوڑی ہم نے اوپر ابراہیمؑ کے تعریف نیک بیچ پچھلوں کے کہ اُمّت محمدؐ کی ہے یا اسکو باقی رکھا ہم نے کہ آدمی کہیں سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ ۝ سلام اوپر ابراہیمؑ کے یا ہم سلام کہتے ہیں اوپر اُسکے كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم نیکی کرنے والوں کو تحقیق ابراہیمؑ ہمارے خاص بندوں مومنوں سے ہے وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور خوشخبری دی ہم نے اُس کو ساتھ پیغمبر کے نیک بختوں سے کہ پیچھے اسماعیلؑ کے ہوا وَبٰرَكْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰۤی اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ۝ ع اور برکت کی ہم نے اوپر ابراہیمؑ کے اور اوپر اسحاق کے کہ صلب اُس کے سے انبیاء بنی اسرائیل کے اور سوا اُسکے مانند ایوب ع ۷

علیہ السلام کے باہر لائے ہم اور اولاد اُن دونوں کی سے نیکی کرنے والا ہے بیچ عمل اپنے کے ساتھ ایمان اور اطاعت کے اور ظالم ہے اوپر ذات اپنی کے ساتھ کفر اور گناہوں کے ظاہر میں یعنی نسل اس کی سے بھی ایمان لانے والے نیکی کرنیوالے ہوویں اور بھی کافر اور ظالم وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ۝ وَنَجَّیْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ۝ اور البتہ تحقیق احسان کیا تھا ہم نے اوپر موسیٰ اور ہارون کے ساتھ نعمت نبوت کے اور نجات دی ہم نے اُن دونوں کو اور قوم اُنکی کو یعنی بنی اسرائیل کو دُکھ بڑے سے کہ فرعون کے ہاتھ سے چھڑا دیا وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ۝ وَاٰتَیْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ ۝ اور یاری دی ہم نے اُنکی ساتھ قوم اُنکی کے پس تھے وہ غلبہ کرنے والے اوپر دشمنوں کے اور دی ہم نے موسیٰ اور ہارون کو کتاب روشن کہ توریت ہے وَهَدَیْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِمَا فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ اور راہ دکھائی ہم نے اُن دونوں کو راہ سیدھی پہنچانیوالی ساتھ مقصود کے اور چھوڑی ہم نے اوپر دونوں کے تعریف نیک بیچ پچھلوں کے کہ امت محمدؐ کی ہے تا جو کچھ کہ باقی چھوڑا ہم نے یہ تھا کہ کہیں سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ۝ سلام ہمارا اوپر موسیٰ و ہارون کے یا کہتے ہیں ہم سلام اوپر دونوں کے اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ تحقیق ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنیوالوں کو اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ تحقیق کہ موسیٰ اور ہارون بندوں ہمارے مومنوں سے ہیں وَاِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اور تحقیق کہ الیاس بیٹا یاس یا الیاس بیٹا میشی بیٹا فنحاص بیٹی عیزار بیٹی ہارون علیہ السلام کی البتہ پیغمبروں سے ہے واسطے دعوت خلق کے اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ یاد کر جس وقت کہا واسطے قوم اپنی کے آیا نہیں ڈرتے ہو تم عذاب الٰہی سے اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِیْنَ ۝ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ آیا پرستش کرتے ہو تم بعل کی ساتھ خدائی کے اور وہ ایک بت تھا بیس گز قد اس کا اور چار منہ رکھتا تھا اور ایک نام زمین کا ہے ولایت شام کی سے اور بعل جو اس میں تھا اس کو بعلبک کہا اور ساتھ اس نام کے مشہور ہے **القصہ** الیاسؑ نے کہا پرستش کرتے ہو تم بعل کی اور چھوڑتے ہو تم بندگی نیک ترین پیدا کرنے والے کی اللہ پروردگار تمہارا باپ داداؤں تمہارے کا کہ پہلے تھے پس اس کو پوجو تم اور ساتھ اس کے شرک نہ لاؤ تم خدائے تعالے نے الیاسؑ کو بعلبک والوں پر بھیجا اور وہ ایک بادشاہ رکھتے تھے کہ **اجب** نام تھا اور پہلے مسلمان تھا اور آخر ساتھ بہکانے جورو اپنی **ازبیل** کے بت پرست ہوا اور الیاس علیہ السلام نے دعا کی تو تین برس ساتھ قحط کے گرفتار ہوئے اور ساتھ الیاس کے رجوع کی اور علاج خلل اپنے کا پوچھا الیاسؑ نے فرمایا کہ ایمان چاہیئے لانا اور خدا کی یگانگی پر اقرار چاہیئے کرنا وہ متامل ہوئے الیاس نے کہا اگر چاہتے ہو تم کہ جھوٹ اور سچ دین تمہارے کا ظاہر ہووے تو آؤ میں خدا اپنے کو بلاؤں اور تم خداؤں اپنے کو جونسا قبول کرے لائق بندگی کے ہووے وہ اس بات پر راضی ہوئے اور بت اپنے کو آراستہ کر کے اور تعریف بہت کر کے اُس سے مینہ مانگا اثر قبول کا ظاہر نہ ہوا اور الیاسؑ نے دعا مانگی اُسی وقت مینہ آیا اور قوم اُس کی انکار میں زیادہ ہوئی فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ۝ پس جھٹلایا الیاسؑ کو پس تحقیق کہ وہ یعنی کافر قوم اس کی کے البتہ حاضر کئے گئے ہیں بیچ عذاب کے اور سب قوم نے جھٹلایا مگر بندگی اللہ کی پاک کی گئی شرک اور شبہہ اور نفاق سے کہتے ہیں کہ الیاسؑ نے آزردہ ہو کر خدا سے چاہا کہ آگے عذاب سے اُس کو قوم میں سے باہر لیجاوے حکم پہنچا کہ فلانے دن فلانی جگہ جا اور جو کچھ اوپر تیرے ظاہر ہووے اوپر اس کے سوار ہو الیاسؑ اُس دن اُس جگہ گیا اور صورت شیر کی یا گھوڑے کی آگ سے آگے اُس کے آئی اوپر اس کے سوار ہوا اور الیسعؑ کو اپنا خلیفہ کیا اور اللہ نے اُس کو پر و بال دیکر شہوت یعنی [illegible]ش کھانے اور پینے کی اُس سے دور کی اور ساتھ فرشتوں کے بیچ پرواز کے آیا اور تعریف اُس کی میں کہا ہے کہ یہی آدمی ہے اور یہی فرشتہ ہے اور یہی زمینی ہے اور یہی آسمان پر ہے اور وہ تعینات ہے اوپر جنگلوں کے جیسے خضر اوپر دریاؤں کے اور بیچ عرفوں کے آپس میں ملتے ہیں اور رمضان میں اکٹھے بیت المقدس میں روزہ کھولتے ہیں اور ایک جماعت نیکوں اُمت کی سے اُن کو دیکھتے ہیں وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ اور چھوڑی ہم نے تعریف نیک اوپر الیاسؑ کے بیچ پچھلوں کے کہ اُمت محمدؐ کی ہے یا وہ کہ چھوڑی ہم نے کہ کہیں سَلٰمٌ عَلٰۤی اِلْ یَاسِیْنَ ۝ سلام اوپر قوم الیاس کے اور کہا ہے الیاسین بھی نام اُس کا ہے جیسے کہتے ہیں میکال اور میکائیل اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ تحقیق ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ تحقیق الیاس بندوں ہمارے مومنوں سے ہے ایمان ایک اسم جامع ہے سب کمالات ظاہر اور باطن کا تمام بندگی بزرگ کا ہے خاص واسطے خاص لوگوں کے ؎ اگر بندہ خویش خوانی مرا ۔ بہ از شاہی جاودانی مرا ۔ شہا لیکہ با تخت فرخندہ اند ۔ ہمہ بندگان ترا بندہ اند ۔ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اور تحقیق لوط بیٹا ہارون کا البتہ پیغمبروں بھیجے ہوؤں سے اِذْ نَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ۝ اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ۝ یاد کر جس وقت نجات دی

ہم نے اُس کو اور سب اہل اس کے کو مگر ایک بڑھیا کہ جو وہ اُس کی تھی قرار پکڑا اُس نے بیچ باقی رہنے والوں عذاب کے اور ساتھ لوط علیہ السلام کے موافقت نہ کی ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ۝ پس ہلاک کیا ہم نے اوروں کو قوم اُس کی سے او شہر اُن کا اُلٹ دیا ہم نے وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ۝ وَبِالَّيْلِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ع ۵ اور تحقیق تم اے گروہ قریش کے البتہ گذرتے ہو اوپر مکانوں اُن کے کے جس وقت واسطے تجارت شام کے جاتے ہو تم جس حال میں داخل ہو تم بیچ صبح کے اور بیچ رات کے یعنی اوپر مکانوں اُن کے کے گذرتے ہو تم دن کو اور رات کو آیا نہیں سمجھتے تم اور اندیشہ نہیں کرتے کہ آخر کار جھٹلانے والوں کا سوائے ہلاکت کے نہیں ہوتا وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور تحقیق یونسؑ بیٹا متی کا البتہ پیغمبروں بھیجے گیوں سے ہے اُس کو خدائے تعالیٰ نے اوپر اہل نینوا کے کہ ایک شہر ہے شہر موصل کے سے بھیجا جیسے کہ سورۂ یونس میں گذرا قوم اُس کی نے اُس کو جھٹلایا اُس نے عذاب مانگا اور قوم سے باہر گیا اور پیچھے ظاہر ہونے عذاب کے قوم یونسؑ کی ایمان لائی اور عذاب دور رہا یونس علیہ السلام نے اس حال سے خبر پائی اور اُس نے وعدہ دیا تھا کہ عذاب ساتھ تمھارے اُتریگا پس اندیشے اس بات کے سے کہ لوگ اُس کو ساتھ جھوٹ کے نسبت نہ دیویں متوجہ طرف دریا کے ہوا اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ یاد کر جس وقت کہ بھاگا یونسؑ قوم اپنی سے طرف کشتی کے کہ بھری ہوئی تھی آدمیوں سے اور جنس سے کہتے ہیں کہ جب یونسؑ اوپر کنارے دریا کے پہنچا ایک جماعت سوداگروں کی کشتی پر سوار ہوتی تھی یونسؑ بھی اُن کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا اور جس وقت کشتی درمیان دریا کے پہنچی کھڑی ہوئی ملاحوں نے کہا ایک بندہ بھاگا ہوا اس کشتی میں ہے کہ کشتی نہیں چلتی یونس علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ بھاگا ہوا میں ہوں کہا کشتی والوں نے کہ قسم اللہ کی کہ تو بندہ نہیں ہے کہ پیشانی تیری سے آزادی اور صلاحیت ظاہر ہے یونسؑ نے تکرار کی بھاگا ہوا میں ہی ہوں اور دستور اُس قوم کا یہ تھا کہ بندے بھاگے ہوئے کو دریا میں ڈالتے تھے تو کشتی چلتی تھی جب یونسؑ نے اس بات میں مبالغہ بہت کیا اور قوم نے یقین نہ جانا فرمایا کہ قرعہ نکالیں ہم فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝ پس قرعہ ڈالا ملاح نے تین بار کہ کونسا غلام بھاگا ہوا ہے پس تھا یونسؑ قرعہ اوپر اُس کے پڑنے والوں سے یعنی تینوں بار قرعہ اوپر نام اسکے کے نکلا کشتی والوں نے اسکو اُٹھا کر قصد کیا کہ بیچ دریا کے ڈالیں اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو وحی بھیجی تا آگے اُس کشتی کے آکر منہ کھولا ملاح اس کو دوسری طرف لے گئے مچھلی اسی طرف کو ظاہر ہوئی پس ناچار اس کو دریا میں ڈالا۔ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ پس نگل گئی اس کو مچھلی اور یونسؑ ملامت کرنے والا تھا نفس اپنے کو کہ کیوں قوم اپنی سے بھاگا حکم بھیجا مچھلی کو کہ میں نے اس کو لقمہ تیرا نہیں کیا ہے بلکہ پیٹ تیرا قید خانہ اُس کا بنایا ہے چاہیئے کہ صورت اسکی مبدل نہ ہووے مچھلی بیچ محافظت اُس کی کے سعی کرتی تھی جیسے ماں بیچ نگاہ رکھنے فرزند کے رعایت کرتی ہے اور سر پانی سے باہر نکالے ہوئے پھرتی تھی اور یونسؑ پیٹ میں اس کے دم مارتا تھا سات دن تک یا تین دن تک اور مشہور یہ ہے کہ چالیس دن بیچ پیٹ مچھلی کے رہا اور وہ مچھلی ساتوں دریاؤں میں پھری اور خدائے تعالیٰ نے گوشت اور پوست اُس کا نازک اور صاف کیا تھا مانند شیشے کے یونس علیہ السلام نے عجائب اور غرائب دریا کے دیکھے اور ہمیشہ ساتھ ذکر خدائے تعالیٰ کے مشغول تھا فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ پس اگر نہ ہوتا یہ کہ یونسؑ تسبیح کرنیوالوں سے تھا بیچ پیٹ مچھلی کے اور کہتا تھا لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یا اگر نہ ہوتا یہ کہ یونسؑ آگے اُس سے کہ پیٹ مچھلی کے میں جاوے ذکر کرنیوالوں سے اور نماز پڑھنے والوں سے لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ البتہ دیر رہگا بیچ پیٹ مچھلی کے اُس دن تک کہ اُٹھائے جاویں آدمی قبروں سے لیکن برکت ذکر کی ساتھ حال اُس کے کے پہونچی شتاب اُس کو خلاصی دی ہم نے فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۝ پس ڈالا ہم نے یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے یعنی مچھلی کو حکم کیا ہم نے کہ اسکو پیٹ اپنے باہر ڈال بیچ جنگل بے آب و دانہ کے یعنی بیچ اُس جنگل کے درخت اور گھاس اور پہاڑ کچھ نہ تھا اور جس حال میں کہ یونسؑ بیمار تھا یعنی ناتوان ایسا تھا جیسے لڑکا ماں کے پیٹ سے پیدا ہووے وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝ اور اُگایا ہم نے اوپر یونسؑ کے درخت کدو کا کہ سایہ کرے اور مکھیوں سے بچے اور **زاد المسیر** میں لکھا ہے کہ خاصیت کدو کے پتوں کی یہ ہے کہ مکھی پاس اُس کے نہ آوے اللہ تعالیٰ نے اُس کو ساتھ درخت یقطین کے یعنے کدو کے ڈھانکا تا خلل مکھیوں سے اور گرمی دھوپ کی سے بیخطرہ ہوا اور پہاڑ والی بکریوں کو حکم کیا آتی تھیں اور چوچی اپنی یونسؑ کے منہ میں رکھتی تھیں اُس وقت تک کہ گوشت اور پوست یونسؑ کا اوپر حالت اصلی کے ہوا وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۝ اور بھیجا تھا ہم نے یونسؑ کو طرف لاکھ آدمی کے یا زیادہ تھے بیس ہزار یا ستر ہزار جب خبر یونسؑ کی نینوا والوں کو پہنچی بادشاہ ساتھ تمام لشکر کے واسطے استقبال اسکے کے باہر آیا فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝ پس ایمان لائے ساتھ یونس علیہ السلام کے نئے سرے سے پس فائدہ مندی دی ہم نے اُن کو مدت اجل تک فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ۝ پس پوچھ تو مشرکوں

سے مراد بنو خزاعہ اور بنو ملیح اور جہینہ کہ فرشتوں کو بیٹیاں خدا کی کہتے تھے یعنی وجہ قسمت سے سوال کر آیا واسطے پروردگار تیرے کے بیٹیاں ہیں اور واسطے ان کے بیٹے ہیں اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ۝ یا یہ کہ پیدا کیا ہم نے فرشتوں کو عورتیں اور وہ حاضر تھے پیدا کرتے وقت اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ۝ۙ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ خبردار ہو جاؤ تحقیق مشرک جھوٹ اور بہتان اپنے سے البتہ کہتے ہیں کہ جنا ہے اللہ نے بیٹیوں کو اور تحقیق مشرک بیچ نسبت ولدیت خدا کی کے البتہ جھوٹ بولنے والے ہیں اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ۝ؕ آیا پسند کیا ہے اللہ نے بیٹیوں کو کہ تمھارے نزدیک مکروہ ہے اور بُری ہیں اوپر بیٹوں کے کہ اسباب فخر کا ہے اور پشت گری تمھارے وہ ہیں مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ کیا ہے تم کو بیچ اس قسمت کے کیونکر حکم کرتے ہو تم اور نسبت دیتے ہو ساتھ اللہ کے اس چیز کو کہ آپ پسند نہیں کرتے ہو تم اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ۚ آیا نصیحت نہیں پکڑتے ہو اور اندیشہ نہیں کرتے ہو تم کہ اللہ تعالے پاک ہے جورو اور بیٹی سے اس واسطے کہ بیٹا اُس سے ہوتا ہے کہ وہ بھی بیٹا کسی کا ہووے اور اللہ تعالیٰ اس بات سے پاک ہے کہ مثل اور مانند اپنے نہیں رکھتا نہ باپ ہے کسی کا نہ بیٹا ہے اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ۙ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ یا واسطے تمھارے اس بات میں حجت روشن ہے یا کتاب اُتری ہے آسمان سے اوپر ثابت ہونے اس بات کے کہ فرشتے بیٹیاں اللہ کی ہیں پس لاؤ تم اُس کتاب اپنی کو اگر ہو تم سچ بولنے والے اپنے دعوے میں کہتے ہیں کہ بعضوں نے بنو خزاعہ میں سے کہا کہ اللہ تعالی نے ساتھ جن کے خوشی کی اور بعضوں کو سرداروں اُنکے سے پسند فرمایا اور فرشتے اُن سے پیدا ہوئے ہیں یا اس بات پہ تھے کہ خدا اور شیطان بھائی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۭ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝ اور مقرر کیا مشرکوں نے درمیان اللہ کے اور درمیان جنوں کے کہ شیطان اُن میں ہے ناطے کو اور البتہ تحقیق جانا ہے جنوں نے اور پریوں نے کہ روز قیامت کے کہ تحقیق وہ یعنی کہنے والے اس بات کے یا وہی جن اور پری البتہ حاضر کئے گئے ہیں واسطے عذاب کے ایک گروہ اوپر اس بات کے ہیں کہ مراد جنوں سے فرشتے ہیں اس واسطے کہ جو چیز کہ آنکھ سے پوشیدہ ہوئی عرب اس کو جن کہتے ہیں اور کافروں نے حق سبحانہ تعالیٰ سے اور اُن سے نسبت کی یعنی کہا کہ بیٹیاں اُس کی ہیں اور فرشتے جانتے ہیں کہ اُن کو واسطے سوال کے حاضر کرینگے اور پرستش کافروں کی سے خاص اُنکو پوچھیں گے اور وہ جواب دیوینگے کہ بل كانوا يعبدون الجن جیسے سورۂ سبا میں پہلے ذکر ہوا سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ۙ پاک ہے اللہ جس چیز سے کہ صفت کرتے ہیں کافر یعنی نسبت خویشی کی سے اور جننے بیٹی کے سے اور بیزار ہے اللہ گفتگو کافروں کی سے اور شریروں کی سے اور سب وہ خدا کو اسی طرح تعریف کرتے ہیں اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۝ۙ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ۝ۙ مگر بندے اللہ کے پاک کئے گئے ناپاکی شک اور شرک کی سے کہ وہ لائق اُس کے تعریف اُس کی کرتے ہیں تحقیق تم اے کافرو اور جو چیز کہ پوجتے ہو تم اس کو بتوں سے نہیں ہو تم سب اوپر اللہ کے فتنہ کرنے والے اور تباہ کرنے والے اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ۝ مگر جو کوئی کہ آنے والا ہے دوزخ میں یعنی روز ازل سے لکھا گیا ہے دوزخیوں میں کہ وہ بے شبہہ دوزخ میں جاویگا اور واسطے رد کرنے بات اُن کی کے کہ فرشتوں کو پوجتے ہیں ذکر پہچاننے فرشتوں کا ساتھ بندگی کے کرتا ہے کہ کہتے ہیں وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ۙ اور نہیں ہے ہم سے کوئی فرشتہ مگر واسطے اُسکے مقام مقرر ہے بندگی کا کہ اُس جگہ سے تفاوت نہیں کر سکتے ہم شیخ ابو بکر وراق قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ مراد مقامات سے راستہ ہے جیسے ہم اور امید اور محبت اور رضا کہ ہر ایک مقربوں سے بیچ ایک مقام کے اُس سے قرار پکڑنے والے ہیں وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝ۚ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝ اور تحقیق ہم البتہ صف باندھنے والے ہیں بیچ ادا کرنے بندگی کے اور تحقیق ہم البتہ تسبیح کرنے والے ہیں واسطے اللہ کے لباب میں لکھا ہے کہ کلام آنحضرتؐ کا اور مومنوں کا ہے کہ کہتے ہیں کہ ہر ایک میں سے قیامت کے دن مقام معلوم رکھتے ہیں بہشت میں اور آج کے دن یعنی دنیا میں صف باندھ کر کھڑے ہونے والے ہیں نماز میں اور ساتھ پاکی کے یاد کرنے والے ہیں خدا کو وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۝ۙ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ۙ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ اور تحقیق کافر قریش کے تھے کہ کہتے تھے آگے آنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سے کہ اگر تحقیق نزدیک ہمارے کتاب ہوتی کہ سبب نصیحت کا ہووے کتابوں کی سے یعنی اگر ہمارے تئیں بھی کتاب ہوتی اور حکم اوپر ہمارے اُترتا البتہ ہوتے ہم بندے اللہ کے پاک کئے گئے شرک سے اور جس وقت آئی اُنکے پاس وہ کتاب کہ بزرگتر کتابوں آسمانی کی سے ہے فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ۚ پس کفر کیا انھوں نے ساتھ کتاب کے پس قریب ہے کہ جانینگے آخر کار کفر اپنے کا کہ عذاب اور عاجزی ہے البتہ تحقیق آگے ہو گیا کہنا ہمارا یعنی وعدہ فتح کا کہ کیا ہے ہم نے واسطے بندوں ہمارے کے کہ پیغمبر ہیں اور حکم اس وعدے

کالوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے جیسے کہ کہا ہے اِنَّھُمْ لَھُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ تحقیق پیغمبر البتہ وہی یاری دیے گئے ہیں ساتھ حجت کے
یا ساتھ نصرت کے اور غلبہ کافروں کا اوپر اُنکے باعث تعجب ہے اور تحقیق کہ لشکر ہمارا یعنی تابعدار پیغمبروں کے البتہ وہی یاری دیے گئے ہیں فَتَوَلَّ عَنْھُمْ حَتّٰی حِیْنٍ ۝
وَّاَبْصِرْھُمْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ۝ پس رُوگردانی کر تو اے محمدؐ کافروں سے تا وقت حکم قتال کے یا وقت وعدۂ نصرت کے تک کہ دن بدر کا ہے
یا دن فتح مکے کا اور دیکھ تو حال اُن کا اُس دن پس قریب ہے دیکھیں گے فتح تیری دُنیا میں اور بلندی مرتبہ تیرے کی آخرت میں لائے کہ جب کافروں نے وعدہ
فسوف یبصرون کا سنا کہنے لگے یہ کب ہو ویگا آیت آئی کہ اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ آیا پس ساتھ عذاب ہمارے کے جلدی کرتے ہیں کافر اور وقت اُترنے
اُس کے کا پوچھتے ہیں فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِھِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ۝ پس جس وقت اُترے وہ عذاب بیچ صحن گھر اُن کے کے پس بری ہوگی صبح ڈرائے
گیوں کی کہتے ہیں کہ بیچ عرب کے قتل اور لوٹ بہت تھی جو لشکر کہ قصد قبیلہ کا رکھتا تھا راتوں رات راہ قطع کرکے وقت فجر کے کہ سونے کا ہے گرد و پیش
اُنکے آتے تھے اور ہاتھ ساتھ قتل اور لوٹ کے کھول کر قوم کو ویران کرتے تھے اور ساتھ اسی سبب کے کہ اغلب قتل اور لوٹ صبح کو واقع ہوتی تھی غارت
کا صبح نام کیا جو اور وقت بھی واقع ہوتے تھے وہی صباح کہتے تھے اس آیت میں مثال دی عذاب ساتھ اُس لشکر کے کہ یکایک اُن پر اکٹھا
ہو ویگا اور ساتھ غارت کرنے اُنکے کے آویگا وہ کہ وہ عذاب جڑ اُکھیڑنے کا ہے **روایت ہے** کہ بیچ اُس صباح کے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ و
آلہٖ وسلّم پر بیچ زمین خیبر کے پہنچے اور قلعوں اُن کے کو دیکھا فرمایا کہ اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین پس حق سبحانہٗ دوسری
بار واسطے تاکید کے فرماتا ہے وَتَوَلَّ عَنْھُمْ حَتّٰی حِیْنٍ ۝ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ۝ اور رُوگردانی کر تو اے محمدؐ اُن سے اُس وقت تک کہ آیت سیف اُترے
اور دیکھ تو اُس عذاب کو کہ ساتھ اُنکے آوے پس قریب ہے کہ دیکھیں گے کافر عذاب طرح طرح کے دُنیا میں اور آخرت میں سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ
الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ پاک ہے پروردگار تیرا صاحب غلبہ اور قوت کا اُس چیز سے کہ صفت کرتے ہیں کافر وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ع اور سلام ہے اوپر تمام رسولوں کے اور تمام تعریفیں ثابت ہیں واسطے اللہ کے کہ پروردگار عالموں کا ہے اس آیت میں بندوں کو ۵ ع ۹
تعلیم تسبیح کرنے کی اور حمد کرنے کی دی ہے اور امام محی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ معالم التنزیل میں ساتھ اسناد اپنی کے امیر المومنین کرم اللہ وجہہٗ سے نقل
کرتا ہے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہے یہ کہ پورا دیویں ثواب اُس کا چاہیئے کہ آخر کلام اُس کا مجلس اُسکی سے یہ آیت ہووے یعنی ہر وقت یہ آیت پڑھے واللہ اعلم بالصواب

سورۂ ص مکیۃ وھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثمان وثمانون آیۃ

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ ۝ صاد نام دریا کا ہے کہ عرش اوپر اُسکے ہے یا قسم ہے صماد صمدیت اور صدق کی یعنی اس حرف کے بہت معنی ہیں اگر چاہے
تفسیر حسینی میں ملاحظہ کرے اور قسم قرآن صاحب شرف کی اور بزرگی کی یا صاحب شہرت کی بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عِزَّۃٍ وَّشِقَاقٍ ۝ جواب قسم کا یہ کہ کام وہ ہے
کہ کافر جانیں بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے سرداروں قریش کے سے بیچ سرکشی کے ہیں قبول کرنے حق کے سے اور بیچ مخالفت اور جدائی کے ہیں خدا سے
اور دشمن ہیں رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے کَمْ اَھْلَکْنَا مِنْ قَبْلِھِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ۝ کتنے ہلاک کیے ہم نے آگے کفار مکے کے سے
ایک زمانے کے لوگوں کو یعنی امتیں گذری ہوئی واسطے سرکشی اور بدبختی اُنکی کے پس پکارا اُنھوں نے کہ کوئی اُن کو ساتھ فریاد کے پہنچے اور نہیں ہے
وقت بھاگنے کا اور معالم میں لکھا ہے کہ عادت مکے کے کافروں کی وہ تھی کہ جس وقت بیچ لڑائی کے اُن پر تنگی ہوتی تھی کہتے تھے مناص مناص یعنی بھاگو بھاگو
اللہ تعالی خبر دیتا ہے کہ وقت اُترنے عذاب روز بدر کے مناص مناص کہیں گے اور اُس جگہ بھاگنے کو جگہ نہ ہووے گی وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَھُمْ مُّنْذِرٌ
مِّنْھُمْ وَقَالَ الْکٰفِرُوْنَ ھٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ ۝ اور تعجب کیا کافروں نے اس سے کہ آوے ساتھ اُنکے پیغمبر ڈرانیوالا اُن کی جنس سے یعنی آدمی اور کہا کافروں نے
کہ پیغمبر جادوگر ہے یعنی اس چیز میں کہ ہم کو دکھاتا ہے جھوٹا ہے بیچ دعوت نبوت کے یا اسناد قرآن میں قسم خدا کی کہ کیا تیرہ رائے ہیں کہ روشنی چمکاری وحی کی کو
تاریکی جادو کی سے جدا نہیں سمجھتے اور کیا اندھاپن ہے کہ نشانی روشن سچ کی کو جھوٹ سے جدا نہیں جانتے ۵ گشتہ طالع آفتاب عالم افروز این چنین * دیدہ خفاش
را یک ذرہ در وے نور نہ * از شعاع روز روشن گر دہی گیتی در ستیز * تیرگی شب ہنوز از دیدہ وے دور نہ * کہتے ہیں کہ بعد مسلمان ہونے حمزہ اور عمر رضی اللہ تعالی
عنہما کے اشراف قریش کے اضطراب سے نزدیک ابوطالب کے گئے اور کہا کہ اے بیٹے عبد مناف کے تو بزرگتر اور سردار ہمارا ہے آئے ہیں ہم تیرے پاس

تا درمیان ہمارے اور بھتیجے اپنے کے حکم کرے تو کہ ایک کو احمقوں قوم ہماری کی سے بہکاتا ہے اور دین نئے اپنے کو درمیان اُنکے ظاہر کرتا ہے پریشانی درمیان جماعت ہماری کے ڈالی ہے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ علاج اُس کا مشکل ہووے ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا کر کہا کہ محمد قوم تیری آئی ہے اور تجھ سے ایک مدعا ہے ایکبار کی راہ سے نہ پھیر اور بیچ خواہش اُنکی کے تامل کر آنحضرت نے فرمایا کہ اے گروہ قریش کے مطلب تمہارا مجھ سے کیا ہے کہا اُنھوں نے یہ کہ ہاتھ تو نے دین ہمارے کے سے باز رکھے تو اور بُرا کہنا خداؤں ہمارے کا چھوڑ دے تو ہم بھی مزاحم تیرے اور تابعداروں تیرے کے نہ ہوویں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی تم سے ایک چیز چاہتا ہوں کہ ساتھ ایک کلمے کے متفق میرے ہو تو ملک عرب کا تمہارا محکوم ہووے اور اکابر عجم کے کمر فرمانبرداری تمہاری پر باندھیں کہا اُنہوں نے کہ وُہ کونسا کلمہ ہے سید عالم نے فرمایا کہ کہو تم لا الٰہ الا اللہ یکایک اشراف قریش نے آنحضرت سے منہ پھیر کر آپس میں کہا اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝ آیا کر دیا اُس نے تمام خداؤں کو ایک خدا اکیلا تحقیق ایک ہونا اللہ کا البتہ ایک چیز ہے اچنبھے کی اس واسطے کہ تین سو ساٹھ بت کہ ہم رکھتے ہیں کام ایک شہر مکے کا نہیں کر سکتے ایک خدا کہ محمد کہتا ہے کام تمام عالم کا کیونکر سر انجام کریگا وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓی اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۝ اور چلا گیا گروہ اشراف قریش کا ابو طالب کے گھر سے جماعت قریش کی سے آپس میں ایک دوسرے کو کہتے تھے کہ چلو تم اور صبر کرو اوپر بندگی خداؤں اپنے کے تحقیق مخالفت محمد کی ہم سے البتہ ایک چیز ہے کہ چاہی گئی ہے ساتھ ہمارے حادثہ زمانے کے سے اور واقع ہونے اُسکے سے کچھ علاج نہیں ہے یا رفعت اور غلبہ محمد کا ایک چیز ہے کہ چاہی گئی ہے یعنی سب چاہتے ہیں کہ بلند اور غالب ہووے مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝ سنا نہیں ابتک ایک ہونا خدا کا بیچ مذہب آخر کے کہ ہمارے باپ دادے اُن میں تھے یا بیچ مذہب عیسیٰ علیہ السلام کے کہ آخر مذہبوں کا وہ تھا اس واسطے کہ وُہ تین خدا کے قائل ہیں ایک کے نہیں یہ ایک ہونا اللہ کا مگر جھوٹا باندھا ہوا یعنی ایک جھوٹ ہے کہ محمد آپ جوڑتا ہے اَءُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَیْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝ آیا نیچے اُتارا گیا ہے اوپر محمد کے قرآن درمیان ہمارے سے یعنی کیونکر وُہ ہمارے خاص ہوا ساتھ وحی کے اور بزرگ قوم کے اس سے محروم رہیں اور اُنہوں نے یہ بات حسد سے کہی بلکہ وُہ یعنی کافر بیچ شک کے ہیں وحی میری سے بلکہ کافروں نے نہیں چکھا ہے عذاب میرے کو جب چکھیں گے شک دُور ہو جاوے گا کہ جو کچھ پیغمبر میرے نے طریقہ حق کا ادا کیا تھا سچ تھا یعنی وقت اترنے عذاب کے دم صدق کا ماریں گے اور فائدہ نہ دیوے گا اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۝ آیا نزدیک اُنکے ہے خزانہ رحمت پروردگار تیرے کی کہ پروردگار غالب کہ عاجز نہ ہووے بخشنے والا کہ جو کچھ بخشے ساتھ حقدار اسکے کے بخشے یعنی کنجیاں نبوت کی بیچ ہاتھ کافروں کے نہیں ہیں کہ حسب دید اپنے کو دیویں بلکہ ایک بخشش خدائے تعالیٰ کی ہے کہ ساتھ فضل اپنے کے جس کو چاہے دیوے ؎ چوں زحال مستحقاں آگہی * ہر چہ خواہی ہر کرا خواہی دہی * دیگراں را ایں تصرف کے رواست * اختیار ایں تصرف ہا تراست * اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۣ فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ۝ یا واسطے اُنکے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان اُن دونوں کے مخلوقات سے ہے اور اگر وہ مالک اُس ملک کے ہیں پس چاہیئے کہ اوپر چڑھیں بیچ سببوں کے کہ ساتھ اُس کے اوپر آسمان کے جاتے ہیں لباب میں آیا ہے کہ اسباب وُہ ہے کہ ملائکہ بیچ وقت چڑھنے آسمان کے اوپر اُسکے اعتماد کرکے چڑھتے ہیں حاصل کلام کا یہ کہ اگر کافروں کو بیچ ملک آسمان اور زمین کے اختیار اور قدرت ہے چاہیئے کہ جاویں اوپر آسمان کے اور عرش پر قرار پکڑیں اور ساتھ تدبیر کاموں عالم کے مشغول ہوویں اور وحی جس سے چاہیں پھیریں اور جس کو چاہیں دیویں جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝ کافر ایک لشکر ہیں اُس جگہ بھاگا ہوا یعنی روز بدر کے لشکروں پیغمبر کے سے ایک دلیل معجزوں قرآن کے سے یہ ہے کہ اللہ نے خبر دی ہے پیغمبر اپنے کو کہ مکے میں عنقریب لشکر قریش کا قتل کیا گیا اور بھاگا ہوا ہووے گا جیسے کہ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۝ جھٹلایا آگے مکے والوں سے قوم نوح کی نے نوح کو اور قوم عاد کی نے ہود کو اور جھٹلایا فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو کہ صاحب میخوں کا تھا صفت فرعون کی ہے اور مراد ان میخوں سے ملک ثابت ہے تشبیہ کیا ملک اُس کے کو ساتھ خیمے کے طنابیں اس کی ساتھ میخوں کے مضبوط ہوتی ہیں اور کہتے ہیں مراد چار میخیں ہیں کہ مومنوں کو ساتھ اُن کے عذاب کرتا تھا اور جھٹلایا ثمود نے صالح علیہ السلام کو ایکہ میں اور عیون میں لکھا ہے کہ جھٹلانا قوم کا صالح کو بیچ وقت دعوت دوسری کے ساتھ اس واسطے کہ پہلی بار جو صالح علیہ السلام نے دعوت فرمائی سب ایمان لائے اور جب اُس نے وفات کی کافر ہوئے اللہ تعالےٰ نے پھر اُس کو جلا کر اُنکے پاس بھیجا اور اُنہوں نے اس کو نہ پہچانا

اور معجزہ مانگا اور نکلنا اونٹنی کا واقع ہؤا بعضے ایمان لائے اور بعضوں نے جھٹلایا اور سبب پے کرنا اونٹنی کے ہلاک ہوئے وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ الْئَيْكَةِ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ۝ اور جھٹلایا قوم لوط کی نے لوط علیہ السلام کو اور صاحبوں نیستان کے نے شعیبؑ کو وُہ گروہ جھٹلانے والوں کے لشکر ہیں شکست پائے ہوئے اور کتنے قریش بھی اُن میں ہونگے اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝ نہ تھا کوئی اُن کا مگر جھٹلایا اُس نے پیغمبروں کو پس لائق ہؤا اُن کو عذاب میرا اور اُترا اوپر اُن کے عذاب میرا وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝ اور انتظار نہیں کرتا گروہ قوم تیری کا مگر ایک آواز تند کی کہ اسرافیل پھونکے گا اور وُہ پہلا نفخہ ہے کہ سب مر جاویں نہ ہوگا اس آواز کو کوئی پھیرنے والا کہ رد کرے وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝ اور کہا کافروں قریش کے نے جیسے **نضر بن حارث** اور مانند اس کے کہ پروردگار ہمارے جلدی دے تو واسطے ہمارے حصہ ہمارا عذاب سے کہ محمدؐ ہم کو وعدہ کرتا ہے یا جلدی دے تو ہم کو اعمال نامہ ہمارا کہ دیکھ لیں ہم آگے دن حساب کے سے یہ جلدی از روئے ٹھٹھے کے کرتے تھے اور خاطر مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی آزردہ ہوتی تھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝ صبر کر تو اے محمدؐ اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہیں کافر یہ حکم ساتھ آیت سیف کے منسوخ ہے اور یاد کر تو اے محمد بندے ہمارے داؤدؑ کو کہ صاحب قوّت کا دین بیچ یا لڑائی میں یا ملک داری میں اور کہا ہے عبادت میں صاحب قوّت کا کہ آدھی رات عبادت میں گذارتا تھا اور ایک دن روزہ رکھتا تھا اور ایک دن افطار کرتا تھا تحقیق داؤدؑ بہت رجوع کرنے والا تھا توبہ سے اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝ تحقیق ہم نے تابعدار کیا تھا پہاڑوں کو ساتھ داؤد علیہ السلام کے جس جگہ چاہتا تھا جاتے تھے ساتھ اُسکے تسبیح کرتے تھے رات کے وقت اور وقت نکلنے آفتاب کے **کشف الاسرار** والا فرماتا ہے کہ تسبیح پہاڑوں کی اگرچہ عقل میں نہیں آتی ولیکن قدرت اللہ تعالےٰ سے دور نہیں ایک نے اولیاء میں سے ایک پتّھر کو دیکھا کہ مانند قطروں مینہ کے اُس میں سے پانی ٹپکتا تھا ایک ساعت توقف کر کے ساتھ تامل کے اس کو دیکھا تو وُہ پتّھر بولا کہ اے ولی اللہ کے کتنے برس ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پیدا کیا ہے خطرے سیاست اس کے سے اشک حسرت ٹپکاتا ہوں پس اُس ولی نے مناجات کی کہ اے خدا اس پتّھر کو بے خوف کر وہ دعا اس کی قبول ہوئی اور خوشخبری امان کی اُس پتّھر کو پہنچی اور وہ ولی بعد ایک مدّت کے پھر اُس جگہ وارد ہؤا اور اُسی پتّھر کو دیکھا کہ بہت قطرے گراتا تھا فرمایا کہ اے پتّھر جب بیخوف ہؤا تو یہ گریہ کیا ہے جواب دیا کہ اوّل روتا تھا میں خوف سے قطعیت کے اور اب روتا ہوں میں خوشی امن و سلامتی کی سے مجھ کو اور پر اُس درگاہ کے سوا رونے کے کام نہیں ہے وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ اور تابعدار کیا ہم نے جانوروں کو جمع کئے گئے نزدیک اُس کے اور صف باندھنے والے اوپر سر اُسکے کے ہر ایک پہاڑوں سے اور جانوروں سے واسطے داؤد کے تابعدار تھا پھیرنے والا آواز ہی کا ساتھ اُسکے واسطے تسبیح کے اور محکم کیا تھا ہم نے ملک اُسکے کو ساتھ دعا مظلوموں کے یا ساتھ وزیروں نصیحت کرنیوالوں یا ساتھ کوتاہ کرنے ہاتھ ظلم کے رعیّت سے یا ساتھ ڈالنے ڈر اُسکے کے بیچ دل دشمنوں کے یا ساتھ بننے زرہ کے اور بنانے اسباب لڑائی کے یا ساتھ زیادتی لشکر کے یا ساتھ کثرت نگہبانوں کے اور چوکیداروں کے کہ ہر رات کو چھتیس ۳۶ ہزار آدمی نگہبانی گھر اُس کی کی رکھتے تھے امام **ابو اللیث** رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مضبوطی ملک اُس کے کی ساتھ سبب کے تھی اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک زنجیر بھیجی اور زنجیر اوپر محکمہ داؤد علیہ السلام کے ایستادہ تھی دو جھگڑنے والوں سے جو کوئی سچا ہوتا ہاتھ اُس کا اُس تک پہنچتا اور وہ دوسرا پکڑنے اُس کے کی قدرت نہ رکھتا واللہ اعلم بالصواب وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝ اور دیا تھا ہم نے داؤد کو تمام علم اور کمال عمل اور دیا تھا ہم نے داؤد کو علم قضیہ چکانے کا اور چاہیئے جاننا کہ بیچ قصہ داؤد علیہ السلام کے اور نکاح کرنے جورو **اُوریا** کے میں اختلاف بہت ہے اور بعضے تفسیر والوں نے اس قصے کو اوپر اس طرح کے وارد کیا کہ شرح اور عقل قبول کرنے سے اُس کے انکار کرے اور جو کچھ کہ ساتھ حجت کے نزدیک دکھائی دیتا ہے وُہ یہ ہے کہ اوریا نے ایک عورت کو منگنی کی تھی اپنے ساتھ اور نزدیک تھا کہ ساتھ اُس کے نکاح باندھے وارثوں عورت کے سے ساتھ اُس کے مخالفت پڑی اور اُس کو نہ دی اور حضرت داؤد علیہ السلام نے مانگی اور اُن کو آگے سے ننانوے یعنی ایک کم سو جوروئیں تھیں اس کو بھی درخواست کیا اور **زاد المسیر** میں آیا ہے کہ عتاب اللہ کا اوپر اُس کے یہ تھا کہ بعد مانگنے اوریا کے اُس کو چاہا اور صورت عتاب کی قرآن میں اوپر اس طرح کے ہے کہ هَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۝ اور آیا آئی تیرے پاس خبر جھگڑا کرنے والوں کی **تبیان** میں بیان کیا گیا ہے کہ جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام ساتھ صورت دو جھگڑنے والوں کے نزدیک داؤد علیہ السلام کے آئے اور حضرت داؤد علیہ السلام نے دنوں کو مقرر کیا تھا

ایک دن عبادت کرتے تھے اور ایک دن حکومت اور عدالت فرماتے تھے اور ایک دن وعظ کہتے تھے اور ایک دن ساتھ کام خاص اپنے کے مشغول
ہوتے تھے عبادت کے دن بالاخانے میں آتے تھے اور چوکیدار لوگوں کو انکے پاس آنے سے منع کرتے تھے فرشتے اُس دن ساتھ صورت آدمی کے
بیچ گھر داؤد علیہ السلام کے آئے اور عبادت خانے میں اوپر سے آئے جیسے کہ فرماتا ہے اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۙ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰی دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا
لَا تَخَفْ خَصْمٰنِ بَغٰی بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰی سَوَآءِ الصِّرَاطِ ۝ یاد کر جس وقت چڑھ گئے اوپر دیوار فصیل محراب داؤد
کے جس وقت داخل ہوئے اوپر داؤد کے اور داؤد علیہ السلام نے ان کو دیکھا پس ڈر گیا داؤد ان سے کہ کیوں بے اجازت دروازے سے آئے کہا انہوں نے
مت ڈر تو اے داؤد ہم دو جھگڑالو ہیں ظلم کیا ہے بعضے ہمارے نے اوپر بعض کے پس حکم کر تو درمیان ہمارے ساتھ سچ کے اور ظلم نہ کر تو اوپر حکم اپنے کے اور راہ دکھا
ہم کو تو طرف میانہ راہ کے کہ عدل ہے پس داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ بات کہو تم ایک نے اشارہ طرف دوسرے کے ساتھ داؤد کے کیا اِنَّ هٰذَآ اَخِیْ ۙ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ
نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ فَقَالَ اَكْفِلْنِیْهَا وَعَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ ۝ تحقیق یہ مرد بھائی ہے میرا دین میں اس کے ایک کم سو بھیڑیں ہیں اور میرے تئیں ایک بھیڑ ہے
پس کہا اُس نے کہ سونپ دے تو وہ بھیڑ مجھ کو اور غلبہ کیا ہے اوپر میرے مانگنے میں اور فرصت نہ دی کہ دیر کروں میں اس میں قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰی
نِعَاجِهٖ ۭ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ ۭ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ
رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۝ کہا داؤد نے کہ البتہ تحقیق ظلم کیا اوپر تیرے ساتھ مانگنے بھیڑ تیری کے اور جمع کرنے میں اپنے پاس طرف بھیڑوں اپنی کے اور　السجدة عند ابی حنیفه رحمة الله تعالیٰ
تحقیق بہت شریکوں سے کہ مالوں کو ملا دیتے ہیں البتہ ظلم کرتا ہے بعضا اُن کا اوپر بعضے کے اور زیادہ حق اپنے سے چاہتے ہیں مگر وہ لوگ کہ ایمان
لائے ہیں اور عمل کیے ہیں نیکوں کے اور تھوڑے ہیں وہ لوگ درمیان شریکوں کے مانند داؤد علیہ السلام کے یہ بات ہے وہ اُٹھے اور نظر اُسکی سے
غائب ہوئے داؤد علیہ السلام فکرمند ہوا اور گمان لے گیا داؤد علیہ السلام کہ تحقیق ہم نے آزمایا ہے اس کو ساتھ اس حکومت کے تا خبردار ہووے اور جانے
پس استغفار کی پروردگار اپنے سے اور گر پڑا داؤد رکوع کرنے والا جس حال ہیں کہ سجدہ کرنے والا تھا اور رجوع کی اللہ کی طرف پس اس سجدے میں اختلاف ہے
نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سجدہ عزیمت ہے اور کہتا ہے کہ بیچ تلاوت کے سجدہ چاہیے کرنا نماز میں اور سوا نماز کے اور نزدیک امام شافعی کے سجدہ
عزیمت نہیں اور امام احمد حنبل رح سے اس سجدے میں دو روائتیں ہیں اور یہ سجدہ دسواں ہے ساتھ قول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فتوحات مکی میں
اس سجدے کو سجدہ انابت کا کہا ہے فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ۭ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ پس بخشی ہم نے اُس کی یہ خطا اور تحقیق واسطے داؤد کے
نزدیک ہمارے نزدیک ہے بعد بخشش کے اور نیک بازگشت ہے بہشت میں یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا
تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ ۝ کہا ہم نے اے داؤد تحقیق ہم نے　ع ۱۲ ۲
تجھ کو کیا ہے خلیفہ بیچ زمین کے یعنی بادشاہی روئے زمین کی تجھ کو بخشی ہم نے یا تجھ کو خلیفہ پیغمبروں کا کہ آگے تجھ سے تھے کیا ہم نے پس حکم کر درمیان آدمیوں کے
ساتھ سچ کے اور عدل کے اور پیروی نہ کر تو خواہش نفس کی پس گمراہ کریگی تجھ کو خواہش راہ اللہ کی سے تحقیق جو لوگ کہ گمراہ ہوتے ہیں راہ اللہ کی سے واسطے اُن کے
ہے عذاب سخت بسبب اُس چیز کے کہ بھول گئے تھے دن حساب کا اور واسطے اُس دن کے کوئی کام نہیں کیا **فوائد السلوک** میں لکھا ہے کہ دیکھو بادشاہی کیا
سخت کام ہے اور بادشاہت کیا بوجھ بھاری ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام ساتھ کمال درجہ نبوت کے خطاب بھاری کے مخاطب ہوا کہ فاحکم بین الناس بالحق کہ
حکم کر درمیان آدمیوں کے ساتھ عدل کے اور انصاف کے اور پاؤں اور راہ حق کے رکھ نہ اوپر راہ باطل کے اور پیروی خواہش نفس کی اور مراد
اپنی کے اختیار نہ کر کہ تجھ کو راہ رضامندی ہماری سے گمراہ کرے وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا ۭ اور نہیں کیا ہم نے آسمانوں کو
اور زمین کو اور جو چیز کہ درمیان اُن دونوں کے ہے جھوٹ اور عبث بلکہ اس واسطے کہ دلالت کریں ساتھ اُس کے اوپر قدرت کاملہ اور حکمت کے ذٰلِكَ ظَنُّ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۝ یہ گمان اُن لوگوں کا ہے کہ کافر ہوئے ساتھ پیدائش کے کھوج نہ لے گئے پس افسوس ہے واسطے
اُن لوگوں کے جو کافر ہوئے اور اس طرح گمان لے گئے آگ دوزخ کی سے لائے ہیں کہ کافر قریش کے کہتے تھے مومنوں کو کہ ہم کو آخرت میں برابر تمہارے
یا زیادہ تم سے عطا ہوئیگے آیت آئی کہ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۡ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ ۝ نہ اس طرح ہے کہ
آیا کر دیں ہم اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں اور عمل کیے نیکوں کے بیچ جزا اور عطا کے مانند خرابی کرنے والوں کے بیچ زمین کے یعنی مانند کافروں کے

یا گردانیں ہم پرہیزگاروں کو مانند بدکاروں کے یعنی نہیں کرتے ہیں کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ۝ یہ کتاب ہے یعنی قرآن کہ اُتارا ہے ہم نے اس کو طرف تیرے اے محمدؐ بہت برکت دیا ہوا اس واسطے کہ اندیشہ کریں بیچ آیتوں اس کی کے اور فکر کریں معنی اور حقیقت اُس کی کے اور اس واسطے کہ نصیحت پکڑنے والے ہوویں صاحب عقلوں کے کہ صاف اور خالص ہیں وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ۝ اور بخشا ہم نے واسطے داؤدؑ کے سلیمانؑ بیٹا نیک بندہ تھا سلیمانؑ تحقیق وُہ رجوع کرنے والا تھا ساتھ خدا کے سب حال میں کہتے ہیں کہ سلیمان علیہ السلام نے ساتھ کافروں دمشق کے لڑائی کی اور ہزار گھوڑے اُن سے لئے اور کہتے ہیں داؤد علیہ السلام نے ساتھ عمالقہ کے غزا کی تھی اور ہزار گھوڑے لئے تھے اور سب میراث ساتھ سلیمان علیہ السلام کے پہنچی تھی اور معالم میں لکھا ہے کہ گھوڑے دریائی تھے اور پر رکھتے تھے اور دیو واسطے سلیمان علیہ السلام کے لائے تھے غرض کہ سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ اُن کو دیکھے بعد نماز ظہر کے ساتھ دیکھنے اُن کے کے مشغول ہوئے اور سلیمان علیہ السلام کو اس سبب سے نماز عصر کی قضا ہوی اُن سب گھوڑوں کو قربان کیا جیسے حق تعالیٰ فرماتا ہے اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ۝ فَقَالَ اِنِّىْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّىْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۝ یاد کر جس وقت ظاہر کئے گئے اوپر سلیمانؑ کے آخر روز ہزار گھوڑے تین پاؤں پر کھڑے ہونے والے تیزرو اور عربی گھوڑوں کی ہے یاد رانگروں اور سلیمانؑ دیکھنے اُنکے میں مشغول ہوئے تا وردُ اُن کا فوت ہوا پس کہا کہ تحقیق میں نے دوست رکھا دوستی مال بہت کی کو یعنی گھوڑوں کی کو اس حد تک کہ باز رہا میں ذکر پروردگار اپنے کے سے اُس وقت تک کہ چھپ گیا آفتاب پردہ رات کی میں رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ۝ کہا سلیمانؑ نے کہ پھیر لاؤ گھوڑوں کو اوپر میرے پس کھڑا ہوا اور ملتا تھا تلوار کو ملنا ساتھ پنڈلیوں گھوڑوں کے کہ پے کرتا تھا اور ساتھ گردنوں کے کہ کاٹتا تھا سر اُنکے اور اُس وقت میں گوشت گھوڑے کا حلال تھا اور اُنکو بیچ راہ خدا کے واسطے قربان کر ذبح کرتے تھے اور بعضے علما اوپر اسکے ہیں کہ مراد ذکر سے نماز عصر کی ہے کہ سلیمان علیہ السلام سے بسبب دیکھنے اُنکے کے فوت ہوئی اور آفتاب چھپ گیا سلیمان علیہ السلام نے ساتھ حکم پروردگار کے فرشتوں کو کہ آفتاب پر تعین تھے فرمایا ردوہا علی یعنی پھیرو تم آفتاب کو واسطے میرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو آفتاب کو پھر پھیرا تو سلیمانؑ نے اُس کو ادا کیا اور ایکبار آفتاب ساتھ دعا پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بیچ جنگل خیبر کے بعد غروب کے پھر پھرا اور جگہ عصر کی آیا تو مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ نے نماز عصر کی ادا کی نزدیک صاحب حدیثوں کے مشہور ہے روایت اس آیت کی تفسیر میں بہت ہیں **تفسیر حسینی** سے معلوم کر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان کو ایک بیٹا بخشا ایک گروہ دیووں کے نے اس ڈر سے کہ وُہ بھی مانند باپ کے اُن کو محکوم کرے جمع ہو کر اوپر قتل اُس کے کے اتفاق کیا سلیمان علیہ السلام نے اس بات سے خبر پا کر اُس لڑکے کو ساتھ سحاب کے سونپا کہ دودھ پلاوے اُس کو قضا آئی وُہ لڑکا مو اُس موے ہوئے کو اوپر تخت سلیمانؑ کے ڈالا جیسے خدا نے خبر دی وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰي كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ۝ اور البتہ تحقیق آزمایا تھا ہمنے سلیمانؑ کو اور فتنے میں ڈالا تھا اور ڈالا تھا ہم نے اوپر تخت اُسکے بدن مردہ جو کچھ کہ کیا تھا اُس سے پشیمان ہوا کہ بیٹے کو ساتھ ابر کے سونپا اور اوپر اللہ تعالیٰ کے توکل نہ کیا پس رجوع کی سلیمانؑ نے اللہ کی طرف اور اوپر لوگوں کے ظاہر ہوا کہ توکل سوائے اوپر اللہ کے نہ کیا چاہیئے اور لباب میں لکھا ہے کہ سلیمانؑ بیمار ہوا اسقدر کہ نہایت ضعف سے بدن مردہ دکھائی دیتا تھا اور اُس کو اوپر تخت کے بٹھاتے تھے کہ کام مُلک کے خلل نہ پاویں پس پھرا طرف صحت کے ارادے اللہ کے سے اور مشہور وُہ ہے کہ سبب ترک ادب کے انگوٹھی بادشاہ کی ہاتھ صخرہ جنی کے پڑی اور صخرہ چالیس دن اوپر تخت سلیمانؑ کے بیٹھا پھر وُہ انگوٹھی سلیمان علیہ السلام کے ہاتھ آئی ساتھ بادشاہت کے ممتاز ہوا اور از روئے نیاز کے ساتھ دعا کے مشغول ہوا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ کہا کہ اے پروردگار میرے بخش تو مجھ کو گناہ میرا اور دے تو مجھ کو ایسی بادشاہت کہ لائق نہ ہو واسطے کسی کے پیچھے میرے اور ایسا ملک معجزہ میرا ہووے کہ کوئی مجھ سے چھین نہ سکے مانند صخرہ جنی کے بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ مجھ کو ایسا ملک دے کہ کوئی ہوس اُس کی طلب کی نہ کرے اور بیچ فتنے کے نہ پڑے اس واسطے کہ بیچ ملک اتنے بڑے کے سوا قوت نبوّت کے فتنے سے بیخطر نہ ہو سکے اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۝ تحقیق تو بخشنے والا ہے جو کچھ چاہتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بخشتا ہے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سلیمان علیہ السلام ساتھ الہام الٰہی کے جانتا تھا کہ حضرت پیغمبر ہمارے صلعم ساتھ ملکوں دُنیا کے التفات نہ فرماوینگے اس واسطے ساتھ اس علم کے دلیری کی کہ برابر اُس کے دُنیا اور جو چیز کہ بیچ اس کے ہے پرِ پشہ کی قدرت نہیں رکھتے ۵ عارفان ہرچہ ثباتے و بقائے نکند ٭ گر ہمہ ملک جہان ست بہیچش نخرند ٭ اور **صاحب فتوحات**

نے فرمایا ہے کہ مراد سلیمان کی وہ تھی کہ مجھ کو وہ ملک بخش کہ ظاہر ہونا اس کا اب کسی کو نہ لائق ہووے اس واسطے کہ باطن میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو
وہ ملک حاصل تھا جیسے صحیحین میں مذکور ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ایک دیو جنات سے میرے پاس آیا تو نماز میری توڑے
اللہ تعالیٰ نے مجھ کو قوت دی تو اس کو پکڑا میں نے اور چاہا میں نے کہ اوپر ایک ستون کے ستونوں مسجد کے باندھوں میں تو تم اس کو دیکھو پس یاد کی میں نے
دعا سلیمان علیہ السلام کی رب اغفرلی وہب لی ملکا لاینبغی لاحد من بعدی اس کو چھوڑا میں نے تو بے فائدہ اور نا امید پھر گیا فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ
بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ۝ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۝ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِى الْاَصْفَادِ پس تابعدار کیا ہم نے واسطے سلیمان کے باؤں
کو کہ جاری ہوتی تھیں ساتھ حکم اسکے کے نرم اور خشک جس جگہ قصد کرتا تھا پہنچتا تھا اور تابعدار کیا ہم نے اس کا شیطانوں کو ہر ایک بنا کرنے والا عمارت
کا تھا اور ہر غوطہ کھانے والا دریا میں جواہر نکالنے کو اور تابعدار کئے ہم نے باقی شیطان پاس پاس جکڑے ہوئے تھے لوہے کی زنجیروں میں یعنی ہر ایک
شیطانوں میں سے کارندے تھے واسطے اس کے حکم کرتے تھے اور ایک گروہ کہ مردہ ہوتے تھے بیچ زنجیروں کے بند ہوتے تو ایذا کسی کو نہ پہنچاویں پس کہا
ہم نے سلیمانؑ کو هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ یہ بخشش ہماری ہے اے سلیمان ساتھ تیرے کہ ایسا ملک دیا ہم نے تجھ کو پس احسان کر
اوپر خلق کے جس پر چاہے تو یا بند کر بخشش اپنی جس سے چاہے تو بغیر حساب کے دینے میں وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ع اور تحقیق واسطے ۳ ع ۱۴ ۱۲
سلیمان علیہ السلام کے نزدیک ہمارے البتہ قرب ہے ساتھ بندگی اس کی کے آخرت میں نزدیکی درگاہ ہماری کے سے ہووے گا باوجود اس ملک بڑے
کے کہ دنیا میں رکھتا تھا اور نیک بازگشت ہے یعنی بہشت وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۝ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ط اور یاد کر
بندے ہمارے کو کہ ایوبؑ ہے جس وقت دعا مانگی پروردگار اپنے سے کہ تحقیق پہنچایا ہے مجھ کو شیطان نے دکھ اور عذاب اور قصہ اس طرح ہے کہ شیطان طعنہ
دیتا تھا ایوب علیہ السلام کو کیا کیا تو نے کہ اللہ تعالیٰ نے فائدے اچھے تجھ سے چھینے اور سختیاں دکھ کی اوپر تیرے بھیجیں اور کہا ہے کہ بہکاتا تھا تابعوں
اس کے کو اس حد تک کہ انھوں نے ایوبؑ کو شہر اپنے سے نکال دیا اور تھوڑا سا سبب شکایت ایوبؑ کی سے سورۂ انبیاء میں گذرا ہے القصہ اللہ تعالیٰ
نے دعا اس کی قبول کر کے جبرئیل علیہ السلام کو اس کے پاس بھیجا جبرئیل علیہ السلام آیا اور ایوبؑ کو کہا اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ج هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ
وَّشَرَابٌ ۝ کہ مار تو پاؤں کو اپنے اوپر زمین کے جس وقت ایوبؑ نے ساتھ کہنے جبرئیلؑ کے مارا پاؤں کو اوپر زمین کے اور چشمے پانی کے نیچے پاؤں
اس کے کے جوش مارنا شروع کیا ایک گرم اور ایک سرد جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ چشمہ گرم جائے غسل کی ہے یعنی پانی ہے کہ اس میں نہاویں اور
دوسرا چشمہ سرد پانی کا ہے کہ پیویں پس ایوب علیہ السلام نے ساتھ اس چشمہ گرم کے غسل فرمایا تمام مرض ظاہری اس سے دور ہووے اور اس چشمہ سرد
سے پیا تمام بیماریاں باطن کی جاتی رہیں اور کہا ہے کہ چشمہ ایک ہی تھا وقت پینے کے سرد اور وقت غسل کے گرم ہوتا تھا وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ
مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ۝ اور بخشا ہم نے ایوبؑ کو ناتے داروں اسکے کو یعنی بیٹوں اسکے کو جلایا کہ شیطان نے ہلاک کئے
تھے اور مانند انکے ساتھ انکے تو اولاد اسکی اس سے دوچند ہوئی کہ تھے واسطے بخشش کے پہنچے ہماری طرف سے اور واسطے نصیحت پکڑنے
صاحب عقلوں کے کہ بیچ بلا اور مصیبت کے خدائے تعالیٰ سے پناہ مانگیں کہ رحمت الٰہی نے خوشی کو ساتھ صبر کے ملایا ہے جیسے کہ حدیث ہے الصبر
مفتاح الفرج ؎ کلید صبر کسی را کہ باشد اندر دست + ہر آئینہ در گنج مراد بکشاید + بشام تیرہ محنت بساز و صبر نمائی + کہ ہمدمی سحر از پردہ روی بنماید +
کہتے ہیں کہ بیچ وقت مرض ایوب علیہ السلام کے جورو اس کی کہ نام اس کا رحمت تھا واسطے کسی کام کے گئی تھی اور دیر لگائی ایوب نے قسم کھائی کہ اس کو
سو لکڑیاں مارے جب تندرست ہوا اور ایوبؑ بحالت جوانی کے ہو گیا چاہا کہ قسم اپنی ادا کرے خطاب آیا کہ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ط
اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ط نِعْمَ الْعَبْدُ ط اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝ اور لے تو بیچ ہاتھ اپنے کے ایک دستہ گھاس کا کہ سو تنکے ہوویں گنتی میں پس مار تو ساتھ اسکے
عورت اپنی کو اور قسم نہ توڑ تحقیق ہم نے پایا ہے ایوب کو صبر کرنے والا اس میں کہ ذات اس کی کو اور مال اسکے کو اور بیٹوں اسکے کو پہنچا نیک بندہ ہے ایوبؑ
تحقیق وہ رجوع کرنے والا ہے بیچ درگاہ ہماری کے دمبدم وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ ۝ اور یاد کر بندوں
ہمارے ابراہیم خلیل اللہ کو اور بیٹے اسکے اسحاقؑ اور پوتے انکے یعقوبؑ کو کہ صاحب ہاتھوں کے اور آنکھوں کے تھے مراد اعمال اچھے اور علم نافع ہیں ظاہر کیا ساتھ
ہاتھ کے عمل سے کہ اکثر عمل ہاتھوں سے ہوتے ہیں اور ساتھ آنکھوں کے معرفت سے مراد ہے کہ قوی تر مددگاروں معارف کے سے آنکھیں

ہیں یا مراد ہاتھوں سے قوت ہے بیچ طاعت کے اور مراد آنکھوں سے سُجھنا بیچ دین کے۔ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۚ تحقیق ہم نے خالص کیا تھا اُنکو ساتھ ایسی خصلت کے کہ پاک تھے ملونی عیبوں کی سے وُہ خصلت یاد کرنا آخرت کے گھر کا ہے اس واسطے کہ مدنظر انبیا کا سوا دیدار اللہ کے نہیں ہے اور وُہ آخرت میں میسر ہوگا جیسے اس مضمون میں کسی نے کہا ہے ؎ نہ جنت خواہم نے حور نے انہار میخواہم * بتو ارزانی اے زاہد ہمہ من یار میخواہم * وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۝ اور تحقیق کہ یہ پیغمبر نزدیک ہمارے البتہ قبول کئے گیوں سے ہیں اور نیکوں سے ہیں۔ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ اور یاد کر تو اسمٰعیل ذبیح اللہ کو اور یاد کر الیسع بیٹے اخطوب کے اور صاحب ضامنی کے کو کہ بشر بیٹا الیعف کا تھا اور سو پیغمبر و نکے قتل سے بھاگے ہیں ضامن ہوا اور **تبیان** میں لکھا ہے کہ بیٹا ایوب کا اور پیچھے باپ کے مبعوث ہوا طرف ایک قوم شام کے اور اللہ تعالیٰ نے اس کا ذوالکفل نام رکھا اور بعضے کہتے ہیں الیسع اور ذوالکفل دونوں نام ایک ہی کے ہیں کہ الیاس علیہ السلام کا ضامن ہوا کہ اوپر حکم دین کے قیام کرے وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ۭ اور سب یہ پیغمبر نیکوں سے ہیں هٰذَا ذِكْرٌ ۭ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ یہ خبر پیغمبروں کی بسبب ذکر کا ہے اے محمد تجھ کو اور قوم تیری کو اور تحقیق واسطے پرہیزگاروں کے البتہ نیک بازگشت ہے جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۝ باغ ہمیشگی کے ہیں جس حال میں کہ کھولے گئے ہیں واسطے اُنکے دروازے بہشت کے مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ۝ تکیہ لگائے ہوئے اور تختوں کے بیچ بہشت کے مانگیں گے بیچ اُس کے میووں بہت کو اور پینے کی چیزوں کو وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۝ اور نزدیک بہشتیوں کے ہونگی حوریں کوتاہ کرنیوالی آنکھ اپنی کو کہ سوا خاوند کے کسی کو نہ دیکھیں ہمزاد اور ہم عمر یعنی سب وُہ ایک ہوویں اور کہا ہے کہ تمام حوریں بہشت کی برابر عمر خاوندوں کے ہوویں سب تینتیس ۳۳ برس تک اور بعضے اوپر اس کے ہیں کہ مراد اتراب سے عورتیں برابر کی ہیں جس میں یعنی ایک کو اوپر دوسرے کے بزرگی نہ ہووے بیچ اس کے کہ طبیعت طرف نیک تر کے کھینچے اور اس سے پھر جاوے هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ کہیں گے فرشتے بہشتیوں کو کہ یہ وُہ چیز ہے کہ وعدہ دیئے گئے تم دن حساب کے پس بہشتی از رُوے خوشی کے کہیں اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۝ هٰذَا ۭ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۝ تحقیق جو چیز کہ دیکھتے ہیں ہم نعمت سے البتہ روزی ہماری ہے کہ حضرت رزاق نے بے منت ہم کو دی ہے کہ نہیں ہے ہونا اُس کو تمام اور کم یہ نعمت بہشتوں کی ہے اور تحقیق واسطے بیفرمانوں کے یعنی کافروں کے البتہ بری بازگشت ہے جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ۝ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ۝ دوزخ میں کہ داخل ہونگے تنگی سے بیچ اُس کے پس بُرا بچھونا ہے دوزخ یہ عذاب ہے پس چاہیئے کہ اب چکھو اس کو وُہ عذاب گرم پانی ہے نہایت گرمی میں کہ جس وقت آگے لب کے پہنچے اس کو جلاوے اور جب پیویں انتڑیاں جلاوے اور ٹکڑے کرے اور پیپ ہے کہ درختوں کو ساتھ سردی کے جلاوے جیسے آگ گرمی سے جلاتی ہے اور کہتے ہیں غساق گندی چیز کو بیچ لغت ترک جیسے مدکو ہوئی پہلے کہ پیپ یا خون ہے اور یہاں مراد پیپ سے ہے کہ گوشت اور پوست اور ستر گاہ دوزخیوں کے سے جاری ہووے پس اس کو جمع کر کے دوزخیوں کو کھلاویں اور ان کو دوسرا عذاب مانند عذاب مذکور کے طرح طرح کا ہووے بیچ عذاب کرنیکے لائے کہ جب سرداروں کافروں کے کو دوزخ میں لاویں تابعدار اُنکے کو بھی ساتھ اُن کے لاویں اور فرشتے سرداروں کو کہیں هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۭ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ۝ یہ گروہ کافر کا آنے والا ہے مشقت سے دوزخ میں ساتھ تمہارے پس وُہ کہیں کچھ مرحبا نہیں ہے اُن کو یعنی خوش آنا تحقیق وُہ لوگ داخل ہونے والے آگ کے ہیں بسبب عملوں اپنے کے جیسے کہ ہم آئے ہیں مرحبا ایک لفظ ہے کہ واسطے تعظیم مہمان کے کہیں سردار تابعدار اپنے کو سرزنش کریں ساتھ حرف لا مرحبا کے اور جب تابع سرداروں کے یہ بات سنیں قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۣ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ کہیں گے بلکہ تم اے سردار کافروں کے نہیں کچھ خوش آنا تم کو اور تم ساتھ سرزنش کے لائق زیادہ ہو تم نے آگے رکھا سببوں عذاب کے کو واسطے ہمارے کہ گمراہ کیا تھا بسبب ہونے کے دوزخ میں آئے ہم پس بری قرارگاہ ہے دوزخ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝ دوسری بار تابع کہیں گے اے پروردگار ہمارے جس کسی نے آگے رکھا ہووے واسطے ہمارے کفر کو اور گمراہی کو پس زیادہ کر تو اس کو عذاب دوچند بیچ آگ کے گمراہی اُن کی کا اور ہماری کا اور کہتے ہیں سانپ بچھو دوزخ کے ساتھ اُنکے چھوڑیں وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۭ اور کہیں سردار قریش کے دوزخ میں کہ کیا ہے کہ آج نہیں دیکھتے ہم اُن مردوں کو کہ دنیا میں کہتے تھے ہم اُن کو بُرے اور مردود یعنی بلال اور صہیب اور عمار اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝ پکڑا تھا ہم نے اُن کو

دنیا میں مسخری دوزخ میں نہیں آئے یا ٹیڑھی ہوگئیں اُن سے آنکھیں ہماری یعنی ہم نہیں دیکھتے اُن کو۔ آثار میں لایا ہے کہ حق تعالیٰ اس فرقہ فقیروں کو فرماوے تو اوپر بالاخانوں بہشت کے دکھلائی دیویں تو کافران کو دیکھیں اور حسرت انکو زیادہ ہووے اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ؕ تحقیق یہ حکایت دوزخیوں کی البتہ سچ ہے وہ جھگڑا کرنا دوزخ والوں کا ہے دوزخ میں قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ کہ تو اے محمدؐ کہ سوائے اس کے نہیں ہے کہ میں ڈرانے والا ہوں عذاب اللہ کے سے اور نہیں ہے کوئی بندگی کے لائق اللہ ایک ذات کہ شریک قبول نہ کرے اور کثرت کو ساتھ واحدانیت اُس کی کے راہ نہ ہووے قہر کرنیوالا اوپر دشمنوں کے ؎ غیرتش غیر در جہاں نگذاشت ٭ وحدتش رسم این و آں برداشت ٭ گم شود جملہ ظلمت پندار ٭ زند والوار واحد قہار ٭ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ ۝ پروردگار اور پیدا کرنیوالا آسمانوں کا اور زمینوں کا اور جو چیز کہ درمیان اُن دونوں کے ہے مخلوقات سے خدا غالب بخشنے والا دوستوں کو قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِیْمٌ ۙ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۝ کہ تو اے محمدؐ کہ جو چیز کہی ہم نے خبر بزرگ ہے کہ تم اُس چیز سے روگردانی کرنے والے ہو نہایت غفلت سے یا نبوت میری شان بزرگ رکھتی ہے اور تم اُس سے روگردانی کرتے ہو آخر غور کرو کہ اگر میں نبی نہ ہوتا وحی مجھ کو نہ آتی مَا كَانَ لِیَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤی اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ۝ نہ ہوتا مجھ کو کچھ علم سے ساتھ گروہ بلند تر کے یعنی فرشتوں کے جس وقت جھگڑتے تھے بیچ شان آدمؑ کی کے کہ آیا بناتا ہے تو بیچ زمین کے پس اوپر نبوت میری کے دلیل روشن تر ہے کہ قصہ فرشتوں کا اور آدمؑ کا بیان کرتا ہوں اوپر اس طرح کے کہ اگلی کتابوں میں مذکور ہے بغیر پڑھنے کتاب کے اور بغیر سننے اُستاد کے اِنْ یُّوْحٰۤی اِلَیَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ نہیں وحی کی جاتی ہیں طرف میرے مگر وہ کہ سوائے اس کے نہیں ہے کہ میں ڈرانے والا ہوں ظاہر سببوں عذاب کے سے اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ۝ جس وقت کہا پروردگار تیرے نے خاص فرشتوں کو کہ تحقیق میں پیدا کرنے والا ہوں آدمؑ کا کیچڑ سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ۝ پس جس وقت سیدھا بناؤں میں اس کو اور قالب اسکا خوبصورت تیار کروں میں اور پھونکوں میں بیچ اس کے روح اپنی سے خدائے تعالےٰ نے روح کی بزرگی بخشی یعنی ساتھ ذات اپنی کے بزرگی کی اضافت دی واسطے پاکیزگی کے اور حاصل کلام کا یہ کہ جب روح بیچ قالب اُس کی کے ڈالوں میں اور زندہ ہووے پس بے اختیار گر پڑو تم اُسکو سجدہ کرنے والے واسطے تکریم اُس کی کے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۝ پس سجدہ کیا فرشتوں نے تمام ایک مرتبہ خاص آدمؑ کو پیچھے پھونکنے روح کے بیچ اسکے مگر شیطان نے سجدہ نہ کیا بڑا جانا اپنے تئیں اور فرمان بجا نہ لایا تھا شیطان روز ازل میں کافروں سے قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ ۝ کہا اللہ نے کہ اے شیطان کس چیز نے باز رکھا تجھ کو اُس سے کہ سجدہ کرے تو اُس چیز کو کہ پیدا کیا ہے میں نے اسکو ساتھ دونوں ہاتھ اپنے کے ذکر ہاتھ کا واسطے تحقیق اضافت خلقت آدمؑ کے ہے ساتھ حق سبحانہ تعالیٰ کے یعنی ساتھ ذات اپنی کے پیدا کیا اُس کو میں نے بے ماں اور باپ کے انوار میں لایا ہے کہ ذکر بیدی کا خبردار کرتا ہے اوپر زیادتی قدرت کے بیچ پیدائش آدمؑ کے اور بعضی تفسیروں میں آیا ہے کہ مراد ید قدرت اور ید نعمت ہے اور **فتوحات** میں فرمایا ہے کہ قدرت اور نعمت ملی ہوئی ہے سب موجودات کو پس ساتھ اس تاویل کے آدمؑ کو کچھ شرف حاصل نہ ہووے پس ضرور ہے اُس سے کہ بیچ بیدی کے معنی ہوویں کہ دلالت کریں اوپر بزرگی آدمؑ کے پس احتمال اوپر دو نسبتوں کے تنزیہ اور تشبیہ کے کہ آدم جمع کرنیوالا دونوں صفتوں کا ہے مناسب دکھائی دیتا ہے اور **بحر الحقائق** میں لایا ہے کہ مراد دو صفتوں سے لطف اور قہر ہے اس واسطے کہ یہ دو صفتیں اوپر سب صفتوں اللہ کی کے ملی ہوئی ہیں کیونکہ کوئی صفت نہیں ہے کہ لطف سے یا قہر سے خالی ہووے بعضے جلالی اور بعضے جمالی ہیں تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام۔ اور کوئی مخلوق نہ ہووے کہ ان دونوں صفتوں میں سے ایک نہ رکھتا ہو جیسے فرشتے لطف کرنیوالے ہیں اور شیطان قہر اور آدمی جگہ ظاہر ہونے دونوں صفتوں کا ہے اور ساتھ جمع ہونے دونوں قابلیت کے سجدہ قبول کیا ہے اور اس معنی میں کہا ہے ؎ آمد آئینہ جملہ کون ولی ٭ آدمی زآئینہ نکردہ جلی ٭ گشتہ آدم جلائے ایں مرآت ٭ شد عیاں ذات او بجملہ صفات ٭ مظہری گشت کلی و جامع ٭ بہر ذات و صفات او لامع ٭ القصہ حق سبحانہ تعالےٰ نے شیطان کو کہا کیوں سجدہ نہ کیا تو نے پیدا کئے ہوئے ہاتھوں میرے کو آیا غرور کیا تو نے یا ہے تو بلند ہونیوالوں سے کہ لائق فوقیت کے ہیں قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ۝ شیطان نے دوسری قسم کو اعتبار کر کے کہا کہ میں بہتر ہوں آدمؑ سے پس وجہ بہتر ہونے کی بیان کرتا ہے کہ پیدا کیا ہے تو نے مجھ کو آگ سے کہ پاک اور نورانی ہے اور پیدا کیا آدمؑ کو کیچڑ سے کہ اس میں کثافت اور سیاہی ہے اور اس قیاس میں

ع ۵ ۱۲ ۱۳

خطائی اور تھوڑا سا اس مذکور سے سورۂ اعراف میں گذرا ہے اور کشف الاسرار میں فرمایا ہے کہ آگ سبب جدائی کا ہے اور خاک وسیلہ ملنے کا آگ سے
پھیرنا آتا ہے اور خاک سے ملنا آدم کہ خاک سے تھا مل گیا تو خلعت فاجتباہ کی پائی شیطان کہ آگ سے تھا پھر گیا تو ساتھ کہنے فاھبط منھا کے مردود
ہوا ایک دن ایک سودائی نے ساتھ **سلطان العارفین** کے کہا اگر یہ خاک نہ ہوتی ابو یزید رح نے شور کیا اس کو اور کہا اگر یہ خاک نہ ہوتی آگ عشق کی
روشن نہ ہوتی اور سوز سینہ کا اور پانی آنکھوں کا ظاہر نہ ہوتا اگر خاک نہ ہوتی تو مہر ازل کی کون سنتا اور آشنا قرب لم یزل کا کون ہوتا ۔ اے خاک چہ خوش
طینت قابل داری ۔ گلہائے لطیف است کہ در گل داری ۔۔ در مخزن کنت کنزاً ہر نقد کہ بود ۔ تسلیم تو کردہ اند در دل داری ۔ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ
رَجِيمٌ ۝ کہا اللہ نے کہ پس باہر نکل تو بہشت سے یا آسمان سے یا صورت فرشتوں کی سے پس تحقیق تو راندہ گیا ہے اور سنگسار کیا گیا ہے اور رحمت سے اور مرتبہ
کرامت کے سے وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ۝ اور تحقیق اوپر تیرے لعنت میری ہے تا دن قیامت کے قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝
کہا شیطان نے کہ اے پروردگار میرے پس فرصت دے تو مجھ کو اس دن تک کہ اٹھائے جائیں آدمی قبروں سے غرض شیطان کی تھی کہ شربت موت کا
نہ چکھے قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۝ کہا اللہ نے کہ پس تحقیق تو اے شیطان فرصت دیئے گیوں سے ہے اس دن تک
بیچ وقت کے کہ پہلی بار صور میں پھونکنا ہے کہ سب مر جائیں قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ۝ کہا شیطان نے
بس قسم ہے ساتھ عزت تیری کے البتہ گمراہ کروں گا میں ان سب کو یعنی اولاد آدم کی کو مگر بندے تیرے ان میں سے کہ پاک کئے گئے ہیں ناپاکی شرک اور شبہ سے
قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ۝ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ کہا اللہ نے کہ پس سچ میری طرف سے ہے اور سچ کہتا ہوں میں کہ
البتہ بھرونگا میں دوزخ کو تجھ سے اور ان سے کہ تابعداری تیری کرینگے آدمیوں اور جنوں سے سب اُنکے قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ
الْمُتَكَلِّفِينَ ۝ کہہ اے محمد کہ نہیں مانگتا ہوں میں تم سے اوپر پہنچانے احکام کے مزدوری کو اور نہیں ہوں میں تکلف کرنیوالوں سے کہ اپنی طرف سے کچھ جوڑوں
إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ۝ع نہیں ہے قرآن مگر نصیحت اور شرافت واسطے عالموں کے جن اور آدمیوں سے اور البتہ جانو گے تم خبر قرآن ع ۵ ۱۴
کی یعنی جو کچھ کہ اس میں ہے وعدے وعید سے یا جانو گے تم خبر محمد کی اور سچ کہنے کی اُسکے بعد وقت مرنیکے یا دن قیامت کے یا وقت ظہور اسلام کے واللہ اعلم بالصواب

سُوْرَۃُ الزُّمَرِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَۃً

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝ اُتارنا ہے کتاب کا یعنی قرآن شریف اترا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خدا تعالیٰ کی طرف سے جو خدا تعالیٰ
بڑا زبردست درست کام کرنیوالا ہے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۝ مقرر ہم نے نیچے
بھیجا ہے قرآن تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق جو اس میں شک و شبہ نہیں پھر تو بندگی کر خدائے تعالیٰ ہی کی نری اسی کے واسطے پاک کر کے
اپنے دین کو سب دینوں سے أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ وقف لازم
بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۚ ٹھیک اس بات کو جان کہ خدا تعالیٰ ہی ہے ایسا جو اس کی نری بندگی کیجے یعنی اسکی بندگی کیا چاہیئے سب کو چھوڑ کر اور
وہ لوگ جو دوست پکڑتے ہیں بتوں کو سوائے خدا تعالیٰ کے اور سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بتوں کی بندگی اس واسطے کرتے ہیں تو نزدیک کرا دیں
وہ بت ہم کو خدا تعالیٰ سے اور ہمارے گناہ بخشوا دیں بیشک خدائے تعالیٰ قیامت کے دن حکم کریگا اُن لوگوں میں بیچ اس چیز کے جو وہ آپس میں
جھگڑتے تھے کوئی فرشتوں کو پوجتا تھا اور کوئی سورج کو اور کوئی تاروں کو اور کوئی حضرت موسیٰ کو یا عیسیٰ کو خدا سمجھ کر بندگی کرتے تھے اور کوئی بت پتھر کا یا
سونے روپے کا بنا کر پوجتا تھا اور ہر ایک جانتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا خدا سچا ہے اور سبھوں کے جھوٹے خدا ہیں خدا تعالیٰ قیامت کے دن سوائے مومنوں کے
سب کو جھوٹا کرے گا إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ۝ بیشک خدا تعالیٰ راہ سیدھی نہیں دکھاتا اُس کو جو کوئی جھوٹا ہو شکر نہ کرنے والا یعنی
قرآن جو سچا ہے جو اُسے جھوٹ کہے ایسے شخص کو خدا تعالیٰ سیدھی راہ دین کی سے گمراہی میں خراب کرتا ہے لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا
لَاصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ سُبْحَانَهُ ۖ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ اگر چاہتا خدا تعالیٰ وہ کہ اولاد اختیار کرے جیسے کہ یہ کافر گمان کرتے ہیں
تو چن لیتا اپنے بنائے ہوؤں میں سے جسے چاہتا سو پاک ہے خدا تعالیٰ تمہارے گمانوں سے وہی ہے خدا تعالیٰ اکیلا وہم و خیالوں کا

توڑنے والا زبردست اُسی خدا تعالٰے نے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ یُكَوِّرُ الَّیْلَ عَلَى النَّهَارِ وَیُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ
كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ ۝ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو درست جو اُس میں کچھ شک نہیں لپیٹا ہے رات کو دن پر جاڑے کے موسم
میں جو دن چھوٹے ہوتے ہیں اور راتیں بڑی اور لپیٹا ہے دن کو اوپر رات کے گرمی کے موسم میں جو دن بڑے ہوتے ہیں اور راتیں چھوٹی اور تابعدار کیا
خدا تعالیٰ نے سُورج اور چاند کو جو یہ سب چلے جاتے ہیں ایک وقت مقرر کئے ہوئے تک جانو اے لوگو کہ وہی خدا تعالےٰ بڑا زبردست ہے تم سب
سے بخشنے والا خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ ؕ پیدا کیا خدائے تعالیٰ نے تم سب
کو اے آدمیو ایک اکیلے شخص سے جو حضرت آدم علیہ السّلام تھے پھر پیدا کیا اُسی ایک اکیلے شخص میں سے اُس کا جوڑا جو بی بی حوّا کو اُن کی بائیں پسلی
سے پیدا کیا پہلے پھر تم سب کو اُن سے پیدا کیا اور اُتارا تمہارے آرام کے واسطے چوپاؤں کی قسم سے آٹھ نر مادہ ایک جوڑا اونٹ کا دُوسرا
گائے کا تیسرا بھیڑ کا چوتھا بکری کا جوڑا جو اُنھوں سے تم کو فائدے ہوویں بہت طرح کی غذا اچھی سواری پوشاک فرش کیسے اور بہت فائدے
ہیں اور پھر یَخْلُقُكُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ پیدا کیا تم کو اے لوگو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں سے پیدائش
پھر پیدائش طرح طرح کی یعنی پہلے سفید پانی پھر گوشت کی بوٹی پھر ہڈی پھر رگیں چمڑا تین اندھیروں میں ایک اندھیرا ماں کے پیٹ کا دوسرے
پیٹ کے اندر جگہ بچّے کے رہنے کی تیسرے جھلّی جس میں بچہ ہوتا ہے پھر پہچانا تو کہ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝
یہ ہے تمہارا خدا تعالیٰ جس نے تم کو پیدا کیا اور پالا اس طرح سے جو بیان کیا اُس نے کہ ہے بادشاہی ہمیشہ کی نہیں کوئی ایسا جسے پوجے مگر
وہی پروردگار ہے اس لائق جو اُس کی بندگی کی جائے پھر کہاں بہکتے بھٹکتے پھرتے ہو اوروں کی طرف اس کو چھوڑ کر اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكُمْ ۟ وقف
وَلَا یَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا یَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ اور اگر ناشکری کرو گے تم اے مکّے کے لوگو تم پھر خدا بے پرواہ ہے
تمہارے شکر نہ کرنے سے اور بندگی سے کچھ تمہاری بندگی کرنے سے نفع نہیں خدا تعالیٰ کو اور تمہارے کافر ہونے سے نقصان نہیں اور اُسے خوش
نہیں آتا اپنے بندوں سے جو کافر ہو ویں اور ناشکری کریں اس واسطے جو بندوں ہی کے حق میں بُرا ہے اور اگر اے بندو شکر کرو تو خوش ہو خدا تعالےٰ
تم سے جو تمہارے حق میں بہتر ہے اور نہ اُٹھاوے کوئی اُٹھانے والا بوجھ دُوسرے کا یعنی کوئی کسی کا عذاب اپنے اوپر نہ لیویگا جو ہر ایک اپنے ہی
حال میں گرفتار ایسا ہوگا قیامت کے دن جو چھوٹنا مشکل ہوگا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝
پھر تم کو اپنے پروردگار ہی کی طرف پھر جانا ہے پھر خبر دے گا اور جتا دیگا تم کو تمہارا پروردگار قیامت کے دن وہ چیزیں جو تم دُنیا میں کیا کرتے تھے اور
اُن کاموں کا بدلہ دیویگا بیشک خدائے تعالیٰ جانتا ہے وہ جو کچھ دلوں میں بھری ہیں نیتیں اور ارادے تمہارے کچھ اُس سے چھپا ہوا نہیں وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ
ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِیْبًا اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِیَ مَا كَانَ یَدْعُوْۤا اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ قُلْ
تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِیْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝ اور جس وقت پہنچے کافر کو سختی مصیبت بیماری کی یا فقر و فاقہ کی تب پکارے پروردگار اپنے کو سب کی
طرف سے پھر کر اسی کی طرف التجا کرے یعنی مصیبت کے وقت بتوں کا پوجنا بھول کر خدا تعالیٰ کی طرف دل سے رجوع ہو کر دعا مانگے پھر جب
دیوے خدا تعالےٰ نعمت صحت کی یا جمعیت کی اپنے پاس سے اور رحم کرے اُس پر اپنے فضل سے وہ مصیبت جاتی رہے تو بھول جاوے وہ
کافر اُس اپنے پکارنے کو اور رجوع کرنے کو جس واسطے پکارتا تھا پہلے نعمت کے آنے سے اور بناوے خدا تعالیٰ کے واسطے شریک برابر کے عبادت
کرنے میں یعنے بتوں کا پوجنا شروع کرے تو گمراہ کرے سیدھی راہ اسلام کی سے وہ بُت کہ اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کافر کو کہ مزے اور عیش
کرے اپنے کفر میں تھوڑا سا بیشک تو آخر کو رہنے والوں دوزخ کے سے ہے تو ہزار برس کا عیش قیامت کے عذاب کے مقابلہ جو ہمیشہ رہیگا
تھوڑا ہے اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ
الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ع ۱ ۱۵ اے بھلا وہ شخص جو تابعداری اور فرمانبرداری کرے یعنی بندگی میں حاضر رہے گھڑیوں پھر
دن رات کے سجدہ کرتا ہوا یا کھڑا ہوا نماز میں رہے ڈرتا ہے آخرت کے عذاب سے اور اُمید رکھتا ہے اپنے پروردگار کی مہربانی سے کہہ اے
محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کہ اے کیا برابر ہو ویں وہ جو جاننے والے ہوں اور نہ جاننے والے ہوں البتہ عقلمند ہی نصیحت مانتے ہیں قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا

اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں کہ اے میرے بندو ڈرو تم اپنے پروردگار سے یعنی بندگی کرو اور نافرمانی مت کرو واسطے اُن لوگوں کے نیکی ہے آخرت میں جنھوں نے بھلائی کی ہے اس دنیا میں یعنی جو کوئی ایمان لایا اور اچھے کام کئے اُس کے واسطے آخرت میں بھلائی ہے بہشت بھری ہوئی نعمتوں سے اور زمین خدا تعالیٰ کی بہت چوڑی ہے البتہ صبر کرنیوالوں کو پورا دیا جاویگا بدلہ اُنکو بیشمار یعنی جو لوگ مصیبت میں عبادت کی سختی میں صبر کرتے ہیں اور گلہ مصیبت کا اور کاہلی عبادت میں نہیں کرتے انکو بے نہایت نعمتیں ملیں گی کہتے ہیں کہ کافر مکے کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے تھے کہ کس واسطے اپنے باپ دادا کا دین قدیم بتوں کا پوجنا چھوڑ کر نیا دین پیدا کیا تب یہ آیت اُتری قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۝ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مکے کے لوگوں کو بیشک مجھ کو حکم کیا ہے یہ کہ پوجوں اور بندگی کروں نری خدائے تعالیٰ ہی کی پاک کر کے اُسکے واسطے دین کو سب دینوں کو چھوڑ کر اور حکم کیا ہے مجھ کو کہ ہوں میں سب سے پہلے حکم بجالانے والا تابعدار اور قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ کہہ کہ میں مقرر ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں میں اپنے پروردگار کی اور تمہارا کہا مانوں تو گرفتار ہوں عذاب میں بڑے دن کے جو وہ دن قیامت کا ہے قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَهُ دِينِي ۝ فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُمْ مِنْ دُونِهِ ۗ کہ خدا تعالیٰ ہی کی بندگی کرتا ہوں میں نری اُسی کے واسطے پاک کر کے اپنے دین کو سب دینوں سے پھر تم بندگی کرو جس کی چاہو سوائے خدا تعالیٰ کے اپنی سزا پاؤ گے جب کافروں نے یہ سُنا تو کہا کہ نقصان کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر تب یہ آیت آئی قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک نقصان پائے ہوئے وہی لوگ ہیں جنھوں نے نقصان کیا اپنا آپ اور اپنے لوگوں کا قیامت کے دن یعنی قیامت کے دن دیکھے گا کافر کہ ایمان لانے والوں کو کیا کچھ نعمتیں ملیں گی اُنکے عزیزوں سمیت اگر وہ ایمان لاتا تو ویسی ہی نعمتیں اُسے بھی ملتیں تب اپنا نقصان جانیگا اور اپنے عزیزوں سے جدا پڑیگا جانوں اے لوگو یہی ہے بڑا نقصان صریح جو اسوقت سب دیکھیں گے رسوائی اور خواری انکی اور لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ ۚ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ ۝ واسطے اُن نقصان پائے ہوؤں کے اس طرح کا عذاب ہے جو سر پر اُنکے سائبان ہے آگ سے اور نیچے سے بھی اُنکے آگ چھا رہی ہے ایسے عذاب سے ڈراتا ہے خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو تو بچیں ویسے عذاب سے یعنی کفر اور شرک کو چھوڑ دیں تو اُس عذاب میں گرفتار نہ ہوں اے بندو میرے ڈرو مجھ سے اور حکم مانو میرا کئی شخص پہلے ہی سے خدا تعالیٰ کو ایک جانتے تھے اور بتوں کے پوجنے سے بیزار تھے جیسے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابوذر غفاری اُن کے حق میں یہ آیت اُتری کہ وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ اور وہ لوگ جو بچتے ہیں اور کنارے ہوتے ہیں شیطانوں سے اور بتوں سے کہ وہ پوجیں انہیں اور رجوع کرتے ہیں خدائے تعالیٰ کی طرف اُنکو خوشخبری ہے دین اور دنیا میں پھر اب اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خوشخبری دے میرے اُن بندوں کو جو سنتے ہیں بات دین کی پھر تابعداری کرتے ہیں اچھی سے اچھی اُس کی وہ لوگ جن کو دکھائی سیدھی راہ اسلام کی خدائے تعالیٰ نے وہی لوگ عقلمند ہیں جو اچھی بات سنکر مانتے ہیں اور تیری بات سے بیزار نہیں ہوتے أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ أَفَأَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۝ اے پھر وہ کوئی جس پر لازم اور ثابت ہو چکا حکم عذاب کا اے پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہے جو چھٹا دے اُس کو جو پڑا ہوا ہو آگ میں یعنی جسے توفیق ایمان کی نہیں دی ہم نے اُسے تو مسلمان نہیں کر سکتا لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ ۝ اے پر وہ لوگ جو ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے اور حکم بجالاتے ہیں خدا تعالیٰ کا اور بُرے کاموں سے بیزار ہیں اُنکے واسطے بہشت میں ہیں بالاخانے جھروکوں کے اور ان بالاخانوں پر اور مکان ہیں جھروکوں دار یعنی دو منزلہ سہ منزلہ مکان ہیں بنائے ہوئے قدرت کے جو بہتی ہیں نیچے اُن مکانوں کے نہریں پاکیزہ ہمیشہ وعدہ کیا ہے خدائے تعالیٰ نے ایسی نعمتوں کا مومنوں سے خلاف نہ کریگا خدا تعالیٰ اپنے وعدے کو ہرگز أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ ع اے کیا نہیں دیکھا تو نے وہ کہ خدائے تعالیٰ نے بھیجا آسمان سے پانی مینہ کا پھر چلایا اُس پانی کو زمین کے سوتوں میں پھر باہر نکالا اور پیدا کیا اُس پانی سے کھیت طرح طرح رنگ ع ۱۶

کے پھر بہار کا سبزہ یعنی اناج کی رنگ کا پھر خشک ہوتی ہے اور پکنے پر آتی ہے وُہ کھیتی پھر دیکھتا ہے تو اس کھیتی کو زرد ہو گئی ہوئی پھر کرتا ہے
اُس کو خُدا تعالیٰ ٹوٹے آپس میں رَوندے ہوئے بد شکل بیشک ان باتوں میں البتہ سمجھوتی اور نصیحت ہے عقلمندوں کیواسطے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ
فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اے پر جس کا کھلا ہوا ہے سینہ واسطے دین اسلام کے یعنی جو شخص ایمان
لایا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری اختیار کی پھر وُہ روشنی میں ہے اپنے خُدا تعالیٰ کی مہربانی سے پھر بڑا عذاب ہوتا ہے سخت دلوں کیواسطے جن دلوں
میں مہر نہیں اور پھرے ہوئے ہیں خُدا تعالیٰ کی یاد سے وہی لوگ ہیں سیدھی راہ بھولے ہوئے صریح اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ
تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ خُدا تعالیٰ نے نیچے بھیجیں اچھی سے اچھی باتیں سو وُہ کتاب ہے
یکساں دوہرائی ہوئی یعنی قرآن جو اُسکی آیتوں میں خلاف اور ضد نہیں اور مقابلہ ہے دو دو چیزوں کا جیسے ذکر رحمت اور عذاب کا اور بہشت اور دوزخ
کا اور مومن اور کافر کا جس اچھی بات کے سُننے سے رونگٹے کھڑے ہوں اُن لوگوں کی کھال کے جو لوگ کہ ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے پھر نرم اور ملائم ہو جاوے
کھال اور دل اُنکے خُدا کی یاد کرنے کیواسطے یعنی مومن قرآن کو سنکر خوف سے کانپیں اور خُدا تعالیٰ کی رحمت سُنکر اُس کی یاد میں محبت سے مشغول ہو دیں ذٰلِكَ
هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ یہ ہے راہ دکھانا خُدا تعالیٰ کا راہ دکھاتا ہے خُدا تعالیٰ سبب اُس قرآن کے جسے
چاہتا ہے اور جسے گمراہ کرے خُدا تعالیٰ پھر نہیں اُس کیواسطے کوئی راہ دکھلانے والا جو اُسے راہ پر لاوے سوائے خُدا تعالیٰ کے اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ
الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ اے پھر بھلا وہ شخص جو روکتا ہے اپنے منہ پر بُری طرح کا عذاب قیامت کے دن
اور کہیں گے ستم کرنے والوں کو جو لوگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جادوگر اور جھوٹا کہتے تھے اِن ظالموں کو کہیں گے کہ چکھو مزہ تم ان کاموں کا جو دُنیا
میں تم کرتے تھے كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ جھوٹا کہا ان لوگوں نے جو مکّے کے لوگوں سے پہلے تھے
اپنے وقت کے پیغمبروں کو پھر آیا ان پر عذاب خدا تعالیٰ کا اُس جگہ سے جو وُہ لوگ نہ جانتے تھے کہ اس جگہ سے اس طرح کا عذاب آوے گا فَاَذَاقَهُمُ
اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ پھر چکھائی ان لوگوں کو جو پیغمبر کو جھوٹا کہتے تھے خُدائے تعالیٰ نے وقف لازم
رسوائی اور خرابی دنیا کی زندگانی میں یعنی قتل ہوئے اور جلاوطن ہوئے اور بند میں پکڑے گئے اور بعضوں کی صورتیں حیوانوں کی ہو گئیں یہ عذاب دُنیا کا
تھا اور عذاب آخرت کا بہت بڑا ہے اگر وُہ ہوتے جاننے والے اس بات کے تو اُنکے حق میں بھلا تھا وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ
مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اور مقرر ہم نے مثلیں ماریں اور کہاوتیں کہیں اس قرآن میں سب چیزوں سے مکے کے لوگوں کیواسطے جو شاید کہ نصیحت
مانیں اور سوچ کریں اس قرآن کی صفت بیان فرماتا ہے جس قرآن میں مثلیں ماریں کہ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ قرآن ہے عربی زبان
میں جو اس میں کچھ کسی طرح کی کجی اور موڑ نہیں یعنی کچھ عیب اور نقصان نہیں شاید کہ مکّے کے لوگ خوف الٰہی سے ڈریں اور کفر اور شرک کو
چھوڑیں ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ بیان کرتا
ہے خُدا تعالیٰ ایک مثل مشرکوں کی اور خُدا کو ایک جاننے والوں کی سچ یہ مثل ہے کہ ایک آدمی جو اُس میں کئی ساجھی ہو دیں جھگڑالو بدمزاج یعنی ایک غلام
کئی شریکوں کا ہووے اور شریک آپس میں موافق نہ ہو دیں ہر ایک اس غلام کو کام خدمت کہیں وُہ غلام ایک کا بھی حکم پورا نہ کر سکے کوئی خاوند اس غلام
سے راضی نہ ہووے اور ایک مرد نرا ایک شخص کا غلام ہووے اور یہ غلام اپنے ایک مالک کا حکم بجالاوے راضی کر سکے پھر یہ مثل اُن دونوں غلاموں
کی برابر ہے ایسی مثل مشرک کی ہے جو کئی خُدا کو پوجا اور بندگی کرتا ہے جو ایک کی پوجا کرتا ہووے وُہ دُوسرے خدا اور تیسرے خُدا کی طرف دھیان رہتا ہے
اور جو شخص خدا تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک سمجھ کر دل لگا کر دھیان سے بندگی کرتا ہے یہ اور وُہ کب برابر ہو سکتے ہیں تمامی تعریفیں اور سراہنا اچھے سے
اچھا اوّل سے آخر تک خُدا تعالیٰ ہی کو لائق ہے پر بہت لوگ نہیں جانتے اس بات کو کہتے ہیں کہ کافر کہتے تھے کہ ہم راہ دیکھتے ہیں کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مرجاویں تو ہم چھوٹیں خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝ بیشک تجھ کو مرنا ہے
اور مقرر یہ سب مرنیوالے ہیں جلد پھر جبکہ سب کو مرنا ہے دُوسرے کی موت کا راستہ دیکھنا نادانی ہے ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ع ۱۰ / ۱۷
پھر مقرر تم قیامت کے دن اپنے پروردگار کے آگے جھگڑو گے آپسمیں جیسے کوئی کسی کا قرضدار ہو یا کسی کا کسی نے کسی طرح چرایا ہو یا ستایا ہو

تو دعوے کرے گا اور خدا تعالیٰ اسے داد کو پہنچا دیگا اور سب کو حق لاوے گا جو وہ دن انصاف کا ہے اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے :-

الجزء ۲۴

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝

پھر کون ہے اُس سے بڑا ظالم جو جھوٹ کہے خدا تعالیٰ پر کہ اُس کے جورو اور بچے مقرر کئے یعنی سب سے بڑا ظالم وہی ہے اور جھوٹ جانے قرآن کو جو سچ ہے یعنے جب قرآن کو آگے اسکے پڑھیں تو کہے خدا کا کلام نہیں یا پیغمبر صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو کہے جھوٹا وہ بڑا ظالم ہے اے کیا نہیں ہے دوزخ میں ٹھکانا اور رہنے کی جگہ کافروں کو یعنی مقرر کافر دوزخ ہی میں رہیں گے وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ اور وہ شخص جو آیا سچی بات لیکر یعنی محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور وہ شخص جس نے سچ جانا اُسے یعنی حضرت صدیق اکبر یا حضرت مرتضےٰ علی رضی اللہ عنہما یہی لوگ ہیں ڈرنے والے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝ واسطے اُن لوگوں کے ہے جو کچھ چاہیں اُنکے پروردگار کے پاس سب طرح کی نعمت موجود ہے یہ ہے بدلہ بھلائی کرنیوالوں کا لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ تو ڈھانکے اور دُور کرے خدا تعالیٰ اُن لوگوں سے وہ بُرائی جو کی تھی اُنہوں نے دُنیا میں اور بدلہ دیوے انکو بہت اچھے کاموں کا اُن کے جو کئے تھے اُنہوں نے دُنیا میں اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ کیا نہیں ہے خدا تعالیٰ کام بنانیوالا اپنے بندوں کے جو محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے جو اُس کے دُشمنوں کو زیر کرے حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جو بتوں کا عیب ظاہر کرتے تھے تو مشرک کہتے تھے کہ ایسی بات نہ کہو جو ایسا نہ ہو کہ ہمارے خداؤں سے تجھے دکھ پہنچے اور تیرا بُرا حال ہووے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ اور ڈراتے ہیں تجھ کو یہ مشرک اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اُن سے جن کو پوجتے ہیں وہ سوائے خدا تعالیٰ کے یعنی بتوں سے تجھے ڈراتے ہیں اور جس کو گمراہ کرے خدا تعالیٰ پھر اس کو کوئی راہ دکھانیوالا نہیں جو سیدھی راہ پہ لاوے وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۝ اور جس کو راہ سیدھی دکھاوے خدا تعالیٰ پھر نہیں کوئی اُسے گمراہ کرنے والا اور بہکانیوالا اے کیا نہیں ہے خدا تعالیٰ زور آور بدلہ لینے والا دُشمنوں سے جو اُسکے بھیجے ہوئے کو ستاتے اور جھوٹا کہتے ہیں وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ اور اگر پوچھے تو اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ان مشرکوں سے جو کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین البتہ کہینگے خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے پھر تو قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ کہہ اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کہ بھلا تم دیکھو تو غور کرکے جو کس کو پکارتے ہو سوائے خدا تعالیٰ کے اور انکو پوجتے ہو سمجھو تو وہ کیا ہیں اور کون ہیں اگر چاہے خدا تعالیٰ اوجھ مجھ پر سختی اور محنت اور تنگی ڈالے تو وہ تمہارے خدا ایسے ہیں جو کھولدیں میری سختی اور تنگی کو یا خدا تعالیٰ چاہے جو مجھ پر مہر کردے اور نعمت دیوے تو پھر وہ ایسے ہیں کہ روک رکھیں خدائے تعالیٰ کی نعمت کو مجھ سے یہ سنکر مشرکوں کو جواب نہ آیا چپ ہو رہے تب خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کفایت کرے اور بس ہے مجھ کو خدا تعالیٰ وحدہٗ لاشریک اُسی پر بھروسہ کرتے ہیں بھروسا کرنے والے اور اپنے کام اُسے سونپ دیتے ہیں قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ کہہ اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مکے کے لوگوں کو کہ اے قوم میری کرو تم کام اپنے جبکہ جو تمہارا جی چاہتا ہے اور میں بھی کرتا ہوں اپنا کام پھر سو یہ جانوگے جو کس کے اوپر عذاب رسوا کرنے والا آتا ہے اور کس پر اُترتا ہے عذاب ہمیشہ رہنے والا اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ بیشک ہم نے اُتاری تجھ پر اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کتاب سچ اور درست یعنی قرآن واسطے لوگوں کے پھر جو کوئی راہ پر آیا اور قرآن کا حکم مانا پھر فائدہ اُس کا اُسی کے واسطے ہے اور جو کوئی گمراہ ہوا اور قرآن سے مُنہ پھیرا پھر ٹھیک گمراہی اُس کی اُسی پر ہے اور تو اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نہیں اُن پر ذمہ دار تیرا کام سُنا دینا ہے اور بس اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ خدا تعالیٰ کھینچ لیتا ہے جانوں کو اُن کے مرنے کے وقت اور وہ جانیں جو نہیں مریں ابھی اُن کو نیند میں کھینچتا ہے پھر رکھ چھوڑتا ہے اُن جانوں کو جن پر موت مقرر ہو چکی ہے اور پھر بھیجتا ہے ان جانوں کو جو موئی نہیں ہیں ایک وقت مقرر کئے ہوئے تک یعنی موت کے وقت تک ان باتوں میں البتہ نشانیاں ہیں خدا تعالیٰ کی قدرت کی واسطے اس قوم کے

ع

جو غور سے فکر کرتے ہیں اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ اے کیا مشرکوں نے پکڑے ہیں سوائے خدایتعالیٰ کے سفارشی چھڑانے والے عذاب سے کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگرچہ نہ ہوویں کچھ انکو اختیار چھڑانے کا اور نہ جانیں اور یہ انہیں خبر نہ ہو کہ ہماری پوجا کون کرتا تھا قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدایتعالیٰ ہی کو ہے سفارش اور بخشوانا تمامی یعنی وہی مالک ہے اور اس کے حکم بغیر کوئی نہ بخشوا ویگا خدائے تعالیٰ ہی کو ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی پھر اُسی کی طرف تم سب پھر جاؤ گے وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ اور جب مذکور ہوتا ہے خدایتعالیٰ وحدہٗ لاشریک کا تو ہٹ جاتے ہیں اور اداس ہوتے ہیں دل اُن لوگوں کے جو آخرت پر ایمان نہیں لائے اور قیامت کو سچ نہیں جانا اور جب مذکور ہووے ان کا جو سوائے خدایتعالیٰ کے ہیں اُسی وقت خوش ہوویں اُن کے جی اُس مذکور سے قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے پروردگار بنانے والے آسمانوں کے اور زمین کے جاننے والے چھپے ہوئے اور کھلے ہوئے کے تو ہی حکم کریگا اپنے بندوں میں قیامت کے دن جس چیز میں وہ جھگڑتے ہیں یعنی دین میں وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ۝ اور اگر ہووے ان لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا یعنی ایمان نہ لائے جو کچھ کہ ہے زمین میں مال ساری دُنیا کا یعنی کافر اگر ساری دُنیا کے مال پر مالک ہوویں اور اتنا ہی اور بھی اُن کے پاس ہووے اُسکے ساتھ یہ سب مال اپنی چھڑوائی کے بدلے میں دیویں جو اُس سب مال کو دیکر چھوٹے بڑے عذاب سے قیامت کے دن اور ظاہر ہوگا اُن کے سامنے خدائے تعالیٰ کی طرف سے جو اُن کے خیال میں نہ تھا یعنی مشرک سمجھتے ہیں کہ بتوں کے طفیل ہم خدایتعالیٰ کے نزدیک ہوں گے قیامت کے دن سو اُس دن اُلٹا اُن کی سمجھ سے اُنہیں نظر آویگا جو اُن ہی بتوں کے سبب سے خدایتعالیٰ کے غضب میں گرفتار اور خدایتعالیٰ سے دُور ہونگے وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور ظاہر ہوگی سامنے ان کے برائی اُن کاموں کی جو وہ کرتے تھے اور گھیر لیگا اور اُلٹا پڑیگا ان پر وہ جو اُس سے ٹھٹھا کرتے تھے یعنی قیامت کے دن کے عذاب کو جھوٹ جان کر ٹھٹھا کرتے تھے سو اس میں گرفتار ہوں گے فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ؗ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ پھر جب پہنچے کافر کو سختی مفلسی یا بیماری سے تو پکارے ہم کو اور دعا مانگے اور عاجزی کرے ہماری درگاہ میں پھر جب دیویں ہم اس کو بخشش اپنے پاس سے اور اس بلا اور سختی سے چھوٹے تو کہے کہ البتہ یہ نعمت مال مجھے دیا ہے سو میری عقل کے سبب دیا ہے یعنی اپنے جی میں سمجھتا ہے کہ میں اس دولت کے لائق ہوں اور اپنی دانائی سے پیدا کیا ہے میں نے جیسے کہ ایسا ہی قارون نے کہا تھا یہ بات غلط سمجھا ہے بلکہ یہ مال دولت آزمائش کو دی ہے تو جانیں لوگ کہ خدایتعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہے یا ناشکری کرتا ہے پر بہت لوگ اس بات کو نہیں جانتے قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ تحقیق جو کہا اس بات کو ان لوگوں نے جو پہلے ان سے تھے جیسے قارون نے کہا تھا کہ میں نے یہ دولت اپنی عقل اور قابلیت سے پیدا کی ہے اور میں ہی اس لائق تھا اور اُسکے دوستوں نے بھی اس بات کو سچ جانا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر اُن کے کام نہ آئی وہ دولت اور عذاب اُن پر سے دُور نہ کیا اُس دولت نے جو اُنہوں نے کمائی کر کے پیدا کی تھی فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ پھر پہنچی اُن اگلے لوگوں پر برائی اُن کاموں کی جو وہ کرتے تھے اور وہ لوگ جنھوں نے ستم کیا ناشکری کر کے اُس وقت کے لوگوں سے سو یہ اُنکو بھی پہنچے گا بدلہ برائی کا اُن کے کاموں کا جو اُنہوں نے کئے ہیں اور نہیں یہ لوگ عاجز کرنے والے خدایتعالیٰ کے جو ان پر عذاب نہ کر سکے اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ اے کیا مکے کے لوگ نہیں جانتے وہ کہ خدایتعالیٰ کشادہ کرتا ہے روزی جس پہ چاہتا ہے مختار ہے بیشک ان باتوں میں البتہ نشانیاں ہیں واسطے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور خدایتعالیٰ ہی کو روزی دینے والا جانتے ہیں بعضے کافر اور مشرک جو بہت طرح طرح کے گناہ کرتے تھے وہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ جو تم کہتے ہو کہ ایمان لاؤ یہ بہت اچھی بات ہے پر ایک طرح ہم قبول کرتے ہیں کہ ہمیں بتاؤ جو ہم نے آج تک گناہ کئے ہیں یہ سب خدائے تعالیٰ بخشے گا یا نہیں۔ تب یہ آیت اُتری

کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِیْمُ ۝ کہہ اے وہ بندو میرے جنھوں نے بہت گناہ بے اندیشہ کیا ہے اور کرتے چلے گئے اپنے جی کی خوشی سے انکو کہ نا امید مت ہو تم خدائے تعالیٰ کی
مہر سے بیشک خدایتعالیٰ بخشدیویگا سارے گناہ بغیر شرک کے یعنی مشرک نہ بخشے جاوینگے بیشک خدائے تعالیٰ ہی بخشنے والا مہربانی کرنیوالا ہے اپنے بندوں
پر جو شرک اور کفر چھوڑ دیویں وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ اور رجوع کرو سب کو چھوڑ کر اپنے
پروردگار کی طرف اور حکم مانو اپنے خدائے تعالیٰ کا پہلے اس سے جو آوے تم پر عذاب یعنی جب عذاب آوے گا تو پھر کوئی تمہاری مدد نہ کریگا اور عذاب
نہ چھڑا سکے گا اور اس وقت توبہ بھی قبول نہ ہوگی وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا
تَشْعُرُوْنَ ۝ اور پیروی اور تابعداری کرو بہت اچھی اس چیز سے جو تمہاری طرف اتارا ہے تمہارے پروردگار نے یعنی قرآن میں جو لکھا ہے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فرماویں وہی کرو پہلے اس سے جو آوے تم پر عذاب یکایک اور تم نہ جانو اس کے آنیکو جو علاج کرو اگرچہ نہ کر سکوگے اور
تابعداری کرو پہلے اس سے اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ کُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ۝ جو کہ کہے کوئی شخص کہ ہائے
افسوس اس واسطے جو کیسی تقصیر کی میں نے خدایتعالیٰ کے نزدیک ہونے کے کاموں میں اور رہا میں ہنسی میں یعنی خدایتعالیٰ اور رسولوں کی باتوں کو
ہنسی اور ٹھٹھے میں ڈالا اور ان کو سچ جان کر نہ مانا اور نہ تابعداری کرو اس سے پہلے جو اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَکُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ حِیْنَ
تَرَی الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِیْ کَرَّةً فَاَکُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ یا کہے کہ اگر خدائے تعالیٰ راہ دکھاتا تو البتہ میں ہوتا ڈرانے والوں سے اور شرک نہ کرتا میں یا کہے
جس وقت کہ عذاب سامنے صریح نظر آئے کہ اے اچھا جو کسی طرح پھرنا ہوتا مجھے دنیا میں دوبارہ تو پھر جا کر وہاں ہو جاؤں میں نیک کام کرنیوالوں سے یعنی نیک
بختوں میں داخل ہوتا میں بھی تب اس پچتانے والے کو کہیں گے کہ بَلٰی قَدْ جَآءَتْکَ اٰیٰتِیْ فَکَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَکْبَرْتَ وَکُنْتَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ۝
ہاں مقرر آیا تھا تجھ پاس ہمارا حکم پیغمبر کی زبانی پھر تو نے جھٹلایا اس کو اور تکبری کی اور نہ مانا اسے اور تھا تو کافروں سے وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَی
الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلَی اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَکَبِّرِیْنَ ۝ اور قیامت کے دن دیکھیو ان کو جنھوں نے جھوٹ کہا خدائے
تعالیٰ پر یعنی کہا کہ اس کے جورو اور بیٹے ہیں منہ ان کا کالا ہوا دیکھے گا جو پہچانے جاوینگے کہ یہ دوزخی ہیں اے کیا نہیں دوزخ میں گھر اور مکان ہمیشہ رہنے
کا تکبری کرنیوالوں کے واسطے وَیُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا یَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اور بچالیویگا اور چھڑا دیویگا خدایتعالیٰ
سب طرح کے عذاب سے ان لوگوں کو جو ڈرتے تھے اور بچے رہتے تھے دنیا میں شرک سے سبب چھٹکارے انکے کے یعنی انہوں نے عذاب سے چھوٹنے کے
کام کئے تھے نہ پہنچے گی ان تک برائی اور نہ وہ غمگین ہونگے اَللّٰهُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ ۝ خدائے تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے سب
چیز کا اور وہی سب چیز پر اختیار رکھتا ہے لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اسی پاس ع ۱۱ ۶
ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی یعنی وہی مالک ہے آسمانوں اور زمین کا اور وہ لوگ جو نہیں مانتے خدایتعالیٰ کے قرآن کی آیتوں کو اور اسکی قدرت
کی نشانیوں کو وہی لوگ نقصان پائے ہوئے ہیں کافر مکے کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے تھے کہ اپنے باپ دادا کا دین قبول کرو اور یہ
نیا دین چھوڑ دے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قُلْ اَفَغَیْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّیْٓ اَعْبُدُ اَیُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝ کہ تو کہ اے کیا
سوائے خدائے تعالیٰ کے کہتے ہو تم مجھ کو کہ بندگی کروں میں اور کسی کی اے احمقو وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ ۚ لَئِنْ اَشْرَکْتَ
لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ اور مقرر پیغام بھیجا تیری طرف اور ان کی طرف جو تجھ سے پہلے پیغمبر تھے ہر ایک کو کہا تھا کہ اگر
شریک پکڑا تو نے کسی کو خدائے تعالیٰ کے ساتھ تو البتہ نکمے اور خراب ہو جاویں گے سب نیک کام تیرے اور البتہ ہوویگا نقصان پائے ہوؤں سے
بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ ۝ بلکہ خدایتعالیٰ ہی کی بندگی کرو اور ہو تو شکر کرنے والوں میں ہمیشہ اسکی نعمتوں کا شکر کرتا رہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ
وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ اور قدر نہیں جانتے اور تعظیم اور تعریف
نہیں کرتے خدائے تعالیٰ کی یہودی جیسے کہ تعظیم اور تعریف اس کے لائق ہے اور زمین ساری اور سب اس کی مٹھی میں ہوں گی قیامت کے دن اور آسمان
لپٹے ہوئے ہونگے اس کے داہنے ہاتھ میں سو ان باتوں کو خدایتعالیٰ ہی جانے جو کیونکہ یہ پاک ہے خدایتعالیٰ اور بلند ہے وہم و خیال سب کے سے اور جو کچھ کہ

کچھ کہ یہ شریک بناتے ہیں اس سے بیباک ہے وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ ۝ اور پھونکیں گے قرناؤیں پہلی بار پھر اسکی آواز سے بیہوش ہوکر گریگا جو کوئی کہ ہوگا آسمانوں میں اور جو کوئی کہ ہوگا زمین میں یعنی اس قرناؤ کی پہلی آواز سے اور فرشتے اور جن اور پری حیوان جو کوئی اس وقت ہوگا سب بیہوش بلکہ بے جان ہوجاویگا مگر وہی جس کو چاہے خدائے تعالی جیسے عرش کے اٹھانے والے فرشتے اور بہشت دوزخ کے دربان ہوش میں رہیں گے پھر کئی ہزار برس پیچھے پھونکا جاویگا قرنا میں دوسری بار تو پھر اس وقت سب وہ جو بیہوش ہوئے تھے اور سب مردے قبروں سے اٹھ کھڑے ہوکر دیکھیں گے ہر طرف حیرانی سے وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِيءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ اور روشن ہوگی زمین قیامت کے دن اپنے پروردگار کے نور سے اور رکھی جاوے کتاب یعنی اعمالنامہ ہر ایک کے ہاتھوں میں رکھیں گے اور بلاوینگے پیغمبروں کو اور گواہی دینے والوں کو اور انصاف کیا جائیگا ان لوگوں میں سچ اور درست امر وہ سب یعنی کسی پر ظلم اور ناحق نہوگا نہ کسی کا کام ضائع ہوگا اور نہ کسی پر اسکے گناہ سے زیادہ عذاب ہوگا وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ۝ اور پورا دیا جائیگا ہر ایک شخص کو بدلہ جیسا کچھ اس نے کیا ہے دنیا میں اور خدای تعالی خوب جانتا ہے جو کچھ کہ یہ لوگ کرتے ہیں بھلائی اور برائی اس سے ذرا چھپا ہوا نہیں ہے وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتّٰى إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا اور ہانکے ہوئے جاویں گے وہ لوگ جو کافر تھے طرف دوزخ کے سختی اور غصے سے گروہ گروہ اور جتھے جتھے جبکہ آویں دوزخ کے نزدیک تو کھلے دروازہ دوزخ کا انکے واسطے وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اور کہیں گے ان کو دوزخ کے دربان طعنہ دے کر کیا نہ آئے تھے تمہارے پاس بھیجے ہوئے خدائے تعالی کے تمہاری قوم سے جو پڑھتے تمہارے آگے آیتیں تمہارے پروردگار کی بھیجی ہوئی اور ڈراتے تم کو آج کے دن دیکھنے سے تب کافر قَالُوا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِينَ ۝ کہیں گے ہاں آئے تھے پیغمبر اور ڈرایا تھا ہم کو اور اب پھر درست ہوئی بات عذاب کی کافروں پر جو انھوں نے اقرار کیا پیغمبروں کے آنے کا اپنے نہ ماننے کا تب دوزخ کے دربان قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝ کہیں گے کافروں کو کہ داخل ہو تم اب دوزخ کے دروازوں میں ہمیشہ رہو تم اسی میں پھر بری جگہ ہے رہنے کی غرور کرنے والوں کی دوزخ میں وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰى إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خٰلِدِينَ ۝ ہانکے ہوئے جاویں گے خوشی خوشی وہ لوگ جو ڈرتے تھے اپنے پروردگار سے اور شرک اور برے کام نہ کرتے تھے بہشت کی طرف گروہ گروہ اور جتھے جتھے جبتک کہ آویں بہشت تک اور کھلیں دروازے بہشت کے اور کہیں انکو بہشت کے دربان کہ سلام تم پر یا سلامتی ہو تم پر جو پاکیزہ ستھرے تھے تم دنیا میں شرک اور برے کاموں سے پھر داخل ہو تم بہشت میں ہمیشہ رہا کرو اس میں وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِينَ ۝ اور کہیں گے مسلمان بہشت میں جاکر کہ تمام سراہنا اور تعریف اچھی سے اچھی اول سے آخر تک اسی خدای تعالی کو لائق ہے جس نے ہمسے سچ کیا اپنے وعدے کو اور ورثہ دیا ہمکو زمین بہشت کی جو مکان لیتے ہیں بہشت میں جگہ چاہتے ہیں یعنی بہشت میں جہاں چاہتے ہیں وہاں رہتے ہیں کسی کو مزاحمت نہیں پھر کیا خوب ہے بدلہ اچھے کام کرنے والوں کا وَتَرَى الْمَلٰئِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ اور تو دیکھتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتوں کو جو گھیرے ہوئے ہیں گرد عرش کا یعنی طواف کرتے ہیں تسبیح کرتے ہوئے اپنے پروردگار کی تعریف کی اور انصاف ہوگا خلقت میں ساتھ واجبی کے قیامت کے دن ناحق عذاب کسی پر نہوگا اور کہیں گے کہ تمامی تعریف اور سراہنا خاصے سے خاصا خدای تعالی ہی کو لائق ہے جو پروردگار سارے عالم کا پیدا کرنے والا ہے

سورۃ المؤمن مکیۃ وهی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ خمس وثمانون اٰیۃ

حٰمٓ ۝ یہ حروف جدا جدا بھید ہیں خدای تعالی کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ حا سے اشارہ ساتھ حکم خدای تعالے کے ہے جو ہرگز ٹلتا نہیں اور میم سے اشارہ ہے ساتھ ملک خدای تعالے کے جو اسے ہرگز کبھی کمی اور زیادتی نہیں سو خدای تعالے قسم یاد فرماتا ہے اپنے حکم اور ملک کی اس بات پر کہ تَنزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ نیچے بھیجنا قرآن کا خدائے تعالے کے پاس سے ہے کیسا

یہ پکڑنا عذاب میں اس سبب سے تھا جو آئے اُن کے پاس پیغمبر انکے وقت میں نشانیاں روشن ساتھ لیکر اپنے پیغمبر ہونیکی پھر وہ لوگ کافر ہوئے اور پیغمبروں کو کہا کہ تم جھوٹے ہو پھر پکڑا عذاب میں انکو خدای تعالیٰ نے بیشک خدای زبردست سخت عذاب کرنیوالا ہے کافروں کو وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ ہم نے بھیجا موسیٰ علیہ السلام کو سمیت اپنی نشانیوں کے اور دلیلوں روشن کے فرعون کی طرف اور ہامان کی طرف جو وزیر تھا فرعون کا اور قارون کی طرف جو نزدیک رہنے والا اور مصلحت میں بیٹھنے والا تھا فرعون کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے معجزے دکھائے اور کہا کہ خدای تعالیٰ کو برحق ایک جان کر اسی کی بندگی کرو انھوں نے نہ مانا اور کہا یہ معجزہ جو دکھاتا ہے جادو ہے اور یہ جو باتیں کہتا ہے کہ خدا ایک ہے اور اسکے پیغام لایا ہوں یہ سب جھوٹ ہے فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ۭ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ پھر جب آیا فرعون کے پاس اور اسکی قوم کے پاس پیغام سچا ہماری طرف سے یعنی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس آئے اور پیغام خدای تعالیٰ کا ان سے کہا تب کہا انہوں نے آپس میں مصلحت کر کے مار ڈالو بیٹے ان لوگوں کے جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایمان لائے ہیں کہ حمایت نہ کریں موسیٰ علیہ السلام کی اور بیٹیاں انکی چھوڑ دو جو ہماری قوم کا کام خدمت کیا کریں اب خدای تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ انہوں نے فند کیا اور نہیں ہے فند اور مکر کافروں کا مگر پیچ گمراہی کے یعنی جو تدبیر کرتے ہیں آپ ہی اسمیں گرفتار ہوتے ہیں وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝ اور کہا فرعون نے چھوڑ دو مجھکو تو میں مار ڈالوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور وہ پکارے اپنے پروردگار کو جو چھڑاوے میرے ہاتھ سے اور بچارے مارے جانے سے یعنی فرعون نے اپنا زور بیان کیا جو کسی طرح میں اسے نہ چھوڑوں گا اور مار ہی ڈالوں گا کسواسطے کہ ڈرتا ہوں میں اس بات سے کہ موسیٰ علیہ السلام بدل ڈالیں دین تمہارا اور میری بندگی کرنے سے چھڑاوے تم کو تو تم پر آفت آوے یا وہ کہ ظاہر کرے نیا دین نکال کر ملک میں خرابی یعنی لوگوں کو نئے دین میں لیکر جمع کرے پھر تم سے لڑنے آوے ہنگامہ اُٹھے یہ بات فرعون کی سنی وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل ع ٨ ٢ کو کہ میں نے پناہ پکڑی ہے اپنے اور تمہارے پروردگار کی ہر ایک تکبر اور غرور کرنے والے سے جو اپنے غرور کے سبب سے نہیں مانتے حساب کے دن کو اور نہیں ڈرتے ظلم کرنے سے نہیں سمجھتے کہ قیامت کے دن حساب دینا ہوگا جبکہ فرعون نے کہا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مار ڈالوں گا تو دشمن خوش ہوئے اور دوست حضرت موسیٰ کے غمگین ہوئے تب دوستوں میں ایک نے جرأت کی وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ اور کہا ایک مرد مومن نے جو فرعون کے لوگوں سے تھا وہ چھپائے رکھتا تھا اپنے ایمان لانے کو یعنی چھپ کر سب سے ایمان لایا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سو وہ مرد خرقیل تھا جس نے صندوق بنایا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونیکے دن اس مرد نے کہا فرعون کو اے کیا مار ڈالتے ہو تم ایک مرد کو اسواسطے جو وہ کہتا ہے کہ پروردگار میرا خدای تعالیٰ ہے اس پر کہ لایا ہے وہ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام معجزے روشن لایا ہے تمہارے پروردگار کے پاس سے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو پھر اسی پر پڑیگا اس کا جھوٹ بولنا اور اگر وہ سچا ہے تو تم پر پہنچے گا کچھ اس کا ڈر جو تمھیں دیتا ہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام جو کہتے ہیں کہ اگر ایمان نہ لاؤگے تو تم پر عذاب آوے گا اگر وہ سچا ہے تو کچھ عذاب مقرر ہی آوے گا بیشک خدائے تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا سیدھی دین اسلام کی اس کو جو حد سے زیادہ بے ادب ہو جھوٹ بولنے والا یعنی بہت بے ادب جھوٹے کو خدائے تعالیٰ توفیق اسلام کی نہیں دیتا جس سے ہمیشہ کے عذاب سے چھوٹے اور کہا اسی مرد مومن نے کہ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ۭ اے قوم میری آج تمہاری سلطنت ہے بنی اسرائیل کی قوم پر زور سے تمہارے مصر کے ملک میں پھر کون ہے جو مدد اور حمایت کرے تمہاری خدای تعالیٰ کے عذاب سے اگر آوے عذاب تم پر جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہتا ہے پھر بہتر یہی ہے موسیٰ علیہ السلام کے مار ڈالنے کا قصد نہ کرو جب یہ بات فرعون نے سنی تب امراؤں سے قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝ کہا فرعون نے نہیں دکھاتا تم کو مگر وہی جو دیکھتا ہوں میں اچھا تمہارے حق میں اور نہیں راہ بتاتا میں تم کو مگر راہ مضبوط سیدھی یعنی میں تمھیں اچھی بات بتاتا ہوں کہ موسیٰ علیہ السلام کو مار ہی ڈالو یہی مصلحت اچھی ہے اس مومن نے یہ بات فرعون کی سنی پھر اسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی محبت نے جوش کیا

وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ مِّثْلَ یَوْمِ الْاَحْزَابِ ۙ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِھِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝ اور کہا اس نے جو چھپے ہوئے ایمان لایا تھا کہ اے قوم میری بیشک مجھ کو ڈر لگتا ہے تمہارے حال پر جو تم موسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا کہتے ہو کہیں تمہارا ایسا حال نہ ہو جیسا ان لشکروں کا ہوتا تھا پیغمبروں کے جھوٹا کہنے سے جیسے چلن نوح علیہ السلام کی قوم کا جو سب طوفان میں ڈوب مرے اور جیسے ثمود کی قوم کا چلن جو حضرت جبرئیل کی چنگھاڑ سے سب مر گئے اور جیسا حال ان لوگوں کا ہوا جو پیچھے ان سے پیدا ہوئے وہ بھی عذاب سے ہلاک ہوئے اور خدای تعالیٰ نہیں چاہتا جو ظلم کرے بندوں پر جو ناحق عذاب کرے پہلے بندے ظلم کرتے ہیں اور خدائے تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو جھوٹا کہتے ہیں اور اسے دکھ دیتے ہیں تب خدائے تعالیٰ ان پر عذاب کرتا ہے اور کہا اسی مومن نے وَیٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ یَوْمَ التَّنَادِ ۝ یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ ۚ مَا لَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ اور اے قوم ڈرتا ہوں اور تمہارے دن پکارنے کے سے ایک دوسرے کو یعنی دن قیامت کے سے کہ بعضے پکاریں گے ساتھ فریاد کے بعضوں کو اور کوئی کسی کی فریاد کو نہیں پہونچے گا یا اہل بہشت او دوزخ ایک دوسرے کو ندا کریں گے چنانچہ سورۂ اعراف میں گذرا بعد ذبح کرنے موت کے ندا کریں گے کہ اے بہشت والو ہمیشہ رہو اور نہیں موت اور اے دوزخیو ہمیشہ رہو اور نہیں موت یا اس دن پکارنے والا پکارے گا کہ فلانا شخص نیک بخت ہوا کہ ہرگز بد بخت نہ ہوگا کہ فلانا بد بخت ہوا کہ تا ابد نیک بخت نہ ہوگا اس دن کہ پھر جاؤ گے تم موقف حساب سے پیٹھ پھیر کر طرف دوزخ کے نہیں واسطے تمہارے عذاب دوزخ کے سے کوئی بچانے والا اور جس کو چھوڑ دے گمراہی میں اللہ پس نہیں واسطے اس کے کوئی راہ دکھانے والا کہ منزل مقصود تک پہونچاوے وَلَقَدْ جَآءَکُمْ یُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِیْ شَکٍّ مِّمَّا جَآءَکُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰٓی اِذَا هَلَکَ قُلْتُمْ لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ کَذٰلِکَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۝ اور بیشک آیا تمہارے پاس یوسف پیغمبر موسیٰ علیہ السلام سے پہلے دلیلیں روشن لے کر پھر تم ہمیشہ شک ہی میں رہے اس چیز سے جو حضرت یوسف علیہ السلام حکم لاتے تھے دین کا جب تک کہ یوسف علیہ السلام نے وفات پائی اور موئے تم نے کہا کہ اب نہ اٹھاوے گا اور نہ بھیجے گا خدای تعالیٰ یوسف کے پیچھے کسی پیغمبر کو یعنی ہم نے جو اس پیغمبر کی بات نہ مانی اور اسے جھوٹا جانا تو اب کوئی پیغمبر نہ آوے گا ایسا ہی گمراہ کرتا ہے اور راہ بھلا دیتا ہے خدای تعالیٰ اس کو کہ کوئی بے ادب حد سے زیادہ شک لانے والا پیغمبروں کو سچا نہ جاننے والا ہے ۣالَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ کَذٰلِکَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝ وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں خدای تعالیٰ کی آیتوں میں یعنی خدای تعالیٰ کے پیغاموں کو اور پیغمبروں کو جھوٹا کہتے ہیں بغیر دلیل کے جو آئی ہو ان کے پاس کوئی دلیل ان کے پاس نہیں آئی جو اس دلیل سے بات کریں بڑے غصہ کی بات ہے جھگڑنا خدائے تعالیٰ کے پاس اور ان کے پاس جو ایمان لائے ہیں ایسی ہی مہر کرتا ہے خدای تعالیٰ دلوں پر بسبب تکبر کرنے والوں غرور کرنیوالوں جو ہرگز بھی بات اپنی بھلائی کی نہیں سمجھتے بسبب تکبر اور غرور کے جب سب یہ باتیں **خرقیل** کی فرعون نے سنیں تب اندیشہ کیا کہ ایسا نہ ہو جو لوگوں کے دلوں میں ان باتوں کا اثر ہو اور تب وزیر کو بلا کر وَقَالَ فِرْعَوْنُ یٰهَامٰنُ ابْنِ لِیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓی اِلٰهِ مُوْسٰی وَاِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ کَاذِبًا ؕ اور کہا فرعون نے کہ اے **ہامان** بنا اور تیار کر میرے واسطے ایک محل ایسا جو آسمان تک پونہچے شاید کہ اس محل پر چڑھ کر پہونچوں میں راہ کو راہ آسمانی کو پھر دیکھوں میں موسیٰ علیہ السلام کے خدا کی طرف اور جانوں میں کہ وہ کیسا ہے اور بیشک مجھے شبہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام جھوٹا ہے وَکَذٰلِکَ زُیِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِیْلِ ؕ وَمَا کَیْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِیْ تَبَابٍ ۝ اور ایسے ہی سنوارے گئے فرعون کے لئے برے کام اس کے اور پھیر رکھا فرعون نے اپنی قوم کو سیدھی راہ سے اور نہ تھا فرعون مگر بیچ خواری اور خرابی اور ہلاک ہونے کے کہتے ہیں کہ **ہامان** محل بنانے لگا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے آگے زاری کی خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ صبر کر اور دیکھ کہ میں ان سے کیا سلوک کرتا ہوں پھر جب وہ محل تیار ہوا خدائے تعالیٰ کے حکم سے ٹکڑے ہو کر گرا قصہ اس کا سورۂ قصص میں ہے وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِکُمْ سَبِیْلَ الرَّشَادِ ۝ اور کہا اس نے جو ایمان لایا تھا سب سے چھپ کر یعنی **خرقیل** نے کہا کہ اے میری قوم بات مانو اور میرے کہے پر چلو جو میں راہ دکھاتا ہوں تمہیں فائدے پانے کی سیدھی مضبوط تمہاری بھلائی کی یٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ ۫ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ

هِیَ دَارُ الْقَرَارِ ۝ اے قوم سوائے اس کے نہیں یعنی تحقیق زندگانی دنیا کی فائدہ پانا ہے تھوڑا سا جو پھر جاتا رہتا ہے اور بیشک گھر آخرت کا ہے جگہ قائم رہنے
کی جو ہمیشہ ہے وہاں کا عیش مَنْ عَمِلَ سَیِّئَةً فَلَا یُجْزٰی اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ
النصف الْجَنَّةَ یُرْزَقُوْنَ فِیْهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ جو کوئی کرے کام برے جیسے شرک یا گناہ اُسے اتنا ہی بدلہ اس کا عذاب ملے گا اور جو کوئی اچھے کام کرے مرد یا عورت
اور ہو وہ مومن مسلمان پھر ان لوگوں کو داخل کریں گے بہشت میں وہاں روزی دیویں گے اُن کو ان گنت اور بے شمار جب خرقیل نے یہ باتیں
کہیں تو فرعون کے لوگوں نے جانا کہ اس نے موسیٰ کے خدا کو مانا اور ایمان لایا اور کہنے لگے کہ تجھے شرم نہیں مانا اور ایمان لایا اور کہنے لگے کہ تجھے شرم نہیں آتی
جو فرعون سے خدا کو چھوڑ کر موسیٰ کے خدای تعالیٰ کو مانتا ہے فرعون کیسی نعمتیں اور دولت دیتا ہے پھر خرقیل ان کو نصیحت کرنے لگا کہ شاید سمجھیں
اور ایمان لاویں یہ نیت کی اور کہا وَیٰقَوْمِ مَا لِیْۤ اَدْعُوْكُمْ اِلَی النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَی النَّارِ ۝ اور اے قوم میری مجھے کیا ہوا جو میں بلاتا ہوں
تمہیں امن کی طرف جو ایمان ہے اور تابعداری ہے موسیٰ علیہ السلام کی یعنی میں کہتا ہوں کہ تم پیغمبر کا کہا مالو کہ عذاب سے چھوٹو اور بہشت کی
عیش میں پہنچو اور تم مجھے بلاتے ہو آگ کی طرف یعنی تم کہتے ہو پیغمبر سے دشمنی کر اور فرعون کو خدا جان یہ کام دوزخ میں جانے کے ہیں -
تَدْعُوْنَنِیْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ۫ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَی الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ ۝ بلاتے ہو مجھے اپنے دین میں کہ
میں نہ مانوں خدای تعالیٰ کو اور کافر ہوں اس سے اور شریک بناوں خدائے تعالے کا اس کو جس کی مجھے خبر نہیں یعنی فرعون کو خدا کہوں سو میں
نہیں جانتا کہ وہ خدا ہے اور میں بلاتا ہوں تمہیں طرف بڑے زبردست بخشنے والے کے لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ لَیْسَ لَهٗ
دَعْوَةٌ فِی الدُّنْیَا وَلَا فِی الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَی اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝ غرض کہ سچ یہ
ہے کہ تم بلاتے ہو مجھے اس طرف یعنی کہتے ہو فرعون کو خدا جان سو نہیں ہے فرعون کی بات جو کہتا ہے کہ میری بندگی کرو یہ بات کچھ اعتبار نہیں
رکھتی دنیا میں اور نہ آخرت میں اور بیشک ہمیں پھر جانا ہے خدائے تعالے کی طرف وہ ہم سے حساب لیوے گا ہمارے کاموں کا اور
موافق ان کاموں کے بدلہ دیوے گا اور مقرر بے ادب ہی دوزخ میں رہنے والے ہیں فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَاُفَوِّضُ
اَمْرِیْۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ پھر تم جلد یاد کرو گے میری نصیحت کو جو میں کہتا ہوں تمہیں جب سامنے عذاب کو
دیکھو گے تو کہو گے کہ سچ کہتا تھا اور میں نے تو سونپ دیا اپنا سب کام خدای تعالیٰ کی طرف جو تمہاری برائی سے مجھے بچا دے بے شک خدای
تعالے دیکھنے والا ہے سب کام بندوں کے میرا یہ جواب و سوال اور تمہارا سلوک سب دیکھتا ہے اس سے کچھ چھپا نہیں کہتے ہیں کہ جب
خرقیل نے ایسی باتیں کہیں تو فرعون نے حکم دیا کہ اسے مار ڈالو وہ بھاگ کر پہاڑ پر چڑھا اور نماز میں مشغول ہوا خدای تعالے نے
شیروں کو اور بھیڑیوں کو اس کی رکھوالی کو بھیجا فرعون کے لوگ جو اس کے پیچھے مار ڈالنے کو آئے تھے یہ حال دیکھا اور کچھ بس نہ چلا ناچار
ہو کر پھر آئے اس نے جو اپنے تئیں خدائے تعالے کو سونپا تھا خدائے تعالے نے اسے ظالموں کے ہاتھ سے اس طرح بچایا جیسا کہ فرماتا
ہے کہ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝ پھر بچا لیا اس کو یعنی خرقیل کو خدای تعالیٰ
نے برائی سے جو فرعون کے لوگوں نے فکر کی تھی اس کے مار ڈالنے کی اور گھیر لیا فرعون ہی کے لوگوں کو بڑے عذاب سے سو وہ بڑا عذاب
اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا ۚ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝ آگ جو دکھائی جاتی
ہے فرعون کی قوم کو صبح اور شام کے وقت ہمیشہ اور جب قیامت قائم ہو گی تو فرشتے کہیں گے ان کو خدائے تعالے کے حکم سے کہ اندر جاؤ
اے فرعون کے لوگو بہت بڑے عذاب میں یعنی اب تک تو تھوڑا عذاب تھا تم پر جو دیکھتے تھے آگ کو لیکن اب بڑا عذاب ہے کہ
آگ کے اندر جاؤ گے اور ہمیشہ اس میں رہو گے اور خبر دے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کو وَاِذْ یَتَحَآجُّوْنَ فِی النَّارِ
فَیَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِیْبًا مِّنَ النَّارِ ۝ جس وقت جھگڑیں گے
دوزخ کے رہنے والے آگ میں پھر کہیں گے غریب تابعدار ان لوگوں کو جو غرور اور تکبر کرنے والے تھے دولتمند دنیا میں کہ بیشک ہم تھے دنیا میں
تمہارے تابعدار پھر کیا تم ایسے ہو جو دور کرو ہم سے تھوڑی سی آگ یعنی ایک دن یا پہر دو پہر تو اس عذاب سے چھوٹیں اتنا تو کرو دنیا میں تو

ویسے زبردست تھے قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْٓا اِنَّا کُلٌّ فِیْهَآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَکَمَ بَیْنَ الْعِبَادِ ○ کہیں گے وہ لوگ جو زبردست اور دولتمند غرور کرنے والے تھے دنیا میں کہ سب پڑے ہیں آگ میں تمہیں کیونکر چھڑاویں اگر ہمیں اب کچھ قدرت ہوتی تو پہلے اپنے تئیں چھڑاتے اور کوئی گھڑی آرام کرتے بے شک خدائے تعالیٰ حکم کر چکا بندوں میں اس کا حکم پھرتا نہیں ہر ایک کو اس کے لائق کی جگہ بھیج چکا جب آپس میں کی حمایت سے ناامید ہوں گے تب پھر وَقَالَ الَّذِیْنَ فِی النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّکُمْ یُخَفِّفْ عَنَّا یَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ○ اور کہیں گے وہ لوگ جو دوزخ کی آگ میں ہوں گے دوزخ کے دربانوں سے کہ پکارو پروردگار کو یعنی دعا مانگو ہمارے واسطے جو کم کرے ہم پر سے ایک دن عذاب کہ آرام کریں ایک دن ہم قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَکُ تَاْتِیْکُمْ رُسُلُکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰی ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ○ کہیں گے دوزخ کے دربان کہ اے کیا تمہارے پاس نہ آئے تھے تمہارے وقت کے پیغمبر اور تمہیں راہ چھٹکارے کی یہاں سے نہ بتائی تھی کہیں گے کہ ہاں آئے تھے پر ہم نے انھیں جھوٹا جانا اور ان کا کہا نہ مانا تھا پھر کہیں گے دوزخ کے دربان کہ تم ہی پکارو اور دعا مانگو خدائے تعالیٰ سے کہ ایک دن عذاب سے چھوڑے اور ہمیں تو حکم نہیں کہ تم جیسوں کے واسطے دعا مانگیں پھر دوزخ کے رہنے والے دعا مانگیں گے قبول نہیں ہونے کی کسو اسطے کہ اور نہیں ہے دعا کافروں کی مگر بیچ گمراہی کے یعنی ہرگز قبول نہیں ہے اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَیَوْمُ الْاَشْهَادُ ○ بیشک ہے کہ ہم البتہ مدد کریں گے اپنے بھیجے ہوؤں کی اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے ہیں اور پیغمبروں کی تابعداری کی ہے دنیا کی زندگی میں یعنی دنیا میں مدد کریں گے پیغمبروں کی اور مسلمانوں کی اور اس دن بھی مدد کریں گے ہم جس دن کھڑے ہوں گے گواہی دینے والے قیامت کے دن یَوْمَ لَا یَنْفَعُ الظّٰلِمِیْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ○ جس دن کہ نہ فائدہ ہوگا ظالموں کو جنھوں نے پیغمبروں کا کہا نہ مانا اور ستایا ان کو فائدہ نہ کرے گا کوئی بہانہ ان کا یعنی ان کی قبول نہ ہوگی اور انہیں دور ہونا ہے رحمت اور بخشش سے خدائے تعالیٰ کی اور ان کے واسطے برا گھر ہے ہمیشہ کے رہنے کی یعنی دوزخ ہی میں رہیں گے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْهُدٰی وَاَوْرَثْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ ○ هُدًی وَّذِکْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ ○ اور بیشک دیا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو راہ دکھانا اور وارث دیا ہم نے یعقوب نبی کی اولاد کو توریت راہ دکھانے والی اور نصیحت دینے والی عقلمندوں کے واسطے جو اس پر یقین لائے اور اس کے حکم مانے فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ ○ پھر صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کے دکھ دینے پر بیشک وعدہ خدا تعالیٰ کا سچا ہے کہ کافروں کو ہلاک کرے گا اور پیغمبر کی مدد کرے گا اس بات میں جھوٹ نہیں اور بخشوا گناہ اپنے یا اپنی امت کے اور پاکیزہ اور ستھرائی سے تعریف کر اپنے پروردگار کی شام کے وقت اور صبح کے وقت اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا کِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِیْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○ بیشک وہ لوگ کہ جھگڑتے ہیں خدا کی بھیجی ہوئی آیتوں میں یعنی کہتے ہیں کہ قرآن خدائے تعالیٰ کا کلام نہیں بغیر دلیل کے جو آئی ہو ان کے پاس نہیں ہے ان کے دلوں میں مگر غرور ہی بھرا ہے اور ارادہ سرداری کا اور حکومت کا سو نہیں پہنچیں گے اسکو یعنی انکو وہ حکومت اور سرداری جو چاہتے ہیں میسر نہ ہوگی پھر تو پناہ پکڑ خدائے تعالیٰ کی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی برائی سے بیشک خدائے تعالیٰ وہ سننے والا ہے سبکی باتوں کا دیکھنے والا ہے سب کے کاموں کا لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَکْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ ہر طرح پیدا کرنا آسمانوں اور زمین کا بہت بڑا ہے آدمیوں کے پیدا کرنے سے پھر جسنے پہلے بنایا پھر دوبارہ قیامت کے دن پیدا کرنا کیا مشکل ہے لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اور اس بات پر یقین نہیں لاتے وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ۙ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا

ع

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الْمُسِیْٓءُ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اور برابر نہیں ہے اندھا اور دیکھنے والا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں اور نہ بدکار کافر برابر ہیں یعنی جیسا اندھے اور دیکھنے والے میں تفاوت ہے ایسا ہی مسلمان اور کافر میں فرق ہے تھوڑی سمجھ کرتے ہیں یعنی خوب طرح غور کر کے نہیں سمجھتے کافر اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ بیشک قیامت آنے والی ہے نہیں کچھ شبہہ اور شک آسکے آنے میں لیکن بہت لوگ نہیں مانتے اور یقین نہیں لاتے اس بات پر اور خبر دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کو کہ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ۝ اور فرماتا ہے پروردگار تمہارا کہ پکارو مجھے یعنی دعا مانگو مجھ سے کہ قبول کروں میں تمہاری بندگی اور دعا بیشک وہ لوگ جو تکبر اور غرور کرتے ہیں میری بندگی کرنے سے جلد آویں گے وہ لوگ دوزخ میں خوار اور ناچار بے بس یعنی ان کو بری طرح گھسیٹ کر دوزخ میں ڈالیں گے اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ۝ وہ ہے خداتعالیٰ جس نے بنائی تمہارے واسطے رات کہ آرام کرو تم اس میں اور بنایا تمہارے واسطے دیکھنے کا یعنی دن کو سب کچھ دکھائی دیتا ہے بیشک خداتعالیٰ ہر طرح بخشش کرنے والا ہے لوگوں پر اے پر بہت آدمی شکر نہیں کرتے اسکے فضل اور بخشش اور نعمتوں کا ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ وہ خدای تعالیٰ ہے پالنے والا تمہارا پیدا کرنے والا سب چیزوں کا ہے نہیں ہے کوئی خدا ایسا جو اسکی بندگی کیجئے مگر وہی وحدہٗ لاشریک ایسا ہے جو اسکی بندگی کیجئے پھر کہاں بہکے پھرتے ہیں ایسے خدایتعالیٰ برحق کو چھوڑ کر چھوٹے خداؤں کو ڈھونڈتے پھرتے ہو كَذٰلِكَ یُؤْفَكُ الَّذِیْنَ كَانُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ۝ یوں ہی بہکے پھرتے ہیں وہ لوگ جو خدای تعالیٰ کی آیتوں کو نہیں مانتے ہیں اور جھگڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شاعر کا بنایا ہوا ہے اور دل سے جوڑا ہوا ہے اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ خدای تعالیٰ وہ ہے جس نے بنائی تمہارے واسطے زمین جگہ ٹھہرنے کی جس پر تم چلتے پھرتے ہو بیٹھے سوتے ہو رہتے آرام سے اور آسمان بنایا تمہارے واسطے محل بڑی اونچی چھت کا اور صورت بنائی تمہاری پھر اچھی شکل بنائی تمہاری خوبصورت سب حیوانوں سے اور سب بدن موافق بنایا اور روزی دی تمکو پاکیزہ ستھری مزیدار چیزوں سے یہ ہے خدای تعالیٰ تمہارا پروردگار جسکی یہ صفتیں اور نعمتیں ہیں اور احسان بیان کئے ہیں اس کی بندگی کرو اور سوائے اس خدای تعالیٰ کے سب کی بندگی سے بیزار ہو پھر وہ خدای تعالیٰ تمہارا بہت بڑا برکت کا صاحب ہے خدایتعالیٰ پروردگار سارے عالم اور سب خلقت کا ہے هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وہی خدای تعالیٰ جیتا ہے ہمیشہ سے اور سدا جیتا رہے گا نہیں کوئی خدا اس کے سوا ایسا جو اسکی بندگی کیجے مگر وہ ہے پھر کرو تم بندگی نری اُسی کی دل اور جان کی محبت سے اُسی کی خوشی کے واسطے اور کچھ کسی

وقف لازم

اناج اور گھاس [illegible] ہوگا
پیدا ہوگی پھر دجال نکلے گا اور
قصہ مختصر اس کا یہ ہے کہ قوم یہود سے ہوگا اور داہنی آنکھ میں اس
لقب اس کا لوگوں میں مسیح ہوگا اور ٹھوڑی دار ہوں گے اور کدھا
کے ڈینٹ مانند انگور کے بلند ہوگا اور بال [illegible] اور وہ اولاد کی بات
سواری کا بہت بڑا ہوگا پہلے شام و عراق سے خروج کرے گا اور اسکے ہوں گے
کا کرے گا پھر اصفہان میں آوے گا ستر ہزار یہود اصفہانی رفیق اس کے اور خدائی
اور دعویٰ خدائی کا شروع کرے گا بہت زمین پر پھیرے گا اور لوگوں کو اپنی
کی طرف بلاوے گا اور کرامات اور معجزے بحکم خدا واسطے آزمائش بندوں کے اس
سے ظاہر ہوں گے اور باوجود خرق عادت کے لفظ کافر کا اس کے ماتھے پر لکھا ہوگا
ایمان والا ہر ایک پڑھا اور بن پڑھا معلوم کرے گا اور بے ایمان نہیں پڑھ سکے گا اور ایک آگ
اسکے ساتھ ہوگی نام اس کا دوزخ ہوگا اور ایک باغ بنام بہشت ہوگا اور
[illegible] باغ میں [illegible] حقیقت میں باغ [illegible]
اور پانی کا اس کے ساتھ ہوگا [illegible]
دے گا اور اس وقت [illegible]

[illegible]

[illegible]

طرح کی غرض نہ رکھو دین میں اور کہے کہ تمام تعریفیں اور بڑائیاں خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہیں جو پالنے والا اور پیدا کرنے والا ساری خلقت جہاں تک دیو پری پرند چرند جانور اور آدمی سب کا وہ ایک پروردگار ہے قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کو جو وہ کہتے ہیں تجھکو کہ اپنے باپ دادا کے دین پر رہ ان کو یوں کہو کہ بیشک مجھے منع کیا ہے اس بات سے کہ پوجوں میں ان کو جن کو تم بلاتے ہو سوائے خدای تعالیٰ کے یعنی جن کو تم خدائے تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو مجھے اُن کی بندگی کرنے کو منع کیا ہے جب سے کہ آئی میرے پاس دلیل روشن میرے پروردگار کے پاس سے اور فرمایا مجھے وہ کہ تابعداری کروں اور حکم بجا لاؤں سارے عالم کی خلقت کے پالنے والے کا یعنی ساری خلقت کے پالنے والے کا حکم بجالاؤں اور اس کے حکم کے سوائے کچھ نہ کروں هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّی وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وہ خدائے تعالیٰ پالنے والا ساری خلقت کا ہے جس نے پیدا کیا تم سب کے باپ آدم علیہ السلام کو مٹی جو تم سب اس سے پیدا ہوئے پھر تم کو پیدا کیا بوند پانی سے جو ماں کے پیٹ میں جاتی ہے پھر اس سے گوشت کی بوٹی پیدا کی پھر باہر نکالتا ہے خدائے تعالیٰ ماں کے پیٹ سے تم کو بچہ پھر عمر دیتا ہے تو تم پونہچتے ہو جوانی کی قوت کو پھر ہوتے ہو بوڑھے اور کوئی تم میں سے مر بھی جاتا ہے پہلے بوڑھے ہونے سے اور پونہچتے ہو تم وقت مقرر کئے ہوئے تک جو موت کا وقت ہے اور پیدا کیا اسی طرح تم کو شاید تم فکر کرو اس پیدا ہونے کے احوال کا اور پہچانو اپنے پیدا کرنے والے کو هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝ وہ خدای تعالیٰ ہے جو وہی سب کو جلاتا ہے اور مارتا ہے اپنے حکم سے پھر جب چاہے کہ حکم کرے کسی کام کو تو پھر یہی ہے کہ کہے اس کام کو کہ ہو وہ ہو جاوے اسی وقت ۶ ع ۸ ۱۴ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰی یُصْرَفُوْنَ ۝ اے کیا نہ دیکھا تو نے ان لوگوں کی طرف جو جھگڑتے ہیں آیتوں میں جو خدای تعالیٰ نے بھیجی ہیں کیونکر کہاں پھرے جاتے ہیں انصاف سے اور سیدھی سچی راہ سے اور پھرنے والے الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝ وہ لوگ نہیں جو جھوٹا کہتے ہیں قرآن کو یعنی کہتے ہیں کہ کلام الٰہی نہیں آدمی کا بنایا ہوا ہے اور نہیں مانتے اس چیز کو جو بھیجی تھی اپنے پیغمبروں کے ہاتھ یعنی پیغمبروں کے معجزے نہیں مانتے کہتے ہیں کہ جادو ہے پھر جلد جانیں گے اپنا سچ اور جھوٹ تب پچتاویں گے اور پچتانا اس وقت کا کچھ کام نہ آوے گا اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ یُسْحَبُوْنَ ۝ فِی الْحَمِیْمِ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ۝ جسوقت کہ طوق پڑیں گے ان کی گردنوں میں اور زنجیروں میں بندھے ہوں گے اوندھے کھینچ کر ڈالیں گے کھولتے پانی میں پھر وہاں سے گھسیٹتے لے جاویں گے آگ میں بھنیں گے اور جلیں گے طرح طرح کا عذاب ہوگا ان پر ثُمَّ قِیْلَ لَهُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَیْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِیْنَ ۝ پھر کہیں گے فرشتے ان کو کہ کہاں ہیں وہ جن کو تم شریک کرتے تھے دنیا میں سوائے خدای تعالےٰ کے اب بلاؤ ان کو جو چھڑاویں تم کو اس عذاب سے کہیں گے اور جواب دیں گے کہ وہ تو اب کھوئے گئے ہم سے ہم انھیں نہیں پاتے بلکہ ہم پکارتے ہی نہ تھے ان کو گویا کہ پہلے ان سے دنیا میں یعنی ہمیں اب معلوم ہوا کہ وہ کچھ چیز ہی نہ تھے جن کو ہم بلاتے تھے دنیا میں اسی طرح راہ بھلاتا ہے خدائے تعالیٰ کافروں کو ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝ یہ رسوائی اور عذاب آج تم کو اس سبب سے ہے جو تھے تم خوشیاں کرنے والے شہروں میں ناحق اور اس سبب سے یہ عذاب کہ تم اتراتے تھے اپنی دولت اور مال پر اور پیغمبراں پر ہنسی اپنی اور

مع
عند المتاخرین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بڑائی اپنی کرتے تھے اور ان کا کہنا نہ مانتے تھے پھر اب اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ٥ گھسو اور جاؤ دوزخ کے دروازہ کے ہمیشہ رہا کرو اس میں پھر کیا برا گھر ہے غرور کرنے والوں کا جس میں بہت طرح کا دکھ ہے اور کسی طرح کا آرام نہیں فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ٥ پھر صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کے دکھ دینے پر بیشک وعدہ خدائیتعالیٰ کا سچ ہے جو پیغمبروں کی اور مومنوں کی مدد کریگا اور ان کے دشمنوں کو عذاب سے ہلاک کریگا آخر کو کچھ اگر دکھاویں تجھے کوئی عذاب جو کافروں پر آنے کا وعدہ کیا ہے ہم نے یعنی تیرے روبرو ان پر عذاب آوے یا تیری جان قبض کر لیویں ہم پہلے اُن پر عذاب آنے سے ہر طرح ہماری طرف سب کو آنا ہے قیامت کے دن اور اپنے کاموں کا بدلہ پانا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ اور بیشک ہم نے بھیجے پیغمبر پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن میں سے کئی کا قصہ اور احوال بیان کیا تجھ سے اور اُن سے کئی کا قصہ نہیں کہا تجھسے یعنی تھوڑے پیغمبروں کا احوال کہا اور بعضوں کا نام ہی کہا اور قصہ نہ کہا اور بعضوں کا احوال اور نام کچھ ذکر نہیں کیا تجھسے وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ٥ اور نہ تھا اور نہ چاہیے کسی پیغمبر کو کہ لاوے معجزہ اور نشانی اپنے پیغمبر ہونے کی بغیر حکم خدای تعالیٰ کے پھر جب آوے حکم خدائے تعالیٰ کا کافروں پر عذاب کے واسطے حکم جاری ہووے سچا یعنی پھر وہ حکم نہ پھرے پھر ٹوٹا اور نقصان ہوا اس جگہ جھوٹوں کا ع

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ٥ وہ ہے خدای تعالیٰ جس نے بنائے تمہارے واسطے چوپائے جانور تو سوار ہو تم بعضوں پر اُن جانوروں سے جیسے اونٹ اور ٹٹو اور بعضوں کو اُن میں سے کھاتے ہیں جیسے دُنبے بکری گائے وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ٥ اور واسطے تمہارے کئی فائدے ہیں ان حیوانوں میں جیسے دودھ اور گھی جو غذا ہے تمہاری اور اُون جس سے پوشاک بناتے ہو اور یہ فائدہ ہے کہ تو پہنچو تم ان پر سوار ہو کر اپنے کاموں ضروری کو جہاں تمہارا جی چاہتا ہے ان پر سوار ہو کر جنگلوں میں اور کشتیوں میں سوار ہوتے ہو دریاؤں میں وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ٥ اور دکھاتا ہے خدای تعالیٰ تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں یعنی معجزہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کون سی نشانی کو خدای تعالےٰ کی نشانیوں سے نہیں مانتے تم اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ٥ اے پھر کیا مسافری نہیں کرتے شہروں میں **عاد** اور **ثمود** کے جو دیکھو کہ کیا حال ہوا آخر اُن لوگوں کا جو پہلے اُن سے تھے اور وہ لوگ تھے اُن لوگوں سے بہت زور اور قوت اور دولت میں اور نشانیوں میں عمارت کی شہروں میں پھر اس قوت اور دولت پر بھی نہ دور کیا ان سے عذاب کو اس نے جو انھوں نے کام کیے تھے یعنے ان لوگوں نے جو مال اور رفیق جمع کیے تھے کچھ کام نہ آیا عذاب کے وقت فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ٥ پھر جس وقت آئے اُن پاس پیغمبر اُن کے وقت کے ساتھ معجزوں روشن کے پھر وہ لوگ خوش ہوئے اس چیز پر جو اُن پاس تھی سمجھ اور دانائی دنیا کے کاموں کی جیسے سوداگری کے ہنر اور حکمت نجوم کا علم جو اس پر بھروسا کر کے معجزوں پر ٹھٹھے مارتے تھے پھر گھیر لیا ان ہی کو اُس چیز نے جس کے سبب ٹھٹھے مارتے تھے اور مسخری کرتے تھے پیغمبروں سے فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ٥ پھر جس وقت دیکھا ہمارے عذاب کو صریحاً تو کہا انہوں نے کہ ایمان لائے ہم ساتھ خدائے تعالے کے جو وہ ایک ہے۔ اور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نہ ماننے والے ہوئے ہم اُن چیزوں سے جو تھے ہم کہ خدای تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے تھے فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ط پھر نہ تھا جو فائدہ کرتا
ان کو ایمان ان کا جس وقت کہ دیکھا عذاب ہمارا یعنی عذاب دیکھکر ایمان لانا فائدہ نہ کیا ان کو اور یہ بات سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ ج وَخَسِرَ هُنَالِكَ
الْكٰفِرُوْنَ ۵ رسم رکھی ہوئی ہے خدائے تعالےٰ کی وہ رسم جو گذری خدائے تعالیٰ کے بندوں میں کہ عذاب کو صریحاً دیکھکر ایمان لانا فائدہ نہیں کرتا ۹ ع ۱۲
اور ٹوٹا اور نقصان ہوا اُس جگہ کافروں کا جو ساری عمر کی کمائی ان کے کچھ کام نہ آئی اور ان پر سے نہ کچھ کم ہوا عذاب ۔

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً

حٰمٓ ۵ یہ حروف جدا جدا بھید ہے خدای تعالیٰ کا اپنے حبیب سے اس بھید کو سوائے حضرت محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کوئی کم واقف ہے پر بعضے عالموں نے
کہا ہے کہ حا سے اشارہ ہے ساتھ نام رحمٰن کے اور میم سے اشارہ ہے ساتھ نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کوئی کم واقف ہے جو ان دونوں
ناموں کے بیچ میں یہ دو حروف ہیں سو خدای تعالےٰ قسم یاد فرماتا ہے ان دونوں ناموں کی اس بات پر جو یہ قرآن تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵
اترا ہے پروردگار کی طرف سے جو وہ بہت بخشش کرنے والا نہایت مہربان ہے اپنے بندوں پر اور یہ قرآن كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۵
بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ج فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ۵ ایک کتاب ہے کھلی باتیں ہیں اس کی صاف پڑھنے والوں کو عربی زبان میں سمجھنے والے لوگوں کے واسطے
جو عرب کے لوگ جلد سمجھیں اور وہ قرآن خوشخبری دینے والا ہے بہشت کی ان کو جو اس کے حکم مانیں اور ڈرانے والا ہے دوزخ سے اس کو جو اُسے نہ
مانے اور جھوٹا جانے پر بہت لوگوں نے اس سے منہ پھیرا ہے اور نہیں مانتے پر وہی لوگ جو نہ سننے والے ہیں قرآن کو یعنی حکم اس کا نہیں مانتے ۔
وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِیْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَیْهِ وَفِیْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَیْنِنَا وَبَیْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۵ اور کہتے ہیں وہ نہ ماننے والے اپنے
پیغمبر کو کہ دل ہمارا اوجھل اور اوٹ میں ہے ان باتوں سے جن باتوں کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے اور ہمارے کانوں میں بھر رہا ہے بوجھ جو نہیں سنتے تیری بات
اور ہمارے تیرے بیچ میں پردا ہے جو وہ تجھ سے ملنے نہیں دیتا پھر کر جو تجھ سے ہو سکے اور ہم بھی کرنیوالے ہیں اپنے کام یعنی تو اپنے دین پر رہ اور ہم
اپنا دین نہیں چھوڑنے کے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰٓى اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِیْمُوْٓا اِلَیْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ط وَوَیْلٌ لِّلْمُشْرِكِیْنَ ۵ الَّذِیْنَ لا
لَا یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۵ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن نہ ماننے والوں کو کہ سوائے اس کے نہیں یعنی مقرر میں آدمی ہوں
تم ہی جیسا پر جیسا پیغام خدائے تعالےٰ کا آتا ہے میری طرف وہ پیغام کہ خدای تعالےٰ تم سب کا خدا اکیلا ہے تو سیدھے تم چلے جاؤ اسی کی طرف اور برز
منہ نہ پھیرو اس سے اور کی طرف یعنی کسی کو سوائے خدائے تعالیٰ کے اور خدا نہ جانو اور شریک اس کا کسی کو نہ سمجھو اور اپنے گناہ اس سے بخشواؤ
اور عذابوں کی بھی شریک کرنے والوں کے واسطے ہے جو لوگ کہ مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے دن کو نہیں مانتے وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ
جھوٹ ہے قیامت نہ ہوگی حساب دینا اور مرکر پھر جینا نہ ہوگا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۵ بیشک وہ لوگ جو ع ۱ ۵
ایمان لائے ہیں اور کیے انہوں نے کام اچھے ان لوگوں کے واسطے ہے بدلہ بے حساب ہمیشہ جو کبھی کم نہ ہووے یعنی بہشت اور اسکی نعمتیں جو اسے کبھی
زوال اور کمی نہیں ہے قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ط ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۵ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مشرکوں کو کہ آیا کیا تم نہیں مانتے اس کو یعنی خدای تعالیٰ کو جس نے بنایا زمین کو دو دن میں اور بناتے ہو تم خدای تعالیٰ کے واسطے ساتھی یعنی
شریک مقرر کرتے ہو اس خدای تعالیٰ کے جس نے زمین کو پیدا کیا وہی ہے پیدا کرنے والا سارے عالم کی خلقت کا اور روزی دینے والا ہے اسی خدای
تعالیٰ نے وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِیْهَا وَقَدَّرَ فِیْهَآ اَقْوَاتَهَا فِیْٓ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ ط سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ ۵ اور پیدا کیا زمین میں پہاڑوں کو اونچا
زمین پر تو سب دیکھیں خدای تعالیٰ کی قدرت کو اور برکت کی اس میں جو بہت طرح کے فائدہ ہیں اس میں اور مقرر کیا زمین میں کھانے کی چیزوں
کو یعنی سب چیز کو زمین سے پیدا کیا خدایتعالیٰ نے اپنی قدرت سے بغیر کسی کی مصلحت اور تدبیر کے چہار دن باقی میں یعنی دو دن میں زمین کو
پیدا کیا اور دو دن میں تمامی سب طرح کے درخت اور کھیت اناجوں کے اور سب طرح کے حیوان چرند اور پرند پیدا کئے جو کھانے کی چیزیں
ہیں انسان کے برابر صاف کھول گیا سب پوچھنے والوں کو جو کوئی پوچھے کہ کتنی مدت میں یہ سب کچھ پیدا ہوا ہے کہتے ہیں کہ یکشنبہ کے دن

زمین کو پیدا کیا اور دوشنبہ کے دن بچھایا کو اور سہ شنبہ اور چہارشنبہ کو جو زمین کے اوپر ہے اور اُس سے پیدا ہوتا ہے خدائے تعالےٰ نے پیدا کیا ثُمَّ اسْتَوٰٓی اِلَی السَّمَآءِ وَھِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَھَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْھًا ؕ قَالَتَآ اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ ۝ پھر قصد کیا طرف آسمان کے بنانے کے اور وہ دھوآں تھا یعنی وہ بخار سا تھا جس سے آسمان بنے پھر فرمایا خدای تعالےٰ نے آسمان کو اور زمین کو کہ آؤ میری حکم برداری میں خوشی سے یا ناخوشی سے یعنی تمہیں تابعداری کرنا ضرور ہے سوائے فرمانبرداری کے تم کچھ نہ کرسکو گے تمھیں کچھ مقدور نہیں میری قدرت کے آگے تب کہا آسمان اور زمین نے آئے ہم خوشی سے دونوں یعنی ہم جانتے ہیں کہ تو پروردگار اسی لائق ہے کہ تیری فرمانبرداری کرنے میں عزت اور بڑائی ہے کہتے ہیں کہ اول خدای تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ایک جوہر سبز پیدا کیا پھر اس پر ایک نظر ہیبت سے کی وہ جوہر خوف سے پانی ہوگیا اس پر آگ کو مقرر کیا ایسا کہ پانی نے جوش کھایا اور اس پر کف آئے اور بھاپ اُٹھی اس کف کی زمین بنی اور اس بھاپ سے آسمان بنے جیسا کہ فرماتا ہے فَقَضٰھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ وَاَوْحٰی فِیْ کُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَھَا ؕ وَزَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ پھر مقرر ان کو سات آسمان دو دن میں پنجشنبہ اور جمعہ کے دنوں میں چھ روز میں خدای تعالی نے تمام موجودات کو کیا ظاہر اور حکم کیا سب آسمانوں کو خلقت میں کام ان کے یعنی ہر ایک کو ایک خدمت مقرر کردی جیسے تاروں کو فرمایا تم پھر کرو فرشتوں کو فرمایا تم عبادت کیا کرو طرح طرح کی کتنے فرشتے سُبحان اللّٰہ ہی کہتے میں کتنے الحمد للّٰہ ہی کہتے ہیں اور بناؤ کردیا ہم نے دنیا کے آسمانوں کو چراغوں سے دن کا چراغ آفتاب ہے اور رات کا چاند اور تارے دئے اور پناہ میں رکھا آسمانوں کو خوب ایسا کہ وہ گریں نہ پرانے ہوں نہ کوئی وہاں تک جاسکے نہ کچھ آسیب پہونچا سکے کوئی یہ جو بیان کیا ہے مقرر کرنا بڑے زبردست سب کچھ جاننے والے کا فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُکُمْ صٰعِقَۃً مِّثْلَ صٰعِقَۃِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝ اِذْ جَآءَتْھُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ وَمِنْ خَلْفِھِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ ؕ پھر اگر منہ پھیریں کے کے لوگ اور کہا نہ مانیں تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پھر کہہ ان کو کہ میں نے ڈرایا تم کو عذاب بیہوش کرنے والے سے جیسا عذاب بیہوش کرنے والا عاد اور ثموم کی قوم پر آیا تھا جس وقت کہ عاد اور ثمود کی قوم کے پاس آئے پیغمبر ان کے یعنی حضرت ہود حق عاد کی قوم میں اور حضرت صالح نبی ثمود کی قوم میں آئے آگے سے اور پیچھے سے یعنی سب طرح سے جیسے کہ غصہ اور دلاسا اور نصیحت سے مجلس میں اور اکیلے سمجھا کر کہا وہ کہ نہ پوجو کسی کو سوائے خدا تعالیٰ کے تب قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِکَۃً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِہٖ کٰفِرُوْنَ ۝ کہا عاد اور ثمود کی قوم نے اپنے پیغمبروں کو کہ تم جھوٹے ہو کس واسطے کہ اگر چاہتا پروردگار ہمارا کہ پیغام بھیجے تو البتہ بھیجتا فرشتے کے ہاتھ تم آدمیوں کو نہ بھیجتا پر جو کچھ کہ تمہارے ہاتھ بھیجا ہے اُسے ہم نہیں مانتے جو تم بھی آدمی ہو ہم جیسے تمہیں بڑائی کیا ہے جو ہم تمکو پیغمبر جانیں اب خدای تعالیٰ انکا احوال فرماتا ہے کہ انکو کس طرح آخر کو ہلاک کیا پیغمبروں کے جھوٹ جاننے کے سبب فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَکْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّۃً ؕ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیْ خَلَقَھُمْ ھُوَ اَشَدُّ مِنْھُمْ قُوَّۃً ؕ وَکَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ۝ پھر قوم عاد کی تے تکبری کی تھی یمن کے ملک میں رہ کر ناحق اور کہتے تھے کون ہے ہم سے بڑا زور اور قوت میں وہ اپنے زور پر مغرور ہوگئے جو ان کے قد اور عمریں بڑی تھیں اور زور ایسا تھا جو پہاڑ سے ہاتھ مار کر پتھر توڑ لیتے تھے یہ نہ دیکھا انہوں نے کہ وہ خدای تعالےٰ جس نے انہیں پیدا کیا وہ زبردست زیادہ ان سے ہے اور تھی وہ قوم عاد ہماری آیتوں کو نہ ماننے والی فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْٓ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِیْقَھُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَخْزٰی وَھُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝ پھر بھیجا ہم نے اس قوم پر باؤ ٹھنڈی ڈراؤنی آواز کی نحس دنوں میں کہتے ہیں وہ باؤ صفر کے آخر مہینے میں بدھ کے دن فجر سے شروع ہوئی تھی اور آخری چہارشنبہ کی شام کو بند ہوئی آٹھ دن اور آٹھ رات چلائی اس واسطے تو چکھیں قوم عاد رسوائی کے عذاب کا مزہ زندگانی میں دنیا کی سو وہ سب برے حال سے ہلاک ہوئے اس باؤ سے اور عذاب آخرت کا تو بہت رسوا کرنے والا ہے اور عاد کی قوم کا اس وقت کوئی مدد کرنے والا نہ تھا جو ذرا بھی عذاب ان سے کم ہوتا وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَھَدَیْنٰھُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰی عَلَی الْھُدٰی فَاَخَذَتْھُمْ صٰعِقَۃُ الْعَذَابِ الْھُوْنِ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝ اور ثمود کی قوم کو دکھائی ہم نے راہ امن کی یعنی صالح نبی نے ہمارے حکم سے ان کو سیدھی راہ عذاب سے چھٹنے کی بتائی پھر قوم ثمود نے چاہا اور اختیار کیا اندھا ہی رہنے کو راہ دیکھنے پر یعنی کفر اور گمراہی قبول کی اور ایمان کو چھوڑا پھر پکڑا ان کو صاعقہ کے عذاب نے جو رسوا کرنے والا تھا یعنے ایک چھنگھار حضرت جبرائیل نے ایسی کی جو سب بے ہوش ہو کر سوختہ ہوئے سبب ان کاموں کے جو وہ کرتے تھے کہ حضرت صالح علیہ السلام کو ستاتے تھے اور اونٹنی کی کونچیں کاٹیں وَنَجَّیْنَا الَّذِیْنَ

ع ۲ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ اور چھڑایا ہم نے اس صاعقہ کے عذاب سے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے تھے صالح نبی علیہ السلام کے ساتھ اور وہ ڈرتے تھے شریک
کرنے سے اور پیغمبر کی نافرمانی سے وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ اور جسوقت کہ اکٹھے کئے جاویں گے دشمن خدای تعالیٰ کے یعنی جب
کافر جمع ہوں گے دوزخ کی آگ کی طرف پھر اُن سب کو ٹھہرا رکھیں گے دوزخ کے آگے جب سب اوّل آخر کے کافر آچکیں گے تب سبکو دوزخ میں ڈالینگے
حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ یہانتک کہ جب آویں دوزخ کے پاس تب گواہی دیویں کافروں پر کان انکے
کہ ہم سے یہ ایسی باتیں سنتے تھے اور پیغمبر کی نہ سنتے تھے اور آنکھیں اُن کی گواہی یہ دیوینگی کہ جو سلوک پیغمبر سے کرتے تھے ہم دیکھتے تھے اور کھال انکی یعنی سارا
بدن انکا گواہی دیگا اس چیز پر جو کچھ وہ کرتے تھے وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ۝ اور کہیں گے اپنی کھال یعنی اپنے بدن کو کہینگے کہ کیوں گواہی دی تمنے ہمارے کاموں پر اور ہمیں رسوا کیا کہیں گے ہاتھ پاؤں اُن کے کہ ہم آپ سے نہیں بولتے
تھے ہمیں خدایتعالیٰ نے بلوایا اپنی قدرت سے وہ خدای تعالیٰ جسنے بات کرنیکی قدرت دی سب چیزوں کو اور اس نے تمکو پیدا کیا تھا پہلی بار دنیا میں اور اُسکی طرف تم
پھرنے والے ہو اپنے کاموں کا بدلہ پانے کو پھر فرشتے کہیں گے ان کو وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ
كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور نہ تھے تم ایسے جو چھپے رہتے اس بات سے جو وہ گواہی دیتے تمپر کان تمہارے اور نہ گواہی دیتی آنکھیں تمہاری اور نہ گواہی دیتا سارا بدن تمہارا
اور لیکن تمہیں گمان تھا وہ کہ خدایتعالیٰ نہیں جانتا بہت باتیں جو تم کرتے ہو یعنی تمھیں گمان تھا وہ کہ جو کام کرتے ہیں کوئی ایک دو کام کی خبر ہے خدای تعالیٰ کو اور سب
کاموں کی خبر نہیں وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ اور اسی تمھارے گمان نے وہ جو گمان کرتے تھے تم اپنے پروردگار سے
کہ ہمارے کاموں کی خدای تعالیٰ کو خبر نہیں اور اسی گمان نے تم کو ہلاک اور دور کیا خدای تعالیٰ کی رحمت اور مہر سے آخرت میں پھر ہوئے تم نقصان پائے
جو دنیا کے سارے کام ضائع ہوئے اور تمھارے اس وقت کام نہ آئے فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝
اگر صبر کریں یا واویلا کریں پھر آگ ہے ان کے رہنے کی جگہ اور چاہیں کہ غصہ نہ کرے خدایتعالیٰ پھر وہ ایسے نہیں کہ غصہ جاوے ان پر سے وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ
ع ۱۷ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ اور اُٹھا
لئے اور لگا دئے ہم نے کافروں کے واسطے دوست پاس رہنے والے ان کے بد یعنی بری لوگوں کو کافروں کی ہم صحبتی کی ہم نے پھر ان برے لوگونکو سنوارا
اور اچھا بنایا کافروں کے واسطے ان کے آگے پیچھے کی چیزیں یعنی اُن پاس بیٹھنے والوں نے یہ مصلحت بتائی کہ دنیا کا عیش خوب ہے اور آخرت
کس نے دیکھی ہے وہ دراصل کچھ بھی نہیں جھوٹا ڈر کا ہے اس سبب درست اور ثابت ہوئی کافروں پر عذاب کی بات اور لوگوں کی طرح
جو گذر گئے اس سے پہلے دیو اور آدمی کی خلقت سے یعنی جیسا اُن اگلے دیوؤں اور آدمیوں پر عذاب ہونا ثابت اور لائق ہوا ایسا ہی اُس پر بھی
لازم ہوا پر وہ سب قومیں نقصان پائی تھیں کہتے ہیں کہ کافروں نے مکے کے آپس میں مصلحت کی کہ جس وقت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن
پڑھیں تو اسی وقت ایسا کچھ کیا چاہیے کہ وہ پڑھنا بھول جاویں یا بہک جاویں جیسا کہ خدای تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا
الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝ اور کہا کافروں نے آپس میں کہ مت سنو اور دھیان نہ کرو اس قرآن کیطرف جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے ہیں
اور اس وقت نکمی اور بیہودہ باتیں پکار پکار کے کرو شاید کہ تم اس تدبیر سے غالب ہو اور یہ بات بن آئے اُن کافروں کے حق میں فرماتا ہے فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ پھر ہم چکھاویں گے ان لوگوں کو جو کافر ہوئے سخت عذاب کا مزہ اور بدلہ دیویں گے ہم اُن کو
بُرے سے بُرا جیسا وہ کام کرتے تھے ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ یہی بڑا عذاب ہے سزا ہے خداتعالےٰ
کے دشمنوں کو آگ کا واسطے کافروں کے آگ میں گھر ہے ہمیشہ رہنے کا یہ سزا اس سبب ہے جو تھے وہ کہ ہماری آیتوں کو نہ مانتے تھے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ۝ اور کہیں گے وہ لوگ جو کافر ہوئے دوزخ میں جا کر
وہاں کے نکلنے سے ناامید ہو کر کہیں گے کہ اے پروردگار ہمارے دکھلا ہم کو وہ دونوں شخص جن دونوں نے بہکایا ہم کو اور ایمان نہ لانے دیا دیووں اور آدمیوں
کی خلقت سے دیووں کی خلقت سے شیطان جو اس نے پہلے سب سے نافرمانی کی اور آدمیوں سے اول **قابیل** نے ناحق خون اپنے بھائی **ہابیل** کا کیا سو
سب گنہگاروں سے سرے وہ ہیں اُن دونوں کو دکھلا تو کریں ہم ان دونوں کو اپنے پاؤں کے نیچے جو انہوں نے اول نافرمانی کی سب نے ان سے سیکھی

تو ہووین وہ سب سے نیچے دوزخ میں اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○
وہ لوگ جنھوں نے کہا کہ پروردگار تمہارا خدائے تعالیٰ ہے پھر اُسی بات پر ٹھہرے رہے مضبوط ان لوگوں پر اُترتے ہیں فرشتے رحمت کے تسلی دینے کو آخرت کے عذاب
سے موت کے وقت یا گور میں سوال کے بعد کہتے ہیں کہ مت ڈرو تم آخرت کے عذاب سے اور غم نہ کھاؤ تم دنیا کے مال اور اولاد کا جو چھوڑ آئے ہو تم اور خوش
ہو تم ساتھ خوشخبری کے اس بہشت کی جو تھے تم دنیا میں اس بہشت سے وعدہ دیے گئے یعنی جس بہشت کا دنیا میں تم سے وعدہ کیا تھا قرآن میں
اُس بہشت میں جاکر رہو گے ہمیشہ اور یہ کہیں گے فرشتے کہ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْۤ اَنْفُسُكُمْ
وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ○ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ○ اور ہم دوست تھے تمہارے جب تم جیتے تھے دنیا میں جو بلاؤں سے بچاتے تھے اور بھلے کاموں ع ۴
کی طرف تمہارے دلوں کو پھیرتے تھے اور اب آخرت میں بھی ہم تمہارے دوست ہیں جو تمہاری عزت کرتے ہیں اور خدائے تعالےٰ سے تمہارے گناہ
بخشواتے ہیں اور ہے تمہارے واسطے آخرت میں جو تمہارا جی چاہے سب موجود ہے اور ہے آخرت میں جو تم مانگو یہ مہربانی ہے خدائے تعالیٰ کی طرف
سے تمہارے اوپر وہ خدائے تعالیٰ جو بخشنے والا مہربان ہے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○
اور کون ہے اچھی بات کرنے والا اس سے جو بلاتا ہے لوگوں کو خدائے تعالےٰ کی طرف اور آپ اچھے کام کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مقرر میں فرمانبردار
ہوں خدای تعالےٰ کے حکم کا یہ آیت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ہے کہ آپ بھی خدائے تعالےٰ کی بندگی کرتے تھے اور
لوگوں کو بھی خدائے تعالیٰ کی بندگی کے واسطے بلاتے تھے اور سکھاتے تھے وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا
الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ○ اور برابر نہیں بھلائی اور برائی ٹال دے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائی کو اس بات سے جو
بہت اچھی ہو یعنی جب کافروں کے سلوک پر غصہ آوے تو صبر کر کے سہج سا یعنی آہستہ جواب دے اور بیہودہ بات سے تغافل کر پھر جب سلوک
ایسا کیا کرے گا تو تجھ میں اور جس شخص میں دشمنی تھی دوستی گرم اور اپنایت ہو جائے گی وَمَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ○
اور نہیں سکھاتے وہ بات یعنی غصہ کے وقت سہج سے نرم جواب دینا اسی کو سکھاتے ہیں جو کوئی صبر کرتا ہے مصیبت کے وقت اور نہیں ڈالے جاتے
ایسے صبر مگر جو بڑے نصیب والا ہے وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ اور اگر پہونچے تجھے خطرہ شیطانی
یعنی اگر شیطان تیرے جی میں ڈالے کہ غصہ کے وقت صبر نہ کر تو اُسوقت پناہ مانگ خدای تعالیٰ سے بیشک خدای تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے سب کچھ
وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○ اور خدائے
تعالیٰ کی قدرت کے نشانوں میں رات اور دن اور سورج اور چاند تم اے لوگو سجدہ نہ کرو سورج کو اور چاند کو اور سجدہ تم سب کرو اس خدائے تعالےٰ کو جس نے پیدا
کیا چاند اور سورج کو اگر ہو تم خدای تعالےٰ ہی کی بندگی کرنے والے فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا
یَسْــٴَـمُوْنَ ○ پھر اگر تکبری کریں یہ لوگ اور سجدہ نہ کریں خدائے تعالیٰ کو تو پھر وہ تیرے پروردگار کے پاس ہیں یعنی فرشتے تسبیح پڑھتے ہیں خدایتعالےٰ السجدۃ
کی رات دن اور ملول نہیں ہوتے تسبیح پڑھنے سے ہمیشہ کی خدائے تعالےٰ کو کیا پرواہ ہے ان لوگوں کے سجدہ کرنے کی یہ سجدہ گیارھواں ہے قرآن
کے سجدوں سے وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِیْۤ اَحْیَاهَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ اور خدائے تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے وہ کہ تو دیکھتا ہے زمین کو جو عاجز اور خشک پڑی ہے پھر جب ہم نے اتارا اس زمین پر پانی
مینھ کا تو پھل اور پھولی اور کاٹنے کے واسطے گھاس اور کھیت بڑھنے لگا بیشک وہ شخص جس نے زمین مردہ کو جلایا ہر طرح جلاویگا سب مردوں کو
قیامت کے دن بیشک خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ؕ اَفَمَنْ یُّلْقٰى فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ
مَّنْ یَّاْتِیْۤ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○ بیشک وہ لوگ جو بڑھے چلتے ہیں ہمارے قرآن کی آیتوں میں یعنی طعن اور عیب
کرتے ہیں یا معنی اُلٹے سمجھتے ہیں ایسے لوگ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں اب پھر وہ کیا کوئی جو ڈالا جاوے آگ میں یہ اچھا ہے یا جو کوئی کہ چلا آوے بے دوزخ
سے قیامت کے دن وہ اچھا ہے کرو تم اے کافرو جو تمہارا جی چاہے بیشک خدای تعالیٰ جو کچھ کہ تم کرتے ہو دیکھتا ہے اس سو کچھ چھپا ہوا نہیں سب
تمہارے کاموں کا بدلہ دیوے گا اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِیْزٌ ۙ لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِیْلٌ مِّنْ

حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے قرآن شریف سے جس وقت کہ آیا وہ قرآن ان پاس اور وہ قرآن کتاب ہے بڑی صاحب عزت والی خدای تعالیٰ کے پاس جو ویسی اور کوئی نہیں نہ آیا اس کتاب میں کوئی ذرا جھوٹ آگے سے نہ پیچھے سے یعنی جو خبر اگلی پچھلی اس میں مذکور ہے ذرا جھوٹ نہیں سب سچ ہے سو وہ قرآن اترا ہوا ہے سب کچھ سمجھنے والے تعریف ہوے کے پاس اب خدائے تعالےٰ اپنے حبیب کی تسلی کے واسطے فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ملول نہ ہو کافروں کی باتوں سے کس واسطے کہ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۝ نہیں کہتے تجکو یہ مکے کے لوگ مگر وہی کہ جو کہہ چکے ہیں اگلے پیغمبروں کو ان کی قوم پہلے تیرے پیدا ہونے سے یعنی جو کچھ اگلوں نے اپنے وقت کے پیغمبروں کو کہا تھا ویسی ہی باتیں تیری قوم تجھ سے کہتی ہے تو صبر کر بیشک پروردگار تیرا البتہ بخشنے والا پیغمبروں کو اور اُن کے تابعداروں کو ہے اور صاحب عذاب دکھ دینے والے کو بھیجنے والا ہے کافروں پر جو پیغمبروں اور مسلمانوں کو ستاتے ہیں وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ۭ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ۭ اور اگر کرتے ہم اس قرآن کو سوائے عرب کے اور زبان میں تو البتہ کہتے مکے کے لوگ کہ کیوں نہ کھول کر بیان کیں آیتیں اُس کی ایسی جو ہم سمجھ سکتے اے کیا زبان اور کوئی اوپری بھیجی عرب کے لوگوں پاس پھر کیونکر سمجھیں ہم قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاۗءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وہ قرآن واسطے اُن لوگوں کے ہے جو ایمان لائے ہیں راہ دکھانا اور تندرستی یعنی مومنوں کے دل کی بیماری کھوتا ہے اور راہ خدای تعالیٰ کی خوشی کی دکھاتا ہے اور وہ لوگ جو اسے نہیں مانتے ان کے کانوں میں بوجھ ہے جو قرآن کے معنے نہیں سنتے اور وہ قرآن کی خوبی دیکھنے سے اندھے ہیں یہ لوگ اندھے اور بہرے پکارے جاتے ہیں دور کی جگہ سے یعنی یہ کافر جو قرآن کو نہ دیکھتے ہیں اور نہ سنتے ہیں تو گویا کہ اندھے اور بہرے ہیں دور کی آواز کیونکر سنیں وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝ اے بیشک دی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توریت پھر اُسے کسی نے سچ جانا اور کسی نے نہ مانا کہ یہ خدائے تعالیٰ کا کلام نہیں ہے اور ایمان نہ لائے اس پر اور اگر ایک بات پہلے ہی مقرر نکر چکتا تیرا پروردگار کہ نہ ماننے والوں پر قیامت کے دن عذاب ہوگا اور دنیا میں وہ لوگ ویسا عذاب ہلاک ہونے کا نہ دیکھیں گے تو البتہ حکم ہوتا ان میں ہلاک ہونے کا یعنی یہ کافر اس لائق ہیں اور ایسے کام کرتے ہیں کہ انھیں ابھی سب کو ہلاک کیجئے لیکن ان پر عذاب مقرر ہو چکا قیامت ہی کے دن جو اس عذاب سے کبھی کسی طرح نہ چھوٹیں گے اور بیشک یہ کافر اور مشرک شک میں ہیں اس بات سے کہ یہ خدائے تعالیٰ کا کلام ہے یا آدمی کا بنایا ہوا ہے اور اس شبہہ میں حیران ہیں مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ جس نے کیا اچھا کام پھر وہ اپنے واسطے اچھا کرتا ہے جو اسے نیک بدلہ ملے گا اور جو کوئی برے کام کرے پھر اسی پھر ہے برائی اُن کاموں کی اور نہیں ہے پروردگار تیرا ظلم کرنے والا اپنے بندوں پر جو اُس کے کام کے موافق بدلہ نہ دیوے۔

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۭ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا

تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ۝ خدائے تعالےٰ ہی کی طرف پھر پھرتی ہے خبر قیامت کی یعنی اگر کوئی پوچھے کہ قیامت کب آوے گی تو جواب یہی دیجیے کہ خدای تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا جو کس وقت آویگی اور کتنی مدت پیچھے ہو گی اور نہیں نکلتا کوئی میوہ اپنے غلاف اور گھونگھٹ سے اور کوئی پیٹ والی مادہ بچہ نہیں جنتی مگر ساتھ جاننے خدای تعالیٰ کے یعنی خدای تعالیٰ کو سب چیز کی خبر ہے اور جبدن پکاریگا خدای تعالیٰ مشرکوں کو غصہ سے کہ کہاں ہیں وہ شریک میرے جو تمنے دنیا میں مقرر کر رکھے تھے اپنی سمجھ سے کہ عذاب سے چھڑاویں کے بلاؤ اُن کو جو آویں اور تمھیں ہمارے عذاب سے چھڑاویں تب کہیں گے مشرک کہ ہمنے سنا دیا تجکو کہ نہیں ہے کوئی ہم میں سے اقرار کرنے والا تیرے ساتھ شریک ہونیکا یعنی آج کوئی دکھائی نہیں دیتا ہے جسے کہیں کہ تیرا شریک ہے وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ اور غائب ہو گئے سب وہ ان سے جنکو پکارتے تھے مشرک پہلے ان سے دنیا میں اور جانیں گے کہ نہیں ہے مشرکوں کو آج کے دن کہیں بھاگنے کی جگہ جو عذاب سے بچیں ما در اس میں رہیں لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاۗءِ الْخَيْرِ ۡ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ۝ نہیں تھکتا اور نہیں ملول ہوتا آدمی بھلائی مانگنے سے

یعنی دولت کے مانگنے سے بس نہیں کرتا دنیا میں اور اگر پونہچے اسے برائی جیسے مفلسی یا بیماری تو پھر ناامید ہوتا ہے خدای تعالیٰ کی رحمت سے آس توڑ دیتا ہے یہ صفت کافروں کی ہے اور مومن خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز ناامید اور بے آس نہیں ہوتا وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ اور اگر چکھاویں ہم کافروں کو مزہ اپنی مہربانی کا اپنی طرف سے پیچھے سختی کے جو اسکو پونہچی ہوئی ہو تو البتہ کہے وہ کافر کہ یہ بھلائی میرے واسطے ہے یعنی میں اس لائق ہوں اور یہ نعمت میرا حق ہے اور میرے گمان میں قیامت آنے والی نہیں ہے اور اگر شاید اپنے پروردگار کی طرف پھر جاؤں میں یعنی اگر قیامت ہوئی تو مقرر مجھے ہے خدای تعالیٰ کے پاس سے بھلائی جیسے دنیا میں مجھے دولت دی ہے تو وہاں مجھے ایسا ہی کچھ دیوے گا اب خدای تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۡ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ پھر البتہ ہم جتاویں گے اور خبردار کریں گے ان لوگوں کو جو کافر ہوئے اس چیز سے جو انھوں نے کیا ہے دنیا میں یعنی کافروں نے جو دنیا میں کام کئے ہیں قیامت کے دن جانیں گے جو ہم نے کیا کیا تھا اور چکھاویں گے ہم ان کو عذاب گاڑھا جو قیامت کے آنے کے شبہہ میں ہیں وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ۝ اور جب نعمت دیویں ہم کافروں پر تو منہ پھیرے شکر سے اور ٹلا دیوے اور سرک جاوے شکر کرنے کے وقت اور جب پونہچے برائی یعنی کوئی محنت یا مصیبت اس پر آوے تو پھر وہ دعا مانگے گا چوڑے اور چکلے ہاتھ پھیلا کر یعنی فراخی سے مانگے گا دعا کو قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۝ کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھلا بتاؤ تو تم مجھے کہ اگر دراصل ہو قرآن خدای تعالےٰ کے پاس سے بیچ پھر تم اسے نہیں مانتے بنا غور کئے اس میں پھر کون گمراہ زیادہ ہے اس سے جو وہ دور پھٹا پھرے ہے قرآن سے یعنی پھر تم ہی بڑے گمراہ ہو سو خدای تعالےٰ فرماتا ہے کہ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ جلد دکھاویں گے ہم کافروں کو اپنی قدرت کی نشانیاں جہان میں اور انکی جانوں میں اور بدنوں میں دکھاویں گے قدرت کی نشانیاں جب تک کر ظاہر ہو ان کو کہ سچ ہے اور درست ہے قیامت اے کیا نہیں کفایت کرتا پروردگار تیرا اس بات کو کہ وہ سب چیزوں پر گواہ ہے یعنی اگر کافر تیرے معجزے نہیں مانتے تو خدای تعالےٰ ہی بس ہے گواہ تیری پیغمبری پر اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۝ اور سمجھ اور جان کہ بیشک کافر شبہے میں ہیں اپنے پروردگار کے دیدار سے یعنی کافروں کو یقین نہیں کہ ہمیں خدائے تعالیٰ کے حضور جانا ہے قیامت کے دن حساب دینے کو اور جان کہ بیشک خدای تعالیٰ سب چیز کو گھیرنے والا ہے یعنی کوئی اس کے علم سے باہر نہیں

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ ‖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ‖ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ یہ حرف جدا جدا اشارے ہیں ان انعاموں سے جو خدائے تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مقرر رکھا ہے جیسے کہ **حا** سے حوض کوثر اور **میم** سے ملک مشرق سے مغرب تک اُن کی امت کے تصرف میں آوے گا اور **عین** سے عزت جو سب چیز سے انکو بہتر خدائے تعالےٰ نے بنایا اور **سین** سے سنا اور **قاف** سے مقام محمود جو معراج کی رات وہاں پونہچے تھے اور قیامت کے دن اُس مقام پر کھڑے ہو کر امت کو بخشواویں گے سو خدای تعالیٰ فرماتا ہے كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ جیسا کہ اس سورۃ میں احوال ہے ایسا ہی بھیجا کرتا ہے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جو تجھ سے پہلے تھے پیغمبران کی طرف بھی بھیجا تھا خدائے تعالیٰ زبردست سب کچھ جاننے والے نے لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ اسی کا مال ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی ہے سب سے اوپر بہت بڑا صاحب بزرگ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ نزدیک ہے جو پھٹ جاویں آسمان اوپر سے خدای تعالیٰ کی بزرگی اور بڑائی سے اور فرشتے تسبیح پڑھتے ہیں ساتھ تعریف اپنے پروردگار کے اور بخشواتے ہیں انکو جو زمین میں رہتے ہیں مسلمان نیک بخت جانو کہ بیشک خدای تعالیٰ وہی ہے بخشنے والا مہربان اپنے بندوں پر وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ اور وہ لوگ جنھوں نے پکڑے ہیں سوائے خدائی کے دوست جیسے بت پوجنے والوں نے سمجھا جو ہمیں بخشواویں گے خدائے تعالےٰ نگہبان ہے اُن کی باتوں پر اور کاموں پر سب کا بدلہ دیوے گا اور تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہے اُن کا

ذمہ وار تیرا کام اتنا ہی ہے کہ پیغام ہمارے سنا دے اور بس جیسا وہ کرینگے ویسا پاوینگے وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ
حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝ اور ایسا ہی بھیجا ہم نے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن عربی زبان میں
جو عرب کے لوگ جلد بغیر غور کئے سمجھیں اسواسطے بھیجا قرآن جو تو ڈراوے مکے کے لوگوں کو اور اس کے گرد کے رہنے والوں کو اور ڈراوے قرآن کی آیتیں
سنا کر اکٹھے ہونے کے دن سے جو قیامت کا ہے اسدن سب اگلے پچھلے لوگ جمع ہوں گے اور سب سے حساب لیوینگے شک نہیں اسدن کے ہونے
میں مقرر وہ دن آویگا پھر اسدن ایک قوم بہشت میں جاویگی اور ایک قوم دوزخ میں پونہچے گی وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ
مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اور اگر چاہتا خدای تعالیٰ تو البتہ کرتا سارے عالم کی خلقت کو ایک قوم یعنی سب کو بہشتی کرتا
یا سبکو دوزخی کرتا اے پرے آتا ہے جسے چاہتا ہے اپنی رحمت اور مہربانی میں یعنی توفیق اچھے کاموں کی دیتا ہے جو ان کاموں کے سبب مہر ان پر اور
ظالموں کو نہ ہوگا کوئی دوست اور نہ کوئی حمایتی مدد کرنے والا جو عذاب سے چھڑاوے اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى
وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اے کیا پھر پکڑتے ہیں سوائے خدای تعالیٰ کے دوست بتوں کو پھر خدائے تعالیٰ وہی ہے اصل دوست اور وہی جیلاتا ہے ع
مردوں کو اور وہ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے اور بت کچھ نہیں کر سکتے اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کو وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ
اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝ اور جس چیز میں کہ تم سب جھگڑتے ہو پھر اس چیز کا انصاف خدائے تعالےٰ کے پاس ہے یہ خدای
تعالےٰ ہے پروردگار میرا اسی پر بھروسہ کیا ہے میں نے سب کام اپنے اسی کو سونپ دیے ہیں اور اسی کیطرف میری رجوع ہے سب کاموں میں
فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝
پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا سو بنایا تمہارے واسطے تمہاری ہی جنس سے جوڑے تمہارے یعنی مرد اور عورت اور حیوان سے بھی جوڑے بنائے
یعنی نر مادہ تمہارے واسطے اس سبب سے بڑھاتا ہے اور زیادہ کرتا ہے خلقت تمہاری جوڑے بنانے سے اولاد بڑھتی ہے نہیں ہے مانند اسکے
کوئی چیز اور وہی ہے سننے والا سب کی باتوں کا دیکھنے والا سب کے کاموں کا لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اسی پاس ہیں کنجیاں آسمانوں اور زمین کی کشادہ کرتا ہے روزی جسکے واسطے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے روزی جسے چاہتا ہے بیشک
خدای تعالیٰ سب چیز کی خبر رکھتا ہے دولتمند اور مفلس اس سے چھپے ہوئے نہیں ہیں شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ راہ دکھاوے تم کو دین کی وہ راہ جو کہدیا تھا اس راہ چلنے کی
نوح نبی علیہ السلام سے اور وہ جو پیغام بھیجا ہم نے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جو کہدیا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام کو
وہ کہ قائم اور پائیدار ہو دین پر اور جدا جدا پھوٹ کر مت ہو اس دین میں یعنی در اصل ایک دین رکھو کہ خدائے تعالیٰ ایک ہے اور اسکا ساجھی کوئی
نہیں کسی بات میں نہ کسی چیز میں كَبُرَ عَلَي الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝ بھاری ہے اور بڑی ہے
مشرکوں پر وہ بات جسکی طرف تو بلاتا ہے انکو یعنی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو مشرکوں کو کہتا ہے کہ خدائے تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں تم اسی ایک اکیلے
کی بندگی کرو یہ بات مشرکوں پر بھاری ہے وہ نہ مانیں گے خدائے تعالیٰ چن لیتا ہے اس دین کی طرف جسے چاہتا ہے اور دکھاتا ہے اسی دین کی
طرف اسکو جو شخص خدائے تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور التجا کرتا ہے وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ
مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝ اور جدا جدا نہ ہوئے آپس میں اگلے زمانے
کے لوگ مگر پیچھے اس سے جو آئی ان پاس خبر پیغمبر کے سبب یعنی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے یہود اور نصاریٰ موافق توریت اور انجیل کی
آیتوں کے راہ دیکھتے تھے کہ جب وہ پیغمبر پیدا ہوگا تو ہم سب ان پر ایمان لاوینگے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تو اس بات سے پھٹ
گئے اور توریت انجیل کی آیتوں کو پھیرا بے واجبی اور سرکشی سے آپس میں اور اگر نہ ایک بات پہلے ہی مقرر ہو چکی آتی تیرے پروردگار کے پاس سے
ٹھہرے ہوئے وقت مقرر تک یعنی ان کے عذاب آنے میں اگر ڈھیل موت کے وقت تک مقرر نہ ہو چکی تو البتہ حکم دیا جاتا ان میں عذاب کا جو مقرر
عذاب سے ہلاک ہوتے اور بیشک وہ لوگ جن کو دی ہے کتاب یعنی قرآن پیچھے انکی قوموں کے یعنی یہود اور نصاریٰ کو جو توریت اور انجیل دی

بعد اُن کے قرآن مجید مکے کے لوگوں پر اُترا ہے تو یہ شک میں ہیں قرآن کے اترنے سے دھوکے میں پڑے ہیں یعنی یقین نہیں اُنکو کہ یہ قرآن کلام الٰہی ہے فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۭ پھر اسی واسطے جو یہ جدا جدا ہو کر پھٹ گئے ہیں دین میں تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلا ایک دین پر حق کی طرف اور اسی بات پر قائم اور مضبوط رہ جیسا کہ حکم ہوا تجکو کہتے ہیں ولید بیٹا مغیرہ کا کہتا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہمارے دین میں آؤ تو آدھا مال تجھے اپنا بانٹ دوں اور شیبہ بیٹا ربیعہ کا کہتا تھا کہ اگر یہ اپنا نیا دین چھوڑ دے تو میں اپنی بیٹی سے تیرا بیاہ کر دوں سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی دین پر قائم اور مضبوط رہ اور تابعداری مت کر کافروں کی جی کی خوشی کی اور کہہ کہ ایمان لایا میں اُس چیز پر جو اتاری خدائے تعالیٰ نے کتاب اور حکم کیا مجکو کہ انصاف کروں میں تمھارے بیچ میں اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ خدائے تعالیٰ پروردگار ہے ہمارا اور تمہارا ہمارے واسطے ہمارے کام ہیں اور تمھارے واسطے تمھارے کام ہیں یعنی نہ تمھارے کاموں کا حساب مجھ سے لیویں گے نہ میرے کاموں کا تم سے نہیں جھگڑا ہمارے تمھارے بیچ میں خدائے تعالیٰ اکٹھا کرے گا ہم سب کو قیامت کے دن اور اسی کی طرف پھر پھرنا ہے سب کو مقرر وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝ اور وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں خدائے تعالیٰ کے دین میں بعد اسکے جو قبول کر چکے خدائے تعالیٰ کا حکم یعنی یہود توریت پڑھکر قبول کر چکے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین میں آوینگے اور انھیں پیغمبر برحق جانیں گے سو اب جھگڑنا ان کا جھوٹا اور بے بنیاد ہے اُنکے پروردگار کے پاس اور اُن پر غضب خدائے تعالیٰ کا ہے اور اُنکے واسطے عذاب سخت مقرر کیا ہوا ہے قیامت کے دن اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۝ وہ خدائے تعالیٰ ہو جس نے اُتارا قرآن شریف سچ اور برحق اور ترازو اُتاری جو کسی کا حق کسی طرف نہ جاوے اور کس چیز نے جتایا تجھے جو کب اور کس وقت قیامت ہوگی شاید کہ نزدیک ہی ہو قیامت کا دن يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۭ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝ جلدی کرتے ہیں قیامت کے دن کی وہ لوگ جو ایمان نہیں لائے یعنی جنھوں نے قیامت کا آنا سچ نہیں جانا وہ لوگ مزاح سے کہتے ہیں کہ جلدی آوے اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اس پر اور سچ جانتے ہیں کہ مقرر قیامت آویگی وہ ڈرتے ہیں اس دن سے اور برے کام نہیں کرتے یقین ہے اُنکو جو قیامت کا دن چلا آتا ہے جانو بیشک کہ وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں قیامت کے دن آنے میں البتہ وہی گمراہ ہیں اور بھولے پھرتے ہیں دور اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝ ع ۲ خدائے تعالیٰ بہت مہربان ہے اپنے بندوں پر روزی دیتا ہے فراخ جسے چاہتا ہے اور وہ قوت اور قدرت رکھنے والا ہے بڑا زبردست سب چیز پر مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝ اور جو کوئی چاہے اور آرزو رکھے آخرت کی کھیتی کی یعنی دنیا میں جو کام اچھے کرے اُسکے ثواب کی توقع آخرت میں رکھے تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم افزود کریں اُسکی کھیتی یعنی اسکے کام سے زیادہ پھل دیوینگے آخرت میں اور جو کوئی چاہے اپنے کاموں کے بدلے دنیا کی کھیتی یعنی اُن نیک کاموں کا بدلہ یہیں مانگیں اور آخرت کا دھیان نہ کریں تو دیتے ہیں ہم اُسے دنیا میں اور نہیں اُسے آخرت میں حصہ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰۗؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اے کیا انکے ساتھ شریک ہیں یعنی کافروں کیساتھ دیو گناہ کرنے میں شریک ہیں جو راہ بتاتے ہیں انہیں برے دین کی جو شریک مقرر کرنا خدائے تعالیٰ کے ساتھ روز قیامت کو سچ نہ جاننا یہ بری راہ ہے نہیں فرمایا خدائے تعالیٰ نے اس راہ چلنا اور اگر نہ ایک بات ہو چکی ہوتی کہ انپر عذاب کے آنے میں ڈھیل ہے تو البتہ حکم ہوتا انکے ہلاک ہونے کا اور بیشک ظالموں کے واسطے عذاب مقرر کیا ہوا ہے دکھ دینے والا جو کبھی کم نہ ہوگا تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ دیکھیگا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظالموں کو نہایت ڈرتا ہو قیامت کے دن سبب اُن کاموں کے جو کئے ہیں اُنھوں نے دنیا میں اور وہ دن انھیں پونہچنا ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور سچ جانا قیامت کے دن کو اور اچھے کام کئے وہ لوگ بہشت کے باغوں میں ہونگے خوش اُن لوگوں کے واسطے ہے جو چاہیں اپنے پروردگار کے پاس سے کسی

چیز کی کمی نہیں یہ بہشت کے باغ اور وہاں کا عیش اور نعمتیں خدائے تعالیٰ کے انعام سے یہی ہے بڑی بڑائی ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ یہ خبر
بہشت کی نعمتوں کی وہ ہے کہ خوشخبری دیتا ہے خداتعالیٰ اپنے اُن بندوں کو جو ایمان لائے ہیں قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانتے ہیں اور
اچھے کام کرتے ہیں انکو خوشخبری ہے کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکے سے مدینے میں تشریف لائے مدینے کے لوگوں نے کہا کہ ہم
دیکھتے ہیں کہ خرچ تمہارا بہت ہے اور آمدنی کم اگر فرماؤ تو ہم اپنے جی کی خوشی سے سب ملکر اپنے اپنے مال سے لاکر حاضر کریں تو خرچ میں تنگی نہ ہو سو
اللہ تعالیٰ نے یہ کہلا بھیجا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ انکو کہ نہیں چاہتا میں تم سے کچھ مزدوری خدائے تعالیٰ کے پیغام پہونچانے پر مگر چاہتا ہوں میں
کہ تم دوستی کرو کنبہ سے یعنی قریش جو ایمان لاکر اپنے گھر مکے میں سب چھوڑ آئے ہیں صرف دین کیواسطے اُن سے دوستی کرو اور خدائے تعالیٰ فرماتا
ہے کہ جو کوئی بھلی کمائی کرے یعنی پیغمبر کا فرمانا بجالائے تو زیادہ کروں میں اُسکے واسطے اُسکی کمائی میں بھلائی یعنی اسکا ثواب بڑھاؤں گا بیشک
خدای تعالیٰ بخشنے والا ہے بے نہایت قبول کرنے والا ہے شکر کرنے والوں کی بندگی اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰی
قَلْبِكَ وَیَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اے کیا کہتے ہیں کافر کہ آپ بناتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدایتعالیٰ پر
جھوٹ یعنی کافر کہتے ہیں کہ اپنے جی سے بناکر کہتا ہے کہ یہ آیت خدای تعالیٰ نے بھیجی ہے پھر اگر چاہتا خدائے تعالیٰ تو مہر کرتا تیرے دل پر اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اگر تو جھوٹ بولتا اور مٹا دیتا ہے خدائے تعالیٰ جھوٹ کو اور سچ کو سچا کرتا ہے اپنی باتوں سے بیشک خدایتعالیٰ جاننے والا ہے ان باتوں کو
جو اندر دلوں کے ہیں چھپی ہوئیں وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اور وہی خدای تعالیٰ قبول
کرتا ہے توبہ اپنے بندوں کی اور معاف کرتا ہے انکی تقصیریں اپنے کرم سے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو کام وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۝ اور مان لیتا ہے اور قبول کرتا ہے خدای تعالیٰ دعا ان لوگوں کی جو ایمان لائے ہیں
اور اچھے کام کرتے ہیں اور زیادہ دیتا ہے ان کی آرزو اور مراد اپنے فضل و کرم سے اور کافروں کے واسطے مقرر کر رکھا ہے عذاب سخت قیامت
کے دن جو کبھی کم نہ ہویگا وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَلٰكِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرٌ بَصِیْرٌ ۝ اور اگر کھولتا اور فراخ
کرتا خدائے تعالیٰ روزی اپنے بندوں کے واسطے تو البتہ بندے نافرمانی کرتے ملک میں اور ظلم اُٹھائے اور دھوم مچائے پر اُتارتا ہے روزی خدائے
تعالیٰ موافق ہی جتنی چاہتا ہے اور جسپر چاہتا ہے بیشک خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کے حال سے خبر رکھتا ہے دیکھتا ہے اُن کے کاموں کو وَهُوَ
الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ ۝ اور وہی ہے خدای تعالیٰ جو بھیجتا ہے مینہ پیچھے ناامید ہو چکے مینہ سے
اور پھیلا دیتا ہے اپنی رحمت کو یعنی بدلی کو پھیلا کر پھر سب جگہ مینہ برساتا ہے اور وہی دوست ہے بندوں کا تعریف کیا گیا سب زبانوں میں وَمِنْ
اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ وَهُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ ۝ خدای تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے پیدا کرنا ع الربع
آسمانوں کا اور زمیں کا اور جو کچھ بکھیرا ہے آسمانوں اور زمین میں ہلنے چلنے والوں سے جیسے فرشتہ اور دیو اور آدمی اور سب جانور یہ نشانی ہے
اسکی قدرت کی اور وہی انکے اکٹھا کرنے پر قدرت رکھتا ہے قیامت کے دن سب کو جمع کریگا جب چاہیگا وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا
كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ۝ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۝ اور جو کچھ پہونچتی ہیں تم کو
مصیبتیں سو سب تمھارے کاموں کے سبب ہیں جو اپنے ہاتھوں سے کرتے ہو اور معاف کرتا ہے خدایتعالیٰ تمھارے گناہوں کو اور نہیں ہو تم ایسے جو
عاجز کرو خدایتعالیٰ کو جو وہ تمکو عذاب نہ کرسکے دنیا میں یا آخرت میں اور نہیں ہے واسطے تمھارے سوائے خدای تعالیٰ کے کوئی دوست اور نہ کوئی مدد
کرنیوالا وَمِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ اِنْ یَّشَاْ یُسْكِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰی ظَهْرِهٖ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ
اور خدای تعالیٰ کی قدرت کی نشانی سے ہے جو ناویں چلتی ہیں دریاؤں میں جیسے پہاڑ اگر چاہے خدایتعالیٰ تو باؤ کو تھام دے پھر رہیں ناویں چلنے سی
پانی کی پیٹھ پر ٹھہر رہیں اور باؤ کے اندر بیٹھنے والے گھبراویں بیشک ناؤ کے چلے جانے میں دریا کے اوپر امن سے البتہ قدرت کی ہے سب صبر کرنیوالوں
شکر کرنے والوں کو اگر چاہے تو پار نہ لگاوے اَوْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَیَعْفُ عَنْ كَثِیْرٍ ۝ وَّیَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ۝

یا ہلاک کرے کشتی کے بیٹھنے والوں کو سبب اُن کے گناہوں کے جو وہ کرتے ہیں یعنی چاہے تو خدائے تعالیٰ ناؤ کو ڈبو دیوے اور معاف کرتا ہے اور اگر ڈبو دیوے تو جانیں وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں ہمارے قرآن کی آیتوں میں کہ نہیں ہے اُنکو کہیں بھاگنے کا مکان جو وہاں بھاگ کر عذاب سے بچیں سو کہیں نہیں فَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّہِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۚ پھر وہ چیز جو تمہیں دی ہے اے کافرو جیسے اولاد اور دولت پھر وہ کام چلانا اور عیش دنیا کے جینے کا ہے اور وہ جو خدای تعالیٰ کے پاس ہے جیسے ثواب آخرت کا اور نعمتیں بہشت کی یہ بہت اچھا ہے اور ہمیشہ ہی واسطے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور خدائے تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہیں وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا ھُمْ یَغْفِرُوْنَ ۚ اور وہ لوگ جو پرہیز کرتے ہیں اور بچے رہتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بُرے کاموں سے اور جب غصہ ہوتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں تقصیریں تابعداروں کی وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّہِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَمْرُہُمْ شُوْرٰی بَیْنَہُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰہُمْ یُنْفِقُوْنَ ۚ اور وہ لوگ جنھوں نے مان لیا حکم اپنے پروردگار کا اور قائم رکھا نماز کو یعنی ہمیشہ پڑھتے رہے اور کام اُن کا آپس کی مصلحت کا ہے اور جو کچھ ہم نے اُن کو روزی دی ہے اُس میں سے بانٹتے ہیں غریب محتاجوں کو دیتے ہیں وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَہُمُ الْبَغْیُ ھُمْ یَنْتَصِرُوْنَ ۝ اور جب ان لوگوں پر پہنچتا ہے ستم کافروں سے تو وہ بدلہ لیتے ہیں دشمنوں سے وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُہَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ۭ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اور بدلہ برائی کا ویسی ہی برائی ہے اور جسنے معاف کیا اور صلح کی پھر بدلہ اُسکا خدایتعالیٰ پر ہے بیشک خدائے تعالیٰ دوست نہیں رکھتا ستم کرنیوالوں کو جو ناحق غریبوں کو ستاتے ہیں وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِہٖ فَاُولٰٓئِکَ مَا عَلَیْہِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ ۭ اور جو کوئی بدلہ لیوے ظلم اٹھانے کے پیچھے یعنی پہلے کوئی اُسے ناحق ستاوے بعد اُسکے اگر وہ بدلہ لیوے تو پھر ایسے لوگوں پر کچھ کسی طرح کا الھنا اور الزام نہیں اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰٓئِکَ لَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ البتہ الزام اور الھنا ان ہی لوگوں پر ہے جو ستاتے ہیں اور ظلم کرتے ہیں لوگوں پر اور زیادتی کرتے ہیں ملک میں ناحق وہ لوگ جو انکے واسطے ہی عذاب دکھ دینے والا وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ اور جسنے صبر کیا لوگوں کے دکھ دینے پر اور معاف کیا اور بدلہ لینے کا ارادہ نہ کیا یہ کام بڑی ہمت کے کاموں سے ہے وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ وَّلِیٍّ مِّنْ بَعْدِہٖ ۭ وَتَرَی الظّٰلِمِیْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ یَقُوْلُوْنَ ھَلْ اِلٰی مَرَدٍّ مِّنْ سَبِیْلٍ ۚ اور جسکو گمراہ کرے اور راہ بھلاوے خدائے تعالیٰ پھر نہیں کوئی دوست اُسکا کام بنانے والا نیک راہ دکھانے والا اُسکا پیچھے راہ بھلانے خدائے تعالیٰ کے اور دیکھے گا تو کافروں کو جسوقت کہ دیکھیں گے عذاب کو سامنے قیامت کیدن کہیں گے اے کہیں ہے پھر پھرنے کی دنیا میں راہ جو وہاں دنیا میں جا کر بندگی کریں اور ایمان لاویں تو اس عذاب سے چھوٹیں وَتَرٰىہُمْ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْہَا خٰشِعِیْنَ مِنَ الذُّلِّ یَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ ۭ اور دیکھے گا تو کافروں کو قیامت کے دن جو اُنکو آگ پر لاویں گے اجا عاجز ہوئے چلے آوینگے خواری اور رسوائی سے اس وقت دیکھیں چھپی نگاہ سے دوزخ کو ڈر کے مارے وَقَالَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَہُمْ وَاَھْلِیْہِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ۭ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ ۝ اور کہتے ہیں وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں کہ بیشک نقصان پائے ہوئے وہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنا نقصان آپ کیا اور جو جان کر اور سمجھ کر خدا سے ایمان نہ لائے اور پیغمبر سے عداوت رکھی اور اپنے لوگوں کا نقصان کیا قیامت کے دن اپنا نقصان بتوں کو پوج کر کیا اور کنبے کو مسلمان ہونے نہ دیا اس سبب اپنے لوگوں کا نقصان اُنہوں نے کیا جانو کہ بیشک ظالم جنھوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور قرآن اور قیامت کو سچ نہ جانا وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے کبھی نہ چھوٹیں گے اس عذاب سے وَمَا کَانَ لَہُمْ مِّنْ اَوْلِیَآءَ یَنْصُرُوْنَہُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ ۭ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ سَبِیْلٍ ۭ اور نہ ہوگا کوئی انکا دوست مدد کرنیوالا جو عذاب سے چھڑاوے انکو ایک دن یا ایک گھڑی بھی سوائے خدائے تعالیٰ کے اور جسکو گمراہ کرے اللہ سیدھی راہ سے یعنی توفیق ایمان کی نہ دے خدای تعالیٰ پھر نہیں اُسے کوئی کہیں راہ چھٹکارا پانے کی عذاب سے کسیطرح ہرگز اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ ۭ مَا لَکُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ یَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَکُمْ مِّنْ نَّکِیْرٍ ۝ قبول کرو اور مان لو اے لوگو اپنے پروردگار کا حکم پہلے اس سے جو آوے ایک دن ایسا جو اس دن کو پھرنا نہیں ہے خدائے تعالیٰ کے پاس یعنی خدایتعالیٰ نے اس دن کا آنا مقرر کر رکھا ہے وہ پھرنے کا نہیں اس دن نہیں ہے تمہارے واسطے کہیں پناہ بھاگنے کی جگہ اور تم کو اس دن کچھ نہ مکرنا ہے کسی اپنے کام سے یعنی فرشتے سب کام تمہارے دن اور رات کے لکھتے رہتے ہیں اُسدن تمہارے سامنے لا کر رکھیں گے ہرگز مکر نہ کر سکو گے فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْہِمْ حَفِیْظًا ۭ اِنْ عَلَیْکَ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ

ع ۵

پھر اگر نہ مانیں مشرک اور منہ پھیر لیں حکم ماننے سے تو پھر نہیں بھیجا ہم نے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن پر ذمہ وار نگہبان نہیں ہے تجھپر ذمہ مگر پیغام پہنچا دینا پھر جو کوئی مانے اُسکو بھلائی ہے اور جو نہ مانے اُسپر عذاب ہے وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ۝ اور ہم جب چکھاتے ہیں آدمیوں کو اپنے پاس سے مزہ مہربانی کا یعنی دولت اور عیش جب دیتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اس عیش سے اور اگر پونہچے انھیں برائی جیسے مفلسی اور مصیبت اُن برے کاموں کے سبب جو انکے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں بیشک آدمی بڑا ناشکر ہے لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ الذُّكُوْرَ ۝ خدائے تعالیٰ کو بادشاہی ہے آسمانوں کی اور زمین کی وہی پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے بخشتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں اور جسے چاہتا ہے بخشتا ہے بیٹے یعنی کسی کو نری بیٹیاں ہی دیتا ہے بیٹا ہوتا ہی نہیں یا جیتا ہی نہیں انھیں بیٹے کی آرزو ہے کسی کو بیٹے ہی دیتا ہے بیٹی ہوتی ہی نہیں یا مر جاتی ہے انھیں بیٹی کی آرزو ہے اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاۗءُ عَقِيْمًا ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ یا جوڑ ڈال دیوے بعضے لوگوں کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں ہوتے ہیں اور جسے چاہے بانجھ کرے یعنی بعضوں کے اولاد ہی نہیں ہوتی بیشک خدائے تعالیٰ جاننے والا ہے سب کے حال کا قدرت رکھتا ہے سب چیز پر جو چاہے سو کر سکتا ہے کہتے ہیں کہ مکے کے کافر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ خدائے تعالیٰ تم سے روبرو ہو کر باتیں کیوں نہیں کرتا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے باتیں ہوتی تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ موسیٰ علیہ السلام خدائے تعالیٰ کی آواز سنتے تھے خدائے تعالیٰ کو دیکھتے نہ تھے حجاب میں باتیں ہوتی تھیں تب یہ آیت اُتری وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاۗئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ اور نہ لائق ہے اور نہ چاہیے آدمی کے واسطے یہ کہ بات کرے خدائے تعالیٰ اس سے مگر پیغام چھپا ہوا دل میں یا پردہ کے پیچھے سے پیغام بھیجے یا بات کرے اوجھل میں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوتا تھا یا فرشتے کے ہاتھ پیغام بھیجے پھر وہ فرشتہ پیغام پونہچاوے خداتیعالیٰ کے حکم سے جو پیغام چاہے خدائے تعالیٰ سو بھیجے جیسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل آتے تھے بیشک خدائے تعالیٰ بہت بڑا ہے سب کی سمجھ اور عقل سے مضبوط کام کرنے والا ہے وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور اسی طرح چھپا پیغام ہم نے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو اپنے حکم سے جو نہ تھا تو کہ معلوم کرتا اور جانتا پہلے بھیجنے سے کہ کتاب کیا ہے اور نہ ایمان کو جانتا تھا جو لوگوں کو بتاتا راہ اسلام کی بنا پیغام بھیجے ہمارے اور لیکن کیا ہم نے قرآن کو روشنائی اور اُجالا جو راہ دکھائی ہم نے ایمان لانے والوں کو قرآن کے سبب جس کو چاہا اُسکو ایمان کی توفیق دی اپنے بندوں سے اور بیشک تو بھی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسی چھپے پیغام کے سبب راہ دکھاتا ہے اسلام کی راہ مضبوط خدائے تعالیٰ کی طرف خلقت کو سو وہ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝ راہ خدائے تعالیٰ کی ہے وہ خدائے تعالیٰ جو اُسی کا مال ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور زمین میں جانو کہ خدائے تعالیٰ ہی کی طرف پھر پھرنا ہے سب کاموں کا آخر کو

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً

حٰمۗ ۝ اصل معنی ان حرفوں کے جدا جدا سوائے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر ایک کو معلوم نہیں پر بعضے عالموں نے کہا ہے کہ حا سے اشارہ ہے ساتھ حیات خدائے تعالیٰ کے جو ہمیشہ سے ہمیشہ تک زندہ ہے اور م سے اشارہ ہے اسکے ملک بے انتہا سے جو کسی کی سمجھ میں نہیں آتا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ قسم ہے اُس حیات اور ملک کی وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اور قسم ہے کتاب روشن بیان کرنے والے کی اس بات پر قسم ہے کہ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ بیشک ہم نے کیا اس کتاب کو قرآن عربی زبان میں کہ شاید تم اے عرب کے لوگو سمجھو جلد بے اندیشہ اُس کے مضمون اور مدعا کو وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ اور بیشک وہ قرآن لوح محفوظ میں ہمارے پاس لکھا ہوا سب سے اوپر مستحکم اور مضبوط کیا ہوا جو اسمیں نقص اور عیب نہیں اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝ اے کیا پھر مارینگے ہم یعنی کیا موقوف کرینگے ہم تمپر سمجھتا قرآن کا اس واسطے کہ تم ایک قوم ہو حد سے باہر گئے ہوئے بے ادب یعنی مشرک ہو سو ہرگز موقوف نہیں کرینگے وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝ اور

کتنے بہت بھیجے ہم نے پیغمبر پہلے لوگوں میں جو گذر گئے اگلے زمانے میں ان مکے کے لوگوں سے پہلے وَمَا يَأْتِيهِم مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ اور نہ آیا اُن بھیجے ہوؤں میں سے کوئی پیغمبر مگر تھے جو اسوقت کے لوگ اُنسے ٹھٹھے مزاح کرنے والے یعنی سب پیغمبروں کو انکے وقت کے لوگوں نے ستایا اور اُن سے مسخری کی جیسے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ مشرک سلوک کرتے ہیں تو غمگین مت ہو فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُم بَطْشًا وَمَضَىٰ مَثَلُ الْأَوَّلِينَ ۝ پھر ہلاک کیا ہمنے ان سب کو جنھوں نے پیغمبر کو ستایا اور مسخری کی سو وہ زور آور بہت تھے ان مکے کے لوگوں سے قوت میں اور گذر گیا احوال اُنکے بیان کا یعنی کئی جگہ اُنکا قصہ قرآن میں کہہ چکے جیسے قوم عاد اور ثمود کا احوال جو پہلے یہ لوگ گذر گئے پھر اگر یہ لوگ ستانا پیغمبر کا نہ چھوڑینگے اور ایمان نہ لادینگے تو ان پر بھی مقرر عذاب ہلاک کرنے والا آویگا آخر کو خاطر جمع رکھو وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۝ اور اگر پوچھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مکے کے لوگوں سے جو کس نے بنائے ہیں یہ آسمان اور زمین البتہ کہیں گے خدائے تعالی زبردست سب کچھ جاننے والے نے یعنی یہ جانتے ہیں کہ یہ سب خدائے تعالی نے پیدا کیا اسپر بھی خدائے تعالی کی بندگی نہیں کرتے اور اُسکے ساتھ بتوں کو شریک کرتے ہیں پھر اب خدائے تعالی اپنی صفت آپ فرماتا ہے الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ جسنے بنایا تمھارے واسطے زمین کو پنگوڑا جسمیں پرورش پاتے ہو تم اور بنائیں تمھارے واسطے زمین میں راہیں جو تم راہ پاؤ ایک شہر کی دوسرے شہر سے وہاں جاکر سوداگری کرو اور فائدہ پاؤ وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝ اور وہ ہی خدایتعالی جسنے اُتارا آسمان سے پانی جتنا کہ ضرور تھا اور چاہتا تھا پھر اُٹھایا ہمنے اس پانی سے شہروں مووں ہوؤں کو یعنی زمین خشک مردہ سی تھی اُسے پانی برساکر زندہ کیا جو اُسمیں سبزہ اُگا اسیطرح تم بھی زمین سے باہر نکلوگے قیامت کے دن وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ۝ اور وہ ہے خدا تعالی جسنے پیدا کیا جوڑا سب چیز کا اور پیدا کیا تمھارے واسطے ناووں کو دریامیں اور جنگلوں کی مسافری کیواسطے چوپائے جن پر تم سوار ہوتے ہو لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحٰنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ۝ تو درست ہوکر خاطر جمع سے بیٹھو تم ان سواریوں کی پیٹھ پر اور یاد کرو فضل اور کرم اور انعام اپنے پروردگار کا جب آرام سے بیٹھ چکو تم کشتی کے اوپر یا چوپائے پر اور کہو تم کہ پاک ہے خدائے تعالی شریک سے یعنی کوئی شریک نہیں اس خدائے تعالی کا جسنے تابعدار کر دیا ہمارے واسطے ایسی سواریوں کو اور نہ تھے ہم جو ان سواریوں کو اپنے قابو میں لاسکتے بغیر مدد اور انعام خدائے تعالی کے اور یہ کہو کہ ہم اپنے پروردگار کیطرف البتہ پھرنے والے ہیں سو یہ لوگ شکر نہیں کرتے بلکہ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ۝ اور بناتے ہیں اپنے دل سے خدائے تعالی کیواسطے اسی کے بندوں سے ٹکڑے اس کے یعنی کہتے ہیں بغیر دلیل اور سند کے کہ فرشتے اُسکی بیٹیاں ہیں بیشک آدمی ہر طرح ناشکرا ہے صریحا اور یہ لوگ اس بات کے کہنے والے ایسے احمق ہیں جو اتنا نہیں سمجھتے کہ أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفٰكُم بِالْبَنِينَ ۝ اے کیا اختیار کیا خدائے تعالی نے اپنے واسطے پیدا کی ہوئی چیز سے یعنی فرشتوں کو اپنی بیٹیاں کیا جو عیب دار ہیں جس کے پیدا ہونے سے ماں باپ کو غیرت آوے وہ خدائے تعالی نے آپ لیں اور تم کو چن کر بیٹے دئے جو مرد کی ذات بے عیب مشہور ہے یعنی بری چیز جو بیٹی ہے خدائے تعالی نے آپ لی اور اچھی چیز جو بیٹا ہے تمھیں دیا اور بیٹی کو تم ایسا برا جانتے ہو کہ اِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۝ اور جسوقت خبر دویں ایک کو انمیں سے ویسی بات کی جیسے خدایتعالی کی شان میں کہتے ہیں کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں یعنی اگر کوئی ان میں سے کسی کو کہے کہ تیرے گھر بیٹی پیدا ہوئی تو غیرت اور شرمندگی سے منہ اسکا کالا ہو جائے اُسی وقت اور وہ آپ غصہ اور غم میں ہووے بھرا ہوا کہ کیوں بیٹی ہوئی یعنی بیٹی کے پیدا ہونے سے ایسی غیرت آتی ہو سو وہ بات خدایتعالی پر ٹھہراتے ہیں أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ۝ اور جو پرورش پائے گہنے میں اور آرام اور لاڈ میں پلے یعنی وہ جو لڑائی جھگڑے میں جواب سوال میں میدان میں آکر ظاہر نہو گھر میں بیٹھا رہے یعنی بیٹی سو اُسے نسبت دیتے ہیں اور جو میدان میں نکلکر لڑیں جھگڑیں یعنی مرد سو اُس کی آپ ارزو رکھتے ہیں اور حمق بینا دوسرا یہ ہے اُن کا وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ إِنَاثًا ۚ أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ۝ اور بناتے ہیں اپنے خیال میں فرشتوں کو وہ فرشتے جو بندے ہیں خدائے تعالی بہت بخشش کرنیوالے کے اُنھیں مقرر کرتے ہیں عورتیں اے کیا یہ لوگ کہنے والے موجود تھے جب فرشتوں کو پیدا کیا تھا خدایتعالی نے وہ کہاں تھے جو دیکھا فرشتوں کو کہ وہ عورتیں ہیں لکھا جاتا ہے گواہی دینا

ان کافرشتوں پر کہ عورتیں ہیں اور پوچھا جاویگا ان سے قیامت کے دن کہ تمنے کیونکر جانا تھا کہ فرشتے عورتیں ہیں وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ اور کہتے ہیں وہی لوگ کہ اگر چاہتا خداے تعالیٰ تو ہم نہ کرتے بندگی فرشتوں کی سو خداے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بات شرارت سے کہتے ہیں جو نہیں ان کو خبر اس بات کی جو کہتے ہیں نہیں یہ لوگ مگر جھوٹے نرے اور مدعا ان کا اسبات کے کہنے سے یہ ہے کہ خداے تعالے کی مرضی سے فرشتوں کو پوجتے ہیں اس سبب ہمپر عذاب نہیں کریگا بھلا یہ بات کس دلیل اور سند سے کہتے ہیں اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ اے کیا ہم نے کوئی کتاب دی ان کو پہلے اس قرآن کے جو یہ لوگ اسکی سند سے اور دلیل سے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے فرشتوں کے پوجنے کو حکم کیا ہے اور عذاب نہ کریگا فرشتوں کے پوجنے والوں کو جو کتاب اُن پاس کوئی آئی نہیں جسکی سند سے کہیں بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ بلکہ کہتے ہیں کہ مقرر پایا ہمنے اپنے باپ دادا کو اوپر ایک چلن کے اور ہم پیچھے ان کے راہ پاوینگے یعنی ہمارے باپ دادا جس راہ پر تھے اور جو وہ کیا کرتے تھے اسی راہ پر ہم چلے جاویں گے اس راہ کو چھوڑنے کے نہیں تو خداے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بات کچھ ان ہی کافروں نے نہیں کہی او یہ مکے کے لوگ ہی نہیں کہتے بلکہ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝ اور اسی طرح جس پیغمبر کو ہمنے بھیجا پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ایک بستی میں ڈرانے والا تو کہا اس بستی کے لوگوں سے جو دولتمند تھے اور عیش کرتے تھے یہ کہ پایا ہمنے اپنے باپ دادا کو ایک چلن پر اور ہم پیچھے اُن کے یعنی اُسی چلن پر چلنے والے ہیں اُس دین اور چلن اپنے باپ دادا کے کو نہیں چھوڑنے کے جب یہ بات کافروں نے کہی تب قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ کہا پیغمبر نے کہ اگر لاؤں میں تمہارے واسطے اچھی راہ زیادہ اس راہ سے جو پایا تمنے اس راہ پر اپنے باپ دادا کو تب تو مانو گے اور اچھی راہ پر آؤ گے جواب دیا کافروں نے اور کہا کہ بیشک ہم اُن چیز کو جو تمھیں بھیجی ہے اسواسطے ہم نہیں مانتے جو تم لیکر آئے ہو اُسے ہم نہیں مانتے اور اپنے باپ دادا کا دین نہیں چھوڑتے پیغمبروں نے بہت سمجھایا انہوں نے نہ مانا اور ستایا پیغمبروں کو اور کہا تم جھوٹے ہو فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ پھر بدلہ لیا ہم نے اُن کافروں سے اس پیغام کے نہ ماننے کا اور پیغمبروں کے ستانے کا پھر دیکھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کیسا حال ہوا آخر کو جھٹلانے والوں کا جو پیغمبروں کو جھوٹا کہتے تھے وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۝ اور یاد کر یعنی بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے آگے کہ جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو کہ بیشک میں بیزار ہوں اس چیز سے جسکو تم پوجتے ہو پر جسنے مجھے پیدا کیا سو وہی مجھے راہ دکھاویگا چھٹکارے کی عذاب سے وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ اور بنایا یعنی چھوڑا ابراہیم علیہ السلام نے کلمہ توحید کا باقی اپنے پچھلے لوگوں میں شاید کہ وہ پچھلے لوگ پھر آویں شرک سے اور سیدھی راہ پر آویں بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ بلکہ فائدہ پانا دیا میں نے اس قوم کو اور ان کے باپ دادا کو جب تک آئی ان پاس سچی بات یعنی قرآن اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صریح ساتھ دلیل اور معجزوں کے وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ اور جب آئی اُن مکے کے لوگوں کے پاس وہ سچی بات یعنی قرآن تو کہا انھوں نے یہ جادو ہے اور ہم اس کو نہیں مانتے وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۝ اور کہتے ہیں کافر مکے کے کہ کیوں نہ اُترا یہ قرآن اوپر ایک بڑے دولتمند آدمی کے ان دو گاؤں میں سے جو طائف اور مکہ ہے یعنی یہاں کے کسی دولتمند کو پیغمبری کیوں نہوئی سو خداے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۭ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ اے کیا یہ لوگ بانٹتے ہیں تیرے پروردگار کی رحمت اور انعام کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ ہم بانٹتے ہیں اُن کے بیچ روزی اُنکی دنیا کی زندگانی میں اور بلند کرتے ہیں ہم بعضوں کے درجے انمیں سے بعضوں کے درجوں پر تو کہ پکڑیں اور لیویں بعضے شخص انمیں سے بعضوں کو کام خدمت اور مزدو کیواسطے یعنی بعضوں کو دولتمند اور بعضوں کو غریب بنایا اسواسطے جو غریب دولتمند کی نوکری یا مزدوری کرے اس سبب سے ایک کو ایک پر عزت اور بڑائی دی اور بخشش تیرے پروردگار کی بہتر ہے یہ جمع کرتے ہیں دنیا کا مال اور اس دنیا کے مال کے سبب اپنے تئیں بڑا سمجھتے ہیں سو خداے تعالیٰ فرماتا ہے وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝

اگروہ بات نہوتی کہ ہوجاتے بہت آدمی ایک قوم اوپر حرص دنیا کی دولت کے یعنی خدائے تعالی جانتا ہے کہ بہت آدمی دولت کی آرزو رکھتے ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو البتہ بناتے ہم واسطے اُن لوگوں کے جو کافر ہیں اور نہیں مانتے خدائے تعالی بہت بخشش کرنے والے کو چھتیں اُن کے گھر کے واسطے روپے کی اور سیڑھیاں جس پر سے چڑھیں کوٹھے پر وَلِبُيُوتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۙ وَزُخْرُفًا اور اُن کے گھروں کے واسطے دروازے اور تخت جو اُن پر تکیہ لگا کر بیٹھیں روپے اور سونے کی جگمگاتی چھتیں اور دروازے دیتا کافروں کو یعنی مال دنیا کا ایسا بے قدر ہے اور ناچیز البتہ کافروں کو دیتا پر اسواسطے نہیں دیتا جو اوروں کو بھی آرزو ہوگی اور اسی کی تلاش میں رہیں اور عبادت بندگی خدائے تعالی کی چھوڑ دینگے کافروں کا عیش دیکھکر وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۧ اور یہ سب دولت اور مال جو بیان کیا عیش کرنا دنیا کی ع زندگی کا ہے پھر مرنے بعد کچھ کام نہ آویگا سب یہیں رہے گا ساتھ کچھ نہ جاویگا اور آخرت یعنی دین کی دولت اور بہشت تیرے پروردگار کے پاس ہے واسطے پرہیزگاروں کے جو شرک سے اور نافرمانی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سے بچتے رہتے ہیں وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ اور جو کوئی آنکھ موندے اور منہ پھیرے خدائے تعالی کی یاد سے اور اُسکے عذاب سے نہ ڈرے اور رحمت کا امیدوار نہو تو اُسپر مقرر کرتے ہیں ہم شیطان کو جو وہ شیطان اسکے ساتھ رہتا ہے بدراہ اور خوار کرنے کو ایسا کہ دوزخ میں جاوے وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ اور وہ شیطان اُن لوگوں کو پھیر رکھتے ہیں سیدھی راہ سے جو خدائے تعالی کی خوشی کی ہے اور وہ سمجھتے ہیں اس النصف گمراہی کو شیطان کے بہکانے سے کہ سیدھی راہ پائے ہوئے ہیں اور اُسی سمجھ میں رہیگا حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ۝ جبتک کہ پہنچے ہم پاس وہ جس نے آنکھیں بند کی تھیں پھر ہمارے پاس آنکر آنکھیں کھلیں گی اور وہ شیطان بدراہ کرنے والا نظر آویگا اور جانیگا اصل بات کو تب کہیگا اس شیطان کو کہ کیا اچھا ہوتا جو میرے اور تیرے بیچ ہوتی جدائی دو مشرق کی جو میں تجھے نہ دیکھتا اور تو مجھے نہ دیکھتا پھر برا ساتھی ہے میرا وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝ اور فائدہ نہ کریگا تمکو آج کے دن جبکہ ظلم کیا تم نے اور گنہگار ہوئے تم وہ کہ تم عذاب میں شریک ہو یعنی جیسا کہ تم دنیا میں شریک تھے ویسے اب شریک ہو تو کچھ عذاب میں کمی نہ ہوگی کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرزو رکھتے تھے کہ مکے کے لوگ ایمان لاویں اور طرح طرح سے انھیں سمجھاتے تھے پر وہ نہ مانتے تھے حق تعالی نے یہ آیت بھیجکر تسلی دی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اے کیا تو سناویگا بہروں کو جنہوں کے دل کے کان پھوٹے ہوئے ہیں یا راہ دکھاویگا اندھوں کو جو دل کی آنکھیں نہیں رکھتے اور جو کوئی کہ ہے گمراہ صریح یعنی جسے ہم توفیق نہ دیوینگے اُسے کوئی ہرگز مسلمان نہ کرسکیگا فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ۝ پھر اگر تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیجاویں گے ہم دنیا سے اپنی رحمت میں پہلے اس سے جو اُن لوگوں پر عذاب دیکھے تو تو بھی ہم پھر انسے بدلہ لینے والے ہیں اور انپر عذاب کرینگے اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ یا دکھاویں ہم تجھے وہ چیز جسکا وعدہ دیا ہے ہمنے ان لوگوں کو کہ اُنپر عذاب آویگا پھر ہم اُن پر عذاب کرنے کی قدرت رکھتے ہیں یعنی کافروں پر ہر طرح کا عذاب ہونا ہے تیری حیات میں جو تو دیکھے انپر عذاب ہونا یا بعد تیری وفات کے اُن پر سے عذاب ٹلنے کا نہیں تجھے چاہئے کہ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکڑے رہ مضبوط اس چیز کو جو بھیجا جاتا ہے طرف تیری یعنی قرآن کے حکم پر قائم رہ بیشک تو راہ سیدھی پر ہے وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔــلُوْنَ ۝ اور بیشک البتہ قرآن عزت اور بزرگی ہے تیری اور تیری قوم کی یعنی عرب کے لوگوں کی جو ان کی زبان میں اتارا ہے اور تمسے پوچھا جاویگا کہ ایسی نعمت کا شکر کیا کیا تم نے وَسْـَٔــلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝ اور پوچھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مکے کے لوگوں سے کہ احوال ان پیغمبروں کا جو ہمنے بھیجا تھا انکو پہلے تجھ سے یعنی اگلے جتنے پیغمبر آچکے ہیں کسی پیغمبر کے وقت بھی ہمنے ٹھہرایا تھا اور مقرر کیا تھا سوائے خدائیتعالی کے اور کسی خدا کی بندگی کرنا یعنی سب پیغمبروں نے اسی ایک خداتعالی کی بندگی کرنے کو کہا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور بیشک بھیجا ہم نے موسی علیہ السلام کو ساتھ معجزے اور نشانیوں روشن کے فرعون اور اسکی قوم کیطرف پھر جاکر کہا موسی علیہ السلام نے فرعون اور اس کی قوم کو کہ میں بھیجا ہوا ہوں سارے عالم کے پروردگار کی طرف سے فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ۝ پھر جب لایا

موسیٰ علیہ السلام فرعون کے اور اُسکے لوگوں کے پاس معجزے اور نشانیاں ہماری قدرت کی جیسے عصا کا اژدہا ہونا اور ہاتھ بغل میں سے چھچھماتا نکلنا جب
معجزے اُنہوں نے دیکھے اسی وقت اُن معجزوں کو ہنسنے لگے مسخری سے یہ بھی نئی طرح کا جادو ہے اسے عجب ہے کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام وَمَا نُرِيهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا
هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ اور نہ دکھایا ہمنے معجزہ اُنکو مگر بہت بڑا اس سے آگے ہو چکا تھا یعنی ایک سے ایک معجزہ بڑا
دکھایا جب اُنہوں نے نہ مانا تو عذاب میں پکڑا انکو کہ شاید پھر پھریں اپنی عادت سے اور ایمان لاویں اور خدائے تعالیٰ کو ایک اور پیغمبر کو سچا جانیں اور
بتوں کا پوجنا چھوڑیں جب اُن لوگوں نے عذاب دیکھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا
لَمُهْتَدُوْنَ ۝ اور کہا کہ اے بڑے جادوگر استاد سب جادوگروں کے پکار اپنے پروردگار کو ہمارے واسطے جیسا کہ قول کیا ہے تجھ سے تیرے پروردگار نے
جو تو دعا کرتا ہے خدایتعالیٰ قبول کرتا ہے اب ہمارے واسطے دعا مانگ تو یہ عذاب ہمپر سے جاوے تو ہم راہ پانیوالے ہوں یعنی اگر اب ہم اس عذاب سے
چھوٹیں تو البتہ ایمان لاویں اور تجھے سچا جانیں سو خدایتعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝ پھر جب اُٹھا لیا ہم نے اُن
لوگوں پر سے عذاب موسیٰ علیہ السلام کی دُعا کے سبب پھر اُن لوگوں نے اُسی وقت یعنی عذاب کے دفع ہوتے ہی قول توڑا اور پھر گئے یعنی وہ جو کہتے تھے
کہ عذاب جاویگا تو ہم ایمان لاویں گے سو عذاب کے جاتے ہی پھر گئے اور ایمان نہ لائے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے قبول ہونے سے فرعون
گھبرایا۔ کہ ایسا نہ ہو۔ جو لوگ مجھ سے پھر جاویں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لاویں اسواسطے سارے لوگوں کو اکٹھا کیا وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ
اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اور پکارا فرعون نے اپنی قوم میں اور کہا اے قوم میری کیا نہیں دیکھتے تم کہ میرا یہ ملک
مصر ہے اور یہ نہریں اور دریائے نیل بہتا ہے میرے محلوں کے نیچے اے کیا نہیں دیکھتے تم یہ میری دولت اور بڑائی اور عیش اور موسےٰ علیہ السلام کے پاس کیا
ہے اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ۝ بلکہ ہم اچھے ہیں اس شخص سے یعنی موسیٰ علیہ السلام سے جو وہ مصر کے ملک میں خوار
اور غریب اور مفلس ہے اور بات بھی نہیں کہہ سکتا صاف جو اُس کی بات کوئی نہیں سمجھ سکتا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان پہلے صاف نہ تھی۔ اور
بعد اُس کے خدایتعالیٰ نے انکی زبان کھول دی تھی۔ فرعون کو خبر نہ تھی اور کہا فرعون نے اپنی قوم کو کہ اگر اسے پیغمبری یا سرداری ہوتی فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ
مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ۝ پھر کیوں نہ ڈالے اُسکے ہاتھوں میں کنگن سونے کے اسوقت دستور تھا۔ کہ جس کو سرداری دیتے
تھے تو اُس کے ہاتھوں میں سونے کے جڑاؤ کنگن اور گلے میں سونے کا جڑاؤ ہانس پہناتے تھے۔ اس سبب فرعون نے کہا۔ کہ اگر یہ پیغمبر ہوتا تو اُس کے
ہاتھوں میں کنگن سونے کے ہوتے یا آتے اُسکے ساتھ فرشتے لگے ہوئے مدد کرنے والے جیسے بادشاہ کہیں ایلچی کرکے بھیجے تو اُس کے ساتھ فوج کر دیتے
ہیں سو خدایتعالیٰ کی فوج فرشتے ہیں، اگر اسی پیغمبر کو بھیجے تو فرشتے اُسکے ساتھ ہوتے کیا خدایتعالیٰ ایسا ہے جو ایک غریب مفلس اکیلے کو پیغمبر کرکے بھیجتا
جب یہ باتیں فرعون نے کہیں تو فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ پھر ہلکی عقل پایا فرعون نے اپنی قوم کو جو ایسی بات سے
پھسلا لیا اور فریب دیا پھر لوگوں نے فرعون کی بات مانی اور تابعداری کی اُسکی بیشک فرعون کی قوم تھی بدکار بے ادب فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ پھر غصہ لایا ہم کو اُنہوں نے حکم نہ ماننے سے اور موسیٰ علیہ السلام کے ستانے سے تو پھر بدلا لیا ہمنے اُن سب لوگوں سے پھر ڈبو دیا
دریا میں ہمنے اُن سب کو فرعون سمیت فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ۝ پھر کیا ہمنے ان لوگوں کے آگے چلنے والا کافروں میں یعنی کافروں کا پیشوا ع ۵
کیا اُنکو اور بنایا ہمنے کہاوت پچھلوں کے واسطے یعنی عجائب مثل ہے اُن کے احوال کی جو اُس قوت اور فوج پر سب ہلاک ہوئے اور یہ کہ فرعون
دریا اور نہروں کو اپنا کہکر شیخی اور بڑائی کرتا تھا خدایتعالیٰ نے اُسے دریا ہی میں ہلاک کیا اب چاہیئے کہ پچھلے لوگ اُن کا احوال سُنکر ڈریں اور تابعداری
کریں پیغمبر کی کہتے ہیں کہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز کہ تم سوائے خدائے تعالیٰ کے پوجتے ہو سو در اصل کچھ نہیں۔ بلکہ وہ
چیز یعنی بُت دوزخ کا ایندھن ہے مشرکوں سے ایک نے کہا کہ نصرانی جو حضرت عیسیٰ کو پوجتے ہیں سوائے خدایتعالیٰ کے اور تم کہتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام
نیک بخت بندہ خدایتعالیٰ کا ہے پھر اگر وہ کچھ نہیں اور دوزخ کا ایندھن ہے۔ تو بت بھی ہمارے دوزخ کا ایندھن ہوں۔ اس بات سے سب مشرک
قریش خوش ہوئے اور جانا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو الزام دیا تب یہ آیت اُتری۔ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ
يَصِدُّوْنَ ۝ اور جب مثل کہی مریم کے بیٹے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اسوقت تیری قوم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مثل سے دھوم مچاتے

ہیں خوش ہوتے ہیں اور چیخیں مارتے ہیں وَقَالُوْٓا ءَاٰلِہَتُنَا خَیْرٌ اَمْ ہُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ ہُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۰ اور کہتے ہیں مشرک کہ ہمارے خدا جو بت ہیں یہ اچھے ہیں یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اچھے ہیں یعنی اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کچھ چیز نہیں اور دوزخ کا ایندھن ہیں۔ تو یہ بت بھی کچھ نہ ہوں اور دوزخ میں جاویں سو یہ مثل مشرک سب تیری ضد کی کہتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ یہ مشرک ایک قوم ہیں جھگڑالو ناحق جھگڑنیوالے ہیں بے حجت اِنْ ہُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَیْہِ وَجَعَلْنٰہُ مَثَلًا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۰ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْکُمْ مَّلٰٓئِکَۃً فِی الْاَرْضِ یَخْلُفُوْنَ ۰ عیسیٰ علیہ السلام ایک بندہ ہے جو نعمت دی ہے اور مکرم کیا ہے اور نوازا اسے ہمنے اور کیا ہمنے عیسیٰ علیہ السلام کو نشانی اپنی قدرت کی بنی اسرائیل کی قوم کیواسطے جو بغیر باپ اسے پیدا کیا اور ہوتے ہی باتیں کیں قوم سے اور اگر چاہیں ہم تو کریں تمہارے بدلے فرشتے زمین میں یعنی خلیفہ تمہیں ہلاک کریں اور فرشتوں کو بھیجیں زمین میں تو بسیں اور بادشاہت کریں اور نائب رہیں وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِہَا وَاتَّبِعُوْنِ ؕ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۰ اور بیشک عیسیٰ علیہ السلام خبر دینے والا ہے قیامت کی یعنی انکا اترنا آسمان سے ایک نشانی ہے قیامت کی دجال کے پیدا ہونیکے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام آویں گے اور دجال کو قتل کریں گے پھر یاجوج ماجوج پیدا ہو کر سارے عالم کو خراب کریں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مومنوں کو لے کر کوہ طور میں جا کر چھپیں گے غرض کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نشانی ہیں قیامت کی پھر تم اے مکے کے لوگو شک کرو اور مت جھگڑو قیامت کے آنے میں وہ مقرر آویگی اور کرو تابعداری میرے حکم کی جو قرآن ہے سیدھی راہ اور مضبوط ہے جو اس میں کوئی نہ بھولے وَلَا یَصُدَّنَّکُمُ الشَّیْطٰنُ ۚ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۰ اور چاہیئے کہ پھیر نہ رکھے تمکو سیدھی راہ سے بہکا کر جو بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے صریح وَلَمَّا جَآءَ عِیْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُکُمْ بِالْحِکْمَۃِ وَلِاُبَیِّنَ لَکُمْ بَعْضَ الَّذِیْ تَخْتَلِفُوْنَ فِیْہِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنِ ۰ اور جب آیا عیسیٰ علیہ السلام ساتھ نشانیوں اور دلیل روشن کے اور کہا عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بیشک آیا ہوں میں تم پاس ساتھ دانائی اور حکمت کے اور اسواسطے آیا ہوں تو ظاہر کروں اور کھول کر بیان کردوں تمہارے واسطے کتنی چیزیں جن چیزوں میں تم جھگڑتے ہو پھر ڈرو تم خداتعالیٰ سے جو وہ پروردگار تمہارا اور سب کا ہے اور تابعداری کرو میری جو کچھ میں تمہیں کہوں سو تم مانو اور سچ جانو اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ؕ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۰ بیشک خداتعالیٰ وہی ہے پیدا کرنیوالا میرا اور پیدا کرنیوالا تمہارا پھر اسی کی بندگی کرو تم سب یہی ہے سیدھی راہ مضبوط جو اصل مدعا کو پہونچاوے فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِہِمْ ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ۰ پھر جدے جدے فرقے فرقے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم میں ایک دوسرے کی ضد سے پھر ہائے افسوس کرینگے ظلم کرنیوالے عذاب دکھ دینے والے کے دن ہَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَۃَ اَنْ تَاْتِیَہُمْ بَغْتَۃً وَّہُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۰ یہ سب فرقے نصاریٰ کی راہ دیکھتے ہیں قیامت کی وہ کہ آوے قیامت انپر یکایک اور انہیں خبر نہو اسکے آنے کی اپنے دنیا کے کاموں میں مشغول ہونے کے سبب ع ۱۳ اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۢ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ۰ سب دوست قیامت کے دن دشمن ہونگے آپسمیں ایک دوسرے کے مگر پرہیزگار ڈرنے والے مسلمان جنکی دوستی صرف خداتعالیٰ کے واسطے ہے وہ دشمن نہوں گے جیسے پیر اور مرید ہیں محبت ہے بے غرض دنیا کے کاموں سے پھر قیامت کے دن فرشتہ پکار کر کہیگا ڈرنے والوں ایمان لانے والوں کو کہ خدائے تعالیٰ تمہیں فرماتا ہے یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۚ اے میرے بندو کچھ ڈر اور خطرہ کسی طرح کا نہیں ہے تمپر آج کے دن اور نہ تم غمگین ہو آج میرے کرم سے اور فضل سے ڈرنے والے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ۚ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں ہمارے قرآن کی آیتوں پر اور انہیں سچا جانا اور اس حکم کو بجالائے اور تھے وہ لوگ دنیا میں حکم ماننے والے خداتعالیٰ کا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری کرتے تھے اور کہیگا فرشتہ ان ہی ڈرنے والوں کو کہ اُدْخُلُوا الْجَنَّۃَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ تُحْبَرُوْنَ ۰ چلے جاؤ تم بیخطرے بہشت میں تم اور تمہاری جوروئیں مسلمان خوش و خرم آرام سے عیش کرو وہاں پھر جب بہشت میں جاویں گے یُطَافُ عَلَیْہِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَہَبٍ وَّاَکْوَابٍ ۚ وَفِیْہَا مَا تَشْتَہِیْہِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ ۚ لئے پھرینگے گرد بہشتوں کے حوریں اور غلمان کابیاں گہرے سونے کی اور آبخورے طرح طرح شربت اور نعمتوں سے بھرے ہوئے اور بہشت میں تمہارے واسطے جو تمہارا جی چاہے اور انکو نظر آویگا جس سے بڑا مزہ آویگا آنکھوں کو اور تم بہشت میں ہمیشہ رہو گے کبھی نہیں نکلنے کے یہاں سے وَتِلْکَ الْجَنَّۃُ الَّتِیْٓ اُوْرِثْتُمُوْہَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۰ اور یہ بہشت وہ ہے جو تمکو ورثہ دیا بسبب ان کاموں کے جو تم کرتے تھے دنیا میں لَکُمْ فِیْہَا فَاکِہَۃٌ کَثِیْرَۃٌ مِّنْہَا تَاْکُلُوْنَ ۰ تمہارے واسطے بہشت میں میوے ہیں سب طرح کے بہت ان میں سے کھایا کرو ہمیشہ جتنا جی چاہے تمہارا اور اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ

فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ بیشک گنہگار جو خدا تعالیٰ کا حکم نہ مانیں سو وہ عذاب میں دوزخ کے رہینگے ہمیشہ لَا یُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ ہلکا نہ ہوگا اُن پر سے عذاب کبھی اور وہ لوگ پڑے رہیں گے دوزخ میں نا اُمید چھوٹنے سے اور خدائے تعالیٰ کی رحمت سے۔ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اور نہیں کیا ہم نے اُنپر ظلم پر وہ عذاب کرنے والے تھے اپنے اوپر دنیا میں جو شریک بناتے تھے خدا تعالیٰ کے ساتھ اُس کا بدلہ پا دیں گے دوزخ میں اور جب جانیں گے کہ عذاب سے چھٹکارا نہیں ہوتا تب وَنَادَوْا یٰمٰلِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝ اور پکارینگے دوزخ کے دربان کو کہ اے مالک ہمارے واسطے عرض کر اپنے پروردگار کی جناب میں تو حکم کرے ہمپر یعنی مار ڈالے ہمکو پروردگار تیرا اے تو عذاب سے چھوٹیں تب مالک اُن کو جواب دیویگا کہ تم ہی رہنے والے ہو اسی طرح ہمیشہ تمہیں اب موت نہیں یہاں نہ چھٹکارا ہے تمہیں عذاب سے اس واسطے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝ مقرر بھیجے ہمنے تم پاس پیغمبر ساتھ سچی باتوں کے جو قرآن ہے پر تم اُس سچی بات سے یعنی قرآن سے کراہت کرتے تھے اور ناخوش ہوتے اور نہ سنتے تھے اُس کو اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝ بلکہ مضبوط کیا مشرکوں نے کام اپنا قرآن کو جھوٹ سمجھنے میں پھر ہم بھی مضبوط کر رکھنے والے ہیں اُن کے واسطے بدلہ اُن کے مکر کا یعنی اُنکے واسطے بڑا سخت عذاب مقرر کر رکھا ہے۔ جو قرآن جھوٹ جانتے ہیں۔ اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَیْهِمْ یَكْتُبُوْنَ ۝ یا یہ مشرک سمجھتے ہیں کہ وہ ہم نہیں سنتے اُن کی چھپی باتیں اور مصلحت اُنکی یہ اُنکی سمجھ غلط ہے۔ بلکہ ہم کو سب خبر ہے اور فرشتے ہمارے بھیجے ہوئے اُنکے پاس ہیں سب لکھتے جاتے ہیں جو کچھ کہ وہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ ۝ کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر ہوتا خدا تعالیٰ کے کوئی فرزند تو پھر میں سب سے پہلے اُسکا پوجنے والا ہوتا سو خدا تعالیٰ کی اولاد ہی نہیں سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ پاک ہے خدا تعالیٰ اولاد سے پیدا کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے عرش کا اور ان باتوں سے پاک جیسی باتیں مشرک کہتے ہیں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَذَرْهُمْ یَخُوْضُوْا وَیَلْعَبُوْا حَتّٰى یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ۝ پھر چھوڑ دے کافر اور مشرکوں کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کوشش کریں اپنی باتوں میں اور کھیل میں یعنی دنیا کے نکمے کاموں میں مشغول رہنے دے جبتک کہ دیکھیں یہ لوگ اس دن کو جس دن کا وعدہ اُنہیں دیا ہے یعنی قیامت کے دن کو دیکھیں وَهُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ ۝ اور وہی خدا تعالیٰ آسمان میں ہے اور وہی ہے زمین میں اور وہی ہے جاننے والا بندوں کی مصلحت کا سب کے احوال کی خبر رکھتا ہے کسی کا حال اُس سے چھپا نہیں وَتَبٰرَكَ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور بڑا زبردست اور برکت دینے والا ہے وہ خدا تعالیٰ جو اُسی کیواسطے لائق ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ کہ اُن دونوں میں ہے سب کا مالک ہے اور اُسی کے پاس ہے خبر قیامت کے آنے کی اور اُسی خدائے تعالےٰ کی طرف تم سب پھر جاؤ گے۔ وَلَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اور وہ یعنی بت جنکو پکارتے ہو۔ تم سوائے خدا تعالیٰ کے نہ بخشوا سکیں گے اُس دن مگر وہ شخص بخشوا سکیں گے جس نے گواہی دی سچی بات کی یعنی خدا تعالیٰ ایک ہے سو وہ شخص فرشتہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور وہ جانتے ہیں دل میں سچ جس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا کوئی شریک اور اولاد نہیں وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ۝ اور اگر ان مشرکوں کو پوچھے تو جو کسنے پیدا کیا ہے اُنکو تو البتہ کہیں کہ خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا پھر کیوں اور کی بندگی کرتے ہو یعنی جبکہ تم اقرار کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے پیدا کیا پھر اُسی کی بندگی کرو وَقِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کو جو وہ کہتا ہے کہ اے پروردگار یہ لوگ ایک قوم ہیں جو کسی طرح ایمان نہیں لاتے علاوت سے فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝ تو پھر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منہ پھیر اُن سے اور کہہ کہ صاحب سلام یعنی جبکہ تم نہیں ایمان لاتے اور مجھے سچا نہیں جانتے تو تم رخصت ہو اور تو اُن سے کنارے ہو اور جلد وہ پھر وہ لوگ البتہ جانیں گے آخر کو انجام اپنے کام کا قیامت کیدن اور عذاب میں گرفتار ہونگے

وقف لازم

الثلث

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّیَّةٌ ۶ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَهِیَ تِسْعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَةً

حٰمٓ ۝ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝ۙ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ ۝ یہ حروف مقطعات ہیں تفسیریں اسکی بہت ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ ح سے مراد حکم

ع عند المتقدمین ۱۲

اللہ تعالیٰ کا اور میم سے ملک مراد ہے یعنی قسم ہے حکم اور ملک اللہ کے کی اور قسم ہے اُس کتاب روشن کی کہ قرآن ہے کہ محض کرم اپنے سے تحقیق بھیجا ہمنے اسکو بیچ
رات بزرگ بابرکت کے کہ شب قدر ہے اور کونسی برکت برابر آسکے ہے کہ بیچ اس رات کے کتاب بزرگ کو کہ سبب نفع دین و دنیا کی ہے لوح محفوظ سے
اوپر آسمان دنیا کے اتارا تحقیق کہ ہیں ہم ڈرانے والے ساتھ اُتارنے قرآن کے اس رات میں اور ایک جماعت اوپر اس بات کے ہیں کہ لیلۃ مبارکہ
سے مراد شب برات ہے کہ پندرھویں شعبان کی ہوتی ہے اور برکت اسکی اُترنا فرشتوں کا اور قبول ہونا دعا اور تقسیم ہونا نعمت کا ہے فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ ؕ
بیچ اُس رات کے جدا کیا جاوے جو کام کہ حکم کیا گیا ہے تمام برس میں روزی سے اور موت سے اور شب برات سب راتوں سے بزرگ ہے کہ اس امت کو دی
ہے اور حدیث میں ہے کہ اس رات میں بخشش گنہگاروں کی برابر بالوں بکری کے اور اس شب میں پانی زمزم کا زیادہ میٹھا ہووے اور کشاف میں لایا ہے
کہ حدیث میں ہے کہ اس رات میں سو رکعتیں نماز ادا کرے حق تعالیٰ سو فرشتے بھیجے ساتھ اُس کے تیس انمیں سے خوشخبری دیتے ہیں اُس کو ساتھ
بہشت کے اور تیس انمیں سے بیخطرہ کرتے ہیں اسکو عذاب دوزخ کے سے اور تیس انمیں سے آفتیں دنیا کی اس سے باز رکھتے ہیں اور دس مکر شیطان
اُس سے دور کرتے ہیں اور اس رات میں روزی نعمت کی قسمت کرتے ہیں اوپر بندوں کے اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۚ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ط
حکم کیا ہمنے ساتھ فیصل کرنے قضیوں کے اس رات میں نزدیک اپنے سے تحقیق کہ ہیں ہم بھیجنے والے تجھکو کہ محمد ہے تو بخشش پروردگار تیرے سے اوپر
خلق کے جیسے اور جگہ فرمایا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ؎ در دو عالم بخشش و بخشایش ست ٭ خلق را از بخشش آسایش ست ٭ خواجہ چوں
دُر در مدیح خویش سفت ٭ انما انا رحمۃ مہداۃ گفت ٭ یا بھیجنے والے ہیں ہم جبرائیل کو ساتھ قرآن کے اوپر حبیب اپنے کے یا فرشتوں کو اس رات
میں ساتھ سلام کے اوپر مومنوں کے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؕ تحقیق کہ اللہ سننے والا ہے سب باتیں بندوں کی جاننے والا ہے نیت اور قصد ان کے
رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ٭ پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا اور جو چیز کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے پس جانو وقف لازم
تم اے کافرو اگر ہو تم یقین کرنے والے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ٭ کوئی معبود نہیں ہے لائق بندگی کے مگر وہ کہ
جلاتا ہے مُردوں کو اور مارتا ہے زندوں کو یعنی وہ ہے ایجاد کرنے والا موت اور زندگی کا وہ ہے پروردگار تمہارا اور پروردگار باپ دادوں تمہارے کا
کہ پہلے تھے بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ یَّلْعَبُوْنَ ٭ فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ؕ بلکہ کافر ساتھ اس بات کے یقین کرنیوالے نہیں بیچ شک کے
ہیں قرآن سے بازی اور ٹھٹھا کرتے ہیں ساتھ اُس کے پس تو منتظر رہ واسطے اُنکے اُس دن کو کہ آوے آسمان ساتھ دھوئیں ظاہر کے عرب شر غالب
کو دخان کہتے ہیں مراد وہ عذاب ہے کہ نازل ہووے ساتھ ٹھٹھا کرنے والوں کے اور عین المعانی میں کہتا ہے کہ مراد غبار ہے کہ دن فتح مکہ کے بلند
ہوا ایسا کہ ہوا کو ڈھانکا اور کہتے ہیں کہ مراد زمانہ قحط اور بھوک کافروں کی ہے کہ ساتھ دعا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سختی اوپر اُن کے غالب
ہوئی تو کتے موے مع ہڈیوں کے کھاتے تھے اور دخان عبارت ہے تیرگی آنکھوں کی بھوک سے کہ آرہی بھوک کا درمیان اپنے اور درمیان آسمان
کے ضعف بصارت سے ساتھ صورت دخان کے دیکھتا ہے اور قول بعضوں کا یہ ہے کہ یہ دخان علامت قیامت کی سے ہوگا۔ جیسے کہ حدیث شرطوں قیامت
کے میں آیا ہے فذکر الدخان والدجال اور وہ ایک دھواں ہووے کہ مشرق سے مغرب تک یَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ٭ ڈھانکے لوگوں
کو اور چالیس دن مومنوں کو مانند زکام کے ایک حالت واقع ہووے لیکن کافروں کو بیہوش اور سراسیمہ کرے فرشتے ان کو کہیں یہ ہے عذاب
دُکھ دینے والا کہ حق تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا وہ زاری سے کہیں رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۱۰ اے پروردگار ہمارے دُور کر اس عذاب
کو ہمسے تحقیق کہ ہم ایمان لانے والے ہیں بیچھے دُور ہونے عذاب کے یعنی جب یہ بلا دُور ہووے ہم ایمان لاتے ہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى
وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ۙ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ٭ کس طرح ہووے واسطے اُنکے نصیحت پکڑنا اسقدر عذاب سے اور وقف لازم
حالانکہ آئے اوپر اُن کے بھیجے ہوئے یعنی پیغمبر ظاہر کرنے والے معجزوں کے اور وہ ساتھ اُن کے نصیحت پکڑنے والے ہوئے پس منہ پھیرا ایمان سے
اور کہا وہ سکھایا گیا ہے یہ دیوانہ ہے یعنی بعضوں نے یوں کہا اور بعضوں نے یوں اور باوجود اس سبب کے جسوقت دعوہ ایمان کا دیتے ہیں اِنَّا كَاشِفُوا
الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ٭ تحقیق ہم دور کرنے والے عذاب کے ہیں تھوڑی دیر تک یعنی قحط کو دور کریں ہم ساتھ دعا پیغمبر کے لیکن کچھ فائدہ نہ دیوے وقف لازم
تحقیق تم پھرنے والے ہو کفر میں لاتے ہیں کہ ابوسفیان ساتھ ایک جماعت کے قریش سے بیچ مدینے کے آیا اور ساتھ خدا کے سوگند پیغمبر کو دی۔

اور آنحضرتؐ نے دعا فرمائی بلا قحط کی دور ہوئی اور وہ ویسے ہی اوپر کفر کے مضبوط تھے اور ساتھ قول بعضوں کے کہ دخان کو علامت قیامت کی بے
مراد رکھتے ہیں جب لوگ دعا اور زاری کریں پیچھے چالیس دن کے دخان دور ہو دے اور وہ پھر پھریں ساتھ اُس حال کے رکھتے تھے شرک سے اور فسق سے
یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰی ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝ یاد کر اُسدن کو کہ پکڑینگے ہم کافروں کو پکڑنا بڑا تحقیق ہم بدلہ لینے والے ہیں کافروں سے قیامت کیدن ساتھ عذاب
بڑے کے قتل سے اور قید سے وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝ اور البتہ تحقیق آزمایا ہے ہمنے آگے کافروں مکے کے قوم فرعون کی
کو اور آیا ساتھ اُنکے پیغمبر بزرگوار حسب اور نسب اور خلق میں یعنی موسٰی بیٹا عمران کا اَنْ اَدُّوْۤا اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ اسواسطے آیا کہ
بھیج دو طرف میرے اللہ کے بندوں کو کہ بنی اسرائیل ہیں تحقیق میں واسطے تمہارے پیغمبر امانت دار ہوں اور پر وحی کے درمیں بھی ہوں نیک خواہی خلق کی میں
وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّیْۤ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور آیا ہوں میں اسواسطے کہ بلندی اور سرکشی نہ کرو تم اوپر اللہ کے تحقیق میں لایا ہوں تمہارے پاس
معجزہ نبوت روشن کرنے والا نبوت اپنی کا قوم فرعون کی نے بعد سننے اس بات کے قصد ایذا موسٰی علیہ السلام کا کیا موسٰی علیہ السلام نے فرمایا کہ وَاِنِّیْ
عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝ اور تحقیق میں نے پناہ پکڑی ہے ساتھ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمہارے کے اس سے کہ سنگسار کرو تم
مجھ کو یا مارو تم یا گالیاں دو تم وہ نگہدار میرا ہے وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ ۝ اور اگر ایمان نہ لاؤ تم ساتھ میرے پس کنارہ کرو مجھ سے اور ایذا نہ دو مجھ کو
فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۝ پس دعا کی موسٰیؑ نے پروردگار اپنے کو کہ تحقیق یہ گروہ قبطیوں کا قوم قائم اوپر کفر کے ہیں یعنی ہلاک کر تو اُن کو کہ
مشرک ہیں حق تعالیٰ نے دعا اس کی قبول کی اور کہا فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ پس لیجا تو اے موسٰی رات کو بندوں میرے کو مصر سے تحقیق تم پیچھا
کئے گئے ہو فرعون پیچھے آتا ہے اور جب دریا پر پہونچے تو عصا مار تو دریا پھٹے اور راہیں ظاہر ہوں تو بنی اسرائیل گذریں وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ
مُّغْرَقُوْنَ ۝ اور چھوڑ دے تو دریا کو کھلا ہوا یعنی اوپر اسی طرح کے کہ راہیں بیچ اسکے ظاہر ہو دیں دوسری بار عصا اوپر اسکے نہ مار تو اوپر حالت اپنی کے جاوے تو
قبطیاں بیچ اس دریا کے آویں اور نہ ڈر تحقیق قوم فرعون یعنی لشکر غرق کئے گئے ہیں کہ سب بیچ دریا کے غرق ہو دینگے پس فرعونیاں تمام غرق ہوئے
كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۝ بہت چھوڑ گئے فرعون والے باغوں سے اور چشموں اور نہروں
سے اور کھیتیاں اور مکان نیک آراستہ کئے گئے اور اسباب نعمت کے کہ تھے بیچ اُسکے خوشحال اور شاد کام كَذٰلِكَ ۫ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝ ہمارا
کام ساتھ کافروں کے ایسا ہی ہے اور میراث دی ہمنے اُن مکانوں کی قوم دوسروں کو کہ بنی اسرائیل ہیں فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ
نہ روئے اوپر اُن کے آسمان اور زمین یعنی ہلاک اُنکے سے کسی کو حساب نہوے اور معالم میں لایا ہے کہ جب مومن مرے چالیس دن رات میں آسمان
اوپر اس کے رو دیں اور انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ نہو دے مگر کہ اسکو دو دروازے
ہو دیں ایک دروازہ کہ روزی اُسکی اُس جگہ سے نیچے اترے اور ایک دروازہ کہ عمل اُسکا ادھر سے اوپر جاوے اور جب بندہ مرجاوے یہ دونوں
دروازے نازل ہونے رزق کے سے اور بلند ہونے عمل کے سے محروم رہیں اوپر اسکے رو دیں عطار رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے کہ رونا آسمان کا سرخی
کناروں اُسکے کی ہے اور معالم میں لایا ہے کہ جب حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے آسمان اوپر اُسکے رویا اور رونا اُس کا وہ تھا کہ کناروں سے سرخ
ہوا اور اسی مقدمہ کہا ہے ؎ ایں سرخی شفق کہ بریں چرخ بے وفاست ٭ ہر صبح و شام بہر شہیدان کربلاست ٭ گر چرخ خون ببارد ازیں غصہ
درخورست ٭ در خاک خون بگرید ازیں ماجرا رواست ٭ اور کہا ہے رونا آسمان اور زمین کا مانند رونے آدمیوں کے ہے اور بعضے اوپر اس بات کے
ہیں کہ نشانی اوپر اُن کے ظاہر ہووے کہ دلیل اوپر غم اور غصے کے ہووے جیسے رونا کہ اکثر دلالت کرنیوالا ہوتا ہے اوپر غم کے اوپر اُن کے ہر رنج
کے جو فرعون کو کوئی عمل ایسا نہ تھا کہ اوپر آسمان کے جاتا اور اوپر روے زمین کے کوئی کام نیک نہ کیا تھا آسمان اور زمین اوپر اُن کے
نہ روے وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝ اور نہ تھے فرعون والے فرصت دیے گئے ایک وقت سے دوسرے وقت تک وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝ ع ثلث
البتہ تحقیق نجات دی ہمنے بنی اسرائیل کو عذاب رسوا کرنے والے سے کہ بندگی فرعون کی تھی اور قتل بیٹوں کا مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝
قید فرعون کی سے تحقیق کہ وہ تھا سرکشی اور بلندی کرنے والا زیادتی کرنیوالوں سے یعنی کافروں سے وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور البتہ تحقیق
پسند کیا ہمنے موسٰی کو اور مومنوں بنی اسرائیل کو اوپر عالموں کے یعنی جانا ہمنے کہ موسٰی اور بنی اسرائیل لائق پسند کرنیکے ہیں اوپر عالموں زمانے

اُن کے کے وَاٰتَیْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰیٰتِ مَافِیْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِیْنٌ ۝ اور دیا ہمنے اُن کو نشانیوں قدرت کی سے جو چیز کہ بیچ اُسکے نعمت ظاہر تھی جیسے پھٹنا دریا کا اور اُترنا من اور سلوی کا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَیَقُوْلُوْنَ ۝ اِنْ هِیَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰی وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِیْنَ ۝ تحقیق یہ گروہ قریش کا البتہ کہتے ہیں نہیں ہے آخر کار مگر مرنا ہمارا پہلی بار کا دنیا میں اور پھر پیچھے اُس کے جینا نہیں ہے اور نہیں ہیں ہم اُٹھائے گئے قبروں سے پیچھے مرنے کے فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ پس لاؤ تم باپ دادوں ہمارے کو قبروں سے زندہ کر کر اگر ہو تم سچے بیچ قیامت ہونیکے اور بیچ اُٹھنے کے پیچھے موت کے یہ بات اُنسے جہل تھی۔ اسواسطے کہ جو کچھ ناجائز ہووے ظاہر ہونا اُس کا خدا سے بیچ وقت خاص کے لازم ہووے ظاہر اُسکا ہونا بیچ وقت اور کے کہ ہر کوئی چاہے میسر آوے پس وعدہ بعث کا بیچ آخرت کے ہے مگر دنیا میں واقع نہووے کسی کو اوپر اُسکے زور نہ پہنچے۔ اَهُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَّالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط اَهْلَكْنٰهُمْ ز اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ۝ آیا قوم قریش کے بہتر ہیں بیچ قوت کے اور مال کے اور شوکت کے یا قوم تبع حمیری کی کہ ایک لشکر تھے ساتھ دبدبہ اور نہایت کثرت کے اور وہ لوگ بھی کہ تھے آگے قوم تبع کے سے مانند عاد اور ثمود کے اور سوائے اُس کے جو ایمان نہ لائے ہلاک کیا ہمنے اُنکو تحقیق تھے وہ ایک گروہ کفر کرنیوالے اور منکر بعث اور حشر سے اور فحوائے کلام اخبار کے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک بادشاہ حمیر سے اور کنیت اُسکی ابو کرب اور نام اُس کا سعد بن ملیکا کرب تھا ساتھ حشمت اور تبع کے مشرق سے مغرب تک عالم میں پھرا اور حیرہ کو بنا کیا اور سمرقند بھی ساتھ قول مشہور کے اُس نے بنایا اور ایک **روایت** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے۔ کہ وہ پیغمبر تھا۔ اور حدیث میں آیا ہے۔ کہ نہیں جانتا میں کہ تبع پیغمبر تھا یا کوئی اور تھا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ گالی نہ دو تم تبع کو کہ اسلام لایا ہے اور واسطے اللہ تعالیٰ نے مذمت قوم اُس کے کی کی نہ اُسکی اور **معالم** میں لایا ہے کہ ایک وقت مدینے میں بیٹے اُس کے کو مارا اور اُس نے قصد اہالی اُسکے لشکر جمع کیا اور وہ حبر بنی قریظہ سے کہ کعب اور اسد نام رکھتے تھے۔ یہ خبر سُن کر نزدیک اُس کے گئے اور کہا یہ جرأت نہ کر کہ مدینہ جگہ ہجرت آخری زمانے کے پیغمبر کی ہے اور تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کی اور وہ قتل اور غارت اہل مدینہ کے سے گذرا اور آتش پرست تھا اوپر ہاتھ ان دونوں زاہدوں کے مسلمان ہوا اور ساتھ ایک جماعت کے اہل کتاب سے متوجہ یمن کا ہوا **ایک** شخص نے ہذیل سے اوپر سر راہ اُسکے کے آ کر کہا کہ راہ دکھاؤں میں تجھکو ساتھ ایک گھر کے کہ بیچ اُسکے خزانہ ہے چاندی سے اور موتیوں سے اور مونگے اور زمرد سے کہا اُسنے کہاں ہے کہا کہ بیچ مکے کے اور غرض اُسکی وہ تھی۔ کہ وہ قصد خانہ کعبہ کا کرے اور ہلاک ہووے تبع نے قصد گنج اور خانہ کعبہ کا درمیان لایا کہا۔ اُسکو اور لوگوں نے کہ اے بادشاہ وہ بزرگترین مکان ہے اوپر روئے زمین کے اور کوئی قصد اُس کا نہ کرے مگر کہ ہلاک ہووے تجھکو وہاں جا کر تعظیم اور قربانی چاہئے کرنی تبع گیا۔ اور اُسکو جامہ پہنایا اور چھ ہزار اونٹ قربان کئے اور وہاں سے یمن کو متوجہ ہوا قوم اُسکی نے کہ حمیر تھی مخالفت شروع کی۔ کہ تو دین ہمارے سے پھرا ہے ہم ساتھ تیری موافقت نہیں کرتے تبع نے دلیلیں خدا پرستی کی اوپر اُنکے پڑھیں اور انہوں نے اُس سے دشمنی زیادہ کی اور کہا ہم ساتھ آگ کے امتحان کرتے ہیں اور آگ تھی بیچ دامن ایک پہاڑ کے پہاڑوں یمن کے سے جب دو آدمیوں کا آپس میں جھگڑا ہوتا تھا۔ بیچ اُس آگ کے ڈالتے تھے جھوٹا جل جاتا تھا اور سچا سلامت نکلتا تھا۔ القصہ احبار ساتھ مصحفوں اپنے کے بیچ آگ کے گئے اور سلامت باہر آئے اور آتش پرست اُس میں جا کر سب جلے واللہ اعلم بالصواب روایتیں اسمیں بہت ہیں بسبب طول کے نہیں لکھیں اگر کوئی چاہے تفسیر حسینی میں ملاحظہ کرے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ۝ اور نہیں پیدا کیا ہمنے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ کہ بیچ اُن دونوں کے ہے بازی کرتا اور کھیلتا یعنی ساتھ حکمت کے پیدا کیا ہے ہمنے اور نہ ساتھ بازی کے اور حکمت سے نہیں لائق ہے کہ آدمیوں کو معطل چھوڑیں ہم بے ثواب کے اور عذاب کے مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اور نہیں پیدا کیا ہمنے اہل آسمان اور زمین کو مگر ساتھ حق اور راستی کے کہ وہ ثواب دیتا ہے اوپر بندگی کے اور عذاب ہے اوپر گناہوں کے ولیکن بہت کافروں میں سے ساتھ سبب غفلت کے نہیں جانتے ہیں کہ کام حکم کا ساتھ حق کے ہووے۔ اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ تحقیق وہ دن جدا ہونے حق کا باطل سے ہے یا جدائی کرنیوالا درمیان مومن اور کافر کے اور یا عبادت کرنیوالے اور گنہگار کے وقت جمع ہونے سب آدمیوں کا ہے یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی شَیْـًٔا وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝ وہ دن ایسا ہے کہ دور نہ کرے کوئی دوست کسی دوست اپنے سے کسی چیز کو عذاب ہمارے سے یا فائدہ نہ پہنچاوے کوئی آدمی کسی آدمی کو ساتھ کسی چیز کے اور نہ ہودیں دوست کہ یاری دیوے جاویں اور دوستوں سے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ط اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝ مگر وہ کوئی کہ بخشا ہووے اللہ نے اوپر اُسکے یعنی مومن وہ یاری کریں ایک دوسرے کیساتھ

شفاعت کے تحقیق اللہ غالب ہے جس کسی کو کہ وہ عذاب کرے یاری نہ کرسکے کوئی مہربان ہے اور جس کسی کے رحمت کرے اُسکو رتبہ شفاعت کا دیوے۔ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۙ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۛۚ تحقیق کہ درخت زقوم کا یعنی میوہ اسکا کھانا گنہگاروں کا ہے یعنی ابو جہل کا اور یہ زقوم جسوقت کھائینگے کَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۙ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۔ مانند تانبے اور قلعی گلی ہوئی کے جوش مارے بیچ پیٹوں کے جوش مارنا پانی گرم کے [illegible] کرے انتڑیوں کو انکی اور گلا دیوے پس اللہ تعالیٰ شعلہ آگ کے کو کہے خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۙ پکڑو اس گنہگار کو پس کھینچو اُس کو سامنے غضب اور غصے کے طرف میانہ دوزخ کے ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۙ پس اس وقت [illegible] اوپر سر اُسکے کے عذاب پانی گرم کے سے تا تمام بدن باہر سے اُس کا عذاب پانے والا ہووے جیسے اندر اُس کا زقوم سے [illegible] کہیں فرشتے خاص اس گنہگار کو ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ۔ چکھ تو اور کھینچ تو اس عذاب کو تحقیق کہ تو عزیز اور پیارا ہے نزدیک قوم اپنی کے بزرگوار ہے ساتھ گمان اپنے کے ابو جہل کہتا تھا کہ میں عزیز تر اور بزرگتر اہل وادی کا ہوں اور بطحان میں عزیز تر اور بزرگتر مجھ سے نہیں ہے۔ اُسدن یعنی قیامت کو اللہ تعالیٰ فرماوے۔ کہ اُسکو کہو عذاب کھینچ کہ تو دعوٰی کرتا تھا۔ کہ عزیز اور بزرگتر ہوں میں اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۔ تحقیق یہ عذاب وہ ہے کہ تم تھے ساتھ اُسکے شک لاتے تھے تو اب اس عذاب کو ظاہر دیکھا تم نے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۙ تحقیق پرہیزگار بیچ مکان امن کے ہونگے یعنی اُس مکان میں کہ بیچ اُسکے آفت اور خوف نہ ہووے فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۚۙ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۚۙ بیچ باغوں کے اور چشموں کے پہنتے ہیں حریر نازک اور چوڑی سے جس حال میں کہ مقابل ایک دوسرے کے ہوں گے بیچ مجلسوں کے تو آپس میں دوستی کرتے ہوویں اور تفسیر سورۃ ماوی میں لایا ہے کہ یہ مقابلہ دن مہمانی کے ہووے بیچ دار الجلال کے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو اوپر ایک خوان کے بٹھاوے اور سبھوں کا مُنہ روبرو ایک دوسرے کے ہووے كَذٰلِكَ ۟ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۙ اسی طرح اوپر اُس حال کے ہوویں بے تغیر اور تبدیل کے اور نزدیک کرتے ہیں ہم پرہیزگاروں کو ساتھ عورتوں سفید کشادہ چشم کے اور اختلاف ہے اس میں کہ وہ عورتیں دنیا کی ہوویں یا حوریں بہشت کی يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۙ چاہتے ہیں یعنی مانگتے ہیں بیچ بہشت کے جس میوے سے کہ آرزو رکھتے ہیں جس حال میں کہ بے [illegible] نقصان سے لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۙ نہ چکھیں بیچ آخرت کے موت کو مگر موت پہلی کہ بیچ دنیا کے چکھی ہے اور جو کچھ مقرر کیا گیا نزدیک آدمیوں کے ہے سب زندگی کو موت پیچھے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ زندگی بہشت کی کو موت نہیں ہے اور نگاہ رکھتا ہے اللہ بہشتیوں کو اور اُن سے دور کرتا ہے عذاب دوزخ کا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔ از روئے فضل کے اور کرم کے کہ واقع ہے پروردگار تیرے سے وہ پھرنا عذاب کا اور زندگی ہمیشگی کی بہشت میں وہی ہے مطلب پانا اور چھٹکارا بڑا فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۔ پس سوائے اُس کے نہیں ہے کہ آسان کیا ہمنے قرآن کو کہ بھیجا ہمنے ساتھ زبان تیری کے شاید کہ قوم تیری سمجھیں اور ساتھ اُس کے نصیحت پکڑیں اور وہ تحقیق نصیحت پکڑنے والے ہوئے فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۔ پس انتظار کر تو ساتھ اس چیز کے کہ اوپر اُن کے اُترے تحقیق کہ وہ بھی منتظر ہیں تو کیا چیز ساتھ تیرے نازل ہوے لیکن تیری طرف نصرت الٰہی ہووے گی اور اُنکی طرف عذاب خدا کا

ع ۳ مع ۱۴ عند المتاخرین ۱۷

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَهِيَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

حٰمٓ ۚ یہ حروف جدا جدا اشارہ ہے خدا تعالیٰ کے ناموں سے جیسے کہ حا سے اشارہ ہے ساتھ نام حفیظ اور حی کے اور میم سے اشارہ ہے ساتھ نام ملک اور مجید کے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قسم ہے ان دو ناموں کی جو تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۔ اُترا ہوا ہے قرآن خدا تعالیٰ کے پاس سے جو وہ بڑا زبردست اور مضبوط حکم کرنے والا ہے۔ جو اس کا حکم ہرگز کسی طرح پھرتا نہیں اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۔ بیشک آسمانوں میں تارے اور چاند سورج زمین میں ہیں دریا اور پہاڑ اور درخت اور چرند اور پرند ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے ایمان لانے والوں کے جو یہ نشانیاں دیکھ کر جانیں جو ان چیزوں کا پیدا کرنے والا بہت بڑا ہے اور نشانیاں خدا تعالیٰ کی قدرت کی وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۔ اور تمہارے پیدا کرنے میں جو ایک بوند پانی سے کس کس طرح سے بنایا تمکو اور وہ جو پھیلائے اور بکھیرے ہیں جانور طرح طرح کے صورت شکل اور رنگ کے نشانیاں ہیں واسطے اُس قوم کے جو یقین لاتے ہیں۔ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ

اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ اور بدلنا رات دن کا جو کبھی رات بڑی اور کبھی دن بڑا
ہوتا ہے اور وہ جو اُتاری خداتعالیٰ نے آسمان سے روزی مینھ کے سبب پھر زندہ کیا اُس مینھ سے زمین کو بعد مرنے زمین کے اور پھیرنا بادلوں کا
جو کبھی مشرق کی طرف سے اور کبھی مغرب کی طرف سے آتے ہیں کہ بعضے مینھ کو لاتے ہیں اور بعضے مینھ کو لیجاتے ہیں یہ سب چیزیں طرح طرح نشانیاں ہیں
خداتعالیٰ کی قدرت کیواسطے غور کرنے والوں کے جو عقلمند ہیں اور سوچ کرتے ہیں۔ تِلْکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتْلُوْھَا عَلَیْکَ بِالْحَقِّ ج فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ
بَعْدَ اللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ ۝ یہ باتیں سب نشانیاں خداتعالیٰ کی قدرت کی ہیں جو پڑھتے اور سناتے ہیں ہم تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچی
باتیں جو اُسمیں کچھ شک وشبہہ نہیں پھر اب کونسی بات ہے بعد خداتعالیٰ کے قرآن کے اور معجزے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو اُسپر ایمان لاؤ گے
اور اُسے یقین کر سچ جانو گے وَیْلٌ لِّکُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ ۙ یَّسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰہِ تُتْلٰی عَلَیْہِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْہَا ج فَبَشِّرْہُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ
بہت بڑا عذاب ہوتا ہے سب جھوٹوں بڑے گنہگاروں پر ایسے کہ جو اُنمیں ایک سنتا ہے خداتعالیٰ کے آتیں جو پڑھی جاتی ہیں اُس پر پھر
نہیں چھوڑتا اپنے گناہوں کو اور اُن ہی گناہوں میں مشغول ہے اور کئے جاتا ہے تکبری سے گویا کہ وہ قرآن کی آتیں سنتا ہی نہیں شرارت سے پھر خبر دے
اُسے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ عذاب دکھ دینے والے کے فَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا شَیْئَا نِ اتَّخَذَھَا ھُزُوًا ط اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ
مُّھِیْنٌ ۙ اور جب جانیں یعنی جسوقت سنیں ہمارے قرآن کی کوئی آیت تو ٹھٹھوں میں پکڑتے ہیں اُس آیت کو تو وہ ٹھٹھے مارنے والے جو اُن ہی کے
واسطے ہے عذاب خوار کرنے والا ایسا کہ مِنْ وَّرَآئِہِمْ جَہَنَّمُ ج وَلَا یُغْنِیْ عَنْہُمْ مَّا کَسَبُوْا شَیْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَوْلِیَآءَ ج وَلَہُمْ
عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ اُن کے مُنہ کے آگے دوزخ ہے اور دور نہ کرے گا اُس دوزخ کو ذرا بھی اُن سے اُن کا کام وہ جو اُنہوں نے کمائی کی تھی دنیا میں
اور وہ چیز دور کر سکے گی عذاب کو جس کو پکڑتے تھے سوائے خداتعالیٰ کے دوست یعنی بتوں کو جو خداتعالےٰ کے سوائے دوست رکھتے تھے۔ اور
جانتے تھے کہ قیامت کو عذاب سے چھٹا دینگے سو وہ کچھ کام نہ آویں گے اور ذرا بھی عذاب دور نہ کر سکیں گے اور اُن پر عذاب ہوگا حد سے زیادہ بڑا ھٰذَا
ع ھُدًی ج وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمْ لَہُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ۝ یہ قرآن سبب راہ پانے کا ہے اور جو کوئی نہ مانے اپنے پروردگار کے قرآن کی آیتوں کو
اُن لوگوں کیواسطے عذاب بہت سخت ہے دکھ دینے والا اَللّٰہُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَکُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْکُ فِیْہِ بِاَمْرِہٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝
خداتعالیٰ وہ ہے جسنے تابعدار کر دیا تمہارا دریاؤں کو جو چلی جاتی ہے اُس کے اُوپر بہتی ہوئی کشتی خداتعالیٰ اُن کو حکم سے اور توکہ تلاش کرو کمائی کی
خداتعالیٰ کے فضل سے کشتیوں میں بیٹھکر سوداگری کرنے جاؤ اور تو شاید کہ ان نعمتوں کا شکر بجالاؤ وَسَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
جَمِیْعًا مِّنْہُ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ۝ اور تابعدار کر دیا خداتعالیٰ نے تمہارے واسطے جو چیزیں کہ آسمانوں میں ہیں جیسے چاند سورج
مینھ بدلی باؤ اور جو کچھ کہ زمین میں ہے جیسے کہ پہاڑ دریا درخت یہ سب تمہارے واسطے پیدا کئے ہوئے ہیں نعمتیں خداتعالیٰ کی طرف سے بیشک اُن
چیزوں میں نشانیاں ہیں خداتعالیٰ کی قدرت کی واسطے اس قوم کے جو فکر کرتے ہیں خداتعالیٰ کی نعمتیں خدائے دیکھکر کہتے ہیں۔ کہ ایک منافق نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مکے میں زبون کہا تھا اُنھوں نے سنکر چاہا کہ اُس سے بدلہ لیویں خداتعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰہِ لِیَجْزِیَ قَوْمًا بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝ کہہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں تو معاف کریں
اور بخشدیویں یعنی بدلہ لینے کا ارادہ نہ کریں اُن لوگوں سے جو اُمید نہیں رکھتے خداتعالیٰ کے دنوں کی اور اُن دنوں سے نہیں ڈرتے جو
وہ دن اُن کے عذاب کے ہیں تو بدلہ دیوے خداتعالیٰ اُس قوم کو ساتھ اُن چیزوں کے جو وہ دنیا میں کمائی اور کسب کرتے تھے گناہوں کا
مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ ج وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْہَا ز ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ جو کوئی کریگا اچھے کام پھر وہ اپنے واسطے ہیں جو اُن اچھے کاموں کا
ثواب اُسے ملیگا اور جس نے بُرا کام کیا اُس بُرے کام کی بُرائی اُس پر ہے پھر تم اپنے پروردگار کیطرف پھیر دل اور جان سے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ
وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ وَرَزَقْنٰہُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰہُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ج اور بیشک دی ہمنے یعقوب نبی کی اولاد کو کتاب توریت اور انجیل اور حکومت
اور پیغمبری یعنی بنی اسرائیل کی قوم سے بہت پیغمبر پیدا ہوئے اور بہت بادشاہ ہوئے اور دی ہمنے روزی اُنکو پاکیزہ ستھری چیز سے یعنی منّ وسلویٰ حضرت
موسیٰ علیہ السلام کی اُمت کو اور مائدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کو اور بڑائی دی ہمنے بہت خلقت پر وَاٰتَیْنٰہُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ج فَمَا اخْتَلَفُوْا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ

مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ اور دی ہمنے بنی اسرائیل کو دلیل روشن دین کی پھر اختلاف نہ کیا اور نہ پھٹے آپس میں مگر پیچھے اُس کے جو آئی اُن پاس سمجھ یعنی اول توریت کی سب آیتوں سے جان چکے تھے کہ آخری زمانے کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوگا اور کہتے تھے کہ ہم اُس پر ایمان لاویں گے جب وہ پیدا ہوا ساتھ دلیل روشن کے تو نہ مانا اور عداوت کی اور آپس میں پھٹ گئے رب بے شک خداتعالیٰ حکم کرے گا اُن میں قیامت کے دن اُس چیز میں کہ جھگڑتے ہیں اور توریت کی آیتوں کو بدلتے ہیں ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ پھر بنی اسرائیل کے بعد مقرر کیا تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک راہ پر دین کے کام کی پھر تو اسی دین کی راہ چل اور تابعداری مت کر اُن لوگوں کی جی کی خوشی کی جو نہیں جانتے کہ بہتر اور سچا دین کونسا ہے اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ نیا دین چھوڑ دے وہ دُور نہ کرسکیں گے تجھ سے کچھ ذراسی عذاب خداتعالیٰ کا اگر تجھ پر ہووے یعنی اگر تو اُن کا کہا مانے تو تجھ پر عذاب آوے تو وہ دُور نہ کرسکیں گے ظالم جو ایمان نہیں لاتے دوست ہیں آپسمیں ایک دوسرے کے اور خداتعالیٰ دوست ہے ڈرنے والوں کا جو خداتعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور گناہ نہیں کرتے هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ یہ راہ دین اسلام کی ہے سوجھ کی بات ہے اور راہ دکھاتا ہے لوگوں کو اور بخشش ہے خداتعالیٰ کی طرف سے واسطے اُس قوم کے جو یقین لاتے ہیں کہتے ہیں کہ بعضے مشرک مکے کے مسلمانوں کو کہتے تھے کہ تم جو کہتے ہو کہ قیامت ہوگی یعنی سب مُردے قبروں سے اُٹھیں گے حساب دینے کو اگر یہ بات سچ ہے تو تب بھی ہم تم سے بہتر اور صاحب عزت اور دولتمند ہونگے جیسے اب ہیں تب یہ آیت اُتری اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ ع ۲ اور کیا سمجھتے ہیں اپنے حساب میں وہ لوگ جو کرتے ہیں برائیاں یعنی مشرک سمجھتے ہیں کہ کریں گے ہم اُنکو مانند اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے اچھے کام کئے ہیں یعنی یہ بات مشرک غلط سمجھتے ہیں کہ مسلمان اچھے کام کرنے والے اور کافر برابر ہوں گے قیامت کے دن برابر زندگانی اُنکی اور موت اُنکی یعنی یہ مسلمان جو مومن پاک ہیں گئے ویسے ہی اُٹھیں گے قبروں سے پھر برابر کیونکر ہوں گے کافروں کے بُری بات ہے یہ جو کہتے ہیں جو کافر اور مسلمانوں کو اُس جہان میں برابر جانتے ہیں وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور پیدا کیا خداتعالےٰ نے آسمان کو اور زمین کو سچ اور ٹھیک ساتھ درستی اور انصاف کے اور تو بدلہ ملتا ہے ہر ایک شخص کو ساتھ اُس چیز کے جو اُس نے کام کیا دنیا میں اور یہ سب لوگ ظلم نہ کئے جاوینگے یعنی اُن پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا ہرگز جیسے جیسے کام کئے ہیں اُسی کے موافق بدلہ ملیگا اُسے بُرے کام کئے ہوتے سے زیادہ عذاب نہ ہوگا ہرگز کسی پر اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۭ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اے بھلا دیکھا تو اُسکو جس نے پکڑا اپنا خدا اپنے جی کی خوشی کا یعنی جس چیز کو چاہا اُس نے اپنا خدا بنا لیا جیسے کہ ایک پتھر کو پوجتے تھے پھر جو کوئی اور پتھر اچھا نظر آیا اسے پوجنے لگے تو ویسے شخص کو گم کیا خداتعالیٰ نے سیدھی راہ سے جان بوجھ کر اور مہر کی خداتعالیٰ نے اُن کے کانوں پر اور دل پر اُن کے مہر کی اور اُن کی آنکھوں پر پردہ ڈالا جو سچی بات نہ سنیں اور نہ سمجھیں اور نہ دیکھیں پھر کون سیدھی راہ بتا دے اُنکو بعد اسکے جو خداتعالےٰ گمراہ کرے اے یہ بات نہیں سمجھتے اور اس بات میں فکر نہیں کرتے جو ہم کس چیز کو پوجتے ہیں جو یہ خداتعالےٰ کے لائق نہیں وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ اور کہتے ہیں وہ لوگ جو قیامت کو سچ نہیں جانتے کہ نہیں ہے زندگانی مگر یہی دنیا میں مرنا اور جینا ہے ہمارا اور نہیں مارتا ہمکو مگر زمانہ اور نہیں ہے اس بات کہنے والے کو اس بات سے کچھ خبر یوں ہی گمان سے اور وہم وخیال سے کہتے ہیں یعنی نہیں جانتے کہ زمانے کا بدلنا اور پھرنا اور لوگوں کا مارنا اور جلانا اور پیدا کرنا یہ سب خداتعالیٰ کے اختیار میں ہے اس بات سے بیخبر ہیں۔ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اور جب پڑھی جاتی ہیں ہمارے قرآن کی آیتیں روشن اُن کے آگے تو نہیں ہیں دلیل اُن کو یعنی لاجواب اور ناچار ہوتے ہیں جواب نہیں دیتے۔ مگر وہ کہ یہ بات کہیں کہ لاؤ اور جِلاؤ ہمارے باپ دادا کو اگر تم سچے ہو یعنی تم جو کہتے ہو کہ مرکر جیو نگے ہم اس بات کو تب سچ جانیں کہ ہمارے باپ دادا موئے ہوؤں کو جلا کر بلا دو قبروں میں سے یہ بات دشمنی اور جہالت سے کہتے ہیں اسواسطے کہ مرکر جی اُٹھنے کا ایک دن مقرر کیا ہوا ہے جو قیامت کو سب مردے قبروں سے اُٹھینگے قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ

۲ ع ۱۵ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا تعالیٰ جلاتا ہے یعنے پیدا کرتا ہے تم کو ماؤں کے پیٹ سے پھر مارتا ہے تمکو دنیا میں پھر اکٹھا کر رکھتا ہے تمکو قبروں میں قیامت کے دن تک یعنی قیامت تک تم کو بعد مرنے کے ایک مکان میں اکٹھا کر رکھتا ہے جو قیامت کے آنے میں کچھ شبہ نہیں ہے پر بہت لوگ نہیں جانتے کہ اس بات کو حالت سے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ۝ اور خدا تعالیٰ ہی کو لائق ہے جو بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور قیامت کے دن کی بھی بادشاہت اُسی کے لائق ہے وہ دن قیامت کا جو اُسدن خراب اور رسوا ہونگے جھوٹے جو اُسدن کو جھوٹ سمجھتے تھے وَتَرٰى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً تف كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعٰى إِلٰى كِتٰبِهَا ط اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ اور تو دیکھیگا اے دیکھنے والے اُسدن ہر قوم کو دو زانو بیٹھے ہوئے خوف الٰہی سے جو سب قوم بلائی جاوینگی حساب کے کاغذوں کی طرف یعنی جو کچھ دنیا میں اُنھوں نے کام کئے ہیں ہمارے فرشتے لکھتے جاتے ہیں اُسدن وہ سب کے کاغذ موجود ہوں گے اور ہر ایک شخص کو اُسکا اعمال نامہ دیوینگے اور کہینگے کہ آج بدلہ دیا جاویگا تمکو ان کاموں کا جو تمنے دنیا میں کئے تھے هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ یہ کتاب یعنی تمہارے اعمال نامے بات کرینگے تمسے سچ جو تمنے دنیا میں کام کئے وہ سب سچ اُسی میں موجود لکھے ہوئے ہیں۔ ذرا ذرا دیکھ لو بیشک ہم لکھواتے رہے فرشتوں سے جو تم کرتے رہے دنیا میں فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ۝ پھر وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے اچھے کام کئے۔ یعنی خدا تعالےٰ اور اُس کے بھیجے ہوئے پیغمبر کا حکم بجا لائے پھر اُن لوگوں کو لے آویگا اور داخل کریگا پروردگار اُنکا اپنی بخشش اور مہربانی میں جو بہشت ہے یہ بہشت میں لانا یہی بڑی مراد پانی ہے۔ مریگا جو اُس سے بڑی نعمت کوئی نہیں وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَلَمْ تَكُنْ آيٰتِي تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُجْرِمِينَ ۝ اور وہ لوگ جنہوں نے نہ مانا حکم خدا اور رسول کا اُنکو کہیں گے فرشتے خدا تعالیٰ کے حکم سے کہ اے کیا تمہارے آگے نہ پڑھتے تھے اور ہمارے قرآن کی آیتوں کو پیغمبر ہمارے بھیجے ہوئے پھر تمنے غرور اور تکبری کی اور تھے تم لوگ گنہگار بُرے کام کرنیوالے جو پیغمبر کو جھوٹا کہتے تھے اور خدا تعالےٰ کے ساتھ شریک مقرر کرتے تھے۔ بغیر سند اور دلیل کے وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُمْ مَا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِنْ نَظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ۝ اور جب کہتے تھے تمہارے آگے کہ بیشک وعدہ خدا تعالےٰ کا ہونا اور سب سے حساب لینا سچ ہے کچھ اسمیں شک نہیں ہے تم کہتے اسوقت کہ ہم نہیں سمجھتے کہ قیامت کیا ہے اور ہمارے گمان میں بھی نہیں مگر ایک تمہارے گمان میں یعنی ہم جانتے ہیں کہ تمہیں بھی گمان ہے قیامت کے آنیکا یقین تمہیں بھی نہیں - اور ہم تو بیگمان ہیں یعنی ہمیں تو یقین ہے کہ قیامت ہرگز نہ ہوگی وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ اور ظاہر ہوں گی اُن کے سامنے قیامت کے دن بُرائیاں اُنکے کاموں کی جو دنیا میں کرتے تھے - اور اُلٹ پڑیگی اُن پر وہ چیز جسکو وہ ٹھٹھے مارتے تھے دنیا میں یعنی وہ جو عذاب کو جھوٹ جانتے تھے اور ہنسی میں ڈالتے تھے اسی عذاب میں گرفتار ہونگے اور آرزو کریں گے وہاں سے نکلیں تب وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَأْوٰكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ نّٰصِرِينَ ۝ کہیں گے اُن کو کہ آج بھلا دیں گے تمکو اور پڑا رہنے دینگے آج کے دن تم کو عذاب میں جیسے کہ تمنے بھلایا تھا اور سچ جانتے تھے تم دیکھنا اسدن کا اور تیاری نہ کی تمنے آج کے دن عذاب سے چھوٹنے کی سو اب جگہ تمہارے رہنے کی آگ ہے اور نہیں ہے تمہارے واسطے آج کوئی حمایتی مدد کرنے والا جو چھڑا دے اس آگ کے عذاب سے تم کو ذٰلِكُمْ بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝ یہ عذاب میں ڈال کے بھولنا تم کو اسواسطے ہے جو تم پکڑتے تھے خدا تعالیٰ کی آیتوں کو ٹھٹھے میں اور مسخری کرتے تھے اُنسے یعنی قرآن کی آیتوں کی حرمت نہ کرتے تھے اور اُنہیں بزرگ نہ جانتے تھے اور مغرور ہوتے تھے تم دنیا کی زندگی پر پھر آج باہر نہ نکالے جاوینگے کافر آگ کے عذاب سے اور نہ اس لائق ہیں جو کوئی انہیں خوش چاہے۔ یعنی کوئی انہیں نہ کہیگا کہ تم تقصیر معاف کرواپنی یا کوئی ترس کھا دے انکا حال دیکھ کر فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ پھر خدا تعالیٰ ہی کو لائق ہیں تمامی تعریفیں اور بڑائیاں جو پیدا کرنیوالا ہے آسمانوں کا اور پیدا کرنیوالا ہے زمین کا اور پیدا کرنے والا ہے سارے جہان کی خلقت کا وہی ایک ہے وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ اور اسی خدا تعالیٰ کو لائق ہے سب طرح بڑائی اور بزرگی آسمانوں میں اور زمین میں یعنی آسمانوں کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے سب اُسی کی بڑائی اور تعریف کرتے ہیں جو سبکو اُس نے پیدا کیا ہے اور وہی ہے سب سے بڑا زبردست مضبوط کام کرنیوالا جو اُسکے کام ہیں کسیطرح کا نقصان اور عیب نہیں ہے اور کوئی چیز حکمت سے خالی نہیں

سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَھِیَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً

حٰمٓ ج معنی ان حرفوں کے جُدا جُدا اشارات ہیں خدا اور رسول کے درمیان بعضوں نے کہا کہ حا سے اشارہ ہے ساتھ حکم خدا تعالیٰ کے جو بہت درست اور محکم ہے اور میم سے اشارہ ہے ساتھ نام مجید کے جو یہ ایک نام خدا تعالیٰ کا ہے سو فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ حکم مجید کا یعنے کلام اللہ کا

الجزء ۲۶

تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ۝

اُترنا جو کتاب ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے جو خدا تعالیٰ بہت زبردست مضبوط کام کرنے والا ہے ۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ط وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝ نہیں پیدا کیا ہمنے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں میں ہے مگر ساتھ درستی اور واجبی کے یعنی ان کو اس طرح سے بنانا لائق تھا اور یہی حکمت ہے ، اور ایک وقت مقرر کیا ہوا ہمنے بنا رکھا ہے یعنی قیامت کے آنے کا ہے ایک وقت مقرر رکھا ہے جو اپنے وقت پر مقرر آوے گی اور وہ لوگ نہیں مانتے اور سچ نہیں جانتے قیامت کے آنے کو وہ لوگ اس چیز سے جس سے ڈرایا ہے لوگوں کو یعنی قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرایا ہے سو وہ لوگ اس سے منہ پھیرتے ہیں یعنی نہیں مانتے قیامت کو اور اسدن کے عذاب کو سچ نہیں جانتے قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَھُمْ شِرْکٌ فِی السَّمٰوٰتِ اِیْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ ھٰذَآ اَوْ اَثٰرَۃٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکوں کو کہ بھلا بتاؤ تو سوائے خدا تعالیٰ کے جنکو پوجتے ہو دکھاؤ تو مجھے انہوں نے کیا پیدا کیا ہے زمین میں سے یا انہوں کو کچھ ساجھا ہے آسمانوں کے بنانے میں جو تم ان کو پوجتے ہو یعنی خدا تعالےٰ کا شریک کرتے ہو بندگی میں انکو سو کچھ کسی طرح کی چیز کے پیدا کرنے میں ساجھا نہیں اور نہ کوئی چیز انہوں نے پیدا کی ہے پھر وہ کیونکر شریک ہو دیں یا لاؤ کوئی سند لکھی ہوئی جو قرآن سے پہلے تم پاس آئی ہو یا کوئی نشانی لاؤ عقل سے اگلوں کی جو کوئی اگلے پیغمبروں سے کوئی دلیل ہو کہ خدائے تعالیٰ کے شریک ہیں تو بتاؤ یعنی کسی پیغمبر اگلے نے نہیں کہا کہ خدا کا کوئی شریک ہے اگر کسی نے کہا ہو کوئی سند ہو تو لاکر دکھاؤ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل نہیں تم جھوٹے ہو وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗٓ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھُمْ عَنْ دُعَآئِھِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ اور کون ہے گمراہ زیادہ اس سے جو پوجے واسطے خدا تعالےٰ کے اس چیز کو جو قبول نہ کرے ان کے پوجنے کو قیامت کیدن تک یعنی اگر قیامت تک انکو پوجا کریں وہ ہرگز جواب نہ دیویں ۔ اور بت ان کے پوجنے سے بیخبر ہیں اور نہیں سنتے ان کے پکارنے کو ہرگز وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ کَانُوْا لَھُمْ اَعْدَآءً وَّکَانُوْا بِعِبَادَتِھِمْ کٰفِرِیْنَ ۝ اور جسوقت کہ قبروں سے اٹھ کر اکٹھے ہونگے سب لوگ قیامت کے دن بت ان سے دشمن ہونگے اور انکے پوجنے سے منکر ہونگے کہینگے بت کہ تم ہمیں نہیں پوجتے تھے بلکہ تم نے اپنے جی کی خوشی کی تھی ۔ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَھُمْ ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ اور جب پڑھی جاتی ہیں ان کافروں کے آگے ہماری آتیں قرآن کی روشن تو کہتے ہیں کافر اس سچی بات کو جسوقت آتی ہے ان پاس کہ یہ جادو ہے کھلا ہوا صریح اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىہُ ط قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَلَا تَمْلِکُوْنَ لِیْ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا ط ھُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِیْضُوْنَ فِیْہِ ط کَفٰی بِہٖ شَھِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ ط وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ بلکہ کہتے ہیں کہ آپ اپنے دل سے جوڑتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن اور کہتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے بھجوایا ہے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ اگر میں اسے اپنے دل سے جوڑتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی طرف نسبت دیتا ہوں ۔ تو بڑا گناہ ہے ، جو البتہ عذاب آوے ایسے گناہ کے سبب تو پھر تم کچھ نہ کر سکو گے علاج میرے واسطے جو خدا تعالیٰ کے عذاب ذرا بھی کم ہو یعنی تم تو ہرگز ذرا بھی عذاب سے نہ بچا سکو گے پھر کس بھروسے پر اور کس کی حمایت پر میں ایسا کروں جسکے سبب سے مقرر عذاب آوے خدا تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے جو کچھ کہ تم فکریں دوڑاتے ہو قرآن میں کفایت کرتا ہے خدا تعالیٰ اس چیز میں گواہ شاہدی دینے والا ہے میرے اور تمہارے بیچ اور وہی بخشنے والا ہے مہربانی کرنے والا ہے قُلْ مَا کُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ ط اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہیں ہوں میں نیا پیغمبروں سے یعنی مجھ سے آگے بہت پیغمبر آچکے ہیں اچنبھا کیوں کرتے ہو میری باتوں سے اور نہیں جانتا میں جو کیا کرے گا خدا تعالیٰ مجھ سے اور نہیں جانتا جو کیا کریگا تم سے یعنی خدا تعالیٰ کی مرضی کی خبر

نہیں مجھے جسقدر حکم آتا ہے سو اتنا ہی وہ کہتا ہوں میں اور اُسی حکم پر چلتا ہوں اور نہیں ہوں مگر ڈرانے والا خداے تعالےٰ کے عذاب سے کھلا ہوا سناتا ہوں کہ جو کوئی حکم نہ مانے اسپر عذاب آویگا قیامت کو قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۠ ع کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بھلا دیکھو یعنی غور کرو کہ اگر ہووے کہ قرآن خدا تعالیٰ کے پاس سے آیا ہو اور تم اسے نہیں مانتے اور گواہی دی گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل کی قوم سے کہ یہ اُس جیسا ہے یعنی حضرت موسیٰ نے توریت میں گواہی دی جو توریت کے مانند کلام الٰہی قرآن آویگا اور موسیٰ علیہ السلام قرآن پر ایمان لایا اور سچا جانا اور تم غرور کرتے اور تکبری سے جھٹلاتے ہو بیشک خدا تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا ظالم قوم کو وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۠ اور کہتے ہیں وہ لوگ جو قرآن کے حکم کو نہیں مانتے ان کو جو حکم مانتے ہیں یعنی کافر مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ ایمان لانا اور پیغمبر کو سچا جاننا نیک ہوتا تو ہم سے پہلے کوئی ایمان نہ لاتا یعنی یہ لوگ غریب اور بے علم جو ایمان لائے ہیں ہم اُن سے پہلے ایمان لاتے اگر وہ سچی بات ہوتی۔ جو ہم عقلمند اور اشراف ہیں بھلی بُری بات خوب سمجھتے ہیں پھر جب کافروں نے راہ نہ پائی قرآن کی طرف اور اُسکی خوبی نہ سمجھی تب پھر کہتے ہیں۔ کہ یہ قرآن جھوٹ اور بہتان ہے پرانا یعنی آگے بھی اگلے لوگوں میں اسی طرح کہتے تھے۔ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۠ اور پہلے قرآن سے کتاب توریت موسیٰ علیہ السلام کی تھی آگے چلنے والے دین میں اور مہربانی سچ ماننے والوں کے واسطے اور یہ قرآن لکھا ہوا ہے سچا کرنے والا اگلی کتابوں کو عربی زبان میں تو ڈراوے یہ قرآن اُن لوگوں کو جو ستم کرتے ہیں اپنے اوپر قرآن کو جھوٹ سمجھ کر اور خوشخبری دینے والا ہے یہ قرآن نیک کام کرنیوالوں کو جو اسے سچ جان کر اسکا حکم مانتے ہیں وہ نیک کام کرنے والے وہ لوگ ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۚ بیشک وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ پروردگار ہمارا خدا تعالیٰ ہی ہے پھر اسی بات پر ٹھہرے ہوئے ہیں پھر اُن لوگوں پر نہیں ہے ڈر اور نہ وہ لوگ غمگین ہونگے۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۠ وہ لوگ رہنے والے ہیں بہشت میں سو ہمیشہ بہشت میں رہیں گے وہ لوگ یہ بہشت میں ہمیشہ رہنا اور وہاں کی نعمتیں بدلہ ہے اُن کاموں کا جو وہ دنیا میں کرتے تھے یعنی قرآن کو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جان کر حکم بجالاتے تھے۔ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰى وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّيَّتِیْ ؕ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۠ اور فرمایا ہم نے آدمیوں کو جو ساتھ ماں باپ کے بھلائی کریں جو اُٹھایا ہے آدمی کو اُسکی ماں نے یعنی پیٹ میں رکھا ہے محنت اور سختی سے اور جنا ہے آدمی کو اُس کی ماں نے مشکل اور مصیبت سے اور مدت پیٹ میں رکھنے کی اور دودھ چھڑانے کی تیس ۳۰ مہینے ہیں جو نو مہینے پیٹ میں رکھنا اور پونے دو برس دودھ پلانا یا چھ مہینے پیٹ میں رکھنا اور دو برس دودھ پلانا پھر جب تک وہ پہنچے جوانی کو زور آور قوت پکڑے اور پہونچے چالیس ۴۰ برس کی عمر کو مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق کی شان میں ہے جو وہ چھ مہینے ماں کے پیٹ میں رہے اور پورے دو برس دودھ پلایا اور اٹھارہ برس کی عمر سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت میں رہے اسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیس ۲۰ برس کی عمر تھی اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چالیس برس کی عمر ہوئی تب خلعت پیغمبری کی ہوئی تب حضرت صدیق اکبر اڑتیس برس کے تھے سنتے ہی پہلے ایمان لائے اور کہا کہ اے پروردگار میرے ڈال میرے دل میں اور توفیق دے مجھ کو وہ کہ شکر بجالاؤں میں تیری اُن نعمتوں کا جو انعام کی ہیں تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر جو میں ایمان لایا اور میرے ماں باپ نے بھی اسلام قبول کیا ایسا کوئی قریشوں میں نہ تھا جو ماں باپ سمیت اسلام میں آیا سوائے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اور دعا مانگی کہ اے پروردگار توفیق دے مجھے جو اچھے کام کروں میں ایسے کہ اُن کاموں سے تو خوش ہو اور نیکبخت کر اولاد میری بیشک میں سب چیز چھوڑ کر پھرا ہوں تیری طرف اور میں حکم بردار ہوں تیرے فرمانے کا خدا تعالیٰ نے اُن کی دعائیں قبول کیں جو اُنسے نیک کام ایسے ہوئے جو نو غلام مول لیکر خدا تعالیٰ کی راہ میں آزاد کئے اُن میں ایک حضرت بلال تھے اور اولاد اُنکی ایسی نیک ہوئی جو بیٹی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اُم المؤمنین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محلوں میں داخل ہوئیں سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ

عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ اور وہ لوگ ہیں جو بھلائی کرتے ہیں ماں باپ اپنے سے اور شکر بجالاتے ہیں نعمتوں کا قبول کیں ہمنے انکی بھلائیاں اور نیک کام جو کئے انہوں نے دنیا میں اور چھوڑدیں برائیاں اور گناہ ان کے معاف کئے وہ لوگ گنے جاویں گے بہشت کے رہنے والوں میں یہ وعدہ دیا ہوا خدا تعالیٰ کا ہے سچا جو وہ لوگ وعدہ دیئے گئے ہیں یعنی ان سے جو وعدہ کیا ہے کہ بہشت میں داخل کریں گے اور گناہ معاف کریں گے اور نیکیاں انکی قبول کریں گے یہ سب سچ ہے وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ښ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اور وہ شخص جس نے کہا اپنے ماں باپ کو اُف یعنی جب اس کے ماں باپ نے کہا کہ ایمان لاؤ قرآن اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تب اس نے کہا اپنے ماں باپ کو میں بیزار ہوں تم دونوں سے اے تم مجھ کو وعدہ دیتے ہو کہ باہر نکلوں گا میں گور سے جیتا یعنی مرنے کے بعد پھر جی اٹھیں گے قیامت کو اور گذر گئے بہت قرن پہلے میرے پیدا ہونے سے جو کوئی اُن میں مرا پھر جی نہ اٹھا گور سے اور نہ قیامت آئی یہ بات نری جھوٹ ہی ہے میں تم سے بیزار ہوں تب اور ماں باپ اس بیٹے کے بات سن کر فریاد کرتے تھے خدا تعالیٰ سے اور کہتے تھے کہ اے بیٹا ہائے افسوس تجھ کو یہ بات نہ کہو کہ قیامت جھوٹ ہے ایمان لا کر مر کر قبروں سے مقرر اٹھیں گے قیامت کے دن یہ وعدہ خدا تعالیٰ کا سچ ہے بیشک ہوئیگا پھر کہا اس بیٹے نے کہ یہ باتیں جو تم کہتے ہو پرانے قصے ہیں اگلے لوگوں کے ایسی باتیں مدت سے سنتے ہیں کہ آگے بھی اس طرح کہتے تھے جھوٹ سا معلوم ہوتا ہے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ویسے شخص جو ماں باپ کا کہنا نہ مانے اور قیامت کو سچ نہ جانے ان ہی لوگوں پر ثابت اور درست ہو چکی بات عذاب کی اگلی امتوں کے ساتھ جو گذر گئیں پہلے ان سے دیوں اور آدمیوں کی قوم سے یعنی جیسے آگے دیو اور آدمی قیامت کو سچ نہ جانتے تھے ان پر عذاب ثابت ہوا ویسا ہی حال ان کا بھی ہوگا بیشک وہ اگلے لوگ دیو اور آدمیوں کی قوم سے تھے بدکار خراب ہونیوالے وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور ہر ایک کو ان دو فرقوں سے یعنی دیو اور آدمیوں کے واسطے درجے ہیں موافق ان کے کاموں کے اور البتہ پورا دیا جاویگا بدلہ انکے کاموں کا کچھ کمی نہ ہوگی اور وہ لوگ نہ ستائے جاوینگے یعنی انپر کچھ ظلم نہوگا اور بدلہ دینے میں کچھ قصور نہ ہوگا جیسے انہوں کے کام ہوں گے اچھے اسی قدر ان کو نعمتیں ملیں گی وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ اور جسدن کافروں کے سامنے رو برو لاویں گے آگ دوزخ کی اور کہیں گے انکو کہ کھوئیں تمنے اپنے مزے کی پاکیزہ چیزیں دنیا کی زندگانی میں اور فائدے پا چکے تم مزے کی پاکیزہ ستھری چیزوں سے دنیا میں اور آج کے واسطے کچھ نہ چھوڑا تمنے پھر آج بدلہ پاؤ گے یعنی تمہیں ملیگا عذاب خوار کرنے الا خواری اور رسوائی ملے گی تم کو اب جیسے تم نے تکبری کی تھی دنیا میں ناحق اور عذاب ہوگا اس سبب جو تم دنیا میں کرتے تھے خرابیاں اور حکم سے پیغمبر کے باہر جاتے تھے۔ وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاد کے بھائی کے احوال کو یعنی حضرت ہود نبی علیہ السلام کا ذکر کر اپنی امت کے آگے کہ جب ڈرایا ہود علیہ السلام نے اپنی قوم عادیوں کو جو شہر میں احقاف میں رہتے تھے اور آگے ڈرانے والے پیغمبر ہو گئے تھے پہلے ہود علیہ السلام سے اور پیچھے بھی آئے تھے یعنے ہود علیہ السلام نہ سب سے پہلے تھے نہ سب سے پیچھے آئے پہلے بھی پیغمبر جیسے حضرت نوح اور حضرت ادریس علیہما السلام آئے اور انکے پیچھے بھی بہت پیغمبر آگئے تھے پھر جب ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرا کر کہا یہ کہ مت پوجو اور بندگی نہ کرو کسی کی مگر خدا تعالیٰ ہی کو نرا پوجا کرو اور اسی اکیلے کی بندگی کرو جو میں ڈراتا ہوں تم پر عذاب سے بڑے دن کے یعنی اگر سوائے خدا تعالیٰ کے کچھ اور پوجو گے تو قیامت کے دن تم پر بڑا عذاب ہوگا اسواسطے ڈراتا ہوں میں اور نصیحت کرتا ہوں میں تمکو کہ خبردار سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کو نہ پوجیو نہیں تو بڑا عذاب ہوگا تم پر تب قوم عاد نے یہ سنکر قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ کہنے لگے اے ہود علیہ السلام کیا تو آیا ہے ہمارے پاس اسواسطے کہ ڈرا کر پھیرے ہمکو ہمارے خداؤں سے سو ہم نہیں پھرنے کے اپنے خداؤں سے تیرے ڈرانے کے سبب پھر لاؤ ہمارے سامنے اس عذاب کو جس سے ڈراتا ہے اور وعدہ کرتا ہے اس عذاب کا اگر سچا ہے اپنی بات میں۔ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ڮ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا

تَجْهَلُوْنَ ۝ کہا حضرت ہود علیہ السلام نے کہ تم جلدی نہ کرو عذاب کے آنے میں اور عذاب آنے کے وقت کی خبر خدا تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ مجھے کچھ خبر نہیں جو کس وقت آوے گا عذاب میں خبر پہنچاتا ہوں تم کو جو مجھ پاس آتی ہے میں دیکھتا ہوں تم کو جو تم ایک قوم بڑی احمق ہو جو عذاب کے آنے کی جلدی کرتے ہو۔ یہ قصہ سورۂ اعراف میں مفصل گذرا ہے۔ کہ احقاف میں مینھ نہ برسا اور گرمی کی شدت سے وہ لوگ حیران ہو کر قیل نام سردار قوم عاد کا اپنی قوم کے اشراف لے کر مکے کی طرف مینھ مانگنے گیا وہاں جا کر عاجزی کی اور دعا مانگی خدا تعالےٰ نے تین ٹکڑے بدلی کے ایک سرخ دوسرا سفید تیسرا سیاہ ایک طرف سے ظاہر کئے اور آواز آئی جو اِنمیں سے جونسا چاہو اختیار کر لو انہوں نے اپنی عقل سے سیاہ ٹکڑے بدلی کو خوب برسنے والا دیکھ کر سمجھ کر اختیار کیا وہ کالی بدلی احقاف تک آئی اور یہ سب خوش ہوئے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ پھر جسوقت عاد قوم نے اس سیاہ بدلی کو آتے ہوئے سامنے سے اپنے جنگل کے جہاں اُن کے کھیت تھے دیکھا کہا کہ یہ کالی بدلی برسے گی ہم پر اور خوش ہوئے اُسے دیکھ کر تب حضرت ہود علیہ السلام نے کہا۔ کہ یہ بدلی مینھ برسانے والی نہیں ہے۔ بلکہ یہ وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے یہ آندھی ہے جو اس میں بڑا عذاب ہے دکھ دینے والا اور یہ آندھی تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ہلاک اور فنا کرنیوالی ہے ہر چیز کو یعنی آدمی اور حیوانوں کو اُکھیڑ مارے گی اپنے پروردگار کے حکم سے سو وہ آندھی آٹھ دن اور رات ایسی زور سے چلی جو سب کو مار کر دریا میں پھینک دیا پھر ایسا حال اُنکا ہوا جو نظر نہ آتا تھا اُن کی بستی میں سوائے اُن کے گھروں کے یعنی اُن کے گھر ہی خالی پڑے رہے۔ اور وہ سب مر گئے ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ہم گنہگار قوم کو جو ہمارے پیغمبر کا کہا نہ مانے وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور ہم نے قرار پکڑنا اور ٹھہراؤ دیا عاد کی قوم کو بیچ اس مکان کے جو قرار پکڑنا اور ٹھہراؤ نہ دیا تم کو اسے مکے کے لوگو یعنی وہ مکان لمبے اُن کے بہت اچھے تھے جو اُنمیں سب طرح کی کھیتی ہوتی تھی اور دولت اور قوت اور عمریں بڑی دی تھیں اُنکو سو تمہیں نہیں ہیں وہ نعمتیں اور قوت اور شوکت اور دیئے ہم نے عاد کی قوم کو کان سننے والے اور آنکھیں دیں دیکھنے کو اور دل دیا بُری بھلی سمجھنے کو پر جب عذاب ہمارا اُن پہ اُترا تو کچھ دُور نہ کیا اُن سے اُن کے کانوں نے جو عذاب کے آنے کی خبر سنکر اپنا بچاؤ کرتے اور نہ انکی آنکھوں نے جو عذاب دیکھ کر عذاب کو دور کرتے اور نہ اُنکے دل نے جو عقل سے تدبیر کرتے عذاب سے چھٹنے کی ذرا بھی کوئی کچھ کام۔ آیا جسوقت کہ وہ نہ مانتے تھے خدا تعالیٰ کی آیتوں کو اور گھیر لیا اور اُلٹ پڑا اُن پر وہ اُن کا ٹھٹھا مارنا یعنے جیسے وہ عذاب کا آنا ٹھٹھا جانتے تھے ویسی ہی ہلاک ہوئے وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ اور بیشک ہلاک کیا اور مار کھپایا ہمنے گرد تمہارے کے سب گاؤں یعنی تمہارے آس پاس جو لوگ بستے تھے اُن سب کو ہلاک کیا اور پھر پھیر یعنی بہت بار ہمنے بھیجیں نشانیاں اپنی قدرت کی اُن بستیوں میں جو شاید کہ پھریں کفر سے اور ایمان لاویں انہوں نے نشانیوں کو اور پیغمبروں کو نہ مانا اور جھوٹ جانا پھر ہمنے اُن سب کو ہلاک کیا فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ پھر کیوں نہ مدد اور حمایت کی اُنہوں نے جنکو پوجتے تھے سوائے خدا تعالےٰ کے درجہ پانے کو خدا سمجھ کر اُن کو یعنی اُن کو خدا سمجھ کر پوجتے تھے درجہ پانیکو سو وہ کچھ کام نہ آئے بلکہ غائب ہو گئے اُن سے عذاب کے وقت اور یہ بتوں کو خدا سمجھنا بہتان تھا مشرکوں کا اور مشرک اپنے جی سے بنا کر انہیں خدا کہتے تھے یعنی دراصل وہ بت کچھ ہی نہ تھے مشرکوں نے اپنے دل سے یہ بات جوڑی تھی کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہ طائف سے مکے کی طرف آتے تھے راہ میں ایک باغ کے پاس رات کو تہجد کی نماز میں قرآن پڑھتے اسوقت ایک جماعت دیووں کی آسمان کی ہوا میں جاتی تھی جب اس جگہ پہنچے اور آواز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنی اُس جگہ اُترے اور اپنے تئیں ظاہر کیا جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ اور جب پھیرا ہمنے تیری طرف کئی شخصوں کو دیووں کی قوم سے سو وہ دس جن تھے بعضے کہتے ہیں سات تھے یا بارہ جن تھے وہ سنتے تھے قرآن کو دھیان سے دل لگا کر پھر جسوقت کہ حاضر ہوئے پاس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو کہتے تھے آپس میں کہ چپ رہو اور سنو جو کیا خوب قرآن کو پڑھتے ہیں۔ پھر جب پڑھ چکے نماز تہجد کی تو وہ سب جن ایمان لائے اور مسلمان ہوئے اور طریقہ اسلام کا پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو سب بتایا اور جنوں کو

نائب کرکے اپنی طرف سے اُنکی قوم میں بھیجا جو اپنی قوم میں جاکر خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈراؤ اور کہو کہ ایمان لاؤ خدا اور رسول پر نہیں تو تم پر عذاب آویگا پھر وہ جن اپنی قوم میں گئے قَالُوْا یٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰی مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْٓ اِلَی الْحَقِّ وَاِلٰی طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ کہا اے قوم ہماری بیشک ہمنے سنا ایک کتاب کو جو خدا تعالیٰ کے پاس سے اُتری ہی بعد کتاب موسیٰ علیہ السلام کے جو توریت تھی سو یہ کتاب جو اُتری ہے اگلی کتابوں کو سچا کرتی ہے اور راہ دکھاتی ہے طرف سچ اور ٹھیک بات کے اور راہ دکھاتی ہے سیدھی مضبوط اور کہا اُن جنوں نے کہ یٰقَوْمَنَآ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَیُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ اے قوم ہماری مانو اور قبول کرو اُسکو جو خدا تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔ یعنے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مانو اور اُس کا حکم بجالاؤ تو وہ بخشادے تمہارے واسطے خدا تعالےٰ سے گناہ تمہارے اور بچاوے اور چھڑاوے تمکو عذاب دُکھ دینے والے سے وَمَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰهِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ وَلَیْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ اور جو کوئی نہ مانے گا اور قبول نہ کریگا خدا تعالیٰ کی طرف بلانے والے کو یعنی جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فرمانا بجا نہ لاویگا تو پھر وہ نہیں عاجز کرنیوالا خدا تعالےٰ کو عذاب کرنے میں کہ خدا تعالیٰ اُسپر عذاب نہ کرسکے اور نہیں ہے اُس نہ ماننے والے کا سوائے خدا تعالےٰ کے کوئی دوست مدد کرنے والا اور بچاوے عذاب سے وہی لوگ ماننے والے حکم رسول اللہ کا گمراہ ہیں صریحًا اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِ الْمَوْتٰی ؕ بَلٰٓی اِنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اے کیا نہیں دیکھتے اور نہیں سمجھتے اے نہ ماننے والو قیامت کے یہ کہ وہ ہی خدا تعالیٰ جسنے پیدا کیا اپنی قدرت سے آسمانوں کو اور زمین کو اور ماندہ ہوا اور نہ تھکا اُن کے بنانے سے اور پیدا کرنے سے جو ایسی بڑی چیزیں بنائی بغیر محنت کے اور بغیر مدد کرنیوالے کے جو کوئی اور اُن کے بنانے میں شریک اور ہاتھ بٹانے والا نہ تھا وہ خدا تعالیٰ قدرت رکھتا ہے اوپر اُس کے جو پھر دوبارہ جلائے سب موئے ہوؤں کو قبروں سے ہاں وہ خدائے تعالیٰ قدرت یہ بھی رکھتا ہے بیشک خدا تعالیٰ سب کام اور سب چیز کرسکتا ہے۔ وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَی النَّارِ ؕ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰی وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ اور جسدن سامنے ہونگے وہ لوگ جو کافر ہیں اور حاضر ہونگے آگ پر یعنی آگ دوزخ کی اُنکے روبرو ہوگی اور جانیں گے کافر کہ اب ہمیں آگ میں ڈالیں گے اُسوقت کہیں گے کافروں کو کیا یہ عذاب سچ نہیں ہے جو تم جھوٹ جانتے تھے اُسکو دنیا میں اور پیغمبروں کو جو اُس عذاب سے خبر دیتے تھے اُنہیں جھوٹا کہتے تھے اب دیکھو یہ سچ ہے یا جھوٹ ہے تب کہیں گے آگ کو دیکھکر کہ ہاں سچ ہے قسم خدا تعالیٰ کی عذاب جھوٹ نہیں ہے پھر کہیگا خدا تعالےٰ کہ پھر اب چکھو مزہ عذاب کا سبب اُسکے جو تم نہ مانتے تھے اُسکو اور جھوٹ جانتے تھے اب خدا تعالیٰ اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تسلی فرماتا ہے فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ ۝ پھر صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان قریشوں کو دُکھ دینے پر جیسا کہ صبر کیا اولوا العزم نے جو پیغمبروں سے تھے اپنی اُمت کے ستانے پر اولوا العزم پیغمبر پانچ مشہور ہیں۔ جیسے حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور مت جلدی کر اُن کے عذاب کے آنے کے واسطے گویا کہ یہ لوگ جسدن دیکھینگے اپنے وعدہ دیئے ہوئے عذاب کو تو جانیں گے لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ع کہ ڈھیل نہیں کی ہمنے دنیا میں مگر ایک گھڑی دن کی یعنی جب اُنپر عذاب آویگا تو ایک دم کی فرصت نہ ہوگی اور یہ ایسا سمجھیں گے کہ گو ہم دنیا میں ایک گھڑی رہے تھے یہ سب احوال مفصل پہنچا دیا اور سنا دیا تم کو اے کافرو پھر عذاب ہوگا مگر بدکار لوگوں کو جو پیغمبر کا اور خدا تعالیٰ کا فرمانا بجا نہ لاویں گے اور اُن کا حکم سچ نہ جانیں گے اُن ہی پر ہمیشہ عذاب ہوگا ۞

ربع

سورۃ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مدنیۃ وهی ثمان وثلثون اٰیۃ

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ وہ لوگ جو کافر ہوئے اور پھیر رکھا لوگوں کو خدا تعالیٰ کی راہ سے یعنے لوگوں کو مسلمان ہونے نہ دیا اُن کافروں کے ضائع اور نکمے کئے خدا تعالیٰ نے نیک کام جیسے خیرات اور مہمانداری اور مسافر کی خدمت وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور کئے اُنہوں نے اچھے کام جیسے خیرات محتاجوں کو اور سب حقداروں کا حق ادا کرنا اور سچ جاننا اُسکو جو اُترا ہے اوپر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے یعنی قرآن

یہ ایمان لائے ہیں اور وہ سچ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے پھیر اُن لوگوں سے دور کیا خدا تعالیٰ نے گناہ اُنکا اور بُرائی اُنکی اور نیک کیا کام اور حال
اُن کا یعنی خدا تعالیٰ نے مومنوں کے گناہ بخشنے اور رحمت اور مہربانی کی ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ
رَّبِّهِمْ كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝ یہ گناہ بخشنا مومنوں کا اور نیکیاں کھونی کافروں کی اس سبب سے ہیں کہ وہ لوگ جو کافر ہوئے الربع
اُنہوں نے تابعداری کی جھوٹ کی یعنی کافروں نے شیطان کے بہکانے سے اپنے جی کی خوشی کی اور رسول کا کہنا نہ مانا اور بیشک مسلمانوں نے تابعداری
سچ کی کی جو وہ قرآن ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے بھیجا ہوا پروردگار اُن کے سے ایسے ہی مارتا ہے یعنی بیان کرتا ہے خدا تعالیٰ لوگوں کیواسطے مثلیں
اُن کی یعنی احوال کافر اور مسلمانوں کا مفصل اور کھول کر بیان کرتا ہے تو تمہیں فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰۗی اِذَاۗ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ
فَشُدُّوا الْوَثَاقَ پھر جب تم سامنے ہوا اور دیکھو اے مسلمانوں کافروں کو لڑائی کے وقت تو مارو گردنیں انکی یعنی قتل کرو کافروں کو یہاں تک کہ بہت
قتل کرو پھر مضبوط کرو انکے بند یعنے قید کرو اور مضبوط باندھ رکھو کافروں کو فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۝ پھر بعد قید ۱۳ مع
کرنے کے احسان رکھو بغیر کچھ لیئے چھوڑ دو یا کچھ لیکر چھوڑ دو جبتک کہ اتار رکھیں ہتھیار لڑنے والے یعنی لڑو اور قید کرو کافروں کو اور چھوڑ دو جب
تک کہ دین اسلام سب جگہ پہونچے اور کافر نہ رہیں یا مسلمان ہو دیں یا مطیع اسلام ذٰلِكَ وَلَوْ یَشَاۗءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّیَبْلُوَا بَعْضَكُمْ
بِبَعْضٍ یہ حکم ہے ایسے کرو اور اگر چاہے خدا تعالیٰ تو ہر طرح بدلا لیوے کافروں سے پر یہ حکم لڑائی کا اسواسطے کیا تو آزماوے تم میں سے بعضے
مسلمانوں کو یعنی ظاہر کرے تم میں سے سچے مسلمانوں کو اور سُستی کریں نہ کی ہو تو ویسا ہی نیک بدلہ دیوے دنیا اور دین میں اور کافروں کا کفر اور ظلم ظاہر کرے
سو ویسے ہی گوشمالی اور عذاب دیوے تو کفر کو چھوڑیں وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ اور وہ مسلمان جو مارے گئے ہیں خدا تعالیٰ
کی راہ میں پھر ہرگز ضائع اور خراب نہ کریگا خدا تعالیٰ نیک کام انکے سَیَهْدِیْهِمْ وَیُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ اور جلد راہ دکھاویگا خدا تعالیٰ انکو نیکی کی عاقبت
میں سو وہ بہشت ہے اور سنواریگا کام انکے وَیُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝ اور انکو بہشت کے اندر لا دیگا جو بتلا دیا ہے اس بہشت کی ہی انکے واسطے
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم مدد کروگے خدا تعالیٰ کے دین کی جو اسلام ہے تو مدد کریگا خدا
تعالیٰ تمہاری اور مضبوط کریگا پاؤں تمہارے لڑائی میں یعنی اگر تم ہمت کروگے کافروں سے لڑنے کی تو خدا تعالیٰ تمہیں دلیری اور بہادری دیوے گا۔
جس سے فتح پاؤ تم کافروں پر وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ اور وہ لوگ جو کافر ہیں پھر اُن کو خواری اور شرمندگی پہونچا اور ناامیدی ہے
اور ضائع اور نکمی ہیں نیکیاں انکی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ یہ کافروں کی نیکیوں کا خراب ہونا اس سبب سے ہے جو بُرا
لگا انکو وہ جو نیچے بھیجا خدا تعالیٰ نے یعنی قرآن سے بیزار تھے اسواسطے گم اور ناچیز ہوئیں نیکیاں انکی اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَلِلْكٰفِرِیْنَ اَمْثَالُهَا ۝ اے پھر کیا سیر نہیں کرتے مکے کے لوگ شہروں میں عاد اور ثمود کے
تو دیکھیں جو کیسا ہوا آخر کام اُن کا جو پہلے اُنسے تھے انکو خراب کرکے مارا خدا تعالیٰ نے اور بڑا عذاب بھیجا اُن پر اور اُن کافروں کے واسطے بھی
ویسا ہی ہو ویگا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝ یہ عذاب کافروں پر اسواسطے ہو کہ خدا تعالیٰ دوست ہے مسلمانوں کا ع
اُن کی مدد کریگا بیشک کافروں کا کوئی دوست نہیں جو مدد کرے اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ بیشک
خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور کئے کام اچھے اُن کو بہشت میں داخل کریگا اس بہشت میں بہتی ندیاں یعنی خدائے
تعالیٰ مسلمانوں کو باغ میں بھیجے گا وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَتَمَتَّعُوْنَ وَیَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے۔ اور
عیش کئے دنیا میں اور کھاتے ہیں حیوانوں کی طرح آگ دوزخ کی ہے اُن کیواسطے آرام کی جگہ وَكَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ هِیَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْیَتِكَ
الَّتِیْۤ اَخْرَجَتْكَ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝ اور کتنے شہر اور گاؤں جو تھے بہت زور آور وہاں کے رہنے والے تیرے گاؤں کے لوگوں سے
جنہوں نے نکال دیا تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یعنے مکے کے لوگوں سے بہت زبردست تھے جنکو مار کر کھپا دیا ہمنے پھر کوئی کرنے والا نہ تھا اُن کو
اَفَمَنْ كَانَ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْۤءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَاۤءَهُمْ ۝ اے کیا پھر جو کوئی ہے اوپر دلیل روشن کے پروردگار اپنے
سے جیسے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور مسلمان مانند اور برابر اُن کے ہیں جنکے واسطے بنائے شیطان نے برے کام اُن کے اور تابعداری کی اُنہوں نے

اپنے دل کی خواہش کی یعنی کیا یہ کافر اور وہ مسلمان برابر ہیں بلکہ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ مثل اور احوال آگے ہے بہشت کا وہ بہشت جس کا وعدہ دیا ہے پرہیزگاروں کو یعنی پرہیزگار اُس بہشت میں جاوینگے فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ۬ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَ لَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ اس بہشت میں نہریں ہیں پانی کی جس کا رنگ اور بو پھری نہیں اور اُس بہشت میں نہریں ہیں دودھ کی جس کا مزہ بگڑا نہیں اور اُس بہشت میں نہریں ہیں شراب کی جو مزیدار ہے پینے والوں کو خوش رکھے اور خمار نہ کرے اور اُس بہشت میں نہریں ہیں شہد صاف کی اور پاکیزہ ستھرے کی بہتی ہیں بہشتیوں کے واسطے اور اُن کے واسطے بہشت میں سب طرح کے اور سب بہار کے ہر وقت میوے موجود ہیں اور بخشش اور مہربانی سے اُنکے پروردگار کی اُنپر پھر کیا یہ بہشتی كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ وَ سُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ۝ مانند اُن کے ہیں جو ہمیشہ پڑا ہے دوزخ کی آگ میں اور پلایا جاتا ہے انکو پانی بہت گرم جو نہایت گرمی سے ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے آنتوں کو انکی کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خطبہ پڑھتے اور دین کی باتیں اور نصیحت فرماتے اور منافقوں کو عیب کرتے تو منافق اُس مجلس سے باہر آکر مزاح اور ٹھٹھے کی طرح سچے مسلمانوں سے پوچھتے کہ آج محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ کیا کہا تھا ہماری سمجھ میں نہ آیا سو خدا تعالیٰ اس بات کی خبر دیتا ہے وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَ ۚ حَتّٰۤى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫ اور بعضے اُن لوگوں سے یعنی منافق وہ ہیں جو کان رکھتے ہیں تیری طرف اور تیری باتیں سنتے ہیں جبتک کہ باہر جاتے ہیں تیرے پاس سے تو کہتے ہیں اُنسے جن کو دیا ہے علم یعنے کامل مسلمانوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا کہا اب پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو ہم سمجھتے نہیں یہ پوچھنا مزاح سے ہے۔ جو خدائے تعالےٰ فرماتا ہے۔ اُن کے حق میں اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ۝ وہ لوگ پوچھنے والے ہیں جو مہر رکھی ہے خدا تعالےٰ نے اُن کے دلوں پر اس سبب پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نصیحت کو نہیں سمجھتے اور تابعداری کرتے ہیں اپنے دل کی خوشی کی وَ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّ اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝ اور وہ لوگ جنھوں نے راہ پائی ہے انکو پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بات زیادہ کرتی ہے راہ پانا اور یقین افزود ہوتا ہے اور دیتا ہے خطبہ پڑھنا حضرت رسول کا پرہیزگاری انکو یعنی مسلمانوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خطبہ اور نصیحت کے سننے سے ایمان اور یقین زیادہ ہوتا ہے فَهَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ۝ پھر گویا کہ راہ نہیں دیکھتے کافر اور منافق مگر قیامت کی جو آوے اُنپر قیامت یکایک پھر بیشک ظاہر ہوا نشان اُس کا جو آخری زمانے کے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیدا ہوئے پھر جب آوے گی قیامت تو پھر کیونکر اسوقت مانیگی یعنی جب قیامت آویگی تب کچھ فائدہ نہ کرے گا۔ تو اُن کا کرنا فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ مَثْوٰىكُمْ ۝ پھر یقین جان بیشک وہ کہ نہیں کوئی لائق بندگی کے مگر وہی خدائے تعالیٰ وحدہٗ لاشریک سب کو چھوڑ کر اُسی کی بندگی کرو اور گناہ بخشواؤ اپنے اور سب مسلمان مرد اور عورتوں کے اور خدائے تعالےٰ جانتا ہے جگہ پھر چلنے تمہارے کو اور آرام کرنے کی جگہ تمہاری کو احوال دن رات کا ذرہ ذرہ خدا کو سب معلوم ہے وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَوْ لَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّ ذُكِرَ فِیْهَا الْقِتَالُ ۙ اور کہتے ہیں مسلمان جو کیوں نہیں اُترتی سورۃ بیچ حکم لڑائی کے پھر جب اُترتی ہے سورۃ قرآن کی روشن اور بے شبہ اور مذکور ہوتا ہے اُس میں لڑائی کا یعنے حکم ہوتا ہے لڑنے کا تو رَاَیْتَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یَّنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ نَظَرَ الْمَغْشِیِّ عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۝ طَاعَةٌ وَّ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۫ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۫ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ۝ دیکھتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُن کے جن کے دلوں میں بیماری ہے نفاق کی دیکھتے ہیں دیکھنا بیہوشوں کا سا گویا کہ اُنپر بیہوشی ہے موت کی پھر بہتر ہے اُن کو فرمانبرداری پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اور اچھی بات کہنی پھر لازم اور مقرر ہوا حکم لڑائی کا تو نہ چاہیئے کہ نہ مانیں پھر اگر سچ بولتے تھے خدا تعالیٰ سے جو لڑائی چاہتے تھے تو پھر ہر طرح بہتر ہے انکو کہ تابعداری کریں حکم خدا تعالےٰ کے فَهَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْۤا اَرْحَامَكُمْ ۝ پھر شاید کہ تمسے توقع ہے اے منافقو کہ اگر مالک اور والی ہو تم لوگوں کے یہ توقع ہے کہ خرابی اور ہنگامہ کرو ملک میں اور غرور اور تکبری سے کاٹو محبت اپنے ناتے داروں سے یعنی اگر تم کو مقدور ہو تو حق اور دوستی اپنے کنبے کی کاٹ کرو اور لڑائی اور دشمنی شروع کرو۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰۤى اَبْصَارَهُمْ ۝ وہ قوم ہنگامہ کرنے والی وہ ہیں جن پر لعنت کی خدائے تعالیٰ نے اور اپنی رحمت سے دور کیا انکو پھر وہ لوگ بہرے ہیں جو سچی بات نہیں سنتے اور اندھے ہیں دل کی آنکھوں سے جو معجزے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے دیکھتے ہیں، اور یقین نہیں لاتے۔ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ۝ پھر کیوں نہیں فکر کرتے قرآن کے معانی میں اور اسکے فائدے کیوں نہیں سمجھتے بلکہ اُن کے دلوں پر قفل لگے ہیں جو سمجھ کا دروازہ بند ہے إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ۝ بیشک وہ لوگ جو پھر گئے اپنی پیٹھ پر یعنی اُلٹے پھرے بعد اُن کے جو ظاہر اور روشن ہوئی اُن پر اُن کی راہ یائی سیدھی دین اسلام کی یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برحق جان کر پھر کافر ہو گئے تو شیطان نے درست کیا اور بنایا اُنکے واسطے کام ڈھیل دکھائی اُن کو...... ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ۝ یہ اس سبب سے ہے جو کہا یہودیوں نے اُنکو جو بیزار تھے بھیجے ہوئے خداتعالیٰ کے سے یعنی قرآن سے جو بیزار تھے مکے کے لوگ سو اُنسے کہا یہودیوں نے کہ ہم اب تابعداری کریں گے تمہارے بعضے کاموں میں یعنی یہودیوں نے مکے کے لوگوں سے اقرار کیا کہ اگر تم پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑو گے تو ہم تمہارے رفیق ہونگے اور اللہ تعالےٰ جانتا ہے بھید اُنکے اور چھپی مصلحتیں اُن کی فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ پھر کیا حال ہوگا جب اُن کی جان نکالیں گے فرشتے مارتے ہوئے اُن کے مونہوں کو اور پیٹھ پر اُن کے ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝ یہ جان نکلنا اسطرح اسواسطے ہے کہ انہوں ع ۳ نے تابعداری کی اس چیز کی کہ جس سے خداتعالیٰ غصہ ہوا اور بیزار ہوئے خوشی خداتعالیٰ کی سے یعنی جس بات سے خداتعالیٰ غصہ ہوتا ہے وہ کام کئے اور جس بات سے خداتعالیٰ خوش ہوتا ہے اس سے وہ لوگ بیزار ہوئے اسواسطے ضائع اور نابود ہوئے نیک کام اُن کے أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ۝ بلکہ یہ لوگ سمجھتے ہیں جن کے دلوں میں بیماری ہے نفاق کی وہ کہ نہ ظاہر کریگا خداتعالیٰ دشمنی چھپی ہوئی اُن کے دل کی کو یعنی منافق جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی چھپی ہوئی جو دل میں رکھتے تھے اور سمجھتے تھے کہ خدائے تعالیٰ اس کو ظاہر نہ کرے گا۔ وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ۝ اور اگر ہم چاہیں تو ہر طرح دکھادیں تجھکو منافقوں کے تئیں یعنی اُنکی نشانیاں بتادیں تجھے پھر ہر طرح پہچانے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقوں کو اُن کے ماتھے سے اور بات کے پھیرنے سے اور خداتعالیٰ جانتا ہے تمہارے کاموں کو وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ ۝ اور ہر طرح ہم آزماتے ہیں تم کو لڑنے میں کافروں کے تو جانیں ہم کافروں سے لڑنے والوں کو تمسے اور جانے کون لڑنے والا ہے لڑائی میں اور آزمادیں ہم تمہاری باتوں میں جو تم کہتے تھے إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ۝ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے یہودیوں سے اور لوگوں کو پھیر رکھا خداتعالیٰ کی راہ سے جو دین اسلام ہے اور جدا ہوئے اور پھٹے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعد اُس کے جو روشن ہوئی اُنکو راہ سیدھی یعنے یہودیوں نے توریت سے احوال معلوم کرکے بیقین جانا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک رسول خدا کا ہے اور آخری زمانے کا پیغمبر ہے یہ جان کر نہ مانا آپ اور لوگوں کو بھی مسلمان نہ ہونے دیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی شروع کی پھر ہرگز نقصان نہ کرسکیں گے خداتعالیٰ کا کچھ بھی اور خدائے تعالیٰ جلد اُن کی نیکیاں نابود کریگا۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو کہا مانو خداتعالیٰ کا اور کہا مانو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور نہ خراب اور ضائع کرو نیکیاں اپنی إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے آپ اور پھیر رکھا اور لوگوں کو خداتعالیٰ کی راہ سے جو دین اسلام ہے یعنی لوگوں کو بہکایا اور مسلمان ہونے نہ دیا پھر اسی حالت میں موئے وہ کافر تھے مرنے کے وقت تک یعنی توبہ مرنے کے وقت تک نصیب نہ ہوئی پھر ہرگز نہ بخشے گا اللہ تعالیٰ اُن کے گناہ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ۝ پھر سست اور نکمے مت ہو تم اے مسلمانو اور مت چاہو صلح کافروں سے اور تم غالب اور اُونچے ہو اُنسے اور خداتعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور ضائع اور کم نہ کریگا خدائے تعالےٰ تمہارے کاموں کو إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ۝ سوائے اس کے نہیں جو زندگی دنیا کی کھیل ہے اور شغل ہے نکما اور جی بہلانا ہے اور اگر تم ایمان لاؤ خدا پر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس کا بھیجا ہوا سچا جانو اور ڈرو خداتعالیٰ سے اور گناہ نہ کرو اور پچھلے گناہوں سے توبہ کرو تو دیوے خداتعالیٰ تم کو بدلہ تمہارے نیک کاموں کا اور ایمان لانے کا اور اس ڈر کا اور نہیں مانگتا تم سے تمہارا مال اور دولت إِن يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ۝ اور اگر مانگے خداتعالیٰ تمسے مال

تمہارا پھر یکبارگی زیادتی مانگنے میں تمسے یعنی فرماوے کہ سب اپنا مال خیرات کردو تب بخیلی کروگے تم اور نہ دوگے خوشی سے اور ظاہر ہودیں گی چھپی ہوئی برائیاں تمہاری هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ج فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ج وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ط خبردار ہو تم اے لوگو جو تمہیں بلایا ہے اسواسطے جو خیرات کرو اور بانٹو خدا تعالیٰ کی راہ میں مال یعنی زکوٰۃ دو پھر تم میں سے کوئی ہے کہ بخیلی کرتا ہے اور جو کوئی بخیلی کرتا ہے سوائے اُسکے نہیں کہ بخیلی اپنے سے کرتا ہے یعنی اگر زکوٰۃ دیگا تو خدا تعالیٰ اُسے دین اور دنیا میں بدلہ دیویگا اور نہیں تو نقصان میں رہیگا پھر گویا اُسنے اپنے سے بخیلی کی وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ج وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ع اور اللہ تعالیٰ بے پرواہ اور بے نیاز ہے اور تم محتاج اور منگتا ہو اُسی کے اور اگر تم منہ پھیروگے حکم خدا تعالیٰ سے تو بدلیگا ایک قوم کو سوائے تمہارے یعنی مار کر اور ایک قوم پیدا کرے گا۔ جو نہ ہووے وہ قوم تم جیسی یعنی تم جو حکم کو نہیں مانتے وہ ویسے نہونگے بلکہ وہ تابعدار اور فرمانبردار ہونگے خدا تعالیٰ کے اور اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم +

سورۃ الفتح مدنیۃ وھی　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　تسع وعشرون اٰیۃ

صحیح روایت ہے۔ کہ چھٹے برس ہجرت سے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ مکہ معظمہ کی زیارت کو گئے یاروں سمیت تشریف لے گئے ہیں۔ اور زیارت کی اور کئی یاروں نے حجامت کی ہے۔ صبح یہ خواب یاروں میں بیان فرمایا یہ خواب سنکر خوش ہوئے اور جانا کہ نبی کا خواب ہرگز جھوٹا نہیں ہوتا شاید اس خواب کی تعبیر اسی برس ہووے یہ سمجھکر تیاری چلنے کی سب نے کی اور دوشنبہ کیدن پہلی تاریخ ذیقعد کی اسی برس مدینہ منورہ سے باہر نکلے اور نیت عمرے کی باندھی اور ستر اونٹ قربانی کے واسطے ساتھ لئے اور ایک ہزار پانچسو آدمی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوکر مکہ معظمہ کیطرف کوچ کیا یہ خبر مکے میں پہنچی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے یاروں سمیت اس طرف کو آتے ہیں وہ سب جمع ہوکر مکہ معظمہ سے باہر آئے جو انہیں آنے نہ دیجئے انکی راہ روک کر ایک مکان میں آترے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کئی منزل چل کر ایک جگہ اُترے تھے جو اس مکان کا نام حدیبیہ تھا وہاں سُنا کہ مکے کے لوگ اس ارادے سے ہیں جو اُنکو مکے میں آنے نہ دیجئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سنکر وہیں مقام فرمایا اور مشورہ کیا جواب کیا کیجئے یاروں نے کہا کہ اگر یہ کسی طرح ہمیں زیارت نہ کرنے دینگے تو ہم ہتھیار منگواکر اُنسے لڑینگے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا جو اُن کے بہت کنبے کے لوگ مکے میں رہتے تھے تو یہ جاکر اُنہیں سمجھاویں اور کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم سے لڑنے نہیں آئے اسی واسطے ہتھیار بھی ساتھ نہیں لائے صرف زیارت کعبۃ اللہ کو آئے ہیں اور قصد عمرے کا کیا ہے حضرت عثمان مکے کے لوگوں میں آئے اور یہ سب ماجرا کہا اور بہتیرا سمجھایا پر وہ کسی طرح راضی نہ ہوئے جو یہ زیارت کریں اور کہا مکے کے لوگوں نے کہ اے عثمانؓ تو کعبۃ اللہ کی زیارت کر جا انہوں نے کہا کہ میں بغیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہرگز اکیلا زیارت نہ کرونگا اُن کو یہ بات بُری لگی اور حضرت عثمانؓ کو آنے نہ دیا اور اپنے پاس زور سے رکھا اور یہاں خبر آئی کہ مکے کے لوگوں نے حضرت عثمان کو شہید کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر سنکر بہت غصہ کھایا اور ایک درخت کے تلے بیٹھ کر فرمایا کہ جتنے لوگ یہاں موجود ہیں سب نئے سرے سے بیعت کرو سبھوں نے کی اسی بیعت کو **بیعت الرضوان** کہتے ہیں جو اسکا ذکر آگے مفصل آویگا اتفاقاً مسلمان مکے کے کئی کافروں کو پکڑ لائے اور قید کیا تب مکے کے لوگوں نے ایک شخص کی زبانی کہلا بھیجا کہ تم انکو چھوڑدو تو ہم عثمان کو تمہارے پاس بھیج دیں یہاں سے جواب گیا جبتک تم حضرت عثمانؓ کو نہ بھیجو گے ہم انکو ہرگز نہیں چھوڑیں گے جسوقت یہ جواب مکے کے لوگوں میں پہنچا اور خبر اس بیعت الرضوان کی سنی تو اندیشہ کیا اور کئی سرداروں کو بھیجا اُن سرداروں نے آن کر کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے قریش تمسے صلح کرتے ہیں ان شرطوں پر کہ اب کے برس یہیں سے پھر جاؤ اور اگلے برس آن کے زیارت کعبۃ اللہ کی کیجیو اور دس برس تک ہمارے تمہارے درمیان لڑائی نہ ہووے اور جو کوئی تم میں سے ہمارے دین میں آوے تو ہم نہ دیں تمہیں اور جو کوئی ہم میں سے تمہارے اسلام میں آوے۔ تو تم اس کو پھیر دو اُسے جو ہم چاہیں سو کریں اسی طرح اور کئی شرطیں تھیں جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول کیں اور حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا کہ موافق ان کی مرضی کے عہد نامہ لکھدو انہوں نے لکھدیا اور صلح کی اور سب یار دلگیر تھے اور اس صلح سے ناخوش تھے اور ناچار تھے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی اور حجامت کرو اور اول آپ حجامت بنوائی اور قربانی کی پھر سب نے ناچار ہوکر کیا بیس دن وہاں مقام کر کے مدینہ کی طرف پھر پھرے راہ میں ایک رات یہ سورۃ اُتری اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یاروں سے فرمایا کہ سورۃ فتح مجھ پر اُتری ہے۔

سب سُنکر مسلمان خوش ہوئے اور آپس میں مبارکباد ہوئی اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۙ بیشک ہمنے فتح دی تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فتح ظاہر اور روشن جو وہ صلح تھی مکے کے لوگوں سے جو اُسمیں بہت بھلائیاں اور حکمتیں تھیں ایک تو یہ کہ مکے میں مسلمان چھپے ہوئے تھے ڈر سے اپنا اسلام ظاہر نہ کرتے تھے انہوں نے اسلام ظاہر کیا اور قرآن لگے پڑھنے اور اُنکے سبب بہت کافر مسلمان ہوئے۔ جو یہی سبب فتح مکہ کا ہوا اور بعضے کہتے ہیں مراد فتح خیبر کی ہے جو وہ کئی قلعے تھے اس صلح کی سبب فتح ہوئے غرضیکہ فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ تجھے دی ہمنے فتح اور گناہ تو بخشوا اور دعا مانگ لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکَ وَیَهْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۙ اور تو بخشے خدائے تعالےٰ تیرے گناہ اگلے اور پچھلے سب اور تمام کرے نعمت اپنی تجھ پر ظاہر اور باطن کی اور دکھا دے تجھے راہ سیدھی جو اُسمیں کسی طرح کچھ پھیر نہ ہو وَّیَنْصُرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا ۙ اور مدد کرے تیری خدا تعالےٰ مدد کرنا قوت اور زور سے هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۙ خدا تعالےٰ وہی ہے جسنے بھیجا آرام اور چین دلوں میں مسلمانوں کے تو زیادہ ہووے یقین پر یقین اور مالک خدا تعالیٰ ہے لشکروں آسمانوں اور زمینوں کا اور ہے خبردار خدا تعالےٰ سب کے احوال سے مضبوط کام کرنے والا ہے مومنوں کا اور یقین اُن کا زیادہ اسواسطے کرتا ہے لِّیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ...... اور داخل کرے مسلمان اور مومنوں مردوں اور عورتوں کو باغوں میں جو بہتی ہیں نیچے جنکے اُن کے نہریں ہمیشہ رہیں گے وہ مسلمان باغوں میں وَیُکَفِّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ ؕ وَکَانَ ذٰلِکَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِیْمًا ۙ اور اسواسطے جو دور کرے اُس یقین کے سبب مسلمانوں سے گناہ اُن کے اور ہے یہ بات خدا تعالیٰ کے پاس بڑا مدعا پانا اور کمال آرزو ہوئی جو گناہ بخشے جاویں اور عیش میں رہیں ہمیشہ باغوں میں وَّیُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِکِیْنَ وَالْمُشْرِکٰتِ الظَّآنِّیْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَیْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۙ عذاب کریگا خدا تعالیٰ منافق مردوں اور عورتوں کو منافق اُسے کہتے ہیں جو ظاہر میں دوست ہو اور دشمنی رکھتا ہو دل میں اور عذاب کرے مشرک مردوں اور عورتوں کو مشرک اسے کہتے ہیں کہ جانیں جو خدا تعالیٰ کا کوئی شریک ہے یا بیٹا بیٹی خدا کی ہے استغفر اللہ اس بات سے پھر مشرک اور منافق جو گمان لیجاتے ہیں خدا تعالیٰ پر گمان بُرا یعنی مشرک اور منافق کہتے ہیں کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حدیبیہ سے سلامت نہ پھرینگے اور یہ مسلمان بھاگ جاویں گے سو بدگمان اُن کے اُن ہی کے گرد پھرینگے یعنی وہی خراب اور رسوا ہوویں گے اور رحمت سے خدا تعالیٰ کی دور رہینگے اور تیار کیا ہے اُن کے واسطے دوزخ اور بہت بُرا ہے دوزخ مکان جا پہنچنے کا یعنی یہ مشرک اور منافق جہاں جاکر پہنچیں گے وہ بہت بُری جگہ ہے۔ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ۙ اور خدا تعالیٰ کے ہیں لشکر آسمانوں کے فرشتو نکے اور زمین کے لشکر مسلمانو نکے جو خدا تعالےٰ کی راہ میں لڑتے ہیں اور ہے خدا تعالیٰ زبردست مضبوط کام کرنے والا اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ اور بیشک ہمنے بھیجا ہے تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گواہ اُن پر یعنی جو مشرک اور منافق کہتے اور کرتے ہیں اس سب کا تو گواہ ہے اور خوشخبری دینے والا مسلمانوں کو بہشت کا اور النصف ڈرانیوالا اُن کا اور یہ خوشخبری دینی دنیا میں اور ڈرانا اُنکو اسواسطے ہے اے مسلمانو لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا تو ایمان لاؤ خدا تعالیٰ پر اور سچا جانو اُسکے بھیجے ہوئے کو اور مضبوطی اور قوت دو اُسکے دین کو اور عزت اور بزرگی دو اُسکے حکم اور یاد کرو اُسکی صبح اور شام یعنی اُسکو یاد ہمیشہ کیا کرو اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ بیشک جنہوں نے بیعت کی ہے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تو ہر بیعت کی خدا تعالیٰ سے گویا کہ ہاتھ خدا تعالیٰ کا ہے اوپر اُن کے ہاتھ کے یعنی خدا تعالےٰ فرماتا ہے یہ بیعت جو کی ہے صرف میری خوشی کے واسطے کی ہے تو گویا کہ میرے ہاتھ سے کی ہے اور وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہاتھ بجائے میرے ہاتھ کے ہے خدا تعالےٰ نے اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ایسی نزدیکی اور یگانگت بیان فرمائی فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۙ جو پھر کوئی توڑے قول کو سوائے اُسکے نہیں یعنی مقرر توڑتا ہے اپنے اوپر یعنی اس قول توڑنے کا نقصان اسی پر پڑیگا اور ع ۱ جسنے پورا کیا اُس چیز کو جسپر قول کیا تھا خدا تعالیٰ سے پھر جلد دیوے گا خدا تعالیٰ اسکو بدلہ اس پورا کرنے قول کا بدلہ بڑا جو خیال اور دھیان میں نہ آوے کہتے ہیں کہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارادہ مکے کی زیارت کا کیا تھا۔ تو کتنی لوگوں کو جو کہ مدینہ منورہ

میں رہتے تھے اُن کو کہا کہ تم بھی اس سفر میں ہمارے رفیق ہو وہ لوگ ڈرے مکے کے قریشیوں کی لڑائی سے اور بہانہ کرکے نہ گئے سو خدائے تعالی فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سَیَقُوۡلُ لَکَ الۡمُخَلَّفُوۡنَ مِنَ الۡاَعۡرَابِ شَغَلَتۡنَاۤ اَمۡوَالُنَا وَ اَهۡلُوۡنَا فَاسۡتَغۡفِرۡ لَنَا ۚ شتاب کہینگے تجھ سے وہ لوگ جنھوں نے تیرا ساتھ نہ کیا گانوں کے رہنے والوں نے یعنی ان گنواروں نے جو تیرا ساتھ نہ کیا تھا۔ وہ یہ بات کہیں گے جو کام میں نے لگا دیا ہم کو مال نے اور کنبے نے یعنی اگر ہم چلتے تمہارے ساتھ تو مال کا نقصان ہوتا اور گھر کے لوگ حیران ہوتے پھر اب یہ گناہ ہمارا بخشوا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائیتعالے سے سو خدائیتعالی فرماتا ہے یَقُوۡلُوۡنَ بِاَلۡسِنَتِهِمۡ مَّا لَیۡسَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ قُلۡ فَمَنۡ یَّمۡلِكُ لَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَیۡـًٔا اِنۡ اَرَادَ بِكُمۡ ضَرًّا اَوۡ اَرَادَ بِكُمۡ نَفۡعًا ؕ بَلۡ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرًا ۰ یہ کہتے ہیں اپنی زبانوں سے جو نہیں ہے اُنکے دلوں میں یعنے یہ تیرے روبرو بہانہ کرتے ہیں اور ان کے دلوں میں اسبات کی کچھ پرواہ نہیں تو پھر اُن کے جواب میں کہہ کہ کون ہے ایسا جو مالک ہووے تمہارے واسطے یعنی کسی کا اختیار اور بس نہیں چلتا جو تمہارے واسطے پھیر رکھے حکم خدائیتعالی کا کچھ بھی یعنی کوئی بھی ایسا نہیں جو ذرا بھی حکم خدائے تعالی کا پھیر سکے اگر چاہے خدائے تعالی تمہارے حق میں برائی یا چاہے تمہاری بھلائی کسی کی تلاش سے نہ پھیرے گا بلکہ ہے خدائے تعالی جو کچھ کہ تم کرتے ہو واقف اور خبردار کوئی کام تمہارا اس سے چھپا ہوا نہیں بَلۡ ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ لَّنۡ یَّنۡقَلِبَ الرَّسُوۡلُ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِلٰۤی اَهۡلِیۡهِمۡ اَبَدًا بلکہ تم گمان کرتے تھے کہ وہ نہ پھریگا پیغمبر صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اور مسلمان بھی نہ پھرینگے اپنے لوگوں کی طرف ہرگز یعنی تمنے سمجھا تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان سلامت اپنے گھروں میں نہ پھرینگے وَّ زُیِّنَ ذٰلِكَ فِیۡ قُلُوۡبِكُمۡ وَ ظَنَنۡتُمۡ ظَنَّ السَّوۡءِ ۖۚ وَ كُنۡتُمۡ قَوۡمًۢا بُوۡرًا ۰ اور بنایا اور تیار کیا یہ گمان شیطان نے تمہارے دلوں میں اور گمان کیا تمنے گمان بد کہ یہ سلامت نہ پھرینگے اور ہوئے تم اس گمان قوم خراب اور رسوا ہونے والی وَ مَنۡ لَّمۡ یُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِیۡنَ سَعِیۡرًا ۰ اور جو کوئی ایمان نہ لاوے خدا اور رسول پر یعنی جو کوئی خدائیتعالے کو وحدہ لاشریک نہ سمجھے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدائے تعالی کا بھیجا ہوا نہ جانے تو خدائیتعالی فرماتا ہے کہ پھر ہمنے تیار کی ہے کافروں کے واسطے آگ بھڑکی ہوئی وَ لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ یَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ۰ اور خدائیتعالی کے ہیں ملک آسمانوں اور زمین کے یعنی بادشاہت آسمانوں اور زمین کی خدائے تعالی کو سزاوار ہے بخشیگا اور مہربانی کرے گا جس کو چاہے گا اور عذاب کرے گا جسکو چاہیگا اور اللہ تعالی ہے بخشنے والا مہربان سَیَقُوۡلُ الۡمُخَلَّفُوۡنَ اِذَا انۡطَلَقۡتُمۡ اِلٰی مَغَانِمَ لِتَاۡخُذُوۡهَا ذَرُوۡنَا نَتَّبِعۡكُمۡ ۚ جلد کہیں گے جو اس سفر میں ساتھ نہ گئے تھے جسوقت چلوگے تم طرف لوٹ کے جو لوگے تم اس لوٹ کو یعنی جب تم خیبر کا مال لوٹنے چلوگے تب وہ کہیں گے کہ چھوڑو اور منع نہ کرو تو ہم بھی چلیں تمہارے ساتھ اس سفر میں کہتے ہیں۔ کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ سے مدینہ منورہ میں ذی الحجہ کے مہینے میں تشریف لائے اور بعد ایک برس کے محرم کے مہینے میں خیبر کے قلعوں کی طرف چلنے کو حکم فرمایا کہ کوئی حدیبیہ کے سفر میں تھا وہی لوگ ہو ویں سوائے اُن کے کوئی نہ چلے اس سفر میں جب خیبر کی طرف چلنا مقرر ہوا تو وہ لوگ جو حدیبیہ کے سفر میں نہ گئے تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہمیں مت روکو ہم بھی چلتے ہیں تمہارے ساتھ خدائیتعالی فرماتا ہے کہ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّبَدِّلُوۡا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ چاہتے ہیں وہ کہ بدلیں اور پھیریں خدا تعالی کی بات کو یعنے غرض اُنکی یہ ہے کہ جو خدائیتعالی فرماتا ہے کہ پہلے حدیبیہ کے سفر میں گئے تھے سوائے اُن کے کوئی نہ جاوے اس حکم کو پھیریں تو خدائیتعالی فرماتا ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ آلہ وسلم قُلۡ لَّنۡ تَتَّبِعُوۡنَا كَذٰلِكُمۡ قَالَ اللّٰهُ مِنۡ قَبۡلُ ۚ کہہ تو اُن کو کہ تم ہرگز نہ چلوگے ہمارے ساتھ جیسا کہ خدائیتعالی فرما چکا پہلے اس تمہارے کہنے سے کہ ہم چلتے ہیں تمہارے ساتھ پھر جب تم یہ کہوگے تو وہ لوگ فَسَیَقُوۡلُوۡنَ بَلۡ تَحۡسُدُوۡنَنَا ؕ بَلۡ كَانُوۡا لَا یَفۡقَهُوۡنَ اِلَّا قَلِیۡلًا ۰ پھر شتاب کہیں گے کہ خدائیتعالے نے ہمیں ساتھ چلنے کو نہیں منع کیا بلکہ بخیلی سے ہمیں ساتھ نہیں لیجاتے تم پھر خدائیتعالے فرماتا ہے کہ یہ بات نہیں ہے جو وہ کہتے ہیں بلکہ ہیں وہ قوم نہیں سمجھتے مگر تھوڑا سا قُلۡ لِّلۡمُخَلَّفِیۡنَ مِنَ الۡاَعۡرَابِ سَتُدۡعَوۡنَ اِلٰی قَوۡمٍ اُولِیۡ بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ تُقَاتِلُوۡنَهُمۡ اَوۡ یُسۡلِمُوۡنَ ۚ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو جو حدیبیہ کے سفر میں تیرے ساتھ نہ گئے تھے گنواروں سے یعنی گنوار جو تیرے رفیق نہ ہوئے تھے اُن کو کہہ جلد بلاویں گے تم کو طرف لڑائی ایک قوم کے جو بڑے سخت لڑنے والے ہیں تو لڑو اور قتل کرو ان کو یا وہ مسلمان اور تابعدار ہوں یا مطیع اسلام ہوں۔ اور جزیہ قبول کریں۔ فَاِنۡ تُطِیۡعُوۡا یُؤۡتِكُمُ اللّٰهُ اَجۡرًا حَسَنًا ۚ وَ اِنۡ تَتَوَلَّوۡا كَمَا تَوَلَّیۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ یُعَذِّبۡكُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا ۰ پھر اگر اسوقت تابعداری .... کروگے تو دیگا خدا تعالی تم کو بدلہ بہت اچھا۔ اور اگر منہ پھیروگے اس لڑائی سے جیسے پھر گئے تھی

تم پہلے اس سے حدیبیہ میں تو عذاب کرے گا خداتعالیٰ تم کو عذاب دُکھ دینے والا یعنی بہت بڑا سخت عذاب دیویگا اس حکم سے یعنی اس آیت کے اُترنے سے غریب اور محتاج اور بیمار مسلمان بہت ڈرے تب یہ آیت اُتری۔ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيْمًا ؏ نہیں ہے اندھے پر گناہ اور نہیں ہے لنگڑے پر گناہ اور نہیں ہے بیمار پر دُکھ جو اگر لڑنے نہ جاویں کافروں سے مسلمانوں کے رفیق ہو کر تو ایسوں کو جو بے اختیار اور ناچار ہوں تو گناہ نہیں اور جو کوئی تابعداری کرے خدا اور رسول کی تو خداتعالیٰ اُسے لاویگا باغوں میں جو ہمیشہ بہتی ہیں نیچے بیٹھکوں اُن باغوں کے نہریں اور جو کوئی پھرے کا حکم خدا اور رسول کے سے اسے عذاب کرے گا خداتعالیٰ عذاب دُکھ دینے والا جو کبھی وہ عذاب تمام نہو گا کہتے ہیں کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منزل حدیبیہ میں پہنچے تب ایک شخص کو مکے کے لوگوں کے پاس بھیجا تو کہے اُنکو کہ ہم عمرے کو آتے ہیں اور ارادہ لڑائی کا نہیں انہوں نے اُس شخص کو آنے نہ دیا۔ اور اُس کی بات نہ سُنی تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا اُن کو مکے کے لوگوں نے پکڑ رکھا اور یہاں اُنکے قتل کی خبر آئی جب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے تلے بیٹھے اور سب یاروں کو بلایا جو وہ سب یار ایکہزار پانچسو پچیس ۱۵۲۵ آدمی تھے ان سب نے بیعت کی اس بات پر کہ مکے کے لوگوں سے لڑیں۔ اور ہرگز منہ لڑائی سے نہ پھیریں جب بیعت کر چکے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے حق میں فرمایا کہ تم سارے عالم سے اچھے آدمی ہو۔ اور تم میں سے کوئی دوزخ میں ہرگز نہیں جانے کا جیسے خداتعالیٰ اُنکی خوبی میں فرماتا ہے لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ بے شک اور تحقیق خداتعالیٰ راضی اور خوش ہوا مسلمانوں سے جبھونت بیعت کی دل اور جان سے تیرے ساتھ نیچے درخت کے پھر جانا خداتعالے نے جو کچھ اُن کے دلوں میں ہے محبت دین اسلام کی پھر اُتارا بھئے آرام اور چین اُسپر اور انعام کیا اُن کو فتح جلد اور شتاب جو فتح خیبر کی ہے وَمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّأْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ اور اُس فتح میں لوٹیں بہت جو لیویں گے اس لوٹ کے مال مسلمان اور ہے خدائے تعالیٰ زبردست مضبوط کام کرنے والا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَأْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ اور وعدہ دیا تم کو خداتعالیٰ نے بہت لوٹوں کا مال کے جو لوگے تم اُس لوٹوں کے مال کو پھر جلدی تمہارے واسطے یہ مال لوٹ کا ہے جواب جس کا وعدہ کیا ہے وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ اور دُور رکھا ہاتھ لوگوں کا تم سے یعنی خیبر کے لوگوں کو کسی کی مدد اور کمک نہ پہونچ سکی وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ اور تو ہووے وہ فتح اور لوٹ نشانی قدرت خداتعالیٰ کی سب مسلمانوں کو اور تو دکھاوے تمکو راہ سیدھی جو یقین جانو کہ خداتعالیٰ زبردست ہے جو اپنے فضل سے جب چاہتا ہے تو بڑے کام مشکل آسان کر دیتا ہے کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موافق وعدے کے خیبر کی طرف چلنے کی تیاری کی اور کوچ فرمایا کئی روز میں نزدیک اُن قلعوں کے پہنچے تو ایک دن وقت صبح کا تھا۔ جو وہاں کی کھیتی کرنے والے کدال اور تبل اور ہل لیکر باغوں میں آئے تھے جو یکبارہ یہ فوج اسلام کی اُنہیں دکھائی دی اُنہوں نے دور سے دیکھتے ہی پہچانا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوج لیکر آئے اور بھاگ کر قلعہ بند ہوئے فوج اسلام نے اس قلعہ کو گھیر لیا جو یہ ایکہزار چار سو آدمی مومن مسلمان تھے۔ اوّل قلعہ ناعم فتح کیا پھر قلعہ قطاۃ۲ پھر قلعہ۳ دمشق فتح کیا اور بہت مال مسلمانوں کے ہاتھ لگے پھر ایک۴ اور قلعہ مضبوط تھا بڑی لڑائی سے اُسے بھی فتح کیا اور بہت مال لوٹا پھر قلعہ۵ قموص کو جا کر گھیرا اور کسی طرح فتح نہ ہوتا تھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دردِ سر شدت سے تھا جو آپ سوار نہو سکتے تھے آخر کو شیر خدا حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو بھیجا انہوں نے جاتے ہی اُس قلعہ کا دروازہ لوہے کا جو کبھی سو من کا تھا ولایت کے زور سے ایک ہاتھ کی چھپی سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور بعضے کہتے ہیں کہ اس کواڑ کو اکھاڑ کر سپر کی جگہ ہاتھ میں پکڑ کر کافروں سے لڑتے رہے۔ تو وہ بھی قلعہ اُن کے قدم کی برکت سے فتح ہوا اور بیشمار دولت اور مال اسی میں سے مسلمانوں کے ہاتھ لگا اور اسی جگہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک عورت نے دُنبے کے گوشت میں زہر ملا کر دیا تھا جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ گوشت دہن مبارک میں اپنے رکھا تو اس گوشت نے کہا یا رسول اللہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے مجھے نہ کھائیے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ لقمہ تھوک دیا ولیکن تب بھی اُس زہر نے کچھ اثر نہ کیا تھا غرض کہ قلعے خیبر کے سب فتح ہوئے اور مال و دولت خزانہ اور دنبیاں اور اونٹ اور ہتھیار بے شمار ہاتھ لگے اور وعدہ خدائے تعالیٰ کا سچا ہوا اب سوائے اُسکے اور خداتعالےٰ فرماتا ہے وَأُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝ اور دوسرا وعدہ کیا خدائے تعالےٰ

ع ۲

نے تمسے دوسری لوٹ کا یا فتح کا جو تمہیں قدرت نہیں اُسپر مقرر گھیر لیا ہے خدا تعالیٰ نے اُسے یعنی سوائے فتح خیبر کے اور فتح کا جو وعدہ دیا ہے۔ سو وہ مقرر ہونی ہے یہ فتح فارس کی یا روم یا شام کی ہے اور ہے خدا تعالیٰ اوپر سب چیزوں کے صاحب قدرت ۝ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ اور اگر لڑتے تم سے حدیبیہ میں کافر یعنی مکے کے لوگ لڑتے تو ہر طرح پیٹھ لڑائی سے پھیرتے اور بھاگتے پھر نہ پاتے وہ مکے کے لوگ کافر کو دوست اور نہ مدد کا کرنے والا ۝ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ چلن اور رسم رکھی ہے خدا تعالیٰ نے وہ چلن جو گذرا پہلے اُس وقت سے اگلے زمانے میں کہ پیغمبر ہمیشہ کافروں پر غالب ہوئے ہیں۔ اور نہ پاویگا تو رسم اور چلن خدا تعالیٰ کے تئیں پھیرنا اور بدلنا یعنی جو رسم خدا تعالیٰ نے رکھی ہے ہرگز پھرنے اور بدلنے کی نہیں کہتے ہیں کہ جب حدیبیہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام کیا تھا مکے کے لوگوں میں سے اسّی سوار شبخون کا ارادہ کرکے آئے تھے اور چاہا کہ انکو بیخبر ماریں خدا تعالیٰ کی قدرت سے اتفاق ایسا ہوا کہ یہ خبردار ہوئے اور اُن سب کو فجر کے وقت میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور پکڑ لائے اور قید کیا کئی دن پچھلے انہیں چھوڑ دیا خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ اور وہ ہے خدا تعالیٰ جس نے کمال فضل اپنے سے بچایا اور پھیر رکھا کافروں کا ہاتھ تمسے جو تمہیں خبردار کیا تو غالب تم پر ہونے پاتے اور پھیرا اور بچایا تمہارے ہاتھ کو اُن سے مکے کے بیچ میں جب تم کو اُنپر غالب کر چکا یعنی جب تمنے اُن اسّی سواروں کو پکڑ لاکر قید کیا تھا تب تمہارے دل میں ڈالا جو انہیں چھوڑ دیجئے مکے کی حرمت سے اور ہے خدا تعالیٰ جو کچھ کہ تم کرتے ہو دیکھنے والا یعنی تمہارے سب کام دیکھتا ہے۔ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۚ وہی لوگ کافر ہیں جنہوں نے پھیر رکھا مسجد صاحب عزت سے یعنی منع کیا کعبۃ اللہ کی زیارت سے اور منع کیا جو قربانی کیواسطے لائے تھے نہ جانے دیا جو قربانی کے مکان میں لیجا کر ذبح کریں جس جگہ قربانی کرتے ہیں لیکن مکان کا نام منا ہے وہاں کافروں نے اونٹوں کو لیجانے نہ دیا جو وہاں لیجا کر قربانی کرتے تو پھر یہ کافر یعنی مکے کے لوگ لائق قتل کے ہیں لیکن تم کو اس برس حکم لڑنے کا نہ دیا جو کتنے مسلمان مرد اور عورت چھپے ہوئے مکے میں تھے اور تمہیں اُن کے ایمان لانے کی خبر نہ تھی وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَــُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ اور اگر نہ ہوتے مسلمان مرد اور عورتیں مکے میں کہ وہ ستر آدمی تھے۔ اور تم نہ جانتے تھے مسلمان ہوئے ہیں اور اپنے ایمان چھپائے ہوئے رکھتے تھے اور نہ مارے جاتے یعنی مکے میں مسلمان تھے اگر تم لڑتے تو وہ مارے جاتے تو پھر پہنچتا تم کو اُن کے قتل کے سبب غم اور خرابی انجانی اور بیخبری کے سبب سے یعنی اگر تمہارے ہاتھ سے مسلمان انجانی سے مارے جاتے تو تم خرابی میں پڑتے پر خدائے تعالیٰ تم کو اُس خرابی سے بچایا اس واسطے لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ تو داخل کرے خدا تعالیٰ اپنی رحمت اور بخشش میں جس کو چاہے۔ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ اور اگر جدا ہوتے وہ ستر مسلمان اُن کافروں سے یا مکے میں اُنکے شریک اور موافق ظاہر میں نہ ہوتے تو پھر بڑا عذاب کرتے ہم مکے کے کافروں کو عذاب دُکھ دینے والا اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ جب کافروں نے اپنے دلوں میں غیرت احمق پنے اور بے سمجھی کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مسلمانوں کو مکے میں آنے نہ دیجئے جو اُحد اور بدر کی لڑائی میں ان کے ناتے دار مارے گئے تھے اسواسطے آپسمیں اُنہوں نے تینوں کی قسمیں کھائیں کہ انکو ہرگز مکے میں آنے نہ دیجئے کہتے ہیں کہ حدیبیہ میں صلح نامہ لکھنے لگے تب حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے اسطرح لکھنا شروع کیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ یعنی یہ عہد نامہ محمد رسول اللہ کی طرف سے ہے تب سہیل نامی کافر نے کہا کہ یوں نہ لکھو بلکہ اسطرح لکھو کہ من محمد بن عبد اللہ یعنی محمد بیٹے عبد اللہ کی طرف سے عہد نامہ لکھا جاتا ہے کسواسطے کہ اگر رسول اللہ جانتے تو قضیہ کیا تھا تب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یا علی پہلے لکھے کو مٹا کر جس طرح سہیل کہتا ہے اُسطرح لکھو حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ میں نہیں مٹا سکتا تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اُس حرف کو مٹا کر موافق اُنکی مرضی کے لکھوایا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ پھر اُتارا خدا تعالیٰ نے آرام اور صبر اپنے بھیجے ہوئے اور مسلمانوں پر جو نہ لڑے اور صلح پر راضی ہوئے اور اُنہوں نے جو صلح نامہ لکھنے کے وقت کہا محمد رسول اللہ نہ لکھو محمد بن عبد اللہ لکھو اسی طرح لکھا وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ

ربع ۳ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ؕ اور قائم اور ٹھہرا رکھا خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو پرہیز اور ادب کی بات پر یعنی وہ جو سہیل نے کہا تھا سو ہی لکھا صلح نامے میں اگرچہ
ہیں مسلمان لائق اس بات کہنے کے اور جانیں گے بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا ہے اور ہے خدا تعالیٰ سب چیز کو جاننے
والا کوئی بات اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے کہتے ہیں کہ جب حدیبیہ سے مدینہ منورہ کی طرف کوچ کیا تو سب مسلمان غمگین اور جھنجھلاتے ہوئے تھے جو زیارت
کعبۃ اللہ کی میسر نہ آئی اور بعضے اصحابی کہتے تھے کہ خواب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچ نہ ہوا جو ہمنے کعبۃ اللہ کی زیارت نہ کی اور دو سروں کی حجامت او
بالوں کو مقراض سے نہ کتروایا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۚ ہر طرح یعنی مقرر سچا کیا خدا تعالیٰ نے اپنے بھیجے ہوئے کا
وہ خواب جو دیکھا تھا سچ اور واسطے حکمت کے اس برس اسکی تعبیر کا ظاہر ہونا موقوف رکھا اور آتے برس لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
ہر طرح آؤ گے تم مسجد صاحب عزت میں یعنی کعبۃ اللہ میں زیارت کرنے آؤ گے اگر چاہے گا خدا تعالیٰ تو اسکے فضل سے تم زیارت کعبۃ اللہ کی کرد گے
اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ ؕ بے فکر اور بے ڈر دشمنوں سے منڈاتے ہوئے اپنے سروں کو اور کترواتے ہوئے اپنے بالوں کو
خاطر جمع سے یعنی آتے برس زیارت کروگے بے اندیشہ اور حجامت بھی بنواؤ گے اور بالوں کو کترواؤ گے یہی رسم ہے کہ بعد تمام ہونے احرام کے بعضے حجامت
کرتے ہیں بعضے مقراض سے بال کترواتے ہیں فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا پھر جانتا ہے خدا تعالیٰ وہ چیز جو تم نہیں جانتے
کہ اس برس زیارت نہ ہونے میں کیا حکمت تھی پھر کیا تمہارے واسطے عوض اس غم کے فتح نزدیک پہلی زیارت کعبۃ اللہ کے سے سو وہ فتح
خیبر کی ہے مسلمانوں کے دل کو زیارت نہ کرنے سے غم ہوا تھا۔ اس فتح سے خوش ہوئے پھر بعد اس کے آتے برس خاطر جمع سے زیارت
بھی کریں هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ؕ وہ خدائے تعالیٰ جس نے بھیجا رسول
اپنے کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے واسطے راہ دکھانے کے جو اسلام ہے اور اسواسطے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو زور
اور قوت دیوے دین اسلام کو سب دینوں پر کفایت کرتا ہے خدا تعالیٰ گواہ تیری پیغمبری پر جو تو سچ بھیجا ہوا ہے خدا تعالیٰ کا اگر کوئی کافر یا سب
ہی کافر نہ مانیں سچا تم کو تو غمگین مت ہو جو میں کہتا ہوں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا ہے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں یار اور رفیق وہ کیسے ہیں کہ سخت اور بے رحم ہیں کافروں پر اور مہربانی اور محبت کرنے
والے ہیں آپس میں یعنی کافروں پر فقط بسبب دشمنی دین کے ذرا رحم نہیں کرتے یہاں تک کہ اگر اپنا باپ یا بھائی سگا ہو تو اسے بھی جان مار ڈالتے
ہیں۔ اور آپس میں مسلمان ایک جان اور تن ہیں اور وہ کیسے ہیں کہ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ دیکھتا ہے تو ان کے
تئیں جو رکوع اور سجدہ کرتے ہیں یعنی نماز ہمیشہ پڑھتے ہیں اور اس نماز سے ڈھونڈھتے ہیں یہ مومن مہربانی اور ثواب زیادہ خدا تعالیٰ سے اور
خوشی اور رضامندی خدائے تعالیٰ کی چاہتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ آیت صحابیوں کی تعریف میں ہے خصوص حضرت چہار یار کی صفت میں ہے
جو ہر ایک کو ایک صفت سے اشارہ ہے یعنی وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ تعریف ابا بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے جو وہ نہایت رفیق تھے اور غار ثور میں ساتھ
تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جب مکے سے مدینے کی طرف ہجرت فرمائی تھی اور اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ صفت حضرت بن الخطاب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی ہے جو بہت کافروں پر سخت بے رحم تھے صرف دین کے واسطے اور ان سے دین نے بڑی قوت پائی اور رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تعریف حضرت
عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے جو نہایت حیا اور مروت اور سخاوت میں مشہور ہیں جو ہمیشہ مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے تھے چنانچہ جنگ
تبوک میں تین سو اونٹ اسباب سے بھرے ہوئے تیار اور ہزار مثقال سونا آگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے اور رُكَّعًا سُجَّدًا یعنی نماز اور
عبادت تعریف حضرت مرتضےٰ علی کرم اللہ وجہہ کی ہے جو ہمیشہ نماز اور عبادت میں رہتے تھے جیسے کہ ہر رات کو ہزار تکبیر کی آواز خلوت خانہ عبادت
کے سے خادم سنتے تھے سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ نشانیاں ان کے موہنوں میں ظاہر ہونگی قیامت کو سجدوں کے نشان سے
مع عند المتقدمین ۱۲ قیامت کو نمازیوں کے ماتھے مانند سورج کے چمکیں گے ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ یہ تعریف جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی اوپر کہی یہ مثل توریت میں جو کتاب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہے اس میں بھی بیان کی ہے اور انجیل میں جو کتاب حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کی ہے اس میں بھی اسی طرح لکھا ہے یعنی تعریف چہار یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توریت اور انجیل میں بھی لکھی ہے

اور اُن کی مثل ایسی ہے کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ جیسے کھیتی ہے جو پہلے باہر نکالتی ہے زمین سے اپنی پہلی ڈالی کو پھر مضبوط کرتی ہے وہ اس ڈالی کو پھر موٹی اور سخت ہوتی ہے اپنی اسی پہلی ڈالی پر یعنی جو پہلی زمین سے کونپل پھوٹتی ہے تو بہت نازک اور کمزور ہوتی ہے پھر چند مدت میں قوت پاکر مضبوط اور خاصا درخت ہوتا ہے تو تعجب میں اور خوشی میں لاتا ہے وہ درخت کھیتی کرنے والے کو یہ مثل دین اسلام کی ہے کہ اول دین سست اور کمزور تھا پھر اُسے خدائے تعالےٰ نے ایسی قوت بخشی مومنوں کے سبب جو غصہ کرنے لگے اُن مومنوں سے وہ کافر اور حسد کرنے لگے یعنی جو کوئی رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کے صحابیوں سے بغض اور دشمنی رکھے تو گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغض اور دشمنی رکھتا ہے اور جو کوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی رکھے وہ کافر ہے بیشک اور وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وعدہ کرتا ہے خدا تعالےٰ اُن لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں مسلمانوں میں سے اُن کو وعدہ دیتا ہے گناہوں کے بخشنے کا اور بدلہ دینے کا بڑے یعنی اُس ایمان لانے کا اور نیک کام کرنے کا بڑا بدلہ دیوےگا خدا تعالیٰ سو وہ بہشت ہے اور نعمتیں بہشت کی ع ۱۲

سورۃ الحجرات مدنیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وھی ثمانی عشرۃ اٰیۃ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت بڑھو باتوں میں آگے خدا تعالےٰ اور اُس کے بھیجے ہوئے کے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے یعنی زیادتی کی بات نہ کرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور اور ڈرو خدا تعالےٰ سے بے ادبی کرنے میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں بیشک خدا تعالےٰ سننے والا ہے سب کی باتوں کا جاننے والا ہے سب کے کاموں کا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اے ایمان لانے والو مت اونچی کرو اپنی آوازوں کو بات کرنے کے وقت اوپر آواز نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدا تعالیٰ اپنی بندوں کو ادب سکھاتا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ملائم اور آہستہ بولو ادب سے بات کرو اور پکار کے بات نہ کرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیسے کہ آپس میں پکار کے بولتے ہو ایک دوسرے سے تو نکمے اور ضائع نہ ہو جاویں نیک کام تمہارے اور تمہیں خبر نہ ہو کہ ہمارے نیک کام ضائع ہوئے بے ادبی سے اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ بے شک وہ لوگ جو نیچی کرتے ہیں اپنی آوازوں کو آگے بھیجے ہوئے خدا تعالیٰ کے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے وہی لوگ جن کو آزماتا ہے خدا تعالےٰ اُنکے دلوں کو ادب کیواسطے اور اُن ہی لوگوں کے لئے بخشش ہے گناہوں کی اور نیک کاموں کا بدلہ بڑا اُنکے واسطے ہے قیامت کے دن کہتے ہیں کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فوج کو ایک قوم پر بھیجا تھا اُس فوج نے جا کر فتح کی اور کتنے لوگ اُس قوم سے پکڑ لائے مدینے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اُن قیدیوں کو رکھو وارث اُن قیدیوں کے آئے مدینے میں دوپہر کے وقت جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام کرتے تھے اُنھوں نے آن کر حجرے کے دروازے کے باہر پکارا اور شور کیا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آؤ اور ہمارا انصاف کرو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیند سے بے مزہ اُٹھے اور کمال مہربانی سے اُن میں سے ایک کو منصف ٹھہرایا اُس منصف نے کہا کہ اُن قیدیوں سے آدھے چھوڑ دو اور آدھوں کو قید رکھو اسی طرح کیا تب یہ آیت اتری کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ الْحُـجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو پکارتے ہیں تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی گھر کے دروازے کے باہر سے پکارتے ہیں بہت لوگوں کو اُن سے عقل نہیں ہے جو ادب اور آدمیت رکھتے ہوں جو ذرا صبر کریں اور تجھے نیند میں بے مزہ نہ کریں ...

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور اگر وہ لوگ صبر کرتے جبتک کہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیند سے اُٹھ کر باہر نکلتا اپنے گھر سے اُن پاس آتا تو البتہ یہ بہتر تھا اُن کے حق میں جو سارے قیدیوں کو چھوڑ دیتا اور خدائے تعالےٰ بخشنے والا ہے بے ادبی توبہ کرنے والوں کی مہربان ہے ادب رکھنے والوں پر جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور بزرگی کرتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ جو نویں برس ہجرت سے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولید عقبہ کے بیٹے کو ایک قوم مسلمانوں کیطرف بھیجا جو زکوٰۃ کا مال اُن سے لادے اور پہلے ان سب کے مسلمان ہونے سے اُس قوم اور ولید کی قوم میں لڑائی ہوئی تھی اور خون ایک شخص کا اس قوم سے ولید کے

ذمہ تھا جب اُس قوم میں ولید کے آنے کی خبر پہونچی سبب اسلام کے اُنھوں نے اپنے خون کا دعویٰ چھوڑ کر اخلاص اور محبت سے بہت لوگ اُس قوم کے نے ولید کو پیشوائی کے لیئے لے آنیکا ارادہ کیا ولید نے جانا کہ اُس خون کیواسطے مجھے مارنے کو آئے ہیں یہ سمجھ کر وہاں سے بھاگ آیا اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں آن کر کہا کہ وہ قوم اسلام کو چھوڑ کر پھر کافر ہو گئی اور مال زکوٰۃ کا نہ دیا اور میرے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خالدؓ صحابی کو جو بڑے بہادر تھے کتنے لوگ ساتھ دے کر اُس قوم پر بھیجا اور فرمایا کہ اے خالد جلدی نہ کیجیو اول اُن کا حال دریافت کیجیو اگر سچ ہے کہ وہ کافر ہوئے ہوں تو انہیں قتل کیجیو خالد جب نزدیک اُس قوم کے گئے ایک شخص کو بھیجا اُسنے جا کر دیکھا جو بانگ اور نماز جماعت سے پڑھتے ہیں اور اسلام کی سب باتیں نظر آئی ہیں اور کفر کی کوئی نشانی نہیں خالد نے آن کر یہ احوال حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ظاہر کیا تب آیت اُتری يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر آوے تم پاس کوئی بدکار جھوٹی خبر لے کر جو سبب فکر اور تردد کا ہووے تو پھر اُس خبر کو تحقیق کر لو اور کھوج لو اُس بات کو جو سچ ہے یا جھوٹ ہے تو ایسا نہ ہو کہ جو بغیر تحقیق کئے کچھ کام کر دو پھر پونچاؤ تم دُکھ اور بُرائی کسی قوم کو انجانی سے اور بیخبری سے یعنی کافر جان کر قتل کر دو اور وہ مسلمان ہو ویں تو پھر ہو تم کل کو اپنے کئے پر پچتانے والے کہ افسوس ہمنے کیا کیا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اور جانو اے مسلمانو وہ کہ تمہارے بیچ میں ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا چاہیئے کہ ادب سے اُسکے روبرو جھوٹی بات نہ کہو اگر وہ کہا مانے تمہارا بہت کاموں میں یعنی تم کہو اور مصلحت دو وہی کرے تو البتہ مصیبت آوے تمپر اور خراب ہو تم اور تمہاری مصلحت اور تدبیر بعضے وقت تمہارے حق میں زبون ہوتی ہے لیکن خدا تعالےٰ نے محبت دی تم کو ایمان کی اور اچھا لگتا ہے ایمان تمہارا دلوں میں اور بُرا اور زبون کر دیا کفر کو اور بدکاری کو اور گناہوں کو تمہارے دلوں میں یعنی بہت بُرا لگتا ہے کفر اور بدکاری تمکو خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ جو تحقیق کرتے ہیں خبروں کو وہی لوگ ہیں راہ پائے ہوئے نیکی کی ایمان کی محبت اور کفر سے بیزاری فضل خدا تعالیٰ کی طرف سے اور مہربانی ہے اسکی اور خدا تعالیٰ جانتا ہے سچ جھوٹ بات کو مضبوط کام کرنیوالا ہے

شان نزول کہتے ہیں دو شخصوں میں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے روبرو سخت بحث ہوئی جھگڑا بڑھتے بڑھتے یہاں تک پونچا جو دونوں طرف کے لوگ ہتھیار باندھ کر آئے اور لڑنے کو تیار ہوئے اتنے میں یہ آیت اُتری وَاِنْ طَاۗىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَي الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْۗءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَاۗءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اور اگر دو قومیں مسلمانوں سے لڑنے لگیں آپس میں پھر تم اُن دونوں میں صلح کروا دو اور ملا دو انکو پھر اگر ظلم اور زیادتی کرے اُن دونوں میں سے ایک قوم دوسری قوم پر اور صلح کی بات نہ مانیں اور خدا رسول کے حکم پر راضی نہ ہو تو پھر تم لڑو اُس قوم سے جو زیادتی کرے جبتک کہ پھر پھرے خدا تعالیٰ کے حکم کی طرف پھر جب پھریں اپنی زیادتی اور نا انصافی سے پھر صلح کرا دو برابر اُن دونوں قوم میں انصاف سے جو کسی کی طرف داری نہ کرو اور کسی کا حق ضائع نکرو بیشک خدا تعالیٰ چاہتا ہے انصاف کرنے والوں کو جو بات کہنے میں اور کام کرنے میں کسی کی طرفداری نہیں کرتے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ یہ مقرر جانو سب مسلمان آپس میں بھائی ہیں دین کے پھر صلح کرا دو تم اپنے دو بھائیوں میں اور ڈرو خدا تعالےٰ ع ۱۳
سے اُسکے حکم نہ ماننے میں شاید کہ تمپر مہربانی کرے جو اسکا حکم مانو **شان نزول** کہتے ہیں کہ بعضے دولتمند غریبوں کو اور بعضے خوبصورت بدصورت معقول ثلث
آدمی پستہ قد کو یا بہت موٹے کو اور عیبدار کو جیسے کانا بوچا یا سیاہ رنگ کو عیب اور مزاخ کرتے تھے اور کھجاتے تھے اور بعضے یہودی اور نصاریٰ جو مسلمان ہوئے تھے انکو یہودی اور نصاریٰ کہکر پکارتے تھے ان لوگوں کو آداب مجلس کا سکھانے کو یہ آیت اُتری کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاۗءٌ مِّنْ نِّسَاۗءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو چاہیئے کہ مسلمان ٹھٹھے اور مزاخ طعنہ میں نہ کریں ایک قوم دوسری قوم کو شاید کہ ہوں کہ جنکو ٹھٹھا اور عیب کرتے ہیں اچھے اُنسے جو ٹھٹھا اور کھجانا کرتے ہیں اور نہ چاہیئے کہ عورتیں مزاخ سے کہا دیں عورتوں کو شاید کہ وہ عورتیں جن کو چھیڑتی ہیں اچھی ہوویں چھیڑنے والیوں سے اور نہ عیب پکڑو اپنوں کا جو مسلمان سب ایک تن من ہیں اور عیب لیکے اور چڑانے کی ناموں سے مت پکارو آپسیں

جو برا ہے نام الینا برائی سے جیسے کہ اے یہودی یا اے نصرانی کہہ کر پکارنا بعد مومن مسلمان ہونے کے ایسی باتوں سے توبہ کرو اور جو کوئی توبہ نہ کرے گا ایسی باتوں سے پھر وہی قوم ستم کرنیوالی جو اپنے اوپر جو خدا تعالیٰ اور رسول کے غصہ میں گرفتار ہوں یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ز اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ہ اے ایمان لانیوالو پرہیز کرو اور بچتے رہو بہت گمانوں سے جو ہر ایک بات میں کرتے ہو تم بیشک بعضا گمان گناہ ہوتا ہے جیسے کہ کسی نیکبخت کو برا جانو یہ گناہ ہے اور جاسوسی مت کرو کسی کی اور پیٹھ پیچھے برا مت کہو اور جاسوسی کرنا بہت برا ہے اے کیا بھلا چاہتا ہے کوئی تم میں سے کہ کھاوے گوشت موئے بھائی اپنے کا پھر بیزار ہو تم اے مسلمانوں کسی کو پیٹھ پیچھے برا کہنے سے جیسے بیزار ہو موئے بھائی کے گوشت کھانے سے اور ڈرو خدائے تعالےٰ سے اور حکم بجالاؤ خدا تعالیٰ کا - اور غیبت کرنے سے توبہ کرو بیشک خدا تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے مہربان توبہ کرنیوالوں پر کہتے ہیں جبدن مکہ فتح ہوا حضرت بلال حبشی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے کعبہ کے کوٹھے پر چڑھ کر اذان کہتے تھے۔ بعضے شخص حضرت بلال کی ذات کو طعن کر کے کہتے تھے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سوائے اس کوے کے اور کسی کو نہ پایا جو اسی کو اذان کے واسطے اوپر چڑھایا تب یہ آیت اتری یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۔ اے آدمیوں بیشک ہمنے پیدا کیا تم کو ایک مرد و ایک عورت سے جو حضرت آدم اور بی بی حوا تھیں یعنی ایک ماں باپ سے سبکو پیدا کیا تم سب کی ایک اصل ہے اور بنایا تم کو بہت ذات اور قوم اور جتھے تو پہچانو تم آپس میں ایک دوسرے کو جیسے دو آدمی کا ایک نام ہو تو معلوم کریں کہ فلانا فلانی قوم کا ہے بیشک تم میں سے بہت بڑا وہ ہے خدا تعالیٰ کے پاس جو بہت پرہیز کرتا اور بچتا ہے اپنے تئیں برے کاموں سے تحقیق خدا تعالیٰ خبر رکھتا ہے سب کی اصل النسل جانتا ہے سب کی ذاتوں کو کہتے ہیں کہ ایک قوم گروہ عرب کے سے بنی اسد مدینے میں آن کر مسلمان ہوئے اور کہنے لگے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سب عرب کی قوم جو ایمان لائے ہیں، پہلے حالت کفر میں مسلمانوں سے لڑتے ہیں اور اس کے بعد ایک ایک آدمی اپنے کنبے میں سے ایمان لایا ہے اور ہم سب سارا کنبہ بچوں قبیلوں سمیت ایمان لائے اور کبھی تم سے مقابلہ نہیں کیا یہ بات گویا احسان رکھ کر کہتے تھے تب یہ آیت اتری قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ط وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْکُمْ مِّنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ہ کہتے ہیں گاؤں کے رہنے والے کہ ہم ایمان لائے ہیں کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ کہو ہم نے تابعداری کی ہے اور حکم بجالائے جو زبان سے کلمہ شہادت پڑھا اور نہیں آیا ایمان تمہارے دلوں میں دل تمہارا موافق زبانوں کے نہیں ہے اور اگر تابعداری کرو اور حکم بجالاؤ خدا تعالیٰ کا اور اسکے بھیجے ہوئے کا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کم نہ کریگا خدا تعالےٰ تمہارے نیک کاموں سے کچھ بھی پورا بدلہ دیوے گا بیشک خدا تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِکَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ہ البتہ ایمان لانے والے وہ اصل وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں خدا تعالےٰ پر اور اس کے بھیجے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر شک نہ لاتے دل میں ایمان لانے کے بعد کچھ کسی طرح کا اور کافروں سے لڑتے ہیں اپنا مال اور جان دیتے ہیں خدا تعالےٰ کی راہ میں یعنی مال اوروں کو دے کر لڑواتے ہیں - اور آپ بھی لڑتے مرتے ہیں صرف خدا کے واسطے وہ سچے ہیں ایمان لانے والے قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِکُمْ ط وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ہ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو جو احسان رکھتے ہیں تجھ پر اپنے ایمان لانے کا اے کیا تم خبردار کرتے ہو اپنے ایمان لانے پر خدا تعالیٰ کو خدا تعالیٰ آپ جانتا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں اور زمین میں اور خدائے تعالےٰ سب چیز ذرہ ذرہ سے خبردار ہے اسپر کچھ چھپا ہوا نہیں ہے یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ اَنْ اَسْلَمُوْا ط قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ ج بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ هَدٰىکُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ہ احسان رکھتے ہیں تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کا جو مسلمان ہوئے ہیں کہہ انکو احسان مت رکھو تم مجھ پر اپنے مسلمان ہونے کا بلکہ خدا تعالیٰ احسان رکھتا ہے تم پر اس بات کا کہ تم کو راہ بتائی ایمان لانے کی طرف جو پیغمبر کو بھیجا تمہارے پاس اور تمکو توفیق دی ایمان لانے کی اس بات کو یقین جانو اگر تم سچے ہو ایمان لانے میں اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ہ بے شک خدا تعالیٰ جانتا ہے چھپی ہوئی باتیں آسمانوں زمین کی اور خدائے تعالیٰ دیکھتا ہے سب کام تمہارے جو تم کرتے ہو چھپے اور ظاہر

منزل ۷

سُوْرَۃُ قٓ مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَهِیَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً

قٓ ۟ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ۚ قاف کے حرف سے بہت معنی لیتے ہیں اور قاف نام ایک پہاڑ کا ہے سو وہ زمرد کا ہے۔ جو ساری زمین کے گرد ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قسم ہے قاف کی اور قرآن بہت بزرگ کی یہ سب آدمی مر کر قیامت کو جی اٹھیں گے اور یہ کافر اس بات کو سچ نہیں جانتے بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِیْبٌ ۚ بلکہ تعجب رکھتے ہیں وہ کہ آیا ان پاس ان ہی میں سے ڈرانے والا قیامت کے دن سے یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کہا کافروں نے کہ یہ آنا پیغمبر کا تعجب ہے جو کبھی ایسی بات سنی ہی نہیں جو آدمی کو خدا تعالیٰ بھیجے پیغمبر کر کے اور دوسرا تعجب یہ کہ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ ۝ اے کیا جب ہم مریں گے اور خاک ہو جائیں گے گل کر زمین میں پھر بدن کیونکر بنے گا۔ اور پھر مر کر جیوینگے یہ دوبارہ جینا مر کر بہت دور ہے عقل سے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے تمہیں کیا خبر ہے اس بات کی قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِیْظٌ ۝ بیشک ہم جانتے ہیں جو کچھ گھٹاتی ہے مردوں کے بدن سے قبروں میں اور گلاتی ہے زمین ان کو اور ہمارے پاس ہے کتاب لکھ رکھنے والی یعنی اس کتاب کا لکھا نہیں پھرتا سو اسمیں لکھا ہے کہ آدمیوں کا بدن گلا ہوا ذرہ ذرہ سب درست ہوگا ایک رونگٹا بھی کم نہ ہوگا یہ سب لوح محفوظ میں میں لکھا ہوا ہے پر کافر نہیں مانتے بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِیْٓ اَمْرٍ مَّرِیْجٍ ۝ بلکہ جھوٹ جانتے ہیں قرآن کو جو سچ اور درست ہے جس وقت آیا ان پاس اور سنا انہوں نے اور اسکے جواب میں ناچار ہوئے پھر کافر اس کام میں جھنجھلا رہے ہیں اور حیران ہیں جو کبھی قرآن کو شعر کہتے ہیں اور کبھی جادو ٹھہراتے ہیں اور کبھی قصہ سمجھتے ہیں کسی بات پر ٹھہرتے نہیں اَفَلَمْ یَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَزَیَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝ اے کیا نہیں دیکھتے کافر آسمان کیطرف جو ہے ان کے سر پر کیسا بنایا ہمنے اسے اپنی قدرت سے اسکو اور سنوارا ہمنے اسے تاروں اور چاند اور سورج سے اور نہیں ہیں اسمیں کہیں دراڑ اور چھید وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِیْجٍ ۙ اور زمین کو لمبا اور کشادہ بچھایا ہمنے اور ڈالا ہمنے زمین میں پہاڑ ولنگر اور اگائے ہمنے زمین میں سب طرح کے جوڑے اگنے والی بہار خوشی دینے والی یعنی یہ سب کچھ جو پیدا کیا ہے تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰی لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۝ دیکھنے کیواسطے جو ان سب چیزوں کو دیکھکر جانیں کہ خدا تعالیٰ ایسا قادر ہے اور نصیحت پکڑنے کے واسطے پیدا کیا ہے سب کچھ اور خدائے تعالیٰ کی یاد کرنے کے واسطے ہر بندے کی جو بندہ خدائے تعالیٰ کی طرف عاجزی کرتا ہے سب طرف سے منہ پھیر کر اور جانتا ہے سب یہ خدا تعالیٰ نے اپنے قدرت سے پیدا کیا ہے وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِیْدِ ۙ اور نیچے بھیجا ہمنے آسمان سے پانی بہت نفع دینے والا پھر اگائے ہمنے اس پانی سے باغ بڑے درختوں والے اور کھیت جس سے کاٹتے ہیں اناج وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌ ۙ اور کھجوروں کے درخت بڑے اونچے لمبے اگائے اس پانی سے جو ان درختوں میں پھولوں کے گچھے پاس پاس لگے ہیں یعنی بہت میوے ہیں انمیں اور یہ سب پیدا کیا رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْیَیْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝ روزی واسطے کھانے بندوں کے اور جلایا ہمنے اس پانی سے زمین مُردی ہوئی کو یعنی زمین کا جو جاڑے میں سب سبزہ جل جاتا ہے تو مانند مردے کے ہوتی ہے پھر بہار کے مینھ سے سبزہ اور پھول سب طرح کے پیدا ہوتے ہیں تو گویا زمین زندہ ہوتی ہے اسی طرح باہر نکلنا ہے تمہارا قبروں سے قیامت کو اب خدا تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دیتا ہے کہ اگر قوم تجھے جھوٹا کہتی ہے تو تو ملول ہو کس واسطے كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۙ جھوٹا کہا پہلے ان مکے کے لوگوں سے نوح نبی علیہ السلام کو انکی قوم نے اور کنوئیں رس کے رہنے والوں نے اپنے حنظلہ صفوان کے بیٹے کو جھوٹا کہا رس ایک کنوئیں کا نام ہے جو اسکا احوال سورۂ حج میں گذرا اور قوم ثمود نے اپنے نبی صالح علیہ السلام کو جھوٹا کہا وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۙ وَّاَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیْدِ ۝ اور قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کو اور فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور لوط نبی کو اسکے بھائی نے اور ایکہ کے رہنے والوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ایکہ ایک جنگل کا نام ہے اور قوم تبع نے تبع کو ان سب نے اپنے اپنے پیغمبروں کو کہا کہ تم جھوٹے ہو پھر لازم اور واجب ہوا انپر عذاب کرنا تبع ایک بادشاہ کا نام ہے جو اس کا قصہ سورۂ دخان میں گذرا اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝ اے کیا ہم تھکے اور سست ہوئے یا ماندے ہوئے پہلی بار پیدا کرنے سے خلقت کے جو دوسری بار پیدا نہ کر سکیں گے

ع ۱

قال عکرمة والضحاک هو جبل بالارض من زمرد خضراء ومنه خضرة السماء والسماء محيط عليه وعليه كتفاها ويقال هو الحجاب الذي تغيب الشمس من ورائه مسيرة سنة وقيل معناه قضي الامر او قضي ما هو كائن كما قالوا في حٰم ۱۲ معالم

پر کافر نہیں مانتے بلکہ شک شبہہ میں ہیں پھر نئی پیدا کرنے میں خلقت کے یعنی کافروں کو یقین نہیں کہ سب خلقت مر کر پھر نئے سرے سے پیدا ہوگی۔ وَلَقَدْ
خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝ بیشک ہمنے پیدا کیا آدمی کو اور جانتے ہیں ہم جو کچھ خیال گذرتا ہے اُسکے
جی میں اور ہم بہت پاس ہیں آدمی کی جان کی رگ سے جو دھڑکتی رہتی ہے ایک رگ ہے دل میں جو رات دن سوتے جاگتے دھڑکتی رہتی ہے۔ اُسی سے نبض
کی رگیں دھڑکا کرتی ہیں اُس رگ سے بھی نزدیک ہے خدا تعالیٰ کا علم یعنی جو خیال آدمیوں کے دلوں میں گذرتے ہیں خدا تعالیٰ کو سب معلوم ہیں۔ اِذْ
يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝ جب ملیں اور لیویں دو لینے والے باتوں اور کاموں کے ایک داہنی طرف سے اور ایک بائیں طرف سے
دو فرشتے پاس بیٹھنے والے مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝ نہیں کہتا کوئی شخص مُنہ سے کوئی بات مگر پاس اُس کے ہے نگہبان[1] دیکھنے والا تیار
یعنی ہر آدمی کے ایک داہنی ایک بائیں طرف دو فرشتے بیٹھے راہ دیکھتے ہیں کہ جو کرتا ہے اور کہتا ہے لکھ لیتے ہیں تو چاہیئے کہ آدمی بیہودہ اور نکما کام اور بات ہرگز نہ کرے
جو سب لکھے جاتے ہیں۔ وَجَاۗءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝ اور آپہونچی بیہوشی اور غشی موت کی جو سچ ہے یعنی مقرر وہ وقت آتا ہے اور تب کہینگے
فرشتے کہ یہ وقت وہ ہے جو تو اُس سے ڈرتا تھا اور جاگتا تھا اور ہٹتا تھا۔ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝ اور پھونکا جاویگا قرنا یعنی دوسری بار جب
قبروں سے جی اُٹھیں گے تب فرشتے کہیں گے کہ یہ وہ دن ہے جس دن سے ڈراتے تھے لوگوں کو وَجَاۗءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَاۗىِٕقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝ قیامت کو ہر آدمی
جو ساتھ اُس کے ایک ہانکنے والا دوسرا گواہی دینے والا اُسکے کاموں کا لیے چلا آتا ہے فرشتہ پھر حکم ہوگا ہر آدمی کو لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ
غِطَاۗءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ اور بیشک تھا تو بیخبری میں اُس دن سے پھر کھولا اور اُٹھایا ہمنے تیری آنکھ سے پردہ غفلت کا پھر آنکھ تیری آج تیز ہے اور خوب دیکھتی
ہے احوال کو وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ۝ اور کہے اُسکا ساتھی یعنی جو فرشتہ اُسکو ساتھ لایا ہے گواہی دینے والا کہ یہ ہے وہ جو میرے پاس حاضر
ہے لکھا ہوا دفتر تیرے کاموں کا جو دنیا میں تونے کئے تھے پھر حکم ہوگا اُن ہانکنے والے اور گواہی دینے والے فرشتوں کو اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝
ڈالو دوزخ میں اُسے جو کوئی کافر ہو دشمنی رکھنے والا قرآن سے اور اُسے دوزخ میں ڈالو جو مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِۨ ۝ منع کرنے والا ہے نیک کاموں کا اور حد
سے باہر گیا ہوا ہے شک لانیوالا ہے خدا تعالیٰ کے ایک ہونے میں۔ اور اُسکو دوزخ میں ڈالو الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ
جس نے بنایا شریک خدا تعالیٰ کے ساتھ دوسرا خدا پھر ڈالو اُسے عذاب سخت میں جب فرشتہ لیچلا اُسکو دوزخ کی طرف تب اُسنے کہا میری کیا تقصیر ہے
میرا شیطان مجھ پر زور آور تھا اُس کے کہنے سے میں نے کیا پھر حکم ہوگا لاؤ اُس کے شیطان کو تب اُسنے آن کر قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ
بَعِيْدٍ ۝ کہا اُس کے پاس والے شیطان نے کہ اے پروردگار میرے میں نے اُسکو بیراہ اور حکم نہ ماننے والا نہیں کیا ای پروردگار آپ ہی تھا بڑی گمراہی میں تب قَالَ
لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ۝ فرمایا خدا تعالیٰ نے مت جھگڑو میرے آگے جو بیفائدہ ہے تمہارا اب جھگڑنا اور مقرر آگے ہی جو بھیجا تمہاری طرف
وعدہ عذاب کا پیغمبر کی زبانی تم کو مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ نہیں پھرتی بات میرے آگے یعنی میں جو وعدہ عذاب کا کر چکا ہوں۔ وہ بات ع ۲
پھرتی نہیں اور نہیں ہیں ہم ظلم کرنے والے اپنے بندوں پر یعنی بغیر گناہ کے عذاب نہیں کرتے ہم يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ یاد کر
جس دن کہینگے ہم دوزخ کو کہ ای دوزخ بھری تو وہ کہے کہ کچھ اور بھی ہے تو لاؤ کہتے ہیں کہ تب خدا تعالیٰ قدم قدرت اپنے کا دوزخ پر رکھیگا اُسوقت دوزخ کہیگی کہ بس بس
ہوئی میں اب طاقت نہیں مجھے وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ۝ اور پاس لاویں گے بہشت کو پرہیزگاروں کیواسطے جو ڈرتے تھے دنیا میں خدا تعالےٰ کے
عذاب سے نہ دور ہوگی بہشت پرہیزگاروں سے پرہیزگار بہشت کو دیکھیں گے اور ہر ایک کو مکان اپنے رہنے کا اور اُسکی نعمتیں نظر آوینگی اور فرشتے کہینگے هٰذَا
مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝ یہ ہے وہ جسکا دنیا وعدہ کیا تھا ہر ایک رجوع کرنیوالے کو یعنی جو خدا کیطرف رجوع رکھتا تھا اور اپنے تئیں تھام رکھتا تھا بُرے
کاموں سے اُسکو یہ نعمتیں ہیں مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاۗءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِۨ ۝ جو کوئی کہ ڈرا خدا تعالیٰ سے چھپا ہوا یعنی جسکے دل میں خدا تعالیٰ کا ڈر ہو اور لاوے

---

[1] حسن بصری کہتے ہیں یہ فرشتے آدمی سے بجز دو وقت جدا نہیں ہوتے ایک تو وقت جماع کے دوسرے وقت بول و براز کے اور مجاہد کہتے ہیں کہ یہ فرشتے اور نہ کسی بات کو ترک کرتے ہیں۔ جب کہ وہ آہ سرد دو وجع درد کے بھرتے ہیں۔ اُس کو بھی قلم بند کرتے ہیں اور عکرمہ سے منقول ہے کہ فقط اس بات کو لکھتے ہیں کہ جس پر ثواب یا عقاب مرتب ہے۔ (ابی امامہ باہلی سے) مروی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسنات کا لکھنے والا داہنی جانب کو ہے اور سیات کا لکھنے والا بائیں جانب کو جبکہ آدمی کوئی عمل حسنہ کرتا ہے تو داہنی جانب والا فوراً اس کے عمل کو لکھ لیتا ہے۔ اور جب عمل سیہ کرتا ہے تو داہنی والا بائیں والے کو لکھنے سے روکتا ہے یہانتک کہ سات گھنٹہ تک اُسکے لکھنے سے باز رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ شاید توبہ کرلے " معالم التنزیل۔ اور دوسری روایت پر بھی توبہ واجب ہے۔ کہ وقت کرنے کے تک انتظاری کرتا ہے اگر سوتے وقت نہیں کرتا۔ تو ایک کے بدلے ایک ہی (بدلے ایک ہی گناہ لکھتے ہیں) تنبیہ آدمی ضرور بالضرور دربار الٰہی میں توبہ استغفار کرلیا کریں اور جو خطائیں کہ دن کو سرزد ہوئی ہیں۔ اُس کی معافی مانگیں کذا مروی عن عمر ۱۲ "

[2] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہے گی جہنم ہل من مزید حتے یضع قدمہ فتقول قط قط رواہ البخاری " " " "

دل خداتعالیٰ کی طرف پھرا ہوا سب طرف سے بیزار ہو کر پھر ایسے شخصوں کو کہینگے اِدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۔ اندر جاؤ بہشت سے بے غم یہی دن ہے جو آج کے دن سے ہمیشہ بہشت میں رہوگے۔ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۔ واسطے اُن بہشتیوں کے ہے جو چاہیں نعمتوں سے سب موجود ہے بہشت میں اور ہمارے پاس زیادہ ہے نعمت جو چاہیں کسی چیز کی نہیں وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ اور کتنی قوموں کو مار کھپایا ہمنے پہلے ان مکے کے لوگوں سے جو تھے وہ بہت سخت زور آور اُن سے پھر راہیں کاٹیں انہوں نے اور پھرے شہروں میں سوداگری کو اور مال جمع کیا اور عیش کیا پھر دھیان کرو کہ تھی کہیں جگہ انکو بھاگنے کی موت سے یا کہیں پناہ تھی مرنے سے انکو جو نہ مرتے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۔ یہ سب باتیں جو مذکور ہوئیں ہر طرح نصیحت ہیں اُس شخص کو جس کو ہووے دل سمجھنے سوچنے والا یا جو کوئی سنے کان دھر کے اور وہ ہووے جی لگا کر ان باتوں کا سننے والا جو دھیان کر کے سمجھے اور نصیحت مانے وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۔ اور بیشک بنائے ہمنے آسمان اور زمین اور جو کچھ کہ اُن دونوں میں ہے سبکو پیدا کیا چھ دن میں اور نہ پہنچا ہمکو کچھ دکھ اور محنت یعنی ہم تھکے نہیں اُنکے بنانے سے اب خدائے تعالیٰ اپنے حبیب کو تسلی فرماتا ہے کہ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۚ پھر صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُسپر جو کہتے ہیں مکے کے لوگ میرے اور تیرے حق میں یعنی خداتعالیٰ کا شریک مقرر کرتے ہیں اور فرشتوں کو بیٹیاں ٹھہراتے ہیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو شاعر اور ساحر اور مجنوں کہتے تھے ان سب باتوں پر صبر کر اور غصہ مت کھا اور نماز پڑھ اور یاد کر اپنے پروردگار کو ساتھ تعریف کے سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے یعنی نماز فجر کی اور عصر کی پڑھ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۔ اور رات کو بھی نماز پڑھ اور پیچھے نمازوں کے بھی اوسے یاد کر یعنی مغرب اور عشا کی نماز اور وتر بھی پڑھ یا نفلیں پڑھ نمازوں کے پیچھے وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۔ اور سن جس دن پکاریگا پکارنیوالا نزدیک کی جگہ سے کہتے ہیں کہ حضرت اسرافیل[ف۲] علیہ السلام ایسی طرح پکاریں گے جو سب کو ایسی آواز معلوم ہوگی کہ جیسے کوئی پاس سے پکارتا ہے۔ اور یہ کہیں گے اسرافیل علیہ السلام کہ اے گوشت اور ہڈیوں گلی ہوئی اور اے رگو اور بال جدا جدا پڑے ہوئے آؤ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ سب اکٹھے ہو حساب دینے کو يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۚ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۔ جسدن سنیں گے سب مردے قبروں میں بڑی سخت آواز فرشتے کی جو سچ ہے یعنی مقرر ہوئی ہے۔ اُس سخت آواز سے یہ کہے گا فرشتہ کہ یہ دن ہے باہر آنے کا قبروں سے اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۔ بیشک ہم جلادیں اور ہم ماریں یعنی پیدا کریں اور ماریں دنیا میں اور ہماری طرف پھر پھرنا ہے حساب دینے کیواسطے يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۚ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۔ یاد کر اُس دن کو جس دن پھٹے زمین مردوں کے نکلنے سے جو قبروں سے نکل کر دوڑیں گے یہ جلانا پھر قبروں سے اور اکٹھا کرنا پھر قیامت کے دن ہمپر آسان ہے اور سہج ہے نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ ہم جانتے ہیں اُس چیز کو جو یہ کافر کہتے ہیں کہ قیامت نہ ہوگی اور نہیں ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کافروں پر زور کرنے والا جو زور سے اُن کے دلوں میں یقین ڈالے فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۔ پھر نصیحت کر تو قرآن سے یعنی تو قرآن سُنا اُسکو جو ڈرے عذاب کے ڈرانے سے اور قیامت کو سچ جانیں اور جو کوئی نہ ڈرے خداتعالیٰ سے اور قیامت کو سچ نجانے اُسمیں سمجھ لگائیں واقف ہو اُسکی تو ہے

ع۳

سورۃ الذّٰرِیٰت مکیّۃ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وھی ستون آیۃ

نام اس سورت کا ذاریات اسواسطے رکھا ہے کہ ذاریات بیچ بولی عربی کے باد پریشان کو کہتے ہیں اور حقتعالیٰ نے اوّل اوس سورۃ کی سوگند باؤں کی کھاکر اوپر کافروں کے کیا ہے اور یاد کرنا باؤں کا واسطے قسم کے اور سوگند کھانے اُس کے میں بڑے سر اور بھید ہیں ذرّہ سا اُن بھیدوں میں سے یہ ہے کہ کارخانہ تمام عالم کا درستی اور خرابی سے سب مضبوط ساتھ باؤں کے ہے زندگی آدمیوں کی اور حیوانوں کی اور مارنا اُن کا اور پیدا کرنا اُنکا اور چلنا اور پھرنا اور خرابی قوم عاد کی اور اُڑانا تخت حضرت سلیمانؑ کا اور آنا قیامت کا اور پھونکنا صور کا اور خرابی عالم کی اور بہت چیزیں دنیا کی بونا اور جوتنا اور اُڑانا اور خشک کرنا اور باران رحمت برسانا سب کارخانجات جاری اور متعلق باؤ کے ہیں

ف۱ بخاری میں ابی ہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ فقرائے مہاجرین نے حضرت رسول خدا سے عرض کیا۔ کہ مالدار لوگ ہم لوگوں سے فضیلت لے گئے۔ فرمایا کیونکر کہا۔ کہ جیسے ہم لوگ نماز پڑھتے ہیں: جیسے ہم لوگ جہاد کرتے ہیں ویسے وہ بھی جہاد کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو ایک ایسی چیز بتاتا ہوں کہ اس کے سبب سے تم لوگ اس درجے کو پہنچو گے کہ جو لوگ تم لوگوں سے سبقت کر گئے ہیں اور لوگوں سے سبقت کر جاؤ گے۔ جو ہنوز تم لوگوں سے پیچھے ہیں وہ یہ ہے بعد ہر نماز مفروضہ کے دس بار سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو گے تو تمہارے درجے کو کوئی نہیں پہنچے گا مگر جو ایسا عمل کرے گا یا اس سے زیادہ اور مسلم کی روایت میں گیارہ گیارہ بار آیا ہے اور سنن اربعہ میں تینتیس تینتیس بار مذکور ہے **تنبیہ** ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ضرور اس وظیفہ کو بعد ہر نماز کے پڑھ لیا کرے اور دولت بے زوال کو ہاتھ سے نہ دیوے جہاں تک ہوسکے عمل میں کوشش کرے۔ **ف۲** معالم التنزیل میں ہے کہ صور پھونکا جاویگا بیت المقدس کے پتھر کے قریب سے یا اس پتھر پر آواز ہر جگہ سے نزدیک ہوگی الخ۔

اور چلنا جہازوں کا اور تباہ اور غرق اور ڈوبنا ان کا اور تجارت اور سوداگری اور جنگ اور فتح اور شکست محتاج باد کے ہیں چنانچہ حقتعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہی وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ۙ حق سبحانہٗ تعالیٰ قسم کھاتا ہے اڑانے والی چیزوں کی اور اس آیت میں دو معنی ہوتے ہیں اول کہا کہ قسم ہے ان باؤں کی کہ اڑانے والی ہیں خاک کو بیان اسکا یہ ہے کہ جسوقت باران رحمت الٰہی برستا ہے ہوا بخارات زمین کے تئیں اوپر لیجاتی ہے اور اس کے بادل بنتے ہیں پھر ایک باد چلتی ہے کہ ان بادلوں کو اٹھانے والی ہے اور لیے لیے پھرتی ہے پھر ایک ہوا چلتی ہے کہ ساتھ مینہ کے رہتی ہے بعد ازاں ایک باد تند چلتی ہے کہ ابر کو پھاڑ دیتی ہے اور مینھ موقوف ہو جاتا ہے پھر بعد پکنے کھیتی کے اور کاٹنے اس کے کے ایک باد واسطے اڑانے بھس کے دانہ سے آتی ہے اور سوا اس کے بہت فائدے ہیں کہ بیان میں نہیں آ سکتے دوسرے معنے یہ ہیں کہ قسم ان فرشتوں کی کہ اٹھانے والے اور پریشان کرنیوالے باد کے ہیں۔ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۙ پھر قسم ہے اٹھانیوالے بوجھوں کی یعنی ابر کہ اٹھائے ہوئے پھرتے ہیں بوجھ پانی مینھ کے تئیں فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا ۙ پھر قسم ہے کشتیوں سہج چلنے والیوں کی اور قسم ہے ستاروں کی کہ آسمان میں چلتے ہیں فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ پھر قسم ان فرشتوں کی کہ تقسیم اور بانٹنے والے رزق روزی باران رحمت اور مصیبت اور بلا کے ہیں اور یہاں سے مراد چار فرشتے بزرگ ہیں کہ ہر ایک واسطے ایک کام بڑے کے مقرر ہے حضرت جبرائیلؑ واسطے وحی لانے کے اوپر پیغمبروں کے اور حضرت میکائیلؑ واسطے مینھ اور رحمت کے اور حضرت اسرافیلؑ واسطے صور پھونکنے کے اور حضرت عزرائیل (یعنی ملک الموت) واسطے قبض جان کے حق تبارک تعالیٰ قسم ان باؤں اور فرشتوں کی یاد کر کے فرماتا ہے کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ البتہ جو چیز کی وعدہ کی ہے رسول اور پیغمبروں نے تمسے قیامت کا آنا اور زندہ ہونا سارے آدمیوں کا حساب اعمالنامہ اور ثواب اور عذاب مقرر ہونیوالا ہے اسمیں کچھ شک نہیں اور حساب اور کتاب پر بس نہیں ہوگی بلکہ وَّاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ ۙ اور البتہ جزا ہر نیک و بد کی ملنے والی ہے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ اور قسم ہے آسمان کی کہ صاحب راہوں کا ہے چنانچہ راہ آفتاب اور چاند اور ستاروں کی جدی جدی پھر واسطے سیر ستاروں کے آسمان میں برج طرح طرح کے بنائے ہیں کوئی اوپر شکل شیر کے اور بعضے اوپر شکل بچھو کے بعضے اوپر صورت مچھلی کے اسی طور سے بارہ برج ہیں اور حقتعالیٰ نے ہر ایک برج میں چیزیں عجیب اور حکمتیں بہت رکھی ہیں بیٹے حضرت امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ کے ہیں کہ عبداللہ نام انکا ہے روایت کرتے ہیں کہ مراد یہاں سے ساتواں آسمان ہے اور حق تعالیٰ سوگند آسمان خوش شکل صاحب راہ کی یاد کر کے فرماتا ہے کہ اِنَّكُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ البتہ تم اے لوگو مکے کے کافرو بیچ باتوں آپس کی مخالفت رکھتے ہو یعنی جسوقت کہ مذکور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمہارے بیچ آتا ہے کہ کوئی تم میں سے پیغمبر ہمارے کو جادوگر کہتا ہے اور کوئی دیوانہ کہتا ہے اور کوئی شاعر کہتا ہے اور کتاب ہماری جو قرآن شریف ہے کبھی اسکو شعر اور کہانی کہتے ہو اور کبھی جادو نام رکھتے ہو غرض یہ ہے کہ تم نے سخت کفر کیا ہے جناب پیغمبر میں اور قرآن میں بے ادبی کرتے ہو یُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۙ پھیرا جاتا ہے قرآن اور پیغمبر سے وہ شخص کہ پھیرا گیا ہے تقدیر الٰہی میں حاصل یہ ہے کہ بدبختی اور خوش بختی سب موافق تقدیر اور خواہش خدا کے ہوتی ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے باقی آدمی کے تئیں چاہیئے کہ راہ سیدھی سے کہ قرآن اور پیغمبر ہے کج نہووے کسواسطے کہ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ لعنت ہے جھوٹ بولنے والوں کو یہاں سے مراد وہ کافر ہیں کہ مسلمانوں کو صحبت پیغمبر کی سے منع کرتے تھے گھاٹی پہاڑوں مکے شریف کی میں چھپ رہتے تھے قافلے والوں کو کہ واسطے زیارت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آتے تھے منع کرتے تھے اور بہکاتے تھے اور بہکانہ اور حرامزادگی طرح طرح کی کرتے تھے حق تعالیٰ نے لعنت کی اور رحمت اپنی سے دور کیا اور کہا الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ وہ لوگ ہیں جو بیخبری اور گمراہی میں گرفتار ہیں ف یَسْــَٔلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ۙ پوچھتے ہیں کسوقت آویگی قیامت اور کونسا دن اور مہینہ مقرر ہے ہنسی اور ٹھٹھا کرتے تھے خدا نے جواب فرمایا کہ یَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ یُفْتَنُوْنَ ۝ قیامت اسدن ہوگی کہ کافر اوپر دوزخ کے ڈرائے جاوینگے اور خوب عذاب ہوویگا اور خادم جہنم کے انکو کہینگے ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ چکھو تم سختی عذاب اپنے کو یہ وہ چیز ہے کہ تم شتابی کرتے تھے کہ کب قیامت ہوگی پھر حق تعالیٰ احوال دوزخیوں کا کہکر پرہیزگاروں اور مسلمانوں کو خوشخبری دیتا ہے اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۙ تحقیق مقرر پرہیزگار لوگ مسلمانوں سے جو کہ بت پرستی اور گناہ بڑے اور چھوٹے سے بچتے ہیں وہ بیچ باغ بہشت کے ہووینگے ایسا باغ کہ نہریں دودھ اور شہد اور پانی شیریں پاک مصفا کی جاری ہونگی اور یہ متقی اور پرہیزگار اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ۝ لینے والے ہوں گے ان نعمتوں کو جو دی ہیں پروردگار انکے نے البتہ یہ تھے بیچ دنیا کے احسان کرنے والے اور خوش اور اچھے کام کرنے والے كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ۝ تعریف ان کی یہ ہے کہ تھوڑی سی رات بقدر ضرورت سوتے تھے اور تمام شب بندگی اور عبادت کرتے تھے وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ اور صبح کیوقت حقتعالیٰ سے بخشش اور مغفرت چاہتے وَفِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

ف دین کی بات میں اٹکل دوڑاتے ہیں۔

لِلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ اور بیچ مالوں اپنے کے حصہ واسطے فقیروں کے اور نہ مانگنے والوں کو جانتے ہیں اور انہیں دیتے ہیں اپنے مال سے خیرات کو تھوڑا سونا اور اٹھ کر خدا تعالیٰ کو یاد کرنا اور صبح ہونے کے توبہ کرنا اور اپنے مال سے سب کو دینا نشانیاں ہیں یہ بہشتیوں کی اور اس کے سوائے وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ۝ اور زمین میں بس نشانیاں ہیں خدا تعالیٰ کی قدرت کی واسطے یقین لانے والوں کے وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اور تمہارے بدن میں اور جسم میں ہیں نشانیاں بہت خدا تعالیٰ کی قدرت کی اے لوگو پھر کیا تم نہیں دیکھتے اپنے میں یعنی غور کر کے دیکھو کہ جو چیز دنیا میں ہے اس کا نمونہ تمہارے بدن میں خدا تعالیٰ نے بنایا ہے جیسے کہ چاند سورج دو آنکھیں اور پہاڑوں کا نمونہ ہڈیاں ہیں اور دریا اور ندیاں رگیں اور زمین سارا بدن اور گھانس کا بالوں سے نمونہ ہے غرضکہ جو کچھ ساری دنیا میں ہے اس چیز سے آدمی کے بدن میں نمونہ رکھا ہے گویا کہ سارا جہان اس میں ہے وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ اور آسمان میں ہے تمہاری روزی کا اسباب جیسے مینہ اور اوس اور دھوپ اور جس چیز کا تمہیں وعدہ دیا ہے وہ بھی آسمانوں میں ہے یعنی ثواب اور بدلہ نیک کاموں کا جو بہشت ہے وہ ساتویں آسمان پر ہے فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۝ پھر قسم ہے آسمان اور زمین کے پروردگار کی خدا تعالیٰ اپنی آپ قسم یاد فرماتا ہے کہ یہ مذکور ہوا سب سچ ہے کچھ اس میں شک نہیں جیسی کہ تم باتیں کرتے ہو یعنی جیسے کہ تمہیں اے لوگو اپنے بولنے پر یقین ہے کہ ہم بات کر سکتے ہیں اور جو چاہیں سو کہہ سکتے ہیں ایسے ہی یہ باتیں بھی سچ ہیں هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ مقرر آئی تیرے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بات ابراہیم علیہ السلام کے بہت بڑے مہمانوں کی یعنی ان کی خبر تو نے سنی سو وہ مہمان کئی فرشتے حضرت جبرائیل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حکم سے آئے تھے حضرت لوط علیہ السلام کی امت پر عذاب کرنے کو جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ جسوقت آئے وہ فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے گھر میں پھر کہا ان فرشتوں اسلام کرتے ہیں ہم ابراہیم علیہ السلام نے بھی کہا ان کے جواب میں کہ سلام تم پر بھی اے انجان لوگو جو کہ میں تمہیں نہیں پہچانتا تو انہوں نے کہا کہ ہم مہمان آئے ہیں تمہارے گھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ سنکر دل میں کہا کہ انکے واسطے کچھ کھانے کو مقرر تیار کیا چاہیے فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ پھر چپکے سے آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے گھر کے لوگوں کی طرف یعنی ان مہمانوں سے کچھ نہ کہا کہ تمہارے واسطے کھانے کو لاتا ہوں اور آن کر ایک موٹا فربہ بچھڑا گائے کا ذبح کر کے پکا لائے فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ پھر نزدیک رکھا اور بچھڑا گائے کا پکا ہوا ان مہمانوں کیطرف اور مہمانوں نے اسکی طرف کچھ خیال اور رغبت کھانے کی نہ کی تب کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ مہمانوں تم کیوں نہیں کھاتے انہوں نے اسی طرح کہا کہ ہم کھایا کرتے فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ پھر پایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان مہمانوں سے اپنے دل میں ڈر جب ان مہمانوں نے معلوم کیا کہ ہمسے ڈرا تب کہا کہ مت ڈر ہم فرشتے ہیں کچھ کھاتے نہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ تم پہلے کیوں نہ بولے تو میں اس بچھڑے کو اس کی ماں سے جدا کر کے ذبح نہ کرتا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس کو بچھڑے پکے ہوئے پر جو ہاتھ پھیرا وہ جی اٹھا اور آواز کرتا ہوا اپنی ماں پاس دوڑ گیا۔ اور بی بی سارہ قبیلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دروازے کے پیچھے کھڑی دیکھتی تھیں یہ بھید یکا احوال دیکھ کر حیران ہوئیں تب پھر ان فرشتوں مہمانوں نے اور خوشخبری دی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے عقلمند پیدا ہونے کی یعنی کہا کہ تمہارے گھر بی بی سارہ سے بیٹا اسحاق پیدا ہوگا۔ اور جب وہ ہوگا تو بہت عقلمند اور دانا ہوگا۔ اور یہ بات بی بی سارہ سن کر فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۝ پھر آگے آئیں بی بی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دروازے سے ہائے ہائے کرتی ہوئی پھر اپنا منہ پیٹا افسوس سے اور کہا کہ ہائے کیا جنے گی بچہ بڑھیا بانجھ یعنی ہمری دس کم سو برس کی عمر ہے اور بانجھ بھی ہوں اب کیا جنوں گی قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝ اور کہا فرشتوں نے کہ اسی طرح ہے جو تو کہتی ہے کہ بڑھیا اور بانجھ ہیں بچہ جننی پر فرمایا ہے تیرے پروردگار نے ہمکو کہ جا کر خوشخبری دے ہمنے موافق حکم کے کہا ہے بیشک وہ خدا تعالےٰ حکم کرنے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے معلوم کیا کہ یہ فرشتے حکم خدا تعالیٰ کے سے زمین پر کسی کام کو آئے ہیں تب ان سے پوچھا۔ اور

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ

کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ پھر کیا ہے وہ بڑا کام تمکو جو آئے ہو اے بھیجے ہوئے خدا تعالیٰ کے یعنی کس کام کیواسطے خدائے تعالےٰ نے تمہیں بھیجا ہے قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝ کہا ان فرشتوں نے کہ بیشک ہم بھیجے ہوئے ہیں طرف ایک قوم گنہگاروں کے یعنی حضرت لوط کی قوم جو کافر ہے انکی طرف اسواسطے

ہمیں بھیجا ہے لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِينٍ ۙ مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ۝ تو ڈالیں اُن کافروں پر پتھر اور مٹی سے بنے ہوئے یعنی مٹی سے پکے ایسی سخت جیسے پکی اینٹیں نشان کی ہوئی ہیں تیرے پروردگار کے پاس واسطے اُن کے جو حد سے باہر گئے ہیں یعنی وہ پتھر مٹی کے بنے ہوئے نشان لئے ہوئے جو تھے ہر ایک کافر کے نام پر انکو خدا تعالیٰ کے حکم سے کافروں پر ڈالا ہمنے تو وہ سب ہلاک ہوئے انہیں پتھروں سے یہ سنکر حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام کیواسطے غمگین ہوئے جو وہ بھی اس قوم میں تھے عذاب کیوقت اُن کا کیا حال ہوا ہوگا فرشتوں نے کہا کہ تم غم نہ کھاؤ جو لوط علیہ السلام اور اُن کی بیٹیاں اُس عذاب سے امن میں ہیں فَأَخْرَجْنَا مَن كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ پھر باہر نکالا ہمنے جو کوئی کہ تھا اس شہر میں مسلمان یعنی پہلے عذاب کرنے سے مسلمانوں کو اُس شہر سے ہمنے نکال لیا تھا جب اُن کافروں میں مسلمان کوئی نہ رہا تب وہ عذاب سے ہلاک ہوئے فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ پھر نہ پایا ہمنے اس شہر میں سوائے ایک گھر کے مسلمانوں سے یعنی ایک گھر مسلمانوں کا پایا ہمارے شہر میں سو وہ گھر حضرت لوط کا تھا اور انکی بیٹیوں کا تھا سو وہ عذاب سے امن میں رہا وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝ اور چھوڑی ہمنے اُس شہر میں نشانی عذاب کیواسطے اُن لوگوں کے جو ڈرتے ہیں۔ عذاب بُرے دکھ دینے والے سے۔ جو لوگ کہ خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہیں وہی مسلمان ہیں اُن ہی کیواسطے وہ نشانیاں ہیں وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ اور بیچ قصہ موسیٰ علیہ السلام کے بھی نشانیاں ہیں ڈرنے والوں کو جبکہ بھیجا ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف ساتھ معجزوں روشن کے جیسے عصا کا اژدہا ہونا اور ہاتھ سفید روشن ہو جانا فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ۝ یہ معجزے دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے پھر گیا فرعون اپنی فوج کی قوت کے بھروسے پر اور کہا اپنے لوگوں کو کہ موسیٰ علیہ السلام تو جادوگر ہے یا دیوانہ ہے پھر جب فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کہنا نہ مانا تو اپنی فوج اور خزانے پر غرور کیا تب فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ۝ پھر پکڑا ہمنے فرعون کو اپنے غضب سے اور اُسکے لشکر کو بھی پھر پکڑ کے ڈالا ہمنے اُن سب کو دریا میں یعنی ڈبو کر ہلاک کیا اُن سب کو اور فرعون تھا ملامت کیا ہوا۔ یعنے بُرا کہنے کے لائق تھا یا وہ اپنے تئیں آپ بُرا کہتا تھا اور پچھتاتا تھا کہ ہائے میں نے کیا بُرا کیا جو حضرت موسیٰ کا کہنا نہ مانا وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ۝ اور بیچ قصہ عاد کی قوم کے بھی نشانی اور نصیحت ہے سمجھنے اور ڈرنے والوں کو اور جب بھیجی ہمنے عاد کی قوم پر باد ایسی جو اُس سے کسی درخت میں پھل اور پھول نہ پیدا ہوتا تھا یعنی اس میں فائدہ اور بھلائی نہ تھی بلکہ وہ باد ایسی تھی جو مَا تَذَرُ مِن شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ۝ نہ چھوڑا اس باد نے کسی چیز کو جس پر پہنچی مگر کیا اس چیز کو پرانا گلا ہوا خراب یعنی جس چیز کو وہ باد لگی اسے ابتر کرے اور چورا کئے اور خراب کئے نہ چھوڑا وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ۝ اور بیچ قصہ ثمود کی قوم کے نشانی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کی ڈرنے والوں کیواسطے جسوقت کہ کہا ثمود کی قوم کو جبکہ وہ قوم حضرت صالح نبی کی اونٹنی کی کونچیں کاٹ کر مار چکی تھی یہ کہا کہ اے ثمود کی قوم فائدہ اُٹھا لو تم دنیا کی زندگانی کا عذاب آنے کے وقت تک سو وہ تین دن تھے اُن کی زندگی اور عذاب کا وعدہ اُن سے کیا تھا اسواسطے کہ وہ کافر تھے فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنظُرُونَ ۝ پھر انہوں نے سر کھینچا اپنے پروردگار کے حکم سے پھر پکڑا اُن کو تین دن کے پیچھے عذاب نے صاعقہ کے جو وہ ایک کڑک آسمان سے آئی تھی اس قوم کے ہلاک کرنے کو اور وہ اُس عذاب کی راہ دیکھتے تھے کہتے ہیں کہ جب قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچیں کاٹ کر مار ڈالا اور بچہ اُس کا چیخیں مارتا بھاگا تب حضرت صالح نے خدا تعالےٰ کے حکم سے اس قوم کو کہا کہ اے تم پر تین دن کے بعد عذاب ایسا آویگا جو تم سب ہلاک ہو گے اور اس عذاب کی نشانی یہ ہے کہ پہلے دن تم سب کے منہ سرخ ہو جاویں گے اور دوسرے دن تمہارے سبھوں کے منہ سیاہ ہو جاویں گے پھر تیسرے دن بیشک تم پر عذاب آویگا جو تم سب یکبارگی ہلاک ہو جاؤ گے حضرت صالح علیہ السلام یہ دعاء کر کے اس شہر سے باہر چلے گئے اس قوم پر دو دن وہی حال ہوا جو حضرت صالح نبی نے کہا تھا پھر تیسرے دن اُن سب کو یقین ہوا کہ جو صالح علیہ السلام نے کہا تھا سب سچ ہوا اور اب کوئی دم کو عذاب آتا ہے دو زانو بیٹھکر عذاب کے آنیکے وقت کی راہ دیکھتے تھے جاتے تھے میں ایک آگ آسمان سے آئی اور سب جل کر کوئلہ ہوئے فَمَا اسْتَطَاعُوا مِن قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنتَصِرِينَ ۝ پھر اُٹھ نہ سکے یعنی قدرت نہ تھی جو اپنے اوپر سے عذاب کو دور کر سکتے اور نہ تھی وہ قوم مدد کرنیوالی آپس میں ایک دوسرے کی جو عذاب سے بچاتے حمایت کر کے وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝ اور ۳ع۳ ۱ ہلاک کیا ہم نے نوح علیہ السلام کی قوم کو پہلے عاد اور ثمود کی قوم سے بیشک قوم نوح علیہ السلام کی بدکار تھی حد سے زیادہ یعنی کافر اور ظالم تھے اب خدا تعالےٰ اپنی قدرت کی نشانیاں بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ۝ اور آسمان کو جڑ بنایا ہے یعنی اول سے آخر تک تمام بنایا ہمنے اپنے ہاتھ اور قوت اور قدرت سے بغیر مدد اور مشورے کسی کے اور ہم ہی قدرت رکھتے ہیں اسکے بنانے کی اور ہمارے سوا کوئی بنا نہیں سکتا ایسی چیز وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ۝ اور زمین کو بچھایا ہمنے پھر ہم بہت اچھے بچھانے والے ہیں جیسے یہ آسمان اور زمین کی جوڑ بنائی اسی طرح وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ اور سب چیز کا جوڑ بنایا ہمنے اسواسطے کہ شائد تم اے لوگو سوچ کرو اور نصیحت مانو اور دھیان کرو اور خدا تعالیٰ کی قدرتیں دیکھکر سمجھو کہ خدا تعالیٰ ایسا قادر ہے اور ہر چیز کا جوڑا اس طرح ہے جیسے رات اور دن غم اور خوشی تندرستی اور بیماری دولتمند اور فقیر ایسا ہی بیان کرکے سمجھاو اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہو اپنی امت کو کہ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ پھر بھاگو خدا تعالیٰ کی طرف جو وہیں بچوگے اور کہیں ٹھکانا نہیں یعنی جو مرضی اور حکم خدا تعالیٰ کا ہے وہی کرو اور نہیں تو یہ دولت اور فوج اور ملک اور خزانہ اور حسن اور جوانی اور یار اور دوست رفیق و آشنا کوئی کچھ کام نہیں آئیگا کسی چیز پر دنیا کی بھروسا مت کرو خدا تعالیٰ ہی کے فضل پر نگاہ رکھو بیشک میں تمہارے واسطے خدا تعالیٰ کی طرف سے ڈرانیوالا ہوں کھلا صریح کہ اگر خدا تعالیٰ کی پناہ نہ چاہوگے تو کسی طرح عذاب سے نہ چھوٹوگے یہ بات کھول کر سناتا ہوں میں تمہیں وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور مت مقرر کرو اور نہ بناؤ ایسے خدا تعالیٰ کے ساتھ کوئی خدا جو ملاکر اُنکی بندگی کرو بیشک میں تمہارے واسطے خدا تعالیٰ کی طرف سے ڈرانے والا ہوں صریحًا جو تمہیں اچھی طرح سنا سنا کر سمجھاتا ہوں اور ڈراتا ہوں خدا تعالیٰ کے عذابوں سے اب خدا تعالیٰ اپنے حبیب کو تسلی دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ جیسے کہ کافر مکے کے تجھے جادوگر اور دیوانہ کہتے ہیں اسی طرح کوئی نہ آیا نبی اور پیغمبر اُن لوگوں کے پاس جو تھے پہلے مکے کے لوگوں سے مگر کہا اُس پیغمبر کو جادوگر یا دیوانہ یعنی ان مکے کے لوگوں سے پہلے جتنی قومیں تھیں سب نے اپنے وقت کے پیغمبر کو جادوگر کہا یا دیوانہ کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کے کہنے کا غم نہ کر جو سب پیغمبروں کو ان کی قوم یوں ہی کہتی آتی ہے گویا کہ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝ کہا مرتے وقت اگلے لوگ کہہ گئے ہیں ان مکے کے لوگوں کو یہ بات جو یہ بھی وہی بات کہتے ہیں اپنے پیغمبر کو کہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے اور دراصل تو یہ بات نہیں بلکہ یہ مکے کے مشرک آپ ہی بے انصافی میں حد سے باہر گئے ہوئے ہیں جو کسی طرح نہیں سمجھتے سچی بات کو پھر اگر یہ لوگ نہیں مانتے تیرا کہنا اور تیری نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں تو بھی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۝ پھر منہ پھیر ان مکے کے کافروں سے جو تیری بات سچ نہیں جانتے اور صبر کر اُن کے کہنے پر جبتک تجھ کو حکم ہووے انکے قتل کرنے کا پھر نہیں تو ملامت کیا گیا خدا تعالیٰ کے پاس کچھ پچھتانا نہوگا تجھے لیکن جو لوگ کہ سچ جانتے ہیں تیری بات کو اُن کو وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور نصیحت کیا کر پھر بیشک نصیحت کرنا فائدہ کرتا ہے ایمان لانیوالوں کو وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ اور نہیں پیدا کیا میں نے جن اور آدمی کی خلقت کو مگر اسواسطے کہ میری بندگی کریں یعنی ان دو خلقت کو صرف اپنی بندگی کیواسطے پیدا کیا ہے اور کوئی غرض سوائے بندگی کرنے کے اُنسے نہیں مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝ نہیں چاہتا میں اپنے پیدا کئے ہوؤں سے روزی اور نہیں چاہتا میں اُنسے وہ کہ مجھے کھانے کو دیویں بلکہ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝ بیشک خدا تعالیٰ ہے آپ ہی وہ روزی دینے والا سب کو صاحب قدرت اور قوت ہے یعنی بڑی بے نہایت قدرت اور قوت رکھتا ہے خدا تعالیٰ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ پھر بیشک واسطے اُن لوگوں کے ہے جنھوں نے ظلم کیا ہے یعنی مکے کے کافروں کے واسطے حصہ عذاب کا ہے مانند حصہ عذاب اُنکے یاروں کے جو گذر گئے ہیں یعنی جیسا اگلے کافروں پر عذاب ہو چکا ہے ویسا ہی یہ کافر اس عذاب کے لائق ہیں پھر چاہیئے کہ جلدی نہ کریں عذاب کے آنے میں اپنے وقت پر عذاب آویگا جو وقت مقرر کر رکھا ہے فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝ پھر ہائے افسوس اور خرابی دھری ہے واسطے اُن لوگوں کے جو کافر ہوئے اُن کے عذاب کے دن اُن کے عذاب کا دن وہ ہے جو اُسدن وعدہ کئے گئے ہیں یعنی ان کافروں کو عذاب کا وعدہ کیا ہے اُس دن بڑی خرابی ہوگی اُن پر سو وہ دن قیامت کا ہے یا بدر کی لڑائی کا دن جو اُسدن بڑی خرابی اور رسوائی سے مارے گئے اور قید میں پکڑائے تھے ۔ ع ۲

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

وَالطُّوْرِ ۝ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝ قسم[ف] ہے طور پہاڑ کی جسپر حضرت موسیٰ علیہ السلام چڑھ کر خدا تعالیٰ سے باتیں کرتے تھے اور قسم ہے کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے کھلے ورقوں میں یعنی کوہ طور اور قرآن ہے وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝ اور قسم ہے گھر آباد کی

ف علماء سے اس کتاب کی تفسیر میں اختلاف کیا گیا ہے کبھی کہتے ہیں کہ یہ وہ کتاب ہے کہ جسکو اللہ پاک نے اپنے ہاتھ سے موسیٰ علیہ السلام کیلئے لکھی ہے اور موسیٰ علیہ السلام اسکے لکھنے کی آواز جو قلم سے آتی تھی سنتے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ مراد اس سے لوح محفوظ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد دفاتر ہیں جنکو روزمرہ کراما کاتبین قلمبند کرتے ہیں قیامت کے روز وہ اڑیں گے اور ہر ایک کے ہاتھ میں دیئے جائینگے۔ کذا فی معالم

یعنی مکے کی اور قسم ہے چھت اونچی کی یعنی آسمان یا عرش اور قسم ہے دریا جوش مارنے والے کی یعنی سمندر اور یہ سب قسمیں اس بات پر ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝ بیشک عذاب تیرے پروردگار کا مقرر ہونیوالا ہے کوئی ایسا نہیں جو اُسے دُور کرے یا موتوف رکھے یَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ
مَوْرًا ۝ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝ جسدن پھریگا آسمان بہت پھرنا یعنی نہایت جلد پھرتے پھرتے پھٹ جائیگا اور چلیں گے پہاڑ یعنی اڑیں گے جیسے بگولے یا جیسے روئی دھنیے
کی تانت سے اڑتی ہے فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝ پھر بڑی خواری ہوگی اُس دن قیامت کے جھوٹ جاننے والوں کی وہ جھوٹ
جاننے والے جو باتیں کرتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قرآن کی مذکور کے وقت کھیل کی یعنی قرآن کو اور رسول کو سچ نہیں جانتے اور اس بات کو مزاح
اور ہنسی میں ڈالتے ہیں اور بیہودہ باتیں کرتے ہیں يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝ جسدن دھکیل کر لیجاوینگے اُن جھوٹ بولنے والوں کو فرشتے دوزخ
کے آگ کی طرف دھکیلنا زور سے اور کہیں گے اُسدن دیکھو کہ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ وہ آگ ہے جسکو تم جھوٹ جانتے تھے دنیا میں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کا کہا نہ مانتے تھے اور معجزے دیکھکر کہتے تھے کہ یہ جادو ہے اب دیکھو تو اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اب پھر کیا یہ دوزخ جادو ہے یا سچ آگ ہے اب کیا نہیں
نظر نہیں آتا اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ آؤ دوزخ میں پھر صبر کرو تم وہاں یا نہ کرو صبر برابر ہے یعنی عذاب
سے تم کسی طرح چھوٹنے کی نہیں اور یہ عذاب بدلہ ہے تمہارے کاموں کا جو دنیا میں تم کرتے تھے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۝ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَ
وَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ بیشک ڈرنے والے خدا تعالیٰ کے عذاب سے ہوں گے باغوں میں اور نعمتوں میں خوش اور مزے کرینگے اُن چیزوں سے
جو دیا انہیں اُنکے پروردگار نے اور بچایا انکو اُنکے پروردگار نے عذاب دوزخ کے سے اور کہیں گے فرشتے اُنکو بہشت کے كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓــئًۢا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ۝ کہ کھاؤ نعمتیں اور میوے بہشت کے اور پیو شراب پاک اور دودھ تحفہ اور شربت قند کا بہشت میں خوشبو یہ کھانا اور پینا بسبب اُن کاموں کے ہے
جو تم نے کئے تھے دنیا میں اور یہ متقی بہشت میں بیٹھیں گے مُتَّكِـــِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ تکیہ لگاکر تختوں پر برابر بچھے ہوئے جیسے امرا
اور انکا بیاہ کر دیا ہم نے حوروں سے جو بہت گوری سرخ اور سفید اور خوبصورت ہیں بڑی آنکھوں والیاں وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور تابعداری کی اُن مومنوں کی اُنکی اولاد نے ایمان میں یعنے مومنوں کی اولاد اپنے
باپ کے دین پر ایمان لائے تو قیامت کو ہم پونچا دینگے اُن پاس اُنکی اولاد کو اور کچھ کم نہ کریں گے ہم اُن مومنوں کے درجہ سے یعنی باپ کا ثواب کم کرکے اُسکے
بیٹے کو نہیں دیں گے بلکہ اپنے فضل سے اُسکے ایمان کے سبب انعام کرینگے اور نعمتیں دیکر اسکے باپ پاس پونچا دینگے تو وہ بیٹے کو دیکھ کر خوش ہووے
كُلُّ امْرِیٍٔ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝ ہر آدمی پھنسا ہوا ہے اپنے کاموں میں یعنی جس شخص نے جیسا کچھ کیا ہے اُسی میں گرفتار ہے اگر بھلے کام کئے ہیں تو عیش اور نعمتوں
میں رہیگا اور اگر برے کام کئے ہیں تو عذاب اور خواری میں رہیگا کسی کی نیکی یا بدی دوسرے کے ذمہ نہیں ہونے کی وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ
مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ اور مدد کریں گے یعنی نیک کام کرنیوالوں کو اُنکی نیکی کا بدلہ دیکر اور انعام زیادہ کریں گے بہشت میں میوہ اور گوشت جیسا اُنکا جی چاہیگا۔
يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ۝ آپس میں جھگڑا جھگڑا کے لیوینگے اخلاص سے پیالے شراب کے بھرے ہوئے بہشت میں جس شراب سے نہ بہکیں گے
اور نہ اسکے پینے سے گناہ ہو ویگا وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ خدمت کرتے پھرینگے گرد بہشتیوں کے خوبصورت ف۲ لڑکوں کی اور
شکل گویا کہ حسن انکا جیسے موتی سیپ کے اندر کے یعنی بہت آبدار وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ اور روبرو آکر بعضے بہشتی بعضے بہشتیوں کی
خبر پوچھینگے جیسے دوست آپس میں پوچھتے ہیں قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝ کہیں گے بیشک ہم تھے پہلے اس سے دنیا میں اپنے کنبے میں ڈرتے
تھے خدا تعالیٰ کے عذابوں سے جو خبر دی تھی ہمیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝ پھر احسان
رکھا خدا تعالیٰ نے ہم پر اور بچایا ہمیں عذاب آنچ کے سے جو توفیق ایمان کی دی اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝ بیشک تھے ہم اس سے پہلے
دنیا میں جو دعا مانگتے تھے اور دوزخ سے امان مانگتے تھے اور وہ خدا تعالیٰ بھلائی کرنیوالا مہربان ہے اُس نے ہماری دعا قبول کی فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ
رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۝ پھر نصیحت کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن سے یعنی قرآن سنا مکے کے لوگوں کو اور قائم رہ اس بات پر اور دلگیر مت ہو اور شکر کر جو نہیں تو

ف۱ نیکوں کی اولاد کو یہ فائدہ ہے کہ اگر ایمان رکھیں اور ان کی راہ پر چلیں تو ان کے درجے میں پہنچیں نیکوں کا عمل ان کو نہیں بانٹ دیتے پر اُن کی خوشی کو اُن پر مہر کی اور ان کی راہ نہ چلیں تو جیسے اور ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ف۲ عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ بہشتی کے لئے ہزار غلام خدمتگار ہونگے اور حسن دلبری سے بھی بڑھی ہے سو لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا خادم جب کہ ایسا شکیل ہوگا تو مخدوم کا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا کہ مخدوم کی فضیلت خادم پر ایسی ہے جیسے چودھویں تاریخ کے چاند کو ستاروں پر ۱۲۔ معالم

خدا تعالیٰ کے فضل سے کاہن جو غیب کی خبر بتاتا ہے ، دیو کے خبر بتانے سے اور نہ دیوانہ ہے تو جو یہ لوگ تجھے دیوانہ اور کاہن کہتے ہیں یہ سب جھوٹے ہیں۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۔ یا کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے یعنی قرآن کو اپنے جی سے بنا کر کہتا ہے اور کافر کہتے ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں زمانے کی گردش کو یعنی امیدوار ہیں کہ زمانہ یکساں نہیں رہتا یا راہ دیکھتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے باپ کیطرح جوان وفات کرے قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ؕ امیدوار ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو راہ دیکھو تم اپنی آرزو کی کہ پھر میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھتا ہوں جو خدا تعالیٰ کیا کرتا ہے۔ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۚ یا سکھاتی ہے اُن کو عقل اُنکی یہ بات کہ کہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاعر جو عقلمند ہوتا ہے اور دیوانہ جسکی عقل جاتی رہی ہو یہ صفتیں اکٹھی ایک شخص میں ہوں جو کوئی احمق بھی ایسی بات نہ کہے یا یہ کہ ایک قوم ہے حد سے گذری ہوئی دشمنی میں مارے حسد کے عقل جاتی رہی ہے اُن کی جو سمجھتے نہیں کہ ہم کیا کہتے ہیں۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۚ یا کہتے ہیں کہ قرآن کو اپنے دل سے بنا کر کہتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں بلکہ وہ ایمان نہیں لاتے ہیں حسد سے ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر یہ کہتے ہیں کہ قرآن کو تو دل سے بناتا ہے پھر یہ بھی تجھ ہی سے ظاہر ہیں آدمی ہیں تو فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ؕ پھر چاہیئے کہ یہ بھی بنا لیویں ایسی بات جیسے یہ قرآن ہے اگر ہیں سچ بولنے والے۔ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ؕ یا یہ پیدا ہوئے ہیں آپ سے بغیر کسی چیز کے بنائے ہوئے یعنی بن ماں باپ کے پیدا ہوئے ہیں یا انہوں نے اپنے تئیں آپ پیدا کیا ہے۔ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ؕ یا انہوں نے بنایا آسمان اور زمین کو ہرگز نہیں بنایا انہوں نے بلکہ وہ یقین نہیں لاتے قرآن اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کافر کہتے تھے کہ کوئی دولتمند پیغمبر کیوں نہ ہو۔ سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ؕ یا اُن پاس خزانے ہیں تیرے رب کے یا یہ داروغہ اور رکھوالے ہیں یعنی یہ کیا مالک مختار ہیں کہ جس کو چاہیں پیغمبری دیویں۔ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ؕ یا اُن پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھکر آسمان پر جاتے ہیں اور سنتے ہیں آسمان پر جاکر فرشتوں کی باتیں جو یہ کہتے ہیں کہ یہ پیغمبر نہیں ہے پھر اگر یہ سچے ہیں تو پھر اپنا سنا ہوا لا دیں ساتھ حجت اور دلیل کھلی ہوئی روشن کے شاید اپنی سمجھ پر کہ یہ سن کر آئے ہیں آسمان پر سے کہتے ہیں کہ کافروں کے گھر اگر بیٹی پیدا ہوتی تو غیرت آتی اور غمگین ہوتے اور کہتے تھے کہ فرشتے خدا تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ؕ اے کیا خدا تعالیٰ کیواسطے بیٹیاں ہیں اور تمہارے واسطے بیٹے یعنی جس چیز سے تم آپ خوش نہیں ہو اُس چیز کو خدا تعالیٰ پر ثابت کرتے ہو اے احمقو اور خدا تعالیٰ دونو سے منزہ اور پاک ہے۔ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ؕ یا تو مانگتا ہے اُن سے بدلہ اور عوض خدا تعالیٰ کے پیغام پونچانے پر جو پھر یہ بھاری تاوان کھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ؕ یا اُن کے آگے غیب کی خبر ہے پھر یہ اس سے لکھتے ہیں یعنی یہ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھوٹا کہتے ہیں۔ انہیں غیب کی خبر تو نہیں پھر کیونکر جانا کہ جھوٹا ہے اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ؕ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ؕ یا یہ چاہتے ہیں کہ مکر اور فریب کریں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سو انکا مکر کچھ پیش جاویگا پھر کافر آپ ہی فریب کھائے ہوئے ہیں اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۔ یا واسطے اُن کے کوئی اور خدا ہے سوائے خدا تعالیٰ کے جو انہیں خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچا لیوے گا۔ پاک ہے خدا تعالیٰ اُن چیزوں سے جو شریک کرتے ہیں یہ کافر کہتے ہیں کہ مکے کے لوگ کہتے تھے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اگر تو سچ بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا ہے تو ہم پر ایک ٹکڑا آسمان کا گرا تو ہم سب ہلاک ہو دیں سو اسکے جواب میں یہ آیت اُتری وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۔ کہ اگر دیکھیں کافر ٹکڑا آسمان کا گرتا ہوا اور اُترتا ہوا اُن کے سر پر کہیں کہ یہ بدلی ہے گہری اور کالی یعنی سخت کافر ہیں کہ عذاب کو دور سے دیکھکر بھی ایمان نہ لاویں گے فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۙ پھر چھوڑ تو اُن کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہاتھ اٹھا اُن سے اور مت لڑ جو ابھی حکم لڑائی کا نہیں اور صبر کر جب تک ملیں اور دیکھیں اُس اپنے دن کو جو اُس دن بیہوش ہو دیں ایک آواز سخت سے جو حضرت اسرافیل پہلی بار قرنائے پھونکے گا۔ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ؕ جسدن فائدہ نہ کرے گا کافروں کو مکر اور فریب اُن کا عذاب سے اور نہ اُنکی مدد کوئی کریگا قیامت کے دن وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ اور بیشک کافروں کیواسطے عذاب ہے دنیا میں قتل اور کال یعنی گرانی اناج کی یا قبر میں عذاب ہے سوائے عذاب قیامت کے لیکن بہت لوگ اس بات کو نہیں جانتے وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا اور صبر کر اور چپ رہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور راہ دیکھ اپنے پروردگار کے حکم کی جو کب اُنپر عذاب آتا ہے دنیا میں پھر بیشک تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے ہم دیکھتے ہیں تیرا حال اور تو ہماری حمایت میں ہے اور گھبرا نہیں۔ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۙ اور نماز پڑھ اور ذکر ساتھ تعریف اپنے پروردگار کے

جسوقت تو اُٹھتا ہے نیند سے وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ اور کسی وقت رات کو نماز پڑھ اور ذکر کر اپنے پروردگار کا جبتک تارے چھپ جاویں اول صبح کی روشنی سے

سُوْرَۃُ النَّجْمِ مَکِّیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَھِیَ اِثْنَتَانِ وَّسِتُّوْنَ اٰیَۃً

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ اور قسم ہے تارے کی جو گرتا ہے یعنی گرنے والے تارے کی قسم ہے کہ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ نہیں ہے راہ بھولا ہوا صاحب تمہارا یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور نہ بہکایا ہوا ہے یعنی نہ آپ وہ راہ بھولا ہوا ہے اور نہ کسی کے بہکائے سے بہکا ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۙ اور نہیں بات کہتا اپنے جی کی خوشی سے یعنی قرآن اپنے دل سے نہیں بنا کر پڑھتا اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۙ نہیں ہے قرآن مگر حکم کھلا بھیجا ہوا یعنی جو کچھ کہلا بھیجتے ہیں سو ہی وہ کہتا ہے عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۙ ذُوْ مِرَّةٍ ۭ فَاسْتَوٰى ۙ سکھایا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو قرآن سخت زور آور با قوت نے یعنی جبرئیل نے قرآن سکھایا ہے سو جبرئیل علیہ السلام ایسے زور آور ہیں جو شہر حضرت لوط نبی کی امت کا ایک پر کے اوپر اُٹھا کر اُلٹ دیا اور ایک آواز سے تمام قوم ثمود کی مر گئی پھر درست کیا حضرت جبرئیل نے آپکو یعنی اپنی اصلی صورت کو ظاہر کیا وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۭ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان کے اوپر کے کنارے پر تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دیکھا کہتے ہیں کہ کسی پیغمبر نے حضرت جبرئیل کی اصل صورت دیکھی اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دو بار دیکھا پہلی بار جو دیکھا تو بیہوش ہو گئے تھے پھر حضرت جبرائیل نے پاس آ کر اپنا ہاتھ سینہ مبارک پر رکھا تب ہوش آیا جیسے کہ فرماتا ہے خدا تعالیٰ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ پھر نزدیک آیا جبرائیل پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پھر جھکے بات کہنے کو پھر تھا تفاوت اُن میں قدر دو کمان کے یا اس سے بھی نزدیک اور بعضے معنی اس آیت کے یوں کہتے ہیں کہ ثم دنا یعنی پھر نزدیک ہوا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم معراج کی رات خدائے تعالیٰ سے عزت اور مرتبہ میں فتدلیٰ پھر جھکے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سجدہ کرنے کو فکان قاب قوسین او ادنیٰ پھر تھا تفاوت دو کمان کا نزدیک تر اس سے بھی یہ بیان تفاوت مکان کا نہیں جو خدا تعالیٰ کو مکان مقرر نہیں بلکہ یہ بیان نہایت یگانگت کا ہے جیسے کہ عرب میں دستور تھا کہ دو شخص جو بہت دوستدار ہوتے اور چاہتے کہ دوستی میں عہد اور قول کریں تو وہ دونوں شخص دو کمان ملا کر دو قبضے کمان کے ایک کر کے دونوں ملا کر پکڑتے اور ایک تیر کو دونوں چلوں میں رکھ کر دونوں شخص مل کر کھینچ کر اس تیر کو پھینکتے یعنی نہایت موافقت اُن دو شخصوں میں ہوتی جیسے ایک جان دو قالب ہوتے ہیں پھر کبھی کسی بات میں ان دو شخصوں کو ہرگز مخالفت نہ ہوتی تو ایسی ہی یگانگت خدا تعالیٰ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں بیان ہوئی کہ جو مرضی خدا تعالیٰ کی ہے وہی مرضی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہے اور جو خوشی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہے وہی خوشی پروردگار کی ہے پھر ایسے نزدیک تر ہوئے تب فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۭ پھر پروردگار نے اپنے خاص بندے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جو کچھ بھیجا مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۭ جھوٹ نہ کہا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دل نے جو کچھ دیکھا اُس رات کو اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۭ پھر تم اے مکے کے لوگو جھگڑتے ہو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اوپر اُس بات کے جو دیکھا اُسنے عمارت بیت المقدس کی اور احوال قافلہ کا وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ اور بیشک دیکھا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو اُترتے وقت دوسری بار عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۭ پاس درخت بیر کے سدرۃ المنتہیٰ اک مکان ہے عرش کے نیچے وہاں ایک درخت بیر کا ہے جو حضرت جبرئیل اُس مکان سے آگے نہیں جاتے اور اُس سے آگے کی خبر سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کو نہیں۔ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۭ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ہے بہشت آرام کی جگہ شہیدوں اور پرہیزگاروں کی اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۙ جسوقت ڈھانکا سدرۃ المنتہیٰ کو جو کچھ کہ ڈھانکا یعنی اس درخت پر اسقدر فرشتے بناؤ کر کے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھنے کو معراج کی رات آئے تھے جو سارا درخت چھپ گیا تھا۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۙ نہ پھری آنکھ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کسی چیز کے دیکھنے کو اس رات اور نہ حد سے گذرے جس دہیان میں جاتے تھے کسی طرف خیال نہ کیا پھر جب حکم الٰہی ہوا اور مرتبہ قرب کو پہونچے لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۙ بیشک دیکھا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے معراج کی رات بڑی نشانیاں اپنی پروردگار کی قدرت کی جیسے عرش اور کرسی اور سواری رفرف سبز کی اور عجائبات بے نہایت اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۙ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ۙ بھلا دیکھو تو کہ لات اور عزیٰ اور منات تیسرا اور ہے یہ کر سکتے ہیں جو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے لات ایک بت کا نام تھا جو قوم ثقیف اسے پوجتے تھے اور عزیٰ ایک درخت تھا جو غطفان

ف اس میں اختلاف ہے کہ حضرت نے کس کو دیکھا کہ جبرئیل کو یا اللہ تعالیٰ کو اس میں دو قول ہیں۔ اول یہ کہ جبرئیل کو دیکھا یہ قول حضرت عائشہ رض اور ابن مسعود کا ہے حضرت نے جبرئیل کو دو مرتبہ چھ سو پر کے ساتھ اصلی صورت میں مشاہدہ فرمایا جیسا کہ مسلم میں عبد اللہ رض سے مروی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا پھر اختلاف کیا اس میں کہ کیونکر دیکھا آیا اسی آنکھ سے یا دل کی آنکھ سے تو بعض کہتے ہیں کہ قوت بصارت دل میں دی گئی تھی۔ یہ قول ابن عباس رض کا ہے۔ ابن عباس رض اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خداوند تعالیٰ کو دل کی آنکھ سے دو مرتبہ مشاہدہ فرمایا۔ اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ آنحضرت نے خداوند تعالیٰ کو اسی آنکھ سے دیکھا ہے یہ قول انس اور حسن اور عکرمہ کا ہے اور ابن عباس سے مروی ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو برگزیدہ کیا ابراہیم کو ساتھ خلعت کے اور موسیٰ کو ساتھ کلام کے اور حضرت عائشہ رض اس آیت کو بروایت جبرئیل کے عمل کرتے ہیں۔ معالم التنزیل

کی اولاد اسکو پوجتی تھی اور منات ایک پتھر تھا جو کئی قومیں اُسے پوجتی تھیں اور ان کے گمان میں یوں تھا جو ان ہر ایک بتوں کے اندر ایک ایک فرشتہ یا جن جو بیٹیاں خدا کی ہیں سو ہمیں بخشوائیں گے اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰی ۝ اے کیا تمہارے لائق بیٹے ہوئے اور خدائے تعالی کیواسطے بیٹیاں جو تم بیٹیوں سے غیرت کھاتے ہو اور بُرا جانتے ہو سو خدا تعالی کو نسبت دیتے ہو تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۝ یہ اس طرح سے بانٹنا اور حصہ کرنا تو بہت برا اور نامعقول ہے کہ جس کو تم عیب دار اور اور برا جانو اس سے خدا تعالی سے نسبت کرو اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ نہیں ہیں یہ بت مگر کئی ایک نام ہیں جو رکھا ہے اپنی خوشی سے اُن ناموں کو تمنے اور تمہارے باپ دادا نے اور نہیں پونہچی خدا تعالی سے اُن کے پوجنے پر کوئی سند اور دلیل جو سبب اسکا انکو پوجتے ہیں اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ تابعداری نہیں کرتے کافر اور مشرک مگر اپنے گمان کی اور نہیں تابعداری کرتے مگر اپنے دل کی خوشی کی یعنی مقرر اپنے دل کی خوشی کرتے ہیں اور جو جی میں خیال آتا ہے اسی کو جانتے ہیں وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ؕ اور بیشک آئی مومنوں کو اپنے پروردگار کے پاس سے راہ سیدھی کتاب اللہ اور پیغمبر اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۝ اور کیا ملتا ہے آدمی کو جو کچھ وہ آرزو کرتا ہے اپنی جو جی چاہتا ہے ہرگز نہیں ملتا یعنی جو کچھ کافروں کی آرزو ہے ہرگز نہیں ہوتا فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ۝ پھر خدا تعالی کو ملک آخرت کا اور دنیا کا یعنی دونوں کا مالک ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ ع ٥

شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ۝ اور بہت فرشتے آسمانوں میں جو کافر انسے بخشوانے کی امید رکھتے ہیں سو فائدہ نہ کریگا چاہنا اُن کا کچھ ذرا بھی مگر اس وقت جو پروانگی دے خدا تعالی بخشوانیکی جسکے واسطے چاہے خدا تعالی اور خوش ہو اس سے اسکو بخشوائیں گے فرشتے اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے آخرت پر اور نام رکھتے ہیں فرشتوں کے زنانے یعنی انکے خیال اور گمان میں ہے کہ الربع فرشتے بیٹیاں ہیں خدا تعالی کی اور خدا تعالی پاک ہے اولاد سے وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ اور نہیں ہے کافروں کو اس بات کی کچھ خبر نہیں تابعداری کرتے مگر اپنے گمان کی اور بیشک تیرا گمان نہیں فائدہ رکھتا سچی بات یقین کی سے کچھ ذرا بھی یعنی ایک شخص جو سچی بات یقین سے ٹھیک کہے اور دوسرا اپنے گمان سے اس بات کے برخلاف کہے تو کس کام آوے گمان سچ کے آگے فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۬ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ پھر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منہ پھیر اُس شخص سے جسنے منہ پھیرا ہماری یاد سے جو قرآن ہے اور نہیں چاہتا وہی شخص مگر دنیا کے جینے کو یعنی سوائے زندگانی دنیا کے اور کچھ نہیں چاہتا یہ دنیا کی محبت ہی تک پونہچی عقل کافروں کی اور دنیا ہی کو چاہتے ہیں اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝ بیشک پروردگار تیرا خوب جانتا ہے اسکو جو بھولا اسکی راہ کو جو دین اسلام ہے اور خدا تعالی خوب جانتا ہے اسکو جو سیدھی راہ پر ہے یعنی دین اسلام پر قائم ہے وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۚ اور خدائے تعالی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے فرشتوں کی خلقت سے اور جو کچھ ہے زمین میں آدمیوں اور جن اور حیوانوں کی خلقت سے یعنی سبکا مالک خدائے تعالی ہے۔ قیامت کا دن مقرر کیا ہے تو بدلہ دیوے عذاب اُن لوگوں کو جنھوں نے برائی کی ہے یعنی کافر ہوئے ہیں اور جزا دیوے نیک کام کرنیوالوں کو نیکی کی یعنی جیسے کام جسنے کئے ہیں ویسا ہی بدلہ ملیگا نیکوں کو اچھا بروں کو برا اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ ف[1] نیک کام کرنیوالے وہ لوگ ہیں جو کنارے ہوتے ہیں گناہوں سے اور بیحیائی کی باتوں سے مگر کوئی گناہ چھوٹا ہو جاوے اُنسے اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ بیشک پروردگار تیرے کی بڑی چوڑی اور کشادہ بخشش اور مہربانی ہے بخشدیگا وہ چھوٹے گناہ نیکوں کے هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ خدا تعالی خوب جانتا ہے تمہارے احوال کو جسوقت پیدا کیا تم کو زمین سے اور جسوقت کہ جنے تم ننھے بچے اپنی ماؤں کے پیٹوں میں یعنی اس وقت تمہارے حال سے واقف ہے فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝ پھر تعریف نہ کرو اپنی اور پاک نہ جانو اپنے تئیں خدا تعالی ہی خوب جانتا ہے اسکو جو کوئی پرہیز کرنے والا ہے بُرے کاموں سے ع ٦ کہتے ہیں ایکدن ولید بیٹا مغیرہ کا پیچھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باتیں سنتا جاتا تھا اور کافروں نے دیکھکر ولید کو طعنہ دیکر کہنے لگے کہ تو نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑا اور انکو گمراہ جانا اُسنے کہا کیا کروں خدا تعالی کے عذاب سے ڈرتا ہوں ایک کافر نے کہا کہ اتنا مال مجھے دے اگر تجھ پر عذاب ہوگا تو میں اپنے اوپر اُٹھالوں گا اُسنے قبول کیا اور تھوڑا مال دیا اور باقی بخیلی کرکے نہ دیا تب یہ آیت آئی اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ۝ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ۝

---

[1] مفسرین نے اسکے معنی میں بہت اختلاف کیا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور مجاہد اور حسن کہتے ہیں مراد اس سے گناہ کبیرہ ہے جو ایک مرتبہ کوئی وجہ سے کیا ہو پھر اس سے تائب ہو تو اللہ اسکو بخشدیگا عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ سوائے شرک کے سب کو کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے گناہ صغیرہ ہے جس صورت میں ہو اسکے سنتے منقطع ٹھیرا دین اور جو گناہ زنا سے ڈرتے ہو اس کو لمم کہتے ہیں یہ قول ابوہریرہ رض اور ابن مسعود صدیق رض و شعبی کا ہے اور یہی اصح در نووی ہے کما بدل الاحادیث والقرآن علی ہذا المعنی معالم

اے دیکھا تو نے اُس کو جس نے قرآن کے حکم سے منہ پھیرا اور دیا تھوڑا مال اور باقی دینا موقوف کیا یعنی بخیلی بھی کی اور احمق تو تھا ہی جو اُس کے کہنے کو سچ جان کر مال دیا اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ۝ اے کیا ولید کو غیب کی خبر ہی چھپی ہوئی پھر وہ دیکھتا ہے کہ وہ اسکے گناہ کو اُٹھا دیگا اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ۝ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ۝ اے کیا ولید کو خبر نہیں یعنی سنا نہیں اُسنے جو کچھ موسٰی نبی علیہ السلام کی کتابوں میں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کتابوں میں ہے وہ ابراہیم علیہ السلام جسنے پورا کیا حکم خدا تعالیٰ کا یعنی جان و مال و اولاد سب خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کی یعنی ولید نے نہیں سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسٰی علیہما السلام کی کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۝ وہ کہ نہ اُٹھا دیگا کوئی اُٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا یعنی کسی کا گناہ دوسرے کے ذمہ ہرگز نہیں نیکا اسیطرح ثواب بھی کسی کا اور کسی دوسرے کو نہیں ملیگا وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ اور وہ کہ نہیں ہے آدمی کیواسطے ثواب مگر اُتنا ہی جتنا اُسنے کوشش کی ہر بندگی میں وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝ اور وہ کہ جو کوشش اور محنت کی ہوگی اُسنے خدا تعالیٰ کی بندگی میں سو دیکھیگا قیامت کے دن ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۝ پھر بدلہ دیوینگے اُسکو بدلہ پورا نیکی کا نیک اور بدی کا بد وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۝ اور وہ کہ تیرے پروردگار کیطرف ہی نہایت اور آخر سبکا یعنی سب آدمی سمیت اپنے کام کیے ہوونکے حاضر ہونگے خدا تعالیٰ کے آگے قیامت کو اور وہی ہنسانیوالا اور وہی رلانیوالا ہے یعنی خوش اور غمگین کرنیوالا ہے دوزخیوں کو اور بہشتیوں کو وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۝ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۝ اور وہ کہ وہی مارتا ہے اور اُسنے جلایا ہے اور وہ کہ اُسنے پیدا کیا جوڑا نر اور مادہ کو بوند پانی منی کے سے جسوقت گرتی ہے ماں کے پیٹ میں تو اُسے چاہتا ہے نر اور بیٹا پیدا کرتا ہے اور اُسنے جلایا ہے بیٹی اور مادہ کرتا ہے وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۝ اور وہ کہ خدا تعالیٰ پر ہے اُٹھانا دوسری بار قیامت کے دن اور وہ کہ خدا تعالیٰ ہی ہے جو دولتمند اور بے پرواہ کرتا ہے نقد دیکر اور پونجی جنس دیکر وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۝ اور وہ کہ وہی ہے پروردگار شعریٰ کا شعریٰ نام ایک تارے کا ہے جو ایک قوم اُسکو پوجتی تھی اور بتوں کو نہ پوجتی تھی وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰى ۝ وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰى ۝ اور وہ کہ وہی خدا تعالیٰ ہے جس نے ہلاک کیا پہلے عاد کی قوم کو اور ثمود کی قوم کو پھر کچھ نہ چھوڑا اُنسے سوائے نام کے وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ۝ اور ہلاک کیا نوح علیہ السلام کی قوم کو پہلے عاد اور ثمود سے جو بیشک وہ کافر اور ظالم تھے اور حد سے گذرے ہوئے اور حکم سے باہر نکلے ہوئے وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ۝ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ۝ اور لوط علیہ السلام کی اُمت کے شہروں کو لے اُڑا یعنی اُلٹ دیا پھر ڈھانکا اس شہر کو جو کچھ کو ڈھانکا یعنی پتھروں کا ایسا مینہ برسایا کہ سارے اُس شہر کے لوگ مر گئے یہ سب باتیں حضرت ابراہیم اور موسٰی علیہما السلام کی کتابوں میں لکھی تھیں فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۝ پھر اب کون سی اپنے رب کی قدرت نمانیگا اور شبہے میں رہیگا هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۝ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ڈرانے والا ہے جیسے اگلے ڈرانے والے تھے یعنی جیسے وہ پیغمبر تھے ویسا ہی یہ بھی ہے اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ۝ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ۝ نزدیک پونچی ہے نزدیک پونچنے والی یعنی قیامت نزدیک پونچی ہے نہیں اسکو کوئی بغیر خدا تعالےٰ کے کھولنے والا اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝ اب کیا اس بات سے یعنی قرآن سے تعجب کرتے ہو۔ اور ہنستے ہو اور نہیں روتے اور تم بیخبر قرآن کی عظمت سے ہو اور تم مزاح اور کھیلیاں کرتے ہو یا راگ کرتے ہو کہتے ہیں کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن پڑھتے تو کافر اسوقت گاتے اور تالیاں بجاتے اور ہنستے تو کوئی قرآن کو نہ سنے فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝ پھر خدا تعالیٰ ہی کو سجدہ کرو اور اُسی کی بندگی کرو اور اُس کے سوا کسی کو سجدہ اور بندگی الوہیت کی نہ کرو۔ یہ سجدہ بارھواں ہے قرآن کے سجدوں سے۔ السجدۃ ۱۲

سورۃ القمر مکیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وھی خمس وخمسون اٰیۃ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ نزدیک آئی قیامت اور پھٹا چاند اور دو ٹکڑے ہوا جو نشانی قیامت کی ہے کہتے ہیں کہ ایک رات ابی جہل اور ایک یہودی راہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے۔ ابوجہل نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسوقت کوئی معجزہ دکھاؤ اور نہیں تو میں بے طرح پیش آؤنگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو تو کہے سو دکھاؤں ابوجہل اِدھر اُدھر لگا دیکھنے جو کیا کہوں یہودی نے کہا کہ ایسے کو جادوگر کہتے ہیں اس سے کہو کہ چاند کو دو ٹکڑے کرے جو آسمان پر جادو کسی جادوگر کا نہیں چلتا اور ابوجہل نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاند کو دو ٹکڑے کر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کیا اسی دم چاند کے دو ٹکڑے ہو کر آدھا تو وہیں رہا اور دوسرا آدھا اس سے جدا ہو گیا پھر ابوجہل نے کہا کہ اسی پر بلاؤ حضرت

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اشارہ کیا دونوں ٹکڑے مل کر جیسا چاند تھا پھر ویسا ہی ہو گیا یہ معجزہ دیکھکر یہودی تو ایمان لایا اور ابوجہل لعین نے کہا کہ ہماری آنکھوں کو جادو
کر کے باندھا جو ہمیں چاند اس طرح نظر آیا پھر ایک قافلہ دور سے آیا ابوجہل نے اُن مسافروں سے پوچھا کہ تم نے بھی کبھی چاند ایسا دیکھا ہے انہوں نے کہا کہ فلاں تاریخ
ہم سب نے دیکھا تھا کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر پھر مل گیا تھا تب بھی وہ کافر ابوجہل ایمان نہ لایا اور کہا کہ کیا بڑا جادو ہے۔ جیسے کہ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے
وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ اور اگر یہ کافر دیکھیں معجزہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اور نشانی ہماری قدرت کی تو نمانیں اور منہ پھیریں اور
کہیں کہ کیا یہ جادو ہے چلتا ہوا ہمیشہ سب پر سب جگہ یعنی زمین اور آسمان میں وَکَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَھْوَآءَھُمْ وَکُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝ اور جھوٹا کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور
تابعداری کی انہوں نے اپنے دل کی خوشی کی اور سب کام مقرر کئے ٹھیرائے ہوئے ہیں یعنی جو تقدیر میں مقرر کر رکھا ہے کفر کافروں کو اور ایمان مسلمانوں کو سو ہو دیگا
وَلَقَدْ جَآءَھُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِیْہِ مُزْدَجَرٌ ۝ اور بیشک آیا مکے کے لوگوں کو قرآن جو اسمیں خبریں ہیں گذری ہوئی اُمتوں کی جو پیغمبر بھیجے نمانتے سو اُن کا
کیا حال ہوا تھا وہ بیان ہے اُسمیں اُس چیز سے جو پھیر رکھے برائی اور تکبر سے حِکْمَۃٌۢ بَالِغَۃٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝ دانائی کمال ہی اور نہایت عقلمندی کی پھر نہیں نفع
وقف لازم کرتے ڈرانے والے یعنی قرآن اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُنسے کچھ فائدہ نہیں مکے کے لوگوں کو فَتَوَلَّ عَنْھُمْ یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ اِلٰی شَیْءٍ نُّکُرٍ ۝ پھر منہ پھیر اے محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کافروں سے جو تجھے جھوٹا کہتے ہیں اور راہ دیکھ اور صبر کر کہ جس دن پکارے گا پکارنے والا طرف ایک چیز بہت بڑی سخت کے یعنی قیامت
کے ہولوں اور ڈروں کی طرف بلاویگا بلانیوالا یعنی حضرت اسرافیلؑ تب خُشَّعًا اَبْصَارُھُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ کَاَنَّھُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۝ ڈر سے جھکی ہوئی
اور نیچی ہونگی آنکھیں اُن کافروں کی جو نکلیں گے قبروں سے جیسے ٹڈی پھیلی ہوئی حیران اور خراب مُّھْطِعِیْنَ اِلَی الدَّاعِ ۭ یَقُوْلُ الْکٰفِرُوْنَ ھٰذَا یَوْمٌ
عَسِرٌ ۝ ڈرتے ہوئے جاویں گے بلانے والے کی طرف یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام کی آواز پر دوڑیں گے تب کہیں گے کافر کہ آج کا دن بڑا سخت ہے کَذَّبَتْ
قَبْلَھُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَکَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۝ جھوٹ جانا پہلے اُن مکے کے لوگوں سے قوم نوح علیہ السلام کی نے قیامت کو جھوٹا کہا۔
ہمارے بندے نوح علیہ السلام کو اور کہا کہ دیوانہ ہے اور ناچار اور عاجز کرتے تھے خدا تعالیٰ کی طرف بلانے سے یعنی حضرت نوح علیہ السلام کہتے تھے۔ قوم کو
کہ خدا تعالیٰ کو ایک جانو اور ایک کہو تب قوم کہتی تھی کہ دیوانہ ہے اور ایسے پتھر مارتے تھے جو بیہوش ہو جاتے اور بولنے کی طاقت نہیں رہتی فَدَعَا رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ
فَانْتَصِرْ ۝ پھر پکارا نوح علیہ السلام نے پروردگار اپنے کو کہ اے خدا تعالیٰ میں ناچار ہوں اور عاجز ہوا اس قوم کے ہاتھ سے پھر تو بدلہ لے اُن سے جو یہ مجھ پر ظلم کرتے ہیں
فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْھَمِرٍ ۝ پھر ہمنے کھولے اُنکے عذاب کیواسطے دروازے آسمان کے ساتھ پانی گرنے والے کے یعنی پانی آسمان سے ایسا
لگا کہ گویا ہزاروں نہریں چلی آتی ہیں سو وہ اُس طرح کا مینہ چالیس رات دن برستا ہی رہا ذرا نہ تھما وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَی الْمَآءُ عَلٰٓی اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ اور
چھوڑ دیں ہمنے زمین کی سوتیں تو زمین سے پانی لگا نکلنے پھر ملا پانی آسمان کا زمین کے پانی سے اوپر ایک کام کے جو مقرر کیا ہوا تھا ان سب کا ڈبونا وَحَمَلْنٰہُ
عَلٰی ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۝ اور اُٹھایا ہمنے نوح علیہ السلام کو اور جو کوئی اسکے ساتھ ایمان لایا تھا ناؤ پر جو اُس ناؤ میں لگے تھے تختے اور میخیں تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا
جَزَآءً لِّمَنْ کَانَ کُفِرَ ۝ چلتی تھی وہ ناؤ ہماری قدرت سے یہ طوفان بدلہ تھا اُسکا جسکو نہ مانا تھا یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے دُکھ دینے کا اور ایمان نہ لانے کا
کا بدلہ تھا وہ طوفان کا عذاب وَلَقَدْ تَّرَکْنٰھَآ اٰیَۃً فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ۝ اور بیشک چھوڑا ہمنے یہ قصہ عالم میں نشانی اپنی قدرت کی پھر ہے کوئی نصیحت پکڑنیوالا اور
ڈرنے والا یعنی کوئی ہے ایسا جو یہ طوفان کا احوال سن کر ڈرے اور جانے کہ فَکَیْفَ کَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۝ پھر کیسا تھا عذاب میرا دنیا میں جو طوفان سے ایک عالم کو غرق
کیا پھر اور خلقت پیدا کی اور کیسا تھا ڈرانا میرا پیغمبروں کی زبان سے وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ۝ اور ہر طرح مقرر آسان کیا ہمنے قرآن کو
واسطے یاد کرنے عذاب گذرے ہوؤں کے پھر ہے کوئی نصیحت ماننے والا اور ڈرنیوالا۔ کَذَّبَتْ عَادٌ فَکَیْفَ کَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۝ جھوٹا کہا قوم عاد کی نے حضرت
ہود نبی علیہ السلام کو پھر جانو جو کیسا تھا عذاب میرا آندھی کا اور ڈرانا اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۝ بیشک ہمنے بھیجی قوم عاد پر باد بہت ٹھنڈی
زور کی یعنی آندھی برے دن جو تمام نہ ہووے برائی اُسکی سو وہ دن آخری چار شنبہ تھا صفر کے مہینے کا تَنْزِعُ النَّاسَ کَاَنَّھُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝ اُکھاڑ کے
ڈالتی تھی وہ آندھی آدمیوں کو اس طرح جیسے درخت کھجور کے جڑ سے اکھڑے ہیں۔ یعنی قد اُن لوگوں کے بڑے تھے آندھی کے زور سے گر کر جو ہوئے
ہوئے پڑے تھے گویا کہ بڑے بڑے لکڑ پڑے تھے۔ فَکَیْفَ کَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۝ پھر کیسا تھا عذاب میرا جو دلیسوں زور آوروں کو کس طرح اکھاڑ مارا۔
اور کیسا تھا ڈرانا میرا وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ۝ اور بیشک آسان کیا ہمنے مکے کے لوگوں پر قرآن جو اُن کی زبان

عرب میں بھیجا واسطے نصیحت پکڑنے کے پھر ہے کوئی نصیحت ماننے والا کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ۔ جھوٹا کہا قوم ثمود نے حضرت صالح نبی علیہ السلام کو بسبب ڈرانے اور نصیحت کرنے کے یعنی حضرت صالح علیہ السلام جو قوم ثمود کی کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈراتے تھے اور نصیحت کرتے تھے اسواسطے انہیں کہا کہ تو جھوٹا ہے فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۔ پھر کہا قوم ثمود نے کہ اے کیا صالح علیہ السلام آدمی ہے ہم میں سے ایک وہ بھی نہ کچھ فوج ہے اسکو نہ دولت ہے تابعداری کریں اسکی تو مقرر ہم تب بھولے ہوں راہ سیدھی کو جو ایسے کی تابعداری کریں تو دیوانے ہوں ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ۔ اے کیا آیا ہے نصیحت کرنا اور ڈرانا اسی پر ہم سب میں سے یعنی ہم میں سے کسی کو پیغمبری نہ ہوئی وہ کیا ایسا بڑا تھا جو وہ پیغمبر ہوا یہ بات جو وہ کہتا ہے سچ نہیں ہے، بلکہ وہ جھوٹا ہے، بڑا شیخی کرنے والا یعنی صالح علیہ السلام چاہتا ہے کہ ہم پر سردار ہووے۔ سو حق سبحانہٗ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ۔ کچھ دیر نہیں کل جانیں گے جو عذاب اُن پر اُتریگا جو کون تھا جھوٹا شیخی کرنے والا جب قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کو کہا کہ تو جھوٹا ہے اگر تو پیغمبر ہے تو اُس پہاڑ کے اندر سے ایک اونٹنی کو نکال اور وہ اونٹنی نکلتے ہی بچہ دیوے تب ہم جانیں کہ تو پیغمبر ہے پھر تیری تابعداری کریں اور ایمان تجھ پر لاویں حضرت صالح نبی علیہ السلام نے جناب الٰہی میں دعا کی حق سبحانہٗ تعالےٰ نے اُن کی دعا قبول کی جیسے کہ فرماتا ہے اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۔ بیشک ہم نے بھیجی اونٹنی اُن کے آزمانے کو یعنی ہم جانتے تھے کہ قوم ایمان نہیں لانے کی اسواسطے وہ اونٹنی اپنی قدرت کی نشانی بھیجی جو اُنہیں جھوٹا کیجئے اور اُن پر عذاب لازم ہو۔ اور کچھ عذر نہ لا سکیں اور اپنا کیا یاد کریں اور پچھتاویں پھر ہمنے کہا صالح علیہ السلام کو کہ تو راہ دیکھتا رہ جو یہ قوم اونٹنی سے کیا سلوک کرتے ہیں اور صبر کر اُن کے ظلم پر وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ۔ اور خبردار کر اُن کو اس بات سے کہ پانی کنوئیں کا جو حصہ ہے اُن میں ایک دن پانی کنوئیں کا یہ سب گاؤں کے لوگ اور اُنکے گھوڑے اونٹ اور بکریاں دنبیاں سب پیویں اور ایک دن سارا پانی کنوئیں کا اونٹنی کا حصہ جو اُسدن کوئی شریک نہیں اور ہر ایک اپنی باری کے دن کنوئیں پر یا تالاب پر حاضر ہوں کہتے ہیں کہ اس گاؤں کے پاس ایک ہی تالاب یا کنواں تھا پھر جب حکم باری اور حصے کا آیا تب قدرت خدا تعالےٰ کی سے اونٹنی کے باری کے دن پانی بہت ہوتا تھا۔ اور جوش مارتا تھا۔ اور دوسرے دن جو گاؤں کے رہنے والوں کی باری آتی تو پانی کم ہوتا اس سبب سارے گاؤں کے لوگ حیران اور دق ہوتے لیکن کچھ بس نہ تھا۔ اس گاؤں میں دو عورتیں ایک کا نام صدوق تھا جو اس پہ مدت سے اسی کے چچا کا بیٹا مصدع نام عاشق تھا اور کسی طرح ہاتھ نہ لگتی تھی۔ اور دوسری عورت کا نام عبیرہ تھا جو اُسکی ایک بیٹی پر ایک شخص قدار نام بیٹا سالف کا عاشق تھا اور یہ دونوں مرد بہادر تھے اور اُن دونوں عورتوں کی بہت دنبیاں اور بکریاں تھیں جب پانی کم پینے لگیں تو اُن کا دودھ سوکھ گیا اُن عورتوں نے ناچار ہو کر مصلحت کی صدوق نے اپنے عاشق مصدع کو کہا کہ اگر تو مجھ سے ملا چاہتا ہے تو اُس اونٹنی کو مار ڈال جو یہ سارا پانی پی جاتی ہے۔ اُس کے ہاتھ سے عاجز ہوئے ہیں اور ہمارے جانور پیاسے مرتے ہیں اور عبیرہ نے قدار کو کہا کہ اگر تو اس اونٹنی کو دفع کرے تو میں اپنی بیٹی تجھے دوں یہ دونوں مرد اونٹنی کے مارنے کو تیار ہوئے اس اونٹنی کا دستور تھا کہ ہمیشہ پہاڑ اور جنگل میں چرا کرتی اور ایک دن بیچ کرکے اپنی باری سے آتی اور سارا پانی پی کر چلی جاتی اُن دونوں مرد مصدع اور قدار نے مصلحت کر کے اونٹنی کی راہ میں چھپکر بیٹھ رہے جب وہ اونٹنی پانی پی کر چلی تو پہلے مصدع نے کھینچکر ایک تیر ایسا مارا۔ جو اونٹنی دونوں پاؤں سے گر گئی اور قدار نے دوڑ کر ایک تلوار ایسی ماری جو اونٹنی کی کونچیں کٹ گئیں۔ اور گری پھر اُس کے ٹکڑے کر کے حصے کر لئے اور اُس کا بچہ چیخیں مارتا پہاڑ پر بھاگ کر غائب ہوا جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ۔ پھر پکارا مصدع نے اپنے یار قدار کو پھر پکڑی اس نے تلوار اور گھات کی جگہ بیٹھ کر اونٹنی کی کونچیں کاٹیں پھر تین دن کے پیچھے اُن سب گاؤں کے لوگوں پر ایسا عذاب اُترا کہ سب لوگ حیوانوں سمیت برے حال سے موئے سو فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۔ پھر کیسا تھا عذاب میرا جو کس برے حال سے اُن لوگوں کو مار ڈالا اور کیسا تھا ڈرانا میرا اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ۔ بیشک ہمنے بھیجا قوم ثمود پر عذاب سو وہ ایک چنگھاڑ تھی حضرت جبرئیلؑ کی پھر ہوئے وہ لوگ جیسے گھانس سوکھی مرجھائی ٹوٹی ہوئی خراب جیسے کوڑا۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۔ اور مقرر آسان کیا ہمنے قرآن واسطے یاد کرنے اور حفظ کرنے کے پھر ہے کوئی یاد کرنے والا اُس کَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۢ بِالنُّذُرِ ۔ جھوٹا جانا قوم نے لوط علیہ السلام کو بسبب ڈرانے کے یعنی حضرت لوط علیہ السلام کہتے تھے کہ خدا تعالےٰ کے عذاب سے ڈرو اور یہ برا کام چھوڑ دو اور توبہ کرو انہوں نے کہا تو جھوٹا ہے نیز کہا نہیں مانتے اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ۔ بیشک بھیجا ہمنے قوم پر لوط علیہ السلام کی آندھی پتھر برسانے والی

پر کتنے لوط علیہ السلام کے گھر کے جو بچایا ہمنے اُنکو عذاب سے صبح کے یعنی انپر عذاب صبح کے وقت کا آیا تھا اور اس عذاب سے سب موئے مگر لوط علیہ السلام
کی دو بیٹیاں اور کوئی مسلمان بچا سو وہ بچانا عذاب سے نِعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ مہربانی اور بخشش اپنے پاس سے کرتے ہیں ہم ایسی
طرح جو بخشش کی لوط علیہ السلام پر اور اُسکی بیٹیوں پر بدلہ دیتے ہیں ہم اسکو جو کوئی شکر کرتا ہے ہماری نعمتوں پر وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ہ
اور بیشک ڈرایا تھا لوط علیہ السلام کی قوم کو اپنے غصے کے پکڑنے سے ہمنے پھر جھگڑنے لگے ہمارے ڈرانے والوں سے وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ
فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ہ اور بیشک چاہنے لگی یعنی مانگنے لگی قوم لوط علیہ السلام سے اُنکے مہمانوں جو کہ فرشتے تھے پھر ہمنے مٹا دیں آنکھیں اُن کی اور کہا کہ چکھو
عذاب میرا اور ڈرانا میرا دیکھو یعنی جب فرشتے اس شہر کے اُلٹنے کو آئے تو پہلے مہمانوں کی طرح حضرت لوط علیہ السلام کے گھر آئے قوم نے کہا ان اپنے مہمانوں کو
ہمیں دو جوان سے ہم اپنا فعل کریں حضرت لوطؑ نے نہ دیا قوم نے چاہا کہ زور سے پکڑ لیجاویں ایک ہاتھ کا جو حضرت جبرئیل نے اشارہ کیا اُن سبکی آنکھیں غائب ہوگئیں اور
اندھے ہوئے تب آواز آئی کہ اب چکھو عذاب ہمارا وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ہ ج اور بیشک صبح کو قوم پر حضرت لوط علیہ السلام کی سویرے عذاب آیا مقرر
کیا ہوا ٹھیرایا ہوا اور کہا ہمنے فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ہ پھر چکھو عذاب میرا اور ڈرانا میرا دیکھو وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ہ اور بیشک آسان ۹ ع ۲
کیا ہم نے قرآن کو اوپر مکے کے لوگوں کیواسطے سمجھنے اُنکیکے جو زبان عرب میں ہے پھر ہے کوئی نصیحت ماننے والا جو سمجھکر ڈرے اور حکم بجالاوے وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ
فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ہ ج اور مقرر آئے فرعون اور اس کے لوگوں کے پاس ڈرانیوالے یعنی حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام اور اُنکے معجزے كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ
اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ہ جھوٹ جانا فرعون اور قوم اُسکی نے ہماری سب نشانیوں کو پھر پکڑا ہمنے اُن سب کو پکڑنا زور اور قوت اور غلبہ سے جیسے پکڑتے ہیں زور آور
صاحب قدرت جو کسی طرح نہ چھوٹ سکیں یعنی سب کو دریا میں ڈبو دیا کوئی وہاں سے نکل نہ سکا اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ہ ج اے کیا
تمہارے کافر یعنی مکے کے لوگ اچھے ہیں زور اور قوت میں اُن قوموں سے جنکا ذکر کر چکے ہم یا اے مکے کے کافرو لکھا ہوا ہے تمہارے واسطے خدا تعالیٰ کی کتاب میں
کہ تم پر عذاب ہوگا جو تم ایسے بے ڈر ہو اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ہ یا کہتے تھے مکے کے کافر ہم جماعت ہیں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنے والے
حمایتی ہیں سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ گمان تمہارا جھوٹا ہے بلکہ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ہ جلد آوے گا وہ وقت جو یہ سب بھاگینگے اور پھیرینگے پیٹھ
لڑائی سے اور یہی عذاب کفایت نہ کریگا بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ بلکہ قیامت کا میدان ہے اُنکے عذاب کیواسطے وعدے کی جگہ اور قیامت
بری ڈراؤنی بلا ہے کڑوی اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ہ بیشک گنہگار یعنی مشرک بھٹکے ہوئے ہیں سیدھی راہ اور مصیبت میں ہیں دیوانے يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ
عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ہ جس دن گھسیٹے جاویں گے دوزخ کی آگ میں اوندھے اور کہینگے کہ چکھو دوزخ کے ملنے در آگ کے اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ وقف لازم
بِقَدَرٍ ہ بیشک ہمنے سب چیز بنائی ہے اوپر اندازے کے جیسے کہ بناتے تھے وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ہ اور نہیں ہے حکم ہمارا مگر ایک حکم یعنی ایکبار
کہنا اُس چیز کو کہ ہو پھر وہ پلک مارتے آنکھ کے ہوتی ہے وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ہ اور بیشک ہمنے کھپا دیا کتنی قوموں کو تم جیسی اے
اے مکے کے لوگو جو اُنہیں سے کتنی کا ذکر کیا اس سورۃ میں پھر ہے کوئی یہ احوال سنکر کہ نصیحت پکڑے اور ڈرے وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ہ اور جو کام کیا اُن کافروں نے
سب لکھا ہوا ہے کتاب میں یعنی لوح محفوظ پر لکھا ہوا ہے وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ہ اور سب چھوٹا اور بڑا گناہ کیا ہوا اور کہا ہوا سب کا لکھا ہوا ہے اِنَّ
الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ہ بیشک ڈرنے والے دنیا میں خدا تعالیٰ کے عذاب سے رہینگے باغوں میں یعنی بہشتوں میں ہی ہیں نہریں فِيْ مَقْعَدِ
صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ہ بیچ خاصے قفہ بیٹھکوں کے سچے بیٹھیں گے پاس بادشاہ صاحب مقدر زور آور کے رہینگے وہ ڈرنے والے دنیا کے ۱۰ ع ۳
جنھوں نے خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈر کر گناہ نہیں کئے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت سے نہیں پھرے اور عمل اچھے کئے

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً

ف بخاری میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدر کے روز ایک قبہ میں تھے اور درگاہ الٰہی میں مناجات فرماتے تھے کہ یا اللہ میں تجھکو تیرے عہد اور وعدے کو یاد دلاتا ہوں یا اللہ اگر آج مسلمان مغلوب ہوئے تو پھر کوئی زمین پر عبادت کرنے والا باقی نہ رہیگا۔ اتنے میں جناب حضرت ابو بکرؓ آئے اور کہا بس کیجئے یا نبی اللہ اتنا کافی ہے بعد ازاں آپ یہ آیت پڑھتے ہوئے نکلے (نکتہ) کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مرتبہ عبودیت میں تھے اور ابو بکرؓ مقام ربوبیت میں تھے اس لئے حضرت الحاح وزاری میں مصروف تھے۔ ع ملکش قدیم است وذاتش غنی۔

سبب اُترنے اس سورۃ کا یوں کہتے ہیں کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے کافروں کے نام رحمان کا لیتے تو کافر کہتے کہ ہم رحمان کو نہیں جانتے کہ رحمان کون ہے اسواسطے یہ سورۃ اُتری اور بعضے کہتے ہیں کہ مکے کے لوگ کافر طعنہ دیتے اور کہتے تھے کہ یہ اور وہ شخص قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھاتے ہیں اسواسطے یہ سورۃ اُتری اَلرَّحْمٰنُ صاحب بہت بخشش کرنے والا جو رحمت اسکی سب چیز کو پہنچی ہے اُسی رحمان نے عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ سکھایا ہے قرآن دوست اپنے کو نہ کسی اور عقلمند دانا نے اور اُسی رحمان نے خَلَقَ الْاِنْسَانَ ؕ پیدا کیا آدمی کو عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ؕ سکھایا آدمی کو ظاہر کرنا جو کچھ کہ بیچ دل کے ہو بات کرنے سے اور لکھنے سے یعنی بھیدوں کا جبتک زبان سے نہ کہے یا ہاتھ سے نہ لکھے دوسرے پر معلوم نہ ہو یہ خوبی خدا تعالیٰ نے آدمیوں اور جن و پری کو دی ہے اور کسی کو نہیں دی اور اسی رحمان نے اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۙ اور سورج اور چاند کو پیدا کیا اور حکم کیا تو حساب سے چلتے ہیں جو منزل مقرر کی ہے انکی یعنی سورج ایک برس میں بارہ برجوں کی سیر کرتا ہے اور چاند ایک مہینے میں بارہ برجوں کی سیر کرتا ہے اور اُسی رحمان نے پیدا کیا وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۝ دوب اور گھانس اور درختوں کو حکم ماننے والے جو موافق حکم کے ہرے ہوتے ہیں اور کمھلاتے ہیں یعنی بہار اور خزاں میں اور اُسی رحمان نے وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا آسمان بہت اونچا کیا جو زمین سے پانچسو برس کی راہ اونچا ہے وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۙ اور اسی نے پیدا کیا ترازو کو واسطے تولنے کے یعنی اُسنے ترازو اور پیمانہ بنانیکی عقل دی اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۝ تو تم لیتے اور دیتے وقت تولنے میں کمی اور زیادتی نہ کرو وَاَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ اور درست رکھو تول کو انصاف سے یعنے تولنے کیوقت باٹ پورے رکھو اور ڈنڈی ترازو کی اور پلڑے برابر رکھو اور دغابازی سے کسی کا حق نہ لو وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝ اور دیتے وقت کم نہ تولو یعنی لینے کیوقت زیادہ نہ تولو اور دینے کیوقت کم نہ تولو وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا اور اسی رحمان نے زمین کو رکھا حکمت سے اوپر پانی کے لِلْاَنَامِ ۙ واسطے آدمیوں کے تو اوپر زمین کے آرام سے رہیں۔ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ بیچ زمین کے پیدا کیا طرح طرح کا میوہ اور کھجوروں کے درخت بھرے ہوئے کھجوروں کے گچھوں سے وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ اور پیدا کئے زمین میں دانے غلے کے گھاس اور بھس سمیت یعنی اللہ تعالیٰ نے اناج پیدا کیا تو آدمی کھاویں تو گھانس اور بھس پیدا کیا تو حیوان کھاویں اور آدمیوں کا کاروبار اُن سے نکلے وَالرَّيْحَانُ ۚ اور زمین میں خوشبوئیاں پیدا کیں یعنی پھول طرح طرح جنمیں سے عطر اور گلاب اور بید مُشک اور زعفران نکلیں ہیں ایسی ایسی نعمتیں خدا تعالےٰ نے زمین سے پیدا کیں آدمیوں کیواسطے جو ان نعمتوں سے حیوان کو کچھ حصہ نہیں۔ اگر کوئی کہے کہ زمین صرف آدمیوں کی ہینگی واسطے حیوانوں کے کیا ہے زمین پر تو حیوان آدمیوں سے زیادہ ہیں جواب اسکا یہ ہے کہ زمین سے مراد نعمتیں زمین کی جیسے طرح طرح کے کھانے اور طرح طرح کی پوشاک اور خوشبوئیاں یہ واسطے آدمی اور جن اور پری کے ہیں نہ واسطے حیوانوں کے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس یہ جو نعمتیں مذکور کیں ان میں کون سی جھوٹ جانتے ہو اے آدمیو اور جن پر یوں کہ وہ نعمت خدا تعالیٰ نے پیدا نہیں کی یعنی انہی نعمتوں سے ایک کو بتاؤ جو کسی اور نے سوائے خدا تعالیٰ کے پیدا کی ہو جن پری کا آگے کی آیت سے مذکور کھلتا ہے فبای آلاء ربکما تکذبان۔ اس سورے میں ایک اوپر تیس بار آتی ہے اسواسطے کہ یہ سورۃ ذکر نعمتوں کی سے بھری ہوئی ہے اور ہر نعمت کے ذکر کے پیچھے یہ آیت لکھی ہے جو غفلت دور ہو اور شکر حق تعالیٰ کی نعمتوں کا بجالاویں ایک صحابی جو نام انکا جابر تھا راضی ہوا اللہ تعالیٰ اُنسے روایت کرتے ہیں کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سورہ کو آگے صحابیوں کے پڑھکر فرماتے تھے کہ لازم ہے تم کو جو تم چپ ہو اور تم سے جن پری بہتر ہیں اس بات میں کہ جب وہ اس بات کو سنتے ہیں تو ہر اس آیت کے پیچھے کہتے ہیں کہ وَلَا شَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ یعنی نہیں کسی چیز کو نعمتوں تیری سے اے پالنے والے ہمارے جھوٹ جانتے ہیں ہم یعنی کسی نعمت کو جھوٹ نہیں جانتے ہم پس واسطے تیرے تمام ہی تمام شکر اور ثنا اور تعریف اور تیرے سوا کوئی نہیں لائق شکر اور ثنا کے اے پروردگار ہمارے اور اُسی رحمان نے خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۙ (پیدا کیا آدم کو جو باپ سارے آدمیوں کا ہے) گارے سے بنا کر سکھا کر کیا جیسے پکا باسن ہوتا ہے جو اگر انگلی مارو اُسپر تو بولے جیسے باسن بولتا ہے وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۚ اور پیدا کیا اُسی رحمان نے جان کو جو سارے جن پری کا باپ ہے شعلہ آگ کا بغیر دھوئیں کے سے معنی مارج کے لپٹ آگ کی ہے جو وہ لال اور سبز اور زرد ملی ہوئی اٹھتی ہے اور کتاب میں جو نام اس کتاب کا فتوحات ہے اس میں معنی مارج کے یوں لکھے ہیں کہ مارج آگ ہے ملی ہوئی باؤ سے جو ان دونوں سے پیدا ہوا جان جیسے خاک اور پانی ملکر گارا ہوتا ہے اُسے عربی میں طین اور فارسی میں گل کہتے ہیں اور جب وہ سوکھے تو عربی میں صلصال کہتے ہیں اور فارسی میں گل خشک کہتے ہیں جو اس سے آدم کو پیدا کیا اسی طرح جب آگ باؤ سے ملتی ہے تو مارج کہتے ہیں پس جیسی پیدائش آدمیوں کی پانی ہے یعنی منی سے۔ اسی طرح پیدائش جن و پریوں کی باؤ سے ہے اور کہتے ہیں پیدائش جن و پری کی پہلے آدمی کے ساٹھ لاکھ برس ہے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس اے آدمیو جو تم کو گل سے پیدا کیا اور اے دیو تم کو مارج سے پیدا کیا کون سی نعمت کا اُن نعمتوں سے انکار کرتے ہو اور وہی رحمان رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۚ پیدا کرنے والا دو مشرق اور دو مغرب کا ہے مشرق

ولا بشی

اسے کہتے ہیں کہ جس جگہ سے سورج نکلتا ہے وہ دو جگہ ہیں جو ایک جگہ سے گرمی میں نکلتا ہے اور دوسرے مکان سے جاڑے میں نکلتا ہے اور مغرب اسی کہتے ہیں جس
جگہ سورج ڈوبتا ہے وہ بھی دو ہیں ایک گرمیوں کی اور ایک جاڑوں کی پس اس گرمی اور جاڑے کے موسم سے بہت فائدے اور بہت عیش حاصل ہوتی ہیں
جو ہر موسم میں ہر طرح کے میوے اور ہر طرح کی پوشاک اور ہر طرح کے کھانیکے مزے اور عیش آدمیوں کو ہوتے ہیں اور دوسرے ذکر مشرق اور مغرب کے
پیدا کرنے سے رات اور دن کی نعمتیں معلوم ہوتی ہیں جو دن کو اسباب کھانیکا اور عیش کا پیدا کرتے ہیں اور رات کو آرام اور عیش کرتے ہیں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا
تُکَذِّبٰنِ ۔ پس کون سی نعمت کا ان نعمتوں سے پروردگار اپنے کے سے انکار کرتے ہو۔ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ۙ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ۚ چلایا اور جاری کیا دو
دریا میٹھے اور کھاری کو ایک دریا فارس کا اور دوسرا روم کا ڈالا بیچ ان دو دریا کے پردے کو جو ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرے یعنی پانی میٹھا اور کھاری مل نہ
جاوے اگر مل جاویں تو خراب ہوں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ پس کون سی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کے سے انکار کرتے ہو اور اسی کی قدرت سے یَخْرُجُ
مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۚ نکلتے ہیں ان دونوں دریاؤں میں سے بڑے اور چھوٹے موتی جو ان موتیوں سے فائدہ اور نفع ہے مول لینے میں اور بیچنے میں اور
زینت اور بناؤ انسے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ دو دریا سے مراد ایک سمندر ہے اور دوسرا آسمان کا جو اوپر کے دریا سے بوند سیپی کے منہ میں گرتی ہے اور
سمندر میں سیپ کے پیٹ میں موتی بنتا ہے۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ پس کون سی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے آدمیوں اور
جن پریو وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ ۚ اور بیشک اسی کے تئیں لائق اور سزاوار ہے یہ قدرت جاری کرنی اور چلانا جہاز کا بیچ دریا کے جیسے نصف
پہاڑ چلا جاتا ہے پانی پر اور پیدا کرنا جہاز ناؤ کا اور جاری کرنا ان کا پانی پر بڑی نعمت ہے جو اس نعمت سے بڑے فائدے ہیں ایک تو سوداگری اور
دوسرے مسافروں کو جو بہت راہ جلدی سے تمام ہو جاتی ہے یعنی برس کی راہ مہینے میں چلتے ہیں۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ پس کون سی نعمت کا ان ربع
نعمتوں سے پروردگار اپنی کی سے انکار کرتے ہو آدمیوں اور دیو پریو کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ۚ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۚ یعنی جو کوئی
اوپر زمین کے ہے جاندار سب فنا ہوں گے یعنی مریں گے اور ہمیشہ رہیگا پروردگار تیرا وہ کیسا ہے کہ صاحب بزرگی کا اور بہت بڑائی کا تمام خلقت کے
وہم میں بڑائی اس کی نہ آوے اور بڑائی دینے والا ہے جس کو چاہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار
کرتے ہو اے آدمیوں اور دیو پریو یَسْئَلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ۚ مانگتے ہیں اور چاہتے ہیں اسی رحمان سے جو کوئی کہ ہیں بیچ زمین
کے یعنی زمین پر رہنے والے کیا آدمی اور کیا دیو پری اور سب حیوان اور رہنے والے آسمانوں کے یعنی فرشتے اور روحانی اور نورانی خلقت سب مانگنے والے خدا تعالیٰ
کے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ ہر دن یعنی ہمیشہ ہر دم بیچ کام کے ہے یعنی بخشش اور کرم اسکا ہر دم اور ہر آن اوپر بندوں کے جاری ہے یا بیچ کام کے ہے۔
یعنی ہر دم اور نئی چیز پیدا کرتا ہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے آدمیوں اور
دیو پریو پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ ۚ جلد اور شتاب حساب لونگا تم سے یعنی خدا تعالیٰ خوف دیتا ہے اور ڈراتا ہے کہ جلدی سے تم حساب لیکر
فارغ ہونگا یعنی قیامت کو یا موت کو دور نہ جانو تو وہ وقت نزدیک ہے اور جلد آویگا اے دو بھاری فرقو ایک آدمیوں کا اور دوسرا فرقہ دیو پری کا انکو بھاری
اسواسطے کہا جو حکم بندگی بجالانیکا جو بھاری ہے ان دو فرقوں پر ہے یا یہ دو فرقے گناہوں سے بھاری ہیں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ پس خبر دیتا ہے کہ قیامت کو
حساب لیا جاوے گا۔ اور خبردار کرنا بندوں کو بڑی نعمت ہے پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں سے انکار کرتے ہو اے آدمیو اور دیو پریو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ جب تم نے سنا کہ حساب لیا جائیگا
اگر اسبات سے ڈر کر بھاگو تو بھاگ جاؤ اگر بھاگ سکو یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ
اے قوم آدمیوں کی اور اے قوم دیو پریوں کی اگر سکتے ہو تم باہر جانا اور بھاگ جانا کنارے آسمان کے اور زمین کے سے یعنی اگر بھاگ سکتے ہو یا باہر جا سکتے ہو
آسمان اور زمین سے تو بھاگ جاؤ اور چلے جاؤ پھر فرماتا ہے کہ نہ جا سکو گے اور نہ بھاگ سکو گے مگر ساتھ زور کے اور قوت کے پر وہ زور قوت تمکو نہیں ہے کہتے ہیں کہ
دن قیامت کے جس وقت سب آدمی اور دیو پری حاضر ہوں گے فرشتہ پکاریگا کہ اگر اس جگہ سے بھاگ سکو تو بھاگ جاؤ اگر نکل سکو تو نکل جاؤ پر نہ جا سکو گے اور نہ
بھاگ سکو گے اگر زور اور قوت سے سو وہ تم کو نہیں ہے جبکہ تم کو حساب سب دینا ہوگا اور حساب دینے سے بھاگ نہ سکو گے تو چاہیئے کہ عبادت کرنے میں اور شکر کرنے میں

ف ۱ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ خداوند کریم نے ایک لوح موتی سفید کا غذ کہ جس کے دونوں کناروں میں یاقوت سرخ لگا ہوا ہے پیدا کیا ہے قلم اس کا نور ہے اور کتاب اس کا نور اس کتاب کو ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ دیکھتا ہے۔ پس پیدا کرتا ہے اور روزی دیتا ہے اور مارتا ہے اور جلاتا ہے اور عزت دیتا ہے جس کو چاہے اور ذلیل کرتا ہے جس کو چاہے کرتا ہے جو چاہتا ہے فذلك قوله كل يوم هو في شان سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ کل زمانہ اللہ کے نزدیک مثل دو دن کے ہے ایک برابر مدت ایام دنیا کے اور دوسرا برابر دن قیامت کے پس شان مدت دنیا میں مارنا اور جلانا اور دینا اور چھین لینا اور شان قیامت جزا اور حساب ثواب اور عذاب معالم

قصور نہ کرو فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس ان نعمتوں سے پروردگار اپنے کی کونسی نعمت کا انکار کرتے ہو اے آدمیوں اور اے دیو پریو یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ بھیجا دیگا اوپر تمہارے لے کافر آدمیو اور اے دیو پریو شعلہ آگ کا اور دھواں یعنی ایک بار شعلہ آگ کا اور دوسری بار دھوئیں کا بگولا بھیجا جاویگا واسطے عذاب کافروں کے اور کہتے ہیں نحاس اژدہات پگھلے ہوئے پانی کو کہتے ہیں۔ جو اوپر سر کافروں آدمیوں اور کافروں جن پریوں کے ڈالیں گے اُسوقت کوئی مدد کسی کی نکرسکیگا یعنی اپنے ہی احوال میں ایسے گرفتار ہوں گے جو کسی کے حال کا ہوش نہ ہوگا جبکہ ایسی خبر سے تمکو ڈراتا ہے کہ اگر فرمانبرداری خداتعالیٰ کی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے کی نکروگے تو دوزخ میں آگ کے شعلوں سے اور دھوؤں کے بگولوں سے یا اژدھات کے پگھلے ہوئے پانی سے عذاب کرینگے یہ خبر دینا بڑی نعمت ہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے آدمیو اور اے دیو پریو فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَةً کَالدِّهَانِ ۝ پس جسوقت کہ پھٹے گا آسمان واسطے اُترنے فرشتوں کے اُسوقت ہوگا رنگ آسمان کا گلابی جیسے تیل زیتون کا لال جو ہر دم رنگ برنگ بدلے گا اور آسمان ڈراؤنا ہوگا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس کونسی نعمت ان نعمتوں کا پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے آدمیو اور اے جن پریو فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۝ پس دن قیامت کے پہلے ہی نہ پوچھیں گے گناہوں آدمیوں کے اور جن پریوں کے یعنی قیامت کو جبکہ گوروں سے اٹھینگے تو جلدی حساب کتاب نہ لیویں گے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمتوں ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوئے آدمیو اور اے جن پریو یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ۝ پہچانینگے کافروں کو نشان کے ماتھوں سے جو ماتھے اُن کے کالے اور نیلے ہوں گے پس کافروں کو پکڑیں گے سر کے بالوں سے اور پاؤں سے یعنی قیامت کے دن بعضوں کو سر کے بال پکڑ کر کھینچینگے اور بعضوں کو پاؤں میں زنجیر ڈال کر گھسیٹینگے اور دوزخ میں ڈال دیں گے ایسے احوال سے خبردار کرتا ہے اللہ تعالیٰ سو واسطے جو اسلام لاویں اور اطاعت رسول کی کریں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے گروہ آدمیوں کے اور جن پریوں کے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُکَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ سب کافروں کو دوزخ میں ڈالینگے تب فرشتے انکو یوں کہینگے کہ یہ ہے وہ دوزخ جسکو دنیا میں جھوٹ جانتے تھے اُسکو گنہگار یعنی کافر اس دوزخ کو جھوٹ جانتے تھے یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ۝ پھرتے ہیں دوزخ کے رہنے والے دوزخ میں اور جلتے پانی میں کیسا جلتا پانی سے کھال گل کر گر پڑے یعنی جب دوزخ کی آگ سے جلکر فریاد کرینگے تب اس جلتے پانی میں اُنکو ڈالینگے ایسے ہی حال میں کافر ہمیشہ جلتے رہیں گے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس جب اللہ تعالیٰ ایسی خبریں دیتا ہے تو کافر ایسے عذاب سے ڈریں اور ایمان لاویں اور فرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بجالاویں اور یہ خبر دینا بڑی نعمت ہے پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں اللہ تعالیٰ کی سے انکار کرتے ہو اے قوم آدمیوں کے اور جن پریوں کے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝ اور واسطے اُسکے جو کوئی ڈریگا خداتعالیٰ سے یہ باتیں سن کر سامنے خدائے تعالیٰ کے ہونے سے یعنی قرآن جو کلام الٰہی ہے اُس سے مقابلہ نہ کرے دو بدو جواب نکرے اور اس کو سچ جان کر دل کے یقین سے ایمان لاوے اُس کیواسطے دو باغ ہیں نام ایک باغ کا عدن ہے اور دوسرے باغ کا نام نعیم ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک باغ واسطے آدمیوں کے ہے اور دوسرا واسطے جن پری کے ہیں ان آدمیوں اور جن پریوں کو جو ڈریں کے وقت گناہ کرنے کے خداتعالیٰ سے اور تعریف اُن دونوں باغوں کی ایسی ہے جو کہتے ہیں کہ ہر باغ کشادہ سو برس کی راہ کا ہے طول و عرض میں اور ہر باغ میں محل اور مکان رہنے کے خاصے اور حوریں خوبصورت ہیں گی۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوئے گروہ آدمیوں کے اور جن اور پریوں کے ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۝ اور وہ دونوں باغ بھرے ہونگے ڈالیوں سے یعنے اُن باغوں میں درخت ہونگے بھرے ہوئے میوہ کی رُت[1] اور غیر رُت کے سے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کون سی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوائے دونوں گروہ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ۝ بیچ ان دونوں باغوں کے دو حوض سرجیو[2] جاری ہیں یعنی پانی اُن دونوں کا جاری ہوگا اور جاری ہونے سے کبھی کم نہ ہوگا ایک کا نام تسنیم اور دوسری کا نام سلسبیل ہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے گروہ آدمیوں کے اور جن پریوں کے فِیْهِمَا مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝ اور اُن باغوں میں تمامی میووں دو دو طرح کے ایک تو مشہور جو دنیا میں دیکھے ہونگے اور دوسرا نیا جو نہ دیکھا ہوگا اُس کو اور نہ سنا ہوگا۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوئے دونوں گروہ آدمیوں کے اور جن پریوں کے مُتَّکِـِٕیْنَ عَلٰی فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۝ بہشتی تکیہ لگا کر بیٹھیں گے اور بچھونوں کے جو استر اُن بچھونوں کا دیبا قیمتی سے ہوگا۔

وقف لازم

---

[1] رُت کہتے ہیں موسم کو یعنی پھل آنے کا وقت ۱۲

[2] یعنی خوب پانی جاری۔

فکر کیا چاہیئے کہ جسکا استر ایسا ہوگا اسکا ابرا کیسا ہوگا وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۚ اور میوے ان دونوں باغوں کے ایسے نزدیک ہونگے جو بہشتی بیٹھے اور لیٹے بے محنت میوے کھاویں گے بلکہ جب میوے کو جی چاہیگا آپ سے آپ وہ میوہ منھ میں آویگا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ پس کون سی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے گروہ آدمیونکے اور جن پریوں کے فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۚ بیچ ان باغوں کے محل ہونگے اور ان محلوں میں حوریں ہونگی کم دیکھنے والی یعنی سوائے اپنے خاوند کے کسی کو نہ دیکھیں گی اور اُن حوروں کو نہ چھوا ہوگا یعنے ہاتھ نہ لگایا ہوگا پہلے اُن کے خاوندوں سے کسی آدمی نے نہ کسی جن پری نے یعنی وہ حوریں جو بہشت میں واسطے آدمیوں کے مقرر ہیں پہلے اُن سے کسی غیر آدمی نے اُنکو نہ چھوا ہوگا اسی طرح حوریں واسطے جن پریوں کے مقرر ہیں پہلے اُن میں سے کوئی اور جن پری اس حور کو نہ چھوئیگا یعنی ہاتھ نہ لگاویگا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ اللہ تعالی جب ایسی نعمتوں کی خبر دیتا ہے پس کون سی نعمت کا ان نعمتوں سے پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اور جھوٹ جانتے ہو اے گروہ آدمیوں کے اور جن پریوں کے کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۚ وہ حوریں ایسی خوبصورت ہیں اور سرخ و سفید گویا کہ لعل اور موتی کا دانہ ہیں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے گروہ آدمیوں کے اور جن اور پریوں کے هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۚ نہیں ہے بدلہ بھلائی کا مگر بھلائی یعنی بدلہ بھلائی کا مقرر بھلائی ہو یعنی جو کوئی نیکی کرے گا اور نیکی سے فرمان رسول کا اور خدا تعالی کا بجا لاتا ہے اسکا بدلہ نیکی ہے اور نیکی بہشت ہے اور نعمتیں بہشت کی ہیں جو جن کا بیان گذرا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اور نہیں مانتے اے گروہ آدمیونکے اور جن پریوں کے وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۚ اور سوائے ان دونوں باغوں کے اور دو باغ دیگا اللہ تعالی ان کو جو فرمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بجا لاوینگے جو ایک باغ روپے کا ہوگا اور دوسرا سونے کا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی انکار کرتے ہو اے گروہ آدمیوں کے اور جن پریوں کے مُدْهَآمَّتٰنِ ۚ وہ دونوں باغ نہایت ہریالی سے سیاہی مائل ہونگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۚ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے گروہ آدمیونکے اور جن پریوں کے فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۔ بیچ ان دو باغوں کے بھی دو حوض ہونگے اُبلنے والے یعنی جتنا اُن میں سے پانی نکالیں گے کم نہ ہوگا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اور جھوٹ جانتے ہو اے دونوں گروہ آدمیوں اور جن پریوں کے فِیْهِمَا فَاکِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۚ بیچ ان دونوں باغوں کے بہت میوے ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں اور انار ہیں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے گروہ آدمیوں کے اور جن پریوں کے فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ۚ بیچ ان چاروں باغوں کے عورتیں ہیں پاکیزہ اور خوبصورت اور خوشخو ہیں ۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ پس کون سی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے آدمیوں اور جن پریو حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ۚ اور وہ حوریں جن کا ذکر کیا وہ داخل ہیں بیچ ڈیروں کے یعنے حوریں مستورہ ہیں اور بیٹھیاں ہیں بیچ گھروں کے یا چھپر کھٹوں میں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے جھوٹ جانتے ہو اے دونوں گروہ ایک آدمیوں کے اور دوسرے جن پریوں کے لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۚ نہ ہاتھ لگایا ہے ان حوروں کو شہوت سے کسی آدمی نے پہلے خاوندانکے سے اور نہ کسی جن پری نے چھوا اُن کو فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ پس کون سی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی جھوٹ جانتے ہو تم دونوں گروہ آدمیوں کے اور دوسرے جن پریوں کے مُتَّکِـِٔیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ۚ بہشت کے رہنے والے جن کو وہ حوریں ملینگی وہ تکیہ دیکے بیٹھینگے اوپر بچھونوں اور مسندوں سبز کے اور بچھونوں باریکوں اور عمدوں کے اور بیش قیمتوں کے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ اللہ تعالی ایسی نعمتوں کا ذکر کرتا ہے پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے جھوٹ جانتے ہو اے دونوں گروہ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۚ بہت بڑا ہے سب بڑوں سے اور بزرگ ہے سب بزرگوں سے نام پروردگار تیرے کا وہ پروردگار صاحب بڑائی کا اور بزرگی کا ہے جو بڑائی اس کی سب کی سمجھ سے اور فکر سے بڑی ہے یعنی جیسا کہ وہ ہے جو کوئی نہیں سمجھ سکتا اور بس ع ۳

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَکِّیَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَهِیَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰیَةً

ف ترمذی میں ابن مسعود سے روی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت بہشت کی ایسی خوبصورت ہوگی کہ اسکی پنڈلی کی چمک ستر حلے کے اندر سے معلوم ہوتی ہے یہاں تک کہ ہڈی کے اندر کا مغز بھی نظر آویگا اور یہ اسواسطے ہے کہ اللہ تعالی پاک نے فرمایا ہے کانہن الیاقوت و

ف۱ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ ۙ بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ جب ہوگی ہونیوالی یعنی جب قیامت ہوگی لَیْسَ لِوَقْعَتِہَا کَاذِبَۃٌ ۘ نہیں ہے ہونے میں قیامت وقف لازم
کے کچھ جھوٹ یعنی مقرر ہوگی قیامت اور اُسدن خَافِضَۃٌ رَّافِعَۃٌ ۙ نیچے لیجاویگی ایک قوم کو اور اوپر لیجاویگی ایک قوم کو یعنی کافر کو نیچے لیجاویگی قیامت کو
جو دوزخ ہے اور مومنوں کو اوپر لیجاویگی جو وہاں بہشت ہے اور اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ جسوقت لرزائی جائیگی زمین لرزانا یعنی ایک بڑا بھونچال سا
ایسا آویگا جو سب حویلیاں اور سارے مضبوط قلعے گرینگے وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ اور ریزہ ریزہ ہونگے پہاڑ باریک فَکَانَتْ ہَبَاۗءً مُّنْۢبَثًّا ۙ پھر ہونگے پہاڑ
ذرہ ذرہ جیسے غبار اُڑاتے ہوئے قیامت کو وَّکُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَۃً ۭ اور ہوگے تم تین طرح کے فرقے ایک تو فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ ۭ
پھر داہنے ہاتھ والے کیسے داہنے ہاتھ والے یعنی داہنے ہاتھوں میں اعمالنامہ دیں گے واہ واہ وہ لوگ اور دوسرے وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَۃِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَۃِ ۭ
بائیں ہاتھ والے کیا ہیں بائیں ہاتھ والے یعنی جن کے بائیں ہاتھ میں اعمالنامہ دیں گے کیا بُرے لوگ ہیں اور وہ تیسرے وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۙ اُولٰۗئِکَ
الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ اور پہنچنے والے سب سے پہلے پہنچنے والے ہیں وہ لوگ ہیں نزدیک رہنے والے خداتعالیٰ کی رحمت اور بزرگی کے فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۙ
بہشت میں جو بھری ہوئی سب طرح کی نعمتوں سے ہو سو اس بہشت میں رہینگے ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ۙ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ۭ ایک قوم یعنی بہت لوگ
پہلوں اور تھوڑے پچھلے لوگوں سے ہوں گے بیٹھے ہوئے عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَۃٍ ۙ مُّتَّکِـِٔیْنَ عَلَیْہَا مُتَقٰبِلِیْنَ ۚ اور تختوں کے جو سونے کے بنے ہونگے اور جڑاؤ
تکیہ لگاکر بیٹھیں گے اُن تختوں پر برابر آمنے سامنے یعنی بہشت میں مومن ایسے پلنگوں پر بیٹھینگے جنکی بناوٹ میں سونا اور جواہر لگا ہوگا۔ یَطُوْفُ عَلَیْہِمْ
وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۙ بِاَکْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ ۙ وَکَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ۙ پھرتے ہیں آگے بہشتیوں کے خدمت کرتے لڑکے ہمیشہ رہنے والے لیئے بہشتیوں
کے خدمتگار ہونگے لڑکوں کی شکل کہتے ہیں کہ وہ خدمتگار کافروں کے بچے ہونگے جو چھوٹی عمر میں بلوغت سے پہلے مرتے ہیں پھر وہ خدمتگار لڑکوں کی صورت
پھرتے ہیں آبخورے اور کوزے اور پیالے لیئے ہوئے ٹھنڈی صاف ستھری شراب کے جس شراب میں خمار نہیں اور لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْہَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ۙ
نہ اُس کے پینے سے سر کا درد ہوگا اور نہ بہکیں گے اور بیہودہ بکیں گے اور بہشت میں وَفَاکِہَۃٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ۙ میوے ہیں بہشتیوں کیواسطے
اُنکی خاطر خواہ یعنی جو میوہ چاہیں سو کھاویں سب طرح کا میوہ وہاں موجود ہوگا۔ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَہُوْنَ ۭ اور گوشت اڑتے جانوروں کا جون سے جانور کا
چاہیں بہشتی اُسیوقت حاضر ہے وَحُوْرٌ عِیْنٌ ۙ کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَکْنُوْنِ ۚ اور عورتیں اور سرخ اور سفید خوبصورت بڑی بڑی آنکھوں والی جیسے موتی چھپا ہوا
سیپ میں کہ صاف گرد اور میل سے یعنی بہشت میں عورتیں ہیں مومنوں کی خدمت کیواسطے بہت خوبصورت جیسے موتی کا دانہ یہ نعمتیں جو بہشت کی بیان
کی ہیں جَزَاۗءًۢ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۚ بدلے ہے مومنوں کو جیسے انہوں نے کام کیئے ہیں دنیا میں یعنی تابعداری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سب باتوں میں کی اور
کاموں میں کی اور یہ مومن لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْہَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا ۙ اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۚ نہ سنیں گے بہشت میں بیہودہ اور نکمی بات اور نہ بات فحش کی سنینگے جس سے
گناہ ہووے ایسی بات بہشت میں کوئی نہ کہیگا مگر آپس میں کہیں گے ایک دوسرے کو سلام علیکم کہتے ہیں کہ مسلمان طائف کے باغ دیکھ کر کہتے تھے
کہ اگر یہ باغ ہمارے ہوتے تو کیا اچھا تھا جو اس میں سب طرح کے میوے ہیں سو خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ احوال وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۭ
داہنے ہاتھ والوں کا کیا خوب ہیں داہنے ہاتھ والے یعنی جن کے ہاتھ میں اعمالنامہ دینگے وہ لوگ ہمیشہ رہینگے فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۙ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۙ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ
وَّمَاۗءٍ مَّسْکُوْبٍ ۙ بیروں کے درخت میں بغیر کانٹے کے اور کیلوں میں یا انگور بے دانہ کے درختوں میں جو بھرے ہونگے اپنے میوے سے اور سایہ
میں جو سایہ ہمیشہ رہیگا دور تک اور پانی بہتا ہوا یعنی نہریں بہتی ہونگی اُنکے مکانوں میں اور سوائے ان میووں کے وَّفَاکِہَۃٍ کَثِیْرَۃٍ ۙ لَّا مَقْطُوْعَۃٍ
وَّلَا مَمْنُوْعَۃٍ ۙ اور میوے ہونگے بہت بہار اور غیر بہار کے جو تمام نہ ہووینگے درختوں سے یعنی سب طرح کا میوہ ہمیشہ لگا رہیگا درختوں میں اور کوئی منع بھی نہ کریگا
کھانے والے کو وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَۃٍ ۭ اور بچھونے ہونگے اونچے بچھے ہوئے باعزت یا مہنگ مول یعنی قیمتی بچھونا ہوگا یا عورتیں اونچے تختوں پر بیٹھی ہوں گی
باعزت بہشتیوں کیواسطے اِنَّآ اَنْشَاْنٰہُنَّ اِنْشَاۗءً ۙ فَجَعَلْنٰہُنَّ اَبْکَارًا ۙ عُرُبًا اَتْرَابًا ۙ لِّاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ۭ پیدا کیں عورتیں جیسا پیدا کرنا چاہتا تھا یعنی

ف۱ ابن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جو کوئی سورۃ واقعہ کو ہر شب پڑھے اسکو فاقہ کبھی نہ ہوگا۔ اور ابن عباسؓ کی روایت میں ہے سورۃ الواقعہ سورۃ الغنی فاقرؤھا وعلموھا اولادکم ۱۲ ف۲ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ سابقون وہ لوگ ہیں جو ہجرت میں سب سے سبقت کیا ہے وہ لوگ آخرت میں بھی پہلے بہشت میں جاوینگے اور عکرمہؓ نے کہا ہے کہ سابقون سے مراد وہ لوگ ہیں جو لوگ اسلام لانے میں سبقت کیا ہے اور ابن سیرینؓ مجاہدؓ مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو لوگ دونوں قبلے کی جانب نماز پڑھا ہے ربیع بن انسؓ کہتے ہیں مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو کہ اجابت دعوت میں سبقت کیا آخرت میں بھی جنت میں سب سے پہلے جاوینگے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ سابقون سے وہ لوگ مراد ہیں جو صلوٰۃ خمس کیطرف سبقت کریں یعنی اسپر محافظت اور مدامت کریں اور اول وقت پر ادا کیا کریں اور سعد بن جبیرؓ کہتے ہیں کہ سابقون وہ لوگ ہیں جو اعمال خیر کیطرف جلدی کرنیوالے ہیں ۱۲

بوڑھیوں کو جوان کرکے پیدا کیا پھر اُن کو بنایا کواریاں اور چاہنے والیاں خاوندوں کی اور ہم عمریں اپنے مردوں کیواسطے دہنے ہاتھ والوں کی یعنی جن کا اعمالنامہ داہنے ہاتھ میں دینگے اُنکے واسطے بہشت میں پیدا کیں ہیں عورتیں خوبصورت اور ہم عمر یعنی بہشت میں سب مرد ایک عمر کے اور سب عورتیں ایک عمر کی ہونگی اور کوئی بوڑھا نہیں ہوویگا۔ اور وہ عورتیں اپنے خاوندوں کو چاہنے والی ہونگی۔ اور جب مرد اُن سے صحبت کرینگے تو ایسی لذت پاویں گے جیسے کواری سے صحبت کی اور ہمیشہ ایسی ہی لذت رہے گی اور وہ داہنی طرف والے ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ؕ بہتیرے ہونگے پہلوں سے اور بہتیرے ہونگے پچھلوں سے اشارہ یہ امت ہے کہتے ہیں کہ جب یہ آیت ثلتہ من الاولین وقلیل من الآخرین آئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں عرض کی کہ یا حضرت ہمنے نہیں سچا جانا اور ایمان لائے اور تمہارا حکم بجالاتے ہیں پھر ہم میں سے تھوڑے بہشت میں جاویں گے تب یہ آیت آئی کہ ثلتہ من الاولین وثلتہ من الآخرین تب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ آیت سن کر خوش ہوئے پھر فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حضرت آدمؑ سے مجھ تک ایک ثلتہ اور مجھ سے قیامت ایک ثلتہ ہے اور حدیث میں آیا ہے کہا امیدوار ہو جو تم ہوگے آدھے بہشت کے رہنے والوں سے یعنی جسقدر بہشت میں لوگ جاوینگے اُن سب میں سے آدھی تو سب نبیوں کی اُمتیں ہونگی اور آدھی اُمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوگی اور ایک روایت صحیح سے ہے کہ بہشتیوں کی ایک سو بیس قطار ہونگی اُن میں سے اسّی قطار اس آخری اُمت کی ہوگی اور باقی سب نبیوں کی امت ہوگی اور جو کوئی مسلمان مریگا اور اس اُمت سے کیسا ہی گنہگار ہوگا ہمیشہ دوزخ میں نہ رہے گا وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ؕ اور بائیں ہاتھ والے کیسے ہیں بائیں ہاتھ والے یعنی جنکے اعمالنامے بائیں ہاتھ میں دیویںگے فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ۙ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۙ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۝ اور گرم باؤ میں کہ جسکی گرمی سے بدن جلیں گے اور گرم پانی میں ہونگے ایسے پینے سے آنتیں اور پیٹ اندر سے جلے گا اور دھوئیں کی چھاؤں میں جو وہ چھاؤں نہ ٹھنڈی ہوگی نہ آرام دینے والی ہوگی کہتے ہیں کہ دوزخ میں ایسی گرم باؤ اور لوئیں چلیں گی جو اس کے چلنے سے بدن جلیں گے اور منہ خشک ہونگے اور پیاس کے مارے برا حال ہوگا تب نہایت پیاس سے بیقرار ہوکر پانی پیویں گے وہ پانی ایسا گرم ہوگا جو اس کے پینے سے پیٹ اور آنتیں سب جلیں گی تب چھاؤں ڈھونڈھینگے تو دھوئیں کی گرم چھاؤں پاویں گے اور کالی جو اس سے سارا بدن اور منہ کالا ہوویگا اور یہ عذاب اسواسطے ہے جو یہ لوگ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ۝ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۚ بیشک تھے وہ لوگ دنیا میں پہلے اس سے دولت میں عیش کرتے تھے اور جو جی چاہتا تھا سو کرتے تھے اور خدا تعالیٰ کو بھولے تھے۔ اور تھے وہی لوگ جو ہمیشہ رہتے تھے اوپر بڑے گناہ کے جو وہ شرک ہے یعنی ہرگز شرک نہ چھوڑا اُنھوں نے مرتے تک وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۙ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝ اور تھے وہ لوگ جو کہتے تھے اے کیا جب مرینگے ہم اور ہونگے کل کو گور میں خاک اور خالی بن گوشت اور چمڑے کے ہڈیاں رہینگی پھر کیا ہم جی اُٹھیں گے۔ اور کیا ہمارے باپ دادا بھی جو پہلے موئے ہیں وہ بھی جی اُٹھیں گے۔ اور یہ تو بڑے کچھ اچنبے کی بات ہے قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۙ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کہنے والوں کو کہ بیشک اگلے باپ دادا تمہارے اور پچھلے تم اور تمہاری اولاد سب اکٹھے ہونیوالے ہیں واسطے ایک وقت مقرر کئے ہوئے وعدے کے جو وہ دن قیامت کا ہے ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۙ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۙ فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۚ پھر بیشک تم نے اے بہکے ہوئے سیدھی راہ کو جھوٹ جاننے والے قیامت کے دن کو ہر طرح کھانیوالے ہوگے تم تھوہر کے درخت سے پھل یا پات اُسکے پھر بھروگے اُسی درخت سے اپنے پیٹ جب ایسی خوراک کھاکر پیاس لگیگی تو فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۚ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ؕ پھر پینے والے ہو تم اس زقوم کے کھانے پر گرم پانی کہتے ہیں دوزخیوں کو بھوک لگیگی اور دوزخ میں سوائے زقوم کے درخت کے اور کچھ نہ ہوگا ناچار اُسی کو کھاوینگے خوب پیٹ بھر کر پھر جب پیاس لگیگی تب وہ گرم پانی پئیں گے، جیسے کئی دن کا پیاسا اونٹ پیتا ہے اور جتنا وہ گرم پانی پئیں گے خاطر جمع اور تسلی نہ ہوگی سو هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۚ یہ ایسا کھانا اور ویسا پانی پینا ہے پہلے مہمانی ہے انصاف کے دن کی جو جھوٹ جانتے تھے قیامت کے دن کو اُنکی پہلے ضیافت ہے۔ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝ ہمنے پیدا کیا تم کو اور تمہارے باپ دادا کو اول پھر کسواسطے سچ نہیں مانتے دوبارہ گور میں پیدا ہونے کو جو یہ بات ظاہر ہے کہ جسکو قدرت ہے ایکبار بنانیکی اور پھر بھی بنا سکتا ہے اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ اے پھر دیکھو تو بوند منی کی عورت کے پیٹ میں جو تم ڈالتے ہو پھر اس بوند سے تم پیدا کرتے ہو اور بناتے ہو بچہ

ف ۱ دایاں اور بایاں یہ کہ کاغذ اعمال کا جسکے داہنے میں آیا وہ بہشتی اور جس کے بائیں آیا وہ دوزخی ہے ۱۲ ف ۲ یعنی ہوا گرم جسکو لوں کہتے ہیں ۱۲ ف ۳ یعنی پتے لبندے ۱۲ ف ۴ یعنے مہمانی ۱۲

پیٹ میں یا ہم ہیں اُسکے بنانے والے تم جو کہتے ہو کہ ہم سے اولاد پیدا ہوتی ہے یعنی ہم اولاد کو پیدا کرتے ہیں پھر اگر تم پیدا کرتے ہو تو جیسا تمہارا جی چاہتا ہے ویسا کیوں نہیں پیدا کرتے بلکہ جیسا ہماری ارادے میں ہوتا ہے بچہ ویسا ہی پیدا ہوتا ہے نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۝ ہمنے مقرر کی ہے تم میں موت اور نہیں ہم ایسے جو کوئی ہم سے آگے نکل جائے حکم کرنے میں یعنی کوئی ایسا نہیں جو ہمارے حکم سے باہر جاسکے اور ہم نے جو موت مقرر کی ہے اس سے بھاگ جائے اور یہ موت عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ سو مقرر کی ہے جو بدل ڈالوں مانند تمہارے مار کر تم جیسے اور پیدا کردوں اور اُٹھاؤں تم کو پھر گوروں سے یعنی بیچ اُس صورت کے جو تم نہیں جانتے کہ کس شکل میں پیدا کریں گے تمہیں وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ۝ اور بیشک جان چکے ہو پہلے کا پیدا کرنا جو اول کا ہے اُسے اور کیونکر پیدا ہوتا ہے پھر کیوں اس بات کو یاد نہیں کرتے اور کیوں نہیں سمجھتے کہ جسنے پہلے اسطرح پیدا کیا ہے اُسے پھر دوبارہ پیدا کرنا مشکل نہیں أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ۝ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ۝ بھلا پھر دیکھو تو وہ جو کھیتی کرتے ہو تم یعنی بیج زمین میں جو تم ڈالتے ہو اُسے پھر کیا تم اسے اُگایا کرتے ہو یا ہم ہیں اُگانے والے ان بیجوں کو لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ۝ اگر ہم چاہیں تو ہر طرح کر ڈالیں اُس کھیتی کو ٹوٹا اور روندا ہوا گھانس پہلے دانہ پڑنے سے پھر رہجاؤ تم حیران اور افسوس کرتے غمگین اپنی محنت سے پچتاتے ہوئے اور کہو گے کہ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۝ بیشک ہم تاوان پائے اور نقصان کھائے ہوئے ہیں بلکہ بےنصیب اور ناامید ہیں ہم أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۝ أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ۝ بھلا پھر دیکھو تو کہ پانی جو پیتے ہو تم لے کیا اُسے تم نے بدلی سے نیچے اُتارا یا ہم نیچے اُتارنے والے ہیں اس مینھ کے پانی کو بدلی سے لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۝ اگر ہم چاہیں تو اُس پانی کو کھاری کر ڈالیں جو اسے پی سکو پھر کیوں نہیں شکر کرتے ایسی نعمت کا جو سبب زندگانی کا ہے أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ۝ أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ۝ بھلا پھر دیکھو تو اُس آگ کو جو باہر نکالتے یا سُلگاتے ہو ہرے درخت سے کیا تمنے پیدا کیا ہے اسکا درخت یا ہم ہیں پیدا کرنے والے اُس درخت کے عرب کے ملک میں دو درخت ہیں مرخ اور عفار جب ڈالی ہری مرخ کی لیکر عفار کی ہری ڈالی پر رگڑتے ہیں تو آگ نکلتی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت سے نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ۝ ہم نے پیدا کیا ہے اُس درخت کو سوچ کرنے کیواسطے جو ایسی قدرت خدا تعالیٰ کی دیکھو جو گیلی لکڑی سے آگ نکلتی ہے تو جانو کہ خدا تعالیٰ کو سب قدرت ہے اور اُس درخت کو پیدا کیا ہے فائدہ واسطے غریبوں اور مسافروں کے یعنی کہ جب چاہیں آگ نکال لیں فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝ تسبیح کر ساتھ نام پروردگار اپنے کی بہت بڑے کی جو سب کے وہم اور خیال کی بڑائی سے بڑا ہے یعنی کوئی عقلمند اپنے بیان میں سمجھے کہ خدا تعالیٰ ایسا بڑا صاحب عظمت ہے خدائے تعالےٰ اُسکی سمجھ سے بہت بے نہایت بڑا ہے بزرگی اور بڑائی میں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ۝ پھر قسم ہے مجھ کو تارے گرنے والوں کی یعنی جب وہ مغرب میں جاتے ہیں یا ایک بُرج سے دوسرے برج میں جاتے ہیں وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ۝ اور بیشک وہ خدا تعالیٰ جو قسم کھاتا ہے ہر طرح وہ قسم اگر جانو تم تو بڑی قسم ہے یہ کہ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ۝ بیشک بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا ہر طرح قرآن بہت بزرگ صاحب عزت ہے خدا تعالیٰ کے پاس اور لکھا ہوا ہے یہ قرآن کتاب چھپی ہوئی میں یعنی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے یہ قرآن لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۝ نہیں چھوتے اور نہیں ہاتھ لگاتے اس قرآن کو مگر پاک لوگ ف تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ نیچے اُترا ہوا ہے وہ قرآن ساری خلقت کے پروردگار کے پاس سے أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ۝ کیا اس بات سے یعنی قرآن سے تم سُست ہو یعنی نہ ماننے والے اور بےیقین ہو وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ۝ اور بنائی تمنے اپنی روزی یعنی تمنے اپنا حصہ بھی بنایا ہے قرآن سے کہ جھوٹا کہتے ہو اُسے فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ۝ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ۝ پھر کیوں نہیں جب جان حلق میں پہنچتی ہے اور تم اُسوقت دیکھتے ہو اُس مرنے والے کو وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ۝ اور ہم بہت پاس ہیں اُس مرنیوالے کے تم سے پر تم نہیں دیکھتے یعنی جو کچھ اُسپر حال جانکندنی سے گذرتا ہے جیساکہ ہم جانتے ہیں اُس حال کو تم نہیں جانتے فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ۝ تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ پھر کیوں نہیں اگر ہو تم کہ بےاختیار نہیں ہو تم پھر پھیر لاؤ اُسکی جان کو بدن میں اگر ہو تم سچے یعنی جو تم کہتے ہو کہ اولاد کو تم

ولکم ۲
الثلث

ف مروی ہے حضرت انسؓ و سعید بن جبیرؓ و ابی العالیہ و قتادہؓ و ابن زید وغیرہ سے کہ مراد مطہرون سے ملائکہ ہیں اور حسان نے کلبی سے روایت کیا ہے اور مراد اس سے لکھنے والے فرشتے نیکوکار ہیں اور محمد بن فضل سے مروی ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں چکھتے معنی میں اسکو مگر موحد لوگ اور کہا عکرمہ نے کہ ابن عباسؓ منع فرماتے ہیں اسبات سے کہ یہود و نصاریٰ کو قرآن پڑھنے کی قدرت دیجاوے اور فراء کہتے ہیں کہ نہیں پاتے مومن کے قرآن کا مزہ اور فائدہ دوسرے کو حاصل نہیں ہوتا اور ایک قوم یہ کہتی ہے کہ قرآن کو محدث اور جنبی وغیرہ نہ چھوئے مگر اسحال میں کہ اس سے پاک ہو مراد اس آیت سے یہی ہے اور بعض لوگ اسطرف گئے ہیں کہ محدث اور حائض کو حمل مصحف بھی جائز نہیں ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہا اور علماء عطا و طاؤس و سالم و قاسم وغیرہ کا ۱۲ معالم ف۲ فرشتے اس کتاب کو ہاتھ لگاتے ہیں اور اس کتاب میں قرآن لکھا ہوا ہے فرشتوں کے ہاتھ میں یا لوح محفوظ میں ۱۲ منہ ۱۲

پیدا کرتے ہیں پھر پیدا کرنے سے تو یہ آسان ہے کہ جیتے کو مرنے نا دیجئے جسکی جان حلق میں پہنچتی ہے اُسکی جان کو پھر بدن میں لاؤ اگر اس بات میں سچے ہو۔ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۙ فَرَوْحٌ وَّ رَیْحَانٌ ۙ وَّ جَنَّتُ نَعِیْمٍ ۝ پھر اگر وہ مرنیوالا نزدیکوں میں سے ہے تو پھر اُسے آرام اور خوشی اور عیش اور خوشبوئیاں ہیں اور باغ ہیں سب نعمتوں کے بھرے ہوئے وَ اَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ۙ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ۝ اور اگر وہ مرنیوالا داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے یعنی جنکے اعمالنامے داہنے ہاتھ میں دینگے وہ مرنیوالا اُن میں سے ہے تو پھر سلام ہے تجھ پر اے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُس داہنے ہاتھ والے سے یعنے تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خوش ہو کہ وہ عیش میں خوش ہے بہشت کے اور تجھ پر سلام بھیجتا ہے وَ اَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِیْنَ الضَّآلِّیْنَ ۙ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِیْمٍ ۙ وَّ تَصْلِیَةُ جَحِیْمٍ ۝ اور اگر وہ مرنیوالا جھوٹ جاننے والوں سے ہے اور سیدھی راہ بھولے ہوؤں میں سے ہے یعنی وہ لوگ جو دن قیامت کے کو اور قرآن کو جھوٹ جانتے ہیں اور سیدھی راہ شریعت کی سے بھولے ہوئے ہیں وہ مرنیوالا اگر ان میں سے ہے تو پھر پہلی مہمانی اُسکی پانی گرم ہے دوزخ کا اور وہی شخص اندر آنیوالا ہے دوزخ کے دن قیامت کے اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْیَقِیْنِ ۚ بیشک یہ جو کہا ان تینوں فرقوں کا حال ہر طرح یہ بات سچ ہے اور تحقیق ہے کچھ اسمیں شک نہیں فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ۝ پھر تسبیح کہہ ساتھ نام پروردگار اپنے بہت بزرگ اور بڑے کے یعنی اُسی پروردگار کا نام پڑھ جو وہ بے نہایت بزرگ اور صاحب عزت اور عظمت ہے کہتے ہیں جب یہ آیت آئی تو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اِجْعَلُوْهَا فِیْ رُكُوْعِكُمْ یعنی کہو نماز کے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ف۱ ۳ ع ۱۲

سورۃ الحدید مدنیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وھی تسع و عشرون آیۃ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ پاکیزہ اور ستھری طرح سے یاد کیا کرتے ہیں خدا تعالیٰ کو جو کچھ کہ ہے آسمانوں اور زمین میں یعنی چاند سورج تارے اور فرشتے آسمانوں میں اور جانور چرندا اور پرندا اور درخت اور پہاڑ یہ سب خدا تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں سب عیب اور نقصانوں سے پاک جان کر اور وہ خدا تعالیٰ بہت زبردست ہے اپنی قدرت سے حکمت جاننے والا ہے اُسنے بنایا اور پیدا کیا ہے حکمت اور بھلائی سے خالی نہیں لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اُسی کے واسطے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی یعنی اُسی کے لائق ہے بادشاہت کرنی آسمانوں اور زمین کی جو جلاتا ہے یعنی پیدا کرتا ہے اور مارتا ہے اور سب چیزوں پر قدرت رکھتا ہے۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ وہی خدا تعالیٰ سب چیزوں سے پہلے تھا اور سب چیزوں سے آخر ہوگا یعنی خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہے جس ہمیشہ کا اول نہو اور سب چیزوں کو پیدا کیا اُس نے اور سب چیزیں جاتی رہینگی اور وہ رہیگا ہمیشہ جس ہمیشہ کا آخر نہو اور خدا تعالیٰ کھلا اور آشکارا ہے سر بسر اپنی قدرتوں سے چھپا ہے اپنی ذات سے جو کوئی اُسے سمجھ نہ سکے یعنی خدا تعالیٰ ظاہری صفتوں اور قدرتوں سے جو ہر کوئی ہر بات میں کہتا ہے کہ یہ کام خدا تعالیٰ چاہیگا تو ہوگا اور یہ خدا تعالیٰ نے کیا اور یہ کریگا تو ہوگا اور نہ کریگا اور نہ چاہے تو نہ ہوگا پھر گویا کہ سب کچھ وہی کرتا ہے اور چھپا ہوا ایسا ہے جو کوئی ہرگز اسکو نہ سمجھ سکتا ہو۔ جو کیسا ہے اور خدا تعالیٰ سب چیز کا جاننے والا ہے هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ خدا تعالیٰ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پھر قصد کیا عرش کا اور یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ جانتا ہے خدا تعالیٰ جو کچھ کہ اندر آتا ہے بیج زمین کے جیسے کہ بیج بوتے ہیں اور مینہ کا پانی اور جو کچھ باہر نکلتا ہے زمین سے جیسے کہ اناج اور درخت اور گلزار اور گھانس ہزاروں طرح کا جو سب دواؤں کے کام آتا ہے اور سب نعمتیں زمین سے پیدا ہوتی ہیں اور جو کچھ کہ نیچے اترتا ہے آسمان سے جیسے مینھ اور فرشتے اور جو کچھ اوپر جاتا ہے آسمان میں سے جیسے بھلے برے کام آدمیوں کے اور فریاد اور آہ مظلوموں کی اور دعا اور تسبیح نیک بندوں کی جو فرشتے لیکر اوپر جاتے ہیں یہ سب خدا تعالیٰ جانتا ہے وَ هُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ اور خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے جہاں تم ہو

ف۱ عقبہ بن عامر جہنی سے مروی ہے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت حضرت پر تو فرمایا آپ نے کہ اسکو رکوع میں رکھ کر سبحان ربی العظیم کہا کرو اور جب نازل ہوئی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ اسکو سجدے میں رکھا کرو حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کوئی ایک دفعہ سبحان ربی العظیم وبحمدہ کہتا ہے تو ایک درخت جنت میں لگجاتا ہے اور فرمایا آپ نے کہ مسجد ایک باغیچہ ہے باغ جنت سے اور جب باغ میں آؤ تو چرو لوگوں نے عرض کیا کہ کیا چریں فرمایا کہ چرنا اسکا ذکر اللہ ہے یعنی سبحان ربی العظیم و سبحان اللہ وبحمدہ تنبیہ رکوع سجدہ میں تسبیح کم سے کم تین دفعہ کہنا ضروری ہے زائد جہانتک ہوسکے بہتر حضرت نے فرمایا سب سے بڑھکر چور وہ ہے جو رکوع اور سجدہ میں دیر نہیں کرتا مثل مرغ کے چونچ مار کر چلا جاتا ہے

اور خدا تعالیٰ دیکھنے والا ہے تمہارے کاموں کا جو تم کرتے ہو یعنی کوئی کام اور کوئی مکان اور کوئی چیز خدا تعالیٰ سے چھپی ہوئی نہیں لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ اسی کیواسطے ہے بادشاہت آسمانوں اور زمین کی یعنی اسی کے لائق ہے بادشاہت اور وہی لائق ہے بادشاہت آسمانوں اور زمین کے اور خدا تعالیٰ ہی کی طرف پھر پھریں گے سب کام یعنی سب کچھ اس کے آگے حاضر ہوں گے قیامت کو اور وہ ایسا خدا تعالیٰ ہے جو يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ ؕ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اندر لاتا ہے رات کو دن میں یعنی دن بڑا کرتا ہے اور رات چھوٹی گرمیوں میں اور دن کو اندر لاتا ہے رات میں یعنی دن چھوٹا اور رات بڑی کرتا ہے جاڑے میں اور خدا تعالیٰ جاننے والا ہے بھیدوں اور خیالوں کا جو دلوں میں ہیں یعنی جو کوئی کہ کچھ دل میں خیال کرے اور زبان سے نہ کہے اُسے بھی خدا تعالیٰ جانتا ہے پھر جبکہ یہ تحقیق ہو چکا کہ خدا تعالیٰ بادشاہ زبردست ہے آسمانوں اور زمین کا اور چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور ہمیشہ ہے اور ہمیشہ رہے گا اور سب باتوں کا اور سب کاموں کا جاننے والا ہے اور سب کچھ اُسکے آگے حاضر ہونگے تو پھر ضرور ہے کہ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ مانو اور ایمان لاؤ خدا تعالیٰ پر اور اُسکے بھیجے ہوئے پر اور دو اور بانٹو حقداروں کو اور محتاجوں کو اُس چیز سے جو کیا تم کو خدا تعالیٰ نے مالک اور خلیفہ اس چیز میں یعنی گذرے ہوئے لوگوں کا مال جو خدا تعالیٰ نے تمہارے اختیار میں کیا اپنے فضل سے اُسمیں سے دو فقیروں اور حقداروں کو فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ پھر وہ لوگ جو ایمان لائے تم میں سے خدا تعالیٰ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور دیا اپنے مال سے حقداروں اور محتاجوں کو اُن لوگوں کیواسطے ہے بدلہ بہت بڑا یعنی اُنکو بڑا ثواب ملے گا بہشت میں وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور کیا ہوا تمکو جو خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے اور ایمان نہیں لاتے اور اُسپر کہ بھیجا ہوا بلاتا ہے تمکو معجزے دکھا کر تو ایمان لاؤ اور مانو تم اپنے پروردگار کو اور مقرر لے چکا ہے خدا تعالیٰ قول اقرار تم سے اپنے خداوندی پر اور شریک نہ کرنے پر اگر ہو تم ماننے والے سچ جاننے والے اس بات کے هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ خدا تعالیٰ وہ ہے جو نیچے بھیجتا ہے اپنے بندے خاص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر آیتیں روشن قرآن کی اسواسطے جو باہر نکالے تمکو اندھیرے کفر سے طرف روشنائی دین اسلام کے اور یہ اندھیرا اور روشنائی مرنیکے بعد سب کو معلوم ہوگا اور بیشک خدا تعالیٰ تم پر بہت مہربان اور بخشش کرنیوالا ہے وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اور کیا ہوا تمکو اور کیا فائدہ دیکھتے ہو اس میں کہ نہیں دیتے اپنے مال سے خدا تعالیٰ کی راہ میں اور اُسپر کہ خدا تعالیٰ کو ہے ورثہ پانا آسمانوں اور زمین کا یعنی رہنے والے آسمان اور زمین کے سب اپنا مال اسباب چھوڑ کے مرینگے سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی مالک وارث نہ ہوگا۔ یہ بات سچ ہی سمجھو اور خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرو لَا يَسْتَوِىْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ ربع برابر نہیں ہے تم میں سے اے مسلمانو جو کوئی دیوے خدا تعالیٰ کی راہ میں پہلے فتح مکہ سے اور لڑے کافروں سے اُن لوگوں کا بہت بڑا درجہ اور مرتبہ ہے اُن لوگوں سے جو دویں خدا تعالیٰ کی راہ میں پیچھے فتح کے اور لڑیں خدا تعالیٰ کی راہ میں اور اُن سب مسلمانوں کو وعدہ دیا ہے خدا تعالیٰ نے اچھا اور نیک بہشت کا لیکن تفاوت ہوگا جنھوں نے فتح سے پہلے مال دیا اُن کو بہت بڑا درجہ ملیگا اُن لوگوں سے جنھوں نے پیچھے فتح کے دیا مال اور خدا تعالیٰ خبردار ہے اُن چیزوں سے جو تم کرتے ہو خدا تعالیٰ سے کچھ ذرا چھپا ہوا نہیں ہے مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝ کون ہے جو ایسا ہے جو قرض دیوے خدا تعالیٰ کو قرض اچھا خوشی سے اور محبت سے پھر خدا تعالیٰ دگنا دیوے اسکا وہ قرض اس کو اور واسطے اُسکے بدلہ ہے اور بہت اچھا بہشت اور نعمتیں اسکی يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ جسدن دیکھے تو مسلمان مردوں اور عورتوں کو پلصراط پر جو دوڑیگی روشنی انکے ایمان کے سبب آگے انکے جو آرام سے اچھی طرح چلیں اور داہنی طرف بھی ہوگی روشنی جو بہشت کی طرف جاویں اور کہیگا فرشتہ ان کو کہ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ خوشخبری ہے تمکو آج باغوں میں جانیکی جو بہتی ہیں نیچے بیچکے اُن باغوں کے نہریں ہمیشہ رہوگے اُن باغوں میں یہ بڑا ہی مقصود اور مراد پانا ہے کہتے ہیں کہ پلصراط کی راہ بہت اندھیری ہے اور سبکو چلنا ہے اُس راہ میں لیکن مومن اپنے صدق ایمان کی روشنی میں جاوینگے اور کافر اور منافق اندھیرے میں حیران رہیں گے اور مومنوں کی روشنی دیکھ کر مانگیں گے جیسے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ جس دن کہیں گے

منافق مرد اور عورتیں اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں دنیا میں کہ دیکھو ہمکو ذرا ٹھہرو اور توقف کرو تو لیویں تمہاری روشنی سے روشنی قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ کہا جاویگا یعنی کہیں گے فرشتے یا مومن جواب دینگے منافقوں کو کہ پھر جاؤ پیچھے اپنے جہاں سے آئے ہو یعنی دنیا میں جاکر پھر ڈھونڈو روشنی جو یہاں روشنی بغیر لائے وہاں سے ہاتھ نہیں آتی منافق یہ بات سنکر جانینگے کہ ہمارے پیچھے روشنی ہے اس گمان سے پیچھے پھر کر دیکھیں گے فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ؕ پھر ماری جاویگی یعنی پیدا ہوگی درمیان مومنوں اور منافقوں کے دیوار اونچی قلعہ کی سی جو اُس دیوار میں ہوگا دروازہ سو اُسکے اندر مہربانی ہوگی اور باہر اُس کے دکھ اور خرابی لیکن جب منافق پیچھے دیکھیں گے تو روشنی نظر نہ آویگی تو پھر مومنوں کی طرف پھریں گے تو دیکھیں گے کہ بیچ میں ایک دیوار ہے اور اس میں ایک دروازے سے روشنی نظر آتی ہے اور اس روشنی میں مومن چلے جاتے ہیں بہشت کی طرف یہ دیکھ کر پھر یُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ؕ پکارینگے منافق کہ اے مومنو کیا ہم نہ تھے تمہارے ساتھ نماز پڑھنے میں اور روزے رکھنے میں یعنی ہم تمہارے ساتھ نماز روزہ کرتے تھے دنیا میں اب ساتھ ہمارا کیوں چھوڑتے ہو مومن کہینگے ہاں تم تھے ہمارے ساتھ پر تم نے خرابی میں ڈالا اپنے آپ کو نفاق سے اور ڈھیل کی توبہ کرنے میں اور شک لائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغمبر ہونے میں اور دغا دی تم کو تمہاری آرزو نے جب تک کہ آیا حکم خدا تعالیٰ کا تمہارے مارنے کو تب موئے تم یعنی مرنے کے وقت تک تم دھوکے میں رہے کہ یہ پیغمبر سچ ہے یا نہیں اور اس بات سے توبہ نہ کی اور یقین نہ لائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور دغا دیکر تمکو دور لے گیا خدا تعالیٰ سے دغا باز شیطان یا تمہارے دل کا یقین دور لیگیا تم کو فَالْیَوْمَ لَا یُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْیَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِیَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ پھر آج نہ لیا جاویگا تمسے اے منافقو کچھ بدلا عذاب دیکر اور نہ کافروں سے لیا جاویگا جگہ کافروں کی اور تمہاری اے منافقو آگ دوزخ کی ہے یہ دوست اور رفیق ہے تمہاری اور آگ بری جگہ ہے پھر جا رہنے کی اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ اے کیا نہیں آیا وہ وقت اُن لوگوں کو جو ظاہر میں ایمان لائے ہیں جو ڈریں اور نرم ہوں دل اُن کا خدا تعالیٰ کی یاد کیواسطے اور اس چیز کیواسطے جو اترا ہے سچ اور درست یعنی اتنے معجزے اور دلیلیں دیکھیں منافقوں نے اور اب تک اُن کے یقین لانے کا وقت نہیں آیا جو قرآن کو سچ جانیں وَلَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اور مت ہوویں مانند ان لوگوں کے جن کو دی کتاب تم سے پہلے یعنی یہود اور نصاریٰ کے مانند نہ ہو تم دراز اور لنبی ہوئی اُنپر عمر پھر سخت ہوا دل اُن کا اور بہت لوگ ان لوگوں سے باہر نکل گئے حد انصاف اور دین کے سے اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ جانو تم اس بات کو کہ خدا تعالیٰ جلاتا ہے زمین کو اُسکے مرنیکے پیچھے یعنی جب خشک لائق اُگنے کسی چیز کے نہیں ہوتی تب زندہ کرتا ہے مینہ برسا کر جو ہزاروں طرح کا سبزہ نکلتا ہے بیشک ہمنے روشن کیا نشان تمہارے واسطے اپنی قدرت کی شاید کہ تم سمجھو اور جانو عقل سے جو اسی طرح مُردوں کو گوروں سے اٹھا کر جلاوینگے اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ۝ بیشک خیرات کرنیوالے مرد اور عورتیں اور جنہوں نے قرض دیا خدا تعالیٰ کو قرض دینا اچھا خوشی اور محبت سے انکو دوگنا کیا جاویگا وہ قرض انکا اور واسطے ان لوگوں کے بدلہ بہت بڑا اچھا خاصہ ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں ساتھ خدا تعالیٰ کے اور اُس کے بھیجے ہوئے کے وہی سچے ہیں اور گواہی دیتے ہیں آگے اپنے پروردگار کے واسطے ان لوگوں کے بدلہ ہے انکے کاموں کا اور روشنی ہوگی انکو قیامت میں یا گوروں میں وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۝ وہ لوگ جو کافر ہوئے اور جھوٹ قرآن اور پیغمبر کو وہ لوگ رہنے والے ہیں دوزخ میں ع ۲ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِیْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ جانو تم اے دنیا کے چاہنے والو کہ سوائے اس کے نہیں یعنی مقرر زندگانی دنیا کی کھیل اور نکما کام بے حاصل ہے اور ظاہر کا بناؤ ہے اچھے کھانے اور پوشاک اور اسباب سے اور بڑائی ہے آپس میں تمکو اور شیخی بہت مال اور اولاد سے یہ تھوڑے دنوں میں یہ سب کھیل جاتا رہیگا غم اور خرابی حاصل ہوگی ان سب باتوں کی مثال ایسی ہے كَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَكُوْنُ حُطٰمًا ؕ جیسے مینہ برستا ہے زمین پر اور سب طرح کا پھول اور سبزہ اُگ کر خوش کرتا ہے بونے والے زمیندار کو پھر کتنی دن پیچھے اسکی طراوت جاتی ہے اور مرجھاتا ہے پھر دیکھے تو اُسے زرد

پھر بعد زردی کے ٹوٹ کر ہوتا ہے خراب جلانیکے لائق ایسا ہی حال ہے دنیا کے مال کا پھر جو کوئی ایسی چیز کی محبت میں اور جمع کرنے میں مال کے رہیگا اُسے وَفِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ وَّمَغْفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا اور جو کوئی مال جمع نہ کریگا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریگا اُسپر بخشش ہوگی خدا تعالیٰ سے اور خوشی حاصل ہوگی اُسے اور نہیں ہے دنیا یعنی عمر ہے دنیا کا جینا جیسے مال دغا اور دھوکے کا جو ظاہر دیکھنے میں تو اچھا ہووے اور در اصل خراب اور نکما ہووے اور پرانا سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُہَا کَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دوڑو اور آگے بڑھو اپنے پروردگار کی مہربانی کی طرف یعنی جن کاموں سے خدا تعالیٰ مہربانی کرتا ہے اُن کاموں کے کرنے میں جلدی کرو سستی نکرو تو جاؤ گے بہشت میں جو چوڑان اُس بہشت کی مانند چوڑان آسمان اور زمین کے ہے کہ پھر ایسا بہشت اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ہ تیار کیا ہوا ہے واسطے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں خدا تعالیٰ اور اُسکے پیغمبروں پر یہ بہشت فضل خدا تعالیٰ کا ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور خدا تعالیٰ صاحب اور مالک بہت بڑے فضل کا ہے مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَہَا ؕ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ ہ لا نہیں پہنچتی کسی طرح کی مصیبت اور آفت ملک میں جیسے کال یا لوٹ یا نقصان مال کا اور نہ بیچ بدنوں تمہارے کے آفت پہنچتی ہے جیسے بیماری یا مفلسی یا غم اولاد اور دوستوں کا مگر بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہے پہلے اُن مصیبتوں کے پیدا ہونے سے یعنی جو مصیبت کسی طرح کی کسی پر آتی ہے تو وہ پہلے ہی روز کی لکھی ہوتی ہے لوح محفوظ میں یعنی بغیر تقدیر کے کچھ نہیں ہوتا بیشک یہ لکھنا پہلے اُسکے ظاہر ہونے سے خدا تعالیٰ پر آسان ہے یعنی خدا تعالیٰ کو ایسے کام کچھ مشکل نہیں اور یہ بات تمہیں اسواسطے کہی لِّکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰکُمْ ؕ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۣ ہ تو غم نہ کھاؤ اوپر اُس چیز کے جو جاتی رہی تمسے یعنی اگر مال کا نقصان ہو یا کوئی عزیز یا اولاد تمہاری مرے تو غم نہ کھاؤ اور جانو کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر سے ہوا اور خوش نہ ہو اور شیخی نکرو اُس چیز سے جو کچھ دیا ہے تمکو جیسے مال و دولت اور حسن اور زور ایسا نجانو کہ ہمیشہ مقرر رہیگا اور جانو کہ خدا تعالیٰ دوست نہیں رکھتا کسی شیخی کرنیوالے کو الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ؕ وہ لوگ جو بخیلی کرتے ہیں آپ اور لوگونکو بخیلی سکھاتے ہیں اور جو کوئی منھ پھیرے سخاوت سے اور بخیلی اختیار کرے اور لوگوں کو خیرات کرنے سے منع کرے پھر بیشک خدا تعالیٰ بے پرواہ ہے تعریف کیا ہوا ہے سب خوبیوں سے لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَہُمُ الْکِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ بیشک ہمنے بھیجا اپنے پیغمبرونکو ساتھ نشانیوں اور معجزوں کے اور بھیجی ہمنے اُن پیغمبروں کے ساتھ کتاب اور ترازو جو کتاب سے لوگ اپنی راہ نجات اور امن کی جانیں اور ترازو سے کسیکو حق سے کم و زیادہ نہ دلویں اور قائم ہوویں لوگ عدل اور انصاف پر وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْہِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِیَعْلَمَ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ وَرُسُلَہٗ بِالْغَیْبِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ہ اور نیچے بھیجا ہمنے لوہا جو اسمیں لڑائی کا اسباب سخت اور زبردست ہے یعنی لوہے سے جو ہتھیار بنا کر دشمنوں کو مارتے ہیں جیسے تلوار اور نیزہ اور خنجر اور اپنے تئیں بچاتے بھی ہو دشمن سے جیسے زرہ بکتر اور خود نفع ہے یعنی لوہے میں لوگوں کو لہاری کے کسب سے جو کوئی چیز کوہے سے خالی نہیں اور سب محتاج لوہے کے ہیں اور ہتھیار لوہے کے اسواسطے بھیجے ہیں تو جانے اور آزمائے خدا تعالیٰ جو کون ہمراہی اور مدد کرتا ہے اُسکے دین کی اور اُسکے پیغمبر کی یعنی کون خدا تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے اور جان دیتا ہے بغیر دیکھے ہوئے بیشک خدا تعالیٰ دین اسلام کے دشمنوں پر مضبوط زبردست ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰہِیْمَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِہِمَا النُّبُوَّۃَ وَالْکِتٰبَ فَمِنْہُمْ مُّہْتَدٍ ۚ وَکَثِیْرٌ مِّنْہُمْ فٰسِقُوْنَ ہ اور بیشک ہمنے بھیجا نوح نبی علیہ السلام کو اور ابراہیم علیہ السلام کو اور رکھی ہمنے اُن نبیوں کی اولاد میں پیغمبری یعنی اُنکی اولاد سے بہت پیغمبر پیدا کئے اور دی اُن پیغمبروں کو کتاب پھر اُمت سے دین اسلام کی راہ پانے والے ہیں تھوڑے اور بہت اُنکی اُمت سے باہر گئے کتاب اور رسول کے فرمان سے یعنی تھوڑے مسلمان ہوئے اور بہت کافر ہوئے ثُمَّ قَفَّیْنَا عَلٰٓی اٰثَارِہِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّیْنَا بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَاٰتَیْنٰہُ الْاِنْجِیْلَ ۙ پھر پیچھے سے لائے ہم اوپر نشانیوں نوح اور ابراہیم علیہما السلام کے اپنے رسولوں کو یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے پیچھے حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام کو بھیجا اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے پیچھے حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کو بھیجا اور ان پیغمبروں کے پیچھے لائے ہم عیسیٰ بیٹے مریم علیہما السلام کو اور دی ہمنے عیسیٰ علیہ السلام کو کتاب انجیل وَجَعَلْنَا فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ رَاْفَۃً وَّرَحْمَۃً ؕ وَرَہْبَانِیَّۃَ ابْتَدَعُوْہَا مَا کَتَبْنٰہَا عَلَیْہِمْ اور ڈالا ہمنے اُنکے دلوں میں جو پیچھے حضرت عیسیٰ کے دین کے چلے مہربانی اور بخشش کرنا آپس میں اور اُنہوں نے دین میں محنت کرنی پیدا کی

اپنی خوشی سے جو ہمنے نہ لکھی تھی انپر یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی امت نے بڑی مشقت اپنے اوپر قبول کی تھی۔ جیسے کہ کھانا پہننا اور آرام سے رہنا سب چھوڑ دیا تھا سو یہ مشقت ہمنے اوپر اُنکے فرض کی تھی ف۱ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ج لیکن انہوں نے واسطے خوشی ہونے خدائے کے وہ مشقت اپنے اوپر قبول کی پھر نہ دہیان میں رکھا خدا تعالی کی خوشی جیسا دہیان میں رکھنا چاہیئے تھا۔ یعنے کہا اُن کی اُمت کے لوگوں نے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام بیٹا خدا کا ہے تو یہی اس بات سے اور بعضوں نے توفیق ایمان کی پائی جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے پھر فرماتا ہے خدا تعالی ایمان لانے والوں کو فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ج وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ پھر ہمنے انکو جو ایمان لائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کی امت سے دیا بدلہ اُنکے ایمان کے لانیکا اور بہت لوگ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی امت سے باہر نکل گئے حد حکم انجیل کے سے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم اگلے پیغمبروں پر ڈرو خدا تعالی سے اور ایمان لاؤ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو بھیجا ہوا خدا تعالی کا ہے تو دیوے خدائے تعالی تم کو دو حصے اپنی بخشش سے ایک حصہ اگلے پیغمبروں پر ایمان لانے کا اور دوسرا حصہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کا سبب اور کرے خدا تعالی واسطے تمہارے روشنی کو جو اس روشنی میں چلو تم صراط پر اور بخشے تم کو گناہ تمہارے اور خدا تعالی بخشنے والا مہربان ہے لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۴ تو جانیں وہ یہود و نصاری ۴ ع ۲۰ جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں لائے کہ ہرگز قدرت نہ پاوینگے کسی چیز پر خدا تعالی کے فضل سے یعنی جسپر خدا تعالی نے فضل کیا ہے اس سے فضل خدا تعالی کا ذرا بھی نہ لے سکیں گے اور بیشک فضل خدا تعالی کے ہاتھ میں ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور خدا تعالی مالک اور صاحب ہے بڑے فضل کا جو اسکی انتہا نہیں ہے ف۱

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

لائے ہیں کہ ایکدن اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے خواہش کی ساتھ خولہ بیٹی ثعلبہ کے جو جورو اسکی تھی خولہ نے اس سے منع کیا اور اس نے اسکو کہا اَنْتِ عَلَیَّ كَظَهْرِ اُمِّیْ یعنی تو اوپر میرے مانند پشت ماں میری کے ہے اور اسکے تئیں ظہار کہتے ہیں اور بیچ جاہلیت کے طلاق تھا خولہ نے بیچ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر فریاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو اوپر اُسکے حرام ہوئی کہا یا رسول اللہ اُس نے اوپر میرے طلاق نہیں کیا کہا پیغمبر نے کہ گمان نہیں لیجاتا میں مگر یہ کہ تو اوپر اسکے حرام ہوئی خولہ سبب کثرت لڑکوں کی سے کہ خرد سال تھے اور جدائی دوستدار دیرینہ کے سے نہایت غمگین ہوئی پھر جناب رسالت پناہ میں عرض کی یہی جواب سنا منہ نیاز کا طرف جناب بے نیاز کے کیا اُسی وقت یہ آیت آئی کہ ؎

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ صلے وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ط

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۱ تحقیق سنا اللہ نے سخن اس عورت کا جھگڑا کیا ساتھ تیرے بیچ مقدمہ خاوند اپنے کے اور فریاد کی اور گلہ اپنا اٹھایا طرف اللہ کے اور اللہ سنتا ہے جواب دینا اور بات پھیرنا تمہارا دونوں کا یعنی تو کہتا تھا کہ اوپر اُسکے حرام ہوئی۔ اور وہ کہتی تھی مجھ کو طلاق نہیں دیا تحقیق کہ اللہ سننے والا ہے یعنی باتیں لوگوں کی دیکھنے والا ہے یعنی احوال لوگوں کا ف۲ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ط اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ط وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ط وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۲ وہ لوگ کہ ظہار کریں تم لوگوں میں سے عورتوں اپنی سے یعنی کہیں کہ پیٹھ تیری اوپر میرے مانند ماں میری کے ہے نہیں ہیں وہ عورتیں انکی مائیں انکی یعنی ساتھ کہنے اس لفظ کے عورت کسیکی ماں اُس کی نہیں ہوتی

ف۳ یہ فقیری اور ترک دنیا بنا نصاریٰ نے رسم نکالی جنگل میں تکیہ بنا کر بیٹھے نہ جورو رکھے اور نہ بیٹا کماتے تھے جو ملے محض عبادت میں رہتے خلق سے نہ ملتے اللہ نے بندوں پر یہ حکم نہیں کیا تھا جب اپنی اوپر لازم رکھا ترک دنیا کا پھر اس پردے میں دنیا ہی چاہنی بڑا وبال ہے ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی اہل کتاب پیغمبروں کا احوال سنکر پچھتاتے کہ ہم اُنسے دور پڑے ہیں کہو وہ درجے ملنے محال ہیں سو یہ رسول اللہ نے کھول دیا کہ انکی محبت میں مل سکتا ہے آگے بھی دونا کمال ہے اللہ کا فضل بند نہیں ہو گیا ۱۲ منہ رح ف۳ اسلام سے پہلے مرد اگر عورت کو کہتا میری ماں ہے تو سارے عمر کو حرام گنتے حضرت کے وقت میں ایک مسلمان کہے بیٹھا کہ اپنی عورت کو پھر دونوں پچھتائے عورت آئی حضرت کے پاس حضرت نے فرمایا اب کیونکر تم مل سکتے ہو وہ شکوہ کرنے لگی کہ گھر ویران ہوتا ہے اولاد پریشان ہوتی ہے اس میں یہ حکم اترا فرمایا کہ جس نے جنا ہے وہی ماں کیونکر ہو مگر اپنی گستاخی کا بدلہ کفارہ دے تو اس عورت کے پاس جاوے نہیں تو نہ جاوے پر عورت اس کی رہی اس ماں بہن کہنے کو ظہار کہتے ہیں ۱۲ ر ۱۲

نہیں ہیں مائیں اُن کی مگر عورتیں کہ جنا ہی انہوں نے اُن کو اور تحقیق کہتے ہیں مرد ناشناختہ اور نادانستہ ایک بات اور جھوٹ کہ ہر گز جورو ماں نہیں ہوتی اور تحقیق کہ
اللہ معاف کرنیوالا ہے گناہ توبہ کرنیوالوں کے اس قول سے بخشنے والا ہے خاص ان کو ساتھ قبول کرنے کفارہ کے وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ
لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ اور وہ لوگ کہ ظہار کرتے ہیں عورتوں اپنی سے پس
عورت پھر پھریں ساتھ توڑنے اسکے کہ کہا ہے یعنی قصد کریں اوپر وطی اس کے یا امساک کریں مرأت کو اوپر زوجیت کے پیچھے ظہار کے اور اگرچہ ایک لحظہ ہووے
یہ قول امام شافعی کا ہی یا وطی کریں ساتھ مذہب امام مالک کے اور نزدیک اس کے پھرنا ساتھ وطی کے ہووے پس اوپر ہر تقدیر کے کفارہ چاہیئے دینا اور کفارہ یہ ہے
پس اوپر اس کے ہے آزاد کرنا بندہ کا خواہ مومن خواہ ذمی خواہ بڑا یا چھوٹا بقول امام اعظم رح کے اور شافعی کہتے بندہ مومن ہووے آگے اسکے کہ ظہار کرنے والا اور
ظہار کیا گیا مساس کریں ایک دوسرے کو اور فائدہ مند ہوویں آپس میں یہ حکم ساتھ کفارہ کے نصیحت دیئے جاتے ساتھ اس کے (تو ایسا لفظ کہو) اور اللہ ساتھ
اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہی یعنی اوپر اسکے پوشیدہ نہیں رہتا فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ
فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ پس جو کوئی نہ پاوے بندہ یا بندہ رکھتا ہے اور
ساتھ خدمت اُسکی کے محتاج ہے پس اوپر اس کے ہیں روزے دو مہینے کے یکساں یعنی بیچ میں نہ کھاوے بے عذر اور اگر کھاوے تو شمار نئے سر سے کرلے اور یہ روزے
چاہیئے کہ آگے سے رکھیں کہ آپس میں جماع نہ کریں پس جو کوئی روزے رکھ نہ سکے پس واسطے اسکے ہے کھلانا ساٹھ مسکینوں کا ہر ایک مسکین کو نیم صاع
گیہوں سے اور ایک صاع سب اناجوں سے یہ بیان تمام ظاہر اُس کا ساتھ اس احکام کے مقرر ہوا تو ایمان لاویں خاص خدا کو اور پیغمبر اسکے کو ساتھ قبول کرنے
امر اور نہی کے اور یہ حکم حدیں اللہ کی ہیں کہ اس سے گذرنا گناہ ہے اور خاص کافروں کو یعنی فرمان نہ قبول کرنیوالوں کو عذاب درد دینے والا ہے بیچ آخرت
کے اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ اور وہ لوگ کہ
مخالفت کرتے ہیں ساتھ اللہ اور رسول اس کے کے یعنی حدوں امر اور نہی کے سے تجاوز کرتے ہیں خوار اور نگونسار کئے جاویں جیسے کہ خوار ہووے وہ لوگ
کہ آگے اُنسے تھے اور تحقیق بھیجا ہمنے آیتوں روشن کو یعنی قرآن کو دلالت کرنیوالا اوپر صدق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور خاص کافروں کو ہے ہر وقت
ع عذاب خوار اور رسوا کرنے والا يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ فکر اس دن کو کہ اٹھاوے
اللہ اُن کو قبروں سے سبھوں کو کہ ایک اُٹھنے بغیر نہ رہے پس خبر دیوے انکو ساتھ اُس چیز کے کہ کئے ہوویں گن رکھا ہووے اللہ نے عمل انکے اور وہ بھول گئے ہوویں اور
اللہ اوپر ہر چیز کے اعمال اور احوال لوگوں کے سے گواہ ہے اور مناسب اسکے بدلہ دیویگا اور گواہی اُس کی رد نہ کر سکے گا کشاف میں مذکور ہے
کہ ربیعہ عمر بیٹا عمرو کا اور حبیب بھائی اُس کا ساتھ صفوان بیٹے آمنہ کے حدیث کرتے ہیں ایک نے کہا آیا اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ کہتے ہیں ہم دوسرے نے
کہا بعضی بات جانتا ہے اور بعضی نہیں جانتا تیسرے نے کہا اگر بعضی جانتا ہی سبھی جانتا ہی یہ آیت آئی کہ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ
ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ آیا نہیں جانتا تو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین
کے ہے نہ ہوویں تین آدمی بھید کہنے والوں سے آپس میں مگر جو خدا چوتھا اُن کا ہے ساتھ جاننے کے اور نہ پانچ بھید کہنے والے ہوں مگر وہ چھٹا انکا ہے اور نہ کم ہوویں
تین عدد سے اور نہ زیادہ ہوویں پانچ عدد سے مگر وہ ساتھ اُنکے ہے ساتھ علم جاننے کے جس جگہ کہ ہوویں پس خبر دیوے انکو ساتھ اُسکے کہ کیا ہے بیچ دنیا کے
دن قیامت کے تحقیق کہ اللہ اوپر سب چیز کے دانا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۫ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ
يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ آیا نہیں دیکھا تو طرف اُن لوگوں کے کہ باز رکھے گئے ہیں راز کہنے سے آپس میں پھر پھرتے ہیں ساتھ اُس چیز کے کہ منع
کئے گئے تھے اُس سے اور بھید کہتے ہیں از روئے لڑائی کے ساتھ اس چیز کے کہ گناہ کرتے ہیں اور ساتھ بے انصافی کے بیچ حق اہل ایمان کے اور ساتھ

ف پھر دہی کام جس کو کہا ہے یعنی یہ لفظ کہا ہے صحبت موقوف کرنے کو پھر چاہیں صحبت کریں کہ پہلے بردہ آزاد کریں ۔ اور بردہ کا مقدور ہو تو روزہ نہیں روزہ ہو سکے تو
کھانا نہیں آخر کو کھانا ہے اگر پکا کر کھلاوے تو سالن روٹی دو وقت کھلاوے پیٹ بھر کر اور اگر اناج دے تو ہر ہر کو دو سیر گیہوں دیوے ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ

فرمانی پیغمبر علیہ السلام کے اور جب آویں یہود طرف تیرے سلام کہیں تجکو ساتھ اُس چیز کے کہ تحیت نہیں ف۱ کہی تجکو اللہ نے اور کہتے ہیں یہود آپس میں کیوں
عذاب نہیں کرتا خدا ہمارے تئیں ساتھ اُس چیز کے کہ کہتے ہیں ہم یعنی پیغمبر اُسکے کو کفایت ہے اُنکو دوزخ واسطے عذاب کے آویں بیچ اس کے پس،
بُری پھرنے کی جگہ ہے یعنی دوزخ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ
وَالتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اے ایمان لانیوالو جسوقت راز کہو تم آپسمیں پس راز نہ کہو تم ساتھ گناہ کے اور بے انصافی کے اور
ساتھ نافرمانی پیغمبر کے جیسے کہ منافق اور یہود کہتے ہیں اور راز کہو تم ساتھ نیکی کے اور ساتھ پرہیزگاری کے اور ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے وہ اللہ کہ تم طرف اُس کے
جمع کئے جاؤ گے اور تمکو تمہارے اعمالوں پر جزا دیگا۔ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى
اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ سوا اُسکے نہیں ہے کہ راز کہنا ساتھ گناہ اور بے انصافی کے وسوسوں شیطان کے سے ہے تو غمگین کرے مسلمانوں کو نہیں ہے۔
شیطان نقصان پہنچانیوالا ساتھ کسی چیز کے مگر ساتھ رخصت اور حکم اللہ کے یعنی ساتھ تقدیر اور قضا اُسکی کے اور اوپر اللہ کے پس چاہئے کہ توکل کریں ایمان
لانیوالے یعنی مشکلیں اپنی ساتھ اللہ کے چھوڑ دیں ایک جماعت اہل بدر کی بیچ مجلس حضرت رسالت پناہ کے آئی اور بعضے صحابیوں سے گرداگرد پیغمبر
علیہ السلام کے بیٹھے تھے۔ بدر والے سلام کر کے مسجد میں کھڑے رہے اور کسی نے انکو جگہ بیٹھنے کی نہ دی حضرت رسالت پناہ صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ
اٹھ اے فلانے اٹھ اے فلانے وہ اُٹھے اور جگہ اہل بدر کو چھوڑ دی منافقوں نے مجال پا کر اس مقدمہ میں آغاز گلہ کا کیا آیت آئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم جب کہا جاوے تمکو کہ جگہ کشادہ کرو تم بیچ مجلسوں کے پس کشادہ کرو تم اوپر لوگوں کے تا کہ
کشادہ کرے اللہ تمکو قبروں میں یا بہشت میں یا دل تمہارے کھول دیوے اور جب کہا جاوے خاص تم کو کہ اُٹھو اور بلند تر ہو جاؤ پس اٹھو اور موضح میں مذکور
ہے کہ جماعت مجلس حضرت پیغمبر کی میں بیٹھی تھی اور جب ایک کو انمیں سے کسی کام باہر بلاتے تھے نچاہتا تھا کہ اُٹھے یہ آیت اُتری اور **تفسیر ماوردی**
میں مذکور ہے کہ جب کہیں اٹھو واسطے نماز جمعہ کے یعنی اذان جمعہ کی سنو اور دوڑو واسطے نماز کے بلند کرے اللہ درجے بہشت میں اُن
لوگوں کو ایمان لائے ہیں تم میں سے اور اُٹھاتا ہے اُن لوگوں کو کہ دیئے گئے ہیں علم یا ایمان درجے بلند درجوں مسلمان جاہل سے اسواسطے کہ مسلمان
عالم بزرگتر ہے مسلمان جاہل سے **کشف الاسرار** میں آیا ہے کہ ابن مدعو سے روایت کیا ہے کہ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا میں نے
کہا خبر دے مجھ کو اس عمل سے کہ بہترین اعمالوں کا ہے تو ساتھ اس عمل کے مشغول ہوں میں کہا کہ کوئی درجہ بلند زیادہ علماؤں سے نہ دیکھا میں نے
یہ خواب موافق آیت کے ہے کہ علمائے دین کو درجہ بڑا ہے یعنی دنیا میں بزرگی وراثت انبیا علیہم السلام کی اور عقبیٰ میں بزرگی مرتبہ کی اور روایتیں علماؤں
کی بزرگی میں بہت ہیں اسجگہ سب نہیں بیان کیں کہ سبب طول کا تھا اور اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دانا ہے نقل ہے کہ لوگ بہت تردد کرتے تھے۔ اور
بیچ جناب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت راز کہتے تھے اور ہر طرح کی باتیں پوچھتے تھے یہانتک کہ حضرت تنگ آئے یہ آیت اُتری يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
اے مسلمانو جسوقت چاہو تم کہ راز کہو ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس آگے بھیجو تم پہلے راز کہنے اپنے کے صدقہ ساتھ مستحقوں کے یہ صدقہ دینا پہلے راز کہنے سے
بہتر ہے خاص تم کو اور پاکیزہ بہت ہے اسواسطے کہ گناہ دور ہو ویں پس اگر نپاؤ تم وہ چیز کہ صدقہ دو پس اللہ بخشنے والا ہے تمکو خاص اُس کسیکو کہ یہ گناہ کرے یعنے
بغیر صدقہ کے راز کہے مہربان ہے بندونکو تکلیف نہیں دیتا مگر موافق طاقت کے اور حدیث میں ہے کہ دس رات دن یہ حکم رہا بعد منسوخ ہوا اور روایتیں
اس حکم میں بہت ہیں اگر مفصل چاہے تفسیر حسینی میں دیکھے ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ
ع۲ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ آیا ڈرے تم اور دشوار آیا تمکو کہ آگے دو تم پہلے
راز کہنے اپنے سے صدقہ پس جسوقت نکیا تمنے اس کام کو اور پھر آیا خدا ساتھ توبہ کے یعنی معاف کیا تمسے پس قائم رکھو تم نماز فریضہ کو اور دو تم زکوٰۃ واجب
کو اور فرمانبرداری کرو تم اللہ کی اور رسول اسکے کی اور خدا دانا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم حدیث میں ہے کہ **عبداللہ بیٹا اسٹیل** کا ایک منافق تھا

ف۱ یعنی جب یہود حضرت کے پاس آتے تو بجائے سلام علیک کے سام علیک کہتے یعنی تجھ پر موت ہو یہ بد دعا دیتے اور آپس میں کہتے کہ یہ پیغمبر ہے تو اللہ عذاب کیوں نہیں کرتا اس پر اللہ نے یہ فرمایا حسبہم جہنم الخ تنبیہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب یہود و نصاریٰ ذمی سلام کریں تو اگر جواب میں فقط علیک کہہ دو اپنی طرف سے ابتدا کرنا مکروہ ہے

ساتھ پیغمبر علیہ السلام کے نشست برخاست کرتا تھا اور باتیں حضرت کے ساتھ یہودیوں کی کہتا تھا ایک دن حضرت بیچ حجرہ کے مع جماعت اصحاب کے بیٹھے تھے فرمایا کہ جلدی آوے وہ آدمی کہ دل اسکا متکبر ہووے ناگاہ یہ مرد آیا حضرت نے فرمایا تو کیوں مجھکو گالیاں دیتا ہے اور فلاں فلاں اصحاب تیرا اُس منافق نے قسم کھائی اور یاروں اپنے کو لایا کہ سوگند کھاویں کہ ہم نے بیبے ادبی نہیں کی یہ آیت اتری اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ آیا نہیں دیکھتا تو ان کو یعنے منافقوں کو کہ دوست پکڑا اس گروہ کو کہ غصہ پکڑا ہے اللہ نے اوپر انکے نہیں ہیں منافق تم میں سے کہ مسلمان ہو تم اور نہ اُنسے کہ یہود ہیں اور سوگند کھاتے ہیں ساتھ جھوٹھ کے یعنے ہم مسلمان ہیں اور پیغمبر کو بزرگ جانتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ جھوٹھ کہتے ہیں اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ تیار کیا ہے اللہ نے واسطے اُن کے عذاب سخت دنیا میں خواری اور رسوائی اور آخرت میں آگ دوزخ کی تحقیق کہ انکو برا ہے جو کچھ کہ کرتے ہیں اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ آگے پکڑیں وہ قسمیں کہ کھائیں سپر یعنے پناہ پس باز رکھا لوگوں کو راہ اللہ کی سے ساتھ فتنہ انگیزی کے پس خاص انکو ہے عذاب خوار کرنیوالا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ دفع نکرے قیامت کیدن اُنسے مال انکا اور نہ اولاد انکی عذاب اللہ کے سے کسی چیز کو اور وہ گروہ منافقوں کے یار ہیں دوزخ کے وہ بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں منافق بھی ساتھ ہمیشہ رہنے والے دوزخ میں کافر کا حکم رکھتے ہیں بلکہ انکو عذاب انسے بھی سخت زیادہ ہوویگا يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ یاد کر اُسدن کو کہ اٹھاوے اللہ سب منافقوں کو قبروں انکی سے پس سوگند کھاویں اللہ کی اوپر اسلام اور اخلاص اپنے کے جیسے کہ سوگند کھاتے ہیں واسطے تمہارے اور اسدن جانتے ہیں کہ اوپر کس چیز کے ہے کہ کام کرتے ہیں کہ سوگند کھاتے ہیں اور اللہ فرماتا ہے جانو تم تحقیق کہ وہی لوگ ہیں جھوٹ کہنے والے یعنی جھوٹ انکا اس مرتبہ پر پہونچا کہ ساتھ جاننے والے پوشیدہ اور آشکارا کے بھی جھوٹ بولتے ہیں اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ غالب ہوا اوپر انکے دیو یعنے رغبت دی انکو طرف گناہ کے پس بھلادیا اوپر انکے یاد کرنا اللہ کا تو نہ یاد کریں دل سے اور نہ ساتھ زبان کے وہ گروہ بھولنے والے لشکر شیطان کے ہیں اور تابعدار سنکے تحقیق کہ لشکر شیطان کا وہی ہیں نقصان کرنیوالے کہ نعمت ہمیشگی کی چھوڑ کر عذاب ابدی میں پڑے اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ۝ تحقیق وہ لوگ کہ خلاف کرتے ہیں اللہ اور رسول اسکے کا وہ گروہ خوار زیادہ ہیں یعنی دنیا میں بیچ خواری قتل کے گرفتار اور بیچ آخرت کے سیاہ روئی سے بے اعتبار ہیں كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ لکھا اللہ نے بیچ لوح محفوظ کے اور حکم کیا کہ سب حال میں البتہ غالب ہیں رہونگا اور بھیجے ہوئے میرے رسول تحقیق کہ اللہ صاحب قوت ہے یعنے اوپر فتح دینے انبیاء کے غالب ہے بیچ حکم کے کہ چاہتا ہے اللہ تعالے بعد ذکر منافقوں کے اور درستی انکی ساتھ دشمنوں اللہ کے صفت مخلصوں کی کرتا ہے کہ مطلقاً ساتھ کسی دشمن کے دوستی نکریں اگرچہ قرابت ہی ہووے جیسے کہ فرمایا لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ع ۳ ۲ نہ پاوے تو اور نہ چاہیے کہ پاوے تو ایک گروہ کو کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے کہ وہ دوستی کرتے ہیں اور دوست رکھتے ہیں جو کوئی خلاف کرے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اس کے کے یعنی مسلمان کافروں اور منافقوں کو دوست نہ رکھیں اور اگرچہ ہوویں وہ مخالف خدا اور رسول کے باپ انکے جیسے ابوعبیدہ جراح رضی اللہ عنہ نے باپ اپنے کو کہ عبداللہ جراح تھا روز احد میں مارا یا بیٹے انکے کے جیسے ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن کے بیٹے اپنے عبدالرحمن کو واسطے لڑائی کے طلب کیا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدیق کو نہ چھوڑا کہ واسطے لڑائی بیٹے کے جاوے یا بھائی انکے جیسے مصعب بیٹے عمیر کے نے بھائی اپنے عبید کو احد کے دن قتل کیا یا ناتے دار جیسے حضرت مرتضے علی اور حمزہ اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم نے اقرباؤں اپنے کو مانند عتبہ اور شیبہ اور ولید کے بیچ جنگ بدر کے مارا وہ گروہ کہ ساتھ اللہ کے دوستی نہیں کرتے لکھا ہے کہ اللہ نے یعنے ثابت کیا ہے بیچ دلوں انکے کے ایمان کو اور قوت دی ہے انکو ساتھ رحمت کے یا نصرت کی نزدیک اپنے سے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد روح سے جبرئیل یا قرآن ہے یعنے مدد دی ہے

ساتھ جبرائیل اور قرآن کے اور داخل کرے انکو یعنی قیامت کے دن بیچ اس بہشت کے کہ جاری ہیں نیچے درختوں اسکے سے نہریں پانی کی اور دودھ کی اور شہد کی اور شراب کی ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ اس بہشت کے راضی ہوا اللہ انسے اور راضی ہووے وہ اللہ سے وہ گروہ لشکر اللہ کا ہے خبردار ہو کہ لشکر اللہ کا وہی چھٹکارا پانیوالے ہیں امام ثعلبی نے جرجانی سے نقل کی ہے اور جرجانی نے اپنے بزرگوں سے سنا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ سے پوچھا کہ لشکر تیرا کونسے آدمی ہیں خطاب ہوا کہ جس کسی کی آنکھ محارم سے بند ہووے اور ہاتھ اسکا ایذا خلق سے اور مال حرام کے سے کوتاہ ہووے اور دل اپنا ماسوائے اللہ کے سے پاکیزہ رکھے یعنی شریک اللہ کا نہ کرے وہ آدمی لشکر میرے سے ہے واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الحشر مدنیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | اربع وعشرون ایۃ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ تسبیح کہی ہے اور ساتھ پاکی کے تعریف کی خاص اللہ کو کہ لایق بندگی ہے ہر اس چیز نے جو بیچ آسمانوں کے ہے اور اس چیز نے کہ بیچ زمینوں کے ہے اور وہ غلبہ کرنیوالا ہے اوپر سب کے حکم میں صواب کا ہے اور راست گفتار ہے لائے ہیں کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چوتھے برس میں ہجرت میں واسطے خون بہا لینے دو عامری کے کہ بیچ عہد انکے کے تھے اور عمرو بیٹے عمیرہ رضی اللہ عنہ کا انکو مارا تھا بیچ مکان یہود بنی نضیر کے گئے جسوقت کہ نزدیک ایک دیوار گھر انکے کے پہونچے ایک پتھر بھاری اوپر کوٹھے کے چڑھایا کہ گراویں اوپر حضرت کے پس جبرئیل علیہ السلام نے حضرت کو آگاہ کیا آنحضرت پھر کر مدینہ میں آئے اور آدمی بھیجا کہ مکر تمہارا ظاہر ہوا تم میرے شہر سے باہر جاؤ اور دس روز کی انکو واسطے تیار کرنے اسباب سفر کی مہلت دی اور ابی کے بیٹے نے آدمی انکے پاس بھیجا کہ تم شہر اپنے سے باہر نہ جاؤ اور قلعہ اپنے میں رہو کہ میں دس ہزار آدمی سے مددگار تمہارا ہوں یہود کہنے اس منافق کے سے مغرور اور باغی ہوئے اور یہ خبر حضرت کو پہونچی حضرت ساتھ جماعت قلیل کے قلعہ انکے پر پہونچے اور پندرہ دن تک قلعہ گھیرا آخر انہوں نے جلاوطن ہونا اختیار کیا حضرت نے فرمایا اس شرط سے چھوڑتا ہوں کہ سلاح اپنے چھوڑ دو اور مال جسقدر کہ چارپائے تمہارے اٹھا سکیں لیجاؤ انہوں نے یہ بات مانی یہ آیت آئی هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۤ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ وہی ہے ایسا خداوند کہ ساتھ ذلت کے باہر نکالا ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے اہل توریت سے یعنی بنی نضیر کو گھروں ان کے سے کہ زمین مدینہ کی میں رہتے تھے بیچ دور کرنے پہلے کے جزیرۂ عرب کے سے اور حشر دوسرا خیبر سے ہووے گا اور روایتیں حشر اول میں بہت ہیں واسطے زیادتی کے نہیں لکھیں تم گمان نہ رکھتے تھے اے مسلمانو کہ یہ باہر جاویں یعنی بنی نضیر مدینہ سے اس واسطے کہ کثرت مدد کی اور شجاعت اور شوکت کی رکھتے تھے اور گمان لیگئے وہ کہ انکے تئیں منع کرنیوالی ہے حصار محکم ان کا فرد و آنے قضا اللہ کی سے اوپر انکے پس آیا اوپر انکے عذاب اللہ کا اس جگہ سے کہ گمان نہ تھا اور ڈالا اللہ نے بیچ دلوں ان کے کے ڈر اور خطرہ خراب کرتے ہیں گھر اپنے ساتھ ہاتھ اپنے کے اور ساتھ ہاتھوں مسلمانوں کے یعنی عہد توڑا تو گھروں اپنے سے ساتھ ہاتھ مسلمانوں کے خراب ہوئے پس عبرت پکڑو اے آنکھوں والو یعنی دیکھو احوال انکا اور اس سے عبرت پکڑو وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝ اور اگر نہ وہ ہے کہ لکھا ہے اللہ نے لوح کے اور حکم کیا ہے اوپر انکے باہر ہونا گھروں سے البتہ عذاب کرتا انکو بیچ دنیا کے ساتھ قتل کے اور بند پکڑنے کے اور خاص انکو آخرت کے عذاب آگ دوزخ کے کا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ یہ عذاب خاص انکو بسبب اسکے ہے کہ وہ دشمنی کرتے تھے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اسکے کے اور جو کوئی دشمنی رکھے خدا سے پس تحقیق کہ اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے خاص کر اسکو مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓي اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ جو کچھ کہ کاٹا تمنے خرما سے تنا درخت کا یا چھوڑا اسکو کھڑا ہوا ساتھ اصل اپنی کے پس ساتھ حکم اللہ کے ہے اسواسطے کہ تمکو پائی لوٹ دی اور واسطے اسکے کہ خوار کرے جہودوں کو کہ باہر گئے ہوئے ہیں حکم سے لائے ہیں کہ جب

ف روی ابن عباس رضی اللہ عنہ [illegible] قال من [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] الجنۃ والنار [illegible] السموات والارض [illegible] والبحر والدواب [illegible] الملائکۃ [illegible] یستغفرون [illegible] الترمذی [illegible] معقل بن یسار قال [illegible]

ف جب یہ قوم بنی نضیر [illegible]

ف جب وہ یعنی بنی نضیر [illegible] درخت [illegible]

بنی نضیر کو جلاوطن کیا پچاس زرہ اور پچاس خود اور تین سو چالیس تلواریں اُن سے رہیں اور مال اُنکے سارے جمع ہوتے تھے پس پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام سلاح سے ہر ایک چیز ہر کسی کو چاہتے تھے دیتے تھے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور جو کچھ کہ پھیر اللہ نے اوپر بھیجے ہوئے اپنے کے مال اور ملک اُنکے سے پس نہ دوڑایا تمنے اوپر حاصل کرنے اسکے کے کوئی گھوڑا اور نہ کوئی اونٹ یعنی پیادہ اوپر اس حصار کے نہ آئے تم اور بہت لڑائی نہیں ہوئی کہ تمکو تکلیف پونہچی اور لیکن اللہ ساتھ مدد اپنی کے غالب کرتا ہے پیغمبر اپنے کو اوپر جس کسی کے کہ چاہتا ہے اللہ اوپر سب چیزوں کے قادر ہے مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ جو کچھ پھیرتا ہے اللہ اوپر پیغمبر اپنے کے مال اور ملک گانوں والوں کے سے اور شہر والوں کے سے کہ ساتھ لڑائی کے نہ لیا جاوے پس خاص اللہ کو ہے کوئی اور خاص پیغمبر اسکے کو اور خاص قرابت والوں کو کہ پیغمبر علیہ السلام سے نسبت رکھتے ہویں اور خاص یتیموں کو کہ محتاج ہوویں اور درویشوں محتاجوں کو اور مسافروں کو کہ بے خرچ ہوویں علما کہتے ہیں کہ غنیمت یعنی مال لوٹ کا خاص پیغمبر کو تھا اور بانٹنا اسکا ساتھ انکے تعلق رکھتا تھا اور بیچ وقت حیات اپنی کے نفقہ اہل عیال کا کرتے تھے اور باقی اوپر وجہ حق کے بانٹتے تھے اور پیچھے وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علما اوپر ظاہر آیت کے احتمال کرتے تھے چھ حصے تقسیم کرتے تھے اور روایتیں علماؤں نے اس آیت میں بہت لکھی ہیں واسطے طول کے اس عاصی نے موقوف رکھیں تفسیر حسینی یا تفسیر زاہدی یا جواہر التفسیر سے معلوم ہوویں گی كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ تو ہووے وہ لوٹ پھرنے والی دست بدست درمیان دولتمندوں کے کہ تم میں سے کہ زیادہ حق لیتے تھے اور فقیروں کو تھوڑا دیتے تھے اور جو کچھ کہ دیوے تمکو پیغمبر لوٹ کے مال سے پس لو تم اسکے تئیں کہ حق تمہارا ہے اور جو کچھ کہ منع کرے تمکو اس سے پھر ٹھہر رہو اس سے محقق کہتے ہیں حکم آیت کا عام ہے کہ حکم قبول کرنا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موجب نجات کا ہے جس چیز کو امر کرے بجا لاؤ اور جس چیز سے منع کرے اس سے باز آؤ تم اور ڈرو تم عذاب اللہ کے سے بیچ مخالفت پیغمبر اسکی کے تحقیق کہ اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے خاص مخالفوں کو کہ فرمان پیغمبر کا نہیں مانتے لِلْفُقَرَاۗءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ اور قسمت لوٹ کی واسطے یتیموں کے اور واسطے مسکینوں کے اور مسافروں اور فقیروں اور ہجرت کرنے والوں کے وہ لوگ کہ باہر کئے گئے ہیں گھروں اپنے سے یعنی مکے سے اور دور پڑے مالوں اپنے سے ڈہونڈہتے ہیں بخشش اور بخشائش اللہ سے اور خوشنودی درگاہ اسکی کے یعنی ہجرت واسطے فائدہ دنیا کے اختیار نہیں کرتے بلکہ مراد اس ہجرت سے ثواب آخرت کا ہے اور یاری کرتے ہیں دین اللہ کے کی اور نصرت کرتے ہیں پیغمبر اسکے کی وہ گروہ ہجرت کرنے والے وہ ہیں سچے بیچ دین اسلام کے ساتھ قول اور فعل کے وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا اور واسطے ان لوگوں کے کہ جگہ پکڑی بیچ گھر ہجرت کے اور بیچ گھر ایمان کے یعنی مدینہ میں اور ابی بکر نقاش سے ہے کہ ایمان نام مدینہ کا ہے آگے ہجرت مہاجرین کے سے دوست رکھتے ہیں اس کسی کو جو کوئی ہجرت کرے طرف شہر ان کے کے اُس کو جگہ دیویں اور ساتھ مال کے مدد کریں اور نہ پاویں بیچ دلوں اپنے کے حسد اور دغدغہ اس چیز سے کہ دی ہے ہمنے انکو مراد یہ ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو بلایا اور ذکر مدد اور احسان کا کہ ساتھ مہاجرین کے کیا تھا پس فرمایا کہا اے انصار اگر چاہتے ہو کہ مال بنی نضیر کا درمیان تمہارے سبکے بانٹوں میں اور یہ گروہ مہاجرین کہ موافق دستور کے بیچ گھروں میں تمہارے رہیں اور اگر چاہو خاصتہً یہ مال مہاجرین کو دوں میں سعد بن معاذ نے اور سعد بیٹے عبادہ کے نے کہا یا رسول اللہ دل ہمارا چاہتا ہے کہ مال کو ساتھ مہاجرین کے قسمت فرماؤ تم اور وہ بیچ گھروں ہمارے کے رہیں کہ روشنی اور برکت ہمارے گھروں کی انہوں سے ہے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو دعا کی اور اللہ نے انکی شان میں یہ آیت فرمائی وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اور بخشش کرتے ہیں اوپر ذاتوں اپنی کے یعنی اپنے سے باز رکھتے ہیں اور انکو دیتے ہیں اور اگرچہ ہے انکو حاجت ساتھ اسکے کہ بخشش کرتے ہیں اور سبب نازل ہونے اس آیت کا ابن عمر رضی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک سر کسی جانور کا بریاں کیا ہوا واسطے ایک صحابی کے لائے اس صحابی نے ایک اور فقیر کو کہ اس سے بھی محتاج تھا بھیجا اُس فقیر نے کسی اور کو کہ بہت محتاج اس سے تھا بھجوایا اور اسی طرح نو فقیروں نے آپس میں اس سر کو بھیجا یہ آیت ان فقیروں تونگر دل کی شان میں اتری ہے ایثار کے معنی یہ ہیں کہ آپ محتاج ہووے ساتھ اس چیز کے اور وہ چیز اور کو بخشدیوے مرتبے بخشش کے چھ ہیں ان سب سے یہ مرتبہ

افضل سے اور ایثار اسی کو کہتے ہیں وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ اور جو کوئی نگاہ رکھا جاوے بخل نفس کے سے وہ یعنی منع کرے نفس کو دوست رکھنے مال کے سے اور بغض و نفاق سے پس وہ گروہ ہی لوگ چھٹکارا پانیوالے ہیں وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا ع الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۠ اور وہ لوگ کہ آئے اور آتے ہیں پیچھے مہاجرین اور انصار کے مرد صحابہ اور تابعین ہیں روز قیامت تلک کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے بخش ہمارے تئیں اور بھائیوں ہمارے کے تئیں کہ دین میں انھوں نے سبقت کی ہے اور پر ہمارے ساتھ ایمان کے اور مت کر بیچ دلوں ہمارے کے کینہ اور حسد واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں آگے ہمسے یعنے اصحاب پیغمبر ہمارے کے اے پروردگار ہمارے تحقیق کہ تو مہربان ہے دعا ہماری قبول کرنے والا ہے ساتھ رحمت اپنی کے کہتے ہیں جس کسیکو ایک اصحاب سے بھی کینہ ہووے وہ منکر اس آیت کا ہے اور منکر ہونا آیت سے کفر ہے معاذ اللہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نَافَقُوْا آیا نگاہ نہ کی تو نے طرف ان لوگوں کی کہ نفاق کرتے ہیں اور خلاف اُس بات کا کہ دل میں ہے ظاہر کرتے ہیں یعنی ابن ابی اور ملتفد اسکے کہ طرف بنی نضیر کے پیغام بھیجا تھا کہ ہم ساتھ تمہارے موافق ہیں بیچ لڑائی کے اور ساتھ محمد کے مددگاری نہ کرینگے ہم اور اتفاق ہمارا ساتھ تمہارے یہاں تلک ہے کہ اگر وہ تمپر غالب ہووے اور تمکو شہر سے نکالے ہم بھی تمہارے ساتھ شہر کو چھوڑیں آیت آئی کہ پیغمبر بیچ منافقوں کے دیکھکر یہ یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِیْعُ فِیْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ کہتے ہیں خاص بھائیوں اپنی کو یعنے وہ جو مثال انکے بھائی کفر کے ہیں ان لوگوں کو کہ کافر ہیں اہل کتاب سے یعنی یہود کہ غم نہ کھاؤ تم اگر نکالے جاؤ گے تم شہر اپنے سے البتہ باہر نکلیں گے ہم اور روئے دوستی کے ساتھ تمہارے اور اطاعت نہ کرینگے ہم ایذا اور آزار تمہارے میں ایک کے تئیں مراد پیغمبر علیہ السلام ہیں ہمیشہ اور اگر لڑائی کئے جاوگے یعنی مسلمان تمسے لڑیں البتہ ہم مدد کرینگے تمہاری اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یعنے منافق جھوٹ بولنے والے ہیں لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝ اگر نکالے جاویں یہود مدینہ سے نہ باہر جاویں منافق ساتھ انکے اور موافقت نہ کریں اور اگر لڑائی کریں ساتھ انکے منافق مدد نہ کریں انکو اگر بالفرض مدد کریں منافق یہود کو البتہ پشت دیویں ایسی بھاگیں پس پیچھے بھاگنے انکے کے بنی نضیر کو یاری نہ کی جاوے یعنے جب مددگار انکے بھاگیں یہ کیونکر فتح پاویں لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ۝ البتہ تم مسلمان سخت تر ازروئے خوف کے ہو بیچ دلوں انکے کے اللہ سے یعنی منافق تمسے بہت ڈرتے ہیں یہ ڈرنا اور دہشت تمسے خاص انکو ساتھ سبب اسکے ہے کہ وہ ایک گروہ ہیں کہ نہیں جانتے ہیں بزرگی اللہ کی کو ورنہ چاہیئے تھا کہ اسی سے ڈرتے لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِیْعًا اِلَّا فِیْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ۭ بَاْسُهُمْ بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ ۭ تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ۝ لڑائی نہیں کرتے ہیں ساتھ تمہارے سب وہ یعنے یہود اور منافق مگر بیچ شہروں کے کہ استوار ہیں وہ شہر ساتھ خندق اور برج کے یا پیچھے دیواروں کے سے ساتھ پتھروں اور تیر کے یعنی انکو یہ قوت نہیں ہے کہ روبرو تمہارے مقابلہ کریں اور یہ بات کمزوری انکی سے نہیں ہے بلکہ لڑائی انکی آپس میں جب لڑتے ہیں سخت تر ہیں اپر جو دلاوری کہ ساتھ اللہ اور پیغمبر کی لڑائی کے نزول اور ڈرنیوالا ہووے بسبب اس ڈر کے کہ البتہ بیچ دلوں انکے کے ڈالتا ہے طاقت مقابلہ کی نہیں رکھتے تو گمان کرتا ہے یہود اور منافقوں کو متفق بیچ تدبیر کے اور حالانکہ دل انکے پریشان ہیں یہ صفتیں بری انکی بسبب اسکے ہیں کہ وہ ایک گروہ ہیں کہ نہیں سمجھتے ہیں اس چیز کو کہ بھلائی انکی اسمیں ہو پس مثل انکی كَمَثَلِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِیْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۚ مانند مثل ان لوگوں کے ہے کہ تھے آگے انسے بیچ زمانہ نزدیک کے کہ چکھا انہوں نے برائی عاقبت کار اپنی کو ضرر معصیت کو مراد بنی قینقاع ہیں کہ انکو جدا کیا مکے سے یا اہل بدر ہیں کہ ہلاک ہوئے اور خاص انکو ہے باوجود خواری دنیا کے عذاب درد دینے والا بیچ آخرت کے كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور مثل منافقوں کی بیچ فریب دینے یہودیوں کے اور وعدہ یاری کرنیکے مانند مثل شیطان کی ہے جسوقت کہا کافر کو کہ اور کفر اپنے کے ثابت رہ کہ میں یار تیرا ہوں پس جسوقت ثابت ہوا وہ کافر اوپر کفر کے کہا شیطان نے تحقیق میں بیزار ہوں تجھ سے تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ سے کہ پروردگار عالموں کا ہے مراد شیطان سے ابلیس ہے اور مراد انسان سے ابوجہل لعین ہے اور اسوقت کہ ابوجہل متوجہ بدر کا ہوا اور قبیلہ کنانہ سے وہم رکھتا تھا کنانہ نام ہے ایک قوم کا ابلیس نے اپنی تئیں ساتھ صورت سراقہ کے سردار کنانہ کا تھا بنایا اور ابوجہل سے کہا کہ مت ڈر میں ساتھ

تیرے ہوں اور جب بدر میں پہونچے ابلیس نے دیکھا کہ فرشتے اہل اسلام کی مدد کو نازل ہوئے بھاگا اور کہا میں تم سے بیزار ہوں اور قصہ سورۂ انفال میں گذرا
اور روایتیں اس قصہ کی تفسیر حسینی سے معلوم کرے فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا ؕ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ؕ پس ہے آخر کار اس شیطان ۲ ع ۵
اور انسان کا وہ کہ دونوں بیچ آگ دوزخ کے رہیں ہمیشہ رہنے والے اُسمیں اور ہمیشگی بیچ آگ کے بدلہ کافروں کا ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم ڈرو تم عذاب اللہ کے سے اور چاہیے کہ دیکھے
ہر نفس اوس چیز کو کہ آگے بھیجی ہی واسطے کل کے یعنی قیامت کے تا اگر نیکیاں بھیجی ہیں شکر گذاری کرے اور انمیں کوشش زیادہ کرے اور اگر برائیاں کی ہیں
توبہ کرے اور اس سے پرہیز کرے اور پرہیز کرو بدلول اللہ کے سے اور حکم تقوی کی تکرار کے ہی تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہی ساتھ اس چیز کے کہ کرتے
ہو تم وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ اور نہو تم اے مومنو مانند ان لوگوں کے چھوڑا انہوں نے امر اللہ کا یعنے
یہود اور منافق اور اہل شرک پس اللہ نے فراموش کیا اوپر انکے نفسوں انکے کو مراد یہ ہی کہ وقت نگاہ کے انہوں نے اللہ کو فراموش کیا اللہ نے
توبہ بھی اوپر انکے فراموش کی وہ گروہ وہی ہیں باہر گئے ہوئے دائرہ فرمانبرداری کے سے لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۚ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ
هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ برابر نہیں ہیں نزدیک اللہ کے یار دوزخ کے کہ نفس اپنے کے خواری سے حقدار آگ کے ہوے اور اہل بہشت یار بہشت کے یعنی رہنے والے
بہشت کے وہ گروہ ہیں چھٹکارا پانیوالے یعنی عذاب دوزخ سے چھوٹے لَوْ أَنْزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ
وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ اگر بھیجتے ہم اس قرآن کو اوپر پہاڑ کے اور اس پہاڑ کو فہم اور ادراک دیتے ہم البتہ دیکھتا تو
اسکو ڈرنیوالا ہوکر پھٹتا خوف اللہ کے سے اور دہشت وعدے کے سے کہ بیچ اسکے ہی یعنے پہاڑ باوجود سختی اور بزرگی کے اگر قرآن کو سمجھتا ڈرتا اور دل
کافروں کے ایسے پتھر ہیں کہ ہرگز اثر قرآن کا ان کو نہیں ہوتا۔ اور یہ مثل بیان کرتے ہیں ہم واسطے تنبیہ مومنوں کے شاید اندیشہ کریں بیچ اسکے اور فائدہ
اٹھاویں اس سے هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ۝ وہ قرآن بھیجا ہوا اللہ کا ہے۔ وہ اللہ کہ نہیں ہی کوئی معبود لائق بندگی
کے مگر وہ کہ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہے یعنی کوئی چیز اسکے علم سے چھپی نہیں ہے وہ ہے بزرگ بخشش بہت بخشائش والا کہ رحمت اسکی خاص مومنوں
کو پہونچی هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ وہی اللہ وہ
اللہ کہ کسی طرح نہیں ہے کوئی اللہ لائق پرستش کے مگر وہ کہ بادشاہ ہے کہ جلال ذات اُس کی کا احتیاج مددگی سے خارج ہے پاک ہی نقص سے اور عیب سے
سالم ہے یعنی بے علت ہے امن کرنیوالا ہے مومنوں کو عذاب سے گواہ سچا ہے اور ہر چیز کے کہ پیدا کیا ہے غالب ہے یعنی حکم میں بزرگواری مستحق ہے عظمت کا
اور کبریائی کا پاک ہی خدائے تعالیٰ اس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں ساتھ اسکے هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ وہی ہے خدا پیدا کرنیوالا یعنی تقدیر کرنیوالا خلقت کا اور بر خواہش حکمت کے پیدا کرنیوالا یعنی ظاہر کرنے والا ۳ ع ۱
بخشنے والا صورت کا خاص مخلوقات کو خاص اسکو ہیں نام نیک ساتھ پاکیزگی کے یاد کرتے ہیں جو چیز کہ بیچ آسمان کے ہی اور جو چیز کہ بیچ زمینوں کے
ہے اور وہ عزیز ہے بیچ ملک اپنے کے کہ عاجز نہو وہی صواب کار ہی یعنے باحکمت بیچ گفتار اور کردار اپنے کے عین المعانی میں ہی کہ حضرت پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے اسم اعظم کو پوچھا جواب دیا کہ آخر سورہ حشر کا دوسری بار پوچھا وہی جواب سنا واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الممتحنۃ مدنیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی ثلث عشرۃ آیۃ

آٹھویں برس ہجرت سے جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ سے مکے کیطرف چلنے کا ارادہ کیا پوشیدہ تو مکے کے لوگوں کو خبر نہو حاطب بن ابی بلتعہ
کے بیٹے نے جو صحابی تھا خط میں وہ احوال لکھ کر مکے کے لوگوں کو بھیجا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آن کر اس خط کی خبر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو دی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مرتضی علیؑ کو اور حضرت زبیرؓ کو اور مقدادؓ کو فرمایا اور بتایا کہ تم جاؤ اور اس مکان میں تمہیں قاصد ملیگا
اسکے پاس خط ہی اسے پکڑ لاؤ وہ تینوں صاحب گئے اور موافق فرمانے کے اسی مکان سے قاصد کو خط سمیت لاکر حاضر کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے حاطب کو بلا کر فرمایا کہ یہ خط تو نے کیوں لکھا اسنے قسم کھا کر کہا کہ میں مومن ہوں منافق نہیں اور دین اسلام سے نہیں پھرا پر میرا قبیلہ اور بچے مکے میں ہیں اور

انکا حمایتی کوئی نہیں اسواسطے لکھا ہیں کہ میرا حق انپر ثابت ہو تو میرے عیال اطفال کو دکھ نہ دیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یاروں سے کہا کہ حاطب سچا ہے حضرت عمرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے فرماؤ تو اسے قتل کروں یہ منافق ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمرؓ اسے چھوڑ دے یہ بدر کی لڑائی میں ہمارا رفیق تھا اور خدای تعالی نے ان سبکو جو اس لڑائی میں رفیق تھے خوشخبری دی ہے اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ یعنی کرو تم جو چاہو تحقیق بخشا میں نے تمکو حضرت عمرؓ کا غصہ یہ سنکر جاتا رہا اور یہ آیت اتری يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو اپنے اور میرے دشمنوں کو دوست یعنے ان سے دوستی نہ کرو یہ برا کرتے ہو جو بھیجتے ہو دشمنوں کی طرف خبر میرے حبیب کی بسبب دوستی کے یا انسے تم اخلاص کیا چاہتے ہو وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ اور بیشک کافر ہوئے اس چیز سے جو آئی تمھارے پاس سچی بات یعنی وہ دشمن قرآن کو نہیں ملتے اور نکالتے ہیں پیغمبر کو اور تمکو مکے سے جو وطن تمھارا ہے اسواسطے جو تم ایمان لائے ہو ساتھ خدا تعالے کے جو وہ خدا تعالے پروردگار ہے تمھارا پھر اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ اگر تم نکلتے ہو اپنے وطن سے لڑنے کیواسطے میری راہ میں اور چاہتے ہو میری خوشی تو پھر کیوں بھید کی بات بھیجتے ہو انکی طرف دوستی سے یعنی رسول اللہ کا بھید دشمنوں کو بھیجکر انسے دوستی کرتے ہو یہ برا کرتے ہو وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ اور ہم خوب جانتے ہیں اس چیز کو جو تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو یعنی ہم دونوں کو جانتے ہیں ہمسے کچھ چھپا نہیں اور جو کوئی کریگا ایسا کام یعنی دشمنوں سے دوستی کریگا اور خبر بھیجیگا تم سے اے مسلمانو بیشک تحقیق کہ وہ بھولا سیدھی راہ اسلام کی اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۭ اگر قدرت پاویں تمپر مکے کے لوگ تو ہوویں دشمن تمھارے یہ تمھاری دوستی کرنا کچھ فائدہ نہ کریگا اور کھولیں تمپر ہاتھ مارنیکو اور زبان طعنہ اور دشنام دینے کو اور چاہینگے کہ کافر ہو تم جیسے وہ آپ ہیں اگر کچھ توقع رکھو کنبے سے تو بیقدر جانو کہ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ہرگز فائدہ کریگا تمکو کنبا تمھارا اور نہ اولاد تمھاری کچھ تمھارے کام آویگی دن قیامت کے جدائی کریگا خدا تعالے تم میں اور تمھارے کنبے اور تمھاری اولاد میں یعنی باپ بیٹا یا دو بھائی ایک مسلمان اور ایک کافر ہوگا تو مسلمان بہشت میں اور کافر دوزخ میں جاویگا اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا تعالے دیکھنے والا ہے سب دیکھتا ہے قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ بیشک ہے تمھارے واسطے اچھی رسم ابراہیم علیہ السلام کی باتوں میں اور انکی باتوں میں جو ابراہیم علیہ السلام کیساتھ ایمان لائے تھے سو وہ باتیں یہ ہیں کہ بیان کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے آگے یعنی کہہ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰۗؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاۗءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ کہ جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے اور اسوقت کے مومنوں نے اپنی قوم کو ہم بیزار ہیں تم سے اور اس سے جنکو تم پوجتے ہو سوائے خدا تعالے کے یعنی تمسے اور انسے جسے پوجتے ہو یعنی بتوں سے ہم بیزار ہیں اور نہیں ملتے تمکو اور تمھارے دین کو اور ظاہر ہوئی ہمارے تمھارے بیچ میں دشمنی اور بیر ہمیشہ جبتک تم ایمان لاؤ ساتھ خدا تعالی ایک کے یعنی ان سب خداؤں کو چھوڑ کر اس خدا تعالی پر ایمان لاؤ جو ایک ہے اور شریک اسکا کوئی نہیں تب تمھارے ہم دوست ہونگے چاہیئے کہ مسلمان بھی یہ بات کہیں اپنے کنبے کافر سے اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ مگر یہ نہ کہیں بات ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو کہ میں بخشواؤنگا تجھکو اگر توفیق ایمان کی پاوے تو اور نہیں اختیار میرا جو دور کروں تجھ سے کچھ بھی خدای تعالی کے عذاب سے جو میں بندہ ہوں اور وہ مالک ہے اگر توفیق ایمان کی ندی تجھے تو میں ناچار ہوں پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انکے رفیق اپنے کنبے سے بیزار ہوئے تب جناب الٰہی میں کہا کہ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ اے پروردگار ہمارے تجھپر بھروسہ کیا ہے ہمنے اور خلقت سے بیزار ہوئے ہم اور تیری طرف عاجزی کرتے ہیں ہم اور تیری طرف پھر جانا ہے سبکو رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اے پروردگار ہمارے مت کر ہمکو آزمائش کی جگہ واسطے کافروں کے یعنی کافروں کو ہمپر غلبہ مت دے اور بخش ہمکو اے پروردگار ہمارے بیشک تو زور آور اور حکمت کرنیوالا ہے یعنی جو تیرا کام ہے خالی بھلائی سے نہیں ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ بیشک ہے تمھارے واسطے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی امت مسلمان کی باتوں میں اچھی رسم ہے اس شخص کیواسطے ہے جو امید رکھتا ہے خدائے تعالے کے خوش ہونیکی اور دن قیامت کے بدلہ پانے کی یعنی جن لوگوں کو خدا تعالی اسے امید ہے کہ قیامت کے دن بدلہ نیکیوں کا دلویگا وہ شخص حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسم پر رہیگا اور جو کوئی پھریگا

مع
عند المتاخرین

ع ۱

حکم پیغمبر کے سے اور دوستی کریگا کافروں سی پھر بیشک خدا تعالے بے پرواہ ہی سب سے اور تعریف کیا گیا ہی یعنے کچھ خدا تعالی کو کسی کی پرواہ نہیں ہی اپنے رسول کی مدد کرے ہی گا اور غلبہ دیویگا عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ط وَاللّٰهُ قَدِیْرٌ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ شاید کہ خدا تعالے کر دے تم میں اور تمہارے دشمنوں میں دوستی اور خدا تعالے سب کچھ کر سکتا ہی اور خدا تعالی بخشنے والا مہربان ہی یہ آیت اشارہ ہی اس بات سے جو ابو سفیان اور سہیل بیٹا عمر کا اور حکیم بیٹا حزام کا اور ایسے ہی کتنے سردار مکے کے جو بڑے دشمن تھے مسلمان ہوئے وہ ایمان لائے اور آپس میں دوستی ہوئی لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ نہیں منع کرتا خدا تعالے تمکو اُن لوگوں سے جو نہیں لڑتے تم سے دین کے واسطے نہیں نکالا تمکو تمہارے گھروں سے اس بات کو جو اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَیْهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝ نیکی کرو اُنسے اور انصاف کرو اُنسے کس واسطے کہ خدا تعالے چاہتا ہی انصاف کرنیوالوں کو یعنی جنھوں نے نہیں ستایا تمکو اُنسے نیکی کرو خدا تعالے کو یہ بات اچھی لگتی ہی اِنَّمَا یَنْھٰکُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰۤی اِخْرَاجِکُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ج سوائے اسکے کہ جو منع کرتا ہی خدا تعالے ان لوگوں سے جو لڑے تمسے دین کے واسطے اور نکالا تمکو تمہارے گھروں سے اور ہمت اور مدد کی تمہارے نکالنے پر وہ کہ دوستی کرو اُنسے یعنی جو لوگ تمسے لڑے دین ہی کے واسطے و تمہیں وطن سے نکالا اُنسے دوستی کرنیکو منع کرتا ہے خدا تعالے تمکو وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اور جو کوئی دوستی کریگا اُنسے پھر وہی لوگ ستم کرنیوالے ہیں چاہیئے کہ دین کے دشمنوں سے دوستی نکریں کہتے ہیں کہ جب حدیبیہ میں صلح ہوئی اسکی شرطوں میں ایک یہ بھی تھی کہ جو مسلمان ہوکر مکے سے مدینے کی طرف مسلمانوں میں آملے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اسے پھر مکے بھجادیں اور جو کوئی مرتد ہوکر مدینے سی مکے کو جاوے تو قریش اسے پھر ندیویں یہ مذکور سورۂ انّا فتحنا میں گذرا سے اتفاقاً ابھی حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حدیبیہ سے کوچ نہیں کیا تھا جو کتنی مسلمان مکے سی بھاگ کر آئیں ان میں ایک عورت بھی آئی اور پیچھے سے اس عورت کا خاوند کافر بھی آیا اور کہا کہ یہ شرط ہی کہ جو کوئی مسلمان ہوکر تمہارے پاس آوے اسے پھیر دو اتنے میں حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کافر کو جواب دو کہ شرط مردوں کی ہی عورتوں کی نہیں یہ عورت جو مسلمان ہوکر آئی ہی عورتوں کو ہم پھیر نہ دینگے سو یہ آیت ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ط اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ ج اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب آویں تمہارے پاس مسلمان عورتیں کافروں کے شہر سی پھر آزماؤ تم ان عورتوں کو گمان کرکے کہ انکا سبب سوائے اسلام لانیکے اور کچھ دنیا کا معاملہ نہو یعنی کسو دنیا کی بات پر کسو سے لڑکر نہ آئی ہوں صرف واسطے دین ہی کے آئی ہوں اور خدا تعالی خوب جانتا ہی انکے ایمان لانیکو فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ط پھر اگر جانو تم کہ وہ عورتیں مسلمان ہیں تو پھر مت پھیر بھیجو انکو کافروں کی طرف کس واسطے کہ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ط وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ط وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ط نہ یہ عورتیں مسلمان حلال ہیں انکے خاوند کافروں پر اور نہ خاوند کافر حلال ہیں ان مسلمان عورتوں کو جو بسبب اسلام لانیکے جدائی ہوئی اور دو تم اے مسلمانو ان کے خاوند کافروں کو جو انکا خرچ ہوا ہو ان عورتوں پر مہر سے یعنی جو عورتیں مسلمان ہوکر آئی ہیں مہر انکا انکے اگلے خاوند کافروں کو دو جو انکا خرچ ہوا ہو اور نہیں گناہ تمپر اے مسلمانو جو ان عورتوں کو جو مسلمان ہوکر آئی ہیں اپنے نکاح میں لاؤ جب دیکو مہر انکے وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْیَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ط اور مت پکڑ رکھو اے مسلمانو اپنی عورتوں کو جو کافر ہیں یعنی عورت اگر مسلمان نہو اُسے طلاق دو اور مانگ لو تم جو کچھ تمہارا خرچ ہوا ہو انکے مہر پر اور چاہیئے کافر بھی مانگ لیویں جو کچھ انکا خرچ ہوا ہو اُنکی عورتوں پر مہر سے یعنی اگر عورت مسلمان ہووے اور خاوند اسکا کافر ہووے تو وہ خاوند کافر مسلمان ہوتی عورت سی مہر دیا ہوا مانگ لیوے اور اگر مرد مسلمان ہو اور عورت کافر ہووے تو اس کافر عورت کو مہر دیکر طلاق دیوے ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ط یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ یہی ہی حکم خدا تعالی کا اے مسلمانو حکم کرتا ہی خدا تعالی تم میں اور خدا تعالی تمھاری سب مصلحتیں جانتا ہی حکم کرنیوالا ہے بہت اچھا جب یہ آیت آئی تو مسلمانوں نے اپنی کافر عورتوں کو مہر دیکر طلاق دیا اور مسلمان ہوئیں عورتوں سے نکاح کیا اور کافروں سے جو عورتیں مسلمان ہوئی تھیں انکا مہر دیا تب آیت آئی وَاِنْ فَاتَكُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِیْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ط اور اگر اے مسلمانو گئیں کچھ عورتیں تمھاری بغیر مسلمان ہوئیں کافروں کے پاس مرتد ہوکر انکا مہر تمھارے ہاتھ نہ آیا تو پھر تم لوٹ لاؤ اور لڑو پھر دو انکو جنکی عورتیں مرتد ہو گئیں جتنا کچھ انکا خرچ ہوا تھا یعنی مہر ان عورتوں کا جو مرتد ہو گئیں لوٹ میں سے انکے خاوند مسلمانوں کو دو کہتے ہیں کہ چھ مسلمانوں کی عورتیں مرتد ہوکر کافروں میں گئی تھیں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لوٹ کے مال

سے اُن چھوٹوں مسلمانوں کو انکی عورتوں کا مہر دیا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ اور ڈرو اس خدا تعالےٰ سے جس پر ایمان لائے ہو تم اے مسلمانوں یہ حکم مہر دینے کا اس حدیبیہ کی صلح تلک تھا جب وہ شرطیں صلح کی موقوف ہوئیں یہ حکم مہر دینے کا بھی موقوف ہوا کہتے ہیں کہ جب فتح مکے کی ہو چکی اور حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مردوں کی بیعت سے فارغ ہوئے تب عورتیں بھی بیعت کرنے لگیں تب یہ آیت آئی یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ای نبی جب تیرے پاس آویں مسلمان عورتیں اس واسطے کہ بیعت کریں تجھ سے اوپر ان شرطوں کے جو شریک کریں خدا تعالےٰ کیساتھ کسی چیز کو اور نہ چوری کریں اور نہ برا کام کریں یعنی زنا نہ کریں اور نہ مار ڈالیں اپنے بچوں کو یعنے حمل وضع نہ کریں اور نہ لاویں جھوٹ تہمت جوڑ کر اپنے ہاتھ پاؤں سے ف۱ یعنی حرام کا پیٹ لاکر نہ کہیں خاوند کو کہ تیرا بچہ ہے میرے پیٹ میں اور تیرے حکم سے اے نبی باہر نہ جاویں یعنی سوائے حکم شرع کے کچھ اور نہ کریں جب یہ شرطیں قبول کریں تو پھر بیعت کر ان عورتوں کو اور گناہ بخشوا ان کے خدائے تعالےٰ سے بیشک خدا تعالےٰ بخشنے والا ہے مہربان جو کوئی توبہ کرتا ہے جان اور دل سے خدا تعالےٰ اسکے سب گناہ بخشتا ہے کہتے ہیں کہ بعضے مسلمان لالچ کے واسطے یہودیوں سے دوستی رکھتے تھے اور خبر مسلمانوں کی ان سے کہا کرتے تھے انکے حق میں یہ آیت آئی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَىِٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا یَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝ النصف ع اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت دوستی کرو اس قوم سے جس قوم پر غصہ ہے خدائے تعالیٰ کا یعنی یہودیوں سے دوستی نہ کرو بیشک وہ قوم یعنی یہودی ناامید ہوئے ثواب آخرت کے سے جیسے ناامید ہوئے کافر قبروں والوں سے یعنی جو لوگ کافر ہوئے وہ ناامید ہیں آخرت کے ثواب سے ایسے ہی یہ یہودی جو منکر نبوت کے ہیں انکو بھی ہرگز آخرت میں ذرہ ثواب نہ ملیگا یہ جتنی ناامید ہیں انسے دوستی نہ کرو

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِیَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَهِیَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰیَةً

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ پاکی کہی خاص اللہ کو اس چیز نے کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور اس چیز نے کہ بیچ زمین کے ہے اور وہ غالب ہے کہ حکم اسکا کسی طرح رد نہ ہووے اور درست کار ہے کہ خلل اسکے کام میں راہ نہ پاوے نقل ہے کہ اصحابوں نے کہا آیا کون سا عمل کریں ہم کہ دوزخ سے رہائی ہووے اور جنت ہاتھ آوے یہ آیت آئی کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ حضرت پیغمبر نے فرمایا کہ اے قوم آیا وہ جو چاہتے تھے تم یعنی وہ عمل ایمان اور جہاد اصحابوں نے وقت سی کراہیت کی یہ آیت آئی کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ ای وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم کیوں کہتے ہو اس چیز کو کہ نہیں کرتے ہو تم بڑا ہے از روی خشم کے نزدیک اللہ کے وہ کہ کہو تم وہ چیز کہ نہ کرو گے تم اور بعضے علماء کہتے ہیں حکم آیت کا عام ہے یعنے جو بات کہے اور نہ کرے داخل اس عتاب میں ہے اور وہ علماء بھی کہ خلق کو ساتھ عمل نیک کے کہیں اور آپ نہ کریں اس سیاست میں ہوویں گے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شب معراج میں دیکھا کہ جو بے عالم لوگوں کو کہتے تھے اور آپ نہ کرتے تھے ہونٹھ انکے ساتھ قینچیوں آتشین کے کاٹتے تھے اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ تحقیق کہ اللہ دوست رکھتا ہے ان لوگوں کو کہ لڑائی کرتے ہیں بیچ راہ اسکی کے صف مارے ہوئے مقابل دشمن کے گویا کہ وہ لوگ بیچ مضبوطی کے بنیاد ہیں اژدحام کی یہ کنایہ ہے ثابت قدمی انکی سے بیچ معرکہ حرب کے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ اور یاد کر اسکے تئیں کہ کہا موسیٰ نے خاص گروہ اپنی کو یعنی بنی اسرائیل کو کہا اے قوم میری کیوں ایذا دیتے ہو تم خاص مجھکو یعنی ساتھ نہ سننے فرمان کے اور تحقیق جانتے ہو تم وہ کہ میں بھیجا ہوا اللہ کا ہوں طرف تمہاری اور تمہارے تئیں بھی معجزوں سے ظاہر ہوا ہے پیغمبر ہونا میرا یعنی شبہہ نہیں رہا تو بھی میری بات نہیں سنتے پس جسوقت کہ پھرے بنی اسرائیل یعنی فرمان قبول کرنے سے موسیٰ علیہ السلام کے پھیر اللہ نے دلوں انکے کو صفت یقین کی سے اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ساتھ پہچاننے اپنے کے گروہ باہر گئے ہوؤں کو دائرہ فرمان کے سے وَاِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ یاد کر اسکو بھی

ف۱ یعنے کسی پر جھوٹا دعویٰ کریں یا جھوٹی گواہی دیں یا کسی معاملہ میں جھوٹی قسم کھا جاویں اپنی بغل سے بنا کر الخ منہ رحمہ اللہ تعالےٰ

کہا عیسےٰ بیٹے مریم کے نے قوم اپنی کو کہ اے بیٹو یعقوب کے تحقیق کہ میں بھیجا ہوا اللہ کا ہوں طرف تمہارے ساتھ معجزوں کے اس حالت میں کہ باور رکھنے والا ہوں میں خاص اس چیز کو کہ آگے میرے ہے کتاب توریت سے یعنی آگے مجھسے نازل ہوئی ہے اور میں سچ جانتا ہوں کہ وہ نزدیک اللہ کے سے ہے اور خوشخبری دینے والا ہوں ساتھ اس پیغمبر کے کہ آتا ہے پیچھے میرے سے یعنی ساتھ دین کامل کے نام اسکا احمد ہے ف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی تعریف کرنیوالا بہت اور بتیان میں ہے کہ نام آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیچ زبان سریانی کے محیا ہے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ بھیجے اللہ ساتھ تمہارے اسکو پیچھے مسیح کے فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ پس اسوقت کہ آیا عیسیٰ علیہ السلام پاس انکے ساتھ معجزوں روشن کے کہا انہوں نے یہ کہ دکھلاتا ہے ہمکو جادو ہے ظاہر یعنی کسی پر پوشیدہ نہیں ہے کہ وہ جادو کرتا ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ یُدْعٰۤی اِلَی الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۚ اور کون ہے ستمگار زیادہ اس کسی سے کہ باندھے اوپر اللہ کے جھوٹ کو یعنی پیغمبر اسکے کو جھوٹ ماننے اور آیتیں اسکی سحر جاننے اور حالانکہ وہ جھوٹ جاننے والا بلایا جاتا ہے طرف دین اسلام کے اور اللہ راہ نہیں دکھلاتا قوم ستمگاروں کو اور لباب میں آیا ہے کہ کتنے دن وحی طرف پیغمبر علیہ السلام کے نہ آئی تھی کعب بیٹے اشرف کے نے یہود کو کہا کہ خوشخبری ہو تم کو کہ اللہ نے محمد کو فراموش کیا اور کام اسکا اتمام کو نہیں پہنچنے کا یہ بات بیچ جناب آنحضرت کے پہنچی اور غبار آزردگی کا اوپر دل مبارک کے بیٹھا جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ چاہتے ہیں کہ کافر یہ کہ ٹھنڈا کریں نور اللہ کا ساتھ مونہوں اپنے کے یعنی گفتار ناپسندیدہ سے اور اللہ تمام کرنے والا ہے نور دین کو اور شرع سید المرسلین کو آگے قائم ہونے قیامت کے قیامت تلک نور دین اسلام کا ہے اور اگرچہ کراہت رکھیں کافر اس سے اور کراہیت ان کی کو اثر ہووے بیچ ٹھنڈا کرنے چراغ صدق و صواب کے میں مانند ارادہ خفاش کے کہ بے اثر ہے یعنی چمگادڑ چاہتا ہے کہ آفتاب نہووے پس چاہا اس کا نہیں ہوتا هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۠ ہے وہ اللہ کہ بھیجا پیغمبر اپنے کو ساتھ اس چیز کے کہ سبب ہدایت کا ہے ع
یعنی قرآن اور ساتھ حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تا غالب کرے اس دین کو اوپر سب دینوں کے مراد یہ ہے کہ جسوقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کرینگے سب لوگ دین اسلام قبول کرینگے اور اگرچہ کراہیت کرتے ہیں مشرک دین محمد سے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ اے گروہ مسلمانوں کے ہدایت کروں میں تم کو اوپر سوداگری کے کہ چھڑاوے تم کو عذاب درد دینے والے سے پس وہ سوداگری بیان کرتا ہے کہ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ یعنی ایمان لاؤ تم مراد ایمان لانیسے یہ ہے کہ ثابت رہو دین پر ساتھ اس اللہ کے کہ اسکو واحد کہتے ہیں اور ساتھ پیغمبر اسکے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور لڑائی کرو ساتھ کافروں کے بیچ راہ اللہ کے ساتھ مالوں اپنے کے یعنی سلاح خریدو اور خرچ راہ کرو مال اپنے سے اور ساتھ جانوں اپنی کے یہ جو مذکور ہوا یعنی ایمان اور جہاد بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم کہ جانو تم تجارت کے معنی ایک بزرگ نے فرمایا کہ غیر حق کو دو اور حق خریدو کہ چیز کام کی وہی ہے یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَیُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ بخشے اللہ خاص تم کو گناہ تمہارے اور داخل کرے تمکو یعنی آخرت میں بیچ بہشتوں کے کہ جاری ہیں نیچے درختوں انکے سے نہریں اور بیچ گھروں پاکیزہ کے کہ اس میں ہو دیں بیچ باغوں دائمی کے کہ گھر قائم رہنے والا ہے وہ بخشنا اور داخل کرنا بہشت کا فیروزی بڑی ہے وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور خاص تمکو نعمت ہے دوسری بیچ دنیا کے کہ اسکو دوست رکھتے ہو تم فتح اللہ کیطرف سے یعنی اوپر قریش کے اور فتح نزدیک یعنی فتح مکہ کی یا فارس اور روم کی اور خوشخبری دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کو یعنی نصرت دنیا میں اور جنت عقبیٰ میں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ
اِلَی اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ۝ ع ۲
اے گروہ مسلمانوں کے مراد انصار ہیں کہ بیچ عقبۂ ثانیہ کے بیعت کی تھی اور کہتے ہیں وہ ستر آدمی تھے یا سب مسلمانوں کو خطاب ہے کہ ہو تم یاری کرنے والے

ف آنحضرت کے بہت سے نام ہیں ان میں سب سے مشہور اور معروف محمد اور احمد ہے اور قبل آپکے کسی نے اپنے لڑکے کا نام محمد نہیں رکھا تھا مگر قرب ولادت آپکی بعض عرب نے اپنے لڑکے کا نام محمد رکھا اسواسطے کہ کاہنوں اور احباروں سے جب سنا کہ عرب میں ایک نبی عنقریب پیدا ہونیوالا ہے اور اسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا اسلئے چند لوگوں نے اس امید سے یہ نام رکھا اور یہ لوگ کوئی قریب کل پندرہ اشخاص کے تھے غرض یہ نام حضرت ہی کے لئے خاص ہے اور وجہ اسکی یہ ہوئی کہ آپکا نام قبل پیدائش کے کتب سابق میں احمد کر کے مذکور ہے اور قرآن میں محمد کر کے اور محمد کے معنی محمود کے ہیں چونکہ آپ قبل حمد کرنے لوگوں کے حمد خداوندی بجا لائے اور آخرت میں ایسا ہی کرینگے اور لوگوں کی شفاعت کرینگے اس سبب سے سب لوگ آپکے مدح خواں ہونگے اور خاص کر آپکو مقام المحمود اور لواء الحمد اور سورہ الحمد عنایت ہوا اور بعد کھانے اور پینے اور دعا وغیرہ کے آپ کیلئے حمد مشروع گردانا گیا اور آپکی امت کو خطاب حمادین کا ملا غرض جمیع انواع حمد و حسن خلق و صفات حمیدہ آپ میں موجود ہونیکے سبب سے آپکا نام مبارک بھی محمد رکھا گیا تا کہ اسم بامسمیٰ ہو جاوے اور بعضوں نے کہا ہے کہ احمد کہ فرشتوں میں مشہور ہے زمین میں اور محمد کر کے آدمیوں میں آپکے نام قریب تین سو کے اور بالاتفاق قرآن میں جو مذکور ہیں وہ یہ ہیں شاہد مبشر نذیر مبین داعی الی اللہ سراج المنیر المذکر الرحمۃ النعمۃ الہادی شہید الامین مزمل مدثر المتوکل اواہ ۱۲ ہو سی بیر البختار المصطفےٰ الشفیع المشفع الصادق ماکذا فی فتح الباری فرمایا احوال کتاب والوں کا جو حضرت کی خبر چھپاتے تھے

دین اللہ کے کو اور پیغمبر اسکے کو یعنی اے محمد نصرت طلب کر قوم اپنی سے جیسے نصرت طلب کی اور کہا عیسیٰ بیٹے مریم کے نے خاص حواریوں کو کہ کون ہیں یار اور یاری کرنے والے میری طرف نصرت اللہ کے یا کون ہیں مدد کرنے والے میری بیچ دعوت کرنے خلق کے طرف نصرت اللہ کے کہا حواریوں نے اس راہ میں ہم ہیں مدد کرنیوالے دین اللہ کے کو پس ایمان لائے بسبب دعوت انکی کے ایک گروہ بیٹوں یعقوب کے سے ساتھ عیسیٰ کے اور اسکو بندہ اور رسول اللہ کا جانا۔ اور کافر ہوا ایک گروہ دوسرا کہ اسکو بیٹا اللہ کا کہتے تھے اور جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے موافق سب مومنوں کے فرمایا کہ عیسیٰ بندہ اللہ کا اور رسول اسکا ہے اس گروہ نے تقویت پائی اور اللہ نے فرمایا پس قوت دی ہمنے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے تھے ساتھ عیسیٰ کے اور کہتے تھے بندہ اور رسول اللہ کا ہے اوپر دشمنوں انکی کے کہ عیسیٰ کو اللہ کہتے تھے پس ہوئے مسلمان غلبہ کرنیوالے اوپر کافروں کے واللہ اعلم بالصواب ۔۔

سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ مَدَنِیَّۃٌ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وَھِیَ اِحْدٰی عَشْرَۃَ اٰیَۃً

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ نہایت ستھرائی اور پاکیزگی سے یاد کرتے ہیں خدا تعالیٰ کو سب جو کچھ کہ ہے آسمانوں اور زمین میں پھر وہ کیسا خدا تعالیٰ ہے کہ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ہمیشہ سے بادشاہ ہے اور ہمیشہ بادشاہ رہیگا جو پاک ہے سب عیبوں اور نقصانوں سے زبردست ہے حاکم ہے درست حکم کرنیوالا هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ وہ خدا تعالیٰ جسنے اٹھایا یعنی پیدا کیا بغیر پڑھے ہوئے لوگوں میں ایک پیغمبر ف۲ ان ہی کی قوم میں یعنی اکثر مکے کے لوگ بغیر پڑھے ہوئے تھے انمیں پیدا کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول سو وہ کیسا ہے کہ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ق پڑھتا ہے اور سناتا ہے ان بغیر پڑھے ہوؤں کو آیتیں خدا تعالیٰ کی اور پاک کرتا ہے انکو کفر اور شرک نجاست سے سکھاتا ہے انکو قرآن اور دانائی شریعت دین کی وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ اور بیشک تھے وہ لوگ پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے صریح بیچ گمراہی ظاہر کے جو وہ شرک ہے وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ پیدا کیا اس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ایک دوسری قوم ان ہی کی میں سے جو نہیں ملی انسے مراد وہ مسلمان ہیں جنہوں نے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا اور ایمان لائے ہیں قیامت تک سب مسلمان انہیں داخل ہیں اور شامل ہیں اور وہ خدا تعالیٰ جسنے وہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا ہے وہ زبردست صاحب عقل اور حکمت والا ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ یہ پیدا کرنا پیغمبر کا اور یہ مرتبہ پیغمبری دینا فضل اور انعام خدا تعالیٰ کا ہے جسے چاہتا ہے اسکو دیتا ہے اور جسے لائق جانتا ہے اسے پیغمبر کرتا ہے اور خدا تعالیٰ ہے صاحب بزرگی کا اور بہت بڑائی کا مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ کہاوت ہے ان لوگوں کی جن سے اٹھوائی ہے توریت یعنی حکم کیا انہیں کہ جو توریت میں لکھا ہے وہی کام کرو پھر انہوں نے نہ اٹھایا وہ بوجھ یعنی جو توریت میں لکھا تھا سو کام نہ کیا فقط پڑھتے ہی رہے پھر انکی مثل گدھے کی ہے کہ اٹھاتا ہے کتابوں کو بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ بری کہاوت اور مثل ہے اس قوم کی جنہوں نے جھوٹا کہا خدا تعالیٰ کی آیتوں کو یعنے قرآن کو کہا کہ یہ کلام خدا کا نہیں ہے اور خدا تعالیٰ نہیں راہ دکھاتا ظالموں کی قوم کو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نَحْنُ اَبْنٰۗؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّاۗؤُهٗ یعنے ہم بیٹے خدا کے ہیں محبت میں اور وہ باپ ہے پرورش میں اور ہم دوست ہیں خدا تعالیٰ کے اور اپنی شیخی میں کہتے ہیں کہ لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى یعنی کوئی بہشت میں نہیں جائیگا مگر جو کوئی کہ وہ ہوگا یہود یا نصاریٰ پھر خدا تعالیٰ اپنے دوست محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہے کہ یہودیوں اور نصرانیوں کو قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے وہ کوئی جو تم یہودی ف۳ ہو اگر تم گمان لیجاتے ہو کہ تم ہی دوست خدا تعالیٰ کے سوائے سب لوگوں کے یعنی سوائے تمہارے کوئی آدمی دوست خدا تعالیٰ کا نہیں ہے تو پھر تم آرزو کرو موت کی اگر تم اس بات میں سچے ہو یعنے تم جو کہتے ہو کہ ہم دوست خدا تعالےٰ کے ہیں تو تم آرزو موت کی کرو کس واسطے کہ خدا تعالیٰ کے دوستوں کو دنیا میں بہت مصیبت ہے اور بعد مرنیکے انہیں نہایت عیش اور نعمتیں ہیں جو تم مرو تو تم بھی ان نعمتوں کو پہنچو سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ اور نہیں کرینگے آرزو مرنیکی کبھی ہرگز بسبب اسکے

ف۱ حضرت عیسیٰ کے بعد ان کے یاروں نے بڑی محنتیں کی ہیں تب ان کا دین منتشر ہوا ہمارے حضرت کے پیچھے خلیفوں نے ان سے زیادہ کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ف۲ ان پڑھے عرب کے لوگ تھے کہ جن پاس نبی کی کتاب نہ تھی ۱۲ منہ رح ف۳ یہود کی یہی خرابی تھی کہ دین سمجھتے ہوئے دنیا کیواسطے چھوڑ دیتے تھے اسی بات سے ہمکو منع کیا جسکا تقید بھی ایسا ہی ہے کہ اس وقت دنیا کے کام میں نہ لگو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالےٰ

جو بھیج چکے ہیں اپنے ہاتھوں سے یعنی اُنہوں نے جو کام کئے ہیں کہ توریت میں سے صفت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کو بگاڑا ہے ، اور تعریف کو انکی چھپایا ہے یہ جانتے ہیں کہ جو ہمنے کیا ہے سب کا حساب ہوگا اسواسطے مرنے سے ڈرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سب جانتا ہے جو کچھ یہ ظلم کرتے ہیں ۔ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود سے کہ بیشک وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو پھر وہی موت مقرر ملنے والی ہے تمکو یعنی موت تمکو مقرر آئیگی ہر چند تم اُس سے بھاگو وہ نہیں چھوڑنے کی بعد مرنے کے ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۠ پھر پھرائے جاؤگے یعنی تمہیں گھیر لاوینگے طرف جاننے والے چھپے اور کھلے کے یعنی خدا تعالیٰ تو جاننے والا ہے سب چھپے اور ظاہر کام اور احوال کا اُسکے آگے تم کو لاوینگے خبر دیویگا اور بتا دیگا تم کو جو کچھ تم دنیا میں کام کرتے تھے ۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اے وہ لوگو کہ جو تم ایمان لائے ہو خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر اور اُسکا حکم بجالاتے ہو تو جب آواز دیجاوے یعنی پکاریں جب واسطے نماز کے جمعہ کیدن پھر جلد جاؤ طرف یاد کرنے خدا تعالیٰ کے یعنی واسطے نماز کے شتاب جاؤ اور چھوڑ دو بیچنا اور خریدنا جو معاملہ دنیا کا چھوڑنا اور نماز کو جلد جانا بہتر ہے تمہارے واسطے جو دنیا کی سوداگری کا فائدہ ایک دو دن ہے اور اس نماز کا فائدہ کبھی کم نہوگا اور اسمیں سستی اور تغافلی نہ کرو اگر ہو تم جاننے والے اس نفع کے فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ پھر جب نماز پڑھ چکو تو پھیل جاؤ زمین میں یعنی اپنے اپنے کاروبار دنیا کی میں مشغول ہو اور ڈھونڈھو روزی خدا تعالیٰ کے فضل سے اور یاد کرو خدا تعالیٰ کو بہت شاید کہ تم چھٹکارا پانیوالے ہو اپنے گناہوں سے اور دین و دنیا کا فائدہ پاؤ کہتے ہیں کہ ایکدن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے اور سب اصحاب حاضر تھے اور سنتے تھے کہ یکایک شام سے کارواں بھرا ہوا غلہ کا آیا اور اُن دنوں مدینے میں کال تھا اور دستور تھا کہ جب کاروان سلامت آتا تو ڈھول بجاتے تھے تاکہ سبکو خبر ہو اور غلہ خریدنے آویں ، ڈھول کی آواز سنتے ہی سب لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے اُٹھکر واسطے خریدنے غلہ کے چلے گئے اور سوائے بارہ آدمی کے جو چار اُنمیں سے اصحاب کبار اور خلفاء راشدین ہیں کوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہ رہا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن بارہ آدمی کیطرف دیکھکر فرمایا کہ اگر تم بھی آہستہ آہستہ چلے جاتے تو تمہارے پیچھے ایک آگ جنگل سے آتی اتنے میں یہ آیت آئی وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَیْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا اور جب دیکھیں کارواں کو یا سنیں ڈھول کی آواز جو بجاتے ہیں کاروان کے آنے سے تو چلے جاتے ہیں اسکی طرف تو پہلے خرید لیں غلہ اور چھوڑ جاتے ہیں تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑا ہوا خطبہ پڑھتا ہوا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۠ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کو جو تجھے چھوڑ کر خطبہ پڑھتے ہوئے غلہ خریدنے جاتے ہیں ، کہ وہ جو خدا تعالیٰ کے پاس ہے نعمت ثواب نماز کا اور خطبہ سننے کا بہت اچھا ہے اور نفع ہے زیادہ تماشے اور سوداگری سے اور خدا تعالیٰ بہت اچھا ہے سب روزی دینے والوں سے یعنی جتنے سخی اور لنگر دینے والے جو ہیں جن لوگوں کو کہ ہمیشہ خیرات دیتے ہیں اگر ایک دن وہ لینے والا اُن سے لڑے یا جھگڑے یا بُرا کہے ، تو وہ دینے والا اُس سے بیزار ہو اور پھر اُسے نہ دے اور خدا تعالیٰ ایسا ہے جو کیسی ہی نافرمانی اسکی کرے اپنے کرم سے اسکی روزی موقوف نہیں کرتا سبحان اللہ وبحمدہٖ ۔

سورۃ المنٰفقون مدنیۃ　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　وھی احدیٰ عشرۃ آیۃ

پانچویں برس ہجرت سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مریسیع کی لڑائی فتح کرکے مدینہ منورہ کیطرف پھرے راہ میں ایک کنوئیں پر سنان بیٹا برجہنی کا جو ہمعہد اور ہم قسم عمر بیٹے عوف انصاری کا قبیلہ خزرج سے تھا اور جہجاہ بیٹا سعد غفاری مہاجرین سے جو ہمسایہ حضرت عمر بن خطاب کا تھا اُن دونوں میں یعنی سنان اور جہجاہ میں کنوئیں پر لڑائی ہوئی جہجاہ نے سنان کو ایک طمانچہ ایسا مارا جو اُسکے منہ سے لہو نکلا اُسنے اپنے لوگوں انصاریوں کو پکارا اور جہجاہ نے بھی اپنے حمایتی مہاجرین کو بلایا دونوں طرف سے ہتھیار لے کر دوڑے اور بڑا ہنگامہ اُٹھا ، لوگوں نے آن کر صلح کروادی لیکن عبد اللہ[ف] بیٹے ابی سلول کے نے جو منافق تھا زبان درازی کی اور کہا کہ ہمنے ان مہاجرین کو اپنے شہر میں جگہ دی اور حمایت کی اور انہوں نے ہماری طفیل زور پکڑا اور یہ ہم ہی سے یہ سلوک کرتے ہیں یہ کہکر اور کہا کہ جب مدینے میں ہم پھر جاوینگے تو صاحب عزت نکال دیگا مدینے سے خراب حال کو اُس منافق نے اپنے تئیں صاحب عزت کہا اور خراب حال سے اشارہ کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات زید بیٹے ارقم کے نے سنکر سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آن کر کہی حضرت نے سنکر فرمایا کہ ابھی گرم دھوپ میں کوچ کرو تو ہنگامہ موقوف ہو ، اُسید بیٹے حضیر کے نے پوچھا کہ یا حضرت

ع ۱۱

ع ۲ ۱۲ ۳

ف ۔ عبد اللہ بن ابی سلول ، سلول عبد اللہ کی ماں کا نام تھا ۔ اور منافقین میں سب سے زیادہ مفسد اور شریر تھا ۔ ۱۲ مصحح ۔

ایسی گرم دھوپ میں کوچ فرمانے کا کیا سبب ہے حضرت نے فرمایا کیا تو نے اُبی سلول کے بیٹے کی بات نہیں سنی جو اُسنے یوں کہا اُسید نے عرض کی کہ یا حضرت کسی کو فرماؤ تو اُس منافق کو قتل کرے اتنے میں یہ خبر اُبی سلول کے بیٹے نے سُنی اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا اور قسم کھائی کہ یہ بات میں نے نہیں کہی زید نے جھوٹ کہا اور لوگوں نے بھی کہا کہ شاید زید نے جھوٹ کہا ہوگا زید نے کھسیانہ ہو کر جناب الٰہی میں کہا کہ الٰہی تو مجھے سچا کر میں نے جھوٹ نہیں کہا خدا تعالےٰ نے یہ سورۃ بھیجکر زید کو سچا کیا اور منافق کا جھوٹ آشکارا ہوا اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ جب آتے ہیں تیرے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منافق یعنی ابی سلول کا بیٹا اور اُسکے یار آن کر کہتے ہیں کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ بیشک تو بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا ہے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اور خدا تعالی جانتا ہے کہ تو بیشک بھیجا ہوائے تعالی کا ہے اُنکے کہنے پر کیا موقوف ہے اور خدا تعالی گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں کہتے کہ ہم مسلمان ہیں یعنی یہ منافق جو قسم کھا کر کہتے ہیں کہ تو رسول اللہ کا ہے تو رسول اللہ کا بیشک ہے پر منافق منہ پر یہ بات کہتے ہیں ۔ اور دل میں سچ نہیں جانتے کہ تو رسول اللہ ہے اُنکی قسم جھوٹی ہے اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً پکڑا ان منافقوں نے اپنی قسموں کے تئیں ڈھال یعنی قسم کھا کر اپنے تئیں بچاتے ہیں قتل اور قید ہونے سے فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ روکتے ہیں لوگوں کو مسلمان ہونے سے یعنی چھپکر لوگوں کو بہکاتے ہیں یا آپ کو خدا کی راہ میں لڑنے سے تھامتے ہیں بیشک وہ لوگ یہ بُرا کام کرتے ہیں ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ یہ اسواسطے ہے کہ یہ منافق ایمان لاتے ہیں زبان سے پھر کافر ہوتے ہیں دل سے یعنی ظاہر میں مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور خلوت میں کافروں سے کہتے ہیں کہ ہم تمہارے دین میں ہیں پھر مُہر رکھی ہے خدا تعالی اُن کے دلوں پر پھر وہ نہیں سمجھتے کیفیت ایمان کی وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ اور جب دیکھتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منافقوں کو تو اچھے لگتے ہیں اُن کے ڈیل تجھ کو اور اگر کچھ کہتے ہیں تو سنتا ہے تو اُنکی باتیں اور اُنکی قسمیں سچی جانتا ہے اور در اصل وہ ایسے احمق ہیں كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ جیسے کہ سوکھی لکڑیاں ہیں دیوار سے لگی کھڑی ہوئی یعنی گویا کہ کاٹھ کی صورتیں ہیں جو نہ سنیں کچھ اور نہ دیکھیں يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ جو آواز سنتے ہیں تو جانتے ہیں کہ ہم ہی پر آئی یعنی ایسے ڈرے ہیں کہ جو آواز سنتے ہیں تو یہی سمجھتے ہیں کہ ہمارا نفاق ہی ظاہر ہوتا ہے هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ؗ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ وہ دشمن ہیں اُنسے بے ڈر مت رہ ہلاک کرے اُنکو خدا تعالی کیسے پھرتے جاتے ہیں راہ سیدھی اسلام کی سے کہتے ہیں کہ جب یہ آیت اُتری تو قوم نے ابی سلول کے بیٹے کو کہا کہ یہ آیت تیرے حق میں اُتری ہے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس جا کر توبہ کر اور بخشوا اُس منافق نے اس بات سے منہ پھیر کر کہا کہ اے قوم تمنے کہا کہ مسلمان ہو ایمان لایا پھر میں کہا کہ مال کی زکوٰۃ دے میں نے وہ بھی دی اب یہی باقی رہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو میں سجدہ کروں تب یہ آیت آئی کہ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ اور جب کہتے ہیں منافقوں کو کہ آؤ عاجزی کرو تو بخشوا دے تمکو پیغمبر خدا تعالی کا تب منافق سر اپنا پھیرتے ہیں اس بات سے اور نہیں مانتے وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اور دیکھتا ہے تو اُنکو جو اڑ رہتے ہیں اور نہیں آتے گناہ بخشوانے کو اور وہ غرور کرنیوالے ہیں سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ برابر ہے اُنپر جو بخشوا تو یا نہ بخشوا اُنکو ہرگز نہیں بخشیگا اُنکو خدا تعالی بیشک نہیں خدا تعالی راہ دکھاتا ہے نیکی اور بھلائی کی حکم نہ ماننے والوں کو هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ یہ منافق وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں آپس میں کہ خرچ نہ دو اُنکو جو پیغمبر خدا تعالی کے پاس ہیں جبتک جدا جدا ہو کر چلے جاویں اور یہ نہیں جانتے کہ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ اور خدا تعالی کے ہیں خزانے آسمانوں کے اور زمین کے یعنی سب خزانوں کا مالک خدا تعالی ہے لیکن اس بات کو منافق نہیں سمجھتے اور يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ کہتے ہیں منافق کہ اگر اس سفر سے پھر جاویں ہم مدینے کو تو مقرر نکالدے زور آور مدینے سے خراب حال کو یعنی اُبی سلول کے بیٹے نے اشارہ اور رمز کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مدینے سے نکال دیوے اور یہ نہیں جانتا وہ منافق کہ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور واسطے خدا تعالی کے ہے زور اور غلبہ یعنی زور آور اور سب سے خدا تعالی اور پیغمبر اُسکا ہے اور ایمان والے ہیں اے پر یہ بات منافق نہیں جانتے کہتے ہیں کہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فتح کر کے پھرے اور شہر مدینے کے نزدیک پہنچے تو اسی منافق کا بیٹا عبداللہ نام مومن مخلص تھا اس نے جس اونٹ پر اسکا باپ سوار تھا اسے بٹھا کر اونٹ کے ہاتھ پر کھڑا ہو کر باپ کو کہا کہ تجھے شہر میں نہیں جانے دینے کا جبتک حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رخصت نہ دیویں اور جانے تو کہ خوار اور ذلیل سب سے زیادہ تو ہی ہے ۔ اور صاحب عزت سب سے وہ ہے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سواری آئی اور یہ حال دیکھا تب حضرت نے فرمایا کہ شہر میں جانے دے تب

ع ۱

عبداللہ نے باپ کو چھوڑا اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو چاہیئے کہ نہ بھلا دے تمکو مال تمہارا اور اولاد تمہاری خدا تعالیٰ کی یاد سے اور جو کوئی ایسا کام کریگا یعنی مال اور فرزند میں مشغول ہو کر
یاد خدا تعالیٰ کی بھولے گا پھر وہی لوگ نقصان میں ہونگے قیامت کو وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اور خرچ کرو اس چیز سے جو ہمنے روزی
دی ہے تمکو پہلے اس سے جو آوے تم میں سے ایک کو موت یعنی مرنے سے پہلے خیرات کرو اور حق مسکین اور محتاجوں کو دو اور نہیں تو فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ
فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ پھر کہویگا اے پروردگار میرے کیوں نہ ڈھیل دی مجھے تھوڑی دیر دنیا میں یعنی تھوڑی مدت اور کیوں نہ جیتا رکھا مجھے تو پھر میں
خیرات کرتا اور زکوٰۃ دیتا اور ہوتا میں نیکبختوں نیک کام کرنے والوں سے وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ اور ہرگز ڈھیل نہ دیگا خدا تعالیٰ کسیکو جس وقت
آویگا وقت موت اسکی کا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے ان چیزوں کو جو تم کرتے ہو یعنی خدا تعالیٰ سے کوئی کام تمہارا چھپا ہوا نہیں اور نہیں چھپنے کا ع ۲

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَهِيَ ثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ساتھ پاکی اور پاکیزگی کے تعریف کرتی ہے خاص اللہ کو جو چیز کہ
بیچ آسمانوں کی ہے اور جو چیز کہ بیچ زمین کے ہے خاص اسی کو ہے بادشاہی زمین اور آسمان کی اور خاص اسی کو ہے تعریف یعنی وہ لائق ہے تعریف کے اور وہ اوپر سب
چیز کے زور آور ہے هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وہ اللہ ایسا ہے کہ پیدا کیا تمکو اے آدمیو پس بعضے تم میں سے کافر ہیں
اور بعضے تم میں سے ایمان لانے والے ہیں اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے اور معاملہ ساتھ تمہارے موافق اعمال تمہارے کرے گا خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو ساتھ راستی کے یا ساتھ حکمت کے یا کلمہ کن کہنے
سے اور صورت رکھی تمہاری پس خوبصورت کی صورت تمہاری ساتھ درازی قد کے اور برابر کرنے اعضا کے قول علماؤں کی تفسیر میں اس آیت کے
بہت ہیں لیکن واسطے طول کے اس جگہ نہیں لکھے اور طرف اسکے ہے بازگشت سبکی يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ۝ وہ جانتا ہے ساتھ علم کامل کے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور جانتا ہے وہ اس چیز کو کہ چھپاتے ہو تم اسکو اور چیز کہ ظاہر کرتے ہو اور اللہ جاننے والا ہے
ساتھ اس چیز کے کہ بیچ سینوں کے ہے اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۡ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ آیا نہیں آئی ساتھ تمہارے اے
مکے والو خبر ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے آگے تمسے مراد اولاد قابیل اور عاد اور ثمود اور اصحاب ایکہ ہیں پس چکھا انہوں نے عذاب کام اپنے کا یعنی نقصان کفر
اپنے کا دنیا میں جیسے غرق ہونا اور باد صرصر اور صیحہ کے عذاب سے ہلاک ہونا اور خاص انکو ہے یعنی آخرت میں عذاب درد دینے والا ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ یہ عذاب خاص انکی تئیں ہے بسبب اسکے کہ تھے آتے ہوئے
طرف ان کے پیغمبر ہمارے پاس ان کے ساتھ معجزوں کے ایسے معجزے کہ روشن تھے پس کہا انہوں نے آیا آدمی مانند ہمارے ہیں راہ دکھاتے ہیں ہمکو یعنی تعجب کیا پس
کافر ہوئے یعنی ساتھ پیغمبروں کے اور منھ پھیرا اور بے پروا ہے اللہ یعنی ایمان خلق کے سے اور اللہ بے پرواہ ہے یعنی عبادت بندوں کی سے تعریف
کے لائق ہے اگرچہ تعریف نہ کرے کوئی زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ گمان
لیگئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اس سے کہ اٹھائے نہ جاوینگے کہہ تو اے محمد کہ اٹھائے جاؤگے اور قسم پروردگار میرے کی کہ البتہ تم اٹھوگے قیامت میں پس خبر دئے
جاؤگے ساتھ اس چیز کے کہ کی ہے تمنے دنیا میں اور یہ یعنی اٹھانا اور جزا دینی اوپر اللہ کے آسان ہے فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ پس ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اسکے کے یعنی ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ساتھ اس روشنی کے کہ بھیجی ہمنے اوپر محمد کے مراد الثلث
قرآن ہے اور اسکو نور کہا اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم یعنی اقرار یا انکار دانا ہے يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ یاد کرو تم اسدن کو کہ
جمع کریگا اللہ تم کو واسطے اس چیز کے بیچ دن جمع کے ہے یعنی حساب اور جزا قیامت کو دن جمع کا کہا اسواسطے کہ اسدن آدمی اول کے اور آخر کے جمع ہو دیں
یا پیغمبر اور امتیں انکی یا ظالم اور مظلوم یا ہدایت پانیوالے اور گمراہ یا بہشتی اور دوزخی اور مشہور نزدیک یہ ہے کہ فرشتے اور آدمی اور جن جمع ہو دیں واللہ اعلم یا وہ
ایکدن ہی نقصان ہونیکا یعنی جب مومن بیچ بہشت کے قرار پاویں اور دوزخ میں غبن ظاہر ہووے کہ کافر حسرت کریں اور یا یہ کہ کافر غبن اپنے کو

دیکھیں ساتھ ترک کرنے ایمان کے اور مومن نقصان اپنا دریافت کریں ساتھ تقصیرات کے وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور کرے کام نیک ڈھانکے اللہ
اُس سے برائیاں اسکی یعنی بخشے اور داخل کرے اسکو بیچ بہشتوں کے کہ جاری ہیں نیچے درختوں اُس بہشت کے سے نہریں اس حالت میں کہ ہمیشگی ہووے
اُنمیں ہمیشہ تکرار ہے واسطے تاکید کے اور وہ بخشنا گناہ کا اور داخل کرنا بہشت کا فیروزی اور چھٹکارا ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور جھوٹا جانا آیتوں ہماری کو کہ قرآن ہے وہ گروہ یار ہیں دوزخ کے ہمیشہ رہیں بیچ ع ۱ الثلث
اسکے اور بری جگہ بازگشت کی ہے دوزخ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ نہیں پہنچی ساتھ
کسی کے کوئی مصیبت شدت مرض سے یا مرگ سے یا کسی سختی سے مگر ساتھ حکم اللہ کے یعنی وہ سب چیز پر قادر ہے اگر چاہے مصیبت پہنچاوے بندوں کو
لیکن واسطے آزمائش کے کہ مصیبت پر صابر رہتے ہیں یا نہیں رہتے جو کوئی ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور یہ جانے کہ مصیبت اور راحت تقدیر سے ہے۔ راہ
پاوے دل اسکا یعنی ساتھ صبر کے اور اللہ ساتھ سب چیز کے جاننے والا ہے صبر کرنیوالے کو اور شکایت کرنیوالے کو جانتا ہے وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ
فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی یعنی فرض ادا کرنے میں اور فرمانبرداری کرو پیغمبر کی یعنی ادائے سنت کرو پس اگر
منہ پھیرو تم یعنی اطاعت پیغمبر کی سے پس اسکو کیا نقصان ہے پس اسکے سوا نہیں کہ اوپر بھیجے ہوئے ہمارے کے پہنچانا ہے ظاہر اور روشن اور اُس نے پہنچانا
پیغام کا کیا اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ اللہ یعنی وہ ہے لائق بندگی کے کوئی معبود لائق نہیں ہے مگر وہ اور پر اللہ کے پس چاہیئے کہ توکل کریں
مومن یعنی خواہش ایمان کی یہ ہے کہ کام اپنے ساتھ اللہ کے سونپ دیویں اور بیچ ہر مشکل کے تکیہ اُسی پر کریں ابن عباسؓ سے نقل ہے کہ بعد ہجرت پیغمبر کے
کے ایک گروہ نے مکے سے ارادہ مہاجرت کا طرف مدینے کے کیا عیال و اطفال گریہ زاری سے اُنکو جانے سے مانع تھے اور یہ بھی اُنکی محبت سے عاجز رہے
تھے حق تعالیٰ نے اُنکے مقدمے میں یہ آیت بھیجی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ اے گروہ مسلمان تحقیق کہ بعضی
جوروؤں تمہاری سے اور بیٹوں تمہاری سے یعنی وہ جو مانع ہیں ہجرت کے دشمن ہیں خاص تمہارے تئیں پس اُنسے ڈرو تم یعنی رونے اُنکے سے ہجرت موقوف
نکرو یہ آیت جب اُنکے پاس پہنچی اُنہوں نے ہجرت کی اور یاروں کو دیکھا کہ ہر ایک علم دین میں فاضل اور کامل ہوا اپنے قصد زن و فرزند کی ایذا کا کیا کہ ہم
اُن کے سبب سے علم سے اور فضیلت سے محروم رہے اور نفقہ زن و فرزند کا موقوف کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور اگر معاف کرو تم اور در گذر کرو تم اور بخشدو تم یعنی عذر ان کا قبول کرو پس تحقیق کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے یعنی اگر تم ان کو بخشو خدا تعالے
تمکو بھی معاف کریگا اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ سوائے اسکے نہیں ہے کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری آزمائش ہے یعنی تا معلوم
ہووے کہ کونسا تم میں سے حق پر ایثار کرتا ہے اور کونسا دل بیچ مال اور اولاد کے باندھکر محبت الٰہی سے کنارہ کرتا ہے اور اللہ کہ نزدیک اُسکے ہے اجر
بڑا یعنی اُس کسی کو کہ محبت اُسکی مال او اولاد سے زیادہ اللہ اور رسول پر ہووے فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ
يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ پس ڈرو تم عذاب اللہ کے سے جو کچھ قدرت رکھتے ہو اور سنو تم بات اللہ کی کو اور فرمانبرداری کرو تم اسکی تئیں اور
خرچ کرو تم بہتر کو یعنی جو چیز بہتر ہووے اللہ کی راہ میں دو واسطے جانوں اپنی کے اسواسطے کہ فائدہ دینے کا تم ہی کو ہوگا اور جو کوئی نگاہ رکھا جاوے بخل نفس اپنے
سے پس وہ گروہ خرچ کرنیوالے میں وہی چھٹکارا پانیوالے ہیں اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ اگر قرض
دو تم اللہ تعالیٰ کو یعنی خرچ کرو جس چیز میں کہ فرمایا ہے اُسنے قرض دینا نیک یعنی صدق دل سے دوگنا کرے اللہ اسکو کہ دیا تمنے واسطے تمہارے اور بخشے گناہوں تمہارے کو
کہ آگے اسدن سے کئے ہوویں اور اللہ جزا دینے والا شکر کرنے والوں کا ہے بردبار ہے ساتھ عذاب کرنے بخیلوں کے شتابی نہیں کرتا عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۝ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہے یعنی جو کچھ ظاہر کرتے ہیں صدقہ دینے سے اور جو کچھ کہ پوشیدہ رکھتے ہیں دلوں میں ریا سے اور اخلاص سے ع ۲
غالب ہے یعنی بدلہ لینے میں اُس کسی سے کہ صدقہ اس کا خالص نہووے حکم کرنیوالا ہے واسطے بزرگی اُن لوگوں کے کہ صدقہ آرزوئے صدق کے دیویں واللہ اعلم بالصواب

سُوْرَۃُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّۃٌ ۲ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً

ف ۱ یعنے جورو بیٹے کیواسطے بہت نیکی کھونا ہے۔ بہت برائی میں پڑتا ہے مگر تو بھی سلوک اُنسے نیک ہی رکھو اور آپ بچتے رہو ۲ منہ رحمہ اللہ تعالے۔

نقل ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جورو اپنی کو طلاق دیا اور وہ حیض کے دنوں میں تھی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تلک وہ پاک ہووے رکھے بعد حیض کے اگر چاہے طلاق دیوے اس مقدمہ میں یہ آیت آئی کہ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ اے پیغمبر کہہ اپنی امت کو کہ تم جسوقت چاہو کہ طلاق دو تم عورتوں کو پس خردسال اور حائض اور حمل والی نہووں پس طلاق دو تم بیچ مدت گنتی ہوئی کے یعنی بیچ پاکی کے بغیر جماع کے کہ گن سکے اُسکو اور نام اس طلاق کا سنی ہی بیچ گنتی کے آتا ہی اور طلاق بدعی وہ ہی کہ بیچ حالت حیض کے یا اس پاکی میں کہ بعد از جماع کے واقع ہوا ہے طلاق ہووے اسواسطے کہ ان دنوں کو ساتھ گنتی کے حساب نہ کر سکے اور عورت بیچ اس مقام کے نہ معتدہ ہووی اور نہ ذات بعل اور عدد طلاق کا نزدیک شافعی رح رحمۃ اللہ علیہ کے اعتبار نہیں رکھتا اور نزدیک امام اعظم رح اور امام مالک رح کی معتبر ہے عدد طلاق کی پس اگر بیچ پاکی بے جماع کے تین طلاق دیوی تو بیچ مذہب امام شافعی رح کے سنت ہی اور بیچ مذہب ان دو امام کے بدعت ہے اور اگر ایک طلاق دیوے تو نزدیک سب کے بالاتفاق سنت ہے۔ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ اور گنتی کرو اے مردو مدت عورتوں کی کو اور ڈرو تم اللہ سے کہ پروردگار تمہارا ہے یعنی طلاق ساتھ سنت کے دو اور بعد طلاق کے باہر نہ نکالو تم عورتوں طلاق دی ہوئی کو گھروں ان کے سے کہ بیچ وقت خاوند جورو کے تھی اسوقت تلک کہ گنتی آخر ہووے اور عورتیں بھی چاہیں کہ باہر نہ آویں پس انکو باہر نہ نکالو مگر یہ کہ آویں ساتھ بیحیائی کے اور بدکرداری کے ظاہر ہو کر اور بدکرداری سے مراد وہ گناہ ہے کہ بیچ اُس کے حد لازم آوے جیسے چوری ہووی یا زنا کرنا کہ واسطے قائم کرنے حد کے اُنکو باہر چاہیئے نکالنا یا وہ کہ ساتھ گالیوں کے اور طعنوں کے اہل خانہ کو ایذا کریں اس حال میں نکالنا اُن کا حلال ہے اسواسطے کہ حکم نشوز کا رکھتی ہیں بیچ اسقاط ان کے وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۚ لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ اور یہ حکم کہ مذکور ہوا حدیں اللہ کی ہیں اور جو کوئی گذرے حدوں اللہ سے پس تحقیق کہ ستم کیا ہووے اوپر جان اپنی کے یعنی اپنے تئیں لائق عذاب کے کیا اور نہیں جانتا ہی تو اے طلاق دینے والے یا نہیں جانتا کوئی نفس شائد اللہ پیدا کردانے پیچھے اس طلاق سے کام کو یعنے مرد کو پشیمان کرے یا عورت کی دوستی مرد کے دل میں آوے تو پھر رجوع کرے فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۚ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ پس جب پہنچیں عورتیں ساتھ مدت اپنی کے پس نگاہ رکھو ان کو یعنی پھر رجوع کرو ساتھ ان کے ساتھ نیکی کے یعنی نان نفقہ دو اور دوسری بار طلاق نہ دو یا جدا ہو انسے اور چھوڑ دو اوپر نیکی کے یعنے متاع اور صداق ادا کرو اور گواہ پکڑو صاحبو عدل کے کو تم میں سے یعنی مسلمان کہ فاسق نہوویں کہ پھر جاویں اور اقامت گواہی کی اے گواہو وقت حاجت کے واسطے طلب ثواب کے اور رضامندی اللہ کی کے یہ گواہی اور قائم رہنا گواہی پر نصیحت دیجاتی ہی ساتھ اُسکے جو کوئی ہی کہ ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور ساتھ دن قیامت کے اور جو چیز کہ ساتھ اُسکے تعلق رکھتی ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ اور جو کوئی ڈری اللہ سی یعنی ڈرنے سے مراد یہ ہی کہ منع کی چیزوں سے باز رہے ظاہر لاوے اللہ واسطے اُسکے جگہ باہر نکلنے کی یعنی خلاص پاوے غم دنیا اور آخرت کے سی اور روزی دیوے اُسکو مجگہ سے کہ گمان نہووی یعنی اُسکے خیال میں بھی نہووے شان نازل ہونے اس آیت کی یہ ہے کہ مشرکوں نے بیٹے عوف بیٹے مالک کے کو قید کیا اور اُسنے جناب پیغمبر میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ بیٹا میرا کافروں میں قید ہوا ہی اور ماں اسکی بہت روتی ہی اور باوجود اس مصیبت کے فقر اور مفلسی نے یہاں تلک عاجز کیا ہی کہ قوت سے بھی محتاج ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صبر کرو دونوں یعنی تو اور ماں اُسکی بہت کہو لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم عوف مع اپنی جورو کے یہ کلمہ مذکور عمل میں لائے تھوڑے دنوں میں بیٹا عوف کا قید سی کافروں کی چھوٹا اور چار ہزار گوسفند اُن کے ہانک لایا اور یہ آیت اُتری کہ جو کوئی تقوی کرے روزی حلال پاوے غیب سے وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۚ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝ اور جو کوئی توکل کرے اوپر اللہ کے یعنی کام اپنے اُسکو سونپے پس اللہ کفایت کرنیوالا ہی اس کو تحقیق اللہ پہنچانے والا ہے کام اپنے کو یعنی جس جگہ کہ پاوے تحقیق گردانا ہی اور پیدا کیا ہی اللہ نے واسطے ہر چیز کے اندازہ کہ اس سے نگذری یا مقدار وقت سے پیدا کیا ہے کہ آگے پیچھے اُسوقت سے نہ ہووے ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اسکو پڑھا کریں تمام ہینے میں انکو کفایت ہو پس یہ آیت پڑھی کہ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۚ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝ جسوقت حکم عدت مطلقات کا آیا کہ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۚ

اصحابوں نے پوچھا کہ عدت اُن عورتوں کی کہ حائض نہووین کیا ہو یہ آیت آئی کہ وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ۝ اور وہ عورتیں کہ نا اُمید ہوئی ہو دیں حیض سے یعنی بسبب بڑھاپے کے عورتوں تمہاری سے اگر شک میں پڑے ہو حکم انکے سے یعنی نہیں جانتے ہو پس مدت عدت انکی تین مہینے ہیں اور عدت اُن عورتوں کی کہ حیض نہیں آیا ان کو بسبب خردسالی کے اسیطرح تین مہینے مقرر ہیں اور صاحب حملوں کی یعنی عورتیں حمل والی مدت عدت اُنکی ہے کہ رکھیں حمل اپنے کو اور جو کوئی ڈرے اللہ سے ظاہر کرے اللہ خاص اس ڈرنیوالے کو اُسکے سے آسانی کام اسکا آسان کرے ذٰلِکَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَیْکُمْ ؕ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یُکَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَیُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝ یہ جو کہا گیا حکم اللہ کا ہے کہ بھیجا اسکو لوح محفوظ سے طرف تمہارے اور جو کوئی پرہیز کرے عذاب اللہ کے سے ڈھانکے اللہ اس سے برائیاں اُسکی یعنی بخشے اور بزرگ کرے واسطے اُسکے مزدوری اسکی یعنی اسکو اجر زیادہ دیوے اَسْکِنُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ سَکَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِکُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْهِنَّ ؕ وَاِنْ کُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِنَّ حَتّٰی یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَکُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَیْنَکُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰی ؕ رکھو عورتیں طلاق دی ہوئی کو اس جگہ کہ تم رہتے ہو طاقت اپنی سے یعنی گھر اُنکا موافق طاقت اپنی کے کرو اور ایذا نہ دو طلاق والی عورتوں کو بیچ دینے گھر اور نفقہ کے اسواسطے کہ تنگ کرو اوپر اُن کے گھر انکا اور خرچ انکا کہ ضروری ہووے اور اگر ہو دیں طلاق دی ہوئی عورتیں صاحب حمل کی پس نفقہ کرو تم اوپر ان کے جب تک کہ رکھیں حمل اپنے کو یعنی لڑکا ہووے یا لڑکی ہووے اور عدت سے باہر آویں پس اگر دودھ دیویں یہ عورتیں بعد منقطع ہونے علاقہ نکاح کے خاص بیٹوں تمہارے کو پس دو تم اجورہ اُن کا اوپر دودھ دینے کے اور مشورہ کرو تم آپس میں بیچ لڑکے کے ساتھ نیکی کے بیچ مقدمہ دودھ دینے کے اور اجرت دینے کے اور اگر دشواری کرو تم اے ماں اور باپ یعنی باپ اجورہ نہ لیوے اور ماں دودھ نہ دیوے پس دودھ دینے کو چاہیے واسطے بیٹے کے عورت اور یعنی دائی رکھے اور ماں کو اُسکی تعدی اور ظلم نہ کرو دودھ پلانے میں لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَیْهِ رِزْقُهٗ فَلْیُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَیَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا ۝ چاہیے کہ نفقہ دیوے وسعت والا اور دولتمند دولت اپنی سے یعنی موافق مقدور اپنے کے اوپر طلاق دی ہوئی کے نفقہ کرے اور جو کوئی کہ تنگ کی ہوئی ہے اوپر اُس کے روزی اُسکی یعنی تنگدست اور فقیر ہے پس چاہیے کہ نفقہ کرے اُس چیز سے کہ دی ہے اللہ نے اُسکو تکلیف نہ کرے اللہ کسی کو مگر جو کچھ کہ دیا ہے اُسکو مال سے یعنی تکلیف مالا یطاق نہیں فرماتا شتاب ہووے کہ ظاہر کرے اللہ پیچھے تنگی کے کشائش اور دولتمندی وَکَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِیْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّکْرًا ۝ اور بہت لوگوں نے گانوں اور شہر کے سے کہ جہل اور دشمنی سے سر پھیرا اور اعراض کیا حکم پروردگار اپنے کے سے اور باتوں پیغمبر اُسکے سے پس حساب کرونگا میں اُنکے تئیں قیامت کیدن حساب سخت اور عذاب کیا ہم نے اُنکو دنیا میں عذاب برا یا ہول یا عذاب کروں میں اُنکو قیامت کے دن پیچھے حساب کے فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَکَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ پس چکھا اُن گانوں والوں نے آخر عذاب کام اپنے کا اور تھا آخر کام اُنکے کا نقصان یعنی کونسا نقصان اس سے بدتر ہے کہ بہشت جاوید اور دیدار الٰہی سے محروم رہیں اور بیچ قید دوزخ کے اور عذاب دردناک کے عاجز اور درماندہ رہویں اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ۚۖ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا ۝ رَّسُوْلًا کیا ہے اللہ نے واسطے کافروں اور مشرکوں کے عذاب سخت بس ڈرو تم عذاب اللہ کے سے اے صاحبو عقل کے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو تم تحقیق بھیجا ہے اللہ نے ساتھ تمہاری نصیحت یا بزرگی مراد قرآن ہے اور بھیجا ہے طرف تمہاری پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو شرف کہا اسواسطے کہ شرف دنیا کا اور کرامت آخرت کی ساتھ پڑھنے اُسکے کے اور عمل کرنے اُسکے کے تعلق رکھتی ہے اور کہتے ہیں ذکر سے مراد قرآن اور رسول سے مراد جبرائیل ہے اور رسولًا عبارت اگلی سے لگتا ہے کہ متابعت کرو تم اس رسول کی کہ ہمیشہ یَتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ پڑھتا ہے آیتیں قرآن کی اوپر تمہارے روشن کی ہوئیں اور حفص کسرہ یا پڑھتا ہو مبینات کو یعنی روشن کرنیوالی اور حق تعالیٰ نے ذکر اور رسول بھیجا اسواسطے کہ باہر لاوے آپ یا قرآن یا رسول اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں اور کام کئے ہیں اچھے اندھیری گمراہی کی سے طرف روشنی ہدایت کے وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝ اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور کرے

ع ۱۴

مع ۱۴

ف بچے کا خرچ باپ پر ہے پیٹ میں ہو تو اسکی ماں کو کھلاوے پہناوے اگر دودھ ہووے جو اور کو دینا لوگی سو اسکو دی جبتک ماں قبول کرے اور کو نہ دو اور اگر وہ قبول نکرے تب اور کو دے اور عدت میں مکان دینا ضروری ہر گو بچہ نہو پیٹ میں ۱۲ منہ رح

کام اچھے داخل کرے اسکو اللہ بیچ بہشتوں کے کہ جاری ہیں نیچے محلوں انکے سے نہریں دایم رہنے والے ہیں بیچ بہشت کے ہمیشہ یعنی بے زوال تحقیق کہ اچھا تیار کیا ہے اللہ نے یعنی بیچ بہشت کیواسطے مومن عامل کے رزق اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ؑ اللہ وہ ہے کہ پیدا کیا سات آسمانوں کو اور پیدا کیا زمین سے مانند آسمانوں کے یعنی نیچے بعضی کے یا زمین بھی سات عدد بنائی نیچے آتا ہے حکم اللہ کا اور قضا اسکی درمیان آسمانوں کے اور زمین کے یعنی جاری ہے حکم اسکا بیچ آسمانوں اور زمین کے اور اسکے تئیں ہر طبقہ میں طبقوں زمین اور آسمان کے سے حکم ہے اور خلقت ہے اور سب کو پیدا کیا تا کہ جانو تم کہ اللہ اوپر پیدا کرنے سب چیزوں کے قدرت رکھنے والا ہے اور حکم اپنا اوپر سب کے جاری کیا تا معلوم کرو تم یہ کہ اللہ تحقیق پہنچا ہے ساتھ سب چیز کے از روئے علم کے یعنی قدرت اور علم اس کا محیط ہے اوپر سب چیز کے موجودات علمی سے اور غیبی سے واللہ اعلم بالصواب

ع ۲

سورۃ التحریم مدنیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وھی اثنتا عشرۃ آیۃ

کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المومنین بی بی حفصہؓ کی باری کے دن انہوں کے گھر میں تشریف لائے اور بی بی حفصہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھکر اپنے باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دیکھنے کیواسطے گئی تھیں اور گھر خالی تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماریہ قبطیہ کو حرم خاص تھی بلا کر اپنی صحبت میں رکھا یہ احوال بی بی حفصہ کو معلوم ہوا اور آزردگی ظاہر کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو آزردہ دیکھ کر فرمایا کہ حفصہ تو راضی ہے کہ ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کروں میں یعنی اگر تیری خوشی ہو تو اس سے قسم کھاؤں میں بی بی حفصہ نے کہا کہ ہاں راضی ہوں میں حضرت نے فرمایا کہ اس بات کو کسی سے ہرگز نہ کہیو یہ بات میری امانت تیرے دل میں رہے انہوں نے کہا اچھا حضرتؐ ان کے گھر سے باہر آئے تو بی بی حفصہ اس بات کو مارے خوشی کے چھپا نہ سکیں اور ام المومنین بی بی عائشہ سے کہا اور خوشخبری دی کہ بھلا ہوا جو ماریہ قبطیہ سے تو چھوٹے ہم جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی عائشہ رضہ کے گھر آئے تو انہوں نے کچھ اس بات سے رمز کہی تب یہ سورت اتری کہ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس واسطے حرام کرتا ہے اس چیز کو جو حلال کی ہے خدا تعالیٰ نے وہ چیز تجھ پر یعنی ماریہ قبطیہ سے کیوں قسم کھاتا ہے تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ چاہتا ہے اس قسم کھانے سے خوشی اپنی نکاحیوں کی اور خدا تعالیٰ بخشنے والا ہے تیری قسم کو مہربان ہے جو کفارہ قسم کا مقرر کیا ہے قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ اور بیشک خدا تعالیٰ نے مقرر کیا ہے تمہارے واسطے کھولنا قسم تمہاری کا کفارہ دیکر یعنی اگر کوئی شخص کسی چیز کی قسم کھاوے اور پھر چاہے کہ قسم کو توڑ دے تو اسکا کفارہ دے کر قسم کو کھولے اور اس کفارہ کا مذکورہ سورہ مائدہ میں لکھا ہے۔ اور خدا تعالیٰ تمہارا دوست ہے اے مومنو اور وہی جانتا ہے تمہاری سب بھلائیوں کو یعنی جن چیزوں میں تمہاری بھلائی ہے اسے وہی جانتا ہے مضبوط کام کرنے والا ہے وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ اور جب بھید کی بات کہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھپا کر کسی اپنی نکاحی سے یعنی بی بی حفصہ سے ماریہ قبطیہ کی قسم کی بات پھر جب بی بی حفصہ نے اس بات کی خبر دی بی بی عائشہ کو اور ظاہر کیا خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب پر وہ سب ماجرا عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝ معلوم کروایا بی بی حفصہ کو بعضی بات اور بعضی بات سے منہ پھیرا یعنی جتنی بھید کی باتیں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بی بی حفصہؓ نے کہیں تھیں بی بی عائشہؓ سے خدا تعالیٰ نے وہ سب اپنے حبیب سے ظاہر کیں تھیں لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعضی بات بی بی حفصہؓ سے کہی کہ تو نے یہ بی بی عائشہ سے اور بعضی بات بی بی حفصہؓ سے نہ کہی پھر جب خبر دی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی حفصہؓ کو تب کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں کس نے خبر دی کہ میں نے کہا بی بی عائشہ سے پھر کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خبر دی ہے مجھے جاننے والے خبردار نے یعنی مجھ سے پروردگار نے کہا اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ اگر توبہ کرو تم دونوں اے بی بی حفصہ اور عائشہ خدا تعالیٰ کی طرف دکھ دینے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے یعنی خدا تعالیٰ کے آگے توبہ کرو کہ پھر ہم کبھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ستا دیگی کسیطرح اور ان کے ستانے میں پشتی نہ کرینگے تو بہتر ہے تمہارے حق میں پھر بیشک پھر اول تمہارا تنگی سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھید کی بات اپنے دل میں نہیں رکھتیں تم دونوں وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ۝ اور اگر تم دونوں پشتی کرو یعنی ایک

دوسرے کی مدد کرو پیغمبر کے دل آزردہ کرنے پر تو پھر بیشک خداتیعالی اس کا یار مدد کرنے والا ہے اور جبرئیل علیہ السلام رفیق ہیں اس کا اور نیک بخت مسلمان
تابع اور مددگار ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سوائے ان کے فرشتے آسمان کے اور زمین کے مددگار ہیں عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا
خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۰ شاید کہ اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلاق دے تمکو تو پروردگار اسکا بدلہ دیوے
اسکو نکاحیاں تم سے بہتر جو مسلمان اور تابعدار ہوں ایمان لانے والیاں نماز پڑھنے والیاں توبہ کرنے والیاں بندگی خداتیعالی کی کرنے والیاں
روزے رکھنے والیاں خاوند دیکھے ہوئیاں اور کواریاں یعنی تمہارے عوض ایسی اچھی نکاحیاں دیویگا خداتیعالی اپنے حبیب کو يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۰ اے مومنو تھام رکھو اپنے آپ کو اور اپنے کنبے کو اس آگ سے جسکا ایندھن آدمی اور
پتھر ہیں یعنی مومنو تم آپ بھی گناہ نہ کرو اور نہ اپنے کنبے کو گناہ کرنے دو تو بچوگے آگ دوزخ کی سے اور دوزخ کی آگ ایسی ہے جو اس میں آدمی اور پتھر
لکڑیوں کی طرح جلتے ہیں۔ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۰ اس آگ پر فرشتے زور آور بیرحم سخت رو
مقرر ہیں یعنی دوزخ کے دربان بے مہر اور زور آور ہیں نافرمانی نہیں کرتے خداتیعالی کی اس چیز میں جو حکم ہوتا ہے انھیں یعنی کچھ کسی لالچ سے سوائے
حکم خداتیعالی کے کچھ کام نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم خداتیعالے کا ہوتا ہے کافر دوزخ میں دربانوں کی خوشامد اور منت کریں گے.
کہ ہمیں یہاں سے نکال دو اور عذاب کم کرو تب خداتیعالی فرماویگا ان دربانوں کو کہ کہو يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ۰ اے کافرو مت عاجزی اور منت کرو آج جو کوئی نہیں سنے گا تمہاری بات اور سوائے اسکے نہیں یعنی مقرر بدلہ دیا جاویگا تمکو ان کاموں کا جو تم دنیا میں ع ۲ ۹
کرتے تھے۔ یہ عذاب ناحق تم پر نہیں يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ اے مومنو پھرو طرف خداتیعالے کے اور توبہ کرو گناہوں سے
توبہ درست اور پوری اور خاصی توبہ نصوح اسے کہتے ہیں جو پچھتاوے گناہ کر کے اور پھر کبھی اس گناہ کرنے کو جی نہ چاہے بلکہ ایسا بیزار ہو گناہ سے جیسے
آدمی قے کر کے بیزار ہوتا ہے پھر جب تم ایسی توبہ کرو تو عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ شاید پروردگار
تمہارا بخشے تم کو گناہ تمہارے اور در آمد کرے تمکو باغوں میں جو بہتی ہیں وہاں نیچے درختوں اور حویلیوں کے نہریں اور وہ در آمد کرنا ہوگا۔ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ
النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ اسدن جسدن شرمندہ نہ کریگا خداتیعالی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یعنی جسکو
بخشوا دیگا پھر وہ کیسا ہی گنہگار ہو خداتیعالی انکی خاطر سے بخشیگا اور اسدن وہ لوگ بھی شرمندہ ہونگے جو ایمان لائے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیساتھ نور ان مسلمانوں کا دوڑے گا آگے اور داہنی طرف ان ہی مسلمان کے تب وہ مسلمان خوش ہو کر يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۰ کہیں گے اے پروردگار ہمارے پورا کر ہمپر نور ہمارا یعنی جبتک پل صراط سے گذریں ہم یہ روشنی ہماری ساتھ ہمارے رہے اور بخش
گناہ ہمارے بیشک تو سب چیزوں پر قدرت رکھتا ہے اور سب کچھ کرسکتا ہے يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ
جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۰ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑ کافروں سے اور قتل کر ان کو اور منافقوں کو ڈرا آگ عذاب سے اور سختی اور
کوشش کر اس بات میں ان پر کسو واسطے کہ جگہ انکے رہنے کو دوزخ ہے اور برا ہے دوزخ مکان پھر جا رہنے کا شاید تیری کوشش سے ایمان لاویں اور بچیں اس
مکان میں جانے سے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ مثل مارتا ہے خداتیعالے
واسطے ان لوگوں کے جو کافر ہوئے نوح نبی علیہ السلام کی عورت کی اور لوط نبی علیہ السلام کی عورت کی یعنی بیان کرتا ہے خداتیعالی احوال ان نبیوں کی بیبیونکا
کافروں کیواسطے جو تھیں دونوں عورتیں نیچے دو بندوں کے ہمارے نیکبخت بندوں سے یعنی ہماری دو نیکبخت بندوں کی وہ دونوں نکاحیاں تھیں۔
فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۰ پھر خیانت کی ان دونوں عورتوں نے یعنی اپنے خاوندوں کی مرضی میں
نہ رہیں اور مخالفوں سے جو کافر تھے اپنے خاوند کی بات کہی جھوٹ بنا کر اپنے دل سے یعنی حضرت نوح کی بی بی نے کافروں کو کہا یہ دیوانہ ہے اور حضرت لوط کی بی بی نے کہا کافروں
کو کہ لوط علیہ السلام نے لڑکوں کو رکھا ہے مہمان اور وہ در اصل فرشتے تھے جو کافروں پر عذاب کرنے آئے تھے خداتیعالی کے حکم سے غرضیکہ ان دونوں عورتوں نے
اپنے خاوندوں سے مخالفت کی اور کافر ہوئیں پھر دور نہ کیا ان دونوں پیغمبروں نے ان دونوں عورتوں سے خداتیعالے کے عذاب سے کچھ بھی حضرت نوح علیہ السلام
کی بی بی طوفان میں ڈوب کر موئی اور حضرت لوط علیہ السلام کی بی بی پر آسمان سے پتھر برسے اس عذاب سے موئی اور کہا ان دونوں عورتوں کو فرشتوں نے بعد

مرنے کے کہ آؤ دوزخ کی آگ میں ساتھ آنیوالوں کے یعنی جو لوگ دوزخ میں آنیوالے ہیں ان کیساتھ تم بھی آ حاصل اس مثل کا یہ ہے کہ کافر کو پیغمبر کا ناتا بھی کچھ فائدہ نہیں کرتا قیامت کے دن سوائے ایمان کے وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ اور مثل مارتا ہے خدا تعالیٰ واسطے مومنوں کے فرعون کی عورت کی یعنی بیان کرتا ہے خدا تعالیٰ مسلمانوں کے واسطے مثل فرعون کی بی بی کی جب کہا فرعون کی عورت نے کہ اے پروردگار میری بنا اور تیار کر میرے واسطے اپنے پاس گھر اور حویلی بہشت میں اور نجات دے مجھے فرعون سے اور اسکے کاموں کے عذاب سے اور نجات دے مجھے ظالموں کی قوم سے کہتے ہیں کہ جب فرعون کی عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائی۔ اور فرعون کو یہ بات معلوم ہوئی تب فرعون نے اس بی بی کو چومیخا کرکے دھوپ میں باندھ کر ڈالا اور ایک بھاری پتھر اسکی چھاتی پر رکھا اسوقت اس بی بی نے خدا تعالیٰ سے دعا مانگی کہ مجھے اس ظالم سے نجات دے اور اپنے پاس جگہ دے خدا تعالیٰ نے اسکی دعا قبول کی اور پردہ اسکی آنکھوں کے آگے سے اٹھایا جو بہشت کو دیکھنے لگی اور جان دی اور بہشت میں پہنچی جان اسکی حاصل اس مثل کا یہ ہے کہ مومن کا ناتا کافر کا کچھ نقصان نہیں کرتا لیکن سمت ایمان والوں کو ضرور ہے کہ صحبت میں کافروں کی اور بدکاروں کی نہ رہیں وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ؏ اور مریم بیٹی عمران کی وہ بی بی جس نے تھام رکھا اور نگہبانی کی اپنی شرم کی جگہ کی سے اور بدکاری سے پھر پھونکا ہم نے اپنی روح سے مریم علیہا السلام کے گریبان میں یعنی روح جو پیدا کی تھی اُسے جبرئیل نے ہمارے حکم سے مریم کے گریبان میں پھونکی اور حضرت مریم علیہا السلام نے سچا جانا ہماری باتوں کو جو حضرت جبرئیل کی زبانی کہلا بھیجی تھیں اور کتابوں کو بھی سچا جانا یعنی توریت کو اور تھی وہ بی بی یعنی مریم علیہا السلام فرمانبرداروں سے یعنی بندگی میں خدا تعالیٰ کی کسیطرح کمی نہ کرتی تھی ہرگز کبھی

وقف لازم

ربع

سُوْرَۃُ الْمُلْکِ مَکِّیَّۃٌ　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　وَھِیَ ثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً

الجزء ۲۹

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ

بہت بڑا ہے برکت دینے والا اور ہمیشہ سے ایک سا ہے وہ خدا تعالیٰ جس کی قدرت کے ہاتھ میں بادشاہی ہے جو چاہے سو کرتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ اوپر سب چیز کے قدرت رکھتا ہے الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ خدا تعالیٰ جسنے پیدا کیا مارنا اور جینا کہتے ہیں موت کو پیدا کیا بھیڑی کی صورت گندم رنگ یعنی نہ گوری نہ کالی ٹھیر وہ جسکے پاس پہنچتی ہے سو مرتا ہے اور زندگانی کو پیدا کیا ہے ابلق مادہ گھوڑے کی شکل یہ جسکے پاس پہنچتی اسے جلاتی ہے اور یہ اسواسطے پیدا کی ہیں جو آزماوے تم کو اے خدا کے بندو اس دنیا میں جو کون تم میں سے بہت اچھے کام کرتا ہے یعنی کون خدا کی فرمانبرداری خوب کرتا ہے اور صرف اسی کیواسطے عبادت کرتا ہے جو کچھ اسمیں مطلب دین اور دنیا کا نہووے اور وہ خدا تعالیٰ زبردست ہے جو ظالموں بیرحموں کو سزا دینے والا ہے بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالوں کے گناہ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ وہ خدا تعالیٰ جسنے پیدا کئے سات آسمانوں اوپر تلے یعنی ایک کے اوپر دوسرا اور دوسرے کے اوپر تیسرا اسی طرح سات آسمان بنائے معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ پہلا آسمان دنیا کا یعنی جو زمین سے نزدیک ہے وہ ایک امر مضبوط سے بندھا ہوا ہے اور دوسرا سنگ مرمر سفید کا ہے اور تیسرا لوہے کا ہے اور چوتھا اشٹ دھات کا یا تانبے کا ہے اور پانچواں روپے کا ہے اور چھٹا سونے کا ہے اور ساتواں سُرخ یاقوت کا ہے مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ نہ دیکھے گا تو اے دیکھنے والے

ف تفسیر عزیزی میں ہے کہ جاننا چاہیے کہ اذکار عشرہ یعنی تسبیح و تحمید و تکبیر و تہلیل و توحید و حوقلہ یعنی لاحول ولا قوۃ کہنا و حسبلہ (یعنی حسبی اللہ و نعم الوکیل کہنا)، و بسملہ یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا) اور استعانت و تبارک ہے اور ہر شریعت میں ہوان مختلفہ مروج و معمول بہ ہے اور یہ ذکر یعنی تبارک) اول میں دو سورہ کے واقع ہے اور تحمید پانچ سورۃ کے اول میں اور تسبیح سات سورہ کے اول میں اور اصل ذکر کا تبارک کا ملاحظہ کرنا کثرت انعام و احسان خداوند کا جو ہر ذرہ ذرہ کو دیا ہے۔ اس نے موضوع یہی ہے حدیث ابوہریرہ میں مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا ایک سورۃ ہے قرآن کی تیس آیت اس نے ایک شخص کی شفاعت کی یہانتک کہ وہ بخشا گیا اخرجہ اھل السنن و ابن حبان و ھذا اللفظ للترمذی وقال حدیث حسن و صححہ ابن حبان وقال الحاکم صحیح الاسناد اور ایک روایت ابن حبان میں اس لفظ سے کہ یہ سورۃ استغفار کرتی ہے اپنے صاحب کیلئے یہانتک کہ بخشا جاتا ہے اور ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ یہ سورۃ مانعہ منجیہ ہے عذاب قبر سے نجات دیتی ہے میں چاہتا ہوں کہ دل میں ہر مومن کے ہو رواہ الحاکم وقال ھذا الاسناد عند الیمانیین اور صحیح ترمذی کا لفظ فقط اتنا ہے وددت انہا فی قلب کل مومن قال حدیث حسن غریب اور ابن مسعود نے کہا یہ سورت توریت میں ہے من قرأ فی لیلۃ فقد اکثر و اطاب حاکم نے کہا یہ صحیح الاسناد ہے اور نسائی کا یہ لفظ ہے کہ جو شخص اسکو ہر رات پڑھتا ہے اللہ اسکو قبر کے عذاب سے بچاتا ہے حکایت امام شعبی کہتے ہیں بعض اولیاء اللہ نے کہا ہے میں ہمراہ ایک جنازہ کے قریب مغرب نکلا جب دفن کر کے پھرے رات ہو گئی تھی میں نے ایک شخص کو کتے کی صورت دیکھا کہ قبر میں گھسا پھر ہانپتا ہوا تعب کے ساتھ باہر نکلا داہنی آنکھ اسکی کانی تھی میں نے کہا یہ کیا قصہ ہے اس نے کہا میں اس میت کو ستانا چاہتا تھا مجھکو سورۃ یٰسین نے روکا اور میری آنکھ نکال لی اور مجھسے کہا گیا کہ اگر یہ مردہ سورۃ تبارک پڑھتا تو تیری دوسری آنکھ بھی نکال لی جاتی ہے کہتا ہوں بعض ائمہ اہل بیت اس سورۃ کو دو رکعت نفل میں بعد نماز عشا کے پڑھا کرتے تھے بعض علماء نے کہا ہے جو کوئی وقت رویت ہلال کے اس سورۃ کو پڑھیگا وہ اس مہینہ میں ہر چیز پاوے گا اور ہر شر سے محفوظ رہے گا ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

اے دیکھنے والے آسمانوں کے بیچ پیدا کرنے خدا تعالیٰ کے تفاوت اور فرق یعنی کچھ عیب اور اونچا نیچا یا ٹیڑھا نہ دیکھے گا اور اگر شک ہو تجھے تو فَارْجِعِ
الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ پھر پھیر نگاہ کو اور دیکھ آسمان کو کہیں بھی کچھ ہے سوراخ یا درز یا عیب بلکہ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ
خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ پھر پھیر نظر کو دوبارہ اور دیکھ دھیان کر کے تو پھر آویگی تیری نگاہ تجھ پاس بغیر عیب دیکھے تھکی ہوئی اور شرمندہ جو گھڑی گھڑی عیب
ڈھونڈے اور ذرا بھی نہ پاوے وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ اور بیشک ہمنے بنا دیا
دنیا کے آسمان کو یعنی پہلے آسمان کو جو زمین سے نزدیک ہے اُسے آرائش دی چراغوں سے یعنی تاروں سے اور کیا ہمنے اُن تاروں کو مار نکالنے والے شیطانوں کو
کہتے ہیں کہ دیو آسمان پر جاتے ہیں فرشتوں کی باتیں سننے کو تو تارے انکو مار نکالتے ہیں وہاں سے یا فرشتے اُن دیووں کو آتشی حقے مارتے ہیں اور تیار کیا ہمنے
اُن دیووں کے جلانے کیواسطے آگ جلتی ہوئی کا سو وہ دوزخ ہے وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور اس واسطے اُن کے
جو کافر ہوئے اپنے پروردگار سے عذاب دوزخ میں رہنے کا اور بُری جگہ ہے دوزخ پھر جا رہنے کی اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ
جسوقت ڈالے جاوینگے کافر دوزخ میں تو سنیں گے آواز دوزخ کی جیسے گدھا پکارتا ہے یعنی آواز بد اور ڈراونی سنینگے دوزخ سے اور وہ دوزخ اُبلتا ہے اور کافروں کو بھی اوپر
نیچے کریگا جیسے ہانڈی میں گوشت اُبلتا ہے اور اُچھلتا ہے اور وہ دوزخ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ نزدیک ہے کہ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو غصے سے یعنی دوزخ کا
کافروں کو دیکھ کر نہایت غصے سے غراوے گا اور شور کریگا ایسا کہ پھٹ جاوے غصے سے كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ جسوقت ڈالے
جاویں گے کافروں کے بہت سے گروہ دوزخ میں تب پوچھیں گے اُنسے دوزخ کے دربان طعن سے اور غصے سے کہ اے منکرو کیا نہ آیا تھا تمہارے پاس
کوئی ڈرانے والا یعنی کوئی نبی نہ آیا تھا جو تم کو یہاں کے احوال کی خبر بتاتا اور اس عذاب سے ڈراتا تمہیں قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ
مِنْ شَيْءٍ ښ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ کہیں گے کہ ہاں آیا تھا ہمارے پاس ڈرانے والا نبی پر ہمنے اسے جھوٹ جانا تھا اور اُس کا کہا نہ مانا تھا
اور کہا تھا ہمنے اُس سے کہ نہیں بھیجی خدا تعالےٰ نے کوئی چیز یعنی ہمنے نبی کو کہا تھا کہ یہ جو بیان کرتے ہو تم کہ اس طرح خدا تعالیٰ کا حکم ہے اس میں ایک بات بھی
خدا تعالیٰ نے نہیں بھیجی اور نہیں ہو تم مگر ایک بڑے بھلاوے میں پڑے ہو تم یعنی اور ہمنے نبی کو کہا کہ تم بھلاوے میں پڑے ہو جو تم ہم ہی سے آدمی ہو کر دعوے
کرتے ہو کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے یہ کوئی بھی اعتبار کرے ایسے جھوٹ کو وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ اور کہیں گے
کافر کہ اگر ہم سنتے کہنا نبی کا اور مانتے اُن کی بات دنیا میں اور نہ جھگڑتے اُن سے یا فکر کرتے اُنکے معجزے دیکھ کر اور سمجھتے اُن کے کہنے کو کچھ اپنی غرض اور
مطلب کی نہیں کہتے تو نہوتے ہم آج دوزخ کے رہنے والوں میں فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ اقرار کیا کافروں نے اپنے گناہوں کا اُسوقت
جو فائدہ نہ تھا پھر پھٹکار اور دوری ہے خدا تعالیٰ کی رحمت سے دوزخ کے رہنے والوں کو اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ
بیشک وہ لوگ جو ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے چھپے ہوئے یعنی اُن کا ڈرنا لوگ نہیں جانتے جو دل میں ڈرتے ہیں اور کوئی ایسا کام نہیں کرتے جس سے خدائے
تعالیٰ غصے ہو واسطے اُن ڈرنے والوں کے بدلہ ہے بڑا اس ڈرنے کا اور بُرا کام نکرنے کا بہشت اور اسکی نعمتیں بے نہایت کہتے ہیں کہ مکے کے کافر اپنے
عیش کی مجلس میں بیٹھکر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ کچھ کہا کرتے تھے جب کئی بار خدا تعالیٰ اپنے دوست کو آیتیں بھیجکر اُن کی باتوں سے خبر دی اور وہ
کافر ان آیتوں کے آنے سے شرمندہ ہوئے تب آپس میں مصلحت کر کے یہ ٹھہرایا کہ اب جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں کہیں تو آہستہ کہیں
کہ خدا تعالیٰ اُس کو نہ سُنے اور خبر نکرے خدا تعالےٰ یہ خبر دیتا ہے انکی مصلحت کی اور اُس کا جواب فرماتا ہے کہ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ
اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور اگر چھپاؤ تم اپنی بات کو یا پکار کر کہو اس بات کو بیشک خدا تعالےٰ جانتا ہے اور خبردار ہے اُن بھیدوں سے جو تمہارے
دلوں میں ہیں بیشک خدا تعالےٰ جاننے والا ہے اور واقف ہے سب باتوں کا جو آہستہ کہتے ہو یا پکار کر کہو بلکہ تم منہ سے بھی نہ نکالو اور دل ہی میں خیال کرو
اُسے بھی خدا تعالیٰ جانتا ہے اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ع اے کیا نہ جانے دلوں کا بھید وہ شخص جسنے دلوں کو بنایا اور پیدا کیا یعنی خدا تعالےٰ ع۱
فرماتا ہے کہ اے احمقو اتنا نہیں سمجھتے کہ جسنے دل کو پیدا کیا ہے اپنی قدرت سے دل کا احوال کیونکر چھپا ہوگا۔ اور خدا تعالےٰ خوب جاننے والا ہے
بھیدوں کا اور خبردار اور واقف ہے سب کے احوال کا گویا چھپا ہوا ظاہر ہے هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ
وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ وہ خدا تعالیٰ جسنے بنائی تمہارے واسطے زمین عاجز اور تابعدار پھر چلو پھرو اُسکی طرفوں اور کناروں میں یعنی جہاں چاہو چلو اُسپر اور کھاؤ

خدا تعالیٰ کی روزی سے جو تمہارے واسطے مقرر کر رکھی ہے جب تک جیو پھر پیچھے مرنے کے اٹھ کر گوروں سے جاؤ گے خدا تعالیٰ کے پاس حساب دینے کو ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا ھِیَ تَمُوْرُ ۝ اے کافرو کیا بے ڈر ہو گئے تم اس شخص سے جو آسمان میں ہے اس بات سے کہ تمہیں زمین کے اندر لیجاوے یعنی زمین اپنے اندر لیوے تمکو اسکے حکم سے پھر وہ زمین اندر لیکر پھر آوے یعنی اور نیچے لیجاوے تمکو اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ کَیْفَ نَذِیْرِ ۝ یا بے ڈر ہوئے تم اے کافرو اُس شخص سے جو آسمان میں ہے اس بات سے کہ بھیجے تم پر پتھر کا مینھ جیسے حضرت لوط نبی کی امت پر پتھر برسائے تھے پھر جانو تم جب عذاب دیکھو کہ کیسا ہوتا ہے ڈرانا ہمارا پر اسوقت کا جاننا فائدہ نہ ہوگا تمہیں وَلَقَدْ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَکَیْفَ کَانَ نَکِیْرِ ۝ اور بیشک جھوٹا کہا نبیوں کو ان لوگوں نے جو پہلے تھے ان مکے کے کافروں سے یعنی اگلے پیغمبروں کی امت پھر وہ اسی سبب سے مر کھپے پھر جانو تم اُن کا حال سن کر کہ کیسا ہی عذاب ہمارا اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ فَوْقَھُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّیَقْبِضْنَ ۝ مَا یُمْسِکُھُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍۢ بَصِیْرٌ ۝ اے کیا نہیں دیکھتے طرف جانوروں کے جو اڑتے ہیں اُنہوں کے سر پر قطار ہو کر پر باندھتے ہیں اور کھولتے ہیں اڑنے کیواسطے یعنی جانور جو اڑتے ہیں تو اپنے پروں کو کھولتے اور موندتے ہیں تو نہیں تھامتا ان کو مگر خدا تعالےٰ یعنی اگر خدا تعالیٰ نہ تھامے اپنی قدرت سے تو گر پڑیں اور وہ خدا تعالیٰ سب چیز کو دیکھتا ہے کچھ اس سے چھپا ہوا نہیں ہے اَمَّنْ ھٰذَا الَّذِیْ ھُوَ جُنْدٌ لَّکُمْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْکٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ۝ اے پھر کوئی ہے ایسا اور اس بات کہنے کے لائق کہ وہ ہے فوج مدد کرنے والی اور حمایتی تمہاری سوائے خدا تعالیٰ کے جو عذاب اور غصے خدا تعالیٰ کے سے بچاوے یعنی سوائے خدا تعالیٰ کے ایسا کوئی نہیں ہے جو عذاب سے دوزخ کے بچاوے نہیں ہیں یہ کافر مگر فریب میں شیطان کے ہیں یعنی شیطان نے جو انہیں بہکایا ہے۔ کہ دوزخ اور اسکا عذاب نہیں ہے کافروں نے سچ جانا اور اسکے کہنے سے خراب ہوئے اَمَّنْ ھٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُکُمْ اِنْ اَمْسَکَ رِزْقَہٗ ۚ یا کون ہے ایسا جو اس سے کہے کہ یہ روزی دیوے گا اگر خدا تعالیٰ اپنی روزی بند کر لیوے یعنی اگر خدا تعالیٰ کسی کا رزق موقوف کرے تو کون ہے جو اسے سوائے خدا تعالےٰ کے اپنے پاس سے کھانے کو دیوے یہ بات کافر جانتے ہیں اور یقین ہے کہ روزی دینے والا اور پیدا کرنیوالا وہی ہے اس بات سے غیر واقف نہیں ہیں بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۝ بلکہ جان بوجھ کر لگے آنے میں جھگڑنے کو اور غرور کرتے ہیں اور نافرمانی کرتے ہیں اور سچ بات سے بیزار ہوتے ہیں اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْھِہٖٓ اَھْدٰٓی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ ایک شخص جو چلے وندھا پڑا ہوا اور منھ اپنے کے اور داہنے بائیں نہ دیکھے اور آگے پیچھے کا دھیان نہ کرے تو وہ خوب چلتا ہے یا وہ کوئی جو چلتا ہے سیدھا اپنے قدموں پر کھڑا نیچان اور اونچان اور گڑھا کنواں دیکھتا چلے ہے اور سیدھی راہ مضبوط پر ہے یہ مثل ہے کافروں اور مومنوں کی یعنی کافروں نے جو اپنے باپ دادا سے جو چال دیکھی ہے اسی طرح چلے جاتے ہیں بھلائی برائی اسکی نہیں سمجھتے اور مومنوں نے سمجھکر سیدھی دین اسلام کی راہ چلی اور گمراہی کی راہ چھوڑ دی پھر یہ منزل مقصود کو پہنچیں گے یا وہ کافر قُلْ ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَکُمْ وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکوں کو کہ میں تمہیں اس خدا تعالیٰ کی راہ بتاتا ہوں کہ جس نے تمہیں پیدا کیا اور بنائے تمہارے واسطے کان جو تم سنتے ہو ان کانوں سے سب کی آواز اور بات اور بنائیں تمہارے واسطے آنکھیں جو سب کچھ ان سے دیکھتے ہو اور بنائے تمہارے واسطے دل جو اس سے ہر چیز کو سمجھتے ہو اب سمجھو کہ خدا تعالےٰ نے یہ کیسی نعمتیں تم کو دی ہیں لیکن تم بہت تھوڑا شکر کرتے ہو یعنی شکر نہیں کرتے اسکی نعمتوں کا اور قُلْ ھُوَ الَّذِیْ ذَرَاَکُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ وہ ہے خدائے تعالیٰ کہ جس نے تمہیں پیدا کر کے پھیلایا زمین میں یعنی ہر ایک کو حویلی اور مکان اور کسب اور ہنر علیحدہ دیا کہ آرام سے رہ کر عبادت کرو اور حکم بجالاؤ اور پھر جب مرو گے تو پھر بعد مدت مقرر کے گوروں سے اٹھ کر خدا تعالیٰ کے آگے حاضر ہو گے حساب دینے کو وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ کہتے ہیں کافر اور مشرک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کب ہو گی قیامت جو تم اسکا یہ وعدہ کرتے ہو کہ اُسدن سب کاموں نیک اور بد کا حساب اور بدلہ ہوگا۔ بتاؤ تو کب ہے اگر سچے ہو تم یعنی کافر کہتے ہیں کہ قیامت تو در اصل نہیں ہے اگر تم کہتے ہو کہ مقرر ہووے گی اگر اس بات میں سچے ہو تو بتاؤ کہ کب ہوگی۔ اور کتنی مدت پیچھے آویگی تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ ۪ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے جواب میں کہ سوائے اسکے نہیں ہے تمہارا جواب کہ قیامت کے آنے کا وقت خدا تعالیٰ کے پاس ہے اور میں ڈرانے والا ہوں کھلا ہوا یعنی جو کچھ مجھے حکم ہوتا ہے۔ وہی میں تمہیں کھولکر کہتا ہوں کہ قیامت مقرر آویگی تم اس سے ڈرو کہ ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا لیکن وقت اسکے آنے کا خدا تعالےٰ ہی جانتا ہے

وقف لازم
وقف غفران
وقف منزل

اور میرا کام اتنا ہی ہے کہ حکم خدا تعالیٰ کا تمہیں کہہ دیتا ہوں آگے تم جانو مانو گے تو چھوٹو گے نہ مانو گے تو عذاب میں گرفتار ہو گے فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ پھر جس وقت دیکھیں گے کافر قیامت کو نزدیک اپنے تو برا ہو جائے گا اور بگڑ جائیگا منہ ان کا ہی قیامت کے مارے ڈر کے اور کہیں گے فرشتے کہ یہی ہے وہ کہ تھے تم دنیا میں ہمیشہ اسے چاہنے والے یعنی قیامت کو جو تم جلد چاہتے تھے یہ وہی ہے۔ کہتے ہیں کہ کافر ہمیشہ آرزو کرتے تھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے یار اور رفیق بھی سب مریں خدا تعالیٰ اپنے دوست کو اس بات کی خبر دیتا ہے اور انکے جواب میں یہ آیت بھیجی قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں جو تیری موت چاہتے ہیں کہ بھلا دیکھو تو تم اگر مجھکو مار ڈالا خدا تعالیٰ نے اور جو میرے ساتھ رفیق ہیں ان کو بھی مار ڈالا یا بخشا مجھے اور انہیں اللہ نے دیر کی میرے مارنے میں یعنی اگر تمہاری یہ آرزو ابھی ہوئی یا اس میں ڈھیل ہوئی تو پھر کون ہے ایسا جو امان دیویگا کافروں کو عذاب دکھ دینے والے سے یعنی نہ میرے مرنے سے اور نہ میرے جینے سے تم پر سے عذاب موقوف ہوگا تم دونوں طرح عذاب سے نہیں بچنے کے سوائے ایمان لانے کے یعنی جب تک ایمان نہ لاؤ گے کسی طرح ہرگز نہیں چھوٹو گے اور قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ خدا تعالیٰ بے نہایت بخشش کرنیوالا ہے جو ایمان لایا میں ساتھ اس کے اور اسی پر بھروسا کیا میں نے اپنے کاموں کا پھر جلد جانو گے تم کہ کون ہے بیچ گمراہی کھلی ہوئی کے یعنی قیامت کو یا مرنے کے دن کھلیگا تم پر کہ کون گمراہ ہے اور قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ع کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دیکھو تو بھلا اگر ہو جاوے پانی تمہارے کنوؤں کا نیچے زمین کے یعنی غائب ہو جاوے تو پھر کون ہے ایسا جو لاوے تمہارے واسطے پانی بہت بہتا ہوا صاف کھلا ہوا چاہیئے کہ اس آیت کو تمام کر کے پڑھو کہ اَللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ تفسیر زاہدی میں لکھا ہے کہ ایک استاد شاگرد کو یہ آیت یاد کرواتا تھا کہ فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ایک کافر نے یہ سنکر کہا کہ بِالْمِعْوَلِ وَالْمُعِيْنِ یعنی ہتھیاروں اور مددگاروں سے پانی پھر بھر لاوینگے یہ کہتا ہوا چلا گیا رات کو اندھا ہوا اور ایک آواز غیب سے آئی کہ یہ پانی روشنی کا تیری آنکھ سے غائب ہوا اب اسکو پھر لا معول اور معین سے فجر کو اندھا اٹھا اور لگا سر پیٹنے فائدہ کچھ نہ ہوا۔

ع ۲

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً

نٓ جدا جدا حرف جو قرآن میں آئے ہیں یہ بھید ہے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان جو اسے کوئی اچھی طرح نہیں سمجھ سکتا ولیکن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو فرمایا کہ پہلے خدا تعالیٰ نے قلم پیدا کیا پھر دوات قلم نے اس دوات سے حکم خدا تعالیٰ کے لکھے جو کچھ کہ ہو چکا اور جو کہ ہوتا ہے اور جو کہ ہوویگا سب لکھ چکی سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ دوات وقلم کی اور اسکے لکھنے کی قسم ہے یعنی قسم ہے دوات وقلم کی جو کچھ انسے لکھا ہے مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ نہیں ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ نعمت اور بخشش پروردگار اپنے کے دیوانہ جیسے ولید بیٹا مغیرہ کا کہتا ہے سو تو ویسا نہیں ہے وہ جھوٹا ہے ولید ملعون کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قرآن پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ میں خدا کا بھیجا ہوا ہوں یہ باتیں دیوانوں کی کرتا ہے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے بلکہ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ اور بیشک تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح بدلہ ہے نیک اس پیغام پہنچانے کا بغیر احسان رکھے ہوئے یعنی تجھے جو ہم نے حکم کیا کہ یہ پیغام میرے بندوں کو پہنچا تو حکم بجا لایا اور حکم ہمارا پہنچایا اگر وہ مانیں یا نہ مانیں تجھے اسکا بدلہ ہم دینگے اور کچھ احسان نہیں رکھینگے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ اور بیشک تو ہر طرح اور بہت بڑی اچھی اور اچھی عادت کے ہے یعنی تیرا مزاج اور عادت بہت اچھی ہے جو ایسی کسی کی نہیں فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ بِاَيِّىكُمُ الْمَفْتُوْنُ پھر جلد دیکھو گا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیکھیں گے تیرے مدعی بھی جب انپر عذاب اترے گا کہ تم میں سے کون ہے فتنہ اور بلا یعنی جانیں گے کافر کہ دیوانہ تو ہے یا وہ آپ ہیں اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ بیشک پروردگار تیرا خوب جانتا ہے انکو جو بھولا ہے اسکی راہ جو دین اسلام ہے اور وہی خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے انکو جو سیدھی راہ میں ہیں یعنی خدا تعالیٰ دونوں کو جانتا ہے کسی کا حال اس سے چھپا نہیں فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ پھر تو کہنا مت مان ان کا جو جھٹلاتے ہیں تیرے معجزوں کو اور

قرآن کو ف۱ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ؕ چاہتے ہیں یہ مشرک تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو نرمی کرے انسے اور بتوں کو طعنہ نہ دیوے تو پھر وہ بھی نرمی کریں تجھ سے اور تیرے دین کو عیب نہ کریں یعنی مشرک چاہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری دین اور بتوں کو عیب نہ کرے اور ہم سے اخلاص کرے تو بھی اس سے محبت کریں اور اسکے دین اسلام کو طعن نکریں اور برا نہ کہیں وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۙ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ ۙ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ عُتُلٍّۢ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۙ اور مت کہا مان کسی قسمیں کھانیوالے کا جو ہر بات میں قسم کھائے جھوٹی سو وہ ولید بیٹا مغیرہ کا ہے سو ہلکا چھچھورا ہے عیب کہنے والا ہے لوگوں کا پیٹھ پیچھے پھرنیوالا ہے لڑائی کرتا ہوا پھیر رکھنے والا ہے نیک کاموں سے سخت ہے بدخو حد سے زیادہ گنہگار سوائے ان سب عیبوں کے حرامزادہ ہے یعنی تحقیق نہیں جو اسکا باپ کون ہے کہتے ہیں کہ ولید اٹھارہ برس کا تھا جب مغیرہ نے کہا کہ تو میرا بیٹا ہے یہ کہا اپنے پاس رکھا اور تفسیر زاہدی میں لکھا ہے کہ جب یہ آیت مجلس میں پڑھی گئی اور ولید نے سنا اور دل میں غور کیا سب عیب اپنے میں پائے مگر کہا کہ میں سردار قریش کا ہوں اور باپ مغیرہ مشہور ہے اور جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھوٹ نہیں بولتا یہ بات کس طرح ہے پھر تلوار کھینچ کر اپنی ماں کے پاس گیا اور احوال اپنے باپ کا پوچھا اور کہا سچ کہہ نہیں تو مار ڈالتا ہوں غرض اسکی ماں نے ڈر کر سچ کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا اور تیرے چچا کے بیٹے مال کے وارث ہوا چاہتے تھے ۔ میں نے فلانے غلام کو کچھ دیکر اس سے بیج لیا سو تو پیدا ہوا سو سچ ہے کہ اسی سبب زیادہ دشمنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رکھتا تھا سو خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ ایسے شخص کا کہا مت مان اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اسواسطے کہ مالدار ہے ۔ اور اولاد رکھتا ہے جسوقت کہ پڑھی جاتی ہیں آئیتیں ہمارے قرآن کی اسکے آگے ولید ملعون کے آگے تو کہتا ہے کہ قصے ہیں گذرے ہوئے لوگوں کے سو ایسے کی سزا یہ ہے کہ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝ جلد ہوگا جو نشان داغ کا دیں گے ہم اسکی ناک پر یعنی منہ کالا کر کے رسوا کرینگے کہتے ہیں کہ بدر کی لڑائی میں زخم اسکی ناک پر لگا تھا جو نشان اسکا دیا گیا اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ بیشک آزمایا ہمنے مکہ کے لوگوں کو قحط اناج اور میوے کے سے جیسے آزمایا تھا ہمنے باغ کے مالکوں کو کہتے ہیں کہ صنعاں شہر کے گرد میں جو یمن کے ملک میں ہے ایک نیکبخت کا باغ تھا ف۲ جب اس باغ کا میوہ تیار ہوتا ۔ تو توڑنے کیوقت اچھے سے اچھا فقیروں کو دیتا اور جب سب توڑ چکتا تو دسواں حصہ نذر خدا تعالی کی نکال کر محتاجوں کو بانٹتا جب وہ نیکبخت مر گیا بیٹوں نے کہا کہ مال تھوڑا ہے اور خرچ کنبے کا بہت ہے اور اگر باپ کیطرح ہم بھی دیویں گے تو گذران ہماری تنگ ہو گی پھر اسکا علاج یہ ہے کہ فجری بہت سویرے اٹھ کر جائیے جو فقیروں کو خبر نہووے اسوقت جا کر میوہ توڑ لائیے جیسا کہ فرماتا ہے پروردگار اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۙ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝ جبکہ قسم کھائی اس باغ کے وارثوں نے کہ چپکے سے جا کر میوہ توڑیں فجر ہی سویرے جو فقیروں کو خبر نہووے اور نہ کہا کہ انشاء اللہ تعالی قسم کھانے کیوقت پھر ان ہی باتوں کو مقرر کر کے سو رہے اپنے گھر میں فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ پھر اس باغ پر پھرنے والا یعنی بلا آئی باغ پر تیرے پروردگار سے رات کو اور وہ سوتے تھے اپنے گھروں میں فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۙ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۙ پھر ہو رہا وہ باغ اس بلا سے جیسے میوہ جھڑا ہوا یعنی وہ باغ ایسا ہو گیا جیسے کہ اسکا سارا میوہ توڑ لیا اور کچھ نہ چھوڑا اور وہ اس حال سے خبر نہ رکھتے تھے پھر پکارا ایک بھائی نے دوسرے کو فجر ہی اور کہا اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ۝ وہ کہ سویرے اٹھکر چلو اپنے کھیت پر اگر ہو تم توڑنے والے میوے کے اور اسمیں کھجوریں تھیں پھر سب اٹھے اور اسباب اسکے توڑنے کا لے کر گھر سے فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۙ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ۙ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ۝ پھر چلے باغ کی طرف اور یہ ڈرتے تھے اور چپکے چپکے کہتے تھے تو کوئی نہ سنے یہ کہ ایسا نہ ہو جو گھس آوے یعنی چلا آوے آج کوئی فقیر جو حصہ لیجاوے اور سویرے گئے جلد دوڑے زور سے فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْۤا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝ جب دیکھا باغ کو جو اس میں میوہ دیکھنے کو بھی نہیں ہے تو کہا آپس میں کہ بیشک ہم راہ بھولے باغ کی یعنی کل ہم تو بھرا ہوا میوہ سے چھوڑ گئے تھے اب یہاں تو ذرا بھی میوہ ہے نہیں پھر دھیان کیا تو دیکھا کہ دیوار اور مکان وہی ہیں ۔ تب کہا کہ باغ تو وہی ہے پر ہم بےنصیب ہیں اسکے میوہ سے اور ناامید ہیں اسکے نفع سے قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝ پھر کہا ان کے منجھلے بھائی نے ف۳ وہ عقلمند تھا کہ اے کیا نہ کہا تھا میں نے تم کو کل کہ کیوں نہیں یاد کرتے خدا تعالی کو یعنی کہو کہ اگر خدا تعالےٰ چاہے گا ۔

ف۱ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ در تفسیر خود تحت این آیت انعام فرمودند کہ مرد صحیح الایمان را باید کہ با بدعقیدان انس نگیرد و ہم مجلس و ہم کاسہ و ہم نوالہ نشود ہر کہ با بدعقیدان دوستی پیدا کند نور ایمان و حلاوت آن از وی برگیرند و بالخصوص ازجملہ منکران کسیکہ رذیل النفس و بداخلاق باشد با او موافقت کردن بحسب ظاہر بود موجب نقصان بکمال حسن اخلاق است بنا برایں احتراز ازو ضرور است ف۲ نام اسکا محمد ان تھا ۔ ف۳ یعنے تین لڑکے تھے ۔ ۔ ۔ ۔

تو میوہ توڑینگے تمنے نہ مانا تب قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ٭ کہا سب نے کہ پاک ہی سب عیبوں سی پروردگار ہمارا اور جو یہ باغ کا میوہ غائب ہوا تو خدائے تعالیٰ نے ظلم نہیں کیا ہمپر بلکہ بیشک ہم ہی تھے ظلم کرنیوالے جو نیت کی کہ فقیروں کو نہ دیویں گے۔ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ٭ پھر رو برو ہوا ایک دوسرے کے طعنے دیتا ہوا یعنی آپس میں بیٹھکر ایک دوسرے کو کہنے لگا کہ تو بھی تو اس بات پر راضی ہوا کہ فقیروں کو نہ دیجئے اور سویرے اٹھکر میوہ توڑ لادیجے دوسرے نے کہا کہ تو بھی چپ ہو رہا اور منع نہ کیا اور ایک نے کہا کہ پہلے تو نے ہی یہ بات نکالی غرض کہ سب نے اپنے گناہوں پر اقرار کیا اور قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ٭ کہا سب نے اے ہائے افسوس اور خرابی ہماری بیشک ہم تھے حد سے گذرے جو انشاءاللہ تعالیٰ نہ کہا اور نیت کی جو فقیروں کو نہ دیویں گے لیکن خدائے تعالیٰ کی کریمی سے اُمید ہی عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ٭ شاید پروردگار ہمارا وہ کہ بدلا دیوے ہمکو اچھا اس باغ سے بیشک ہم اپنے پروردگار کی طرف محبت کرنیوالے اور سب طرف سے اُسکی طرف پھرنے والے ہیں اور توبہ کی ہمنے امیدوار ہیں جو توبہ قبول کرے پھر خدائے تعالیٰ نے اِن کے عجز کے سبب اُن پر مہربانی کی اور اُن کو ایک باغ دیا بھرا ہوا میووں کا خدائے تعالیٰ ایسا ہی کریم ہے پھر دیکھو کہ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ٭ ایسا ہے عذاب خدائے تعالیٰ کا دنیا میں عذاب یکایک آتا ہی بے خبر اور ہر طرح عذاب اُس جہان کا بہت بڑا ہے جو اسکی انتہا نہیں یعنی ہمیشہ رہے گا کافروں پر اگر یہ کافر ہوتے جاننے والے تو ڈرتے اُن کاموں سے جن کاموں کے سبب عذاب ہوگا اور ہرگز وہ کام نہ کرتے اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ٭ بیشک ڈرنے والوں کے تئیں جو کام کہ جس سے عذاب ہووے گا۔ وہ کام نہیں کرتے اُنکو آگے پروردگار اُن کے باغ ہیں نعمت سی بھرے ہوئے یعنی جو لوگ کہ خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اُس کا حکم بجا لاتے ہیں خدائے تعالیٰ نے اُن کیواسطے باغ نعمت کے بھرے ہوئے رکھے ہیں کافر کہتے ہیں کہ یہ باغ نعمتوں کے بھری ہوئی جو مسلمان کہتے ہیں کہ ہمارے واسطے ہیں بعد مرنے کے یہ در اصل تو کچھ نہیں پر ہمنے مانا کہ اگر ہوں بھی ہیں تو ہمیں اُن سی اچھے باغ ہوں گے جواب یہاں دنیا میں ہم اُن سے سب طرح اچھے ہیں مال و دولت اور عزت میں سو خدائے تعالیٰ اُن کی بات کو رد کر کے فرماتا ہے۔ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ٭ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ٭ج اے کیا پھر ہم کرینگے مسلمانوں کو کافروں کے برابر یہ تو ہوگا نہیں جو کافر اور مسلمان قیامت کو برابر ہوویں کیا ہوا ہی مشرکو کیسی بات کہتے ہو کہ ہم مسلمانوں کے برابر یا بہتر ہوں گے تو پھر اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ٭ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ٭ج آیا کیا تمہارے واسطے کتاب ہے کوئی جو اُس میں پڑھتے ہو وہ کہ واسطے تمہارے اسمیں لکھا ہی کہ جو چاہو گے سو ہوگا۔ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ٭ یا تمنے قسم کھائی یا قول کیا ہے ہمنے بڑا مضبوط کہ قیامت کے دن تلک واسطے تمہارے ہی کچھ تم کہو اپنے واسطے بھلائی برائی ہی یعنی تم جو کہتے ہو کہ ہم قیامت کو بھی مسلمانوں سی بہتر ہونگے مال دولت میں پھر اس بات کی کون سی دلیل ہے۔ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ٭ج پوچھ اُن سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کون ہی اُن میں ضامن ہی اس بات کا یعنی ذمہ لیوے اس بات کا کہ قیامت کو ہم سبھ لیویں گے۔ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚج فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ٭ یا کوئی اُنکے شریک ہیں یعنی اُنہوں نے جو ہمارے شریک مقرر کر رکھے ہیں اپنے نزدیک وہ اُنکی مدد کریں گے پھر کہہ لاؤ اپنے مقرر کئے ہوئے شریک اپنی مدد کو اگر ہو تم سچ کہنے والے اس بات کے جو باغ نعمت کا بھرا ہوا ملیگا انکو قیامت میں يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ ٭ جس دن کھلے گی پنڈلی عرش کی یا تجلی کریگا نور خدائے تعالیٰ کا اور بلائے جاوینگے لوگ واسطے سجدہ کرنے کے کہتے ہیں کہ اُسدن خدائے تعالیٰ کا نور تجلی کریگا اور حکم ہوگا کہ سجدہ کرو اور ایک روایت یہ ہی جو کھولے گا اور ظاہر کرے گا پروردگار پنڈلی اپنی اُسے دیکھکر مسلمان سجدہ کریں گے اور منافقوں کی پیٹھ کی ہڈی کمر کے نیچے سی سر تلک ایک ہوگی سجدہ نہ کر سکیں گے جیسے کہ فرماتا ہے۔ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ٭لا خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ٭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ٭ پھر سجدہ نہ کر سکینگے نیچے ہونگی آنکھیں شرمندگی سی اُنہیں خواری رسوائی ہوگی اور وہ مقرر تھے دنیا میں بلائے جاتے سجدہ کرنے کو یعنی دنیا میں اُنہیں کہتے تھے کہ سجدہ کرو خدائے تعالیٰ کو اور تندرست تھے کچھ کسی طرح کی بیماری کا اُنہیں بہانہ نہ تھا جب وہ وقت گیا فرصت کا اب سوائے حسرت اور پچھتانے کے حاصل نہیں

ربع وقف لازم ۱۲

مع ۱۵ عند المتقدمین ۱۲

ف حشر کے دن ہر امت جسکو پوجتی تھی اُن کیساتھ جاویگی مسلمان کھڑے رہ جاوینگے پروردگار آویگا جس صورت میں نہ پہچانے فرماویگا میں تمہارا رب ہوں میرے ساتھ آؤ کہینگے نعوذ باللہ ہمارا رب آوے گا۔ تو ہم پہچان لیں گے فرماویگا۔ کچھ اُن کا نشان جانتے ہو کہینگے جانتے ہیں پھر ظاہر ہوگا انکی پہچان موافق اور پنڈلی کھولیگا تو سجدے میں گریں گے جو سچی نیت سے سجدہ کرتا تھا اسکی پیٹھ اکڑ جائیگی الٹا گر پڑیگا یہ اُنکا اعتقاد اور توحید آزمانے کو کہ کسی صورت پوجنے سے ایسے بیزار ہیں ۱۲ منہ ح

اب خداتعالیٰ کافروں پر غصے ہوکر واسطے تسلی کرنے دل حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرماتا ہی کہ فَذَرْنِیْ وَمَنْ یُّکَذِّبُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ سَنَسْتَدْرِجُھُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ پھر چھوڑ دے مجھے اور ان لوگوں کو جو جھوٹ جانتے ہیں اس بات کو یعنی قیامت اور اسکے احوال کو میں سمجھ لونگا انسے تو فکر اور غم نکر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی بات کا پکڑونگا میں انکو سہج سہج اسجگہ سے جو نجانیں وہ وَاُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ ۝ اور ڈھیل دیتا ہوں میں انکو تو مغرور ہوویں اور خوب گناہ من مانتے کر لیویں تب عذاب سے پکڑوں انکو کہ بیشک پکڑنا میرا اور عذاب کرنا میرا سخت اور مضبوط ہی جو کسی طرح پھرتا اور سرکتا اور دور نہیں ہوتا اَمْ تَسْئَلُھُمْ اَجْرًا فَھُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تو مزدوری مانگتا ہی ان سے دین کی راہ بتانے پر پھر انپر یہ جو چٹی بھاری ہوتی ہی جو تجھ سے بیزار ہوتے ہیں اَمْ عِنْدَھُمُ الْغَیْبُ فَھُمْ یَکْتُبُوْنَ ۝ یا انکے پاس غیب کی خبر آتی ہی پھر وہ اس خبر کو لکھتے ہیں اور واسی کی سند سے کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں سے قیامت کو بہتر ہونگے مال اور دولت میں فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ وَلَا تَکُنْ کَصَاحِبِ الْحُوْتِ اِذْ نَادٰی وَھُوَ مَکْظُوْمٌ ۝ وقف لازم پھر صبر کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پروردگار کے حکم سے یعنی جسطرح پروردگار کا حکم ہوتا ہی اسیطرح کام کر اور جلدی بیقراری مت کر جیسے یونس نبی علیہ السلام نے کی جو بغیر حکم خداتعالیٰ کے بھاگا اور صبر نہ کیا تو پھر قید مچھلی کے پیٹ میں ہوا جب پکارا اپنے رب کو کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اور حضرت یونس تھے بھاگ گئے وقت غصہ میں بھرے ہوئے لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَکَہٗ نِعْمَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَھُوَ مَذْمُوْمٌ ۝ اور اگر نہ پاتا اور نہ تھامتا یونس علیہ السلام کو فضل اُسکے پروردگار کا تو ہر طرح پھینکا گیا تھا بیچ جنگل بغیر گھانس اور درخت کا اور حضرت یونس طعنہ اور الہنا کھائے ہوئے تھے یعنی اگر خداتعالیٰ اپنے فضل اور کرم سے یونس علیہ السلام کے حال پر غور نہ کرتا تو البتہ دکھ پاتا جو ایسے جنگل میں پڑا تھا جہاں سایہ اور گھانس بھی نہ تھا فَاجْتَبٰہُ رَبُّہٗ فَجَعَلَہٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ پھر قبول کیا اور نوازا یونس علیہ السلام کو اسکے پروردگار نے اور کیا اسکو نیکوں سے کہتے ہیں کہ قریشیوں نے ایک قوم کے لوگوں کو جو نظر لگانے میں مشہور تھے انہیں کچھ دیا گیا اور کہا کہ تم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی نظر لگاؤ جو یہ دنیا سے جلے اور ہم اسکے دکھ سے چھوٹیں خداتعالیٰ نے ان بدنظروں کی نظر کو دفع کیا اور یہ آیت بھیجی کہ وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ نزدیک تھا جو کافر تجھے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گرا دے اپنی نگاہوں سے یعنی تجھے وقف لازم نظر لگاتے جسوقت کہ سنتے ہیں قرآن کو تو کہتے ہیں کہ یہ مرد دیوانہ ہوگیا ہی یعنی دیوانہ ہے یا دیوا ایسی ایسی باتیں کہتا ہی اور وہ جھوٹے ہیں جو دیوانہ کہتے ہیں بلکہ وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ نہیں ہی وہ قرآن مگر نصیحت ہی واسطے خلقت کی جو بسنے والے ہیں یعنی بیشک نصیحت ہے قرآن شریف ۝ ربع الربع ۱۲

سورۃ الحاقۃ مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | اثنتان وخمسون اٰیۃ

اَلْحَآقَّۃُ ۝ مَا الْحَآقَّۃُ ۝ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا الْحَآقَّۃُ ۝ سچا وقت مقرر ہونا ہی کیا ہی پھر وہ سچا وقت مقرر ہونا اور کس چیز نے بتایا اور جتایا تجھے کہ کیا ہے سچا وقت مقرر ہونا جس سے ڈرنا ضرور ہی اور اسوقت سب کے کام بھلے برے ذرہ ذرہ پوچھے جاوینگے اور انکے موافق بدلہ ملیگا سو وہ دن قیامت کا ہی اور ایک نام قیامت کا حاقہ بھی ہی کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَۃِ ۝ جھوٹ جانا قوم ثمود نے حضرت صالح نبی علیہ السلام کی قوم تھی اور قوم عاد نے جو حضرت ہود نبی علیہ السلام کی قوم تھی انہوں نے جھوٹ جانا قیامت کے دن کو اور قارعہ بھی قیامت کیدن کا نام ہی فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُھْلِکُوْا بِالطَّاغِیَۃِ ۝ پھر قوم ثمود کو ہمنے مار کھپایا سبب تکبری انکی کے سے یا ساتھ چیخ کے جو ایک آواز سخت تھی حضرت جبرئیل کی وَاَمَّا عَادٌ فَاُھْلِکُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَۃٍ ۝ اور پھر قوم عاد کی ہمنے مار کھپائی ساتھ باؤ سخت کے جو حد سے زیادہ تھی پھر خداتعالیٰ نے سَخَّرَھَا عَلَیْھِمْ سَبْعَ لَیَالٍ وَّثَمٰنِیَۃَ اَیَّامٍ حُسُوْمًا ۝ بھیجی قوم عاد پر وہی سخت باؤ جو چلتی رہی سات رات اور آٹھ دن وہ بری باؤ ویران کرنیوالی قوم عاد کے گھر بار کو وہ باؤ ایسی تھی جو اسنے انکی حویلیاں بنیاد سے اکھاڑ کر پھینک دیں وہ باؤ بدھ کے دن صبح سے جو شروع ہوئی تھی تو دوسرے بدھ کی شام کو موقوف ہوئی تھی فَتَرَی الْقَوْمَ فِیْھَا صَرْعٰی کَاَنَّھُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَۃٍ ۝ پھر دیکھتا تو اے دیکھنے والے اگر ہوتا تو اس قوم کو اسوقت مرے پڑے ہوئے گویا کہ وہ لوگ تھے جیسے کھجوروں کی پرانی درخت کی اکھڑی ہوئی لکڑی پڑی ہوئی فَھَلْ تَرٰی لَھُمْ مِّنْ بَاقِیَۃٍ ۝ پھر کچھ بھی دیکھتا ہی تو اے دیکھنے والے انکا نشان ہی بچا ہوا یعنی قوم عاد ایسی ہلاک ہوئی ہمارے غضب سے جو کچھ ان سے نشان بھی باقی نہیں رہا وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَہٗ وَالْمُؤْتَفِکٰتُ بِالْخَاطِئَۃِ ۝ اور آیا فرعون اور وہ لوگ جو اس سے پہلے تھے اور گاؤں کے

بہنے والے ساتھ گناہوں کے یعنی ان لوگوں نے گناہ اور شرک کرنا اختیار کیا اور فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝ پھر کہا نہ مانا اپنے پروردگار کے بھیجے ہوئے کا پھر پکڑا خدا تعالیٰ نے انکو پکڑنا سخت ایسا جو پھر کبھی نہ چھوٹ سکینگے اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝ اور بیشک ہمنے جب پانی حد سے گذرا بے نہایت نوح نبی علیہ السلام کے طوفان کیوقت تو ہمنے چڑھایا تھا تمھارے باپ دادا کو چلتی کشتی میں اسواسطے لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝ تو کریں ہم اس احوال کو واسطے تمھاری نصیحت اور یاد آوری کہ خدا تعالیٰ نے اس طرح مومنوں کو بچایا اور اس طرح کافروں کو ہلاک کیا اور اسواسطے کہ یاد رکھے کان یاد رکھنے والا جو اسے یاد رکھکر ڈرے خدا تعالیٰ کے عذابوں سے اور اسکا حکم بجالاوے فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ پھر جب پھونکا جاویگا (نرسنگا) یا قرنا ہی ایکباری پھونکنا وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝ اور اٹھائے جاوینگے زمین اور پہاڑ اپنی جگہ سے پھر ٹوٹینگی زمین اور یکبارگی ٹوٹنا یعنی ذرہ ذرہ ہونگے جیسے جنگل کی ریت یا جیسے دھنے کی روئی دھنتے وقت اڑتی ہے فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ پھر اسدن ہونا ہی جو ہوگا یعنی قیامت آکر موجود ہوگی وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝ اور پھٹیگا آسمان پھر یہ آسمان ہوگا اسدن سست اور نکما وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۭ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝ اور فرشتے ہونگے آسمان کے کناروں پر حکم خدا تعالیٰ کے سے اور اٹھاوینگے تخت تیرے پروردگار کا اپنے اوپر اسدن آٹھ فرشتے کہتے ہیں کہ اٹھانیوالے تخت رب العالمین کے اب ہمیشہ سے چار فرشتے ہیں اور قیامت کے دن آٹھ فرشتے ہونگے اور بعضے کہتے ہیں کہ آٹھ قطار فرشتوں کی ہوگی جو تخت رب العالمین کا اسدن اٹھاوینگے جو اسدن فرشتوں کا شمار بغیر حق تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝ اسدن حاضر ہوگے تم آگے خدا تعالیٰ کے حساب دینے کے واسطے چھپا نہ رہیگا خدا تعالیٰ سے کوئی چھپا ہوا فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۝ پھر جسکو دیا جائیگا اعمال نامہ اسکا داہنے ہاتھ میں پھر وہ کہیگا فرشتوں کو کہ آؤ اور پڑھو میرا اعمالنامہ جو اس میں کچھ ایسا نہیں لکھا جو اسکے دکھانیسے میں شرمندہ ہونگا اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۝ بیشک میں جانتا تھا کہ میں ملنے والا ہونگا اور دیکھونگا اپنے کاموں کے حساب کو یعنی مجھکو یقین تھا کہ جو کچھ میں نے دنیا میں کیا ہے اس کا حساب دینا مقرر ہے فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ پھر اس شخص کو گذران ہوگی خوشی کی جو اسمیں کسی طرح کا فکر اور اندیشہ نہوگا اور عزت اور حرمت سے رہیگا فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ۝ اونچے بلند باغ میں جو میوے اس باغ کے درختوں کے نزدیک ہونگے توڑنیوالوں کے ہاتھ سے یعنی بے محنت توڑ کے کھاوینگے وہ شخص اور فرشتے ان لوگوں کو کہیں گے كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝ کھاؤ میوے اور پیو ٹھنڈے پانی مزیدار سبب اسکے جو تمنے کام کئے ہیں دنیا کے بیچ گذری ہوئی دنوں میں وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۝ اور جسکو دیا جاویگا اعمالنامہ اسکا بائیں ہاتھ میں اور اس اعمالنامہ میں برے کام اپنے لکھے ہوئے دیکھیگا تو پھر کہیگا نہایت پچتاوے سے کہ ہائے کیا اچھا ہوتا جو نہ دیتے اعمالنامہ میرا مجھے جو ایسا رسوا نہ ہوتا وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ اور کیا اچھا ہوتا جو میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے جواب اسکے جاننے سے سوائے عذاب کے اور رسوائی کے کچھ حاصل نہیں ہے - يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ اور کیا اچھا جو وہ موت جس سے دنیا میں مؤا تھا وہی موت ہوتی قضیہ تمام کرنیوالی یعنی میں ایسا مرتا کہ پھر دوبارہ پیدا نہوتا مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ۝ کچھ دور نہ کیا مجھ سے عذاب کو میرے مال نے یعنی دنیا میں جو میرا مال تھا سو وہ اب میرے کچھ کام نہ آیا اور غائب ہوئی مجھ سے حکومت اور قوت اور زور میرا جو دنیا میں تھا مجکو یا دلیل میری غائب ہوئی جسپر مجھے بھروسا تھا پھر حکم ہوگا دوزخ کے دربان کو کہ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۝ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۝ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝ پکڑو تم اسے

[illegible]

طوق ڈالو اسکی گردن میں پھر دوزخ کی آگ میں ڈالو اسی پھر بیچ زنجیر کے جو گردن ہیں وہ زنجیر ستر گز کی ہوگی پھر لاؤ اُسے زنجیر میں خوب کھینچ کر مضبوط باندھو
جو ہل نہ سکے کسواسطے کہ بیشک وہ شخص تھا دنیا میں جو ایمان نہ لایا خدا تعالی بہت بزرگ پر اور اسکا حکم نہ مانا اور اسکے بھیجے ہوئے کو جھوٹ جانا وَلَا یَحُضُّ
عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ؕ اور محبت اور آرزو نہ رکھتا تھا اوپر کھانے فقیر کے یعنی نچاہتا تھا کہ فقیر کو کھلاوے فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ۙ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ۙ
پھر نہیں آج اُسکو کوئی اپنا دوست جو حمایت کرے اور نہ کچھ کھانے کو ہے اسی کے آج سوائے دھوون دوزخیوں کے یعنی وہ جو دوزخیوں کے
بدن سے پیپ اور پانی بہیگا سو وہی انکی خوراک ہوگی پھر ایسی خوراک لَّا یَاْکُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ۝ نہ کھاوینگے اُسکو مگر گنہگار یعنی مشرک ہی وہ ع ۵
خوراک کھاوینگے یعنی سب گناہ بخشیگا خدا تعالی اگر چاہے گا لیکن شرک نہیں بخشیگا فَلَآ پھر نہیں ہے جو کافر کہتے ہیں کہ قرآن محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے اپنے دل سے بنا لیا ہے بلکہ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۙ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۙ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ۚ قسم کھاتا ہوں اس چیز کی جو تم دیکھتے ہو اور اسکی قسم
کھاتا ہوں جسے تم نہیں دیکھتے یعنی ساری پیدائش کی قسم ہے کہ بیشک وہ قرآن ہر طرح پڑھا ہوا ہے بہت بڑے بھیجے ہوئے کا یعنی ہمارا بھیجا ہوا ہے بہت
بڑا اُسکی زبان پر قرآن بھیجا ہے جو وہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام ہے وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۙ
اور نہیں ہے یہ قرآن بات شعر کہنے والے کی تھوڑے ہیں سچ جاننے والے وَلَا بِقَوْلِ کَاهِنٍ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ؕ اور نہ قرآن کہا ہوا کسی کاہن کا ہے
یعنی جو شخص کہ غیب کی خبر بتاتے ہیں انہوں نے بھی یہ قرآن نہیں بنایا تھوڑے ہیں نصیحت ماننے والے تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ نیچے اترا
ہوا ہے سارے عالم کے پروردگار کے پاس سے وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ۙ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ۙ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ ۙ
اور اگر کہے جھوٹ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جیسے کہ تمھارا گمان ہے ہم پر کوئی بات بنا دے تو ہر طرح پکڑیں ہم اسے زور اور قوت سے پھر کاٹیں ہم اسکی
رگ جان کی یعنی خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے کافرو جیسے کہ تم کہتے ہو کہ محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے دل سے بنا کر کہتا ہے کہ یہ خدا تعالے
کا کلام ہے اگر یوں سچ ہو ہم اسے ہلاک کریں بڑے عذاب سے سو تمہاری بات سب جھوٹ ہے اور جو محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہتا ہے سب
سچ ہے فَمَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِیْنَ ۝ پھر نہیں کوئی ایک تم میں سے ایسا جو وہ ہلاکی اس سے دور کرے اور اسے بچا وے وَاِنَّهٗ لَتَذْکِرَةٌ
لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ اور بیشک قرآن ہر طرح نصیحت ہے واسطے پرہیزگاروں کے جو خدا تعالی کا حکم بجا لاتے ہیں اور جو بات منع کی ہے اُس سے دُور
رہتے ہیں وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْکُمْ مُّکَذِّبِیْنَ ۝ اور بیشک ہم جانتے ہیں وہ کہ تم میں سے بعضے لوگ جھوٹا جاننے والے ہیں قرآن کو یعنی ہم
واقف ہیں ان لوگوں سے جو کہتے ہیں کہ یہ قرآن آدمی کا بنایا ہوا ہے اور خدا تعالی کا کلام نہیں اور حالانکہ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ۝ اور بیشک
قرآن ہر طرح پچتاوا ہوگا کافروں کو قیامت کے دن یعنی جب دیکھینگے کہ جنہوں نے قرآن کو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سچا جانا
اور حکم قرآن کا بجا لائے ان کو کیسا اجر اور بدلہ ملیگا کافر دیکھکر پچتاوینگے کہ ہائے ہم بھی اگر اسکو سچ جانتے اور موافق اسکے کام کرتے تو ہمیں
بھی ایسا ہی بدلا اور نعمتیں ملتیں کسواسطے کہ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْیَقِیْنِ ۝ اور بیشک وُہ قرآن ہر طرح سچ ہے اور مقرر کلام خدا تعالے کا ہے ع ۲ ۶
جو کوئی اسکے حکم کے موافق کام کریگا اسے بیشک قیامت کے دن نعمتیں بے نہایت ملینگی فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ ۝ پھر پاکیزگی سے یاد کر
اپنے پروردگار کے نام کو اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ پروردگار تیرا بہت بڑا ہے سب کے وہم اور گمان سے جو کسیکی سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کیا ہے واللہ اعلم

سورۃ المعارج مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اربع و اربعون آیۃ

کہتے ہیں کہ نضر بیٹے حارث نے مکہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا کہ اے پروردگار اگر محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سچ پیغمبر بھیجا ہوا ہے اور قرآن تیرا کلام
مقرر ہے تو ہمارے اوپر پتھر برسا یا کوئی عذاب بھیج یعنی اسکو یقین تھا کہ یہ سب جھوٹ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ بات ابو جہل لعین نے کہی تھی سو خدا تعالے
فرمایا ہے سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ لِّلْکٰفِرِیْنَ لَیْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۙ مِّنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ ؕ مانگا چاہنے والے نے یعنی مانگا عذاب جو مقرر ہونا ہے کافروں کو
جو نہیں کوئی اس عذاب کو دور کرنیوالا خدا تعالی سے جو صاحب بلندیوں کا ہے یعنی جو کچھ خدا تعالی نے مقرر کر رکھا ہے وہ ہرگز ٹلنے کا نہیں پھر وہ ایسا خدا
تعالی ہے جو اس نے بہشت میں درجے بلند تیار کر رکھے ہیں اپنے دوستوں کے واسطے تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوْحُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ

خمسین الف سنۃ ؕ فاصبر صبرا جمیلاً ؕ اور چڑھتے ہیں فرشتے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام جہاں سے خدائے تعالیٰ حکم کرتا ہی بیچ ایک دن کے جو ہے قدر اسکی پچاس ہزار برس کی راہ یعنی وہ راہ جو فرشتے ایکدن میں جاتے ہیں آدمی پچاس ہزار برس میں پہونچے یا وہ دن قیامت کا ہے جو برابر پچاس ہزار برس دنیا کے ہوگا پھر تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صبر کر کافروں کی باتوں کا صبر اچھا کہ گلہ اور بیقراری نہووے یعنی وہ جو کچھ بیہودہ کہتے ہیں ہمیں کہنے دے اور تو گھبرا نہیں اور صبر کر انہم یرونہ بعیداً ؕ ونرٰہ قریباً ؕ بیشک یہ کافر اسدن کو دور دیکھتے ہیں دھیان سے یعنی کہتے ہیں کہ ہرگز نہیں ہونیکا اور ہم دیکھتے ہیں اسدن کو نزدیک یوم تکون السماء کالمہل ؕ وتکون الجبال کالعہن ؕ ولا یسئل حمیم حمیماً ؕ جسدن ہوگا آسمان جیسے تانبا پگھلا ہوا اور ہونگے پہاڑ جیسے اون رنگین دہنی ہوئی یعنی ملائم اور نرم اور ذرہ ذرہ اور نہ پوچھا جائیگا اسدن کوئی دوست گناہوں سے دوست کے یعنی کوئی کسی کے بدلہ گرفتار نہوگا یا کوئی دوست .... اپنے دوست سے بات نہ کرے گا یعنی ایسا خوف اور دہشت اُسدن ہوگی جو کسی کو ہوش اور اوسان باقی نہ ہوگا یبصرونہم ؕ یود المجرم لو یفتدی من عذاب یومئذ ببنیہ ؕ وصاحبتہ واخیہ ؕ وفصیلتہ التی تؤیہ ؕ ومن فی الارض جمیعاً ثم ینجیہ ؕ دکھیں گے وہ سب لوگ اپنے دوستوں کو کہ ایک اپنے حال میں گرفتار ہے اور چاہے گا کافر اور آرزو کرے گا کہ اپنے بدلے دیوے عذاب میں اُس دن پیارے اپنے بیٹے کو اور اپنی جورو کو اور اپنے بھائی کو اور اُن اپنوں کو جنہوں نے اسے آرام سے اپنے پاس رکھا تھا اور اُسکو بھی اپنے بدلے عذاب میں دے جسکو دنیا میں بہت دوست رکھتا تھا اور اُن سب کو یعنی اُسدن چاہے گا کہ ان سب عزیزوں کو اپنے بدلے عذاب میں دے تو آپ چھوٹے عذاب سے کلا ؕ نہ چھوٹے گا عذاب سے کسی طرح انہا لظی ؕ نزاعۃ للشوی ؕ تدعوا من ادبر وتولی ؕ وجمع فاوعیٰ ؕ بیشک آگ دوزخ کی شعلہ ہے کھینچنے والا ہاتھ پاؤں کا یا کھال کا کافروں کی کہتے ہیں کہ دوزخ کافروں کو دیکھکر سو برس کی راہ غرّاوے گا اور دم کھینچے گا کہ کافر بے اختیار اُس میں جا پڑینگے جیسے اژدہا دم کھینچتا ہے بلاوے گی آگ یا دربان دوزخ کا اُسکو جس نے پیٹھ کی خدائے تعالیٰ کی طرف اور منہ پھیرا اُسکے حکم سے اور جمع کیا مال دنیا کا اور کوٹھے میں بھر رکھا اور خدائے تعالیٰ کا حق نہ دیا محتاجوں کو ان الانسان خلق ہلوعاً ؕ اذا مسہ الشر جزوعاً ؕ واذا مسہ الخیر منوعاً ؕ بیشک آدمی بنا ہے اور پیدا ہوا ہے حرص اور ہوا کا بھرا یعنی آدمی کو بہت حرص ہی اوپر جمع کرنے مال کے اور جب پہونچتی ہے آدمی کو بدی یعنی دکھ یا بیماری کی مصیبت یا مفلسی تو فریاد کرتا ہے اور گلا کرتا اور بے قرار ہوتا ہے اور جب اُسے پہونچتی ہی نیکی یعنی تندرستی اور جمعیت تو منع کرتا ہی اپنے جی کو خدا تعالےٰ کی بندگی کرنے سے اور خیرات کرنے سے سب آدمی ایسے ہی ہیں الا المصلین ؕ الذین ہم علی صلاتہم دائمون ؕ مگر نماز کے پڑھنے والے وہ لوگ جو اپنی نماز پر ہمیشہ قائم ہیں اور کسی کام کے سبب نماز اپنی نہیں چھوڑتے والذین فی اموالہم حق معلوم ؕ للسائل والمحروم ؕ اور وہ لوگ جنکے مال میں حصہ ہی مقرر جیسے زکوٰۃ اور خیرات واسطے مانگنے والے کے اور محتاج جو نہیں مانگتے ان کا بھی حصہ ہی ان کے مال میں یعنی وہ سب کو خدا تعالےٰ کی راہ میں دیتے ہیں والذین یصدقون بیوم الدین ؕ والذین ہم من عذاب ربہم مشفقون ؕ اور وہ لوگ جو سچ جانتے ہیں قیامت کے دن کو جو اسدن سب کے بُرے بھلے کاموں کا حساب لیکر موافق ان کاموں کے ہر ایک کو بدلہ ملیگا اور وہ لوگ جو عذاب سے اپنے پروردگار کے ڈرتے ہیں اور اسکا حکم بجا لاتے ہیں ان عذاب ربہم غیر مامون ؕ بے شک عذاب سے اپنے پروردگار کے بے پرواہ نہیں ہوتے یعنی وہ عذاب گنہگاروں کو مقرر ہوتا ہی والذین ہم لفروجہم حافظون ؕ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین ؕ اور وہ لوگ جو اپنی شرم کے بدن کو تھامتے ہیں مگر قبیلوں نکاحیوں پر یا جو ان پر مختار ہوا ہے ہاتھ انکا یعنی لونڈیوں اور نکاحیوں کے بغیر کسی پاس نہیں جاتے پھر بیشک ان لوگوں کو ملامت کوئی نکریگا یعنی جو کوئی حرام نہ کریگا پرائی عورت سے اسکو برا نہ کہیگا فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العدون ؕ پھر جو کوئی چاہے سوائے لونڈیاں اور نکاحیوں کے کا اور غیر عورت سے صحبت کرے تو پھر وہ لوگ مقرر حد سے گذرے ہوئے ہیں والذین ہم لامنٰتہم وعہدہم راعون ؕ اور وہ لوگ جو امانتوں

ف ۱ فی المعاہد دلیل علی ان الاستمتاع بالید حرام وہو قول الجمہور قال ابن جریج سألت عطاء عنہ فقال مکروہ سمعت ان قوما یحشرون وایدیہم حبالى فاظن انہم ہؤلاء [illegible] ۱۲

[illegible]

نزع الیدین والرجلین فی تفسیر ۱۲ [illegible] اور حدیث میں بھی آیا ہے ۱۲ [illegible] قوم پر عذاب بھیجا اس سبب سے [illegible] ۱۲

اپنوں کو اور قولوں اپنوں کو نباہتے ہیں جو کوئی اُس پاس امانت رکھواوے اس میں خیانت نہیں کرتے اور جو کسی سے وعدہ کرتے ہیں اسکو دھیان
میں رکھتے ہیں تو بھولتے نہیں وَالَّذِیْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ؕ اور وہ لوگ اپنی گواہی پر مضبوط ہیں
یعنی گواہی سچی دیتے ہیں جو کسی کا حق ضائع اور خراب نہو اور وہ لوگ اوپر نماز اپنی کے خبردار ہیں یعنی وقت نماز کے ادا کرتے ہیں اور نماز پڑھنے
کے وقت کسی خیال کو اپنے دل میں آنے نہیں دیتے اپنے دل کو رجوع کر کے خدا تعالیٰ کی طرف نماز پڑھتے ہیں اُولٰٓئِكَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ؕ
وہ لوگ جنکی تعریف کی اور احوال انکا بیان کیا وہ لوگ رہیں گے باغوں میں قیامت کے دن یعنے عزت سے اور حرمت سے اور ع۱ ۵ ۷
بزرگی سے کہتے ہیں کہ جب یہ خوشخبری مومنوں کو آئی تو بہت آئے اور گرد حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھے اور ہنسے اور
تعرض سے کہا کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار امیدوار ہیں کہ ہم بہشت میں جاوینگے تو ہم بھی امیدوار ہیں کہ ان سے پہلے بہشت میں جاوینگے
تب یہ آیت آئی کہ فَمَالِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِیْنَ ۙ عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِیْنَ ۝ پھر کیا ہوا کافروں کو جو آگے تیرے دوڑتے ہیں اے
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی تیری طرف آتے ہیں داہنے بائیں سے غول کے غول اور اَیَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِیْمٍ ۙ کیا ہر
کوئی آرزو رکھتا ہے ان لوگوں سے یعنی یہ سب مشرک چاہتے ہیں کہ گھس جاویں بہشت میں جو بھرا ہوا نعمتوں سے ہے بغیر ایمان لائے مومنوں کے ساتھ
كَلَّا ؕ یہ ہرگز نہیں ہونا جو کافر بہشت میں جاویں اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا یَعْلَمُوْنَ ۝ بیشک ہمنے جو انکو پیدا کیا ہے جس چیز سے سو اس چیز کو جانتے ہیں یعنی
گندے پانی سے آدمی بنے ہیں پھر جب تک اسلام کے دریا میں غوطہ مار کر اپنے تئیں ... پاک مومن نہ کرینگے اور حکم خدائے تعالیٰ کا بجا نہ لاوینگے بہشت
میں نہ جاوینگے۔ فَلَآ پھر نہیں وہ بات ہے جو کافر کہتے ہیں کہ قیامت ہونی نہیں اور مر کر پھر دوبارہ اٹھنا نہیں اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۙ
عَلٰٓی اَنْ نُّبَدِّلَ خَیْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ۝ قسم کھاتا ہوں میں پیدا کرنے والے ان مکانوں کی جن مکانوں سے سورج نکلتا ہے
اور جن مکانوں میں ڈوبتا ہے سو وہ سات سو بیس مشہور ہیں یعنی خدا تعالیٰ اپنے آپ قسم کھاتا ہے اس بات پر کہ میں بیشک قدرت رکھتا ہوں
اوپر اسکے جو بدل ڈالوں یعنی کافروں کو ہلاک کر کے اور ایک خلقت ان کے بدلے پیدا کر سکتا ہوں ان سے اچھی جو حکم بجا لاویں ہمارا اور
ہمارے بھیجے ہوئے کو سچا جانیں اور نہیں ہیں ہم پیچھے رہنے والے کسی سے یعنی ایسا کوئی نہیں جو ہمسے آگے بڑھ جاوے یعنی ہم چاہیں سو نہ کر سکیں
اسکے آگے سو ایسا کوئی نہیں فَذَرْهُمْ یَخُوْضُوْا وَیَلْعَبُوْا حَتّٰی یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ۝ پھر چھوڑ تو انکو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو عیب
ڈھونڈنا انکو میں مومنوں کے اور دنیا کے کھیلوں میں مشغول رہیں جبتک کہ ملیں وہ اسدن سے جس دن کا ان سے وعدہ کیا ہے یعنی قیامت
کے دن تک ان کو چھوڑ دے عیب جوئی اور دنیا کے کاموں میں یَوْمَ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰی نُصُبٍ یُّوْفِضُوْنَ ۙ جس
دن باہر نکلیں گے قبروں سے دوڑتے گویا کہ وہ طرف نشانوں کے دوڑے جاتے ہیں بے اختیار اور اسوقت خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ
تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ عاجز اور نیچی ہونگی آنکھیں انکی یعنی کافروں کو گھیرے گی شرمندگی اور خواری اور رسوائی جو اوپر نہ دیکھ سکیں گے تب ان کو
کہیگا فرشتہ کہ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ۝ یہ وہ دن ہے جسکا دنیا میں تمھیں وعدہ دیتے تھے اور تم اسے جھوٹ جانتے تھے اب دیکھو اسدن کو ع۲ ۹ ۸

سورۃ نوح مکیۃ وھی   بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   ثمان وعشرون اٰیۃ

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ اور بیشک ہمنے بھیجا نوح نبی علیہ السلام کو اسکی قوم کی طرف
اور حکم کیا ہمنے نوح نبی علیہ السلام کو کہ ہمنے تجھے اسواسطے بھیجا ہے کہ تو ڈرا ہمارے عذاب سے اپنی قوم کو پہلے اس سے جو آوے ان پاس ہمارا عذاب
دکھ دینے والا اسواسطے کہ جب وہ عذاب آویگا تب ڈرانا اون کا فائدہ نہ کریگا پھر جب نوح علیہ السلام نے ہمارے حکم سے اپنی قوم کو قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ لَكُمْ
نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۙ کہا اے قوم میری بیشک میں آیا ہوں واسطے تمھارے ڈرانیوالا ظاہر اور صریح کا اور کہتا ہوں تمکو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِیْعُوْنِ ۙ
یہ کہ بندگی کرو اور بجا لاؤ حکم خدا تعالیٰ کا اور ڈرو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور کہا مانو میرا تو خدا تعالیٰ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَیُؤَخِّرْكُمْ
اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ بخشیگا تمکو تمھارے گناہ اور چھوڑ دیگا اور بچاوے دنیا کے عذابوں سے تمکو موت کے وقت تلک جو وقت موت کا مقرر کیا ہوا ہے

ہر ایک آدمی کا اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ بیشک وقت مقرر جو کیا ہے خدائے تعالےٰ جب وہ آویگا نہ رہے گا پیچھے اور نہ کچھ اس میں ڈھیل ہوگی اگر ہو تم جاننے والے اس بات کے یعنے حضرت نوح نے قوم کو کہا کہ میں بتاتا ہوں تم کو کہ جب موت آویگی ایک دم فرصت نہ دے گی اس سے پہلے حکم خدائے تعالیٰ کا بجالاؤ اور میرا کہا مانو غرض کہ حضرت نوح علیہ السلام خدائے تعالےٰ کے حکم سے آئے اور پیغام خدائے تعالیٰ کا قوم سے کہا اور نوسو پچاس برس تک قوم کو سمجھاتے رہے کسی نے ان کا کہا نہ مانا بلکہ غرور اور دشمنی حضرت نوح علیہ السلام سے زیادہ کرنے لگے اور طرح طرح کا دکھ دینے لگے یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام قوم کے دکھ دینے سے نہایت عاجز ہوئے اور ناچار ہوکر جناب الٰہی میں قَالَ رَبِّ اِنِّىْ دَعَوْتُ قَوْمِىْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِىْٓ اِلَّا فِرَارًا ۝ کہا اے پروردگار میرے بیشک میں نے بلایا اپنی قوم کو تیری بندگی کرنیکی طرف رات اور دن یعنی تغافلی میں نے نہیں کی کبھی پھر نہ زیادہ کیا ان کو میرے بلانے سے مگر بھاگنا یعنی جسقدر میں نے ان کو نصیحت کی اور راہ سیدھی تیری بندگی کرنیکی بتائی اسی قدر یہ قوم مجھ سے بھاگی وَاِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝ اور بیشک میں نے جب پکارا اپنی قوم کو تیری عبادت کی طرف تو تو بخشے ان کو گناہ ان کے تب انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈالیں اپنی تو میری بات نہ سنیں اور ڈھانکے کپڑوں سے اپنے منھ تو میری صورت نہ دیکھیں اور اسی بات پر مضبوط اور قائم رہے یعنی میری بات نہ سنی اور غرور اور تکبری کی بہت تکبری کرنا یعنی خدا سے زیادہ تکبری اور غرور کیا ثُمَّ اِنِّىْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّىْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝ پھر بیشک میں نے بلایا اپنی قوم کو اور پکار کر کہا کہ آؤ اور میرا کہا مانو پھر مقرر میں نے کھول کر کہا اور جتایا ان کو نصیحت کرنے والوں کی طرح اور آہستہ اور چھپ کر اور چپکے اکیلے بلا کر ایک ایک کو کہا یعنی ان کی تکبری دیکھ کر بھی میں نے ان کو نصیحت کرنا موقوف نہ کیا اور سب طرح کہا لیکن انکو کسی طرح اثر نہ ہوا اور انہوں نے نہ مانا پھر جب انکو تنگی اناج کی ہوئی اور مینھ نہ برسا اور عورتیں ان کی بانجھ ہوگئیں تیرے حکم سے تب وہ میرے پاس آئے دعا منگوانے تو مینھ برسے اور اناج پیدا ہو تب انکو فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ کہا میں نے کہ توبہ کرو تم اور اپنی گناہ بخشواؤ اپنے پروردگار سے کہ بیشک وہ پروردگار ہے توبہ کرنیوالوں کو بخشنے والا اور رحم کرنیوالا اگر تم توبہ کروگے تو يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ بھیجیگا آسمان سے تم پر مینھ برستا ہوا اور مدد کرے یعنی زیادہ کرے تمھارا مال اور فرزند دیوے تمکو باغ بھرے ہوئے میوے کے اور دیوے تمکو نہریں ان باغوں میں مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝ کیا ہوا ہے تمھیں جو امید نہیں رکھتے یعنی نہیں پہچانتے خدا تعالیٰ کی بزرگی کو اگر پہچانتے تو البتہ ڈرتے اس سے اور نافرمانی اسکی نہ کرتے اور بیشک پیدا کیا خدائے تعالےٰ نے تمکو طرح طرح کی صورتوں میں اور مزاجوں میں یا یوں کہ پہلے بوند پانی کی پیدا کی پھر اس سے بچہ بنایا پھر جوان کیا پھر بوڑھا کیا۔ یہ سمجھو کہ ایسا قادر ہے اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝ اے کیا نہیں دیکھتے تم کہ کیونکر بنائے خدائے تعالےٰ نے سات آسمان ایک پر ایک اور تہ پر تہ اور پرت پر پرت وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝ اور بنایا خدای تعالیٰ نے چاند کو آسمانوں میں روشن کہتے ہیں کہ روشنی چاند کی جیسے زمین میں ہے اسی طرح آسمانوں میں بھی ہے اور بنایا خدا تعالیٰ نے سورج کو چراغ زمین کے رہنے والوں کے واسطے وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝ اور خدا تعالیٰ نے اگایا تمکو زمین سے اگانا یعنی اصل پیدائش تمھاری آدم علیہ السلام سے ہے اور وہ مٹی سے پیدا ہوا ہے پھر تمھارا سب کا اصل زمین ہے پھر تمھیں پھر لیجاویگا زمین میں خدا تعالےٰ یعنے قبروں میں جاؤگے اور تم سب کو پھر باہر نکالیگا قبروں سے باہر نکالنا یعنی اچھی طرح حساب لینے کے واسطے جو ہرگز اس میں کمی اور قصور نہوگا یعنی ایسا نہ ہوگا جو ایک بھی قبر سے نہ نکلیگا یعنی مقرر سب اٹھینگے اور حساب دیوینگے وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۝ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝ اور خدا نے بنایا واسطے تمھارے زمین کو فرش بچھا ہوا تو چلو پھرو اسکی کشادہ راہوں پر حضرت نوح نبی علیہ السلام نے سب طرح نصیحت کی اور سمجھایا غریب جو تھے اس قوم کے وہ یہ نصیحتیں سنکر چپ رہے اور دولتمند سردار جو تھے اس قوم کے انہوں نے ان غریبوں کو بہکایا

ع ٩

اور زیادہ دکھ دینے لگے جب یہ حال دیکھا تو قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ۚ کہا جناب الٰہی میں نوح نبی علیہ السلام نے کہا اے پروردگار میرے بیشک اُنہوں نے کہا نہ مانا میرا اور تابعداری کی اسکی جسکو زیادہ نہ کیا اسکے مال اور اولاد نے مگر نقصان یعنی غریب جو قوم کے تھے انہوں نے میری بات نہ مانی اور دولتمندوں کا کہنا قبول کیا وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۚ اور مکر کیا انہوں نے بڑا مکر کہ غریبوں کو بہکا کر اپنا کیا اور ان سے مجھے دکھ دلوایا دولتمندوں نے وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا اور کہا سرداروں دولتمندوں نے غریبوں کو مت چھوڑو اپنے قدیم خداؤں کو جو ایک وَدّ ہے سو وہ ایک بت تھا مرد کی صورت وَّلَا سُوَاعًا ۙ اور نہ سواع کو چھوڑو جو وہ ایک بت تھا عورت کی صورت وَلَا یَغُوْثَ اور نہ چھوڑو یغوث کو جو وہ ایک بت تھا شیر کی صورت وَیَعُوْقَ اور نہ چھوڑو یعوق کو جو وہ ایک بت تھا گھوڑے کی صورت وَنَسْرًا ۚ اور نہ چھوڑو نسر کو جو وہ ایک بت تھا چیل کی صورت اور مشہور یوں ہے کہ پانچ شخص تھے نیک بخت نوحؑ سے پہلے بہت لوگ انکے معتقد تھے جب وہ فوت ہوئے تب لوگوں کو بہت غم ہوا شیطان نے آ کر کہا کہ تم کیوں غمگین ہوتے ہو میں تمھاری تسلی کیواسطے انکی صورتیں بنا دیتا ہوں تم ان صورتوں کو دیکھا کرو اور یہ پانچ بت بنا کر اس قوم میں رکھے ہوئے ہوتے ہوتے بعد ایک مدت کے ان ہی صورتوں کو خدا لگے سمجھنے اور ان ہی کو پوجنے لگے پھر حضرت نوح علیہ السلام جناب الٰہی میں مناجات کرتے تھے کہ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝ اور بیشک بہکایا ان دولتمند سرداروں نے بہت لوگوں کو اور وہ سردار ظالم تھے پھر اور اے پروردگار مت زیادہ کر تو ظالموں کو مگر بھٹکنا اور حیران ہونا یعنی یہ قوم ظالم ہے انکو عیش اور آرام مت دے اب خدای تعالیٰ خبر دیتا ہے اپنے حبیب کو کہ قوم نوح نبی علیہ السلام کی مِمَّا خَطِیْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۝ سبب گناہوں کے ڈوب موئے طوفان میں اور وہاں سے داخل ہوئے آگ میں دوزخ کی پھر نہ پایا اس قوم نے اپنے واسطے جنکو خدا سمجھتے تھے یعنی ان بتوں کو سوائے خدائے تعالیٰ وحدہ لاشریک کے نہ پایا یار اور نہ دوستدار جو اس عذاب سے آگ کے یا طوفان کے انکو چھوڑاتا کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت نوح نبی علیہ السلام کو خبر دی جو اس قوم سے اور انکی اولاد سے کوئی مسلمان نہ ہوگا تب حضرت نوح نے جناب الٰہی میں یہ مناجات کی وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ۝ اور کہا نوحؑ نے کہ اے پروردگار مت چھوڑ زمین پر کافروں سے کوئی جینے والا یا رہنے والا یعنی سب کافروں کو ہلاک کر ایک کو بھی جیتا مت چھوڑ کس واسطے کہ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا یَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ بیشک تو اگر چھوڑیگا جیتا انکو تو بہکاوینگے تیرے بندوں کو اور راہ سیدھی سے دین کی پھیرینگے اونکو اور نہ پیدا ہوگا ان سے مگر گنہگار اور کافر یعنی اگر تو انکو چھوڑیگا جیتا تو ان سے کافر ہی پیدا ہونگے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ اے پروردگار میرے بخش مجھکو اور میرے ماں باپ کو اور جو میرے گھر میں مومن آوے اسے بھی بخش اور سب مومن مردوں کو اور مومن عورتوں کو بھی بخش اپنے فضل و کرم سے وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝ اور مت زیادہ کر اے پروردگار ظالموں کو مگر خرابی اور رسوائی اور بلاکی۔ ع ۲

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

تحقیق روایت یوں ہے کہ ایک وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک باغ میں کھجوروں کے قرآن پڑھتے تھے کئی جن وہاں آئے اس راہ سے اور قرآن پڑھنا انکا سنا اور ایمان لائے اور اپنی قوم میں انکا مذکور بیان کیا جیسا کہ خدا تعالیٰ اس سورہ میں خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ کہہ جو خبر غیب ہے میرے پاس آئی وہ کہ سنا قرآن کو کئی شخصوں نے جنوں سے یعنی کئی جنوں نے قرآن سنا اور اپنی قوم میں جا کر فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ یَّهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ پھر کہا بیشک ہم نے سنا قرآن عجب طرح کا کلام ہے جو ایسا کبھی نہیں سنا جو راہ دکھاتا ہے قرآن طرف بھلائی دین کے اور دنیا کے پھر ہم ایمان لائے اسپر اور سچا جانا اس کو وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ اور ہرگز ہم شریک نہ کرینگے اپنے رب کے ساتھ کسی ایک کو بھی جیسا کہ آگے کرتے تھے ہم وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ اور بیشک وہ خدائے تعالیٰ ہمارا جو بہت بڑی ہے بڑائی اسکی اور جلال اس کا نہایت بڑا ہے جو نہ اس نے جورو کی کبھی اور نہ اسکو اولاد ہے جیسے کہ کافر گمان سے کہتے ہیں وَّاَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا ۙ اور بیشک وہ کہ جو کہتے ہیں احمق ہماری قوم کے اوپر خدای تعالیٰ کے باتیں بیہودہ ہیں جو باتیں کچھ اس کی شان سے نسبت نہیں رکھتیں یعنی بیشک وہ

باتیں بیہودہ ہیں جو ہماری قوم کے احمق اور کمینے کہتے ہیں ہرگز اوسکی شان کے لائق نہیں کہ وہ جورو اور لڑکے رکھے وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًاۙ اور مقرر ہم سمجھتے تھے وہ کہ نہیں کہتے آدمی اور جن خدا تعالیٰ پر جھوٹی بات اس سبب ہمنے سچ جانا تھا لیکن جب ہمنے قرآن سُنا تب جانا کہ وہ باتیں نری جھوٹ تھیں وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًاۙ اور بیشک تھے کتنے لوگ آدمیوں سے جو پناہ پکڑتے تھے جنوں سے پھر زیادہ کیا آدمیوں کی پناہ مانگنے نے جنوں کو غرور اور تکبری اور یہ بات یوں ہے کہ جو شخص مسافری میں ہوتا اور کسی جنگل میں خطرہ پڑا ہوتا تو وہ مسافر کہتا کہ میں پناہ پکڑتا ہوں اس جن کو جو مالک ہے اس جنگل کا اُن لوگوں کو یقین یوں تھا جو اس کہنے کے سبب ہم سلامت منزل کو پہونچینگے اس بات سے جنوں کو غرور ہوا کہ ہم ایسے ہیں جو آدمی ہماری پناہ مانگتے ہیں۔ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًاۙ اور بیشک کافر آدمی گمان لیگئے تھے جیسے تم اے جنّو گمان لے جاتے ہو کہ نہ اُٹھاویگا خدا تعالیٰ کسی ایک موئے ہوئے کو قیامت کے دن حساب لینے کے واسطے بلکہ قیامت ہی کے آنے کو تم اور وہ کافر سچ نہیں جانتے وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًاۙ اور بیشک ہم جا لگتے تھے آسمان کو باتیں سننے کے واسطے اور چاہتے تھے کہ آسمان کے اوپر جاویں تو پھر پایا ہمنے آسمان کو بھرا ہوا نگہبانوں زورآور دن سے اور چمکتے تاروں کے انگاروں سے جو چلاتے تھے جنوں پر اور آنے نہیں دیتے آسمان میں وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًاۙ اور بیشک ہم بیٹھتے تھے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے آسمان کو بیٹھکوں خبریں سننے کے واسطے تب وہ بیٹھکیں نگہبانوں سے اور تاروں کے انگاروں سے بھریں پھر اب جو کوئی جن خبر سننے کا ارادہ کرتا ہے تو پاتا ہے اپنے واسطے تارے کا انگارہ راہ دیکھتا ہوا یعنی وہ تارا آگ جھاڑنے والا راہ دیکھتا ہے کہ جو کوئی جن آوے تو اُسے جلاوے اور آگ مارے وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًاۙ اور بیشک ہم نہیں جانتے کہ برائی چاہی ہے ہمارے نہ آنے دینے سے آسمان میں ان کے واسطے جو زمین میں رہتے ہیں یا چاہی ہے انکے واسطے انکے پروردگار نے بھلائی یعنی ہمیں جو آسمان پر جانا منع ہوا ہے نہیں جانتے ہم کہ اس بات سے کہ آدمیوں کے حق میں بھلائی ہے یا برائی ہے وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًاۙ اور ہم میں نیک بخت بھی ہیں اور ہم میں سوائے انکے بھی ہیں یعنی ہمارے درمیان جن مسلمان بھی ہیں جو خدا تعالیٰ کو وحدہ لا شریک جانتے ہیں اور ہم میں جن کافر بھی ہیں جو خدا تعالیٰ کو نہیں سمجھتے اور ہم میں ہیں بہت راہیں جدا جدا یعنی ہماری قوم میں بہت مذہب اور بہت دین ہیں کہتے ہیں کہ جیسے آدمیوں کی خلقت میں بیحساب مذہب ہیں اسی طرح جنوں کی خلقت میں بھی بے انتہا دین ہیں وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًاۙ اور بیشک ہمنے جانا کہ ہرگز عاجز نکر سکیں گے ہم خدائے تعالیٰ کو جہاں ہم ہونگے زمین میں اور نہ تھکا سکیں گے ہم خدا تعالیٰ کو بھاگنے سے یعنی ہم اگر بھاگ کر کوہ قاف میں جا کر کسی قلعہ مضبوط میں چھپ رہینگے تب بھی کسی طرح خدای تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچ سکیں گے وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًاۙ اور بیشک ہمنے سنا ہے قرآن کو جو سبب راہ پانے کے ہے سو ایمان لائے ہم اُسپر اور سچا جانا ہمنے اُسکے پڑھنے والے کو جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے پھر جو کوئی ایمان لاوے اپنے پروردگار پر ہم میں سے اور اسکا شریک کسی کو نہ کرے تو پھر وہ نہ ڈرے نقصان سے اور نہ ڈرے گرفتاری عذاب کے سے یعنی جو کوئی خدا تعالیٰ کو وحدہ لا شریک جانے اُسے اپنی نیکیوں سے نقصان کا اور عذاب میں پکڑے جانیکا ڈر نہیں وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا اور بیشک ہم میں سے مسلمان ہوئے ہیں جو ایمان لائے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہم میں سے بے انصاف ہوئے ہیں جنھوں نے ظلم کیا ہے اپنے اوپر جو خدا تعالیٰ کے شریک مقرر کئے ہیں بغیر دلیل اپنی خوشی سے پھر جو کوئی تابعدار اور مسلمان ہوا پھر وہ لوگ ایمان لانیوالے دھیان اور قصد کرنے سیدھی راہ چلنے کو وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًاۙ اور جنھوں نے بے انصافی کی اور ظلم کیا اپنے اوپر اور جو خدائے تعالیٰ کے ساتھ شریک کیا پھر وہ لوگ مشرک ہونگے دوزخ کی آگ کا ایندھن جس سے زیادہ آگ بھڑکتی ہے وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًاۙ اور وہ اگر مضبوط رہینگے اوپر سیدھی راہ کے جو دین اسلام ہے تو ہر طرح ہم پلا دیں گے ان کے کھیتوں کو پانی بہت یعنی اگر وہ لوگ ایمان لاویں گے اور دین اسلام پر مضبوط رہیں گے تو ہم انپر روزی کی کشائش کرینگے اور رہینگے خوب

برساویں گے جو کھیتیاں خوب ہوویں لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ تو آزماویں ہم اُن لوگوں کو جو اُس کشایش رزق میں شکر بجالاتے ہیں یا نہیں اور جو کوئی نہ مانے قرآن کو اور منہ پھیرے خدا تعالیٰ کی یاد سے تو پھیر لاویگا خدا تعالیٰ سخت عذاب کے بیچ میں جو کبھو کسی طرح کم نہ ہوگا وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ۙ اور وہ کہ سب مسجدیں خدا تعالیٰ کی ہیں پھر مت پکارو یعنی مت یاد کرو ساتھ خدا تعالیٰ کے کسی ایک کو بھی یعنی خدا تعالیٰ کا شریک کسی کو نہ کرو جیسے یہودی عزیر نبی علیہ السلام کو اور نصاریٰ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں سو بیٹا باپ کے مال اور ملک کا وارث اور شریک ہوتا ہے وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۙ ربع اور وہ کہ جب کھڑا ہوتا ہے بندہ خدا تعالیٰ کا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پکارتا ہے اپنے پروردگار کو یعنے قرآن نماز میں پڑھتا ہے۔ تب نزدیک ہوتے ہیں لوگ اُس پر بہت بھیڑ کرنے والے کہتے ہیں کہ مکے کے کافر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے تھے کہ تو بڑی مشکل میں پڑا ہے چھوڑ دے اس خیال کو تو ہم تیرے رفیق اور یار ہوں اور تجھے راضی کریں ہم اس واسطے یہ آیت آئی کہ قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ۙ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سوائے اُسکے نہیں جو میں پکارتا ہوں یعنی یاد کرتا ہوں اپنے پروردگار کو اور نہیں شریک کرتا میں اسی کیساتھ کسی ایک کو بھی اور قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ۙ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک میں نہیں مالک اور مختار تمہارے واسطے نقصان کرنے پر اور نہ نیکی پہنچانے میں جو کچھ خدا تعالیٰ چاہتا ہے سو کرتا ہے اور قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ ۙ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۙ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پناہ نہ دیویگا اور نہ چھڑا دیگا مجھے خدا تعالےٰ کے عذاب سے کوئی ایک بھی یعنی میں اگر تمہارا کہنا مانوں اور خدائے تعالےٰ کی بندگی چھوڑ دوں پھر خدا تعالیٰ اگر مجھے عذاب میں گرفتار کرے تو کوئی ایسا نہیں ہے۔ جو مجھے اُس عذاب سے بچالیوے اور نہ پاؤں میں سوائے خدا تعالےٰ کے کوئی مکان امن اور پناہ کا جو اُسکے عذاب سے بچ رہوں۔ إِلَّا بَلَاغًا مِنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ ۚ لیکن پہنچانا ہے میرا کام حکم خدائے تعالیٰ کا اور پیغام اُس کا سو پہنچاتا ہوں میں۔ اور یہ کہتا ہوں۔ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۙ اور جو کوئی نہ مانیگا حکم خدا تعالیٰ کا اور اُسکے بھیجے ہوئے کا نافرمانی کریگا اُنکی پھیرا اُسکے واسطے آگ دوزخ کی ہے جو ہمیشہ رہیگا اُس آگ میں اور کبھی نکلیگا اُس آگ سے اور اب تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافر تجھے غریب اور کمزور جانتے ہیں اور تیرا کہا نہیں مانتے کے حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا ۙ تب کہ جب دیکھیں اُسے جو وعدہ کیا ہے اُن سے عذاب کا پھر جانیں گے اُس عذاب کو دیکھ کر کہ کس کے کمزور یار ہیں اور کس کے مددگار تھوڑے ہیں یعنی کافر قیامت کو دیکھیں گے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مومن اور فرشتے ہمراہ ہیں۔ اور اُن کیساتھ کوئی نہ ہوگا کہتے ہیں کہ جب یہ آیت کافروں نے سنی تو کہا کہ یہ وعدہ کب ہوگا تو خدا تعالیٰ اپنے دوست کو فرماتا ہے کہ قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا ۙ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے منکروں کو کہ یہ وعدہ تو مقرر ہوگا اسمیں کچھ جھوٹ نہیں لیکن میں جانتا نہیں کہ نزدیک ہے جو وعدہ کیا ہے تم سے یا کیا ہے میرے پروردگار نے اسکو دور دراز یعنی اُسکے آنے کا وقت مجھے معلوم نہیں عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۙ جاننے والا چھپی باتوں کا اور چھپے کاموں کا ہے خدا تعالیٰ پھر واقف اور ظاہر نہیں کرتا اوپر اپنے چھپے کاموں کے کسی ایک کو بھی إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ۙ مگر اسکو جسے پسند کرے اور راضی اور خوشی ہو کسی پیغمبروں سے تو اُسے کچھ خبر دیتا ہے پھر مقرر چلاتا ہے اور ساتھ رکھتا ہے آگے پیچھے اُس کے نگہبان فرشتے ف۱ لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ تو جانیں وہ کہ تحقیق پہنچایا ہے جبرئیل علیہ السلام نے سوائے جبرائیل علیہ السلام کے اور فرشتوں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ آتے ہیں پیغام اپنے پروردگار کے پہنچانے کو وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۙ ع اور گھیر لیا ہے اور معلوم کیا ہے خدا تعالیٰ کے علم نے جو کچھ فرشتوں کے پاس ہے اور شمار کیا علم خدا تعالیٰ نے سب چیزوں کو گن کر ذرہ ذرہ ع ۲ ۱۲

ف۱ یعنی رسول کو خبر دیتا ہے غیب کی پھر جو کہدیا اور رکھتا ہے اس کے ساتھ تو اسمیں شیطان دخل نہ کرنے پاوے اور اپنا نفس غلط نہ سمجھے یہی معنی ہیں اس بات کے کہ پیغمبروں کو عصمت ہے اوروں کو نہیں اور انکا معلوم بیشک ہے اوروں کے معلوم میں شبہہ ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالےٰ

سورۃ المزمل مکیۃ وھی　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　عشرون آیۃ

جب پہلے ہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی آنی شروع ہوئی تب نماز پڑھتے تو اپنے تئیں کملی میں لپیٹے رکھتے تھے سو خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ اے کملی میں لپٹے ہوئے اٹھ رات کو پر تھوڑا سا یعنی رات کو کسی وقت اٹھا کر اور نماز پڑھا کر نِّصْفَہٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ آدھی رات کو اٹھا کر نماز کو یا اس سے بھی کم تھوڑی سی رات کو جیسے پونے دو پہر رات کو اٹھ یا زیادہ کر آدھی پر جیسے اڑھائی پہر رات گئے اٹھا کر وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۙ اور سہج سہج قرآن کو پڑھا کر سمجھ سمجھ کر حرف جدا جدا چاہیے کہ قرآن اس طرح پڑھے جو سب حرف معلوم ہوویں سننے والوں کو اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ بہت قرآن پڑھنے والے ہیں جو قرآن ان پر لعنت کرتا ہے اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۙ بیشک ہم بھیجیں گے تجھ پر ایک بات بھاری جو احکام شریعت کے ہیں اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۙ بیشک وقت رات کا اور عبادت اسوقت کی یہ بہت سخت ہے اور بہت محنت ہے۔ اور تکلیف ہے جو اسوقت اٹھنے کو جی نہیں چاہتا اور بہت سیدھی ہے بولوں سے یعنی اسوقت قرآن پڑھنا اور عبادت کرنا بہت اچھا ہے جو اسوقت سب کاموں سے فراغت ہوتی ہے اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۙ بیشک تجھے دن کو کاروبار ہے بہت لمبا یعنی لوگوں کی آمد و رفت اور جواب و سوال رہتا ہے وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۙ اور یاد کر نام اپنے پروردگار کا اور توڑ کر ساری خلقت سے رجوع کر خدائے تعالی کی طرف سب کو چھوڑ کر خوب طرح سب چیز سے بیزار ہو جو وہ پروردگار تیرا رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۔ پیدا کرنے والا ہے مشرق اور مغرب کا جو نہیں ہے کوئی خدا لائق بندگی کرنے کے مگر وہی خدائے تعالی برحق ایسا جو اسی کی بندگی کیجیے پھر پکڑ اسی خدائے تعالی کو اپنا کام بنانے والا اور اپنے سارے کام اسی کو سونپ دے وَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۔ اور صبر کر اور چپ رہ اور غصہ نہ کھا اس بات پر جو کافر کہتے ہیں اور ملنا چھوڑ ان سے اور کافروں سے دور رہ اچھی طرح بغیر لڑائی اور جھگڑے ان سے ملنا موقوف کر اور نصیحت کیا کر وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۔ اور چھوڑ مجھکو اور انکو جو دولتمند ہیں اور جھوٹا کہتے ہیں تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ڈھیل دے انکو تھوڑی سی یعنی وہ دولتمند کافر جو تجھے جھوٹا کہتے ہیں انکو میرے حوالہ کر میں سمجھ لوں گا ان سے تھوڑی ہی مدت میں اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۙ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۔ مقرر ہمارے پاس ہیں کافروں کے واسطے قیامت کے دن زنجیر اور بیڑی بھاری انکے قید کرنے کیواسطے اور آگ بھڑکتی ہوئی اور خوراک جس سے حلق بند ہو اور دق ہو اور سوائے اسکے عذاب ہوگا۔ دکھ دینے والا یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۔ جس دن کانپے اور تھرتھراوے گی زمین اور پہاڑ اور ہو جاوینگے سب پہاڑ ریت باریک جس میں پاؤں گھس جاوے خوف اسدن کے سے پہاڑوں کا ایسا حال ہوگا اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۔ مقرر ہمنے بھیجا ہے تمہاری طرف اے مکے کے لوگو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہی دینے والا تمہارے کاموں کی جیسے بھیجا تھا ہمنے فرعون کیطرف موسی پیغمبر علیہ السلام کو فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۔ پھر نہ مانا فرعون نے کہنا موسے علیہ السلام کا پھر پکڑا ہمنے فرعون کو پکڑنا مضبوط جو پھر کر نہ چھوٹ سکے یعنی عذاب میں ڈالا ہمنے اسے دوزخ کے پھر اسی طرح جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ مانیگا اور انکی بات کو جھوٹ جانیگا تو ایسا ہی عذاب میں گرفتار ہوگا فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبَا ۔ پھر کیونکر بچا دینگے اپنے تئیں اسدن کے عذاب سے اگر یہ کافر ہی رہیں گے سو اسدن کا عذاب ایسا سخت ہوگا جو لڑکے بوڑھے ہو جاویں گے اسدن کا ہول دیکھکر السَّمَاۗءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ۭ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۔ جو اسدن آسمان پھٹیگا اسدن کے ہول سے اور وعدہ خدائے تعالے کا ہونے والا مقرر اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاۗءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۔ بیشک قرآن نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے پکڑے راہ اپنے پروردگار کی اس نصیحت سے ع ۱

کہتے ہیں کہ جب آیت قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ عنہم رات کو اٹھتے تو کم و زیادہ ہونے سے

ف یہ سورت اول میں اتری ہے جب وحی کی دہشت سے حضرت کو جاڑا لگا اپنے اوپر کپڑے لپیٹے اللہ نے یہی نام لیکر بلایا کہ کھڑا رہ یعنی نماز پڑھ رات کو اور دن میں نماز رات ہی کو فرض ہوئی تھی مگر کسی رات نہ ہو تو معاف ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالی

تنبیہ: سب سے اول پانچ آیتیں سورہ اقرا کی اتریں بعد اسکے تین برس یا اڑھائی برس وحی آنے میں تاخیر ہوئی اس سبب سے حضرت بہت مغموم رہتے تھے بعد اسکے یہ سورت اتری اور تاخیر وحی اس لیے تھا کہ حضرت کا خوف و دہشت جاتا رہے اور شوق و محبت پیدا ہو چنانچہ ویسا ہی ہوا ۱۲ کذا فی فتح الباری ۱۲

رات کو شبہ میں رہتے اور فجر تک نماز میں کھڑے رہتے یہانتک کہ پائے مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوج گئے تھے اور کافر یہ حال دیکھکر کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدا نے اسے سخت مصیبت میں ڈالا ہے خدا تعالے نے یہ آیت بھیجی اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ بیشک پروردگار تیرا جانتا ہے وہ کہ تو کھڑا ہوتا ہے یعنی اٹھتا ہے تو نزدیک دو تہائی رات کے یا آدھی رات کو یا تہائی رات کو وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ۚ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ اور ایک گروہ بھی اٹھتے ہیں انھوں سے جو تیرے ساتھ ہیں یعنی تیرے اصحاب بھی اٹھتے ہیں رات کو اسی وقت اور خدا تعالی مقرر کرتا ہے وقت رات اور دن کے اور جانتا ہے گھڑیاں رات اور دن کی عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۚ اور جانتا ہے خدا تعالی کہ تم دھیان نہ رکھ سکو گے وقت رات کے یعنی تم سمجھ نہ سکو گے جو اسوقت کتنی رات گئی پھر بخشا تم کو خدا تعالی نے اور مہربانی کی تم پر پھر پڑھو قرآن راتوں کو جتنا آسان ہو تم کو یعنی جتنی نماز تم آسانی سے پڑھ سکو اتنی ہی پڑھو عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ جانتا ہے خدا تعالی وہ کہ ہووینگے لوگ تم میں سے بیمار اور سوائے انکے اور کتنے لوگ مسافری ملکوں میں ڈھونڈیں روزی فضل خدا تعالی کے سے سوداگری کرنے کو جاتے ہیں شہروں میں وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ اور کتنے لوگ جو لڑائی کرتے ہیں خدا تعالے کی راہ میں یعنی کافروں سے لڑتے ہیں صرف دین کیواسطے ان سببوں سے طبیعت میں فکر اور تردد رہتا ہے اور رات دھیان میں نہیں رہتی تو ہم نے ان پر اپنے فضل سے احسان کیا اور معاف کی زیادہ محنت عبادت میں پھر حکم کیا کہ پڑھو جو کچھ تم پر آسان ہووے قرآن سے نماز میں سو یہ فرض ہے اور سوائے نماز کے مستحب ہے جیسے ختم قرآن کا سات دن میں کرے یا نہ کر سکے تو بیس دن میں ختم کرے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو مہینے میں قرآن تمام پڑھے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو جتنا پڑھ سکے اتنا ہی پڑھے یہانتک کہ اگر کچھ نہ پڑھ سکے تو کم سے کم تین آیتیں قرآن شریف کی کہیں سے ہر روز پڑھا کرے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ اور قائم رکھو نماز کو یعنی ہمیشہ پانچوں وقت نماز کو ادا کیا کرو اور زکوۃ مال کی دو جو اسکا دینا فرض کیا ہے تم پر اور قرض دو خدا تعالی کو قرض نیک یعنی سوائے زکوۃ کے محتاجوں کو اور حقداروں کو دو تو خدا تعالی اس کا بدلہ تمہیں دیویگا قیامت کے دن وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اور جو کچھ آگے بھیجو گے اپنے واسطے نیک کاموں سے تو پاؤگے بدلہ ان نیک کاموں کا خدائے تعالے کے آگے هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ سو وہ بدلہ بہت اچھا ہے جو دیگا خدا تعالے تمکو ان نیک کاموں کا اور بہت بڑا ہی بدلہ جو عوض ایک ایک نیکی کے ستر ستر حصے ثواب ملیگا اور گناہ اپنے بخشواؤ خدائے تعالے سے بیشک خدائے تعالے بخشنے والا مہربانی کرنیوالا ہے بے نہایت توبہ کرنیوالوں کو اور نیک کام کرنیوالوں کو بے شک

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً

جابر صحابی رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک وقت میں راہ میں چلا جاتا تھا جو یکایک آسمان سے آواز سنی میں نے اور نگاہ اوپر کی تو دیکھا کہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک فرشتہ کرسی پر بیٹھا ہے اسکی صورت دیکھکر ایسا خوف مجھے آیا جو کانپتا ہوا گھر میں جا کر لیٹ رہا اور کہا کہ مجھے کپڑے اڑھا دو انہوں نے اڑھا دئے اسی حال میں تھا جو یہ کئی آیتیں اول سے اس سورہ کی آئیں يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ قُمْ فَاَنْذِرْ ۙ اے کپڑے اوڑھے ہوئے اٹھ لپٹے ہوئے سے اور ڈرا مکہ کے لوگوں کو خدا تعالی کے عذاب سے وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۙ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۙ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۙ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۙ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۙ اور اپنے پروردگار کو بہت بڑائی سے یاد کر اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور گندگی سے دور رہ اور اپنی بندگی اور نیک کام کرنیکا حساب مت رکھ خدا تعالی پر اور اپنے نیک کام کئے ہوؤں کو بہت مت جان اور اپنے پروردگار کی امید پر رہ اور اسی کی خوشی ڈھونڈھ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۙ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۙ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ پھر جب بجیگی قرنای دوبارہ پھر اسدن سخت دن ہوگا کافروں پر وہ دن آسان نہوگا کہتے ہیں کہ جب سورہ مومن کی اول آیتیں آئیں اور

ف۱ یہ سورت اتری تب خلق کو دعوت کا حکم ہوا اور نماز کا اور نماز کے ساتھ تکبیر ہے اور کپڑے پاک رکھے اور گندگی کو چھوڑنے اور گندگی کہا ہے بائتم کہا ہے کہ وہ اکثر دودھ اور نیل میں آلودہ رہتا ہے ۱۰ اور دینے سکھائی کہ جو کسیکو دو اس سے بدلہ چاہ اور اپنے رب کے دیئے پر شاکر رہ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولید مغیرہ کے بیٹے نے سنکر اپنی قوم میں آیا اور کہا کہ قسم ہے خدا تعالیٰ کی جو میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلام سنا ہی ہو آدمی کا اور دیو کا کہا ہوا نہیں معلوم ہوا اور وہ کلام ہرگز ہرگز مغلوب نہ ہوگا قریشوں نے یہ سنکر سمجھا کہ ولید ایمان لایا پھر ابوجہل نے طرح طرح کی باتیں کہہ کر یہانتک غیرت دلائی جو ولید نے قرآن کو سحر کہا یہ بات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنکر بہت غمگین ہوئے تب یہ آیت آئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ۙ چھوڑ مجھ کو اور اُس شخص کو جسکو پیدا کیا میں نے یکا تو غم اور فسکر مت کر اُسکی باتوں میں سے میں اُسے سمجھ لونگا جو میں نے اُسے یکا پیدا کیا ہے وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۙ اور دیا میں نے اسکو مال بڑا کہتے ہیں کہ ولید کے پاس دس لاکھ دینار نقد تھے اور اونٹ اور دنبیاں اور باغ اور غلام اور جنس اور متاع بیشمار تھے وَّبَنِیْنَ شُهُوْدًا ۙ اور دیے میں نے اسے بیٹے حاضر اُس کے ساتھ مکے میں رہتے تھے کہتے ہیں کہ ولید کے دس بیٹے تھے جو کبھی سوداگری کے واسطے مسافری نہ کرتے تھے ہمیشہ باپ کے ساتھ عیش کرتے تھے وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ۙ اور بچھایا میں نے اُسکے واسطے بچھونا خوب یعنی سب کام اور اسباب اُس کا درست کردیا ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ۙ پھر اُمید رکھتا ہے ولید یہ کہ زیادہ دوں میں اُسے اور مال سوائے اُسکے جو دیا ہے اُسے كَلَّا ۭ نہیں ہو وہ بات جو وہ سمجھتا ہے کہ میں نعمتیں اپنی زیادہ کروں اُس پر کس واسطے کہ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۭ بیشک ولید کو ہے ہمارے کلام سے دشمنی جو اُسے جادو کہتا ہے کہتے ہیں کہ بعد اس احوال کے ولید کے مال میں نقصان ہونے لگا اور کئی بیٹے اس سے مخالف ہوئے اور تین بیٹے مسلمان ہوئے اور کئی مر گئے اور وہ آپ محتاج اور رسوا ہو کر موا سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۭ جلد پہونچاؤنگا میں ولید کو اوپر اونچان کے کہتے ہیں کہ دوزخ میں ایک پہاڑ ہے آگ کا اُس کا نام صعود ہے ستر برس کی چڑھائی ہے اُسکے اوپر چڑھا کر نیچے ڈالیں گے اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۙ بیشک ولید نے فکر قرآن کے طعنہ میں کی اور مقرر کیا کہتے ہیں کہ جب ولید نے قرآن کی تعریف کی تب مکے کے قریشوں نے اسے طعنے سے کہا کہ تم بھی مسلمان ہوا اور اُسے غیرت دلائی سب نے تب اُس نے کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیوانہ کہتے ہو۔ وہ ہرگز دیوانہ نہیں بلکہ سب سے عقلمند ہے اور اگر کہو کہ وہ کاہن ہے کوئی نشانی کاہنوں کی اُس میں نہیں اور اگر شاعر اسے کہو تو ہرگز اُسکی باتیں شاعروں کی سی نہیں اور ہمیشہ سے سچا مشہور ہے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور شاعروں کا کام جھوٹ بولنا ہے تب قریشوں نے کہا کہ اے ولید تو ہم سب میں عقلمند ہے تو ہی کہہ کہ اُسے کیا کہیے تب اُس نے اپنے دل میں فکر اور غور کر کے کہا کہ ... جادو ہے کہیے قرآن کو سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ پھر مارا جائیو یعنی لعنت ہو جیو ولید کو جو کیسا مقرر کیا پھر لعنت ہو جیو ولید پر جو کیسا پھر آیا اُس نے خیال اور فکر کو قرآن کے طعنے میں ثُمَّ نَظَرَ ۙ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۙ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۙ پھر غور سے دیکھا قرآن کے طعنہ ڈھونڈھنے میں جب کوئی عیب پایا اور طعنہ کی بات ہاتھ نہ آئی تب تیوری چڑھائی اور منہ آپس میں کھینچا یعنے کھسیانا ہوا پھر منہ انصاف سے پھیرا اور تکبری کی قرآن کے سچ ماننے سے اور غرور کیا اُسکے حکم کی تابعداری کرنے سے فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۙ پھر کہا ولید نے کہ نہیں قرآن مگر جادو ہے جادوگروں سے سیکھا ہوا۔ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۭ نہیں ہے قرآن مگر کہا ہوا یہ آدمی کا یعنی مقرر یہ کسی بڑے جادوگر کا کہا ہوا ہے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے جو اس بات کے کہنے کے سبب سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝ جلد ڈالوں گا میں ولید کو سقر میں جو پانچواں درجہ دوزخ کا ہے اُسکا نام سقر ہے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۭ اور کس چیز نے تجھے معلوم کروایا جو کیا چیز ہے سقر وہ ایک آگ ہے ایسی جو لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۚ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۚ کچھ باقی نہ رکھے اور نہ چھوڑے گی سب جلا دیگی آگ جلانے والی اور سیاہ کرنے والی بدن کافروں کا عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۭ اوپر اس سقر کے ہمنے اُنیس نگہبان مقرر رکھے ہیں جب یہ آیت اُتری تب یہودیوں نے کہا کہ بات موافق توریت کے ہے یعنے توریت میں بھی مذکور ہے جو دوزخ کے اُنیس نگہبان ہیں **تفسیر جواہر** میں لکھا ہے کہ جب آیت اُتری تو ابوجہل العین نے کہا کہ اے قریشو دوزخ کے دربان اُنیس سے زیادہ نہیں پھر کیا تم دس دس آدمی ایک ایک دربان کو دور نہ کرسکو گے تب اُس میں سے ایک شخص جو بڑا زور آور تھا نام اُس کا ابوالاشد بن قلدی تھا کہا کہ سترہ کو تو میں اکیلا دور کردوں گا اور باقی وہ دو کو تم ہٹا دیجیو پھر بہشت میں چلے جائیں گے سو خدا تعالےٰ نے اُس کے جواب میں یہ آیت بھیجی کہ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰۗىِٕكَةً ۠ اور نہ کئے ہمنے دربان دوزخ مگر فرشتے یعنی دوزخ کے دربان فرشتے ہی ہیں کہتے ہیں کہ دوزخ کا دربان مالک ہے اور اٹھارہ فرشتے اُس کے ساتھ ہیں جو آنکھیں اُنکی فرشتوں کی بجلی سی چمکتی ہیں اور کچلیاں اُن فرشتوں کی

چھاتی کی ایکسو برس کی راہ ہے اور قد بھی اُن کا بے نہایت لنبا ہے جو ایک اُنمیں سے ستر ہزار کافر کو ایک دفعہ گولی میں بھر کر دوزخ کے ایک کونے
میں پھینک دیگا ذکر اُن فرشتوں کا ابوالاشد کیواسطے ہی جو کہتا تھا کہ میں اکیلا سترہ دوزخ کے دربانوں کے تئیں کفایت کرونگا یہ نہیں جانتا
کہ دوزخ کے دربان فرشتے ہیں جو ساری دنیا کے آدمی ایک فرشتے کی طاقت نہیں رکھتے تو برابری فرشتے کی کریگا کیا ذکر ہی وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ
اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۙ اور نہ کی جتنے گنتی اُن فرشتوں کی جو اُنیس ہیں مگر آزمائش ہی یہ گنتی کا بیان واسطے کافروں کے جو سچ نہیں جانتے اور ٹھٹھا
کرتے ہیں کہ اُنیس شخص کیونکر کروڑوں آدمیوں کو اور کروڑوں جنوں کو عذاب کریں گے اور اسواسطے ہی گنتی فرشتوں کی لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ
تو یقین لاویں وہ لوگ جن لوگوں کو کتاب دی ہے یعنی یہود جانیں کہ قرآن کی آیتیں موافق ہدایت کے ہیں اور قرآن کلام الٰہی ہی وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا
اِیْمَانًا اور اسواسطے بیان فرشتوں کا ہے جو یہ ذکر زیادہ کرے اُن لوگوں کا ایمان جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں قرآن پر اور اس بات کو یہود نے بھی سچا
کہا جو کہ دوزخ کے دربان اُنیس ہیں اور توریت میں بھی یہی لکھا ہے شمار فرشتوں کا وَلَا یَرْتَابَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ اور اسواسطے ہی کہ شک
نہ لاویں وہ لوگ جن کو دی کتاب یعنی یہود بھی گنتی فرشتوں کی سچ جانیں اور مسلمان بھی شک لاویں قرآن کی آیتوں میں وَلِیَقُوْلَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
وَّالْکٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ اور اسواسطے تو کہیں وہ لوگ جنہوں کے دل میں ہی بیماری نفاق کی اور کافر بھی کہیں کہ کیا چاہا خدا تعالی
نے اس مثل سے جو گنتی فرشتوں کی بیان کی کَذٰلِکَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ اسی طرح گمراہ کرتا ہے خدا تعالی جسے چاہتا ہی
اور راہ دکھلاتا ہے جسے چاہتا ہے کہتے ہیں کہ ابوجہل نے کہا کہ اے قریش جانو تم کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مددگار اُنیس سے زیادہ نہیں حقتعالے
نے یہ آیت بھیجی کہ یہ احمق ابوجہل وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِیَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْبَشَرِ ۟ اور نہیں جانتا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے پروردگار ع ۱۵
کے لشکر کو جو فرشتوں کا ہی تیری مدد کو وہ پروردگار ہی جانتا ہے اپنے لشکر کے شمار کو اور نہیں ہی یہ سورت مگر نصیحت ہی واسطے لوگوں کی کَلَّا
وہ بات نہیں ہے جو یہ کافر سمجھتے ہیں وَالْقَمَرِ ۙ وَالَّیْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۙ قسم ہے چاند کی اور رات کی جبکہ آتی ہی دن کے پیچھے وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۙ
اور قسم ہی فجر کی جبکہ روشن کرتی ہی جہان کو اِنَّهَا لَاِحْدَی الْکُبَرِ ۙ نَذِیْرًا لِّلْبَشَرِ ۙ جو بیشک دوزخ ایک بڑی چیز ہی ڈرانیوالی آدمیوں کو یعنی جسوقت
دوزخ قیامت کے دن دور سے دکھائی دیگا تو بے نہایت ڈریں گے لیکن اسوقت کا ڈرنا کچھ فائدہ نہ کریگا چاہیے کہ اب ڈریں جو آج کا ڈرنا اُسدن
کام آوے لِمَنْ شَآءَ مِنْکُمْ اَنْ یَّتَقَدَّمَ اَوْ یَتَاَخَّرَ ؕ اُس آدمی کو چاہیے تم میں سے یہ کہ آگے بڑھے نیک کام کرنے میں یا پیچھے رہے شرک اور گناہ کرنے سے
یعنی دونوں کو نصیحت اور ڈرانے والا ہے قرآن کُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا کَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ ۙ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ۛ فِیْ جَنّٰتٍ ۛ یَتَسَآءَلُوْنَ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ۙ
مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ۝ ہر آدمی گرفتار ہے اپنے کام کئے ہوؤں میں مگر چھوٹے ہوئے ہیں وہ لوگ جنھوں کے اعمالنامہ اُنکے داہنے ہاتھ ملینگے وہ لوگ باغوں میں جا کر
پوچھیں گے کافروں سے جو کیا چیز لائی تمکو دوزخ میں پھر کافروں کے جواب میں قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۙ وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ ۙ کہینگے ہم نماز پڑھتے مع عند المتاخرین اخر الثلث ۱۲
نہ تھے اور ہم محتاج فقیر کو نہ کھلاتے تھے دنیا میں وَکُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ ۙ اور تھے ہم جو عیب جوئی کرتے تھے اور طعنہ کرتے تھے عیب ڈھونڈنے والوں
کے ساتھ وَکُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۙ حَتّٰٓی اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ؕ اور تھے ہم دنیا میں تو جھوٹھ جانتے تھے قیامت کے دن آنے کو جب تک کہ سچی بات
پہنچی یعنی مرنے کے وقت تلک اُن ہی کاموں میں رہے اور توبہ نہ کی اب خدا تعالی فرماتا ہی فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ؕ پھر فائدہ نہیں کرتا
بخشوانا بخشوانے والونکا یعنی اے کافرو تم جو کہتے ہو کہ بت ہمیں اسوقت بخشوا دیں گے سو ہرگز نہیں بخشوا دیں گے فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْکِرَةِ مُعْرِضِیْنَ ۙ
پھر کیا ہوا اُن کافروں کو جو نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں اور نہیں مانتے اور بھاگتے ہیں نصیحت کرنیوالے سے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور بیزار
ہوتے ہیں اُس سے اور ایسے بھاگتے ہیں کَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۙ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ؕ گویا کہ یہ گورخر ہیں بھاگنے والے جو بھاگے ہیں شیر سے ایسے کافر
قرآن سے بھاگتے ہیں اور اُسے نہیں سنتے غور سے اور نہیں سمجھتے دہیان سے کہتے ہیں کہ مشرکوں نے کہا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے
واسطے نام بنام صحیفے خدا تعالی سے منگوا جو اُس میں لکھا ہووے کہ اے فلانے تو تابعداری کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تب ہم ایمان لاویں
اور تجھے سچا جانیں تب یہ آیت اُتری کہ یہ کافر قرآن سے بھاگتے ہیں اور اسے سنتے سمجھتے نہیں بَلْ یُرِیْدُ کُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّؤْتٰی صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۙ بلکہ چاہتا ہی

ف۱ کہا ابن مسعودؓ نے ملائک اور نبی اور صالحین اور شہید اور جتنے مومنین ہیں سب کے سب قیامت کو شفاعت کریں گے پھر کوئی دوزخ میں باقی نہیں رہیگا مگر چار قسم کے لوگ پھر اس آیت کو پڑھا قالوا لم نک الخ یعنی بہشتی دوزخیوں سے پوچھینگے کہ تمکو کس چیز نے دوزخ میں ڈالا کافر کہینگے ہم نہ کذا فی المعالم

ہر مرد اُنہوں سے کہ دیے جاویں مجھے ورق لکھے ہوئے جدا جدا نام بنام کے کلّا نہ دیگا خداتعالےٰ اُنکو ورق لکھے ہوئے نام بنام اگر دیویگا ورق جسطرح یہ چاہتے تب بھی یہ ایمان نہ لاویں گے اور منھ پھیرنا انکا قرآن سے اور نہ ماننا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس سبب سے نہیں ہے جو ہم ورق نہیں دیتے ہیں انکو بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ بلکہ یہ کافر نہیں ڈرتے قیامت کے دن سے اور اُسے سچ نہیں کلّا نہیں قرآن آدمی کا بنایا ہوا جیسا کہ یہ کافر کہتے ہیں اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ؕ بیشک قرآن نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اُس سے نصیحت سمجھے اور اُسکے حکم کے موافق کام کرے وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۧ اور نہ مانیگا نصیحت اور یاد کریگا کوئی مگر وہ کہ جب چاہے خداتعالےٰ وہ خداتعالیٰ لائق ہے ڈرنے کے یعنی خداتعالیٰ ایسا ہے جو اسی سے ڈرے اور وہی ہے لائق بخشنے کے گنہگاروں کو یعنی کریم اور غفور ہے گنہگاروں کے گناہ بخشنے گا جو قرآن کے حکم اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری کریں انکے گناہ بخشیگا انشاءاللہ تعالیٰ

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ؕ قسم ہے مجھکو قیامت کے دن کی اور قسم ہے مجھ کو نفس ملامت کرنیوالے کی یعنی وہ جو اپنے تئیں ملامت کرتا ہے کہ برے کام کیوں کرے ہے اور خداتعالیٰ کی بندگی میں کیوں کمی کرے ہے اس نفس کی قسم کھاتا ہوں جو قیامت کے دن سب اٹھیں گے نیکی بدی کا حساب دینے کو کہتے ہیں کہ **عدی ربیعہ** کے بیٹے نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احوال قیامت کا پوچھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موافق حکم الٰہی کا بیان کیا عدی نے یہ سنکر کہا کہ میں ہرگز نہ مانوں گا کہ ہڈیاں گلی ہوئی پرانے مردوں کی پھر اکٹھی ہوویں یہ جو کسی طرح عقل میں نہیں آتا تب یہ آیت اُتری کہ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ؕ کیا سمجھتا ہے آدمی یعنی کہ ہم جمع نہ کر سکینگے ہڈیاں پرانی گلی ہوئی بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ؕ **ہاں** ہم جمع کریں گے اور قدرت رکھتے ہیں ہم اسپر جو درست کریں اسکی انگلیوں کے سر کی ہڈیوں کو یعنی ذرہ ذرہ ہڈیاں جمع کرونگا بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۚ بلکہ چاہتا ہے آدمی یعنی عدی چاہتا ہے کہ گناہ کرے یا جھوٹ بولے اس بات میں جو آگے ہے قیامت کا دن اور حساب دینا يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ؕ پوچھتا ہے مزاح سے کہ کب ہوگا قیامت کا دن یعنی اس بات کو ہنسی اور ٹھٹھا جانتا ہے فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۙ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۙ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۙ پھر جس وقت کہ دیکھ نہ سکیگی آنکھ اس دن کے احوال کو اور گہن لگیگا چاند کو یعنی روشنی چاند کی جاتی رہیگی اور سیاہ ہو ویگا اور اکٹھے ہونگے سورج اور چاند اسدن کے ڈرسے يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۚ کہیگا آدمی جو دنیا میں کہتا ہے کہ قیامت جھوٹ ہے کہ کہاں ہے اسدن بھاگنے کی جگہ یعنی وہ لوگ جو دنیا میں قیامت کو جھوٹ جانتے تھے قیامت کے دن کہینگے کہ کہاں ہے اب بھاگنے کی جگہ جو ہم بھاگیں اور اسدن کی ہولوں کو نہ دیکھیں کلّا نہوگی بھاگنے کی جگہ اُسدن اور لَا وَزَرَ ؕ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ ؕ نہ امن کی جگہ ہوگی کافروں کو تیرے پروردگار کی طرف ہوگی ٹھہرنے کی جگہ یعنی خداتعالےٰ اپنی حکمت سے بہشتیوں کو بہشت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں جگہ مقرر کریگا يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ؕ خبر کریگی آدمیوں کو اسدن اس چیز سے جو اسنے آگے بھیجی ہے نیک اور بد کاموں سے اور پیچھے دنیا میں چھوڑ آیا ہے مال اور دولت سے یعنی جو کام بھلے اور برے لوگوں نے دنیا میں کیے تھے اور جو کچھ مال اور دولت دنیا میں چھوڑ کر موا تھا قیامت کیدن سب ذرہ ذرہ لاکر اسکے روبرو حاضر کریں گے اور سب کو پہچانیگا اور پچھتاویگا اور کچھ فائدہ نہ ہوگا بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۙ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ؕ بلکہ آدمی اپنے احوال کا دیکھنے والا ہے اگرچہ ڈالتا ہے بہانے یعنی اگرچہ اپنے گناہوں کا بہانہ کرتا ہے پر اپنے گناہ کئے ہوئے جانتا ہے جو یہ گناہ میں نے کئے ہیں ...... تو حضرت عبداللہ حضرت عباس کے بیٹے رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جو حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لاتے اور ان کے آگے پڑھتے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم انکے بغیر تمام کئے پڑھنا شروع کرتے اسواسطے تو بھول نہ جاویں تب یہ آیت اُتری لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۚ مت ہلا اور حرکت دے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنی زبان کو قرآن کے پڑھنے میں پہلے تمام کرنے جبرئیل علیہ السلام کے اسواسطے کہ بھولے نہیں اور یاد رکھے قرآن کو تو جلدی کرتے اُس کے پڑھنے میں اور یاد کرنے میں بیشک ہمپر ہے جمع کرنا قرآن کا تیرے دل میں اور

ف آدمی کا جی اول اول مزوں میں غرق ہوتا ہے ہرگز نیکی کی رغبت نہیں ایسے جی کو کہیں اَمَّارَة بالسوء پھر ہوش پکڑے نیک بد سمجھا تو باز آیا کبھی اپنی خو پر دوڑ پڑا پیچھے آپ کو الاہنا دیا ویسا جی ہے لوامہ پھر جب پورا سنوار گیا دل سے رغبت نیکی ہی پر رہی بیہودہ کام سے آپ ہی بھاگے اور ایذا کھینچے ویسے کا نام مطمئنہ ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالے

یادرکھونا اور پڑھوانا تیری زبان سے قرآن کو یعنی تو خاطر جمع رکھ جو ہم قرآن کو تیرے دلمیں یادرکھوائیں گے فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ؕ پھر جب پڑھیں ہم قرآن کو جبرئیل علیہ السلام کی زبان پر تیرے آگے تو پھر ساتھ جبرئیل علیہ السلام کے پڑھ سمجھ میں سمجھ کر ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ؕ پھر بیشک ہمپر ہے کھولنا اُسکے معنوں کا تیرے دل پر یعنی ہم تجھ پر اُسکے معنی ظاہر کریں گے کَلَّا نہیں ہے وہ بات جو تم سمجھتے ہو اے مکے لوگو بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ بلکہ تم چاہتے ہو دنیا کو جو جلد جانے والی ہے اور چھوڑتے ہو آخرت کو جو وہ ہمیشہ رہنے والی ہے۔ بلکہ چاہیئے یوں کہ دنیا کی محبت چھوڑو اور آخرت کو چاہو۔ تم اُلٹا کرتے ہو وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ بہت منھ اُسدن تازے اور خوش ہونگے اپنے پروردگار کیطرف دیکھتے ہوئے بے پردہ وَوُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ۙ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ؕ اور بہت منھ اسدن ترش ہونگے اور سیاہ تیوری چڑہی ہوئی سو وہ منھ کافروں کے ہونگے اور مشرکوں کے ہونگے جو جانے یقین کہ پہنچے اُسے مصیبت ایسی کہ اسکی پیٹھ کی ہڈیاں توڑیں کَلَّا نہیں ہے یہ کہ دنیا میں ہمیشہ جیتے رہوگے، اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ۙ وَقِیْلَ مَنْ ٚ رَاقٍ ۙ جب پہنچے گی جان چھاتی کی ہڈیوں اور گردن کی ہڈیوں میں پہنچے تب کہینگے لوگ کہ کون ہے منتر پڑھنے والا۔ جو وہ آنکر اس مرنے والے پر پڑھ کر پھونکے منتر کو تو نہ مرے اور جسکی جان گلے میں پہنچی وَظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۙ اور یقین جانیگا وہ کہ بے شک جدائی ہوتی ہے سب سے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۙ اور مروڑیگا اور پیچ دیویگا وہ مرنے والا پنڈلی کو پنڈلی سے جان نکلنے کے وقت اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِ ِۨالْمَسَاقُ ؕ تیرے پروردگار کیطرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسدن ہوگا سب کو پھر جانا حساب دینے کو کہتے ہیں کہ یہ آگے کی آیت ابوجہل لعین کے حق میں ہے کہ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی ۙ وَلٰکِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۙ پھر سچا نہیں جانتا قرآن کو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی جھوٹا جانتا ہے اور نماز پڑھتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کی بندگی نہیں کرتا لیکن جھوٹ جانتا ہے قرآن کو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی جھوٹا جانتا ہے اور پھرا وہ دین اسلام کے سننے ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤی اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰی ؕ پھر اپنے گھر کے لوگوں کی طرف گیا اکڑتا ہوا غرور سے جو میں نے ایسی بات کہی یہ آیت ابوجہل کے حق میں ہے سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو کہ اے ابوجہل اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ۙ ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ؕ لائق ہے تجھکو سختی عذاب موت کی پھر لائق ہے تجھ کو عذاب قبر کا پھر لائق ہے تجھے ہول قیامت کا پھر خوب سزاوار ہے تجھ کو آگ دوزخ کی اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی ؕ اے کیا پوچھتا ہے اور سمجھتا ہے آدمی یعنی ابوجہل لعین کہ چھٹ جائیگا ایسا کہ جہاں چاہے چلا جاوے یعنی کافر سمجھتے ہیں جو حساب کچھ نہوگا اور یوں ہی چھٹ جاویں گے اَلَمْ یَکُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی ۙ اے کیا نہ تھا وہ ایک بوند منی کی پڑی ہوئی ماں کے پیٹ میں سست تھی یعنی اپنی اصل پیدائش پر غور کرے کہ میں کیا تھا جو ایک بوند تھی۔ ثُمَّ کَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰی ۙ پھر ہوئی وہ بوند لہو جما ہوا پھر پیدا کیا خدا تعالیٰ نے سب درست اور ثابت آدمی فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ؕ پھر بنایا خدا تعالیٰ نے اسی بوند سے نر اور مادہ یعنی عورت اور مرد پھر اسی بات کو سمجھو اور دھیان کرو کہ جو شخص ایسا قادر ہے جو ایک بوند پانی کی سے ایسا آدمی درست بدن کرتا ہے اُس خدا تعالیٰ کو اَلَیْسَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰی ؕ کیا نہیں قدرت اس بات پر کہ پھر جلاوے مردوں کو قیامت کے دن گوروں سے نیکی بدی کا حساب لینے کو چاہیئے کہ اس سورہ کو پڑھ کر کہے سُبحان ربی الاعلیٰ

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِیَّةٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وَهِیَ اِحْدٰی وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَةً

هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْـًٔا مَّذْکُوْرًا ؕ اے کیا آیا یعنی بیشک آیا اوپر آدم علیہ السلام کے ایک وقت زمانہ سے جو نہ تھی آدم علیہ السلام کی کچھ خبر جو کوئی ذکر کرتا کہتے ہیں کہ چالیس برس تک حضرت آدم علیہ السلام کا پتلا مٹی کا بنا ہوا مکے اور طائف کے بیچ میں بیجان پڑا رہا اور کوئی اُسے نہ جانتا تھا جو یہ کیا ہے اور کس کام کا ہے کیا نام ہے اُسکا اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ؕ بیشک ہمنے پیدا کی خلقت آدمیوں کی بوند سے منی کی ملی ہوئی دو رنگ کی جو مرد کی منی سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی زردی مائل ہوتی ہے آزماتے ہیں ہم آدمیوں کی خلقت کو پھر کیا ہمنے آدمیوں کو سننے والا اور دیکھنے والا یعنی کان دیے ہیں جو قرآن کو سنتے ہیں اور آنکھیں دی ہیں جو قدرت ہماری اور معجزے ہمارے نبی کے دیکھتے ہیں نہ حیوانوں کے سے کان آنکھ دیے ہیں اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا ؕ بیشک راہ دکھائی آدمی کو سیدھی راہ دین اسلام کی سو اب شکر کرے یا ناشکری کرے یہ آزمائش ہے آدمیوں کے قائل کرنے کو پھر وہ لوگ جو شکر نہ کرینگے اِنَّآ اَعْتَدْنَا

ف الیقین ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ہے گمراہ لوگ ہیں جو اسکے نصیب میں نہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ

لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَا وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ۝ مقرر ہمنے تیار کیا ہی ناشکری کرنیوالوں کیواسطے زنجیریں اور طوق اور آگ جلتی ہوئی اور بھڑکتی ہوئی جو ناشکری کرنیوالوں کو زنجیروں سی باندھ کر طوق پہنا کر دوزخ میں لیجاوینگے إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝ بیشک اچھے کام کرنیوالے یعنی مومن اور نیکبخت ہوویں گے قیامت کے دن بہشت میں جانے کے بعد پیالے شراب جو اُن میں کافور ملا ہوگا۔ یعنے سفید اور خوشبوی سو وہ کافور نام عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝ ایک چشمہ کا ہے جو پیوینگے اُس چشمہ سی بندے خداتعالےٰ کے چلاتے ہیں بہشت کے رہنے والے یعنی بہاکر لیجاتے ہیں اُس چشمہ کو اچھی طرح بہاکر یعنی بہشت کے رہنے والے اس ندی کو جہاں چاہیں چشمہ لیجاویں اُن کے حکم میں ہوگی کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مرتضےٰ علی کرم اللہ وجہہ کے گھر میں آئے دیکھا کہ حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار تھے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُن کے ماں اور باپ کو کہ تم منت مانو تو خداتعالیٰ تمہارے فرزندوں کو صحت بخشے اُنہوں نے منت مانی کہ ہم تین روزے نذر خداتعالےٰ کے رکھیں گے خداتعالیٰ نے حضرت امامین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو صحت دی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ روزے رکھے شام سی جو جو مزدوری سے میسر آئے تھے۔ اُس کے آٹے کی روٹی پکائی روزہ کھول کر چاہا کہ نوش فرمائیں جو اتنے میں ایک فقیر آکر پکارا کہ اے اہلبیت پیغمبر کے محتاج مسلمان ہوں۔ مجھے کھانے کو دو خداتعالیٰ اُسکا بدلہ بہشت میں دیویگا حضرت مرتضےٰ علی کرم اللہ وجہہ نے اپنا حصہ سب اُسے دیا حضرت فاطمہ زہرا نے بھی اپنا حصہ سب اسی فقیر کو دیا اور آپ دونوں صاحب نے کچھ نہ کھایا اور فجر کو پھر روزہ رکھا دوسرے دن شام کو روزہ کھولنے کیوقت ایک یتیم نے آکر کہا کچھ خداے تعالیٰ کی راہ میں دو انہوں نے جو کچھ میسر آیا تھا سب اُس کے حوالے کیا آپ کچھ نہ کھایا اور فجر کو پھر روزہ رکھا تیسری شام کو ایک بندھوا چھوٹ آیا اور کہا کہ کچھ للہ دو اُن دونوں صاحب نے جو کچھ میسر آیا تھا سب اُسے اٹھا دیا اور آپ کچھ نہ کھایا سو خداتعالیٰ نے انکی شان میں یہ آیت بھیجی۔ کہ میرے بندے خاص ایسے ہیں جو يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝ پورا کرتے ہیں منت کو اور ڈرتے ہیں اُسدن سی جو ہوگی اسدن کی کھلی ہوئی سب کو پہنچیگی اور وہ بندے میرے جو پورا کرتے ہیں منت کو وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ اور کھلاتے ہیں کھانے کو خداتعالیٰ کی محبت پر یعنی بے غرض کھلاتے ہیں محتاج کو اور یتیم اور قیدی کو اور کہتے ہیں بندے ہمارے کہ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝ سوائے اسکے نہیں یعنی بیشک ہم تمکو جو کھلاتے ہیں واسطے خوشی خداتعالیٰ کے ہے نہیں چاہتے ہم تمسے بدلہ اور نہ احسان جاننا یعنی ہماری غرض اس کھلانے سی یہ نہیں کہ تم ہمارا احسان مانو یا کچھ اُسکا بدلہ ہمیں دو کسواسطے کہ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝ ہم ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سی عذاب ایک دن کے سی جو عذاب اُسدن کا منھ بگاڑ دیگا اور بیحواس کریگا اُسدن سخت عذاب ہوگا۔ یعنی اُسدن کے عذاب کو دیکھکر سب کے ہوش اور حواس جاتے رہیں گے فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝ پھر بچایا یعنی امن میں رکھا خداتعالیٰ نے اپنے بندوں کو بدی سے اور ڈر سی اُسدن کے اور ملایا اُن کو تازگی اور خوشی سے پھر خداتعالیٰ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝ اور بدلہ دیویگا انکو جیسا انہوں نے صبر کیا ہی خداتعالیٰ کی بندگی کرنے میں یا صبر کیا ہی کافروں کے دکھ دینے پر اُس صبر کا بدلہ دیویگا بہشت کی نعمتیں اور میوے کھانے کو اور ریشمی باریک پوشاک پہننے کو مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝ تکیے لگاکر بیٹھیں گے بہشت میں تختوں پر نہ دیکھیں گے بہشت میں سورج کی گرمی اور بے نہایت جاڑا یعنی بہشت کی ہوا بہت خوش آئین ہوگی۔ اور بہشت میں وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝ نزدیک ہونگے جھکے ہوئے بہشت کے رہنے والوں سی سائے درختوں کے اور تابعدار کئے ہوئے ہونگے یعنی نزدیک اور ہاتھ کے نیچے کئے ہوئے ہیں میووں کے گچھے بہشت میں خوب نزدیک کہ جب چاہے جنتی توڑے اور کوئی منع نکرے اُس کو وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۝ اور لئے پھرتے ہیں غلمان اور حوریں بہشتیوں کی گرد پیالے چھوٹے چاندی کے اور پیالے بڑے شیشے کے تحفہ یعنی پیالے اور پیالیاں خوب چھوٹی بڑی سب طرح کی وہاں موجود ہونگی قَوَارِيرَا مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝ شیشے کیسے بنائے روپے کے ہونگے یعنی اُن پیالوں کی یہ خوبی ہوگی اور صفائی ایسی ہوگی کہ کچھ اس میں بھرے تو باہر سی صاف نظر آویگا اور وہ پیالے بنائے گئے ہونگے ہر ایک کی پیاس کے موافق نپانا کیا ہوا یعنی پوری پیاس کے موافق اسمیں شراب یا پانی پاکیزہ بھرا ہوگا جو پینے والے کی پیاس سی نہ کچھ باقی رہے گا نہ پیاسا

رہیگا پینے والا وَیُسْقَوْنَ فِیْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا ۚ اور پویں گے بہشت میں پیالے شراب کے جو ہوگا اس میں ملاپ سونٹھ کا مزے دار وہ سونٹھ کا ملا ہوا عَیْنًا فِیْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِیْلًا ۞ ایک چشمہ ہے بہشت میں جو نام رکھا ہے اُس چشمہ کا سلسبیل اور وہ جاری ہے بہتا ہوا سب مکانوں میں وَیَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَیْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۞ اور پھریں گے لڑکے یعنی غلمان گرد بہشتیوں کے خدمت کرتے پھرینگے جب دیکھے انہیں دیکھنے والا تو سمجھے کہ موتی ہیں بکھرے ہوئے یعنی غلمانوں کو ایسا حسن اور صورت ہوگی کہ جیسے موتی کے دانے ہیں وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْكًا كَبِیْرًا ۞ اور جب نگاہ کرے تو بہشت میں پھر دیکھے تو بہشت کو ملک بڑا بے نہایت جو کسی چیز کی کسی مکان میں کسی وقت کمی نہیں سب طرح کی نعمتیں بے انتہا موجود ہیں سب جگہ عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۡ اور پر بہشتیوں کے کپڑے اور پوشاک ہوگی دیبائے سبز کی ریشمی باریک بھی اور دیبائے ریشمی سفت اور عفص بھی یعنی بہشت میں پوشاک عمدہ اور خاصی باریک اور موٹی دونوں طرح کی ہوگی جسے جسوقت چاہیں گے پہنیں گے وَحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۞ اور پہنائے جاویں گے بہشتیوں کو کنگن چاندی کے اور پلاویگا بہشت کے رہنے والوں کو پروردگار اُنکا پانی ستھرا پاکیزہ سب برائیاں دلکی دہونے والا اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْیُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۞ یہ نعمتیں خاصی تحفہ ہیں واسطے تمہارے بدلہ اُن کاموں کا جو دنیا میں تم کرتے تھے اور یہی ہے کوشش تمہاری کا عوض اور بدلہ خوب تمہارے کاموں پسند کئے ہوؤنکا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا ۚ بیشک ہمنے نیچے بھیجا اوپر تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو سہج سہج سورۃ سورۃ جدا جدا اور آیت آیت فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۚ اور صبر کر واسطے حکم اپنے پروردگار کے یعنی جو تیرے پروردگا نے فرمایا ہے وہی اور تابعداری مت کر اُن میں سے کسی گنہگار یا کافر کی یعنی کسی کا کہا نہ مان جیسے ولید مغیرہ کے بیٹے نے کہا تھا کہ اپنے باپ دادا کا دین قبول کرے تو میں تجھے دولت بہت دوں وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ۚ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام اپنے پروردگار کا صبح وشام کے وقت یعنی ہمیشہ خداتعالیٰ کی یاد میں مشغول رہ وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا ۞ اور کسی وقت رات کو سجدہ کر تو اپنے پروردگار کو اور پاکیزگی سے یاد کر اس کو بڑی رات تلک یعنی نماز تہجد کی پڑھ کر تسبیح سبحان اللہ بہت رات تک پڑھا کر اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَیَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ یَوْمًا ثَقِیْلًا ۞ بیشک یہ قوم کافروں کی چاہتی ہیں اور دوست رکھتی ہیں جلد جانے والے کو یعنی دنیا سے کافر محبت رکھتے ہیں اور چھوڑتا ہے اپنے پیچھے بھاری دن کو جو وہ دن قیامت کا ہے نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِیْلًا ۞ ہمنے پیدا کیا ان سب آدمیوں کو اور مضبوط پیدائش کی اُن کی یعنی اُن کے بدن میں بند اور جوڑ ہڈیوں کے پٹھوں سے مضبوط کئے اور جب چاہیں ہم بدل ڈالیں ہم انکو ان جیسوں سے بدلنا اچھا یعنی خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو ان سب لوگوں کو غارت اور نابود کرکے اور ایک ایسی ہی صورت اور شکل کی خلقت پیدا کردوں جو وہ سب حکم بجالادیں میرا اور تابعداری کریں میرے پیغمبر کی اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا ۞ بیشک یہ قرآن نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے پکڑے اپنے پروردگار کی طرف راہ نیکی کی جو دین اسلام ہے اور راہ شریعت کی ہے وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۞ اور نہ چاہو گے کوئی راہ نیکی کی یعنی تم نہ اختیار کروگے مگر جبکہ چاہیگا خداتعالیٰ بیشک خداتعالیٰ جاننے والا سب چیز کا مضبوط کام کرنیوالا جسے چاہتا ہے توفیق دیتا ہے نیک کاموں کی ۔ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ۭ اندر لاتا ہے جسے چاہتا ہے خداتعالیٰ اپنی رحمت میں اور اُسی کو توفیق دیتا ہے نیکی کی دنیا میں اور گناہ بخشتا ہے اُسکے آخرت

وَالظّٰلِمِیْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۞ اور ستم کرنے والوں کے واسطے تیار کیا ہے عذاب دکھ دینے والا ع ۲ ۲۰

سورۃ المرسلت مکیۃ　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　وھی خمسون اٰیۃ

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۞ قسم ہے بھیجے ہوئے اچھوں کی سو وہ فرشتے ہیں رحمت کے یا آیتیں ہیں قرآن کی فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۞ پھر قسم ہے جلد اور شتاب چلنے والوں کی یعنی جلد چلنے والوں کی جلد چلنے کی قسم ہے سو وہ فرشتے ہیں جو حکم خداتعالیٰ کے سے جلد چلتے ہیں یا باؤں جلد چلنے والونکی قسم ہے وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۞ اور قسم ہے پھیلانے والوں اور کھولنے والوں کی سو وہ آیتیں ہیں قرآن کی جو حکم خداتعالیٰ کا ہے ظاہر کرتی ہیں اور دین اسلام کو کھولتی ہیں فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۞ پھر قسم ہے جدا جدا کرنے والے تفاوت کی سو وہ حکم خداتعالیٰ کا ہے یعنی آیتیں قرآن کی جدا کرتی ہیں سچ اور جھوٹ کو جو کفر اور اسلام ہے ۔ فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا ۞ پھر قسم ہے پیغام کے پہونچانے والوں اور اتارنیوالوں کی سو وہ فرشتے ہیں جو پیغام خداتعالیٰ کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر اتارتے ہیں

آیتیں سو یہ آیتیں عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ؕ بہانہ ہے واسطے گناہ بخشنے مسلمانوں کے یا واسطے ڈرانے کافروں کے یعنی اُسی سبب مسلمان بخشے جاوینگے اور کافروں پر عذاب ثابت ہوا اور وہ سب قسمیں اس بات پر ہیں کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ؕ سوائے اسکے نہیں یعنی مقرر جو وعدہ کیا ہے تمسے ہر طرح نہیں ٹلیگا۔ یعنے قیامت کے دن سب کو گوروں سے اُٹھا کر حساب لینا مقرر ہے قیامت کی نشانیاں ہیں یہ کہ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ اور جسوقت تاروں کا چمکنا مٹیگا یعنی تاروں کی روشنی جاتی رہیگی وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ اور جب آسمان پھٹیگا وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ اور جب پہاڑ اُڑ جاوینگے اپنے مکانوں سے اکھڑ کر وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ؕ اور جب سب پیغمبر صلوٰت اللہ علیہم اجمعین اپنے اپنے مرتبے پر کھڑے ہونگے اپنی اپنی امت کی نیکی بدی کی گواہی دینے کو لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ؕ کسدن کیواسطے دھر رکھا ہے ان تاروں کا مٹنا اور زمین کا پھٹنا اور پہاڑوں کا اُکھڑنا یہ جواب ہے کہ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۚ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ؕ واسطے دِن جدا کرنے کے جو آج ہے جدا کرنا مسلمان اور کافر کا اور بھلے برے کا اور کس چیز نے جتایا تجکو جو کونسا دن ہے جدا کرنیکا وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ ہائے افسوس اُسدن جھوٹھ جاننے والوں کو یعنی جو لوگ کہ قیامت کیدن کو جھوٹ جانتے ہیں اُسدن ہائے افسوس کرینگے جو نہایت خرابی اور رسوائی اپنی دیکھیں گے اَلَمْ نُہْلِکِ الْاَوَّلِیْنَ ۝ اے کیا نہیں کھپایا ہمنے پہلے کافروں کو جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم اور عاد اور ثمود کی قوم کو کیسے عذابوں سے ہلاک کیا۔ ثُمَّ نُتْبِعُہُمُ الْاٰخِرِیْنَ ۝ پھر ان ہی کے پیچھے لے آوینگے ہم پچھلوں کو یعنی اسوقت کہ کافروں کو بھی ان ہی کا سا حال کرینگے كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ۝ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں ہم سب کافروں سے پھر تم اے کافرو ڈرو اور ایمان لاؤ نہیں تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ اے افسوس ہوگا اُسدن قیامت کے جھوٹ جاننے والوں کو اب خدا تعالیٰ سمجھاتا ہے کافروں کو کہ تم کو جو مر کر پھر جینا اور قیامت کو اُٹھنا گوروں سے جھوٹ جانتے ہو یہ غور نہیں کرتے اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّہِیْنٍ ۙ اے کیا نہیں پیدا کیا ہمنے تمکو پانی نکمے ناکارے خوار سے جو وہ منی ہے فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ ۙ پھر رکھا ہمنے اس پانی کو بیچ ٹھیری ہوئی جگہ مضبوط کے جو وہ رحم ہے اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۙ ایک مقرر وقت جانے ہوئے تک جو وقت بچہ ہونیکا ہے فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ ہم قوت رکھتے تھے تمہارے پیدا کرنیکی پھر ہم خوب قوت رکھتے ہیں وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ بہت بڑی بلا ہے اسدن قیامت کے جھوٹ جاننے والوں کیواسطے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۙ اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا ۙ اے کیا نہیں بنائی زمین ہمنے یعنی مقرر ہمنے زمین سمیٹنے والی زندوں کو اور مردوں کو یعنی جیتوں کو اپنے اوپر رکھتی ہے اور مردوں کو اپنے اندر رکھتی ہے غرض کہ آدمی اور حیوان زمین سے جدا نہیں ہوسکتے وَّجَعَلْنَا فِیْہَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ اور بنائے ہمنے اس زمین میں پہاڑ اونچے اور بڑے وَّاَسْقَیْنٰکُمْ مَّآءً فُرَاتًا ؕ اور پلایا ہمنے تمکو پانی میٹھا مزے کا وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ بڑی بلا قیامت کے دن ہے جھوٹ جاننے والوں کیواسطے اور اُن کو کہینگے فرشتے کہ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰی مَا کُنْتُمْ بِہٖ تُكَذِّبُوْنَ ۚ چلو تم طرف اُسکے جسکو تم جھوٹ جانتے تھے یعنی دوزخ کیطرف چلو اور دیکھو کہ سچ ہے یا جھوٹ ہے اور کہینگے فرشتے کافروں کو کہ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۙ لَّا ظَلِیْلٍ وَّلَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّہَبِ ۝ چلو تم طرف سایہ تین شاخ کے جو نہ چھاؤں ہے ٹھنڈی آرام کی اُن میں اور نہ وہ چھاؤں شاخوں کی دور کرے آنچ کی گردن کو کہتے ہیں کہ دوزخ سے تین طرح کا غبار دھوئیں کا اُٹھیگا جو ایک سفید اور دوسرا سیاہ اور تیسرا سرخ ہوگا سو وہ تینوں غبار دھوئیں لے کافروں کو گھیر لیویں گے اِنَّہَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ کَالْقَصْرِ ۚ بیشک وہ دوزخ ڈالتی ہے اُسدن شعلے والی لپٹیں آگ کی مانند محل کے یعنی ایسی بڑی لپٹیں اُٹھیں گی جیسے بڑے محل اور حویلی اور کَاَنَّہٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ؕ گویا کہ وہ شعلے آگ کے اونٹ ہیں زرد وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ بڑی خرابی اور رسوائی ہوگی اُسدن قیامت کو جھوٹ جاننے والوں کو ھٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ ۙ وَلَا یُؤْذَنُ لَہُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ ۝ یہ وہ دن ہے جو کافر بول نہیں سکتے جیسے دنیا میں باتیں بناتے تھے۔ اور پروانگی اور رخصت نہیں انکو جو تقصیر اپنی بخشوا دیں اور بخشے نہ جاویں گے وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ بڑی خرابی اور رسوائی ہے اُسدن قیامت کو جھوٹ جاننے والوں کو ھٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰکُمْ وَالْاَوَّلِیْنَ ۝ یہ دن ہے جدا کرنیکا سچے اور جھوٹے کے اور اکٹھا کیا ہمنے تمکو اور تمسے پہلوں کو جو وہ بھی اپنے پیغمبروں کو جھوٹا کہتے تھے۔ فَاِنْ کَانَ لَکُمْ کَیْدٌ فَکِیْدُوْنِ ۝ پھر اگر ہے تمہارا کچھ داؤ اور مکر تو پھر کرو مکر اور داؤ اپنا مجھ سے اب جیسا دنیا میں مومنوں سے کرتے تھے وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ بڑی خرابی اور رسوائی ہوگی اسدن قیامت کے جھوٹ جاننے والوں کیواسطے اور اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ ۙ وَّفَوَاکِہَ مِمَّا یَشْتَہُوْنَ ؕ بیشک خدا تعالےٰ کے عذاب سے ڈرنے والے ہوں گے بیچ چھاؤں کے اور پانی کے چشموں پر ہونگے اور وہ ڈرنے والے میووں میں ہونگے اپنی چاہت کے یعنی جو میوہ چاہینگے اُسی وقت موجود ہوگا اور فرشتے کہینگے اُن ڈرنے والوں کو کہ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا ھَنِیْٓـئًۢا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ کھاؤ میوے سب طرح کے اور پیو پانی مزے کا بسبب اُن کاموں کے جو تم نے دنیا میں کئے تھے پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ بیشک ہم ایسا ہی بدلا دیتے ہیں۔ اچھے کام کرنے والوں کا وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ بڑی خواری اور رسوائی ہوگی اسدن قیامت کے جھوٹھ جاننے والوں کیواسطے کُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِیْلًا اِنَّکُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝ کھاؤ

ربع ۲

دنیا میں طعام اچھے اور مزے اٹھاؤ تھوڑے سے تم بھی اے کافرو بیشک تم گنہگار ہو آخر کو تم پر وہ بڑے بڑے عذاب ہونگے وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝ بڑی خواری اور رسوائی ہوگی۔ اسدن قیامت کے جھوٹھ جاننے والوں کے واسطے اور یہ کافر ایسے ہیں جو وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ ارۡكَعُوۡا لَا يَرۡكَعُوۡنَ ۝ اور جب کہا جاتا ان کافروں کو کہ جھکو خدا تعالےٰ کی بندگی کرنے کو تو نہیں جھکتے یعنی جو کہتے ہیں انکو کہ نماز پڑھو تو نہیں پڑھتے وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝ بڑی خرابی اور رسوائی ہوگی اُسدن قیامت کے جھوٹ جاننے والوں کو فَبِاَىِّ حَدِيۡثٍۢ بَعۡدَهٗ يُؤۡمِنُوۡنَ ۝ پھر اب کونسی بات پر پیچھے اس قرآن کے ایمان لاوینگے یہ کافر مکے کے یعنی قرآن سے زیادہ کونسی بات بہتر ہوگی جو اُسے سنکر ایمان لاوینگے

سورۃ النبأ مکیۃ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | وھی اربعون اٰیۃ

جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مکہ کے لوگوں کے آگے قرآن پڑھا اور کہا کہ دین اسلام کو قبول کرو اور بتوں کا پوجنا چھوڑ دو اور ڈرایا کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ سب کو نیکی بدی کا حساب لینے کو گوروں سے اُٹھاویگا پھر جو کوئی میرا کہنا نہ مانے گا دنیا میں اسپر قیامت کو بڑا عذاب ہوگا یہ بات مکہ کے لوگوں نے سُنکر تعجب کیا اور ہر ایک آپس میں تکرار کر کے کچھ کچھ کہنے لگے جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اس سورۃ میں کہ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوۡنَ ۝ۚ عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِيۡمِ ۝ۙ الَّذِىۡ هُمۡ فِيۡهِ مُخۡتَلِفُوۡنَ ۝ؕ

الجزء ۳۰

کس چیز کا احوال پوچھتے ہیں یہ کافر اس بڑی خبر سے جو اسکے احوال ہیں جھگڑتے ہیں یعنی ہر ایک اپنی سمجھ ف۱ سے کچھ کہتا ہے۔ اور مر کر پھر اُٹھنا قیامت کے دن کا سچ نہیں جانتے كَلَّا سَيَعۡلَمُوۡنَ ۝ۙ ثُمَّ كَلَّا سَيَعۡلَمُوۡنَ ۝ بے شبہہ اب جانیں گے اس چیز کو سچ پھر بے شبہہ اب جانیں گے اسکو سچ شک اور شبہہ اور تکرار سب بھول جاویں گے جب ظاہر دیکھیں گے قیامت کے دن کو یہ کافر ہماری قدرت دیکھ کر دھیان نہیں کرتے کہ اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ مِهٰدًا ۝ۙ کیا نہیں بنایا ہمنے زمین کو بچھوڑا ان کے پالنے کو جو اس پر آرام سے رہتے ہیں اور اس سے نعمتیں جو پیدا ہوتی ہیں انہیں کھا کر پرورش پاتے ہیں وَّالۡجِبَالَ اَوۡتَادًا ۝ۙ اور بنائیں ہمنے پہاڑ کی میخیں زمین کی مضبوطی کو جو پانی پر ٹھہرا دے اور کانپتے نہیں وَّخَلَقۡنٰكُمۡ اَزۡوَاجًا ۝ۙ اور پیدا کیا ہمنے جوڑا نر اور مادہ تو تمہارے اولاد پیدا ہوتی ہے وَّجَعَلۡنَا نَوۡمَكُمۡ سُبَاتًا ۝ۙ اور کیا ہمنے نیند تمہاری کو آرام تمہارے بدن کا جو سارے دن کی ماندگی رات کے سونے سے جاوے وَّجَعَلۡنَا الَّيۡلَ لِبَاسًا ۝ۙ اور بنائی ہمنے رات پوشاک جو سب چیز کو ڈھانک لیتی ہے وَّجَعَلۡنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝ اور بنایا ہم نے دن روزی پیدا کرنے کو اور تلاش کو وَّبَنَيۡنَا فَوۡقَكُمۡ سَبۡعًا شِدَادًا ۝ۙ اور بنائے ہمنے اوپر تمہارے سر کے سات آسمان خوب مضبوط محکم وَّجَعَلۡنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝ۙ اور کیا ہمنے آسمانوں میں چراغ روشن یعنی سورج وَّاَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡمُعۡصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝ۙ اور نیچے بھیجا ہمنے بدلی نچوڑنے والی سے پانی جھڑتا ہوا لِّنُخۡرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝ۙ وَّجَنّٰتٍ اَلۡفَافًا ۝ؕ تو باہر لادیں ہم اس زمین سے یا پانی سے دانے اناج کے جیسے گیہوں چنا مونگ اور ایسی ہی اور پیدا کیا ہمنے سبزہ اور باغ بھرے ہوئے درختوں میوہ دار سے اِنَّ يَوۡمَ الۡفَصۡلِ كَانَ مِيۡقَاتًا ۝ۙ پھر بیشک دن جدا کرنے بھلے برے کا ہے مقرر کیا ہوا واسطے حساب لینے سب خلقت کے يَّوۡمَ يُنۡفَخُ فِى الصُّوۡرِ فَتَاۡتُوۡنَ اَفۡوَاجًا ۝ۙ جسدن پھونکا جاویگا نرسنگھہ یا قرنائے میں دوسری بار پھر آؤ گے تم غٹ کے غٹ گوروں سے قیامت کے میدان میں کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان لوگوں کا احوال پوچھا گیا آپنے فرمایا کہ قیامت کے دن میری گنہگار امت کے دس فرقے ہونگے ایک فرقہ بندر کی صورت ہوگا سو وہ دنیا میں لڑی ہیں دوسرا فرقہ سوروں کی صورت ہوگا سو وہ حرام خوار ہوں گے دنیا میں اور تیسرے فرقہ کو اوندھا لیجاوینگے دوزخ میں سو وہ بیاج خوار ہونگے چوتھا فرقہ اندھے ہونگے سو وہ ظالم ہونگے اور پانچواں فرقہ گونگے اور بہرے ہونگے سو وہ اپنے کام کئے ہوئے پر شیخی اور بڑائی کرنے والے ہونگے اور چھٹا فرقہ اپنی زبان کو چابیں گے اور زبان ان کی منہ سے باہر نکل کر چھاتی تلک لٹکتی ہوگی اور پیپ ان کے منھ سے بہے گی اور تمام حشر کے لوگ انہیں دیکھ کر گھن کھاوینگے اور بیزار ہونگے سو وہ حال ان عالموں کا ہوگا جو لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ اچھے کام کرو اور آپ نہیں کرتے ساتویں فرقہ کے ہاتھ اور پاؤں کٹے ہونگے

[illegible] فرقے

ف۱ کوئی مانتا ہے کوئی منکر ہے کوئی کہتا ہے بدن اُٹھے گا کوئی کہتا روح پر غم اور خوشی گذرے گی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

سو وہ ہمسایوں کو ایذا دینے والے ہونگے اور آٹھواں فرقہ آگ کی سولیوں پر لٹکیں گے سو وہ چغلخور ہونگے اور نویں فرقہ کے بدن سے بو آوے گی جیسے سڑے مُردار کی بو ہوتی ہے وہ زناکار ہیں اور دسویں فرقہ کے بدن میں چیتھڑے سیاہ ہونگے چمٹے ہوئے بدن سے سو وہ تکبر اور غرور کرنے والے ہوں گے دنیا میں غرضیکہ قیامت کے میدان میں فوج فوج آوینگی قبروں سے اٹھ کر وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۙ اور کھلے گا آسمان قیامت کیدن پھر ہوگا آسمان بہت دروازے یعنی آسمان پھٹے گا اور بے انتہا در ہونگے اسمیں وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۙ اور چلیں گے پہاڑ باؤ میں پھر ہونگے وہ پہاڑ جیسے ریت چمکتی ہوئی جو دور سے پانی دکھائی دیتی ہے جب نزدیک پہنچے تو پانی نہیں ایسے پہاڑ ہو جاوینگے اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۙ بیشک دوزخ ہے گھات میں اور تاک میں یعنی راہ دیکھتی ہے کافروں کی یا دوزخ راہ میں ہے جو سب کو اسپر سے چلنا ہے اور دوزخ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۙ واسطے سرکشوں کے جو خدا تعالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا نہیں مانتے انکے واسطے جگہ ٹھہرنے کی اور ہمیشہ رہنے کی لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۚ رہیں گے اس دوزخ میں وہ سرکش بے نہایت برسوں کہتے ہیں کہ چالیس احقاب ہیں اور ہر ایک حقبہ ستر خریف کا ہے اور ہر خریف سات سو برس کی ہے اور ہر برس تین سو ساٹھ دن کا اور ہر دن ہزار برس دنیا کا ہے غرض کہ کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ اور نہ چکھیں دوزخ میں سردی جو آرام پاویں اور نہ پیویں گے وہاں اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۙ جَزَآءً وِّفَاقًا ۚ مگر پانی نہایت گرم پینے کو ملے گا دوزخ کے رہنے والوں کو اور پیپ جو دوزخیوں کے بدن سے بہے گی یا آنسو ان کے یہ ایسا پانی بدلہ ہے ان کو پورا جیسے کام دنیا میں کرتے تھے اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۙ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۚ بیشک یہ لوگ تھے دنیا میں امید نہ رکھتے تھے حساب دینے کو قیامت کو اور جھوٹ جانتے تھے آیتوں ہماری کو جو قرآن ہے جھوٹ جاننا یعنی نرا جھوٹ جانتے تھے وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۙ اور سب چیز کو نیکی بدی کام بندوں کے سب گن کر اور شمار کر کے لکھ رکھا ہے پھر کہیں گے ہم کافروں کو کہ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۧ پھر اب چکھو عذاب دوزخ کا پھر زیادہ نہ کروں گا میں تم پر ہمیشہ مگر عذاب یعنی عذاب پر عذاب ہوگا اب اللہ تعالیٰ مومنوں نیکبختوں کے حق میں فرماتا ہے اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۙ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۙ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ بیشک ڈرنے والوں کیواسطے آرزو اور مراد حاصل ہے اور چھٹکارا ہے عذاب سے باغ ہیں جس میں درخت ہیں میوہ دار اور انگور ہیں اور خوبصورت جوان عورتیں ہیں ہم عمر بہشت میں یعنی کوئی بوڑھی اور بچہ نہ ہوگی کہتے ہیں کہ بہشت میں عورتیں سب سولہ برس کی اور مرد سب بتیس برس کے ہوں گے اور بعضے کہتے ہیں کہ عورت مرد سب تین اوپر تیس کے ہونگے اور بہشتیوں کے واسطے وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۙ اور پیالے ہونگے شربت اور شراب کے لبریز لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۚ نہ سنیں بہشت میں بیہودہ اور نکمی باتیں اور جھوٹھ اور نہ اس شراب کے پینے سے کوئی بہکے گا اور نہ بیہوش ہوگا یہ شراب کے پیالے جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۙ بدلا دیا ہوا ہے پروردگار تیرے کی بخشش کا فضل سے حساب کیا ہوا یعنی جو نیکیاں دنیا میں کیں تھیں اس کا بدلہ یہ نعمتیں بہشت کی ہیں حساب سے گن کر خدا تعالے نے اپنے فضل سے دیں اور خدا تعالیٰ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۚ پیدا کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے سب کا پیدا کرنیوالا خدائے تعالے بے نہایت بخشش کرنے والا ہے مالک اور مختار نہ ہوں گے آسمان اور زمین کے رہنے والے خدا تعالیٰ سے بات کہنے کے یعنی کسیکو قدرت بات کہنے کی اسکے روبرو نہ ہوگی مگر اس کے حکم سے يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ جس دن کھڑا ہوگا روح اور فرشتوں کی قطار کہتے ہیں کہ ایک فرشتہ کا نام روح ہے جو بہت بڑا ہے بدن اس کا یہاں تک کہ قیامت کو اکیلا ایک قطار میں آویگا اور سب فرشتے ایک قطار میں اسکی برابر[ف] آوینگے لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۚ کوئی شخص بات نہ کہہ سکے گا بخشوانے کی مگر وہ جس کو رخصت دیگا خدا تعالیٰ بہت بخشش کرنے والا ہے اور کہی ہوگی اپنے دنیا میں سچی بات سو وہ کلمہ شہادت ہے یعنی سوائے مومن کے کسیکو بخشوانے کی اجازت نہ ہوگی ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۚ وہ دن مقرر ہونا ہے پھر جو کوئی چاہے پکڑے اپنے پروردگار کی طرف پھرنا یعنی ایمان اور تابعداری خدا اور رسول کی کریں اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ بیشک ہم ڈراتے تمکو عذاب نزدیک سے سو وہ عذاب موت ہے یا وہ دن قیامت کا ہے کہ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۧ جس دن دیکھیگا آدمی جو کچھ کہ آگے بھیجا ہے اسکے دونوں ہاتھوں نے یعنی جو دنیا میں کام کئے ہیں سب ذرہ ذرہ اسکے آگے آوینگے اور کہے گا کافر اسدن ای ہائے افسوس کیا اچھا ہوتا جو میں ہوتا مٹی یعنی میں پیدا نہوا ہوتا آدمی یا شیطان کا احوال ہے یہ کہ جب پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھکر کہا تھا کہ یہ خاک سے بنا ہے اور عیب دار ہے

ع ۲

ف۱ یعنی کوئی کسی سے جھگڑتا نہیں کہ اسکی بات مکرائے ۱۲ منہ رحمۃ اللہ ف۲ مراد جاندار ہے یا حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں غرض اس بات میں علما کا اختلاف ہے کہ روح سے کیا مراد ہے مگر اکثر قرآن میں روح سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں واللہ اعلم

اور اپنی بڑائی کرتا تھا اور شیخی کہ میں آگ سے پیدا ہوا ہوں اُسدن جو عظمت اور بزرگی اُنکی اور اُنکی اولاد کی دیکھیگا اور اپنے اوپر وہ عذاب اور خواری نظر آویگی
تب کہے گا کہ کیا اچھا ہوتا جو میں اس خاک سے بنا ہوتا ایسی عزت میری بھی ہوتی اور یہ عذاب اور خواری نہ ہوتی ۔

سُوۡرَۃُ النّٰزِعٰتِ مَکِّیَّۃٌ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَھِیَ سِتٌّ اَرۡبَعُوۡنَ اٰیَۃً

وَالنّٰزِعٰتِ غَرۡقًا ۙ قسم ہے زور سے نکالنے والوں کی یعنی قسم ہے ان فرشتوں کی جو کافروں کی جان سختی سے اور زور سے نکالتے ہیں وَّالنّٰشِطٰتِ نَشۡطًا ۙ
اور قسم ہے آہستہ نکالنے والوں کی یعنی قسم ہے اُن فرشتوں کی جو مسلمانوں کی جان سہج میں نکالتے ہیں وَّالسّٰبِحٰتِ سَبۡحًا ۙ اور قسم ہے پیرنے والوں کے پیرنے
کی یعنی قسم ہے اُن فرشتوں کی جو حکم بجالانے کو ایسی طرح پھرتے ہیں جیسے کوئی دریا میں پیرتا ہے وَالسّٰبِقٰتِ سَبۡقًا ۙ پھر قسم ہے آگے نکل جانے والوں کی جو سب سے
آگے جاتے ہیں فرشتے حکم بجالانے کو فَالۡمُدَبِّرٰتِ اَمۡرًا ۘ پھر قسم ہے کام بنانے والوں کی یعنی ان فرشتوں کی قسم ہے ۔ جو دنیا کا کام بناتے وقف لازم
ہیں کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام باؤں اور لشکروں کے اوپر حاکم ہیں اور حضرت اسرافیل علیہ السلام اوپر کاموں قدر کے اور قرنائے پر موکل ہیں ۔ اور حضرت
میکائیل علیہ السلام موکل ہیں اوپر کھیتوں اور باغوں کے اور حضرت عزرائیل علیہ السلام موکل ہیں سب جانوں کے نکالنے پر اُن فرشتوں کی قسم ہے ۔ اور
یہ قسمیں ف۱ اس بات پر ہیں کہ تم سب اے آدمیو اُٹھوگے قیامت کیدن حساب دینے کو کہ یَوۡمَ تَرۡجُفُ الرَّاجِفَۃُ ۙ جسدن کانپے گی کانپنے والی جب حضرت اسرافیل علیہ السلام
پہلی بار پھونکیں گے قرنائے تب ساری زمین کانپے گی اور جو آدمی اُسوقت زندہ ہونگے سب مر جاوینگے تَتۡبَعُہَا الرَّادِفَۃُ ؕ پیچھے اسکے آئے پیچھے آنے والا
یعنی اسرافیل علیہ السلام دوسری بار پھونکیں گے قرنائے میں تو سب مردے جی اُٹھیں گے قُلُوۡبٌ یَّوۡمَئِذٍ وَّاجِفَۃٌ ۙ اَبۡصَارُہَا خَاشِعَۃٌ ۘ بہت دل اُسدن وقف لازم
ڈرتے اور کانپتے ہونگے اور آنکھیں انکی نیچی ہونگی شرمندگی اور ڈر سے یہ لوگ وہ ہونگے جواب یَقُوۡلُوۡنَ ءَاِنَّا لَمَرۡدُوۡدُوۡنَ فِی الۡحَافِرَۃِ ؕ
کہتے ہیں کہ کیا ہم پھر آنے والے ہیں دنیا میں اُلٹے دوبارہ یعنی جیسے اب ہیں کیا ہم پھر مرکر جیویں گے یعنی گوروں سے پھر دوبارہ جی کر نہیں اُٹھیں گے
ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا نَّخِرَۃً ؕ اے کیا جب ہونگے ہم ہڈیاں پرانی گلی ہوئی یعنی جب ایسی حالت ہوگی تب کیا پھر جیویں گے اور پھر مزاح اور ہنسی سے یوں قَالُوۡا
تِلۡکَ اِذًا کَرَّۃٌ خَاسِرَۃٌ ۘ کہتے ہیں کہ اگر یہ گوروں سے پھر جی اُٹھنا سچ ہو قیامت کو دوبارہ تو بڑا نقصان ہے ف۲ یعنی یہ ہرگز نہیں ہونا ہے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے وقف لازم
کہ اس بات کو مشکل نہ جانو جو ہونا قیامت کا میرے آگے آسان ہے جو فَاِنَّمَا ہِیَ زَجۡرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ۙ فَاِذَا ہُمۡ بِالسَّاہِرَۃِ ؕ سوائے اسکے نہیں کہ اسدن کا ہونا
ایک جھڑکی ہے یعنی ایک بار کا پھونکنا ہے اسرافیل علیہ السلام کا یعنی اُسکے پھونکتے ہی سب مردے زندہ ہوکر پھر اسی وقت قیامت کے میدان میں
حاضر ہوں گے اب خدا تعالیٰ واسطے تسلی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے فرماتا ہے کہ ہَلۡ اَتٰىکَ حَدِیۡثُ مُوۡسٰی ۘ اِذۡ نَادٰىہُ رَبُّہٗ بِالۡوَادِ وقف لازم
الۡمُقَدَّسِ طُوًی ۚ پھر کیا آئی تجکو یعنی مقرر سنی تو نے بات موسیٰ علیہ السلام کی جسوقت پکارا موسیٰ علیہ السلام کو پروردگار اُسکے نے بیچ میدان ستھرے
پاکیزہ کے جو طویٰ اُس میدان کا نام ہے یعنی جب فرمایا خدا تعالیٰ نے کہ اے موسیٰ اِذۡہَبۡ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ اِنَّہٗ طَغٰی ۫ۖ جا طرف فرعون کے جو بیشک
وہ حد سے باہر گیا اور نافرمانی کی باغی ہوا ہے فَقُلۡ ہَلۡ لَّکَ اِلٰۤی اَنۡ تَزَکّٰی ۙ پھر جاکر کہو اے فرعون تیرا جی چاہتا ہے یہ کہ پاک ہوئے تو گناہوں سے اور چاہتا
ہے تو وَاَہۡدِیَکَ اِلٰی رَبِّکَ فَتَخۡشٰی ۚ کہ راہ دکھاؤں تجھے تیرے پروردگار کی پھر ڈرے تو خدا تعالیٰ کے عذاب سے اور اس تکبری کو چھوڑ دے ۔ جب
یہ حکم خدا تعالیٰ کا آیا اور موسیٰ علیہ السلام فرعون پاس گئے اور وہ سب اس سے کہا فرعون نے جواب دیا کہ اگر تو سچا ہے تو کچھ معجزہ دکھا تب
موسیٰ علیہ السلام نے فَاَرٰىہُ الۡاٰیَۃَ الۡکُبۡرٰی ۫ۖ فَکَذَّبَ وَعَصٰی ۫ۖ پھر دکھایا معجزہ بڑا جو عصا اژدہا ہوکر پھر عصا بنا اور ہاتھ بغل میں دیکر نکالا تو سورج
سے بھی زیادہ جھلکنے لگا یہ معجزے دیکھکر فرعون نے کہا کہ جھوٹا ہے یہ پیغمبر نہیں جادوگر ہے اور موسیٰ کا کہا نہ مانا اور گنہگار ہوا ثُمَّ اَدۡبَرَ یَسۡعٰی ۫ۖ فَحَشَرَ
فَنَادٰی ۫ۖ فَقَالَ اَنَا رَبُّکُمُ الۡاَعۡلٰی ۫ۖ پھر پیٹھ کی حضرت موسیٰ کی طرف فرعون نے یعنی منہ پھیرا اور اکٹھا کیا لوگوں کو اور بلایا اپنے پاس اور کہا کہ میں ہوں رب پالنے والا

ف۱ یہ قسمیں کھا کر اگلا مدعا جتانا منظور ہوتا ہے ۔ اور کبھی ان چیزوں کی خوبی اور قدرت جتانے کو قسم کھاتے ہیں ۱۲ **تنبیہ** اس لئے کہ یہ محاورہ اور عرب کا دستور ہے اور قرآن انہی کی زبان پر اترا ہے کقولہ ولیسرنا بلسانک قوملت اور وہ لوگ ایسے موقع پر قسم کھا کر بیان کرتے ہیں واللہ اعلم بالصواب **ف۲** یعنے اگر پھر آدیں تو ایک ایک حویلی کے ہزار ہزار مدعی ہوں اور بڑا نقصان ہے ۔ اور نہایت فساد کی بات ہے اس لئے قیامت کا ہونا محال ہے سو اُسکے جواب میں خدائے تعالیٰ نے یہ فرمایا ۔ فانما ھی زجرۃ واحدۃ ۱۲

ہوں تمہارا بڑا کہتے ہیں کہ فرعون نے اپنی صورت کے مُت بنوا کر ہر جگہ بھجوائے تھے اور کہا کہ یہ خدا چھوٹے ہیں اور میں خدا بڑا ہوں فَاَخَذَہُ اللّٰہُ نَکَالَ الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی ۝ پھر پکڑا فرعون کو خدا تعالیٰ نے عذاب آخرت کے جو دوزخ ہے اور عذاب دنیا کے جو دریا میں ڈوبا لشکر سمیت اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّمَنْ یَّخْشٰی ۝ بیشک اس ڈوبنے میں فرعون کے البتہ نصیحت اور ڈراوا ہے اسکو جو کوئی ڈرے خدا تعالیٰ کے عذاب سے اور نافرمانی نہ کرے ع ۱ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰہَا ۝ ف۱ اے کیا تمہارا پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان کا پیدا کرنا جو خدا تعالیٰ نے بنایا تھا تمہارے سر کے اوپر رَفَعَ سَمْکَہَا فَسَوّٰىہَا ۝ اٹھائی اونچان آسمان کی یعنی زمین سے بلند بہت کیا آسمان کو پھر برابر اور درست کیا آسمانوں کو جو کہیں کجی اور دراڑ اور عیب نہیں اس میں وَاَغْطَشَ لَیْلَہَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىہَا ۝ اور اندھیری رات کو اسکی اور نکالا دن اس کا روشن وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِکَ دَحٰىہَا ۝ اور زمین پیچھے پیدا کرنے آسمان کے پھیلا کر بچھائی اَخْرَجَ مِنْہَا مَآءَہَا وَمَرْعٰىہَا ۝ باہر نکالا زمین سے اس کے پانی کو کنوؤں سے اور ندیوں سے اور باہر نکالی گھاس اسکے جنگل کی وَالْجِبَالَ اَرْسٰىہَا ۝ اور پہاڑوں کو مضبوط کیا زمین میں اور یہ سب چیزیں یعنی رات اور دن اور آسمان اور زمین اور پانی اور گھاس یہ سب واسطے مَتَاعًا لَّکُمْ وَلِاَنْعَامِکُمْ ؕ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّۃُ الْکُبْرٰی ۝ آرام تمہارے کے ہیں اور تمہارے حیوانوں کے آرام کیواسطے ہے پھر جب آوے بڑی بلا یعنی قیامت سو قیامت وہ ہے کہ یَوْمَ یَتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰی ۝ جس دن یاد کرے گا آدمی اپنے کام کئے ہوئے دنیا میں کے یعنی اعمالنامہ اپنا دیکھ کر سب کیا ہوا اپنا یاد آویگا وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ یَّرٰی ۝ اور ظاہر کرینگے دوزخ کو اس کیواسطے جو دیکھیگا یعنی کافروں کو دوزخ دکھا دیں گے فَاَمَّا مَنْ طَغٰی ۝ وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ۝ فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ہِیَ الْمَاْوٰی ۝ پھر جو کوئی باہر گیا حکم سے خدا اور رسول کے اور جس نے چاہا اور قبول کیا دنیا کے جینے کو پھر بیشک دوزخ ہے جگہ اس کے رہنے کی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْہَوٰی ۝ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ہِیَ الْمَاْوٰی ۝ اور جو کوئی ڈرا اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونیسے یعنی قیامت کے دن سے ڈرا اور منع کیا اپنے جی کو خوشی اور مراد اس کی سے یعنی جو گناہ جی نے چاہا سو نہ کیا پھر بیشک بہشت ہے جگہ اسکے رہنے کی یعنی جو گناہ کرنے کا اسباب سب موجود ہو اور کوئی منع کرنے والا اور دیکھنے والا بھی اسوقت نہ ہو اور کسی کا ڈر بھی نہ ہو اسوقت اپنے تئیں اس گناہ سے بچا رکھے وہ بیشک بہشتی ہے یَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَۃِ اَیَّانَ مُرْسٰىہَا ۝ پوچھتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت سے جو کب آویگی اور کتنی مدت مقرر ہے اس کے ہونے میں فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰىہَا ۝ کس چیز میں ہے تو اسکی خبر سے کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ خدا تعالیٰ کی جناب سے معلوم کریں کہ قیامت کب ہوگی یہ حکم آیا کہ اس بات کی آرزو نہ کر یہ بات بتائی نہیں اسے مت پوچھ جو اسکی خبر اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَہٰىہَا ۝ تیرے پروردگار کیطرف ہے تمامی اسکی یعنی سوائے خدائے تعالیٰ کے کسی کو اس کے آنے کی خبر نہیں اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰىہَا ۝ سوائے اسکے نہیں یعنی مقرر تو ڈرانے والا ہے اسکو جو ڈرے قیامت کے دن سے اور جب قیامت آویگی تو کافروں کو ایسا معلوم ہوگا کہ کَاَنَّہُمْ یَوْمَ یَرَوْنَہَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوْ ضُحٰىہَا ۝ ف۲ گویا کہ کافر دیکھینگے اسدن کو جو ڈھیل نہیں کی دنیا میں یا قبروں میں مگر ایک شام یا ایک صبح یعنی اس دن کے ہول اور ڈر سے سب بھول جاوینگے اور جانیں گے کہ کوئی ایک شام یا ایک فجر وہاں رہے تھے ع ۲

سورۃ عبس مکیۃ وھی　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　اثنتان واربعون اٰیۃ

کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکدن اشراف اور دولتمند قریشوں سے دین اسلام کی باتیں کرنے میں مشغول تھے جو عبد اللہ بیٹے ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے بھی آن کر مجلس میں بیٹھے سبب نظر نہ آنے کے احوال اور وقت معلوم نہ کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کاٹکر کچھ دین کی بات پوچھنے لگے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بات کا کاٹنا انکا خوش نہ آیا اور انکی طرف سے منہ پھیر لیا حضرت عبد اللہ ملول ہو کر اٹھ گئے۔ اتنے میں حضرت جبرئیل یہ کئی آیتیں اول اس کی لیکر آئے عَبَسَ وَتَوَلّٰٓی ۝ اَنْ جَآءَہُ الْاَعْمٰی ۝ تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا یہ کہ آیا اس پاس اندھا یعنی کہ جب عبد اللہ بیٹا ام مکتوم کا پاس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا اور انہوں نے تیوری چڑھا کر منہ پھیر لیا وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّہٗ یَزَّکّٰٓی ۝ اور کس چیز نے تجھے جتایا کہ شاید عبد اللہ بیٹا ام مکتوم کا پاک ہوتا گناہوں سے اَوْ یَذَّکَّرُ فَتَنْفَعَہُ الذِّکْرٰی ۝ یا لیتا نصیحت عبد اللہ پھر فائدہ کرتا اسکو نصیحت کرنا تیرا اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی ۝ فَاَنْتَ لَہٗ تَصَدّٰی ۝ اور وہ کوئی جو بے پروہ ہے تیری نصیحت سے یعنی اشراف قریش کے تیری نصیحت کیطرف دھیان نہیں رکھتے پھر تو کس واسطے متوجہ

ف۱ یعنی مشکل مت سمجھو آسمان سمجھ کیا سو یہاں آسمان کا بنانا ہی اونچا اور رات دن ٹھہرانا شاید یہیں ہیں پہلی ہو زبان الحوسات کرنا نیت کر پھر ہر ایک بیج جلد ستور چلانا تھا وہ شاید زمین سے پیچھے ہوا ۱۲ منہ ف۲ یعنی شتاب ہمیں ہیں قیامت اسوقت معلوم ہوگا کہ بہت دیر کی بیچ [illegible] شتاب

ہوتا ہے یعنی جسکو نصیحت فائدہ نہیں کرتی اُسی کی طرف مشغول ہے وَمَا عَلَیْكَ اَلَّا یَزَّكّٰی ؕ اور کچھ نہیں تجھ پر جو وہ نہیں پاک ہوتے گناہ سے یعنی کچھ تیرا ذمہ نہیں ہے جو یہ دولت مند قریش ایمان نہیں لاتے تیرا کام فقط کہنا اور جتا دینا ہے۔ اور بس وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ یَسْعٰی ۙ وَهُوَ یَخْشٰی ۙ اور وہ جو آیا تیرے پاس دوڑ کر دین کی باتیں سیکھنے عبد اللہ بیٹا ام مکتوم کا اور وہ ڈرتا ہے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰی ۚ پھر تو اُس سے اور کی طرف مشغول ہوتا ہے باتیں کرنے میں کہتے ہیں کہ جب یہ آیتیں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے لاکر سنائیں تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا رنگ مبارک بدل گیا اور خوف کھایا اور اٹھ کر پیچھے عبد اللہ بیٹے ام مکتوم کے جاکر اُسے پھیر لائے مسجد میں اور اپنی چادر مبارک بچھا کر اُسے بٹھایا اور اسکی دلداری کی اور ہمیشہ اسکی عزت کرتے تھے اور دو بار انہیں مدینہ کا حاکم کر کے سفر کو تشریف لے گئے تھے كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ سچ ہے کہ بیشک یہ آیتیں قرآن کی نصیحت ہیں لوگوں کو وقف لازم پھر جو کوئی چاہے یاد کرے اور نصیحت مانے جو یہ آیتیں لکھی ہوئی ہیں فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۙ بیچ ورقوں بزرگ اونچے اٹھے ہوئے پاکیزہ ستھرے سب عیبوں سے بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ ۙ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ؕ بیچ ہاتھ لکھنے والوں بزرگوں پاکیزوں کے ہے یعنی قرآن لکھا ہوا بزرگ صحیفہ بلند میں فرشتوں عظمت کے ہاتھوں میں ہے جو لوح محفوظ سے اُتار لاتے ہیں قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ؕ لعنت ہو کافر آدمی کو جو کیا ناشکری کرنے والا ہے یہ دھیان نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ نے مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ؕ کس چیز سے پیدا کیا ہے اُس کو مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ ایک بوند منی کی سے پیدا کیا اسکو پھر موافق اور برابر بنائے اُسکے ہاتھ پاؤں اور سارا بدن ماں کے پیٹ میں ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ۙ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۙ پھر راہ پیدا ہونے کی آسان کی اسکو جو پیدا ہو کر بڑا ہوا اور تمام کی اپنی عمر پھر مارا اُسکو پھر گور میں لایا اُسے ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ؕ پھر جب چاہا اُٹھایا اُسے كَلَّا لَمَّا یَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ؕ سچ یہ کہ آدمی نے نہ پورا کیا اور نہ بجالایا جو کچھ فرمایا خدا تعالےٰ نے فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰی طَعَامِهٖ ۙ پھر چاہیے کہ دیکھے آدمی اپنی روزی کی طرف جو کس طرح پیدا ہوتا ہے اناج اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۙ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۙ ہمنے ڈالا پانی بدلی سے خوب ڈالنا پھر پھاڑا ہمنے زمین کو خوب پھاڑنا پھر جب زمین پھٹی تو فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا ۙ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۙ وَّزَیْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۙ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۙ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۙ پھر اُگایا ہمنے زمین میں اناج جیسے گیہوں چنا اور انگور اور سیب اور درخت زیتون کا اور کھجور کے درخت اور باغ بڑے بڑے بہت درختوں کے اور میوے تر اور میوے خشک سب طرح کے سو سب چیزیں پیدا کیں ہمنے مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ؕ تمہارے آرام کو اور تمہارے حیوانوں کے عیش و آرام کو فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۫ پھر جب آوے ہول کی آواز کہ جو سنے سو بہرا ہو جاوے یعنی جب حضرت اسرافیل دوسری بار پھونکے قرنائے قیامت کو یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ۙ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ ۙ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ ؕ جسدن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی جورو سے اور اپنے بچوں سے یعنی اُسدن ایسا ہول ہوگا جو کسی کو کسی اپنے عزیز پیارے کی خبر اور ہوش نہ رہیگا لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ؕ ہر آدمی قیامت کیدن اپنے کام کے دھیان میں یعنی اپنی حال میں ایسے مشغول اور حیران ہوں گے جو سب کے احوال سے بیخبر اور بے پرواہ ہوں گے وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۙ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۚ کتنے منہ اُسدن روشن اور چمکتے ہونگے ہنستے خوشیاں کرتے سو وہ مومن نیک کام کرنے والے ہونگے وَوُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ عَلَیْهَا غَبَرَةٌ ۙ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ؕ اور کتنے منہ اُسدن ہونگے جو اُن پر گرد اور غبار ہوگا اور چڑھی ہوگی سیاہی منہ پر اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۠ وہی لوگ ہیں کافر اور بدکار اور جھوٹے

سُوْرَةُ التَّكْوِیْرِ مَكِّیَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَهِیَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَةً

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۙ جب سورج لپیٹا جاویگا یعنی روشنی اسکی سب سمٹ کر جاتی رہیگی وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۙ اور جسوقت تارے دھندلے ہو جاویں گے وَاِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ ۙ اور جب پہاڑ اپنی جگہ سے اکھڑ چلیں گے باؤ میں جیسے گرد اور غبار وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۙ اور جب اونٹنیاں گابھن بھینس[ف۱] چھوٹی پھرینگی یعنی ایسا ہوگا جو ہوش انکی خبرداری کا بھی نرہے گا وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۪ اور جب جانور جنگل کے اکٹھے ہو جاویں گے یعنی شیر اور بکری اور بھیڑیا اور دنبے ایک جگہ ہو دیں گے کسی کو ہوش نہ رہیگا وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۪ اور جب دریا جھونکے جاویں یعنی جیسے تنور جھونکنے سے ابلتا ہے وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۪ اور جب لوگوں کو جوڑا کرینگے یعنی ہر ایک کو اُس جیسے ملاویں گے یعنی نیکوں کو نیکوں کے ساتھ اور بدوں کو بدوں کے ساتھ اکٹھا کریں گے اور مومنوں کو حوروں سے اور کافروں کو دیؤوں کیساتھ یکجا کریں گے وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۪ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۚ اور جب لڑکیاں جیتی گور میں گاڑ کر ماری ہوئی پوچھی جاوینگی جو نہیں

[ف۱] بیان کے قریب اونٹنی بہت عزیز ہوتی ہے بچہ اور دودھ کی توقع سے ۱۲ منہ

کون سے گناہ کے واسطے جیتا مار کر ڈالا ہے کہتے ہیں بہت عرب کے لوگ بیٹیوں کو مفلسی کے سبب جیتا گاڑ دیتے تھے خدا تعالےٰ قیامت کو اُنکے ماں باپ سے ان کا گناہ پوچھے گا اور لڑکیاں بولیں گی کہ ہمیں بے گناہ جیتا گاڑ کر مار ڈالا وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ اور جب اعمالنامے سب کے کُھلیں گے اور سبکو اپنے کام نیک اور بد کئے ہوئے نظر آویں گے وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝ اور جب آسمان اپنی جگہ سے اُکھڑ لپیٹے گا وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝ اور جب دوزخ بھڑکایا جاویگا، یعنی غصہ خدا تعالیٰ کے سے آگ اس کی بے نہایت شعلہ بلند ماریگی وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝ اور جب بہشت پاس آویگا خدا تعالیٰ کے دوستوں کے عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝ جانے گا ہر آدمی جو آگے موجود کیا جاویگا بھلائی اور برائی سے یعنی اسوقت دیکھیگا ہر کوئی بدلا موافق اپنے کام کئے ہوؤں کا تب پچتاوے گا نیک کام کرنیوالا کہ بھلائی زیادہ کیوں نہ کی جو نعمتیں زیادہ ملتیں اور بدی کرنیوالا پچتاویگا جو ایسے کام کیوں کئے جن کا بدلہ ایسا عذاب ملا فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝ پھر قسم ہی مجھ کو سرک جانے والے تاروں کی اور چلنے والے تاروں کی اور چھپ جانے والے تاروں کی وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝ اور قسم ہے رات کی جسوقت آتی ہے اور اندھیرا کرتی ہے اور قسم ہے فجر جبکہ دم مارتی ہے یعنی روشنی نکلنی شروع ہوتی ہے اور یہ قسمیں اس بات پر ہیں کہ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ بیشک قرآن ہر طرح سے کہا ہوا ہے بھیجے ہوئے بہت بڑے کا سو جبرئیل علیہ السلام ہیں جو خدا تعالےٰ کے پاس سے لاکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سناتے ہیں پھر وہ بھیجا ہوا کیسا ہے ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝ جو بہت زور آور ہے اور قوت والا ہے نزدیک صاحب عرش کے عزت والا ہے یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام زور آور ہیں اور خدا تعالیٰ کے پاس اُن کی بڑی حرمت ہے اور جبرئیل علیہ السلام مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝ اطاعت کیا گیا ہے اس جگہ امانت دار ہے یعنی سب فرشتے تابعدار ہیں اور خدا تعالیٰ کا پیغام پورا پہنچاتا ہے اے مکے کے لوگو وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۝ اور نہیں ہے صاحب تمہارا دیوانہ جیسا تم کہتے ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ دیوانہ ہے یہ غلط ہے اور بیشک دیکھا ہے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کو اصل صورت میں ظاہر کنارے آسمان کے وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝ اور نہیں ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر چھپی بات کے بخیل یعنی جو خدا تعالیٰ نے اُسے بھیجا ہے سو اسکو سب سے کہتا ہے اور سکھاتا ہے اور سناتا ہے وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ اور نہیں ہے یہ بات دیو نکال دیئے ہوئے کی یعنی قرآن کو شیطان نہیں سکھاتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝ پھر کہاں جاتے ہو تم اے مکہ کے لوگو یعنی ایسی سچی بات جو کہ کلام الٰہی ہے اس سے کیوں منہ پھیرتے ہو اور نہیں مانتے اُسے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ نہیں یہ قرآن مگر نصیحت ہے لوگوں کی واسطے لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝ واسطے اس شخص کے ہے نصیحت تم میں سے کہ جو چاہے یہ کہ سیدھی راہ پکڑے اور اسی راہ میں چلے وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور تم نہ چاہوگے ہرگز سیدھی راہ چلنا مگر یہ کہ چاہے پروردگار ساری خلقت کا یعنی جب تک خدا تعالےٰ نہ چاہے ہرگز دین اسلام کی راہ نہ چلوگے اُسی کے فضل سے اور اُسی کی توفیق سے نیک کام تم سے ہوتے ہیں یہ سمجھو اور شکر خدا تعالیٰ کا بجا لاؤ

سورۃ الانفطار مکیۃ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَهِيَ تِسْعَ عَشَرَةَ اٰيَةً

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝ جب آسمان پھٹے گا اور جب تارے گر پڑینگے کہتے ہیں کہ تارے قندیلوں کیطرح نور کی زنجیروں سے لٹکتے ہیں اور وہ زنجیریں فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں جب وہ فرشتے مرجائیں گے تارے گر پڑینگے وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ اور جب دریا ابل چلیں گے یعنی سب دریا ملکر ایک ہو کر بہیں گے وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝ اور جب گوروں کے مردے جلائے جاوینگے عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝ جانیگا ہر آدمی جو کچھ آگے بھیجا ہے نیکی اور بدی سے اور جو پیچھے چھوڑا ہے یعنی جو مال اور دولت دنیا چھوڑ مرا ہے اور نیک و بد کام کئے ہیں زندگی میں سب اُسوقت اُسکے آگے دھریں گے يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ اے آدمی کس چیز نے تجھے بہکایا ہے تیرے پروردگار کرم کرنے والے سے یعنی تو جو اپنے رب کرم کرنے والے کا حکم نہیں مانتا تو کس چیز نے تجھے فریب دیا ہے اس پروردگار سے الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝ جسنے تجھے پیدا کیا پھر درست کیا سارا بدن تیرا پھر ٹھیک کیا، تجھے آدمی کی صورت ف۲ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝ بیچ ہر صورت کے جو چاہا بنا یا تجھکو كَلَّا نہیں ہے جو تم سمجھتے ہو کہ قیامت نہ ہوگی بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝ بلکہ تم جھوٹ جانتے ہو انصاف کے دن کو ضد سے وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اور بیشک تم پر نگہبان ہیں فرشتے بزرگ خوب

ف سات تارے آسمان میں جلدی چال چلتے ہیں انہیں میں پانچ جو ہیں سورج چاند کے سوائے زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد ان کی چال اس ڈھب سے ہے کبھی مغرب سے مشرق کو چلیں یہ سیدھی راہ ہوئی کبھی ٹھٹک کر الٹے پھیریں کبھی سورج کے پاس اگر غیب رہیں کتنے دنوں تک منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ف۲ یعنی ٹھیک کیا بدن میں برابر کیا خصلت میں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالےٰ۔

لکھنے والے جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو تمھاری نیکی بدی سب لکھتے ہیں اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۙ بیشک بھلے کام کرنیوالے نعمتوں میں ہیں وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۙ اور بیشک بُرے کام کرنیوالے دوزخ میں ہیں یَصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ ۭ اندر دوزخ کے آوینگے کافر انصاف کے دن اور نہوں گے کافر دوزخ سے غائب یعنی دوزخ کے روبرو ہونگے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝ اور کس چیز نے بتایا تجھکو جو کیا ہے انصاف کا دن پھر تو کیا سمجھا جو کیا ہے انصاف کا یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا ۭ جسدن کچھ نہ کر سکیگا کوئی کسیکے واسطے کچھ یعنی کسی کا کچھ نہ چل سکیگا کسی پر وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝ اور حکم اسدن ہوگا خدای تعالی کا جسے چاہیگا بخشیگا اور جسے چاہیگا عذاب کریگا کوئی بول نہ سکے گا۔

سورۃ التطفیف مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ست ثلثون اٰیۃ

کہتے ہیں کہ مکہ کے لوگ اناج کی مانپ اور تول ہیں چوری اور دغا کرتے تھے اور بعضوں نے دو پیمانے بنا رکھے تھے ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا لینے کیوقت بڑے پیمانے سے مانپ لیتے اور دینے کیوقت چھوٹے پیمانے سے مانپ دیتے تھے انکے حق میں اول کی آیتیں اس سورہ کی اتری وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۝ خرابی اور افسوس ہے کم تولنے ماپنے والوں کو جب مانپ لیتے ہیں لوگوں سے تو پورا لیتے ہیں وَاِذَا کَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ ۭ اور جب مانپ دیتے ہیں یا تول دیتے ہیں تو کمی کرتے ہیں اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۙ اے کیا سچ نہیں جانتے وہ لوگ جو کم تول دیتے ہیں اور زیادہ مانپ لیتے ہیں دغابازی سے اسبات کو جو یہ گوروں سے پھر جی نہ اٹھیں گے بڑے دن کو یعنی نہیں جانتے کہ پھر قیامت کو اٹھیں گے حساب دینے کو یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۭ جسدن کھڑے ہونگے لوگ سارے عالم پیدا کرنیوالے کے آگے تب کیا جواب دینگے کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ۭ سچ ہے کہ بیشک اعمالنامے بدکاروں کے یعنی کافروں کے ہر طرح قید خانے میں ہیں وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّیْنٌ ۭ اور کس چیز نے جتایا تجکو جو کیا ہے قید خانہ کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۭ ایک دفتر ہے لکھا ہوا وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۙ بڑی خرابی اور رسوائی ہے اسدن قیامت کی جھوٹھ جاننے والونکو الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۭ وہ لوگ جو جھوٹھ جانتے ہیں انصاف کے دن کو انپر بڑی خرابی ہوگی اُسدن وَمَا یُکَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا کُلُّ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ۙ اور نہیں جھوٹھ جانتا اُسدن کو مگر سب بدکار حد سے باہر نکلے ہوئے اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۭ جب پڑھی جاتی ہیں آیتیں ہماری یعنی قرآن پڑھتے ہیں ان بدکار کے آگے تو کہتا ہے کہ یہ قصے اگلوں کے ہیں یعنی یہ احوال گذری ہوئی لوگوں کا ہے کچھ کام کی بات نہیں اب خدا تعالی فرماتا ہے کہ کَلَّا وہ بات نہیں ہے جو کہتا ہے کہ یہ اگلا قصہ ہے بَلْ ۜ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝ بلکہ زنگ لگا ہے انکے دلوں پر اس سبب سے جو وہ کام کرتے تھے یعنی گناہوں کے سبب انکے دل سیاہ ہو گئے ہیں اور قرآن کی کیفیت کو نہیں معلوم کرتے اور اسکے معنوں کی طرف غور نہیں کرتے کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی گناہ کرتا ہے تو ایک نقطہ سیاہی کا اسکے دل پر پیدا ہوتا ہے اسی طرح ہوتے ہوتے سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے تو پھر وہ گناہ کو گناہ نہیں سمجھتا کَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۭ سچ ہے کہ وہ لوگ اپنے پروردگار کی رحمت سے یا خدای تعالی کے دیدار سے اُسدن پردے میں ہونگے یعنی قیامت کے دن انکو خدا تعالی کا دیدار نصیب نہوگا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِیْمِ ۭ پھر بیشک وہ لوگ آوینگے دوزخ میں ثُمَّ یُقَالُ هٰذَا الَّذِیْ کُنْتُمْ بِهٖ تُکَذِّبُوْنَ ۭ پھر کہیگا فرشتہ ان لوگوں کو کہ یہ وہ عذاب ہے جو تم دنیا میں جھوٹھ جاننے والے اسکو اور کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ۭ سچ ہے کہ بیشک اعمالنامے نیک کام کرنیوالوں کے ہر طرح بڑے اونچے مکان میں ہونگے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّیُّوْنَ ۭ اور کس چیز نے جتایا تجکو جو کیا ہے وہ اونچا مکان کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۙ یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ ایک دفتر ہے لکھا ہوا روبرو اس دفتر کے فرشتے نزدیک رہنے والے یعنی فرشتے اس دفتر کو اچھی طرح رکھتے ہیں تو قیامت کے دن گواہی دینگے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۙ عَلَی الْاَرَآئِكِ یَنْظُرُوْنَ ۙ بیشک پاک اور ستھرے لوگ ہر طرح رہینگے نعمتوں میں تختوں کے اوپر بیٹھے دیکھینگے یعنی ہر ایک مومن بہشت میں تخت پر بیٹھیگا جیسے دنیا میں بادشاہ بیٹھتے ہیں اور دیکھیگا وہاں کی نعمتوں کو اور کافروں کو دوزخ میں دیکھیگا اور خوش ہوگا تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ۚ پہچانیگا تو اے دیکھنے والے انکے منہ میں تازگی اور خوشی کی لذتوں کی یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۙ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۭ پلاوینگے انکو خاصی شراب خوشبو مہر کی ہوئی اسکی موم کے بدلے مشک کی ہے پھر چاہئے کہ آرزو کریں آرزو کرنیوالے اس شراب کی یعنی چاہئے کہ ایسا کام کریں جن کا مول ہے اس شراب کے پینے کے لائق ہوویں وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ۙ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ

ف۱ یعنے انکے نام وہاں داخل ہوتے ہیں مرکر وہاں پہونچینگے ۱۲ منہ رح ف۲ شراب کی نہریں ہیں ہر کسی کے گھر میں لیکن وہ شراب اور ہے جو زیر مہر رہتی ہے اور اسکی قدر کے موافق مہر جمتی ہے بیشک ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالی

اور ملونی اس شراب کی ہوگی تسنیم کے پانی سے تسنیم ایک ندی ہی بہشت میں جسے پیتے ہیں اس ندی کا پانی پاس رہنے والے خدائے تعالےٰ کے کہتے ہیں کہ دولتمند مکہ کے محتاج غریب اصحابوں کو جیسے حضرت بلال اور عمار اور صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھکر ہنستے تھے کہ یہ حال ہی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یاروں کا سو خدا تعالےٰ فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَکُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو بدکار ہیں یعنی مشرک ہنستے ہیں ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں یعنی غریب مومنوں کا حال تباہ دیکھکر کافر دولتمند ہنستے ہیں وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ۝ اور جب انکے پاس سے ہوکر نکلتے ہیں تو اشارہ کرتے ہیں آپسمیں کہ دیکھو کیا حال ہی انکا وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓی اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝ اور جب پھرتے ہیں اپنے لوگوں کی طرف تو خوش پھرتے ہیں کہ ہم اچھے ہیں اُن مسلمانوں سے اور ہماری حرمت ہی قوم میں اور شہر میں وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝ اور جب دیکھتے ہیں مومنوں کو کہتے ہیں آپس میں کہ یہ لوگ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار گمراہ ہیں جو اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا ہی وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝ اور نہیں بھیجے ان کافروں نے مسلمانوں پر رکھوالے یعنی کافروں کو کیا خبر ہی کہ مسلمان گمراہ ہیں یا سیدھی راہ پر ہیں فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝ پھر آج وہ لوگ جو ایمان لائے تھے دنیا میں کافروں کو ہنستے ہیں اور مومن بہشت میں عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝ تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں دوزخ کے رہنے والوں کا حال هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ کیا بدلہ پایا ہی اور معلوم کیا ہی کافروں نے ان کاموں کا جیسے کچھ کام کرتے تھے انہوں نے دنیا میں

سورۃ الانشقاق مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی خمس وعشرون ایۃ

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ جسوقت آسمان پھٹیگا فرشتوں کے اترنے کو اور سنیگا اور بجالاویگا آسمان حکم اپنے پروردگار کا اور اسی لائق ہے آسمان یعنی فرمان بردار ہی وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ اور جب زمین پھیلائی جاویگی لنبی اور چکلی یعنی پہاڑ اور دریا اسکے سب جاتے رہینگے وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ اور باہر ڈالیگی زمین جو کچھ اس میں ہیں خزانے اور خالی ہوگی سب چیز سے وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ اور حکم بجالاویگی اپنے پروردگار کا اور وہ اسی لائق ہی يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝ اے آدمی بیشک تو کام کرنیوالا ہی محنت سے اپنے پروردگار کی طرف کام کرنا محنت سے پھر ملیگا اپنے کام کئے ہوؤں سے یعنی تیرے کام سب جمع ہوتے جاتے ہیں وہ سب تیرے کام آوینگے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝ پھر جو کوئی کہ اسکو دویں اعمالنامہ اسکے داہنے ہاتھ میں پھر جلد اور سہج میں ہوگا اس کا حساب بہت آسانی سے ہوگا وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝ اور پھر آویگا اپنے لوگوں کے بیچ میں خوش وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝ اور اگر جو کوئی کہ اسکو دویں اعمالنامہ اُسکی پیٹھ کے پیچھے سے بائیں ہاتھ میں یعنی اس کی مشکیں بندھی ہونگی اس سبب سے ہاتھ پیچھے ہونگے پھر پکاریگا وہ یعنی آرزو کریگا موت کی اور اندر آویگا بھڑکتی ہوئی آگ میں اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝ بیشک اب وہ تھا دنیا میں اپنے کنبے میں مال اور دولت سے خوش و بیغم ہی قیامت کے دن کے حساب سے اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝ بَلٰٓى ۝ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝ بیشک وہ گمان لیگیا ہی یہ کہ ہرگز نہ پھریگا خدا تعالےٰ کی طرف دینے کو سو اسکا گمان غلط ہی ہاں مقرر پھریگا جو بیشک پروردگار سب کام دیکھتا ہی اُسکے ذرہ ذرہ سب کا حساب لیویگا فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ پھر مجھے قسم ہے شفق کی جو شام کو آسمان پر سرخی نمود ہوتی ہی اور قسم ہے مجھکو رات کی اور جو کچھ کہ اس میں اکٹھا ہوتا ہی یعنی جو کچھ کہ رات کی اندھیری میں ہوتا ہی اسکی بھی قسم ہی وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝ اور قسم ہی چاند کی جب کہ پورا ہوتا ہی یعنی چودھویں رات کے چاند کی قسم ہی اور سب قسمیں اس بات پر ہیں لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ ہر طرح تم پہونچوگے اور ملوگے طرح طرح سے یعنی ایک حال سے دوسرے حال میں ہوگے جیسے کہ بچہ سے جوان پھر بوڑھا پھر مردہ پھر خاک پھر قیامت کو دوبارہ زندہ ہوگے فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ پھر کیا ہوا لوگوں کو جو ایمان نہیں لاتے یعنی نہیں جانتے خدا تعالےٰ کے فرمانے کو جو قرآن ہی اور قیامت کے آنیکو وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝ اور جب پڑھا جاتا ہی قرآن انکے آگے سر کو نہیں جھکاتے یعنی سجدہ نہیں کرتے یہ سجدہ تیرھواں ہی قرآن شریف کے سجدوں سے بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝ بلکہ وہ لوگ کافر ہیں جھوٹھ جانتے ہیں قرآن شریف کو اور دھیان کرکے نہیں سمجھتے اسکے معنوں کو اور خدا تعالیٰ خوب جانتا ہی جو کچھ کہ انہوں نے اپنے دلوں میں بھر

السجدۃ ۱۳

ف ۔ مومنوں کو لازم ہے جو تلاوت کرنے میں جب اس سورۃ میں اس آیت کو پڑھیں یا سنیں سجدہ کریں ۱۲ مرادی ۔

کفر اور حسد سے مسلمانوں کے فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ پھر تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں کو خبر دے عذاب دکھ دینے والے کی جو انہیں مقرر ہوگا اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ؏ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور کرتے ہیں وہ لوگ کام اچھے یعنی نماز پانچ وقت کی جماعت سے پڑھتے ہیں اور روزے رمضان کے رکھتے ہیں اور مال کی زکوٰۃ دیتے ہیں اور حکم خدا اور رسول کا بجالاتے ہیں اور قیامت کو مقرر آنیوالی جانتے ہیں اور ڈرتے رہے ہیں خداتعالی کے عذابوں سے ان لوگوں کیواسطے بدلہ ہے قیامت کے دن بغیر احسان رکھا ہوا یعنی مومنوں کو بہشت میں داخل کرکے نعمتیں دیں گے اور احسان نہیں رکھیں گے۔

سورۃ البروج مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم اثنتان وعشرون اٰیۃ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ قسم ہے آسمان برجوں والے کی بارہ برج ہیں آسمان پر اسکی وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ اور قسم ہے دن وعدہ کئے ہوئے کی یعنی جسدن کے آنیکا وعدہ کیا ہے اسدن کی قسم سو وہ دن قیامت کا ہے وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ؕ اور قسم ہے گواہی دینے والی کی اور جس کی گواہی دیویں گے اسکی بھی قسم ہے یا دیکھنے والے کی قسم ہے اور جس کو دیکھیں گے اس کی بھی قسم ہے سو شاہد پیغمبر ہیں صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مشہود ان کی امتیں ہیں یعنی پیغمبروں کی اور اُن کی امتوں کی قسم اس بات پر کہ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ مارے گئے اور کھوج کیا اُن کا جو گڑھے کھود کر زمین میں ایندھن اور لکڑیاں ڈالکر آگ جلانیوالے تھے قصہ کہتے ہیں کہ یمن کے ملک میں ایک ذونواس نام بادشاہ تھا اور اسکا پیر ایک بڑا جادوگر شہر کے باہر رہتا تھا سارے ملک اور بادشاہ کا کام اُسی کے کہنے سے ہوتا تھا جب وہ جادوگر بہت بڈھا ہوا تب بادشاہ کو کہا کہ میرا وقت آخر ہے کوئی جوان اشراف عقلمند پیدا کرکے لاؤ تو میں یہ علم اسکو سکھاؤں جو تمہارے کام آوے بادشاہ نے ایک جوان جیسا اس نے کہا تھا مقرر کیا وہ جوان ہر روز اس جادوگر کے پاس جایا کرتا اس راہ میں ایک راہب کا مکان تھا اس جوان کو راہب کا دین خوش آیا جادو سیکھنے کے بہانے آتا اور اس راہب پاس رہتا اور راہ خداتعالی کی دین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سیکھتا یہاں تلک کہ کامل ہوا جو ایک راہ میں اژدہا آیا اور راستہ بند کیا جوان نے اسم اعظم پڑھکر جو پھونکا اژدہا جل گیا لوگوں نے دیکھا پھر ایکدن شیر نے آکر رستہ روکا اس جوان نے پھونکا شیر کے کان میں کہا شیر بھی چلا گیا یہ بھی لوگوں نے دیکھا پھر جو کوئی اس جوان پاس اپنی حاجت لاتا خداتعالی کے فضل سے اس کا کام برآتا غرض ایک خواص ذونواس بادشاہ کا اندھا ہوا اور اس جوان پاس آیا جوان نے کہا اگر میرا کہا مانے تو اور کسی کو میرا بھید نہ کہے تو تیری آنکھیں روشن ہوویں اس نے قبول کیا جوان نے کہا کہ خداتعالی کو وحدہ لاشریک جانکر ایمان لا اور بتوں کا پوجنا چھوڑ اسنے کلمہ شہادت پڑھا اور اس کا کہنا مانا اس کی آنکھیں روشن ہوئیں اور بادشاہ کی خدمت میں آیا بادشاہ نے اس کی آنکھیں روشن دیکھکر تعجب سے پوچھا کہ تیری آنکھیں روشن کیونکر ہوئیں اُس نے کہا کہ خداتعالی نے میری آنکھیں روشن کیں بادشاہ نے کہا کہ تیرا خدا کون ہے اس نے کہا کہ اللہ ایک ہے جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا بادشاہ نے کہا کہ تجھے یہ بات کس نے سکھائی مجھے بھی بتا میں بھی ایمان لاؤں اس نے خوش ہوکر سب احوال کہا بادشاہ نے اس جوان کو بلاکر سارا احوال معلوم کیا اور جوان کو بہت لالچ دیکر کہا کہ اس بات کو چھوڑ دے اور بتوں کو پوجا کر اس جوان نے نہ مانا تب بادشاہ نے حکم کیا کہ اس جوان کو دریا میں ڈبو دو جب دریا پر لیگئے اس کی دعا سے سب ڈوبے اور وہ آپ سلامت چلا آیا پھر بادشاہ نے فرمایا کہ اسکو پہاڑ پر سے نیچے ڈالدو جب پہاڑ پر لیگئے اس کی دعا سے سب گرے وہ جیتا پھر آیا پھر بادشاہ نے کہا کہ اسے آگ میں جلادو جب آگ میں ڈالنے کو لیگئے اسکی دعا سے سب جل موئے اسے آگ کا اثر نہ ہوا تب ناچار ہوئے اس جوان نے کہا اے بادشاہ یہ سب خداتعالی کی قدرت سے ہوتا ہے تو ایمان لا اور میں خداتعالی کی پناہ میں ہوں میرا تو کچھ نہ کرسکیگا بادشاہ بہت کھسیانا ہوا اور نہایت ضد چڑھی اور کہا کہ مجھے تیری مارنیکی غرض ہے جوان نے کہا کہ تو ایک کام کر کہ سارے شہر کے لوگوں کو اور اپنی فوج جمع کر اور ایک اونچی سولی پر مجھے چڑھا اور تیر کو کمان کے چلے پر رکھکر کہہ کہ وہ خداتعالی جو اس جوان کا ہے اس کے نام سے تیر مارتا ہوں بادشاہ نے اسی طرح کیا اور اس تیر سے وہ جوان موا- لوگوں نے یہ دیکھکر کہا کہ ہم اس جوان کے خداتعالے پر ایمان لائے اور بتوں کا

ف ۱ [illegible] فرعون [illegible]

ف ۲ جب قیامت [illegible]

[illegible] حضرت یحییٰ [illegible] گواہی دینا [illegible]

پوجنا چھوڑا اور بہت لوگ مسلمان ہوئے بادشاہ اور جھنجھلایا اور غصہ ہوا اور فرمایا کہ ہر جگہ بازار میں بڑے بڑے گڑھے کھودو اور بہت سی آگ انمیں جلا کر جو کوئی بت کو نہ پوجے اور اس جوان کے خدا پر ایمان لاوے اُسے آگ میں ڈالدو سو خدائے تعالیٰ اُن کو فرماتا ہے اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝ کہ اُن کو ہلاک کیا اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝ جب یہ لوگ یعنی ذو نواس کے رفیق اُس آگ پر بیٹھنے والے تھے اور وہی لوگ جو کچھ کرتے تھے مومنوں سے دیکھتے تھے اور موجود تھے یعنی ذو نواس اور اُس کے دوستدار انبوہ روبرو مسلمانوں کو آگ میں ڈال کر جلاتے تھے اور دیکھتے تھے اور رحم نہ کرتے تھے وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اور بدلہ نہ لگا اُن کو مسلمانوں سے مگر یہ ایمان لائے ساتھ خدائے تعالیٰ زبردست تعریف کئے گئے کے کیا خدائے تعالیٰ جو اسی کو ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور خدائے تعالیٰ سب چیز پر گواہ ہے یعنی سب چیز کی اسیکو خبر ہے یعنی وہ ذو نواس کے لوگ جو مسلمانوں کو آگ میں ڈال کر جلاتے تھے تو انہیں کوئی دشمنی ان سے نہ تھی مگر یہی کہ خدائے تعالیٰ پر ایمان لائے تھے اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝ بیشک جنھوں نے خرابی میں ڈالا یعنی آگ میں ڈالا مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر اس کام سے توبہ نہ کی اور نہ پچتائے پھر انکو ہے عذاب دوزخ کا قیامت کے دن اور واسطے اُن ہی لوگوں کے ہے عذاب آگ سے جلنے کا دنیا میں کہتے ہیں کہ ذو نواس نے بہت مسلمان مردوں اور عورتوں کو آگ میں ڈال کر ایک دن ایک عورت مسلمان بچے والی کو پکڑ کر لائے اور کہا کہ اُس جوان کے خدا کو مت مان اور بتوں کو سجدہ کر اُسنے نہ مانا اسکا بچہ چھین کر آگ میں ڈالا تب بھی وہ عورت دین سے نہ پھری وہ بچہ آگ میں سے پکارا کہ اے اماں خبردار بت کو سجدہ نہ کیجیو اور اس آگ سے نہ ڈریو یہاں تو باغ اور بہار ہے آخر...... کو اس عورت کو بھی آگ میں ڈالا جب ظلم ان کا حد سے زیادہ ہوا حکم الٰہی سے وہ آگ بھڑکی اور چالیس گز اونچی ہو کر اُن سب کافروں کو بادشاہ سمیت گھیر کر جلایا کہتے ہیں یہ بادشاہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونیسے کچھ کم سو برس آگے تھا سو خدائے تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝ یعنے انکے واسطے دنیا میں عذاب ہے آگ سے جلنے کا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور کرتے ہیں کام نیک واسطے اُنکے باغ ہیں جو بہتی ہیں نہریں نیچے درختوں اور بیٹھکوں اس باغ کے یہی ہے بڑا مقصود پانا اور مراد کا ملنا جو اس نعمت کے آگے ساری دنیا کی دولت اور بادشاہی نکمی اور ناچیز ہے اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ بیشک پکڑنا تیرے پروردگار کا ہر طرح سخت ہے جو کسی طرح چھوٹ نہ سکے اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝ بیشک خدائے تعالیٰ ہی ظاہر کرنیوالا ہے دنیا میں اور وہی پھر پھیرنے والا ہے آخرت میں سبکو وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۙ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۙ اور وہی ہے بخشنے والا توبہ کرنیوالے کے گناہ کا دوست ہے ایمان لانیوالوں کا جو نیک کام کرتے ہیں صاحب ہے عرش بزرگ کا جو اُس سے بڑا کچھ نہیں پیدا کیا فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے ہمیشہ نہ کسی سے مصلحت پوچھتا ہے نہ کسی کا ڈر اندیشہ ہے کچھ نہ کسی کو اُسکے کام میں بولنے کی قدرت ہے هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۙ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝ کیا آئی تجھکو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بات لشکروں فرعون اور ثمود کی یعنی فرعون اور ثمود کے لشکروں کی خبر تجھے پہونچی کہ وہ کیسے زور آور اور دولتمند تھے اور آخر کو اُنکا کیا حال ہوا اور کس طرح ہلاک ہوئے وہ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۙ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ بلکہ کافر نہیں مانتے اور جھوٹ جانتے ہیں اِن باتوں کو اور خدائے تعالیٰ سوائے اُنکے گھیر رکھنے والا ہے سب باتوں کا یعنی خدائے تعالیٰ سب چیز سے خبردار ہے اور ذرہ ذرہ معلوم ہے یہ کافر جو قرآن کو سحر اور شعر کہتے ہیں یہ سب جھوٹ ہے بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۙ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ بلکہ قرآن ہے بزرگ اور بہت بڑی عظمت ہے اسکی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے کہتے ہیں کہ لوح محفوظ ایک سفید موتی کے دانہ کی ہے لنبان اُسکی آسمان سے زمین تک اور چوڑان اسکی مشرق سے مغرب تک ہے اور حاشیہ اس کا یاقوت کا ہے ایک فرشتہ گود میں لئے داہنی طرف عرش کے کھڑا ہے

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

کہتے ہیں کہ ایک رات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا ابو طالب کے پاس بیٹھے تھے جو ایک تارا ایک چمکا اور شعلہ آگ کا بڑا اُس سے ظاہر ہوا جو ابو طالب ڈر گئے اور پوچھا کہ یہ کیا ہے حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جو تارا ہے جو دیوؤں کو آسمان سے نکالتا ہے

اور نشانی ہے خدا تعالےٰ کی قدرت کی اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ سورۃ لیکر آئے کہ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ قسم ہے آسمان کی اور تارے رات کے نکل آنے والے کی وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ اور کس چیز نے تجھے جتایا جو کیا ہے رات کو نکل آنیوالا تارا اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ ایک تارا ہے چمکتا روشن جیسے آگ کا شعلہ اور یہ قسمیں اسواسطے ہیں کہ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ؕ نہیں ہے کوئی جاندار مگر اسپر ہے رکھوالا یعنی سب پر نگہبان ہیں جو ان کے کام اور باتیں سب جمع کر رکھتے ہیں فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ پھر چاہیئے کہ دیکھے آدمی اپنی تئیں کہ کس چیز سے پیدا ہوا ہے خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ پیدا ہوا ہے ایک پانی کودنیوالے سے سو باہر نکلتا ہے باپ کی ہڈیوں میں سے اور ماں کی چھاتی کی ہڈیوں سے یعنی منی سے پیدا ہوتا ہے اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ بیشک خدا تعالیٰ اوپر پھیرنے پھیر لانے اسکے کے ہر طرح قدرت رکھتا ہے يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۙ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ جسدن پھر بھید کھل جاوینگے یعنے جن گناہوں کی کسی کو خبر نہیں جیسے بے وضو نماز پڑھنا یا روزہ چھپ کر توڑنا ایسے گناہ بھی سب ظاہر ہوجاوینگے اسوقت پھر نہیں اس کو کچھ قدرت اور طاقت ہوگی اور نہ کوئی مدد کرنیوالا ہوگا جو کسیطرح عذاب سے بچے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ اور قسم ہے آسمان پھرنیوالے کی وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ اور قسم ہے زمین پھٹنے والی کی جو اسکے پھٹنے سے گھاس اور درخت اور نہریں اور پانی نکلتا ہے کہ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ؕ بیشک قرآن ہر طرح ایک بات ہے انکے سچ اور جھوٹ کو جدا کرنیوالا اور نہیں ہے ہنسی اور مزاح اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۙ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۚ بیشک مکہ کے لوگ مکر اور فریب کرتے ہیں طرح طرح کے اور میں انکے مکر کا بدلا دیتا ہوں لائق انکے مکر کے جیسا کہ چاہیئے فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۚ پھیر ڈھیل دے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو بھی ان پر عذاب کے آنے کی جلدی نہ کر ڈھیل دی تھوڑی مدت جو یہ سب اپنی کیئے کا بدلہ پاوینگے یعنی حال ہی مسلمانوں کے ہاتھوں سے ہلاک ہونگے

سورۃ الاعلیٰ مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وھی تسع عشرۃ اٰیۃ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ پاکیزگیوں اور ستھرائیوں سے یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نام اپنے پروردگار کا یعنی کہو کہ سبحان ربی الاعلیٰ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری تب سے فرمایا حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کہا کرو الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۙ وہ خدا تعالےٰ جس نے پیدا کیا سب کو پھر سیدھا اور درست کیا سارا بدن خلقت کا وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۙ اور وہ خدا تعالےٰ جسنے مقرر کی روزی اور جو اسکے ہر ایک کی ہر ایک کے لائق پھیر راہ دکھائی ہر ایک کو اسکی روزی کی طرف یعنی ہر ایک نے اپنی روزی کی تلاش اختیار کی وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۙ اور وہ خدا تعالےٰ جس نے باہر نکالا زمین سے گھاس طرح طرح کی جو حیوان کھاتے ہیں فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ؕ پھر کیا خدائے تعالیٰ نے اس گھاس کو خشک چھایا ہوا کالا بدرنگ یعنی گھاس کو ڈوٹا کیا کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آیت یا سورۃ لاکر حضرت کے روبرو پڑھتے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے بغیر تمام کئے پڑھنا شروع کرتے تو بھولے نہیں اسواسطے یہ آیت اتری سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۙ جلد تجھے ہم پڑھا دینگے قرآن تو پھر نہ بھولیگا یعنی ہم قوت یاد رکھنے کی دینگے جو تیرے دل سے یہ قرآن نہ بھولیگا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ مگر جو خدا تعالےٰ چاہیئے اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ؕ بیشک خدا تعالیٰ جانتا ہے ظاہر کا حال سبکا اور جو کچھ کہ چھپا ہوا ہے احوال خلقت کا وہ بھی جانتا ہے خدا تعالیٰ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۚ اور ہم سہج کر دینگے تجھکو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آسانی یعنی تجھپر مشکل نہوگا قرآن کا یاد رکھنا فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ؕ پھر نصیحت کر لوگوں کو اگر فائدہ کرے نصیحت کرنا یعنی فائدہ کرے یا نہ کرے تو نصیحت کر سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۙ جلد نصیحت مانیگا جو کوئی ڈریگا خدا تعالیٰ کے عذاب سے وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۙ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۚ اور کنارے کی طرف سرکیگا بچکے نصیحت سے بڑا کمبخت ہے وہ جو اندر آویگا بڑی آگ کے جو اس سے زیادہ تر دوزخ میں کوئی آگ نہوگی ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ؕ پھر وہ کمبخت اس بڑی آگ میں نہ مریگا اور نہ جیویگا ویسا جینا کہ جسمیں آرام ہوگا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ بیشک چھٹکارا پایا اسنے جو پاک ہوا کفر اور شرک سے اور یاد کیا نام اپنے پروردگار کا پھر نماز پڑھی پانچ وقت بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۙ بلکہ تم اختیار اور پسند کرتے ہو دنیا کے جینے کو اے کمبختو وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ اور آخرت اچھی ہے اور ہمیشہ ہے وہاں کی نعمت اور عیش اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۙ بیشک یہ بات لکھی ہوئی ہے پہلی کتابوں میں جو تھیں صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ؕ کتابیں ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کی یعنی توریت اور ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں بھی لکھا ہے کہ دنیا سے آخرت بہتر ہے جو کوئی اسے چاہیگا تو دنیا کی محبت چھوڑیگا

النصف

ع ۱۹

ف فرشتے کہتے ہیں آدمی کیساتھ بلاؤں سے بچاتے یا اسکے عمل لکھنے ف مزاح بکسر میم و حرف دوم زاے معجمہ و در آخری حاے مہملہ باہم خوش طبعی کردن و ضم میم خوش طبعی و نقیض در مزاح بالضم از مراح بالضم والکسر مصدر ست بمعنے خود ستودن از غایت

سورۃ الغاشیۃ مکیۃ　بسم اللہ الرحمن الرحیم　وھی ست و عشرون آیۃ

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ؕ اے آئی تیری پاس ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بات ڈہانک لینے والے کی یعنی خبر قیامت کی تجھے آئی جو ڈر اور ہول قیامت کا سب خلقت کو ڈھانک لیویگا وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۙ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ بہت منہ ہونگے اسدن ڈرنیوالے محنت کرنیوالے مصیبت اٹھانے والے طوق و زنجیر کے اور خوار و ذلیل ہونگے تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ؕ اندر آوینگے جلتی آگ میں پلاوینگے زور سے بہت جلتا پانی جوش کھاتا ہوا لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۙ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ؕ نہوگا ان لوگوں کیواسطے کچھ کھانیکو مگر گھانس کانٹوں بھری جیسے سوکھا جوانسا جو نہ موٹا کرے گی وہ خوراک اور نہ بے پرواہ کریگی بھوک سے یعنی اسکے کھانیسے نہ دوزخیوں کے پیٹ بھرینگے نہ موٹے ہونگے وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ اور بہت منہ ہونگے اسدن تازے اور خوش اپنی محبت اور کوشش بندگی کے سے راضی ہونیوالے یعنی ان لوگوں کو جو بدلا ملیگا ان کے کاموں کا اس سے خوش اور راضی ہونگے اور منہ انکے خوشی سے تازے ہونگے اور رہینگے وہ لوگ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ؕ بلند باغ میں نہ سنیں گے اس باغ میں بیہودہ اور جھوٹی باتیں فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۘ اس باغ میں ندی بہتی ہیں فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۙ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۙ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۙ اس باغ میں تخت ہیں جڑاؤ اونچے بچھے ہوئے اور آبخورے ہیں دھرے ہوئے بہشتیوں کے آگے اور مسندیں ہیں پہلے سے بچھی ہوئیں برابر وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ؕ اور فرش ہیں بچھے ہوئے اگر ان باتوں کو خدا تعالی کی قدرت سے دور جانتے ہو اور تعجب کرتے ہو اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۫ وقف لازم اے پھر نہیں دیکھتے اونٹ کی خلقت جو اسے کیسی شکل کا پیدا کیا ہے جو فائدے اس سے بہت ہیں اور خرچ اسکا کم ہے اور نہیں دیکھتے وَاِلَى السَّمَاۤءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۫ وقف طرف آسمان کی جو کیسا اسے اونچا کر کے پھیلایا ہے جو اول و آخر اسکا ہرگز کسی کو معلوم نہیں ہوتا وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۫ وقف اور نہیں دیکھتے طرف پہاڑوں کے جو کیسا ان کو مضبوط رکھا ہے زمین میں گاڑ کے وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۫ اور نہیں دیکھتے زمین کیطرف جو اسے خدا تعالی نے اپنی قدرت سے کیسا پھیلا کر بچھایا ہے فَذَكِّرْ ۫ وقف اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ؕ پھر نصیحت کر اور سمجھا تو ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کو سوائے اسکے نہیں یعنی مقرر تو نصیحت کرنیوالا ہے فقط لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۙ نہیں ہے تو ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر داروغہ ان کے دل میں زور سے ایمان ڈالنے کو نصیحت کر ان کو جو کوئی مانیگا اسے بدلہ نیک بہشت ملیگا اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۙ جو کوئی منہ پھیریگا اور نہ مانے نصیحت تیری اور کافر ہوگا فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ؕ پھر عذاب کریگا اسے خدا تعالے عذاب بہت بڑے نہایت جو کبھی اس عذاب سے نہ چھوٹیگا اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۙ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ؕ بیشک جو ہماری طرف ہے پھر آنا ان کا سو پھر بے شک ہم پر حساب لینا ان سے قیامت کے دن ع ۱۲

سورۃ الفجر مکیۃ وھی　بسم اللہ الرحمن الرحیم　ثلثون آیۃ

وَالْفَجْرِ ۙ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ قسم ہے فجر کیوقت کی اور قسم ہے دس راتوں کی وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ وَاللَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ اور قسم ہے جفت اور طاق کی یعنی قسم ہے ان چیزوں کی جنکا جوڑا پیدا کیا ہے اور قسم ہے ان چیزوں کی جن کا جوڑا نہیں پیدا کیا اور قسم ہے رات کی کہ جب چلی جاتی ہے اور تمام ہوتی ہے هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ؕ ہے کیا ہو اس قسم میں یقین جو بیان کریں واسطے عقلمند کے یعنی عقلمند ان قسموں کو جانتا ہے کہ سچی ہیں اور یہ قسمیں اسبات پر ہیں کہ جو کوئی قرآن کو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچ نہ جانیگا اسکو عذاب ہوگا جیسا کہ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ اِرَمَ اے کیا نہ دیکھا تو نے یعنی کیا نہیں جانتا کیسا سلوک کیا تیری پروردگار نے قوم عاد سے جو اولاد ارم کی تھی یا ارم کے شہر میں بستی قوم عاد ارم نام تھا حضرت نوح علیہ السلام کے پوتے کا اسنے شہر اپنے نام پر بنا کر آباد کیا تھا سو وہ عاد ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۙ صاحب ستونوں کے تھی یعنی بڑے قد تھے انکے یا اسنے عمارت بنائی تھی بڑی ستونوں والی ایسی کہ نہ بنائی کسی نے مانند اس عمارت کے شہروں میں قصہ کہتے ہیں کہ ارم کے شہر میں شداد بیٹا عاد کا ارم بیٹے سام پوتے نوح علیہ السلام کے تھے۔ اولاد سے جب بادشاہ ہوا اسوقت کے پیغمبر حضرت ہود علیہ السلام نے شداد کو کہا کہ تو خدا تعالے وحدہ لاشریک پر ایمان لا شداد نے کہا

بڑی بڑی [illegible] عمارتیں بنائی بھی ان میں تھا سلطنت وہ بیس ایک گز تھا قوم تھی ارم کی عاد ایک [illegible]

کہ اگر میں تیرا کہا مانوں تو خدائے تعالیٰ مجھے کیا دیویگا حضرت ہود نے کہا کہ خدائیتعالیٰ تجھے بہشت دیویگا جو اُسمیں ایسی نعمتیں اور ایسی عمارت ہوگی وہ سب بیان کیا شداد نے یہ سنکر کہا کہ وہ کیا بڑی چیز ہے ایسا تو میں بھی کر سکتا ہوں پھر فرمایا جو سونا چاندی اور جواہر جمع کرو اور مشک اور عنبر سارے ملکوں سے لاؤ موافق حکم کے کتنے برسوں میں یہ سب جمع کیا اور ایک بہت بڑا کئی کوس کے عرض و طول میں باغ بنایا جو اس کے محل کی دیواروں میں ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی لگائی اور ستون جڑاؤ کے بنائے جب تین سو برس میں طیار ہوا عدن اسکا نام رکھا جب شداد نے سنا کہ طیار ہو چکا دیکھنے کے شوق سے چلا جب نزدیک اُسکے پہونچا ایکدن شکارگاہ میں اکیلا تھا جو ایک سوار نظر آیا اُسے دیکھکر ڈرا سوار نے کہا کہ اے شداد باغ تو نے بنایا پر تجھے دیکھنے کا حکم نہیں اُس نے پوچھا کہ تو کون ہے کہا میں عزرائیل ہوں تیری جان قبض کرنے آیا ہوں شداد نے بہت منت کی جو اتنی فرصت دے کہ ایک نظر میں باغ کو دیکھ لوں میسر نہوا اور حسرت سے مرا اور غیب سے ایک ایسی سخت آواز آئی جو سارا لشکر اسکا ہلاک ہوا **نقل** ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں عبد اللہ بن قلابہ کا یمن کے ملک کے جنگل اونٹ جاتا رہا وہ عدن کی طرف اونٹ ڈھونڈھتا ہوا ایک طرف کو چلا گیا اسے دور سے ایک شہر نظر آیا دل میں کہا کہ یہاں کوئی ملیگا تو اونٹ کا احوال پوچھونگا جب شہر کے اندر گیا تو دیکھا کہ ایک باغ ہے اور آدمی کہیں نہیں اور عجب عمارت ہے جو سونے روپے کی دیواریں ہیں اور مرصع ستون لگے ہیں اور نہریں بہتی ہیں اور درخت چاندی کے اور زمرد کے پتے اور پھل پھول لعل یاقوت کے لگے ہیں اور گچھے موتیوں کے لٹکتے ہیں اور راہ میں کنکروں کے بدلے موتی اور چنیاں پڑی ہیں اور خاک سب عبیر اور عنبر کی ہے یہ دیکھکر بہت حیران ہوا اور راہ میں سے کئی مشت موتی اور جواہر اٹھا کر کمر میں باندھے اور وہاں سے پھر یمن میں آیا لوگوں نے جو اسکے پاس جواہر دیکھے کہا کہ تو نے خزانہ پایا ہے اور شام کے حاکم پاس اسے لائے حاکم نے احوال پوچھا اُسنے سب مفصل بیان کیا حاکم نے کعب الاحبار کو بلا کر پوچھا کہ دنیا میں کوئی ایسا بھی شہر ہے جو اس کی عمارت سونے روپے کی ہو اور اس میں جواہر جڑے ہوں کعب الاحبار نے کہا کہ ہاں ہے اسکی خبر قرآن میں ہے کہ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ اُسے شداد بیٹے عاد نے بنایا ہے اور تیری حکومت میں ایک شخص کوتہ قد سرخ رنگ کیری آنکھوں والا جو اسکے سر پر تل اور گردن پر داغ ہوگا وہ اونٹ کو ڈھونڈھتا ہوا وہاں جاویگا تب حاکم نے عبد اللہ کو دکھایا کعب الاحبار نے کہا کہ قسم ہے خدائیتعالیٰ کی یہ وہی ہے سو خدا تعالیٰ اپنے حبیب کو فرماتا ہے کہ دیکھا تو نے جو کیسا سلوک ہم نے عاد کی قوم سے وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ اور ثمود کی قوم سے کیسا سلوک کیا جو وہ کاٹتے تھے پہاڑ کو وادی میں ایک گانوں کا نام ہے قوم ثمود ایسے زبردست تھے جو پہاڑ کھود کر گھر بناتے تھے اور اس میں رہتے تھے وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ اور فرعون سے کیسا سلوک کیا جو تھا صاحب میخوں کا یعنی فرعون عذاب کرتا تھا لوگوں کو جو میخا کر کے سو وہ تینوں فرقے یعنی قوم عاد اور ثمود اور فرعون جو یہ حد سے باہر گئے تھے اور بہت تکبر کرتے تھے شہروں میں یعنی انکو بسبب زور اور قوت اور دولت اور حشمت کے بڑا غرور اور تکبر تھا فَاَکْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ پھر بہت کی انہوں نے شہروں میں خرابی یعنی بہت نافرمانی کی خدائیتعالیٰ کی اور نبیوں سے دشمنی کی فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ پھر ڈالا اُنپر تیرے پروردگار نے عذاب چھوں اور کوڑوں کا اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ بیشک پروردگار تیرا صاحب راستے کا یعنی راستے پر بیٹھا سب کے چلن اور چال دیکھتا ہے کافر جس راہ پر چلتے ہیں سب خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کچھ اُس سے چھپا نہیں فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَکْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْ اَکْرَمَنِ پھر آدمی کو آزماتا ہے پروردگار اسکا تو پھر نعمت اور دولت اور عزت دیتا ہے اُسکو اور مقصود برلاتا ہے اُسکے پھر کہتا ہے وہ آدمی کہ میرے پروردگار نے مجھے عزت دی اور بڑا کیا وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْ اَهَانَنِ اور اگر جب آزمائش کرے تو پھر تنگ کرتا ہے اسپر روزی اسکی یعنی مفلس اور محتاج کرتا ہے تو پھر کہتا ہے وہ کہ میرے پروردگار نے خوار اور ذلیل کیا مجھے کَلَّا ف۲ نہ یہ بات ہے جو وہ کہتا ہے اور وہ غلط سمجھتا ہے بَلْ لَّا تُکْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ بلکہ تم عزت اور مہربانی نہیں کرتے یتیم کی اور حرص نہیں دلاتے اوپر کھلانے فقیر محتاج کے یعنی محتاج کو نہیں کھلاتے جو اور لوگ دیکھکر وہ بھی فقیر کو کھلاویں اسواسطے مفلسی اور محتاجی تمکو ہوتی ہے وَتَاْکُلُوْنَ التُّرَاثَ اَکْلًا لَّمًّا اور کھاتے ہو مال ورثہ کا بے نہایت بہت کھانا یعنی مال ورثہ کا جمع کرتے ہو بہت اور عورتوں اور بچوں کو جو ان کا بھی اس میں حق ہے انہیں نہیں دیتے وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا اور محبت رکھتے ہو مال کی بے نہایت رکھنا کَلَّا اِذَا دُکَّتِ الْاَرْضُ دَکًّا دَکًّا سچ ہے کہ جسوقت ٹوٹیگی زمین ٹکڑے ٹکڑے ہوگی وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا اور جب آویگا حکم اور نشانیاں تیرے پروردگار کی اور فرشتے آوینگے قطار قطار قیامت کیدن وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ اور لائی جاویگی دوزخ اُسدن کہتے ہیں کہ ستر ہزار

ف۱ دونے کی جانچیں رکھتا شکر کے گویا دونوں کی ۱۲ منہ ف۲ یعنی رب پر الزام رکھتے اپنے فعل نہ دیکھے ۱۲ منہ

پاک دوزخ کی ہوگی اور ہر ایک لگام کو ستر ہزار فرشتہ پکڑیگا اور لاویگا اور دوزخ غصہ سے جوش ماریگا اور شور کرتا ہوا قیامت کے میدان میں آویگا اسوقت سب اولیا انبیاء ڈر سے کانپیں گے اور کہیں گے کہ نفسی نفسی یعنی اے پروردگار بخش مجکو اور حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسوقت جناب الٰہی میں عرض کرینگے کہ اُمتی اُمتی یعنے اے پروردگار بخش میری امت کو اور دوزخ کہیگا کہ ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے تجھسے اور تجھے مجھسے کیا کام ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے مجھے تجھپر حرام کیا ہی یَوْمَئِذٍ یَّتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰی لَہُ الذِّکْرٰی ؕ اسدن یاد کریگا یا نصیحت مانیگا آدمی یعنی توبہ کریگا گناہوں سے اور کب فائدہ کریگا اسکو نصیحت کا ماننا اور توبہ کرنا اسوقت جب دیکھیگا کہ نصیحت کا ماننا یعنی توبہ کرنا فائدہ نہیں کرتا اب افسوس کھاکر یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ۚ کہیگا کہ اے کاش اب ہوتا جو پہلے بھیجتا میں نیکی اپنے جینے کیواسطے یہاں کے فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَہٗۤ اَحَدٌ ۙ پھر اسدن عذاب نکریگا مانند عذاب کرنے خدا تعالےٰ کے کوئی شخص یعنی عذاب اسدن خدا تعالےٰ ایسا کریگا کہ کوئی نکر سکیگا وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَہٗۤ اَحَدٌ ؕ اور نہ ویسا کوئی طوق و زنجیر کریگا جیسا خدائے تعالےٰ طوق و زنجیر کریگا اُسدن اور مومنوں کو کہیگا خدا تعالےٰ اسدن کہ یٰۤاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ۙ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ۚ اے شخص آرام پکڑے ہوئے میری یاد سے پھر جا اپنے پروردگار کیطرف خوش باخوش یعنی تو جو دنیا میں میری یاد کرتا رہا اب تو میری پاس راضی مجھسے اور میں ہوں تجھ سے راضی فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۙ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۠ پھر اندر آ میری اچھے بندوں میں مل اور اندر آ میری بہشت میں خوشی سے اور ہمیشہ عیش کیا کر

سُوْرَۃُ الْبَلَدِ مَکِّیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَھِیَ عِشْرُوْنَ اٰیَۃً

لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۙ قسم ہی مجکو اس شہر کی یعنی مکے کی قسم ہے وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۙ اور تو اترا ہوا ہے اس شہر میں یعنی اے تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوا ہے مکے میں وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ اور قسم ہی باپ اور بیٹے کی یعنی آدم علیہ السلام کی اور اسکی اولاد کی جو انبیاء ہیں اُنکی قسم ہی اور یہ سب قسمیں اس بات پر ہیں کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ ؕ بیشک پیدا کیا ہمنے آدمی کو محنت اور مصیبت اور مشقت میں یعنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہی سختی سے پھر دودھ کا چھوٹنا پھر زندگانی میں محنتیں طرح طرح کی پھر موت کی مصیبت پھر گور میں جاکر خاک ہو جانا ان سب باتوں پر چاہیئے کہ دھیان کرے اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْہِ اَحَدٌ ۘ اے کیا بوجھتا ہی اور سمجھتا ہی کہ نہ قدرت پاویگا اسپر کوئی کہتے ہیں کہ یہ آیت ابوالاسد کے حق میں ہی جو بیٹا طالب کا تھا وہ کہتا تھا کہ میری برابری کوئی نہیں کر سکتا سبب اسکے جو اسمیں ایسا زور تھا جو اونٹ کی یا بھینس کی کھال پر اپنے پانوں رکھتا اور کتنی مرد زور آور اس کھال کو پکڑ کر کھینچتے کھال کے ٹکڑے ہو جاتے پر اسکے پانوں سے نہ نکلتی اور وہ یَقُوْلُ اَھْلَکْتُ مَالًا لُّبَدًا ۗ کہتا ہی کہ خراب کیا میں نے بہت مال کہتے ہیں کہ لوگوں کو مال چھپا کر دیتا اور کہتا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرح طرح سے تکلیف دو اور ستاؤ ان کو سو خدا تعالیٰ فرماتا ہی اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَہٗۤ اَحَدٌ ؕ اے کیا سمجھتا ہی وہ کہ نہیں دیکھتا کوئی اُسے مال دینے کے وقت یعنی خدا تعالیٰ دیکھتا ہی اُسے اور پوچھیگا قیامت کیدن کہ یہ مال تو نے کیوں بانٹا تھا لوگوں کو اور نہیں سمجھتا اَلَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ عَیْنَیْنِ ۙ وَلِسَانًا وَّشَفَتَیْنِ ۙ وَھَدَیْنٰہُ النَّجْدَیْنِ ۚ کیا نہیں بنائیں ہمنے دو آنکھیں اُسکے واسطے جو بھلائی برائی کو عالم میں دیکھتا ہی اور زبان اور دو ہونٹھ بنائے جس سے باتیں کرتا ہی اور راہ دکھائی ہمنے اسکو نیکی اور بدی کی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجکر جو پیغمبر کا کہنا مانیگا تو فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَۃَ ۫ پھر نہ چڑھا اور نہ گذرا گھاٹی پر یعنی محنت کی راہ نہ چلا اور مشکل کام کیا وَمَاۤ اَدْرٰىکَ مَا الْعَقَبَۃُ ؕ اور کیا سمجھا تو کہ کیا ہے گھاٹی یعنے محنت کی راہ اور مشکل کام کیا ہی فَکُّ رَقَبَۃٍ ۙ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَۃٍ ۙ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَۃٍ ۙ چھڑانا ہی گردن کا یعنی بردہ آزاد کرنا ہی یا کھلانا ہے بھوک کے دنوں میں یتیم نزدیک کو یعنی کال کیوقت ناتے دار جو بن ماں باپ کا ہو اُسے کھلانا اَوْ مِسْکِیْنًا ذَا مَتْرَبَۃٍ ۙ یا محتاج غریب بیکس کو کھلانا جو زمین پر وہ پڑا ہو یا بیمار بیکس کی خدمت کرنی اور خبر لینی ثُمَّ کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَۃِ ۭ پھر ہووے وہ ایمان لانیوالوں سے یعنی بردہ آزاد کرنیوالا یا یتیم اور محتاج کا کھلانیوالا کافر نہو بلکہ مسلمان ہووین اور آپس میں سکھانیوالے ہوں محنت اور مصیبت پر صبر کرنیکو اور آپس میں

[illegible]

سکھانے والے ہوں غریب پر رحم کرنے کو تو اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَۃِ ؕ وہی لوگ ہیں داہنی طرف والے یعنی اُن ہی لوگو نکے داہنے ہاتھ میں اعمالنامے دیئے جائینگے قیامت کے دن وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِنَا ہُمۡ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَۃِ ؕ اور وہ لوگ جنہوں نے نہ مانا ہماری آیتوں کو یعنی قرآن کو جنہوں نے نہ مانا وہی لوگ بائیں طرف والے ہیں یعنی اُن ہی کو اعمالنامے بائیں ہاتھ میں ملیں گے عَلَیۡہِمۡ نَارٌ مُّؤۡصَدَۃٌ ۠ ان لوگوں پر ہے آگ ڈھکی ہوئی یعنی دوزخ میں ایسی جگہ ڈالیں گے اُنہیں جو وہاں کا دھواں اندر سے نہ نکلیگا نہ باہر سے ہوا اندر جاویگی ۔ ع ۱۵

سُوۡرَۃُ الشَّمۡسِ مَکِّیَّۃٌ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَ ہِیَ خَمۡسَ عَشۡرَۃَ اٰیَۃً

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰہَا ۪ۙ قسم ہے سورج کی اور اُسکے دھوپ چڑھنے کی وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰىہَا ۪ۙ اور قسم ہے چاند کی جب کہ سورج کے پیچھے لگا دے ہے جیسے اول کی تاریخوں میں وَالنَّہَارِ اِذَا جَلّٰىہَا ۪ۙ اور قسم ہے دن کی جب روشن کر دکھاوے جہان کو اور اُسکا اندھیرا دور کرے وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰىہَا ۪ۙ اور قسم ہے رات کی جب عالم کی روشنی ڈھانک لے وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىہَا ۪ۙ اور قسم ہے آسمان کی اور جسنے اُسے بنایا ہے وَالۡاَرۡضِ وَمَا طَحٰىہَا ۪ۙ اور قسم ہے زمین کی اور جسنے اُسے بچھایا ہے وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰىہَا ۪ۙ اور قسم ہے بدن آدم علیہ السلام کی اور جسنے اسکو درست اور پورا بنایا ہے فَاَلۡہَمَہَا فُجُوۡرَہَا وَتَقۡوٰىہَا ۪ۙ پھر خبر دی اُس نفس کو گناہوں کی اور برائیوں اُس کے کی اور ڈرنے کی اسکو اور بچنا گناہوں سے اسکو یعنی سب کچھ جتا دیا اور سمجھا دیا اُس نفس کو یعنی عقل دی نیکی بدی معلوم کرنے کی اور یہ سب قسمیں اس بات پر ہیں کہ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىہَا ۪ۙ بیشک چھٹکارا پایا ہے اسنے جس نے پاک رکھا ہے اپنے بدن کو گناہوں سے اور نافرمانیوں سے خداتعالیٰ کی وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىہَا ۪ؕ اور مغز خراب و بے نصیب اور نامراد ہوا وہ کوئی کہ جس نے کھویا اپنے بدن کو گناہ کر کے پھر جو گناہ اور نافرمانی کریگا خداتعالیٰ کی اُسپر عذاب ہوگا جیسے کہ کَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ بِطَغۡوٰىہَاۤ ۪ۙ جھوٹ جانا قوم ثمود نے سرکشی اور تکبری اپنی سے صالح علیہ السلام کو یعنی قوم ثمود سرکش تھی اور تکبری میں حد سے گذر گئی تھی اس سبب حضرت صالح علیہ السلام کو کہا کہ تو جھوٹا ہے اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰىہَا ۪ۙ جس وقت کہ اٹھا بڑا بدبخت اُنکا یعنی قدار بیٹا سالف کا اپنے یاروں سمیت تیار ہوا اونٹنی کو مارنے کو فَقَالَ لَہُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ نَاقَۃَ اللّٰہِ وَسُقۡیٰہَا ؕ پھر کہا قوم ثمود کو بھیجے ہوئے خداتعالےٰ کے نے یعنی حضرت صالح علیہ السلام نے کہا انکو ستاؤ مت خداتعالےٰ کی اونٹنی کو اور اُسکے پانی کے پینے کی باری میں خلل نہ کرو نہیں تو تم پر عذاب آویگا سخت اُنہوں نے نہ مانا فَکَذَّبُوۡہُ فَعَقَرُوۡہَا ۪ۙ پھر قوم ثمود نے جھوٹا جانا حضرت صالح کو اور کونچیں کاٹیں اونٹنی کی فَدَمۡدَمَ عَلَیۡہِمۡ رَبُّہُمۡ بِذَنۡۢبِہِمۡ فَسَوّٰىہَا ۪ۙ پھر یکایک عذاب سخت بھیجا اُن پر اُن کے پروردگار نے بسبب گناہ اُنکے کے پھر ایک سا اور برابر کیا اُن کو یعنی چھوٹے اور بڑے غریب اور دولتمند سب کو ایکبارگی مار کر غارت کر دیا وَلَا یَخَافُ عُقۡبٰہَا ۠ اور نہیں ڈرتا خداتعالیٰ آخر کو عذاب کرنے سے کسی بدکار اور گنہگار کے یعنی ایسا کوئی نہیں جو اُسکی نافرمانی کر کے اُسکے عذاب سے بچ رہے اپنی قوت اور قدرت سے ع ۱۶

سُوۡرَۃُ الَّیۡلِ مَکِّیَّۃٌ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَ ہِیَ اِحۡدٰی وَّ عِشۡرُوۡنَ اٰیَۃً

وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی ۙ قسم ہے رات کی جب ڈھانک لیتی ہے جہان کو اندھیری سے وَالنَّہَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۙ اور قسم ہے دن کی جب کہ ظاہر اور روشن ہوتا ہے اور دور کرتا ہے اندھیرے کو وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالۡاُنۡثٰۤی ۙ اور قسم ہے اُسکی جسنے بنایا نر اور مادہ یعنی آدم اور حوّا کو اور اُنکی اولاد کو اور یہ سب خلقت جس سے پیدا ہوئی اور یہ قسمیں اس بات پر ہیں کہ اِنَّ سَعۡیَکُمۡ لَشَتّٰی ؕ بیشک تلاش اور کام تمہارے ہر طرح بکھرے ہوئے ہیں یعنی بہت طرح کے ہیں پھر اُنکے موافق بدلہ لیگا فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰی وَاتَّقٰی ۙ وَصَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰی ۙ پھر جس شخص نے خیرات کی اور ڈرا خداتعالیٰ کے عذاب سے اور سچ جانا نیک بات کو جو کلمہ طیبہ ہے یا قرآن اور فرمانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کہتے ہیں کہ اس سورت کی کئی آیتیں حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں ہیں اور اُمیّہ بن خلف کافر کے حق میں ہیں یا ابوجہل کے حق میں **نقل** ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اُمیہ بن خلف کے غلام تھے اور ایمان لائے تھے اور اُمیّہ کافر حضرت بلالؓ کو بیگناہ بسبب ایمان لانے کے بہت عذاب کیا کرتا تھا ایکدن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راہ میں جاتے تھے دیکھا کہ اُمیّہ نے حضرت بلال رضؓ کو گرم دھوپ میں زمین پر لٹا کر ایک بڑا پتھر جلتا ہوا اُنکی چھاتی پر رکھا اور کہتا ہے کہ بتوں کو سجدہ کر اور خدا جان اور حضرت بلال کہتے ہیں کہ

خدا تعالیٰ ایک ہے، حال دیکھکر حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل جلا اور کہا کہ اے امیہ حیف ہے تجھے جو ایسے غلام تعالیٰ کے دوست کو عذاب کرتا ہے اُس نے کہا کہ اگر تجھ کو درد آتا ہے تو تجھ سے اسکو مول لے لے انہوں نے کہا جو کتنے کو دیتا ہے اس نے کہا قنطاس رومی کے بدلے سو قنطاس رومی خوبصورت تھا وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اور دس ہزار دینار کا مالک تھا اور حضرت صدیق اکبر ہمیشہ اُس رومی غلام کو کہتے تھے کہ تو مسلمان ہو تو میں تجھے آزاد کردوں اور دس ہزار دینار بھی تجھے بخشدوں وہ نہ مانتا تھا اور مسلمان نہ ہوتا تھا اس سبب سے حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ اُس سے بیزار تھے جب وہ بات امیہ سے سُنی تو بہت غنیمت جانا اور دل میں خوش ہوئے اور قنطاس رومی کو دس ہزار دینار سمیت اُمیہ کو دیا اور حضرت بلال حبشی کو لیکر بامید ثواب آخرت کے اسیوقت آزاد کیا سو خدا تعالیٰ نے یہ آیتیں اُنکی شان میں بھیجیں اور خبر دی کہ جو کوئی اپنا مال آخرت کے ثواب کیواسطے دیوے اور بدلہ اُسکا پاتا آخرت میں سچ جانے فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ؕ پھر اُسکو ہم سہج میں دیویںگے آسانی کی راہ یعنی ہم وہ کام آسان کرینگے اُسپر جس سے بہشت میں جاوے اور خوشی حاصل ہووے وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ اور لیکن جس نے بخیلی کر کے خیرات نہ کی اور بے پرواہی کی اور جھوٹ جانا بھلی بات کو یعنی کلمہ طیب کو یا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمانے کو جھوٹ جانا فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ؕ پھر ہم آسان کرینگے اُسپر مصیبت اور محنت یعنی وہ کام آسان کرینگے کہ جن کاموں سے مصیبت اور محنت حاصل ہووے اور دوزخ میں جاوے وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ؕ اور نہ بچاویگا اور نہ دور کریگا عذاب کو اس سے اس کا مال جو بخیلی کر کے جمع کیا ہے جب کہ گریگا گور میں یعنی مرنے کے بعد یہ مال دنیا کا کچھ کام نہ آویگا اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۖ بیشک ہم پر ہے راہ بتانا اور بھلا بُرا کہہ دینا وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۚ اور مقرر ہمارے واسطے ہے یعنی ہم مالک ہیں دنیا کے اور آخرت کے جسکو جو کچھ چاہیں بخشیں فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۚ ہم پھر ڈراتے ہیں تمکو آگ بھڑکتی شعلہ مارنے والی سے لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ۙ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ نہ اندر آویگا اُس آگ کے مگر بہت بدبخت وہ کہ جسنے جھوٹ جانا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمانے کو اور منہ پھیرا ایمان لانے سے یعنی کافر ہی اُس آگ میں جاویگا سوائے کافر کے کوئی نہیں جاویگا وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۚ اور جلد دور ہو جاویگا اُس آگ سے وہ ڈرنے والا جسنے اپنا مال دیا خدائے تعالیٰ کی راہ میں اور چاہا اُس مال اپنے سے پاکیزگی اور ستھرائی یعنی خوشی خدا تعالیٰ کی یا بہشت کافر کہتے تھے کہ حضرت بلال کا حق تھا حضرت صدیق اکبر کے اوپر اسواسطے انہوں نے حضرت بلال کو اس طرح مول لیکر آزاد کیا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ۙ نہ تھا کسی کا نزدیک ابوبکر صدیق کے کچھ احسان جو بدلہ دیتا یہ کافر جھوٹے ہیں ابوبکر صدیق نے صرف آخرت کی اُمید پر اسے لیکر آزاد کیا ہے کچھ کسی طرح دنیا کی اُلٹا نام اور بولی غرض نہ تھی اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۚ مگر صرف واسطے خوشی خدا تعالیٰ کے تھا جو پروردگار اُسکا بڑا ہی بے نہایت عظمت اور قدرت سے وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ؕ ع ۲۱ ۱۶ اور ہر طرح راضی ہوگا خدا تعالیٰ صدیق اکبر سے اور دیویگا خدا تعالیٰ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو آخرت میں جو کچھ کہ وعدہ کیا ہے

سورۃ الضحیٰ مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ وھی احدی عشرۃ ایۃ

کہتے ہیں کہ کئی دن گذرے جو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس حکم خدا تعالیٰ کا نہ لائے کافروں نے طعنے شروع کئے اور لگے کہنے کہ خدا تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ السلام کو چھوڑا اور بیزار ہوا تب خدا تعالیٰ نے یہ سورۃ بھیجکر انکیں جھوٹا کیا کہ وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ قسم ہے دن چڑھنے کی کہ جب دھوپ پھیل جاتی ہے اور قسم ہے رات کی کہ جسوقت اندھیرا ہوتا ہے مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ نہیں چھوڑا تجھ کو تیرے پروردگار نے اور نہیں بیزار ہوا تجھ سے یہ کافر جھوٹے ہیں وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ اور ہر طرح آخرت یعنی وہ جہان بہتر ہے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دنیا سے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ اور جلد ہوگا جو بخشیگا تجھ کو پروردگار تیرا ایسی چیز کہ پھر تو راضی ہوگا یعنی خدا تعالیٰ ایسا کچھ تجھے بخشیگا جو پھر کسی چیز کی آرزو نہ رہیگی اور یاد کر اسوقت کو اور سمجھ کہ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۪ اے کیا نہ پایا تجھ کو تیرے پروردگار نے بن باپ کا[1] پھر تجھے مکان دیا رہنے کو دادا عبد المطلب کا گھر جو اُسنے محبت اور شفقت سے تجھے پرورش کیا۔ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۪ اور پایا تجھ کو تیرے پروردگار نے راہ بھولا ہوا[2] شام سے مکہ کے آنے کیوقت پھر راہ دکھائی تجھے وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ؕ اور پایا تجھ کو مفلس اور بے خرچ پھر دولتمند کیا تجھے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مال سے فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ؕ

---

[1] جب حضرت کا باپ گیا پیٹ میں چھوڑ کر دادا نے پالا وہ مر گیا آٹھ برس کا چھوڑ کر چچا نے پالا جبتک جوان ہوئے ۱۲ منہ رح [2] جب حضرت جوان ہوئے قوم کی رسم وراہ سے بیزار تھے اور اپنے پاس کوئی رسم وراہ نہ تھی اللہ تعالیٰ نے دین حق نازل فرمایا ۱۲ منہ رح

پھر تو کسی بن باپ کو مت جھڑکی دے اور غصہ نہ کر ہرگز وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ؕ اور کسی مانگنے والے کو شور مت کر اور نا امید نہ کر یعنی کچھ دیا کر فقیر کو محتاج کو اور یتیم کو دلاسا اور پیار کیا کرو وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ؑ اور نعمتیں اپنے پروردگار کی یاد کر جو کیا کیا نعمتیں خداتعالےٰ نے تجھ پر انعام کی ہیں۔ جو کسی رسول اور پیغمبر کو ایسی نعمتیں عطا نہیں کیں

سورۃ الانشراح مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وھی ثمان اٰیۃ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ ای کیا ہمنے نہیں کھولا تیرے واسطے تیرے سینے کو تو ہمارے اسرار اور بھید ہماری قدرت کے سماویں اس میں وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ اور رکھ لیا ہمنے یعنی آتار لیا اور ہلکا کیا ہمنے بوجھ تیرا وہ بوجھ کہ جس سے بھاری تھی پیٹھ تیری یعنی کافر جو ستاتے تھے اور دکھ دیتے تھے وہ غم اور الم دور گیا تجھ سے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ اور بلند کیا تیرے واسطے ہمنے نام تیرا یعنی قیامت تلک اذان میں ہم تیرا پکار کر لیا کریں گے اونچے مکان میں کھڑے ہو کر اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تو صبر کر فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ پھر بیشک مشکل اور سختی کیساتھ آسانی ہے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ؕ مقرر سختی اور مشکل کے ساتھ آسانی اور آرام ہے یہ دونوں آگے پیچھے چلی آتی ہیں فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ پھر جب فارغ ہوا اور چھوٹے تو لوگوں کی صحبت سے اور نصیحت کرنے سے تو پھر محنت کھینچ اور مشغول ہو دل سے عبادت میں وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ؑ پھر جب فارغ ہوا اور چھوٹے تو لوگوں کی صحبت سے لوگوں کو دنیا کے اور تمام کاموں کو چھوڑ کر جان اور دل سے اپنے پروردگار کی یاد کر

سورۃ التین مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وھی ثمان اٰیات

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ قسم ہے انجیر کی اور قسم ہے زیتون کی ان دونوں درختوں کی قسم ہے وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ اور قسم ہے طور سینا کی طور سینا نام ہے اس پہاڑ کا جسپر حضرت موسیٰ علیہ السلام جا کر خداتعالیٰ پاک سے باتیں کرتے تھے وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ اور قسم ہے اس شہر امن دیئے ہوئے کی یعنی مکہ کی قسم ہے کہ جس میں حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پیدا ہوئے ہیں سو ملک میں لڑائی اور تلوار چلانا حرام ہے اور یہ قسمیں اس بات پر ہیں کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ؗ بیشک جو ہمنے پیدا کیا آدمی کو بیچ بہت اچھی صورت بنانے کے یعنی آدمی کو سب حیوانوں میں خوب صورت بنایا ہے ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ پھر اسکو پھیر دیا ہمنے یعنی ڈال دیا ہمنے اسے نیچے سب نیچانوں سے یعنی سب سے خوب صورت بنا کر سب سے نیچے پھینکا اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ؕ مگر ان لوگوں کو جو ایمان لائے خداتعالیٰ پر اور اسکے پیغمبر کو سچا جانا اور اسکا حکم بجالائے اور نیک کام کئے پھر ان لوگوں کو ہی بدلہ کم نہ ہونے والا یعنی ایمان اور نیک کاموں کے بدلے ایسی نعمت دیویں گے جو کبھی کم نہ ہوگی فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ؕ پھر کس چیز کو جھوٹ جانتا ہے تو ای منکر قیامت کے پیچھے ظاہر ہونے ایسی دلیلوں کے اور انصاف کے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ؑ لے کیا نہیں ہے خداتعالیٰ سب حاکموں سے بہت اچھا حاکم کہ جو چاہے سو کرے اس سورۃ کو پڑھکر کہے بَلٰی قادرین یعنی ہاں ہر قدرت رکھنے والا سب چیز پر

الثلث

سورۃ العلق مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وھی تسع عشرۃ اٰیات

کہتے ہیں کہ پہلے پہل جو قرآن اترنا شروع ہوا تو اول پانچ آیتیں اس سورت کی آئی تھیں سو بیان اسکا یوں ہے کہ ہمیشہ سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک پہاڑ کی کھوہ میں جو اسکا نام غار حرا تھا اسمیں اکیلے جا کر خداتعالیٰ کی بندگی کیا کرتے تھے ایک دن یکایک وہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام نظر آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خداتعالیٰ نے تیرے پاس مجھے بھیجا ہے کہ میں تجھے خبر دوں کہ تو رسول خدائے تعالےٰ کا ہے اس امت پر پھر کہا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہ اقرأ یعنی پڑھ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہا کہ ما انا بقارئ یعنی میں پڑھا ہوا نہیں ہوں

ف۱ یعنی حوصلہ کشادہ کیا اتنا بڑا کام اٹھانیکو اور ظاہر میں بھی فرشتوں نے حضرت کا سینہ مبارک چاک کیا دل میں سے سیاہی نکال کر دھو ڈالا ۱۲ منہ رح ف۲ بعض علما نے کہا ہے جو کوئی اس سورۃ کو تین بار اور فاتحہ کو ایکبار اور انا انزلناہ گیارہ بار پڑھیگا اللہ فتح بغیر تعب کریگا باذن اللہ تعالیٰ ف۳ انجیر اور زیتون کے دو باغ ہیں دو پہاڑ پر بیت المقدس کے اس پاس وہ مکان برکت کا ہے ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی اسکو لائق بنایا فرشتوں کے مقام کا جب منکر ہوا تو جانوروں سے بدتر ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے انہوں کے دونوں بازو پکڑ کر پھر کہا کہ اقرأ انہوں نے پھر وہی کہا کہ ما انا بقاری پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے انہیں زور سے پکڑ کر ہلایا اور وہی کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیہوش ہوئے پھر جب حضرت کو ہوش آیا تو پھر حضرت جبرئیل نے کہا کہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ پڑھ ساتھ نام اُس پروردگار اپنے کے جس نے تجھے پیدا کیا اور سارے عالم کو اور خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ پیدا کیا آدمی کی خلقت کو جمے ہوئے لہو کی بوٹی سے اور اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ پڑھ اور پروردگار تیرا بہت بڑا ہے سب بڑوں سے وہ خدا تعالیٰ جس نے سکھایا لکھنا قلم سے لکھنے والوں کو اور علم کو قید کیا کتابوں میں لکھنے سے کہتے ہیں کہ اول حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھا ہے ان سے پہلے کوئی لکھنا نہ جانتا تھا اور خدا تعالےٰ نے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۙ سکھایا آدمی کو اور خبر دی جو نہ جانتا تھا۔ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰٓی ۙ سچ ہے کہ بیشک آدمی یعنی ابو جہل ہر طرح حد سے باہر گیا ہوا ہے تکبری میں یعنی حد سے زیادہ تکبر کرتا ہے اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی ۙ اس سبب سے جو دیکھتا ہے وہ اپنے تئیں دولتمند اور یہ تکبری کرتا دولت پر بہت براہی کس واسطے کہ اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الرُّجْعٰی ۙ بیشک طرف پروردگار تیرے کے پھر جانا ہے سب کو وہاں دولت کچھ کام نہ آوے گی مگر جو بھلے اور نیک کام کئے ہوں گے وہی کام آویں گے اُسوقت کہتے ہیں کہ ابو جہل لعین نے کہا تھا کہ اگر میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد مکہ میں نماز پڑھتے دیکھوں میں تو ایسا برا سلوک کروں کہ جو پھر اس میں جان باقی نہ رہے ایک دن حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسی مسجد میں نماز پڑھتے تھے جو اس لعین کو خبر پہونچی اور بے ادبی کا ارادہ کر کے آیا پاس آن کر اُلٹا بھاگا اور رنگ زرد ہو گیا اور کانپنے لگا لوگوں نے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا کہا کہ میں نے اپنے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ میں ایک کھائی آگ کی بھری ہوئی دیکھی اور اس میں ایک اژدہا منہ پھاڑے ہوئے نظر آیا جو دوڑا میری طرف اُس سبب سے بھاگا میں یہ خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی حضرت نے فرمایا کہ اگر ابو جہل نہ بھاگتا اور آگے قدم رکھتا تو اُسے فرشتے پکڑ کر آگ میں ڈالتے اتنے میں یہ آیت اُتری کہ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی ۙ عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ۙ اے دیکھا تو نے اسکو جو منع کرتا تھا بندہ خاص محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ جس وقت نماز پڑھتا تھا اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَی الْهُدٰٓی ۙ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ۙ اے دیکھا تو نے اگر ہوتا وہ نماز کا منع کرنے والا اوپر سیدھی راہ کے یا کہتا لوگوں کو نصیحت کر کے کہ ڈرو اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۙ کیا دیکھتا ہے تو کہ اگر تجھے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرآن کو جھوٹ جانا ابو جہل نے اور منہ پھیرا ایمان سے تو کیسے عذاب کے لائق ہوا اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ۙ اے کیا نہیں جانتا ابو جہل وہ کہ بیشک خدا تعالےٰ دیکھتا ہے اس کے کاموں کو جانتا ہے اُسکے ارادے اور خواہش کو کہتے ہیں کہ لفظ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی سے وعدہ رحمت کا بھی اور عذاب کا بھی معلوم ہوتا ہے یعنے اے بندگی کرنے والے بندگی کر جو خدا تعالیٰ تجھے دیکھتا ہے اور اے گنہگار توبہ کر جو خدائے تعالیٰ تجھے دیکھتا ہے۔ نقل ہے کہ پھر ایک بار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابو جہل نے نماز پڑھتے دیکھا اور کہا کہ میں نے تجھے منع نہیں کیا کہ نماز پڑھا کر حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو جہل کو بہت ڈرایا دنیا اور آخرت کے عذاب سے ابو جہل نے کہا کہ تو مجھے ڈراتا ہے جو کئی مفلس اور غریب تیرے رفیق ہیں اور میرے یار مجلس کے سب اشراف اور دولتمند ہیں۔ اتنے میں یہ آیت اتری کہ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَةِ ۙ سچ ہے کہ اگر ابو جہل نہ مانے تیرا کہنا اور موقوف نہ کرے دکھ دینا تیرا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ہر طرح پکڑ کر کھینچوں گا میں اسکے ماتھے کے بال نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ ماتھا جھوٹے گنہگار کا یعنی اُس جھوٹے گنہگار کے ماتھے کے بال پکڑ کر گھسیٹتا ہوا دوزخ میں ڈالوں گا فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ ۙ پھر گو پکارے ابو جہل اپنے یاروں کو مجلس کے کچھ فائدہ نہ ہوگا بلکہ وہ آپ عذاب میں گرفتار ہوں گے اپنے گناہوں کے سبب سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ ۙ جلد ہوگا جو ہم پکاریں گے دوزخ کے دربانوں کو تو ابو جہل کو دوزخ میں لیجاویں گے پکڑ کر زور سے كَلَّا ۭ نہ وہ سچ ہے جو وہ سمجھتا ہے کہ رفیق اور دوست اُسوقت کام آوینگے لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ تابعداری مت کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُسکا کہا مت مان اور خدا تعالیٰ کی بندگی کر اور نماز پڑھ اور سجدہ کیا کر ہمیشہ خدا تعالیٰ کو اور نزدیک ہو اور پاس پہنچ نماز اور سجدہ کی راہ سے یہ سجدہ چودھواں ہے اور آخری ہے قرآن شریف کے سجدوں سے

ع ١ ١٩

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　وَهِیَ خَمْسُ اٰیٰتٍ

ایک دن حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابوں سے کہا کہ ایک آدمی نے بنی اسرائیل کی قوم سے ہزار مہینے ہتھیار باندھ کر خدا تعالےٰ

کی راہ میں کافروں سے لڑائی کی ہے اصحابوں نے تعجب سے افسوس کھا کر کہا کہ ہمیں ایسی چھوٹی عمر میں وہ قسمت بڑی کیونکر نصیب ہو خدا تیعالے نے یہ سورۃ بھیجی کہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ہمنے نیچے بھیجا قرآن کو بیچ رات قدر کے یعنی اُس رات کی بڑی عزت اور مرتبہ ہے خدا تیعالے کے پاس سو اس رات قرآن شریف کو لوح محفوظ سے بھیجا پہلے آسمان پر جس میں چاند ہے پھر وہاں سے ایک ایک آیت یا ایک ایک سورۃ جسقدر ضرور ہوتا تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام حکم الٰہی سے لاتے تھے سو وہ تئیس برس میں سب اُتر چکا زمین پر وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ اور کس چیز نے جتایا تجھے کہ کیا ہے شب قدر لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ شب قدر بہت اچھی ہے ہزار مہینے سے خدا تیعالی کے نزدیک یعنی بنی اسرائیل جو ہزار مہینے خدا تیعالے کی راہ میں لڑتے تھے اور خدا تے تعالی نے اس محنت اور جان دینے کا بدلہ جو انہیں دیا ہے اگر کوئی اُس رات کو پاوے اور خدا تیعالی کی بندگی کرے تو اتنا ہی ثواب اس کو ملے بلکہ اس سے زیادہ خدا تیعالی اُسے ثواب دیوے اپنے فضل و کرم سے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا اُترتے ہیں سب فرشتے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی اس رات کو اُترتے ہیں اور ساری زمین پر پھر جاتے ہیں اور یہ سب فرشتے اور روح فرشتہ نیچے اُترتے ہیں بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ساتھ حکم پروردگار اپنے کے واسطے ہر کام کے سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ سلامتی ہے اُس رات کو سب آفات اور بلیات سے اور بہت نعمتیں اُترتی ہیں اُس رات جب تلک ظاہر ہووے روشنی فجر کی یعنی ساری وہ رات سب آفتوں سے امن میں ہے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثلث معانقہ عند المتاخرین

سورۃ البینۃ مدنیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وھی ثمان آیات

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوئے کتاب والوں سے یعنی یہودی اور نصرانی اور مشرک چھوڑنیوالے اپنے دین کے نہ تھے حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ جب تک کہ آیا اُن پاس دین روشن یعنی جب تک قرآن نہ اُترا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ پیدا ہوئے تھے تب تک یہ سب یہود اور نصاریٰ اور مشرک اپنے دین پر رہتے پھر جب یہ قرآن اور پیغمبر پیدا ہوئے جسے خدا تیعالے نے توفیق دی وہ مسلمان ہوا اور باقی حسد سے خراب ہوئے اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ بھیجا ہوا ہے خدا تیعالی کی طرف سے جو پڑھتا ہے اپنی امت کے آگے کتابیں یا سورتیں پاکیزہ اور ستھری سب عیبوں سے سو ان میں لکھا ہوا ہے سچ اور درست جو کوئی بات اس میں کچی نہیں وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ اور نہ ہوئے تھے جدا جدا دین میں جو دیے گئے کتاب مگر پیچھے اسکے کہ آیا اُن پاس دین روشن یعنی جب تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا نہ ہوئے تھے تو سب یہود اور نصاریٰ سچ جانتے تھے کہ آخری زمانے کا ایک پیغمبر پیدا ہوگا اور اُسکے پیدا ہونے کا وقت نزدیک ہے یہ اُن کی کتابوں میں لکھا تھا پھر جب حضرت پیدا ہوئے تو ایمان نہ لائے اور جدا جدا دین اختیار کیا وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ اور نہیں کہا کسی کتاب والے کو مگر یہی کہ بندگی کرو خدا تیعالی کی پاک کر کے اپنے دین کو خدا تیعالی کے واسطے سب دینوں سے پھیر کر اور سب دینوں کو چھوڑ کر خدا تیعالی کو وحدہ لاشریک جانو اور نماز پڑھو ہمیشہ پانچوں وقت کی اور زکوٰۃ دو مال کی اور یہی دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درست اور مضبوط ہے یعنی توریت اور انجیل میں بھی لکھا ہے کہ خدا تیعالی کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو اور ایک جانو خدا تیعالی کو اور آخری زمانے کے پیغمبر کا دین سچ ہے اسے قبول کرو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور ایمان نہ لائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہود اور نصاریٰ کی قوم جو شریک کرتے ہیں خدا تیعالی کے ساتھ کسی کو یعنی بتوں کو پوجنے والے بھی دوزخ کی آگ میں ہونگے ہمیشہ رہیں گے اسی آگ میں وہی لوگ ہیں بہت بری پیدائش اور بری خلقت اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور کئے کام اچھے وہی لوگ ہیں بہت اچھی پیدائش اور اچھی خلقت جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا بدلہ ہے ان لوگوں کا اُن کے خدا تیعالی کے پاس سو وہ بدلہ باغ ہیں نعمتوں کے بھرے ہوئے جو کبھی کم نہوں بہتی ہیں اُنکے باغوں میں درختوں اور محلوں کے نیچے نہریں ہمیشہ رہینگے وہ ایمان لانے والے اُن باغوں میں جو کبھی وہاں سے نہ نکلیں گے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ خوش رہیگا خدا تیعالی اُن لوگوں سے اور اُنکی بندگی قبول کریگا اور وہ راضی ہونگے خدا تیعالی سے اور ہمیشہ عیش کیا کریں گے اور یہ بہشت عدن اور وہاں کی نعمتیں ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ واسطے اس شخص کے ہیں جو ڈرے خدا تیعالی کے عذاب سے

۱ ع ۸ ۲۲

اور اُسکے حکم سب بجالاوے اور نافرمانی نہ کرے اور تابعداری کرے اُسکے بھیجے ہوئے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ۔

سورۃ الزلزال مدنیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی ثمان اٰیات

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ جسوقت ہلائی جاویگی زمین ہلانا اُسکا یعنی بڑا بھونچال آویگا نزدیک قیامت کے جو سب عمارتیں گرینگی اور زمین پھٹے گی ۔ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ اور باہر لاویگی زمین بھاری بوجھ اپنے یعنی جتنے مُردے اور خزانے اُسمیں گڑے ہیں سب باہر نکال ڈالے گی ۔ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ اور کہیگا آدمی یعنی سب آدمی کہیں گے یہ حال دیکھکر جو کیا ہوا زمین کو جو اُسمیں سے خزانے نکلنے لگے يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ اُس دن زمین باتیں کریگی خبریں دیویگی جو کچھ اُسپر گذرا ہوگا اور جو کچھ اُسمیں چھپا ہوگا اُن سب کی خبر کہے گی خدا تعالیٰ اُسے زبان دیوے گا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۙ بسبب اسکے جو پروردگار تیرا حکم کرے گا زمین کو جو خبریں کہہ اور باتیں کر يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۙ اُسدن پھر پڑیگے لوگ حساب دینے کی جگہ سے کوئی کہیں کوئی کہیں جاویگا کوئی بائیں طرف کوئی دائیں طرف کو پھر بگا دیکھیں گے سب لوگ کئے ہوئے اپنے کو ہر ایک جو کچھ دنیا میں نیکی بدی کی ہوگی سب اُس کے آگے آویگی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۙ پھر جس نے کی برابری ننھی چیونٹی کے نیکی اور بھلائی بدلہ دیکھیگا اُس کا وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۙ اور جس کسی نے کیا برابر ننھی چیونٹی کے برا کام دیکھے گا بدلہ اس کے برابر تول کے ۲۴

سورۃ العٰدیٰت مکیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی احدیٰ عشرۃ اٰیۃ

حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منذر بیٹے عمر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کتنے صحابیوں پر سردار کر کے بنی کنانہ کی قوم پر بھیجا تھا اور فرمایا کہ فلانے دن صبح کیوقت اُن کو جا کر لوٹنا اور اُسدن مقرری یہاں پر آئیو بہ ہستا اُنہوں نے قبول کی اور موافق حکم کے کیا اور پھر آنے کے وقت راہ میں ایک نالہ چڑھا تھا اس سبب سے دیر ہوئی اور وعدہ مقرری پر مدینے میں نہ پہنچے منافق لوگ طعنے شروع کر کے کہنے لگے کہ وہ سب مارے گئے اُنمیں سے کوئی نہ بچا جو اُن کی خبر لاتا اس بات سے مسلمان غمگین ہوئے خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کی تسلی کیواسطے یہ سورۃ بھیجکر ان سواروں کی خبر دی وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ قسم ہے گھوڑوں چلنے والوں کی جو وقت دوڑنے کے ہانپتے تھے اور ہنہناتے تھے ۔ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ پھر باہر لانیوالے آگ کے پتھروں میں سے اپنے سُم سے آگ کو باہر لانا خوب فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ پھر قسم ہے صبح کیوقت لوٹنے والوں کی یعنی منذر انصاری اُسکے ہمراہیوں کی فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ پھر اُٹھایا اُن گھوڑوں نے فجر ہی گرد اور غبار گرد اس قبیلہ بنی کنانہ کے فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ پھر آلیا اُسیوقت سب دشمنوں کو دین کے سے اور لوٹا اُنکو اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ بیشک آدمی یعنی منافق اپنے پروردگار کے تئیں ناشکری کرنیوالا ہے وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ اور بیشک وہ اوپر ان باتوں کے گواہ ہے وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۙ اور بیشک وہ واسطے محبت مال کے سخت ہے یعنی بہت دوستی رکھتا ہے مال سے اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۙ وہ اے کیا نہیں جانتا کہ جسوقت اُٹھے گا اور باہر نکلے گا جو کچھ ہے گوروں میں یعنی جبکہ سب مُردے زمین میں سے زندہ ہو کر اُٹھینگے حساب دینے کو وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ اور موجود اور ظاہر ہوگا جو کچھ ہے سینوں میں بھید یعنی نیکی اور بدی اور حسد اور بخل اور کینہ مسلمانوں کا اور محبت دولت کی دلوں میں جو سب ظاہر ہوگی اور بدلہ سب کا ہر ایک چیز کے برابر اُسدن ملے گا ۔ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۧ بیشک پروردگار اُن کا اُنکے کاموں سے اور اُن کی باتوں سے اُس دن خبر رکھنے والا ہے کسی چیز کا بدلہ موقوف نہ کرے گا اور کوئی نہ بھولے گا اور بدلہ دینے کی قدرت رکھتا ہے

سورۃ القارعۃ مکیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی احدیٰ عشرۃ اٰیۃ

اَلْقَارِعَةُ ۙ مَا الْقَارِعَةُ ۚ دن کوٹنے والا کیا ہے دن کوٹنے والا وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۙ اور کس چیز نے جتایا تجھکو کہ کیا ہے دن کوٹنے والا قارعہ نام ہے

ف اذا زلزلت اس کو حدیث انس میں ربع قرآن فرمایا ہے اخرجہ الترمذی وقال حسن لکن مسلم نے کتاب التمییز میں اس حدیث پر تکلم کیا ہے اس کی سند میں سلمۃ بن وردان ضعیف ہے یحییٰ بن معین نے کہا لیس حدیثہ بذلک یہی حال دوسری حدیث ابن عباس رض کا ہے کہ جس میں اس سورت کو برابر نصف قرآن کے کہا ہے رفعا ورواہ الترمذی والحاکم ترمذی نے غریب اور حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے لیکن اسکی سند میں یمان بن مغیرہ عنزی سخت ضعیف ہے حاکم سے تصحیح کرنا اسکا تعجب ہے یہ تضعیف اس لئے ہے کہ یہ سورت مشتمل ہے احوال آخرت پر اور آخرت بنسبت احوال دنیا کے نصف ہے اور اس سورۃ میں یہ آیت ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ کا ظاہر یہ ہے کہ راز کا علم اللہ ہی کو ہے ہم مکلف ساتھ اس علم کے نہیں ہیں ۱۲

قیامت کے دن کھڑکھڑاوے گا لوگوں کے دلوں کو ہولوں سے اور ڈر سے یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ جسدن ہوونگے سختی قیامت کی سے لوگ جیسے پھنگے پھیلے ہوئے حیران پریشان خراب حال وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ اور ہونگے پہاڑ اسدن خوف الٰہی سے جیسے اُون کی یا روئی کی رنگین دھنکی ہوئی یعنی جس طرح دھنیا روئی دھنتا ہے اور اور اُسکے دھننے سے روئی اُڑتی ہے ویسا ہی پہاڑوں کا حال ہوگا فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ؕ پھر جسکا اسدن بھاری ہوگا پلہ ترازو کا نیک کاموں سے پھر وہ اچھی گذران میں ہوگا قیامت کیدن ترازو کھڑی ہوگی اور ہر آدمی کی نیکیاں ایک پلہ میں اور بدیاں دوسرے پلہ میں رکھ کر تولیں گے پھر جسکی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا وہ ہمیشہ عیش کرے گا وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ؕ اور جسکا نیکیوں کا پلہ ہلکا ہوگا پھر ہوگی جگہ رہنے اُسکے کی ہاویہ وہ دوزخ میں ایک مکان ہے اسکا نام ہے ہاویہ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ؕ نَارٌ حَامِیَةٌ ؕ اور تجھے کس چیز نے جتایا جو کیا ہے ہاویہ ایک آگ ہے تیز خوب جلانے والی

سورۃ التکاثر مکیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وھی ثمان ایات

کہتے ہیں کہ عبد مناف کی اولاد اور بیٹے سہیم کے یہ دونوں آپس میں اپنی شیخی اور بڑائی کرتے تھے اور ہر ایک فرقے کے لوگ کہتے تھے جو ہماری قوم کے لوگ بہت ہیں جب حساب کیا تو عبد مناف کی اولاد کے لوگ بہت ہوئے بیٹے سہیم کی قوم نے کہا کہ ہمارے لوگ پہلے مسلمان ہونے سے بہت موئے ہیں جب مُردوں اور زندوں کو ملا کر شمار کیا تو بیٹے سہیم کی قوم کے لوگ بہت ہوئے خدا تعالیٰ نے یہ سورت بھیجی کہ اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ مشغول کیا تم کو بڑائی کرنی بہت ہونے قوم کی نے یہانتک کہ قبرستان تلک اور مردوں کو بھی شمار میں کیا كَلَّا نہ یہ کام کی بات ہے جو کرتے ہو سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ جلد ہوگا جو جانو گے آخر کو یہ بڑائی کرنا اور بہت ہونا قوم کا مرنے کیوقت پھر سچ ہے کہ جلد ہوگا جو جانو گے تقصیر اور بیوقوفی اپنی اور پچتاوگے كَلَّا یہ نہ چاہیئے کہ بڑائی کرو لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ ؕ ہر طرح جانو گے اپنا حال جاننا سچ اور درست جو کچھ شبہہ و شک رہیگا اُسوقت کچھ بڑائی اور بہت ہونا اپنے لوگوں کا کچھ کام نہ آویگا لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ۙ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَیْنَ الْیَقِیْنِ ۙ ہر طرح دیکھو گے دوزخ کو پھر طرح مقرر دیکھو گے اپنی آنکھوں سے صریحًا اور بعد حساب کے قیامت کو سب نیک اور بد خلقت دوزخ پر سے چلی جاویگی اور دیکھیں گی اچھیطرح ظاہر کھلا ہوا ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ؕ پھر ہر طرح پوچھا جاوے گا اسدن نعمتوں سے دنیا کی جو عیش کیے تھے سب کا حساب لیا جاویگا

سورۃ العصر مکیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وھی ثلث ایات

وَالْعَصْرِ ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ قسم ہے زمانہ کی یا عصر کی نماز کی کہ بیشک آدمی ہر طرح نقصان میں ہے بسبب آرزو اور محبت دنیا کے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور کرتے وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ اور نصیحت کرتے ہیں آپسمیں ساتھ اچھی بات کے جو تابعداری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ؕ اور نصیحت کرتے ہیں آپسمیں ساتھ صبر کے نصیحت کرتے ہیں کہ بندگی خدا تعالیٰ کی کرو اور گناہوں سے بچو کہتے ہیں کہ لَفِیْ خُسْرٍ میں ابوجہل لعین کے حق میں ہے اور اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان ہے اور وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے اور وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ؕ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صفت ہے اور وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی خصلت ہے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

سورۃ الھمزۃ مکیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وھی تسع ایات

کہتے ہیں کہ اخنس بیٹا شریق کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روبرو برا کہتا اور ولید بیٹا مغیرہ پیچھے زبون کہتا تھا خدا تعالیٰ ان کے حق میں فرماتا ہے کہ وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ افسوس اور خرابی ہر عیب کرنے والے کو اور غیبت کرنے والے کو یا طعنہ دینے والے کو جو ہاتھ سے یا آنکھ سے اشارہ کرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طعنے سے الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ وہ عیب کرنے والا جو جمع کرتا ہے مال کو اور گن گن کر رکھ چھوڑتا ہے اور یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ

فائدہ ابن عمر سے نقل ہے کہ کیا تم میں کوئی ہر دن ہزار آیت نہیں پڑھ سکتا کہا تا کون پڑھ سکتا ہے فرمایا کیا الھٰکم التکاثر نہیں پڑھ سکتا اخرج الحاکم منذری نے کہا کہ حال اسکے اسناد کے ثقات ہیں مگر عقبہ کہ میں اسکو نہیں پہچانتا ہوں ۔ ۱۲

پوچھتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ وہ مال جمع کیا ہوا ہمیشہ رہیگا اسکا اُسکے پاس کَلَّا نہ وہ بات ہی جو اُسنے سمجھی کہ مال جمع کیا ہوا اُس کے کام آویگا مرنیکے بعد بلکہ لَيُنۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ہر طرح ڈالا جاویگا یعنی ڈالیں گے اُسے حطمہ میں ایک مکان ہی دوزخ میں جو اُسکا نام حطمہ ہے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ اور کس چیز نے جتایا تجھکو نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ایک آگ ہے بھڑکائی ہوئی خدا تعالٰے کی وہ آگ جو ظاہر ہوگی اور غالب ہوگی اون کافروں کی جو ہمیشہ ان دلوں میں بری گمان اور خیال اور حسد اور دشمنی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اور مومنوں کی بھری ہوئی رہتی ہی اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ بیشک وہ آگ کافروں کا اوپر بندھی ہوئی ہی لنبے ستونوں میں یعنی اُس مکان کا وہ دروازہ ستونوں لنبوں سے بندھے مضبوط جو کسی طرح نہ کھلیگا کہ اُس میں سے کافر نکل سکیں ۝ ع ۱ ۲۹

سورۃ الفیل مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی خمس آیات

صحیح روایت سے نقل ہے جو ابرہہ بیٹا سیاح کا نجاشی بادشاہ حبش کیطرف سے یمن کا حاکم تھا جب موسم حج کا آیا قافلے ہر طرف سے مکے جانے لگے ابرہہ نے معلوم کیا کہ ان لوگوں کی غرض زیارت مکہ کی ہے اُسے حسد آیا اور چاہا کہ ویسا ہی ایک مکان اور بناوے اور جو کچھ حاجی نذر لاتے ہیں سب آپ لیوے یہ دل میں مقرر کر کے ایک مکان بنایا سنگ مرمر کا اور نگینے اسمیں لگائے اور جڑاؤ کیا اور بہت اچھا اور پاکیزہ اور خوبصورت تیار کیا اور اس کا نام کلیسائے قلیس رکھا اور سب لوگوں کو کہا کہ اسی کو طواف کیا کرو اور مکہ کی زیارت چھوڑو اگرچہ یہ اُسکا پوجنا قریشوں کو بُرا لگتا تھا لیکن ناچاری سے چپ تھے ایک شخص بنی کنانہ کی قوم سے اُس کلیسا میں جا کر خادم بنا اور اسی میں رہنے لگا ایک دن وقت پا کر اُسنے کلیسا کو بہت سی گندگی مل کر بھاگ گیا یہ خبر سب طرف مشہور ہوئی لوگوں نے اسکی زیارت موقوف کی اور دل سب کا بیزار ہوا جب یہ بات ابرہہ نے سنی بہت اُسے غصہ آیا اور کہا کہ قریشوں کی شرارت ہی پھر لشکر اور ہاتھی لیکر واسطے ڈھانے مکہ معظمہ کے کوچ کیا اور ایک بہت بڑا ہاتھی تھا محمودہ نام اُسے سب ہاتھیوں کے آگے کیا مکہ کے نزدیک آن کر سارے قریشوں کے اونٹ۔ دُنبے۔ بکریاں سب کو لوٹ لیا اور مکے کے اشراف بھاگ کر پہاڑوں پر چڑھ گئے اور ابرہہ صبح کیوقت چلا فوج لیکر اور ہاتھیوں کو آگے کیا اور محمودہ ہاتھی کو سب ہاتھیوں کے آگے کیا مکہ کے ڈھانے کا ارادہ کر کے سوار ہوا جب شہر کے پاس پہنچا محمودہ شہر کیطرف سے منہ پھیر کر لشکر کی طرف چلا اور سب ہاتھی اُسکے پیچھے چلے مہاوتوں نے بہتیرا پھیرا ہرگز ہاتھی مکہ کیطرف نہ پھرے ابرہہ حیران اور ناچار ہوا اور قریش پہاڑوں پر چڑھے ہوئے تماشا دیکھتے تھے۔ جو آخر کو کیا ہوگا جو یکایک دریا کیطرف سے ایک ٹکڑی جانوروں کی پیدا ہوئی جو رنگ اُنکا سیاہ اور گردن سبز تھی ان جانوروں نے آ کر اس سارے لشکر کو مار ڈالا جیسا کہ خدا تعالٰی فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ اے کیا نہیں دیکھا تو نے یا نہیں جانتا تو جو کیسا کام کیا تیرے پروردگار نے ہاتھیوں والوں سے یعنی ابرہہ اور اُسکے لشکر سے اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ اے کیا نہ کیا اُنکے مکر کو خرابی اور خرابی میں یعنی وہ جو مکے کے ڈھانے کو آئے تھے اُنکا کیا حال کیا وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ اور بھیجا ابرہہ کے لشکر پر دریا کے کنارے اُڑنے والے جانوروں کو گروہ گروہ ٹکڑیاں کی ٹکڑیاں کہتے ہیں کہ چونچ اُنکی زرد اور پنجے اُنکے کتے کے سے اور سر باز یا شکرہ کا سا تھا اُن جانوروں کا وہ جانور تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ پھینکتے تھے اس لشکر کے لوگوں پر ڈھیلے مٹی کے سخت جیسے پتھر فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ پھر کیا خدا تعالٰی نے اُس لشکر کے لوگوں کو اُن پتھروں سے جیسے گھانس کے پتے ٹوٹے سوکھے ہوئے نکمے پڑے خراب کھائے ہوئے جو ٹے کہتے ہیں ہر ایک جانور پاس تین پتھر تھے ایک چونچ میں اور دو دونوں پنجوں میں تھے اور جسکو وہ پتھر لگتا تھا پار نکل جاتا تھا۔ اور ہر پتھر پر نام ہر ایک کا اس لشکر کے لوگوں سے جو مکہ معظمہ کو ڈھانے آئے تھے جب ابرہہ نے یہ حال دیکھا کہ سارا لشکر ہاتھیوں سمیت غارت ہوا اور سب مر گئے تب حبش کو اکیلا بھاگا۔ اور وہ جانور جس پاس اُسکے نام کا پتھر تھا اُسکے پیچھے حبش تک چلا گیا ابرہہ نے جا کر نجاشی بادشاہ سے یہ سب احوال مفصل کہا نجاشی سنکر حیران ہوا اور کہا کہ وہ کیسے جانور تھے ابرہہ کی نظر اُس جانور پر پڑ گئی کہا لے بادشاہ دیکھو یہ ایک ان جانوروں سے ہے اور اس جانور نے پتھر ابرہہ کے سر پر پھینکا اور بادشاہ کے رو برو ابرہہ موا۔ یہ حال نجاشی نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور خوف کیا بے نہایت ع ۲

سورۃ القریش مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی اربع آیات

قریش سوداگری کیواسطے ہر برس میں دو سفر کرتے تھے جاڑے میں یمن کیطرف اور گرمی میں شام کی طرف جاتے تھے اور سب جگہ لوگ انکی حرمت مکہ میں

رہنے کے سبب کرتے تھے سو خدا تعالیٰ اپنی نعمتوں کو ان پر بیان کرکے فرماتا ہے کہ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۚ واسطے ملنے قریش کے آپس میں ملنا انھوں کا مسافری سے جاڑے میں یمن کی طرف اور گرمی میں شام کی طرف اور سب جگہ عزت پاتا مکہ میں رہنے کے سبب فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ۙ پھر چاہیئے کہ بزرگی اور فرمانبرداری کریں اس گھر کے صاحب کی یعنی ان کو جو مکہ میں رہنے کے سبب عزت ہے تو چاہیئے کہ مکہ کے صاحب کی فرمانبرداری کریں۔ اور خدا تعالیٰ ہے کہ ایسے احسان کرتا ہے۔ اور یہ بتوں کو پوجتے ہیں جو بتوں کے پوجنے سے کچھ حاصل نہیں اور وہ مکے کا صاحب الَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۠ وہ خدائے تعالیٰ ہے جس نے کھانے کو دیا ان کو بھوک کے وقت اور امن دیا ڈر کے وقت۔ ف ۱

سورۃ الماعون مکیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وھی سبع اٰیات

کہتے ہیں کہ آدھی سورۃ کافروں کے حق میں ہے اور آدھی آخر کی منافقوں کے احوال میں ہے اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ ؕ اے کیا دیکھا تو نے اور جانا تو نے اسکو جو جھوٹ جانتا ہے۔ قیامت کے دن کو اور سچ نہیں جانتا کہ وہ دن مقرر ہونے والا ہے فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۙ پھر وہ شخص ایسا ہے جو غصہ کرکے نکال دیتا ہے یتیم کو کہتے ہیں۔ کہ مکہ کے سرداروں سے ایک کافر نے اونٹ ذبح کیا تھا اور گوشت بانٹتے تھے۔ ایک یتیم نے بھی تھوڑا گوشت مانگا۔ اس نے یتیم کو عصا مار کر نکالا۔ یہ آیت اس کافر کے حق میں ہے۔ وَلَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ؕ اور بس نہیں دلاتے اوپر کھلانے محتاج کے اور کسی کو نہیں کہتے کہ محتاج کو کھلاؤ یعنی محتاج کو نہیں کھلاتے جو کوئی اور بھی دیکھ کر کھلاوے محتاج کو۔ اب یہاں سے منافقوں کے حق میں فرماتا ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۙ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ پھر خرابی اور رسوائی ان نماز پڑھنے والوں کی قیامت کے دن ہوگی جو وہ اپنی نماز سے بےخبری کرنے والے ہیں یعنی نماز کو کچھ چیز نہیں سمجھتے۔ اور لوگوں کے دکھلانے ہی کو پڑھتے ہیں۔ اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو نہیں پڑھتے۔ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ۙ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۠ وہ لوگ جو واسطے دکھلانے لوگوں کے نیک کام کرتے ہیں غرض ان کی یہی ہے جو لوگ کہ انھیں اچھا مسلمان جانیں اور منع کرتے ہیں یعنی نہیں دیتے مال زکوٰۃ کا اور بعضے کہتے ہیں کہ ماعون گھر کی جنس کو کہتے ہیں جیسے دیگچہ اور ہانڈی اور ایسی ہی چیزیں۔ جیسے آگ اور نون اور پانی ایسی چیزیں ہمسایہ سے دریغ نہ کرے جو گناہ ہے۔

سورۃ الکوثر مکیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وھی ثلث اٰیات

معالم التنزیل کتاب میں لکھا ہے جو عاص بیٹا وائل کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مکے کی مسجد کے دروازے پر ملا اور آپس میں باتیں کرکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لیگئے اور عاص مسجد کے اندر آیا قریش جو وہاں بیٹھے تھے انہوں نے عاص سے پوچھا کہ تو کس شخص سے باتیں کرتا تھا اس نے کہا کہ وہ ابتر سے رسم عرب کی یہ تھی۔ کہ جس کسی کے بیٹا جیتا نہ تھا اسے ابتر کہتے تھے۔ اور ان ہی دنوں میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا طاہر نام فوت ہوا تھا۔ جب وہ بات عاص کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنی تو غمگین ہوئے خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی کیواسطے یہ سورۃ بھیجی۔ کہ اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ بیشک ہم نے دی تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہر جو اس کا نام کوثر ہے بہشت میں جاری ہے اسکا پانی اولیاء اور اصحاب پیوینگے۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ؕ پھر نماز پڑھ تو صرف واسطے خوشی پروردگار اپنے کے اور اونٹ قربانی کر خدا تعالیٰ کے نام پر نہ مشرکوں کی طرح جو بتوں کے نام پر قربانی کرتے ہیں۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۠ بیشک دشمن تیرا یعنی عاص وہی ہے ابتر یعنی اسکے پیچھے کوئی نہ رہیگا اور تیری اولاد قیامت تک رہیگی

سورۃ الکٰفرون مکیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وھی ستّ اٰیات

صحیح روایت سے نقل ہے۔ کہ ابو جہل اور عاص اور امیہ اور کئی سرداروں قریش نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا تھے کسی کی زبانی پیغام بھیجا جو اپنے بھتیجے کو جا کر کہو کہ ایک برس ہمارے بتوں کو پوج تو ہم بھی ایک برس تیرے خدا کی بندگی کریں اپنے میں یا حضرت

ف ۱ حضرت سے بارھویں پشت میں ایک شخص تھا نضر بن کنانہ اس کی اولاد قریش ہیں سب جمع تھے مکے میں عرب جو حج کو آتے ان کو دیتے کعبے کے خادم جب قریش کہلاتے ان کے قدر کو عزت کرتے اور سلوک کرتے ان کی معاش تھی جاڑے میں یمن سفر گرمی میں شام کی طرف اور آپس میں سب لڑتے قریش پر حرم کے دب سے چڑھ دوڑ کوئی نہ آتا فرمایا کہ اس گھر کے صاحب کو روزی دی اور امن اس ٹھوٹ کی بندگی نہیں کرتے تم ناشکر ہو

جبرئیل علیہ السلام یہ سورة لیکر آئے جو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ۙ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ کہہ اے کافرو نہ پوجونگا میں اس چیز کو جسکو تم پوجتے ہو یعنی بتوں کو میں نہ پوجونگا وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ اور نہ تم پوجنے والے ہوگے اسکو جسے میں پوجتا ہوں اور بندگی کرتا ہوں یعنی تم کافر ہی مروگے وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ اور نہیں ہوں پوجنے والا اسکا جسکی تم پوجا کرتے ہو وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۭ اور نہیں ہو تم پوجنے والے اس کے جسکی بندگی میں کیا کرتا ہوں۔ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۧ تمہارے واسطے تمہارا دین اور مجھ کو میرا دین ہے یعنی میرے دین کا بدلہ اور فائدہ مجھے ملیگا۔ اور جیسا تم نے دین اختیار کیا ہے ویسا ہی بدلہ تمہیں ملے گا۔ بعد اس سورة کے ایک اور آیت آئی اس سبب سے اس سورة کا حکم موقوف ہوا

سورۃ النصر مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وھی ثلث اٰیات

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ۙ جب آئی مدد خدا تعالیٰ کی اور فتح دی مکے کی خدا تعالیٰ نے وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ۙ اور دیکھا تُو نے لوگوں کو کہ چلے آتے ہیں خدا تعالیٰ کے دین میں غول کے غول ہجرت سے نویں برس میں یہ سورت اتری تھی بعد فتح مکے کے ہر طرف سے قبیلۂ عرب آتے تھے اور مسلمان ہوتے تھے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے اور گناہ بخشوا اپنے پروردگار سے اِنَّهٗ کَانَ تَوَّابًا ۧ بے شک وہ پروردگار تیرا توبہ قبول کرنے والا ہے گناہ بخشوانے والوں کی ؛

سورۃ اللھب مکیۃ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وھی خمس اٰیات

کہتے ہیں کہ جب آیت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ اتری یعنی ڈرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کنبے کے نزدیکوں کو تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہاڑ صفا پر چڑھ کر پکارا کہ اے سردار قریش اور اے اشراف قریش یہ آواز سنکر سب قریش جاکر جمع ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں تمہیں کہوں کہ اس پہاڑ کے تلے ایک فوج ہے وہ نکل کر تمہیں سبکو مار ڈالیگی تم اس میری بات کو سچ جانوگے یا نہیں سبھوں نے کہا کہ تم کبھی جھوٹ نہیں بولے۔ جو تم کہوگے ہم سچ جانیں گے پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ ۙ یعنی میں ڈراتا ہوں تم کو آگے کے عذاب سخت سے یعنی قیامت کے عذاب سخت سے ڈرو اور ایمان لاؤ سب قریش یہ سنکر پھر چلے اور ابولہب جو چچا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا اُسنے ایک پتھر دونوں ہاتھ سے اُٹھا کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ پر مارا اور بے ادبی کی خدا تعالیٰ نے ابولہب کے حق میں سورة بھیجی کہ تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ ٹوٹیو اور گر پڑیو اور نکمے ہوجیو دونوں ہاتھ ابولہب کے اور نا چیز ہو وہ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا کَسَبَ ؕ اور دور نہ کر سکے گا مال اُسکا اس سے اور جو کام کیا ہے یعنی اُسکی کمائی اور اس کی اولاد اس کے عذاب کو دور نہ کر سکیں گے گرو مغرور ہووے جو میں مال دیکر عذاب سے چھوٹ رہونگا یا میرے بیٹے میری حمایت کریں گے سو اس وقت کچھ کام نہ آویگا سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚ جلدی اندر آویگا ابولہب آگ بھڑکتی میں لپٹیں مارتی ہوئی دوزخ کی وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ اور عورت اُسکی بھی جو اُٹھانے والی لکڑیوں اور ایندھن کی ہے اس آگ میں دوزخ کی اپنے خاوند ابولہب کے ساتھ آوے گی۔ فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۧ گلے میں اس عورت کے ہے رسی کھجور کی بٹی ہوئی یعنی اس رسی سے باندھ کر اس عورت کو دوزخ کی آگ میں لے جاویں گے

سورۃ الاخلاص مکیۃ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وھی اربع اٰیات

کہتے ہیں کہ یہودیوں نے صفت خدا تعالیٰ کی توریت میں دیکھی تھی اور جانتے تھے خدا تعالیٰ کی بندگی کو لیکن واسطے آزمایش کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھنے آئے کہ بیان کر ہمارے آگے جو خدا تعالیٰ کیسا ہے اور کیا کھاتا ہے اور کس سے پیدا ہوا ہے اور اسکا وارث کون ہے،

سورہ کافرون کو حدیث انس میں ربع قرآن کہا ہے رواہ الترمذی حاکم کا لفظ ابن عباس سے ہے کہ برابر ربع قرآن کے ہے مگر دونوں کی سند ضعیف ہے۔ عائشہ رض کہتی ہیں حضرت فرماتے تھے کیا اچھی دو سورتیں ہیں جو دو رکعت میں قبل فجر کے پڑھی جاتی ہیں۔ اخلاص و کافرون، اخرجہ ابن حبان و صححہ لیکن کافرون پہلی رکعت میں پڑھے بعض نسخ میں ترتیب آتی ہے اور یہی ثواب ہے۔ ان دونوں سورتوں کا ان دو رکعتوں میں پڑھنا اور احادیث میں بھی آیا ہے۔ شرجی رحمہ کہتے ہیں جو کوئی اس سورت و وقت طلوع آفتاب پڑھے [illegible] کے شر سے اسدن محفوظ رہے وجدت ذلک بخط بعض العلماء وقال ذلک مجرب لا شک فیہ انتہی ۱۲

تب یہ سورۃ خدا تعالیٰ نے بھیجی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے جواب میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ج کہہ کہ وہ خدا تعالیٰ ایک ہے اور اکیلا ہے اپنی ذات میں اور قدرت میں اور وہ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ج خدا تعالیٰ بے پرواہ ہے سب سے اور پناہ دینے والا ہے عاجزی کرنیوالوں کو اور نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے۔ اور سب کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور نہ سوتا ہے۔ اور ہمیشہ سے جیسا ہے ویسا ہی رہیگا جو چاہے سو کرتا ہے اور کسو سے کسو کام میں مصلحت نہیں کرتا جو اسے کیونکر کرے اور کسی کی سمجھ میں نہیں آتا جو وہ کیسا ہے لَمْ يَلِدْ ۙ نہ جنا ہے کسی کو اُسنے وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ اور نہ جنا ہے کسی نے اسکو یعنی نہ اُس کے ماں باپ ہیں اور نہ اُس کی اولاد ہے وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠ اور نہیں ہوسکتا ہے کوئی اسکے برابر شریک کسیطرح بھی

سورۃ الفلق مدنیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وھی خمس آیات

کہتے ہیں کہ ایک لڑکا یہودی کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا کرتا تھا لبید بن عاصم کی بیٹیوں نے اس سے منت کرکے کہا کہ جس وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنگھی کریں تو کئی بال سر مبارک کے داہنی طرف سے اور کئی دندانے کنگھی کے ہمیں لاکر دے اُس لڑکے نے داؤں پاکر اُن کا کہنا کیا اُن لڑکیوں نے اُن دندانوں اور بالوں میں جادو کے منتر پڑھ کر گیارہ گرہیں دیکر کنوئیں میں پتھر کے تلے رکھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزاج ماندہ ہوا تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آن کر حضرت کو خبر دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو بھیج کر اُسی کنوئیں میں سے منگوایا جو اُسمیں گیارہ گرہیں تھیں حق تعالیٰ نے اُن دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں بھیجیں حضرت جبرئیل علیہ السلام پڑھتے تھے ادہر آیت سے

ف۱ **سورۃ اخلاص** ۔ حدیث ابو سعید رضہ وغیرہ ایک جماعت صحابی کی احادیث میں اس کو ثلث قرآن فرمایا ہے ... رواہ البخاری وابوداؤد والنسائی ۔ ابوداؤد کا لفظ یہ ہے کیا تم عاجز ہو اس سے کہ رات کو ثلث قرآن پڑھو کہا بھلا ہم رات کو ثلث قرآن کیونکر پڑھ سکتے ہیں فرمایا قل هو الله احد ثلث قرآن ہے۔ رواہ الشیخان وغیرہما شوکانی فرماتے ہیں و قد عدل کونها ثلث القرآن بعلل ضعیفة واهیة والاحسن ان یقال ان هذا سر لم نطلع علیه ولیس لنا الکشف من وجهه وهکذا سائر ما تقدم انتہی حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ اُس نے یہ سورت آخر تک پڑھی فرمایا وجبت وجبت یعنی واجب ہوگئی اور واجب ہوگئی پوچھا گیا کیا چیز فرمایا جنت اخرجه الترمذی وقال حدیث حسن صحیح غریب واخرجه مالک فی الموطا والنسائی والحاکم وقال صحیح الاسناد۔ اس سورت کے حق میں احادیث کثیر آئی ہیں وہ دلیل ہیں اعظم فضل اس سورت میں صفت رحمٰن ہے۔ جو کوئی اسکو پڑھتا ہے۔ اللہ اسکو دوست رکھتا ہے حدیث انس رضی اللہ عنہ میں آیا ہے ایک شخص اسکو ہر رکعت میں پڑھا کرتا تھا پوچھا تو کہا میں اس کو دوست رکھتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حبك ایاها ادخلك الجنة یعنی اس کی محبت تجھ کو جنت میں لیجائیگی اخرجه البخاری۔

حکایت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک میں تھے جبرئیل آئے انکے ہمراہ ستر ہزار فرشتے تھے۔ کہا جنازہ معاویہ بن معاویہ پر حاضر ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے جبرئیل علیہ السلام نے اپنا بازو پہاڑوں پر رکھا وہ جھک گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ کو دیکھا اور معاویہ پر مع ملائکہ نماز پڑھی پھر کہا اے جبرئیل معاویہ اس رتبہ کو کسطرح پہنچے کہا قرأت قل ہو اللہ احد سے کھڑے بیٹھے سوار پیادہ رواہ ابن السنی والبیہقی فی کتاب دلائل النبوۃ حضرت معوذتین کو پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکتے پھر ہاتھ بدن پر وقت خواب کے پھیرتے اور اگر دردمند ہوتے تو دوسرے کو حکم کرتے بعض علما نے کہا ہے من واظب علی قرائتها نال کل خیر وکفی کل شر فی الدنیا والاخرۃ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ وہ سورت ہے کہ جو بھوکا اسکو پڑھے سیر شکم ہوجاوے پیاسا پڑھے سیراب ہوجاوے اسم صمد الحق ارباب اللغایت ہے۔ جو اسکا ذاکر ہوتا ہے اللہ اسکو کل ماسوا سے بے نیاز کردیتا ہے یا صمد یا صمد کہنے سے تھکتے نہیں بعضے تعداد اس کی ایک سو پچیس بار بتاتی ہے وہ کچھ لی الدجوبہ صحیح خلوت میں اسم کی تکرار کرنے سے جہاں تک بن سکے تعب گرسنگی وتشنگی معلوم نہیں ہوتا اگر کوئی اس سورت کو جلد ارنب یعنی خرگوش کی جھلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو ہوام وجن وانس کے ضرر سے امن میں رہے یہ تعداد تعالیٰ اور گھر میں جاتے وقت پڑھ لیا کرے تو فقر دور ہو کر بسط رزق ہوجاوے قرطبی نے کتاب تذکرہ میں لکھا ہے کہ جو کوئی سورۃ اخلاص مرض موت میں پڑھیگا۔ تو فتنہ قبر میں نہ پڑے۔ اور ضغطہ قبر سے امن میں رہے گا۔ ملائکہ اپنے بازوں پر اٹھا کر پلصراط سے پار کردیں گے وہ جنت میں پہنچے گا

"سورۃ الفلق والناس" **ف۲** حضرت صلعم نے عقبہ ابن عامر سے فرمایا تھا الا علمك خیر سورتین قرئتا رواہ ابو داؤد والنسائی دوسری روایت میں یوں ہے یا عقبۃ تعوذ بهما فما تعوذ متعوذ بمثلهما واخرجه ابن حبان والحاکم بنحوه وقال صحیح الاسناد ومثل حدیث کی عقبہ سے مسلم میں یوں ہے الم تر ایات انزلت اللیلة لم یر مثلهن قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس حاکم کا لفظ یہ ہے یا عقبۃ اقرأ قل اعوذ برب الفلق فانك لن تقرأ سورة احب الی اللہ وابلغ منها فان استطعت ان لا تفوتك فافعل یہ احادیث دلیل میں ان کے مزید فضل پر عقبہ کہتے ہیں مجھ سے فرمایا تھا ان دونوں کو سوتے اور اٹھتے پڑھا کر کسی سائل نے سوال اور مستعیذ نے ان کے برابر استعاذہ نہیں کیا رواہ ابن ابی شیبة واحمد والنسائی والحاکم وصححه السیوطی حدیث ابو سعید خدری میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پناہ مانگتے تھے جان وعین انسان سے۔ یہانتک کہ معوذتین اتریں تب سے ان کو لیا۔ اور ان کے سوا کو چھوڑ دیا اخرجه الترمذی وقال حسن غریب وابن ماجه معلوم ہوا کہ جن اور چشم زخم کے لئے ان کے برابر کوئی استعاذہ نہیں ہے۔ حدیث ابی بن کعب میں فرمایا ہے کہ من قرأ المعوذات فکانما قرأ اجمع ما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رواہ ابن منیع فی مسندہ ابن مسعود ان کو مصحف میں ثابت نہ رکھتے تھے بلکہ چھیل کر دیتے ہیں۔ اور کہتے تھے کہ انهما لیستا من کتاب اللہ تعالیٰ لیکن بزار نے کہا ہے۔ لم یتابعه احد من الصحابة وقد صح عنه صلی اللہ علیه وآله وسلم انه قرأ بهما فی الصلوة ولتبثتا فی المصحف انتہی شوکانی نے فرمایا ہے اجمع علی ذلك الصحابة وجمیع اهل الاسلام بعد طبقة والصحابی بشر ولیس قوله حجة فی مثل هذا علی ماص عدم مخالفة لما ثبت عن الشارع فکیف قد خالف نحهنا السنة الثابتة واحیاء العلوم انتہی

ایک گرہ بغیر کھولے آپ سے کھلتی تھی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ کہہ کر پناہ پکڑتا ہوں میں پروردگار صبح روشن کے سے یعنی وہ پروردگار جو صبح روشن کو پیدا کرتا ہے اُس سے پناہ مانگتا ہوں میں مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ برائی ہر چیز کی سے جو پیدا ہوئی وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ اور پناہ مانگتا ہوں میں برائی رات اندھیرا کرنے والی کی سے جب روشنی چھپ جاتی ہے وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ اور پناہ مانگتا ہوں میں برائی منتر پھونکنے والیوں کی سے جو گانٹھوں میں منتر پڑھ کر پھونکتی ہیں عورتیں وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۠ اور پناہ مانگتا ہوں میں برائی حسد کرنے والے سے جس وقت حسد کرتا ہے۔ ان سب کی برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں خدا تعالے کی ؛ ع ۱

سُوْرَۃُ النَّاسِ مَدَنِیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَھِیَ سِتُّ اٰیٰتٍ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ کہہ پناہ مانگتا ہوں میں پروردگار آدمیوں کے سے مَلِکِ النَّاسِ ۙ اور بادشاہ آدمیوں کے سے اِلٰہِ النَّاسِ ۙ اور بندگی کئے ہوئے آدمیوں کے سے مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ برائی پھسلانے والے اور بہکانے والے چھپ جانے والے سے الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ وہ کہ پھسلایا اور بہکایا کرتا ہے لوگوں کے دلوں میں مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ۠ دیوؤں اور آدمیوں سے یعنی وہ آدمی اور اور دیو جو دلوں کو بہکاتے ہیں اور پھسلاتے ہیں اُن کی بدی سے پناہ مانگتا ہوں میں پروردگار سے ع ۶ ۳۹

۶۸ ھ ۱۳ ۴۵ ۱۹

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجًا ۔ ولبشر الذین اٰمنوا بان لھم سعتر فرجًا والصلوٰۃ والسلام علی الذی من عصاہ فقد ھلک ومن اطاعہ فقد نجی وعلی من نصرہ من الذین لا یجدون فی انفسھم ضیقًا ولا حرجًا

امابعد واضح ہو کہ تمام عقلا کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ کلام خداوندی تمام کلاموں سے فائق ہے بمصداق کلام الملوک ملوک الکلام اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ کلام خداوندی زبان عربی میں ہے جس کے علما اور واقف روز بروز کم ہوتے جاتے ہیں بزرگان دین نے ان وجوہ پر نظر فرما کر کلام پاک کے ترجمے اور دوسری زبانوں میں تفسیریں لکھنا شروع کیں ہندوستان میں سب سے پہلے جن صاحب نے اس امر پر پیش قدمی کی وہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تھے ان کے بعد خدا نے اُن کی اولاد کے یہ کام سپرد کیا انہوں نے اُن کی بنا کی تشیید اور تائید کی چنانچہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ نے زبان فارسی میں تفسیر لکھنا شروع کی وہ تفسیر ناتمام رہ گئی لیکن جسقدر لکھی گئی۔ اُس پر اتفاق ہے کہ اُس کے برابر بھی کوئی تفسیر نہیں لکھ سکتا اُن کے بھائیوں کو یعنی حضرت شاہ عبد القادر صاحب و شاہ رفیع الدین صاحب کو اُردو میں لکھنے کا خیال آیا آخر الذکر نے ترجمہ لکھا تو اسمیں تحت اللفظ کی رعایت فرمائی اور جہاں جہاں جو کچھ مقدر تھا اسکو لکھ دیا اول الذکر حضرت نے عوام کی رعایت فرما کر بامحاورہ ترجمہ فرمایا اور چونکہ حسب حال عوام تھا۔ اسلئے ان کو بہت پسند آیا لیکن ترجمہ پھر آخر ترجمہ ہی ہے جس کا سمجھ میں آنا ہر شخص کو دشوار تھا اس لئے تفسیر اردو میں تحریر فرمائی کہ ہر شخص جس کو اُردو کی تھوڑی استعداد ہو وہ بھی کلام ربانی کے سمجھنے سے محروم نہ رہے۔ خلوص نیت کا اثر تھا۔ کہ تفسیر مذکور ایسی مقبول ہوئی کہ بے اختیار یہ کہنے کو جی چاہتا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

(علمی پرنٹنگ پریس لاہور)

قرآنِ پاک کی نایاب تفسیر چھپ کر تیار ہوگئی ہے!

خوش خط

بڑا سائز صفحہ ۱۳×۱۰

سفید گلیز کاغذ

دیدہ زیب نفیس طباعت،

تفسیر

بیان القرآن

(مع)

مسائل السلوک = رفع الشکوک = وجوہ المثانی

مکمل ۱۲ بارہ جلدوں میں

از

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

مولانائے مرحوم کی ذاتِ گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ علم و عمل میں آپ کو جو بلند درجہ حاصل ہے، اُسے کون نہیں جانتا۔ "بیانُ القرآن" میں آپ نے کلام پاک کے معانی و مطالب بیان کرنے میں ایسا اسلوب اختیار کیا ہے، جس سے بیک وقت ایک معمولی خواندہ سے لے کر علومِ عربیہ کا منتہی تک اپنی اپنی استعداد کے مطابق استفادہ کرسکتا ہے۔

تفسیر "بیان القرآن" کے مطالعہ کے معنی یہ ہیں کہ آپ ایک نظر میں تمام متقدمین و متاخرین علماء و مفسّرین کی تفاسیر کا حاصل پڑھ رہے ہیں اور یہ ایسی خصوصیت ہے، جو اس کے علاوہ کسی دوسری تفسیر میں آپ کو نہیں مل سکے گی۔

اس میں اوّلاً قرآن مجید کی آیات ہیں اور بین السطور اُن کا ترجمہ ہے۔ پھر بالترتیب اُن کی تفسیر ہے۔ اس کے نیچے علمی نکات و صفات بیان کیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں جہاں جہاں اختلافِ قراءت ہے، وہ بھی "وجوہ المثانی" کے تحت بیان کر دیا گیا ہے۔

مدّت کے بعد شائقین کے استفادہ کے لیے مکمل بارہ ۱۲ جلدیں تفسیر "بیان القرآن" شائع ہوگئی ہے۔ اور یہ انتظام بھی کیا گیا ہے کہ جو حضرات بکمشت منگوا سکیں، وہ ایک ایک جلد کرکے خرید لیں۔

مکمل بارہ ۱۲ جلدیں، سائز ۲۰×۲۶/۴

ضخامت ۱۷۳۶ صفحات علاوہ رنگین ٹائیٹل

قیمت بلا جلد چالیس روپے

دو جلدوں میں مجلّد پینتالیس روپے

جلد اوّل صفحات	۱۹۸	پانچ روپے
〃 دوم 〃	۱۸۶	پانچ روپے
〃 سوم 〃	۱۵۲	چار روپے
〃 چہارم 〃	۱۶۰	چار روپے
〃 پنجم 〃	۱۲۸	تین روپے چار آنے
〃 ششم 〃	۱۴۸	چار روپے
〃 ہفتم 〃	۱۱۲	دو روپے بارہ آنے
〃 ہشتم 〃	۱۵۰	چار روپے
〃 نہم 〃	۱۴۶	چار روپے
〃 دہم 〃	۱۲۲	تین روپے
〃 یازدہم 〃	۱۴۶	چار روپے
〃 دوازدہم 〃	۱۳۶	تین روپے آٹھ آنے

شیخ غلام علی اینڈ سنز، تاجرانِ و ناشرانِ قرآن مجید کشمیری بازار لاہور شاخیں: اُردو بازار لاہور
بندر روڈ کراچی